CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitized by eGangotri

ہر قسم کتب ملنے کا پتہ حاجی محمد اسحاق تاجر کتب بالا بازار

ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

حسب فرمائش جناب حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر (۸۵)

ربع ثالث

مظاہر حق

جلد سوم

باہتمام نیاز مند محمد شفیع ابن عالی جناب محمد سعید صاحب غفرلہ اللہ الوہاب

در مطبع محمدی واقع کانپور مطبوع گردید

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitized by eGangotri

فہرست جلد سوم یعنی علم اجمالی کتاب مستطاب مظاہر حق ترجمہ متبرکہ مشکوٰۃ المصابیح

۲ کتاب بیوع کی۔
۳ باب کسب اور طلب روزی حلال کا۔
۱۶ باب نرمی کرنیکا معاملات مین۔
۱۸ باب خیار کا۔
۱۸ باب سود کا۔
۲۶ باب ان بیعون کا کہ منع کیا گیا ہے انسے
۳۸ باب متعلق پہلے باب کے۔
۴۲ باب بیع سلم اور گروی کا۔
۴۴ باب احتکار کا۔
۴۵ باب مفلسی اور مہلت دینے کا مضامین
۵۴ باب شرکت اور وکالت کا۔
۵۷ باب غصب اور عاریت کا۔
۶۲ باب شفعہ کا۔
۶۵ باب مساقات اور مزارعت کا۔
۶۷ باب اجارے کا۔
۶۹ باب آباد کرنے زمین خراب کا اور پانی پلانے کے حق کا۔
۷۴ باب بخششون کا۔
۷۷ باب متعلق پہلے باب کا۔
۸۲ باب لقطے کا۔
۸۶ باب فرائض کا۔
۹۶ باب وصیتون کا۔
۹۹ کتاب نکاح کی۔
۱۰۲ ف قصہ بلعم بن بعور کا۔
۱۰۶ باب دیکھنے کا مخطوبہ کو اور پردہ اور ستر کا
۱۱۲ باب ولی کا نکاح مین اور پروانگی مانگنے کا عورت سے۔
۱۱۴ باب آشکارا کرنے نکاح کا اور بیان خطبہ نکاح کا اور شرط نکاح کا
۱۱۵ ف رسوم شادی کا۔

۱۲۲ باب ان عورتون کا کہ حرام ہین مرد پر اور اسمین بڑا فائدہ ہے بیچ بیان اقسام ان کے کے عالمگیری سے۔
۱۴۱ باب صحبت کرنیکا عورتون سے۔
۱۴۵ باب متعلق پہلے باب کا۔
۱۴۶ باب مہر کا۔
۱۴۷ ف بیچ مہر ازواج مطہرات اور صاحبزادیون آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے
۱۵۰ باب ولیمہ کا اور اسی مین اقسام ضیافت مسنونہ کے ہین۔
۱۵۸ باب باری مقرر کرنیکا بیویون کی۔
۱۶۱ باب صحبت اور اختلاط کرنیکا بیویون سے اور حقوق بیویون کا۔
۱۶۷ باب خلع اور طلاق کا۔
۱۷۵ باب تین طلاقون کا۔
۱۷۷ باب متعلق پہلے باب کا۔
۱۷۹ باب لعان کا۔
۱۸۸ باب عدت کا۔
۱۹۱ ف سوگ کے بیان مین۔
۱۹۵ باب استبرا کا۔
۱۹۶ باب نفقون کا اور لونڈی غلام کے حقوق کا
۲۰۵ باب بالغ ہونے چھوٹے لڑکے کا اور پرورش اسکی کا
۲۰۹ کتاب آزاد کرنے بردے کی۔
۲۱۲ باب آزاد کرنے غلام مشترک کا اور خرید کرنے قرابتی کا اور آزاد کرنیکا بیماری کی حالت مین۔
۲۱۵ باب قسمون اور نذرونکا اور اسمین احکام انکے مفصل مذکور ہین۔
۲۲۴ باب فقط نذرون کا۔
۲۲۹ کتاب قصاص کی۔
۲۳۲ باب دیتون کا۔

۲۴۹ ف طبیب غیر ماہر پر ضمان آتا ہے اگر اسکے علاج سے کوئی مرجاوے۔
۲۵۰ باب بیچ بیان ان چیزونکے کہ نہین تاوان دیا جاتا ہے انمین بسبب قصور کے۔
۲۵۵ باب بیچ بیان قسامت کے۔
۲۵۷ باب بیچ بیان قتل کرنے مرتدون اور ان لوگون کے کہ سعی کرتے ہین فساد کرنے مین۔
۲۵۷ ف بیچ بیان مرتد اور کلمات کفر کے اور اسمین بیان ہے کفر روافض کا اور [illegible] اور کفر پوجنے والون سیلاد وغیرہ کا۔
۲۶۹ کتاب حدون کی۔
۲۹۱ باب ہاتھ کاٹنے چور کا۔
۲۹۶ باب سفارش کرنیکا۔
۲۹۸ باب حد شراب کا۔
۳۰۰ باب اس چیز کا کہ نہ جائز ہے دعا بد اسپر کہ حد لگایا جاوے
۳۰۱ باب تعزیر کا۔
۳۰۲ باب بیچ بیان خمر کے اور وعید پینے والے انکے کے اور اسی مین بیان ہے اقسام نشہ کی چیزونکا
۳۰۹ کتاب سرداری اور قضا کی۔
۳۲۱ باب اس چیز کا کہ حاکمون پر لازم ہے آسانی کرنی
۳۲۳ باب عمل کرنیکا قضا مین اور ڈرنیکا قضا سے
۳۲۶ باب بیچ بیان رزق والیون کے اور ہدیون انکے کے
۳۲۹ باب بیچ بیان قضیون اور گواہیون کے
۳۳۰ کتاب جہاد کی۔
۳۵۰ باب تیاری سامان جہاد کا۔
۳۵۳ باب آداب سفر کا۔
۳۴۴ ف قہر و عقرب کی کچھ حقیقت نہین ہے جو منسوب ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے۔
۳۷۱ باب لکھنے نامہ کا کفار کو اور بلانے انکے کا طرف اسلام کے

۳۷۵ ف منع ہے رکھنا کلام الٰہی کا جگہ اپنے کلام کے
۳۷۵ باب لڑنے کا جہاد مین۔
۳۷۹ باب حکم قیدیون کے۔
۳۸۷ باب بیچ بیان امن دینے کے کفار کو۔
۳۹۰ باب تقسیم کرنے غنیمتون کا اور خیانت کرنیکا مال غنیمت مین۔
۴۰۳ باب جزیے کا اور اسمین تعداد ہے جزیہ کی۔
۴۰۶ باب صلح کے۔
۴۱۱ باب بیچ نکالدینے یہود کے جزیرۂ عرب سے۔
۴۱۲ باب فئی کا۔
۴۱۶ ف قصہ فدک کا۔
۴۱۹ کتاب شکار اور جانورون ذبح کیے گئے کی۔
۴۲۷ باب کتے کا۔
۴۲۹ ف منع ہے جانورون کا لڑانا۔
۴۲۹ باب اس چیز کا کہ حلال ہے کھانا اسکا اور حرام ہے کھانا اس کا۔
۴۳۹ باب عقیقے کا۔
۴۴۲ کتاب کھانون کی۔
۴۶۲ باب ضیافت کا۔
۴۶۰ باب متعلق پہلے باب کا۔
۴۷۰ باب پینے کی چیزون کا۔
۴۷۵ باب نقیع و نبیذ کا۔
۴۷۷ باب ڈھکنے باسنون کے۔
۴۷۹ کتاب لباس کی۔
۴۹۲ باب چھاپ پہننے کا۔
۵۰۱ باب پاپوش پہننے کا۔
۵۰۳ باب کنگھی کرنے کا
۵۱۹ باب صاف رکھنا صحن گھر کا۔
۵۲۰ باب تصویرون کا۔
۵۲۳ ف حکم گڑیون کا۔

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitized by eGangotri

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع کرتا ہون مین اللہ کے نام سے جو مہربان ہے

کتاب البیوع

کتاب ہے بیچ بیان بیعون کے ف اول مصنف نے ذکر کیے حقوق اللہ تعالی کے کہ وہ عبادات ہین بعد ازان شروع کیا بیان کرنا حقوق العباد کا کہ وہ معاملات ہین انمین سے ایک بیع ہے اور بیع کے معنی ہین بیچنا اور کبھی معنی اسکے خریدنے کے بھی آتے ہین اور کہا فخر الاسلام نے کہ بیع شرع مین کہتے ہین مال کے بدلنے کو ساتھ مال کے آپس کی رضامندی سے اور شرعیۃ بیع کی ثابت ہے کتاب اللہ سے اَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا اور حدیثون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سے بھی ثابت ہے چنانچہ وہ حدیثین آگے آتی ہین اور بیع کی چار قسمین ہین نافذ موقوف فاسد باطل نافذ تو وہ بیع ہے کہ طرفین مین مال ہو اور عاقدین اہلیت بیع کی رکھتے ہون یعنی عاقل ہون وہ بیع کرین اصالۃً یا وکالۃً یا ولایۃً اور بیع موقوف وہ ہے کہ غیر کی چیز بے اجازت اور بے ولایت بیچے اور فاسد وہ ہے کہ باصلہ درست ہو اور بوصفہ نہ درست ہو اور بیع باطل وہ ہے کہ نہ باصلہ صحیح ہو اور نہ بوصفہ بیان مفصل بیع فاسد و باطل کا مع مثالون کے باب المنہی عنہا من البیوع مین ہوگا انشاء اللہ تعالی اور اعتبار کر بیع کی چار قسمین اور ہین مقایضہ صرف سلم بیع مطلق بیع مقایضہ وہ ہے کہ بیچے عین کو بدلے عین کے جیسے بیچے کپڑا بدلے کتاب کے اور بیع صرف یہ ہے کہ بیچے نقد کو بدلے نقد کے مثلاً روپیا بدلے روپے کے یا اشرفی بدلے روپے کے یا عکس اسکے اور سلم بیچنا دین کا بدلے عین کے مثلاً غلہ مول لینا بوعدہ بدلہ روپون کے اور بیع مطلق یہ ہے کہ بیع کرے ایک چیز کو مقابلہ نقد کے اور اور اعتبار کر بیع کی چار قسمین اور ہین مرابحت تولیت و دیعت مساومت مرابحت وہ بیع ہے کہ خرید پر نفع رکھکر بیچے اور تولیت وہ کہ جتنے کو لیا اُتنے ہی کو بیچے اور ودیعت یہ کہ جتنے کو لیا اُس سے کم کو بیچے اور مساومت وہ بیع ہے جو آپسمین بائع مشتری راضی ہون اسمین لحاظ پہلے ثمن کا نہین ہوتا ہے ع د مختار مولانا **بَابُ الْکَسْبِ وَطَلَبُ الْحَلَالِ** باب ہے بیچ بیان کسب کے اور طلب کرنے روزی حلال کے ف کسب کے معنی ہین ڈھونڈھنے رزق کے اور اس باب مین بیان کی ہے فضیلت کسب کی اور یہ بیان کیا ہے کہ اچھا کسب کونسا ہے اور برا کونسا ہے اور فقہ مین تفصیل اسکی یون لکھی ہے کہ افضل کسب جہاد ہے پھر تجارت پھر زراعت پھر دستکاری اور کسب فرض بھی ہے اور مستحب بھی اور مباح بھی اور حرام بھی اور فرض تو اسقدر ہے کہ کفایت کرے کسب کرنے والے کو اور اسکے عیال کو اور ادا ہو فرض اُسکا اور مستحب ہے زیادہ اس سے باین نیت کہ خبرگیری کرونگا بسبب اُسکے فقیرون کی اور اقربا کی

اور مباح ہی زیادہ کسب کرنا ساتھ نیت تجمل کے اور حرام ہی اس نیت سے کسب کرنا کہ اس سے مال جمع کرونگا واسطے فخر و تکبر کے اگرچہ حلال ہو اور کسب کے خرچ کرے اپنے نفس پر اور اپنے عیال پر بغیر اسراف و تنگی کے اور جو کوئی قادر ہو کسب پر لازم ہی اُسکو کسب کرنا اور اگر عاجز ہو کسب سے تو لازم ہی اُسکو سوال کرنا پس اگر سوال نہ کیا یہانتک کہ مرگیا مارے بھوک کے تو گنہگار مرا اور اگر عاجز ہو کوئی کسب سے تو فرض ہی اُسکے حال جاننے والے پر یہ کہ کھلاوے اُسکو یا سفارش کرے ایسے سے کہ کھلا دے اُسکو شیخ عبدالحق متقی اور مولانا عبدالعزیز نے یا ایھا الذین امنوا کلوا من طیبات ما رزقنٰکم کی تفسیر مین یون لکھا ہی کہ بہترین کسب جہاد ہی لیکن شرط یہ ہی کہ وقت قصد کرنے جہاد کے ہرگز خیال غنیمت کے ملنے کا دل مین نہ لاوے اور نیت اپنی خالص رکھے اور بعد ازان تجارت ہی خصوصًا وہ تجارت کہ سبب لانے حاجت کی چیزون مسلمانون کی ہو ایک ملک سے دوسرے ملک مین اور ایک شہر سے دوسرے شہر مین پس اگر اسطرح کا تاجر نیت خدمت مسلمانون کی اور حاجت روائی اُنکی کے کرے تجارت اُسکی حکم عبادت کا پیدا کرتی ہی بعد ازان زراعت ہے کہ اُسمین بھی نیت خیر یعنی نیت حاصل کرنے قوت آدمیون اور جانورون کی ہوتی ہی اور توکل اور اعتماد قوی ہوتا ہی رحمت الٰہی پر کہ وہ مینہ اور ہوا ہے بعد ان تینون کسبون کے اور کسب آپس مین چندان فضیلت نہین رکھتے مگر ہان کتابت کہ اُسمین علوم دینی اور احکام شرعی اور احوال انبیا اور بزرگون کے یاد ہوتے ہین بہتر معلوم ہوتی ہے بعد ازان اور حرفے کہ تعلق ساتھ بقائے عالم کے رکھتے ہین مانند معماری اور جلدداری اور پکانے اینٹون اور چونے کے اور گھی اور تیل نکالنے کے اور روئی بیچنے اور سوت کاتنے اور بینے اور آٹا پیسنے کے یہ کسب بہتر ہین اُن کسبون سے کہ محض واسطے تکلف اور تزئین اور تفاخر اور رونق دولت کے ہوتے ہین مانند سناری اور نقاشی اور زردوزی اور شیرینی بنانے اور عطر بیچنے اور رنگریزی کے پھر یہ صنعتین بھی جو اپنے موقع پر ہون کچھ کراہیت نہین رکھتی ہین بخلاف اُن کسبون کے کہ اُنمین ہو آلودگی نجاست کی یا بدخواہی خلائق کی یا اعانت معصیت الٰہی پر یا دین فروشی یا بہت جھوٹ بولنا اور فریب دینا لازم ہو مانند شاخ کشتی اور قصابی کے اور جاروب کشی اور دباغی اور احتکار غلہ اور حجامی اور مردہ شوئی اور کٹنائی اور کفن فروشی اور ناچنے اور نقالی اور جرۂ بازی اور دلالی اور وکالت اور اجرت امامت اور اذان اور خدمت مسجد اور اُجرت تلاوت قرآن اور تعلیم قرآن کی یہ سب مکروہ ہین اور مغنی الطالب مین لکھا ہے کہ حدیثون مین فضیلت کسب کی اور کسب کرنے والے کی بہت آئی ہی اور وعید وارد ہوئی ہے بیچ حق اُسکے کے کہ ترک کرے کسب کو از راہ کسل کے اور بھیک مانگتا پھرے لیکن جو کوئی کہ سوال نہ کرے اور بسبب اعتماد کے رزاقی خدا پر اور بسبب نقصان عمل دینی کے اور خلل پڑنے کے اذکار و عبادات مین کسب کرے تو داخل وعید مین نہوگا بشرطیکہ تعلق دلی اور توقع خدمت کی خلق سے نہ رکھتا ہو کہ اُسکو سوال دل کہتے ہین اور وہ بدتر ہے سوال زبان کے سے اور جو کوئی کہ مال بقدر کفایت کے رکھتا ہو یا بقدر کفایت کے اوقاف سے یا اور جگہ سے بہم پہونچ سکتا ہے اُسکو بلا خلاف عبادت افضل ہے کسب کرنے سے اور اسیطرح تعلیم کرنے والے علوم دینی اور قاضی و مفتی اور مانند اُنکے کے اگر بقدر کفایت کے معین رکھتے ہون تو اُنکو اپنے امور مین مشغول رہنا چاہیے نہ کسب مین اور جو کوئی کسب کرنا اختیار کرے تو فرض ہے اُسکو طلب کرنا حلال کا اور بچنا حرام سے اور ہر پیشہ و ہنر مین رعایت احکام شرعی کی ضرور کرے اور لازم ہی کہ باوجود کسب کے توکل خدا پر کرے کہ رزاق مطلق اللہ تعالیٰ ہے اور کسب اسباب ظاہر ہے کسب کو رزاق نہ جانے کہ یہ شرک خفی ہے اور تمام حلال اور حرام شرعی قبیلہ معاملات اور تجارت اور کسب سے فقہ مین مذکور ہین پس نہ لینے مال حرام اور کسب حرام سے پرہیز کرے رسول علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی مال حرام مین سے للہ دے تو قبول نہین ہوتا اور نہین چھوڑتا مال حرام پیچھے اپنے لینے بعد مرگ کے مگر کہ ہوتا ہے توشہ اُسکا پہونچانے والا طرف آگ دوزخ کے اور جانے کہ اگر تھوڑا سا مال حرام حلال مین ملجاوے گا تو سب مشتبہ ہو جاوے گا اور اسیطرح سے مال اور کسب مشتبہ سے بھی باز رہنا اولی ہے اور اگر کوئی کسی کو کچھ دے اور اُس چیز مین شبہ ہو تو چاہیے کہ اُس کو ساتھ حیلہ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

دی ہی کیسے پھیرے اور اگر اُسکے پھیرنے مین دینے والا آزردہ ہو تو نہ پھیرے اور اسیطرح ہے حال تحقیق کرنے مشکوک کا کہ اگر دینے والا رنجیدہ نہ ہو تو
تحقیق کرے والا نہ کرے اسلیے کہ آزردہ کرنا دل مسلمان کا حرام ہے اور تحقیق کرنا اسکا ورع ہے ورع کیلیے مرتکب حرام کا ہونا چاہیے مگر یہ کہ حرام محض ہو
اور ظاہر ہو تو اُسکو پھیر دے لیکن اگر جانے کہ پھیرنے مین فتنہ برپا ہوگا تو نہ پھیرے اور اُس سے لیکر کسی مضطر کو دیدے اور اگر آپ ہی مضطر ہو تو کھالیوے
اور جس بازار مین کہ اکثر مال حرام بکتا ہو اُسمین خرید و فروخت نکرے بغیر علم حرمت اور شبہہ کے ہر جا تجسس و تحقیق مین پڑنا وسوسہ ہی اور مزدوری کسب نامشروع
کی بھی حرام ہی جیسے سیوے کپڑا ریشمی یا زیور بناوے مرد کیلیے اور عقد نامشروع سے جو حاصل ہو حرام ہی جیسے بیچے غلہ محتکرہ اور تجارتون مین بہتر تجارت بزازی ہی
اور پیشون مین بہتر پیشہ سینا مشک کا ہے اور مانند اُسکے کے اور خرید و فروخت مین روپے شیشہ تانبے کے اور کھوٹے مروج نہ کرے اور اگر شیشے تانبے کے
روپے ہاتھ لگین تو کنوین مین ڈالدے اور معاملہ مین فریب نہ کرے اور قسم نہ کھاوے اور عیب اسباب کا خریدار سے پوشیدہ نہ کرے اور تعریف اپنے
اسباب کی جیسا کہ ہی اُس سے زیادہ نکرے اور کوئی چیز ایسے کے ہاتھ نہ بیچے کہ لینے والا اُسکو بیچ فعل حرام کے کام مین لاوے جیسے انگور بیچتے ہین شراب ساز کے
ہاتھ اور ہتھیار قزاق اور مانند اسکے کے ہاتھ اور اسیطرح سے پیشون مین آمیزش کھوٹ اور بُری چیز کی اور دغا اور فریب نہ کرے کہ مزدوری اُسکی حرام
ہوتی ہی اور ناپ تول مین کمی نہ کرے اور غبن نہ کرے اور جانے کہ بسبب ایک دانگ غیر کے جنت کے جانے سے رُکا رہیگا اور مستحب ہے کہ تھوڑے نفع پر
اکتفا کرے اور تجارتون اور حرفتون مین بہت حریص نہ ہووے جبکہ بقدر کفایت کے حاصل ہو کار آخرت مین مشغول ہو جاوے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ**

فصل پہلی **عَنِ الْمِقْدَامِ** بْنِ مَعْدِ یْکَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَکَلَ اَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَیْرًا مِّنْ اَنْ یَّاْکُلَ مِنْ عَمَلِ یَدَیْہِ
وَاِنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ دَاوٗدَ کَانَ یَاْکُلُ مِنْ عَمَلِ یَدَیْہِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے مقدام بن معدیکرب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے نہین کھایا کسی نے کوئی کھانا کبھی بہتر اُس سے کہ کھاوے کسب ہاتھ اپنے کے سے اور تحقیق نبی اللہ کے داؤد علیہ السلام تھے کھاتے عمل ہاتھون
اپنے کے سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنے کسب کرنا انبیا کی سُنت ہے چنانچہ داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے زرہ بنا کر بیچتے تھے پس تم بھی طریقہ
اُنکا اختیار کرو منقول ہی کہ حضرت داؤد علیہ السلام اپنی خلافت مین تجسس کرتے تھے لوگون سے امر اپنا اور پوچھتے تھے اُس سے کہ نہ پہچانتا
ہوتا اُن کو کہ کیسی سیرت ہے داؤد کی تم مین پس ایک روز اللہ تعالے نے ایک فرشتہ بھیجا آدمی کی صورت مین اُس سے بھی اُنھون نے یہی پوچھا
اُس نے کہا کہ داؤد اچھا شخص ہے مگر یہ کہ کھاتا ہے وہ بیت المال مین سے پس دعا کی داؤد علیہ السلام نے اپنے رب سے کہ بے پروا کردے
مجکو بیت المال سے پس سکھایا اُن کو اللہ تعالے نے بنانا زرہ کا اور لوہا اُن کے ہاتھ مین مانند موم کے تھا پس زرہ بناتے اور چار ہزار درہم کو
بیچتے اور بعضون نے کہا کہ ایک زرہ ہر روز بناتے تھے اور بیچتے اُسکو چھ ہزار درہم کو پھر خرچ کرتے دو ہزار اپنے نفس پر اور اپنے عیال پر اور چار
ہزار اللہ دیتے فقرا بنی اسرائیل کو پس اس حدیث مین رغبت دلائی ہے کسب حلال کے کرنے پر اسلیے کہ اُسمین بڑے بڑے فائدے ہین کہ کسب
کرنے والے کو بھی نفع اُسکا پہونچتا ہے اور جو لوگ کہ وہ چیز لیتے ہین اُنکو بھی نفع حاصل ہوتا ہے اور کسب کرنے والا بسبب مشغولی کے بچتا ہے
بُری باتون اور لہو و لعب سے اور کسر نفسی بھی ہوتی ہے اس سے پس کم ہوتی ہے سرکشی نفس کی اور بچتا ہے بسبب اسکے ذلت سوال سے
اور محتاج کسی کا نہین ہوتا ہے ؏ **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ طَیِّبٌ لَا یَقْبَلُ اِلَّا طَیِّبًا وَاِنَّ اللّٰہَ
اَمَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِمَا اَمَرَ بِہِ الْمُرْسَلِیْنَ فَقَالَ یٰۤاَیُّھَا الرُّسُلُ کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا وَقَالَ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ
مَا رَزَقْنٰکُمْ ثُمَّ ذَکَرَ الرَّجُلَ یُطِیْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ یَمُدُّ یَدَیْہِ اِلَی السَّمَآءِ یَا رَبِّ یَا رَبِّ وَمَطْعَمُہٗ حَرَامٌ وَمَشْرَبُہٗ حَرَامٌ وَمَلْبَسُہٗ حَرَامٌ
وَغُذِیَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰی یُسْتَجَابُ لِذٰلِکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالے

پاک ہی یعنے نقصانون اور عیبون سے نہین قبول کرتا یعنے صدقات اور اعمال سے مگر پاک کو یعنے جو کہ پاک ہو عیوب شرعیہ سے اور غرضون فاسدہ
سے نیت مین اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے حکم کیا مومنون کو ساتھ اُس چیز کے کہ حکم کیا ساتھ اُسکے رسولونکو یعنے کھانا حلال کا اور اچھے اعمال کرنے
پس فرمایا اے رسولو کھاؤ رزقون حلال سے اور عمل کرو اچھے اور فرمایا اے مومنو کھاؤ کھانون پاک اور حلال سے جو کچھ کہ دیا ہمنے تمکو پھر ذکر کیا حضرتؐ
نے حال ایک شخص کا کہ دراز کرتا ہی سفر پراگندہ بال اور غبار آلودہ دراز کرتا ہی دونون ہاتھ اپنے طرف آسمان کے کہتا ہی اے رب میرے اے رب
میرے یعنے یہ دے یہ دے اور کھانا اُسکا حرام اور پینا اُسکا حرام اور پہننا اُسکا حرام اور پرورش کیا گیا تھا ساتھ حرام کے یعنی چھوٹی عمر سے بڑی عمر تک
حرام ہی غذا اُسکی رہی پس کہان سے قبول کیجاوے دعا اُس شخص کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** نہین قبول کرتا آخر یعنے جبکہ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور رزق حلال کو
بسبب پاک ہونے اُسکے کے نجاست حرمت سے جناب پاک اُسکی مین ایک نسبت ہے قابل سکے ہی کہ اُس سے بندہ نزدیکی اُسکی جناب پاک مین حاصل
کرے اور حرام قابل اسکے نہین اور دراز کرتا ہی سفر یعنے حج کیلیے یا اور عبادات کیلیے اور کھینچتا ہے مشقت کہ مظنہ اور جگہ قبولیت دعا کی ہی چنانچہ ایک روایت مین
آیا ہے کہ دعاے مسافر مقبول ہی حاصل یہ ہی کہ سب حال اچھا ہی لیکن کھانا وغیرہ جو حرام ہی دعا نہین قبول ہوتی اس سے یہ معلوم ہوا کہ رزق حلال
پر موقوف ہے قبولیت دعا کی اسی لیے کہا گیا ہے کہ دعا کے دو بازو ہین اکل حلال و صدق مقال ع ع **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّے**
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ مَا اَخَذَ مِنْهُ اَمِنَ الْحَلَالِ اَمْ مِنَ الْحَرَامِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آویگا لوگون پر ایک زمانہ کہ نہین پروا کریگا آدمی ساتھ اُس چیز کے کہ لیویگا مال سے کہ آیا حلال سے
لیا ہے یا حرام سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنے تمیز نہین کریگا درمیان حلال و حرام کے **بیت** ہرچہ آمد بدہان شان خورند؛ وانچہ آمد
بزبان شان گفتند؛ ع **وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَّالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَّبَيْنَهُمَا**
مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ وَمَنْ وَّقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ
وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِيْ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يَّرْتَعَ فِيْهِ اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى اَلَا وَاِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهٗ اَلَا
وَاِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی
نعمانؓ بن بشیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حلال ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے اور درمیان حلال و حرام کے چیزین ہین مشتبہ
نہین جانتے اُنکو بہت آدمی پس جو شخص کہ بچا شبہے کی چیزون سے پاک کیا اُسنے اپنے دین کو اور اپنی آبرو کو یعنے طعنے والون کی طعنے سے بچا اور جو پڑا شبہے کی
چیزون مین پڑیگا حرام مین مانند چرواہے کے کہ چراتا ہی گرد روند کے قریب ہے کہ چرین اُسمین جانور خبردار ہو کہ واسطے ہر بادشاہ کے روند ہی خبردار ہو
کہ روند اللہ کی حرام چیزین ہین خبردار ہو تحقیق آدمی کے بدن مین ایک ٹکڑا ہی گوشت کا جسوقت کہ درست ہوتا ہی وہ یعنے روشن ہوتا ہی بسبب ایمان
اور عرفان اور یقین کے تو درست ہوتا ہی سارا بدن اُسکا یعنے بسبب کرنے اعمال خیر کے اور اچھے ہونے اخلاق و احوال کے اور جسوقت کہ بگڑتا ہے وہ ٹکڑا
بگڑتا ہے سارا بدن اُسکا خبردار ہو کہ وہ ٹکڑا دل ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حلال ظاہر ہے کہ ساتھ نص کے حلال ہونا اُسکا معلوم ہوا جیسے
کھانیکی چیزین کہ متعارف ہین اور کلام نیک اور مباح کرنا اور دیکھنا اُن چیزون کو کہ دیکھنا اُنکا درست ہے اور نکاح کرنا اور چلنا وغیر ذلک اور حرام ظاہر ہی
کہ ساتھ نص کے حرام ہونا اُسکا معلوم ہوا جیسے شراب اور سور اور مردار اور خون جاری اور زنا اور جھوٹ اور غیبت اور چغل خوری اور نظر کرنی طرف امرد کے اور عورت اجنبیہ کے اور غیر
ذلک اور چیزین مشتبہ کہ اشتباہ ہوتا ہی کہ حرام ہین یہ یا حلال ہین بسبب تعارض دلیلون کے پس اُنکی حقیقت بہت لوگ نہین جانتے اس مین اشارہ ہے اسپر کہ
بعضے لوگ جانتے ہین کہ وہ مجتہدین ہین اور بڑے عالم کہ وہ جانتے ہین انکو ساتھ قوت دینے ایک کی دلیلون مین سے اور اس مین علما کے تین

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

مذہب مین صحیح تر یہ ہی کہ نہ حکم کیا جاوے ساتھ حلال ہونے اور حرام ہونے اور مباح ہونے اُسکے کے اور دوسرا مذہب یہ ہے کہ اُسکو حکم حرام ہونیکا دیوے
اور تیسرا یہ کہ مباح ہی اور مثال مشتبہ کی یہ ہی کہ مثلا ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور ایک اور عورت نے آنکر کہا کہ مین نے ان دونون کو دودھ
پلایا ہی تو وہ عورت منکوحہ اس شخص کے حق مین مشتبہ ہی اولی یہ کہ اسکو نکاح مین نہ رکھے یا ایک مال ہی کہ وجہ حلال اور وجہ حرام سے جمع ہوا ہے تو وہ مشتبہ ہی
اُس سے پرہیز کرے اور مانند چرواہے کے آخر تشبیہ دی حرام چیزون کو ساتھ روند کے کہ منع کیا گیا ہے آدمی اُن کے کرنے سے اور واجب ہے پرہیز
کرنا اُن سے اور تشبیہ دی پڑنے کو شبہات مین ساتھ چرانے کے گرد روند کے یعنے چرواہے کو چاہیے کہ روند سے دور چراوے تاکہ روند مین جانور
نہ جا پڑین اور اگر گرد اور نزدیک اُسکے چراویگا تو احتمال ہے کہ روند مین جانور جا پڑینگے اسیطرح آدمی کو چاہیے کہ شبہات سے دور رہے تا محرمات
مین نہ پڑے بعد ازان واسطے بیان کرنے تشبیہ مذکور کے فرمایا خبردار ہو کہ تحقیق واسطے ہر بادشاہ کے آخر یہ بیان جاہلیت کے بادشاہون کا ہے
کہ وہ روند رکھتے تھے یا خبر دی اہل اسلام کے ظالم بادشاہون کی اسلیے کہ روند رکھنی درست نہین اور روند اللہ کی حرام چیزین ہین پس جو کوئی داخل ہوا
اُسمین یعنے مرتکب ہوا حرام چیزون کا مستحق ہوا عذاب کا پھر اُن حرام چیزون مین بعضی چیز ایسی ہی کہ بخشی نہین جاتی وہ شرک ہے اور اور چیزین اللہ کی مشیت پر
موقوف ہین چاہے بخشے چاہے نہ بخشے اور توبہ سے سب بخشی جاتی ہین اور حضرت شیخ علی متقی رح نے اس باب مین ایک جدول لکھی ہے اور لکھا ہے کہ
جب بندہ اکتفا کرے قدر ضرورت پر کہ اس سے بقا اُسکا ہووے سلامت رہتا ہے اور جب حد ضرورت سے گذرا اور مباح مین پڑا اور وسعت کی اُسمین
مکروہات مین پڑیگا اور مکروہات سے ارتکاب محرمات مین پڑیگا اور محرمات سے کفر مین نعوذ باللہ من ذلک ضروری مباح مکروہ حرام کفر اور جسوقت بگڑتا ہے
وہ ٹکڑا یعنے تاریک ہوتا ہے بسبب انکار و شک و کفر کے تو بگڑتا ہے تمام بدن یعنے ساتھ کرنے گناہ کے پس لازم ہے مکلف کو کہ متوجہ ہو دل کیطرف
اور روکے اُسکو منہمک ہونیسے شہوات مین یہانتک کے نہ مبادرت کرے طرف شبہات کے اور اس حدیث مین اشارہ ہے طرف اسکے کہ صلاح بدن موقوف ہے
غذاے حلال پر اسلیے کہ اُس سے صفائی حاصل ہوتی ہی دل کو اور دل کی صفائی سے تمام بدن صلاحیت پر آتا ہی کہ اچھے اعمال صادر ہوتے ہین اُس سے
یہ خلاصہ ہی کلام بعضے محققین کا اور اتفاق ہی علما کا اسپر کہ اس حدیث مین بڑے بڑے فائدہ ہین اور جن حدیثون پر کہ مدار اسلام کا ہے وہ تین ہین
ایک تو انما الاعمال بالنیات اور دوسری من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ اور تیسری حدیث یہی ہی الحلال بین الخ ع ۞ ح وَعَنْ رَافِعِ بْنِ
خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيْثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيْثٌ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيْثٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت
ہے رافع بن خدیج سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مول کتے کا پلید ہی اور خرچی عورت زنا کار کی حرام ہی اور کمائی سینگی کھینچنے والے کی
زبون ہی نقل کی یہ مسلم نے ف دلیل پکڑی ہی ساتھ اسکے امام شافعی رح نے اسپر کہ بیچنا کتے کا غیر جائز ہی معلم ہو یا غیر معلم اور امام ابوحنیفہ رح اور امام محمد رح اور
بعضے اور امامون نے جائز رکھا ہے بیچنا کتے کا اور چیتے کا اور اور درندون کا کہ اُنمین منفعت ہو خواہ معلم ہون یا غیر معلم اور اس حدیث کا جواب اُنھون نے یہ دیا ہی کہ لفظ
خبیث کا نہین دلالت کرتا ہی حرمت پر اسلیے کہ اسی حدیث مین ہی وکسب الحجام خبیث باوجودیکہ وہ حرام نہین ہی بالاتفاق پس خبیث کے معنے یہ ہین کہ وہ
طیب نہین ہی پس وہ مکروہ ہی نہ حرام اور خرچی زانیہ کی بالاتفاق حرام ہے اور کمائی سینگی کھینچنے والے کی زبون ہی یعنے مکروہ تنزیہی ہے اسلیے کہ
حضرت نے مزدوری سینگی کھینچنے کی دی ہے اگر حرام ہوتی تو حضرت کاہے کو دیتے ع ۞ ح وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی مسعود انصاری سے یہ کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مول کتے کے سے اور خرچی عورت زانیہ کی سے اور اجرت کاہن کی سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف منع کیا
مول کتے کے سے ہمارے نزدیک محمول ہی اسپر کہ یہ منع جب ہوا تھا کہ حضرت نے کتون کے مارنے کو فرمایا تھا اور نفع لینا اُن سے اُن ایام مین

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

حرام ہو گیا تھا پھر اجازت دیدی اُنسے نفع لینے کی یہانتک کہ روایت کیا گیا ہی کہ حضرتؐ نے حکم فرمایا بیچ کتے شکاری کے کہ مارا تھا اُسکو ایک شخص
نے ساتھہ دینے چالیس درہمون کے اور حکم فرمایا بیچ مارنے کتے ریوڑ کے ساتھ دینے دنبے کے اور کہا طیبیؒ نے کہ جمہور اسپر ہین کہ نہین درست
بیچنا کتے کا اور نہین قیمت ہے اُسکے تلف کرنے والے پر برابر ہی کہ کتا معلم ہو یا غیر معلم برابر ہی کہ جائز ہو پالنا اُسکا یا نہ جائز ہو اور جائز رکھا ہی امام ابو حنیفہؒ
نے بیچنا اُس کتے کا کہ اُسمین منفعت ہو اور واجب کی قیمت اُسکی تلف کرنیوالے پر اور حکم خرچی کا اوپر کی حدیث مین مذکور ہو چکا اور کاہن اُسکو کہتے ہین کہ جو خبر دے
اُس چیز کی کہ زمانہ آیندہ مین ہوگی اور جو کوئی خبر دینے پر مٹھائی یا کپڑا یا کھانا یا نقدی دیوے یہ سب حرام ہی اور ان سب کو عربی مین حلوان کہتے ہین اور
حلوان کے معنے ہین شیرینی کے اسکو حلوان اسلیے کہتے ہین کہ دینا اُسکا اچھا لگتا ہی لینے والیکو جیسے شیرینی کھانی اچھی لگتی ہی اور بے رنج و مشقت حاصل ہوتا
ہی اور عراف نجومی بھی بیچ حکم کاہنون کے ہین اور اُنکے پاس جانا اور خبر پوچھنی اور تصدیق اُن کی کرنی حرام ہی سب علما کے نزدیک اور تحقیق اور تفصیل
اسکی باب السحر والکہانہ مین آویگی انشاء اللہ تعالیٰ ؛ ع ؛ ح وَعَنْ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ
الْکَلْبِ وَکَسْبِ الْبَغِیِّ وَلَعَنَ اٰکِلَ الرِّبٰوا وَمُوْکِلَہٗ وَالْوَاشِمَۃَ وَالْمُسْتَوْشِمَۃَ وَالْمُصَوِّرَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی جحیفہؓ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے
منع فرمایا مول خون کے سے اور مول کتے کے سے اور خرچی عورت زانیہ کے سے اور لعنت کی سود کے لینے والے کو اور سود کے دینے والیکو اور گودنے
والے کو اور گودوانے والی کو اور مصور کو نقل کی یہ بخاری نے ف مول خون کے سے یعنے خون کے بیچنے سے منع فرمایا اسلیے کہ وہ نجس ہی بیچنا اُسکا
درست نہین اور بعضون نے حمل کیا ہی اُسکو اُجرت حجام پر اس صورت مین نہی تنزیہی ہوگی اور بیان کتے کے مول کا اور زناکاری کی خرچی کا اوپر ہو چکا
اور گودنا یہ ہی کہ سوئی سے بدن کو گود کر سرمہ یا نیل بھر دیتے ہین پس نیلے یا سبز داغ ہو جاتے ہین اس سے اسلیے منع فرمایا کہ یہ کام فاسقون اور
بدچالون کا ہے اور تغییر خلقت الٰہی کا ہوتا ہی اور تعلیق القرار مین لکھا ہے کہ مٹائے جاوین داغ گودے ہوے ساتھ کسی تدبیر کے پس اگر نہ مٹ سکین
بغیر زخم کرنیکے تو زخم نہ کیا جاوے اور نہین گناہ اُسپر بعد توبہ کرنیکے اور مصور سے وہ مصور مراد ہی کہ تصویر جاندار کی کھینچے یا بناوے یا کاڑھے اور تصویر غیر
جاندار کی مانند مکانات اور درختون وغیرہ کے بنانی اور کھینچنی اور کاڑھنی درست ہے اور خطابی نے لکھا ہی کہ تصویر دو قسم کی ہوتی ہی ایک تو وہ ہوتی ہی کہ جس
چیز پر وہ ہوتی ہی وہ چیز تابع اُسکی ہوتی ہی اور تصویر مقصود بالذات ہوتی ہی جیسے تصویر کاغذ پہ کھینچی جاتی ہی اور دوسری وہ ہی کہ جس چیز پہ ہوتی ہی
وہ چیز مقصود بالذات ہوتی ہی اور تصویر تابع اُسکے جیسے تصویر ظروف کی اور دیوارون اور چھتون اور قالینون اور پردون وغیرہ کی پس اول قسم کو بیچنا تو
نہین درست اور دوسری قسم کا بیچنا درست ہے اور بنانا دونون کا منع ہی ؛ ع وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ
عَامَ الْفَتْحِ وَھُوَ بِمَکَّۃَ اِنَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ حَرَّمَ بَیْعَ الْخَمْرِ وَالْمَیْتَۃِ وَالْخِنْزِیْرِ وَالْاَصْنَامِ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ شُحُوْمَ الْمَیْتَۃِ
فَاِنَّہٗ تُطْلٰی بِھَا السُّفُنُ وَیُدْھَنُ بِھَا الْجُلُوْدُ وَیَسْتَصْبِحُ بِھَا النَّاسُ فَقَالَ لَا ھُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ عِنْدَ ذٰلِکَ قَاتَلَ اللّٰہُ
الْیَھُوْدَ اِنَّ اللّٰہَ لَمَّا حَرَّمَ شُحُوْمَھَا اَجْمَلُوْہُ ثُمَّ بَاعُوْہُ فَاَکَلُوْا ثَمَنَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے
جابرؓ سے یہ کہ اُسنے سُنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے سال فتح مکے کے اور حضرتؐ تھے مکہ مین یہ کہ اللہ نے اور رسولؐ اُسکے نے حرام کیا
بیچنا شراب کا اور مُردار کا اور سُور کا اور بتون کا پس کہا گیا یا رسول اللہ خبر دو ہمکو مردار کی چربی کے حال سے پس تحقیق وہ ملی جاتی ہین ساتھ اُسکے کشتیان
اور چکنے کیے جاتے ہین ساتھ اُسکے چمڑے اور چراغ جلاتے ہین ساتھ اُسکے لوگ پس فرمایا نہین جائز ہے نفع اُٹھانا ساتھ اُسکے حرام ہی پھر فرمایا نزدیک اُسکے
کہ لعنت کرے اللہ یہودون کو تحقیق اللہ نے جبکہ حرام کین چربیان جانورون کی پگھلاتے چربی کو پھر بیچتے اُسکو پھر کھاتے مول اُسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف لکھا ہی علمانے کہ شراب وغیرہ کے حکم مین ہی باجا کہ اُسکا بھی بیچنا درست نہین اور ضمان یعنے قیمت اُسکی نہین دینی آتی اُسکے تلف کرنے مین اور نفع اُٹھانا آخر

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

امام شافعی کے نزدیک بیچنا مردار کی چربی کا جائز نہین اور نفع اٹھانا یعنے اور کام مین لانا سوائے کھانے اور آدمی کے بدن پر ملنے کے درست ہے
خواہ چراغ مین جلاوے خواہ کشتی پر ملے یا کچھ اور کام مین لاوے اور اسیطرح گھی یا زیت یا اور روغن کہ نجس ہوگیا ہو بسبب پڑنے نجاست کے اُس کو
چراغ مین جلانا یا اُسکا صابون بنانا درست ہے اُنکے نزدیک اور جمہور کے نزدیک نہین جائز نفع اٹھانا ساتھ مردار کے کسیطرح واسطے عام ہونے نہی کے
سوائے چمڑے دباغت کیے گئے کے کہ خاص کیا گیا ہے اور جائز رکھا ہے ابو حنیفہ رح نے اور علما اُنکے نے بیچنا زیت نجس کا جبکہ بیان کر دے اور جلانا تیل نجس کا
چراغ مین مکروہ ہے اُنکے نزدیک خصوصًا مسجد مین اور کھاتے مول اُسکا لینے حیلہ کرتے تھے کہ نہی چربی کے کھانے سے کی ہے اور ہم چربی نہین کھاتے بلکہ مول
اُسکا کھاتے ہین اور پگھلاتے تھے اُسکو بقصد تغیر اور تبدیل کے کہ گویا حقیقت اُسکی اور ہو گئی اور اس حدیث مین دلیل ہے اوپر بطلان اُس حیلے کے کہ پہونچے بسبب
اُسکے حرام کو اور دلیل ہے اسپر کہ مول ہر چیز کا بیچ حکم اُس چیز کے ہوتا ہے ؏ ح **وَعَنْ عُمَرَ** رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ فَجَمَلُوْهَا فَبَاعُوْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا مارے اللہ یہود کو حرام کی گئین اُنپر چربیان پس پگھلایا اُن کو یعنے تاکہ زائل ہو اُنسے نام چربی کا اور بیچا اُنکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر رض سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے منع کیا مول کتے کے سے اور بلاؤ کے سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** کہا طیبی رح نے کہ نہی بیچنے بلی کی تنزیہی ہے اور بیچنا اور ہبہ کرنا اور عاریت دینا
اسکا جائز ہے جمہور کے نزدیک مگر ابو ہریرہ رض نے اور ایک جماعت نے تابعین مین سے نہین جائز رکھا اُسکو دلیل پکڑی ہے اُنھون نے ساتھ ظاہر اس حدیث کے
؏ ح **وَعَنْ اَنَسٍ** قَالَ حَجَمَ اَبُوْ طَيْبَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ لَهٗ بِصَاعٍ مِّنْ تَمْرٍ وَّاَمَرَ اَهْلَهٗ اَنْ يُّخَفِّفُوْا عَنْهُ مِنْ
خَرَاجِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس رض سے کہ کہا سینگی کھینچی ابو طیبہ رض نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پھر حکم کیا حضرت نے اُسکے لیے ساتھ دینے
ایک صاع کے کھجوروں سے اور حکم فرمایا اُسکے مالکون کو یہ کہ تخفیف کرین اُس سے یعنے کم لیوین کمائی اُسکی سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف**
عادت ہے عرب کی کہ غلامون اور لونڈیون سے کچھ کسب کرواتے ہین اور کہدیتے ہین کہ اسقدر ہمکو دیا کرنا اور باقی تم لینا پس جب ابو طیبہ نے کہ غلام تھے
بنی بیاضہ کے خدمتگذاری حضرت کی کی تو حضرت صلعم اُنسے خوش ہوے اور اُنکے مالکون سے فرمایا کہ جسقدر ابو طیبہ کی کمائی مین سے ہر روز لیا کرتے ہو اُس سے
کچھ کم لیا کرو اور اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ حلال ہے کسب حجام کا یعنے شاخ کش کا اور حلال ہے اُجرت دینی اُسپر اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ مباح ہے
علاج کا کرنا اور دینا اجرت کا معالجہ پر اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جائز ہے مالک کو کہ غلام سے کچھ کسب کرواوے اور اپنے لیے اُسمین سے کچھ ٹھہراوے
اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جائز ہے سفارش کرنی حق والون اور دین والون سے ؏ ح **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ عَائِشَةَ** قَالَتْ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَطْيَبَ مَا اَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ وَاِنَّ اَوْلَادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيِّ
اِنَّ اَطْيَبَ مَا اَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهٖ وَاِنَّ وَلَدَهٗ مِنْ كَسْبِهٖ روایت ہے عایشہ رض سے کہ کہا فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہترین اس چیز کی کہ
کھاتے ہو تم وہ چیز ہے کہ حاصل ہو کسب تمہارے سے اور تحقیق اولاد تمھاری کسب تمھارے سے ہے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے
اور ایک روایت ابو داؤد اور دارمی کی مین یہ ہے کہ بہترین اُس چیز کی کہ کھائی آدمی نے وہ چیز ہے کہ حاصل ہو کسب اُسکے سے اور تحقیق اولاد اسکی کسب
اُسکے سے ہے **ف** اسلیے کہ وہ پیدا ہوتے ہین بسبب نکاح کرنے تمھارے کے پس جائز ہے تمکو کھانا اپنی اولاد کے کسب مین سے جبکہ ہو تم محتاج اور نہین تو نہین
مگر یہ کہ خوش معلوم ہوا اولاد کو کھانا تمھارا تو بہر حال کھانا درست ہے اسیطرح لکھا ہے علما ہمارے نے اور طیبی نے لکھا ہے کہ نفقہ والدین کا فرزند پر واجب ہے جبکہ
ہون وہ محتاج اور عاجز ہون کسب سے نزدیک شافعی کے اور سوائے شافعی رح کے اور علما نے شرط نہین لگائی یہ ؏ ح **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ** عَنْ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

رسولُ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّمَ قال لا يَكْسِبُ عبدٌ مالَ حرامٍ فيتصدّقُ منهُ فيُقبلُ منهُ ولا يُنفِقُ منهُ فيُبارَكُ لهُ فيهِ ولا يترُكُهُ خلفَ ظهرِهِ إلّا كانَ زادَهُ إلى النّارِ إنّ اللهَ لا يمحو السّيّئَ بالسّيّئِ ولكن يمحو السّيّئَ بالحسنِ إنّ الخبيثَ لا يمحو الخبيثَ رواهُ أحمدُ وكذا في شرحِ السّنّةِ

اور روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں کماتا بندہ مال حرام پھر للہ دیوے اُس سے پھر قبول کیا جاوے اُس سے یعنے مال حرام میں سے اگر للہ دیوے تو مقبول نہیں ہوتا اور ثواب نہیں ملتا اور نہیں خرچ کرتا مال حرام میں سے یعنے اپنے نفس پر پھر برکت دیجاوے واسطے اُسکے اُس مال میں یعنے مال حرام میں سے جو خرچ کرے برکت نہیں ہوتی اُسمین اور نہیں چھوڑتا مال حرام پیچھے اپنے یعنے بعد مرگ کے مگر کہ ہوتا ہے توشہ اُسکا پہونچانے والا طرف آگ کے تحقیق اللہ تعالے نہیں دور کرتا بُرائی کو ساتھ بُرائی کے ولیکن دور کرتا ہے بُرائی کو ساتھ بھلائی کے تحقیق پلید مال نہیں دور کرتا ہے پلید کو یعنے بُرائی کو بلکہ پاک یعنے حلال مال دور کرتا ہے پلید کو یعنے بُرائی کو نقل کی یہ احمدؒ نے اور اسیطرح ہے شرح السنہ مین **ف** توشہ اُسکا آگ اسلیے کہ جب وہ گنہگار ہوا بسبب جمع کرنے مال کے وجہ حرام سے اور پھر مرگیا اور چھوڑ گیا وہ مال وارثون کیلیے تو ہوگا اُسپر گناہ اُسکا قیامت تک اسلیے کہ اس کے سبب سے اور مرتکب گناہ کے ہوے اور تحقیق اللہ تعالے نہیں دور کرتا آخر یہ جملہ مستانفہ یعنے علیحدہ ہے بمنزلہ تعلیل عدم قبول کے اور معنی یہ ہین کہ تصدق کرنا مال حرام کو بُرائی ہے اور نہین دور کرتا اللہ بُرے اعمال کو ساتھ بُرائیون کے بلکہ کہا ہے بعض علما ہمارے نے کہ جو کوئی تصدق کرے مال حرام اور امید رکھے ثواب کی کافر ہوتا ہے اور اگر فقیر لینے والے کو معلوم ہو کہ یہ حرام ہے اور وہ دعا کرے اُسکے لیے تو وہ بھی کافر ہوتا ہے ولیکن دور کرتا ہے بُرائی کو ساتھ بھلائی کے یعنی ساتھ للہ دینے کے مال حلال سے اسمین اشارہ ہے اس آیت پر إنّ الحسناتِ يُذهِبنَ السّيّئاتِ۔ اور یہ سب جملے مقدمہ اور تمہید ہین اس عبارت کے إنّ الخبيثَ الخ **وعن** جابرٍ قال قال رسولُ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّمَ لا يدخلُ الجنّةَ لحمٌ نبتَ من السُّحتِ وكلُّ لحمٍ نبتَ من السُّحتِ كانتِ النّارُ أولى بهِ رواهُ أحمدُ والدّارميُّ والبيهقيُّ في شُعبِ الإيمانِ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں داخل ہوگا بہشت مین وہ گوشت کہ اُگا ہے حرام کھانے سے اور جو گوشت کہ اُگا ہے حرام کھانے سے ہوگی آگ دوزخ کی نزدیک تر ساتھ اُسکے نقل کی یہ احمدؒ اور دارمیؒ اور بیہقیؒ نے شعب الایمان مین **ف** وہ گوشت یعنے جسکا گوشت حرام کھانے سے پیدا ہوا ہے وہ بہشت مین نہین داخل ہونیکا یعنے اول نجات پائے ہوؤنکے ساتھ نہین داخل ہوگا بلکہ داخل ہوگا بعد عذاب ہونیکے بقدر کھانے حرام کے یا نہین داخل ہوگا جنت کی منازل عالیہ مین یا مراد یہ ہے کہ نہین داخل ہونگے وہ بدن کہ اعتقاد کرتے ہین حرام کو حلال یا مراد اس سے زجر اور تہدید اور وعید شدید ہے اور جس وقت کہ توبہ کرے یا مغفرت کیجاوے اُسکی بغیر توبہ کے اور راضی کیے جاوین دشمن اُسکے یا پہونچے اُسکو شفاعت کسی کی پس وہ خارج ہے اس وعید سے ؛ع **وعن** الحسنِ بنِ عليٍّ قال حفظتُ من رسولِ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّمَ دعْ ما يَريبُكَ إلى ما لا يَريبُكَ فإنّ الصّدقَ طُمأنينةٌ وإنّ الكذبَ ريبةٌ رواهُ أحمدُ والتّرمذيُّ والنّسائيُّ وروى الدّارميُّ الفصلَ الأوّلَ اور روایت ہے حسن بن علیؓ سے کہ کہا یاد رکھی مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یعنے بلا واسطہ یہ حدیث چھوڑ اُس چیز کو کہ شک مین ڈالے تجکو اور میل کر طرف اُس چیز کے کہ نہ شک مین ڈالے تجکو اسواسطے کہ حق باعث اطمینان دل کا ہے اور باطل باعث شک اور تردد کا ہے نقل کی یہ احمدؒ اور ترمذیؒ اور نسائیؒ نے اور روایت کیا دارمیؒ نے پہلا جملہ یعنی دع ما یریبک الی ما لا یریبک فقط **ف** مقصود یہ ہے کہ پرہیز کرے شبہات سے یا معنے یہ ہین کہ جب پاوے تو اپنے دل کو کہ شک کرنیوالا ہو ایک چیز مین قسم اقوال و اعمال سے تو چھوڑ اُسکو اور انتقال کر اُس چیز کیطرف کہ شک نہ رکھتا ہو اُسمین اسلیے کہ شک ہونا ایک چیز مین علامت اُسکے باطل ہونیکی ہے اور اطمینان علامت حقانیت کی ہے پس یہ قاعدہ ہے واسطے پہچاننے حسن و قبح اور حل و حرمت ایک چیز کے ولیکن یہ متحقق نہین ہوتا مگر اچھے نفسون مین کہ آراستہ ہین ساتھ تقوی اور عدالت کے ؛ح **وعن** وابصةَ بنِ معبدٍ أنّ رسولَ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّمَ قال يا وابصةُ جئتَ تسألُ عن البرِّ والإثمِ قلتُ نعم قال فجمعَ أصابعَهُ فضربَ بها

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

صَدْرِہٖ وَقَالَ اِسْتَفْتِ نَفْسَکَ اِسْتَفْتِ قَلْبَکَ ثَلٰثًا اَلْبِرُّ مَا اطْمَأَنَّتْ اِلَیْہِ النَّفْسُ وَاطْمَأَنَّ اِلَیْہِ الْقَلْبُ وَالْاِثْمُ مَا حَاکَ فِی النَّفْسِ وَتَرَدَّدَ فِی الصَّدْرِ وَاِنْ اَفْتَاکَ النَّاسُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے وابصہ بن معبدؓ سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے وابصہ آیا تو پوچھتا نیکی سے اور گناہ سے کہا مین نے البتہ کہا راوی نے پس جمع کین حضرتؐ نے انگلیان اپنی اور مارا ساتھ انگلیون کے سینے میرے کو اور فرمایا فتویٰ پوچھ اپنے نفس یعنی ذات سے فتویٰ پوچھ دل اپنے سے تین بار فرمایا نیکی وہ چیز ہے کہ قرار پکڑے اور مائل ہو طرف اُسکے جی اور آرام پکڑے طرف اُسکے دل اور گناہ وہ چیز ہے کہ کھٹکے دلمین اور شک و تردد کرے سینہ مین اگرچہ فتویٰ دین تجکو لوگ نقل کی یہ احمد اور ترمذیؒ نے ف آیا تو پوچھتا آخر یہ دلیل ہے نبوت کی کہ حضرتؐ نے بغیر اُسکے بیان کئے انکے از راہ مکاشفہ کے اُسکے دل کی بات بیان فرمادی اور انگلیان حضرتؐ نے سینہ پر اشارے کیلیے ماریں کہ دل یہان ہے اس سے فتویٰ پوچھا کرو تاکہ حاصل ہو سبب دست مبارک کے سمجھ کامل کلام کے سمجھنے کیلیے اور حاصل حدیث کا یہ ہے کہ اپنے دل سے فتویٰ پوچھے نیکی وہ ہے کہ جس سے خاطر جمع رہے اور دل مین خلجان نہو کہ یہ بُری ہے اور گناہ وہ ہے کہ دلمین تردد و خلجان رہے اُس سے اگرچہ لوگ تجکو فتویٰ دین کہ یہ حق ہے پس اُنکے کہنے پر عمل نکر مثلاً اگر دیکھے کسی کو کہ اس پاس مال حلال اور حرام ہے پس غرض ہے اُس سے کچھ بخوف اسکے کہ کھاوے تو حرام اگرچہ فتویٰ دے تجکو مفتی اسلیے کہ فتویٰ اور ہے اور تقویٰ اور اور یہ حکم دل سے فتویٰ پوچھنے کا اچھے لوگون کیلیے ہے کہ جنکے دل صاف ہین کدورت خواہشون نفسانیہ سے اور آراستہ ہین ساتھ تقویٰ کے اسلیے کہ اُنکے قلوب و نفوس مائل ہوتے ہین طرف خیر کے اور بیزار ہوتے ہین بُرائی سے والا بُرے لوگ کہ گرفتار ہین خواہش نفسانی مین مر خیر سے نفرت رکھتے ہین اور بُرائی سے رغبت اور جاننا چاہیے کہ دل سے فتویٰ پوچھنا اُس صورت مین ہے کہ دلیل شرعی نہو پس جب دو آیتین متعارض ہون تو واجب ہے رجوع کرنا طرف سنت کے اور دو حدیثین متعارض ہون تو واجب ہے رجوع کرنا طرف اقوال علما کے اور اگر اقوال علما کے متعارض ہون تو فتویٰ دل سے پوچھے اور اختیار کرے اُن کے قولون مین سے وہ قول کہ فتویٰ دے ساتھ اُسکے دل صحیح و سلیم اور آرام پکڑے اُس پر ع ج وَعَنْ عَطِیَّۃَ السَّعْدِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَبْلُغُ الْعَبْدُ اَنْ یَّکُوْنَ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ حَتّٰی یَدَعَ مَا لَا بَاْسَ بِہٖ حَذَرًا لِمَا بِہٖ بَاْسٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے عطیہ سعدی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین پہنچتا بندہ متقیون یعنے کامل متقیون کے درجہ کو یہانتک کہ چھوڑ دے ایسی چیز کو کہ نہین قباحت اُسمین واسطے بچنے اُس چیز کے کہ اُسمین ہے قباحت نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف شرع مین متقی وہ ہے کہ بچاوے نفس اپنے کو اُس چیز کے کرنے سے کہ مستحق ہو سبب اُس کے عذاب کا خواہ وہ چیز کرنے کی ہو یا چھوڑنے کی اور بعضون نے کہا کہ تقوے کے تین مرتبے ہین ایک تو یہ ہے کہ شرک سے بچے بسبب اُسکے بچتا ہے ہمیشگی عذاب سے چنانچہ اس آیت مین وہی مراد ہے اَلْزَمَھُمْ کَلِمَۃَ التَّقْوٰی اور دوسرا یہ ہے کہ بچے ہر گناہ سے یہانتک کہ صغائر سے بھی بعضون کے نزدیک یہ تقوے متعارف شرع کا ہے اور اس آیت مین یہی مراد ہے وَلَوْ اَنَّ اَھْلَ الْقُرٰی اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا اور تیسرا تقویٰ یہ ہے کہ خوب احتیاط کرے ہر امر مین اور بعضے مباح کو بھی ترک کرے بنا بر مصلحت کے اور باطن اپنا مشغول غیر اللہ مین نرکھے لوگون سے انقطاع کرکے رجوع اُسکی طرف ہووے چنانچہ آیۃ اِتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقَاتِہٖ مین یہی مراد ہے اور اس حدیث مین بھی یہی تقویٰ مراد ہے اور حاصل حدیث کا یہ ہے کہ بندہ پورا متقی نہین ہوتا جبتک کہ مباح چیزین نچھوڑے بخوف گرفتار ہونیکے حرام و مکروہ اور مشتبہ مین مثلاً جس مرد کی بیوی نہووے تو پیٹ بھر کر نہ کھاوے اور خوشبو نہ لگاوے بخوف غلبہ شہوت کے اور واقع ہونیکے حرام مین اور یہ نہایت تقویٰ ہے بعد پرہیز کرنیکے حرام و مکروہات اور مشتبہات سے منقول ہے حضرت عمر بن الخطابؓ سے کہ ہم ترک کرتے تھے حلال کے نو حصے دس حصون مین سے بخوف واقع ہونیکے حرام مین اور حضرت ابوبکر صدیقؓ سے منقول ہے کہ کہا ترک کرتے تھے ہم ستر باب مباح سے بخوف پڑنیکے حرام مین ح ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْخَمْرِ عَشَرَۃً عَاصِرَھَا وَمُعْتَصِرَھَا وَشَارِبَھَا وَحَامِلَھَا وَالْمَحْمُوْلَۃَ اِلَیْہِ وَسَاقِیَھَا وَبَائِعَھَا وَاٰکِلَ ثَمَنِھَا وَالْمُشْتَرِیَ لَھَا وَالْمُشْتَرٰی لَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا لعنت کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے شراب کے مقدمہ مین دس شخصون کو شراب کے نچوڑنے والے اور نچڑوانے والیکو اور پینے والے کو اور اٹھانیوالے کو اور اُسکو کہ اُٹھائی گئی طرف اُسکے یعنی اُسنے حکم کیا کسی کو اُٹھا لانیکا اور پلانے والے کو اور

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitized by eGangotri

بیچنے والے کو اور اُسکے مول کھانے والے کو اور اُسکے مول لینے والے کو یعنے پینے والے کیلیے یا تجارت کیلیے بطریق وکالت یا ولایت کے مول لے یا سوائے اُنکے کے اور اُسکو کہ مول لیگئی واسطے اُسکے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** نچوڑنے والیکو یعنے جو کہ شیرہ انگور کا نچوڑے شراب بنانے کیلیے خواہ اپنے لیے نچوڑے خواہ اور کیلیے اور اسیطرح نچڑوانیوالا خواہ اپنے لیے نچڑوائے خواہ اور کیلیے اور بیچنے والیکو اگرچہ وکیل ہو یا دلال اور جو کہ انگور بیچے نچوڑنے والیکے ہاتھ اور جو کچھ کہ سوائے اُس ہے یعنے مول اُسکا پس وہ لائق ترہین ساتھ لعنت کے ہیں **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ الْخَمْرَ وَشَارِبَهَا وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَمُبْتَاعَهَا وَعَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُوْلَةَ اِلَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ** اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ لعنت کی اللہ نے شراب کو اور اُسکے پینے والیکو اور اُسکے پلانے والیکو اور اُسکے بیچنے والیکو اور اُسکے خریدنے والیکو اور اُسکے نچوڑنے والیکو اور نچڑوانے والیکو اور اُسکے اُٹھانے والیکو اور اُسکو کہ اُٹھائی گئی طرف اُسکے نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** لعنت کی شراب کو اسلیے کہ ام الخبائث ہے اور احتمال یہ ہے کہ مراد شراب سے شراب کا مول کھانیوالا ہو **وَعَنْ مُحَيِّصَةَ اَنَّهُ اسْتَأْذَنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُجْرَةِ الْحَجَّامِ فَنَهَاهُ فَلَمْ يَزَلْ يَسْتَاْذِنُهُ حَتّٰى قَالَ اَعْلِفْهُ نَاضِحَكَ وَاَطْعِمْهُ رَقِيْقَكَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ** اور روایت ہے محیصہؓ سے کہ تحقیق اُسنے پروانگی مانگی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بیچ مزدوری سینگی کھینچنے والے کے پس منع کیا حضرتؐ نے اُسکو پس ہمیشہ پروانگی مانگتا رہا حضرتؐ سے یہانتک کہ فرمایا کھلا اُسکو اپنے اونٹ کو اور کھلا اُسکو اپنے بردے کو نقل کی یہ مالکؒ اور ترمذیؒ اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** محیصہ نے پروانگی چاہی بیچ مزدوری سینگی کھینچنے والے کے کہ کھانا اُسکا حلال ہے یا نہین پس حضرتؐ نے اُنکو منع کیا پھر وہ اذن مانگتے رہے باُمید اسکے کہ حضرتؐ اُسکے کھانیکا حکم دین اسلیے کہ اکثر صحابہؓ کے یہان غلام بہت تھے اور بعضے اُنمین سینگی بھی کھینچتے تھے اور صحابہ اُنکی کمائی کھایا کرتے تھے وہ جانتے تھے اسکو بہت اچھی کمائی پس جب حضرتؐ نے اس سے منع فرمایا اُنپر دشوار ہوا یہ امر بار بار پروانگی مانگی اس مقدمہ مین یہانتک کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اُسکی گھانس دانہ لیکر اپنے اونٹ کو کھلادے اور لونڈی غلام کو کھلا از بسکہ یہ کمائی خون کھینچنے کی تھی حضرتؐ نے کھانا اُسکا اشراف کیلیے مکروہ جانا اور رغبت دلائی عالی ہمتی پر اور جانور اور لونڈی غلامون کیلیے اجازت دی اسلیے کہ وہ شرف ایسا نہین رکھتے کہ منافی ہو اُس شرف کے دناءت اس کسب کی خلاف حر کے پس یہ نہی تنزیہی ہے والا مولا کو یہ نہین پہونچتا کہ جانور و لونڈی غلام کو حرام کھلائے حاصل یہ کہ کھانا اُسکا مکروہ تنزیہی ہے نہ حرام **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الزَّمَّارَةِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ** اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کتے کے مول سے اور کمائی گانے والیون کی سے نقل کی یہ شرح السنہ مین **ف** اور بعضون نے کہا کہ مراد زمارہ سے عورت زانیہ خوبصورت ہے اور بعضون نے کہا کہ لفظ زمارہ ہے زمر سے بمعنے اشارے کے ساتھ چشم و ابرو کے کہ زانیات مردون کو ساتھ اشارہ چشم و ابرو کے فریفتہ کرلیتی ہین **وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيْعُوا الْقَيْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوْهُنَّ وَلَا تُعَلِّمُوْهُنَّ وَثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ وَفِيْ مِثْلِ هٰذَا اُنْزِلَتْ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَعَلِيُّ بْنُ يَزِيْدَ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ** اور روایت ہے ابی امامہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچو لونڈیون گانے والیونکو اور نہ خرید و اُنکو اور نہ سکھلاؤ لونڈیون کو گانا اور مول اُنکا حرام ہے اور بیچ مانند اُسکے کے یعنے خریدنے کے واسطے گانے کے نازل کیگئی ہے یہ آیت اور بعضے آدمیون مین وہ ہین کہ مول لیتے ہین کھیل کی بات نقل کی یہ احمدؒ اور ترمذیؒ اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذیؒ نے یہ حدیث غریب ہے اور علی بن یزید راوی ضعیف کیا جاتا ہے حدیث مین **ف** مول اُنکا حرام ہے کہا بعضون نے کہ نہین صحیح ہے بیچنا لونڈیون گانے والیونکا بموجب ظاہر حدیث کے اور جمہور کے نزدیک بیچنا اُن کا

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

صحیح ہی اور حدیث باوجود ضعیف ہونے کے تاویل کی گئی ہی کہ لینا مول کا اُنپر حرام ہی مانند لینے مول انگور کے شراب فروش سے اسلیے کہ وسیلہ حرام کا ہے نہ اسلیے
کہ بیچنا غیر صحیح ہی اور کھیل کی بات یعنے گانا اور آوازین حرام کہ باز رکھین ذکر اللہ سے پس داخل ہین اسمین کہانیان اور جھوٹی باتین اور خرافات بکنا اور ٹھٹھے کی
باتین اور سیکھنا موسیقی کا اور مانند اُنکے کے یعنے کلام فضول اور اُتری یہ آیت نضر بن حارث کے حق مین کہ وہ خریدتا تھا گانے والی لونڈیان تاکہ گمراہ کرے
لوگون کو اللہ کی راہ سے اور بعضون نے کہا کہ نضر بن حارث کے حق مین اُتری کہ اُس نے کتابین عجمیون کی لی تھین اور اُنکی کہانیان قریش کے آگے بیان
کرتا اور کہتا کہ محمد بیان کرتے ہین تمہارے آگے قصے عاد وثمود کے اور مین بیان کرتا ہون تمہارے آگے قصے رستم اور اسفندیار کے اور بادشاہون کے ۱۲ ع
وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ جَابِرٍ نَهَى عَنْ أَكْلِ الْهِرِّ فِي بَابِ مَا يَحِلُّ أَكْلُهُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ اور ذکر کرینگے ہم حدیث جابر کی کہ سر اُسکا یہ ہی نہی عن اکل الہر بیچ
باب ما یحل اکلہ کے اگر چاہے گا اللہ تعالیٰ **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
طَلَبُ كَسْبِ الْحَلَالِ فَرِيضَةٌ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ روایت ہے عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے طلب کرنا کمائی حلال کا فرض ہے بعد فرض کے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف یعنی طلب کرنا کمائی حلال کا فرض ہے
لیکن جو فرائض کہ مقرر ہین مانند نماز و روزہ اور سوائے اُنکے کے اول درجہ اُنکا ہے بعد اُنکے طلب کرنا کمائی حلال کا اور کمائی کرنی فرض اُسپر ہی کہ محتاج ہو
اُسکا اپنے نفس کیلیے یا اُنکے لیے کہ جنکا نفقہ اُسپر فرض ہی اور مراد حلال سے غیر حرام یقینی ہے تاکہ شامل ہو مشتبہ کو بھی اسلیے کہ حدیثون سے معلوم ہوتا ہی کہ احتراز
کرنا مشتبہ سے احتیاط ہی نہ فرض پھر ساتھ اس فرضیت کے نہین خطاب کیا جاتا ہی ہر شخص بذاتہ اسلیے کہ بہت لوگ ایسے ہین کہ اُنکا نفقہ اور پر واجب ہوتا ہے ۱۲ ع
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ أُجْرَةِ كِتَابَةِ الْمُصْحَفِ فَقَالَ لَا بَأْسَ إِنَّمَا هُمْ مُصَوِّرُونَ وَإِنَّهُمْ إِنَّمَا يَأْكُلُونَ مِنْ عَمَلِ أَيْدِيهِمْ رَوَاهُ رَزِينٌ
اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ وہ پوچھے گئے مزدوری لکھنے قرآن کی سے پس فرمایا کچھ مضائقہ نہین سوا اسکے نہین کہ وہ نقش کھینچنے والے ہین اور تحقیق وہ نہین کھاتے
مگر اپنے ہاتھون کے کام سے نقل کی یہ رزین نے ف گویا پوچھنے والے نے بعید جانا تھا اسپر مزدوری لینے کو پس حضرت عباسؓ نے جواب دیا کہ کاتب لفظون کی
صورتون کے نقش کھینچتے ہین اور محنت کرتے ہین اور مزدوری لیتے ہین اپنے کام کی قطع نظر اس سے کہ قرآن ہو یا غیر قرآن ۱۲ ع وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ أَيُّ الْكَسْبِ أَطْيَبُ قَالَ عَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهِ وَكُلُّ بَيْعٍ مَبْرُورٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ کہا کہا گیا یا رسول اللہ کونسا
کسب پاکیزہ ہی یعنے افضل ہی فرمایا کام کرنا آدمی کا اپنے ہاتھ سے اور جو بیچنا ہو مقبول نقل کی یہ احمدؒ نے ف اپنے ہاتھ سے یعنی افضل کسب وہ ہی کہ ہاتھ سے کیا جاتا ہے
جیسے زراعت و کتابت و غیر ذلک اور جو بیچنا ہو مقبول یعنی صحیح شرع مین یعنی اگر ہاتھ سے کسب نہ کرے تو تجارت کرے کہ اسمین دیانت اور امانت ہو یہ بھی کسب طیب ہے
ح ۱۲ ع وَعَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ كَانَتْ لِمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِ يْكَرِبَ جَارِيَةٌ تَبِيعُ اللَّبَنَ وَيَقْبِضُ الْمِقْدَامُ ثَمَنَهُ فَقِيلَ لَهُ سُبْحَانَ اللّٰهِ
أَتَبِيعُ اللَّبَنَ وَتَقْبِضُ الثَّمَنَ فَقَالَ نَعَمْ وَمَا بَأْسٌ بِذٰلِكَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى
النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَنْفَعُ فِيهِ إِلَّا الدِّينَارُ وَالدِّرْهَمُ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے ابی بکر بن ابی مریم تابعی سے کہ کہا تھی مقدام
ابن معدیکرب صحابی کی ایک لونڈی بیچتی تھی دودھ یعنے مقدام کے گھر کے جانورون کا اور قبض کرتا تھا مقدام مول اُسکا پس کہا گیا واسطے مقدام کے سبحان اللہ
کیا بیچتی ہی لونڈی دودھ اور لیتا ہی تو مول پس کہا مقدام نے کہ ہان اور نہین اسکا مضائقہ سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے البتہ آویگا
لوگون پر زمانہ نہین فائدہ دیگا اُسمین مگر دینار اور درہم نقل کی یہ احمدؒ نے ف یعنے لوگون نے مقدام پر طعن کیا کہ تمہاری لونڈی تمہارے سامنے دودھ بیچتی ہی
اور تم اُسکا مول لیتے ہو حالانکہ وہ دودھ واسطے تصدق کرنے فقرا کے اور واسطے صرف کرنیکے دوستون و متعلقون پر ہی بیچنا اور راضی ہونا اُسپر اور اُسکا مول لینا مناسب
حال تم جیسے کے نہین اُنھون نے کہا کہ اسکا کچھ مضائقہ نہین اسلیے کہ اسمین کچھ نقصان شرعی نہین نہ حرمت ہے اسمین نہ کراہت اور مین نے حضرت سے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ لوگون پر ایک زمانہ آویگا کہ اُسمین نہین نفع دیگا مگر دینار و درہم یعنے مال اسلیے کہ اُس زمانے کے لوگون پر از بسکہ نقصان غالب ہوگا
نہین قدر کرینگے اہل کمال کی اور قدر کرینگے مالدارون کی کہتے تھے صحابہؓ کہ تجارت کرو اور کسب کرو اسلیے کہ تم ایسے زمانہ مین ہو کہ جب محتاج ہوگا ایک تمہارا
تو اول اپنے دین ہی کو کھائیگا ۔ ع ۔ ح وَعَن نافعٍ قال كنتُ اُجهِّزُ الى الشام والى مصر فجهَّزتُ الى العراق فاتيتُ امَّ المؤمنين عائشة
فقلتُ لها يا امَّ المؤمنين كنتُ اُجهِّزُ الى الشام فجهَّزتُ الى العراق فقالت لا تفعل ما لكَ ولمتجرِك فانّي سمعتُ رسولَ الله صلّى الله
عليه وسلّم يقول اذا سبَّبَ اللهُ لاحدِكم رزقًا من وجهٍ فلا يدعه حتّى يتغيّر له او يتنكّر له رواه احمد وابن ماجه
اور روایت ہے نافع سے کہ کہا تھا مین سامان درست کرتا یعنی بھیجتا اپنے وکیلون کو ساتھ مال و اسباب تجارت کے طرف شام کے اور طرف مصر کے پھر سامان
درست کیا مین نے طرف عراق کے پس آیا مین ام المؤمنین عائشہؓ کے پاس پس کہا مین نے اُن کو اے ام المؤمنین سامان لیجاتا تھا مین تجارت کا طرف شام کے یعنی
پہلے اس سے پس ارادہ سامان لیجانے کا کرتا ہون طرف عراق کے پس فرمایا کہ نہ کر کیا ہے واسطے تیرے اور واسطے تجارت تیری کے یعنی کیون چھوڑتا ہی تجارت
اپنی کو کہ پہلے کرتا تھا پس تحقیق مین نے سُنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جسوقت کہ ایک سبب کرے اللہ واسطے کسی کے تم مین سے
روزی کا ایک طرح پس نہ چھوڑ دے اُسکو یہانتک کہ متغیر ہو واسطے اُسکے یا نقصان ہو واسطے اُسکے نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے ف ایک سبب کرے اللہ
یعنی مثلاً کہین مال تجارت کا بھیجتا ہو اور اُسکے نفع سے رزق حاصل ہوتا ہو تو اُسکو چھوڑے نہین یہانتک کہ متغیر ہو یعنے فائدہ نہ حاصل ہوتا ہو یا نقصان ہو یعنے اصل
مال مین تو اسصورت مین اُسکو چھوڑ دے حاصل یہ کہ بلا سبب نہ چھوڑے اور کہا طیبی نے کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جو کوئی پہونچے امر مباح سے خیر کو تو لازم ہے
اسپر ملازمت اُسکی اور نہ عدول کرے اُس سے طرف غیر اُسکے کے مگر سبب کسی عذر قوی کے ۔ع وَعَن عائشة قالت كان لابي بكرٍ غلامٌ يُخرِجُ له الخراجَ
فكان ابو بكرٍ ياكلُ من خراجه فجاء يومًا بشيءٍ فاكل منه ابو بكرٍ فقال له الغلامُ تدري ما هذا فقال ابو بكرٍ وما هو
وما هو قال كنتُ تكهّنتُ لانسانٍ في الجاهلية وما اُحسِنُ الكهانة الّا انّي خدعتُه فلقيني فاعطاني بذلك فهذا
الذي اكلتَ منه قالت فادخل ابو بكرٍ يده فقاء كلَّ شيءٍ في بطنه رواه البخاري اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھا واسطے ابوبکرؓ
صدیق کے ایک غلام دیتا تھا واسطے ابی بکر کے خراج یعنے کچھ مال کہ مقرر تھا اُسکے ذمے اُسکی کمائی مین سے جیسے کہ معمول ہی عرب مین کہ غلام کی کمائی مین سے
کچھ مال لیا کرتا ہی مالک پس تھے ابی بکرؓ کھاتے کمائی اُسکی سے پس لایا غلام ایک دن ایک چیز پس کھایا اُسمین سے ابوبکرؓ نے پھر کہا واسطے اُنکے غلام نے جانتے ہو
کیا ہی یہ پس کہا ابوبکر نے کیا ہی یہ کہا غلام نے تھا مین خبر غیب کی بتاتا واسطے ایک آدمی کے جاہلیت مین یعنی حالت کفر مین حالانکہ نہین اچھی جانتا تھا مین یہ خبر
دینی لیکن مین فریب دیتا تھا اُسکو پس ملا مجھ سے وہ یعنی اب پس دی مجکو بدلے اُس خبر بتانے کے یعنے یہ چیز پس یہ وہ چیز ہی کہ کھائی تمنے اُسمین سے کہا حضرت
عائشہؓ نے پھر ڈالا ابوبکرؓ نے ہاتھ اپنا یعنی اپنے حلق مین پس قے کی اور باہر ڈالی ہر چیز کہ اُنکے پیٹ مین تھی یعنے از راہ ورع کے نقل کی یہ بخاری نے ف
یعنے از بسکہ حرمت اُسمین مغلظہ تھی بسبب اسکے کہ جمع ہوئی تھی کہانت اور فریب سے خوب طرح نکالا اُسکو اور اس سے یہ نکالا ہی امام شافعیؒ نے کہ جو کوئی کھاوے
حرام اور وہ جانتا تھا اُسکو یا نہ جانتا تھا اور پھر جانا تو لازم ہی اُسکو یہ کہ قے کرے جو کچھ کہ کھایا ہی فی الفور اور امام غزالیؒ نے منہاج العابدین مین لکھا ہی کہ یہ
ورع کے قبیلے سے ہی اور کہا کہ حکم ورع کا یہ ہی کہ نہ لیوے تو کچھ کسی سے یہانتک کہ نہایت تحقیق کرے اُسکو پھر یقین حاصل ہو کہ نہین شبہہ ہی اُسمین کسی حال
مین و الا پھیر دے اُسکو ۔ع وَعَن ابي بكرٍ انّ رسولَ الله صلّى الله عليه وسلّم قال لا يدخلُ الجنّةَ جسدٌ غُذِيَ بالحرام اور روایت ہے
ابی بکرؓ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین داخل ہوگا بہشت مین یعنے بغیر عذاب کے اچھے لوگون کے ساتھ وہ بدن کہ پرورش کیا گیا
ساتھ مال حرام کے وَعَن زيد بن اسلم انّه قال شرب عمر بن الخطاب لبنًا واعجبه فقال للذي سقاه من اين لك هذا اللبن فاخبره

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اَنَّہٗ وَرَدَ عَلٰی مَاءٍ قَدْ سَمَّاہُ فَاِذَا نَعَمٌ مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَۃِ وَھُمْ یَسْقُوْنَ فَحَلَبُوْا لِیْ مِنْ اَلْبَانِھَا فَجَعَلْتُہٗ فِیْ سِقَائِیْ وَھُوَ ھٰذَا فَاَدْخَلَ عُمَرُ یَدَہٗ فَاسْتَقَاءَہٗ
رَوَاھُمَا الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے زید بن اسلم سے کہ مولی تھا حضرت عمرؓ کا یہ کہ اُسنے کہا کہ پیا عمر بن الخطاب نے دودھ اور اچھا لگا اُنکو
وہ کہا واسطے اُس شخص کے کہ پلایا تھا اُسنے کہان سے ہاتھ لگا تجکو یہ دودھ پس خبر دی اُنکو کہ وہ یعنے مین گیا تھا ایک پانی پر یعنے کنوین یا چشمے پر کہ نام لیا اُس کا
پس ناگہان کتنے چارپائے تھے یعنے اونٹ بکری وغیرہ چارپاےون زکوٰۃ کے سے اور وہ پلاتے تھے یعنی دودھ لوگون کو پس دوہا اُنھون نے میرے لیے دودھ
اُنکے سے پس ڈال لیا مین نے اُسکو بیچ مشک اپنی کے اور یہ دودھ وہی ہے پس ڈالا حضرت عمرؓ نے ہاتھ اپنا یعنے مُنھ مین پھر قے کی نقل کین یہ دونون حدیثین
بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** کہا سید جمال الدین محدثؒ نے کہ یہ حدیث اکثر نسخون مین نہین ہے اور بھی بیچ اصل سماع ہماری کے لکھی ہوئی حاشیہ مین
اور ثواب حذف اُسکا ہی انتہی اسلیے کہ کتاب الزکوٰۃ مین یہ حدیث لکھی جاچکی ہے ساتھ اختلاف ایک دو لفظون کے پس جن نسخون مین یہ نہین ہے
تو پہلی حدیث کے بعد لکھا ہے رواہ البیہقی آخر اور جن نسخون مین ہے اُنمین اسکے بعد رواہما البیہقی آیا ہے: ع ح **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنِ اشْتَرٰی ثَوْبًا**
بِعَشَرَۃِ دَرَاھِمَ وَفِیْہِ دِرْھَمٌ حَرَامٌ لَمْ یَقْبَلِ اللّٰہُ تَعَالٰی لَہٗ صَلٰوۃً مَادَامَ عَلَیْہِ ثُمَّ اَدْخَلَ اِصْبَعَیْہِ فِیْ اُذُنَیْہِ وَقَالَ صُمَّتَا اِنْ لَمْ یَکُنِ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ اِسْنَادُہٗ ضَعِیْفٌ اور روایت ہے
ابن عمرؓ سے کہ کہا جو شخص کہ خریدے ایک کپڑا دس درہم کو یعنے مثلاً اور اُسکے مول مین ہو ایک درہم یعنے کچھ مال حرام کا نہین قبول کرتا اللہ تعالیٰ واسطے اُسکے
نماز جبتک کہ ہووے کپڑا اُسپر پھر داخل کین ابن عمرؓ نے دونون اُنگلیان اپنی یعنے شہادت کی اپنے کانون مین اور کہا بہرے ہوجیو دونون کان اگر نہ سنا ہو
نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اسکو نقل کی یہ احمدؒ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا اسناد اسکی ضعیف ہے **ف** نہین قبول کرتا یعنے
اُسکی نماز لائق ثواب دینے کے نہین ہوتی اگرچہ فرضیت ساقط ہوجاتی ہے مانند نماز کے زمین غصب کی ہوئی مین اور اخیر عبارت کے یہ معنی ہین کہ مین نے اپنے کانون سے
یہ حدیث حضرت سے سنی ہے کہ نہ سنی ہو تو بہرے ہون میرے کان یعنے مقرر سنی ہے: ع **بَابُ الْمُسَاھَلَۃِ فِی الْمُعَامَلَۃِ** باب ہے بیچ بیان نرمی
کرنے معاملات مین **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰہُ رَجُلًا سَمْحًا**
اِذَا بَاعَ وَاِذَا اشْتَرٰی وَاِذَا اقْتَضٰی رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے رحمت کرے اللہ اُس شخص کو کہ نرمی
کرتا ہے جبکہ بیچتا ہے اور جبکہ خریدتا ہے اور جبکہ تقاضا کرتا ہے نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ**
اِنَّ رَجُلًا کَانَ فِیْمَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ اَتَاہُ الْمَلَکُ لِیَقْبِضَ رُوْحَہٗ فَقِیْلَ لَہٗ ھَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَیْرٍ قَالَ مَا اَعْلَمُ قِیْلَ لَہُ انْظُرْ قَالَ
مَا اَعْلَمُ شَیْئًا غَیْرَ اَنِّیْ کُنْتُ اُبَایِعُ النَّاسَ فِی الدُّنْیَا وَاُجَازِیْھِمْ فَاُنْظِرُ الْمُوْسِرَ وَاَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ فَاَدْخَلَہُ اللّٰہُ
الْجَنَّۃَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ نَحْوُہٗ عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ وَاَبِیْ مَسْعُوْدِنِ الْاَنْصَارِیِّ فَقَالَ اللّٰہُ اَنَا اَحَقُّ بِذَا مِنْکَ
تَجَاوَزُوْا عَنْ عَبْدِیْ اور روایت ہے حذیفہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ایک شخص تھا بیچ اُن لوگون کے کہ تھے پہلے
تم سے آیا اُسکے پاس فرشتہ تاکہ قبض کرے روح اُسکی پس کہا گیا واسطے اُسکے آیا کیا تو نے کچھ عمل نیک کہا نہین جانتا مین یعنے نہین پاتا اپنے مین کہ
کوئی عمل نیک کیا ہو کہا گیا واسطے اُسکے سوچ کہا نہین جانتا مین کچھ سوا اسکے کہ تحقیق مین معاملات کرتا تھا لوگون سے دنیا مین اور احسان کرتا تھا مین
اُنپر وقت تقاضے کے یعنے وقت مانگنے مول وغیرہ کے پس مہلت دیتا تھا مین غنی کو اور معاف کرتا تھا مفلس کو یعنے سارا حق یا کچھ اُسمین سے پس داخل
کیا اُسکو اللہ تعالیٰ نے بہشت مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین مانند اسکے ہے عقبہ بن عامر اور ابی مسعود انصاریؓ سے یعنے
معنی دونون روایتون کے ایک ہی ہین اور لفظون مین اختلاف ہے اُسمین یون ہے کہ پس فرمایا اللہ تعالےٰ نے کہ مین تجھ سے زیادہ لائق ہون ساتھ اسکے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

پینے ساتھ معاف کرنے کے اور فرمایا فرشتون کو درگذر کرو میرے بندیسے **ف** آیا اُسکے پاس فرشتہ یعنے عزرائیل یا کوئی تابعدار اُنکا لیکن صحیح یہی ہے
کہ حضرت عزرائیل ہی ارواح قبض کرتے ہین جیسا کہ اللہ تعالے نے فرمایا قُلْ يَتَوَفّٰكُمْ مَلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ اور پھر ملائکہ رحمت کے یا عذاب کے
لے لیتے ہین ارواح کو اُن سے اور حقیقی ارواح قبض کرنیوالا اللہ تعالیٰ ہی ہے جیسے کہ اس آیت مین فرمایا اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا اور کہا گیا یعنے
اللہ تعالے نے فرمایا یا کسی فرشتے نے کہا اور ظاہر یہ ہے کہ یہ سوال اسکی روح قبض کرنے کے پہلے کیا جیسا کہ اول حدیث سے معلوم ہوتا ہے اور مظہر نے کہا
کہ یہ سوال قبر مین کیا طیبی نے کہا کہ احتمال یہ ہے کہ قیامت کو ہوا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بڑا ثواب ہے معاف کرنا حق کا مفلس کو اور مہلت دینی غنی کو **ع**
وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلِفِ فِي الْبَيْعِ فَاِنَّهٗ يُنَفِّقُ ثُمَّ يَمْحَقُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ابی قتادہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بچو بہت قسم کھانے سے بیچنے کو بیچنے مین اسلیے کہ بہت تحقیق قسم کھانی بیچنے
مین رواج دیتی ہے پھر کھو دیتی ہے برکت کو نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنے اگرچہ بہت قسم کھانے سے بالفعل بکری خوب ہوتی ہے لیکن انجام کار مین باعث کھونے
برکت وخیر کی ہوتی ہے اسلیے کہ جسکو عادت ہوگی بہت قسم کھانے کی اُس سے جھوٹی قسم بھی صادر ہو جائے گی **ع** **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ**
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحَلِفُ مُنْفِقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مُمْحِقَةٌ لِلْبَرَكَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ کہا
سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے قسم سبب ہے رواج کی واسطے اسباب کے اور سبب ہے مٹنے برکت کی نقل کی یہ بخاری اور
مسلم نے **ف** قسم یعنے کثرت قسم کی یا جھوٹی قسم اور سبب ہے مٹنے برکت کی کہ کمانے مین برکت نہین رہتی یا تو بسبب تلف ہونے مال کے یا بسبب خرچ
کرنے کے ایسی جگہ کہ نہ دنیا مین فائدہ ہو اور نہ آخرت مین ثواب **ع** **وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ**
لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ خَابُوْا وَخَسِرُوْا مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ
الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهٗ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ذر رض سے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تین شخص ہین کہ
نہین کلام کریگا اُن سے اللہ تعالیٰ دن قیامت کے یعنی کلام مہربانی وعنایت کا نہین کرنیکا اور نہ دیکھیگا اُنکی طرف یعنی بنظر رحمت وعنایت کے
نہین دیکھیگا اور نہ پاک کریگا انکو یعنے گناہون سے اور واسطے اُنکے عذاب ہے درد دینے والا کہا ابوذر نے محروم ہوے خیر سے اور ٹوٹا پایا کون ہین وہ
یارسول اللہ فرمایا ایک تو پائنچے دراز کرنیوالا دوسرا احسان رکھنے والا یعنی بعد دینے کسی چیز کے تیسرا رواج دینے والا اسباب کا ساتھ جھوٹی قسم کے
نقل کی یہ مسلم نے **ف** پائنچے دراز کرنیوالا یعنی ٹخنون سے نیچے ازراہ تکبر کے اور اسمین داخل ہے دامن دراز کرنیوالا اور جو دیکر احسان جتاتا ہے تو ثواب سے
محروم رہتا ہے اور رواج دینے والا الخ مثلاً ایک چیز لی تھی نوّے روپے کی اور مول لینے والے سے جھوٹی قسم کھا کر کہا کہ قسم خدا کی یہ چیز سو روپے کو
مین نے لی ہے تا وہ جانے کہ یہ اتنے کی مالیت ہے یا زیادہ کی **ع** **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ**
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِيْنُ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ
وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ روایت ہے ابی سعید رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ سوداگر
بڑا سچا یعنی قول مین اور فعل مین بڑا امانت دار ساتھ نبیون اور صدیقون اور شہدا کے ہوگا نقل کی یہ ترمذی اور دارمی اور دارقطنی نے اور روایت کی ابن ماجہ
نے ابن عمر رض سے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے **ف** سوداگر یعنے جو کہ مشغول بیچنے اور کھونے اور اچھالنے مین ہو اور افضل قسم سوداگری مین کپڑا
بیچنا ہے پھر عطاری اور ساتھ نبیون الخ یعنے جو سوداگر کہ متصف ساتھ ان صفتون ذکر کیگئی کے ہوگا وہ متصف ہوگا ساتھ تمام صفتون کمال کے
پس مستحق اسکا ہوگا کہ حشر ہو اُسکا یا جنت مین ہو ساتھ نبیون کے بسبب طاعت اُنکی کے اور ساتھ صدیقون کے بسبب موافقت کے بیچ صفت

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

انکی کے اور ساتھ شہیدون کے بسبب شہادت انکی کے اور صدق و امانت اسکی کے ﴿ع﴾ **وَعَنْ** قَیْسِ بْنِ اَبِیْ غَرْزَۃَ قَالَ کُنَّا نُسَمّٰی فِیْ عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلسَّمَاسِرَۃَ فَمَرَّ بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَمَّانَا بِاِسْمٍ ھُوَ اَحْسَنُ مِنْہُ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ
اِنَّ الْبَیْعَ یَحْضُرُہُ اللَّغْوُ وَالْحَلِفُ فَشُوْبُوْہُ بِالصَّدَقَۃِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے قیس بن ابی غرزہ سے کہ کہا تھے ہم
یعنے گروہ تجار کے نام رکھے جاتے تھے بیچ زمانہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سماسرہ پس گذرے ہمپر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پس نام رکھا ہمارا ساتھ
ایک نام کے کہ وہ بہتر ہے پہلے نام سے پس فرمایا اے معشر تجار یعنے گروہ سوداگرون کے تحقیق بیع حاضر ہوتا ہے اسکو بے فائدہ اور قسم یعنے درمیان بیع و
شرا کے اکثر باتین بے فائدہ اور قسم یعنے بہت قسمین یا جھوٹی قسم پیش آجاتی ہین پس ملاؤ بیع کو ساتھ صدقے کے نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور
ابن ماجہ نے **ف** سماسرہ جمع سمسار کی ہے معنے دلال کے پس پہلے سوداگرون کو سمسار کہتے تھے حضرت نے بہتر اس سے نام رکھا تجار یہ نام بہتر اسلیے
ہے کہ اللہ تعالے نے ذکر کیا ہے تجارت کا قرآن مین بر سبیل مدح کے کئی جا ایک تو اس آیت مین ہَلْ اَدُلُّکُمْ عَلٰی تِجَارَۃٍ تُنْجِیْکُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ
اور دوسرے تِجَارَۃً عَنْ تَرَاضٍ اور تیسرے تِجَارَۃً لَّنْ تَبُوْرَ اور ملاؤ بیع کو ساتھ صدقے کے یعنے کچھ للہ بھی دیا کرو تا کفارہ ہو اسکا اسلیے کہ کلام
بیفائدہ اور قسم باعث غضب پروردگار کی ہے اور صدقہ دفع کرتا ہے غضب رب کو ﴿ع﴾ **وَعَنْ** عُبَیْدِ بْنِ رِفَاعَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ اَلتُّجَّارُ یُحْشَرُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فُجَّارًا اِلَّا مَنِ اتَّقٰی وَبَرَّ وَصَدَقَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَرَوَی الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ
عَنِ الْبَرَاءِ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہے عبید بن رفاعہ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے
اسنے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تاجر حشر کیے جاوینگے دن قیامت کے فاجر یعنے دروغگو اور نافرمان مگر جسنے پرہیزگاری کی یعنے خیانت
و فریب وغیرہ نہ کیا اور نیکی کی یعنے لوگون سے تجارت مین یا عبادت اللہ کی کرتا رہا اور سچ بولا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور نقل کی
بیہقی نے شعب الایمان مین براء سے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **بَابُ الْخِیَارِ** باب ہے بیچ بیان خیار کے **ف** خیار اسم ہے اختیار سے
اور معنے اسکے ہین دو امرون مین سے اچھا امر طلب کرنا یا جائز رکھنا بیع کا یا فسخ کرنا اسکا اور اختیار بیع مین کئی قسم پر ہے خیار شرط اور خیار عیب
اور خیار رویت اور خیار تعیین فقہ کی کتابون مین معانی اور احکام انکے اور اختلاف کہ انمین ہین مذکور ہین اور یہان ایک قسم اور ہے کہ اسکو خیار مجلس
کہتے ہین وہ یہ ہے کہ جب عقد تمام ہوا ساتھ ہونے ایجاب و قبول کے کہ ہر ایک بایع و مشتری کو اختیار باقی ہے جبتک کہ مجلس مین بیٹھے ہین اور
جب اٹھے اختیار جاتا رہا اور اس اختیار مین اختلاف ہے امام شافعیؒ اور اور بعضے عالم قائل ہین اسکے اور امام ابو حنیفہؒ اور اور بعضے عالم نہین قائل
اسکے اور کہتے ہین کہ جب ایجاب و قبول تمام ہوا اختیار نہ رہا مگر یہ کہ شرط کیا ہو خیار کو کہ اسکو خیار شرط کہتے ہین اور وہ تین روز تک ہوتا ہے اور زیادہ
اس سے نہین ﴿ع﴾ **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُتَبَایِعَانِ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا
بِالْخِیَارِ عَلٰی صَاحِبِہٖ مَا لَمْ یَتَفَرَّقَا اِلَّا بَیْعَ الْخِیَارِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ اِذَا تَبَایَعَ الْمُتَبَایِعَانِ فَکُلُّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا بِالْخِیَارِ مِنْ بَیْعِہٖ مَا لَمْ یَتَفَرَّقَا
اَوْ یَکُوْنُ بَیْعُھُمَا عَنْ خِیَارٍ فَاِذَا کَانَ بَیْعُھُمَا عَنْ خِیَارٍ فَقَدْ وَجَبَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّلتِّرْمِذِیِّ اَلْبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ مَا لَمْ یَتَفَرَّقَا اَوْ یَخْتَارَا وَفِی الْمُتَّفَقِ عَلَیْہِ
اَوْ یَقُوْلُ اَحَدُھُمَا لِصَاحِبِہٖ اِخْتَرْ بَدَلَ اَوْ یَخْتَارَا اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچنے والا اور مول لینے والا
ہر ایک انمین سے اختیار رکھتا ہے اوپر صاحب اپنے کے یعنے اسکا کہ ثابت رکھے بیع کو یا فسخ کرے جبتک کہ جدا نہون یعنے جب ایک مجلس سے
اٹھ کھڑے ہونگے اور جدا ہونگے اختیار نرہیگا مگر بیع خیار مین یعنے جس بیع مین شرط کی ہوگی کہ اختیار ہے مجھے چاہے رکھونگا اس چیز کو اور چاہونگا
نہ رکھونگا تو انمین باوجود جدا ہونے کے بھی اختیار باقی رہتا ہے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یہ ہے کہ جسوقت خرید و فروخت

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

کرین بایع اور مشتری بس ہر ایک اُنمین سے اختیار رکھتا ہے اپنی بیع مین جبتک کہ نہ جدا ہووین یا ہو بیع اُنکی بشرط خیار کے بس جسوقت کہ ہوگی بیع اُنکی بشرط خیار کے بس تحقیق واجب ہوا اختیار اور بیچ روایت ترمذی کے یون ہے کہ بایع مشتری ساتھ اختیار کے ہین جبتک کہ نہ جدا ہوون مگر یہ کہ شرط کرین اختیار کی یعنے اگر شرط کرینگے اختیار کی جیسے کہ اوپر مذکور ہوئی تو بعد جدا ہونے کے بھی اختیار باقی رہیگا اور بیچ روایت بخاری اور مسلم کے یون ہے کہ مگر کہے ایک اُنکا واسطے صاحب اپنے کے شرط کر اختیار کی یعنے اور دوسرا کہے قبول کیا مین نے کہنا تیرا یہ عبارت بدلے او یختار کے واقع ہوئی ہے **ف** ظاہر اس حدیث کا ثابت کرنیوالا خیار مجلس کا ہے ولیکن جو کہ قائل نہین خیار مجلس کے وہ کہتے ہین کہ مراد جدا ہونے سے جدا ہونا از روے قول کے ہے یعنے جبتک کہ مجتمع ہین قول مین کہ ایجاب و قبول تمام نہین ہوا اختیار رکھتے ہین چاہین لین اور چاہین فسخ کرین بیع کو اور جب ایجاب و قبول تمام ہوا یعنے ایک نے کہا بیچا مین نے اور دوسرے نے کہا لیا مین نے خیار نہ رہا اور سند اُنکی یہ آیت ہے وَاِنْ یَّتَفَرَّقَا یُغْنِ اللّٰہُ کُلًّا مِّنْ سَعَتِہٖ اسمین مراد جدا ہونیسے جدا ہونا مرد و عورت کا ہے ساتھ طلاق کے نہ جدا ہونا مجلس سے ۞ **وعن** حکیم بن حزام قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم البیّعان بالخیار مالم یتفرّقا فان صدقا وبیّنا بورک لھما فی بیعھما وان کتما وکذبا محقت برکۃ بیعھما متفق علیہ ۞ اور روایت ہے حکیم بن حزام سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بائع اور مشتری ساتھ خیار کے ہین جبتک کہ نہ جدا ہوون اور اگر سچ کہین بایع اور مشتری یعنے بیچ صفت مبیع اور ثمن اُسکے کے اور بیان کیے عیب مبیع اور ثمن کے برکت دیجاتی ہے واسطے اُن دونون کے بیچ معاملے بیچنے کھوچنے اُنکے کے اور اگر چھپایا عیب اور جھوٹ بولے دور کیجاتی ہے برکت اُنکے بیچنے کھوچنے کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابن عمر قال قال رجل لرسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم انی اُخدع فی البیوع فقال اذا بایعت فقل لا خلابۃ فکان الرجل یقولہ متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا کہا ایک شخص نے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تحقیق مین فریب دیا جاتا ہون بیچ معاملے بیع کے بس فرمایا جسوقت کہ بیع کرے تو بس کہہ نہین ہے فریب یعنے دین مین بس تھا وہ شخص کہتا اُسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہہ نہین فریب اختلاف کیا ہے علما نے بیچ مقصود کے اس قول سے کسی نے کچھ لکھا ہے اور کسی نے کچھ چنانچہ شرح مین وہ قول مذکور ہین اور تورپشتی نے لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اُس شخص کو کہ کہے وقت بیع کے یہ بات تا آگاہ کرے لینے والیکو کہ مجھے واقفیت نہین ہے بیع مین چاہیے کہ مجکو فریب و نقصان نہ دیوے تو اور لوگ اُسوقت مین دیندار و خیر خواہ خلائق کے تھے دوست رکھتے تھے مسلمان بھائیون کیلیے وہ چیز کہ دوست رکھتے تھے اپنے لیے خصوصاً وقت آگاہ کرنے کے پس اس کہنے سے وہ خیر خواہی اُسکی ملحوظ رکھیگا طیبی نے اسی قول کو پسند کیا ہے ۞

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال البیّعان بالخیار مالم یتفرّقا الا ان یکون صفقۃ خیار ولا یحل لہ ان یفارق صاحبہ خشیۃ ان یستقیلہ رواہ الترمذی وابو داؤد والنسائی روایت ہے عمرو بن شعیبؓ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچنے والا اور مول لینے والا مختار رہین جبتک کہ نہ جدا ہون مگر یہ کہ ہو بیع خیار یعنے جب جدا ہوے تو نہ رہا خیار دونو کو مگر جس بیع مین خیار شرط ہو تو بعد جدا ہونے کے بھی اختیار رہتا ہے اور روا نہین یعنے ورع مین بائع یا مشتری کو یہ کہ جدا ہو صاحب اپنے سے یعنے اُٹھ کھڑا رہے مجلس سے بخوف اسکے کہ طلب کرے اُس سے اقالہ کو یعنے فسخ کرنے بیع کو نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے **وعن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال لا یتفرّقن اثنان الا عن تراض رواہ ابو داؤد اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہ جدا ہووین بائع اور مشتری آپسمین مگر رضا سے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنے جبتک بائع اور مشتری آپسمین راضی نہون ساتھ دینے مول کے اور قبض کرنے مبیع کے جبتک کہ جدا نہون مع الا ضرر رسانی ہوگی اور وہ منع ہے شرع مین یا مراد یہ ہے کہ بائع اور مشتری مین سے جسکا ارادہ جدا ہونیکا

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

ہو وہ مشورہ کرے اپنے صاحب سے کہ آیا تجکو رغبت ہے مبیع مین پھر اگر وہ ارادہ فسخ کرنے بیع کا کرے تو فسخ کرے پس اس صورت مین یہ حدیث موافق ہے پہلی حدیث کے معنون مین اور یہ نہی تنزیہی ہے اسلیے کہ اجماع ہے اسپر کہ حلال ہے جدا ہونا بغیر اذن دوسرے کے ۱۲ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ**

فصل تیسری **عَنْ** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ اَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْبَيْعِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

روایت ہے جابرؓ سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اختیار دیا ایک اعرابی کو پیچھے بیچنے کے نقل کی یہ ترمذیؒ نے اور کہا یہ حدیث صحیح غریب ہے

بَابُ الرِّبٰوا باب ہے بیچ بیان سود کے ف سود شرع مین کہتے ہین زیادتی کو کہ خالی ہو عوض سے اور شرط کیجاوے زیادتی درمیان عقد کے ۱۲ع مسئلہ ربوا حرام ہے بیع اور قرض مین اور گناہ کبیرہ ہے منکر حرمت اُسکی کا کافر ہے مسئلہ ربوا دو قسم پر ہے ایک تو ربوا نسیہ کا یعنے نقد کو ساتھ وعدے کے بیچنا اور دوسرا ربوا فضل کا یعنے تھوڑے کو بدلے بہت کے بیچنا پھر اگر دونون چیزین پائی جاوین ایک اتحاد جنس اور دوسرے اتحاد قدر تو امام اعظمؒ کے نزدیک دونون قسمین ربوا کی حرام ہوتی ہین یعنے ربوا نسیہ بھی اور ربوا فضل بھی اور قدر عبارت ہے کیل سے یا وزن سے کہ معیار شرعی ہی کیل ہے یا وزن اور جس چیز کو شارع نے کیلی کہا ہے وزنی نہو گی ساتھ عرف لوگون کے اور جس چیز کو وزنی کہا ہے وہ کیلی نہین ہوگی ساتھ عرف لوگون کے پس بیچنا گیہون کا بدلے گیہون کے ساتھ وزن کے جائز نہوگا اور اسیطرح بیچنے سونے یا چاندی کا ساتھ جنس اپنی کے ساتھ کیل کے اگرچہ برابر ہون اسلیے کہ نص شارع قوی تر ہے عرف سے اور جس چیز مین نص نہین ہے یعنے شارع نے نہ اُسکو کیلی کہا اور نہ وزنی کہا پس اُسمین اعتبار عُرف کا ہی اور ابو یوسفؒ سے عمل ساتھ عرف لوگون کے مطلق روایت کیا گیا ہے اور ترجیح دی ہے اُسکو کمال نے اور بنا اسی قول کے جائز رکھا ہے قرض لینا نقود مسکوکہ کا ساتھ گنتی کے اور بیچنا آٹے کا ساتھ وزن کے اور کافی مین فتوے اوپر عادت لوگون کے دیا ہے مطلقًا کذا فی البحر الرائق اور اگر ان دونون چیزون مین سے یعنے اتحاد جنس اور اتحاد قدر سے ایک پائی جاوے تو ربوا نسیہ کا حرام ہے نہ ربوا فضل کا پس اگر گیہون بدلے گیہون یا چنے بدلے چنون کے یا چونہ عوض چونے کے یا سونا عوض سونے کے یا لوہا عوض لوہے کے بیچا جاوے تو فضل اور نسیہ دونون حرام ہین کہ دونون چیزین اتحاد جنس اور اتحاد قدر موجود ہین اور اگر گیہون عوض چنون کے یا سونا عوض چاندی کے یا لوہا عوض تانبے کے بیچا جاوے تو فضل حلال ہے لیکن نسیہ یعنے وعدے پر بیچنا حرام ہے کہ گیہون اور چنے ساتھ ایک کیل کے بیچے جاتے ہین اور لوہا اور تانبا ساتھ ایک ترازو اور بٹون کے اور سونا اور چاندی ساتھ ایک ترازو اور بٹون کے بیچے جاتے ہین لیکن جنس ایک نہین اور ٹکڑے گزی کے کو ساتھ ٹکڑے گزی ہی کے یا گھوڑے کو عوض گھوڑے کے بیچا جاوے تو بھی فضل حلال ہے اور نسیہ حرام کہ یہان اتحاد جنس موجود ہے اور کیل اور وزن نہین اسلیے کہ معیار شرعی کیل ہے یا وزن اور گز وغیرہ معیار شرعی نہین اور اگر دونون چیزین یعنے اتحاد جنس اور اتحاد قدر نہ پائی جاوین تو فضل بھی حلال ہوگا اور نسیہ بھی مثلاً گیہون کو عوض چاندی کے یا عوض لوہے کے بیچے تو فضل اور نسیہ دونون جائز ہین اسلیے کہ یہان نہ اتحاد جنس ہے اور نہ اتحاد قدر کہ گیہون کیلی ہین اور سونا اور لوہا وزنی اور اسیطرح اگر سونے کو عوض لوہے کے یا بالعکس اسکے بیچے یہان بھی دونون چیزین نہین ہین نہ اتحاد جنس ہے اور نہ اتحاد قدر کہ ترازو اور بٹے سونے کے اور ہین اور ترازو اور بٹے لوہے کے اور اسیطرح اگر گیہون کو عوض چونے کے بیچے کہ کیل گیہون کا اور ہے اور کیل چونے کا اور ۱۲ مالا بد منہ و درمختار **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی

عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُؤْكِلَهٗ وَكَاتِبَهٗ وَشَاهِدَيْهِ وَقَالَ هُمْ سَوَاءٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا لعنت کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیاج لینے والے کو اور دینے والے کو اور لکھنے والے کو اور گواہون کو اور فرمایا وہ برابر ہین یعنے اصل گناہ مین اگرچہ مختلف ہون مقدار مین نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے لکھنے والے وغیرہ کو لعنت کی بسبب مدد کرنے اُنکے کے امر نامشروع پر اور اس سے صریح معلوم ہوا کہ حرام ہے تمسک لکھنا بیاج کا اور گواہ ہونا اُسکا ۱۲ع **وَعَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ يَدًا بِيَدٍ فَاِذَا اخْتَلَفَتْ هٰذِهِ الْاَصْنَافُ فَبِيْعُوْا كَيْفَ شِئْتُمْ اِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچا جاوے سونا بدلے سونے کے اور چاندی بدلے چاندی کے اور گیہون بدلے گیہون کے اور جو بدلے جو کے اور کھجور بدلے کھجور کے اور نمک بدلے نمک کے درحالیکہ مانند ہون ساتھ مانند کے یعنے برابر ہون مقدار مین جیسا کہ تاکید و بیان کیلیے کہا کہ برابر ہون ساتھ برابر کے دست بدست پس جبکہ مختلف ہون یہ قسمین پس بیچو جسطرح کہ چاہو بشرطیکہ ہو بیع دست بدست نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے اُسی مجلس مین پہلے جدا ہونیکے بایع اور مشتری مول کو اور اُس چیز کو قبض کرلین یہ نہین درست کہ ایک چیز وعدے پر ہو اور ایک چیز نقد اور اس حدیث مین چھ چیزون کی ربوا کا ذکر ہے سونا چاندی گیہون جو کھجور نمک اور سوا انکے اور چیزون کو مانند لوہے اور چونے اور اقسام دانون کے علما نے ان ہی پر قیاس کیا ہے لیکن ساتھ اختلاف کے اور اختلاف اس سبب ہے کہ علت ربوا کی چھ چیزون مین کیا ہے امام مالکؒ نے علت ربوا کی ان چھ چیزونمین یہ سمجھی ہے کہ ثمنیت سونے چاندی مین اور قوت مدخر ہونا باقی چار چیزونمین ہے پس جسمین قوت مدخر ہونا تحقیق ہوگا یا ثمنیت ہوگی اسمین ربوا حرام ہے پس اُنکے نزدیک ترکاری اور میوہ اور کھانیکی چیزین کہ ذخیرہ نہین ہوسکتین اُنمین ربوا یعنے زیادہ لینا دو کا بدلے ایک کے یا دینا ایک اور لینا دو درست ہے اور نزدیک امام شافعیؒ کے علت ربوا کی ثمنیت ہے سونے چاندی مین اور قوت ہونا ہے باقی چار چیزون مین اُنکے نزدیک ترکاری اور میوے اور ادویات مین ربوا جاری ہوگا برابر لینا دینا تو درست ہے اور زیادتی کمی ہمجنس مین نادرست اور لوہے اور تانبے اور پیتل اور اور دھات اور چونہ اور مانند اُنکے مین انکے نزدیک ربوا جاری نہوگا مثلاً ایک پیمانہ چونے کا بدلے دو پیمانے چونے کے لینا دینا درست ہے اسیطرح سے لوہا تانبا سیر بھر لینا دو سیر دینا یا دو سیر لینا سیر بھر دینا درست ہے اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک علت ربوا کی قدر مع الجنس ہے اور مراد قدر سے کیل اور وزن ہے پھر علت ربوا کی سونے چاندی مین وزن ہے پس جاری ہوگا ربوا ہر وزنی چیز مین مانند تانبے اور لوہے وغیرہا کے اور باقی چار چیزون مین علت ربوا کی کیل ہے پس جاری ہوگا ہر کیلی چیز مین مانند چونہ اور اشنان وغیرہا کے اور کیلی اور وزنی ہونا جسمین منصوص ہے اُسمین تو تبدیل نہین مثلاً سونا چاندی شرع مین وزنی ہے پس اُسکو حکم وزن کا ہے اگرچہ عرف مین خلاف اُسکے جاری ہوا اور گیہون جو کھجور نمک شرع مین کیلی ہین اگرچہ عرف مین کیلی نہون پس بیع درست ہونے ان چیزونکے درحقیقہ ہمجنس ہون اعتبار وزن اور کیل کا ہے سونے کو سونے کے ساتھ بیچنے مین برابر وزن چاہیے اور چاندی کو چاندی کے ساتھ بیچنے مین برابر وزن چاہیے کمتی بڑھتی وزن درست نہین اور چار چیزون باقی مین کیل کا اعتبار ہے اگرچہ عرف مین رواج ان چیزونمین کیل کا نہو شرعاً کیلی ہین پس اگر کوئی من بھر گیہون بدلے من بھر گیہون کے بیچے تو درست نہین جبتک کہ پیمانے مین برابر نہون اور یہی حکم ہے جو اور کھجور اور نمک کا اور جس چیز مین وزنی اور کیلی ہونا منصوص نہین ہوا اُسمین اعتبار عرف کا ہے اگر عرف مین وزنی ہے تو اسکو حکم وزنی کا ہے وزن مین برابر چاہیے اور اگر عرف مین کیلی ہے تو اُسکو حکم کیلی کا ہے کیل مین برابر چاہیے گو کہ وزن مین تفاوت ہو مثلاً چونا عرف مین کیلی ہے کیل مین برابر چاہیے زیادتی کمی کیل مین درست نہین بشرطیکہ بیع بجنسہ ہو اور لوہا تانبا عرف مین وزنی ہے اسکو حکم وزنی کا ہے وزن مین برابر چاہیے کمتی بڑھتی وزن مین ہمجنس کے ساتھ موجب ربوا کی ہوگی ۱۲ح ع مولانا **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ فَمَنْ زَادَ اَوِ اسْتَزَادَ فَقَدْ اَرْبٰى اَلْاٰخِذُ وَالْمُعْطِيْ فِيْهِ سَوَاءٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سونا بدلے سونے کے اور چاندی بدلے چاندی کے اور گیہون بدلے گیہون کے اور جو بدلے جو کے اور کھجور بدلے کھجور کے اور نمک بدلے نمک کے مانند ساتھ مانند کے ہاتھ بہ ہاتھ بیچنا درست ہے پس جسنے کہ زیادہ دیا یا زیادہ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

طلب کیا اور لیا پس کیا اُسنے معاملہ بیاج کا لینے والا اور دینے والا اُسمین برابر ہے نقل کی یہ مسلم نے **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَبِیْعُوا الذَّھَبَ بِالذَّھَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَّلَا تُشِفُّوْا بَعْضَھَا عَلٰی بَعْضٍ وَّلَا تَبِیْعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَّلَا تُشِفُّوْا بَعْضَھَا عَلٰی بَعْضٍ وَّلَا تَبِیْعُوْا مِنْھَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَا تَبِیْعُوا الذَّھَبَ بِالذَّھَبِ وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ اور روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچو سونا بدلے سونے کے مگر برابر ساتھ برابر کے اور نہ زیادہ کرو بعض کو بعض پر اور نہ بیچو چاندی بدلے چاندی کے مگر برابر ساتھ برابر کے اور نہ زیادہ کرو بعض کو بعض پر اور نہ بیچو انمین سے غائب کو بدلے حاضر کے یعنے نہ بیچو بوعدہ بدلے نقد کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مین یون ہے کہ نہ بیچو سونے کو بدلے سونے کے اور نہ چاندی کو بدلے چاندی کے مگر برابر ہون تول مین **ف** اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ اگر بیچے زیور سونے کا بدلے سونے کے یا چاندی کا بدلے چاندی کے تو برابر ہی ہون دونون وزن مین بنوائی اُسکی یعنی جائز نہین اسلیے کہ زیادتی لازم آویگی شرع **وعن** مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ کُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے معمر بن عبد اللہؓ سے کہ کہا تھا مین سُنتا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے بیچو طعام بدلے طعام کے برابر ساتھ برابر کے یعنے بیچنا غلے کا ساتھ جنس اُس غلے کے برابر چاہیے نقل کی یہ مُسلم نے **وعن** عُمَرَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلذَّھَبُ بِالذَّھَبِ رِبًوا اِلَّا ھَاءَ وَھَاءَ وَالْوَرِقُ بِالْوَرِقِ رِبًوا اِلَّا ھَاءَ وَھَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًوا اِلَّا ھَاءَ وَھَاءَ وَالشَّعِیْرُ بِالشَّعِیْرِ رِبًوا اِلَّا ھَاءَ وَھَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًوا اِلَّا ھَاءَ وَھَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سونا بدلے سونے کے بیاج ہے یعنے اگرچہ دونون برابر ہون مگر دست بدست یعنے اگر دونون برابر ہون اور بیع دست بدست ہو تو بیاج نہین اور چاندی بدلے چاندی کے بیاج ہے مگر دست بدست اور گیہون بدلے گیہون کے بیاج ہے مگر دست بدست اور جو بدلے جو کے بیاج ہے مگر دست بدست اور کھجور بدلے کھجور کے بیاج ہے مگر دست بدست نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بیچنا ایک جنس کا اُسکے ہمجنس کے ساتھ تین طرح سے ہوتا ہے یا تو دونون طرف وزنی ہون یا کیلی ہون دونون چیزین موجود ہون یا دونون نہون یا ایک طرف ایک چیز ہو اور دوسری طرف کچھ موجود نہو بلکہ وعدہ ہو قریب کا یا بعید کا پہلی صورت درست ہے بشرطیکہ برابر ہون کیل مین یعنے پیمانے مین یا تول مین کیلی چیز کیل مین برابر ہو تو لنے کی چیز تول مین برابر ہو اور دو صورتین اخیر کی یعنے دونون طرف وعدہ ہی ہو یا ایک طرف ایک چیز موجود ہو اور دوسری طرف وعدہ ہو تو یہ دونون صورتین درست نہین اگرچہ برابر ہون دونون جنس ۱۲ مولانا **وعن** اَبِیْ سَعِیْدٍ وَّاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰی خَیْبَرَ فَجَاءَہٗ بِتَمْرٍ جَنِیْبٍ فَقَالَ اَکُلُّ تَمْرِ خَیْبَرَ ھٰکَذَا قَالَ لَا وَاللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا لَنَاْخُذُ الصَّاعَ مِنْ ھٰذَا بِالصَّاعَیْنِ وَالصَّاعَیْنِ بِالثَّلٰثِ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاھِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاھِمِ جَنِیْبًا وَقَالَ فِی الْمِیْزَانِ مِثْلَ ذٰلِکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی سعیدؓ اور ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عامل کیا ایک شخص کو خیبر پر پس لایا وہ حضرتؐ کے پاس کھجور اچھی پس فرمایا حضرتؐ نے کیا سب کھجورین خیبر کی ایسی ہی ہوتی ہین کہا کہ نہین قسم ہے اللہ کی یا رسول اللہؐ تحقیق ہم البتہ لیتے ہین ایک صاع اچھی مین سے بدلے دو صاع کے یعنے ناکارہ مین سے اور دو صاع بدلے تین صاع کے پس فرمایا حضرتؐ نے نہ کر بیچ جمع کو یعنے جمیل کو کہ جسمین ہر طرح کی کھجور ہو بدلے درہمون کے پھر خرید کر بدلے درہمون کے اچھی کھجورین اور فرمایا ترازو مین مانند اسی کے ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے کھجور اور مانند اسکے کیلی ہین کہ پیمانے میں ناپ کر بیچتے ہین اور جو چیزین کہ ترازو مین تول کر بیچتے ہین جیسے سونا اور چاندی اُنکا بھی یہی حکم ہے کہ اچھی کو بدلے بُری کے ساتھ زیادتی کے نہ بیچین بلکہ بُری کو بدلے درہمون کے بیچین اور اُن درہمون کی اچھی لے لین اور گیہون اور جو عرف شرع مین کیلی ہین اگرچہ اس دیار مین تول کر بیچتے ہین اور اچھے اور بُرے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

باب ربوا مین برابر ہین ہ ح **وعن** ابی سعید قال جاء بلال الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بتمر برنی فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم من این ھذا قال کان عندنا تمر ردی فبعت منہ صاعین بصاع فقال اوہ عین الربوا لا تفعل ولکن اذا اردت ان تشتری فبع التمر ببیع اخر ثم اشتر بہ متفق علیہ اور روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ کہا لائے بلال طرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کھجور اچھی قسم کی پس فرمایا واسطے اُسکے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہان سے لایا کہا تھین نزدیک میرے کھجورین ناکارہ پس بیچین مین نے اُس سے دو صاع بدلے ایک صاع کے یعنی اچھی کے پس فرمایا آہ عین سود ہے نہ کر یعنے اسطرح ولیکن جسوقت ارادہ کرے خریدنے کا یعنے اچھی کھجورون کے خریدنے کا کہ سالم ہون ربوا سے پس بیچ کھجور یعنے بُری ساتھ اور بیع کے یعنے بدلے درہم کے یا غلے کے پھر خرید کر بدلے اُسکے اچھی کھجور نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** جابر قال جاء عبد فبایع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی الھجرۃ ولم یشعر انہ عبد فجاء سیدہ یریدہ فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعنیہ فاشتراہ بعبدین اسودین ولم یبایع احدا بعدہ حتی یسالہ اعبد ھو ام حر رواہ مسلم اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا آیا ایک غلام پس بیعت کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ہجرت پر یعنے عہد کیا حضرتؐ سے کہ اپنے وطن سے نکلکر خدمت بابرکت مین حاضر ہونگا اور نہ معلوم ہوا حضرتؐ کو کہ یہ غلام ہے پھر آیا مالک اُسکا ڈھونڈھتا ہوا اُسکو پس فرمایا اُسکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بیچ میرے ہاتھ اُسکو پس خریدا اُسکو بدلے دو غلامون سیاہ رنگ کے اور نہ بیعت کی کسی سے پیچھے اسکے یہانتک کہ پوچھ لیتے اس سے کہ غلام ہے یا آزاد نقل کی یہ مسلمؒ نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیچنا ایک غلام کا بدلے دو غلامون کے جائز ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بیچنا غیر مال ربوا کا اسطرح کہ ایک دوسرے سے زیادہ ہو جائز ہے اور شرح السنہ مین لکھا ہے کہ اسی سے اہل علم نے یہ نکالا ہے کہ جائز ہے بیع حیوان کی بدلے دو حیوانون کے نقد برابر ہے کہ ایک جنس کے ہون یا دو جنس کے اور اختلاف کیا ہے علما نے بیچ بیچنے حیوان کے بدلے حیوان کے وعدے پر پس منع کیا ہے اسکو ایک جماعت نے صحابہؓ مین سے اور قول عطا بن ابی رباح اور ابی حنیفہؒ اور علما انکے کا بھی یہی ہے اور دلیل اُنکی یہ کہ منقول ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ منع کیا بیچنے حیوان کے سے بدلے حیوان کے وعدہ پر اور بعضے صحابہ نے اسکو جائز رکھا ہی اور یہی قول شافعیؒ کا ہے ؁ ع **وعنہ** قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع الصبرۃ من التمر لا یعلم مکیلتھا بالکیل المسمی من التمر رواہ مسلم اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچنے تودہ کھجور کے سے کہ نہ معلوم ہو مقدار اُسکی بدلے پیمانہ معین کے کھجور سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** اسی طرح کے بیچنے سے منع فرمایا کہ ایک طرف تو دہ کھجور ونکا ہو کہ اُسکی مقدار نہ معلوم ہو اور دوسری طرف چند پیمانے معین ہون مثلاً بیس یا دس اسلیے کہ اُس تودے کا حال نہین معلوم کہ کسقدر ہے شاید کہ ان پیمانون سے زیادہ ہو یا کم پس ربوا لازم آوے اور یہ حکم اس صورت مین ہے کہ دونون طرف ایک جنس کی چیزین ہون اور اگر دونون مختلف جنس کی چیزین ہون تو جائز ہے اسطرح بیچنا اسلیے کہ اُسمین زیادتی حرام نہین ؁ ع ؁ ح **وعن** فضالۃ بن عبید قال اشتریت یوم خیبر قلادۃ باثنی عشر دینارا فیھا ذھب وخرز ففصلتھا فوجدت فیھا اکثر من اثنی عشر دینارا فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا تباع حتی تفصل رواہ مسلم اور روایت ہے فضالہؓ بیٹے عبید کے سے کہ کہا خریدا مین نے دن خیبر کے یعنے سال خیبر کے ایک ہار بارہ دینار کو اُسمین تھا سونا اور نگینے پس جدا کیا مین نے اُس ہار کو یعنے سونے مین سے نگینے نکال ڈالے پس پایا مین نے اُسمین سونا زیادہ بارہ دینار سے پس ذکر کیا مین نے یہ روبرو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا نہ بیچا جاوے ہار یہانتک کہ جدا کیا جاوے یعنے سونا اُسکا جدا کیا جاوے نگینون وغیرہ سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** اسمین دلیل ہے اسپر کہ اگر بیچے مال ربوا ساتھ جنس اُسکی کے اور مبیع اور ثمن کے ساتھ یا ایک کے ساتھ انمین سے کوئی اور چیز ہو تو نہین جائز

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

پس اگر بیچے سونیکا جڑاؤ زیور وغیرہ بدلے سونیکے خواہ اشرفیان ہون یا اور کچھ تو نگینے وغیرہ اُسکے جدا کرکے برابر سونیکے تول کر بیچے اسیطرح اگر بیچے چاندی کی چیز بدلے چاندی کے خواہ روپیہ ہون یا اور کچھ تو اُسکا بھی یہی حکم ہے تاکہ کمی زیادتی سے ربوا نہ لازم آوے اور اگر بیچے سونیکی چیز جڑاؤ بدلے چاندی کے خواہ روپے ہون خواہ اور کچھ یا چاندی کی جڑاؤ چیز بدلے سونیکے خواہ اشرفیان ہون خواہ اور کچھ تو اُکھاڑنا اُسکے نگینون وغیرہ کا ضرور نہین اسلیے کہ خلاف جنس مین کمی زیادتی درست ہے اسمین کمی زیادتی سے ربوا لازم نہین آتا شرع ۞ مولانا **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیَاْتِیَنَّ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یَبْقٰی اَحَدٌ اِلَّا اٰکِلُ الرِّبٰوا فَاِنْ لَّمْ یَاْکُلْهُ اَصَابَهٗ مِنْ بُخَارِهٖ وَیُرْوٰی مِنْ غُبَارِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے ابو ہریرہ رضہ سے کہ نقل کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا البتہ آویگا آدمیون پر ایک زمانہ کہ نہین باقی رہیگا کوئی مگر کھانیوالا سود کا پس اگر نہ کھاوے گا سود پہونچیگا اُسکو بخار اُسکا اور روایت کیا جاتا ہے یعنے بجاے من بخارہ کے من غبارہ یعنے غبار اُسکا نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** بخار اُسکا یعنے اثر اُسکا پہونچیگا کہ وکیل ہوگا یا گواہ ہوگا یا تمسک لکھنے والا ہوگا یا درمیان مین پڑیگا ربوا کے معاملہ مین یا معاملہ کریگا ساتھ سود خورے کے اور لیگا مال اُسکا ساتھ مال اُسکے کے ۞ **وَعَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِیْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ وَلَا الْبُرَّ بِالْبُرِّ وَلَا الشَّعِیْرَ بِالشَّعِیْرِ وَلَا التَّمْرَ بِالتَّمْرِ وَلَا الْمِلْحَ بِالْمِلْحِ اِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ عَیْنًا بِعَیْنٍ یَدًا بِیَدٍ وَلٰکِنْ بِیْعُوا الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ وَالْوَرِقَ بِالذَّهَبِ وَالْبُرَّ بِالشَّعِیْرِ وَالشَّعِیْرَ بِالْبُرِّ وَالتَّمْرَ بِالْمِلْحِ وَالْمِلْحَ بِالتَّمْرِ یَدًا بِیَدٍ کَیْفَ شِئْتُمْ رَوَاهُ الشَّافِعِیُّ اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ بیچو سونا بدلے سونے کے اور نہ چاندی بدلے چاندی کے اور نہ گیہون بدلے گیہون کے اور نہ جو بدلے جو کے اور نہ کھجور بدلے کھجور کے اور نہ نمک بدلے نمک کے مگر برابر ساتھ برابر کے نقد بدلے نقد کے ہاتھون ہاتھ ولیکن بیچو سونے کو بدلے چاندی کے اور چاندی کو بدلے سونے کے اور گیہون کو بدلے جو کے اور جو کو بدلے گیہون کے اور کھجور کو بدلے نمک کے اور نمک کو بدلے کھجور کے ہاتھون ہاتھ جسطرح چاہو نقل کی یہ شافعی رح نے **ف** حاصل یہ کہ دونون چیزین ایک جنس کی ہون تو برابر ہون اور دست بدست اور اگر مختلف ہون تو جسطرح چاہے بیچے چاہے کم چاہے زیادہ چاہے برابر لیکن ہون دست بدست ۞ **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ شِرَاءِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ فَقَالَ اَیَنْقُصُ الرُّطَبُ اِذَا یَبِسَ فَقَالَ نَعَمْ فَنَهَاهُ عَنْ ذٰلِکَ رَوَاهُ مَالِکٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص رضہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھے گئے خریدنے کھجور کے سے بدلے کھجور تازی کے فرمایا کیا کم ہوجاتی ہے کھجور تازی جسوقت کہ خشک ہو کہا ہان پس منع کیا اُسکو اس سے نقل کی یہ مالک رح اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** منع کیا اُسکو اسلیے کہ دونون برابر نہین ہوتے کین پس ربوا لازم آویگا اور اسپر عمل کیا ہے مالک رح اور ابو یوسف رح اور محمد رح اور شافعی رح اور احمد رح اور اکثر علما نے اور جائز رکھا اسکو ابو حنیفہ رح نے جبکہ دونون برابر ہون ماپنے مین اور حمل کیا ہے اس حدیث کو بیع نسیہ پر یعنے یہ جو منع فرمایا تو اسصورت مین کہ ایک جانب سے بالفعل نہ دے بلکہ وعدہ کرے اسلیے کہ روایت کیا گیا ہے اس راوی سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بیچنے کھجور تر کے سے بدلے کھجور خشک کے از راہ نسیہ کے اور اسی قیاس پر ہے بیع انگور تر کی بدلے خشک کے اور گوشت تازے کی بدلے گوشت خشک کے ۞ **وَعَنْ** سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیِّبِ مُرْسَلًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ بَیْعِ اللَّحْمِ بِالْحَیَوَانِ قَالَ سَعِیْدٌ کَانَ مِنْ مَیْسِرِ اَهْلِ الْجَاهِلِیَّةِ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے سعید بن المسیب رضہ سے بطریق ارسال کے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بیچنے گوشت کے سے بدلے حیوان کے کہا سعید نے تھا بیچنا گوشت کا بدلے حیوان کے جوئے جاہلیت کے سے نقل کی یہ شرح السنہ مین **ف** جوئے جاہلیت کے سے مراد یہ ہے کہ جیسے جوئے سے مال لوگون کا ساتھ باطل کے کھایا جاتا ہے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

ویسے ہی اسمین اگرچہ طریقہ کھانے کا دونون مین مختلف ہے اسمین بسبب کھیل کے کھایا جاتا ہے اور اسمین بسبب عقد کے اور کہا شافعیؒ نے کہ اس مین دلیل ہے اوپر حرمت بیع گوشت کے بدلے حیوان کے برابر ہے کہ ہو وہ گوشت جنس اُس حیوان سے یا غیر جنس اُسکے سے اور وہ حیوان کھایا جاتا ہو یا نہ کھایا جاتا ہو اور امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک جائز ہے یہ اور دلیل اُنکی یہ ہے کہ یہ بیع موزون کے ساتھ غیر موزون کے ہے اور مراد ساتھ نہی کے حدیث مین یہ ہے کہ ہو ایک اُن دونون مین سے نسیہ یعنے وعدے پر ع **وعن** سمرۃ بن جندب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن بیع الحیوان بالحیوان نسیئۃ رواہ الترمذی وابوداود والنسائی وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہے سمرۃ بن جندبؓ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا بیچنے حیوان کے سے بدلے حیوان کے بطریق وعدے کے نقل کی یہ ترمذیؒ اور ابو داؤدؒ اور نسائیؒ اور ابن ماجہؒ اور دارمی نے **ف** تحقیق اسکی اوپر گذر چکی **وعن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امرہ ان یجھز جیشا فنفدت الابل فامرہ ان یاخذ علی قلائص الصدقۃ فکان یاخذ البعیر بالبعیرین الی ابل الصدقۃ رواہ ابو داود اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُسکو کہ سامان درست کرے لشکر کا یعنے سواری اور ہتیار وغیرہ پس تمام ہوے اونٹ یعنے اکثر لوگون کو اونٹ دیے اور بعضے لوگ بغیر سواری کے رہگئے پس حکم کیا اُسکو یہ کہ لیوے اونٹ عوض اونٹ کے پس تھے عبد اللہ لیتے ایک اونٹ بدلے دو اونٹون کے تا زمانے آنے اونٹون زکوٰۃ کے نقل کی یہ ابو داؤدؒ نے **ف** اونٹ عوض اونٹ کے یعنے اس شرط پر اونٹ قرض لے کہ جب آوینگے اونٹ زکوٰۃ کے تو ادا کرینگے کذا ذکرہ علیؒ جاننا چاہیے کہ در مختار مین لکھا ہے کہ امام اعظمؒ کے نزدیک قرض لینا غیر مثلی کا جائز نہین اور اونٹ بھی غیر مثلی ہے پس اس حدیث کا وہ یہ جواب دیتے ہین کہ یہ حکم پہلے تھا پھر منسوخ ہوا اور حضرت شیخ رح نے حمل کیا ہے اسکو بیع پر لکھا ہے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے بیع حیوان کی بدلے حیوان کے وعدے پر اور بہلاے علما نے منع کیا ہے اسکو بسبب پہلی حدیث کے کہا تورپشتی نے کہ حدیث عبد اللہ بن عمرو کی ضعیف ہے اور حدیث پہلی سمرۃ بن جندب کی قوی تر ہے یا یہ حکم پہلے حرام ہونے ربوا کے سے کیا ہو پھر منسوخ ہوا

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** اسامۃ بن زید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الربوا فی النسیئۃ وفی روایۃ قال لا ربوا فیما کان یدا بید متفق علیہ روایت ہے اسامہ بن زیدؓ سے یہ کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیاج ہے وعدے مین اور ایک روایت مین فرمایا نہین بیاج اُس چیز مین کہ ہووے دست بدست نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** بیاج ہے وعدے مین یعنے بیاج تحقیق ہوتا ہے وعدے مین اگرچہ دونون جنسین مختلف ہون یا برابر ہون مثلا بیچنا گیہون کا بدلے جو کے ساتھ زیادتی کے درست ہے اگر دست بدست ہو اور اگر بطریق وعدے کے ہو تو نہین درست اور نہین بیاج الخ یعنے اگر دونون چیزین ایک جنس کی ہون اور ہون برابر اور قبض کیجاوین ایک ہی مجلس مین تو ربوا نہین ہے اور خلاف جنس مین ساتھ کمی یا بیشی کے بھی ربوا نہین لازم آتا ع **وعن** عبد اللہ بن حنظلۃ غسیل الملئکۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درھم ربوا یاکلہ الرجل وھو یعلم اشد من ستۃ وثلثین زنیۃ رواہ احمد والدارقطنی وروی البیھقی فی شعب الایمان عن ابن عباس وزاد وقال من نبت لحمہ من السحت فالنار اولی بہ اور روایت ہے عبد اللہ بن حنظلہ سے کہ حنظلہؓ کو غسیل الملائکہ کہتے تھے یعنے فرشتون نے اُنکو غسل دیا تھا کہا عبد اللہ نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک درہم سود کا کہ کھاوے اُسکو آدمی اور وہ جانتا ہو کہ یہ سود کا ہے بہت زیادہ ہے گناہ مین چھتیس زنا سے نقل کی یہ احمد اور دارقطنی نے اور نقل کی بیہقی نے شعب الایمان مین ابن عباسؓ سے اور زیادہ کیا بیہقی نے ابن عباسؓ سے اس عبارت کو کہ اور کہا حضرت نے جو شخص کہ پیدا ہوا گوشت اُسکا مال حرام سے یعنے سود اور رشوت وغیرہ سے پس آگ دوزخ کی لائق تر ہے ساتھ اُسکے **ف** اور وہ جانتا ہو اور اسیطرح اگر جانتا نہو لیکن اُسنے قصور کیا اسکے معلوم کرنے مین اور لکھا ہے علما نے کہ سود اشد زنا سے اسلیے ہے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

کہ سود کھانے والے کے حق مین اللہ تعالے نے فرمایا ہے فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ یعنے خبردار ہو ساتھ لڑائی کے اللہ اور رسول اُسکے کیطرف سے
اور جس سے اللہ اور رسول اُسکا لڑے یا وہ اللہ اور رسول اُسکے سے لڑے اُسکا کیا ٹھکانا ہے اور سبب اسکا یہ ہے کہ پہچاننا سود کا مشکل ہے پس اکثر حلال
جانتے مین اُسکو جاہل پس کافر ہوتے ہین بخلاف امر زنا کے کہ وہ مشہور ہے جاہلیت اور اسلام مین اور سر اس عدد مخصوص کا شارع ہی کو معلوم ہے
ع ۂ ح وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلرِّبٰوا سَبْعُوْنَ جُزْءًا اَیْسَرُھَا اَنْ یَّنْکِحَ الرَّجُلُ اُمَّہٗ اور روایت ہے
ابوہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ گناہ بیاج کا ستر جز ہے ادنیٰ اُنمین سے یہ ہے کہ صحبت کرے آدمی اپنی ماں سے وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرِّبٰوا وَاِنْ کَثُرَ فَاِنَّ عَاقِبَتَہٗ تَصِیْرُ اِلٰی قُلٍّ رَوَاھُمَا ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَرَوٰی اَحْمَدُ
الْاَخِیْرَ اور روایت ہے ابن مسعود رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق سود یعنے مال کہ حاصل ہو ساتھ سود کے اگرچہ ہو بہت لیکن
انجام اُسکا رجوع کرتا ہے طرف کمی کے یعنے بے برکتی ہوتی ہے نقل کین یہ دونون حدیثین ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور روایت کی احمد نے
اخیر کی وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَیْتُ لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِیْ عَلٰی قَوْمٍ بُطُوْنُھُمْ کَالْبُیُوْتِ فِیْھَا الْحَیَّاتُ تُرٰی
مِنْ خَارِجِ بُطُوْنِھِمْ فَقُلْتُ مَنْ ھٰؤُلَاءِ یَا جِبْرَئِیْلُ قَالَ ھٰؤُلَاءِ اٰکَلَةُ الرِّبٰوا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے گذرا مین شب معراج مین ایک قوم پر کہ پیٹ اُنکے مانند گھرون کے تھے اُنمین سانپ تھے معلوم ہوتے تھے
باہر پیٹون اُنکے سے پس کہا مین نے کون ہین یہ لوگ اے جبرئیل کہا یہ ہین کھانے والے سود کے نقل کی یہ احمد رح اور ابن ماجہ نے وَعَنْ عَلِیٍّ رض
اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اٰکِلَ الرِّبٰوا وَمُوْکِلَہٗ وَکَاتِبَہٗ وَمَانِعَ الصَّدَقَةِ وَکَانَ یَنْھٰی عَنِ النَّوْحِ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ اور روایت
ہے علی رض سے یہ کہ اُنھون نے سنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ لعنت کرتے تھے سود کے لینے والیکو اور دینے والے کو اور سود کے تمسک اور حساب
لکھنے والیکو اور صدقے کے منع کرنیوالے کو اور تھے حضرت منع فرماتے نوحہ کرنے سے نقل کی یہ نسائی نے ف صدقے کے منع کرنے والیکو یعنی جو شخص
مطلق صدقہ دینے سے منع کرے اُسکو لعنت کی یا منع کرنے والے صدقہ کے سے مراد ہے ترک کرنیوالا صدقہ واجب کا خواہ زکوٰۃ ہو یا اور اور
نوحہ کہتے ہین چلا کر رونے کو ساتھ بیان کرنے اوصاف اُسکے کے ۂ ع وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ اٰخِرَ مَا نَزَلَتْ اٰیَةُ الرِّبٰوا وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُبِضَ وَلَمْ یُفَسِّرْھَا لَنَا فَدَعُوا الرِّبٰوا وَالرِّیْبَةَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے عمر بن الخطاب رض سے یہ کہ
آخر اُس چیز کی کہ اُتری آیت ربوا کی اور تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم وفات کیے گئے اور نہین کھولا اُسکو واسطے ہمارے پس چھوڑ دو ربوا کو اور ریبہ کو
یعنے جس چیز مین شک شبہہ ہو ربوا کا وہ بھی حکم ربوا کا رکھتی ہے اُسکو بھی چھوڑ دو نقل کی یہ ابن ماجہ اور دارمی نے ف آخر اُس چیز کے کہ اُتری آخر
یعنے معاملات مین جو آیتین اُتری ہین اُنمین سے یہ سب کے پیچھے اُتری ہے نہ مطلق آخر مراد ہے اسلیے کہ سب آیتون کے بعد یہ آیت اُتری ہے اَلْیَوْمَ
اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ اور نہین کھولا الخ یعنے بعد اسکے اُترنے کے حضرت زندہ نہین رہے مگر تھوڑے دنون سو مشغول رہے اور امور ضروری مین پس
بیان مفصل اسکا نہین کیا کہ تمام جزئیات ربوا کی ذکر کرتے بلکہ بیان کیا چند چیزون مین اور سوائے انکے کے کو موقوف رکھا قیاس و اجتہاد پر پس چاہیے
کہ ترک کرو ربوا صریح کو اور اُس چیز کو کہ اُسمین شبہہ ربوا کا ہے واسطے تورع اور احتیاط کے ۂ ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اِذَا اَقْرَضَ اَحَدُکُمْ قَرْضًا فَاَھْدٰی اِلَیْہِ اَوْ حَمَلَہٗ عَلَی الدَّابَّةِ فَلَا یَرْکَبْہُ وَلَا یَقْبَلْھَا اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ جَرٰی بَیْنَہٗ وَبَیْنَہٗ قَبْلَ ذٰلِکَ
رَوَاہُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے انس رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ دیوے ایک
تمھارا قرض یعنے کسی کو پھر تحفہ بھیجے قرض لینے والا طرف اُسکے یعنے قرض دینے والے کے یا سواری کو دے اُسکو جانور پس نہ سوار ہو اُس پر

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اور نہ قبول کرے تحفہ مگر یہ کہ جاری ہو تحفہ بھیجنا اور سواری بھیجنی درمیان قرض لینے والے اور درمیان قرض دینے والے کے پہلے اس سے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** نہ قبول کرے تحفہ تا ربوا نہو اسلیے کہ جو قرض کہ حاصل کرے منفعت کو پس وہ ربوا ہے مگر یہ کہ عادت ہو قرض لینے کی پہلے سے کچھ بھیجنے بھجانے کی تو کچھ مضائقہ نہین اسلیے کہ وہ قرض کی جہت سے نہین ہے بلکہ بحسب عادت پہلی کے ہے منقول ہے امام ابو حنیفہ رح سے کہ ایک شخص کو اُنھون نے قرض دیا تھا ایک روز اُسکے یہان تقاضے کیلیے گئے اور اُسوقت گرمی بہت تھی اُسکی دیوار کے سایہ مین نہ ٹھہرے دھوپ مین کھڑے رہے تاکہ نہ حاصل ہو آرام دین کی جہت سے یہانتک کہ وہ نکلا بعد بڑی دیر کے یہ بات امام صاحب نے بسبب کمال احتیاط کے کی ع **ف۲** حدیث شریف مین آیا ہے جو قرض کہ قرض دینے والے کو باعث نفع ہو حکم ربوا کا رکھتا ہے پس قرض دینے والا قرض لینے والے سے ضیافت نہ قبول کرے مگر بحسب عادت قدیم کے بلکہ اُسکی دیوار کے سائے مین بھی بیٹھنا مکروہ ہے ۞ مالابد منہ **وَعَنْہُ** عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَقْرَضَ الرَّجُلُ اَحَدَکُمْ فَلَا یَاْخُذْ ھَدِیَّۃً رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ فِیْ تَارِیْخِہٖ ھٰکَذَا فِی الْمُنْتَقٰی اور روایت ہے انس رض سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جسوقت کہ قرض دیوے کوئی کسی کو پس نہ لیوے اُس سے تحفہ نقل کی یہ بخاری نے بیچ تاریخ اپنی کے اسیطرح سے ہے منتقی مین **وَعَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ** ابْنِ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِیْنَۃَ فَلَقِیْتُ عَبْدَ اللہِ ابْنَ سَلَامٍ فَقَالَ اِنَّکَ بِاَرْضٍ فِیْھَا الرِّبٰوا فَاشٍ فَاِذَا کَانَ لَکَ عَلٰی رَجُلٍ حَقٌّ فَاَھْدٰی اِلَیْکَ حِمْلَ تِبْنٍ اَوْ حِمْلَ شَعِیْرٍ اَوْ حَبْلَ قَتٍّ فَلَا تَاْخُذْہُ فَاِنَّہٗ رِبٰوا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی بردہ رض بن ابی موسیٰ سے کہ کہا آیا مین مدینے مین پس ملا مین عبداللہ بن سلام سے پس کہا اُنھون نے کہ تحقیق تو بیچ ایسی زمین کے ہے کہ اُسمین بہت رواج ہے سود کا پس جسوقت کہ ہووے واسطے تیرے کسی پر حق یعنے قرض پھر تحفہ بھیجے وہ طرف تیرے ایک بوجھ بھس کا یا بوجھ جو کا یا گٹھا گھانس کا پس نہ لے تو اُسکو اسلیے کہ تحقیق وہ سود کا حکم رکھتا ہے نقل کی یہ بخاری نے

بَابُ الْمَنْھِیِّ عَنْھَا مِنَ الْبُیُوْعِ

باب ہے بیچ بیان بیعون کے کہ منع کیا گیا ہے اُنسے **ف** نہی بیع سے کبھی ہوتی ہے واسطے حرمت کے جیسے نہی بیع باطل اور فاسد سے اور کبھی ہوتی ہے نہی واسطے کراہت کے جیسے نہی بیچنے سے وقت اذان جمعے کے اور بیع حرام حنفیہ رح کے نزدیک دو قسم پر ہے فاسد اور باطل ع **ف۲** کچھ مسائل متعلق اس باب کے کہ جاننا اُنکا ضرور ہے مالابد اور درمختار مین سے لکھے جاتے ہین تا بھائی مسلمانون کو مفید ہون **مسئلہ** اگر مبیع مال نہو مانند مُردار یا خون یا حُر یا ام الولد یا مکاتب یا مدبر کے بیع اُسکی باطل ہے اور اسیطرح اگر مال ہو لیکن متقوم نہو مانند شراب و سور کے اگر عوض روپیون کے بیچے جاوین بیع باطل ہوگی اور اگر عوض اسباب کے بیچے جاوین بیع اسباب کی فاسد ہوگی اور بیع شراب و سور کی باطل بیع باطل سے مشتری مالک مبیع کا نہین ہوتا اور فاسد سے بعد قبض کے مالک ہو جاتا ہے اور قیمت اُسکی نقود سے دینی ذمے اُسکے واجب ہوگی لیکن فسخ اُسکا واجب ہے **مسئلہ** بیچنا دودھ کا تھنون مین باطل ہے کہ شک ہوتا ہے اُسکے ہونے مین احتمال ہے کہ ریح ہو پس فریب ہوگا **مسئلہ** نہین جائز بیچنا جانور کا ہوا مین اگر عادت پھر آنے کی نہ رکھتا ہو اور اگر عادت پھر آنے کی رکھتا ہو مانند کبوتر کے تو بیچنا اُسکا اُڑنے کی حالت مین بھی درست ہے اور نہین جائز بیچنا مچھلی کا کہ نہین پکڑی گئی ہے پانی سے یعنے دریا وغیرہ سے یا پکڑی گئی ہے لیکن پھر ایسے حوض مین ڈالدی ہے کہ نہین پکڑی جاتی اُس سے بدون جال کے اور نہین جائز بیچنا حمل لونڈی یا جانور کا اور موتی کا سیپ مین اور گوشت کا بکری مین اور بیچنا سور کے بالون کا درست نہین لیکن انتفاع اُٹھانا اس سے مانند سینے گون کے جائز ہے اور بیچنا آدمی کے بالون کا اور نفع اُٹھانا اُنسے جائز نہین **مسئلہ** جو بیع کہ باعث نزاع آپس کی ہو فاسد ہے جیسے کہ بیع پشم کی اوپر پیٹھ بکری وغیرہ کے یا بیع کڑی کی چھت مین یا بیع ایک گز کی بڑے کپڑے مین سے یا بیع کرنی ساتھ مدت مجہول کے مثلاً مشتری کہے جس روز مینھ برسے گا یا تند ہوا چلیگی اُس روز مول اُسکا دونگا پس اگر مشتری نے بیع کو فسخ نہ کیا اور بایع نے کڑی چھت مین سے جدا کر دی اور گز بھر کپڑا بڑے کپڑے مین سے جدا کر دیا یا مدت مجہول کو مول لینے والے نے موقوف کیا

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitized by eGangotri

بیع صحیح ہو جائیگی مسئلہ بیع ساتھ شرط فاسد کے فاسد ہے اور شرط فاسد وہ ہے کہ مقتضاے عقد نہو اور اسمین منفعت ہو بیچنے والے کو یا مول لینے والے کو یا مبیع کو کہ مستحق نفع کا ہو شرط کرنا ملک مشتری کا مقتضاے عقد ہے پس فاسد نہین آور یہ شرط کرنا کہ اس کپڑے کو مول لینے والا بیچے نہین اگرچہ مقتضاے عقد نہین لیکن اسمین منفعت کسی کی نہین پس فاسد نہین اور یہ شرط کرنی کہ اس گھوڑے کو مشتری فربہ کرے اسمین منفعت مبیع کی ہے لیکن مبیع انسان نہین کہ مستحق نفع کا ہو پس فاسد نہین ایسی شرط کرنی لغو ہے اور بیع صحیح اور یہ شرط کرنی کہ بیچنے والا ایک مہینے تک گھر بیچے گئے مین سکونت کرے اسمین نفع بایع کا ہے پس شرط فاسد ہے اور یہ شرط کرنی کہ بیچنے والا اس کپڑے کی پوشاک سی دے اسمین نفع مول لینے والے کا ہے یہ بھی فاسد ہے اور یہ شرط کرنی کہ غلام بیچے گئے کو مشتری آزاد کر دے اسمین نفع مبیع کا ہے یہ بھی فاسد ہے ایسی شرطون سے بیع فاسد ہو جاتی ہے اور زیادہ تفصیل بیع فاسد و باطل کی فقہ کی بڑی کتابون مین ہے ایسی بیوع سے پرہیز کرنا واجب ہے مسئلہ کم کرنا بایع کا بیچ وزن مبیع کے یا کم کرنا مشتری کا قیمت مین حرام ہے چنانچہ فرمایا اللہ تعالے نے وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ آلخ اور بیچ ادا کرنے قیمت مبیع کے اور اور دیون معجلہ کے اور مزدوری مزدور کی بے عذر تاخیر کرنی حرام ہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیر کرنا غنی کا ظلم ہے اور مزدور کو مزدوری دو پہلے اس سے کہ عرق اسکا خشک ہو اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب دین ادا کرتے تو زیادہ قدر واجب سے دیتے بجاے آدھے وسق کے ایک وسق اور بجاے ایک وسق کے دو وسق دیتے اور فرماتے کہ اسقدر حق تیرا ہے اور اسقدر زیادتی میری طرف سے ہے یہ زیادہ دینا بغیر شرط کے ربوا نہین جائز ہے بلکہ مستحب اور عہد شکنی اور فریب اور جھوٹ کسب حلال کو حرام کر دیتے ہین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بازار مین تودہ گیہوؤن کا دیکھا جب دست مبارک اُن گیہوؤن مین ڈالا تو اندر سے تر تھے فرمایا کہ یہ کیا ہے بیچنے والے نے کہا کہ مینہ اسکو پہونچا تھا فرمایا کہ تر گیہون اوپر تو دے کے کیون نہ کیے تو نے جو کوئی فریب دے مسلمانونکو وہ ہم مین سے نہین ہے مسئلہ بیچ بیع مرابحت کے کہ بایع خرید پہلی سے ساتھ اضافت سوایہ کے مثلاً بیچے اور بیچ بیع تولیہ کے کہ ساتھ قیمت پہلی کے بیچے قیمت پہلی بلا تفاوت کہدینی واجب ہے اور اگر مبیع پر سواے قیمت کے مانند مزدوری اُٹھانے والے کے یا ڈھلائی کے خرچ ہوا اُسکو قیمت کے ساتھ ملاوے اور کہے کہ اسقدر روپے اس اسباب پر میرے خرچ ہوے اور یہ نہ کہے کہ اتنے روپون کو مین نے خریدا ہے تا جھوٹا نہو مسئلہ اگر ایک شخص نے ایک کپڑا مثلاً دس روپے کو بیچا اور ہنوز لینے والے نے روپے بیچنے والے کو نہین دیے تھے کہ بیچنے والے نے پھر وہی کپڑا مول لینے والے سے پانچ روپے کو خرید لیا یا اُس کپڑے کو ساتھ ایک اور کپڑے کے دس درہم کو خریدا یہ بیع صحیح نہو گی کہ بیچ حکم ربوا کے ہے مسئلہ بیچنا منقول کا پہلے قبض کرنیکے صحیح نہین مسئلہ اگر ایک چیز کیلی بشرط کیل کے خریدی اور مول لینے والے نے بیچنے والے سے کیل کرنی پھر اور کے ہاتھ بشرط کیل کے بیچی دوسرے مول لینے والے کو طعام بیچے گئے مین سے کھانا یا اور کے ہاتھ بیچنا جائز نہین جبتک کہ پھر کیل نہ کرے اور کیل پہلا کافی نہین ہے احتیاطاً اسلیے کہ مبادا کیل مین کچھ زیادہ نکلے اور مال بائع کا نہو مسئلہ اگر ایک مسلمان کچھ خریدتا ہے اور نرخ مشخص کرتا ہے یا پیغام ایک عورت کا کسی نے دیا دوسرے کو اُسپر پیغام دینا مکروہ ہے تا وقتیکہ معاملہ پہلے شخص کا درست ہو یا موقوف کرے مسئلہ بیچنا وقت اذان جمعہ کے مکروہ ہے مسئلہ اگر دو بڑے چھوٹے آپسمین قرابت محرمیت کی رکھتے ہون بیچنا اُنکو علیحدہ علیحدہ مکروہ و ممنوع ہے اور اسیطرح سے اگر ایک اُنمین سے چھوٹا ہو اور دوسرا بڑا اور بعضون کے نزدیک یہ بیع جائز نہین مسئلہ بیچنا مُردار کی چربی کا جائز نہین اور بیچنا تیل نجس کا امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک جائز ہے اور اور اماموں کے نزدیک جائز نہین اور بیچنا انسان کی گندگی کا اگر کچھ اُسمین ملا نہو نزدیک امام اعظم رح کے مکروہ ہے اور اگر راکھ وغیرہ ملی ہوئی ہو تو امام اعظم رح کے نزدیک جائز ہے اور بیچنا گوبر کا بھی اُن کے نزدیک جائز ہے اور اکثر اماموں کے نزدیک بیچنا کسی چیز کا انمین سے جائز نہین اور جس چیز کی بیع جائز نہین نفع اُٹھانا بھی اُس سے جائز نہین مسئلہ بادشاہ و حاکم کو نرخ ٹھہرانا مکروہ ہے مگر جبکہ بنیے بیچ گرانی غلہ کے بہت تعدی

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

کرین تو اُس صورت مین ساتھ مشورت داناؤن کے نرخ مقرر کرے **اَلفصلُ الاوّل** فصل پہلی **عَن** ابنِ عُمرَ قَالَ نَھٰی رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ عَنِ المُزَابَنَۃِ اَن یَّبِیعَ ثَمرَ حَائِطِہٖ اِن کَانَ نَخلًا بِتَمرٍ کَیلًا وَاِن کَانَ کَرمًا اَن یَّبِیعَہٗ بِزَبِیبٍ کَیلًا اَوکَانَ وَعِندَ مُسلِمٍ وَاِن کَانَ
زَرعًا اَن یَّبِیعَہٗ بِکَیلِ طَعَامٍ نَھٰی عَن ذٰلِکَ کُلِّہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیۡہِ وَفِی رِوَایَۃٍ لَّھُمَا نَھٰی عَنِ المُزَابَنَۃِ قَالَ وَالمُزَابَنَۃُ اَن یُّبَاعَ مَا فِی رُءُوسِ النَّخلِ
بِتَمرٍ بِکَیلٍ مُّسَمًّی اِن زَادَ فَلِی وَاِن نَقَصَ فَعَلَیَّ روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مزابنت سے اور مزابنت یہ کہ بیچے
میوہ باغ اپنے کا اگر ہو میوہ کھجور بدلے خشک کھجور کے بطریق پیمانے کے یعنے مثلاً دس پیمانے پھر تازی کھجورین درخت پر اندازہ کرکے بدلے دس پیمانے
بھر خشک کھجورون کے کہ لینے والے کے پاس ہین بیچے اور اگر ہو میوہ انگور بیچے اُسکو بدلے انگور خشک کے از روے پیمانے کے حاصل یہ کہ بیچے میوہ تر کہ
درختون پر ہے بدلے میوہ خشک کے کہ زمین پر ہے یا ہو اور کتاب مسلم مین ہے اور اگر ہو باغ کھیتی بیچے اُسکو بدلے پیمانے غلے کے یعنے بیچے گیہون اور جو وغیرہ
کہ کھیتی مین ہون بدلے گیہون وغیرہ کے کہ لینے والے کے پاس ہون منع کیا ان سب سے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے اور ایک روایت بخاری و مسلم کی
مین یون ہے کہ منع کیا حضرتؐ نے مزابنت سے فرمایا اور مزابنت بیچنا میوے کا ہے کہ اوپر درختون کھجور کے ہو بدلے کھجورون خشک کے ساتھ پیمانے
معین کے بیچے بائع یہ کہکر کہ اگر زیادہ نکلے میوہ درخت کا یعنے پیمانے معین سے پس واسطے میرے ہے اور اگر کم نکلے پس مجھپر ہے یعنے پورا کردونگا
اُسکو تیرے لیے اے مشتری **ف** مزابنت مشتق ہے زبن سے اور زبن کے معنے ہین دفع کرنا چونکہ بنا اس بیع کی قیاس و اندازے پر ہے اور احتمال
زیادتی اور نقصان کا رکھتی ہے جاے اسکی ہے کہ مشتری اور بایع مین نزاع پڑے اور ایک دوسرے کو دفع کرے اور فرق ان دونون روایتون
مین یہ ہے کہ پہلی روایت مین ثمر ساتھ ثا مثلثہ کے ہے اور دوسری مین ساتھ تا فوقانیہ کے اور مقصود یہان بھی عام ہے اور تخصیص بطریق تمثیل کے
ہے ہر ج **وَعَن** جَابِرٍ قَالَ نَھٰی رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ عَنِ المُخَابَرَۃِ وَالمُحَاقَلَۃِ وَالمُزَابَنَۃِ وَالمُحَاقَلَۃُ اَن یَّبِیعَ الرَّجُلُ الزَّرعَ
بِمِائَۃِ فَرَقٍ حِنطَۃٍ وَالمُزَابَنَۃُ اَن یَّبِیعَ التَّمرَ فِی رُءُوسِ النَّخلِ بِمِائَۃِ فَرَقٍ وَالمُخَابَرَۃُ کِرَاءُ الاَرضِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ رَوَاہُ مُسلِمٌ
اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مخابرت سے اور محاقلت سے اور مزابنت سے اور محاقلت یہ ہے کہ بیچے
آدمی کھیتی کو بدلے سو فرق گیہون کے اور مزابنت یہ ہے کہ بیچے کھجور کو درختون پر بدلے سو فرق کھجور کے کہ زمین پر ہو اور مخابرت کرایے کو دینا زمین کا
ہے حصہ معین پر جیسے تہائی یا چوتھائی پر نقل کی یہ مسلم نے **ف** فرق ساتھ زبر رے کے نام ہے پیمانے کا کہ اُسمین سولہ رطل غلہ آتا ہے یعنے آٹھ سیر اور
فرق ساتھ جزم رے کے ایک سو بیس رطل کا ہوتا ہے اور ذکر سو فرق کا بطریق تمثیل کے ہے مقصود بیچنا کھیتی کا ہے بالونین بدلے گیہون کے جیسا کہ بیع
بیان مزابنت کے گذرا لیکن مزابنت عام ہے استعمال اسکا میوون مین بھی آتا ہے اور کھیتی مین بھی اور کبھی خاص میوے ہی مین آتا ہے اور استعمال
محاقلت کا کھیتی ہی مین آتا ہے اور مخابرت کرایے کو دینا آخر یعنے ایک شخص زمین کسی کو دے باین شرط کہ اسمین بووے جوتے اور جو اسمین پیدا ہو اسمین سے
تہائی یا چوتھائی مجکو دینا اس سے منع فرمایا واسطے جہالت اُجرت کے اور واسطے ہونے اُسکے کے معدوم اور مخابرت کو مزارعت بھی کہتے ہین لیکن مخابرت
مین تخم بونے والے کا ہوتا ہے اور مزارعت مین مالک کا اور مزارعت درست نہین ابو حنیفہؒ کے نزدیک اور صاحبینؒ کے نزدیک درست ہے اور
فتوے اسی پر ہے اسلیے کہ احتیاج پڑتی ہے لوگون کو اُسکی ہر ج ہر ع **وَعَنہُ** قَالَ نَھٰی رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ عَنِ المُحَاقَلَۃِ
وَالمُزَابَنَۃِ وَالمُخَابَرَۃِ وَالمُعَاوَمَۃِ وَعَنِ الثُّنیَا وَرَخَّصَ فِی العَرَایَا رَوَاہُ مُسلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہا منع فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے محاقلت اور مزابنت سے اور مخابرت سے اور معاومت سے اور ثنیا سے اور رخصت دی بیع عرایا کے نقل کی یہ مسلم نے **ف**
معنی محاقلت اور مزابنت اور مخابرت کے پہلے معلوم ہو چکے اور معنی معاومت کے یہ ہین کہ بیچنا میوے کا درخت پر ایک سال کا یا دو سال کا یا تین سال کا

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

باز یادہ اس سے پہلے نمودار ہونے میوے کے اور ثنیا یہ ہے کہ میوہ درخت پر موجود ہے اور اُسکو بیچے اور ایک قدر غیر معین اُسمین سے استثنا کرے یعنے نہ بیچے اور معنے رخصت دینے کے عرایا مین یہ ہین کہ بعضے شخص اپنے باغ مین سے ایک درخت یا دو درخت کسی محتاج کو میوہ کھانے کے لیے دیتے اور معمول تھا کہ اپنے اہل و عیال کے ساتھ آکر باغ مین بیٹھتے تھے پس اُس فقیر کے آنے سے اُنکو رنج ہوتا تو اُسکو اپنے پاس سے میوہ اُسکے بدلے مین دیتے اور درخت پر کا میوہ آپ لے لیتے اُسکو درست رکھا اور یہ پانچ وسق سے کم مین درست ہے اُس سے زیادہ مین نہین درست جیسا کہ حدیث ابی ہریرہ رض کی مین آگے مذکور ہے ؁ع وَعَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا تَمْرًا يَأْكُلُهَا أَهْلُهَا رُطَبًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے سہل بن ابی حثمہ رض سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچنے میوے کے سے درخت پر بدلے خشک کھجورون کے مگر یہ کہ رخصت دی عریہ مین یہ کہ بیچا جاوے میوہ درخت پر ساتھ انداز کرنے اُسکے کے حالت خشک ہونے مین یعنے اندازہ کرے کہ بعد خشک ہونیکے کسقدر رہیگا اُسقدر خشک کھجورین دیکر لے کھاوین اُس میوے کو اہل اُسکے تازہ نقل کی یہ بخاری ور مسلم نے وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْخَصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا مِنَ التَّمْرِ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ شَكَّ دَاوُدُ ابْنُ الْحُصَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے یہ کہ رسول اللہ صلعم نے رخصت دی بیچ بیچنے عرایا کے یعنے پھلون عرایا کے ساتھ اندازہ کرنے اُسکے کے خشک کھجورون سے بیچ اُس چیز کے کہ کم وسق سے ہو یا بیچ پانچ وسق کے شک کیا داؤد بن حصین راوی نے نقل کی یہ بخاری ور مسلم نے ف بیچ کم پانچ وسق کے اسلیے کہ اجازت اُسکی بحکم ضرورت ور حتیاج کے تھی اور اسقدر کافی ہے اور پانچ وسق سے کم مین یہ بیع جائز ہے سب کے نزدیک اور پانچ وسق سے زیادہ مین نہین جائز اور پانچ وسق مین اختلاف ہے صحیح تر عدم جواز ہے اسلیے کہ راوی کو اسمین شک ہے احتیاط مقتضی اسی کی ہے کہ اُسپر عمل نہ کیا جاوے اور اسمین بھی اختلاف ہے کہ رخصت خاص فقیرون ہی کے لیے ہے یا اغنیا کیلیے بھی اور صحیح تر یہ ہے کہ دونون کیلیے ہے اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع مین قریب چار سیر کے غلہ آتا ہے ؁ح ؁ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ نَهٰى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى تَزْهُوَ وَعَنِ السُّنْبُلِ حَتّٰى يَبْيَضَّ وَيَأْمَنَ الْعَاهَةَ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر رض سے کہ منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچنے پھل کے سے یہانتک کہ ظاہر ہو پختگی اُسکی منع کیا بیچنے والے کو اور لینے والے کو نقل کی یہ بخاری ور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین منع فرمایا بیچنے پھل کھجور کے سے یہانتک کہ سُرخ و زرد ہو اور منع کیا بیچنے خوشہ کھیتی کے سے یہانتک کہ پختہ ہو اور امن مین ہو آفت سے ف بیچنے والے کو اسلیے منع کیا کہ تا مال مول لینے والے کا بغیر عوض کسی چیز کے نہ لیوے اور مول لینے والے کو اسلیے منع کیا تا مال ضایع نہ کرے بسبب ہونے خوف ہلاک کے ؁ح وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى تُزْهِيَ قِيلَ وَمَا تُزْهِيَ قَالَ حَتّٰى تَحْمَرَّ وَقَالَ أَرَأَيْتَ إِذَا مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ بِمَ يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مَالَ أَخِيهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس رض سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچنے میوے کے سے یہانتک کہ خوشرنگ ہو کہا گیا کیا معنے ہین خوشرنگ ہونیکے فرمایا یہانتک کہ سُرخ ہو اور فرمایا خبر دو جسوقت کہ منع کرے اللہ تعالے میوے کو یعنے پکنے سے کس سبب سے لیوے ایک تمھارا مال بھائی اپنے کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے پہلے پختہ ہونیکے محل خطر ہے شاید کہ آفت پہونچے اور میوہ جھڑ جاوے پس مال کہ بیچنے والا لیویگا مول لینے والے سے مفت لیگا پس چاہیے کہ پکنے تک صبر کرے ؁ح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ السِّنِينَ وَأَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر رض سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچنے سالیانہ کے سے یعنے میوہ درخت کا ایک سال کا یا دو سال کا یا تین سال کا یا زیادہ اس سے نہ بیچے اور حکم کیا ساتھ موقوف کر دینے آفتو نکے نقل کی یہ مسلم نے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

ف یعنے اگر مثلاً میوہ خرید اور اُسکو آفت پہونچی کہ جھڑ گیا بائع کو چاہیے کہ کچھ مول میں سے کم کردے یا مشتری کو پھیر دے اگرچہ بیع تمام ہوئی اور یہ امر استحباب کیلیے ہے اسلیے کہ جو آفت بیع کو پہونچی بعد قبض کرنیکے وہ بیع ضمان مشتری کے ہے یعنے بعد قبض کرنیکے جو کسی آفت سے بیع ہلاک ہوگی تو مشتری ہی کی ہلاکی ہوگی بائع پر کچھ نہیں ۔ **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ بِعْتَ مِنْ اَخِیْکَ تَمْرًا فَاَصَابَتْہُ جَائِحَۃٌ فَلَا یَحِلُّ لَکَ اَنْ تَاْخُذَ مِنْہُ شَیْئًا بِمَ تَاْخُذُ مَالَ اَخِیْکَ بِغَیْرِ حَقٍّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر رضؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر بیچا تو نے اپنے بھائی کے ہاتھ میوہ پس پہونچی اُسکو آفت کہ ہلاک کیا اُسکو پس نہیں حلال ہے تجکو لینا اُس سے کچھ کس سبب سے لیتا ہے مال بھائی اپنے کا بغیر حق کے یعنے ناحق لیتا ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** نہیں حلال ہے الخ یہ حکم بر تقدیر مطلق ہلاک ہونیکے ہے اور اگر آفت ایسی پہونچے کہ کچھ ہلاک ہو تو کچھ مول میں سے چھوڑ دے جیسے کہ اوپر گذرا کہا ابن ملک نے کہ اگر ہو ہلاک پہلے سپرد کرنیکے مشتری کو تو ہلاک بائع ہی کا ہوا اور اگر ہلاک ہوا بعد سپرد کرنے کے تو معنے یہ ہیں کہ نہیں حلال بیچ تقوے اور ورع کے ۔ **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانُوْا یَبْتَاعُوْنَ الطَّعَامَ فِیْ اَعْلَی السُّوْقِ فَیَبِیْعُوْنَہٗ فِیْ مَکَانِہٖ فَنَہَاہُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِہٖ فِیْ مَکَانِہٖ حَتّٰی یَنْقُلُوْہُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَلَمْ اَجِدْہُ فِی الصَّحِیْحَیْنِ اور روایت ہے ابن عمر رضؓ سے کہ کہا خریدتے لوگ غلہ بیچ جانب بلندی بازار کے پھر بیچ ڈالتے اُسکو اُسی جگہ یعنے پہلے قبض کرنیکے پس منع کیا اُنکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچنے اُسکے سے اُسی جگہ میں یہانتک کہ نقل کریں اُسکو نقل کی یہ ابو داؤد نے اور نہیں پایا میں نے اسکو صحیحین میں **ف** نقل کریں یعنے قبض کریں اور قبض کرنا منقول کا یہ ہے کہ اُسکو اُسکی جگہ سے اُٹھا کر اور جگہ رکھے اگرچہ پاس اُسکے ہو اگر بشرط کیل کے لیا ہے کیل کر کر اُٹھا لے اور اگر بغیر شرط کیل کے لیا ہے تو یوں ہی اُٹھا کر اور جگہ رکھ لے اور نہیں پایا میں نے اُسکو صحیحین میں یعنے بیچ ایک کے اُن دونوں میں سے یہ اعتراض ہے مصابیح والے پر کہ اس حدیث کو اول فصل میں ذکر کیا باوجودیکہ صحیحین میں نہیں ہے ۔ **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا یَبِیْعُہٗ حَتّٰی یَسْتَوْفِیَہٗ وَفِیْ رِوَایَۃِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَتّٰی یَکْتَالَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عمر رضؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ خریدے غلہ پس نہ بیچے اُسکو یہانتک کہ پورا لے اُسکو اور بیچ روایت ابن عباس رضؓ کے یہانتک کہ کیل کرے اُسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پورا لے یعنے قبض کرے اور بیچنا کسی چیز کا پہلے قبض کے جائز نہیں نزدیک شافعیؒ اور محمدؒ کے خواہ وہ چیز منقول ہو یا عقار یعنے زمین اور امام مالکؒ کے نزدیک جائز نہیں بیچنا غلے کا اور اور چیزوں کا بیچنا جائز ہے اور امام ابو حنیفہؒ اور ابو یوسفؒ کے نزدیک بیچنا عقار کا جائز ہے نہ منقول کا اور ظاہر مذہب امام احمدؒ کا بھی یہی ہے اور یہانتک کہ کیل کرے دلیل پکڑی ہے بعضوں نے ساتھ اس حدیث کے اسپر کہ بائع اگر کیل کرے غلے کو روبرو مشتری کے تو نہیں کفایت کرتا ہے بلکہ ضرور ہے مشتری کو کہ کیل اور کرے بعد قبض کرنے کے لیکن صحیح تر یہ ہے کہ یہ کفایت کرتا ہے اسلیے کہ کیل بائع کا روبرو مشتری کے اسکا بھی کیل ہے ۔ **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَمَّا الَّذِیْ نَہٰی عَنْہُ النَّبِیُّ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَہُوَ الطَّعَامُ اَنْ یُّبَاعَ حَتّٰی یُقْبَضَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَا اَحْسِبُ کُلَّ شَیْءٍ اِلَّا مِثْلَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عباس رضؓ سے کہ کہا وہ چیز کہ منع کیا اُس سے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پس وہ غلہ ہے کہ منع کیا ہے بیچنے اُسکے سے یہانتک کہ قبض کیا جاوے کہا ابن عباس رضؓ نے اور نہیں گمان کرتا میں ہر چیز کو مگر مانند غلے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے پہلے قبض کرنے کے بیچنا کسی چیز کا درست نہیں مانند غلے کے اور یہ قیاس ابن عباس کا ہے کہ قیاس کیا ہے غیر غلے کو غلے پر ۔ **وعن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَقَّوُا الرُّکْبَانَ لِبَیْعٍ وَلَا یَبِعْ بَعْضُکُمْ عَلٰی بَیْعِ بَعْضٍ وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا یَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تُصَرُّوا الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنِ ابْتَاعَہَا بَعْدَ ذٰلِکَ فَہُوَ بِخَیْرِ النَّظَرَیْنِ بَعْدَ اَنْ یَّحْلُبَہَا اِنْ رَضِیَہَا اَمْسَکَہَا وَاِنْ سَخِطَہَا رَدَّہَا وَصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ مَنِ اشْتَرٰی شَاۃً مُصَرَّاۃً فَہُوَ بِالْخِیَارِ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ فَاِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَآءَ اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ آگے جا ملو تم
قافلے سے کہ غلہ وغیرہ لایا ہو واسطے مول لینے کے اور نہ بیچے بعض تمہارا اوپر بیچنے بعض کے اور نہ نجش کرو اور نہ بیچے شہری واسطے جنگلی کے اور نہ جمع
کرو دودھ اونٹ اور بکری کے تھنوں میں اور جو شخص خریدے اُس جانور کو بعد دودھ جمع کرنیکے پس وہ مختار ہے رکھنے اور پھیرنے میں بعد دوہنے اُسکے اگر
راضی ہو اُس سے تو رکھے اور اگر ناراض ہو تو پھیر دے اُسکو اور دیوے چار سیر کھجوریں نقل کی یہ بخاری ومسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یون ہے
کہ جو کوئی خریدے بکری مصرات کو یعنے جسکے تھنوں میں دودھ جمع ہو پس وہ اختیار رکھتا ہے تین دن تک پھر اگر پھیرے اُسکو تو پھیرے ساتھ اُس کے
چار سیر کھجور نہ گیہوں **ف** نہ ملاقات کرو تم الخ یعنے اگر خبر سنو کہ ایک قافلہ غلہ وغیرہ لایا ہے تو نہ جا ملو اُن سے سستا خریدنے کے لیے پہلے اسکے کہ شہر و
بازار میں آوین اور نرخ معلوم کریں بازار کا اس سے منع اسلیے کیا کہ اسمین فریب دینا اور ضرر پہونچانا ہے بیچنے والے کو اور نہ بیچے الخ یعنے ایک شخص نے
ایک چیز بیع خیار کر لی اور ایک شخص کہے لینے والے کو کہ فسخ کر اس بیع کو میں تیرے ہاتھ ایسی ہی چیز اس سے سستی مول کو دونگا اس سے منع فرمایا
کہا ہے بعضوں نے کہ یہ نہی مخصوص ہے ساتھ اُس چیز کے کہ نہو اسمین غبن اور اگر غبن ہو تو جائز ہے اُسکو فسخ کروا دینا اس بیع کا اور بیچنا اُسکے ہاتھ
سستے مول کو واسطے دفع ضرر کے اور یا بیع اس جگہ بمعنے خریدنے کے ہے یعنے ایک شخص کچھ خریدتا ہے اور بیچنے والا اور لینے والا راضی ہیں ایک مول پر
اور ایک شخص آنکر زیادہ مول لگا کر اُنکے معاملہ کو بگاڑ دے اور آپ لے لیوے یہ بُرا ہے اور اگر قصد خریدنے کا نہ رکھتا ہو بلکہ معاملہ بگاڑنا ہی اُنکا منظور ہو
تو یہ اُس سے بھی بُرا ہے اور نہ نجش کرو نجش اسکو کہتے ہیں کہ ایک شخص کچھ خریدتا ہے اور ایک آیا اُسنے تعریف کی اُس جنس کی یا مول زیادہ لگایا اُسکا اور
خریدنا منظور نہیں منظور یہی ہے کہ لینے والا میری دیکھا دیکھی زیادہ رغبت کرے اسکے لینے میں اس سے منع فرمایا کہ لینے والے کو فریب دیتا ہے اور نہ بیچے
شہری الخ یعنے ایک گنوار غلہ وغیرہ لایا شہر میں اس ارادے سے کہ آج کے نرخ بیچ جاؤں ایک شخص شہر کے نے آنکر کہا کہ میرے سپرد کر جا اس غلے کو
میں بسہولیت مہنگا بیچ رکھونگا اس سے منع فرمایا کہ اسمیں روکنے نفع کا ہے مخلوق خدا سے اور یہ حرام ہے امام شافعیؒ کے نزدیک اور مکروہ ہے حنفیہؒ کے
نزدیک اور نہ جمع کرو دودھ الخ یعنے بیچنے سے پہلے ایک دو روز دودھ اونٹنی کا یا بکری کا نہ دوہے تاکہ دودھ بہت سا جمع ہو جاوے تھنوں میں اور گمان
کرے لینے والا کہ بہت دودھ کی ہے پس زیادہ مول دے اس سے منع فرمایا کہ فریب ہے اسمیں اور اگر کوئی اسطرح کا جانور لیوے اور بعد دودھ دوہنے کے
معلوم ہو کہ دودھ کم ہے تو مختار رہے چاہے رکھے اور چاہے پھیر دے اور پھیرے تو اُسکے ساتھ چار سیر کھجوریں عوض میں دودھ کے دے اسلیے کہ کچھ دودھ
پیدا ہوا ہے بیچ ملک مشتری کے اور کچھ تھا بیچا گیا پس واسطے نہ تمیز ہونے اسکے کے ممتنع ہوا پھیرنا دودھ کا اور دینا قیمت اُسکی کا پس واجب کیں شارع
نے چار سیر کھجوریں واسطے دفع خصومت کے اور نظر نہ کی طرف قلت دودھ کے اور کثرت اُسکی کے جیسے کہ مقرر کی دیت نفس کی سو اونٹ باوجود تفاوت نفسوں کے
اور عمل کیا شافعیؒ نے اس حدیث پر اور ثابت کیا ہے خیار اسطرح کے جانوروں میں اور کہا ابو حنیفہؒ نے کہ نہیں خیار اسمیں اور اس حدیث پر عمل کرنا ترک کیا گیا ہے
اسلیے کہ یہ حکم پہلے حرام ہونے ربوا کے تھا کہ اسطرح کی چیزیں جائز تھیں معاملات میں پھر نسخ کیا گیا اور کھجور نہ گیہوں کہا ابن حجر شافعیؒ نے کہ اس سے
معلوم ہوا کہ نہیں جائز کچھ دینا اس جگہ سوائے کھجوروں کے اگرچہ راضی ہو ساتھ اُسکے بیچنے والا اسلیے کہ اکثر طعام اُنکا تھا کھجور اور دودھ پس قائم کیا کھجور
کو مقام دودھ کے اور بعضوں نے کہا کہ جائز ہے دینا سوائے کھجور کے بھی ساتھ رضا بیچنے والے کے شرح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ فَمَنْ تَلَقَّاهُ فَاشْتَرٰى مِنْهُ فَاِذَا اَتٰى سَيِّدُهُ السُّوْقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ آگے جا ملو تم قافلے سے کہ لایا ہو غلہ وغیرہ پھر جو ملا اُس سے اور خریدا اُس سے پس جس وقت کہ آوے مالک اُسکا بازار میں پس
وہ مختار ہے درمیان پھیرنے اور رکھنے کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** معنے لفظ جلب کے اور لفظ رکبان کے کہ اوپر گذرا ابو ہریرہ رضی کی حدیث میں ایک ہی

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

ہین اور حل مطلب اسکا بھی وہین کیا گیا ہے اور لکھا ہے علمانے کہ یہ منع اُس صورت مین ہے کہ خریدنا اُسکا ضرر کرے شہر والونکو اور نرخ شہر کا قافلے
والون سے چھپاوے اور فریب دے اُنکو اور اگر ضرر نکرے اسکا خریدنا اور نرخ چھپاوے نہین اور فریب دیوے اُنکو تو کچھ مضائقہ نہین اسکا اور خیار کا
حکم اسمین یہ ہے کہ شافعیہ تو کہتے ہین کہ جب مالک شہر مین آوے اور دیکھے کہ مشتری نے بہ نسبت شہر کے سستا لیا تو اُسکو خیار ہوگا اور اگر دیکھے کہ
گران لیا شہر کے بھاؤ سے یا شہر کے بھاؤ لیا تو خیار بائع کو نہین ہوگا اور مذہب حنفی کے فقہ کی کتابون سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر بائع بعد آنے کے
شہر مین غبن فاحش معلوم کریگا تو خیار ہوگا اور نہین تو نہین ؃ ح ؃ طیبی ؃ مولانا **وعن** ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تلقوا
السلع حتی یھبط بھا الی السوق متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ آگے جا ملو اسباب سے یعنے
قافلے سے کہ اوپر مذکور ہوا یہانتک کہ اُتارا جاوے اسباب طرف بازار کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لا یبیع الرجل علی بیع اخیہ ولا یخطب علی خطبۃ اخیہ الا ان یاذن لہ رواہ مسلم اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچے آدمی اوپر بیچنے بھائی اپنے کے اور نہ بھیجے پیغام نکاح کا اوپر پیغام نکاح بھائی اپنے کے مگر یہ کہ پروانگی دے واسطے
اُسکے نقل کی یہ مسلم نے **ف** نہ بیچے الخ بیان اسکا حدیث ابی ہریرہؓ کی مین اوپر ہو چکا اور نہ بھیجے پیغام نکاح کا الخ یعنے ایک شخص نے کسی عورت کو پیغام
نکاح کا بھیجا تھا اُسپر اور کو نہ چاہیے پیغام بھیجنا اور یہ اُس صورت مین منع ہے کہ طرفین ایک قدر معلوم مہر کی پر راضی ہوگئے تھے اور کچھ نہ باقی رہا تھا
مگر عقد ہونا مگر یہ کہ اذن دے بھائی اسکو کہ مین نہین لیتا یہ چیز تو ہی لیلے یا مین نہین نکاح کرنیکا اس عورت سے تو پیغام بھیج تو اس صورت مین لینا اُس
چیز کا یا پیغام نکاح کا بھیجنا درست ہوگا ؃ س ؃ ح **وعن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یسم الرجل علی سوم اخیہ
المسلم رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ چکاوے آدمی اوپر چکانے بھائی مسلمان اپنے کے نقل کی
یہ مسلم نے **ف** یہ حکم اُس صورت مین ہے کہ بائع اور مشتری راضی ہوگئے تھے ایک مول پر تو اور کو نہ چاہیے کہ ارادہ لینے کا کرے اور زیادہ مول لگا کر معاملہ اُن کا
خراب کرے پس یہ مکروہ ہے اور بیع صحیح ہے اور کہا ابن حجر نے کہ مسلمان کے حکم مین ذمی اور معاہد اور مستامن بھی ہین ؃ ح **وعن** جابرؓ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبیع حاضر لباد دعوا الناس یرزق اللہ بعضھم من بعض رواہ مسلم اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچے شہری واسطے جنگلی کے چھوڑ دو لوگون کو کہ روزی دے اللہ بعض اُنکے کو بعض سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنے
چھوڑ دو جنگلیون کو کہ غلہ باہر سے لاوین اور شہر مین سستے مول کو بیچین اور باعث فراخی رزق کا ہو شہر والون پر اور باقی بیان اسکا ابو ہریرہؓ کی حدیث مین
گذر چکا ؃ ح **وعن** ابی سعید الخدری قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لبستین وعن بیعتین نھی عن الملامسۃ والمنابذۃ
فی البیع والملامسۃ لمس الرجل ثوب الاخر بیدہ باللیل او بالنھار ولا یقلبہ الا بذلک والمنابذۃ ان ینبذ الرجل الی الرجل بثوبہ
وینبذ الاخر ثوبہ ویکون ذلک بیعھما عن غیر نظر ولا تراض واللبستین اشتمال الصماء والصماء ان یجعل ثوبا علی احد عاتقیہ
فیبدو احد شقیہ لیس علیہ ثوب واللبسۃ الاخری احتباءہ بثوبہ وھو جالس لیس علی فرجہ منہ شیء متفق علیہ اور روایت ہے
ابی سعید خدریؓ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے پہناوے سے اور دو طرح کے بیچنے سے منع کیا ملامست سے اور منابذت سے
بیچنے مین اور ملامست یہ ہے لگانا آدمی کا اپنا ہاتھ دوسرے کے کپڑے کو رات مین یا دن مین اور نہ اُلٹے اُسکو مگر بسبب اسکے اور دوسری بیع منابذت وہ یہ
ہے کہ پھینکے ایک شخص طرف دوسرے شخص کے کپڑا اپنا اور پھینکے دوسرا اپنا کپڑا اور ہووے یہ بیع اُنکی بغیر دیکھنے اور تامل کے اور بغیر رضامندی کے
اسطرح کی بیع بھی جاہلیت مین کرتے تھے اسکو بھی منع فرمایا حضرتؐ نے اور دو طرح کے پہناوون سے جو منع کیا ایک تو پہننا کپڑے کا ہے بطریق صماء کے اور صماء

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

یہ ہے کہ ڈالے کپڑا ایک مونڈھے پر اور ظاہر ہووے ایک جانب اُسکی نہو اُسپر کوئی کپڑا اور دوسرا پہناوا یہ ہے گوٹ مارنی کپڑے سے اس حال مین کہ وہ بیٹھا ہوا ہو اُسکی شرمگاہ پر اُس کپڑے مین سے کچھ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہ اُلٹے اُسکو مگر بسبب اسکے یعنے نچھووے اُسکو مگر بسبب بیع کے بغیر اسکے کہ جاری ہو درمیان بائع اور مشتری کے ایجاب و قبول لفظ مین و رتعاطی فعل مین یعنے نہ تو منھ سے کہے بائع کہ یہ چیز مین نے بیچی اور مشتری کہے مین نے لی اور نہ لین دین واقع ہو کہ بائع خوشی سے مبیع دیوے اور مشتری مول دے اور کہا طیبی نے کہ نہ اُلٹے کپڑے کو اور نہ کھولے اُسکو مگر ساتھ چھونیکے یعنے حق یہ تھا کہ کھولتا کپڑے کو اور دیکھتا اُسکو اور اُسنے نہ کھولا اور نہ دیکھا سوا چھونیکے اور چھونیسے کھولنا اور دیکھنا حاصل نہین ہوتا حاصل یہ ہے کہ بیع ملامست ایام جاہلیت مین یہ تھی کہ جہان ایک نے دوسرے کے کپڑے کو ہاتھ لگایا پس وہی بیع ہو گئی دیکھتے بھالتے اُسکو کچھ نہ تھے اور نہ شرط خیار کی کرتے تھے کہ بعد دیکھنے کے چاہینگے رکھینگے اور چاہینگے پھیر دینگے اور بیع منابذت یہ کہ جہان آپسمین ایک نے دوسرے کیطرف کپڑا ڈالدیا پس یہی بیع ہو گئی حاجت دیکھنے کی اور رضامندی کی کچھ نہ تھی اور صماء کے معنے ایک تو یہی ہین جو کہ مذکور ہوے اور مشہور معنے یہ ہین کہ ایک کپڑا سرسے پاؤن تک بدن پر لپیٹ لے کہ ہاتھ بھی اُسمین لپٹے رہین اور کہین سے کھلا نہ رہے اور دوسری پوشش یہ منع ہے کہ کولون پر بیٹھے اور دونون زانوونکو کھڑے کر کر کپڑا اپنے زانوون اور کمر کے گرد لپیٹے اسطرح کہ ستر کھلا رہے پس اسطرح کے لباس سے اسلیے منع کیا کہ ستر کھلا رہتا ہے اور اگر اسطرح لپیٹے کہ ستر ڈھکا رہے تو مشروع ہے اور ہاتھون سے گرد زانو کے حلقہ کر کر بیٹھنا مسنون ہے ح ع **وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ** قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیع حصاۃ کی سے اور بیع غرر کی سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** بیع حصات یہ ہے کہ مول لینے والا بیچنے والے کو کہے کہ جب تیری چیز پر کنکری پھینکون واجب ہو بیع یا کہے بیچنے والا لینے والیکو کہ بیچی مین نے تیرے ہاتھ اسباب سے وہ چیز کہ پڑے اُسپر کنکری تیری جب پھینکے تو اُسکو یا زمین مین سے اتنی زمین بیچی کہ جہانتک تیر کنکر جاوے یہ بیع ایام جاہلیت مین کیا کرتے تھے اس سے منع فرمایا اور بیع غرر کی یہ ہے کہ مبیع مجہول ہو یا بیچنے والے کی قدرت مین نہو جیسے مچھلی دریا مین بیچنی اور جانور ہوا مین اور غلام بھاگے ہوے کو بیچنا ع **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ** قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ وَكَانَ بَيْعًا يَتَبَايَعُهُ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ الْجَزُوْرَ اِلٰی اَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ ثُمَّ تُنْتَجُ الَّتِیْ فِیْ بَطْنِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچنے حمل حمل کے سے اور تھی یہ بیع ایک بیع کہ کرتے تھے اسکو اہل جاہلیت تھا آدمی کہ خریدتا اونٹ کو یہانتک کہ بچہ لیجاوے اونٹنی پھر وہ بچہ لیجاوے وہ کہ بیچ پیٹ اُسکے کے ہے یعنے اس وعدے پر اونٹ خریدتا تھا کہ جب اونٹنی کے پیٹ کے بچہ کے یہان بچہ ہوگا تب مول اُسکا دونگا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بیچنے حمل حمل کے سے یعنے ایک اونٹنی کے پیٹ مین بچہ ہے ایک شخص نے بیع کی کہ اگر اسکے یہان اونٹنی پیدا ہوگی اور وہ بچہ دیگی اُس بچہ کو مین نے بیچا اس بیع سے منع فرمایا اسلیے کہ بیع معدوم کی ہے کہ ہنوز پیدا نہین ہوا اور اگر پیٹ کے بچے کو بیچے اُسکا بھی یہی حکم ہے چہ جاے بچے کے بچے کو بیچنا اور بعضون نے کہا کہ مراد بیچنے حمل حمل کے سے یہ ہے کہ بیچے ساتھ تاخیر مول کے یہانتک کہ بچہ دیوے وہ بچہ کہ پیٹ مین اونٹنی کے ہے چنانچہ ابن عمرؓ نے بھی یہی تفسیر اسکی کی ہے ساتھ اس عبارت کے وکان بیعا الخ ح **وَعَنْهُ** قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جست کروانے نر کے سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنے خواہ اونٹ ہو خواہ گھوڑا خواہ اور کچھ کسی کو دے مادہ پر چھوڑنے کیلیے اور اُسکی اجرت لے اس سے منع فرمایا اسلیے کہ اسمین جہالت ہے نر کبھی جست کرتا ہے اور کبھی نہین اور مادہ کبھی بار ور ہوتی ہے اور کبھی نہین اور اکثر صحابہ اور فقہا کے نزدیک حرام ہے یہ اور اگر عاریۃ دے نر مادہ پر چھوڑنے کیلیے مستحب ہے اور اگر بعد عاریۃ دینے کے کچھ وہ اپنی طرف سے بطریق انعام کے دیوے درست ہے قبول کرنا اُسکا ح

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ ضِرَابِ الْجَمَلِ وَعَنْ بَيْعِ الْمَاءِ وَالْاَرْضِ لِتُحْرَثَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کرایہ صحبت کرنے اونٹ کے سے یعنے مادہ پر اور بیچنے پانی اور زمین کے سے تاکہ کھیتی کی جاوے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنے دیوے کوئی زمین اپنی اور پانی کہ متعلق اُس زمین کے ہے کسی کو تاکہ ہو زمین اور پانی اُسکا اور تخم اور محنت کھیتی کرنیکی اُسکی اور لیوے زمین والا البعض غلے کو کہ اُسکو مخابرت کہتے ہیں اس سے منع فرمایا اور حکم اسکا بیچ فائدہ حدیث جابرؓ کے اوپر ذکر کیا گیا ہے وَعَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچنے پانی کے سے کہ زیادہ ہو حاجت سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنے اگر پانی اسکی حاجت سے زیادہ ہو اور لوگون کو احتیاج ہو تو جائز نہین ہے روکنا اُسکو انسے اور بیچنا اُنکے ہاتھ بلکہ یون ہی دے اُنکو اور یہ اُس صورت مین ہے کہ کوئی آپ پیا چاہے یا جانورون کو پلاوے اور اگر کھیتی مین یا درختون مین کوئی پانی دیا چاہے تو جائز ہے پانی کے مالک کو کہ نہ دیوے اُسکو مگر بعوض ہے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُبَاعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُبَاعَ بِهِ الْكَلَاءُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ بیچا جاوے زیادہ پانی تاکہ بیچی جاوے بسبب اُسکے گھانس نقل کی یہ بخاریؒ اور مسلمؒ نے **ف** یعنے لازم آتا ہے بیچنے پانی کے سے بیچنا گھانس کا اسلیے کہ کوئی چاہتا ہے چراوے جانور کسی کے پانی کے گرد اور وہ جانورون کو پانی نہین پینے دیتا بغیر عوض کے مضطر ہوگا ساتھ خریدنے اُسکے پس بیچنا پانی کا بیچنا گھانس کا ہوگا اور گھانس کا بیچنا منع ہے اور اختلاف کیا ہے علمانے کہ یہ نہی تحریمی ہے یا تنزیہی اور ظاہر یہ ہے کہ تنزیہی ہے ہے وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى صُبْرَةِ طَعَامٍ فَاَدْخَلَ يَدَهٗ فِيْهَا فَنَالَتْ اَصَابِعُهٗ بَلَلًا فَقَالَ مَا هٰذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ قَالَ اَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَفَلَا جَعَلْتَهٗ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتّٰى يَرَاهُ النَّاسُ مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم گذرے اوپر توde غلّے کے پس داخل کیا ہاتھ اپنا تودے مین پس پایا اُنگلیون حضرت کی نے تراوت کو پس فرمایا کیا ہے یہ تری اے مالک غلے کے یعنے کہان سے یہ تری پہونچی اور کیون تر کیا کہا پہونچا تھا اسکو مینہہ یا رسول اللہ یعنے مین نے تر نہین کیا مینہہ سے تر ہو گیا فرمایا کیون نہ کیا تو نے تر کو اوپر کی جانب غلے کے تاکہ دیکھتے اُسکو لوگ جو فریب دے پس نہین مجھسے یعنے میرے طریقے پر نقل کی یہ مسلمؒ نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری عَنْ جَابِرٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الثُّنْيَا اِلَّا اَنْ تُعْلَمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا استثنا کرنے سے مگر یہ کہ جانا جاوے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنے کہے کہ بیچی مین نے یہ چیز مگر بعض اسمین سے نہین بیچی اس سے منع فرمایا بسبب جہالت مبیع کے مگر جس صورت مین معلوم ہو کہ اسقدر نہین بیچی مثلاً تہائی یا چوتھائی یا دس کیل تو درست ہے ہ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ حَتّٰى يَسْوَدَّ وَعَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتّٰى يَشْتَدَّ هٰكَذَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ عَنْ اَنَسٍ وَالزِّيَادَةُ الَّتِيْ فِي الْمَصَابِيْحِ وَهِيَ قَوْلُهٗ نَهٰى عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ حَتّٰى تَزْهُوَ اِنَّمَا ثَبَتَتْ فِيْ رِوَايَتِهِمَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى تَزْهُوَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے انسؓ سے کہ منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچنے انگور کے سے یہانتک کہ سیاہ ہو جاوے یعنے پک جاوے اور منع کیا بیچنے غلے کے سے یہانتک کہ سخت ہو جاوے یعنے قابل انتفاع کے ہو اسیطرح سے روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداؤد نے انسؓ سے اور زیادتی کہ مصابیح مین ہے وہ قول اُسکا کہ منع کیا بیچنے کھجور کے سے یہانتک کہ خوشرنگ ہو یہ زیادتی ثابت نہین ہوئی ہے بیچ روایت ترمذی اور ابوداؤد کے مگر ابن عمر سے یعنے نہ انس سے اسطرح کہ کہا ابن عمر نے کہ منع کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچنے کھجور کے سے یہانتک کہ خوشرنگ ہو اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے **ف** اسمین دو اعتراض ہین بغوی مصابیح کے مؤلف پر ایک تو یہ کہ زیادتی مذکورہ انسؓ سے روایت کی اور

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

وہ ہے ابن عمرؓ سے اور دوسرا اعتراض یہ کہ اُسنے بیع الثمر نقل کیا اور ہے بیع النخل ﴿ع﴾ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ
بَيْعِ الْكَالِئِ بِالْكَالِئِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بیچنے نسیہ کے سے ساتھ نسیہ کے نقل کی یہ
دارقطنی نے ف یعنے بیچنے دین کے سے ساتھ دین کے اور لفظ کالے ساتھ ہمزہ کے اور بغیر ہمزہ کے بھی آیا ہے کلاءسے بمعنے تاخیر کے اور صورت
نسیہ کی ساتھ نسیہ کے یہ ہے کہ خریدے ایک آدمی ایک چیز مدت معلوم تک اور جب آوے مدت اور نہ پاوے مول لینے والا مول کہ ادا کرے پس کہے
بیچنے والا کہ بیچ اسکو میرے ہاتھ ساتھ اور مدت کے کچھ زیادہ مول کو مثلاً دس روپیہ کو وہ چیز لی تھی اسنے کہا گیارہ روپے کو میرے ہاتھ بیچ ڈال ایک
مہینے کے بعد اسکا مول دونگا پس بیچی سکو بغیر قبض کرنیکے آپسمین اس سے منع فرمایا اسلیے کہ بیع اُس چیز کی ہے کہ قبض نہین کی اور بعضون نے کہا
کہ صورت اُسکی یہ ہے کہ ہو زید کا عمرو پر ایک کپڑا اور بکر کے عمرو پر دس درہم پس کہے زید بکر کو کہ بیچا مین نے تیرے ہاتھ کپڑا اپنا کہ عمرو پر ہے عوض اُن
دس درہم کے کہ تیرے عمرو پر آتے ہین پس کہا بکر نے کہ قبول کیا مین نے یہ بیع بھی جائز نہین اسی سبب سے کہ بیع اُس چیز کی ہے کہ قبض نہین کی ﴿ع﴾ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ
شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْعُرْبَانِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے
عمرو بن شعیبؓ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُنھون نے نقل کی اپنے دادا سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیع عربان کی سے
نقل کی یہ مالکؒ اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف تفسیر عربان کی یہ ہے کہ خریدے کوئی ایک چیز اور دیوے بیچنے والے کو ایک روپیہ یا کمتی بڑھتی اس
شرط پر کہ اگر پوری ہوئی بیع تو اسکو مجرا رکھینگے مول مین اور اگر نہ پوری ہوئی بیع تو رہیگا تیرے پاس نہین لونگا مین اسکو ہندی مین اسکو بیعانہ اور سائی
کہتے ہین شریعت مین یہ بیع باطل ہے چاہے یون کہ اگر بیع ہوئی تو وہ حق بیچنے والے کا ہے اسواسطے کہ مول مین مجرا ہوتا ہے اور اگر بیع نہوئی تو حق مول
لینے والے کا ہے واپس ہو اور جائز رکھا ہے اسکو ابن عمرؓ نے اور امام احمدؒ نے ﴿ع﴾ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
بَيْعِ الْمُضْطَرِّ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ قَبْلَ اَنْ تُدْرِكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے بیچنے مضطر کے سے اور بیچنے غرر کے سے اور بیچنے میوے کے سے پہلے پختہ ہونیکے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف بیچنے مضطر کے سے مراد بیچنے سے
یہان خریدنا ہے یعنے منع فرمایا اس سے کہ کسی سے زبردستی کچھ خریدے اور یہ بیع فاسد ہے نہین منعقد ہوتی یا مراد مضطر سے محتاج ہے کہ مضطر ہو
ساتھ بیچنے کے ساتھ قرضداری کے یا مصیبت کے کہ اُسپر پڑی ہو اور بیچے کوئی چیز اپنے اموال مین سے ارزان بنا بر ضرورت کے پس مروت یہ ہے
کہ اُس سے نہ خریدے سستی ولیکن مدد اُسکی کرے ساتھ اور قرض دینے کے یا خریدے اُسکو ساتھ قیمت اُسکی کے اور یہ عقد صحیح ہے لیکن ساتھ
کراہت کے اور بیع غرر کا بیان اوپر ہو چکا ہے اسی باب مین ﴿ع﴾ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ كِلَابٍ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ
الْفَحْلِ فَنَهَاهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نُطْرِقُ الْفَحْلَ فَنُكْرَمُ فَرَخَّصَ لَهٗ فِي الْكَرَامَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے انسؓ سے کہ ایک شخص نے قوم کلاب
مین سے پوچھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے باجرت دینے نر کے سے مادہ پر چھوڑنے کیلیے پس منع فرمایا اُسکو پھر عرض کیا اُسنے یارسول اللہ ہم عاریۃً دیتے ہین
نر کو پھر انعام دیے جاتے ہین ہم یعنے کچھ اُجرت ہم نہین ٹھہراتے ہین یون ہی بطریق انعام کے ہمین دیتے ہین پس اجازت دی حضرتؐ نے اُسکو بیچ لینے انعام کے
نقل کی یہ ترمذی نے ﴿ع﴾ وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَبِيْعَ مَا لَيْسَ عِنْدِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ
لَهٗ وَلِاَبِيْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَاْتِيْنِي الرَّجُلُ فَيُرِيْدُ مِنِّي الْبَيْعَ وَلَيْسَ عِنْدِيْ فَاَبْتَاعُ لَهٗ مِنَ السُّوْقِ قَالَ لَا تَبِعْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ
اور روایت ہے حکیم بن حزامؓ سے کہ کہا منع کیا مجکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ بیچون مین اُس چیز کو کہ نہین نزدیک میرے نقل کی یہ ترمذی نے
اور بیچ ایک روایت ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی کے یون ہے کہ کہا حکیمؓ نے کہ کہا مین نے یارسول اللہ آتا ہے میرے پاس ایک شخص پس ارادہ کرتا ہے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

مجھ سے خریدنے ایک چیز کا اور نہیں ہوتی وہ نزدیک میرے پس خریدتا ہون مین واسطے اُسکے بازار سے یعنے اُسکے ہاتھ ایک چیز بیچتا ہون اور بازار سے
مول لاکر حوالے کر دیتا ہون فرمایا نہ بیچ اُس چیز کو کہ نہین نزدیک تیرے ف نہین نزدیک تیرے یعنے وہ چیز تیری ملک مین نہین وقت بیچنے کے
پھر اسکی دو صورتین ہین ایک تو یہ کہ نہ وہ چیز ملک مین ہے اور نہ پاس موجود ہے پس اُسکی بیع صحیح نہین اور دوسری یہ صورت ہے کہ ملک مین تو نہین
اسکے مال غیر کا ہے لیکن ہے پاس اسکے پس اُسکو بھی بیچنا چاہیے بغیر اذن مالک کے لیکن اگر بیچے گا بغیر اُسکے اذن کے تو ہوگی وہ بیع موقوف
مالک کے اذن پر نزدیک حنفیہؒ اور مالکؒ اور احمدؒ کے اور نزدیک امام شافعیؒ کے اسکی بھی بیع صحیح نہین ہوگی اور پہلی صورت کے حکم مین داخل ہے
بیچنا اُس چیز کا کہ قبض نہین کی ہے یا گم ہوگئی ہے یا بھاگ گئی ہے مانند غلام وغیرہ کے یا قادر نہین اُسکے حوالے کرنے پر جیسے جانور ہوا مین اور
مچھلی پانی مین اور یہ نہی بیع غیر صورت سلم کے ہے کہ وہ جائز ہے بالاتفاق ساتھ شرطون معلومہ کے کہ بیان اُنکا باب السلم مین ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ

ح ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعَتَیْنِ فِیْ بَیْعَةٍ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ
اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دو بیعون سے بیچ ایک بیع کے نقل کی یہ مالکؒ اور ترمذیؒ اور ابوداؤدؒ اور
نسائیؒ نے ف اس حدیث کی دو تفسیرین ہین ایک یہ کہ کہے ایک شخص مثلاً کہ بیچا مین نے تیرے ہاتھ اپنا غلام بدلے ہزار روپے کے بشرط اسکے کہ
بیچے تو میرے ہاتھ گھر اپنا بعوض سو روپے کے یہ درست نہین اور دوسری یہ کہ کہے بیچا مین نے غلام اپنا تیرے ہاتھ دس روپیہ نقد کو یا بیس روپے
قرض کو یہ بھی نادرست ہے ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعَتَیْنِ فِیْ
صَفْقَةٍ وَّاحِدَةٍ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے عمرو بن شعیبؓ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنے شعیبؓ سے اور شعیب نے نقل کی اپنے
دادا سے یعنے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دو بیعون سے بیچ ایک عقد کے نقل کی یہ شرح السنہ مین ف اس
حدیث کے معنے وہی اس سے اوپر کی حدیث کے ایک ہی ہین ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ سَلَفٌ وَّبَیْعٌ وَّلَا شَرْطَانِ
فِیْ بَیْعٍ وَّلَا رِبْحُ مَا لَمْ یُضْمَنْ وَلَا بَیْعُ مَا لَیْسَ عِنْدَكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ
اور روایت ہے عمرو بن شعیبؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین حلال قرض دینا اور بیع اور نہین درست ہین دو شرطین کرنی بیع
مین اور نہین درست نفع اُٹھانا اُس چیز کا کہ نہین ضمان مین آئی اُسکے اور نہین درست بیچنا اُس چیز کا کہ نہین نزدیک تیرے یعنے نہین تیری ملک مین
نقل کی یہ ترمذیؒ اور ابوداؤدؒ اور نسائیؒ نے اور کہا ترمذیؒ نے کہ یہ حدیث صحیح ہے ف نہین حلال قرض اور بیع یعنے کسی کے ہاتھ کچھ بیچنا اور اُس سے
شرط کرنی کہ اسقدر روپے وغیرہ مجکو قرض دینا یہ درست نہین یا معنے یہ ہین کہ ایک شخص کسی کو قرض دے اور کچھ چیز اپنی اُسکے ہاتھ بیچے اُسکی قیمت سے
زیادہ کو یہ بھی حرام ہے اسلیے کہ اسکے قرض دینے سے وہ زیادہ قیمت دیتا ہے اور جو قرض کہ حاصل کرے منفعت کو وہ حرام ہے پس یہ حیلہ سود خوارون کا
نکالا ہوا ہے بچے اس سے اور نہین درست ہین دو شرطین کرنی بیع مین یعنے ایک بیع مین دو بیعین نہ کرے جیسا کہ بیان اُسکا اوپر ہو چکا ہے اور بعضون نے
یہ معنے کہے ہین کہ نہ بیچے ایک چیز ساتھ دو شرطون کے مثلاً کہے کہ بیچا مین نے تیرے ہاتھ یہ کپڑا اتنے کو بایں شرط کہ دُھلا بھی دونگا اور سلوا بھی دونگا اور لکھا
ہے علما نے کہ قید دو شرطون کی اتفاقی ہے ایک شرط بھی بیع مین نہین جائز اسلیے کہ وارد ہوئی نہی بیع اور شرط سے اور نہین درست نفع اُٹھانا آگے
یعنے مثلاً ایک شخص نے ایک چیز مول لی اور ابھی اُسکو قبض نہین کیا اور بیچنے والے نے اُسکا کرایہ لیا اور چاہے مول لینے والا کہ بیچنے والے سے کرایہ
لیلے تو درست نہین اسواسطے کہ اگر وہ چیز ضائع ہو جاتی تو بیچنے والے کی ضائع ہوتی مول لینے والے کی کچھ نہ جاتی اسیطرح سے اگر نفع اُس کا
حاصل ہوا تو حق بیچنے والے کا ہے مول لینے والے کا نہین ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ اَبِیْعُ الْاِبِلَ بِالنَّقِیْعِ بِالدَّنَانِیْرِ فَاٰخُذُ مَكَانَهَا الدَّرَاهِمَ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

وَابِیعُ بِالدَّرَاهِمِ فَاٰخُذُ مَکَانَهَا الدَّنَانِیرَ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لَا بَاْسَ اَنْ تَاْخُذَهَا بِسِعْرِ یَوْمِهَا
مَالَمْ تَفْتَرِقَا وَبَیْنَکُمَا شَیْءٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا تھا میں بیچتا اونٹوں کو بدلے دیناروں کے
نقیع میں کہ نام ایک جگہ کا ہے قریب مدینے کے پھر لیتا میں بدلے دینار کے درہم اور بیچتا میں اونٹوں کو بدلے درہموں کے اور لیتا میں بدلے درہموں کے
دینار پھر آیا میں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس ذکر کیا میں نے یہ واسطے اُنکے پس فرمایا نہیں مضائقہ یہ کہ لیوے تو دیناروں کو بدلے
درہموں کے یا درہموں کو بدلے دیناروں کے موافق نرخ اُس دن کے یعنے وقت لینے کے جبتک کہ نہ جدا ہو تم ایک دوسرے سے اس
حال میں کہ درمیان تمہارے ہو کوئی چیز نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور دارمی نے ف درہمیں چاندی کی ہوتی ہیں اور دینار سونے کے
اور اس سے معلوم ہوا کہ اگر ایک چیز بدلے روپوں کے بیچے اور اُنکے بدلے اشرفیاں لیوے یا بدلے اشرفیوں کے لے اور اُن کے بدلے روپے دیدے
تو درست ہے اور نرخ اُس دن کی جو قید لگائی بنا بر استحباب کے ہے والا جس نرخ سے چاہے لے جائز ہے اور درمیان تمہارے ہو کوئی چیز یعنے
قبض نہ کیا ہو مبیع یا مول کو یا دونوں کو یعنے یہ بدل کرنا دینار و درہم کا آپسمیں بایں شرط جائز ہے کہ بیچ مجلس کے قبض آپسمیں کریں تا بیع نقد کی ساتھ
نسیہ کے یعنے وعدے کے لازم نہ آوے اور ربوا نہو منقول ہے کہ حضرت شیخ علی متقی رح مکہ معظمہ میں جب خادم کو بازار میں بھیجتے تو نصیحت کردیتے کہ ہوشیار رہنا
معاملہ دست بدست کرنا آپس کے قبض کرنیمیں فرق درمیان میں نہ واقع ہو اور کہا ابن ہمام نے کہ درہمیں متعین نہیں ہوتیں یہانتک کہ اگر دکھاوے بیچنے والیکو
ایک درہم کہ بدلے اُسکے یہ چیز لیتا ہوں پس بیچی سنے وہ چیز پھر وہ تو نہ دے اور دے اُسکو اور درہم جائز ہے جبکہ ہوں دونوں مالیت میں یکساں ف ح ع وَعَنِ
الْعَدَّاءِ بْنِ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ اَخْرَجَ کِتَابًا هٰذَا مَا اشْتَرَی الْعَدَّاءُ ابْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰی
مِنْهُ عَبْدًا اَوْ اَمَةً لَا دَاءَ وَلَا غَائِلَةَ وَلَا خِبْثَةَ بَیْعَ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے عداء ابن خالد بن ہوذہ سے
کہ نکالا ایک خط کہ اُسمیں لکھا تھا کہ یہ خط خریدنے عداء ابن خالد بن ہوذہ کا ہے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے خریدا اُن سے غلام یا لونڈی نہیں
بیماری اور نہیں بدی اور نہیں بُرائی اُسمیں خریدا مانند خریدنے مسلمان کے مسلمان سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف یا لونڈی
یا شک راوی ہے کہ کسی راوی کو شک ہوا ہے کہ غلام لکھا تھا یا لونڈی اور نہیں بیماری مراد بیماری سے یہاں جنون و جذام اور کوڑھ اور مانند اُنکے کے ہے اور مراد بدی سے
وہ عیب ہے کہ موجب ہلاک مال مشتری کا ہو مانند ہونے غلام کے چور یا بھگوڑا اور نہیں بُرائی یعنے اُسکی اصل میں کہ پیدا ہوں اُس سے افعال و اخلاق
بُرے مانند ہونے اُسکے کے ولد الزنا یا فاسق یا جواری یا جھوٹا اور خریدا آخر یہ اشارہ ہے ساتھ رعایت خیرخواہی اور حقوق اسلام کے اس بیع میں طرفین سے
حاصل یہ کہ غلام اچھا ہے عیب دار نہیں اور اس بیع میں طرفین سے دغا اور فریب نہیں اور یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتا میں اسکو مگر حدیث عباد بن لیث سے
اور عباد ضعیف ہے اور کچھ نہیں اور لکھا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بعد از ہجرت کے بیع نہیں واقع ہوئی مگر نادر اور پہلے ہجرت سے بیع اور شرا
دونوں ہوئی ہیں اور بخاری میں یہ حدیث یوں ہے هٰذَا مَا اشْتَرٰی مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَدَّاءِ بْنِ خَالِدٍ پس اس سے معلوم ہوا کہ مول لینے
والے حضرت تھے اور بیچنے والے عداء اور اس حدیث سے عکس اسکا معلوم ہوا ف ح ع ح وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ
حِلْسًا وَقَدَحًا فَقَالَ مَنْ یَشْتَرِیْ هٰذَا الْحِلْسَ وَالْقَدَحَ فَقَالَ رَجُلٌ اَخَذْتُهُمَا بِدِرْهَمٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّزِیْدُ عَلٰی
دِرْهَمٍ فَاَعْطَاهُ رَجُلٌ دِرْهَمَیْنِ فَبَاعَهُمَا مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے انسؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے بیچا ٹاٹ اور پیالہ یعنے ارادہ کیا اُنکے بیچنے کا پس فرمایا کون خریدتا ہے اس ٹاٹ اور پیالے کو پس کہا ایک شخص نے لیتا ہوں میں ان
دونوں کو ایک درہم کو پھر فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کون ہے کہ زیادہ دے ایک درہم پر پس دیں اُنکو ایک شخص نے دو درہمیں پس بیچا اُن دونوں

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

چیزون کو حضرت نے اُس شخص کے ہاتھ نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف قصہ اس بیچنے کا یہ ہے کہ ایک شخص نے مانگا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کچھ پس فرمایا حضرت نے اُسکو کیا ہے تیرے پاس کچھ کہا اُسنے کہ نہین ہے میرے پاس مگر ٹاٹ اور ایک پیالہ پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بیچ اُن دونون کو اور کھا مول اُنکا پھر جبکہ نہو تیرے پاس کچھ پس مانگ صدقہ پس وہ لے آیا اور حضرت نے اُنکو بیچ دیا جسطرح کہ ذکر کیا گیا اور اسطرح کے بیچنے کو عربی مین بیع من یزید اور حراج کہتے ہین یہ بیع شرع مین درست ہے اور یہ جو آیا ہے کہ ایک کے چکانے پر دوسرا نہ چکاوے تو وہ اُس صورت مین کہ بیچنے والا اور لینے والا ایک مول پر راضی ہوگئے ہون تو اور کو نہ چاہیے کہ اُسکو چکاوے اور اسمین وہ بات نہین ہے بلکہ بیچنے والیکو منظور یہی ہوتا ہے کہ جو زیادہ مول دیگا اُسکو دونگا اور اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ معاطات یعنے دینا بائع کا چیز کو اور دینا مشتری کا قیمت کو کافی ہے بیع مین اگرچہ مُنہ سے کچھ نہ کہین بیع

الفصل الثالث فصل تیسری

عن واثلة بن الاسقع قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من باع عيبا لم يُنبّه لم يزل في مقت الله او لم تزل الملٰئكة تلعنه رواه ابن ماجة اور روایت ہے واثلہ بن اسقع سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ بیچے عیب دار چیز کہ نہ خبردار کیا یعنے اُسکے عیب پر ہمیشہ رہتا ہے بیچ غضب آلہی کے یا فرمایا ہمیشہ فرشتے لعنت کرتے ہین اُسکو نقل کی یہ ابن ماجہ نے

باب یہ باب ہے متعلق پہلے باب کے

الفصل الاول فصل پہلی

عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ابتاع نخلا بعد ان تؤبر فثمرتها للبائع الا ان يشترط المبتاع ومن ابتاع عبدا وله مال فماله للبائع الا ان يشترط المبتاع رواه مسلم وروى البخاري المعنى الاول وحده روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص خریدے درخت کھجور کا بعد تابیر کے پس میوہ اُسکا واسطے بیچنے والے کے ہے مگر یہ کہ شرط کرے خریدنے والا اور جو شخص کہ خریدے غلام اور واسطے اُسکے ہو مال پس مال اُسکا واسطے بیچنے والے کے ہے مگر یہ کہ شرط کرے خریدنے والا نقل کی یہ مسلم نے اور روایت کیا بخاری نے پہلا جملہ فقط یعنے من ابتاع نخلا الخ

ف تابیر اسکو کہتے ہین کہ رکھتے ہین پھول نر کھجور کے درخت کا بیچ پھول مادہ درخت کھجور کے اور اس سبب سے میوہ زیادہ ہوتا ہے حکم آلہی سے پس فرمایا کہ جو کوئی بعد تابیر کے درخت کھجور کا مول لے اور اسمین میوہ لگا ہو تو پھل اُسکا بیچنے والے ہی کا ہوتا ہے مگر جس صورت مین کہ مول لینے والا شرط کرے یعنے کہے کہ لیا مین نے درخت کھجور کا ساتھ اس پھل کے تو مول لینے والے کا ہوتا ہے اور یہی حکم بغیر تابیر کے ہوئیگا ہمارے نزدیک اور کہا مالکؒ اور شافعیؒ اور احمدؒ نے کہ بغیر تابیر کیے ہوے کا ہوتا ہے پھل مول لینے والے کا مگر یہ کہ شرط کرے بیچنے والا اپنے لیے تو اُسکا ہوتا ہے اور جو کوئی غلام اور اُسکے لیے مال ہو یعنے بحسب ظاہر کے کہ اُسکے ہاتھ مین ہے والا غلام مالک مال کا نہین ہوتا پس وہ مال بائع کا ہے مگر جس صورت مین کہ شرط کرے مول لینے والا تو اُسکا ہوتا ہے اور اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ کپڑے غلام کے کہ پہنے ہوے ہو نہین داخل ہوتے بیع مین مگر جبکہ شرط کرے لینے والا اور بعضے ہمارے عالمون نے کہا ہے کہ داخل ہوتے ہین اور بعضون نے کہا کہ کپڑا بقدر ستر ڈھکنے کے داخل ہے اور زیادہ نہین اور صحیح تر یہی ہے کہ نہین داخل ہوتا کچھ بموجب ظاہر حدیث کے بیع شرح

وعن جابر انه كان يسير على جمل له قد اعيى فمر النبي صلى الله عليه وسلم فضربه فسار سيرا ليس يسير مثله ثم قال بعنيه بوقية قال فبعته فاستثنيت حملانه الى اهلي فلما قدمت المدينة اتيته بالجمل ونقدني ثمنه وفي رواية فاعطاني ثمنه ورده علي متفق عليه وفي رواية للبخاري انه قال لبلال اقضه وزده فاعطاه وزاده قيراطا اور روایت ہے جابرؓ سے یہ کہ وہ تھے چلتے اپنے اونٹ پر کہ تحقیق تھک گیا تھا یعنے ایک سفر مین کہ مدینے کو آتے تھے پھر گذرے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم جابرؓ پر پس مارا حضرت نے اونٹ کو یعنے لکڑی سے یا کوڑے سے کہ دست مبارک مین تھا پس چلا چلنا کہ نہین چلتا تھا مانند اُسکے یعنے دست مبارک کی برکت سے ایسا تیز رفتار ہوگیا کہ پہلے ویسا نہ تھا پھر فرمایا حضرت نے کہ بیچ میرے ہاتھ اسکو ساتھ وقیہ کے کہا جابرؓ نے پس بیچا مین نے اس اونٹ کو

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اور استثنا کی مین نے سواری اُسکی اپنے گھر تک پس جب آیا مین مدینے مین لایا مین حضرت کے پاس اونٹ اور دیا مجکو مول اُسکا اور ایک روایت مین ہے کہ پس دیا مجکو مول اُسکا اور پھیر دیا اونٹ مجھپر یعنے مول بھی دیا اور اونٹ بھی عطا کیا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت بخاری کی مین یہ ہے کہ فرمایا حضرت نے بلال رض کو کہ دے جابر کو مول اونٹ کا اور زیادہ دے کچھ پس دیا بلال رض نے اُنکو اور زیادہ دی اُنکو ایک قیراط کہ نام چھٹے حصے درہم کا ہے **ف** وقیہ کہ اُسکو اوقیہ بھی کہتے ہین چالیس درہم کا ہوتا ہے اور استثنا کی مین نے الخ یعنے شرط کری مین نے کہ مدینے تک اس اونٹ پر سوار چلونگا یا اسباب لادونگا پس ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے بیچنا جانور کا ساتھ شرط کرنے بائع کے سواری اُسکی کو اپنے لیے ایک مدت تک چنانچہ امام احمد کا مذہب یہی ہے اور امام مالک رح کے نزدیک جائز ہے کرنا شرط کا اگر مسافت نزدیک ہو چنانچہ یہان ایسا ہی تھا اور امام ابو حنیفہ اور امام شافعی جائز نہین رکھتے ہین بیع کرنی ساتھ اُس شرط کے کہ اُسمین نفع بیچنے والے کا یا مول لینے والے کا ہو خواہ مسافت قریب ہو یا بعید دلیل اُنکی وہ حدیث ہے کہ منع کیا حضرت نے بیع اور شرط سے اور اس حدیث کا وہ یہ جواب دیتے ہین کہ یہ بات خاص جابر ہی کیلیے جائز ہوئی اور کو نہین جائز یا یہ کہ یہ شرط بعد ہونے بیع کے ہوئی ہو ؛

ح ع **وعن** عائشة رض قالت جاءت بريرة فقالت اني كاتبت على تسع اواق في كل عام وقية فاعينيني فقالت عائشة ان احب اهلك ان اعدها لهم عدة واحدة واعتقك فعلت ويكون ولاءك لي فذهبت الى اهلها فابوا الا ان يكون الولاء لهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم خذيها واعتقيها ثم قام رسول الله صلى الله عليه وسلم في الناس فحمد الله واثنى عليه ثم قال اما بعد فما بال رجال يشترطون شروطا ليست في كتاب الله ما كان من شرط ليس في كتاب الله فهو باطل وان كان مائة شرط فقضاء الله احق و شرط الله اوثق وانما الولاء لمن اعتق متفق عليه اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا آئی بریرہ اور کہا کہ مکاتبت کی تھی مین نے نو اوقیہ پر کہ ہر سال مین ایک اوقیہ دونگی پس مدد کر میری پھر کہا حضرت عائشہ رض نے بریرہ کو اگر چاہین مالک تیرے یہ کہ دون مین اوقیے اُنکو ایک مرتبہ سب کے سب اور آزاد کر دون مین تجکو تو کر دونگی اور ہو حق ولا تیری کا مجکو پس گئی بریرہ طرف مالکون اپنے کے پس نہ مانا اُنھون نے اور کہا کہ نہین بیچنے کے ہم مگر اسطرح سے کہ ہو حق ولا کا ہمارے لیے پھر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عائشہ صدیقہ رض کو کہ لے اُسکو اور آزاد کر اُسکو یعنے اور ولا تجکو پہنچیگی پھر خطبہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگون مین پس حمد کی اللہ کی اور تعریف کی اُسکی پھر فرمایا پیچھے اسکے کیا حال ہے اُن لوگون کا کہ کرتے ہین شرطین کہ نہین وہ کتاب اللہ مین یعنے نامشروع ہین جو شرط کہ نہین کتاب اللہ مین پس وہ باطل ہے اگرچہ ہون سو شرطین یعنے اگر شرط کرے سو بار پس حکم اللہ تعالے کا لائق تر ہے کہ عمل کیا جاوے اُسپر اور شرط اللہ کی مضبوط تر ہے اور سوا اسکے نہین کہ ولا واسطے اُسکے ہے کہ آزاد کرے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بریرہ حضرت عائشہ رض کی لونڈی کا نام ہے پہلے وہ ایک یہودی کی لونڈی تھین اُنھون نے کتابت کی اپنے مالکون سے اور کتابت اُسکو کہتے ہین کہ مالک آزاد کرے بردے کو اس شرط پر کہ اسقدر روپیہ مجکو ادا کرنا اور وہ قبول کرے پھر اگر اُسنے ادا کیا وہ آزاد ہوا اور نہین تو ویسا ہی اُسکی ملک مین ہے پس وہ حضرت عائشہ رض پاس آئین اور کہا کہ مین نے کتابت کی ہے نو اوقیہ پر کہ ہر سال ایک وقیہ دیا کرونگی اور اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے پس میری مدد کرو یعنے کچھ دو کہ مین اپنے بدلے کتابت مین ادا کرون حضرت عائشہ رض نے کہا کہ تیرے مالک اگر چاہین یہ کہ نو اوقیہ یکمشت دون یعنے تیری قیمت مین اور خرید لون تجکو اور آزاد کر دون تو کر دون لیکن بیچنا مکاتب کا بیچ صورت عاجز ہونے اُسکے کے ادا کرنے بدلے کتابت سے جائز ہے اور ولا کہتے ہین حق آزادی کو کہ کوئی شخص اپنے غلام کو آزاد کرے اور غلام آزاد مر جاوے اور مال چھوڑ جاوے اور اُسکا کوئی عصبہ سے نہو تو آزاد کرنیوالے کو مال اُسکا پہونچیگا پس بریرہ کے مالکون نے چاہا کہ عائشہ رض لین بریرہ کو تو ولا اُسکا ہمارے لیے ہو یہ شرط کرنی اُنکی نادانی تھی اور نامشروع کہ عائشہ رض آزاد کرین اور ولا اُنکے لیے ہو ولا اُسکے لیے ہوتا ہے کہ جو آزاد کرے پس یہ بات حضرت عائشہ رض نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی اُسپر حضرت خفا ہوئے اور کلام مذکور فرمایا ؛ ح **وعن** ابن عمر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

عن بیع الولاء وعن ہبتہٖ متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچنے ولاء کے سے اور ہبہ کرنے اسکے سے نقل کی یہ بخاری ومسلم نے ف یعنے ایک شخص نے غلام اپنا آزاد کیا اور حق ولاء اسکے لیے ثابت ہوا اب چاہے کہ اس حق کو کسی کے ہاتھ بیچے یا بخشے تو درست نہین اسلیے کہ ولاء مال نہین ہے کہ اسکو بیچے یا بخشے سب علما کا مذہب یہی ہے **الفصل الثانی** فصل دوسری

عن مخلد بن خفاف قال ابتعت غلامًا فاستغللتہٗ ثم ظہرت منہ علی عیب فخاصمت فیہ الی عمر بن عبد العزیز فقضی لی بردہٖ وقضی علیّ بردّ غلتہٖ فاتیت عروۃ فاخبرتہٗ فقال اروح الیہ العشیۃ فاخبرہٗ ان عائشۃ اخبرتنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی فی مثل ہذا ان الخراج بالضمان فراح الیہ عروۃ فقضی لی ان اٰخذ الخراج من الذی قضی بہٖ علیّ لہٗ رواہ فی شرح السنۃ روایت ہے مخلد بن خفاف سے کہ کہا خریدا مین نے ایک غلام پس لی مین نے کمائی اسکی پھر مطلع ہوا مین اس کے عیب پر یعنے عیب قدیم پر پس جھگڑا لیگیا مین اس غلام کے مقدمے مین طرف عمر بن عبد العزیزؓ کے کہ خلیفہ تھے پس حکم کیا واسطے میرے ساتھ پھیر دینے غلام کے اور حکم کیا مجھپر ساتھ پھیر دینے کمائی اسکی کے پس آیا مین عروہ بن زبیر کے پاس کہ کبار تابعین اور فقہاء سبعہ سے تھے اور خبر دی مین نے انکو یعنے عمر بن عبد العزیزؒ کے اس حکم کرنے کی پس کہا عروہ نے جاؤنگا مین طرف عمر بن عبد العزیزؒ کے آخر روز یا وقت شام کے اور خبر دونگا مین انکو یہ کہ حضرت عائشہؓ نے خبر دی مجھکو یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا بیچ مانند اس قصے کے یہ کہ منفعت بدلے ضمان یعنے تاوان بھرنے کے پس گئے طرف عمر بن عبد العزیزؒ کے عروہ پس حکم کیا عمر بن عبد العزیزؒ نے واسطے میرے یہ کہ لون مین کمائی غلام کی اس شخص سے کہ حکم کیا تھا ساتھ اسکے مجھپر واسطے اسکے نقل کی یہ شرح السنہ مین ف بدلے ضمان بھرنیکے یعنے اگر غلام اس حالت مین مرجاتا یا ناقص ہوجاتا تو مول لینے والے کا نقصان ہوتا بیچنے والے پر کچھ نہ تھا پس اگر منفعت حاصل ہو تو وہ بھی مول لینے والے کی ہے مولانا من المرقاۃ **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اختلف البیعان فالقول قول البائع والمبتاع بالخیار رواہ الترمذی وفی روایۃ ابن ماجۃ والدارمی قال البیعان اذا اختلفا والمبیع قائم بعینہٖ لیس بینہما بینۃ فالقول ما قال البائع او یترادّان البیع اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ اختلاف کرین بائع اور مشتری پس قول قول بیچنے والے کا ہے اور لینے والا مختار ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور بیچ روایت ابن ماجہ اور دارمی کے یون ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے بیچنے والا اور لینے والا جسوقت کہ اختلاف کرین اور وہ چیز کہ بکی ہے قائم ہو جون کی تون اور نہ ہو درمیان ان دونون کے شاہد پس قول وہ ہے کہ کہا بیچنے والے نے یا پھیر دین دونون بیع کو ف جسوقت کہ اختلاف کرین بائع اور مشتری یعنے قدر مول مین یا شروط خیار مین یا مدت مین یا سواے انکے اور شروط مین تو قول قول بیچنے والے کا ہے یعنے ساتھ قسم کے کہ قسم دیجاوے کہ تو نے نہین بیچا ہے اتنے اتنے کو اور مول لینے والا اختیار رکھتا ہے اگر چاہے راضی ہو ساتھ اس چیز کے کہ قسم کھائی ہے اسپر بائع نے اور اگر چاہے قسم کھائے کہ مین نے نہین خریدی ہے مگر اتنے کو پھر اگر دونون نے قسم کھائی پس اگر راضی ہوا ایک انمین سے ساتھ قول دوسرے کے نبھا اور اگر راضی نہو فسخ کرے قاضی عقد کو خواہ مبیع قائم ہو یا نہ قائم ہو یہ مذہب شافعیؒ کا ہے اور نزدیک ابی حنیفہؒ اور مالکؒ کے نہ قسم کھاوین دونون وقت ہلاک ہونے مبیع کے بلکہ قول اس صورت مین قول مشتری کا ہے ساتھ قسم کے اور روایت المبیع قائم مؤید ہے ان دونون کے مذہب کی اور قول وہ ہے کہ کہا بیچنے والے نے یعنے جس صورت مین کہ مبیع قائم ہو تو بیچنے والے کو قسم دیجاوے پس جب قسم کھاوے وہ تو لینے والے کو اختیار ہوگا جیسے کہ اوپر گذرا یا دونون رد کرین بیع کو اور اگر نہ ہو مبیع قائم وقت نزاع کے تو قول قول مشتری کا ہے ساتھ قسم کے اور نہ قسم دیجاوے بیچنے والے کو یہ مذہب ابو حنیفہؒ اور مالکؒ کا ہی ذکرہ المظہر شرح ÷ یہ مسئلہ یہان مجمل لکھا گیا ہے ہدایہ مین مفصل ہے جسکو تفصیل اسکی دیکھنی منظور ہو ہدایہ مین دیکھے **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اقال مسلمًا اقالہ اللہ عثرتہٗ یوم القیٰمۃ رواہ ابو داؤد

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

وَابْنُ مَاجَةَ وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ بِلَفْظِ الْمَصَابِیْحِ عَنْ شُرَیْحِ الشَّامِیِّ مُرْسَلًا اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پھیر دے بیع مسلمان کو بخشیگا اُس سے اللہ تعالےٰ گناہ اُسکے دن قیامت کے نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے اور شرح السنہ مین یہ حدیث مذکور ہے ساتھ اُن الفاظ کے کہ مصابیح مین ہے شریح شامی سے بطریق ارسال کے **ف** شرح السنہ مین لکھا ہے کہ اقالہ بیع مین اور سلم مین جائز ہے پہلے قبض کرنیکے اور بعد اسکے اور اقالہ کہتے ہین فسخ کرنے بیع کو اور ابن ماجہ نے یعنے دونون نے متصل روایت کی ہے یا اور اسیطرح حاکم نے ابی ہریرہؓ سے اور مصابیح مین یہ حدیث یون ہے مَنْ اَقَالَ اَخَاہُ الْمُسْلِمَ صَفْقَۃً کَرِھَھَا اَقَالَ اللّٰہُ عَثْرَتَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اور بطریق ارسال کے یہ اعتراض کیا مصنف نے بغوی پر کہ اُسنے ترک کیا اولی کو کہ ذکر کی منفصل ورنہ ذکر کی متصل

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰی رَجُلٌ مِّمَّنْ کَانَ قَبْلَکُمْ عَقَارًا مِّنْ رَّجُلٍ فَوَجَدَ الَّذِی اشْتَرَی الْعَقَارَ فِیْ عَقَارِہٖ جَرَّۃً فِیْھَا ذَھَبٌ فَقَالَ لَہُ الَّذِی اشْتَرَی الْعَقَارَ خُذْ ذَھَبَکَ عَنِّیْ اِنَّمَا اشْتَرَیْتُ الْعَقَارَ وَلَمْ اَبْتَعْ مِنْکَ الذَّھَبَ فَقَالَ بَائِعُ الْاَرْضِ اِنَّمَا بِعْتُکَ الْاَرْضَ وَمَا فِیْھَا فَتَحَاکَمَا اِلٰی رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِیْ تَحَاکَمَا اِلَیْہِ اَلَکُمَا وَلَدٌ فَقَالَ اَحَدُھُمَا لِیْ غُلَامٌ وَقَالَ الْاٰخَرُ لِیْ جَارِیَۃٌ فَقَالَ اَنْکِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِیَۃَ وَاَنْفِقُوْا عَلَیْھِمَا مِنْہُ وَتَصَدَّقُوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خریدی ایک شخص نے اُن لوگون مین سے کہ تھے پہلے تم سے زمین ایک شخص سے پس پائی اُس شخص نے کہ خریدی تھی زمین بیچ زمین اپنی کے ایک ٹھلیا کہ اُسمین تھا سونا پس کہا بیچنے والیکو اُس شخص نے کہ لی تھی زمین لے سونا اپنا مجھ سے نہین خریدی مین نے مگر زمین اور نہین خریدا مین نے تجھ سے سونا پس کہا بیچنے والے زمین کے نے کہ نہین بیچی مین نے تیرے ہاتھ مگر زمین اور جو چیز اُسمین ہے پس قصہ لیگئے دونون طرف ایک شخص کے پس کہا اُس شخص نے کہ قصہ لیگئے تھے طرف اُسکے کیا ہے تم دونون کے اولاد پس کہا ایک نے اُنمین سے کہ میرے یہان لڑکا ہے اور کہا دوسرے نے کہ میرے یہان لڑکی ہے پھر کہا اُس شخص نے کہ نکاح کر دو اُس لڑکے کا لڑکی سے اور خرچ کر دو اُنپر اُس سونے سے اور اللہ دو یعنے جو نچ رہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا ہے بعضون نے کہ وہ فیصلہ کرنے والے حضرت داؤد تھے اور کہا نووی نے کہ اس حدیث مین دلیل ہے اوپر فضیلت صلح کروانے کے درمیان بیچنے والے اور لینے والے کے اور قاضی کو مستحب ہے صلح کروانی دو شخصون مین جیسے کہ مستحب ہے غیر اُسکے کو

بَابُ السَّلَمِ وَالرَّھْنِ

باب ہے بیچ بیان بیع سلم کے اور گروی کے **ف** سلم نام ہے بیع کا بالفعل مول روپیہ یا اشرفی دے اور بیع یعنے ایک جنس ٹھہرا لے کہ اتنی مدت مین لونگا ایک مہینے مین یا دو مہینے مین مثلاً سو روپے ایک شخص کو دے اور اُس سے ٹھہرا لیا کہ دو مہینے مین گیہون سو من اس قسم کے تجھ سے لینگے اسکو عربی مین بیع سلم کہتے ہین اور کبھی سلف بھی کہتے ہین اور ہندی مین بدنی بھی کہتے ہین جو اسکی سب شرطین پائی جاوین تو یہ بیع درست ہے اور سب شرطین اسکی سولہ ہین چھ راس المال مین اور دس مسلم فیہ مین چھ شرطین راس المال مین یہ ہین بیان کرنا جنس کا کہ یہ درہم ہین یا دینار ہین یا روپے ہین یا اشرفیان ہین اور بیان کرنا نوع کا کہ یہ بخاری روپے یا درہم یا دینار ہین یا سمرقندی یا کلدار یا خالی یا ڈاک کے اور بیان کرنا صفت کا کہ روپے کھرے ہین یا کھوٹے اور معلوم کروا دینا قدر راس المال کا مثلاً یہ سو ہین یا دو سو ہین اور روپے اشرفی نقد دینا وعدہ پر نہ رکھنا اور قبض کرنا اُسی مجلس مین یعنے مجلس عقد کی مین اور دس شرطین مسلم فیہ مین یہ ہین بیان کرنا جنس مسلم فیہ کا مثلاً گیہون ہین یا جو ہین یا چنے ہین اور بیان کرنا نوع کا کہ کھادر کے ہین یا ناگر کے اور بیان کرنا صفت کا کہ اچھے ہین یا برے اور جتانا مسلم فیہ کی قدر کا مثلاً دس سیر ہے یا دس من ہے اور مسلم فیہ اُس قسم سے ہو کہ متعین ہو جاتی ہے تعین کیے سے پس نہین درست سلم روپے اور اشرفی مین اور بیان کرنا مدت کا کہ اتنی مدت مین لینگے دو مہینے مین یا چار مہینے مین اور ادنی درجہ مدت کا ایک مہینہ ہے اور نہ موقوف ہو وہ چیز عالم مین سے یعنے جسوقت سے عقد کی ہے اُسوقت سے لیتے وقت تک وہ چیز موجود ہو اگر اس عرصہ مین نہ ہو پیدا تو اُسمین سلم نہین درست اور نہ ہووے عقد بیع سلم کا بدون خیار کے یعنے شرط کرنا خیار کا اُسمین نہین چاہیے اور بیان کرنا مکان کا کہ اسجگہ مسلم فیہ مین دونگا اگر ہو مسلم فیہ مین بوجھ اور ہونا مسلم فیہ کا

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

مضبوط یعنے بیان کرنے جنس اور نوع اور صفت کے سے وہ چیز معلوم ہوئے پس جو چیز ایسی ہو کہ بیان کرنے جنس اور نوع اور صفت کے سے معلوم و متعین نہو مانند حیوان اور بعض اقسام کپڑے وغیرہ کے اسمین سلم نہین درست اور باقی تفصیل اسکی فقہ مین دیکھنی چاہیے ؛ مولانا **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ وَھُمْ یُسْلِفُوْنَ فِی الثِّمَارِ السَّنَۃَ وَالسَّنَتَیْنِ وَالثَّلٰثَ فَقَالَ مَنْ اَسْلَفَ فِیْ شَیْءٍ فَلْیُسْلِفْ فِیْ کَیْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّوَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ اِلٰی اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا تشریف لائے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم یعنے مکے سے ہجرت کر کے مدینے مین اور مدینے کے لوگ بیع سلم کرتے تھے میوہ مین ایک سال تک اور دو سال تک اور تین سال تک یعنے زر دیتے تھے اور شرط کرتے تھے کہ بعد ایک سال یا دو سال یا تین سال کے میوہ پہونچا دینا پس فرمایا حضرتؐ نے کہ جو شخص بیع سلم کرے کسی چیز مین پس چاہیے کہ سلم کرے کیل معلوم مین یعنے مثلاً دس کیل یا بیس کیل اور وزن معلوم مین مدت معلوم تک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** وزن معلوم مین یعنے جو کوئی بیع سلم کرے اُس چیز مین کہ بیچی جاتی ہے تُل کر جیسے زعفران وغیرہ تو سلم کرے وزن معلوم مین مثلاً چار تولے یا پانچ تولے اور مدت معلوم تک جیسے ایک مہینا یا ایک برس اور مانند اسکے کے اور ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہے اسپر کہ مدت معلوم کا ہونا اسمین شرط ہے اور یہی مذہب ہے ابو حنیفہؒ اور مالکؒ اور احمدؒ کا اور امام شافعیؒ کے نزدیک مدت معلوم کا ہونا اسمین شرط نہین ؛ح **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتِ اشْتَرٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَعَامًا مِّنْ یَّھُوْدِیٍّ اِلٰی اَجَلٍ وَّرَھَنَہٗ دِرْعًا لَّہٗ مِنْ حَدِیْدٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا خریدا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کچھ غلہ ایک یہودی سے بوعدہ ایک مدت معلوم کے اور گرو رکھی اُسکے پاس اپنی زرہ لوہے کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے کچھ مول لینا بنسیہ یعنے بوعدہ اور جائز ہے کچھ گرو رکھنا بدلے دین کے اور جائز ہے گرو رکھنا حضر مین یعنے شہر مین اگرچہ کتاب اللہ مین قید سفر کی ہے یعنے اس آیت مین وَاِنْ کُنْتُمْ عَلٰی سَفَرٍ فَرِھَانٌ مَّقْبُوْضَۃٌ قید سفر کی اسمین اتفاقی ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جائز ہے معاملہ کرنا ساتھ اہل ذمہ کے اسلیے اجماع ہے مسلمانون کا اسپر کہ جائز ہے معاملہ کرنا اہل ذمہ سے اور اور کفار سے جبکہ نہ ثابت ہو حرام ہونا اُس مال کا کہ اُن پاس ہے لیکن نہین جائز ہے مسلمان کو بیچنا ہتھیار کا اور اور اسباب لڑائی کا حربیون کے ہاتھ اور نہین جائز مطلق کفار کے ہاتھ بیچنا اُس چیز کا کہ باعث تقویت اُنکے دین کی ہے اور نہین جائز بیچنا مصحف مجید کا اور غلام مسلمانون کا اُنکے ہاتھ اور کہا نووی نے کہ اسمین بیان ہے اسکا کہ حضرتؐ دنیا مین قلت مال کی رکھتے تھے اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے گرو کرنا اسباب لڑائی کا اہل ذمہ کے پاس اور حضرتؐ نے جو معاملہ گرو کا یہودی سے کیا اور صحابہ سے نہ کیا تو کہا ہے بعضون نے مگر شاید یہ بیان جواز کیلیے کیا اور بعضون نے کہا کہ اسلیے کیا کہ وہان غلہ زیادہ حاجت سے کسی پاس نہ تھا سوائے یہود کے ؛ح **وَعَنْھَا** قَالَتْ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُہٗ مَرْھُوْنَۃٌ عِنْدَ یَھُوْدِیٍّ بِثَلٰثِیْنَ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا وفات کیے گئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اس حالت مین کہ زرہ اُنکی گرو تھی نزدیک یہودی کے بدلے تیس جو کے جو سیری نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلظَّھْرُ یُرْکَبُ بِنَفَقَتِہٖ اِذَا کَانَ مَرْھُوْنًا وَّلَبَنُ الدَّرِّ یُشْرَبُ بِنَفَقَتِہٖ اِذَا کَانَ مَرْھُوْنًا وَّعَلَی الَّذِیْ یَرْکَبُ وَیَشْرَبُ النَّفَقَۃُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جانور سواری کا سواری کیا جاوے بدلے خرچ کرنے اُسکے کے جسوقت کہ ہو وہ گرو اور دودھ جانور شیردار کا پیا جاوے بدلے خرچ کرنے اُسکے کے جسوقت کہ ہو وہ گرو اور جو سواری کرے اور دودھ پیوے اُسپر ہے خرچ نقل کی یہ بخاری نے **ف** ملا علیؒ نے اول جملہ حدیث کے تحت یہ لکھا ہے کہ یعنے جائز ہے گرو کرنے والیکو سوار ہونا اور اسباب لاد دینا اُس جانور پر کہ گرو کیا ہے بسبب اسکے کہ اسپر ہے دانا گھاس اُسکا اور یہی مذہب ہے ابو حنیفہؒ اور شافعیؒ کا انتہے اور حضرت شیخؒ نے اخیر جملے کے تحت یہ لکھا ہے یعنے جو کوئی سوار ہوتا ہے اور دودھ پیتا ہے اُسپر نفقہ ہے اہن ہو یا مرتہن

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

یعنے اگر مرتہن گرو کے جانور کو دانہ گھاس دیتا ہے اور سوار ہوا اور دودھ پیوے اور اگر راہن دانہ گھاس دے اُسکو جائز ہے سوار ہونا اور دودھ پینا پس یہ حدیث
دلالت کرتی ہے اسپر کہ جائز ہی مرتہن کو نفع اُٹھانا ساتھ گرو کے اور خرچ کرنا اُسپر اور جمہور علما برخلاف اسکے ہین اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ نہین جائز ہے مرتہن کو کہ نفع لے
ساتھ رہن کے اور نفقہ رہن کا راہن پر ہے اسلیے کہ جو قرض حاصل کرے نفع کو حرام ہے اور لکھا ہے علما نے کہ یہ حدیث منسوخ ہی ساتھ حدیث آیندہ کے **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ**
فصل دوسری **عَنْ** سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَغْلَقُ الرَّھْنُ الرَّھْنَ مِنْ صَاحِبِہِ الَّذِیْ رَھَنَہٗ لَہٗ غُنْمُہٗ وَ
عَلَیْہِ غُرْمُہٗ رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ مُرْسَلًا وَرُوِیَ مِثْلُہٗ اَوْمِثْلُ مَعْنَاہُ لَا یُخَالِفُہٗ عَنْہُ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ مُتَّصِلًا روایت ہے سعید بن مسیب سے یہ کہ رسول خدا صلعم نے
فرمایا نہین منع کرتا گرو رکھنا چیز گرو رکھی ہوئی کو مالک اُسکے سے کہ جسنے گروی رکھا ہے اُسکو یعنے گروی رکھنے سے وہ چیز اُسکی ملک سے نہین نکلجاتی اُسکے لیے ہی فائدہ
اور زیادتی اُسکی اور اسپر ہے تاوان اُسکا نقل کی یہ شافعیؒ نے بطریق ارسال کے اور روایت کیگئی مثل اس حدیث کے یعنے موافق اسکے لفظاً اور معنوًا یا
مثل معنے اُسکے کے یعنے موافق معنوی مین اور مخالف لفظوں مین کہ مخالف نہین ہے اسکے معنون مین سعید بن مسیب سے کہ اُنھون نے روایت کی ابی ہریرہؓ سے بطریق
اتصال کے **ف** فائدہ اسکا الخ یعنے گروی چیز کا کرایہ لینا یا گروی کے جانور پر سوار ہونا اور زیادتی اُسکی یعنے اگر بچے وغیرہ ہون گروی کی چیز کے
تو حق راہن ہی کا ہے اور اگر ہلاک ہو مرتہن کے ہاتھ مین تو تاوان راہن ہی پر ہے یعنے نقصان راہن کا ہوا مرتہن کے حق مین سے کچھ ساقط نہین ہوئیگا
راہن کو سب قرض دینا آویگا اور بعضے نسخون مین لفظ روی کا ساتھ صیغہ معروف کے بھی آیا ہے اس صورت مین فاعل شافعی ہوگا اور لفظ مثلہ اور مثل منصوب
ہی ہونگے **ع** **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمِکْیَالُ مِکْیَالُ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ وَالْمِیْزَانُ مِیْزَانُ اَھْلِ مَکَّۃَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ
وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیمانہ پیمانہ اہل مدینے کا ہے اور تول تول اہل مکے کی نقل کی یہ ابوداؤد اور
نسائی نے **ف** یعنے حقوق شرعیہ مین مانند زکوٰۃ اور مانند اسکے کے اعتبار مدینے والونکے پیمانون کا ہے اور مکے والون کی تول کا بیان اس اجمال کا
یہ کہ نہین واجب ہوتی زکوٰۃ درہمون مین جبتک کہ نہو دوسو درہم موافق تول مکے کے اور صدقۃ الفطر مین اور اور صدقات واجبہ مین صاع معتبر ہے
اہل مدینے کا اسلیے کہ مدینے والے اہل زراعت ہین وہ خوب جانتے ہین احوال پیمانون کا اور مکے والے اہل تجارت ہین وہ احوال تولون کا خوب جانتے
ہین کذا قال القاضی والبغوی **ع** **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِ الْکَیْلِ وَالْمِیْزَانِ اِنَّکُمْ قَدْ وُلِّیْتُمْ
اَمْرَیْنِ ھَلَکَتْ فِیْھِمَا الْاُمَمُ السَّابِقَۃُ قَبْلَکُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے
ماپنے والون اور تولنے والون کے کہ تحقیق تم والی کیے گئے ہو دو کامون کے یعنے ماپنے اور تولنے کے کہ ہلاک ہوئین اُنمین اُمتین گذری ہوئی پہلے تم سے
نقل کی یہ ترمذی نے **ف** مانند قوم شعیبؑ وغیرہ کے کہ لیتے تھے لوگون سے پورا اور دیتے تھے کم اور حاصل یہ کہ تم کم ماپنے اور کم تولنے سے بہت
پرہیز کرو تا اُنکی طرح تم بھی ہلاک ہوجاؤ **ع** **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَسْلَفَ فِیْ شَیْءٍ فَلَا یَصْرِفْہُ اِلٰی غَیْرِہٖ قَبْلَ اَنْ یَّقْبِضَہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص بیع سلم کرے کسی چیز مین پس نہ پھیرے اُسکو طرف غیر اپنے کے پہلے قبض کرنے اُسکے کے نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ
نے **ف** نہ پھیرے الخ یعنے نہ کسی کے ہاتھ بیچے اور نہ ہبہ کرے پہلے قبض کرنیکے یا یہ کہ تبدیل نہ کرے اُس چیز کو ساتھ غیر اُسکے کے یعنے جو چیز لینی کی ہی
اُسکے بدلے اور چیز نہ لے پہلے قبض کرنیکے **ع** **بَابُ الْاِحْتِکَارِ** باب بیچ بیان احتکار کے **ف** شرع مین احتکار کہتے ہین بند کر
رکھنے قوتون کو بانتظار گرانی کے باین طریق کہ وقت گرانی کے کہ لوگ احتیاج غلے وغیرہ کی رکھتے ہون مول لیکر بند کر رکھے اس نیت سے کہ جب
اور زیادہ گرانی ہوگی تو بیچونگا یہ حرام ہے ہان اگر اُسکی زمین سے آیا ہو یا وقت ارزانی کے خرید کر رکھا ہے اور گرانی مین بیچے تو یہ حرام نہین

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اور اسیطرح حرام نہین ہے بند کر رکھنا اُن چیزون کا کہ قوت نہین ہین شرح شرع اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ مکروہ ہے احتکار یعنے قوت آدمیون اور چارپایون کے
جبکہ ہویہ احتکار بیچ ایسے شہر کے کہ ضرر کرے شہروالون کو یعنے شہر چھوٹا ہے اسکے احتکار سے گرانی زیادہ ہوجاویگی اور ضرر پہونچیگا لوگون کو
اور اگر شہر بڑا ہے یہ احتکار کریگا تو ضرر لوگون کو نہین ہوگا وہان کچھ مضائقہ نہین اسکا اور جسنے احتکار کیا غلے زمین اپنی کا یا خریدے ہوے غلے
کو اور شہر سے پس نہین ہے وہ احتکار کرنیوالا **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** مَعْمَرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَکَرَ
فَہُوَ خَاطِئٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہے معمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ احتکار کرے پس وہ ہے گنہگار نقل کی یہ مسلم نے
وَسَنَذْکُرُ حَدِیْثَ عُمَرَ کَانَتْ اَمْوَالُ بَنِی النَّضِیْرِ فِیْ بَابِ الْفَیْءِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی اور ذکر کرینگے ہم حدیث عمر رضی اللہ عنہ کی کہ سرا اُسکا یہ ہے
کانت اموال بنی النضیر بیچ باب فئی کے اگر چاہیگا اللہ تعالے **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ
اَلْجَالِبُ مَرْزُوْقٌ وَالْمُحْتَکِرُ مَلْعُوْنٌ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ روایت ہے عمرؓ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا سوداگر رزق دیا گیا ہے
اور احتکار کرنیوالا ملعون ہے نقل کی یہ ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** یعنے جو کوئی غلہ وغیرہ شہر مین لاوے تا بیچے بموجب نرخ حال کے برخلاف احتکار
کرنیوالیکے وہ رزق دیا گیا ہے یعنے حاصل ہوتا ہے اُسکو فائدہ بغیر گناہ کے اور برکت ہوجاتی ہے اُسکے رزق مین اور احتکار کرنیوالا کہ معنے اُسکے اوپر
مذکور ہوے گنہگار اور دور خیر سے ہے جبتک کہ اس فعل مین ہے نہین حاصل ہوتی اُسکو برکت شرح شرع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ غَلَا السِّعْرُ عَلٰی عَہْدِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ سَعِّرْ لَنَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ ہُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّازِقُ
وَاِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ اَلْقٰی رَبِّیْ وَلَیْسَ اَحَدٌ مِّنْکُمْ یَطْلُبُنِیْ بِمَظْلَمَۃٍ بِدَمٍ وَّلَا مَالٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت
انسؓ سے کہ کہا مہنگا ہوا نرخ غلے کا زمانے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے مین پس کہا اصحابؓ نے یا رسول اللہ نرخ مقرر کیجیے واسطے ہمارے یعنے حکم کیجیے
لوگون کو کہ اس بھاؤ بیچا کرو پس کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ وہی ہے نرخ مقرر کرنیوالا تنگ کرنیوالا فراخ کرنیوالا روزی دینے والا
اور تحقیق مین البتہ امید رکھتا ہون یہ کہ ملون پروردگار اپنے سے اس حالت مین کہ نہو کوئی تم مین سے کہ طلب کرے مجھسے کچھ حق بسبب خون کے
یا مال کے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** وہی ہے نرخ مقرر کرنیوالا آخر یعنے نرخ اللہ تعالے کے ہاتھ ہے کہ ساتھ
اُسکے روزی لوگون پر تنگ اور فراخ کرتا ہے یہ جو کہتے ہین کہ نرخ آسمانی ہے اُسکے یہی معنے ہین اور امید رکھتا ہون مین آخر اسمین نہی ہے نرخ مقرر کرنیسے
اسلیے کہ وہ تصرف کرنا ہے لوگونکے مال مین بغیر اذن اُنکے کے اور ظلم کرنا ہے اُنکے حق مین اور نرخ مقرر کرنیسے کبھی لوگ بیچنا چھوڑ دیتے ہین اور یہ باعث
ہوتا ہے قحط کا اور مراد یہ ہے کہ تکلیف نہ دیجاوے لوگون پر ساتھ نرخ مقرر کرنے کے اور لازم نہ کیا جاوے اُنپر نرخ ولیکن حکم کیے جاوین ساتھ
انصاف اور شفقت کے خلق پر اور خیرخواہی خلق کے شرح **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنِ احْتَکَرَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ طَعَامَہُمْ ضَرَبَہُ اللّٰہُ بِالْجُذَامِ وَالْاِفْلَاسِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ
وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَرَزِیْنٌ فِیْ کِتَابِہٖ روایت ہے عمر بن خطابؓ سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے
تھے جو کوئی بند کر کے بیچے مسلمانون سے غلہ اُنکا پہونچاتا ہے اللہ اُسکو جذام اور افلاس نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین
اور رزین نے اپنی کتاب مین **ف** اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی ارادہ کرتا ہے ضرر پہونچانیکا مسلمانونکو تو مبتلا کرتا ہے اُسکو اللہ تعالے بلائے بدنی
اور مالی مین اور جو کوئی ارادہ کرتا ہے نفع پہونچانیکا اُنکو پہونچاتا ہے اللہ تعالے اُسکے نفس اور مال مین خیر اور برکت شرح **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَکَرَ طَعَامًا اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا یُرِیْدُ بِہِ الْغَلَاءَ فَقَدْ بَرِیَٔ مِنَ اللّٰہِ وَبَرِیَٔ اللّٰہُ مِنْہُ رَوَاہُ رَزِیْنٌ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitized by eGangotri

اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بند رکھے غلہ چالیس دن ارادہ رکھتا ہو ساتھ اُسکے مہنگے ہونیکا پس تحقیق
بیزار ہوا اللہ سے اور اللہ بیزار ہوا اُس سے نقل کی یہ رزین نے **ف** بیزار ہوا اللہ سے یعنے توڑا عہد اُسکا کہ بیچ بجا آوری احکام اور شفقت کرنیکے
خلق پر باندھا ہے اور بیزار ہوا خدا اُس سے یعنے حفظ وعنایت اپنی اُس سے اُٹھالی ش ح **وعن** معاذٍ قالَ سمعتُ رسولَ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّمَ
يقولُ بئسَ العبدُ المحتكِرُ إن أرخصَ اللهُ الأسعارَ حزِنَ وإن أغلاها فرِحَ رواهُ البيهقيُّ في شعبِ الإيمانِ ورزينٌ في كتابِهِ اور
روایت ہے معاذ سے کہ کہا سُنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بُرا ہے بندہ احتکار کرنے والا اگر سستا کرے اللہ نرخون کو تو
غمگین ہو اور اگر مہنگا کرے نرخون کو تو خوش ہو نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں اور رزین نے اپنی کتاب میں **وعن** أبي أمامةَ أنَّ رسولَ اللهِ صلّى
اللهُ عليهِ وسلَّمَ قالَ مَنِ احتكرَ طعامًا أربعينَ يومًا ثمَّ تصدَّقَ بهِ لم يكنْ لهُ كفّارةً رواهُ رزينٌ اور روایت ہے ابی امامہ سے یہ کہ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ بند کر رکھے غلہ چالیس دن پھر للہ دے اُسکو نہوگا واسطے اُسکے کفارہ نقل کی یہ رزین نے **ف**
چالیس دن غلہ بند رکھنے کا یہ حکم و سزا ہے اور اگر کم ہے رکھے اُسکے لیے بھی سزا ہے ولیکن کمتر اس سے ش ح

بابُ الإفلاسِ والإنظارِ

باب ہے بیچ بیان مفلسی کے اور مہلت دینے کے معاملے میں **ف** یعنے اگر کسی پر حق اسکا ہوا اور وہ مفلس ہوگیا اور بالفعل نہیں ادا کر سکتا اُسکو
مہلت دے ش ح

الفصلُ الأوّلُ

فصل پہلی **عن** أبي هريرةَ قالَ قالَ رسولُ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّمَ أيُّما رجلٍ أفلسَ فأدركَ رجلٌ
مالَهُ بعينِهِ فهوَ أحقُّ بهِ من غيرِهِ متّفقٌ عليهِ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مفلس ہوا پس پایا
ایک شخص نے مال اپنا بعینہ یعنے اُسکے پاس پس وہ لائق تر ہے ساتھ اُس مال کے غیر اپنے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے مثلاً ایک شخص نے کچھ
خریدا اور مول اُسکا دیا نہ تھا کہ وہ مفلس ہوگیا قاضی نے حکم اُسکے مفلس ہونیکا کر دیا اور پائی بیچنے والے نے وہ چیز بعینہ یعنے ہلاک نہ ہوئی تھی وہ حسًّا یا معنےً
ساتھ تصرفات شرعیہ کے مانند ہبہ و وقف کے تو اُسکو پہونچتا ہے کہ فسخ کرے بیع کو اور لیلے وہ چیز اپنی بہ نسبت قرض خواہون کے وہ مقدم ہے اور اگر کچھ مول
لے لیا تھا بائع نے اور کچھ مشتری پر رہا تھا کہ وہ مفلس ہوگیا لیوے مال اپنا بقدر اُس چیز کے کہ باقی رہا ہے مول میں سے یہی مذہب ہے امام شافعیؒ اور
مالکؒ کا اور ہمارے نزدیک نہیں پہونچتا ہے بیچنے والے کو فسخ کرنا بیع کا اور لے لینا اُسکا بلکہ وہ مثل اور قرض خواہون کے ہے اور حمل کیا ہے ہمنے حدیث
کو اسپر کہ عقد بالخیار ہوئی تھی کہ خیار بائع کیلیے تھا پھر ظاہر ہوا اُسکو بیچ مدت خیار کے کہ مول لینے والا مفلس ہوگیا پس انسب ہے اسکو کہ یہ اختیار
کرے فسخ کو ش ع ش ح **وعن** أبي سعيدٍ قالَ أُصيبَ رجلٌ في عهدِ النبيِّ صلّى اللهُ عليهِ وسلّمَ في ثمارٍ ابتاعها فكثُرَ دينُهُ فقالَ رسولُ اللهِ
صلّى اللهُ عليهِ وسلّمَ تصدّقوا عليهِ فتصدّقَ الناسُ عليهِ فلم يبلغْ ذلكَ وفاءَ دينِهِ فقالَ رسولُ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّمَ لغُرمائِهِ خذوا
ما وجدتُم وليسَ لكم إلّا ذلكَ رواهُ مسلمٌ اور روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ کہا پہونچایا گیا نقصان ایک شخص بیچ زمانے نبی صلے اللہ علیہ
وسلم کے بیچ میوے کے کہ خریدا تھا اُسکو پس بہت ہوا دین اُسپر پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو صدقہ دو اُسکو یعنے تا کہ دین اپنا
ادا کرے پس صدقہ دیا لوگون نے اُسکو پس نہ پہونچا وہ صدقہ موافق دین اُسکے کے پھر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکے قرض خواہونکو
لو جو پاؤ تم اور نہیں واسطے تمھارے مگر یہ نقل کی یہ مسلم نے **ف** پہونچایا گیا الخ یعنے حضرتؐ کے زمانے میں ایک شخص نے درخت میوہ کا لیا اور درخت
پر میوہ خوب طرح نہ پکا تھا آفت کے سبب سے جھڑ گیا اور مول اُسکا دیا نہ تھا پس بیچنے والے نے طلب کیا مول اُسکا لینے والے نے لوگونسے قرض لیکر
ادا کیا مول اُسکا اس جہت سے اُسکے ذمے پر دین بہت سا ہوگیا اور اخیر جملہ حدیث کے معنے یہ ہین کہ نہیں پہونچتا تمکو تنبیہ کرنا اور قید کرنا اُسکو
بسبب ظاہر ہونے افلاس اُسکے کے پس واجب ہے مہلت دینی اُسکو جب کچھ اُس پاس دیکھو گے پھر لینا نہ یہ کہ حق بیچنے والے کا اُسکے ذمے سے ساقط ہوا ہے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

ح مولانا **وعن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کان رجل یداین الناس فکان یقول لفتاہ اذا اتیت معسرا فتجاوز عنہ لعل اللہ ان یتجاوز عنا قال فلقی اللہ فتجاوز عنہ متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ایک شخص معاملہ کرتا تھا لوگون سے دین کا اور تھا کہتا واسطے گماشتے اپنے کے کہ جب آوے تو تنگدست کے پاس درگذر کر اُس سے شاید کہ اللہ تعالی درگذر کرے ہم سے فرمایا حضرتؐ نے پس ملاقات کی اُسنے اللہ تعالی سے یعنے مرا پس درگذر کیا اللہ تعالی نے اُس سے یعنے گناہون پر مواخذہ نہ کیا نقل کی یہ بخاریؒ اور مسلمؒ نے **وعن** ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان ینجیہ اللہ من کرب یوم القیمۃ فلینفس عن معسر او یضع عنہ رواہ مسلم اور روایت ہے ابی قتادہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسکو خوش لگے یہ کہ نجات دے اُسکو اللہ تعالے سختیون دن قیامت کی سے پس چاہیے کہ تاخیر کرے طلب کرنے دین مین مفلس سے یا موقوف کرے اُس سے یعنے سارا حق اپنا معاف کرے یا کچھ اُسمین سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** فرض افضل ہے نفل سے ستر درجے مگر چند مسائل مین ایک تو معاف کردینا حق کا کہ تنگدست پر ہو مستحب ہے لیکن وہ افضل ہے اسکے مہلت دینے سے کہ وہ واجب ہے دوسرے ابتدائے سلام سنت ہے لیکن افضل ہے اُس کے جواب سے کہ وہ فرض ہے تیسرے وضو پہلے وقت کے مستحب ہے لیکن افضل ہے وضو سے کہ بعد داخل ہونے وقت کے کرے کہ وہ فرض ہے ۱۲ **وعنہ** قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من انظر معسرا او وضع عنہ انجاہ اللہ من کرب یوم القیمۃ رواہ مسلم اور روایت ہے ابی قتادہؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ مہلت دے مفلس کو یا معاف کرے اُس سے یعنے سب حق یا کچھ نجات دیگا اُسکو اللہ سختیون دن قیامت کی سے نقل کی یہ مسلم نے **وعن** ابی الیسر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من انظر معسرا او وضع عنہ اظلہ اللہ فی ظلہ رواہ مسلم اور روایت ہے ابی الیسر سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص مہلت دے تنگدست کو یا موقوف کرے اُس سے جگہ دیگا اُسکو اللہ تعالی بیچ سایہ عنایت اپنی کے یعنے محفوظ رکھیگا گرمی روز قیامت کی سے اور آسان کریگا اُسپر شدت اُسکی نقل کی یہ مسلم نے **ف** اور روایت کی احمدؒ اور ابن ماجہ اور حاکم نے بطریق مرفوع کے کہ جو کوئی مہلت دے تنگدست کو پس واسطے اُسکے بدلے ہر دن کے مانند دین کے ثواب صدقے کا ہے پہلے اسکے کہ وقت آوے ادائے دین کا پس جب آوے وقت ادائے دین کا پھر مہلت دے اُسکو پس واسطے اُسکے بدلے ہر دن کے مانند اُسکے ثواب صدقے کا ہے پہلے اسکے کہ آوے وقت ادائے دین کا پھر جب آوے وقت ادائے دین کا پس مہلت دے اُسکو پس واسطے اُسکے بدلے ہر دن کے دو مثل اُسکے ثواب صدقے کا ہے ۱۲ **وعن** ابی رافع قال استسلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکرا فجاءتہ ابل من الصدقۃ قال ابو رافع فامرنی ان اقضی الرجل بکرہ فقلت لا اجد الا جملا خیارا رباعیا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطہ ایاہ فان خیر الناس احسنہم قضاء رواہ مسلم اور روایت ہے ابی رافعؓ سے کہ کہا قرض لیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ جوان پس آئے حضرتؐ پاس اونٹ زکوۃ کے کہا ابو رافع نے پس حکم فرمایا مجکو کہ یہ دون مین اُس شخص کو مانند اونٹ اُسکے کے کہ قرض لیا تھا حضرتؐ نے اُس سے پس کہا مین نے نہین پاتا مین مگر اونٹ اچھا کہ ساتوین برس مین لگا ہے یعنے اونٹ اُسکا جوان تھا بجائے اُسکے یہ کیونکر دون کہ یہ افضل ہے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دے اُسکو اونٹ اچھا پس بہترین لوگون کا وہ ہے کہ بہت اچھا ہو انمین ادائے قرض مین نقل کی یہ مسلم نے **ف** اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ قرض لینا حیوان کا جائز ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعیؒ اور امام مالکؒ اور اکثر علما کا اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک یہ جائز نہین وہ کہتے ہین کہ یہ حدیث منسوخ ہے اور اخیر جملے سے یہ معلوم ہوا کہ دینا قرض مین اچھی چیز کا بہ نسبت اُسکے کہ قرض لی ہے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

مستحب ہے اور عالی ہمتی بشرطیکہ اصل عقد مین شرط نہ کی ہو ع ح وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَجُلًا تَقَاضٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَاَغْلَظَ لَہٗ فَھَمَّ اَصْحَابُہٗ فَقَالَ دَعُوْہُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا وَاشْتَرُوْا لَہٗ بَعِیْرًا فَاَعْطُوْہُ اِیَّاہُ قَالُوْا لَا نَجِدُ اِلَّا اَفْضَلَ مِنْ سِنِّہٖ
قَالَ اشْتَرُوْہُ فَاَعْطُوْہُ اِیَّاہُ فَاِنَّ خَیْرَکُمْ اَحْسَنُکُمْ قَضَاءً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ ایک شخص نے تقاضا کیا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم سے یعنے اونٹ کا کہ قرض لیا تھا پس سخت کہا حضرت کو پھر قصد کیا حضرت کے یارون نے اُسکے ایذا دینے کا پس
فرمایا حضرتؐ نے چھوڑ دو اُسکو اسلیے کہ صاحب حق کو جگہ ہے کہنے کی اور خرید کرو اُسکے لیے اونٹ پس دو اُسکو عرض کیا صحابہؓ نے نہین پاتے
ہم یعنے اُس عمر کا اونٹ کہ اُس سے لیا تھا مگر زیادہ تر اُسکی عمر سے یعنے اُسکا اونٹ چھوٹا اور حقیر تھا اور یہ بڑا اور اچھا فرمایا حضرتؐ نے خرید و
اُسکو یعنے اُسی اونٹ کو کہ پاتے ہو اگرچہ اُس سے زیادہ عمر کا ہو پھر دو اُسکو اونٹ اسلیے کہ تحقیق بہتر تم مین وہ ہے جو اچھا ہو تم مین از روے ادا
کرنے قرض کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف وہ تقاضا کرنیوالا کافر ہوگا یہود مین سے یا غیر اُنکے مین سے اور بعضون نے کہا کہ شاید وہ اُجبٹ
گوار ومین سے تھا اور صاحب حق کو جگہ ہے کہنے کی کہا ابن ملکؒ نے کہ مراد حق سے یہان دین ہے یعنے جسکا کسی پر قرض آتا ہو پھر وہ تاخیر کرے
ادا کرنے مین تو پہونچتا ہے قرضخواہ کو یہ کہ شکوہ کرے اُس سے اور لیجاوے اُسکو حاکم کے پاس اور غصہ کرے اُسپر ع ح وَعَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِیِّ ظُلْمٌ فَاِذَا اُتْبِعَ اَحَدُکُمْ عَلٰی مَلِیٍّ فَلْیَتْبَعْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تاخیر کرنا غنی کا ظلم ہے پس جبکہ حوالہ کیا جاوے ایک تمہارا غنی پر پس چاہیے کہ قبول کرے حوالہ نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے ف تاخیر کرنا الخ یعنے جسکو مقدور ہو ایک چیز کے سوا دینے کا اور پھر وہ نہ دے یا قرضدار کو مقدور ہے قرض کے ادا کرنیکا اور وہ تاخیر کرتا
ہے یہ ظلم ہے اور لکھا ہے علمانے کہ یہ فسق ہے اور رد کیجاتی ہے بسبب اسکے گواہی اُسکی اگرچہ ایکبار ہوا اور بعضون نے کہا کہ اگر مکرر کرے اور
عادت کرے اُسکی اور جسوقت کہ حوالہ کیا جاوے الخ یعنے ایک شخص پر قرض ہو کسی کا اور وہ مقدور نہین رکھتا ادا کرنیکا اور وہ کسی غنی کو کہے کہ تو میری
طرف سے ادا کر پس چاہیے قرضخواہ کو کہ اس بات کو جلدی سے قبول کرے تا کہ اُسکا مال ضائع نہو اور یہ امر استحباب کے لیے ہے اور بعضون نے کہا
وجوب کیلیے اور بعضون نے کہا اباحت کیلیے ع ح وَعَنْ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّہٗ تَقَاضٰی ابْنَ اَبِیْ حَدْرَدٍ دَیْنًا لَہٗ عَلَیْہِ فِیْ عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُھُمَا حَتّٰی سَمِعَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ فِیْ بَیْتِہٖ فَخَرَجَ اِلَیْھِمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی کَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِہٖ وَنَادٰی کَعْبَ بْنَ مَالِکٍ قَالَ یَا کَعْبُ قَالَ لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاَشَارَ بِیَدِہٖ اَنْ ضَعِ الشَّطْرَ مِنْ
دَیْنِکَ قَالَ کَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ قُمْ فَاقْضِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے کعب بن مالکؓ سے یہ کہ اُنھون نے تقاضا کیا ابن ابی حدرد
سے اپنے دین کا کہ تھا اُسپر بیچ زمانے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مسجد مین پس بلند ہوئین آوازین دونون کی یہانتک کہ سُنا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے آوازون کو اور حضرت تھے گھر اپنے مین پس ارادہ نکلنے کا کیا طرف اُنکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہانتک
کہ کھولا پردہ اپنے حجرہ کا اور پکارا کعب بن مالکؓ کو فرمایا اے کعب عرض کیا کعب نے حاضر ہون یا رسول اللہ پس اشارہ کیا حضرتؐ نے اپنے ہاتھ
سے یہ کہ موقوف کر آدھا اپنے دین سے کہا کعبؓ نے تحقیق کیا مین نے یا رسول اللہ فرمایا حضرتؐ نے ابی حدرد کو کھڑا ہو پس ادا کر باقی نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے تقاضا کرنا دین کا مسجد مین اور سفارش کرنی صاحب حق سے اور صلح کروا دینی جھگڑنیوالون مین
اور قبول کرنا سفارش کا غیر معصیت مین ع ح وَعَنْ سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ اُتِیَ بِجَنَازَۃٍ
فَقَالُوْا صَلِّ عَلَیْھَا فَقَالَ ھَلْ عَلَیْہِ دَیْنٌ قَالُوْا لَا فَصَلّٰی عَلَیْھَا ثُمَّ اُتِیَ بِجَنَازَۃٍ اُخْرٰی فَقَالَ ھَلْ عَلَیْہِ دَیْنٌ قِیْلَ نَعَمْ قَالَ فَھَلْ تَرَکَ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

شَيْئًا قَالُوْا ثَلٰثَةُ دَنَانِيْرَ نَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ اُتِيَ بِالثَّالِثَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوْا ثَلٰثَةُ دَنَانِيْرَ قَالَ هَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوْا لَا قَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ صَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلَيَّ دَيْنُهُ فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے سلمہ بن اکوع سے کہ کہا تھے ہم بیٹھے نزدیک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ناگاہ لایا گیا جنازہ پس کہا صحابہؓ نے نماز پڑھیے اسپر پس فرمایا حضرتؐ نے آیا ہے اسپر دین کہا صحابہؓ نے کہ نہیں پھر نماز پڑھی اسپر پھر لایا گیا ایک اور جنازہ پس فرمایا کیا ہے اسپر دین کہا گیا ہاں پس فرمایا کیا چھوڑ گیا ہے کچھ عرض کیا صحابہؓ نے کہ چھوڑ گیا ہی تین دینار پس نماز پڑھی اُسپر پھر لایا گیا تیسرا جنازہ پس فرمایا کیا ہے اسپر دین کہا صحابہؓ نے تین دینار فرمایا کیا چھوڑ گیا ہے کچھ عرض کیا کہ نہیں فرمایا پڑھو نماز اپنے یار پر کہا ابو قتادہ نے کہ نماز پڑھیے اسپر یا رسول اللہ اور میرے ذمے پر ہے دین اسکا پس نماز پڑھی حضرتؐ نے اُسپر نقل کی یہ بخاری نے **ف** احتمال ہے کہ یہ تینوں جنازے ایک دن اور ایک مجلس مین آئے ہوں یا کئی دنوں اور کئی مجلسوں مین اور دوسرے شخص پر وہی تین دینار کا قرض ہو ویگا جو اُسکے پاس سے نکلے اسلیے حضرتؐ نے اُسپر نماز پڑھی اور تیسرے پاس جو مال ادائے دین کیلیے نہ نکلا اور حضرتؐ نے اُسپر نماز نہ پڑھی یہ یا تو اسلیے تھا کہ لوگ پرہیز کریں دین سے اور باز رہیں تاخیر و تقصیر کرنے سے ادا مین یا مناسب نہ جانا حضرت نے کہ مین دعا کروں اُسکے لیے اور وہ موقوف رہے یعنے قبول نہ ہو بسبب اسکے کہ اسپر حق لوگوں کے ہیں اور اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ ضامن ہونا میت کیطرف سے جائز ہے برابر ہے کہ چھوڑا ہو مال ادائے دین کے لیے یا نہ چھوڑا ہو اور یہی مذہب ہے امام شافعیؒ اور اکثر علما کا بخلاف امام ابو حنیفہؒ کے کہ اُنکے نزدیک یہ نہیں درست ذکرہ الطیبی اور ہمارے بعضے علما نے لکھا ہے کہ دلیل پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کے ابو یوسفؒ اور محمدؒ اور مالکؒ اور شافعیؒ اور احمدؒ نے اسپر کہ صحیح ہے کفالت اُس میت کیطرف سے کہ نہیں چھوڑا مال اور رہو اسپر دین اسلیے کہ اگر نہ صحیح ہوتی کفالت تو حضرتؐ نماز نہ پڑھتے اور امام ابو حنیفہؒ نے کہا کہ نہیں صحیح ہی کفالت میت مفلس کی طرف سے اسلیے کہ کفالت میت مفلس کیطرف سے کفالت ہے دین ساقط کی اور کفالت دین ساقط کی باطل ہے اور حدیث مین احتمال ہے یہ کہ ہو اقرار ساتھ کفالت پہلی کے اور احتمال یہ بھی ہے کہ ہو وعدہ نہ کفالت ع ح **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيْدُ اَدَاءَهَا اَدَّى اللّٰهُ عَنْهُ وَمَنْ اَخَذَ يُرِيْدُ اِتْلَافَهَا اَتْلَفَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ لے مال لوگوں کا ارادہ رکھتا ہوا اُسکے ادا کا یعنے قرض لے احتیاج کیلیے اور وہ ارادہ رکھتا ہو اُسکے ادا کا اور کوشش کرتا ہو اسمین ادا کریگا اللہ تعالے اُس سے یعنے مدد کریگا اُسکی اُسکے ادا پر دنیا مین اور راضی کر دیگا حق والے کو عقبے مین اور جو شخص کہ لے مال اور ارادہ رکھتا ہو ضائع کرنے اُسکے کا یعنے قرض لے بغیر احتیاج کے اور نہ قصد ہو اُسکے ادا کرنے کا ضائع کریگا اُسکو اللہ اسپر یعنے نہیں مدد کرنیگا اُسکی اور نہیں فراخ کریگا اسپر رزق اُسکا بلکہ تلف کریگا مال اُسکا اسلیے کہ قصد کیا اُسنے مسلمان کے مال تلف کرنیکا نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ** قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ يُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنِّيْ خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَلَمَّا اَدْبَرَ نَادَاهُ فَقَالَ نَعَمْ اِلَّا الدَّيْنَ كَذٰلِكَ قَالَ جِبْرَئِيْلُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی قتادہؓ سے کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ خبر دو مجکو اگر مارا جاؤں مین بیچ راہ اللہ کے اس حال مین کہ ہوں مین صبر کرنیوالا ڈھونڈنے والا ثواب کا یعنے نہ قصد کرنیوالا سنانے اور دکھانے کا متوجہ ہونیوالا نہ پیٹھ دینے والا کیا جھاڑیگا اللہ تعالے مجھ سے گناہ میرے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہاں پس جب پیٹھ پھیری اُس شخص نے پکارا حضرتؐ نے اُسکو پھر فرمایا ہاں یعنے اللہ تعالے سب گناہ بخشتا ہے لیکن دین نہیں بخشتا اسیطرح سے کہا جبرئیلؑ نے نقل کی یہ مسلم نے **ف** اس سے یہ معلوم ہوا کہ بندوں کے حقوق مین بڑی تنگی اور دشواری ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت جبرئیلؑ حضرتؐ سے کچھ باتین سوائے قرآن کے بھی کہہ جاتے تھے ع **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

قَالَ یُغْفَرُ لِلشَّهِیْدِ کُلُّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّیْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخشے جاتے ہین واسطے شہید کے تمام گناہ مگر دین نقل کی یہ مسلم نے ف تمام گناہ صغیرہ اور کبیرہ اور دین سے مراد ہین حقوق آدمیون کے خواہ مال کسی کا اُسکے ذمے ہو خواہ خون کسی کا کیا ہو خواہ آبروریزی کی ہو کسی کی یعنے برا کہا ہو کسی کو یا غیبت کی ہو کسی کی وغیر ذٰلک یہ نہین بخشے جاوینگے بسبب شہادت کے اور کہا ابن ملک نے کہ کہا ہے بعضون نے کہ یہ بیچ حق شہداء بر یعنے جنگل کے ہے اسلیے کہ روایت کیا ہی ابن ماجہ نے ابو امامہ سے بطریق مرفوع کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہید دریا کے بخشے جاتے ہین تمام گناہ اور دین بھی بن ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُؤْتٰی بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفّٰی عَلَیْهِ الدَّیْنُ فَیَسْاَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَیْنِهٖ قَضَاءً فَاِنْ حُدِّثَ اَنَّهٗ تَرَكَ وَفَاءً صَلّٰی وَاِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِیْنَ صَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الْفُتُوْحَ قَامَ فَقَالَ اَنَا اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّیَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَتَرَكَ دَیْنًا فَعَلَیَّ قَضَاؤُهٗ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم لایا جاتا اُنکے پاس آدمی مردہ اس حال مین کہ ہوتا اُسپر دین پس پوچھتے کیا چھوڑا ہے واسطے ادائے دین اپنے کے مال پس اگر بیان کیا جاتا یہ کہ وہ چھوڑ گیا ہے مال اسقدر کہ دین ادا ہو جاویگا تو نماز پڑھتے اُسپر اور اگر نہ چھوڑ گیا ہوتا کچھ فرماتے واسطے مسلمانون کے کہ پڑھو نماز اپنے یار پر یعنے آپ نماز نہ پڑھتے اورون کو فرماتے کہ تم پڑھو پس جب کھولین اللہ تعالے نے حضرت پر فتوحین یعنے غنیمتین ہاتھ لگین کھڑے ہوے یعنے خطبے کیلیے پس فرمایا کہ مین لائق تر ہون ساتھ مسلمانون کے اُنکی جانون سے پس جو کوئی مرے مسلمان سے اور چھوڑ جاوے دین یعنے اور نہ ہو کچھ اُسکا مال پس میرے ذمے پر ہے ادا کرنا دین اُسکے کا اور جو شخص کہ چھوڑ جاوے مال پس وہ واسطے وارثون اُسکے کے ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف لائق تر ہون آلخ یعنے ہر چیز مین امور دین اور دنیا سے پس واجب ہے مومنون پر یہ کہ ہون حضرتؐ محبوب تر طرف اُنکی جانون اُنکی سے اور حضرتؐ کے حکم کو مقدم کرین اپنے نفسون کے حکم سے اور حضرتؐ کے حق کو مقدم جانین اپنے نفسون کے حق سے اور شفقت اُنکی حضرتؐ پر زیادہ ہو بہ نسبت شفقت اُنکی کے اپنے نفسون پر اور اسیطرح شفقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لائق تر ہے شفقت اُنکی سے اپنے نفسون پر پس جب حاصل ہوئی حضرتؐ کو غنیمت تم ہوئی لائق تر ساتھ ادا کرنے دین اُنکے کے جیسا کہ فرمایا فَمَنْ تُوُفِّیَ آلخ اور واسطے وارثون اُسکے کے یعنے بعد ادا کرنے دین اُسکے کے اور کہا بعضون نے کہ تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ادا کرتے قرض مردونکا بیت المال مین سے اور یہ ظاہر ہے اور بعضون نے کہا کہ حضرتؐ اپنے مال ہی سے ادا کرتے تھے پھر کہا بعضون نے کہ تھا یہ ادا کرنا دین کا واجب حضرتؐ پر اور بعضون نے کہا کہ تھا یہ تبرعاً یعنے ازراہ احسان کے ۔ ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ دوسری فصل

عَنْ اَبِیْ خَلْدَةَ الزُّرَقِیِّ قَالَ جِئْنَا اَبَا هُرَیْرَةَ فِیْ صَاحِبٍ لَنَا قَدْ اَفْلَسَ فَقَالَ هٰذَا الَّذِیْ قَضٰی فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا رَجُلٍ مَاتَ اَوْ اَفْلَسَ فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ اَحَقُّ بِمَتَاعِهٖ اِذَا وَجَدَهٗ بِعَیْنِهٖ رَوَاهُ الشَّافِعِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے ابی خلدہ زرقیؓ سے کہ کہا آئے ہم پاس ابوہریرہؓ کے بیچ مقدمہ ایک یار اپنے کے کہ تحقیق مفلس ہو گیا تھا یعنے اور اُسکے پاس اسباب لیے کون کا تھا کہ نہین دیا تھا مول اُسکا پس پوچھا ہمنے کہ کیا حکم ہے اُسکا پس کہا ابوہریرہؓ نے کہ یہ مانند اُس شخص کے ہے کہ حکم فرمایا اُسکے مقدمے مین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص مرے یا مفلس ہو جاوے پس مالک اسباب کا لائق تر ہے ساتھ اسباب اپنے کے جبکہ پاوے جون کا تون نقل کی یہ شافعیؒ اور ابن ماجہؒ نے ف بیان اسکا اسی باب کی پہلی فصل مین ہو چکا ہے وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَیْنِهٖ حَتّٰی یُقْضٰی عَنْهُ رَوَاهُ الشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے روح مومن کی لٹکائی جاتی ہے بدلے دین اپنے کے یعنے نہین داخل ہوتی جنت مین اور نہین پہنچتی بیچ جماعت بندگان صالح کے یہانتک کہ ادا کیا جاوے دین اُسکا نقل کی یہ شافعیؒ اور احمدؒ اور ترمذی اور ابن ماجہ اور

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

دارمی نے **ف** کہا ہے بعضوں نے کہ دین جو جنت سے روکیگا یہانتک کہ بدلہ لیا جاوے وہ وہ دین ہے کہ روپیہ قرض لیکر خرچ کیا واہیات مین و اسراف
کیا اور جس نے قرض لیا ہے حق واجب کے ادا کرنے کیلیے بقدر ضرورت کے اور مال بقدر ادا کرنے کے نہ چھوڑا تو اللہ تعالیٰ اُسکو روکنے کا نہین جنت سے
انشاء اللہ تعالیٰ مگر سلطان یعنے حاکم کو چاہیے کہ ادا کرے اُسکی طرف سے اور وہ نہ ادا کریگا تو اللہ تعالیٰ اُس کے قرضخواہونکو راضی کر دیگا ۱۲ ع ؂

وعن البراءِ بنِ عازبٍ قالَ قالَ رسولُ اللہِ صلَّی اللہُ علیہِ وسلَّمَ صاحبُ الدَّینِ ماسورٌ بدینہِ یشکو الیٰ ربہِ الوحدۃَ یومَ القیمۃِ رواہُ
فی شرحِ السُّنَّۃِ وروی انَّ معاذاً کانَ یدانُ فاتی غرماؤہُ الی النبیِّ صلَّی اللہُ علیہِ وسلَّمَ فباعَ النبیُّ صلَّی اللہُ علیہِ وسلَّمَ مالہُ کلَّہُ
فی دینہِ حتّٰی قامَ معاذٌ بغیرِ شیءٍ مرسلٌ ھذا لفظُ المصابیحِ ولم اجدہُ فی الاصولِ الا فی المنتقی وعن عبدِ الرحمٰنِ بنِ کعبِ بنِ
مالکٍ قالَ کانَ معاذُ بنُ جبلٍ شاباً سخیاً وکانَ لایمسکُ شیئاً فلم یزل یدانُ حتّٰی اغرقَ مالہُ کلَّہُ فی الدینِ فاتی النبیَّ صلَّی
اللہُ علیہِ وسلَّمَ فکلَّمہُ لیکلِّمَ غرماءہُ فلو ترکوا لاحدٍ لترکوا لمعاذٍ لاجلِ رسولِ اللہِ صلَّی اللہُ علیہِ وسلَّمَ فباعَ رسولُ اللہِ
صلَّی اللہُ علیہِ وسلَّمَ لھم مالہُ حتّٰی قامَ معاذٌ بغیرِ شیءٍ رواہُ سعیدٌ فی سننہِ مرسلاً اور روایت ہے براء بن
عازبؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قرضدار قید کیا جاویگا بسبب دین اپنے کے یعنے جنت کے داخل ہونیسے اور صالحین کی صحبت
مین پہونچنے سے رہ کا جاویگا شکوہ کریگا طرف پروردگار اپنے کے تنہائی کا دن قیامت کے نقل کی یہ شرح السنہ مین اور روایت کیگئی یہ کہ معاذ بن جبلؓ
تھے لیتے قرض پھر آئے قرضخواہ اُنکے طرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے یعنے طلب دین کیلیے پس بیچا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مال اُنکا سارا اُنکے دین
مین یعنے اُنکے دین ادا کرنیکے لیے یہانتک کہ ہوگئے معاذ مفلس یہ حدیث مرسل ہے اور یہ لفظ مصابیح کے ہین اور نہین پائی مین نے یہ حدیث اصول
مین یعنے صحاح ستہ وغیرہ مین مگر منتقی مین اسطرح آور روایت ہے عبد الرحمن بیٹے کعب بیٹے مالک کے سے کہ کہا تھے معاذ بن جبل جوان سخی اور تھے نہ پاس
رکھتے اپنے کوئی چیز یعنے مال مین سے بسبب سخاوت کے پس ہمیشہ قرض لیا کرتے تھے یہانتک کہ ڈبو دیا مال اپنا سارا قرض مین پھر آئے معاذ پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس بات کی حضرتؐ سے تاکہ کہین اُنکے قرضخواہون سے یعنے یہ کہ قرض چھوڑ دین سب یا بعض پس فرمایا حضرتؐ نے انھون نے
کچھ نہ چھوڑا پس اگر چھوڑتے قرض کسی کیلیے تو البتہ چھوڑتے معاذ کیلیے واسطے خاطر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس بیچا رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے قرض خواہون کیلیے مال معاذ کا یہانتک کہ ہوگئے معاذ مفلس نقل کی یہ سعید نے اپنی سنن مین بطریق ارسال کے **ف** شکوہ کریگا الخ یعنے
اپنے پروردگار سے شکوہ کریگا اپنی تنہائی اور وحشت قید کا یعنے صالحین جنت مین جاوینگے اور یہ اُنکے پاس جانیسے محروم رہیگا اور نہ کوئی سفارشی
نظر آویگا کہ چھٹاوے اُس تنہائی سے یہانتک کہ حق دین سے چھٹکارا پاوے ساتھ دینے نیکیون اُسکی کے قرضخواہ کو یا در کھنے گناہون قرضخواہ کے
اُسپر یا ساتھ راضی کرنے اللہ تعالیٰ کے قرضخواہ کو اپنے فضل سے پس یہ تنہائی بھی اُسکے لیے عذاب ہوگی کہ بڑا رنج پاویگا اُس سے عیاذاً باللہ منہ
اور ایک روایت مین آیا کہ قرضدار قید کیا جاویگا بدلے اپنے دین کے اپنی قبر مین شکوہ کریگا طرف اللہ تعالیٰ کے تنہائی کا اور نہین پائی مین نے یہ
اصول مین الی آخرہ اصول اُن کتابون کو کہتے ہین کہ جنمین حدیثین مع سند کے لکھی گئی ہین اور منتقی نام ہے کتاب ابن تیمیہ کا پس مؤلف مشکوٰۃ کا کہتا ہے کہ یہ لفظ
مصابیح کے ہین اور نہین پایا مین نے اُسکو اصول مین مگر منتقی مین ساتھ ان لفاظ کے وعن عبد الرحمن الخ کہا طیبی نے کہ یہ عبارت ہے کتاب منتقی کی لایا اسکو مؤلف
تاکہ معلوم ہو کہ یہ حدیث اگرچہ اصول مین نہین ہے کہ دیکھا اُنکو مؤلف نے لیکن موجود ہے منتقی مین پس اگر نہوتی بعض اصول مین تو نہ لاتا اسکو صاحب منتقی اپنی
کتاب مین انتہے پس چاہیے کہ لفظ وعن بیچ عبارت وعن عبد الرحمن کے سیاہی سے لکھا جاوے نہ سرخی سے فتامل ۱۲ ح ۱۲ ع **وعن** الشرید
قالَ قالَ رسولُ اللہِ صلَّی اللہُ علیہِ وسلَّمَ لیُّ الواجدِ یحلُّ عرضہُ وعقوبتہُ قالَ ابنُ المبارکِ یحلُّ عرضہُ یغلظُ لہُ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

وَعُقُوْبَتَهٗ يُحْبَسُ لَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے شرید سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے درنگ کرنا غنی کا حلال کرتا ہے بے آبروئی اُسکی کو اور سزا دینے اُسکے کو کہا ابن مبارک نے حلال کرنا بے آبروئی اُسکی کا یہ کہ سخت کہا جاوے اُسکو اور سزا یہ ہے کہ قید کر لیا جاوے اُسکو نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے **ف** یعنے غنی ہو کر جو قرضخواہ کا قرض نہ ادا کرے تو مباح ہوتی ہے آبروریزی اُسکی اور سزا دینی اُسکی کہ کلام سخت کہا جاوے اُسکو اور قید کرے اُسکو حاکم کے حکم سے اسلیے کہ درنگ کرنا اُسکا ظلم ہے ؛ **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ عَلٰى صَاحِبِكُمْ دَيْنٌ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ هَلْ تَرَكَ لَهٗ مِنْ وَفَاءٍ قَالُوْا لَا قَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ قَالَ عَلِيُّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ عَلَيَّ دَيْنُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ مَعْنَاهُ وَقَالَ فَكَّ اللّٰهُ رِهَانَكَ مِنَ النَّارِ كَمَا فَكَكْتَ رِهَانَ اَخِيْكَ الْمُسْلِمِ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَقْضِيْ عَنْ اَخِيْهِ دَيْنَهٗ اِلَّا فَكَّ اللّٰهُ رِهَانَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا لایا گیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جنازہ تاکہ نماز پڑھیں اُسپر پس فرمایا آیا ہے تمھارے یار پر قرض کہا لوگون نے ہان فرمایا کیا چھوڑ گیا ہے واسطے قرض اپنے کے یعنے مال بقدر ادا کے عرض کیا کہ نہین فرمایا پڑھو نماز اپنے یار پر یعنے مین نہین پڑھنے کا کہا علی رضی ابن ابیطالب نے کہ میرے ذمے پر ہے ادا کرنا دین اُسکے کا اے رسول خدا پس آگے بڑھے حضرت اور نماز پڑھی اُسپر اور ایک روایت مین معنے اس حدیث کے ہین یعنے نہ الفاظ مذکورہ اور یہ زیادہ ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے یعنے حضرت علی رضی کو کہ خلاص کیا یا خلاص کرے اللہ تعالی نفس تیرے کو آگ دوزخ سے جیسا کہ خلاص کیا تو نے نفس بھائی مسلمان اپنے کا نہین کوئی بندہ مسلمان کہ ادا کرے اپنے بھائی کیطرف سے دین اُسکا مگر کہ خلاص کریگا اللہ تعالی نفس اُسکے کو دن قیامت کے نقل کی یہ شرح السنہ مین **وَعَنْ** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ بَرِيْءٌ مِنَ الْكِبْرِ وَالْغُلُوْلِ وَالدَّيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ثوبان رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مرے اس حال مین کہ وہ پاک ہو تکبر سے اور خیانت سے اور قرض سے داخل ہوگا جنت مین یعنے ساتھ مقبولون کے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **وَعَنْ** اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَعْظَمَ الذُّنُوْبِ عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ يَّلْقَاهُ بِهَا عَبْدٌ بَعْدَ الْكَبَائِرِ الَّتِيْ نَهَى اللّٰهُ عَنْهَا اَنْ يَّمُوْتَ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ لَا يَدَعُ لَهٗ قَضَاءً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے ابی موسے سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تحقیق بہت بڑا گناہون مین نزدیک اللہ کے یہ ہے کہ ملے اللہ تعالی سے ساتھ گناہون کے بندہ پیچھے کبیرہ گناہون کے کہ منع کیا اللہ تعالی نے اُنسے یہ ہے کہ مرے آدمی اس حال مین کہ اُسپر ہووین کہ نہ چھوڑے مال واسطے اُسکے بقدر ادا کے نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نے **ف** پیچھے کبیرہ گناہون کے اسلیے کہا کہ نفس دین کبائر سے نہین ہے بلکہ وہ مستحب ہے جیسا کہ آیا ہے بعض احادیث مین اور نہی جو آئی ہے اُس سے بسبب عارض کے ہے کہ وہ ضائع کرنا حقوق لوگون کا ہے بخلاف کبائر کے کہ وہ منع کیے گئے لذاتہا ؛ طیبی ؛ ایک توجیہ خوب یہ ہے کہ جو کبیرہ گناہ کہ مشہور ہین مانند شرک اور زنا وغیرہما کے انکے بعد درجہ اسکا ہے بحسب اس توجیہ کے یہ بھی داخل کبیرہ گناہون مین داخل ہا ؛ مولانا **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ عَوْفِ الْمُزَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا صُلْحًا حَرَّمَ حَلَالًا اَوْ اَحَلَّ حَرَامًا وَالْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى شُرُوْطِهِمْ اِلَّا شَرْطًا حَرَّمَ حَلَالًا اَوْ اَحَلَّ حَرَامًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهٗ عِنْدَ قَوْلِهٖ شُرُوْطِهِمْ اور روایت ہے عمرو بن عوف مزنی رضی سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا صلح جائز ہے درمیان مسلمانون کے مگر وہ صلح کہ حرام کرے حلال کو یا حلال کرے حرام کو اور مسلمان اپنی شرطون پر ہین یعنے شرطین کہ آپسمین کی ہین صلح و جنگ مین اور سوائے انکے مین لازم ہے رعایت انکی مگر وہ شرط کہ حرام کرے حلال کو یا حلال کرے حرام کو نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور ابوداؤد نے اور تمام ہوئی روایت ابوداؤد کی لفظ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

شروطہم تک **ف** مگر وہ صلح الخ مثلاً صلح کرے اسپر کہ نہیں صحبت کرنیکا بیوی کی سوکن سے تو یہ صلح نہیں درست کہ اسمین حرام سمجھا حلال کو اور اسیطرح وہ صلح بھی نہیں درست ہے کہ حلال کرے حرام کو مثلاً صلح کرنی شراب و سور پر اور وہ شرط کہ حرام کرے حلال کو مثلاً شرط کرے اپنی بیوی کیلیے کہ نہیں صحبت کرنیکا اپنی لونڈی سے اور یا حلال کرے حرام کو مثلاً یہ شرط کرے کہ نکاح کرونگا بیوی کی بہن سے ساتھ بیوی کے تو ایسی شرطین نہین درست مناسبت اس حدیث کی ساتھ عنوان باب کے غیر ظاہر ہے مگر یہ کہ کہا جاوے کہ صلح بیع و شرا مین وقت افلاس کے ہوتی ہے واللہ اعلم ۱۲ مح

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ** سُوَیْدِ بْنِ قَیْسٍ قَالَ جَلَبْتُ اَنَا وَمَخْرَفَۃُ الْعَبْدِیُّ بَزًّا مِنْ ھَجَرَ فَاَتَیْنَا بِہٖ مَکَّۃَ فَجَاءَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْشِیْ فَسَاوَمَنَا بِسَرَاوِیْلَ فَبِعْنَاہُ وَثَمَّ رَجُلٌ یَزِنُ بِالْاَجْرِ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زِنْ وَاَرْجِحْ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ روایت ہے سوید بن قیسؓ سے کہ کہا لایا مین اور مخرمہ عبدی کپڑا بیچنے کیلیے ہجر سے کہ نام ہے ایک مکان کا قریب مدینے کے پس لائے ہم اسکو مکے مین پھر آئے ہمارے پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اس حال مین کہ پیادہ پا چلتے تھے یعنے سوار نہ تھے پس چکایا ہم سے پائجامہ پس بیچا مین نے اسکو اور اس جگہ ایک شخص تولتا تھا مول بدلے مزدوری کے یعنے تولنے پر مزدوری لیتا تھا پس فرمایا اسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تول دے تو یعنے مول اور زیادہ تول یعنی جتنا مول ٹھہرا ہے اُس سے کچھ زیادہ تول دے نقل کی یہ احمدؒ اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** ابو یعلی اپنی مسند مین ابو ہریرہؓ سے لایا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ پائجامہ چار درہم کو خریدا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت نے پائجامہ خریدا اور پہننا پائجامے کا ثابت نہین ہوا اور اس حدیث مین بیان ہے حضرت کی تواضع کا کہ پیادہ پا اُنکے پاس تشریف لائے اور پائجامہ چکایا اور اسمین بیان ہے حضرت کے خلق و کرم کا کہ قیمت سے زیادہ دیا اور مناسبت اس حدیث کی بھی ساتھ عنوان باب کے غیر ظاہر ہے مگر یہ کہ کہین کہ زیادہ دینا قیمت کا سبب افلاس بیچنے والے کے ہوتا ہے ۱۲ مح **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ کَانَ لِیْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَیْنٌ فَقَضَانِیْ وَزَادَنِیْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا تھا قرض میرا نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر پس ادا کیا مجکو اور زیادہ دیا مجکو نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** ان دونون حدیثون سے معلوم ہوا کہ جو شخص بیع ادا کرے اور کچھ زیادہ دے اپنی طرف سے کہ شرط درمیان مین نہ آئی ہو سہرے سے تو یہ درست ہے اسکو حکم سود کا نہین ۱۲ مولانا **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ اَبِیْ رَبِیْعَۃَ قَالَ اسْتَقْرَضَ مِنِّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْبَعِیْنَ اَلْفًا فَجَاءَہٗ مَالٌ فَدَفَعَہٗ اِلَیَّ وَقَالَ بَارَکَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ اَھْلِکَ وَمَالِکَ اِنَّمَا جَزَاءُ السَّلَفِ الْحَمْدُ وَالْاَدَاءُ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن ابی ربیعہ سے کہ کہا قرض لیے مجھ سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے چالیس ہزار یعنے درہم پس آیا حضرت کے پاس مال بہت پس دیا سب مال یا پس دیے وہ چالیس ہزار درہم اُسمین سے مجکو اور فرمایا برکت دے تجکو اللہ تعالیٰ بیچ اہل تیرے کے اور مال تیرے کے نہین ہے بدلہ قرض کا مگر شکر و ثنا کرنی اور ادا کرنا نقل کی یہ نسائی نے **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ لَہٗ عَلٰی رَجُلٍ حَقٌّ فَمَنْ اَخَّرَہٗ کَانَ لَہٗ بِکُلِّ یَوْمٍ صَدَقَۃٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ روایت ہے عمران بن حصینؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو واسطے اُسکے کسی شخص پر حق پس وہ شخص تاخیر کرے اسکو یعنے اپنے حق کے طلب کرنے مین تاخیر کرے ہوگا واسطے اُسکے بدلے ہر روز کے صدقہ نقل کی یہ احمدؒ نے **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ الْاَطْوَلِ قَالَ مَاتَ اَخِیْ وَتَرَکَ ثَلٰثَ مِائَۃِ دِیْنَارٍ وَتَرَکَ وَلَدًا صِغَارًا فَاَرَدْتُّ اَنْ اُنْفِقَ عَلَیْھِمْ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخَاکَ مَحْبُوْسٌ بِدَیْنِہٖ فَاقْضِ عَنْہُ فَذَھَبْتُ قَالَ فَقَضَیْتُ عَنْہُ ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ قَضَیْتُ عَنْہُ وَلَمْ تَبْقَ اِلَّا امْرَاَۃٌ تَدَّعِیْ دِیْنَارَیْنِ وَلَیْسَتْ لَھَا بَیِّنَۃٌ قَالَ اَعْطِھَا فَاِنَّھَا صَادِقَۃٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے سعد بن اطول سے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

کہا مرا بھائی میرا اور چھوڑ گیا تین سو دینار اور چھوڑ گیا لڑکے چھوٹے پس چاہا مین نے یہ کہ خرچ کرون مین اُنپر یعنے اور قرض اُسکا نہ ادا کرون پس فرمایا واسطے میرے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بھائی تیرا قید کیا گیا ہے بدلے دین اپنے کے یعنے عالم برزخ مین قید ہے کہ نہین پہونچ سکتا داہانکی نعمتون کو اور صالحین کے پاس پس ادا کر اُسکی طرف سے کہا سعدؓ نے پس گیا مین اور ادا کیا مین نے قرض اُسکی طرف سے پھر آیا مین اور عرض کیا مین نے کہ یا رسولؐ اللہ تحقیق ادا کیا مین نے اُسکی طرف سے اور نہین باقی رہی مگر ایک عورت کہ دعوی کرتی ہے دو دینار کا اور نہین واسطے اُسکے گواہ فرمایا دے اُسکو اسلیے کہ تحقیق وہ سچی ہے نقل کی یہ احمدؒ نے **ف** یا تو حضرت کو حال اُسکے قرض کا بغیر وحی کے معلوم ہو گا پس حکم کیا اُسکو دینے کا اسلیے کہ جائز ہے حاکم کو یہ کہ حکم کرے ساتھ علم اپنے کے اور یا حضرت کو وحی سے حال اُسکے قرض کا معلوم ہوا ہوا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دین میراث پر مقدم ہے ؛ ط م ح ؛ **وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ** ابْنِ جَحْشٍ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا بِفِنَاءِ الْمَسْجِدِ حَيْثُ يُوضَعُ الْجَنَائِزُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَيْنَا فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَهُ قِبَلَ السَّمَاءِ فَنَظَرَ ثُمَّ طَأْطَأَ بَصَرَهُ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ التَّشْدِيدِ قَالَ فَسَكَتْنَا يَوْمَنَا وَلَيْلَتَنَا فَلَمْ نَرَهَا إِلَّا خَيْرًا حَتَّى أَصْبَحْنَا قَالَ مُحَمَّدٌ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا التَّشْدِيدُ الَّذِي نَزَلَ قَالَ فِي الدَّيْنِ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ رَجُلًا قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَاشَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ مَا دَخَلَ الْجَنَّةَ حَتَّى يُقْضَى دَيْنُهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ نَحْوُهُ اور روایت ہے محمد بیٹے عبداللہ بیٹے جحش کے سے کہ کہا تھے ہم یعنے صحابہ بیٹھے ہوے بیچ صحن متصل مسجد کے اُس جگہ کہ رکھے جاتے تھے جنازے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوے تھے درمیان ہمارے پس اُٹھائی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نظر اپنی طرف آسمان کے پس دیکھا پھر جھکائی نظر اپنی اور رکھا ہاتھ اپنا اوپر پیشانی اپنی کے کہا سبحان اللہ سبحان اللہ یعنے ازراہ تعجب کے کسقدر اُتری سختی کہا راوی نے پس چپ رہے ہم یعنے سوال سے اُس دن اور رات پس نہ دیکھی ہم نے مگر بھلائی یعنے سختی اور عذاب دیکھا ہمنے یعنے اُنھون نے خیال کیا تھا کہ مراد سختی سے عذاب ہے کہ بالفعل نازل ہو گا سو نہ دیکھا یہانتک کہ صبح کی ہمنے کہا محمد بن عبداللہ راوی نے پس پوچھا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا سختی ہے جو کہ اُتری فرمایا بیچ مقدمہ دین کے سختی اُتری ہے قسم ہے اُس ذات کی کہ جان محمدؐ کی بیچ ہاتھ اُسکے کے ہے اگر کوئی شخص مارا جاوے اللہ کی راہ مین پھر زندہ ہو پھر مارا جاوے اللہ کی راہ مین پھر زندہ ہو پھر مارا جاوے اللہ کی راہ مین پھر زندہ ہو اور اُسپر ہو دین نہ داخل ہو گا بہشت مین یہانتک کہ ادا کیا جاوے دین اُسکا یعنے اگر کئی بار اللہ کی راہ مین مارا جاوے تو بھی کفارہ دین کا نہین ہوتا نقل کی یہ احمدؒ نے اور شرح السنہ مین مانند اسکے ہی یعنے مطلب یہی ہے اور لفظ اُسکے اور **ف** اسمین دلیل ہے اسپر کہ جنازون پر نماز مسجد مین نہ پڑھتے تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ ؛ ع

بَابُ الشِّرْكَةِ وَالْوَكَالَةِ

باب ہے بیچ بیان شرکت اور وکالت کے **ف** شرکت دو قسم پر ہے شرکت مِلک اور شرکت عقد شرکت ملک تو یہ ہے کہ مالک ہون دو شخص عین کے یعنے ایک چیز کے ازراہ ارث کے یا خریدنے کے یا کوئی ہبہ کرے اُن دونون کو کچھ یا غالب ہون دو شخص چیز مباح پر مثلاً شکار کرین دو شخص و غیر ذلک یا ملجاوے مال دو شخصون کا اسطرح کہ نہ تمیز ہو سکے یعنا ایک جنس کا مال دونون کے پاس تھا وہ ملگیا جیسے دودھ ایک کا دوسرے کے دودھ مین ملجاوے یا دونون قصداً اس مال کو ملا دیوین پس اس شرکت کا حکم یہ ہے کہ ہر ایک دوسرے کے حصے مین اجنبی ہے اور جائز ہے بیچنا اپنے حصے کا اپنے شریک کے ہاتھ اور غیر شریک کے ہاتھ بھی بیچنا جائز ہے اپنے حصے کا بغیر اذن شریک کے سواے دونون قسمون اخیر کے یعنے دونون نے مال ملا دیا ہو یا آپ سے ملگیا ہو تو اُسکا بیچنا بغیر اذن شریک کے درست نہین اور شرکت عقد یہ ہے کہ کہے ایک دوسرے سے کہ شریک کیا مین نے تجھکو فلانی چیز مین اور دوسرا قبول کرے اور رکن شرکت عقد کا ایجاب و قبول ہے اور شرط اسکی یہ ہے کہ نہو اُسمین کوئی چیز ایسی کہ قطع کرے شرکت کو مانند شرط کرنے معین روپیون کے فائدے مین سے واسطے ایک کے اُن دونون مین سے یعنے اگر دو شریکون مین سے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

ایک یہ شرط کرے کہ جو فائدہ ہوگا اُسمین سے پانچ روپے مین لیلونگا مثلاً پس ایسی شرط شرکت کو قطع کردیتی ہے نہونا اُسکا شرط ہی اس شرکت کی اور یہ شرکت عقد چار قسم پر ہی شرکت مفاوضت اور شرکت عنان اور شرکت صنائع والتقبل اور شرکت وجوہ شرکت مفاوضت تو یہ ہی کہ شریک ہون دو شخص کہ برابر ہون دونون تصرف اور دین مین اور مال مین اور فائدے مین اور متضمن ہوتی ہی یہ شرکت وکالت اور کفالت کو یعنے ایک دوسرے کا وکیل اور کفیل ہوتا ہی پس نہین جائز ہے یہ شرکت درمیان مسلمان اور ذمی کے اسلیے کہ دین مین مساوی نہین اور نہ درمیان غلام اور آزاد کے اور نہ درمیان بالغ اور لڑکے کے اسلیے کہ تصرف مین مساوی نہین اور ضرور ہے اسمین لفظ مفاوضت کا یا بیان کرنا تمام مقتضیات اُسکے کا اور نہین شرط ہی اسمین ملنا مال کا اور نہ ملانا مال کا وقت عقد کے اور اُن دونون مین سے جو کوئی کچھ مول لیویگا سوائے طعام اور لباس اپنے اہل کے پس وہ دونون کا ہوگا اور نہین صحیح شرکت مفاوضت اور عنان مگر ساتھ روپے یا اشرفی یا پیسون کے کہ جنکا چلن ہو نزدیک امام محمدؒ کے اور ساتھ ڈلی سونے اور چاندی کے اگر معاملہ کرتے ہون لوگ ساتھ اُنکے اور اگر ایک دونون شریکون مین سے مالک ہوا بسبب ارث کے یا اور جہت کر ایسے مال کا کہ جسمین مفاوضت درست ہوسکتی ہے مانند روپے یا اشرفی کے تو شرکت مفاوضت جاتی رہی اور شرکت عنان ہوگئی اور اگر وارث ہوا ایک دو شریکون سے ایسی چیز کا کہ جسمین شرکت مفاوضت نہین ہوسکتی مانند اسباب اور مکان زمین کے باقی ہی شرکت مفاوضت اور شرکت عنان یہ ہی کہ شریک ہون دو شخص کہ برابر ہون چیزون ذکر کیگئی مین یعنے تصرف وغیرہ مین یا نہ برابر ہون اور یہ شرکت متضمن ہوتی ہی وکالت کو نہ کفالت کو اور شرکت صنایع والتقبل یہ ہی کہ شریک ہون دو حرفے والے مثلاً دو درزی ہون یا ایک رنگریز اور دوسرا درزی ہو اس شرط پر کہ قبول کرین کام دونون اور ہو کسب درمیان دونون کے یعنے دونون ملکر کسب کرین اور اگر شرط کرین دونون کام کرنیمین آدھون آدھ کی اور نفع مین یہ شرط کرین کہ دو تہائی ایک کے اور ایک تہائی ایک کو تو جائز ہے اور جو کام کہ ایک لیگا دونونمین سے لازم ہوگا دونون پر کرنا اُسکا پس ہر ایک سے طلب کرنا کام کا پہونچتا ہی اور ہر ایک کو مزدوری مانگنی اور بری ہو جاویگا دینے والا مزدوری کا ساتھ دینے کے ایک کو اُن دونونمین سے اور کمائی درمیان دونون کے ہوگی اگرچہ کام کرے ایک اُن دونونمین سے فقط اور شرکت وجوہ یہ ہی کہ دو شخص کہ اُن پاس مال ہو نہین شریک ہون اسطرح کہ اپنی وجاہت اور روبت سے اسباب مول لاکر بیچین گے اور نفع درمیان دونون کے ہو جسقدر شرط کرین پس اگر شرط کرین دونون اسمین بطور مفاوضت کے تو صحیح ہے اور اگر مطلق رکھین تو بطور شرکت عنان کے ہوگی اور متضمن ہے یہ شرکت وکالت کو بیچ اُس چیز کے کہ مول لین یعنے ایک دوسرے کا وکیل ہوتا ہی پس اگر شرط کرین دونون آدھون آدھ ہونا چیز خرید کیگئی کا آپسمین یا تہائی ایک کیلیے اور دو تہائی ایک کیلیے تو نفع بھی اسیطرح ہوگا اور شرط زیادتی کی باطل ہی اور نہین جائز ہی شرکت اُس چیز مین کہ نہین صحیح ہی وکالت اسمین مانند کاٹنے لکڑیونکے اور گھانس کے اور شکار کرنے اور پانی لانیکے جو جمع کریگا وہ اُسی کا ہوگا اور اگر مدد کی دوسرے نے وہ مزدوری اپنی لے بحسب معمول وعرف کے اور وکالت کے معنے ہین قائم کرنا غیر کا جگہ اپنی تصرف مین اور شرط وکالت کی یہ ہی کہ موکل مالک تصرف کا ہو اور وکیل جانتا ہو عقد کو یہ ملتقی الابحر مین سے مختصر کرکر لکھا ہے جسکو مفصل دیکھنا منظور ہو اس مقام کو وہ ملتقی مین سے یا اور فقہ کی کتاب مین سے دیکھ لے

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ أَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ بِهِ جَدُّهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ إِلَى السُّوقِ فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ فَيَلْقَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ فَيَقُولَانِ لَهُ أَشْرِكْنَا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبَرَكَةِ فَيُشْرِكُهُمْ فَرُبَّمَا أَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ فَيَبْعَثُ بِهَا إِلَى الْمَنْزِلِ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ ذَهَبَتْ بِهِ أُمُّهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے زہرہ بن معبدؓ سے یہ کہ وہ تھے کہ لیجاتے اُنکو دادا اُنکے عبداللہ بن ہشام طرف بازار کے پس خریدتے دادا اُنکے غلہ پھر ملتے اُنسے ابن عمرؓ اور ابن زبیرؓ پس کہتے وہ دونون اُنکو کہ شریک کرے ہمکو اسلیے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کی ہے واسطے تیرے ساتھ برکت کے پس شریک کرتے دادا میرے انکو پس اکثر پاتے دادا میرے فائدہ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

مقدار بوجھ اونٹ کے غلہ بے نقصان یعنے ببرکت دعا حضرت کے پھر بھیجتے اُسکو طرف مکان اپنے کے اور تھے عبداللہ بن ہشام کہ لیگئی تھی اُنکو ماں
اُنکی یعنے زینب طرف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس ہاتھ پھیرا سر پر اُسکے اور دعا کی واسطے اُسکے ساتھ برکت کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** اس سے معلوم
ہوا کہ جائز ہے شرکت عقود مین ؏ **وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ** قَالَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ اِخْوَانِنَا
النَّخِيْلَ قَالَ لَا تَكْفُوْنَنَا الْمَؤُنَةَ وَنَشْرَكُكُمْ فِي الثَّمَرَةِ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا انصار نے
واسطے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ تقسیم کرو درمیان ہمارے اور درمیان بھائیون ہمارے کے درخت کھجور کے فرمایا نہین تقسیم کرتا مین کفایت کرو تم ہمسے یعنے
مہاجرون سے محنت کو یعنے فقط تمھین محنت کرو ہم نہین کرتے اور شریک ہونگے ہم تمھارے میوہ مین کہا انصار نے سنا ہمنے اور مانا ہمنے نقل کی یہ بخاری نے
ف یعنے جب مہاجر ہجرت کر کے آئے مدینے مین اور مال اپنا مکے وغیرہ مین چھوڑ آئے تو اُسوقت انصار نے یہ بات عرض کی کہ درخت کھجور کے ہمارے ہم مین اور ہمارے
بھائیون مہاجرین مین تقسیم کر دیجیے اُسکے جواب مین حضرت نے فرمایا کہ مین درخت نہین تقسیم کرتا تمھین محافظت کرو اُنکی اور پانی وغیرہ دینے کی محنت اپنے ذمے رکھو
ان بیچارون سے محنت نہین ہو سکنے کی جب میوہ تیار ہوگا تو تم دونون فریق مین بانٹ دونگا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے مدد کرنی بھائی مسلمانون کی اور
دور کرنا مشقت کا اُنسے اور اسمین بیان ہے صحت شرکت کا ؏ **وَعَنْ عُرْوَةَ** بْنِ اَبِي الْجَعْدِ الْبَارِقِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ دِيْنَارًا
لِيَشْتَرِيَ لَهٗ شَاةً فَاشْتَرٰى لَهٗ شَاتَيْنِ فَبَاعَ اِحْدٰهُمَا بِدِيْنَارٍ وَاَتَاهُ بِشَاةٍ وَدِيْنَارٍ فَدَعَا لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَرٰى لَهٗ فِيْ بَيْعِهٖ
بِالْبَرَكَةِ فَكَانَ لَوِ اشْتَرَى التُّرَابَ لَرَبِحَ فِيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عروہ بن ابی الجعد بارقیؓ سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دیا اُسکو ایک دینار
تاکہ خریدے واسطے اُنکے ایک بکری پس خریدین اُسنے واسطے حضرت کے دو بکریان پھر بیچی ایک اُنمین سے ایک دینار کو اور لائے حضرت کے پاس ایک بکری اور ایک
دینار پس دعا کی واسطے عروہؓ کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچ بیع اُسکی کے ساتھ برکت کے پس تھے عروہ اگر خریدتے مٹی البتہ فائدہ اُٹھاتے
اُسمین نقل کی یہ بخاریؒ نے **ف** کہا ابن ملکؒ نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے وکیل کرنا معاملات مین اور تمام ایسی چیزون مین کہ جاری ہوتی ہے اُسمین
نیابت اور جو کوئی بیچے مال غیر کا بغیر اذن اُسکے کے منعقد ہو جاتی ہے بیع لیکن موقوف ہوتی ہے صحت اُسکی اوپر اذن مالک کے اور یہی مذہب ہے ہمارا اور کہا شافعیؒ
نے کہ نہین جائز ہے اگرچہ راضی ہو مالک بعد اُسکے ؏ **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ** رَفَعَهٗ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ اَنَا ثَالِثُ
الشَّرِيْكَيْنِ مَا لَمْ يَخُنْ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ فَاِذَا خَانَهٗ خَرَجْتُ مِنْ بَيْنِهِمَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَزَادَ رَزِيْنٌ وَجَاءَ الشَّيْطٰنُ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ
پہونچائی حدیث حضرت تک کہ فرمایا حضرت نے تحقیق اللہ عز وجل فرماتا ہے تیسرا ہون دو شریکون کا جبتک کہ نہین خیانت کرتا ایک اُنکا شریک اپنے سے پس جسوقت
خیانت کرتا ہے اُسکی نکلتا ہون مین درمیان اُن دونون کے سے نقل کی یہ ابوداودؒ نے اور زیادہ کیا رزینؒ نے اور آتا ہے شیطان **ف** تیسرا ہون الخ یعنے ہمراہ اُنکے ہون
ساتھ محافظت اور برکت کے کہ محفوظ رکھتا ہون مال اُنکا اور دیتا ہون اُن دونونکو رزق وخیر اُنکے معاملات مین اور مدد کرتا ہون اُن دونونکی اور نکلتا ہون مین الخ یعنے
جاتی رہتی ہے برکت بسبب نکالنے حفاظت کے اُن دونون سے اور اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے شرکت کرنی اسلیے کہ برکت اُترتی ہے اللہ تعالی کیطرف سے اُسمین بخلاف
اُسکے کہ اکیلا ہو اسلیے کہ ہر ایک دونون شریکون مین سے سعی کرتا ہے بیچ حفاظت مال شریک اپنے کے اور اللہ تعالی مددگار ہوتا ہے بندے کا جبتک کے بندہ اپنے بھائی مسلمان کی
مدد مین ہوتا ہے ؏ **وَعَنْهُ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَدِّ الْاَمَانَةَ اِلٰى مَنِ ائْتَمَنَكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ
اَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پہونچا امانت کو طرف اُس شخص کے کہ امانت دار کرے تجکو اور نہ
خیانت کر تو اُس شخص کی کہ خیانت کرے تیری نقل کی یہ ترمذیؒ اور ابوداودؒ اور دارمیؒ نے **ف** کہا قاضی نے کہ مراد یہ ہے کہ نہ معاملہ کر خائن سے مانند معاملہ اُسکے کا
پس ہوویگا تو مثل اُسکے اور نہین داخل ہے اسمین وہ کہ لیوے مانند حق اپنے کے مال جاحد یعنے منکر کے سے اسلیے کہ یہ حق اپنا لیتا ہے اور نہین ہے عدوان یعنے زیادتی اور خیانت

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

عدوان ہی اور مذہب امام اعظم کا یہ ہی کہ اگر کسی کا کچھ کسی کے ذمے آتا ہو اور حقدار اُسکے مال پر قادر ہو تو اُسکے مال میں سے بقدر اپنے حق کے لیلیے بشرطیکہ جس مال پر قادر ہوا ہی وہ جنس اُس مال سے ہو کہ اُسکے ذمے ہی مثلاً دس روپے اسکے کسی کے ذمے تھے اور یہ اسکے روپون پر قادر ہو تو دس روپے اپنے لیلیے کذا یفہم من الہدایۃ ۱۲ مولانا **وعن** جابرٍ قال اردت الخروج الی خیبر فاتیت النبی صلی اللہ علیہ و سلم فسلمت علیہ و قلت انی اردت الخروج الی خیبر فقال اذا اتیت وکیلی فخذ منہ خمسۃ عشر وسقا فان ابتغی منک ایۃ فضع یدک علی ترقوتہ رواہ ابو داؤد اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا ارادہ کیا میں نے نکلنے کا طرف خیبر کے پس آیا میں حضرت نبی صلے اللہ علیہ و سلم کے پاس یعنے بارادہ رخصت ہونیکے پس سلام کیا میں نے اُنپر اور کہا میں نے تحقیق میں چاہتا ہون نکلنا طرف خیبر کے پس فرمایا جسوقت کہ پہونچے تو میرے وکیل کے پاس پس لے اُس سے پندرہ وسق پھر اگر مانگے تجھ سے کوئی نشانی پس رکھ ہاتھ اپنا اوپر حلق اُسکے کے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** پندرہ وسق یعنے کھجورین اور وسق ہوتا ہی ساٹھ صاع سیر کا اور حضرت نے اُس وکیل کو تعلیم کر دیا ہوگا کہ جو کوئی میری طرف سے کچھ مانگنے آوے اور تو اُس سے نشان پوانے کا طلب کرے اور وہ ہاتھ تیرے حلق پر رکھدے تو جان لینا کہ مین نے بھیجا ہے اسکو پس حضرت نے وہی نشانی سکھا کر اُسکو بھیجا تاکہ وکیل اس سے دیدے ۱۲ مولانا **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** صہیبٍ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم ثلث فیہن البرکۃ البیع الی اجلٍ و المقارضۃ و اخلاط البر بالشعیر للبیت لا للبیع رواہ ابن ماجۃ روایت ہی صہیبؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ و سلم نے تین چیزین ہین کہ اُنمین برکت یعنے خیر کثیر ہے بیچنا بوعدہ یعنے مہلت دینی مشتری کو مول مین اور مضاربت اور ملانا گیہون کا ساتھ جَو کے واسطے خرچ گھر کے نہ واسطے بیچنے کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** مضاربت یہ ہی کہ ایک شخص اپنا مال سوداگری کیلیے کسی کو دے اور وہ محنت کرے اور آپسمین نفع ٹھہرالین آدھون آدھ یا کم و بیش اور جَو ملا لیوے گیہون مین گھر کے خرچ کیلیے تا بہت سے ہو جاوین اور بیچنے کیلیے ملاوے کہ یہ گناہ و فریب ہے ۱۲ ع **وعن** حکیم بن حزامٍ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم بعث معہ بدینارٍ لیشتری لہ بہ اضحیۃ فاشتری کبشا بدینارٍ و باعہ بدینارین فرجع فاشتری اضحیۃ بدینارٍ فجاء بہا و بالدینار الذی استفضل من الاخری فتصدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم بالدینار فدعا لہ ان یبارک لہ فی تجارتہ رواہ الترمذی و ابو داؤد اور روایت ہے حکیم بن حزام سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ و سلم نے بھیجا ساتھ اُنکے ایک دینار تاکہ خریدے واسطے حضرت کے ساتھ اُس دینار کے قربانی پس خریدا حکیم نے ایک مینڈھا یا دنبا دینار کو اور بیچا وہ دو دینار کو پس پھر یعنے اپنے گھر کو یا پھر اُس خریدنے سے اور شروع اور معاملے مین کیا پس خریدی قربانی ایک دینار کو پھر لایا اُسکو اور دینار کو کہ بچ رہا دوسرے سے یعنے قیمت اُس قربانی کے سے کہ بیچا اسکو پس للہ دیا رسول خدا صلے اللہ علیہ و سلم نے وہ دینار اور دعا کی واسطے حکیم کے یہ برکت دیجاوے واسطے اُسکے بیچ سوداگری اُسکی کے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے

بابُ الغصبِ و العاریۃِ

یہ باب ہے بیچ بیان غصب کے اور عاریت کے **ف** غصب چھین لینا مال کسی کا از راہ ظلم کے بغیر چوری کے اور عاریت کو سب جانتے ہین حاجت بیان نہین ۱۲ ح

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** سعید بن زیدٍ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم من اخذ شبرا من الارض ظلما فانہ یطوقہ یوم القیمۃ من سبع ارضین متفق علیہ روایت ہے سعید بن زید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ و سلم نے جو شخص کہ لے بالشت بھر زمین مین سے از راہ ظلم کے پس تحقیق وہ زمین بطور طوق کے پہنائی جاویگی اُسکی گردن مین دن قیامت کے ساتون زمینون مین سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے وہ ٹکڑا زمین کا ساتون طبق زمین سے لیکر اُسکی گردن مین ڈالین گے اور شرح السنہ مین لکھا ہے کہ معنے طوق پہنانے کے یہ ہین کہ دھنسا دیگا اُسکو اللہ تعالی زمین مین پس ہوگا ٹکڑا غصب کیا گیا اُسکی گردن مین مانند طوق کے ۱۲ ح ع **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم لا یحلبن احد ماشیۃ امرءٍ بغیر اذنہ ایحب احدکم ان یؤتی مشربتہ فتکسر خزانتہ فینتقل طعامہ و انما تخزن لہم ضروع مواشیہم اطعماتہم رواہ مسلم اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ و سلم نے نہ دودھ دوہے کوئی شخص کسی شخص کے جانور کا بغیر اذن اُسکے کے یعنے بدون حکم

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

ورضا اُسکی کے کیا دوست رکھتا ہے ایک تمہارا یعنے نہیں دوست رکھتا یہ کہ آوے کوئی خزانہ اُسکے مین پس توڑا جاوے خزانہ اُسکا اور اُٹھا لیا جاوے غلہ اُسکا اور سواے اسکے نہین کہ حفاظت کرتے ہین واسطے اُنکے تھن مواشی اُنکے کے طعامون اُنکے کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنے تھن اُنکے مواشی کے بیچ حفاظت کرنے دودھ کے بمنزلہ خزانون تمہارے کے ہین جو کہ محفوظ رکھتے ہین غلے تمہارے کو پس جو شخص اُنکے مواشی کا دودھ دوہے گویا اُسنے توڑے خزانے اُنکے اور چُرا لیا اُنہین سے کچھ اور شرح السنہ مین لکھا ہی کہ اسپر عمل ہی اکثر اہل علم کا کہ نہین جائز ہے دودھ دوہنا کسی کے مواشی کا بغیر اذن اُسکے کے مگر جبکہ بیقرار ہو بھوک سے تو بقدر ضرورت کے پی لے اور ضمان دے یعنے قیمت اُسکی دے اگر اُسکے پاس ہو اسیوقت دیوے والا جب اُس پاس ہو تب دے **ع** وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهٖ فَاَرْسَلَتْ اِحْدٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِصَحْفَةٍ فِيْهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتِ الَّتِيْ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِهَا يَدَ الْخَادِمِ فَسَقَطَتِ الصَّحْفَةُ فَانْفَلَقَتْ فَجَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِلَقَ الصَّحْفَةِ ثُمَّ جَعَلَ يَجْمَعُ فِيْهَا الطَّعَامَ الَّذِيْ كَانَ فِي الصَّحْفَةِ وَيَقُوْلُ غَارَتْ اُمُّكُمْ ثُمَّ حَبَسَ الْخَادِمَ حَتّٰى اُتِيَ بِصَحْفَةٍ مِّنْ عِنْدِ الَّتِيْ هُوَ فِيْ بَيْتِهَا فَدَفَعَ الصَّحْفَةَ الصَّحِيْحَةَ اِلَى الَّتِيْ كُسِرَتْ صَحْفَتُهَا وَاَمْسَكَ الْمَكْسُوْرَةَ فِيْ بَيْتِ الَّتِيْ كَسَرَتْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس رضی سے کہا تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نزدیک بعضی بیبیون اپنی کے یعنے حضرت عائشہ رضی کے پس بھیجی ایک نے بیبیون سے یعنے زینب رضی یا صفیہ رضی یا ام سلمہ رضی نے رکابی کہ اُسمین تھا کھانا پس مارا اُن بی بی نے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تھے اُنکے گھر مین یعنی عائشہ رضی نے خادم کے ہاتھ کو پس گری کابی اور ٹوٹ گئی پس جمع کیے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ٹکڑے رکابی کے پھر اکٹھا کیا ٹکڑون مین کھانا کہ تھا رکابی مین اور فرمایا کہ غیرت کی مان تمہاری نے پھر ٹھہرا رکھا خادم کو یہانتک کہ لائی گئی رکابی اُس بی بی کے پاس سے کہ حضرت اُسکے گھر مین تھے پس بھیجی کابی ثابت طرف اُس بی بی کے کہ توڑی گئی تھی رکابی اُسکی اور رکھی ٹوٹی ہوئی رکابی اُنکے گھر مین کہ توڑی تھی جنھون نے نقل کی یہ بخاری نے **ف** خادم لونڈی کو بھی کہتے ہین اور غلام کو بھی اور یہان لونڈی مراد ہی اور حضرت نے جو کھانا اکٹھا کیا اس سے معلوم ہوا حضرت کا کمال تحمل اور تواضع اور خوش گذرانی بیبیون کے ساتھ اور تعظیم کرنی نعمت پروردگار کی اور مان تمہاری نے یہ خطاب عام ہی اس قصہ سننے والیکو حضرت نے عذر بیان کیا اُن بی بی کیطرف سے کہ یہ بات صادر ہوئی بسبب غیرت کے کہ جبلت مین ہی عورت کی کہ اپنی سوکن پر رشک لیجاتی ہے اسطرح کا رشک نہین دفع کر سکتی اُسکو اپنے نفس سے یہ اسلیے بیان فرمایا کہ تا لوگ اس فعل کو حمل بُرائی پر نہ کرین بلکہ جان لین کہ باقتضاے بشری یہ امر سرزد ہوا اور کہا قاضی نے اس حدیث کو اس باب مین اسلیے لائے کہ ایک طرح کا غصب تھا توڑنا رکابی کا اسلیے کہ تلف کرنا مال غیر کا تھا اگرچہ کسی سبب سے ہو یا یہ کہ بھیجنا طعام کا بطور تحفے کے تھا اور جس رکابی مین کہ طعام آیا تھا وہ بطریق عاریت کے تھی **ع** مولانا وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنِ النُّهْبَةِ وَالْمُثْلَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن یزید سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ منع کیا آپ نے لوٹنے سے اور مثلہ کرنے سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** لوٹنا مال مسلمان کا حرام ہی اور مثلہ یہ ہی کاٹنا ناک کا اور کانون کا اور مانند اُنکے کا اور یہ حرام ہی **ع** وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ بِاَرْبَعِ سَجَدَاتٍ فَانْصَرَفَ وَقَدْ اٰضَتِ الشَّمْسُ وَقَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ تُوْعَدُوْنَهٗ اِلَّا قَدْ رَاَيْتُهٗ فِيْ صَلٰوتِيْ هٰذِهٖ لَقَدْ جِيْءَ بِالنَّارِ وَذٰلِكَ حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِيْ تَاَخَّرْتُ مَخَافَةَ اَنْ يُّصِيْبَنِيْ مِنْ نَفْحِهَا وَحَتّٰى رَاَيْتُ فِيْهَا صَاحِبَ الْمِحْجَنِ يَجُرُّ قُصْبَهٗ فِي النَّارِ وَكَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمِحْجَنِهٖ فَاِنْ فُطِنَ لَهٗ قَالَ اِنَّمَا تَعَلَّقَ بِمِحْجَنِيْ وَاِنْ غُفِلَ عَنْهُ ذَهَبَ بِهٖ وَحَتّٰى رَاَيْتُ فِيْهَا صَاحِبَةَ الْهِرَّةِ الَّتِيْ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَا تَدَعُهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ جُوْعًا ثُمَّ جِيْءَ بِالْجَنَّةِ وَذٰلِكَ حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِيْ تَقَدَّمْتُ حَتّٰى قُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ وَلَقَدْ مَدَدْتُ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

يَدِي وَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ اَتَنَاوَلَ مِنْ ثَمَرِهَا لِتَنْظُرُوْا اِلَيْهِ ثُمَّ بَدَا لِي اَنْ لَا اَفْعَلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا گیا سورج بیچ عہد
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے جسدن کہ مرے ابراہیم بیٹے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس نماز پڑھائی حضرتؐ نے لوگون کو چھ رکوع ساتھ چار
سجدون کے یعنے دو رکعتین پڑھین ہر رکعت مین تین تین رکوع کیے اور دو دو سجدے پھر پھرے نماز سے اس حال مین کہ ہو گیا تھا آفتاب جیسا کہ تھا اور فرمایا
نہین کوئی چیز کہ وعدہ دیے جاتے ہو تم اُسکا مگر کہ تحقیق دیکھی مین نے وہ بیچ اس نماز اپنی کے البتہ تحقیق لائی گئی دوزخ اور یہ اُسوقت تھا کہ دیکھا تمنے مجکو پیچھے
ہٹتے اُس ڈر سے کہ پہونچے مجکو گرمی اُسکی اور یہانتک کہ دیکھا مین نے اُسمین کجدار سرے کی لاٹھی والے کو یعنے عمرو بن لحی کو اس حال مین کہ کھینچتا ہی انتڑیان
اپنی دوزخ مین اور تھا وہ چُراتا حاجیون کی چیزین ساتھ لاٹھی کجدار اپنی کے پس اگر جانا جاتا ساتھ اُسکے کہتا کہ اٹک آئی تھی میری لاٹھی مین یعنے آ ہی ہے اور اگر
نہ جانا جاتا ساتھ اُسکے لیجاتا اُس چیز کو اور یہانتک کے دیکھا مین نے دوزخ مین ایک عورت بلی والی کو کہ باندھ رکھا تھا اُسنے بلی کو پس نہ کھلاتی تھی اُسکو کچھ اور
نہ چھوڑتی تھی اُسکو کہ کھاوے حشرات الارض یعنے چوہے وغیرہ یہانتک کہ مر گئی مارے بھوک کے پھر لائی گئی بہشت یعنے حضرتؐ کے پاس اور یہ اُسوقت تھا کہ دیکھا تمنے مجکو
کہ آگے بڑھا یہانتک کہ کھڑا ہوا مین اپنی جگہ کھڑے ہونیکی مین اور تحقیق دراز کیا مین نے ہاتھ اپنا حالانکہ ارادہ رکھتا تھا مین یہ کہ لون مین میوے اُسکے سے تاکہ دیکھو تم طرف
اُسکے پھر عقل مین آیا میری یہ کہ نکرون مین یعنے تاکہ ایمان تمھارا ساتھ غیب کے ہو نقل کی یہ مسلم نے **ف** اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ بہشت و دوزخ پیدا ہو چکی ہین اور
موجود ہین اور یہی مذہب ہے اہلسنت کا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ہٹ جانا ہلاک و عذاب کی جگہ سے سنت ہے اور تھوڑا سا عمل نہین باطل کرتا نماز کو اور بعضے لوگ
عذاب دیے جاتے ہین دوزخ مین اب بھی ؛ ع **وَعَنْ قَتَادَةَ** قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا
مِنْ اَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ الْمَنْدُوْبُ فَرَكِبَ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ مَا رَاَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَاِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے قتادہؓ سے کہ کہا
سُنا مین نے انسؓ سے کہ کہتے تھے تھی بیچ مدینے مین گھبراہٹ و خوف یعنے بسبب اسکے کہ لشکر کفار کا قریب آ گیا تھا پس عاریۃً مانگا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے
گھوڑا ابو طلحہ سے کہ کہا جاتا تھا اُس گھوڑے کو مندوب یعنی متھا پس سوار ہوئے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم یعنے اسپر اور نکلے مدینے سے تحقیق خبر کیلیے پس
جبکہ پھرے فرمایا نہین دیکھی مین نے کچھ خوف کی چیز اور تحقیق پایا مین نے اس گھوڑے کو کشادہ قدم نقل کی یہ بخاریؒ و مسلمؒ نے **ف** ابو طلحہ کا گھوڑا پہلے نہایت متھا
تھا حضرتؐ کی سواری کی برکت سے تیز رو ہو گیا اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی عاریۃً مانگ لینا جانور کا اور جائز ہی نام رکھنا جانور کا اور اسیطرح نام رکھنا سامان لاٹھی کا اور
جائز ہے کوشش کرنی بیچ دریافت کرنے خبر دشمن کے اور مستحب ہے خوشخبری دینی لوگون کو بعد خوف کے جبکہ جاتا رہے خوف اور اسمین بیان ہی حضرتؐ کی شجاعت کا

ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِي** دوسری فصل **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ اَحْيَا اَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ وَلَيْسَ
لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ عُرْوَةَ مُرْسَلًا وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ
اور روایت ہے سعید بن زیدؓ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ فرمایا جو شخص کہ زندہ کرے زمین مردہ کو پس وہ واسطے اُسکے ہی اور نہین واسطے رگ
ظالم کے حق نقل کی یہ احمدؒ اور ترمذیؒ اور ابوداودؒ نے یعنے متصل اور روایت کی مالکؒ نے عروہ سے بطریق ارسال کے اور کہا ترمذیؒ نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے **ف**
زندہ کرے الخ یعنے جو شخص کہ آباد کرے زمین ویران کو پس وہ ملک اُسکی ہے بشرطیکہ کسی مسلمان کی ملک نہو اور نہ متعلق ہو ساتھ کامون مصلحت شہر کے یا گانو کی
جیسے کہ مویشی کے بیٹھنے کی جگہ ہی یا دھوبی کپڑے وہان دھوتے ہین وغیر ذالک اور امام اعظمؒ کے نزدیک اذن ہونا امام کا بھی شرط ہی اور صاحبینؒ اور شافعیؒ اور
احمدؒ کے نزدیک نہین شرط دلیلین سبھون کی فقہ کی کتابون مین اور مرقات مین مذکور ہین اور نہین واسطے رگ ظالم کے حق یعنے جو کوئی کھیتی کرے یا درخت لگاوے
بیچ زمین آبادی ہوئی کسی کے وہ بسبب اسکے مستحق اُس زمین کا نہین ہوتا ؛ ع **وَعَنْ** اَبِي حُرَّةَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عَمِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا لَا تَظْلِمُوْا اَلَا لَا يَحِلُّ مَالُ امْرِئٍ اِلَّا بِطِيْبِ نَفْسٍ مِنْهُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَالدَّارَقُطْنِيُّ فِي الْمُجْتَبٰى اور روایت ہے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

ابی حرہ رقاشی سے کہ نقل کی اپنے چچا سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو نہ ظلم کرو خبردار ہو نہیں حلال مال کسی شخص کا مگر ساتھ خوشی اُسکی کے
نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں اور دارقطنی نے مجتبے میں **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ
وَلَا شِغَارَ فِي الْاِسْلَامِ وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ
وسلم سے یہ کہ کہا نہیں ہے جلب اور نہ جنب اور نہیں ہے شغار اسلام میں اور جو شخص کہ لوٹے لوٹنا پس نہیں ہے ہم میں سے یعنے ہماری جماعت میں سے
نہیں یا ہمارے طریقے پر نہیں نقل کی یہ ترمذی نے **ف** جلب اور جنب ایک تو سباق میں ہوتے ہیں اور ایک صدقے میں اور سباق اُسکو کہتے ہیں کہ دو شخص
آپس میں گھوڑے دوڑاویں کہ دیکھیں کون آگے نکلجاوے پس سباق میں جلب یہ ہے کہ گھوڑا دوڑانے والا ایک آدمی اپنے گھوڑے کے پیچھے رکھے کہ گھوڑے کو مارے
اور آواز کرے اور ہانکے اور جنب اسمیں یہ ہے کہ گھوڑا اپنے ساتھ رکھے کہ اگر سواری کا گھوڑا تھک جاوے تو اُسپر سوار ہو کر آگے نکلجاوے اور صدقے میں جلب
یہ ہے کہ صدقہ لینے والا کہ صدقات اور زکوۃ لینے کو جاوے تو ایک جگہ اُترے اور مالداروں کے پاس آدمی بھیجے کہ اپنے مکانوں سے زکوۃ لیکر یہاں آدیں اور
جنب اسمیں یہ ہے کہ مالدار اپنے مکان سے اور کہیں چلاجاوے اور زکوۃ لینے والے کو تکلیف دیوے کہ یہاں آنکر زکوۃ لیوے چنانچہ بیان انکا کتاب الصدقات میں گذرا
پس انسے منع فرمایا کہ یوں نچاہیے اور شغار یہ کہ ایک شخص نکاح کردے اپنی بیٹی یا بہن کا کسی کے ساتھ اس شرط پر کہ وہ اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح کردے اس سے اور مہر کچھ
نہو یہ شرط ہی بمنزلہ مہر کے ہو اور یہ عقد فاسد ہے اکثر علما کے نزدیک مگر ابو حنیفہ اور سفیان کہتے ہیں کہ صحیح ہے اور مہر مثل واجب ہوتا ہے لیکن کرنیوالا اسکا گنہگار
ہوتا ہے نہ کرنا چاہیے **وَعَنْ** سَائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَاْخُذُ اَحَدُكُمْ عَصَا اَخِيْهِ لَاعِبًا جَادًّا فَمَنْ اَخَذَ
عَصَا اَخِيْهِ فَلْيَرُدَّهَا اِلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَرِوَايَتُهٗ اِلٰى قَوْلِهٖ جَادًّا اور روایت ہے سائب بن یزید سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ نہ لیوے ایک تمہارا لاٹھی اپنے بھائی کی کھیلتے ہوئے قصد کرنیوالا پس جو شخص کہ لیوے لاٹھی بھائی اپنے کی پس
چاہیے کہ پھیردے اُسکو طرف اُسکے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے اور روایت ابو داؤد کی لفظ جادًّا تک ہے **ف** کھیلتے ہوئے آخر یعنے لیوے لاٹھی
ظاہر میں ہنسی سے اور قصد ہو اُسکا اسمیں یہ کہ رکھ چھوڑونگا اس سے منع فرمایا اور ذکر کرنا عصا کا مبالغے کیلیے ہے کہ ایسی چیز حقیر کیلیے لینے کو منع فرمایا
تو اس سے زیادہ میں بطریق اولی منع ہوگا **وَعَنْ** سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَجَدَ عَيْنَ مَالِهٖ عِنْدَ رَجُلٍ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ
وَيَتْبَعُ الْبَيِّعُ مَنْ بَاعَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے سمرہ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص کہ پاوے بعینہ
اپنا مال نزدیک کسی کے پس وہ سزاوار ہے ساتھ اُسکے اور پیچھا کرے مول لینے والا اُس شخص کا کہ بیچا ہے اُسکو نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے **ف**
حاصل معنے حدیث کے یہ ہیں کہ اگر کسی نے غصب کیا یا چرایا مال کسی کا یا جاتا رہا مال کسی کا اور دوسرے کے ہاتھ پڑا اور اُس سے کسی اور نے خریدا پس وہ مالک
مال کا کہ مال بنا خریدنے والیکے پاس پاوے لے لیوے اور وہ خریدنے والا پیچھا اُس بیچنے والیکا پکڑے اور مول بنا اُس سے لیوے **وَعَنْهُ** عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى الْيَدِ مَا اَخَذَتْ حَتّٰى تُؤَدِّيَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے سمرہ سے کہ نقل کی نبی
صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اوپر ہاتھ کے ہے وہ چیز کہ لی یہاںتک کہ ادا کرے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** اوپر ہاتھ کے یعنے صاحب
ہاتھ کے یعنے لینے والے کے ہے پہونچادینا اُس چیز کا کہ لی ہے یہانتک کہ ادا کرے وہ چیز کہ لی ہے حاصل یہ کہ جو شخص کہ مال کسی کا لے بطریق چھین لینے کے یا چرانیکے
یا عاریت کے یا امانت کے اُسپر ہے مال پہونچادینا پس واجب ہے دیدینا چھینے ہوئے مال کا اگرچہ نہ مانگے مالک اور واجب ہے دینا عاریت کا جبکہ پوری ہوچکے
مدت اگر ایک مدت معین کی ہے اور امانت کا دینا نہیں لازم ہے مگر جبکہ طلب کرے مالک **وَعَنْ** حَرَامِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُحَيِّصَةَ اَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ
دَخَلَتْ حَائِطًا فَاَفْسَدَتْ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عَلٰى اَهْلِ الْحَوَائِطِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ وَاَنَّ مَا اَفْسَدَتِ الْمَوَاشِيْ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

بِاللَّيْلِ ضَامِنٌ عَلٰى اَهْلِهَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے حرام بیٹے سعد بیٹے محیصہ کے سے یہ کہ اونٹنی براء بن عازب کی گھس گئی ایک باغ مین اور خراب کیا پس حکم دیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ باغ والون پر ہے نگہبانی باغون کی دن کو اور تحقیق وہ باغ کہ خراب کرے اُنکو مواشی رات کو ضمان یعنے بدلہ دینا آتا ہی مواشی کے مالکون پر نقل کی یہ مالکؒ اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** حاصل یہ کہ اگر مواشی تلف کرڈالے باغ کسی کا دن کو مالک چارپایہ کو بدلہ دینا اُسکا نہین آتا اسلیے کہ دن کو محافظت کرنی باغ کی باغ والے پر ہی پس تقصیر اُسکی طرف سے ہوئی اور اگر رات کو تلف کرے تو بدلہ مالک چارپائے پر ہی بسبب تقصیر اُسکی کے کہ رات کو محافظت کرنی جانور کی اُسپر ہے اور یہ اُس صورت مین ہی کہ مالک چارپایہ کا ہمراہ اُسکے نہو اور اگر ہمراہ ہوگا بدلہ دینا آویگا اسکو برابر ہے کہ سوار ہو اُسپر یا ہانکتا ہو اُسکو یا کھینچتا ہو اُسکو اور برابر ہے کہ تلف کرے چارپایہ اپنے ہاتھ سے یا پانون سے یا مُنھ سے اور یہ مذہب مالکؒ کا اور شافعیؒ کا ہے اور مذہب حنفیہ کا یہ ہے کہ اگر مالک چارپایہ کا ہمراہ اُسکے نہو بدلہ دینا اُسکو نہین آتا دن ہو یا رات **ش ع** وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرِّجْلُ جُبَارٌ وَقَالَ النَّارُ جُبَارٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پانون جو ہے معاف ہی اور فرمایا آگ بھی معاف ہی نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنے اگر جانور کے پانون سے کوئی چیز تلف ہو جاوے تو اُسکے مالک پر ضمان یعنے بدلہ نہین بشرطیکہ مالک ساتھ اُسکے نہو اور اسیطرح سے کسی نے آگ جلائی بغیر قصد ظلم اور ایذا رسانی کے اور اُسمین سے کسی کے اسباب پر چنگاری ہوا سے جا پڑی اور جلا دیا تو جلانے والے آگ کے پر ضمان نہین بشرطیکہ جسوقت آگ جلائی تھی اُسوقت ہوا ٹھہری ہوئی تھی اور پھر چلی اور اگر ہوا چلنے کیوقت جلائی تھی تو ضمان آویگا **ش ع** وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمْ عَلٰى مَاشِيَةٍ فَاِنْ كَانَ فِيْهَا صَاحِبُهَا فَلْيَسْتَاْذِنْهُ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْهَا فَلْيُصَوِّتْ ثَلٰثًا فَاِنْ اَجَابَهٗ اَحَدٌ فَلْيَسْتَاْذِنْهُ وَاِنْ لَمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ فَلْيَحْتَلِبْ وَلْيَشْرَبْ وَلَا يَحْمِلْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے حسنؓ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ آوے کوئی تم مین سے مواشی پر پس اگر ہو اُنمین مالک اُنکا پس پروانگی مانگے اُس سے یعنے دودھ پینے کی اور اگر نہو مالک پاس اُسکے پس چاہیے کہ آواز کرے تین بار پس اگر جواب یا اُسکو کسی نے پس پوچھے اُس سے اور اگر نہ جواب یا اُسکو کسی نے پس دودھ دوہے اور پیوے بقدر ضرورت کے اور نہ اُٹھا کر لیجاوے اُسمین سے کچھ نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یہ دودھ دوہ کر پی لینا اُسوقت درست ہے کہ حالت اضطرار ہو یعنے بھوک کے مارے مرجاتا ہو اور یا یہ محمول ہے عادت پر یعنے جہان رسم و عادت ہو کہ مسافر کو دودھ پینے کو منع نکرتے ہون اسجگہ اسقدر پی لینا درست ہے **ش ع** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ حَائِطًا فَلْيَاْكُلْ وَلَا يَتَّخِذْ خُبْنَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص کہ جاوے کسی باغ مین پس چاہیے کہ کھاوے اور نہ لے جھولی مین نقل کی یہ ترمذیؒ اور ابن ماجہؒ نے اور کہا ترمذیؒ نے کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** یہ حکم بھی مضطر کیلیے ہی یا موافق عادت کے **ش ع** وَعَنْ اُمَيَّةَ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَارَ مِنْهُ اَدْرَاعَهٗ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ اَغَصْبًا يَا مُحَمَّدُ قَالَ بَلْ عَارِيَةٌ مَضْمُوْنَةٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے امیہ بیٹے صفوان کے سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عاریت لین اُس سے کتنی ایک زرہین دن جنگ حنین کے پس کہا صفوان نے آیا چھیننے کی راہ لیتے ہو اے محمدؐ فرمایا بلکہ عاریت لیتا ہون کہ پھر دیجاوینگی نقل کی یہ ابو داؤدؒ نے **ف** صفوان اُس زمانے مین کافر تھا پھر مسلمان ہوا اور شریحؒ اور حسنؓ اور نخعیؒ اور ثوریؒ اور ابو حنیفہؒ کے نزدیک عاریت امانت ہوتی ہے عاریت لینے والے پاس اگر تلف ہو بدلہ دینا نہین آتا مگر جبکہ تعدی کرے اور ابن عباسؓ اور ابو ہریرہؓ اور شافعیؒ اور احمدؒ کے نزدیک بدلہ دینا آتا ہی یعنے قیمت اُسکی دینی آتی ہی پس وہ لفظ مضمونۃ کے معنے یہ لیتے ہین کہ بدلہ دی گئی ہین اگر جاتی رہین **ش ع** وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ وَالْمِنْحَةُ مَرْدُوْدَةٌ وَالدَّيْنُ مَقْضِيٌّ وَالزَّعِيْمُ غَارِمٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی امامہؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

عاریت ادا کیجاوے یعنے واجب ہے عاریت لینے والے پر پہونچا دینا اُسکا مالک کے تئین اور منحہ پھیری جاوے اور دین ادا کیا جاوے یعنے واجب ہے ادا کرنا
اُسکا اور ضامن ضمان بھر نیوالا ہی یعنے جو کوئی کسی کے قرض وغیرہ کا ضامن ہوا لازم ہی اُسکو ادا کرنا اُسکا نقل کی یہ ترمذیؒ اور ابو داؤدؒ نے **ف** منحہ میم کے
زیر سے اُسکو کہتے ہین کہ دودھ کا جانور کسی کو دے تا وہ دودھ پیوے یا زمین یا باغ دے میوے وغیرہ کے کھانے کیلیے پس منحہ مین مالک کرنا منفعت
کا ہوتا ہے نہ اصل اُس چیز کا پس بعد انتفاع کے واجب ہے پھیر دینا اُسکا **وعن** رافع بن عمرو الغفاریؓ قال کنت غلاما ارمی نخل الانصار
فاتی بی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال یا غلام لم ترمی النخل قلت آکل قال فلا ترم وکل مما سقط فی اسفلہا ثم مسح
رأسہ فقال اللہم اشبع بطنہ رواہ الترمذی وابو داؤد وابن ماجۃ اور روایت ہے رافع بن عمرو غفاری سے کہا تھا مین لڑکا پھینکتا
پتھر درخت کھجوروں انصار کی پر پس لایا گیا مجکو یعنے لائے مجکو انصار روبرو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور فرمایا کہ اے لڑکے کیوں پھینکتا ہی پتھر کھجوروں پر کہا
مین نے کھاتا ہوں مین کھجورین یعنے کھجوروں کے کھانے کیلیے پتھر پھینکتا ہوں نہ اور غرض کیلیے فرمایا پس نہ پھینک پتھر اور کھا جو گرا پڑا ہو نیچے اُسکے پھر ہاتھ
پھیرا میرے سر پر اور کہا یا الٰہی بھر تو پیٹ اسکا نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** اور کھا جو گرا پڑا ہو الے آخرہ یعنے اسلیے کہ
اکثر عادت جاری ہی کہ گرے ہوے میوے کے کھانے کو کوئی منع نہیں کرتا خصوصًا لڑکوں کو کہ اُنکو ترکاری کے کھانے کیطرف بہت رغبت
ہوتی ہی اور کہا طیبی نے کہ اگر وہ مضطر ہوتا تو درخت پر سے بھی توڑنے کی اجازت دیتے **ف وسنذکر** حدیث عمرو بن شعیب فی باب
اللقطۃ ان شاء اللہ تعالی اور ذکر کرینگے ہم حدیث عمرو بن شعیب کی بیچ باب لقطہ کے اگر چاہیگا اللہ تعالی **الفصل الثالث** فصل
تیسری **عن** سالم عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اخذ من الارض شیئا بغیر حقہ خسف بہ یوم
القیمۃ الی سبع ارضین رواہ البخاری روایت ہے سالم سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ لے
زمین سے کچھ ناحق یعنے از راہ ظلم کے دھنسایا جاویگا اُسکو دن قیامت کے سات زمینوں تک نقل کی یہ بخاریؒ نے **وعن** یعلی بن مرۃ قال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اخذ ارضا بغیر حقہا کلف ان یحمل ترابہا المحشر رواہ احمد اور روایت ہے یعلی بن
مرہؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ لے زمین ناحق یعنے از راہ ظلم کے تکلیف دیا جاویگا یعنے حکم کیا جاویگا
اُسکو یہ کہ اُٹھاوے مٹی اُسکی سر پر محشر مین نقل کی یہ احمدؒ نے **ف** پہلی فصل مین کہا کہ طوق کرکے زمین اُسکی گردن مین ڈالی جاویگی اور یہان کہا کہ دھنسایا
جاویگا اور مٹی کے اُٹھانیکا حکم کیا جاویگا یہ تینون عذاب کی ہین بعضے اسطرح عذاب دیے جاوینگے اور بعضے اسطرح **وعنہ** قال سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول ایما رجل ظلم شبرا من الارض کلفہ اللہ عز وجل ان یحفرہ حتی یبلغ آخر سبع ارضین ثم یطوقہ الی یوم القیمۃ
حتی یقضی بین الناس رواہ احمد اور روایت ہے یعلی بن مرہؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ لیوے از راہ
ظلم کے بالشت بھر زمین سے تکلیف دیویگا اُسکو اللہ غالب بزرگ یعنی قبر مین یہ کہ کھودے اُسکو یہانتک کہ پہونچے آخر ساتوین زمین تک پھر طوق کرکے ڈالی
جاویگی وہ زمین اُسکے گلے مین قیامت تک یہانتک کہ حکم کیا جاوے درمیان لوگون کے نقل کی یہ احمدؒ نے **باب الشفعۃ** باب ہے بیچ بیان شفعہ کے
ف شفعہ ساتھ پیش شین کے مشتق ہی شفع سے بمعنے ملانے اور جفت کرنیکے یہ نام اسکا اسلیے رکھا گیا کہ اسمین ملانا ہے زمین خریدی ہوئی کا ساتھ زمین
شفیع کے اور شفعہ ثابت ہے شریک کیلیے تینون امامون کے نزدیک اور ہمسایہ کیلیے نہین اور نزدیک امام ابو حنیفہؒ کے اور بیچ روایت صحیح کے
امام احمدؒ سے ثابت ہے ہمسایہ کیلیے بھی اور حدیثین بیچ شفعہ ہمسایہ کے وارد ہوئی ہین اور صحت کو پہونچی ہین اور جسنے کہ اُسمین کلام کیا ہے بے حجت
کلام کیا ہے بیچ **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** جابر قال قضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالشفعۃ فی کل ما لم یقسم

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَۃَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا حکم کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتھ
ثابت ہونے شفعہ کے بیچ ہر چیز کے کہ نہ بانٹی گئی ہو یعنے غیر منقول کہ شراکت مین ہو پس جسوقت کہ واقع ہون حدین یعنے تقسیم کیجائے ملک مشترک اور پھیری
جاوین راہین یعنے ہر ایک کی حصے کی راہ جُدا ہو جاوے پس نہین شفعہ نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنے بسبب باقی رہنے شرکت کے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر
کہ شفعہ شریک کیلیے ہے نہ ہمسایہ کیلیے اور یہی مذہب ہے شافعیؒ کا اور امام اعظمؒ کے نزدیک کہ شفعہ ہمسایہ کیلیے ہے دلیل اُنکی اور حدیثین ہین اور اس حدیث مین وہ
تاویل کرتے ہین کہ مراد یہ ہے کہ شفعہ شرکت کا نہین ہے پس اس سے نفی شفعہ جوار کی یعنے ہمسائگی کی نہین لازم آتی **ع وَعَنْہُ** قَالَ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَۃِ فِیْ کُلِّ شِرْکَۃٍ لَمْ تُقْسَمْ رَبْعَۃٍ اَوْ حَائِطٍ لَا یَحِلُّ لَہٗ اَنْ یَّبِیْعَ حَتّٰی یُؤْذِنَ شَرِیْکَہٗ فَاِنْ شَاءَ اَخَذَ
وَاِنْ شَاءَ تَرَکَ فَاِذَا بَاعَ وَلَمْ یُؤْذِنْہُ فَھُوَ اَحَقُّ بِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ حکم فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
ساتھ شفعہ کے بیچ ہر زمین مشترک کے کہ نہ تقسیم کیگئی گھر ہو یا باغ ہو نہین حلال ہے مالک بائع کو بیچنا یہانتک کہ خبر کرے اپنے شریک کو پس اگر چاہے
لے اور اگر چاہے چھوڑدے پس جسوقت کہ بیچا اور نہ خبر کی اُسکو پس وہ لائق تر ہے ساتھ اُسکے نقل کی یہ مسلم نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
شفعہ نہین ہے مگر اُس چیز مین کہ نہ ممکن ہو نقل کرنا اُسکا مانند زمین اور مکان اور باغ کے نہ اُس چیز مین کہ ممکن ہو نقل کرنا اُسکا مانند اسباب اور
جانورون کے اور یہی مذہب ہے سب علما کا پھر شفعہ خاص نہین ہے ساتھ مسلمان کے بلکہ مسلمان اور ذمی مین بھی ہے اور نہین حلال بیچنا آخر اس سے معلوم
ہوا کہ واجب ہے آگاہ کر دینا شریک کو جبکہ ارادہ کرے بیچنے کا **ع وَعَنْ اَبِیْ رَافِعٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْجَارُ اَحَقُّ
بِسَقَبِہٖ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی رافعؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمسایہ سزاوار تر ہے بسبب نزدیک ہونے اپنے کے
نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنے ہمسایہ لائق تر ہے ساتھ شفعہ کے اور شفعہ اُسکو پہونچتا ہے جسوقت کہ نزدیک و متصل ہو اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر
ثابت ہونے شفعہ کے ہمسایہ کیلیے **ع وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَمْنَعُ جَارٌ جَارَہٗ اَنْ یَّغْرِزَ خَشَبَۃً
فِیْ جِدَارِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ منع کرے ہمسایہ اپنے ہمسائے کو گاڑنے
لکڑی کے سے بیچ دیوار اپنی کے نقل کی یہ بخاری و مسلمؒ نے **ف** یعنے جس صورت مین کہ ضرر نہ کرے گاڑنا لکڑی کا تو منع نہ کرے یہ امر وجوب کیلیے ہے
نزدیک امام احمد اور محدثین کے اور استحباب کیلیے ہے نزدیک امام ابو حنیفہؒ اور مالکؒ اور شافعیؒ کے **ع وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِی الطَّرِیْقِ جُعِلَ عَرْضُہٗ سَبْعَۃَ اَذْرُعٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے جسوقت کہ اختلاف کرو تم بیچ راہ کے تو ٹھہرایا جاوے چوڑاو اُسکا سات ہاتھ کا نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنے اگر ہو درمیان زمین اُفتادہ ایک
قوم کے راہ اور چاہین وہ عمارت بنانی اُسمین اگر اتفاق کرین ایک مقدار پر تو فبہا اور اگر اختلاف کرین بیچ مقدار اُسکی کے تو مقرر کیجاوے سات ہاتھ
پس مراد حدیث سے تو یہ ہے کہ جو ذکر کیگئی اور اگر ہو ایک راہ چلتی ہوئی زیادہ سات ہاتھ سے تو روا نہین کسی کو کہ لیوے کچھ اُسمین سے اور رکھے کہ راہ سات ہاتھ کی
کافی ہے **ع اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ سَعِیْدِ بْنِ حُرَیْثٍ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ بَاعَ
مِنْکُمْ دَارًا اَوْ عَقَارًا قَمِنٌ اَنْ لَّا یُبَارَکَ لَہٗ اِلَّا اَنْ یَّجْعَلَہٗ فِیْ مِثْلِہٖ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ روایت ہے سعید بن حریثؓ سے کہ کہا سنا
مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ بیچے تم مین سے گھر یا زمین لائق ہے یہ کہ نہ برکت دیجاوے واسطے اُسکے یعنے اُسکے مول مین
مگر یہ کہ گردانے اُسکو بیچ مانند اُسکے کے نقل کی یہ ابن ماجہؒ اور دارمیؒ نے **ف** یعنے بیچنا زمین کا اور مکانات کا بلا ضرورت اور صرف کرنا مول اُسکا منقولات
مین غیر مستحب ہے اسلیے کہ غیر منقولات مین منافع بہت ہین اور آفت کم ہے کہ نہین چرا تا اُسکو چور بخلاف منقولات کے سو اولی یہ ہے کہ نہ بیچے غیر منقولات کو اور اگر

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

بیچے تو خرچ کرے مول اُسکا زمین و مکانات مین ۔ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِشُفْعَتِهٖ يُنْتَظَرُ بِهَا
وَاِنْ كَانَ غَائِبًا اِذَا كَانَ طَرِيْقُهُمَا وَاحِدًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہمسایہ لائق تر ہے ساتھ شفعہ اپنے کے انتظار کیا جاوے اُسکا بسبب شفعہ کے اگرچہ ہو وہ غائب جسوقت کہ ہو راہ اُن
دونون کی ایک نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّرِيْكُ
شَفِيْعٌ وَالشُّفْعَةُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ قَالَ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَهُوَ اَصَحُّ
اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا شریک یعنی زمین مین کہ بیچی جاتی ہے شفیع ہے اور شفعہ بیچ ہر چیز کے ہے یعنے
غیر منقولات مین مانند زمین و رباغ اور مانند اُسکے کے نقل کی یہ ترمذی نے کہا ترمذی نے اور تحقیق روایت کیگئی ہے یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے کہ نقل کی
نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بطریق ارسال کے اور وہ صحیح تر ہے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَطَعَ
سِدْرَةً صَوَّبَ اللّٰهُ رَاْسَهٗ فِي النَّارِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مُخْتَصَرٌ يَعْنِيْ مَنْ قَطَعَ سِدْرَةً فِيْ فَلَاةٍ يَسْتَظِلُّ بِهَا ابْنُ
السَّبِيْلِ وَالْبَهَائِمُ غَشْمًا وَظُلْمًا بِغَيْرِ حَقٍّ يَكُوْنُ لَهٗ فِيْهَا صَوَّبَ اللّٰهُ رَاْسَهٗ فِي النَّارِ اور روایت ہے عبداللہ بن حبشیؓ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کاٹے درخت بیری کا اُلٹا ڈالیگا اللہ تعالیٰ سر اُسکا دوزخ مین نقل کی یہ ابوداؤد نے اور کہا یہ حدیث مختصر
ہے یعنے جو شخص کہ کاٹے بیری کو جنگل مین کہ سایہ پکڑتے ہین ساتھ اُسکے مسافر اور جانور از راہ ظلم و زیادتی کے ساتھ غیر حق کے کہ ہووے واسطے اُسکے اُس
درخت مین تو اُلٹا ڈالیگا اللہ تعالیٰ سر اُسکا آگ مین ف لفظ ظلم اور بغیر حق تاکید ہین لفظ غشما کی یا حق سے مراد شفعہ ہے اور ابوداؤد کی مرقات الصعود
مین لکھا ہے کہ طبرانی نے اپنی کتاب اوسط مین زیادہ کیا ہے کہ جو درخت بیری کا حرم مین کاٹے اُسپر یہ وعید ہے اور بعضون نے کہا کہ بیری مدینے کی مراد ہے اور
بعضون نے کہا کہ مراد بیری جنگل کی ہے کہ مسافر و حیوانات اُسکے سایہ مین آرام پاتے ہون اور بعضون نے کہا کہ مراد وہ بیری ہے کہ ملک کسی کی ہو اور یہ اُسکو از راہ
ظلم کے کاٹ ڈالے ۔ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ اِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ فِي الْاَرْضِ فَلَا شُفْعَةَ فِيْهَا وَلَا شُفْعَةَ
فِيْ بِئْرٍ وَلَا فَحْلِ النَّخْلِ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے عثمانؓ بن عفان سے کہا جسوقت کہ واقع ہون حدین زمین مین پس نہین شفعہ یعنے شرکت کا اُسمین اور نہ شفعہ ہے
بیچ کنوین کے اور نہ بیچ درخت کھجور نر کے نقل کی یہ مالکؒ نے ف نہ شفعہ ہے کنوین مین اسلیے کہ شفعہ اُس زمین مین ہے کہ احتمال تقسیم کا رکھے اور کنوان احتمال
تقسیم کا رکھتا ہی نہین اور یہی ہے مذہب شافعیؒ کا اور ہمارے نزدیک شفعہ ثابت ہے ہر زمین مین اگرچہ احتمال تقسیم کا نہ رکھے مانند کنوین اور حمام اور چکی کے اور
دلیل ہماری یہ حدیث آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے الشفعۃ فی کل شئ یعنے شفعہ ہر چیز مین ہے یعنے غیر منقول مین اور نہ بیچ درخت کھجور نر کے یعنے جسوقت کہ
وارث ہوے کتنے شخص کھجور کے درختون کے اور آپسمین بانٹ لیے درخت اور اُنمین ہے ایک درخت نر کہ ڈالتے ہین اُسمین سے اپنی کھجورون پر پھول اُسکا پس
جسوقت کہ بیچے ایک شخص اُنمین سے اپنا حصہ ساتھ حقوق اُسکے کے درخت نر سے اور غیر اُسکے سے تو نہین ہے شفعہ شریکون کو درخت نر مین اسلیے کہ وہ زمین
نہین ہے اور نہ ممکن ہے بانٹنا اُسکا ۔ع **بَابُ الْمُسَاقَاةِ وَالْمُزَارَعَةِ** باب ہے بیچ بیان مساقات کے اور مزارعت کے ف مساقاۃ یہ ہے کہ اپنے
درخت کسی کو دے اور یہ کہدے کہ اُنمین پانی دینا اور اصلاح کرنا اور میوہ جو حاصل ہوگا آپسمین بانٹ لینگے آدھوں آدھ یا تہائی یا چوتھائی یا مانند
اُسکے اور مزارعت یہ کہ کسی کو زمین دے کہ اُس زمین مین بووے جو اُسمین پیدا ہو آپسمین بانٹ لینگے آدھوں آدھ وغیر ذالک حاصل یہ کہ مساقات درختون مین
ہوتی ہے اور مزارعت زمین مین اور حکم دونون کا ایک ہی ہے اور مساقات اور مزارعت فاسد ہین امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اور نزدیک صاحبینؒ اور تینون
اماموں اور اور علما کے جائز ہے دلیل امام ابوحنیفہؒ کی یہ ہے کہ یہ اجارہ ساتھ اجر مجہول کے اور معدوم کے ہے بسبب درست نہین اور حدیث مین بھی

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

نہی واقع ہوئی مخابرت سے اور فتوے صاحبین ہی کے قول پر ہے ✽ ح **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَفَعَ اِلٰی یَھُوْدِ خَیْبَرَ نَخْلَ خَیْبَرَ وَاَرْضَھَا عَلٰی اَنْ یَعْتَمِلُوْھَا مِنْ اَمْوَالِھِمْ وَلِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
شَطْرُ ثَمَرِھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃِ الْبُخَارِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْطٰی خَیْبَرَ الْیَھُوْدَ اَنْ یَعْمَلُوْھَا وَیَزْرَعُوْھَا
وَلَھُمْ شَطْرُ مَا یَخْرُجُ مِنْھَا روایت ہے عبد اللہ بن عمرؓ سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دیے یہود خیبر کو درخت کھجور خیبر کے اور زمین اُسکی
اس شرط پر کہ محنت کریں اُسمین اپنے مالون سے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے ہو آدھا میوہ اُسکا نقل کی یہ مسلم نے اور بیچ روایت بخاری کے
یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دیا خیبر یعنے درخت و زراعت خیبر کی یہود کو اس شرط پر کہ محنت کریں اُسمین اور کھیتی کریں اُسمین اور ہو یہود کے لیے
آدھا اُس چیز کا کہ نکلے اُس سے **ف** خیبر نام ایک جگہ کا ہے قریب مدینے کے اور یہ حدیث دلیل ہے سب علما کی سوائے امام ابو حنیفہؒ کے بیچ
جائز ہونے مساقات کے اور مزارعت کے اور امام ابو حنیفہؒ کہتے ہین کہ یہ اُس قبیلے سے نہین ہے اسلیے کہ درخت اور زمین حضرت کی ملک سے
نہ تھی کہ اُنکو بطریق مساقات اور مزارعت کے دی بلکہ ان ہی کے درخت اور زمین کو اُنپر مسلم رکھا اور اُنپر خراج رکھا اور خراج دو قسم پر ہے خراج
مُوظف اور خراج مقاسمت خراج مُوظف یہ کہ امام ہر سال کچھ مال اُنسے لینا مقرر کرے جیسے کہ اہل نجران سے ہر سال ایک ہزار اور دو سو حلے یعنے جوڑے
لیتے تھے اور خراج مقاسمت یہ کہ تقسیم کرے آپسمین اُس چیز کو کہ زمین سے نکلے جیسے کہ اہل خیبر سے کیا ✽ ح **وَعَنْہُ** قَالَ کُنَّا نُخَابِرُ وَلَا نَرٰی بِذٰلِکَ
بَاْسًا حَتّٰی زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِیْجٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْھَا فَتَرَکْنَاھَا مِنْ اَجْلِ ذٰلِکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہؓ سے
کہ کہا تھے ہم مخابرت کرتے اور نہ دیکھتے اُسکا مضائقہ یہانتک کہ کہا رافع بن خدیج نے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اس سے پس چھوڑ دیا
ہمنے مخابرت کو اس سبب سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** مخابرت اُسی مزارعت کو کہتے ہین جو کہ اوپر مذکور ہوئی اور یہ دلیل امام ابو حنیفہؒ کی ہے ✽ ح **وَعَنْ** حَنْظَلَۃَ
بْنِ قَیْسٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمَّایَ اَنَّھُمْ کَانُوْا یُکْرُوْنَ الْاَرْضَ عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَا یَنْبُتُ عَلَی الْاَرْبِعَاءِ
اَوْ شَیْءٍ یَسْتَثْنِیْہِ صَاحِبُ الْاَرْضِ فَنَھَانَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِکَ فَقُلْتُ لِرَافِعٍ فَکَیْفَ ھِیَ بِالدَّرَاھِمِ وَالدَّنَانِیْرِ فَقَالَ
لَیْسَ بِھَا بَاْسٌ وَکَانَ الَّذِیْ نُھِیَ عَنْ ذٰلِکَ مَا لَوْ نَظَرَ فِیْہِ ذُو الْفَھْمِ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ لَمْ یُجِیْزُوْہُ لِمَا فِیْہِ مِنَ الْمُخَاطَرَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہے حنظلہؓ بن قیس سے کہ نقل کی رافع بن خدیج سے کہ کہا خبر دی مجکو دو چچاؤن میرے نے یہ کہ صحابہؓ کرائے کو دیتے تھے زمین بیچ
عہد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اُس چیز کے کہ پیدا ہو نالیون پر یعنے کرائے کو دیتے تھے زمین اس شرط پر کہ زراعت کرے عامل ساتھ تخم اپنے کے اور
جو کچھ کہ نالیون کے کنارون پر اُگے مالک کیلیے ہو اُجرت زمین اُسکے کی اور سوائے اُسکے عامل کیلیے ہو یا کرائے کو دیتے تھے زمین ساتھ اُس چیز کے
کہ جُدا کرے اُسکو مالک زمین کا یعنے کرائے کو دیتے تھے زمین بایں شرط کہ جو کچھ اُگے قطعہ معین مین مالک کیلیے ہو اور جو کچھ سوائے اُس قطعہ کے اُگے
عامل کیلیے ہو پس منع کیا ہمکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے یعنے اسلیے کہ اسمین خطرا اور فریب ہے شاید کہ وہان کچھ نہ اُگے کہا حنظلہ نے پس کہا مین نے
واسطے رافع کے پس کیا حکم ہے مزارعت کا بدلے درہمون اور دینارون کے پس کہا نہین ساتھ اسکے مضائقہ اور گویا وہ چیز کہ منع کیا گیا ہے اُس سے
وہ چیز ہے کہ اگر دیکھے اُسمین صاحب فہم کا ساتھ حلال و حرام کے تو نہ جائز رکھے اُسکو واسطے اُس چیز کے کہ اُسمین ہے مخاطرت سے کہ ہو وے یا نہو وے
یعنے جیسے صورتین ذکر کیگئی ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پس منع کیا ہمکو آخر صورتین ذکر کیگئی محل نہی کی ہین نزدیک جائز رکھنے والون مزارعت کے
اور جاننا چاہیے کہ حدیثین بیچ مقدمۂ مزارعت کے مختلف آئی ہین اور دروازہ تاویل کا جانبین سے کھلا ہوا ہے اور جمہور ائمہ کے نزدیک مزارعت
جائز ہے اور فتوی ہمارے مذہب مین بھی جواز ہی پر ہے واسطے دفع حاجت کے ✽ ح **وَعَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ کُنَّا اَکْثَرَ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

حقلاً وکان احدنا یکری ارضہ فیقول ھٰذہ القطعۃ لی وھٰذہ لک فربما اخرجت ذہ ولم تخرج ذہ فنھاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
متفق علیہ اور روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ کہا تھے ہم اکثر مدینے والوں میں کھیتی کرنے کو اور تھا ایک ہمارا کرایے کو دیتا تھا زمین اپنی اور کہتا تھا
اسقدر ٹکڑا زمین کا واسطے میرے ہی یعنے جو کچھ اسمین پیدا ہو میرے لیے ہی اور یہ واسطے تیرے پس اکثر نکلتی کھیتی اس قطعہ زمین مین یعنے دونوں مین سے
ایک کے قطعہ مین کھیتی ہوتی اور نہ نکلتی اُس قطعہ مین یعنے دوسرے کے قطعہ مین پس منع فرمایا اُنکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنی اس معاملہ سے اسلیے کہ
ایک کے ہاتھ تمام حاصل زمین کا لگا اور دوسرے کا حق بالکل ضائع ہوا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن عمرو قال قلت لطاؤس لو ترکت المخابرۃ
فانھم یزعمون ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عنہ قال ای عمرو وانی اعطیھم واعینھم وان اعلمھم اخبرنی یعنی ابن عباس
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم ینہ عنہ ولکن قال ان یمنح احدکم اخاہ خیر لہ ان یاخذ علیہ خرجا معلوما متفق علیہ
اور روایت ہے عمرو بن دینار تابعی سے کہ کہا مین نے واسطے طاؤس تابعی کے اگر چھوڑ دیتا تو مزارعت کو تو بہتر تھا اسلیے کہ کہتے ہین علما یہ کہ پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اُس سے کہا طاؤس نے اے عمرو تحقیق مین دیتا ہون لوگون کو یعنے زمین کھیتی کرنے کیلیے اور مدد کرتا ہون مین اُنکی
اور تحقیق بڑے عالم اُنکے نے یعنے ابن عباسؓ نے خبر دی مجکو یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین منع فرمایا اس سے ولیکن یہ فرمایا ہی کہ دینا ایک
تمھارے کا زمین کو اپنے بھائی کے تئین بہتر ہے واسطے اُسکے اس سے کہ لیوے اُسپر کرایہ معین کرکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی مزارعت
مین یہ ہوتا ہے کہ کچھ دیتے ہین اور کچھ لیتے ہین پس اگر احسان کرے اور بغیر کچھ لینے کے زمین بطریق عاریت کے دے کہ اُس سے لینے والا فائدہ اُٹھا دے
تو بہتر ہے ع ح وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کانت لہ ارض فلیزرعھا او لیمنحھا اخاہ فان ابی فلیمسک
ارضہ متفق علیہ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو واسطے اُسکے زمین پس چاہیے کہ کھیتی کرے اُسمین
یا دیوے اپنے بھائی کو عاریت پس اگر نہ مانے مالک دونون باتین پس چاہیے کہ رکھے اپنے پاس زمین اپنی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا مظہر
نے کہ یعنے لائق ہی آدمی کو کہ حاصل کرے نفع اپنے مال سے پس جس پاس زمین ہو چاہیے کہ کھیتی کرے اُسمین تا حاصل ہو اُسکو نفع اُس سے یا دیوے
اُسکو اپنے بھائی مسلمان کے تئین تاکہ حاصل ہو اُسکو ثواب پس اگر دونون چیزین نہ کرے تو رہنے دے زمین اپنی یہ امر توبیخ یعنے تنبیہ کیلیے ہی یعنے
توبیخ ہے اوپر ترک کرنے دونون امر ذکر کیے گئے کے اور اختیار کرنے مزارعت کے اور توبیخ ہے اُس شخص پر کہ اپنے مال سے نہ آپ منتفع ہوا اور نہ اور کو نفع
پہونچاوے اور بعضون نے کہا کہ معنے یہ ہین کہ اگر انکار کرے بھائی اُسکا قبول کرنے عاریت سے تو رہنے دے زمین اپنی پس امر اباحت کے لیے ہے ع ح
وعن ابی امامۃ ورای سکۃ وشیئا من الۃ الحرث فقال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یدخل ھٰذا بیت قوم الا
ادخلہ اللہ الذل رواہ البخاری اور روایت ہے ابی امامہؓ سے اس حال مین کہ دیکھا اُنھون نے ہل اور کچھ اسباب کھیتی کا پس کہا کہ سنا مین نے
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین داخل ہوتا یہ کسی کے گھر مین مگر کہ داخل کرتا ہے اللہ تعالی اُس گھر مین ذلت کو نقل کی یہ بخاری نے ف
اسمین رغبت دلائی ہی جہاد کرنے پر کہ زراعت مین مشغول ہو کر جہاد کو نہ ترک کر دین اور اگر واسطے حاصل کرنے قوت حلال کے زراعت کرین تو ظاہر یہ ہی کہ
اس وعید مین داخل نہونگے اور بعضون نے کہا کہ یہ اُنکے حق مین ہی کہ قریب دشمن کے ہون اسلیے کہ اگر مشغول ہونگے زراعت مین اور ترک کرینگے جہاد کو تو
ذلیل ہونگے بسبب غالب ہونے دشمن کے اُنپر ع

الفصل الثانی دوسری فصل

عن رافع بن خدیج عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال من زرع فی ارض قوم بغیر اذنھم فلیس لہ من الزرع شیء ولہ نفقتہ رواہ الترمذی وابو داود وقال
الترمذی ھٰذا حدیث غریب روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ کھیتی کرے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

کسی قوم کی زمین میں بغیر اذن اُنکے کے یعنے بغیر حکم اور رضا اُنکی کے پس نہیں واسطے اُسکے کھیتی میں سے کچھ اور واسطے اُسکے ہے خرچ اُسکا نقل کی
یہ ترمذی اور ابو داؤد نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** یعنے کھیتی زمین کے مالک کی ہوگی اور تخم بونے والے کیلیے کچھ نہیں ہی سوا ے
اُسکے تخم کے اور یہی مذہب ہے امام احمد کا اور اوروں نے کہا ہو کہ کھیتی تخم والوں کیلیے ہوگی اور اُسکو نقصان زمین کا دینا آویگا یہ ذکر کیا ہے بعضے
عالموں ہمارے نے اور کہا ابن ملک نے کہ اُسپر اجرت زمین کی ہی دن قبض کرنے اُسکے سے دن فارغ ہونے اُسکے تک اور جو کچھ کہ حاصل ہوگا کھیتی سے
پس وہ تخم والے کیلیے ہی **ع** **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ قَالَ مَا بِالْمَدِيْنَةِ اَهْلُ بَيْتِ هِجْرَةٍ اِلَّا
يَزْرَعُوْنَ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَزَارَعَ عَلِيٌّ وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَالْقَاسِمُ وَعُرْوَةُ وَ
اٰلُ اَبِيْ بَكْرٍ وَاٰلُ عُمَرَ وَاٰلُ عَلِيٍّ وَابْنُ سِيْرِيْنَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ كُنْتُ اُشَارِكُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ فِي الزَّرْعِ وَعَامَلَ
عُمَرُ النَّاسَ عَلٰى اِنْ جَاءَ عُمَرُ بِالْبَذْرِ مِنْ عِنْدِهٖ فَلَهُ الشَّطْرُ وَاِنْ جَاءُوْا بِالْبَذْرِ فَلَهُمْ كَذَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے قیس ابن مسلم سی
کہ نقل کی ابی جعفرؓ سے یعنے امام محمد باقر سے کہ کہا نہیں مدینے میں کوئی اہل بیت ہجرت کے یعنے مہاجر مگر کہ زراعت کرتے تہائی اور چوتھائی پہ
اور زراعت کی حضرت علیؓ اور سعد بن مالکؓ یعنے سعد بن ابی وقاصؓ نے اور عبداللہ بن مسعود اور عمر بن عبد العزیز اور قاسم اور عروہ اور
اولاد ابی بکرؓ اور اولاد عمرؓ اور اولاد علیؓ اور ابن سیرین نے اور کہا عبد الرحمن بن اسود تابعی نے کہ تھا میں شراکت کرتا عبد الرحمن بن یزید سے
مزارعت میں اور معاملہ کیا حضرت عمرؓ نے لوگوں سے یعنے ساتھ مزارعت کے اس شرط پر کہ اگر لاوے عمرؓ بیج اپنے پاس سے پس واسطے اُسکے آدھا اور اگر لاویں
لوگ بیج واسطے اُنکے اتنا یعنے آدھا یا مانند اُسکے نقل کی یہ بخاری نے **ف** کہا میرک شاہ نے کہ سمجھا جاتا ہے بخاری سے اور اُسکی شرحوں سے
کہ کلام ابی جعفر کا تمام ہوا ہی لفظ والربع پر اور باقی کلام بخاری کا ہے اور تمام یہ آثار معلق ہیں کہ لایا ہے اُنکو بخاری بغیر اسناد کے پس اولی یہ تھا کہ کہتا
معنف رواہ البخاری تعلیقاً **ع** **بَابُ الْاِجَارَةِ** باب ہے بیچ بیان اجارے کے **ف** اجارے کے معنے ہیں کرائے پر دینا کسی چیز کو اور شرع میں جاری
معنی ہیں مالک کرنا منفعت کا اور قیاس یہ چاہتا تھا کہ اجارہ جائز نہو واسطے ہونے منفعت کے معدوم ولیکن جائز رکھا اُسکو لوگوں کی احتیاج کیلیے اور
ثابت ہے اجارہ احادیث و آثار سے **ع** **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ زَعَمَ ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَارَعَةِ وَاَمَرَ بِالْمُؤَاجَرَةِ قَالَ لَا بَاْسَ بِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے عبداللہ بن مغفلؓ سے
کہ کہا ثابت بن ضحاک نے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مزارعت سے اور حکم کیا ساتھ اجارے کے اور کہا نہیں مضائقہ ساتھ اس کے
نقل کی مسلم نے **ف** منع کیا مزارعت سے یعنے اُس مزارعت سے کہ جانا گیا عدم جواز اُسکا **ع** **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ
وَاَعْطَى الْحَجَّامَ اَجْرَهٗ وَاسْتَعَطَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بھری ہوئی سینگی کھنچوائی پس دی سینگی کھینچنے والے کو
مزدوری اُسکی اور ناک میں دوا ڈالی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مباح ہی اجارہ اور کسب شاخ کشی کا اور جائز ہی دوا کرنی:
ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا رَعَى الْغَنَمَ فَقَالَ اَصْحَابُهٗ وَاَنْتَ قَالَ نَعَمْ كُنْتُ اَرْعٰى عَلٰى
قَرَارِيْطَ لِاَهْلِ مَكَّةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں بھیجا اللہ نے کوئی نبی مگر کہ
چرائی ہیں بکریاں پس کہا اُنکے صحابیوں نے اور آپ نے بھی چرائی ہیں فرمایا کہ ہاں تھا میں چراتا اوپر اُجرت چند قیراط کے واسطے اہل مکہ کے نقل کی یہ
بخاری نے **ف** یعنے نوکر رکھا مجھکو اہل مکہ نے اوپر چرانے بکریوں کے ایک قیراط روز کو اور چند قیراط جو کہا باعتبار اجرت مہینے کے اور قیراط کہتے ہیں آدھے دانق
کو اور دانق چھٹا حصہ درہم کا ہوتا ہی اور انبیا علیہم الصلوۃ والسلام بکریاں چراتے تھے اسلیے کہ تا حاصل ہو شفقت نگہبانی اُمت کی اور صبر کرنا اُنکی

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

مشقت پر اور حاصل ہو خلوت اور نسبت بادشاہ کو رعیت کے ساتھ ایسی ہی جیسے چرواہے کو ساتھ بکریوں کے ۱۲ منہ **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی ثَلٰثَۃٌ اَنَا خَصْمُھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَجُلٌ اَعْطٰی بِیْ ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاَکَلَ ثَمَنَہٗ وَرَجُلٌ اِسْتَاْجَرَ اَجِیْرًا فَاسْتَوْفٰی مِنْہُ وَلَمْ یُعْطِہٖ اَجْرَہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے تین شخص ہیں کہ میں جھگڑونگا اُنسے دن قیامت کے ایک وہ کہ دیا عہد ساتھ نام و سوگند میری کے پھر توڑ ڈالا اور دوسرا وہ شخص کہ بیچا اُسنے ایک آزاد کو پھر کھایا مول اُسکا اور تیسرا وہ شخص کہ مزدوری کو لگا یک مزدور پھر کام لیا اُس سے پورا یعنے جس کام کیلیے لگایا تھا وہ تمام کروایا اور نہ دی اُسکو مزدوری اُسکی نقل کی یہ بخاری نے **ف** پھر کھایا مول اُسکا یہ قید واسطے زیادتی تنبیہ کے ہی اگر نہ کھا دیگا تو بھی گنہگار اور داخل اس وعید میں ہے **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ نَفَرًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرُّوْا بِمَاءٍ فِیْھِمْ لَدِیْغٌ اَوْ سَلِیْمٌ فَعَرَضَ لَھُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ الْمَاءِ فَقَالَ ھَلْ فِیْکُمْ مِّنْ رَّاقٍ اِنَّ فِی الْمَاءِ رَجُلًا لَدِیْغًا اَوْ سَلِیْمًا فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِّنْھُمْ فَقَرَاَ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ عَلٰی شَاءٍ فَبَرَاَ فَجَاءَ بِالشَّاءِ اِلٰی اَصْحَابِہٖ فَکَرِھُوْا ذٰلِکَ وَقَالُوْا اَخَذْتَ عَلٰی کِتَابِ اللّٰہِ اَجْرًا حَتّٰی قَدِمُوا الْمَدِیْنَۃَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَخَذَ عَلٰی کِتَابِ اللّٰہِ اَجْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَقَّ مَا اَخَذْتُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا کِتَابُ اللّٰہِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَصَبْتُمْ اِقْسِمُوْا وَاضْرِبُوْا لِیْ مَعَکُمْ سَھْمًا اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ ایک جماعت صحابیوں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی گذری ایک گانوں پر کہ اُسمیں تھا لدیغ یا سلیم یعنے کاٹا ہوا بچھو کا یا سانپ کا پس نمودار ہوا واسطے اُنکے ایک شخص بستی والوں میں سے پس کہا کیا ہے تم میں کوئی منتر پڑھنے والا تحقیق بستی میں ہی ایک شخص کاٹا ہوا بچھو کا یا ڈسا ہوا سانپ کا پس گیا ایک شخص اُنمیں سے یعنے صحابیوں میں سے اور پڑھی سورہ فاتحہ اوپر لینے بکریوں کے یعنے اُس شخص نے اُنسے کہا کہ میں منتر پڑھتا ہوں اس شرط پر کہ دو تم مجکو اتنی بکریاں پس وہ راضی ہوے پھر اُنھوں نے پڑھی فاتحہ بنا بر اسکے کہ آیا ہے فَاتِحَۃُ الْکِتَابِ شِفَاءٌ مِّنَ السُّمِّ پس اچھا ہو گیا وہ پھر لایا یہ بکریاں اپنی یاروں کے پاس پس مکروہ جانا یاروں نے اس لینے اُسکے کو اور کہا اُنھوں نے کہ لی تو نے کتاب اللہ پر مزدوری یہانتک کہ آئے وہ صحابہؓ مدینے میں اور کہا یا رسول اللہ لی فلانے شخص نے کتاب اللہ پر مزدوری پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق لائق ترین اُس چیز کی کہ لو تم اُسپر مزدوری کتاب اللہ کی ہی نقل کی یہ بخاریؒ نے اور ایک روایت میں ہی کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ اچھا کیا تم نے تقسیم کر دو یعنے بکریوں کو آپسمیں اور حصہ لگاؤ واسطے میرے ساتھ اپنے **ف** لفظ او سلیم شک راوی ہی لفظوں میں کہ لدیغ کہا یا سلیم اور لدیغ اور سلیم کے ایک ہی معنے ہیں کہ سانپ کا ڈسا ہوا اور طیبی نے کہا ہے کہ اکثر اطلاق لدیغ کا بچھو کے کاٹے ہوئے پر آتا ہی اور سلیم کا سانپ کے ڈسے ہوے پر اس صورت میں شک راوی ہی معنوں میں اور بعضوں نے لکھا ہی کہ نام اُن صحابی منتر پڑھنے والیکا ابو سعید خدریؓ تھا اور جماعت صحابہؓ کی میں تیس آدمی تھے اور بکریاں بھی اُن پڑھنے والے نے تیس لیں اور حضرتؐ نے اپنا حصہ لگانے کو اسلیے فرمایا تاکہ وہ خوش ہوں اور جانیں کہ بے شک و شبہ یہ حلال ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ منتر کرنا ساتھ قرآن اور ذکر اللہ کے اور اسپر مزدوری لینی درست ہے اور قرآن کو پڑھکر مزدوری لینی نہیں درست اور فرق ان دونوں میں یہ ہی کہ پڑھنا قرآن کا عبادت ہے اور عبادت پر مزدوری لینی نہیں درست اور کسی دکھی پر پڑھکر دم کرنا اور اُس سے اچھا ہو جانا اُسکا عبادت نہیں پس اسپر لینا درست ہے اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ بیچنا مصحف کا اور خریدنا اُسکا اور لکھوائی پر لکھنا مصحف ورا اور کتابوں دین کا جائز ہے اور متاخرین نے تعلیم کتاب اللہ کو بھی اسپر قیاس کر کے کہا ہے کہ جائز ہے اُجرت لینی اُسپر اور متقدمین نے مانند ابو حنیفہؒ وغیرہ کے تعلیم قرآن پر اُجرت لینے کو حرام کہا ہی ۱۲ منہ مولانا

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ دوسری فصل

عَنْ خَارِجَۃَ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ عَمِّہٖ قَالَ اَقْبَلْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَتَیْنَا عَلٰی حَیٍّ مِّنَ الْعَرَبِ فَقَالُوْا اِنَّا اُنْبِئْنَا اَنَّکُمْ قَدْ جِئْتُمْ مِّنْ عِنْدِ ھٰذَا الرَّجُلِ بِخَیْرٍ فَھَلْ عِنْدَکُمْ مِّنْ دَوَاءٍ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

او رقیة فان عندنا معتوها فی القیود فقلنا نعم قال فجاءوا بمعتوه فی القیود فقرأت علیه بفاتحة الکتاب ثلثة ایام غدوة وعشیة اجمع بزاقی ثم اتفل قال فکانما انشط من عقال فاعطونی جعلا فقلت لا حتی اسأل النبی صلی الله علیه وسلم فقال کل فلعمری لمن اکل برقیة باطل لقد اکلت برقیة حق رواه احمد وابوداؤد روایت ہے خارجہ بیٹے صلت کے سے کہ نقل کی اپنے چچاسے کہ کہا چلے ہم اپنے وطن کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے پس گذرے ہم ایک قوم پر عرب مین سے پس کہا اس قوم نے یعنے بعضون نے انمین سے یہ کہ ہم خبر دیے گئے ہین کہ تحقیق تم لائے ہو اس شخص کے پاس سے یعنے آنحضرت کے پاس سے بھلائی یعنے قرآن اور ذکر اللہ پس کیا ہے تمہارے پاس کوئی دوا یا منتر پس تحقیق ہمارے پاس ہے ایک دیوانہ بیڑیون مین پس کہا ہمنے کہ ہان ہمارے پاس منتر ہے پھر لائے وہ دیوانے کو بیڑیون مین پس پڑھی مین نے اسپر سورۂ فاتحہ تین دن صبح اور شام اس حال مین کہ جمع کرتا مین تھوک اپنا پھر تھوکتا مین اسپر کہا چچا میرے نے پس گویا کہ کھولا گیا وہ رسی بندھی ہوئی سے یعنے وہ اچھا ہو گیا جلدی پھر دی انھون نے مجھکو مزدوری پس کہا مین نے کہ نہین لینے کا مین یہ مزدوری یہانتک کہ پوچھون مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یعنے پھر پوچھا مین نے نبی صلعم سے پس فرمایا حضرت نے پس قسم ہے زندگانی اپنی کی البتہ جو شخص کہ کھاتا ہے ساتھ منتر باطل کے برا کرتا ہے تحقیق کھایا تو نے ساتھ منتر حق کے نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نے ف منتر باطل وہ ہے کہ جسمین ذکر ہو ستارون کا اور مدد مانگنی ستارون اور جنات سے اور اورون سے سوائے اللہ تعالی کے اور منتر حق وہ ہے کہ جسمین ذکر اللہ اور کلام الٰہی ہو اور اگر کوئی کہے کہ قسم ساتھ غیر نام خداتعالے کے کھانی منع ہے پھر حضرت نے کیونکر قسم کھائی جواب یہ کہ مراد اس سے قسم نہین ہے بلکہ جاری ہوتا ہے یہ لفظ عرب کے کلام مین بسبب عادت انکی کے یا یہ قسم پہلے منع ہونے قسم غیر نام خدا کے کھائی ہو اور طیبی نے کہا کہ حضرت کو شاید اجازت تھی ایسی قسمون کے کھانے کی پس یہ حضرت کی خصوصیات سے تھی ۱۲ مولانا وعن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اعطوا الاجیر اجره قبل ان یجف عرقه رواه ابن ماجة اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دو مزدور کو مزدوری اسکی پہلے خشک ہونے پسینے اسکے کے یعنے بعد کام کر چکنے کے مزدور کو مزدوری بہت جلدی دو دیر نہ کرو نقل کی یہ ابن ماجہ نے وعن الحسین بن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم للسائل حق وان جاء علی فرس رواه احمد وابوداؤد وفی المصابیح مرسل اور روایت ہے حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے مانگنے والے کے حق ہے اگرچہ آوے گھوڑے پر نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نے اور مصابیح مین کہا کہ یہ حدیث مرسل ہے ف یعنے خالی نہ پھیر سائل کو اگرچہ گھوڑے پر چڑھکر آوے مانگنے کو اور کہا قاضی نے کہ نہ پھیر سائل کو اگرچہ آوے تیرے پاس ایسے حال سے کہ دلالت کرے اسکی غنا پر یہ گمان کر کہ اگر اسکو حاجت سوال کی نہوتی تو کاہے کو ذلیل کرتا تیرے آگے اپنے تئین اور گویا دینا اجرت ہے اسکے سوال کی اس سبب سے باب الاجارہ مین اس حدیث کو لائے اور اس حدیث کی اسناد مین کلام ہے کہ بعضے محدثین نے کہا ہے امام احمد نے کہا کہ کچھ اصل اسکی نہین اور کہا کہ یہ حدیث بازارون مین پھرتی ہے اور ابوداؤد نے اس سے سکوت کیا ہے پس اسکے نزدیک قابل دلیل پکڑنے کے ہے اور کہا مصابیح مین کہ یہ حدیث مرسل ہے اور تحقیق یہ ہے کہ مسند ہے اور بعضے مصابیح کے نسخون مین لفظ مرسل کا بھی نہین ہے ۱۲ ح

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عتبة بن المنذر قال کنا عند رسول الله صلی الله علیه وسلم فقرأ طسم حتی بلغ قصة موسی قال ان موسی علیه السلام اجر نفسه ثمان سنین او عشرا علی عفة فرجه وطعام بطنه رواه احمد وابن ماجة روایت ہے عتبہ بن منذر سے کہ کہا تھے ہم نزدیک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس پڑھی طسم یہانتک کہ پہونچے قصہ حضرت موسے تک فرمایا کہ تحقیق موسی علیہ السلام نے مزدوری مین دیا ذات اپنی کو آٹھ برس یا دس برس واسطے بچانے شرمگاہ اپنی کے اور طعام پیٹ اپنے کے نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

ف سورۂ طسم یعنے سورۂ قصص مین ذکر ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جانیکا مدین مین اور ملاقات کرنے اُنکے کا حضرت شعیب علیہ السلام سے اور نکاح ہونے حضرت موسیٰ کا اُنکی بیٹی سے اور مزدوری مین دینا حضرت موسیٰ کا اپنے تئین پس جب حضرت اس قصے تک پہونچے تو کلام مذکور فرمایا اور مراد بجانے شرمگاہ سے نکاح ہی حاصل یہ کہ اُنھون نے اُنکی بیٹی سے نکاح کیا اس شرط پر کہ مین آٹھ برس یا دس برس تک بکریان تمھاری چرایا کرونگا اور اُسکو مہر ٹھہرایا اُنکی شریعت مین درست تھا کہ خدمت آزاد کو مہر ٹھہراوین اور یا مہر اور ہووے اور یہ خدمت بطریق احسان کے ہو اور اس مسئلے مین اختلاف ہے حنفیہ تو کہتے ہین کہ نہین جائز ہی نکاح کرنا کسی عورت کا عوض اسکے کہ خدمت کرے اُسکی خاوند آزاد اُسکا برس دن تک مثلاً اور یہ درست ہے کہ نکاح کرے عورت سے عوض اسکے کہ خدمت کرے اُسکی غلام خاوند کا برس دن تک اور امام شافعیؒ کے نزدیک درست ہے نکاح کرنا عوض مزدوری کیواسطے بعضے کامونکے اور خدمت کے جبکہ ہو مستاجر لہ یا مخدوم فیہ امر معلوم شرح شرع وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَجُلٌ اَهْدٰى اِلَيَّ قَوْسًا مِمَّنْ كُنْتُ اُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ وَالْقُرْاٰنَ وَلَيْسَتْ بِمَالٍ فَاَرْمِيْ عَلَيْهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ اِنْ كُنْتَ تُحِبُّ اَنْ تُطَوَّقَ طَوْقًا مِّنْ نَّارٍ فَاقْبَلْهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عبادہ بن صامتؓ سے کہ کہا کہا مین نے یا رسول اللہ ایک شخص نے بطریق تحفے کے بھیجی طرف میرے کمان اُن شخصون مین سے کہ تھا سکھلاتا اُنکو کتاب اور قرآن اور نہین ہی کمان مال پس تیراندازی کرونگا اُس سے بیچ راہ خدا کے فرمایا اگر تو دوست رکھتا ہی یہ کہ طوق پہنایا جاوے طوق آگ کا پس قبول کر اُسکو نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف نہین ہی کمان مال یعنے کمان ایسی چیز نہین ہی کہ شمار کیجاوے مال اور اُجرت بلکہ وہ سامان لڑائی کا ہی کہ تیراندازی کرونگا اُس سے جہاد مین پس جواب دیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین وہ تیرے لیے اُجرت کلام اللہ کی لیکن وہ باطل کریگی تیرے خلاص کو پس نہ لے تو اُسکو اور جو حرام کہتے ہین اُجرت لینے کو تعلیم علوم دین پر وہ دلیل پکڑتے ہین ساتھ ظاہر اس حدیث کے

بَابُ اِحْيَاءِ الْمَوَاتِ وَالشِّرْبِ

باب ہے بیچ بیان آباد کرنے زمین خراب کے اور بیچ حق پانی پلانیکے ف نہایہ مین لکھا ہی کہ موات اُس زمین کو کہتے ہین کہ جسمین نہ زراعت ہوا اور نہ مکان اور اُسکا کوئی مالک نہوا اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ موات اُس زمین کو کہتے ہین کہ فائدہ نہ اُٹھایا جاوے اُس سے بسبب منقطع ہونے پانی کے اُس سے یا بسبب غلبہ پانیکے اُسپر یا کوئی اور چیز اُسمین ایسی ہو کہ مانع ہو زراعت سے پس جو زمین کہ عادی ہی یعنے قدیم ہی کہ مالک نہین کوئی اُسکا یا مملوک ہے اسلام مین کہ معلوم نہین مالک اُسکا اور دور ہے بستی سے اسقدر کہ اگر کھڑا ہے آدمی کنارے بستی پر اور آواز کرے تو آواز اُسکی اُس زمین تک نہ پہونچے پس وہ زمین موات ہے انتہی اور احیاء موات سے مراد ہی آباد کرنا اُسکا اور آباد کرنا ساتھ مکان بنانے کے ہوتا ہے یا درخت بونیکے یا کھیتی کرنیکے یا پانی دینے کے یا ہل چلانیکے کذا فی درالمختار اور حکم اسطرح کی زمین کے آباد کرنیکا یہ ہی کہ آباد کرنیوالا مالک اُسکا ہو جاتا ہی پھر آباد کرنے مین اذن لینا امام کا شرط ہی امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اور امام شافعیؒ اور صاحبینؒ کے نزدیک اذن لینا شرط نہین اور شرب ساتھ زیر شین کے حصۂ پانی کو کہتے ہین اور شریعت مین عبارت ہے نوبت انتفاع سے ساتھ پانی کے کہ دیوے پانی کھیتی مین اور جانورون کو پلاوے اور لوگون کا حق ہے پانی مین کہ منع نکرنا چاہیے اُنکو اُس سے اور یہان تفصیل ہے درمیان پانی دریا اور نہرون اور نالون اور اُن پانیون کے کہ باسنون مین بھرے گئے ہین اور احکام اُنکے مذکور ہین فقہ مین اور مذہب ہمارا یہ ہی کہ دریا کے پانی مین سب لوگونکا حق ہی بیچ پینے کے اور زمین مین پانی دینے کے اور نہرین کھودکر پانی لیجانے مین اپنی زمینون مین نفع لینا پانی دریا کے سے مانند نفع لینے کے ہے آفتاب و چاند و ہوا سے کہ خصوصیت کسی کے ساتھ نہین رکھتے سب اُنمین شریک ہین اور کنوون اور ندیون مین بھی سبھون کا حق ہے لیکن اگر کوئی چاہے کہ اُس پانی سے زمین کو احیا کرے یعنے اُفتادہ زمین مین زراعت کرے تو اہل نہر اُس سے منع کر سکتے ہین نقصان کرے اُنکو یا نہ کرے پانی لینا اُسکا اسلیے کہ اُسمین خالص اُنھین کا حق ہی اور جو پانی کہ باسنون مین بھرا جاتا ہی مملوک ہوجاتا ہی اور حق غیر اُس سے منقطع ہوتا ہے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

جیسے کہ شکار کسی نے پکڑا تو اُسکی ملک مین آجاتا ہے اور اگر کنوان اور نہر اور چشمہ کسی کے ملک مین ہون تو پہونچتا ہے اُسکو منع کرنا غیر کو داخل ہونے سی اپنی
ملک مین جسوقت کہ اور پانی پاوے نزدیک اُس پانی کے بیچ غیر ملک کسی کے اور اگر نہ پاوے وہ پانی تو کہا جاوے مالک نہر کو کہ یا تو خود پانی لاوے یا اجازت دے
اُسکو تا آوے اور پانی لے بشرطیکہ کنارے کنوین کو نہ توڑ ڈالے اور اگر کھودا ہو کنوان بیچ زمین موات کے تو منع کرنا پانی کے لینے سے نہین پہونچتا اور جیسے کہ
زمین ملک اُسکی ہوتی ہے پانی نہین ملک ہوتا ہے اور اگر وہ منع کرے اور یہ شخص ڈرتا ہے اپنے ہلاک ہونیسے اور سواری کے ہلاک ہونیسے تو پہونچتا ہے اُسکو کہ لڑے ہتھیار سے
اور پانی کنوین مین مباح ہے غیر مملوک بخلاف اُس پانی کے کہ باسن مین بھرا ہو کہ اگر ڈرتا ہو ہلاک سے تو لڑے بغیر ہتھیار کے اور اسیطرح طعام حالت مخمصہ مین اور
بعضون نے کہا کہ ادنی یہ ہے کہ کنوین کے پانی نہ دینے سے بھی لڑے بغیر ہتھیار کے اسلیے کہ وہ مرتکب گناہ کا ہوا اور یہ قائم مقام تعزیر کے ہے یہ سب مسائل
مذکور ہین ہدایہ مین ۔ **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** عَائِشَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَمَّرَ اَرْضًا لَیْسَتْ لِاَحَدٍ
فَھُوَ اَحَقُّ قَالَ عُرْوَۃُ قَضٰی بِہٖ عُمَرُ فِیْ خِلَافَتِہٖ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے عائشہؓ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ آباد
کرے زمین کو کہ نہین کسی کی پس وہ لائق تر ہے ساتھ اُسکے کہا عروہ نے کہ حکم کیا ساتھ اسکے حضرت عمرؓ نے بیچ خلافت اپنی کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنے
انکے حکم کرنیسے معلوم ہوا کہ یہ حدیث منسوخ نہین ۔ **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَقُوْلُ لَا حِمٰی اِلَّا لِلّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ صعب بن جثامہؓ نے کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے
تھے نہین ہے روند مگر واسطے اللہ کے اور رسول اُسکے کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** حمی ح کے زیر سے اُس زمین کو کہتے ہین کہ گھانس اُسمین روکی جاتی ہے جانورون
کیلیے جسکو ہیان روند کہتے ہین پس معنے حدیث کے یہ ہین کہ نہین لائق ہے کسی کو یہ کہ کرے یہ مگر ساتھ اذن اللہ کے اور رسول اُسکے کے ایام جاہلیت مین عادت
تھی کہ سردار عرب کے گھیرتے تھے اپنے مواشی کیلیے اُس زمین کو کہ جسمین گھانس اور پانی ہوتا پس حضرتؐ نے منع کیا اُس سے مگر اجازت دی واسطے اُن
گھوڑون اور اونٹون کے کہ جہاد کیلیے تھے اور واسطے جانورون زکوٰۃ کے اور نہین جائز بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی حاکم کو کہ روکے روند
اپنے لیے اور اختلاف کیا ہے بیچ روکنے اُسکے کے واسطے اکثر مسلمانون کے پس بعضون نے تو کہا کہ درست ہے جیسے کہ حضرتؐ نے کیا اور بعضون نے کہا کہ نہین درست
جبکہ باعث تکلیف شہر والونکا ہو روکنا اُسکا ۔ **وَعَنْ** عُرْوَۃَ قَالَ خَاصَمَ الزُّبَیْرُ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فِیْ شِرَاجٍ مِّنَ الْحَرَّۃِ فَقَالَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْقِ یَا زُبَیْرُ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَاءَ اِلٰی جَارِکَ فَقَالَ الْاَنْصَارِیُّ اَنْ کَانَ ابْنَ عَمَّتِکَ فَتَلَوَّنَ وَجْھُہٗ ثُمَّ قَالَ اسْقِ یَا زُبَیْرُ
ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلَی الْجَدْرِ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَاءَ اِلٰی جَارِکَ فَاسْتَوْعٰی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَیْرِ حَقَّہٗ فِیْ صَرِیْحِ الْحُکْمِ حِیْنَ
اَحْفَظَہُ الْاَنْصَارِیُّ وَکَانَ اَشَارَ عَلَیْھِمَا بِاَمْرٍ لَّھُمَا فِیْہِ سَعَۃٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عروہ سے کہ کہا جھگڑا کیا زبیر نے اور ایک شخص نے
انصار مین سے بیچ نالیون پانی کے زمین سنگستان سے پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پانی دے اے زبیر یعنے اپنی زراعت کو پھر چھوڑدے پانی
طرف زراعت ہمسایہ اپنے کے پس کہا انصاری نے کہ یہ حکم اسلیے کرتے ہو کہ ابن زبیر ہین بیٹے پھوپھی تمھاری کے پس متغیر ہوا چہرہ حضرتؐ کا پھر
فرمایا پانی دے اے زبیر پھر روک رکھ پانی یعنے مت چھوڑ پانی اُسکی زراعت مین یہانتک کہ پہونچے منڈیر تک یعنے پہونچے پانی تمام زمین مین اور اندازہ کیا ہے
اُسکو ساتھ پہونچنے پانی کے پاشنہ تک پھر چھوڑدے پانی طرف ہمسایہ اپنے کے پس پورا دلوادیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے زبیر کو حق اُنکا بیچ صریح حکم کے اُسوقت
کہ غصہ دلایا حضرتؐ کو انصاری نے اور تھے حضرتؐ کہ مشورہ دیا تھا اُن دونون کو پہلی مرتبہ ایک امر کہ واسطے اُن دونون کے تھی اُسمین فراخی نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے **ف** عروہ بن زبیر بن العوام کبار تابعین سے ہین اور سات فقیہ جو مدینے مین تھے اُنمین سے ایک یہ بھی ہین اور مان اُنکی
اسماء بیٹی حضرت ابوبکرؓ کی ہین اور باپ اُنکے زبیر حضرتؐ کی پھوپھی کے بیٹے تھے کہ نام اُنکا صفیہ بنت عبد المطلب تھا اور زبیر قدیم الاسلام

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

ہین سولہ برس کے تھے کہ اُنکے چچانے عذاب دیا اُنکو ساتھ دھوئین کے تاکہ چھوڑ دیوین اسلام کو پس نہ چھوڑا اور حضرت کے ساتھ حاضر رہے ہین سب لڑائیون مین اور
عشرہ مبشرہ مین سے ہین رضی اللہ عنہ اور ایک انصاری ایک نالی مین سے پانی کھیتونکو دیا کرتے تھے پس یکبار دونون جھگڑے اُسنے کہا مین پہلے پانی دون کھیت کو اُنھون نے
کہا مین پہلے دون پھر دونون حضرت کے پاس حاضر ہوے فیصلے کیلیے پس حضرت نے فرمایا اے زبیر تو پانی اپنے کھیت کو دے پھر ہمسایہ کے زمین مین چھوڑ دے
زبیر کی زمین اونچی تھی اُسکی زمین سے اور متصل تھی نالی سے اسپر اُس انصاری نے کہا کہ زبیر آپکی پھوپھی کے بیٹے ہین اسلیے یہ حکم دیا حضرت خفا ہوے اور زبیر
کو فرمایا کہ تو اچھی طرح پانی اپنے کھیت کو دے جو کہ حق تیرا ہی پھر اپنے ہمسایہ انصاری کیطرف چھوڑ اور بیچ صریح حکم کے یعنے صریح حکم کیا کہ زبیر تمام حق
اپنا لیلے اور تھے حضرت آگے یعنے اول حضرت نے زبیر کو حکم کیا تھا کہ کچھ حق اپنا ازراہ احسان کرنیکے ہمسایہ پر چھوڑ دے بغیر اسکے کہ واجب ہو یہ امر اس پر پھر جب
انصاری نے ازراہ جہل کے قبول نکیا تو حضرت نے حکم کیا زبیر کو ساتھ پورا حق لے لینے اپنے کے رہا یہ کہ گستاخی انصاری کی بہ نسبت آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کے کس سبب سے تھی بعضون نے کہا کہ وہ منافق تھا اور انصاری اُسکو اسلیے کہا کہ انصار کے قبیلہ مین سے تھا انصار کے قبیلون مین بعضے منافق
بھی تھے مانند عبداللہ بن ابی وغیرہ کے اور قتل اُسکو یا تو اسلیے نہ کیا کہ تالیف اُسکی منظور تھی یا واسطے صبر کرنے کے ایذاے منافقون پر تا لوگ
نہ کہین کہ محمد اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہین اور بعضون نے کہا کہ وہ مومن تھا ازراہ غصے کے اسطرح کی گستاخی کر بیٹھا واللہ اعلم ع ح **وَعَنْ**
اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوْا فَضْلَ الْمَاءِ لِتَمْنَعُوْا بِهِ فَضْلَ الْكَلَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ منع کرو تم زیادہ پانی کو تاکہ منع کرو بسبب اُسکے زیادہ گھانس کو نقل کی یہ بخاری ور
مسلم نے **ف** مواشی کو گھانس وہان چرتے ہین جہان پانی ہوتا ہے پس اگر پانی پلانیسے جانورونکو منع کروگے تو کوئی گھانس کاہے کو چراویگا پس پانی سے
کیا منع کیا گویا گھانس سے منع کیا اور گھانس کی احتیاج مواشی کو پڑتی ہے منع کرنا اُس سے درست نہین پس پانی پلانیکو نہ منع کرو تا اُس سے باز رکھنا
گھانس سے نہ لازم آوے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا یُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ
رَجُلٌ حَلَفَ عَلٰی سِلْعَةٍ لَقَدْ اُعْطِیَ بِهَا اَكْثَرَ مِمَّا اُعْطِیَ وَهُوَ كَاذِبٌ وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ لِیَقْتَطِعَ بِهَا
مَالَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ وَرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ مَاءٍ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ الْیَوْمَ اَمْنَعُكَ فَضْلِیْ كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَاءٍ مَا لَمْ تَعْمَلْ یَدَاكَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ نہین بولیگا اُنسے اللہ دن قیامت کے یعنے بولنا رحمت کا نہ ملامت کا
اور نہ دیکھیگا طرف اُنکے یعنے نظر عنایت سے نہ غضب سے ایک وہ شخص کہ قسم کھاتا ہی اوپر اسباب کے کہ تحقیق دیا جاتا تھا وہ شخص یعنے بدلے اِس اسباب کے زیادہ
اُس چیز سے کہ دیا گیا یعنے وہ شخص اسباب بیچتا ہی اور خریدار مول دیتا ہی اور بیچنے والا قسم کھاتا ہی کہ مجھکو زیادہ اس سے ملتا تھا اور حالانکہ وہ شخص ہی جھوٹا
یعنے اس قسم مین اور دوسرا وہ شخص کہ قسم کھاے ایک چیز پر قسم جھوٹی پیچھے نماز عصر کے تاکہ لیوے بسبب اُس قسم کے مال مرد مسلمان کا اور تیسرا وہ شخص کہ منع
کیا اُسنے زیادہ پانی کو پس فرماویگا اللہ تعالی یعنے دن قیامت کے کہ آج کے دن منع کرونگا مین تجھکو فضل اپنے سے جیسا منع کیا تونے زیادہ پانی سے کہ
نہین نکالا تھا ہاتھون تیرے نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پیچھے نماز عصر کے تخصیص وقت عصر کی اسلیے ہی کہ قسمین مغلظہ اُسوقت کھائی جاتی ہین یا ذکر
کیا اسکو اسلیے کہ وہ وقت بزرگ ہے پس ہوگی قسم جھوٹی اُسوقت بہت بری اور مال مرد مسلمان کا اور اسی کے حکم مین مال ذمی کا ہی اور ہاتھون کے تیرے
نے یعنے تیری قدرت سے نہین نکلا تھا بلکہ محض میری قدرت سے نکلا تھا اگرچہ کنوان اور نہر آدمی کی مشقت سے بنتے ہین لیکن نکلنا پانی کا محض اللہ ہی کی
قدرت سے ہی ع ح **وَذُكِرَ** حَدِیْثُ جَابِرٍ فِیْ بَابِ الْمَنْهِیِّ عَنْهَا مِنَ الْبُیُوْعِ اور ذکر کیگئی حدیث جابر رض کی بیچ باب المنہی عنہا من البیوع کے **ف**
وہ حدیث یہ ہی نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ فَضْلِ الْمَاءِ صاحب مصابیح نے یہان ذکر کی تھی اور ہمنے وہان ع ح

الفصل الثانی

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

فصل دوسری **عَنِ** الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَاطَ حَائِطًا عَلَى الْاَرْضِ فَهُوَ لَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہے حسن بصریؒ سے کہ نقل کی سمرہؓ سے کہ اُسنے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ گھیرے دیوار زمین پر پس وہ واسطے اُسکے ہی نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنے جو کوئی زمین موات پر دیوار گھیرے تو وہ زمین اُسکی ملک ہوجاتی ہی ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہی کہ دیوار کھینچنی کافی ہی بیچ مالک ہونے زمین موات کے اور یہ مذہب امام احمد کا ہی بیچ مشہور تر روایتون کے اور تینون امامون کے نزدیک شرط ہی احیا یعنے آباد کرنا کہ بیان اُسکا ابتداے باب مین ہوچکا اور دیوار کھینچنے کو احیا مین دخل ہی نہین اور مراد حدیث مین دیوار کھینچنا واسطے سکونت کے ہی بیچ زرع **وَعَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ لِلزُّبَيْرِ نَخِيْلًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی اسماؓ بیٹی ابوبکرؓ کی سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جاگیر کر دیے واسطے زبیرؓ کے درخت کھجورون کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** احتمال ہی کہ یہ درخت خمس مین سے تھے کہ حق اُسکا تھا یا زمین موات تھی کہ آباد کیا اُسکو بیچ **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ لِلزُّبَيْرِ حُضْرَ فَرَسِهٖ فَاَجْرٰى فَرَسَهٗ حَتّٰى قَامَ ثُمَّ رَمٰى بِسَوْطِهٖ فَقَالَ اَعْطُوْهُ مِنْ حَيْثُ بَلَغَ السَّوْطُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عمرؓ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جاگیر دی زبیرؓ کو بقدر دوڑنے گھوڑے اُنکے کے یعنے ایک زمین گھوڑا جہان جا ٹھہرے وہان تک دی پس دوڑایا زبیرؓ نے گھوڑا اپنا یہانتک کہ ٹھہرا پھر پھینکا کوڑا اپنا پس فرمایا حضرتؐ نے دو زبیرؓ کو اسجگہ تک کہ پہونچا ہی کوڑا نقل کی یہ ابوداؤد نے **وَعَنْ** عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَهٗ اَرْضًا بِحَضْرَمَوْتَ قَالَ فَاَرْسَلَ مَعِيَ مُعَاوِيَةَ قَالَ اَعْطِهَا اِيَّاهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت کی علقمہؓ بن وائل نے اپنے باپ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جاگیر دی اُسکو ایک زمین حضرموت مین کہا وائل نے کہ بھیجا حضرتؐ نے ساتھ میرے معاویہؓ کو تاکہ ناپ دین وہ زمین مجھکو فرمایا حضرتؐ نے معاویہ کو دے وہ زمین وائلؓ کو نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے **ف** حضرموت نام ایک شہر کا ہی اور وائل بن حجر وہین کے رہنے والے تھے بیچ **وَعَنْ** اَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ الْمَارِبِيِّ اَنَّهٗ وَفَدَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَقْطَعَهُ الْمِلْحَ الَّذِيْ بِمَارِبَ فَاَقْطَعَهٗ اِيَّاهُ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا اَقْطَعْتَ لَهُ الْمَاءَ الْعِدَّ قَالَ فَرَجَعَهٗ مِنْهُ قَالَ وَسَاَلَهٗ مَاذَا يُحْمٰى مِنَ الْاَرَاكِ قَالَ مَا لَمْ تَنَلْهُ اَخْفَافُ الْاِبِلِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابیض بیٹے حمال ماربی سے کہ وہ آیا پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس سوال کیا حضرتؐ سے یہ کہ جاگیر دین اُسکو کان نمک کی وہ کہ تھی مارب مین پس جاگیر دی حضرتؐ نے کان نمک اُسکو پس جبکہ پھرا ابیض کہا ایک شخص نے یعنے اقرع بن حابس تمیمی نے کہ یا رسول اللہ سواے اسکے نہین کہ دیا آپنے اُسکو پانی تیار کہا روایت کرنیوالے نے ابیض سے پس پھیر لیا حضرتؐ نے اُسکو ابیض سے کہا راوی نے اور سوال کیا اُس شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسی زمین پیلو ونکی گھیری جاوے فرمایا وہ کہ نہ پہونچین اُسکو پاؤن اونٹون کے نقل کی یہ ترمذی و ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** مارب نام ایک جگہ کا ہی یمن مین اور پانی تیار یعنے تیار بہت ہمیشہ رہنے والا کہ نہ منقطع ہو مادہ اُسکا اور پھیر لیا آنحؐ یعنے حضرتؐ نے اول گمان کیا تھا کہ وہ قطعہ مانند اُس کان کے ہے کہ حاصل ہوتا ہے اُس سے نمک ساتھ محنت و مشقت کے جب جانا کہ وہ تیار ہی بغیر محنت و مشقت کے نمک موجود ہی مانند پانی اور گھانس کے پھیر لیا اُسکو واسطے متعلق ہونے حق سب لوگونکے ساتھ اُسکے پس صلاح کار اور رعایت حق پھیر لینے مین دیکھی حاصل یہ کہ جب ظاہر ہوا حضرتؐ کو کہ وہ مانند پانی تیار کے ہی پھیر لیا اُسکو اور اس سے معلوم ہوا کہ جاگیر کر دینا کانون کا جائز ہے جبکہ ہون پوشیدہ کہ نہ حاصل ہو اُنسے کچھ مگر ساتھ رنج و محنت کے اور جو کہ ہون ظاہر کہ حاصل ہو مقصود اُنسے بغیر تدبیر و محنت کے نہین جائز ہے جاگیر کر دینا اُنکو بلکہ لوگ اُنمین شریک ہین مانند گھاس اور پانی نالون کے اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ حاکم اگر حکم کرے پھر ظاہر ہو کہ حق اُسکے خلاف مین ہی تو جائز ہے کہ توڑ ڈالے اپنے حکم کو اور رجوع کرے اُس سے اور گھیری جاوے یعنے احیا یعنے آباد کیجاوے اور نہ پہونچین اُسکو پاؤن اونٹونکے یعنے جو کہ الگ ہو چراگاہ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اور عمارات سے اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ احیا نہین جائز ہی قریب عمارت کے اسلیے کہ وہان احتیاج پڑتی ہی جانورونکے چرانیکی شرح وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسلمون شرکاء فی ثلث فی الماء والکلاء والنار رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ اور روایت ہے ابن عباس رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سب مسلمان شریک ہین تین چیزونمین پانی اور گھانس اور آگ مین نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف مراد پانی سے پانی کے کنوین اور مانند اسکے کا ہی نہ پانی بھرا ہوا باسن مین چنانچہ بیان مفصل اسکا ترجمۃ الباب مین ہوچکا اور گھانس سے وہ گھانس مراد ہی کہ جنگل مین اُگی ہو اور آگ یعنی اگر کسی کے پاس آگ ہو تو نہین پہونچتا ہے اُسکو کہ منع کرے کسی کو آگ لینے سے اور چراغ جلانے سے اور اُسکی روشنی مین بیٹھنے سے اور مانند اُنکے سے لیکن اُسکو جائز ہے کہ منع کرے اُس شخص کو کہ اسمین سے سُلگتی ہوئی لکڑی اسلیے کہ اس سے آگ ناقص ہوجائیگی اور بجھ جائیگی اور بعضون نے کہا کہ مراد آگ سے سنگ چقماق ہی یعنے نہ منع کرے کسی کو اُس پتھر کے لینے سے جبکہ ہو زمین موات مین شرح وعن اسمر بن مضرس قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فبایعتہ فقال من سبق الی ماء لم یسبقہ الیہ مسلم فہو لہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہے اسمر بن مضرس سے کہ کہا آیا مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس بیعت کی مین نے حضرت سے یعنے مسلمان ہوا پس فرمایا جو شخص کہ سبقت کرے یعنے پہونچ جاوے طرف اس پانی کے کہ نہ پہونچا طرف اُسکے کوئی مسلمان پس وہ واسطے اُسکے ہی نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنے جو کوئی لیوے پانی مباح مین سے پس وہ پانی لیا ہوا ملک اُسکی ہوجاتا ہی اور وہ پانی کہ باقی رہا اُسی جگہ وہ اُسکی ملک مین نہین آتا اور ایسا ہی حکم اور مباح چیزونکا ہی مانند گھانس اور لکڑی وغیرہا کے شرح وعن طاؤس مرسلا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من احیی مواتا من الارض فہو لہ وعادی الارض للہ ولرسولہ ثم ہی لکم منی رواہ الشافعی وروی فی شرح السنۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقطع لعبد اللہ ابن مسعود الدور بالمدینۃ وہی بین ظہرانی عمارۃ الانصار من المنازل والنخل فقال بنو عبد بن زہرۃ نکب عنا ابن ام عبد فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم ابتعثنی اللہ اذا ان اللہ لا یقدس امۃ لا یؤخذ للضعیف فیہم حقہ اور روایت ہے طاؤس سے بطریق ارسال کے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ آباد کرے زمین خراب کو پس وہ واسطے اُسکے ہی اور قدیم زمین واسطے اللہ کے اور رسول اُسکے کے پھر وہ واسطے تمہارے ہی میری طرف سے نقل کی یہ شافعی نے اور روایت کیگئی شرح السنہ مین یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دیے واسطے عبد اللہ بن مسعود کے گھر مدینے مین اور وہ گھر تھے درمیان آبادی انصار کے یعنے درمیان مکانون اور کھجورون اُنکی کے پس کہا بیٹون عبد بن زہرہ کے نے کہ دور رکھو ہمسے ام عبد کے بیٹے کو یعنے عبد اللہ بن مسعود کو پس فرمایا واسطے اُنکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پس کیون بھیجا ہی مجھکو اللہ نے کہ اسوقت تحقیق اللہ تعالی نہین پاک کرتا اس اُمت کو کہ نہ لیا جاوے واسطے ضعیف کے اُنمین حق اُسکا ف قدیم زمین کہ نہ معلوم ہو مالک اُسکا نسبت کیا اُسکو طرف عاد قوم ہود علیہ السلام کے بسبب قدیم ہونے زمانے اُنکے کے واسطے مبالغے کے اور مراد اُس سے زمین خراب ہی اور رسول اُسکے کے آخر یعنے مین تصرف کرتا ہون اُسمین جسطرح چاہتا ہون اور دیتا ہون جسکو چاہتا ہون اور اذن دیتا ہون اُسکے آباد کرنیکا اور کہا قاضی نے کہ جملہ ثم ہی آخر سے معلوم ہوا کہ ذکر کرنا اللہ کا تمہید ہی واسطے ذکر رسول کے اُنکی تعظیم شان کیلیے اور حکم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم اللہ ہی کا ہی اور گھر جو حضرت نے عبد اللہ کو دیے واقع تھے وہ درمیان عمارتون اور کھجور کے درختون انصار کے پس انصار کو ناگوار ہوا کہ مکان عبد اللہ رض بن مسعود کا درمیان مکانون اُنکے کے ہو اور مسعود باپ عبد اللہ کے حلیف تھے بیٹون عبد بن زہرہ کے ایام جاہلیت مین اور ام عبد مان عبد اللہ کی بھی اُنکے خادمونمین سے تھی پس بیٹون عبد بن زہرہ کے نے کہا کہ بیٹے ام عبد کو یعنے عبد اللہ بن مسعود کو ہمسے الگ رکھیے اور اسطرح جو اُنھون نے کہا ازراہ حقارت کے کہا پس حضرت نے جواب دیا کہ پھر مجھکو اللہ نے کیون بھیجا ہی یعنے جبکہ مین تقویت ضعیفونکی اور مددگاری مسکینون کی نکرون تو بھیجنا میرا کاہے کیلیے ہوگا اور حکمت میرے بھیجنے مین کیا ہوگی اللہ تعالی پاک نہین کرتا ہی گناہون سے اُس جماعت کو کہ حق ضعیفونکا اُنمین نہین لیا جاتا ہی یعنے عبد اللہ بن مسعود ضعیف ہے تم مین پس مجھکو لازم ہی کہ تقویت اُسکی کرون شرح وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی فی سیل المہزور ان یمسک حتی یبلغ الکعبین ثم یرسل الاعلی علی الاسفل

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنے شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبداللہ بن عمرو سے یہ کہ رسول خدا نے حکم کیا بیچ پانی مہزور یہ کے کہ بند کیا جاوے یہانتک کہ پہونچے ٹخنون تک پھر چھوڑ دے اوپر والا نیچے والے پر نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** مہزور نام ایک پانی کا تھا بنی قریضہ مین کہ وہانسے پانی آتا تھا کھیتون اور باغون مین اُنکے پس حضرتؐ نے حکم فرمایا کہ جسکی زمین نزدیک ہو نالی سے اول اُسکا حق ہے دینے کا یہانتک کہ ٹخنون تک پہونچ جاوے پھر چھوڑ دے پانی کہ پہونچے اُس زمین پر کہ نیچے اُس سے ہے اور ایسی ہی حکم ہر نہر کا ہے کہ جاری ہوا خود بغیر عمل و محنت کسی کے کہ جسکی زمین جانب بلندی مین ہو وہ تا پہونچنے پانی کے پاشنہ تک روک رکھے اور جب پانی اعلا ہو جاوے تو چھوڑ دے تا جو زمین نیچی اُس سے ہو اُس مین پہونچے **ش ح** وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّهٗ كَانَتْ لَهٗ عَضُدٌ مِّنْ نَخْلٍ فِيْ حَائِطِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَمَعَ الرَّجُلِ اَهْلُهٗ فَكَانَ سَمُرَةُ يَدْخُلُ عَلَيْهِ فَيَتَاَذّٰى بِهٖ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَطَلَبَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَبِيْعَهٗ فَاَبٰى فَطَلَبَ اَنْ يُّنَاقِلَهٗ فَاَبٰى قَالَ فَهَبْهُ لَهٗ وَلَكَ كَذَا اَمْرًا رَغَّبَهٗ فِيْهِ فَاَبٰى فَقَالَ اَنْتَ مُضَارٌّ فَقَالَ لِلْاَنْصَارِيِّ اِذْهَبْ فَاقْطَعْ نَخْلَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے سمرہ بن جندب سے یہ کہ تھے اُسکے کتنے ایک درخت کھجورون کے بیچ باغ ایک شخص کے انصار مین سے اور ساتھ اُس شخص کے اہل اُسکے تھے یعنے باغ مین اُسکے ساتھ اہل و عیال بھی اُسکے رہتے تھے پس تھے سمرہ کہ آتے تھے باغ مین پس ایذا پاتا تھا انصاری بسبب اسکی پھر آیا انصاری نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا یہ روبرو آنحضرتؐ کے پس طلب کیا طرف مجلس شریف کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سمرہ کو تا کہ بیچے انصاری کے ہاتھ یعنے درخت کھجور کے تا کہ ایذا نہو اسکو پس نہ مانا سمرہ نے پھر طلب کیا حضرتؐ نے یہ کہ بدل کرے اُن درختون کو ساتھ درختون انصاری کے کہ اور جگہ تھے پس نہ مانا سمرہ نے فرمایا حضرتؐ نے پس بخش تو یہ درخت اُسکو اور واسطے تیرے ایسا ہو یعنے بہشت کی نعمتین ملینگی یہ امر ہے کہ رغبت دلائی اُنہین یعنے یہ امر بطریق سفارش اور رغبت دلانیکے ہے یا ترجمہ اسکا یہ ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے ایک امر رغبت کا یعنے ثواب اسپر ذکر کیا پس نہ مانا سمرہ نے پھر فرمایا حضرتؐ نے سمرہ کو کہ تو ضرر پہونچانیوالا ہے یعنے انصاری کو اور جو کوئی ضرر کسی کو پہونچاوے واجب ہوتا ہے دفع ضرر کا اُس سے پس فرمایا انصاری کو کہ جا اور کاٹ ڈال اُسکے درخت کھجورون کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** کہا بعضون نے کہ نام اُس انصاری کا مالک بن قیس تھا اور حضرتؐ نے جو سمرہ کو حکم درخت کاٹنے کا کیا اور اُنھون نے نہ مانا تو سبب اسکا یہ ہے کہ وہ امر وجوب کیلیے نہ تھا بلکہ بطریق سفارش تھا اسلیے حضرتؐ نے رغبت دلائی ثواب مین اور الا کیونکر متصور ہو سکتا ہے کہ سمرہ کہنا حضرتؐ کا نہ مانتے اور شاید حضرتؐ نے حکم کیا انصاری کو درخت کاٹنے کا اسلیے کہ معلوم ہوا حضرتؐ کو کہ سمرہ ضرر پہونچاتا ہے اُسکو کہ درخت بعاریت لگایا تھا اور اب بیچتا ہے نہ بدلتا ہے نہ ہبہ کرتا ہے **ش ح ش ع** وَذُكِرَ حَدِيْثُ جَابِرٍ مَنْ اَحْيٰى اَرْضًا فِيْ بَابِ الْغَصْبِ بِرِوَايَةِ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ اَبِيْ صِرْمَةَ مَنْ ضَارَّ اَضَرَّ اللّٰهُ بِهٖ فِيْ بَابِ مَا يُنْهٰى مِنَ التَّهَاجُرِ اور ذکر کیگئی حدیث جابرؓ کی کہ ابتدا اُسکی یہ ہے مَنْ اَحْيٰى اَرْضًا باب غصب کے مین ساتھ روایت سعید بن زید کے اور ذکر کرینگے ہم حدیث ابی صرمہ کی کہ ابتدا اُسکی یہ ہے مَنْ ضَارَّ اَضَرَّ اللّٰهُ یہیچ باب ما نہی من التہاجر کے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِيْ لَا يَحِلُّ مَنْعُهٗ قَالَ الْمَاءُ وَالْمِلْحُ وَالنَّارُ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الْمَاءُ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَمَا بَالُ الْمِلْحِ وَالنَّارِ قَالَ يَا حُمَيْرَاءُ مَنْ اَعْطٰى نَارًا فَكَاَنَّمَا تَصَدَّقَ بِجَمِيْعِ مَا اَنْضَجَتْ تِلْكَ النَّارُ وَمَنْ اَعْطٰى مِلْحًا فَكَاَنَّمَا تَصَدَّقَ بِجَمِيْعِ مَا طَيَّبَتْ تِلْكَ الْمِلْحُ وَمَنْ سَقٰى مُسْلِمًا شَرْبَةً مِّنْ مَّاءٍ حَيْثُ يُوْجَدُ الْمَاءُ فَكَاَنَّمَا اَعْتَقَ رَقَبَةً وَمَنْ سَقٰى مُسْلِمًا شَرْبَةً مِّنْ مَّاءٍ حَيْثُ لَا يُوْجَدُ الْمَاءُ فَكَاَنَّمَا اَحْيَاهَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت ہے عائشہؓ سے کہ اُنھون نے کہا یا رسول اللہ کیا چیز ہے کہ نہین درست ہے نہ دینا اُس کا فرمایا پانی اور نمک اور آگ کہا حضرت عائشہؓ نے کہا مین نے یا رسول اللہ یہ پانی تحقیق جانا ہمنے اُسکو یعنے پہچانا ہمنے حال پانی کا اور احتیاج لوگون کی اور حیوانات کی ساتھ اُسکے اور ضرر پہونچنا اُنکو نہ دینے سے پس کیا ہے حال نمک اور آگ کا یعنے یہ چیزین مثل پانی کے ہین نہین یہ حقیر چیزین ہین دینا اور نہ دینا انکا کیا اعتبار رکھتا ہے فرمایا اے حمیراء جو شخص کہ دیوے آگ کسی کو پس گویا کہ تصدق کیا تمام اُس چیز کو کہ پکایا اُس آگ نے اور جس شخص نے کہ دیا نمک پس گویا کہ تصدق کیا تمام اُس چیز کو کہ اچھا کر دیا اس نمک نے اور جسنے پانی پلایا مسلمان کو ایکبار پلانا اسجگہ کہ پایا جاتا ہے پانی پس گویا کہ آزاد کیا ایک بردہ اور جسنے پلایا کسی مسلمان کو پانی ایکبار پلانا اسجگہ کہ نہین پایا جاتا ہے پانی پس گویا کہ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

زندہ کیا اُسکو نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** زندہ کیا اُسکو یعنے نفس سلمان کو اور حضرت عائشہؓ نے جو دعوے کیا تھا پانی کے حال جاننے کا اس دعوے کے رد کرنیکے لیے حضرتؐ نے پانی کے دینے کا ثواب اخیر کو بیان کیا یعنے تو نہین جانتی ہی حال پانی کا اسطرح مفصل ۔

باب العطایا

باب ہے بیچ بیان بخششون کے **ف** اس باب مین بیان کی ہین قسمین بخشش کی مانند وقف اور ہبہ اور عمری اور رقبے کی کذا ذکر الشیخ اور ملا علیؒ نے لکھا ہی کہ عطایا سے مراد بخششین امرا کی اور انعام انکے ہین کہا امام غزالیؒ نے منہاج العابدین مین کہ بیچ جائزون یعنے بخششون سلاطین کے اختلاف کیا ہی علمانے بعضون نے تو کہا کہ جو مال کہ نہ یقین ہو اسکے حرام ہونے کا لینا اُسکا درست ہے اور بعضون نے کہا کہ اولی نہ لینا اُسکا ہی جبتک کہ نہ یقین ہو اُسکے حلال ہونیکا اسلیے کہ اس زمانے مین سلاطین کے پاس اکثر مال حرام کا ہوتا ہے اور بعضون نے کہا کہ صلے بادشاہون کے حلال ہین غنی اور فقیر کیلیے جبکہ نہ متحقق ہو کہ یہ حرام ہے اور وبال دینے والے پر ہے دلیل انکی یہ ہی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے قبول کیا تحفہ مقوقس بادشاہ اسکندریہ کا اور قرض لیا یہودی سے باوجود فرمانے اللہ تعالے کے انکو اکالون للسحت اور بعضون نے کہا کہ جو مال کہ نہ یقین ہو اُسکے حرام ہونیکا پس وہ حلال ہی فقیر کیلیے نہ غنی کیلیے اور نہین حرج ہی فقیر پر یہ کہ لیوے مال سلطان کے سے اسلیے کہ اگر وہ مال ملک سلطان سے ہی تو لینا اُسکا اُسکو درست ہے بلا ریب اور اگر ہے وہ مال فئی یا خراج یا عشر کے سے تو فقیر کے لیے اُسمین حق ہے اور اسیطرح اہل علم کیلیے بھی اُسمین حق ہی فرمایا حضرت علیؓ نے کہ جو کوئی داخل ہوا اسلام مین برغبت اور پڑھا کرے قرآن پس واسطے اُسکے بیت المال مین ہر سال دو سو درہم مین اور اگر نہ لیگا وہ اُنکو دنیا مین لیویگا اُنکو عقبی مین پس جبکہ ہوا ایسا تو بے فقیر اور عالم حق اپنے مین سے

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابن عمرؓ ان عمر اصاب ارضا بخیبر فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی اصبت ارضا بخیبر لم اصب مالا قط انفس عندی منہ فما تامرنی بہ قال ان شئت حبست اصلہا وتصدقت بہا فتصدق بہا عمر انہ لا یباع اصلہا ولا یوہب ولا یورث وتصدق بہا فی الفقراء وفی القربی وفی الرقاب وفی سبیل اللہ وابن السبیل والضیف لا جناح علی من ولیہا ان یاکل منہا بالمعروف او یطعم غیر متمول قال ابن سیرین غیر متاثل مالا متفق علیہ روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ حضرت عمرؓ نے پائی ایک زمین خیبر مین یعنے غنیمت مین سے اُنکے حصے مین آئی اور اُسمین کھجورین ہوتی تھین پس آئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ تحقیق مین نے پائی ہی ایک زمین خیبر مین کہ نہین پایا مین نے کوئی مال کبھی کہ بہت نفیس ہو نزدیک میرے اس زمین سے پس کیا حکم کرتے ہو مجھکو اُسمین یعنے مین چاہتا ہون کہ مقرر کرون مین اُسکو واسطے اللہ کے اور مین جانتا ہون نہین کہ کسطرح مقرر کرون آپ فرمائیے طور اُسکا فرمایا اگر چاہے تو وقف کر اصل اس زمین کو اور تصدق کر حاصل اُسکے کو پس تصدق کیا اُس زمین کو حضرت عمرؓ نے اس شرط پر کہ نہ بیچی جاوے اصل اُسکی اور نہ ہبہ کیجاوے اور نہ میراث کیجاوے اور تصدق کیا حاصل اُسکا فقیرونمین اور قرابتیونمین اور بیچ آزاد کرنے بردون کے یعنے جیسے کہ زکوٰۃ مکاتبون کو دیتے ہین تا بدل کتابت دیکر آزاد ہون اور بیچ راہ خدا کے یعنے غازیون اور حاجیون کیلیے اور بیچ مسافرون کے یعنے اگرچہ گھر وطن مین مال رکھتے ہین اور بیچ مہمانون کے نہین گناہ اُس شخص پر کہ متولی ہو اُس زمین کا یعنے تدبیر کرے اُسکی اور پہونچاوے حاصل اُسکا مصارف مذکورہ مین یہ کہ کھاوے اُسمین سے موافق عرف کے یعنی بقدر قوت کے لیوے یا کھلاوے یعنے اہل اپنے کو جو کہ مالدار نہو اُسی حالت مین کہ نہ جمع کرنیوالا ہو مال کو اُسکے حاصل مین سے کہا ابن سیرینؒ نے یعنے بیان کیے معنے غیر متمول کے کہ نہ جمع کرنیوالا ہو مال نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اسمین دلیل ہے اوپر صحت وقف کے اور اجماع ہے اسپر سب مسلمانون کا اور دلیل ہی اسپر کہ وقف نہ بیچا جاوے اور نہ ہبہ کیا جاوے اور نہ میراث جاری ہو اُسمین اور اُسمین فضیلت وقف کی ہی اور وہ صدقہ جاریہ ہی اور خیبر فتح کیا گیا تھا عنوۃ یعنے از راہ غلبے کے اور غانمین یعنے غنیمت لینے والے مالک ہوے اُسکے اور تقسیم کیا اُنھون نے اُسکو اور شرح السنۃ مین لکھا ہے کہ اسمین دلیل ہے اسپر کہ جائز ہے وقف کرنے والے کو یہ کہ نفع اُٹھاوے ساتھ وقف اپنے کے اسلیے کہ مباح کیا حضرتؐ نے کھانا اسکے لیے کہ متولی ہو اُسکا اور وقف کرنے والا متولی ہوتا ہے اور اسلیے کہ فرمایا حضرتؐ نے کہ کون لیتا ہے بیر رومہ پس ہو ڈول اُسکا اُسمین مانند ڈولون مسلمانون کے پس

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

خریدا اسکو حضرت عثمانؓ نے ۱۲ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰی جَائِزَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے
کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا عمری جائز ہے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** عمرے اُسکو کہتے ہین کہ ایک شخص مکان اپنا کسی کو دے اسطرح سے
کہ یہ مکان تجھکو تیری عمر تک دیا مین نے یہ جائز ہے اور جبتک کہ وہ شخص زندہ ہے اُس سے یہ نہین لے سکتا رہا یہ کہ بعد اسکے اُسکے وارثون کو بھی پہونچتا ہے یا نہین اسمین
اختلاف ہے اور تفصیل اُسکی یہ ہے کہ یہ کہنا تین طرح پر ہوتا ہے ایک تو یہ کہ مالک کہے یہ کہ مکان تیرا ہے اور تجھکو دیا مین نے جبتک کے تو زندہ ہے اور جب تو مریگا تو تیرے وارثون اور اولاد کا ہوگا اسمین
سب علما اتفاق رکھتے ہین کہ یہ ہبہ ہے اور مالک کی ملک سے وہ مکان نکلجاتا ہے اور جسکو دیا اُسکی ملک مین آجاتا ہے اور بعد اسکے وارث اُسکے مالک ہوتے ہین اور اگر وارث نہون
تو داخل بیت المال مین ہو اور دوسرے یہ کہ مطلق کہے کہ یہ مکان تیرا ہے تیری مدت عمر تک جمہور کہتے ہین کہ حکم اسکا اول ہی کاسا ہے اور مذہب ہمارا بھی یہی ہے اور صحیح تر یہی
ہے قول شافعیؒ کا بھی یہی ہے اور بعضے علما کے نزدیک اسصورت مین بعد اُسکے مرنیکے وارثون کو نہین پہونچتا اور پھر مالک کیطرف رجوع کرتا ہے اور تیسرے یہ ہے کہ کہے
کہ یہ تیرے لیے ہے تیری مدت عمر تک اور اگر تو مرے تو میری ملک مین اور میرے وارثونکی ملک مین ہو صحیح یہ ہے کہ یہ بھی حکم اول کا رکھتا ہے اور ہمارے نزدیک یہ شرط
فاسد ہے اور ہبہ ساتھ شرط فاسد کے فاسد نہین ہوتا اور صحیح تر قول شافعیؒ کا بھی یہی ہے اور امام احمدؒ کے نزدیک عمری اسطرح کا فاسد ہے بسبب شرط فاسد کے اور
کہا امام مالکؒ نے کہ عمری سبب ہے تو نہین مالک کے نام منافع کا ہے ۱۲ح وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعُمْرٰی مِیْرَاثٌ لِاَهْلِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے جابرؓ سے کہ اُسنے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق عمرے میراث ہوتا ہے واسطے اہل اسکے کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنے جسکو مکان بطور عمرے
مذکورہ کے دیا وہ اُسکی ملک ہوتا ہے اور بعد اسکے میراث اُسکی اولاد کی ہوتی ہے ظاہر اس حدیث کا بھی مؤید ہے مذہب جمہور کا ۱۲ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا رَجُلٍ اُعْمِرَ عُمْرٰی لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَاِنَّهَا لِلَّذِیْ اُعْطِیَهَا لَا یَرْجِعُ اِلَی الَّذِیْ اَعْطَاهَا لِاَنَّهٗ اَعْطٰی عَطَاءً وَقَعَتْ فِیْهِ الْمَوَارِیْثُ مُتَّفَقٌ
عَلَیْهِ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کیا گیا عمرے واسطے اُسکے اور واسطے وارثون اُسکے کے پس تحقیق وہ عمری
واسطے اُس شخص کے ہے کہ دیا گیا عمرے اُسکو یعنے ملک اُسکی ہوتا ہے نہین پھرتا طرف دینے والے کے یعنے مالک کے اسواسطے کہ دینے والے نے دیا دینا کہ واقع
ہوتی ہے اُسمین میراث نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** یعنے جسکو دیا اُسکی ملک ہوجاتا ہے پس پہونچیگا بعد اُسکے مرنیکے اُسکے وارثون کو اور دینے والے کیطرف
رجوع نہین کریگا اور ابوہریرہؓ کی جو حدیث ابھی اوپر گذری اُسکے فائدے مین تین قسمین جو عمرے کی ذکر کین اس حدیث مین قسم اول ہے اور اختلاف
مذاہب کا تفصیل سے وہان ذکر کیا گیا ۱۲ع وَعَنْهُ قَالَ اِنَّمَا الْعُمْرٰی الَّتِیْ اَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّقُوْلَ هِیَ لَکَ وَ
لِعَقِبِکَ فَاَمَّا اِذَا قَالَ هِیَ لَکَ مَا عِشْتَ فَاِنَّهَا تَرْجِعُ اِلٰی صَاحِبِهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا نہین ہے عمرے کہ جائز رکھا اُسکو
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مگر یہ کہ کہے مالک کہ یہ عمرے تیرے لیے ہے اور تیرے وارثون کیلیے پس جسوقت کہ مطلق کہے کہ یہ عمرے تیرے لیے ہے جبتک کہ
جیتا ہے تو پس تحقیق وہ عمرے پھر آتا ہے طرف دینے والے کے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** یہ حدیث خلاف ہے مذہب جمہور کے اور مذہب جمہور کا بیچ فائدہ
حدیث ابی ہریرہؓ کے ذکر کیا گیا پس اس حدیث کا وہ یہ جواب دیتے ہین کہ یہ قول جابرؓ کا ہے بموجب رائے اور اجتہاد اپنے کے نہ حدیث مرفوع ہے ۱۲ح

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُرْقِبُوْا وَلَا تُعْمِرُوْا فَمَنْ اُرْقِبَ شَیْئًا اَوْ اُعْمِرَهٗ فَهِیَ لِوَرَثَتِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے
جابرؓ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا نہ رقبے کرو اور نہ عمرے پس جو کہ رقبی کیا گیا کچھ یعنے کوئی زمین یا عمری کیا گیا پس وہ واسطے وارثون اُسکے کے
ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** رقبے یہ ہے کہ کوئی کہے کسی کو کہ یہ مکان تجھکو دیتا ہون باین شرط کہ اگر مین مرون پہلے تجھسے تو یہ مکان تیرے ہی پاس رہے
اور اگر تو مجھسے پہلے مرے تو پھر آوے طرف میرے اور رقبی مشتق ہے ارقاب سے بمعنے مراقبے کے یعنے ہر ایک منتظر رہتا ہے موت دوسرے کا پس اس حدیث
مین منع کیا رقبے اور عمرے سے اور تعلیل کیا اسکو ساتھ اسکے کہ وہ اُس کسی کا ہوتا ہے کہ رقبی اور عمری کیا گیا واسطے اُسکے اور نکل جاتا ہے تمھاری

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

ملک سے اور پہونچتا ہے اُسکے وارثون کو پس ضائع نہ کرو اموال اپنے اور نہ نکالو اپنی ملک سے ساتھ رقبے اور عمرے کے پس یہ نہی پہلے جائز ہونے اُنکے کے ہو یا مراد یہ ہے کہ مخالف مصلحت کے ہی و لیکن بعد کرنیکے صحیح ہوتے ہین اور رہوتے ہین اُسکے لیے اور اُسکے وارثون کیلیے پس حاجت اسکی نہین کہ قائل ہون نسخ کے کذا ذکر الشیخ اور ملا علی نے لکھا ہے کہ رقبے نہین صحیح ابو حنیفہؒ اور محمدؒ کے نزدیک اور صحیح ہے ابو یوسفؒ کے نزدیک اور کہا بعضے شارحین نے ہمارے علما سے کہ یہ نہی ارشادی ہے یعنے نہ ہبہ کرو اموال اپنے ایک مدت تک پھرے لو اُسکو بلکہ جب ہبہ کی تم نے ایک چیز تو زائل ہوئی تم سے اور نہین رجوع کریگی طرف تمھارے برابر ہے کہ ہو ساتھ لفظ ہبہ کے یا عمرے کے یا رقبے کے **وعنہ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ لِاَهْلِهَا وَالرُّقْبٰى جَائِزَةٌ لِاَهْلِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا عمرے جائز ہے واسطے عمرے والون کے یعنے جنکو بطور عمرے کے دیا اور رقبے جائز ہے واسطے رقبے والون کے نقل کی یہ احمدؒ اور ترمذی اور ابو داؤد نے **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن جابرؓ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكُوْا اَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ لَا تُفْسِدُوْهَا فَاِنَّهٗ مَنْ اَعْمَرَ عُمْرٰى فَهِيَ لِلَّذِيْ اُعْمِرَ حَيًّا وَمَيِّتًا وَلِعَقِبِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے رکھو تم اپنے مالون کو اپنے پاس نہ خراب کرو اُنکو پس تحقیق شان یہ ہے جو شخص کہ دیتا ہے کسی کو بطریق عمرے کے پس وہ عمرے یعنے زمین کہ جسمین کیا گیا عمرے واسطے اُس شخص کے ہے کہ عمرے کیا گیا واسطے اُسکے حالت زندگی مین اور حالت موت مین اور واسطے اولاد اُس کی کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** تاویل اسکی وہی ہے کہ جو دوسری فصل مین ذکر کیگئی ۱۲ ح **باب** یہ باب متعلق ہے پہلے باب کے **الفصل الاول** فصل پہلی **عن ابی ھریرۃ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ رَيْحَانٌ فَلَا يَرُدَّهٗ فَاِنَّهٗ خَفِيْفُ الْمَحْمِلِ طَيِّبُ الرِّيْحِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جو شخص کہ دیا جاوے پھول خوشبودار پس نہ پھیرے اُسکو اسلیے کہ وہ سبکبار ہے یعنے احسان اُسکا کم ہے اور اچھی ہے بو اُسکی نقل کی یہ مسلم نے **ف** ایسا ہی حال ہر تحفے کا ہے کہ ہو وہ کم اور نافع تو اُسکو پھیر نہ دے تاکہ بھیجنے والے کو رنج نہو ۱۲ ع **وعن انسؓ** اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيْبَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انسؓ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نہین پھیرتے تھے خوشبو کو نقل کی یہ بخاریؒ نے **وعن ابن عباسؓ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ پھیرنے والا اپنے ہبہ مین یعنے ایک چیز کسی کو دیکر پھیر لینے والا مانند کتے کے ہے کہ چاٹتا ہے قے اپنی نہین لائق ہمکو مثل بُری نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنے لائق نہین ہمارے اہل ملت کو کہ کرے ایسی چیز کہ تمثیل بُری دیا جاوے بسبب اُسکے اور جاننا چاہیے کہ رجوع کرنا ہبہ اور صدقے سے بعد قبض کرنیکے جائز ہے ہمارے نزدیک لیکن مکروہ ہے مگر کتنی ایک صورتون مین نہین جائز چنانچہ وہ فصل دوسری کی پہلی حدیث کے فائدے مین مذکور ہونگی اور ایک حدیث بھی اس باب مین آئی ہے اور یہ حدیث واسطے بیان کراہت اور بے مروتی کے ہے اور تینون امامون کے نزدیک جائز نہین رجوع کرنا بسبب اسی حدیث کے کہ اُنھون نے اسکو حرمت پر حمل کیا ہے اور نزدیک شافعیؒ کے اور بیچ ایک روایت کے احمدؒ سے جائز ہے رجوع کرنا والد کو اس چیز سے کہ ہبہ کی ہے اپنے فرزند کو چنانچہ بعضی حدیثین کہ آگے آتی ہین اسپر دلالت کرتی ہین اور امام ابو حنیفہؒ نے جو اُن حدیثون کے معنے لیے ہین آگے مذکور ہونگے ۱۲ ع ۱۲ ح **وعن النعمان** بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ اَبَاهُ اَتٰى بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ نَحَلْتُ ابْنِيْ هٰذَا غُلَامًا فَقَالَ اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ مِثْلَهٗ قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهٗ قَالَ اَيَسُرُّكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا اِلَيْكَ فِي الْبِرِّ سَوَاءً قَالَ بَلٰى قَالَ فَلَا اِذًا وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهٗ قَالَ اَعْطَانِيْ اَبِيْ عَطِيَّةً فَقَالَتْ عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ لَا اَرْضٰى حَتّٰى تُشْهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ اَعْطَيْتُ ابْنِيْ مِنْ عَمْرَةَ بِنْتِ رَوَاحَةَ عَطِيَّةً فَاَمَرَتْنِيْ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اَنْ اُشْھِدَکَ یَارَسُوْلَ اللہِ قَالَ اَعْطَیْتَ سَائِرَ وَلَدِکَ مِثْلَ ھٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَاتَّقُوا اللہَ وَاعْدِلُوْا بَیْنَ اَوْلَادِکُمْ قَالَ فَرَجَعَ فَرَدَّ عَطِیَّتَہٗ
وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَنَّہٗ قَالَ لَا اُشْھِدُ عَلٰی جَوْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے نعمان بن بشیرؓ سے یہ کہ باپ اُنکا لایا اُسکو طرف رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق
بخشا مین نے اس بیٹے اپنے کو یعنے نعمان کو ایک غلام پس فرمایا حضرتؐ نے کہ کیا اپنے سب فرزندون کو دیا ہے تو نے مانند اس بیٹے کے کہا کہ نہین فرمایا پس پھیرے
اُسکو اور ایک روایت مین ہے یہ کہ فرمایا حضرتؐ نے اُسکو کہ آیا خوش کرتا ہے تجھکو یہ کہ ہوین سب فرزند طرف تیرے نیکی مین برابر یعنے کیا چاہتا ہے تو کہ
سب فرزند تیرے سلوک کرین تجھ سے اور فرمانبرداری اور تعظیم کرین تیری کہا ہان فرمایا پس نہین ہے اسوقت یعنے اگر تو یہ چاہتا ہے تو نہ دے
اکیلے اس بیٹے کو غلام اور ایک روایت مین یہ ہے کہ نعمان نے کہا کہ دی مجھکو باپ میرے نے ایک چیز پس کہا عمرہ بیٹی رواحہ کی نے کہ بیوی تھی بشیر کی
نہین راضی ہوتی مین یہانتک کہ گواہ کرے تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یعنے اس ہبہ پر پس آیا بشیر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا
کہ تحقیق دی مین نے اپنے بیٹے کو کہ عمرہ بنت رواحہ سے ہے ایک چیز پس کہا مجھکو عمرہ نے یہ کہ گواہ کرون مین آپ کو یا رسول اللہ فرمایا حضرتؐ نے کہ دیا
تو نے اپنے سارے فرزندون کو مانند اس دینے کے کہا کہ نہین فرمایا حضرتؐ نے پس ڈرو اللہ سے اور انصاف کرو درمیان اولاد اپنی کے کہا
نعمان نے پس پھر آیا بشیر اور پھیر لی بخشش اپنی اور ایک روایت مین یہ ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے نہین گواہ ہوتا مین ظلم پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف سب فرزندون کو اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے برابر دینا بیٹون اور بیٹیون کو اور پھیرے یہ امر بنا بر اولویت کے ہے یعنے اولیٰ ہے پھیر لینا
اور کہا شافعیؒ اور مالکؒ اور ابو حنیفہؒ نے کہ اگر اولاد مین سے بعضون کو دے اور بعضون کو نہ دے تو یہ ہبہ صحیح ہے لیکن ساتھ کراہت کے اور کہا
احمدؒ اور ثوریؒ اور اسحٰقؒ وغیرہم نے کہ یہ حرام ہے اور دلیل پکڑی ہے اُنھون نے ساتھ قول حضرتؐ کے لَا اُشْھِدُ عَلٰی جَوْرٍ اور دلیل پکڑی ہے پہلون نے
ساتھ اسکے کہ ایک روایت مین آیا ہے فَاَشْھِدْ عَلٰی ھٰذَا غَیْرِیْ پس اگر یہ ہبہ حرام یا باطل ہوتا تو کیون فرماتے حضرتؐ یہ

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَرْجِعُ اَحَدٌ فِیْ ھِبَتِہٖ اِلَّا الْوَالِدُ مِنْ وَلَدِہٖ رَوَاہُ
النَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ روایت ہے عبد اللہ بن عمروؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ رجوع کرے کوئی ہبہ اپنے مین یعنے لائق نہین ہے کہ رجوع
کرے مگر باپ بیٹے اپنے سے نقل کی یہ نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** یہ حدیث دلیل ہے امام شافعیؒ کی کہ اُنکے نزدیک رجوع کرنا ہبہ سے درست نہین مگر باپ کو درست ہے
بیٹے کے ہبہ سے رجوع کرنا اور ابو حنیفہؒ کہتے ہین کہ رجوع کرنا باپ کا ہبہ بیٹے کے سے بمعنے لینے اور خرچ کرنے اُسکے کے ہے اپنے نفقہ مین وقت حاجت کے مثل تمام اموال
اُسکے کے **ف۲** امام اعظمؒ کے نزدیک رجوع کرنا ہبہ سے درست ہے مع الکراہتہ مگر سات جگہ اُنکے یہان بھی نہین درست چنانچہ اُن سات جگھون کی طرف
اشارہ ہے ان حرفون مین دمع خزقہ دال سے مراد زیادتی متصلہ ہے یعنے جو زیادتی ہو متصل ہبہ مین رجوع نہین کر سکتا مثلاً کسی نے کسی کو زمین بے عمارت
اور بے درختون کے ہبہ کی اور جسکو ہبہ کی اُسنے اُسمین عمارت بنائی یا درخت لگائے تو ہبہ کرنیوالا اس حالت مین نہین پھیر سکتا اور میم سے اشارہ
موت واہب یا موہوب لہ کی طرف ہے یعنے اگر کسی نے کسی کو کچھ ہبہ کیا اور ہبہ کرنیوالا مر گیا تو ہبہ کرنیوالے کے وارثون کو موہوب لہ سے دعوے کچھ نہین پہونچتا
بابت اس ہبہ کے یا موہوب لہ مر گیا تو واہب کو موہوب لہ کے وارثون سے بابت اس ہبہ کے کچھ دعوے نہین پہونچتا ہے اور ع سے اشارہ ہے ہبہ بالعوض
کیطرف کہ اگر کوئی کسیکو کچھ ہبہ کرے عوض کسی چیز کے تو واہب کو رجوع کرنا ہبہ مین نہین پہونچتا اور خ سے اشارہ ہے طرف خروج کے یعنے چیز موہوب
موہوب لہ کی ملک مین سے نکل گئی یا اُسنے بیچ ڈالی یا کسیکو دے ڈالی تو واہب تقاضہ کر کر موہوب لہ سے نہین لے سکتا اور ز سے اشارہ ہے طرف زوجین کے
یعنے اگر خاوند بیوی کو کچھ بخشے یا بیوی خاوند کو تو ایک دوسرے سے لے نہین سکتا اور ق سے اشارہ ہے طرف قرابت کے وہ قرابت کہ جسمین محرمیت
ہو مثلاً باپ بیٹے کو بخشے کچھ یا بیٹا باپ کو یا مان کو بخشے یا دادا یا نانا کو یا بھائی یا بہن کو یا سوائے انکے کو کہ جنمین قرابت ہے محرمیت کی تو رجوع نہین

[illegible]

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

کرسکتا اور ہٗ سے اشارہ ہے طرف ہلاک ہونے موہوب کے یعنے اگر چیز موہوب ہلاک ہوگئی یعنے جاتی رہی تو واہب کو رجوع کرنا موہوب لہ سے نہیں پہونچتا ۔ مولانا
وعن ابن عمرؓ وابن عباسؓ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ یُعْطِیَ عَطِیَّةً ثُمَّ یَرْجِعُ فِیْهَا اِلَّا الْوَالِدُ فِیْمَا یُعْطِی
وَلَدَهٗ وَمَثَلُ الَّذِیْ یُعْطِی الْعَطِیَّةَ ثُمَّ یَرْجِعُ فِیْهَا کَمَثَلِ الْکَلْبِ اَکَلَ حَتّٰی اِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِیْ قَیْئِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ
وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں حلال یعنے نہیں لائق ازراہ مروت کے
واسطے آدمی کے یہ کہ دیوے کچھ پھر رجوع کرے اسمین مگر باپ کو رجوع کرنا درست ہے اُس چیز مین کہ دے بیٹے اپنے کو اور مثل اُس شخص کی کہ دیتا ہے کچھ
پھر رجوع کرتا ہے اسمین مانند مثل کتے کے ہے کہ کھایا یہانتک کہ جسوقت پیٹ بھر لے قے کر ڈالی پھر چاٹنے لگا اپنی قے نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی
اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا ہے اسکو ترمذی نے **وعن** ابی ہریرة اَنَّ اَعْرَابِیًّا اَهْدٰی لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
بَکْرَةً فَعَوَّضَهٗ مِنْهَا سِتَّ بَکَرَاتٍ فَتَسَخَّطَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ فُلَانًا
اَهْدٰی اِلَیَّ نَاقَةً فَعَوَّضْتُهٗ مِنْهَا سِتَّ بَکَرَاتٍ فَظَلَّ سَاخِطًا لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَا اَقْبَلَ هَدِیَّةً اِلَّا مِنْ قُرَشِیٍّ اَوْ اَنْصَارِیٍّ اَوْ
ثَقَفِیٍّ اَوْ دَوْسِیٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ ایک گنوار بطریق تحفے کے لایا واسطے رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کے ایک اونٹنی جوان پس بدلے اُس اونٹنی کے دین حضرتؐ نے اُس گنوار کو چھ اونٹنیان جوان پھر بھی خفا رہا وہ گنوار پس پہونچی یہ خبر نبی صلے اللہ علیہ
وسلم کو پس حمد کی اللہ کی اور ثنا کی اسپر یعنے جیسی کہ عادت تھی حضرتؐ کی وقت شروع خطبہ اور کلام کے پھر فرمایا کہ تحقیق فلانا شخص بطریق تحفے کے لایا تھا
طرف میرے ایک اونٹنی پس اُسکے بدلے مین دین مین نے اسکو چھ اونٹنیان جوان پھر بھی رہا وہ خفا تحقیق قصد کیا مین نے یہ کہ نہ قبول کرون مین کوئی تحفہ
مگر قریشی کا یا انصاری کا یا ثقفی کا یا دوسی کا نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے **ف** اُسکی یہ بات ناگوار معلوم ہوئی حضرتؐ کو اسپر یہ فرمایا
اور ثقفی اور دوسی نام دو قبیلون کے ہین اور خاص ان قبائل کو ذکر کیا واسطے عالی ہمتی اور سخی ہونے اُنکے کے **وعن** جابر عن النبی
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اُعْطِیَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْیَجْزِ بِهٖ وَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَلْیُثْنِ فَاِنَّ مَنْ اَثْنٰی فَقَدْ شَکَرَ وَمَنْ کَتَمَ فَقَدْ کَفَرَ
وَمَنْ تَحَلّٰی بِمَا لَمْ یُعْطَ کَانَ کَلَابِسِ ثَوْبَیْ زُوْرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے
فرمایا جو شخص کہ دیا جاوے کوئی چیز پس پاوے مقدور بدلے کا پس چاہیے کہ بدلہ دے اُسکا اور جو شخص کہ نپاوے مقدور پس چاہیے کہ تعریف کرے دینے
والے کی اور ظاہر کرے عطا اُسکی اسلیے کہ جسنے تعریف کی اپنے محسن کی پس تحقیق شکر ادا کیا یعنے فی الجملہ بدلہ اُتارا اور جسنے چھپایا احسان کسی کا یعنے نہ
اُتارا بدلہ اُسکا ساتھ دینے کے یا تعریف کرنیکے پس تحقیق کفران نعمت کیا اور جو شخص کہ آراستہ کرے اپنے کو ساتھ اُس چیز کے کہ نہین دیا ہوگا مانند پہننے
والے دو کپڑون جھوٹ کے ہے نقل کی ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** شکر ادا کیا اسلیے کہ تعریف افراد شکر سے ہے کہ شکر کے معنے ہین محبت رکھنی دل سے
اور تعریف کرنی زبان سے اور خدمت کرنی ہاتھ پانون سے اور جو شخص کہ آراستہ کرے آلخ یعنے جو شخص کہ اظہار کرے کمال دینی یا دنیوی کو کہ
نہو اُسمین مانند پہننے والے دو کپڑون جھوٹ کے ہے مراد اس سے وہ شخص ہے کہ لباس زاہدن اور صالحون کا پہنے اور واقع مین ایسا نہو اور بعضون
نے کہا کہ اُسکے ساتھ تشبیہ دی کہ پیراہن پہنے اور لگاوے اُسمین دو آستینین اور نیچے آستینون کے تاکہ لوگ جانین کہ گویا دو پیراہن پہنے ہین اور بعضون نے
کہا کہ عرب مین ایک شخص تھا کہ دو کپڑے نفیس پہنتا تھا تا اُسکو عزت و شرف ہو اور جھوٹی گواہی دینے کو کوئی جھوٹی نجانے اُسکے ساتھ تشبیہ دی
اُسکو **وعن** اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صُنِعَ اِلَیْهِ مَعْرُوْفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهٖ جَزَاكَ اللّٰهُ
خَیْرًا فَقَدْ اَبْلَغَ فِی الثَّنَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے اُسامہ بن زید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کیا

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

جاوے طرف اُسکے احسان اور کہے واسطے احسان کرنے والے کے کہ بدلہ دے تجھکو اللہ تعالےٰ بہتر پس تحقیق بہت کامل کی اُسنے تعریف نقل کی ترمذی
نے **ف** یعنے مبالغہ کیا اُسکے اداے شکر مین اسلیے کہ اُسنے اقرار کیا اپنے قصور کا اور عاجز ہونیکے کا اُسکے بدلہ اُتارنے سے اور اُسکی تعریف کرنیسے پس
سونپا بدلہ اُسکا طرف اللہ تعالےٰ کے کہ بدلہ دے اُسکو پورا دنیا اور آخرت مین شیخ بزرگ قدر عبد الوہاب متقی فرماتے تھے کہ صوفی کو چاہیے کہ دینے اور
نہ دینے خلق کے مین دائرہ استقامت سے باہر نہ نکلے اور قدم راہ حق سے باہر نہ رکھے جب کوئی فاسق و نااہل کچھ دیوے تو اتنی تعریف نہ کرے کہ اُسکو
صالح اور ولی کہے بلکہ کہے کہ خدا اُسکو جزاے خیر دیوے اور اگر کسی صالح سے رنج پاوے تو نفی اُسکی صلاح کی نہ کرے اور بُرا نہ کہے بلکہ کہے غفر اللہ
لنا و لنا یہ طریقہ اہل استقامت کا ہے ؀ **وعن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ
اللّٰہَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نہین شکر کرتا ہے لوگون کا نہین شکر
کرتا ہے اللہ تعالےٰ کا نقل کی یہ احمدؒ نے اور ترمذی نے **ف** اسلیے کہ شکر اللہ تعالےٰ کا تمام ہوتا ہے ساتھ تابعداری اُسکی کے اور بجالانے حکم اُسکے کے
بیچ شکر کرنے لوگون کے کہ وہ واسطہ ہین بیچ پہونچانے نعمتون اللہ تعالےٰ کی طرف اُسکے پس جس نے نہ تابعداری کی اُسکی اُسمین نہوا ادا کرنیوالا شکر اُسکی
نعمتون کا یا مراد یہ ہے کہ جو کوئی شکر نہ ادا کریگا لوگونکا اور اقرار نہ کریگا اُنکی نعمتون کا وہ خدا تعالیٰ کا بھی شکر نہین ادا کرنیکا بسبب عادت پکڑنے کے ساتھ
کفران نعمت کے ؀ **وعن** اَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ اَتَاہُ الْمُھَاجِرُوْنَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
مَا رَاَیْنَا قَوْمًا اَبْذَلَ مِنْ کَثِیْرٍ وَلَا اَحْسَنَ مُوَاسَاۃً مِنْ قَلِیْلٍ مِنْ قَوْمٍ نَزَلْنَا بَیْنَ اَظْھُرِھِمْ لَقَدْ کَفَوْنَا الْمُؤْنَۃَ وَاَشْرَکُوْنَا فِی الْمَھْنَاِ
حَتّٰی لَقَدْ خِفْنَا اَنْ یَّذْھَبُوْا بِالْاَجْرِ کُلِّہٖ فَقَالَ لَا مَا دَعَوْتُمُ اللّٰہَ لَھُمْ وَاَثْنَیْتُمْ عَلَیْھِمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ اور روایت ہے
انسؓ سے کہ کہا جب آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ مین یعنے ہجرت کر کر حاضر ہوے حضرتؐ کے پاس مہاجر اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ نہین
دیکھا ہم نے کسی قوم کو بہت خرچ کرنیوالا مال بہت سے اور نہ نیک تر مدد کرنے مین مال تھوڑے سے اُس قوم سے کہ اُترے ہم درمیان اُنکے یعنے انصار
تحقیق کفایت کیا ہمکو محنت سے اور شریک کیا ہمکو منفعت مین یہانتک کہ تحقیق ڈرے ہم یہ کہ لیجاوین وہ تمام ثواب پس فرمایا نہین یعنے تمام ثواب
نہین لیجانیکے جبتک کہ دعا کروگے تم اللہ سے اُنکے لیے اور تعریف کروگے تم اُنپر یعنے فکرانہ النعمت ادا کروگے نقل کی یہ ترمذیؒ نے اور صحیح کیا اس
حدیث کو **ف** حضرتؐ جب مدینے مین تشریف لائے تو انصار نے مہاجرین کی بہت خدمتگذاری کی کہ باغ وغیرہ آدھون آدھ انکو بانٹ دیے اور اور
طرح طرح کی خاطر داریان کین اُسپر مہاجرین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ انکے برابر کسی کو بہت خرچ کرنیوالا ہم نے نہین دیکھا کہ خبر گیری ہماری کی تھوڑے
اور بہت مال سے یعنے جیسا کسی کو مقدور تھا اُس سے دریغ نہ کیا اور غمخواری ہماری کی کہ باز رکھا ہمکو محنت سے یعنے خبر گیری درختون کی اور بنانا مکانات
کا وغیر ذلک اپنے ذمے کیا اور شریک کیا ہمکو منفعت مین کہ جو کچھ درختون سے حاصل ہوتا ہے آدھا ہمین بانٹ دیتے ہین پس ڈرتے ہین ہم کہ سارا ثواب
ہمارا لیجاوین یعنے دیوے انکو اللہ ثواب ہماری ہجرت کا اور ہماری ساری عبادت کا بسبب کثرت احسان اُنکے کے ہم پر حضرتؐ نے فرمایا کہ تمھارا سارا
ثواب نہین لیجانے کے اللہ کا فضل واسع ہے تمکو ثواب عبادت کا ملیگا اور اُنکو ثواب مددگاری کا جبتک کہ تم دعا کروگے اُنکے لیے بھلائی کی تو
دعا تمھاری بدلا اُنکے احسان کا ہوگی اور ثواب تمھاری عبادت کا تمکو ملیگا ؀ **وعن** عَائِشَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تَھَادَوْا
فَاِنَّ الْھَدِیَّۃَ تُذْھِبُ الضَّغَائِنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحفہ بھیجا کرو
آپس مین اسلیے کہ تحفہ بھیجنا دور کرتا ہے کینون کو نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنے بغض و عداوت اس سے جاتی رہتی ہے اور الفت اور
محبت پیدا ہوتی ہے اور اصل نسخہ مشکوٰۃ کے مین بعد لفظ رواہ کی سفیدی چھوٹ ہوئی ہے پیچھے سے کسی نے لفظ الترمذی کا لاحق کر دیا ہے ؀

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

ع وعن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تہادوا فان الہدیۃ تذہب وحر الصدر ولا تحقرن جارۃ لجارتہا
ولو شق فرسن شاۃ رواہ الترمذی ع اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحفہ بھیجا کرو آپسین اسلیے
کہ تحفہ دور کرتا ہے کدورت سینے کی یعنے بغض عداوت اور نہ حقیر جانے ہمسایہ واسطے ہمسائے اپنے کے اگرچہ ایک ٹکڑا بکری کے کھر کا بھیجے نقل کی
یہ ترمذی نے ف یعنے ہمسائے بھیجنے والے کو نہ چاہیے کہ تھوڑی سی چیز بھیجنے کو ہمسائے کے تئین حقیر سمجھے بلکہ بھیجدے گو کہ تھوڑی ہو اور اسیطرح
ہمسایے لینے والے کو نہ چاہیے کہ حقیر جانے ہمسائے کے تحفے کو بلکہ لیوے اگرچہ تھوڑی اور بری چیز ہو ع وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ثلث لا ترد الوسائد والدہن واللبن رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب قیل اراد بالدہن الطیب اور
روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تین چیزین کہ نہ پھیری جاوین تکیہ اور تیل اور دودھ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث
غریب ہے کہا گیا کہ ارادہ کی حضرت نے ساتھ تیل کے خوشبوئی ف یعنے کوئی مہمان کی تواضع کرے ساتھ تکیہ دینے کے یا تیل یا دودھ ملنے کے تو لائق
نہین ہے پھیر دینا اُنکا اور بعضون نے دُھن سے خوشبوئی مراد لی ہے جیساکہ ذکر کیا گیا اور ظاہر تر یہ ہے کہ مراد دہن سے مطلق تیل ہے اسلیے
کہ عرب لگاتے ہین تیل سر مین ع وعن ابی عثمان النہدی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اعطی احدکم الریحان
فلا یردہ فانہ خرج من الجنۃ رواہ الترمذی مرسلا اور روایت ہے ابی عثمان نہدیؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
جس وقت کہ دیا جاوے ایک تمہارا پھول خوشبودار پس نہ پھیرے اُسکو اسلیے کہ تحقیق وہ نکلا ہے بہشت سے نقل کی یہ ترمذی نے بطریق ارسال کے
ف یعنی اصل پھول کی بہشت سے نکلی ہے مراد یہ ہے کہ آتی ہے اُس سے خوشبو بہشت کی اور باوجود اسکے سبکبار ہے یعنے احسان اُسکا کم ہوتا ہے
جیساکہ اوپر گذرا ع **الفصل الثالث** فصل تیسری عن جابر قال قالت امرأۃ بشیر انحل ابنی غلامک واشہد لی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان ابنۃ فلان سألتنی ان انحل ابنہا غلامی وقالت اشہد لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقال الہ اخوۃ قال نعم قال افکلہم اعطیتہم مثل ما اعطیتہ قال لا قال فلیس یصلح ہذا وانی لا اشہد الا علی حق
رواہ مسلم روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا کہا عورت بشیر صحابی کے نے بشیر کو کہ بخش تو بیٹے میرے کو اپنا غلام اور گواہ کر واسطے میرے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کو پس آیا بشیر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا تحقیق بیٹی فلانے کی نے یعنے عمرہ بنت رواحہ نے کہ بیوی
میری ہے سوال کیا مجھ سے یہ کہ بخشون مین اُسکے بیٹے کو غلام اپنا اور کہا کہ گواہ کرو واسطے میرے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا حضرت نے
کیا ہین واسطے اُس بیٹے کے بھائی کہا کہ ہان فرمایا کیا سب کو دیا ہے تو نے مانند اُس چیز کے کہ دیا تو نے اُس بیٹے کو کہا کہ نہین فرمایا پس نہین
لائق یہ اور تحقیق مین نہین گواہ ہوتا مگر حق پر نقل کی یہ مسلم نے ف حق پر یعنے حق خالص پر کہ نہ کراہت ہو اُسمین یا حق پر نہ باطل پر اور مفصل
بیان اسکا فصل اول مین گذر چکا ہے ع وعن ابی ہریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی بباکورۃ الفاکہۃ
وضعہا علی عینیہ وعلی شفتیہ وقال اللہم کما اریتنا اولہ فارنا اخرہ ثم یعطیہا من یکون عندہ من الصبیان رواہ
البیہقی فی الدعوات الکبیر اور روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ کہا دیکھا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اُسوقت کہ دیے گئے نیا پھل
رکھا اُسکو اپنی آنکھونپر اور اپنے ہونٹونپر اور کہا یا الٰہی جیسا دکھلایا تو نے ہمکو اول اسکا پس دکھا ہمکو آخر اسکا پھر دیتے میوہ اُسکو کہ ہوتا
پاس حضرت کے لڑکون مین سے نقل کی یہ بیہقی نے دعوات کبیر مین ف حضرت آنکھون پر رکھتے نئے پھل کو واسطے تعظیم نعمت تازہ اللہ تعالی کی
اور آخر اُسکا یعنے دنیا مین پس ہوگی دعا عمر درازی کی اور یا عقبے مین پس اس صورت مین اشارہ ہے طرف اسکے کہ دنیا کی کیا حقیقت ہے آخرت کے آگے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

بڑی نعمت آخرت کی ہے وہان نصیب کرے ع **باب اللقطۃ** باب ہے بیچ بیان لقطہ کے **ف** لقطہ لام کے پیش سے اور قاف کے زیر اور جزم سے آیا ہے لیکن محدثون کے نزدیک قاف کے زبر سے مشہور ہے اور لقطہ اُس چیز کو کہتے ہین کہ پڑی ہوئی پاوے اور مالک اُسکا معلوم نہو اور اُٹھا لینا لقطے کا مستحب ہے اگر اعتماد ہو اپنے نفس پر اُسکی تعریف کرنیکا والا ترک کرنا اُسکا اولی اور واجب ہے اُٹھانا اُسکا اگر خوف ہو اُسکے ضائع ہونیکا پس اگر چھوڑ دیگا اُسکو یہانتک کہ وہ ضائع ہوگا تو گنہگار ہوگا ۱۲ درمختار **ف** لقطہ امانت ہے اگر اُٹھانے والے نے کسی کو گواہ کر دیا ہو کہ مین مالک کے دینے کے لیے لیتا ہون پس اس صورت مین ہلاک ہو جاویگا تو ضمان یعنے بدلہ نہین دینا آنے کا اور اگر گواہ نہ کیا کسی کو اور وہ ہلاک ہوگیا تو ضمان دینا آویگا اگر مالک انکار کریگا کہ میرے دینے کے لیے اس نے نہین لیا تھا اور تعریف کیا جاوے یعنے معلوم کروایا جاوے لقطہ اُس جگہ کہ پایا گیا ہے اور لوگون کے جمع ہونے کی جگہ اتنی مدت تک کہ جانے کہ نہین طلب کرنیکا مالک بعد اُسکے اور صاحبین رح کے نزدیک برس روز تک تعریف کرے اور جو چیز کہ نہ رہ سکے اُسکی تعریف کرے یہانتک کہ خوف ہو اُسکے خراب ہو جانیکا پھر للہ دے پس جب آوے مالک اُسکا چاہے اجازت دے ثواب ہوگا اُسکو اور چاہے ضمان لے مالک سے یا فقیر سے جیسے کہ جانور پائے ہوے کا حکم ہے اور جو کچھ خرچ کرے جانور پر بغیر اذن حاکم کے احسان ہے اُسکا یعنے مالک سے کچھ نہین لینا پہونچتا اور اگر حاکم کے اذن سے خرچ کرے ساتھ شرط کرنے لینے خرچ کے مالک سے تو دین ہے اُسکے مالک پر اور کمائی کروائے قاضی اُس چیز سے کہ اُسمین منفعت ہے مانند غلام بھاگے ہوے کے اور خرچ کرے اُسپر اُسمین سے اور جو چیز ایسی ہو کہ نہین ہو منفعت اُسمین اذن دے قاضی ساتھ خرچ کرنے کے اُسپر اور شرط کرے لینے اُس چیز کی مالک اُسکے سے اگر مالک کے حق مین یہ بہتر ہو والا بیچ ڈالے اُسکو اور رکھ چھوڑے مول اُسکا اور خرچ کرنے والے کو روک رکھنا اُس چیز کا پہونچتا ہے واسطے لینے خرچ اپنے کے پھر اگر بیان کرے مدعی اُسکا علامت اُسکی تو جائز ہے دیدینا اُسکا واجب نہین بغیر گواہون کے اور نفع اُٹھاوے ساتھ لقطہ کے اگر فقیر ہو والا اللہ دیدے اگرچہ اپنے اصول کو دے یا فروع کو یا بیوی کو اگر ہون وہ فقیر اور مستحب ہے پکڑ لینا بردے بھاگے ہوے کا اُس شخص کو کہ پکڑ سکے اُسکو اور اسیطرح مستحب ہے راہ بھولے ہوے بردے کا رکھ لینا اور بردے بھاگے ہوے کے آنے والے کو مدت سفر سے چالیس درہم دیے جائین اگر گواہ کر لیا تھا کہ مین نے پکڑا ہے مالک کے دینے کے لیے اگرچہ وہ چالیس درہم کا نہو اور اگر ایسی جگہ سے لاوے کہ حد سفر سے کم ہو تو موافق اُسکے اس حساب سے دے مثلاً ڈیڑھ منزل سے لاوے تو بیس درہم دے پھر اگر بھاگ جاوے اُس سے تو نہین ضمان دینا آتا اور اگر گواہ نہین کیا کسی کو تو کچھ نہین دینا آتا اُسکو اور ضمان دے اگر بھاگ جاوے اور لقیط یعنے بچہ کسی کا پڑا ہوا پاوے تو اُٹھا لینا اُسکا مستحب ہے اور اگر خوف ہو اُسکے ہلاک ہو جانیکا تو واجب ہے اور وہ حر ہے مگر جبکہ ثابت ہو مملوک ہونا اُسکا اور نفقہ لقیط کا اور خون بہا اُسکا بیت المال مین سے دیا جاوے اور میراث اُسکی بھی بیت المال مین رکھی جاوے اور نہ لیا جاوے لقیط اُس سے کہ لیوے اُسکو اور نسب اُسکا اُس سے ثابت ہوگا کہ دعوے کرے اُسکا اگرچہ دو شخص دعوے کرین معًا اور اگر ایک ان دونون مین سے نشانی بیان کرے اُسکی مثلاً کہے کہ اسکی پیٹھ پر مسّہ ہے اور وہ سچ ہو یا ایک اُنمین کا دعوے کرے تو اولی وہ ہے اور اگر غلام دعوے کریگا اُسکے نسب کا تو ثابت ہوگا اُس سے لیکن لقیط حر ہوگا اور اگر ذمی دعوے کریگا تو اُس سے بھی نسب اُس کا ثابت ہوگا لیکن وہ مسلمان ہے اگر ذمیون کی بستی مین نہین تھا اور اگر اُنکی بستی مین تھا تو یہ ذمی ہوگا اور جو کچھ لقیط پر زیور وغیرہ ہو اُسپر خرچ کرے بحکم قاضی اور بعضون نے کہا بغیر حکم کے خرچ کرے اور واسطے اُٹھانے والے کے جائز ہے سپرد کرنا اُسکا حرفہ کیلیے نہ نکاح کر دینا اُسکا اور نہ تصرف کرنا اُسکے مال مین اور نہ مزدوری کروانی اُس سے بسبب صحیح تر روایت کے **مسئلہ** ایک شخص نے رکھین جوتیان اپنی ایک جگہ پر پس آیا ایک اور شخص اور رکھین جوتیان اپنی اُسی جگہ پھر آیا پہلا اور لیلین جوتیان دوسرے کی پس آیا چاہئے دوسرے کو یہ کہ لیوے جوتیان پہلے کی مختار یہ ہے کہ نہین جائز ہے جبکہ ہون جوتیان پہلے کی مانند جوتیون اُسکی کے یا بہتر اُنسے اور اگر ناقص ہون اُسکی جوتیون سے تو جائز ہے اُسکو انتفاع اُٹھانا اُنسے بلا تکلف کذا فی ظہیریہ **مسئلہ** آدمی جو پاتا ہے مال غیر کا دو طرح کا

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

ہوتا ہی ایک تو اسطرح کا ہوتا ہی کہ جانتا ہی یہ کہ نہین طلب کریگا اسکو مالک اُسکا مانند گٹھلیون کے بیچ متفرق جگہون کے اور مانند چھلکون انار کے بیچ متفرق جگہون کے پس جائز ہی اُسکو یہ کہ لیلیوے اُنکو اور نفع اُٹھاوے
اُنسے اور نہین ہوتی ہین وہ ملک لینے والے کی اور پہونچتا ہی اُنکے مالک کو لے لینا اُنکا اور ذکر کیا شیخ الاسلام نے کہ وہ ہوجاتی ہین ملک لینے والے کی اور ایک مال اسطرح کا ہوتا ہی کہ جانتا ہی کہ مالک اسکا
طلب کریگا اسکو مانند سونے اور چاندی کے اور تمام اسباب کے پس چاہیے اُسکو یہ کہ لیوے اور رکھ چھوڑے اُسکو اور تعریف کرے یہانتک کہ پہونچاوے طرف مالک اُس کے
اور اگر پاوے روٹی یا کم اُس سے تو مباح ہے کھالینا اُسکا حالت فراخی مین اور اگر پیسے گیہون کسی کی چکی مین اور ملجاوے اُسکے آٹے مین آٹا کہ باقی رہتا ہے چکی مین عادۃً
تو نہین مضائقہ ہی اُسکا اور اگر لیوے کسی کی جھاڑو مین سے خلال اپنے دانتون کیلیے تو نہین مضائقہ ہی اسکا اور لید وغیرہ جو جانور کرتے ہین سرا مین تو بعد جانے مالک
اُنکے کے وہ ملک ہوتی ہے اُسکی کہ رے اُسکو نہ صاحب سرا کی مولانا شیخ عبد العزیز ملتقی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَہٗ عَنِ اللُّقَطَۃِ فَقَالَ اعْرِفْ عِفَاصَہَا وَوِکَاءَھَا ثُمَّ عَرِّفْ سَنَۃً فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُہَا وَاِلَّا فَشَانُکَ بِہَا قَالَ فَضَالَّۃُ الْغَنَمِ قَالَ
ہِیَ لَکَ اَوْ لِاَخِیْکَ اَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ فَضَالَّۃُ الْاِبِلِ قَالَ مَا لَکَ وَلَہَا مَعَہَا سِقَاؤُھَا وَحِذَاؤُھَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَاْکُلُ الشَّجَرَ حَتّٰی یَلْقَاھَا رَبُّہَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ
لِمُسْلِمٍ فَقَالَ عَرِّفْہَا سَنَۃً ثُمَّ اعْرِفْ وِکَاءَھَا وَعِفَاصَہَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِہَا فَاِنْ جَاءَ رَبُّہَا فَاَدِّھَا اِلَیْہِ روایت ہے زید بن خالدؓ سے کہ کہا آیا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس اور پوچھا حضرتؐ سے احوال لقطہ کا پس فرمایا پہچان رکھ ظرف اُسکا یعنے جسمین لقطہ ہو خواہ چمڑے مین ہو خواہ کپڑے مین اور پہچان رکھ سربند اُسکا پھر
تعریف کر اُسکی ایک برس پس اگر آئے مالک اُسکا دیدے اُسکو اور اگر نہ آیا مالک اُسکا پس اپنے کام مین لا اُسکو کہا اُس شخص نے پس گم ہوئی بکری کا کیا حکم ہے فرمایا
کہ وہ واسطے تیرے ہی یا واسطے بھائی تیرے کے یا واسطے بھیڑیے کے کہا اُس نے پس گم ہوے اونٹ کا کیا حکم فرمایا کیا کام ہے تجھے اُس سے یعنے چھوڑ دے اُسکو
اور نہ کہ حاجت اُسکی لینے کی نہین وہ ضائع نہین ہوتا اُسکے ساتھ مشک اُسکی ہے اور موزے اُسکے وارد ہوتا ہے پانی پر اور کھاتا ہے درخت مین سے
یہانتک کہ ملے اُسے مالک اُسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین یون ہی کہ فرمایا حضرتؐ نے تعریف کر اُسکی ایک برس تک پھر پہچان رکھ
سربند اُسکا اور ظرف اُسکا پھر خرچ کر اُسکو پس اگر آیا مالک اُسکا پس دے اُسکے تئین اُسکو یعنے اگر وہ چیز باقی ہو ورالا قیمت اُسکی دے **ف** کہا ابن مالک نے
کہ ظرف اور سربند پہچان رکھنے کو اسلیے فرمایا کہ تا معلوم ہو جھوٹ سچ اسکا کہ دعوے کرے اُس کا شرح السنۃ مین لکھا ہے کہ اختلاف
کیا ہے علما نے اسمین کہ اگر ایک شخص آیا اور اُس نے پہچانا ظرف اپنا اور سربند اُسکا تو واجب ہے دینا اُسکا یا نہین امام مالکؒ اور امام احمدؒ تو
کہتے ہین واجب ہے دینا اُسکا بغیر گواہ کے اسلیے کہ یہی مقصود ہے پہچاننے ظرف اور سربند کے سے اور کہا شافعیؒ اور حنفیہؒ نے کہ جب
پہچانے آدمی ظرف اور سربند اور عدد اور وزن اور واقع ہو اُسکے نفس مین یہ کہ سچا ہے پس جائز ہے اُسکو دینا اُسکا اور جبر کرنا نہین
پہونچتا بغیر گواہون کے اس صورت مین پہچان رکھنے کا فائدہ یہ ہے کہ تا وہ لقطہ اُس کے مال مین اسطرح مل نہ جاوے کہ تمیز کر نہ سکے جبکہ آدے
مالک اُسکا اور پھر تعریف کر الخ یعنے آگاہ کر لوگون کو اُسکے حال سے اُس جگہ کہ پایا گیا ہے بازارون مین اور مسجدون مین اور اور جگہون مین
کہ جہان لوگ جمع ہوتے ہون اور طریقہ تعریف کا یہ ہے کہ پکارے کہ جسکی کچھ چیز گئی ہو آوے اور صفت اُسکی ذکر کرے اور سال بھر تک
تعریف کرنا قول شافعیؒ اور محمدؒ اور مالکؒ اور احمدؒ کا ہے عمل کیا ہے اُنھون نے ظاہر اس حدیث پر اور صحیح تر نزدیک ابو حنیفہؒ اور ابو یوسفؒ کے یہ ہی
کہ قید مدت معین کی نہین ہی اور حدیث مین ذکر سال کا بسبیل اتفاق کے واقع ہوا ہے باعتبار غالب کے اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ اگر کم دس درہم سے ہو تعریف
کرے چند روز اور اگر دس ہون ایک مہینے تک اور اگر سو یا زیادہ ہون تو ایک برس تک تعریف کرے اور یہ ایک روایت ہے ابی حنیفہؒ سے اور بعضون نے
کہا صحیح یہ ہی کہ ان مقدارون مین سے لازم ایک بھی نہین اور موقوف ہے لقطہ اُٹھانے والے کی راے پر پس تعریف کرے یہانتک کہ ظن غالب ہو
کہ کوئی نہین آنیکا اور نہین طلب کریگا بعد اس مدت کے دلیل اُنکی حدیث مسلم کی ہے کہ اُسمین مطلق عرفہا آیا ہے بلا قید سنۃ کے اور تعریف

لہ ظرفی درہ پانی کی جگہ ہے اور اسکی ... ۱۲

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

کھا نہیں اور سڑ و گلتیں یہانتک ہے کہ خراب نہوں اور اگر کچھ چیز حقیر ہو مانند گٹھلی اور چھلکوں اناروں کے اور خوشہ اناج کے بعد کاٹنے کے تو فائدہ اٹھاوے ساتھ اُنکے بدون تعریف کیے اور پہونچتا ہے مالک کو لے لینا اُنکا اور اگر پاوے مالک اُسکا تو دیوے اگر گواہ گذرانے تو واجب ہے دیدینا اُسکا والا جائز جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا اور اگر نہ آیا مالک تو اپنے کام میں لاوے اس سے معلوم ہوا کہ لقطے کا بعد تعریف کے مالک ہوجاتا ہے غنی ہو یا فقیر اور مذہب اکثر صحابہؓ کا اور شافعیؒ کا بھی یہی ہے اور بعض صحابہؓ نے کہا کہ غنیؓ تصدق کرے اور وہ مالک نہیں ہوتا اور قول ابن عباسؓ اور سفیان ثوری اور ابن المبارک اور حنفیہ کا بھی یہی ہے بعد اسکے اگر مالک آوے تو اختیار رکھتا ہے چاہے جائز رکھے تصدق کو اور ثواب اُسکے لیے ہوگا اور اگر چاہے ضمان یعنے بدلا لے اس سے یا فقیر سے اگر وہ چیز ہلاک ہوجاوے اور جونسا دونوں میں سے ضمان دے دوسرے پر نہ رجوع کرے یعنے دعوے دوسرے پر نہیں پہونچتا اور اگر وہ چیز موجود ہو تو وہی لے حاصل یہ کہ ضمان اُسصورت میں لینا پہونچتا ہے کہ وہ چیز ہلاک ہوجاوے اور اگر وہ موجود ہو تو وہی لے اور بعضے حواشی شرح وقایہ کے میں نہایہ سے نقل کیا ہے کہ تصدق بعد تعریف کے جائز ہے اور رکھ چھوڑنا اسکا عزیمت ہے اور وہ واسطے تیرے ہے الخ یعنے اگر بکری تو نے پکڑی اور تعریف کیا اُسکو اور نہ پایا اُسکے مالک کو تو جائز ہے تجھکو منتفع ہونا اس سے یا واسطے بھائی تیرے کے یعنے اگر تو نے پکڑ لی اور اُسکا مالک آگیا تو وہ لے لیگا اُسکو یا چھوڑ دیگا تو اُسکو اور پالیگا اُسکو مالک اُسکا تو بھی وہ لے لیگا یا معنے یہ ہیں کہ تو نہ لیگا تو اور کوئی تیرا بھائی مسلمان لے لیگا اور اگر ان صورتوں میں سے ایک بھی نہ پائی جاویگی تو بھیڑیا لے لیگا مقصود آگاہ کرنا ہے اوپر جائز ہونے لینے اور منتفع ہونے کے ساتھ اُسکے تا ضائع نہو اور بھیڑیا نہ کھا جاوے اور یہ حکم عام ہے ہر جانور کیلیے کہ بغیر چرانے والے کے ضائع ہو اور مشک اُسکی ہے یعنے پیٹ اُسکا بمنزلہ مشک کے ہے کہ اُسمیں رطوبت ہوتی ہے کہ کفایت کرتی ہے بہت دنوں کو یعنے اونٹ متحمل ہوتا ہے کئی روز کی پیاس کا کہ اور جانور ویسے متحمل نہیں ہوسکتے چنانچہ مشہور ہے کہ پندرہ[15] روز تک متحمل ہوسکتا ہے اور موزے اُسکے یعنے قوی ہیں تلوے اُسکے کہ قدرت اُٹھنے کی اور پانی اور گھانس کھانیکے لیے جانے کی اور بچنے کی درندوں سے خوب رکھتا ہے تشبیہ دی اُسکو ساتھ اُس مسافر کے کہ سامان سفر کا اپنے ساتھ رکھتا ہے اور لکھا ہے علماء نے کہ بیچ حکم اونٹ کے ہر حیوان ہے کہ ضائع نہیں ہوتا بغیر چرانے والے کے مانند گھوڑے اور گائیں اور گدھے کے اور ساتھ اس حدیث کے دلیل پکڑی ہے امام مالکؒ اور شافعیؒ نے بیچ عدم التقاط یعنے نہ پکڑ لینے اونٹ اور گائیں کے جنگل میں اور اگر پائے جاویں یہ جانور دیہات میں اور اور شہروں میں تو جائز ہے التقاط اُنکا اور ہمارے نزدیک مستحب ہے التقاط اور تعریف سب جانوروں کی ہر جگہ واسطے محافظت مال لوگوں کے اور جواب دیا گیا ہے اس حدیث زید کی سے کہ یہ حکم اُس زمانے میں تھا بسبب غلبہ اہل صلاح و امانت کے کہ اگر کوئی نہ پکڑتا تھا تو ہاتھ کسی خائن کا اُن تک نہ پہونچتا تھا اور ہمارے زمانے میں امن نہیں ہے پس انکے پکڑ لینے میں محافظت ہے مال مالک کی۔ ت ح + ع ملتقی **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰوٰى ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ مَا لَمْ يُعَرِّفْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے زیدؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ٹھکانا دے گم ہوئی چیز کو پس وہ گمراہ ہے جبتک کہ نہ تعریف کرے اُسکی نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنے چاہیے کہ تعریف کرے اُسکو اور بغیر تعریف کے نہ رکھ چھوڑے کہ اُسمیں خیانت اور گمراہی ہے ت ح **وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُقَطَةِ الْحَاجِّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد الرحمن بن عثمان تیمی سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا حاجیوں کے لقطے لینے سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنے حرم مکے میں نہیں حلال ہے مالک ہونا لقطے کا بعد تعریف کے بلکہ واجب ہے اُٹھانیوالے کو کہ رہنے دے اُسکو یہانتک کہ مالک اُسکا آوے اور یہی مذہب ہے امام شافعیؒ کا اور ہمارے نزدیک لقطہ حرم اور غیر حرم کا برابر ہے چنانچہ بیان اسکا باب حرم مکے میں مفصل ہو چکا ہے ت ح

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری **عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ** عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ مَنْ اَصَابَ مِنْهُ مِنْ ذِيْ حَاجَةٍ غَيْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَمَنْ خَرَجَ بِشَيْءٍ مِنْهُ فَعَلَيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَالْعُقُوْبَةُ وَمَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ اَنْ يُّؤْوِيَهُ الْجَرِيْنُ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

فبلغ ثمن المجن فعليه القطع وذكر في ضالة الابل والغنم كما ذكر غيره قال وسئل عن اللقطة فقال ما كان منها في الطريق الميتاء
والقرية الجامعة فعرفها سنة فان جاء صاحبها فادفعها اليه وان لم يأت فهو لك وما كان في الخراب العادي ففيه وفي الركاز الخمس
رواه النسائي وروى ابوداود عنه من قوله وسئل عن اللقطة الى اخره روایت ہے عمرو بن شعیبؒ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنے شعیب سے اور
شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے یعنے عبداللہ بن عمرو سے کہ نقل کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ آپ سوال کیے گئے میوے لٹکے ہوے سے یعنے درخت مین
پس فرمایا حضرتؐ نے کہ جو صاحب حاجت کا پہونچے اُس سے اس حال مین کہ نہ بھر نیوالا ہو جھولی کو پس نہین کچھ گناہ اُسپر اور جو شخص کہ نکالے کچھ میوے سے یعنے کھاوے
اور جھولی باندھکر نکلے پس اُسپر بدلہ ہی دو مثل اُسکے اور سزا اور جو شخص کہ چُراوے میوے مین سے کچھ بعد اسکے کہ ٹھکانا دیا ہو اُسکو کھلیان نے یعنے کھلیان مین پڑا
ہو پس پہونچے سپر کے مول کو پس اُسپر ہی ہاتھ کاٹنا اور ذکر کیا راوی نے بیچ گم ہوے اونٹ اور بکری کے جیسا کہ ذکر کیا اور راویون نے کہا راوی نے اور سوال کیے گئے
حضرتؐ حکم لقطے کے سے پس فرمایا کہ جو لقطہ ہو بیچ راہ آمد و رفت کے اور گانوٗن آباد کے کہ لوگ وہان رہتے ہون پس تعریف کر اُسکی برس روز تک پھر اگر آوے مالک
اُسکا حوالے کر لقطے کو طرف اُسکے اور اگر نہ آیا پس وہ واسطے تیرے ہے یعنے تو اپنے کام مین لا اور وہ لقطہ کہ ہو بیچ ویرانہ قدیم کے پس اُسمین اور مال گڑے ہوے
مین پانچوان حصہ خدا کی راہ مین نقل کی یہ نسائیؒ نے اور روایت کی ابوداوٗدؒ نے عمرو بن شعیب سے قول اُسکے سے وسئل عن اللقطة آخر تک ف صاحب حاجت
کا مراد صاحب حاجت سے یا تو فقیر ہے اگرچہ حد اضطرار کو نہ پہونچے یا مضطر ہے یعنے جو کہ بھوک کے مارے مرا جاتا ہو حاصل یہ کہ جو کوئی بضرورت میوہ درخت کا کھاوے
اور جھولی بھر کر نہ نکلے اُسپر کچھ گناہ نہین اور کہا ابن ملکؒ نے مراد یہ ہی کہ گنہگار نہین ہوتا لیکن ضمان یعنے قیمت اُسکی دینی آتی ہے یا یہ حکم ابتداے اسلام مین تھا پھر
منسوخ ہوا اور جو شخص کہ نکالے کچھ میوے سے پس اُسپر بدلہ ہے دو مثل اُسکے یعنے دو چند قیمت اُسکی دیوے کہا ابن ملکؒ نے کہ یہ بطریق تنبیہ کے فرمایا ورنہ اُسکے
بدلے مین زیادہ قیمت اُسکی سے نہین دینا آتا اور حضرت عمرؓ دو چندہی قیمت کا حکم کرتے تھے بحسب ظاہر حدیث کے اور امام احمدؒ کا مذہب بھی یہی ہی اور بعضون نے کہا کہ یہ
حکم ابتداے اسلام مین تھا پھر منسوخ ہوا اور اُسپر ہے سزا یعنے تعزیر اور ہاتھ کاٹنا نہین آتا اسلیے کہ اُس زمانے مین باغ محفوظ اور محرز یعنے گھرے ہوے نہ تھے اور جو کوئی
چراوے میوے مین سے بعد پڑنے کے کھلیان مین اور ہووے وہ بقدر قیمت سپر کے تو اُسکا ہاتھ کاٹنا آتا ہے اور قیمت سپر کی تین درہم یا چار درہم تھی اور یہ نصاب چوری کی ہے نزدیک
شافعیؒ کے اور ہمارے نزدیک دس درہم ہین کہا شمنیؒ نے کہ قیمت سپر کی اُس زمانے مین دس درہم تھی اور جو لقطہ بیچ راہ آمد و رفت کے الخ یعنے جو لقطہ پایا جاوے آبادی کی راہ مین
کہ اُسپر اکثر لوگ چلتے ہون تو واجب ہے تعریف اُسکی اسواسطے کہ غالب یہ ہی کہ وہ کسی مسلمان کا ہوا اور وہ لقطہ کہ ہو بیچ ویرانہ قدیم کے الخ مراد یہ ہی کہ جو لقطہ پایا جاوے گانوٗن ویران
اور زمین قدیم مین کہ نہ پائی جاوے اُسپر عمارت اہل اسلام کی اور نہ داخل ہو وہ کسی مسلمان کی ملک مین برابر ہے کہ وہ لقطہ سونا ہو یا چاندی یا سواے انکے قسم ظروف اور
زیور سے پس اُسمین اور مال گڑا ہوا جو نکلے اُسمین پانچوان حصہ للہ دینا آتا ہے ع ح وعن ابي سعيد الخدري ان علي بن ابي طالب وجد دينارا فاتى
به فاطمة فسأل عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا رزق الله فاكل منه رسول الله صلى الله عليه وسلم
واكل علي وفاطمة فلما كان بعد ذلك اتت امرأة تنشد الدينار فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا علي اد الدينار رواه ابوداود اور روایت ہے
ابی سعید خدریؓ سے یہ کہ علی بن ابی طالبؓ نے پایا ایک دینار یعنے راہ مین سے بطریق لقطے کے پس لائے اُسکو حضرت علیؓ فاطمہؓ کے پاس پھر پوچھا حضرت علیؓ نے حکم
اُسکا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ رزق ہے اللہ کا پس کھایا اُس سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور کھایا علیؓ
اور فاطمہؓ نے یعنے اُسکا کچھ لیکر کھایا پس جبکہ ہوا بعد اسکے آئی ایک عورت ڈھونڈتی ہوئی دینار کو پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے علیؓ دے تو دینار نقل کی
یہ ابوداوٗدؒ نے ف اس سے یہ نہین معلوم ہوتا کہ حضرت علیؓ نے بغیر تعریف کے وہ دینار کھایا ہو احتمال ہے کہ تعریف کی ہو پھر کھایا ہو اور حضرتؐ نے جو فقط اُس عورت کے
کہنے سے دینار اُسکو دلوادیا تو اُسنے علامت اُسکی بیان کی ہوگی یا حضرت کو معلوم ہوگا کہ اُسکا ہے ع ح وعن الجارود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

ضَالَّۃُ الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہے جارودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے گم ہوئی چیز شعلہ ہی آگ کا نقل کی یہ دارمی نے
ف یعنے اگر لیوے کوئی لقطے کو اس ارادہ سے کہ مالک ہونگا اُسکا اور نہ رعایت کرے اُسمین وہ احکام کہ مشروع ہین اُسمین قسم تعریف وغیرہ سے تو وہ لقطہ پہونچاتا ہے
اُسکو آگ دوزخ مین طیبی **وَعَنْ** عِیَاضِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدَ لُقَطَۃً فَلْیُشْہِدْ ذَا عَدْلٍ اَوْ ذَوِیْ عَدْلٍ وَلَا
یَکْتُمْ وَلَا یُغَیِّبْ فَاِنْ وَجَدَ صَاحِبَہَا فَلْیَرُدَّہَا عَلَیْہِ وَاِلَّا فَہُوَ مَالُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے
عیاضؓ بن حمار سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پاوے لقطہ پس چاہیے کہ گواہ کرے صاحب عدل کو یا کہا دو صاحب عدل کو اور نہ چھپاوے
لقطے کو یعنے ساتھ ترک کرنے تعریف کے اور نہ غائب کر ڈالے اُسکو یعنے کسی اور مکان مین بھیجدے پھر اگر پاوے اُسکے مالک کو پس پھیر دے لقطے کو مالک کو اور اگر نہ پایا
مالک کو پس وہ مال ہے اللہ کا دیتا ہے وہ مال جسکو چاہتا ہے نقل کی یہ احمدؒ اور ابوداؤدؒ اور دارمیؒ نے ف گواہ کرے کہ یہ چیز مین نے پائی ہے تا ثانی الحال تہمت
اور دعویٰ زیادتی کا نہ کرے اور اسمین یہ بھی حکمت ہے کہ بغیر گواہ کرنیکے کبھی اپنا نفس طمع کرتا ہی کہ گواہ تو کوئی ہی ہی نہین مالک کو دینا کیا ضرور ہی اور گواہ کرنے سے یہ طمع
نہین ہوتی اور خواہ مخواہ دینا پڑتا ہے اور یہ بھی اسمین حکمت ہے کہ ساتھ موت ناگہانی کے وارث اُسکو داخل ترکے مین نکرین اور یہ امر گواہ کرنیکا بعضے کہتے ہین کہ بطریق استحباب کے
ہی اور بعضے کہتے ہین کہ بطریق وجوب کے ہی اور اس حدیث مین کہا کہ وہ مال ہی اللہ کا اور اوپر کی حدیث مین کہا کہ رزق اللہ کا ہی مراد دونون لفظونسے حلال ہے یعنے وہ مال
حلال ہے منتفع[1] ہو اُس سے کہ خدا نے غیب سے بھیجا اور پھر اگر مالک آوے دے اُسکو جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا مترجم **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ رَخَّصَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ فِی الْعَصَا وَالسَّوْطِ وَالْحَبْلِ وَاَشْبَاہِہٖ یَلْتَقِطُہُ الرَّجُلُ یَنْتَفِعُ بِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا رخصت دی ہمکو رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے لاٹھی مین اور کوڑے مین اور رسی مین اور مانند انکے مین کہ عرف مین انکو قلیل جانتے ہین کہ اُٹھا لیوے اُسکو آدمی فائدہ لے اُس سے نقل کی یہ ابوداؤد نے
ف یعنے لقطہ اُٹھانیوالا ان چیزون سے منتفع ہو بغیر تعریف کے اگر فقیر ہو اور شرح السنہ مین لکھا ہے کہ اسمین دلیل ہے اسپر کہ قلیل مال نہ تعریف کیا جاوے ولیکن اسمین کلام ہی
اور حد قلیل کی کیا ہے بعضون نے کہا دس درہم سے کم قلیل ہے اور بعضون نے کہا کہ دینار اور کم دینار سے قلیل ہے بموجب حدیث حضرت علیؓ کے مترجم **وَذُکِرَ** حَدِیْثُ
الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْکَرِبَ اَلَا لَا یَحِلُّ فِیْ بَابِ الْاِعْتِصَامِ اور ذکر کیگئی حدیث مقدام بن معدیکرب کی کہ سرا اُسکا یہ ہے الا لا یحل بیچ باب الاعتصام بالکتاب
والسنۃ کے **بَابُ الْفَرَائِضِ** باب ہے بیچ بیان فرائض کے ف یعنے اس باب مین بیان ہی حصونکا کہ معین ہین قرآن مین یا حدیث مین بیچ میراث کے
اور لکھا ہی علما نے کہ متعلق ہوتے ہین ساتھ متروکہ میت کے چار حق اس ترتیب سے کہ اول تو میت کو تجہیز و تکفین کرے یعنے پہلے اُسکو غسل دے پھر کفن دے پھر نماز
پڑھوا کر اُٹھا کر مقبرے مین لیجاوے اور قبر مین دفن کرے اور ان سب چیزونمین کہ حاجت خرچ کرنے مال کی ہو بغیر تنگی اور اسراف کے خرچ کرے بعد اُسکے اگر میت کے
ذمے دین ہو تو دین ادا کرے بعد اسکے جو مال بچے اُسمین سے تہائی تک وصیت جاری کرے اگر وصیت کی ہو بعد اسکے مال کو درمیان وارثون کے بانٹے اسطرح سے
کہ پہلے اصحاب فرائض کو دے یعنے جنکا حصہ قرآن یا حدیث مین معین ہے پھر بعد اسکے جو بچے تو میت کے عصبات نسبی کو دے کہ جو کچھ اصحاب فروض سے بچتا ہی وہ لیتے ہین
اور اگر اصحاب فروض وارث نہین ہوتے ہین تو سب ترکہ عصبات نسبی کو پہونچتا ہے اور اگر عصبات نسبی نہون تو جو کچھ اصحاب فروض سے بچے میت کے آزاد کرنے والے کو
دے اگر میت بردہ آزاد ہوا ہو اور اگر آزاد کرنیوالا نہو تو آزاد کرنے والے کے عصبونکو دے جو عصبے[2] کہ مرد ہین اور اگر یہ بھی نہون تو رد ہو اصحاب فروض پر سوائے زوجین کے کہ اُنپر
رد نہین اور رد یہ ہے کہ جو کچھ بچے اصحاب فروض کے حصون معین سے وہ پھر ہر ایک کو بقدر حصے اُسکے کے دے اور اگر نہ اصحاب فروض ہون اور نہ عصبات نسبی اور نہ
سببی ہون تو ذوی الارحام کو دے اور وہ بھی نہون تو مولیٰ موالات کو دے اور صورت مولیٰ موالاۃ کی یہ ہی کہ ایک شخص لاوارث نے کہا کسی سے کہ تو مولیٰ میرا ہی
وارث ہوتا تو میرا جب مرونگا اور خون بہا دیتا تو میری طرف سے اور اُسنے قبول کیا تو یہ عقد ہمارے نزدیک درست ہے اور قبول کرنیوالا مولیٰ موالاۃ کہلاتا ہے اور اگر دوسرا
شخص لاوارث تھا اور اُسنے بھی اسیطرح کہا اور اُسنے قبول کیا تو آپسمین ایک دوسرے کا وارث ہوگا اور وہ بھی نہون تو اُسکو دے کہ جسکے نسب کا اقرار کیا

[1] حنفیہ کے نزدیک فقیر منتفع ہووے اور غنی تصدق کرے جیسا کہ اوپر مفصل بیان کیا گیا ۱۲ [2] اور عصبے اُسکے عصبے سے یہین ۱۲

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

میت نے غیر پر یعنے کہا کہ یہ بیٹا میرے باپ کا ہی اور اوسکیطرح نسب اُسکا ثابت نہو سوا اسکے اقرار کے اور اگر وہ بھی نہو تو جسکے لیے تمام مال کی وصیت کی ہو اُسکو دے اور وہ بھی نہوں تو بیت المال مین مال اُسکا رکھا جاوے اور اگر بیت المال بھی نہو تو مصرف بیت المال مین صرف کرے یعنے فقرا وغیرہ کو دے آور اصحاب فروض بارہ ہین باپ دادا اگرچہ اوپر کے درجے کے ہوں اور بھائی اخیافی اور بھائی اخیافی وہ ہی کہ ماں اسکی اور اُسکی ایک ہو اور باپ وا ور جُدا اور خاوند اور ماں اور جدہ یعنے دادی و رنانی اگرچہ اوپر کے درجے مین ہون اور بیٹی اور پوتی اور بہن سگی اور بہن سوتیلی اور بہن اخیافیہ پس باپ کا چھٹا حصہ ہی اگر اُسکے ساتھ بیٹا یا پوتا میت کا ہو اگرچہ نیچے کے درجے کا ہو اور اگر یہ دونوں نہوں اور اُسکے ساتھ ہو بیٹی یا پوتی میت کی اگرچہ نیچے کے درجے کی ہو تو چھٹا حصہ بھی لیگا اور عصبہ بھی ہوگا اور اگر نہو اولاد میت کی اور میت کے بیٹے کی اگرچہ نیچے کے درجے کی ہو حاصل یہ کہ پہلی صورت مین باپ اصحاب فرض ہے اور دوسری صورت مین صاحب فرض بھی ہے اور عصبہ بھی اور تیسری صورت مین نرا عصبہ اور دادا بیچ صورت نہونے باپ کے تینوں احوال مذکورہ مین مانند باپ کے ہی اور باپ میت کے ہوتے ہوئے دادا محروم ہے آور بھائی اخیافی اور بہن اخیافیہ کا چھٹا حصہ ہی اگر ایک ہو اور اگر دو یا زیادہ ہون تو تہائی حصہ ہی کہ مرد و عورت پر برابر بانٹا جاوے اور یہ بھائی اور بہن اخیافی ساتھ اولاد میت کے اور ساتھ اولاد بیٹے میت کی کے اور ساتھ باپ دادا میت کے محروم ہین آور خاوند کا چوتھائی حصہ ہے اگر میت کے اولاد ہو اور اگر اولاد نہو تو آدھا ہے آور بیوی کا آٹھوان حصہ ہے ایک بیوی ہو یا زیادہ اگر اولاد میت کے ہو اور اگر اولاد نہ ہو تو چوتھائی ہے اور ماں کا چھٹا حصہ ہی اور اگر اسکے ساتھ اولاد میت کی ہو یا اولاد میت کے بیٹے کی ہو یا ایک بھائی اور ایک بہن یا دو بھائی یا دو بہن یا زیادہ دو سے ہون عام ہے کہ سگے ہون یا سوتیلے یا اخیافی اور اگر انمین سے کوئی نہو تو تہائی حصہ ہے کل مال مین سے اور جس صورت مین کہ ماں کے ساتھ باپ اور خاوند یا بیوی میت کی ہون تو حصہ خاوند یا بیوی کو دے کر تہائی مابقی کی وارث ہوگی اور اگر اس مسئلے مین دادا بجاے باپ کے ہو تو حصہ ماں کا تہائی سب ترکہ کا ہوگا کہ دادا اسمین بجاے باپ کے نہین اور حصہ جدہ کا ایک ہو یا کئی باپ کے طرف کی ہو یا ماں کے طرف کی یا دونوں طرف کی چھٹا حصہ ہی کہ سب برابر ہین بشرطیکہ درجے مین برابر ہون اور اگر درجے مین متفاوت ہون تو دور کی بسبب قریب کے محروم ہوگی اور سب جدات یعنے دادیاں اور نانیاں ماں کے ہونیسے محروم ہوتی ہین اور اسیطرح جدات پدری ہونے جدیت کے سے ساقط ہوتی ہین مگر بیوی دادا کی نہین ساقط ہوتی اور بیٹی اگر ایک ہو تو اُسکا حصہ آدھا ہے اور اگر دو یا زیادہ دو سے ہون تو دو تہائی ہین جس صورت مین کہ اُسکے ساتھ سگا بھائی یا سوتیلا بھائی نہو اور بھائی کے ہوتے ہوے عصبہ ہوتی ہے پس حصہ اُسکا بہ نسبت بھائی کے حصے کے آدھا ہوگا اور اگر بیٹے اور بیٹیاں میت کی متعدد ہون تو تقسیم اُنکی اسیطرح ہے کہ بیٹے کے دو حصے اور بیٹی کا ایک حصہ اور پوتی اگر ایک ہو تو حصہ اُسکا آدھا ہے اور اگر دو یا زیادہ ہون دو سے تو دو تہائی ہے اگر میت کی بیٹی یا پوتا نہو اور ایک بیٹی میت کے ہوتے ہوے پوتی کا چھٹا حصہ ہے اور دو بیٹیوں میت کے ہوتے ہوے پوتی محروم ہوگی مگر کہ پوتی کے ساتھ پوتا میت کا ہو تو اسصورت مین باوجود ایک بیٹی یا دو بیٹیوں میت کے وہ پوتی عصبہ ہوگی اگرچہ پوتا یا پوتی کے درجے سے نیچے ہو پس حق عصوبت کا سب پوتا پوتی کو پہونچے گا کہ تقسیم اُنکی بطور عصوبت کے ہوگی یعنے پوتے کے دو حصے اور پوتی کا ایک حصہ اور یہ پوتا سگا بھائی اُس پوتی کا ہو یا سوتیلا بھائی یا چچا کا بیٹا بھائی اور یہ پوتی میت کے بیٹا ہوتے ہوے محروم محض ہے بہر حال اور بیچ صورت نہونے اولاد میت کے اور نہونے اولاد بیٹے میت کے پڑوتی میت کی قائم مقام پوتی کے ہے سب باتون مذکورہ کیے گئے مین اور اولاد پوتی کی پوتی کے ہونیسے اور اولاد بیٹی کی بیٹی کے ہونے سے محروم ہین اور محروم ہوتے ہین بھائی اور بہنین اخیافی سبب ہونے اولاد میت کی اور میت کے بیٹے کی اولاد کے ہونیسے اگرچہ نیچے کے درجے کی ہون اور باپ اور دادا کے ہونے سے بھی محروم ہوتے ہین اور سگی بہن بیچ صورت نہونے بیٹے کے اور نہونے پوتے کے اور نہ ہونے پڑوتے کے سب حال مین قائم مقام بیٹی کے ہے یعنے ایک کو آدھا اور دو کو یا دو سے زیادہ کو دو تہائی اور بہن سوتیلی بشرط نہونے سگی بہن کے ہی حکم رکھتی ہے آور عصبہ ہوتی ہے بہن سگی اور سوتیلے ہوتے ہوے بیٹے میت کے یا پوتے میت کے اگرچہ نیچے کے درجے کے ہون اور اسیطرح سگی بہن سگے بھائی کے ساتھ عصبہ ہوتی ہے اور سوتیلے بھائی کے ساتھ صاحب فرض ہوتی ہی اور بھائی اور بہنین سوتیلے ہوتے ہوے ایک بھائی سگے کے ساقط ہوتے ہین اور حصہ سوتیلی بہن کا ہوتے ہوے ایک سگی بہن کے چھٹا ہی ایک ہو یا زیادہ ایک سے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اور دو سگی بہنون کے ہوتے ہوے سوتیلی بہن ساقط ہوتی ہی مگر کہ سوتیلی بہن کے ساتھ بھائی سوتیلا بھی ہو پس بیچ صورت ہونے ایک بہن یا دو بہنون
سگی کے اور بیچ صورت نہونے سگی بہن کے سوتیلی بہن ساتھ بھائی سوتیلے کے عصبہ ہوتی ہی اور حصہ درمیان اُنکے بطور عصوبت کے تقسیم ہوتا ہی اور جبکہ سگی بہن ساتھ بیٹی
یا پوتے یا پروتے وغیرہ میت کے عصبہ ہوگی تو بھائی سوتیلا اور بہن سوتیلی محروم ہونگے اور محروم ہوتے ہین بھائی اور بہنین سگی اور سوتیلی بسبب ہونے بیٹے اور پوتے کے
اگرچہ نیچے کے درجہ کا ہو اور بسبب ہونے باپ و دادا کے مسئلہ عصبات چار قسم پر ہین اوّل بیٹا اور پوتا اگرچہ نیچے کے درجے کے ہون دوسرے باپ اور دادا اگرچہ
اوپر کے درجے کے ہون تیسرے بھائی سگے اور سوتیلے اور بیٹے اُنکے اگرچہ نیچے کے درجے کے ہون چوتھے چچا میت کے اور چچا میت کے باپ کے اور چچا میت کے دادا کے اور
بیٹے اور پوتے ان تینون چچاؤن کے اگرچہ نیچے کے درجے کے ہون اور مقدم انمین ہین بیٹے پھر پوتے اگرچہ نیچے کے درجے کے ہون پھر باپ پھر دادا اگرچہ اوپر کے
درجے کے ہون پھر بھائی پھر بھتیجے اگرچہ نیچے کے درجے کے ہون پھر چچا پھر اولاد اُنکی پس جہان کہین کہ ایک قسم اول مین سے ہوگا تو باقی تین قسمونکے لوگ بالکل محروم
ہونگے اور اسیطرح بسبب ہونے ایک کے قسم دوسری مین سے باقی دو قسمونکے لوگ محروم ہونگے اور بسبب ہونے ایک کے قسم تیسری مین سے چوتھی قسم کے لوگ محروم ہونگے اور
بیچ ہر قسم کے ان قسمونمین سے قریب بعید سے اولیٰ ہی یعنے بسبب ہونے قریب کے بعید کو کچھ نہین پہونچنے کا اور سگا سوتیلے سے اولیٰ ہے اور پوتے میت کے چچاؤن کے
چچاؤن باپ میت کے سے اولیٰ ہین اور پوتے باپ کے چچاؤن کے چچاؤن دادا کے سے اولیٰ ہین مسئلہ ذوی الارحام بھی چار قسم پر ہین اوّل اولاد بیٹی کی اور اولاد پوتے کی
اور اولاد پروتے کی اگرچہ نیچے کے درجے کے ہون دوسرے اجداد فاسد اور جدات فاسدہ اگرچہ اوپر کے درجے کے ہون اور جد فاسد اُسکو کہتے ہین کہ بیچ واسطے اُسکے کی
ساتھ میت کے عورت داخل ہو مانند نانا میت کے اور باپ نانی یا دادی میت کے اور جدہ فاسدہ وہ ہی کہ بیچ واسطے اُسکے کے ساتھ میت کے جد فاسد آوے مانند
نانا کی مان کے اور دادی اور نانی کے باپ کی مان کے کہ یہ ذوی الارحام سے ہین اور جد صحیح وہ ہے کہ بیچ واسطے اُسکے کے ساتھ میت کے عورت داخل نہو مانند
دادا اور پردادا کے اگرچہ اوپر کے درجے کے ہون اور جدہ صحیحہ وہ ہے کہ جد فاسد بیچ واسطے اُسکے کے ساتھ میت کے نہو مانند دادی اور پردادی اور نانی اور
پرنانی کے اگرچہ اوپر کے درجہ کے ہون اور یہ ذوی الفروض سے ہین جیسے کہ اوپر ذکر کی گئین اور تیسری قسم ذوی الارحام سے اولاد سگی بہنون کی اور
سوتیلی بہنون کی اور بہنون اخیافیہ کی اور اولاد بھائی اخیافی کی اور بیٹیان سگے بھائی اور سوتیلے بھائی کی ہین چوتھے پھپیان مطلق یعنے سگی اور سوتیلی
اور اخیافی اور اور چچا اخیافی اور ماموں اور خالائین پس اگر ایک قسم اول سے یا اولاد اُنکی سے اگرچہ نیچے کے درجے کا ہو موجود ہو تو لوگ تینون قسمون باقی کی
سب محروم ہونگے اور بسبب ہونے ایک کے قسم دوسری مین سے لوگ قسم تیسری اور چوتھی کے محروم ہونگے اور بسبب ہونے ایک کے قسم تیسری مین سے سب لوگ
چوتھی قسم کے محروم ہونگے اور قریب بعید سے بیچ سب قسمون کے اولیٰ ہین اور باقی تفصیل اسکی فرائض مین دیکھنی چاہیے مسئلہ موانع ارث کے چار ہین یعنے اُنسے
وارث نہین ہوتا ایک تو رق یعنے بردہ ہونا کہ نہ بردے کا وارث آزاد ہوتا ہے اور نہ بردہ آزاد کا وارث ہوتا ہے اور دوسرے قتل مانع ہے ارث سے
وہ قتل کہ جس سے واجب ہوتا ہی قصاص یا کفارہ بیان مجمل اسکا یہ ہے کہ قتل کی پانچ قسمین[ملہ] ہین چنانچہ برمحل بیان مفصل اُنکا ہوگا انشاء اللہ تعالے اُنمین
سے چار قسمین تو ایسی ہین کہ کسی مین قصاص لازم آتا ہے اور کسی مین کفارہ اور دیت پس ان چارون صورتونمین محروم ہوتا ہے قاتل میراث سے ہمارے
نزدیک جبکہ ناحق قتل کرے اور اگر اپنے مورث کو از راہ قصاص کے یا حد کے یا دفع کرنیکے نفس اپنے سے مارے تو اصلاً محروم نہین ہوتا اور ایک قسم انمین قتل
بالتسبیب کہلاتی ہی اُس سے نہ قصاص لازم آتا ہے نہ کفارہ بلکہ دیت لازم آتی ہے پس اُس قتل سے قاتل نہین محروم ہوتا اور قتل بالتسبیب یہ ہی کہ کھودے
ایک شخص کنوان یا رکھے پتھر غیر ملک اپنی مین بلا اذن پس ہلاک ہوجاوے اُس سے انسان اور اسیطرح قاتل اگر لڑکا ہو یا دیوانہ ہو تو نہین محروم ہوتا مقتول کی
میراث سے ہمارے نزدیک اور تیسرے اختلاف دو دینون کا مانع ہے ارث سے یعنے نہ مسلمان کافر کا وارث ہوتا ہے اور نہ کافر مسلمان کا
اور چوتھے اختلاف دارین ہے یعنے ایک شخص دار الاسلام مین ہو اور ایک شخص دار الحرب مین تو نہ وہ اسکا وارث ہوگا اور نہ یہ اُس کا

[ملہ] قتل عمد اور شبہ عمد اور قتل خطا اور جاری مجری خطا اور قتل بالتسبیب ۱۲

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اور یہ حکم کافرون کیلیے ہی اہل اسلام کے لیے نہین اگر اہل اسلام اختلاف و ادین رکھتے ہین تو آپسمین ایک دوسرے کا وارث ہوگا ۱۲ مغنی الطالب شرح سراجی شریفی بسیط مولانا

الفصل الاول فصل پہلی عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انا اولی بالمؤمنین من انفسھم فمن مات وعلیہ دین ولم یترک وفاء فعلی قضاؤہ ومن ترک مالا فلورثتہ وفی روایۃ من ترک دینا او ضیاعا فلیاتنی فانا مولاہ وفی روایۃ من ترک مالا فلورثتہ ومن ترک کلا فالینا متفق علیہ روایت ہے ابی ہریرہ رض سے یہ کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا مین نزدیکتر اور لائق تر ہون ساتھ مسلمانون کے جانون اُنکی سے یعنے ہر چیز مین امور دین و دنیا سے شفقت میری اُنپر بہت ہے شفقت اُنکی سے اپنی جانون پر پس ہوئین لائق تر ساتھ ادا کرنے قرضون اُنکے کے پس جو شخص کہ مرے اور اُسپر ہو دین اور نہ چھوڑ گیا ہو اتنا مال کہ دین اُس سے ادا ہو سکے پس مجھپر ہے ادا کرنا اُسکے دین کا اور جو شخص کہ چھوڑ جاوے مال پس وہ اُسکے وارثون کیلیے ہی یعنے بعد ادا کرنے دین و وصیت اُسکی کے اور ایک روایت مین ہی کہ جو شخص چھوڑ جاوے قرض یا عیال پس آئے میرے پاس یعنے وکیل یا وصی اُسکا پس مین ہون کارساز اُسکا یعنے قرض اُسکا ادا کرونگا اور غمخواری کرونگا اُسکے عیال کی اور ایک روایت مین ہی کہ جو شخص چھوڑ جاوے مال پس اُسکے وارثون کیلیے ہے اور جو شخص کہ چھوڑ جاوے چیز بھاری یعنے دین و عیال پس وہ رجوع کرنیوالی ہی طرف میرے نقل کی یہ بخاری او مسلم نے **ف** ابتدا مین عادت شریف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ تھی کہ اگر کوئی مرتا اور اُسپر ہوتا قرض اور مال چھوڑ نہ گیا ہوتا تو حضرت اُسکے جنازے کی نماز پڑھتے اور آخر مین جب فراغت ہوئی تو ایسا ٹھہرایا کہ دین اُسکا اپنے ذمے کر لیتے اور نماز پڑھتے چنانچہ یہ مطلب حدیث ابی ہریرہ رض کی سے کہ باب الافلاس و الانظار کی پہلی فصل مین گذری سمجھا جاتا ہی اور یہ بات بسبب کمال شفقت و رحمت کے تھی امت پر صلے اللہ علیہ وسلم ۱۲ ح

وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحقوا الفرائض باھلھا فما بقی فھو لاولی رجل ذکر متفق علیہ اور روایت ہے ابن عباس رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دو حصے میراث کے کہ کتاب اللہ مین معین ہین حصے دارون کو پھر جو کچھ بچے پس وہ واسطے اُس شخص کے ہی کہ بہت نزدیک ہو میت کے مرد و نہین ہے کہ اُسکو عصبہ کہتے ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے جنکا حصہ معین ہی کتاب اللہ مین کہ اُنکو ذوی الفروض کہتے ہین اول اُنکو دو ترکے مین سے پھر جو کچھ بچے اُنسے تو عصبون کو دو اور عصبون مین جو قریب تر ہو وہ مقدم ہی پس نہین وارث ہوتا عصبہ بعید عصبہ قریب کے ہوتے اور بیان ذوی الفروض کا اور عصبون کا ابتدائے باب مین تفصیل سے ہو چکا اور شرح السنہ مین لکھا ہی کہ اسمین دلیل ہے اسپر کہ بعضے وارث حاجب یعنے روکنے والے ہوتے ہین بعضون کو اور حجب دو قسم پر ہے حجب نقصان اور حجب حرمان چنانچہ بیان مفصل اسکا فرائض مین ہی اور لفظ ذکر واسطے تاکید کے اور احتراز کرنے کے خنثے سے ہے ۱۲ ع

وعن اسامۃ بن زید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرث المسلم الکافر ولا الکافر المسلم متفق علیہ اور روایت ہے اُسامہ رض بن زید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین وارث ہوتا مسلمان کافر کا اور نہ کافر مسلمان کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا نووی نے کہ اجماع ہی مسلمانون کا اسپر کہ کافر نہین وارث ہوتا مسلمان کا اور اسمین اختلاف ہے کہ مسلمان کافر کا وارث ہوتا ہی یا نہین جمہور تو کہتے ہین کہ وہ بھی نہین وارث ہوتا اور بعضے صحابہ رض اور تابعین نے کہا کہ مسلمان کافر کا وارث ہوتا ہی اور امام مالک رح کا بھی یہی مذہب ہے اور مرتد نہین وارث ہوتا مسلمان کا بالاجماع اور مسلمان مرتد کا وارث ہوتا ہی یا نہین اسمین بھی اختلاف ہے نزدیک امام مالک رح اور شافعی رح اور ربیعہ اور ابن ابی لیلے وغیرہم کے مسلمان نہین وارث ہوتا اُسکا اور کہا ابو حنیفہ رح نے کہ جو کچھ کمایا ہی حالت مرتد ہونے مین پس وہ بیت المال کیلیے ہے اور جو کچھ کمایا ہی اسلام مین پس وہ واسطے وارثون مسلمان اُسکے کے ہی ۱۲ ع

وعن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال مولی القوم من انفسھم رواہ البخاری اور روایت ہے انس رض سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا مولی قوم کا اُس قوم مین سے ہے نقل کی یہ بخاری رح نے **ف** مولی سے مراد یہان آزاد کرنیوالا ہے یعنے آزاد کرنیوالا وارث ہوتا ہے غلام آزاد کا اگر اُسکا کوئی عصبہ نسبی نہو بخلاف غلام آزاد کے کہ وہ وارث آزاد کرنے والا کا نہین ہوتا اور بعضون نے کہا کہ مولی سے مراد ہی غلام آزاد کیا ہوا یعنے جس قوم نے کسی کو آزاد کیا ہو حکم اُسکا حکم اُس قوم کا سا ہی مثلاً بنی ہاشم نے آزاد کیا کسی غلام کو تو وہ بیچ مقدمہ زکوٰۃ کے حکم بنی ہاشم کا سا رکھتا ہے جیسے کہ بنی ہاشم پر زکوٰۃ حرام ہی اسیطرح بنی ہاشم کے غلام آزاد

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

کیے ہوئے پر بھی زکوٰۃ حرام ہے ع **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ابن اخت القوم منهم متفق عليه اور روایت ہے انس رضؓ سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بھانجا قوم کا اُنھیں مین سے ہے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** یعنے بھانجا وارث ہوتا ہے ماموں کا اور ذوی الارحام سے ہے اور
نہین وارث ہوتے ذوی الارحام مگر نزدیک امام ابوحنیفہؒ اور احمدؒ کے اور ذوی الارحام جب وارث ہوتے ہین کہ نہوں میت کے ذوی الفروض ورنہ عصبات اور ذوی الارحام
کا بیان ابتدائے باب مین تفصیل سے ہوچکا ہے اور دلیل پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کے حنفیہ نے اوپر وارث ہونے ذوی الارحام کے + طیبی ع **وذكر** حديث عائشة
انما الولاء في باب قبل باب السلم وسنذكر حديث البراء الخالة بمنزلة الام في باب بلوغ الصغير وحضانته ان شاء الله تعالى
اور ذکر کی گئی حدیث عائشہؓ کی کہ سر اُسکا انما الولاء ہے بیچ باب کے کہ پہلے باب السلم سے ہے اور ذکر کرینگے ہم حدیث براء کی کہ سر اُسکا یہ ہے الخالة بمنزلة
الام بیچ باب بلوغ الصغیر وحضانتہ کے اگر چاہیگا اللہ تعالے **ف** بمنزلة الام یعنے خالہ بمنزلہ ماں کے ہے میراث مین پس اگر جمع ہو خالہ ساتھ پھوپی کے تو دو ثلث

پھوپی کو ملینگے اور ایک ثلث خالہ کو ع **الفصل الثاني** دوسری فصل **عن** عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يتوارث
اهل الملتين شتى رواه ابو داود وابن ماجة ورواه الترمذي عن جابر روایت ہے عبداللہ بن عمروؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
کہ نہین وراثت ہوتی ہے درمیان دو دین والون مختلف کے نقل کی یہ ابوداؤدؒ اور ابن ماجہؒ نے اور نقل کی ترمذیؒ نے جابرؓ سے **ف** یعنے نہ کافر مسلمان کا وارث
ہوتا ہے اور نہ مسلمان کافر کا ح **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم القاتل لا يرث رواه الترمذي وابن ماجة اور روایت ہے
ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنیوالا نہین وارث ہوتا نقل کی یہ ترمذیؒ و ابن ماجہؒ نے **ف** یعنے جو شخص کہ اپنے مورث کو مار ڈالے
تو وہ اُسکی میراث سے محروم ہے اور بیان مفصل اسکا ابتدائے باب مین گذر چکا ہے ح **وعن** بريدة ان النبي صلى الله عليه وسلم جعل للجدة السدس اذا
لم تكن دونها ام رواه ابو داود اور روایت ہے بریدہؓ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ ٹھہرایا واسطے جدہ کے چھٹا حصہ جسوقت کہ نہو حاجب
اُسکو ماں نقل کی یہ ابوداؤدؒ نے **ف** یعنے اگر ماں میت کی جیتی ہوگی تو وہ حاجب ہوگی یعنے محروم کریگی جدہ کو حصے سے اور جدہ سے مراد عام ہے نانی ہو یا
دادی ح مولانا **وعن** جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا استهل الصبي صلي عليه وورث رواه ابن ماجة والدارمي
اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ آواز کرے لڑکا نماز پڑھی جاوے اُسپر اور وارث کیا جاوے نقل کی یہ ابن ماجہ و دارمی نے
ف مراد آواز سے علامت زندگی کی ہے یعنے اگرچہ پیدا ہونیکے وقت آدھے سے زیادہ نکلا اور اُسمین علامت زندگی کی معلوم ہوئی خواہ آواز کی خواہ سانس لیا ہو خواہ
چھینکا خواہ کوئی عضو ہلا اور پھر مرگیا تو اُسپر نماز جنازہ بھی پڑھے اور اُسکو وارث بھی ٹھہرا دے اور اُسکا ورثہ بھی بانٹے پس اگر مرے ایک شخص اور وارث اُسکا پیٹ
مین ہو تو رکھ چھوڑی جاوے اُسکے لیے میراث اگر زندہ پیدا ہوا وارث ہوگا اور اُس سے اُسکے وارثون کیطرف نقل کریگی میراث اور اگر زندہ نہ پیدا ہوا اور وارث لینگے ح
وعن كثير بن عبد الله عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مولى القوم منهم وحليف القوم منهم وابن اخت القوم
منهم رواه الدارمي اور روایت ہے کثیر بن عبداللہ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنے عبداللہ سے اُنھون نے نقل کی دادا کثیرؓ کے سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مولی قوم کا اُس قوم مین سے ہے اور حلیف قوم کا اُس قوم مین سے ہے اور بھانجا قوم کا اُس قوم مین سے ہے
نقل کی یہ دارمیؒ نے **ف** مولی قوم کا آخر بیان اسکا فائدہ حدیث انسؓ کی مین ہوچکا اور حلیف قوم کا آخر عرب مین پہلے عادت تھی کہ آپسمین
قسمان قسمین کرتے تھے اسپر کہ خون تیرا خون میرا ہے اور صلح تیری صلح میری ہے اور جنگ تیری جنگ میری ہے اور مین وارث
تیرا اور تو وارث میرا بعد ازان یہ حکم منسوخ ہوا ساتھ آیت مواریث کے اور بھانجا قوم کا آخر بیان اسکا بھی بیچ فائدہ حدیث انسؓ کے
گذر چکا ح **وعن** المقدام قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا اولى بكل مؤمن من نفسه فمن ترك

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

دَیْنًا اَوْ ضَیْعَۃً فَاِلَیْنَا وَمَنْ تَرَکَ مَالًا فَلِوَرَثَتِہٖ وَاَنَا مَوْلٰی مَنْ لَا مَوْلٰی لَہٗ اَرِثُ مَالَہٗ وَاَفُکُّ عَانَہٗ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَہٗ یَرِثُ مَالَہٗ وَیَفُکُّ عَانَہٗ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَاَنَا وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَہٗ اَعْقِلُ عَنْہُ وَاَرِثُہٗ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَہٗ یَعْقِلُ عَنْہُ وَیَرِثُہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے مقدام سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مین لائق تر ہون ساتھ ہر مومن کے جان اُسکی سے پس جو شخص کہ چھوڑ جاوے دین اپنے ذمے یا عیال پس طرف میرے ہے ادا کرنا اُسکا اور پرورش کرنا اُسکا اور جو شخص کہ چھوڑ جاوے مال پس واسطے وارثون اُسکے کے ہے اور مین کارساز اُسکا ہون کہ نہین کوئی کارساز اُسکا وارث ہوتا ہون اُسکے مال کا یعنے رکھتا ہون اُسکو بیت المال مین والا انبیا وارث نہین ہوتے کسی کے اور نہ کوئی اُنکا وارث ہوتا ہے اور چھڑاتا ہون مین قیدی اُسکے کو یعنے اُسپر جو خون بہا دینا لازم آیا تھا اور بسبب اُسکے نفس اُسکا مقید و معذب ہے عالم برزخ مین اُسکی طرف سے دیکر اُسکو چھڑاتا ہون عذاب سے اور ماموں وارث اُس شخص کا ہے کہ نہین کوئی وارث اُسکا یعنے ماموں کہ ذوی الارحام سے ہے وارث ہوتا ہے اُسکا کہ جس کے ذوی الفروض اور عصبی نہین ہوتے وارث ہوتا ہے اُسکے مال کا اور چھڑاتا ہے قیدی اُسکے کو اور ایک روایت مین ہے کہ مین وارث ہون اُسکا کہ نہین وارث اُسکا خون بہا ادا کرتا ہون اُسکی طرف سے اور وارث ہوتا ہون اُسکا اور ماموں وارث ہے اُسکا کہ نہین کوئی وارث اُسکا خون بہا بھرتا ہے اُسکی طرف سے اور وارث ہوتا ہے اُسکا نقل کی یہ ابوداؤد نے **وَعَنْ** وَاثِلَۃَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَحُوْزُ الْمَرْأَۃُ ثَلٰثَ مَوَارِیْثَ عَتِیْقَھَا وَلَقِیْطَھَا وَوَلَدَھَا الَّذِیْ لَاعَنَتْ عَنْہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے واثلہ بن اسقع رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لیتی ہے عورت تین شخصون کی میراث اپنے آزاد کیے ہوے کی اور اپنے پائے ہوے کی اور بچے اپنے کی کہ لعان ہوا اُس سے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** میراث آزاد کیے ہوے کی یعنے ایک عورت بردہ آزاد کرے اور وہ بردہ مرجاوے اور اس بردے کا کوئی عصبہ نسبی ہووے نہین تو وہ عورت وارث اُسکی ہوتی ہے مانند مرد کے اور پائے ہوے کی یعنے ایک عورت نے بچہ راہ مین سے پڑا ہوا پایا اور پالا اُسکو اُسکی عورت وارث ہوتی ہے بعد مرنے کے اور یہ مذہب اسحٰق بن راہویہ کا ہے اور اور علما کا مذہب یہ ہے کہ نہین ولا ہے واسطے ملتقط کے یعنے بچے کو راہ مین سے اُٹھانے والا نہین وارث ہوتا اسلیے کہ خاص کیا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ولا کو واسطے آزاد کرنے والے کے ساتھ قول اپنے کے لَا وَلَاءَ لَھَا اِلَّا الْوَلَاءُ الْعِتَاقَۃِ پس شاید کہ یہ حدیث منسوخ ہے اُنکے نزدیک اور قاضی نے کہا کہ معنے اسکے یہ ہین کہ مال اُسکا بیت المال کیلیے ہے اور یہ عورت اولیٰ اور احق ہے بہ نسبت اور مسلمانون کے ساتھ اسکے کہ صرف کیا جاوے اُسپر وہ مال کہ چھوڑا ہے لڑکے نے اور لعان اُسکو کہتے ہین کہ مرد اپنی بیوی کو تہمت زنا کی کرے یا انکار کرے بچے پیدا ہوے کا کہ یہ میرا نہین اور آپسمین ایک دوسرے کو لعنت کرے چنانچہ بیان مفصل اسکا باب اللعان مین ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ پس جس بچے کے پیدا ہونمین لعان ہووے اُس بچے کا نسب باپ سے ثابت نہین ہوتا اور نہ آپسمین ایک دوسرے کا وارث ہوتا ہے اسلیے کہ توارث بسبب نسب کے ہوتا ہے اور وہ منتفی ہوا اور نسب اُسکا ماں سے ثابت ہے پس وہ آپسمین وارث بھی ہوتے ہین اور یہی حکم ولد الزنا کا ہے +ح +ع **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیُّمَا رَجُلٍ عَاھَرَ بِحُرَّۃٍ اَوْ اَمَۃٍ فَالْوَلَدُ وَلَدُ زِنًا وَلَا یَرِثُ وَلَا یُوْرَثُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے عمرو بن شعیب رض سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنے شعیب رض سے اور شعیب رض نے نقل کی اپنے دادا سے یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ زنا کرے ساتھ عورت آزاد کے یا لونڈی کے پس فرزند کہ پیدا ہوا اُس سے ولد الزنا ہوتا ہے نہ وارث ہوتا ہے وہ اور نہ میراث لی جاتی ہے اُس سے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنے لڑکا نہین وارث ہوتا زنا کرنے والے کا اور نہ اُسکے اقربا کا اسلیے کہ وراثت بسبب نسب کے ہوتی ہے اور

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

نسب ہے نہین درمیان اسکے اور درمیان زنا کرنے والے کے اور نہ زنا کرنے والا وارث ہوتا ہے اُس لڑکے کا اور نہ اقربا زنا کرنے والے کے بخلاف مان کے
کہ وہ اس لڑکے کی وارث ہوتی ہے اور لڑکا اُسکا +ع وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ مَوْلًى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَتَرَكَ شَيْئًا وَلَمْ يَدَعْ
حَمِيْمًا وَلَا وَلَدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطُوْا مِيْرَاثَهٗ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ قَرْيَتِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے
عائشہؓ سے یہ کہ غلام آزاد کیا ہوا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا مرگیا اور چھوڑ گیا کچھ مال اور نہ چھوڑا کوئی ناتے دار اور نہ فرزند پس فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے دو میراث اسکی ایک شخص کو اُسکے بستی والون مین سے نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے ف چونکہ اُسنے کوئی وارث چھوڑا
نہین مال اُسکا واسطے بیت المال کے تھا اور مصرف بیت المال کے فقرا وغیرہ ہین پس آنحضرتؐ نے اُسکے بستی والون کو دینا مناسب جانا
بسبب محتاج ہونے اُنکے کے اور حضرتؐ کو ولا یعنے وراثت اُسکی اسلیے نہ پہونچی کہ نہ انبیا وارث کسی کے ہوتے ہین اور نہ کوئی اُن کا
وارث ہوتا ہے +ع وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِيْرَاثِهٖ فَقَالَ الْتَمِسُوْا لَهٗ وَارِثًا اَوْ
ذَا رَحِمٍ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهٗ وَارِثًا وَلَا ذَا رَحِمٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطُوْهُ الْكُبْرَ مِنْ خُزَاعَةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ
لَهٗ قَالَ انْظُرُوْا اَكْبَرَ رَجُلٍ مِنْ خُزَاعَةَ اور روایت ہے بریدہؓ سے کہ کہا مرگیا ایک شخص خزاعہ مین سے کہ نام ایک قبیلے کا ہے پس لائی گئی نبی
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس میراث اُسکی پس فرمایا کہ تلاش کرو واسطے اُسکے وارث کو یعنے ذوی الفروض یا عصبات سے یا ذی رحم کو پس نہ پایا
اُسکا وارث اور نہ ذی رحم پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دو میراث اُسکی بڑے کو خزاعہ مین سے نقل کی یہ ابوداؤد نے اور
ایک روایت ابوداؤد کی مین یون ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے دیکھو بڑے شخص کو خزاعہ مین سے یعنے اور دو اُسکو یہ ف اسکی بھی تاویل وہی ہے جو
اوپر کی حدیث مین گذری کہ ترکہ اُسکا داخل بیت المال کے ہوتا حضرتؐ نے مناسب یون جانا کہ ایک شخص بڑے کو اُن مین سے دیجیے بہ نظر
اسکے کہ وہ بھی مصرف بیت المال ہے اور باعتبار ہم قبیلہ ہونے کے اور بڑھاپے کے احق ہے +ع وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ اِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ هٰذِهِ
الْاٰيَةَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَا اَوْ دَيْنٍ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَاِنَّ اَعْيَانَ
بَنِي الْاُمِّ يَتَوَارَثُوْنَ دُوْنَ بَنِي الْعَلَّاتِ الرَّجُلُ يَرِثُ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ دُوْنَ اَخِيْهِ لِاَبِيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ رِوَايَةِ
الدَّارِمِيِّ قَالَ الْاِخْوَةُ مِنَ الْاُمِّ يَتَوَارَثُوْنَ دُوْنَ بَنِي الْعَلَّاتِ اِلٰى اٰخِرِهٖ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا تحقیق تم پڑھتے ہو اس آیت کو
مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَا اَوْ دَيْنٍ اور تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ساتھ ادا کرنے دین کے پہلی وصیت کے اور حکم کیا حضرتؐ نے
کہ حقیقی بھائی وارث ہوتے ہین نہ سوتیلے یعنے باوجود ہونے حقیقی بھائیون کے سوتیلون کو نہین پہونچتا آدمی وارث ہوتا ہے اپنے سگے بھائی کا نہ
سوتیلے بھائی کا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت دارمی کے مین یون ہی کہ فرمایا حضرت علیؓ نے کہ بھائی کہ مان مین بھی شریک ہون یعنے
مان اور باپ مین شریک ہون یعنے سگے بھائی وارث ہوتے ہین نہ بھائی کہ فقط باپ مین شریک ہون یعنے سوتیلے تا آخر حدیث مذکور
ہوئی کے ف پڑھتے ہو اس آیت کو آخر حاصل آیت کا یہ ہے کہ میراث بعد جاری کرنے وصیت کے ہے کہ میت نے کی اور بعد ادا کرنے
دین میت کے ہے اور مراد حضرت علیؓ کی یہ ہے کہ تم اس آیت کو پڑھتے ہو آیا معنے بھی اسکے سمجھتے ہو بیان اسکا یہ ہے کہ آیت کریمہ مین وصیت
دین پر مقدم واقع ہوئی ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ادائے دین کو مقدم رکھا اجرائے وصیت پر پس یہ گمان نہ کرین لوگ
درمیان آیت کے اور فعل آنحضرتؐ کے منافات ہے بلکہ جانین کہ دین مقدم ہے حکم مین اگرچہ مؤخر ہے ذکر مین اور وصیت کو مقدم ذکر مین
اسلیے کیا کہ ورثہ پر جاری کرنا وصیت کا شاق ہے اُسکو سہل نہ جانین بلکہ اُسکے اجرا مین اہتمام خوب طرح کرین اور آدمی وارث ہوتا ہے آخر

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

یہ تفسیر اور تاکید پہلے کلام کی ہے ح+ع **وَعَنْ جَابِرٍ** قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةُ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ بِابْنَتَيْهَا مِنْ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَاتَانِ ابْنَتَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ قُتِلَ أَبُوهُمَا مَعَكَ يَوْمَ أُحُدٍ شَهِيدًا وَإِنَّ عَمَّهُمَا أَخَذَ مَالَهُمَا وَلَمْ يَدَعْ لَهُمَا مَالًا وَلَا تُنْكَحَانِ إِلَّا وَلَهُمَا مَالٌ قَالَ يَقْضِي اللّٰهُ فِي ذٰلِكَ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ فَبَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَمِّهِمَا فَقَالَ أَعْطِ لِابْنَتَيْ سَعْدٍ الثُّلُثَيْنِ وَأَعْطِ أُمَّهُمَا الثُّمُنَ وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُودَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

اور روایت ہے جابر رضؓ سے کہ کہا لائی عورت سعد بن ربیع کی اپنے دونون بیٹیون کو کہ سعد بن ربیع سے تھین پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ یہ دونون بیٹیان سعد بن ربیع کی ہین مارا گیا باپ انکا آپکے ساتھہ دن اُحد کے شہید اور تحقیق چچا اُنکے نے لیا مال اُنکا یعنے جو مال کہ انکو پہونچتا سعد کے بھائی نے لے لیا بحسب رسم جاہلیت کے کہ عورتون کو محروم کرتے تھے میراث سے اور نہ چھوڑا انکے لیے مال اور نکاح نہین کی جاتین یہ مگر کہ ہو واسطے انکے مال فرمایا حضرتؐ نے حکم کریگا اللہ تعالے بیچ مقدمہ انکے کے یعنے صبر کرتا وحی آوے انکے مقدمے مین پس اُتری آیت میراث کی یعنے یُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِي أَوْلَادِكُمْ آخر پس بھیجا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی کو اُنکے چچا کے پاس اور فرمایا کہ دے سعد کی دونون بیٹیون کو دو تہائی اور دے لڑکیون کی مان کو آٹھوان حصہ اور جو کچھ کہ بچ رہے پس واسطے تیرے ہے نقل کی یہ احمدؒ اور ترمذی نے اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے **ف** یعنے مال کے چوبیس حصے کرکر یون تقسیم کرمیت

مسئلة ۲۴ زید: بنت ۸ | بنت ۸ | زوجه ۳ | عم ۵

وَعَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ سُئِلَ أَبُو مُوسٰى عَنِ ابْنَةٍ وَبِنْتِ ابْنٍ وَأُخْتٍ فَقَالَ لِلْبِنْتِ النِّصْفُ وَلِلْأُخْتِ النِّصْفُ وَائْتِ ابْنَ مَسْعُودٍ فَسَيُتَابِعُنِي فَسُئِلَ ابْنُ مَسْعُودٍ وَأُخْبِرَ بِقَوْلِ أَبِي مُوسٰى فَقَالَ لَقَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ أَقْضِي فِيهَا بِمَا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْبِنْتِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ الِابْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ وَمَا بَقِيَ فَلِلْأُخْتِ فَأَتَيْنَا أَبَا مُوسٰى فَأَخْبَرْنَاهُ بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ لَا تَسْأَلُونِي مَا دَامَ هٰذَا الْحَبْرُ فِيكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہے ہزیل بیٹے شرحبیل کے سے کہ کہا سوال کیے گئے ابوموسیٰ اس مسئلے سے کہ ایک بیٹی ہو اور ایک پوتی اور ایک بہن یعنے ایک شخص مرے یہ وارث چھوڑکر تو اُسکی میراث کیونکر بٹے پس جواب دیا ابوموسے نے کہ بیٹی کو آدھا اور بہن کو آدھا یعنے پوتی کو محروم کیا اور کہا ابوموسیٰ نے پوچھنے والے کو کہ جا عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس یعنے اور پوچھ اُس سے بھی یہ مسئلہ موافقت کریگا میری یعنے یہی جواب دینگے پس سوال کیے گئے ابن مسعود اور خبر دیے گئے ساتھہ جواب ابوموسے کے پس کہا ابن مسعود نے کہ تحقیق مین گمراہ ہون اُسوقت یعنے مین اگر ایسا فتوے دون تو گمراہ ہون اور نہ ہون مین راہ پانے والون سے حکم کرونگا مین اس مسئلے مین، وافق اُسکے کہ حکم کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ یہ ہے بیٹی کو آدھا اور پوتی کو چھٹا حصہ واسطے پورا کرنے دو تہائی کے یعنے حق دو بیٹیون کا یا زیادہ کا دو سے دو تہائی تھا جب ایک بیٹی نے آدھا پایا تو چھٹا حصہ پوتی کو دیکر دو تہائی پورے کر دینگے اور جو باقی رہے پس واسطے بہن کے ہے یعنے بموجب اُس حدیث کے کہ کرو بہنون کو ساتھہ بیٹیون کے عصبہ اور مذہب جمہور کا بھی یہی ہے پس آئے ہم ابوموسے کے پاس اور خبر دی ہمنے انکو ساتھہ کہنے ابن مسعود کے پس کہا ابوموسے نے کہ نہ پوچھا کرو مجھ سے جبتک کہ یہ عالم ہے بیچ تمہارے یعنے ابن مسعودؓ نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنے چھ حصے کرکر یون بانٹ

مسئلة ۶ بکر: بنت ۳ | بنت الابن ۱ | اخت ۲

وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ ابْنَ ابْنِي مَاتَ فَمَا لِي مِنْ مِيرَاثِهِ قَالَ لَكَ السُّدُسُ فَلَمَّا وَلَّى دَعَاهُ قَالَ لَكَ سُدُسٌ آخَرُ فَلَمَّا وَلَّى دَعَاهُ قَالَ إِنَّ السُّدُسَ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

الأخر طعمة لك رواه احمد والترمذی وابوداؤد وقال الترمذی هذا حديث حسن صحيح اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہا
آیا ایک شخص پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق پوتا میرا مر گیا پس کیا پہونچتا ہے مجکو میراث اُسکی سے فرمایا واسطے تیرے ہے
چھٹا حصہ پس جب پھرا وہ بُلایا اُسکو حضرتؐ نے اور فرمایا واسطے تیرے ہے چھٹا حصہ اور پس جب پشت پھیری بلایا اُسکو فرمایا تحقیق چھٹا حصہ اخیر کا
رزق ہے واسطے تیرے نقل کی یہ احمدؒ اور ترمذیؒ اور ابوداؤدؒ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** رزق ہے یعنے دوسرا چھٹا حصہ
بطریق عصبیت کے تجھے پہونچا اور پہلا بطریق فرضیت کے اور تہائی حصہ ایکبارگی ہی اُسے نہ دیدیا تا وہ یہ گمان نہ کرے کہ فرض تہائی ہے اور صورت
اس مسئلے کی یہ ہے کہ ایک شخص مرا چھوڑ کر دو بیٹیاں اور یہ دادا کہ سائل ہے پس اسکے مال میں سے اُسکی دو بیٹیوں کو تو دو تہائی پہونچا
اور باقی رہا تہائی اُسمیں سے چھٹا حصہ تو دادا کو بطریق فرضیت کے پہونچا اور چھٹا حصہ بطریق عصبیت کے ع میت مسئلہ خالد
بنت بنت جد بالفروض والعصبية

وعن قبيصة بن ذويب قال جاءت الجدة الى ابي بكر تسأله ميراثها فقال لها ما لك في كتاب الله شيء وما لك في سنة رسول الله
صلى الله عليه وسلم شيء فارجعي حتى اسأل الناس فسأل فقال المغيرة بن شعبة حضرت رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطاها
السدس فقال ابو بكر هل معك غيرك فقال محمد بن مسلمة مثل ما قال المغيرة فانفذه لها ابو بكر ثم جاءت الجدة الأخرى
الى عمر تسأله ميراثها فقال هو ذلك السدس فان اجتمعتما فهو بينكما وايتكما خلت به فهو لها رواه مالك و
احمد والترمذي وابوداؤد والدارمي وابن ماجة اور روایت ہے قبیصہؓ بیٹے ذویبؓ کے سے کہ کہا آئی جدہ پاس ابوبکر صدیقؓ کے
اس حال میں کہ مانگتی تھی اُنسے میراث اپنی پس کہا واسطے اُسکے نہیں واسطے تیرے بیچ کتاب اللہ کے کچھ اور نہیں واسطے تیرے بیچ سنت
یعنے حدیثوں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کچھ یعنے جو حدیثیں کہ مجھے یاد ہیں اُن میں یہ حکم نہیں پاتا پس پھر جا یہانتک کہ پوچھوں لوگوں سے
یعنے علمائے صحابہؓ سے شاید کہ اُنمیں کوئی جانتا ہو یہ حکم پھر پوچھا ابوبکرؓ نے لوگوں سے پس کہا مغیرہ بن شعبہ نے کہ حاضر ہوا تھا میں رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس دلوایا جدہ کو چھٹا حصہ پس کہا ابوبکرؓ نے مغیرہ کو کہ آیا ہے ساتھ تیرے کوئی سوا تیرے کہ یہ سُنا یا دیکھا ہو
حضرتؐ سے یعنے احتیاطًا اُنھون نے یہ پوچھا پس کہا محمد بن مسلمہ نے مانند اُس چیز کے کہ کہا تھا مغیرہ نے پس جاری کیا اُس حکم کو واسطے اُس
جدہ کے حضرت ابوبکرؓ نے پھر آئی جدہ دوسری پاس حضرت عمرؓ کے اس حال میں کہ طلب کرتی تھی اُنسے میراث اپنی پس کہا حضرت عمرؓ نے وہی
چھٹا حصہ ہی پس اگر جمع ہو تم دونوں پس وہ چھٹا مشترک ہے درمیان تم دونوں کے اور جونسی تم دونوں سے کہ تنہا ہو ساتھ اس چھٹے حصے کے پس وہ
چھٹا حصہ اُسکے لیے ہو نقل کی یہ مالکؒ اور احمدؒ اور ترمذیؒ اور ابوداؤدؒ اور دارمیؒ اور ابن ماجہؒ نے **ف** جدہ کہتے ہیں دادی کو بھی اور نانی
کو بھی پس حضرت ابوبکرؓ کے پاس جو آئی تھی نانی تھی اور حضرت عمرؓ کے پاس جو آئی دادی تھی اُسی میت کی چنانچہ ایک روایت میں اسیطرح آیا ہے
اور اخیر جملے کا حاصل یہ ہے کہ میراث جدہ کی چھٹا حصہ ہے خواہ ایک ہو یا کئی ہوں پس حضرت صدیقؓ نے حکم کیا چھٹے حصہ کا ایک جدہ
کیلیے تنہا اسلیے کہ دوسرے کا ہونا معلوم نہ تھا اور حضرت عمرؓ کو جب معلوم ہوا دوسرے کا ہونا تو حکم کیا کہ دونوں چھٹے حصے میں شریک ہوں ع

وعن ابن مسعود قال في الجدة مع ابنها انها اول جدة اطعمها رسول الله صلى الله عليه وسلم سدسا مع ابنها وابنها
حي رواه الترمذي والدارمي والترمذي ضعفه اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ کہا بیچ مسئلہ جدہ کے ساتھ بیٹے اُسکے کے یہ بات کہ وہ
یعنے جدہ کہ ذکر کی گئی مسئلے میں اول جدہ تھی کہ دلوایا تھا اُسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چھٹا حصہ ساتھ بیٹے اُسکے کے اور بیٹا اُسکا زندہ تھا
نقل کی یہ ترمذیؒ اور دارمیؒ نے اور ترمذیؒ نے ضعیف کہا اس حدیث کو **ف** یعنے ایک شخص مرا دادی اور باپ چھوڑ کر حضرتؐ نے دادی کو چھٹا حصہ

ف یعنی حضرتؐ نے جو اول جدہ کو حصہ دلوایا تو اسی صورت خاص میں دلوایا تھا کہ اسکے ساتھ بیٹا بھی اسکا تھا ۱۲

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

دلوایا باوجود اُسکے بیٹے ہونیکے کہ باپ تھا میت کا اور مذہب علما کا یہ ہے کہ باوجود ہونے باپ میت کے اُس میت کی دادی کو کچھ نہین پہونچتا یعنے دادی
پوتے کے مال سے محروم ہے ساتھ اپنے بیٹے کے کہ باپ ہے میت کا اور اس حدیث پر علمانے عمل اسلیے نہین کیا کہ یہ حدیث ضعیف ہے لائق دلیل پکڑنے کے
نہین دلیل پکڑنے کیلیے حدیث صحیح چاہیے یا یہ کہ حضرتؐ نے جدہ کو اس صورت مین تبرعًا یعنے از راہ احسان کے دلوایا نہ بطریق میراث کے ۱۲ ع ۱۲ مولانا ح
وَعَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ سُفْيَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلَيْهِ اَنْ وَرِّثِ امْرَاَةَ اَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے ضحاک بن سفیان سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لکھا طرف
اُسکے یہ کہ وارث گردان یعنے میراث دے اشیم ضبابی کی عورت کو خون بہا خاوند اُسکے سے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ
حدیث حسن صحیح ہے ف اشیم ضبابی حضرتؐ کی حیات مین مارے گئے خطاءً اور شرح السنہ مین لکھا ہی کہ اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ دیت واجب ہوتی ہی
واسطے مقتول کے اول پھر انتقال کرتی ہے اُس سے طرف وارثون مقتول کے مانند تمام املاک اُسکی کے اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا انتہی اور آیا ہے کہ
امیر المومنین حضرت عمرؓ فرماتے تھے کہ وارث نہین ہوتی ہے عورت خاوند کی دیت سے پس بیان کی اُنکے آگے ضحاک نے یہ حدیث طیبی ۱۲ ح وَ
عَنْ تَمِيْمِ الدَّارِيِّ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا السُّنَّةُ فِي الرَّجُلِ مِنْ اَهْلِ الشِّرْكِ يُسْلِمُ عَلٰى يَدَيْ رَجُلٍ
مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ هُوَ اَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے تمیم داری سے کہ کہا پوچھا
مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا حکم ہے شرع کا بیچ مشرک کے کہ اسلام لایا ہاتھ پر ایک شخص مسلمان کے یعنے وہ مسلمان مولی اس نو مسلم کا ہوتا ہی یا
نہین پس فرمایا وہ شخص یعنے جسکے ہاتھ پر مسلمان ہوا ہی لائق تر ہے ساتھ زندگی اُسکے کے اور مرنے اُسکے کے یعنے مولی اُسکا ہی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے
ف تمیم داری مشہور صحابی ہین اول نصرانی تھے پھر مسلمان ہوئے نوین سال ہجری مین اور وہ شب بیدار تھے رات کو ایک رکعت مین ختم قرآن کرتے تھے اور کبھی ایک
آیت صبح تک بار بار پڑھتے رہتے اور ایک رات ناغہ ہو گئی اُنسے تہجد اُسکے کفارے مین برس روز تک نہ سوئے اور مسجد مین چراغ اول اُنھون نے ہی روشن کیا تھا
اور موالی آپسمین وارث ایک دوسرے کے ہوتے تھے ابتداے اسلام مین پھر منسوخ ہوا اور بعضون نے کہا مراد یہ ہے کہ وہ لائق تر ہے ساتھ مدد کرنے اُسکی کے
زندگی مین اور ساتھ نماز پڑھنے کے اُسپر بعد مرنے اُسکے کے ۱۲ ح طیبی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا مَاتَ وَلَمْ يَدَعْ وَارِثًا اِلَّا غُلَامًا كَانَ اَعْتَقَهٗ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَهٗ اَحَدٌ قَالُوْا لَا اِلَّا غُلَامٌ لَهٗ كَانَ اَعْتَقَهٗ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيْرَاثَهٗ لَهٗ رَوَاهُ
اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ ایک شخص مرگیا اور نہ چھوڑا کوئی وارث مگر ایک غلام کہ آزاد کیا
تھا اُسکو پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آیا ہے واسطے اُسکے کوئی وارث عرض کیا صحابہؓ نے کہ نہین کوئی وارث مگر ایک غلام کہ آزاد
کیا تھا اُسکو پس دلوائی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے میراث اُس میت کی اُس غلام آزاد کو نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف یہ دلوانا
میراث کا از راہ تبرع یعنے احسان کے تھے جیسا کہ اوپر گذرا حضرت عائشہؓ کی حدیث مین کہ دو میراث اُسکی ایک شخص کو اُسکی بستی والون مین سے بیان
مفصل اسکا وہان گذر چکا ہے اور کہا شریح اور طاؤس نے بحسب ظاہر اس حدیث کے کہ غلام آزاد وارث ہوتا ہے اپنے آزاد کرنیوالے کا جیسا
کہ وارث ہوتا ہے آزاد کرنیوالا غلام آزاد کا ۱۲ ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
يَرِثُ الْوَلَاءَ مَنْ يَرِثُ الْمَالَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ اِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ اور روایت ہے عمرو بن شعیبؓ سے کہ
نقل کی اپنے باپ سے اُسنے نقل کی اپنے دادا سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وارث ہوتا ہے ولا کا جو وارث ہوتا ہی مال کا نقل کی یہ
ترمذی نے اور کہا یہ حدیث اسناد اسکی نہین قوی ف ولا کہتے ہین غلام آزاد کے مال کو یعنے مثلاً بعد مرنے باپ کے مر غلام آزاد کیا ہوا باپ کا یا باپ کے غلام

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

آزاد کا آزاد کیا ہوا تو وارث ہوگا اُسکا بیٹا اُسکے مال کا اور یہ مخصوص ہے ساتھ عصبہ کے یعنے جو عصبہ بنفسہ کہ وارث ہوتا ہے مال میت کا وہ وارث ہوتا ہے
ولا غلام کا پس نہیں وارث ہوتی ولا کی بیٹی میت کی اگرچہ وارث ہوتی ہے مال کی اسلیے کہ بیٹی عصبہ نہیں ہے عصبہ بنفسہ مرد ہی ہوتے ہیں غرض عورتیں
حاصل یہ کہ عورت وارث ولا کی نہیں ہوتی مگر جبکہ عورت خود کسی غلام کو آزاد کرے یا اُسکا آزاد کیا ہوا کسی کو آزاد کرے تو اُنکے ولا کی وارث
ہوتی ہے شرح شرع طیبی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما کان من
میراث قسم فی الجاھلیۃ فھو علی قسمۃ الجاھلیۃ و ما کان من میراث ادرکہ الاسلام فھو علی قسمۃ الاسلام رواہ ابن ماجۃ روایت ہے
عبد اللہ بن عمر رضی سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میراث کہ بانٹی گئی جاہلیت میں پس وہ اوپر بانٹنے جاہلیت کے ہے اور جو میراث کہ پایا اُسکو اسلام
نے پس وہ اوپر بانٹنے اسلام کے ہے نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** یعنے جو میراث کہ ایام جاہلیت میں بٹی اگر کسی کو زیادہ پہونچ گیا واپس کرنا اُسکو نہیں ہوسکتا اور اگر
کسی کو کم پہونچا اُسکو دعوے باقی کے لینے کا نہیں پہونچتا اور اگر بعد اسلام لانے کے بانٹی جاوے گی تو بحسب حکم اسلام کے بانٹی جاویگی ۱۲ مولانا **وعن** محمد
بن ابی بکر بن حزم انہ سمع اباہ کثیرا یقول کان عمر بن الخطاب یقول عجبا للعمۃ تورث ولا ترث رواہ مالک اور روایت ہے محمد بن
ابی بکر بن حزم سے یہ کہ اُسنے سنا اپنے باپ سے کہ اکثر کہتے تھے کہ تھے حضرت عمر بن الخطاب رضی فرماتے کہ تعجب ہے واسطے پھوپی کے کہ وارث ہوتا ہے اُسکا بھتیجا
اور نہیں وارث ہوتی وہ بھتیجے کی نقل کی یہ مالک رح نے **ف** یہ تعجب از راہ قیاس و عقل کے ہے اور جبکہ دیکھیے طرف بجا آوری حکم کے اور طرف اسکے کہ حکمت
اُسکی اللہ تعالے ہی جانتا ہے تو کچھ عجب نہیں اور حاصل حدیث کا یہ ہے کہ اگر پھوپی مرجاوے کسی شخص کی تو وہ وارث ہوتا ہے اُسکا اور اگر وہ شخص
مرجاوے تو پھوپی اُسکی وارث نہیں ہوتی اور یہ مبنی ہے اوپر نہ وارث ہونے ذوی الارحام کے والا پھوپیاں ذوی الارحام سے ہیں وارث ہوتی ہیں نزدیک اُنکے
کہ وارث کرتی ہیں ذوی الارحام کو بحسب تفصیل کے کہ مذکور ہے علم فرائض میں طیبی اح **وعن** عمر قال تعلموا الفرائض و زاد ابن مسعود والطلاق والحج
قال فانہ من دینکم رواہ الدارمی اور روایت ہے عمر رضی سے فرمایا سیکھو احکام فرائض کے اور زیادہ کیا ابن مسعود رضی نے یہ کہ سیکھو احکام طلاق اور حج کے
کہا حضرت عمر رضی اور ابن مسعود رضی نے اسلیے کہ یہ علم ضروریات دین تمہارے سے ہے نقل کی یہ دارمی نے **باب الوصایا** باب ہے بیچ بیان وصیتوں کے

ف وصایا جمع وصیت کی ہے جیسے خطایا جمع خطیۃ کی اور وصیت اسکو کہتے ہیں کہ کوئی شخص زندگی میں کہہ جاوے کہ میرے مرنیکے بعد یوں کرنا اور کبھی
استعمال کیجاتی ہے وصیت بمعنے نصیحت کے اور وصیت کرنی علماے ظواہر کے نزدیک واجب ہے اور اوروں کے نزدیک مستحب ہے نہ واجب اور پہلے نازل ہونے
میراث کے وصیت واجب تھی جب میراث واجب ہوئی تو واجب ہونا وصیت کا منسوخ ہوا چنانچہ اسی لیے وصیت وارث کیلیے درست نہیں اور لکھا ہے علما نے کہ
جسپر قرض کسی کا آتا ہو یا امانت رکھی ہو تو لازم ہے اُسکو کہ وصیت اُسکے اداکی کر جاوے اور لکھکر اُسپر گواہیان کروادے شرح **الفصل الاول** فصل پہلی
عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما حق امرئ مسلم لہ شیء یوصی فیہ یبیت لیلتین الا و وصیتہ مکتوبۃ عندہ
متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمر رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں لائق مرد مسلمان کو کہ واسطے اُسکے ایک چیز ہو کہ صلاحیت
وصیت کی رکھتی ہو قبیل مال اور معاملے سے ساتھ لوگوں کے کہ گذارے دو راتیں مگر کہ وصیت اُسکی لکھی ہو اُسکے پاس نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف**
یعنے جو کوئی کسی کا حق رکھتا ہو اپنے ذمے یا کچھ معاملہ ہو لوگوں سے تو چاہیے کہ دو راتیں نہ گذرنے پاویں مگر کہ اُسکے پاس وصیت نامہ لکھا ہے اور مراد
دو شب سے زمانہ قلیل ہے اور گئے ہیں علماے ظواہر طرف واجب ہونے وصیت کے بحسب اس حدیث کے اور نہیں دلالت ہے اسمین واجب ہونے پر لیکن
اگر ہو کسی پر دین یا اُسکے پاس امانت ہو کسی کی تو لازم ہے وصیت کرنی اُسکی اور مستحب ہے جلدی کرنی وصیت اور لازم ہے کہ اس وصیت کو لکھکر دو
گواہیان وصیت نامے پر کروادے شرح شرع پس **وعن** سعد بن ابی وقاص قال مرضت عام الفتح مرضا اشفیت علی الموت

سلہ اگر عصبات نسبی اور عصبات سببی سب زندہ ہونگے تو وہ وارث ہونگے ۱۲ مولانا

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

فَاَتَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا وَلَيْسَ يَرِثُنِي اِلَّا ابْنَتِي اَفَاُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ لَا قُلْتُ فَثُلُثَيْ مَالِي قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ اِنَّكَ اَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَاِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ بِهَا حَتَّى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا اِلَى فِي امْرَاَتِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا بیمار ہوا مین اُس سال کہ فتح ہوا مکہ ایسا بیمار کہ پہونچا مین کنارے موت پر پس آئے میرے پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو پس کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق واسطے میرے مال ہے بہت اور نہین وارث میرا کوئی مگر بیٹی میری کیا پس وصیت کردین ساتھ تمام مال اپنے کے فرمایا کہ نہین کہا مین نے پس دو تہائی مال کی وصیت کرون مین فرمایا کہ نہین کہا مین نے پس آدھے مال کی وصیت کرون فرمایا کہ نہین کہا مین نے پس تہائی کی وصیت کرون مین فرمایا کہ تہائی کی کر اور تہائی بھی بہت ہے تحقیق تو یہ کہ چھوڑ کر جاوے اپنے وارثون کو غنی بہتر ہے اس سے کہ چھوڑے انکو مفلس اس حال مین کہ ہاتھ پھیلا دین آگے لوگونکے مانگنے کیلیے اور تحقیق تو ہرگز نہ خرچ کریگا کوئی مال کہ طلب کرے تو ساتھ اس خرچ کرنے کے رضامندی اللہ تعالی کی مگر کہ ثواب دیا جاویگا تو بسبب اُسکے یہانتک کہ لقمہ اُٹھاوے تو اُسکو طرف منہ بیوی اپنی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہین وارث میرا کوئی الخ یعنے ذوی الفروض مین سے یا ایسے وارثون مین سے کہ خوف اُنکے ضائع ہونیکا ہو کوئی وارث میرا نہین سوائے بیٹی کے یہ تاویل اسلیے کی کہ وارث اُنکے بہت عصبات تھے اور اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ مباح ہے جمع کرنا مال کا اور عدل کرے وارثون کے حق مین اور اتفاق ہے سب علما کا اسپر کہ جس میت کا کوئی وارث ہو تو نہین جاری ہوتی ہے وصیت اُسکے تہائی مال سے زیادہ مین مگر جبکہ وارث جائز رکھین وصیت کو تو جاری ہوگی اگرچہ سارے مال کی جائز رکھین اور جس میت کا کوئی وارث نہو تو بھی مذہب جمہور علما کا تو یہی ہے کہ زیادہ تہائی مین سے نہین جاری ہونیکی اور جائز رکھا ہے اُسکو ابو حنیفہؒ اور علما اُنکے نے اور اسحٰق نے اور احمدؒ نے ایک روایت مین اور اس حدیث مین رغبت دلائی ہے ناتے دارون سے سلوک کرنیکی اور شفقت کرنیکی وارثونپر اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ قرابتیونسے سلوک کرنا افضل ہے غیرونکے دینے سے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مال خرچ کرنیسے اپنے عیال پر ثواب پایا جاتا ہے جبکہ ارادہ کرے اللہ تعالی کی رضامندی کا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مباح مین اگر ارادہ کرے رضامندی اللہ تعالے کا تو وہ طاعت ہو جاتی ہے بیوی کہ حظ دنیوی ہے اور نوالہ اُسکے منہ مین دینا وقت خوشی کے عادت ہے اور وہ بہت دور ہے طاعت سے اور امور آخرت سے اور باوجود اسکے حضرتؐ نے خبر دی کہ اگر نوالہ دینے مین ارادہ رضامندی اللہ تعالے کا ہو تو اسمین بھی ثواب ملتا ہے پس غیر اس حالت مین بطریق اولی ثواب ملیگا طیبی

اَلْفَصْلُ الثَّانِي دوسری فصل

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ قَالَ عَادَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَرِيضٌ فَقَالَ اَوْصَيْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكَمْ قُلْتُ بِمَالِي كُلِّهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ فَمَا تَرَكْتَ لِوَلَدِكَ قُلْتُ هُمْ اَغْنِيَاءُ بِخَيْرٍ فَقَالَ اَوْصِ بِالْعُشْرِ فَمَا زِلْتُ اُنَاقِصُهُ حَتَّى قَالَ اَوْصِ بِالثُّلُثِ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے سعد بن ابی وقاصؓ سے کہ کہا خبر پوچھنے کو میری آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور مین تھا بیمار پس فرمایا کیا ارادہ وصیت کا کیا ہے تو نے کہا مین نے ہان فرمایا کسقدر مال کی وصیت کا ارادہ کیا تو نے کہا مین نے اپنے سارے مال کی وصیت کرنیکا ارادہ کیا ہے مین نے اللہ کی راہ مین فرمایا پس کیا چھوڑا تو نے واسطے اولاد اپنی کے کہا مین نے وہ غنی ہین ساتھ مال کے پس فرمایا وصیت کر دسوین حصے کی پس ہمیشہ رہا مین کہ کم گنتا تھا اُس چیز کو کہ فرماتے تھے حضرتؐ یہانتک کہ فرمایا وصیت کر تو ساتھ تہائی کے اور تہائی بہت ہے نقل کی یہ ترمذی نے

وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ وَيُرْوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ اِلَّا اَنْ يَشَاءَ الْوَرَثَةُ مُنْقَطِعٌ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيحِ وَفِي رِوَايَةِ الدَّارَقُطْنِيِّ قَالَ لَا تَجُوزُ وَصِيَّةٌ لِوَارِثٍ اِلَّا اَنْ يَشَاءَ الْوَرَثَةُ اور روایت ہے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

ابی امامہؓ سے کہ کہا سُنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بیچ خطبے اپنے کے سال حجۃ الوداع مین کہ تحقیق اللہ تعالےٰ نے دیا ہر صاحب حق کو
حق اُسکا پس نہین وصیت واسطے وارث کے نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے اور زیادہ کیا ترمذی نے کہ فرزند واسطے صاحب فراش کے ہے اور واسطے زنا کرنے
والے کے محرومی ہے اور حساب اُنکا اللہ پر ہے اور روایت کیگئی ہے ابن عباسؓ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین وصیت واسطے وارث کے مگر یہ کہ چاہین وارث
یہ حدیث منقطع ہے یہ لفظ مصابیح کے ہین اور بیچ روایت دارقطنی کے یہ الفاظ ہین کہ فرمایا حضرتؐ نے نہین جائز ہوتی وصیت واسطے وارث کے مگر یہ کہ چاہین وارث
ف اللہ تعالےٰ نے دیا الخ یعنے وارثون کیلیے اللہ تعالےٰ نے حصے معین فرما دیے ہین صاحب فروض ہون یا عصبہ پس وارث کو حاجت وصیت کی نہین
اگر میت وصیت کر بھی جاوے کسی وارث کیلیے کہ اور وارثون سے حصہ زیادہ دلایا جاوے تو شرعًا اُسکا اعتبار نہین مگر سب وارث کہ بالغ ہون اور
وہ ایک وارث کیلیے زیادہ اُسکے حصے سے دین بموجب وصیت میت کے تو مضائقہ نہین اور پہلے اُترنے آیت میراث کے وصیت اقربا کیلیے فرض تھی پھر جب
آیت میراث کی اُتری تو فرض ہونا وصیت کا منسوخ ہوا اور فراش عورت کو اسلیے کہا کہ پڑتی ہے نیچے اپنے خاوند کے مانند فرش کے اور مراد فرش سے یہان
صاحب فرش ہے یعنے کوئی شخص کسی عورت سے زنا کرے اور اُس سے بچہ پیدا ہوا تو منسوب ہوتا ہے طرف صاحب فراش کے خواہ خاوند ہو خواہ سید یا مالک
اُسکا یا صحبت کرنیوالا ساتھ شبہے کے اور زانی کیلیے پتھر ہے یعنے وہ محروم ہے کہ نسب لڑکے کا اُس سے ثابت نہین ہونے کا اور میراث اسکی اسکو نہین
پہونچے گی یا مراد پتھر سے سنگسار کرنا ہے اور حساب اُنکا اللہ پر ہے کہ ہر ایک کو موافق کرتوت اُسکے کے جزا دیگا اس عبارت کو دوسرے معنون سے بہت
مناسبت ہے یعنے ہم زنا کرنے والون پر حد قائم کرتے ہین اور حساب اُنکا خدا تعالےٰ پر ہے چاہے مواخذہ کرے اور اگر چاہے بخشدے اور احتمال
ہے کہ یہ مراد ہو اس سے کہ جو کوئی زنا کرے یا کوئی اور گناہ کرے اور نہ قائم ہوا اُسپر حد پس حساب اُسکا اللہ پر ہے اگر چاہے بخشدے اُسکو اور
چاہے عذاب کرے طیبی **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ** عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ وَالْمَرْاَةُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ سِتِّیْنَ
سَنَةً ثُمَّ یَحْضُرُهُمَا الْمَوْتُ فَیُضَارَّانِ فِی الْوَصِیَّةِ فَتَجِبُ لَهُمَا النَّارُ ثُمَّ قَرَأَ اَبُوْهُرَیْرَةَ مِنْ بَعْدِ وَصِیَّةٍ یُّوْصٰی بِهَا اَوْ دَیْنٍ غَیْرَ مُضَآرٍّ اِلٰی
قَوْلِهٖ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرمایا تحقیق مرد اور عورت البتہ بندگی کرتے ہین اللہ تعالیٰ کی ساٹھ برس پھر آتی ہے اُنکو موت یعنے علامت موت کی پس ضرر پہونچاتے ہین وصیت
کرنے مین پس واجب ہوتی ہے اُنکے لیے دوزخ پھر پڑھی ابوہریرہؓ نے یہ آیت میراث لین پیچھے وصیت سے کہ وصیت کیجاوے ساتھ اسکے یا پیچھے دین کے
درحالیکہ نہ ضرر پہونچانے والا ہو پڑھی یہ آیت اس قول تک اور یہ ہے مراد یابی بڑی نقل کی یہ احمدؒ اور ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ف ضرر پہونچاتے
ہین یعنے وارثون کو سبب وصیت کرنیکے واسطے اجنبی کے زیادہ تہائی سے یا ہبہ کر دیتے ہین تمام مال اپنا ایک وارث کو تاکہ نہ پہونچے اور وارث کو کچھ مال
اُنکے سے پس یہ مکروہ ہے اور اللہ کے حکم سے بھاگنا ہوتا ہے اسکے سبب سے لائق عذاب دوزخ کے ہوتے ہین پھر ابوہریرہؓ نے واسطے تائید اس حدیث کے
اور بیان کرنے اُسکے کے یہ آیت پڑھی مِنْ بَعْدِ وَصِیَّةٍ الخ کہ اُس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ وصیت کرنے مین ضرر نہ پہونچاوین بسبب وصیت کرنیکے
زیادہ تہائی سے ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ عَلٰی وَصِیَّةٍ مَاتَ
عَلٰی سَبِیْلٍ وَّسُنَّةٍ وَمَاتَ عَلٰی تُقًی وَّشَهَادَةٍ وَّمَاتَ مَغْفُوْرًا لَّهٗ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص
کہ مرا وصیت پر یعنے وقت مرنیکے وصیت کی کچھ مال دینے کی فقرا کو مرا طریق مستقیم پر اور طریقہ پسندیدہ پر اور مرا تقوے پر اور شہادت پر یعنے داخل متقیون اور
شہیدون مین ہوا اور مرا اس حالت مین کہ بخشش کیگئی اُسکے لیے نقل کی یہ ابن ماجہ نے **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ الْعَاصَ بْنَ
وَائِلٍ اَوْصٰی اَنْ یُّعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ فَاَعْتَقَ ابْنُهٗ هِشَامٌ خَمْسِیْنَ رَقَبَةً فَاَرَادَ ابْنُهٗ عَمْرٌو اَنْ یُّعْتِقَ عَنْهُ الْخَمْسِیْنَ الْبَاقِیَةَ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

فَقَالَ حَتّٰى اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِيْ اَوْصٰى اَنْ يُّعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ وَاِنَّ هِشَامًا اَعْتَقَ عَنْهُ خَمْسِيْنَ وَبَقِيَتْ عَلَيْهِ خَمْسُوْنَ رَقَبَةً اَفَاُعْتِقُ عَنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ لَوْ كَانَ مُسْلِمًا فَاَعْتَقْتُمْ عَنْهُ اَوْ تَصَدَّقْتُمْ عَنْهُ اَوْ حَجَجْتُمْ عَنْهُ بَلَغَهُ ذٰلِكَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنے شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے یعنے عبداللہؓ سے یہ کہ عاص بن وائل نے وصیت کی یہ کہ آزاد کیے جاوین میری طرف سے سو بردے پس آزاد کیے اسکے بیٹے ہشامؓ نے پچاس بردے پھر ارادہ کیا بیٹے اسکے عمروؓ نے یہ کہ آزاد کرے اسکی طرف سے پچاس بردے باقی سو مین سے جو باقی رہے تھے پھر کہا عمروؓ نے یعنے اپنے دلمین کہ نہین آزاد کرنے کا مین یہانتک کہ پوچھون رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یعنے یہ کہ اسکی طرف سے آزاد کرنا بردون کا روا اور مفید ہے یا نہین پس آیا عمروؓ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ تحقیق باپ میرے نے یعنے عاص نے وصیت کی تھی یہ کہ آزاد کیے جاوین اسکی طرف سے سو بردے اور تحقیق ہشام نے کہ بھائی میرا ہے آزاد کیے اسکی طرف سے پچاس بردے اور باقی رہے ہے اسپر یعنے مجھپر یا عاص پر یعنے بموجب وصیت کے پچاس بردے کیا پس بردے آزاد کرون مین اسکی طرف سے یعنے پچاس باقی کے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ وہ اگر مسلمان ہوتا اور آزاد کرتے تم بردے اسکی طرف سے یا صدقہ دیتے اسکی طرف سے یا حج کرتے اسکی طرف سے پہونچتا اسکو یہ نقل کی ابوداوٗد نے ف عاص بن وائل نے پایا زمانہ اسلام کا لیکن مسلمان نہین ہوا اور اسکے دو بیٹے تھے ہشام بن عاصؓ اور عمروؓ بن عاص دونون مسلمان ہوے تھے اور صحابہ مین سے تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور حاصل حضرتؐ کے جواب کا یہ ہے کہ اگر عاص مسلمان ہوتا تو عبادات مذکورہ کا ثواب اسکو پہونچتا چونکہ وہ مسلمان تھا نہین اسکو کچھ ثواب اسکا نہ پہونچا پس اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ وغیرہ مفید نہین کافر کیلیے اور اسکو چھٹکارا عذاب سے بسبب اسکے نہین ہوتا اور مسلمان کیلیے مفید ہے ع ع ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَطَعَ مِيْرَاثَ وَارِثِهٖ قَطَعَ اللّٰهُ مِيْرَاثَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کاٹے میراث اپنے وارث کی کاٹیگا اللہ تعالیٰ میراث اسکی بہشت سے دن قیامت کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ابی ہریرہؓ سے ف یعنے اللہ تعالیٰ نے جو مومنون سے وعدہ فرمایا ہے وارث ہونے بہشت کا اس آیت مین يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ پس جو کوئی اپنے وارث کو محروم کریگا میراث سے اللہ تعالیٰ اسکو دن قیامت کے بہشت کی وراثت سے محروم رکھیگا یعنے بہشت مین نہین داخل کریگا اول وہلہ مین نجات پائے ہوؤن کے ساتھ ع ع

كتاب النكاح

کتاب ہے بیچ بیان نکاح کے ف نکاح کے معنے ملنا اور جمع ہونا اور اطلاق نکاح کا صحبت کرنے پر اور عقد پر بھی آیا ہے کہ انمین جمع ہونا پایا جاتا ہے اور حنفیہ کے نزدیک نکاح کرنا واجب ہے وقت توقان کے یعنے غلبہ شہوت کے اور اگر یقین ہو کہ بغیر نکاح کے زنا مین گرفتار ہو جاوٗنگا تو فرض ہے اور یہ واجب اور فرض اس صورت مین ہے کہ مالک ہو مہر اور نفقے کا اور اگر مالک نہو مہر اور نفقے کا تو گناہ نہین ہے ترک کرنا اسکا اور سنت مؤکدہ ہے حالت اعتدال مین یعنے قدرت رکھتا ہو وطی کی اور مہر اور نفقہ دینے کی پس گنہگار ہوتا ہے ساتھ ترک کرنے نکاح کے اور ثواب پاتا ہے اگر نیت کرے بچنے کی زنا سے اور بچے ہونیکی اور کوئی عبادت ایسی نہین ہے کہ مشروع ہو حضرت آدمؑ کے وقت سے اب تک اور پھر جنت مین بھی باقی رہے سوائے نکاح اور ایمان کے اور نکاح مکروہ ہے وقت خوف ظلم کے یعنے اگر خوف ہو اسکا کہ مزاج میرا برا ہے بیوی پر زیادتی کرونگا اور خبرگیری اسکی نہین کر سکنے کا تو مکروہ ہے اور اگر یقین ہو ظلم کرنے کا تو حرام ہے نکاح کرنا اور مستحب ہے اعلان کرنا نکاح کا اور پڑھنا خطبے کا پہلے نکاح کے اور ہونا نکاح کا مسجد مین اور دن جمعے کے اور مستحب ہے کہ نکاح باندھنے والا نیکبخت ہو اور گواہ عادل ہون اور دیکھ لے بیوی کو پہلے نکاح کے اور مستحب ہے کہ ہو بیوی کم عمر مین بہ نسبت خاوند کے اور حسب مین اور عزت مین اور مال مین اور زیادہ ہو خاوند سے خلق مین اور ادب مین اور جمال مین اور ورع مین اور منعقد ہوتا ہے نکاح ساتھ ایجاب و قبول کے کہ دونون ساتھ لفظ ماضی کے ہووین جیسے عورت کہے نفس اپنا تیری بیوی گری مین دیا اور مرد کہے کہ مین نے تجھ سے نکاح کیا اور عورت کہے قبول کیا یا ایجاب و قبول مین سے ایک ساتھ لفظ ماضی کے ہو

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

جیسے عورت کہے کہ نکاح کر مجھ سے اور مرد کہے کہ نکاح کیا مین نے یا عکس اسکے اور اگر کہے مرد کہ دیا تو نے نفس اپنا یا قبول کیا تو نے اور عورت کہے دیا یا قبول کیا بغیر لفظ مین کے تو بھی درست ہے اور اگر کہے آگے گواہون کے کہ ہم جورو خاوند ہین تو نہین نکاح ہوتا اور نکاح منعقد ہوتا ہے ساتھ لفظ نکاح اور تزویج کے اور اُن الفاظ کے کہ موضوع ہین واسطے تملیک عین کے فی الحال مانند بیع اور شرا اور ہبہ اور صدقہ اور تملیک کے نہ ساتھ اجارہ اور اعارہ اور اباحت اور وصیت کے اور شرط ہی نکاح کی یہ کہ سُنے ہر ایک عاقدین[1] مین سے لفظ دوسرے کا اور گواہ ہون دو مرد آزاد یا ایک مرد آزاد اور دو آزاد عورتین اور ہون دونون گواہ مکلف مسلمان اور سُنین دونون گواہ معاً لفظ عاقدین کے پس نہین صحیح ہونیکا نکاح اگر دونون گواہ سُنین متفرق اور جائز ہے ہونا دونون گواہون کا فاسق یا حد لگائے گئے قذف مین یا دونون اندھے ہون یا دونون بیٹے ہون عاقدین کے یا دونون بیٹے ہون ایک کے اُن دونو مین سے اور اگر ایک نے کسی کو حکم کیا کہ میری چھوٹی بیٹی کا نکاح ایک شخص سے کر دے پس اسنے نکاح کیا اُسکا سامنے ایک مرد کے اور باپ کے سکے تو جائز ہوگا اور باپ کے بیٹھے پیچھے سوا دو گواہون کے درست نہین بح در مختار ملتقی الابحر **ف** فوائد نکاح کے پانچ ہین کم ہونا شہوت کا اور بند وبست ہونا گھر کا اور کثرت کنبے کی اور مجاہدہ نفس کا بسبب خبر گیری کرنے بیوی اور عیال کے اور پیدا ہونا فرزند صالح کا اور آفات نکاح کی چھ ہین عاجز ہونا طلب حلال سے اور فراخی کرنی حرام مین اور قصور ہونا ادائے حقوق عورتون کے مین اور صبر کرنا عورت کی بد اخلاقی پر اور اُٹھانا ایذا کا عورت سے اور باز رہنا بسبب بیوی اور اولاد کے حقوق اللہ تعالے کے سے یعنے پس اگر نہ موجود ہون فوائد اور جمع ہون آفات تو مجرد رہنا افضل ہے اور اگر مقابل ہون دونون مرتبے فوائد و آفات برابر ہون جس چیز سے دین کی بات مین زیادتی ہو اُسکو ترجیح دیجاوے مثلاً نکاح کیسے سے شہوت کم ہوتی ہے اور نکاح کرنے مین خلل دینی یہ ہے کہ صبر نہین ہو سکنے کا عورت کی بد اخلاقی پر تو ترجیح نکاح کو ہے اسلیے کہ نکاح نہ کریگا تو زنا مین گرفتار ہوگا اور خصلتین پسندیدہ منکوحہ مین آٹھ ہین دین اور خلق نیک و حسن اور کمی مہر کی اور ہونا اولاد کا اور باکرہ ہونا اور صاحب نسب ہونا اور یہ کہ نہو بہت قریب[2] اس سے یہ خصلتین احیاء العلوم سے نقل کیگئی ہین ۞ مولانا عبد العزیز رحمہ اللہ

الفصل الاول فصل پہلی

عن عبد اللہ ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معشر الشباب من استطاع منکم الباءة فلیتزوج فانہ اغض للبصر واحصن للفرج ومن لم یستطع فعلیہ بالصوم فانہ لہ وجاء متفق علیہ روایت ہے عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے گروہ جوانون کے جو کوئی طاقت رکھے تم مین سے اسباب جماع کی یعنے نفقہ اور مہر کی پس چاہیے کہ نکاح کرے پس تحقیق نکاح کرنا بہت ڈھانکتا ہے نظر کو کہ اجنبی عورت پر نظر نہین پڑتی اور بہت محفوظ رکھتا ہے ستر کو یعنے حرام کاری سے اور جو شخص کہ نہ طاقت رکھے اسباب جماع کی پس اُسکو چاہیے روزے رکھنے تحقیق روزہ رکھنا اُسکے لیے خصی کرنا ہے جیسے فوطے کوٹنے سے شہوت جاتی رہتی ہے ایسے ہی روزے رکھنے سے جاتی رہتی ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** آدمی بعد بالغ ہونیکے جوان کہلاتا ہے اور حد جوانی کی امام شافعیؒ کے نزدیک تیس برس کی عمر تک ہے اور امام اعظمؒ کے نزدیک چالیس برس کی عمر تک بح

وعن سعد بن ابی وقاص قال رد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی عثمان ابن مظعون التبتل ولو اذن لہ لاختصینا متفق علیہ اور روایت ہے سعدؓ بن ابی وقاص سے کہ کہا رد کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون پر نکاح کے ترک کرنے کو اور اگر اذن دیتے اُنکو البتہ خصی ہوتے ہم نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** تبتل کے معنے ہین انقطاع کرنا عورتون سے اور ترک کرنا نکاح کا اور تبتل نصاریٰ کے یہان اچھا تھا پس عثمانؓ بن مظعون صحابی نے جو تبتل کی اجازت چاہی حضرت نے منع فرمایا تاکہ بہت ہو نسل اور ہمیشہ جہاد ہوتا رہے اسپر سعدؓ بن ابی وقاص راوی نے کہا کہ اگر عثمانؓ کو حضرت اجازت تبتل کی دیتے تو ہم سب اپنے کو خصی کر ڈالتے تا احتیاج طرف عورتون کے نہ پڑتی کہا طیبی نے کہ حق ظاہر یہ تھا کہ کہا جاتا اگر حضرت اذن دیتے عثمانؓ کو تو ہم بھی تبتل کرتے پس یہ نہ کہا اور کہا کہ ہم خصی ہوتے یہ مبالغہ کہا یعنے اگر حضرت

[1] عاقدین مرد اور عورت نکاح کرنیوالے خواہ بالاصالۃ ہون یا بوکالۃ یا بالولایت ۱۲ مولانا

[2] اسلیے کہ بہت قریب ناتے کی عورت خیال مین کم لاتی ہے ۱۲

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اُنکو اذن دیتے تو ہم مبالغہ کرتے تبتل مین یہان تک کہ خصی ہو جاتے اور نہین ارادہ کیا ساتھ اسکے حقیقۃً خصی ہونا اسلیے کہ وہ غیر جائز ہی اور نووی نے کہا کہ سعدؓ نے یہ کہا گمان اسکے کہ جائز ہے خصی ہونا اور یہ گمان انکا موافق واقع کے نہ تھا اسلیے کہ خصی ہونا آدمی کیلیے حرام ہے چھوٹا ہو یا بڑا ہو اور اسی طرح خصی کرنا ہر حیوان غیر ماکول کا حرام ہے اور جو جانور کھایا جاتا ہے اُسکا خصی کرنا درست ہے چھوٹی عمر مین اور حرام ہے بڑی عمر مین اور امام شافعیؒ کے نزدیک بغیر نکاح کے رہنا افضل ہی :: ع ملا علیؒ نے مرقات مین دلیل شافعیؒ کی نقل کر کر نقل کی ہین بہت سی دلیلین امام ابو حنیفہؒ کی کہ انکے نزدیک نکاح کرنا ہی افضل ہے اور نووی شافعیؒ نے تو جانور کے خصی کرنے مین یہ تفصیل لکھی ہے جو ذکر کی گئی اور در مختار اور ہدایہ مین بدون تفصیل مذکور کے لکھا ہی کہ خصی کرنا چارپایون کا جائز ہی

و عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تنکح المرأۃ لاربع لمالہا ولحسبہا ولجمالہا ولدینہا فاظفر بذات الدین تربت یداک متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیجاتی ہی عورت بسبب چار چیزون کے بسبب مال اُسکے کے اور بسبب حسب اُسکے کے اور بسبب جمال اُسکے کے اور بسبب دین اُسکے کے پس مطلب ہو ساتھ دین والی کے خاک آلودہ ہون دونون ہاتھ تیرے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بسبب حسب اُسکے کے یعنی بسبب بزرگی اور شرف کے اُسکی ذات مین اور اُسکی قوم مین یعنی لوگ اُسکے طالب ہوتے ہین کہ عورت ہو قوم اشراف سے کہ بیچ نسب فرزندون کے اُس سے شرف حاصل ہو اور حاصل حدیث کا یہ ہے کہ عادت لوگون کی یہ ہے کہ عورتون کے نکاح کرنے مین رغبت کرتے ہین بسبب چار چیزون ذکر کی گئی کے پس دیندار کو لائق یہی ہے کہ عورت دیندار کا طالب ہو اور خاک آلودہ ہون الخ یعنی خوار و ہلاک ہو جیو یہ بددعا ہے لیکن یہان دعاے بد منظور نہین ہے بلکہ مراد رغبت دلانی ہے اوپر کوشش کرنیکے بیچ طلب کرنے عورت دیندار کے :: ح

و عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدنیا کلہا متاع وخیر متاع الدنیا المرأۃ الصالحۃ رواہ مسلم اور روایت ہے عبد اللہ بن عمروؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا تمام متاع ہے اور بہتر متاع دنیا کی عورت نیکبخت ہے نقل کی یہ مسلم نے ف متاع ہے یعنی دنیا فائدہ اُٹھانا قلیل ہی اور نفع سے جاتا رہنے والا عنقریب اور بہتر متاع دنیا کی یعنی بہتر اُس چیز کی کہ فائدہ اُٹھاتے ہین ساتھ اُسکے دنیا مین عورت نیکبخت ہے اسلیے کہ مددگار ہوتی ہی امور آخرت پر :: ع

و عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر نساء رکبن الابل صالح نساء قریش احناہ علی ولد فی صغرہ وارعاہ علی زوج فی ذات یدہ متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین عورتون کی کہ سوار ہوتی ہین اونٹون پر نیکبخت عورتین قریش کی ہین بہت شفیق ہوتی ہین جنس عورتون سے اولاد پر بیچ چھوٹی عمر انکی کے اور بہت حفاظت کرتی ہین جنس عورتون سے خاوند پر بیچ مال اُسکے کے کہ اُنکے قبضے مین ہوتا ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف سوار ہوتی ہین الخ مراد عورتین عرب کی ہین کہ اکثر عادت اونٹ کی سواری کی رکھتی ہین پس گویا کہ فرمایا بہترین عورتین عرب کی نیکبخت عورتین قریش کی ہین :: ح :: ع

و عن اسامۃ بن زید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ترکت بعدی فتنۃ اضر علی الرجال من النساء متفق علیہ اور روایت ہے اسامہؓ بن زید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین چھوڑا مین نے پیچھے اپنے کوئی فتنہ کہ زیادہ ضرر کرتا ہو مردون کو عورتون سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اسلیے کہ طبیعتین مردون کی اکثر خواہش کرتی ہین طرف عورتون کے پس پڑتے ہین حرام مین اور سعی کرتے ہین قتال و عداوت مین بسبب عورتون کے اور ادنی درجہ یہ ہے کہ رغبت دلاتی ہین عورتین مردون کو دنیا مین اور دنیا سے زیادہ اور کونسی چیز مضر ہے کہ اُسکے حق مین فرمایا ہے حضرت نے حب الدنیا رأس کل خطیئۃ اور یہ جو فرمایا کہ پیچھے میرے اس سے معلوم ہوا کہ ظہور عورتون کے فتنے کا بعد حضرت کے بہت ہوا حضرت کے زمانے مین ایسا نہ تھا اسلیے کہ اُسوقت مین غلبہ حق کا تھا اور بعد حضرت کے غلبہ باطل کا ہوا :: ع

و عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الدنیا حلوۃ خضرۃ وان اللہ مستخلفکم فیہا فینظر کیف تعملون فاتقوا الدنیا واتقوا النساء فان

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ کَانَتْ فِی النِّسَاءِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید خدری رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا شیرین سبز ہے اور تحقیق اللہ خلیفہ کرنے والا ہے تمکو دنیا مین پس دیکھتا ہے کہ کسطرح عمل کرتے ہو پس بچو دنیا سے اور بچو عورتون سے پس تحقیق اول فتنہ بنی اسرائیل کا تھا بسبب عورتون کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** دنیا شیرین الخ یعنی جیسے شیرینی مرغوب الطبع ہی اور سبز چیز آنکھون مین اچھی معلوم ہوتی ہی ایسی ہی دنیا دلونمین پیاری ہے اور آنکھونمین اچھی معلوم ہوتی ہی اور اللہ خلیفہ کرنے والا ہے الخ یعنی تمکو خلیفہ کیا ہی دنیا مین یعنی تم بمنزلہ وکیلون کے ہو بیچ تصرف کرنیکے دنیا مین اور حقیقت مین دنیا ملک اللہ تعالی ہی کی ہی پس دیکھتا ہے اللہ تعالی کہ کیونکر تم تصرف کرتے ہو یا معنے اسکے یہ ہین کہ اللہ تعالی نے کیا ہی تمکو خلیفہ اُن لوگونکا کہ تھے پہلے تمسے پس دیا تمکو جو کچھ اُنکے پاس تھا پس دیکھتا ہے کہ کیونکر عبرت پکڑتے ہو ساتھ حال اُنکے کے اور کیونکر تدبیر کرتے ہو اُنکے مال مین اور بچو دنیا سے یعنی دنیا کے مال وجاہ پر فریفتہ نہو کہ وہ فنا ہونے والی ہے اور اُسکے حلال پر حساب ہونا ہے اور اُسکے حرام پر عذاب اور ڈرو عورتونسے یعنی بسبب عورتون کے میل نکرو ممنوع چیزون کی طرف اور اول فتنہ بنی اسرائیل کا الخ منقول ہی کہ حضرت موسی علیہ السلام کے وقت مین ایک شخص بلعم بن باعور نامی مستجاب الدعوات تھا اور اسم اعظم اسکو یاد تھا جبکہ حضرت موسی علیہ السلام بقصد جنگ جبّارون کے ولایت شام مین بیچ زمین بنی کنعان کے اُترے تو قوم بلعم بلعم کے پاس آئی اور کہا کہ موسی علیہ السّلام بہت سا لشکر لیکر ہمارے نکالنے اور قتل کرنے کے لیے آئے ہین ہمارے لیے دعا کرو کہ یہان سے پھر جاوین بلعم نے کہا کہ مین جو کچھ جانتا ہون تم نہین جانتے پیغمبر خدا پر اور مومنون پر کیونکر بد دعائین کرون اور اگر مین دعاے بد کرون تو دنیا اور آخرت میری دونون جاتی ہین اُنکی قوم نے بہت الحاح وتکرار کی بلعم نے کہا کہ مین استخارہ کرتا ہون اللہ تعالی سے دیکھون کیا حکم ہوتا ہی اور وہ بغیر استخارے کے کوئی کام نکرتا تھا جبکہ استخارہ کیا تو خواب مین دیکھا کہ پیغمبر اور مومنون پر بد دعا مت کر بلعم نے اپنی قوم کے آگے یہ خواب ظاہر کیا تو قوم اُسکی اسکے لیے تحفہ لائی اور بہت الحاح اور تکرار اور تضرع اور زاری کی یہان تک کہ اُسکو فتنے مین ڈالا اور بلعم بقصد بد دعا کے اپنے گدھے پر سوار ہو کر متوجہ ہوا طرف پہاڑ حسبان کے کہ قریب لشکر موسی علیہ السلام کے تھا راہ مین کئی بار اُسکا گدھا زمین پر گرا اور وہ بہت مار کر اُسکو اُٹھاتا تھا آخر الامر گدھا ساتھ حکم الٰہی کے بولا کہ واے اے بلعم نہین دیکھتا ہے تو کہ کہان جاتا ہے اور ملائکہ میرے آگے آنکر مجکو پھیرتے ہین بلعم گدھے کو چھوڑ کر پیادہ پا ہو کر پہاڑ پر چڑھا اور دعا کی جو کلمہ بُرا کہ بنی اسرائیل کے حق مین زبان سے نکالنے کا ارادہ کرتا تھا قدرت الٰہی سے بجاے بنی اسرائیل کے نام قوم بلعم کے زبانسے نکلتا تھا قوم نے کہا کہ ہم پر بد دعا کرتے ہو بلعم نے کہا کہ حق تعالی مجسے کہواتا ہے یہ بغیر ارادے میرے بعد ازان زبان بلعم کی مُنہ سے نکل کر سینے پر آ پڑی اور کہا کہ دنیا اور آخرت میری دونون برباد گئین اب ایک حیلہ کرنا چاہیے کہ اپنی عورتون کو آراستہ کر کے کچھ چیزین اُنکے ہاتھ مین دیکر بھیجو بنی اسرائیل کے لشکر مین اُن چیزون کے بیچنے کے حیلے سے اور اُنکو کہدو کہ اگر کوئی شخص بنی اسرائیل مین سے کسی کو تم مین سے بلاوے تو انکار نہ کرنا اگر ایک شخص بھی اُنمین سے زنا مین مبتلا ہو گا تو مہم تمہاری سر ہو جاوے گی تو قوم بلعم نے ایسا ہی کیا جبکہ عورتین اُنکی لشکر بنی اسرائیل مین آئین تو ایک عورت تھی کہ نام اسکا کستی بنت صور تھا وہ گذری آگے ایک سردار بنی اسرائیل کے کہ زمرم بن شلوم اُسکا نام تھا وہ اُس عورت کو دیکھکر فریفتہ اسکے جمال کا ہوا اور ہاتھ اسکا پکڑ کر حضرت موسی علیہ السّلام کے پاس لے گیا اور کہا کہ اسکو مجپر حرام کہتے ہو حضرت موسی علیہ السلام نے فرمایا ہان ہرگز اسکے پاس نجانا زمرم نے کہا اس امر مین مطیع تمہارا نہین ہونیکا اور اُس عورت کو خیمے مین لیجا کر اُس سے زنا کیا حق تعالی نے اُسکی شامت سے وبا لشکر بنی اسرائیل پر بھیجی ایک ساعت مین ستر ہزار آدمی ہلاک ہو گئے فنحاص پوتا حضرت ہارون کا کہ مرد قوی اور داروغہ حضرت موسیٰ کا تھا اِس امر سے خبر پا کر حربہ اپنا لیکر زمرم کے خیمے مین آیا اور زمرم کو اور اُس عورت کو مار ڈالا اور کہا الٰہی ہمکو بسبب معصیت اِس شخص کے ہلاک کرتا ہی تب اُسی وقت وبا دفع ہو گئی پس جو حدیث مین فرمایا کہ اوّل فتنہ بنی اسرائیل کا بسبب عورتون کے تھا وہ یہ تھا کہ جو مذکور ہوا ف ع بحر العلوم وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلشُّؤْمُ فِی الْمَرْأَۃِ وَالدَّارِ وَالْفَرَسِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَةٍ اَلشُّؤْمُ فِیْ ثَلٰثَةٍ فِی الْمَرْأَۃِ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

وَالْمَسْکَنِ وَالدَّابَّۃِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نحوست عورت مین اور گھر مین اور گھوڑے مین ہوتی ہے
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مین یون ہے کہ نحوست تین چیزون مین ہوتی ہے عورتون مین اور مکانون اور جانورون مین **ف** شوم ضد ہے یمن کی یعنی
بے برکتی کہ اُسکو نحوست بھی کہتے ہین ان تینون چیزون مین اور مراد نحوست سے کیا ہے بعضون نے تو کہا کہ نحوست گھر کی تو یہ ہے کہ تنگ ہو اور ہمسائے برے
ہون اور نحوست عورت کی یہ ہے کہ بہت ہو مہر اُسکا اور بدخلق ہو اور زبان دراز ہو اور بانجھ ہو اور نحوست گھوڑے کی یہ ہے کہ شوخ ہو اور مٹھا ہو قدم اُس کا
اور نہ جہاد کیا جاوے اُس پر اور بعضون نے کہا کہ مراد نحوست ہونے سے اُنمین یہ ہے کہ اگر ہوتی نحوست کسی چیز مین تو ان تین چیزون مین ہوتی پس معلوم ہوا کہ
نحوست کسی چیز مین نہین ہے یہ تین چیزین قابل نحوست کے تھین جیسے اور حدیث مین فرمایا کہ اگر کوئی چیز بڑھ جاتی ہے تقدیر سے تو عین بھی یعنی ٹوک اور بعضون نے
کہا یہ تعلیم ہے حضرتؐ کی طرف سے اُمت کو کہ جسکے لیے گھر ہو کہ مکروہ جانتا ہو رہنا اُسکا یا عورت ہو کہ ناگوار ہو اُسکو صحبت اُسکی یا گھوڑا ہو کہ اچھا نہ معلوم
ہوتا ہو اُسکو تو جدا کرے اپنے سے کہ اُس گھر سے اُٹھ جاوے اور طلاق دیدے اُس عورت کو اور بیچ ڈالے گھوڑے کو پس نہین ہے یہ قبیلہ طیرہ منہی عنہا سے
یعنی شگون بد ماننا جو منع ہے یہ اس قبیلے سے نہین حاصل یہ کہ لوگون مین جو مشہور ہے کہ یہ مکان ناسزاوار ہوا یا قدم اس گھوڑے کا یا عورت کا نامبارک ہوا وہ
یہان مراد نہین ہے ۱۲ مولانا وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَۃٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا کُنَّا قَرِیْبًا مِّنَ الْمَدِیْنَۃِ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ
حَدِیْثُ عَھْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ تَزَوَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَبِکْرٌ اَمْ ثَیِّبٌ قُلْتُ بَلْ ثَیِّبٌ قَالَ فَھَلَّا بِکْرًا تُلَاعِبُھَا وَتُلَاعِبُکَ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَھَبْنَا لِنَدْخُلَ
فَقَالَ اَمْھِلُوْا حَتّٰی نَدْخُلَ لَیْلًا اَیْ عِشَاءً لِکَیْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَۃُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِیْبَۃُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا تھے ہم ساتھ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک جہاد مین پس جبکہ پھرے ہم ہوئے ہم نزدیک مدینے کے کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق مین نیا بیاہا ہوا ہون یعنی اگر حکم ہو تو مین
آگے جاؤن گھر مین فرمایا حضرتؐ نے نکاح کیا ہے تو نے کہا مین نے ہان فرمایا کنواری ہے وہ یا خاوند کر چکی ہے کہا مین نے کنواری نہین ہے بلکہ خاوند کر چکی ہوئی ہے
فرمایا کیون نہ نکاح کیا تو نے کنواری سے کہ کھیلتا تو اُس سے اور کھیلتی وہ تجھ سے پس جب آئے ہم یعنی مدینے مین ارادہ کیا ہمنے کہ داخل ہون ہم اپنے گھرون مین فرمایا
حضرتؐ نے ٹھہر جاؤ تا کہ داخل ہووین ہم رات کو یعنی وقت شام کے تا کنگھی کرے عورت پراگندہ بالون والی اور بال زیر ناف کے لے وہ عورت کہ غائب تھا
خاوند اُسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کھیلتا تو الخ یعنی کمال الفت اور بے تکلفی ہوتی ہے آپسمین اسلیے کہ جو عورت خاوند کر چکی ہے اُسکا دل کبھی متعلق ہوتا ہے
ساتھ پہلے خاوند کے اور تکلف کرتی ہے صحبت اور مخالطت مین اگر نہین پاتی ہے دوسرے خاوند کو مانند اول کے بخلاف کنواری کے کہ اُسمین یہ باتین نہین ہوتین
اور اخیر حدیث کا حاصل یہ ہے کہ ٹھہرے رہو تا کہ ذکو عورتین بناؤ اور سنگار کرلین اور مستعد تمھاری صحبت کرنیکے لیے ہون اگر کہا جائے کہ اور حدیث مین منع فرمایا ہے
کہ سفر سے آدے تو رات کو گھر مین نہ جاوے اور اسمین فرمایا رات کو جاوین جواب اسکا یہ ہے کہ منع اُس صورت مین ہے کہ بغیر خبر کیے یکا یک گھر مین چلا جاوے
اگر خبر ہو جاوے جیسیکہ انکے آنے مین تھا تو منع نہین ۱۲ح

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ ثَلٰثَۃٌ حَقٌّ عَلَی اللّٰہِ عَوْنُھُمُ الْمُکَاتَبُ الَّذِیْ یُرِیْدُ الْاَدَاءَ وَالنَّاکِحُ الَّذِیْ یُرِیْدُ الْعَفَافَ وَالْمُجَاھِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ
وَابْنُ مَاجَۃَ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہین کہ لازم ہے اللہ تعالی پر مدد اُنکی یعنی بمقتضاے وعدہ اُسکے
کے ایک تو مکاتب وہ جو ارادہ کرتا ہے ادا کرنے بدل کتابت کا اور دوسرے وہ نکاح کرنے والا جو ارادہ رکھتا ہو بچنے کا زنا سے اور تیسرے جہاد کرنے والا خدا کی
راہ مین نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** مکاتب اُس غلام کو کہتے ہین کہ مالک اُسکا کہدے کہ اسقدر روپے تو مجھے کما دیگا تو آزاد ہے اور
وہ جو روپیہ اُس سے لینا مقرر کیا اُسکو بدل کتابت کہتے ہین وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ اِلَیْکُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِیْنَہٗ
وَخُلُقَہٗ فَزَوِّجُوْہُ اِنْ لَّا تَفْعَلُوْہُ تَکُنْ فِتْنَۃٌ فِی الْاَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِیْضٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

وسلم نے جسوقت کہ پیغام بھیجے نکاح کا طرف تمہارے وہ شخص کہ راضی ہو تم دین اسکے سے اور خلق اسکے سے پس نکاح کرو اس سے اگر نہ کروگے تم نکاح تو ہوگا فتنہ زمین میں اور فساد بڑا نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یہ خطاب ہے اولیاے عورت کو کہ جب پیغام نکاح کا بھیجے اور طلب نکاح کی کرے تمہاری بیٹی یا بہن یا مانند انکے سے کوئی شخص دیندار اچھے خلق کا تو اس سے نکاح کر دو اسکا اور اگر ایسے شخص سے نکاح نکروگے بلکہ نظر کروگے مال وجاہ پر جیسیکہ عادت دنیاداروں کی ہے تو اکثر عورتیں رہینگی بغیر خاوندکے اور اکثر مرد بغیر بیویوں کے پس بہت ہوگا زنا اور لاحق ہوگی عار اور غیرت اولیا کو پس ہلاک کرینگے اسکو کہ عار دلاویگا انکو پس واقع ہوگا فتنہ اور جنگ وجدل اور کہا طیبی نے کہ اس حدیث میں دلیل ہے واسطے امام مالکؒ کے کہ وہ کہتے ہیں کہ نہ رعایت کریں کفائت میں مگر دین کی فقط اور مذہب جمہور کا یہ ہے کہ رعایت کریں چار چیز کی دین اور حریت اور نسب اور صنعت کی پس نہ نکاح کیا جاوے مسلمان عورت کا کافر سے اور نہ نیکبخت کا فاسق سے اور نہ حرہ کا غلام سے اور نہ مشہورۃ النسب کا گمنام سے اور نہ سوداگر اور نہ اچھے حرفہ والے کی بیٹی کا اس سے کہ حرفہ اسکا حرام یا مکروہ ہو پھر اگر راضی ہو عورت اور ولی اسکا ساتھ نکاح کرنیکے غیر کفو سے تو صحیح ہو جاویگا نکاح ✽ ع **وَعَنْ** مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ فَاِنِّيْ مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْاُمَمَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ع اور روایت ہے معقل بن یسارؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکاح کرو اس عورت سے کہ دوست رکھے خاوند کو اور بہت جننے والی ہو اسلیے کہ تحقیق میں فخر کرونگا بسبب بہتایت تمہاری کے اور امتوں پر نقل کی یہ ابوداود اور نسائی نے **ف** دو قیدیں ذکر کی گئیں اسلیے لگائیں کہ اگر عورت بہت جننے والی خاوند کو دوست نہ رکھتی ہو تو خاوند کو اس سے رغبت نہیں ہوتی اور دوست رکھنے والی اگر بہت جنتی نہو تو حاصل ہونا مطلوب کا کہ وہ کثرت امت کی ہے بسبب بہت ہونے بچوں کے اور یہ دونوں صفتیں اکثر کنواریوں میں کہ انکی قرابت میں ہوں پائی جاتی ہیں اسلیے کہ طبیعتیں اقربا کی ایک دوسرے میں سرایت کرتی ہیں اور عادت اور خوبیں ایک دوسرے کا شریک ہوتا ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے نکاح کرنا عورت بہت محبت کرنے والی اور جننے والی سے اور بہت ہونا اولاد کا بہتر ہے اسلیے کہ حاصل ہوتا ہے اس سے مقصود حضرتؐ کا کہ وہ فخر کرنا ہے بسبب کثرت امت کے اور احتمال ہے کہ مراد نکاح کرنے سے ساتھ انکے یہ ہے کہ جنمیں یہ صفتیں پائی جاویں ثابت رہو انکے نکاح پر واللہ اعلم ✽ ع طیبی **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَالِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْاَبْكَارِ فَاِنَّهُنَّ اَعْذَبُ اَفْوَاهًا وَاَنْتَقُ اَرْحَامًا وَاَرْضٰى بِالْيَسِيْرِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ مُرْسَلًا اور روایت ہے عبدالرحمن بیٹے سالم بیٹے عتبہ بیٹے عویم بیٹے ساعدہ انصاری کے سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی سالم سے سالم نے نقل کی دادا عبدالرحمن کے سے یعنی عتبہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم ہے تمکو نکاح کرنا ساتھ کنواریوں کے اسلیے کہ وہ شیریں ہوتی ہیں از روے منھ کے یعنی خوش کلام ہوتی ہیں اور بدزبان اور فحش گو نہیں ہوتیں اور بہت بچے جنتی ہیں اور بہت راضی ہوتی ہیں ساتھ تھوڑے کے یعنی تھوڑے سے مال دینے اور جماع کرنے سے راضی رہتی ہیں نقل کی یہ ابن ماجہ نے بطریق ارسال کے **ف** کنواری عورت کا رحم نطفہ اکثر قبول کرلیتا ہے اسلیے کہ حرارت انکے رحم میں بہت ہوتی ہے لیکن اسباب کو تاثیر نہیں ہوتی بدون حکم الٰہی کے اور تھوڑے سے مال وغیرہ پر راضی رہتی ہیں اسلیے کہ اور خاوند کا کچھ دیکھا نہیں ہوتا ہے کہ زیادہ طلبی کریں ✽ ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَرَ لِلْمُتَحَابَّيْنِ مِثْلَ النِّكَاحِ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دیکھی تو نے یعنی اے سننے والے وہ چیز کہ زیادہ کرے محبت کو واسطے دو محبت کرنے والوں کے مانند نکاح کے **ف** یعنی جیسیکہ درمیان خاوند اور بیوی کے بسبب نکاح کے محبت ہو جاتی ہے بغیر علاقہ قرابت کے اسکے برابر کسی کو نہیں دیکھا ✽ مولانا **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّلْقَى اللّٰهَ طَاهِرًا مُطَهَّرًا فَلْيَتَزَوَّجِ الْحَرَائِرَ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ارادہ کرے یہ کہ ملاقات کرے اللہ سے پاک یعنی نجاست

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

زنا سے اور پاکیزہ کیا گیا پس چاہیے کہ نکاح کرے آزاد بیویون سے **ف** اسلیے کہ آزاد بیبیان پاک وپاکیزہ ہوتی ہین بہ نسبت لونڈیون کے پس سرایت کرتی ہی پاکیزگی اُنکی بسبب صحبت اور مخالطت اُنکی کے اور آزاد بیبیان ادب سکھاتی ہین اولاد کو اور لونڈیونمین یہ بات نہین ہوتی وہ خود ذلیل وادار ہوتی ہین اور یہ بات باعتبار اکثر کے ہی ؛؛ ح طیبی **وَعَنْ** اَبِیْ اُمَامَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ یَقُوْلُ مَا اسْتَفَادَ الْمُؤْمِنُ بَعْدَ تَقْوَی اللّٰہِ خَیْرًا لَّہٗ مِنْ زَوْجَۃٍ صَالِحَۃٍ اِنْ اَمَرَھَا اَطَاعَتْہُ وَاِنْ نَظَرَ اِلَیْھَا سَرَّتْہُ وَاِنْ اَقْسَمَ عَلَیْھَا اَبَرَّتْہُ وَاِنْ غَابَ عَنْھَا نَصَحَتْہُ فِیْ نَفْسِھَا وَمَالِہٖ رَوَی ابْنُ مَاجَۃَ الْاَحَادِیْثَ الثَّلٰثَۃَ اور روایت ہے ابی امامہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ نہین حاصل کی مومن نے بعد تقوی خدا تعالی کے کوئی چیز بہتر واسطے اپنے بیوی نیکبخت وخوبصورت سے ایسی بیوی کہ اگر حکم کرے اُسکو فرمانبرداری کرے اُسکی اور اگر دیکھے طرف اُسکے خوش کرے اُسکو اور اگر قسم دے اُسکو پورا کرے اُسکو اور اگر غائب ہو خاوند اس سے خیر خواہی کرے اُس کی بیچ نفس اپنے کے کہ نگاہ رکھے زنا اور فسق سے اور خیر خواہی کرے بیچ مال خاوند کے کہ ضائع نکرے اور خیانت نکرے اُسمین نقل کین ابن ماجہ نے یہ تینون حدیثین **ف** تقوی کہتے ہین احکام الٰہی کے بجا لانے کو اور بچنے کو ممنوعات سے اور فرمانبرداری کرے یعنی اُس چیز مین کہ نہین گناہ ہے اُسمین اسلیے کہ وارد ہوا ہی کہ نہین طاعت چاہیے مخلوق کی بیچ معصیت خالق کے اور خوش کرے اُسکو ساتھ خوبصورتی اور خوش سیرتی اپنی کے اور اگر قسم دے اُسکو بیچ ایک امر کے کہ وہ عورت اُسکے کرنے یا نکرنے کو مکروہ جانتی ہو اور یہ چاہتا ہو اُسکے کرنے یا نکرنے کو تو وہ اُسکی قسم کو پورا کرے یعنی بحسب مرضی اور قسم دینے اُسکے کے اُسکو کرے یا ترک کرے ؛؛ ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ نِصْفَ الدِّیْنِ فَلْیَتَّقِ اللّٰہَ فِی النِّصْفِ الْبَاقِیْ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ نکاح کیا بندے نے پس تحقیق پورا کیا آدھا دین اپنا پس چاہیے کہ تقوی کرے اللہ سے بیچ آدھے باقی کے **ف** یعنی اکثر فساد دین مین سبب ستر اور پیٹ کے ہوتا ہے پس جب بسبب نکاح کے فساد ستر کے سے خلاصی پائی چاہیے کہ بیچ دفع کرنے فساد پیٹ کے تقوی کرے تا اسکو بی دین کی پوری حاصل ہو ؛؛ ح **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَعْظَمَ النِّکَاحِ بَرَکَۃً اَیْسَرُہٗ مُؤْنَۃً رَوَاھُمَا الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت بڑی برکت والا نکاح وہ ہے کہ آسان ہو محنت مین نقل کی یہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** مراد آسان ہونے محنت سے یہ ہے کہ بیوی کا مہر کم ہو اور وہ روٹی کپڑا بہت نہ مانگے بلکہ جو کچھ دے اُسمین راضی رہے ؛؛ ع

بَابُ النَّظَرِ اِلَی الْمَخْطُوْبَۃِ وَبَیَانِ الْعَوْرَاتِ

باب ہے بیچ بیان نظر کرنے کے طرف مخطوبہ کے یعنی جس سے پیغام نکاح کا دیا ہو اور بیچ بیان اُس چیز کے کہ واجب ہے چھپانا اُس کا یعنی ذکر پردے اور ستر کا ہی **ف** جائز ہے دیکھنا مخطوبہ کو پہلے نکاح کرنے سے نزدیک ہمارے اور امام شافعیؒ اور امام احمدؒ اور اکثر علما کے خواہ مخطوبہ اذن دے یا نہ دے اور امام مالکؒ کے نزدیک جائز ہے دیکھنا مخطوبہ کو ساتھ اذن اُسکے کے اور ایک روایت مین اُنسے ممنوع ہے دیکھنا مطلق اور اگر بھیجے ایسی عورت کو کہ ماہر اور امین ہو تو بہتر ہی ؛؛ ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ تَزَوَّجْتُ امْرَاَۃً مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ فَانْظُرْ اِلَیْھَا فَاِنَّ فِیْ اَعْیُنِ الْاَنْصَارِ شَیْئًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ مین ارادہ رکھتا ہون نکاح کرنے ایک عورت کا انصار مین سے فرمایا دیکھ لے تو طرف اُسکے اسواسطے کہ انصار کی یعنی بعض انصار کی آنکھون مین کچھ خلل ہوتا ہی نقل کی یہ مسلم نے **ف** کچھ خلل ہوتا ہے کہ نفرت کرتی ہی اُس سے طبیعت اور کہا نووی نے یعنی کیری یا کرنجی ہوتی ہین آنکھین اُنکی اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی ذکر کر دینا عیب کا واسطے خیر خواہی کے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مستحب ہے دیکھنا عورت کو پہلے بھیجنے پیغام نکاح کے اور اگر نہ ممکن ہو تو مستحب یہ ہے کہ بھیجے ایک عورت کو کہ وہ دیکھکر حال اُسکا

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

بیان کرے اِس سے اور مباح ہے اسکو دیکھنا اُسکے منھ اور ہتھیلیونکا فقط اسلیے کہ وہ اُسکے حق مین ستر نہین انتہی وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُبَاشِرُ الْمَرْأَۃُ الْمَرْأَۃَ فَتَنْعَتُھَا لِزَوْجِھَا کَاَنَّہٗ یَنْظُرُ اِلَیْھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدن نہ لگاوے عورت عورت سے ننگا کر کر پھر بیان کرے اُس عورت کا حال واسطے خاوند اپنے کے گویا کہ دیکھتا ہے
خاوند اُس عورت کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی عورت بدن ننگا کر کر لگاوے عورت سے اور پھر خاوند سے اُسکے بدن کی نرمی وغیرہ کا
حال بیان کرے اِس سے منع فرمایا اسلیے کہ خاوند کا دل بھر بھرا ہوگا اور اِس سے فتنہ برپا ہوگا وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ لَا یَنْظُرُ الرَّجُلُ اِلٰی عَوْرَۃِ الرَّجُلِ وَلَا الْمَرْأَۃُ اِلٰی عَوْرَۃِ الْمَرْأَۃِ وَلَا یُفْضِی الرَّجُلُ اِلَی الرَّجُلِ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ وَلَا تُفْضِی الْمَرْأَۃُ اِلَی الْمَرْأَۃِ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ
رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ دیکھے مرد طرف ستر مرد کے اور نہ دیکھے عورت
طرف ستر عورت کے اور نہ جمع ہو مرد ساتھ مرد کے ننگے ہو کر ایک کپڑے مین اور نہ جمع ہو عورت ساتھ عورت کے ننگی ہو کر ایک کپڑے مین نقل کی یہ
مسلم نے **ف** ستر مرد کا زیر ناف سے گھٹنون کے نیچے تک ہے اِس ستر کو دیکھنا بے ضرورت درست نہین نہ مرد کو نہ عورت کو مگر اُسکی بی بی یا
لونڈی کو دیکھنا اسکا درست ہے اور سواے اِسکے مرد کا باقی بدن دیکھنا جائز ہے مرد کو بھی اور عورت کو بھی بشرطیکہ عورت امن مین ہو شہوت سے اور اگر
امن مین نہو بالکل نہ دیکھے اور اسی طرح ستر عورت کا بیچ حق عورت کے زیر ناف سے زانون تک ہے یعنی عورت کو بھی عورت کا یہ ستر دیکھنا درست نہین
اور ستر عورت حرہ کا بہ نسبت مرد اجنبی کے سارا بدن ہے مگر چہرہ اور دونون ہاتھ اور دونون قدم بموجب ایک روایت کے پس دیکھنا اِن اعضا کا
جائز ہے اگر امن ہو شہوت سے اور اگر امن نہو شہوت سے تو نہین جائز مگر گواہ کو وقت اداے شہادت کے اور حاکم کو وقت حکم کے دیکھنا ان اعضا کا
بہر حال جائز ہے اور نہین جائز ہے چھونا انکا اگرچہ امن ہو شہوت سے اگر ہو عورت جوان اور اگر بڑھیا ہو کہ خواہش اُسپر نہین آتی یا مرد بڈھا ہو
کہ امن رکھتا ہو اپنے نفس پر اور اُسکے نفس پر تو جائز ہے چھونا اِن اعضا کا اور اپنی بیوی اور لونڈی کا کہ جس لونڈی سے حلال ہو صحبت کرنی
تمام بدن دیکھنا درست ہے اور ستر عورت کا بہ نسبت محرم کے مانند ستر مرد کے ہے اور پیٹھ اور پیٹ پس اسکو دیکھنا اور چھونا اِسکا درست نہین
اگرچہ امن ہو شہوت سے اور پنڈلی اور بازو اور سینہ اور چہرہ اور سر ستر نہین بہ نسبت محرم کے پس دیکھنا انکو درست ہے اگر امن ہو شہوت سے
اور اسی طرح مس کرنا بھی اِن اعضا کا اُسکو جائز ہے اگر امن ہو شہوت سے اور ستر غیر کی لونڈی کا بھی مانند ستر محرمہ کے ہے پس اسکے دیکھنے
اور مس کرنیکا حکم مانند دیکھنے اور مس کرنے محرمہ کے ہے اور امرد خوبصورت کو دیکھنا ساتھ شہوت کے حرام ہے اور جائز ہے دیکھنا اور ہاتھ لگانا
عورت کو باوجود خوف شہوت کے وقت ارادہ خریدنے یا نکاح کرنے کے اور غلام سے پردہ کرنا اُسکی مالکہ یعنی بیوی کو مانند پردہ کرنے کے اجنبی سے
ہے اور خوجہ اور ہیجڑہ مانند مرد کے ہے اور دیکھنا عورت بیگانی کو حرام ہے خواہ بشہوت ہو یا بے شہوت اور نہ جمع ہو مرد اُسکے جمع ہونا مرد کا
مرد کے ساتھ ایک کپڑے مین ننگے ہو کر اور جمع ہونا عورت کا ساتھ عورت کے ننگی ہو کر اگرچہ بحسب عادت کے محل آفت نہین لیکن باوجود اسکے
حرام ہے اور مکروہ ؛ ح ؛ ع + ملتقی + مولانا وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا لَا یَبِیْتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَأَۃٍ ثَیِّبٍ
اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ نَاکِحًا اَوْ ذَا مَحْرَمٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو کہ نہ شب گذارے
مرد نزدیک عورت ثیب کے مگر یہ کہ ہو نکاح کرنے والا یعنی خاوند یا محرم نقل کی یہ مسلم نے **ف** مراد رات گذارنے سے یہان خلوت کرنی ہے یعنی
تنہا ایک مکان مین مرد و عورت ثیب جمع نہون رات ہو یا دن اور ثیب کہتے ہین اُس عورت کو کہ خاوند کر چکی ہو اور یہان مراد ثیب سے عورت
جوان ہے اور محرم سے مراد وہ ہے کہ جس سے نکاح حرام ہے ہمیشہ کو اگرچہ بسبب علاقۂ دودھ کے ہو ؛ ع ؛ ح وَعَنْ عُقْبَۃَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ الْحَمْوَ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو تم داخل ہونے سے عورتوں پر یعنی اجنبی عورتوں پر بطریق تخلیہ کے یا جبکہ ننگی کھلی بیٹھی ہوں کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ خبر دو مجکو داخل ہونے حمو کے سے عورتوں پر فرمایا کہ حمو موت ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حمو کہتے ہیں خاوند کے قرابتی کو سوائے باپ اور بیٹے خاوند کے اور حمو موت ہے یعنی داخل ہونا اسکا مانند موت کے ہلاک کرنے والا ہے یعنی فتنہ اس سے بہت برپا ہوتا ہے بسبب اسکے لوگ اسکو سہل جانتے ہیں اور وہ بہت داخل ہوتے ہیں اور خلا ملا رہتے ہیں اور قادر ہونا انکو آسان ہوتا ہے بسبب مخالطت کے اور یہ کلمہ عرب میں مقام خوف دلانے میں بولتے ہیں جیسے کہتے ہیں شیر مرگ ہے اور سلطان آگ ہے یعنی قرب انکا مانند موت اور آگ کے ہے یعنی بس چاہیے کہ بچ موت سے ع **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ اسْتَاذَنَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحِجَامَةِ فَاَمَرَ اَبَا طَيْبَةَ اَنْ يَحْجُمَهَا قَالَ حَسِبْتُ اَنَّهُ كَانَ اَخَاهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ اَوْ غُلَامًا لَمْ يَحْتَلِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے یہ کہ ام سلمہؓ نے پروانگی مانگی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سینگی کھنچوانے کی پس حکم کیا ابو طیبہؓ کو یہ کہ سینگی کھینچے ام سلمہؓ کے کہا جابرؓ نے کہ گمان کرتا ہوں میں یہ کہ ابو طیبہؓ بھائی تھے ام سلمہؓ کے دودھ شریک یا لڑکے تھے نابالغ نقل کی یہ مسلم نے **ف** کہنا جابرؓ کا کہ گمان کرتا ہوں میں الخ دلالت کرتا ہے اسپر کہ ام سلمہؓ کو حاجت سینگی کھنچوانے کی ضروری نہ تھی والا وقت ضرورت کے اجنبی کو بھی جائز ہے یہ کہ سینگی کھینچے اور فصد کھولے اور علاج کیلیے دیکھے طرف تمام بدن عورت کے ع طیبی **وَعَنْ** جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظَرِ الْفُجَاءَةِ فَاَمَرَنِي اَنْ اَصْرِفَ بَصَرِي رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جریر بن عبد اللہ سے کہ کہا پوچھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم نظر ناگہان کا کہ یکایک عورت بیگانی پر پڑے پس حکم کیا مجکو یہ کہ پھیر دوں میں نظر اپنی نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی نظر کہ ناگہان جا پڑے معذور ہے لیکن پھر نہ دیکھتا رہے بلکہ جلدی سے نظر پھیرے اور پھر دوبارہ نہ دیکھے اس لئے کہ پہلی نظر جبکہ نہو قصداً معاف ہے پھر اگر دیکھتا رہے گنہگار ہوتا ہے واجب ہے کہ فی الفور نظر پھیر لے چنانچہ اسمیں وارد ہوا ہے قول اللہ تعالی کا قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ اَبْصَارِهِمْ اور کسی غرض کے لیے مانند نکاح وغیرہ کے دیکھنا جائز ہے اور اگر کسی عورت کے زخم ہو یا فصد کھلواوے یا کچھ ضرورت ہو دکھانے کی تو بدن بقدر ضرورت کے دکھاوے اور باقی بدن کپڑے سے چھپاوے ع طیبی **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَرْاَةَ تُقْبِلُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ وَتُدْبِرُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ اِذَا اَحَدُكُمْ اَعْجَبَتْهُ الْمَرْاَةُ فَوَقَعَتْ فِي قَلْبِهِ فَلْيَعْمِدْ اِلَى امْرَاَتِهِ فَلْيُوَاقِعْهَا فَاِنَّ ذٰلِكَ يَرُدُّ مَا فِي نَفْسِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق عورت آتی ہے بیچ صورت شیطان کے اور جاتی ہے بیچ صورت شیطان کے جسوقت کسی کو تم میں سے خوش لگے ایک عورت پس آوے محبت اسکی بیچ دل اسکے کے پس چاہیے کہ قصد کرے طرف عورت اپنی کے پس صحبت کرے اس سے پس تحقیق یہ یعنی جماع کرنا دور کر دیگا اس چیز کو کہ اسکے دل میں ہے یعنی خواہش اسکی نقل کی یہ مسلم نے **ف** مشابہت دی عورت کو شیطان کے ساتھ وسوسہ ڈالنے اور گمراہ کرنے میں یعنی جیسے شیطان وسوسہ ڈالتا ہے دل میں اور گمراہ کرتا ہے ویسے ہی دیکھنا عورت کا باعث وسوسہ اور فساد کا ہے اور اس سے استنباط کیا جاتا ہے کہ لائق ہے عورت کو یہ کہ نہ نکلے مگر بضرورت اور بناؤ کر کر نہ نکلے اور لائق ہے مرد کو یہ کہ نہ دیکھے طرف عورت کے اور نہ طرف کپڑوں اسکے کے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نہیں مضائقہ ہے واسطے مرد کے یہ کہ بلاوے بیوی اپنی کو جماع کرنے کے لیے دن کو اگرچہ ہو بیوی مشغول ایسے کام میں کہ ممکن ہو ترک کرنا اسکا اس لیے کہ کبھی غالب ہوتی ہے مرد پر شہوت پس ضرر کرتی ہے شہوت بسبب تاخیر کرنے جماع کے اسکے بدن میں یا دل میں ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ اَحَدُكُمُ الْمَرْاَةَ فَاِنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَنْظُرَ اِلَى مَا يَدْعُوهُ اِلَى نِكَاحِهَا فَلْيَفْعَلْ رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

نے جب چاہے ایک تمہارا کہ پیغام نکاح کا بھیجے طرف ایک عورت کے پس اگر کر سکے یہ کہ نظر کرے طرف اُس چیز کے یعنی اعضا اُسکے کے کہ باعث ہو اُسکو طرف نکاح اُسکے کے کہ وہ مُنھ اور ہاتھ ہین پس چاہیے کہ کرے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** دیکھ لینا مخطوبہ کو پہلے پونہچنے پیغام نکاح کے مستحب ہے اس لئے کہ مرغوب الطبع ہو گی تو بعد نکاح کے اُسی کے سبب زنا سے بچا رہے گا اور یہی مقصود اصلی نکاح سے ہے اور یہ جو وارد ہوا ہے کہ نکاح نہ کیجاوے عورت بسبب جمال اُسکے کے تو اِس سے یہ غرض نہین ہی کہ رعایت جمال کی نکرے بلکہ غرض یہ ہی کہ رعایت نری جمال کی با وجود فساد دین کے نکرے ۔ ع **وَعَنِ الْمُغِيرَةِ** بْنِ شُعْبَةَ قَالَ خَطَبْتُ امْرَأَةً فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَظَرْتَ إِلَيْهَا قُلْتُ لَا قَالَ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يُؤْدَمَ بَيْنَكُمَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے مغیرہؓ بن شعبہ سے کہ کہا ارادہ کیا مین نے منگنی کا ایک عورت سے پس کہا واسطے میرے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دیکھا تو نے طرف اُس عورت کے کہا مین نے نہین فرمایا پس دیکھ تو طرف اُسکے پس تحقیق دیکھنا لائق تر ہی ساتھ اسکے کہ الفت ڈالی جاوے درمیان تمہارے نقل کی یہ احمدؒ اور ترمذیؒ اور نسائیؒ اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** یعنی بعد دیکھنے کے جو نکاح کریگا تو محبت و الفت ہو گی آپسمین اس لیے کہ جب نکاح بعد دیکھنے کی ہوتا ہے تو ندامت نہین ہوتی غالبًا ۔ ع **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةً فَأَعْجَبَتْهُ فَأَتَى سَوْدَةَ وَهِيَ تَصْنَعُ طِيبًا وَعِنْدَهَا نِسَاءٌ فَأَخْلَيْنَهُ فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ رَأَى امْرَأَةً تُعْجِبُهُ فَلْيَقُمْ إِلَى أَهْلِهِ فَإِنَّ مَعَهَا مِثْلَ الَّذِي مَعَهَا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ کہا دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو پس خوش لگی وہ حضرتؐ کو پس آئے حضرتؐ سودہؓ کے پاس کہ بی بی تھین حضرتؐ کی اُس حال مین کہ وہ بنا رہی تھین خوشبوئی اس حال مین کہ اُنکے پاس تھین عورتین پس خلوت کر دی عورتون نے حضرتؐ کے لیے یعنی باہر چلی آئین اُس جگہ سے پس پوری کی حضرتؐ نے حاجت اپنی یعنی صحبت کی بی بی سودہ سے پھر فرمایا حضرتؐ نے جو مرد کہ دیکھے کسی عورت کو کہ خوش لگے اسکو پس چاہیے کہ آوے طرف بیوی اپنی کے یعنی اور صحبت کرے تاکہ منقطع ہو شہوت اُسکی اور جاتا رہے وسوسہ اُسکا اس لیے کہ تحقیق ساتھ بیوی اُسکی کے ہے مانند اُس چیز کے کہ ساتھ اُس عورت کے ہے یعنی شرمگاہ ہے مانند شرمگاہ اُسکی کے نقل کی یہ دارمی نے **ف** خوش لگنا اُس عورت کا حضرتؐ کو بمقتضاے طبیعت کے تھا اور یہ پہلی نظر مین تھا کہ اُسکا مضائقہ نہین ۔ ح **وَعَنْهُ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ فَإِذَا خَرَجَتِ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ عورت ستر ہی پس جبکہ نکلتی ہی یعنی اپنے پردے سے اچھا کر دکھاتا ہے اُسکو شیطان مردونکی نظر مین نقل کی یہ ترمذی نے **ف** عورت ستر ہے یعنی پردے مین رہنا چاہیے عورت کو جیسے ستر کو پردے مین رکھتے ہین اور لوگون کے سامنے ہونا اُسکو بُرا ہے جیسے کھولنا ستر کا بُرا ہی ۔ ع **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّ لَكَ الْأُولَى وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے بریدہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے علیؓ کے اے علیؓ نہ ڈال نظر پیچھے نظر کے یعنی ایکبار کہ نظر ناگہان جا پڑے عورت اجنبیہ پر دوبارہ پھر نہ دیکھ اسکو اس لیے کہ جائز ہی واسطے تیرے پہلی نظر یعنی جبکہ بغیر قصد کے ہو اور جائز نہین تیرے لیے نظر دوسری نقل کی احمدؒ اور ترمذیؒ اور ابوداؤدؒ اور دارمی نے ۔ **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا زَوَّجَ أَحَدُكُمْ عَبْدَهُ أَمَتَهُ فَلَا يَنْظُرَنَّ إِلَى عَوْرَتِهَا وَفِي رِوَايَةٍ فَلَا يَنْظُرَنَّ إِلَى مَا دُونَ السُّرَّةِ وَفَوْقَ الرُّكْبَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے نقل کی اپنے دادا سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت نکاح کر دے ایک تمہارا اپنے غلام کا اپنی لونڈی سے پس نہ دیکھے طرف ستر لونڈی کے یعنی اس لیے کہ وہ حرام ہو گئی اُسپر اور ایک روایت مین ہی کہ پس نہ دیکھے طرف اُس چیز کے کہ نیچے ناف اور اوپر زانو کے ہی نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** اپنے غلام کے ساتھ نکاح کر دینے کا جب یہ حکم ہوا تو غیر اپنے غلام کے ساتھ نکاح کرنے مین بطریق اولی یہ حکم ہو گا اور اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اپنی لونڈی کو بیاہ دے تو حرام ہی دیکھنا اُسکے اتنے بدن کا کہ درمیان ناف اور

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

زانو کے ہے اور مذہب امام اعظمؒ کا یہ ہے کہ جب اپنی لونڈی بیاہ دی تو وہ آقا کے حق مین مانند اجنبی کی لونڈی کے ہوگئی اور بیان اُسکے ستر کا ابی سعیدؓ کی حدیث کے فائدے مین ہو چکا اور امام شافعیؒ کے نزدیک ستر اسکا مانند ستر مرد کے ہے دلیلین ہر ایک کی فقہ کی بڑی کتابو مین موجود ہین مولانا + ح وعن جرهد ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اما علمت ان الفخذ عورة رواه الترمذي وابو داؤد اور روایت ہے جرہدؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہین جانا تو نے کہ تحقیق ران ستر ہے نقل کی یہ ترمذیؒ اور ابوداؤدؒ نے **ف** کتاب اسد الغابۃ مین لکھا ہو کہ گذرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جرہدؓ پر مسجد مین اور ران اُنکی کھلی ہوئی تھی پس فرمایا حضرت نے کہ ڈھانک ران اپنی کہ ران ستر ہے اور اسمین حجت ہے اُنپر جو کہتے ہین ران ستر نہین اور یہ ایک روایت ہے امام مالکؒ اور امام احمدؒ سے + ح ع وعن علي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال له يا علي لا تبرز فخذك ولا تنظر الى فخذ حي ولا ميت رواه ابو داؤد وابن ماجة اور روایت ہے حضرت علیؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے علیؓ کے اے علیؓ نہ کھول اپنی ران کو اور نہ دیکھ طرف زندے کی ران کے نہ مُردے کی ران کے نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ زندہ اور مُردہ برابر ہین بیچ حکم ستر کے + ح وعن محمد بن جحش قال مر رسول الله صلى الله عليه وسلم على معمر وفخذاه مكشوفتان قال يا معمر غط فخذيك فان الفخذين عورة رواه في شرح السنة اور روایت ہے محمدؓ بن جحش سے کہ کہا گذرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم معمرؓ پر اس حال مین کہ دونون رانین اُسکی کھلی ہوئی تھین فرمایا اے معمرؓ ڈھانک اپنی رانون کو اس لیے کہ تحقیق رانین ستر ہین نقل کی یہ شرح السنہ مین وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اياكم والتعري فان معكم من لا يفارقكم الا عند الغائط وحين يفضي الرجل الى اهله فاستحيوهم واكرموهم رواه الترمذي اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو تم ننگے ہونے سے یعنی اگرچہ تنہا ہو اس لیے کہ تحقیق ساتھ تمھارے وہ ہین کہ نہین جُدے ہوتے تمسے یعنی فرشتے نگہبانی کرنے والے اور کرام کاتبین مگر وقت پائخانے کے اور اُسوقت کہ صحبت کرے بیوی اپنی سے پس حیا کرو اُنسے اور تعظیم کرو اُنکی نقل کی یہ ترمذیؒ نے **ف** یعنی ستر ڈھکا رکھو اور اچھے کام کرتے رہو اور بُری اور لغویات باتون سے بچتے رہو کہ یہ چیزین باعث حیا اور تعظیم اور تکریم اُنکی کی ہین اور کہا ابن ملکؒ نے کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ نہین جائز ہے کھولنا ستر کا بغیر ضرورت کے مانند مجامعت اور رفع حاجت وغیر ذالک + ع وعن ام سلمة انها كانت عند رسول الله صلى الله عليه وسلم وميمونة اذ اقبل ابن ام مكتوم فدخل عليه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم احتجبا منه فقلت يا رسول الله اليس هو اعمى لا يبصرنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم افعمياوان انتما الستما تبصرانه رواه احمد والترمذي وابو داؤد اور روایت ہے ام سلمہؓ سے یہ کہ وہ اور میمونہؓ تھین پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ناگہان آئے ابنؓ ام مکتوم کہ صحابی تھے نابینا پھر آئے وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن دونون بیبیون کو کہ پردہ کرو اس سے ام سلمہؓ کہتی ہین پس کہا مین نے یا رسول اللہ کیا نہین وہ اندھا کہ نہین دیکھتا ہمکو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا پس اندھی ہو تم دونون کیا نہین دیکھتین تم دونون یعنی اگر وہ اندھا ہے تو تم دونون تو اندھی نہین ہو نقل کی یہ احمدؒ اور ترمذیؒ اور ابوداؤدؒ نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جیسے دیکھنا مرد کو عورت کا حرام ہے ویسے ہی دیکھنا عورت کو مرد کا لیکن لکھا ہے علمانے کہ یہ محمول ورع اور تقوی پر ہے اور صحیح تر یہ ہے کہ جائز ہے عورت کو دیکھنا مرد کا اوپر ناف کے اور نیچے زانون کے اس لیے کہ حضرت عائشہؓ سے منقول ہے کہ مین دیکھتی تھی حبشیون کو اس حال مین کہ وہ نیزہ بازی کر رہے تھے اور یہ دیکھنا سنہ ۹ ہجری مین تھا اُن ایام مین حضرت عائشہؓ سولہ برس کی تھین اور حکم پردہ کرنیکا آچکا تھا پس اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے عورت کو دیکھنا مرد کا سوائے ستر مذکور کے اور یہ اُس صورت مین ہے کہ امن مین ہو شہوت سے والا بالکل نہ دیکھے مرد کو + ع وعن بهز بن حكيم عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احفظ عورتك الا من

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

زَوْجَتِكَ اَوْمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَرَاَيْتَ اِذَا كَانَ الرَّجُلُ خَالِيًا قَالَ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ يُّسْتَحْيٰى مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَ
اَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے بہز بن حکیم سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی حکیم سے اور حکیم نے نقل کی بہز کے دادا سے یعنی معاویہ بن حیدہ
سے کہ کہا اُنہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈھانک تو ستر اپنے کو مگر اپنی بی بی سے یا لونڈی سے کہا مین نے یارسول اللہ خبر دو مجکو جسوقت کہ ہو
آدمی تنہا وہان بھی ڈھانکے پس فرمایا اللہ تعالیٰ لائق تر ہے کہ شرم کیجاوے اُس سے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف یعنی اگرچہ وہان
کوئی نہو لیکن حق تعالیٰ دیکھتا ہے اِس سے معلوم ہوا کہ واجب ہے ستر کا چھپانا خلوت مین بھی مگر بضرورت کھولنا جائز ہے اور یہ جو اوپر کہا مگر اپنی بی بی
سے الخ اِس سے معلوم ہوا کہ ملک اور نکاح مباح کردیتے ہین نظر کرنے کو طرف ستر کے جانبین سے ؛ رع وَعَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ اِلَّا كَانَ ثَالِثُهُمَا الشَّيْطٰنُ رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ اور روایت ہے عمرؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا
کہ نہین خلوت مین جمع ہوتا کوئی مرد ساتھ عورت اجنبیہ کے مگر ہوتا ہے تیسرا اُنکا شیطان نقل کی یہ ترمذیؒ نے ف یعنی شیطان اُن دونون کے ساتھ
ہوتا ہے جو شہوت مین لاتا ہے اُنکی شہوت کو یہانتک کہ ڈالتا ہے دونون کو زنا مین رع وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلِجُوْا
عَلَى الْمُغِيْبَاتِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِىْ مِنْ اَحَدِكُمْ مَجْرَى الدَّمِ قُلْنَا وَمِنْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَمِنِّىْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِىْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ
اور روایت ہے جابرؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہ داخل ہو اُن عورتون پر کہ اُنکے خاوند غائب ہین اس لیے کہ شیطان جاری ہوتا
ہے بیچ ایک تمھارے کے جگہ جاری ہونے خون کے یعنی تصرف اور وسواس اُسکا سرایت کرتا ہے تمام رگ و پوست آدمی کے مین کہا ہمنے اور آپ مین
بھی جاری ہوتا ہے یارسول اللہ فرمایا اور مجھ مین بھی جاری ہوتا ہے ولیکن اللہ نے مدد کی ہو میری شیطان پر پس سلامت رہتا ہون نقل کی یہ ترمذی
نے ف جن عورتون پر کہ خاوند اُنکے غائب ہون خاص اُنکو اس لیے ذکر کیا کہ وہ مشتاق جماع کی بہت ہوتی ہین خوف فتنے کا وہان زیادہ ہے اور
لفظ مجری الدم کا ترجمہ شیخؒ نے تو یہی کیا ہے جو مولانا زاد اللہ شرفا نے کیا اور ملا علیؒ نے یہ کیا ہے مانند جاری ہونے خون کے درمیان تمھارے اس
طرح کہ نہین دیکھتے ہو تم یعنی شیطان مسلط ہے تمپر اسطرح کہ تم نہین دیکھتے جیسے خون تمھارے بدن مین جاری ہوتا ہے اور تم نہین دیکھتے آل دونون عبارتون
کا ایک ہی ہے اور لفظ اسلم ساتھ صیغہ ماضی اور مضارع متکلم کے آیا ہے اور دونون روایتین صحیح ہین مضارع کا ترجمہ تو مذکور ہوا اور ماضی کا ترجمہ یہ ہے کہ
مسلمان ہوگیا ہے شیطان ؛ ح ؛ ع وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى فَاطِمَةَ بِعَبْدٍ قَدْ وَهَبَهٗ لَهَا وَعَلٰى فَاطِمَةَ ثَوْبٌ اِذَا قَنَّعَتْ بِهٖ رَاْسَهَا
لَمْ يَبْلُغْ رِجْلَيْهَا وَاِذَا غَطَّتْ بِهٖ رِجْلَيْهَا لَمْ يَبْلُغْ رَاْسَهَا فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَلْقٰى قَالَ اِنَّهٗ لَيْسَ عَلَيْكِ بَاْسٌ اِنَّمَا هُوَ
اَبُوْكِ وَغُلَامُكِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے انسؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے حضرت فاطمہؓ کے پاس اس حال مین کہ اُنکے پاس غلام تھا کہ
بخشا تھا غلام حضرتؐ نے فاطمہؓ کو اور حضرت فاطمہؓ پر کپڑا تھا یعنی چھوٹا جسوقت کہ ڈھانکتین اُس سے سر اپنا تو نہ پہونچتا اُنکے پاؤن تک اور جسوقت کہ ڈھانکتین
ساتھ اُسکے پاؤن اپنے نہ پہونچتا اُنکے سر تک پس جب دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس مشقت کو کہ پاتی ہین فاطمہؓ یعنی بدن ڈھکنے مین بسبب حیا کے
فرمایا تحقیق نہین ہے تجھپر مضائقہ سوا اسکے نہین کہ وہ یعنی جس سے تو حیا کرتی ہے باپ تیرا ہے اور غلام تیرا نقل کی یہ ابوداؤد نے ف اس
حدیث سے امام شافعیؒ نے دلیل پکڑی ہے کہ عورت کا غلام محرم اُسکا ہے اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک غلام مانند اجنبی کے ہے جائز نہین اُسکو نظر کرنی
طرف بیوی اپنی کے مگر اُسقدر کہ اجنبی کو جائز ہے اور اِس حدیث کا وہ یہ جواب دیتے ہین کہ اس سے یہ بات کہ تم کہتے ہو نہین ثابت ہوتی
شاید کہ وہ غلام غیر بالغ ہو ؛ ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَفِى الْبَيْتِ
مُخَنَّثٌ فَقَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ اُمَيَّةَ اَخِىْ اُمِّ سَلَمَةَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اِنْ فَتَحَ اللّٰهُ لَكُمْ غَدًا الطَّائِفَ فَاِنِّىْ اَدُلُّكَ عَلَى ابْنَةِ غَيْلَانَ فَاِنَّهَا

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

تُقْبِلُ بِاَرْبَعٍ وَّتُدْبِرُ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلَنَّ ھٰؤُلَاءِ عَلَیْکُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ام سلمہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے اُنکے پاس اور گھر مین ایک مخنث تھا پس کہا اُسنے واسطے عبداللہ بن ابی امیہ کے کہ بھائی تھا ام سلمہؓ کا اے عبداللہ اگر فتح کیا اللہ نے واسطے تمھارے کل کو طائف پس تحقیق مین بتلاؤنگا تجکو غیلان کی بیٹی کو پس تحقیق وہ آتی ہی ساتھ چار کے اور جاتی ہی ساتھ آٹھ کے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ داخل ہوا کرین تم پر یہ مخنث نقل کی یہ بخاریؒ اور مسلمؒ نے **ف** مخنث ساتھ زیر نون اور زبر نون کے ہی اور زیر صحیح ہی اور زبر مشہور تر اور مخنث اُسکو کہتے ہین کہ مشابہ ہو ساتھ عورتون کے اخلاق مین اور کلام مین اور حرکات اور سکنات مین جسکو یہان زنانا اور زنخا کہتے ہین اور یہ مشابہ ہونا کبھی تو خلقی ہوتا ہی پس وہ برا اور باعث گناہ نہین اور کبھی یہ مشابہ ہونا بتکلف ہوتا ہے یہ بُرا ہے اور موجب لعن حدیث شریف مین آیا ہے کہ لعنت کرے اللہ اُن عورتون کو کہ مشابہ ہوتی ہین مردون کے اور لعنت کرے اللہ اُن مردون کو کہ مشابہ ہوتے ہین عورتون کے اور پہلے جو مخنث امہات المومنین یعنی حضرتؐ کی بیبیون کے پاس آتا تھا سبب یہ تھا کہ وہ گمان کرتی تھین کہ اسکو حاجت اور رغبت عورتون کی طرف نہین اور قسم غیر اولی الاربہ سے ہی کہ جو قرآن مجید مین مذکور ہی کہ اُس سے عورتون پر پردہ واجب نہین پس جب حضرتؐ نے کلام اسکا سنا تو معلوم کیا کہ یہ اولی الاربہ سے ہے منع فرمادیا کہ یہ مخنث عورتون کے پاس نہ آیا کرین اور حکم خصیؒ اور مجبوبؒ کا بھی یہی ہی اور اِس مخنث کے کلام مین جو مذکور ہوا کہ آتی ہی ساتھ چار کے آخر مراد اِس سے بیان کرنا اُس عورت کی فربہی کا ہی کہ فربہ کے پیٹ مین چار شکن پڑتے ہین پس جب آتی ہی تو وہ معلوم ہوتے ہین اور جب پیٹھ پھیرتی ہی تو اُن شکنون کے سرے دونون پہلوؤن کی طرف سے معلوم ہوتے ہین چار ایک طرف سے اور چار ایکطرف سے پس یہ جو کہا جاتی ہی ساتھ آٹھ کے مراد اُس سے یہی ہی کہ جب پیٹھ پھیرتی ہی تو وہ آٹھ شکن کہ سرے ہین پیٹ کے شکنون کے معلوم ہوتے ہین حاصل یہ کہ وہ بڑی فربہ ہی اور عرب مین فربہ عورت کیطرف بہت میلان ہوتا ہی مردون کو اِس لیے اُس مخنث نے بیان اُسکی فربہی کا کیا اور نام اُس عورت کا بادیہ تھا بیٹی غیلان کی اور نام اُس مخنث کا ہئیت تھا یا ماطع +ع +ح

وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَۃَ قَالَ حَمَلْتُ حَجَرًا ثَقِیْلًا فَبَیْنَا اَنَا اَمْشِیْ سَقَطَ عَنِّیْ ثَوْبِیْ فَلَمْ اَسْتَطِعْ اَخْذَہٗ فَرَاٰنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِیْ خُذْ عَلَیْکَ ثَوْبَکَ وَلَا تَمْشُوْا عُرَاۃً رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے مسور بن مخرمہ سے کہ کہا اُٹھایا مین نے ایک بھاری پتھر پس اُسوقت مین چلتا تھا گرا میرے بدن سے کپڑا میرا یعنی اور ستر میرا کھل گیا پس نہ پکڑ سکا مین اُسکو پس دیکھا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی ننگے پس فرمایا مجکو لے اپنے اوپر کپڑا اپنا اور نہ چلا کرو تم ننگے یعنی یہ عام خطاب کیا سب کو نقل کی یہ مسلم نے

وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ مَا نَظَرْتُ اَوْ مَا رَاَیْتُ فَرْجَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَطُّ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا نہین نظر کی مین نے یا کہا نہین دیکھا مین نے ستر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کبھی نقل کی یہ ابن ماجہؒ نے **ف** یا کہا آخر یہ راوی کو شک ہوا کہ حضرت عائشہؓ نے لفظ مانظرت کہا یا لفظ ما رأیت معنی دونون کے ایک ہی ہین اور روایت مین آیا ہی کہ حضرت عائشہؓ نے کہا کہ نہ حضرتؐ نے میرا ستر دیکھا اور نہ مین نے حضرتؐ کا اِس سے معلوم ہوا کہ ادب یہ ہے کہ مرد و عورت آپسمین ایک دوسرے کا ستر نہ دیکھین +ع

وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَنْظُرُ اِلٰی مَحَاسِنِ امْرَاَۃٍ اَوَّلَ مَرَّۃٍ ثُمَّ یَغُضُّ بَصَرَہٗ اِلَّا اَحْدَثَ اللّٰہُ لَہٗ عِبَادَۃً یَجِدُ حَلَاوَتَھَا رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی امامہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین کوئی مسلمان کہ نظر جا پڑے اُسکی طرف حسن ایک عورت کے پہلی بار یعنی اول نظر بلاقصد پھر پھیر لے اُس سے نگاہ اپنی مگر کہ پیدا کریگا اللہ تعالی واسطے اُسکے ایک عبادت کہ پاویگا مزا اُسکا نقل کی یہ احمدؒ نے **ف** پاویگا مزا اُسکا یعنی اپنے دل مین بسبب فرمانبرداری امر رب اپنے کے یہ مزا بدلہ اُس تلخی کا ہی کہ صبر مین کھینچی +ع

وَعَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا قَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰہُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اِلَیْہِ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی حسن بصری سے بطریق ارسال کے کہ کہا پونہچی مجکو یعنی صحابہؓ سے یہ حدیث کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لعنت کرے اللہ دیکھنے والے کو اور اُسکو کہ دیکھا گیا طرف اُسکے نقل کی یہ بیہقیؒ نے شعب الایمان مین **ف** یعنی لعنت کرے اللہ اُسکو کہ جو نظر کرے قصداً اُس چیز کی طرف کہ نہین جائز یعنی بغیر عذر و بغیر اضطرار کے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

نظر کرنی طرف اُسکے خواہ وہ عورت اجنبی ہو یا ستر کسی کا پاوے پھر لعنت کرے اُسکو کہ جسکی طرف دیکھا گیا یعنی جس صورت مین کہ اُسنے بغیر عذر و بغیر اضطرار کے قصداً دکھایا ۱ ع **بَابُ الْوَلِيِّ فِي النِّكَاحِ وَاسْتِئْذَانِ الْمَرْأَةِ** باب ہے ولی کا نکاح مین اور پروانگی مانگنی عورت کی مقدمہ نکاح مین **ف** ولی کہتے ہین کارساز کو کہ کام کسی کا ذمے اپنے لے اور یہان مراد وہ ہے کہ متولی امر نکاح کا ہو یعنی جسکو اختیار ہے عورت کے نکاح کرنیکا اور اس باب مین حدیثین وارد ہوئی ہین اس مضمون کی کہ نکاح مین اذن ہونا ولی کا اور طلب کرنا اذن کا عورت سے ضرور ہے اور ولایت نکاح مین عصبات کو ہے اوپر ترتیب میراث کے کہ بیان مفصل اُسکا باب الفرائض مین ہو چکا ہے اور اگر عصبات نہون تو ولایت مان کو ہے پھر دادی کو اور قنیہ مین عکس اسکے ہے پھر ولایت بیٹی کو ہے پھر پوتی کو پھر نواسی کو پھر پوتے کی بیٹی کو پھر نواسی کی بیٹی کو پھر نانا کو پھر سگی بہن کو پھر سوتیلی بہن کو پھر مانکی اولاد کو برابر ہے کہ مرد ہون یا عورت پھر انکی اولاد کو پھر ذوی الارحام کو اسطرح کہ اول پھپیون کو ولایت ہے پھر ماموون کو پھر خالاؤن کو پھر چچاؤن کی بیٹیونکو اور اسی ترتیب سے انکی اولاد کو پھر مولائے[لہ] موالات کو پھر سلطان کو پھر قاضی کو اگر اُسکے فرمان مین ہو ولایت نکاح کی پھر قاضی کے نائبون کو اگر ہو قاضی کو اجازت نائب کر دینے کی اور نہین تو نہین اور حریت اور عقل اور بلوغ اور اسلام ولایت مین شرط ہے پس نہین ہے ولایت غلام کو اور نہ چھوٹے کو اور نہ دیوانے کو اور نہ کافر کو مسلمان پر اور اسی طرح مسلمان کو بھی کافر پر ولایت نہین ہے مگر ساتھ سبب عام کے جیسیکہ ہو مسلمان آقا لونڈی کافرہ کا یا بادشاہ ہو یا نائب ہو + در مختار

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْكَحُ الْاَيِّمُ حَتّٰى تُسْتَاْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَاْذَنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ اِذْنُهَا قَالَ اَنْ تَسْكُتَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نکاح کیجاوے عورت شوہر دیدہ بالغہ یہانتک کہ طلب کیا جاوے امر اُسکا اور نہ نکاح کیجاوے عورت کواری یعنی کواری بالغہ یہانتک کہ طلب اذن کیجاوے کہا صحابہؓ نے یارسول اللہ کس طرح ہے اذن اُسکا یعنی باکرہ کا حالانکہ وہ بڑی حیا رکھتی ہے فرمایا یہ کہ چپکی ہے یعنی اگرچہ چپکی رہے نقل کی یہ بخاریؒ اور مسلمؒ نے **ف** ایم کہتے ہین اُس عورت کو کہ خاوند نہ رکھتی ہو خواہ باکرہ ہو یا ثیب یعنی خاوند کیا تھا وہ مرگیا یا طلاق دی اُسنے اور یہان ایم سے مراد ثیب بالغہ ہے اور ثیب کے نکاح مین طلب کرنا امر کا کہا اور باکرہ کے نکاح مین طلب کرنا اذن کا اس لیے کہ ثیب امر کرتی ہے اور اشارہ کرتی ہے صریحا اور شرم نہین کرتی اسمین بخلاف باکرہ کے کہ وہ شرم رکھتی ہے امر کرنے اور اشارہ کرنیسے بلکہ اذن دیتی ہے اور راضی ہوتی ہے اگرچہ ساتھ سکوت کے ہو اور ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جائز نہین نکاح بغیر امر اور اذن عورت کے ولیکن فقہا کے یہان تفصیل ہے کہ سب عورتین چار قسم پر ہین اول ثیب بالغہ پس اسمین اتفاق رکھتے ہین علما کہ جائز نہین نکاح کرنا اُسکا بغیر اذن اُسکے کے بشرطیکہ عاقلہ ہو یعنی دیوانی نہو اگر دیوانی ہو گی تو ولی کی اجازت سے ہو جاویگا اور دوسری باکرہ صغیرہ اور اسمین بھی اتفاق ہے علما کا کہ حاجت اُسکے اذن کی نہین ولی بغیر اُسکے اذن کے نکاح اُسکا کر سکتا ہے تیسری ثیب صغیرہ اُسکا بھی نکاح بغیر اُسکے اذن کے جائز ہے حنفیہ کے نزدیک نہ شافعیہ کے چوتھی باکرہ بالغہ اُسکا نکاح ہمارے نزدیک جائز نہین بغیر اُسکے اذن کے اور امام شافعیؒ کے نزدیک جائز ہے پس مدار ولایت کا حنفیہ کے نزدیک صغر پر ہے باکرہ ہو یا ثیب اور شافعیہ کے نزدیک مدار بکارت پر ہے صغیرہ ہو یا کبیرہ پس حدیث محمول ہے ہمارے نزدیک بالغہ پر خواہ ثیب ہو یا باکرہ اور قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَاْذَنَ حجت ہے شافعیؒ پر + ع ح **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاْذَنُ فِيْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ الثَّيِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاْمَرُ وَاِذْنُهَا سُكُوْتُهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ الثَّيِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ يَسْتَاْذِنُهَا اَبُوْهَا فِيْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت شوہر دیدہ یعنی شوہر دیدہ بالغہ عاقلہ لائق تر ہے ساتھ نفس اپنے کے اپنے ولی سے اور لڑکی کواری یعنی بالغہ طلب اذن کی کیجاوے بیچ ذات اپنی کے یعنی بدا تہا اور اذن اسکا چپ رہنا ہے یعنی احتیاج نہین ہے اذن صریح کی بلکہ کفایت کرتا ہے

[لہ] یعنی مولیٰ موالات کے باب الفرائض مین بیان ہو چکا ۱۲

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

سکوت اُسکا بسبب کثرت حیا اُسکی کے اور ایک روایت مین ہی فرمایا عورت شوہر دیدہ لائق تر ہے ساتھ نفس اپنے کے ولی اپنے سے اور لڑکی کواری طلب اذن کی کیجاوے اور اذن اُسکا چپ رہنا اُسکا ہے اور ایک روایت مین یون ہی کہ فرمایا عورت شوہر دیدہ لائق تر ہے ساتھ نفس اپنے کے ولی اپنے سے اور عورت کواری طلب اذن کرے اُس سے باپ اُسکا بیچ نکاح کرنے اُسکے کے اور اذن اُسکا چُپ رہنا اُسکا ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** لائق تر ہے آخر یعنے لائق تر ہے ساتھ راضی ہونیکے یہانتک کہ نکاح کیجاوے مگر یہ کہ اذن دے زبان سے بخلاف باکرہ کے اور باقی شرح اسکی اوپر کی حدیث مین ذکر ہو چکی ہے اور یہ سب روایتین آپسمین قریب المعانی ہین ۱۲ ع ۱۲ ح **وعن** خنساء بنت خذام ان اباها زوجها وهي ثيب فكرهت ذلك فاتت رسول الله صلى الله عليه وسلم فرد نكاحه رواه البخاري وفي رواية ابن ماجة نكاح ابيها اور روایت ہے خنساء بیٹی خذام کے سے یہ کہ باپ اُسکے نے نکاح کر دیا اُسکا اس حال مین کہ وہ شوہر دیدہ تھی یعنے اور اذن نہ چاہا اُس سے اور وہ تھی بالغہ پس مکروہ جانا اُسنے اُس عقد کو پھر آئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس پھیر دیا نکاح اُسکا یعنے نکاح کرنا باپ کا نقل کی یہ بخاری نے اور بیچ روایت ابن ماجہ کے یون ہے کہ رد کیا نکاح کیا ہوا باپ اُسکے کا **وعن** عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم تزوجها وهي بنت سبع سنين وزفت اليه وهي بنت تسع سنين ولعبها معها ومات عنها وهي بنت ثمان عشرة رواه مسلم اور روایت ہے عائشہ رض سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اُنسے اُس حال مین کہ وہ سات برس کی تھین اور بھیجی گئین وہ حضرت کے گھر مین اس حال مین کہ وہ نو برس کی تھین اور کھلونے کھیلنے کیلیے ساتھ اُنکے تھے اور وفات ہوئی آنحضرت کی اور جدا ہوے عائشہ رض سے اُس حال مین کہ عائشہ رض تھین اٹھارہ برس کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** سات برس کی تھین کہا نووی نے کہ اور اکثر روایتون مین آیا ہے کہ چھ برس کی تھین تطبیق ان روایتون مین یون دیگئی ہے کہ حضرت عائشہ رض کچھ اوپر چھے برس کی تھین پس اُن روایتون مین تو اختصار کیا چھ پر اور کسر کو حذف کر دیا اور اس روایت مین کسر کو یعنے اُس سال کو بھی کہ لگی تھین اُسمین یعنے ساتوین برس مین شمار کر لیا اور بسبب اس حدیث کے اجماع ہے مسلمانون کا اسپر کہ جائز ہے باپ اور دادا کو نکاح کر دینا باکرہ صغیرہ کا اور نہین اختیار ہے اُسکو بعد بالغ ہونیکے اُس نکاح کے فسخ کرنیکا مگر نزدیک بعضے عراقین کے اور سوا ے باپ اور دادا کے اور اولیا کو نہین جائز ہے نکاح کر دینا اُسکا نزدیک شافعی رح اور مالک رح کے اور کہا ابو حنیفہ رح اور اوزاعی اور اوراون نے کہ جائز ہے اولیا کو بھی نکاح کر دینا اُسکا لیکن اُسکو اختیار ہے بعد بالغ ہونیکے اور ابو یوسف نے کہا کہ اس صورت مین بھی اُسکو اختیار نہین ہے اور مراد کھلونون سے گڑیان ہین اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ حضرت نے دیکھا اُنکو اور انکار نہ کیا اُنپر یعنے بُرا نہ جانا اُنکو پس اس سے یہ معلوم ہوا کہ جائز ہے بنانا گڑیون کا اور مباح ہے لڑکیون کو کھیلنا گڑیون سے اور لکھا ہے علما نے کہ سبب اسکا یہ ہے کہ لڑکیان گڑیونکے کھیلنے سے سکھتی ہین تربیت اولاد کی اور سینا پرونا اور درستی کرنی گھر کی اور احتمال یہ بھی ہے کہ ہو یہ قصہ ابتداے ہجرت مین پہلے حرام ہونے تصویر کے اور بعضون نے کہا کہ اُن گڑیونکی صورتین نہ بنی ہوئی تھین جیسی تصویرین ہوتی ہین کہ جو حرام ہین بلکہ یون ہین جیسے چیتھڑون و پتھرون کی بنالی تھین ۱۲ ع ۱۲ طیبی ۱۲ ح

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** ابي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا نكاح الا بولي رواه احمد والترمذي وابو داود وابن ماجة والدارمي روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ نہین نکاح بغیر ولی کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** یعنے نہین ہوتا نکاح بغیر اذن ولی کے ہمارے نزدیک یہ غیر بالغہ اور غیر عاقلہ کے حق مین ہے یعنے نکاح صغیرہ اور دیوانے کا نہین ہوتا بغیر اذن ولی کے اور امام شافعی اور امام احمد نے ظاہر اس حدیث پر عمل کیا ہے وہ کہتے ہین کہ نہین ہوتا نکاح مگر ساتھ عقد کرنے ولی کے اور نہین ہوتا نکاح ساتھ عبارت عورتون کے برابر ہے کہ عورت اصیلہ ہو یا وکیلہ اور کہا سیوطی نے کہ حمل کیا ہے اسکو جمہور نے اوپر نفی صحت کے اور ابو حنیفہ رح نے اوپر نفی کمال کے ۱۲ ع **وعن** عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ايما امرأة نكحت نفسها بغير اذن وليها فنكاحها باطل فنكاحها باطل فنكاحها باطل فان دخل بها فلها المهر بما استحل من فرجها فان اشتجروا فالسلطان ولي من لا ولي له رواه احمد والترمذي وابو داود وابن ماجة والدارمي

له حضرت شیخ عبدالحق نے شرح عربی میں لکھا ہے ... ۱۲

اور روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت کہ نکاح کرے اپنا بے اذن ولی اپنے کے پس نکاح اُسکا باطل ہے پس نکاح اُسکا باطل ہے
پس نکاح اُسکا باطل ہے پھر اگر صحبت کی ساتھ اُس عورت کے پس واسطے اُسکے ہی مہر بسبب اُس چیز کے کہ فائدہ اُٹھایا شرمگاہ اُسکی سے پھر اگر اختلاف کریں ولی
پس ولی بادشاہ ہی اُسکا کہ نہیں اُسکا کوئی ولی نقل کی یہ احمد اور ترمذی ور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف پس نکاح اُسکا باطل ہی تین بار فرمایا تاکید اور
مبالغے کے لیے اور یہ حدیث اور مانند اسکے معارض ہین اس حدیث کے الاَیِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا اسی لیے حنفیہ اسمین تاویل کرتے ہین کہ مراد یہ ہے کہ جو عورت
غیر کفو سے نکاح کرے بغیر اذن ولی کے یا لڑکی یا لونڈی یا مکاتبہ نکاح کرین بغیر اذن ولی کے تو نکاح اُسکا باطل ہے اور اس حدیث کی اور اوپر کی حدیث کی
صحت مین کلام ہی اور حاصل اخیر جملہ حدیث کا یہ ہی کہ اولیا نے جب منع کیا نکاح کرنیسے تو وہ کالعدم ہوے پس ہوگا بادشاہ ولی اُسکا ورنہ نہین ہی ولایت
بادشاہ کو ولی کے ہوتے ﴿ع﴾ ﴿ح﴾ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْبَغَايَا الَّتِي يُنْكِحْنَ اَنْفُسَهُنَّ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ وَالْاَصَحُّ اَنَّهُ
مَوْقُوْفٌ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زنا کرنے والی ہین وہ عورتین کہ نکاح
کرتی ہین اپنا بے شاہدون کے اور صحیح تر یہ ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے ابن عباسؓ پر یعنے قول ابن عباسؓ کا ہے نقل کی یہ ترمذی نے ف اس سے معلوم
ہوا کہ نکاح بغیر گواہون کے نہین ہوتا اور یہی مذہب ہے اماموں کا اور یہی منقول ہی صحابہؓ اور تابعین سے ﴿ح﴾ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَتِيْمَةُ تُسْتَاْمَرُ فِي نَفْسِهَا فَاِنْ صَمَتَتْ فَهُوَ اِذْنُهَا وَاِنْ اَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَيْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ اَبِي مُوْسٰى
اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ عورت کواری بالغہ پوچھی جاوے بیچ نکاح اپنے کے پھر اگر چپ رہے پس وہی ہی اذن اُسکا اور
اگر انکار کیا پس نہین جبر اُسپر نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے اور نقل کی دارمی نے ابی موسٰیؓ سے ﴿ح﴾ وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ اِذْنِ سَيِّدِهٖ فَهُوَ عَاهِرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے
فرمایا جو غلام کہ نکاح کرے بغیر اذن مالک اپنے کے پس وہ زانی ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نے ف یعنے نکاح مملوک کا بغیر اذن مالک کے
صحیح نہین پس اگر صحبت کریگا اُس نکاح کے بعد حرام ہوگی اور وہ زناکار ہوگا اور یہی ہی مذہب امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کا کہ نکاح غلام کا بغیر اذن آقا کے
نہین جائز اور نہین ہوتا ہے عقد صحیح ساتھ اجازت دینے کے بعد اسکے اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک نکاح ہو جاتا ہے لیکن نافذ یعنے صحیح ہونا اُسکا موقوف ہے
اذن آقا پر جب وہ اذن دیگا تو نافذ ہو جائیگا مانند نکاح فضولی کے ﴿ع﴾ ﴿ح﴾ اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ جَارِيَةً
بِكْرًا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ اَنَّ اَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ
روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا تحقیق ایک لڑکی کواری یعنے اور تھی وہ بالغہ آئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس ذکر کیا یہ کہ باپ اُس کے نے
نکاح کر دیا اُسکا اور وہ تھی ناراض پس اختیار دیا اُسکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف اختیار دیا کہ چاہے نکاح رکھ چاہے فسخ کر ڈال
اس سے معلوم ہوا کہ نہین جبر کرنا ہی ختیار ولی کو بالغہ پر اگرچہ باکرہ ہو اور یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہؒ کا ﴿ع﴾ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزَوِّجُ الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ وَلَا تُزَوِّجُ الْمَرْاَةُ نَفْسَهَا فَاِنَّ الزَّانِيَةَ هِيَ الَّتِي تُزَوِّجُ نَفْسَهَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ نکاح کرے عورت کسی عورت کا اور نہ نکاح کرے عورت اپنا اسلیے کہ تحقیق زنا کرنیوالی وہ ہی کہ نکاح کرتی
ہی اپنا آپ نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف نہ نکاح کرے عورت آخر یہ نہی تنزیہی ہی ہمارے نزدیک اسلیے کہ مستحب ہی کہ نکاح کرے عورت کا ولی اُسکا اور جس کا
کوئی ولی نہین تو قاضی اُسکا ولی ہی آور نہ نکاح کرے عورت کسی سے اپنا ہمارے نزدیک مراد یہ ہی کہ بغیر گواہونکے یا غیر کفو سے نکاح نہ کرے اور امام شافعیؒ کے نزدیک
مراد یہ ہے کہ عورت اپنا نکاح بغیر ولی کے نہ کرے اسلیے کہ زنا کرنیوالی وہ ہے کہ نکاح کرتی ہے اپنا بغیر گواہون کے ہمارے نزدیک اور بغیر ولی کے

ف یعنی ولی کے اذن لینے کا ادنیٰ درجہ اگر غیر ولی اذن دے تو ضرور ہے اجازت صریح وہ بولے زبان سے ۱۲ منہ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

شافعیؒ کے نزدیک یعنے عقد کرنیکی ولایت عورت کو اپنے عقد کرنیکی یا غیر کے عقد کرنیکی نہین ہے یعنے عبارت عورتون کی سے نکاح صحیح نہین ہوتا نزدیک امام شافعیؒ کے ۔ع: مولانا وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وُّلِدَ لَهٗ وَلَدٌ فَلْیُحْسِنْ اِسْمَهٗ وَاَدَبَهٗ فَاِذَا بَلَغَ فَلْیُزَوِّجْهُ فَاِنْ بَلَغَ وَلَمْ یُزَوِّجْهُ فَاَصَابَ اِثْمًا فَاِنَّمَا اِثْمُهٗ عَلٰی اَبِیْهِ اور روایت ہے ابی سعیدؓ اور ابن عباسؓ سے کہا دونون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پیدا کیا جاوے واسطے اُسکے لڑکا پس چاہیے کہ اچھا رکھے نام اُسکا اور ادب نیک سکھاوے اُسکو یعنے تعلیم کرے آداب و احکام شریعت و معیشت کے کہ دنیا اور آخرت مین مفید ہوون پھر جب بالغ ہو تو چاہیے کہ نکاح کر دے اُسکا پس اگر بالغ ہو لڑکا یعنے اور رہو وہ فقیر اور نہ نکاح کرے اُسکا یعنے باپ اور رہو وہ قادر نکاح کر دینے پر پھر پہونچے لڑکا گناہ کو یعنے زنا کرے یا مقدمات زنا کے پس سوائے اسکے نہین کہ گناہ اُسکا اوپر باپ اُسکے کے ہے ف اسلیے کہ اسمین قصور کیا اُسنے اور سبب ہوا گناہ کا اور یہ محمول ہے زجر و تہدید پر واسطے مبالغہ اور تاکید کے اور فرزند کے حکم مین لونڈی و غلام بھی ہین ۔ع وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَاَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِی التَّوْرٰىةِ مَكْتُوْبٌ مَنْ بَلَغَتِ ابْنَتُهٗ اِثْنَتَیْ عَشَرَةَ سَنَةً وَّلَمْ یُزَوِّجْهَا فَاَصَابَتْ اِثْمًا فَاِثْمُ ذٰلِكَ عَلَیْهِ رَوَاهُمَا الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے عمر بن الخطابؓ اور انسؓ بن مالک سے کہ نقل کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا توریت مین لکھا ہوا ہے کہ جو شخص کہ پہونچے بیٹی اُسکی بارہ برس کو اور نہ نکاح کرے وہ اُسکا یعنے باوجود پانے کفو کے پھر پہونچے وہ بیٹی گناہ کو یعنے زنا وغیرہ کو پس گناہ اُسکا اوپر باپ اُسکے کے ہے نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین

بَابُ اِعْلَانِ النِّكَاحِ وَالْخُطْبَةِ وَالشَّرْطِ باب ہے بیچ بیان آشکارا کرنے نکاح کے اور بیان خطبۂ نکاح کے یا بیچ بیان منگنی کے اور بیچ بیان شرط نکاح کے ف آشکارا کرنا نکاح کا مستحب ہے اور آیا ہے کہ آشکارا کرو نکاح کو اگرچہ ساتھ دف بجانیکے ہو اور دف بجانے مین علما نے اختلاف کیا ہے بعضون نے تو کہا ہے کہ وہ حرام ہے یا مکروہ مطلقًا اور بعضون کے نزدیک مباح ہے مطلقًا اور صحیح یہ ہے کہ مباح ہے بعض اوقات مین جیسے عید مین اور وقت آنے مسافر کے اور وقت نکاح کے اور سوائے انکے حرام ہے اور خطبہ ساتھ پیش خ کے اور زیر خ کے دونون طرح صحت کو پہونچا یا ہے علما نے زیر سے جو خطبہ ہے اُسکے معنے ہین پیغام نکاح کا بھیجنا اور پیش سے بمعنے خطبے کے کہ نکاح مین پڑھتے ہین اور ظاہر یہ ہے کہ یہان پیش سے ہے اور قاموس مین لکھا ہے کہ خطبہ کہتے ہین کلام منثور مسجع کو کہ مشتمل ہو حمد اور ثنا اور درود اور وعظ و نصیحت کو اور خطبہ پڑھنا سنت ہے نکاح مین اور نزدیک امام شافعیؒ کے ہر عقد مین سنت ہے مانند بیع اور شرا اور سوائے انکے کے اور مراد شرط سے وہ شرطین ہین کہ ذکر کیجاوین نکاح مین فاسد یا صحیح شرح ف۲ یہ معنے خطبے کے جو نقل کیے گئے بموجب مذہب شافعیؒ کے ہین اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک خطبہ نام مطلق ذکر کا ہے اگرچہ ایک تسبیح ہو یا تحمید ہو یا مانند انکے اور صاحبینؒ کے نزدیک خطبہ ذکر طویل کو کہتے ہین اور ادنے درجہ اُسکا بقدر تشہد کے ہے کذا فی الدر المختار اور نہین مضائقہ نرے راگ کا اور بجانے دف کا نکاح مین اور شادی مین اور اسیطرح سے نہین مضائقہ نرے گانے اور بجانے کا دف کا عیدین مین محققون کے نزدیک اور ذکر کیا شیخ الاسلام نے کہ یہ سب مکروہ ہین ہمارے علما کے نزدیک یعنے حضرت امام اعظمؒ اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے اور نہین جائز سننا نرے راگ کا بھی عورت اجنبیہ سے اور امرد سے اور جس راگ مین ذکر ہو شراب کا یا عورتون یا امردون کے خط و خال وغیرہ کا یا ذکر ہو کلمات کفر کا تو وہ حرام ہے یعنے نرے راگ مین بھی اگر یہ باتین ہوون تو وہ حرام ہو جاتا ہے اور نکاح کی بدعتون مین سے ہے ظاہر کرنا باجون کا اور مزامیر کا اور کھیل کی چیزون کا اور ظاہر کرنا کھیل کھیلنے والون کا یعنے پتلیون وغیرہ اور ڈھانکنا گھر کی دیوارونکا ساتھ کپڑون کے واسطے زینت کے اور سواری کرنی گھوڑون کی اور پھرنا شہر مین بغیر حاجت کے فرمایا اللہ تعالے نے نہو تم مانند اُن لوگون کے کہ نکلے اپنے گھرون سے اتراتے ہوے اور واسطے دکھلانے لوگون کے اور نہین درست یہ کہ ہو بیچ نکلنے براتون کے گانے والے اور گانے والیان پس تحقیق یہ ہے بہت بیحیائی یا ہو ساتھ دولھا کے ڈھول اور باجا اور ضائع کرنا مال کا ساتھ جلانے بارود اور کاغذ کے یعنے آتش بازی اور یہ کہ ہو بیچ اُسکے جلوہ روبرو مردون کے پس تحقیق یہ سب حرام ہے اور اسیطرح ظاہر کرنی چیزین پردون کی نکاح کی مجلس مین اور بٹھانا دولھا کا مسند ریشمی پر اور ناچنا

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

ڈوریکا ساتھ پگڑی دولھا کے پھیر دینا اُسکو ساحر کے تئین تاکہ سحر کرے واسطے محبت خاوند جورو کے اور پہنا سونے چاندی کے بالونمین اور بہت تعریف کرنی
خاوند کے اور جورو کے قرابتیونکی اور ایسی باتین بیان کرنی کہ محض جھوٹی ہین فرمایا اللہ تعالے نے چاہتے ہین یہ کہ تعریف کیے جاوین ساتھ اُس چیز کے کہ
نہین کی اور اسیطرح سے حرام ہی پہننا دولھا کو حریر یا زعفرانی رنگ یا کسنبا یہ شادی و غیر شادی دونونمین حرام ہین اور اسیطرح سے حرام ہے اُتارنا پگڑی کا دولھا کے
سر سے اور رکھدینا اُسکا دولھن کے سر پر اور اسیطرح سے پھرنا دولھا کا دولھن کے گرد سات بار اور چلی آنا عورتون اجنبیہ کا دولھا کے سامنے اور باتین کرنی اُس سے
اور ہاتھ لگانا اُسکے ناک کان کو اور ذکر کرنا بیحیائی کی باتون کا اور دُھلوانا انگوٹھا مرد کا ساتھ دودھ کے عورت سے اور کھلانا شکر اور پلانا دودھ کا دولھا کو اور
رکھنا نبات کا دولھن کے بدن پر اور کہنا دولھا کو کہ اُٹھالے اپنے مُنھ سے اور گھیر لینا دولھا اور دولھن کو عورتونکا وقت خلوت کے یہ سب باتین بدعت کی نکاح
مین حرام ہین واجب اور ضرور ہے بچنا اُنسے اسیطرح سے لکھا ہے بیچ بعضے رسالون تصنیف کیے ہوے قاضی ضیاء الدین سنائی کے رحمت کرے اُنکو اللہ اور
حضرت سید آدم بنوری نے اپنی کتاب مین کتاب علم الہدے نقل کیا ہے کہ نکاح مین کتنی چیزین کفر ہین اور کتنی چیزین ایسی ہین کہ خوف کفر ہے اُنمین اور بعضے چیزین
بدعت ہین پس جو کوئی وہ رسوم بجالاوے علاقہ زوجیت کا درمیانمین سے اُٹھ جاتا ہے اور وہ نکاح اہل اسلام کا سا نہین ہوتا اور جو فرزند کہ پیدا ہوتا ہے نسب اُسکا
ثابت نہین ہوتا کیونکہ حرام کا ہوتا ہے ایک تو یہ کہ ایک قوم مین رسم ہے کہ تھوڑی سی سرسون اور اسپند دانہ وغیرہ اور ہلدی اور انگوٹھی لوہے کی کپڑے مین باندھکر
دولھا دولھن کے ہاتھ مین باندھ دیتے ہین اور اُسکو اہل ہند کنگنا کہتے ہین یہ کفر صریح ہے کرنیوالا اور راضی ہونیوالا اس عمل کا کافر ہوتا ہے اور یہ رسم ہے کہ
مٹکی ٹھلیا پر پھول باندھتے ہین اور صندل ہیسکر اُنپر لگاتے ہین یہ رسم گبرونکی ہے اور اور یہ رسم ہے کہ جُلوہ دیتی ہین دولھن کو کہ اُسمین طرح طرح کی فضیحتین اور رسوائیان
ہین اور یہ رسم ہے کہ دولھا کے سر پر مان اور بہن یا اور عورتین آنچل ڈالتی ہین اور دولھن کے سر پر دستار رکھتی ہین دونون ملعون ہوتے ہین
اسلیے کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لعنت خدا کی اُس مرد پر کہ مشابہ ہو ساتھ عورتون کے اور لعنت خدا کی ہے اُس عورت
پر کہ مشابہ ہو ساتھ مردون کے آور اور یہ رسم ہی کہ انگوٹھا دولھن کا ساتھ دودھ اور پانی کے دھوتے ہین اور دولھا کو پلاتے ہین یہ بھی گبرون کی رسمون سے
ہے اور خوف ہے اسمین کفر کا آور اور یہ رسم ہی کہ ڈلیان مصری کی عورت کے بدن پر رکھتے ہین اور مرد اُسکو اپنے منہ سے اُٹھاتا ہی جسکو یہان نبات چُننا کہتے ہین ان
افعال سے فاسق ہوتا ہی اور یہ گبرون کی رسمون سے ہی اور مشابہت ساتھ چارپایون کے ہوتی ہی آور اور یہ رسم ہے کہ وقت جُلوہ کے ناڑا لاتے ہین اور مشاطہ
دولھا کو تخت پر بٹھاکر اعضا اُسکے بلکہ شرمگاہ اُسکی ناپتی ہے اور عورتین دیکھتی ہین اور ہنستی ہین ان افعال سے سب لعنت کیے جاتے ہین آور اور یہ
رسم ہے کہ گالیان فقرے بند دیتی ہین یہانتک کہ حقارت مسجد و محراب و شملہ کی اُن گالیون مین ہوتی ہے اور حقارت ان چیزون کی کفر ہے آور اور یہ رسم ہے
کہ دولھا گرد دولھن کے سات بار پھرتا ہے یہ رسوم کفار سے ہی اور خوف کفر کا ہے اسمین آور اور یہ رسم ہی کہ شرمگاہ عورت کی شربت سے دھوتی ہین اور عورت
اُسمین پیشاب بھی کر دیتی ہے اور مرد کو وہ پلاتی ہین اسمین بھی خوف کفر کا ہے آور اور یہ رسم ہے کہ کاجل مرد کے لگاتی ہین یہ بالاتفاق مکروہ ہے آور یہ رسم ہی
کہ گاتی ہین یا دف اور رباب اور شہنا وغیرہ اور تالیان بجاتی ہین اور ناچ اور گانا کرتی ہین یہ چیزین بھی سب بالاتفاق حرام ہین اور اگر کہین کہ یہ ایک راہ
اور مذہب ہے کافر ہوتے ہین آور اور یہ رسم ہی کہ دولھا کی ہوئی بند باندھتے ہین یہ بھی بالاتفاق حرام ہے آور اور یہ رسم ہے کہ کاغذ کے جھاڑ اور پھول اور
اور چیزین بناتے ہین یہ بہت بُرا ہے اسلیے کہ کاغذ کو قرطاس کہتے ہین اور قرطاس نام اللہ عزوجل کا ہے پس بنانے والے اُسکے اور راضی ہونے
والے اُس کے دونون گرفتار عذاب قیامت ہوتے ہین آور اور یہ رسم ہے کہ پھول اور تمامی کی پٹی دولھا کے سر پر باندھتے ہین یہ بدعت ہے بعضونے
لکھا ہے کہ یہ گبرون کی رسمون سے ہی آور اور یہ رسم ہی کہ دولھا کے گلے مین ہانس چاندی کا اور بعضے لباس عورتون کے پہناتے ہین یہ بدعت سیئہ ہے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ رُبَیِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ جَاءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ حِیْنَ بُنِیَ عَلَیَّ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

فَجَلَسَ عَلٰی فِرَاشِیْ کَمَجْلِسِکَ مِنِّیْ فَجَعَلَتْ جُوَیْرِیَاتٌ لَنَا یَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ وَیَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ اٰبَائِیْ یَوْمَ بَدْرٍ اِذْ قَالَتْ اِحْدٰھُنَّ وَفِیْنَا
نَبِیٌّ یَعْلَمُ مَا فِیْ غَدٍ فَقَالَ دَعِیْ ھٰذِہٖ وَقُوْلِیْ بِالَّذِیْ کُنْتِ تَقُوْلِیْنَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے ربیعؓ بیٹی معوذ بیٹی
عفراء کی سے کہ کہا آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس داخل ہوئے یعنی ہمارے گھر مین اسوقت کہ لائی گئی مین خاوند کے گھر مین پھر بیٹھے میرے بچھونے پر مانند بیٹھنے تیرے کے
بہ نسبت میرے یعنی جیسے تو میرے بچھونے پر بیٹھا ہی اسی طرح حضرتؐ بیٹھے یہ خطاب کیا اُسکی طرف کہ جسنے روایت کی حدیث انسے کہ وہ خالد بنؓ ذکوان ہین
پس شروع کیا چھوکریون نے کہ تھین ہماری قوم مین بجانا دف کا اور بیان کرنا خوبیون اور شجاعت اُنکی کا کہ مارے گئے تھے ہمارے باپون مین سے
دن بدر کے ناگہان کہا ایک نے اُن چھوکریون سے اور بیچ ہمارے نبی ہین کہ جانتے ہین اُس چیز کو کہ ہونے والی ہی کل کو پس فرمایا حضرتؐ نے کہ چھوڑ دے
اسکو اور کہہ وہ چیز کہ تھی کہتی نقل کی یہ بخاری نے **ف** عفراء نام ہی معوذ کی مان کا اور معوذ شہداے بدر سے ہین اور کشندہ ابو جہل لعین کے اور مراد چھوکریون سے
بیٹیان انصار کی ہین کہ حد شہوت کو نہ پونہچی تھین نہ لونڈیان اور کہا اکمل الدین نے کہ اس مین دلیل ہی اوپر جائز ہونے دف کے وقت نکاح
اور زفاف کے اعلان کے لیے اور لاحق کیا ہے نکاح کے ساتھ بعضے علما نے ختنہ کرنے کو اور عیدین کو اور سفر سے آنے کو اور مجمع احباب کو خوشی کے لیے
یعنی انمین بھی جائز ہی مانند نکاح کے اور دف سے مراد دف بغیر جھانجھ کے ہے اور جھانجھ دار مکروہ ہی بالاتفاق اور کہہ وہ چیز کہ تھی کہتی یعنی ذکر شہداے
بدر کا کہ کرتی تھین وہی کرو اُسکو منع حضرتؐ نے اسلیے کیا کہ اسنے نسبت علم غیب کی حضرتؐ کیطرف کی حضرتؐ کو یہ بات ناگوار معلوم ہوئی اسلیے کہ
غیب کوئی نہین جانتا سواے اللہ کے مگر ہان جو کچھ اللہ تعالی چاہتا ہی وہ معلوم کروا دیتا ہی اپنے رسولون کو غیب کی باتون مین سے اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ
جائز ہے پڑھنا شعرون کا کہ نہو انمین فحش اور جھوٹ **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ زُفَّتِ امْرَأَۃٌ اِلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا کَانَ
مَعَکُمْ لَھْوٌ فَاِنَّ الْاَنْصَارَ یُعْجِبُھُمُ اللَّھْوُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا لائی گئی بعد بیاہ کے ایک عورت طرف ایک شخص کے کہ تھا انصار
مین سے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہین ہے ساتھ تمھارے کھیل یعنی بجانا دف کا اور گانا کہ اُسمین گناہ نہو پس تحقیق انصار کو خوش
لگتا ہے اُنکو گانا نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْھَا** قَالَتْ تَزَوَّجَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ شَوَّالٍ وَبَنٰی بِیْ فِیْ شَوَّالٍ فَاَیُّ نِسَاءِ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اَحْظٰی عِنْدَہٗ مِنِّیْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا نکاح کیا مجھسے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ مہینے شوال کے
اور گھر مین لائے مجکو بیچ مہینے شوال کے یعنی تین برس کے بعد پس کون عورتون مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تھی بہت نصیبہ ور نزدیک حضرتؐ
کے مجھسے نقل کی یہ مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ یہ جہلا شوال کے مہینے مین نکاح کرنے کو نحس جانتے ہین یہ عقیدہ باطل ہی بلکہ مستحب ہے اسمین نکاح کرنا
اور زفاف کرنا جیسے یہان کے جہلا کا عقیدہ ہی ایسا ہی اہل جاہلیت کا تھا چنانچہ حضرت عائشہؓ نے اُن ہی کا عقیدہ رد کرنیکے لیے کلام مذکور فرمایا ح
ر ع **وَعَنْ** عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَقُّ الشُّرُوْطِ اَنْ تُوْفُوْا بِہٖ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِہِ الْفُرُوْجَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہے عقبہؓ بن عامر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لائق ترین شرطون کی کہ وفا کرو تم اُنکو وہ شرط ہی کہ حلال کین تمنے ساتھ اُسکے شرمگاہین
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مراد شرط سے مہر ہے یا تمام حقوق بیوی کے یعنی مہر بیبیون کے ادا کرو اور خرچ دو کھانے پینے کے لیے اور مکان دو رہنے
کے لیے اور اچھی طرح گذران کرو اُنسے اُنکو شرط اسلیے کہا کہ چونکہ خاوند نے التزام کیا ہی اِن چیزونکا اپنے پر گویا کہ شرط کی ہی ح **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلٰی خِطْبَۃِ اَخِیْہِ حَتّٰی یَنْکِحَ اَوْ یَتْرُکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پیغام بھیجے مرد نکاح کا اوپر پیغام اپنے بھائی مسلمان کے تاکہ نکاح کرے وہ یا چھوڑ دے نقل کی یہ بخاری اور مسلم
نے **ف** یہ پیغام بھیجنا منع اس صورت مین ہی کہ جب دونون راضی ہوگئے ہون اور مہر بھی مقرر ہو گیا ہو لیکن اگر دوسرا نکاح اُس عورت سے بغیر اذن اول کے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

کریگا تو صحیح ہوگا نکاح لیکن گنہگار ہوگا +ح +ع وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَسْاَلِ الْمَرْاَۃُ طَلَاقَ اُخْتِہَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَہَا وَلِتَنْکِحَ فَاِنَّ لَہَا مَا قُدِّرَ لَہَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ سوال کرے عورت یعنی کسی شخص سے طلاق دینے بہن اپنی کی یعنی دینی بہن کی تاکہ خالی کرے پیالہ بہن اپنی کا یعنی سمیٹ لیوے حق اُسکا اپنے لیے اور تاکہ نکاح کرے اسکے خاوند سے پس تحقیق واسطے اسکے ہی جو مقدر کیا گیا نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** یعنی مثلاً ایک شخص ایک عورت نکاح مین رکھتا ہو اور ایک عورت سے نکاح کیا چاہتا ہے وہ عورت کہتی ہے کہ اپنی بیوی کو طلاق دیدے یا دو عورتین ایک شخص کے نکاح مین ہین ایک چاہتی ہو کہ دوسری کو طلاق دیدے خاوند اس سے منع فرمایا اسلیے کہ اپنی اپنی تقدیر اپنے ساتھ ہے کیون اسکی حارج ہوتی ہو اور تاکہ نکاح کرے یہ ترجمہ باعتبار معنی اول کے ہے اور باعتبار معنی دوسرے کے یہ ترجمہ ہوگا کہ تاکہ نکاح کرے سوکن اور خاوند سے +ح +ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنِ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ اَنْ یُّزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَہٗ عَلٰی اَنْ یُّزَوِّجَہُ الْاٰخَرُ ابْنَتَہٗ وَلَیْسَ بَیْنَہُمَا صَدَاقٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ لَا شِغَارَ فِی الْاِسْلَامِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے اور شغار یہ ہے کہ نکاح کردے آدمی اپنی بیٹی مثلاً کسی شخص سے اس شرط پر کہ نکاح کردے اس سے وہ دوسرا بیٹی اپنی کا اور نہو آپسمین کچھ مہر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یون ہو کہ فرمایا حضرتؐ نے نہین نکاح شغار اسلام مین **ف** شغار اسکو کہتے ہین کہ کوئی اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح کرے کسی سے باین شرط کہ وہ اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح اس سے کردے اور نہ ہو دونون کا مہر بھی بدل کرنا آپسمین مہر ہو اسطرح کا نکاح ایام جاہلیت مین کیا کرتے تھے اسلام مین منع کیا گیا اس سے اور اسطرح کا نکاح امام اعظمؒ کے نزدیک ہوجاتا ہو اور لازم آتا ہو مہر مثل دینا لیکن چاہیے نہین کرنا اور امام شافعیؒ کے نزدیک یہ نکاح ہوتا ہی نہین اور دلیلین طرفین کی فقہ مین مذکور ہین +ع وَعَنْ عَلِیٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنْ مُتْعَۃِ النِّسَاءِ یَوْمَ خَیْبَرَ وَعَنْ اَکْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِیَّۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا متعہ عورتون کے سے دن خیبر کے اور منع کیا کھانے گوشت گدھون کے سے کہ گھرون مین رہتے ہین نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** متعہ اسکو کہتے ہین کہ عورت سے نکاح کرے اسطرح کہ فائدہ اُٹھاؤنگا تجھسے اتنے دنون تک مثلاً مہینہ بھر تک عوض اتنے روپؤن کے بیچ ابتدائے اسلام مین درست تھا بعد ازان حرام ہوا اور تحقیق یہ ہی کہ حلال ہونا اور حرام ہونا متعہ کا دوبارہ واقع ہوا اور پہلے حلال تھا پیشتر از خیبر کے پھر حرام ہوا دن خیبر کے پھر مباح ہوا روز فتح مکے کی بعد ازان حرام ہوا ابدالآباد کو اور فسخ ہونا اسکا احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور ذکر کیا گیا ہی بیچ حدیث ابن عمرؓ کے کہ متعہ کی اجازت ابتدائے اسلام مین تھی اُسکے لیے کہ مضطر ہو طرف اُسکے مانند مردار اور مانند اسکے کے پھر اجماع ہوا صحابہؓ کا اسپر کہ جب ہو نکاح متعہ کا حکم کیا جاوے ساتھ باطل ہونے اسکے کے اور اجماع ہی سب علما کا اسکے حرام ہونے پر نہین خلاف کیا ہے اسمین کسی نے مگر ایک رافضیون نے اور ابن عباسؓ سے جو مشہور ہی کہ وہ اسکے اباحت کے قائل تھے ثابت ہوا ہے رجوع کرنا اُنکا اس سے اور ہدایہ مین جو امام مالکؒ سے جواز متعہ کا نقل کیا ہی ابن ہمامؒ نے لکھا ہی کہ نسبت کرنی اسکی طرف مالکؒ کے غلط ہی اور نوویؒ نے شرح مسلم مین اس مسئلے کو بہت طویل لکھا ہے اور یہی گدھے جو گھر مین رہتے ہین اُنکے گوشت کھانے سے منع فرمایا وہ حرام ہی اور جنگل کے گدھے کا گوشت کھانا درست ہے جسکو گورخر کہتے ہین +ع وَعَنْ سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ اَوْطَاسٍ فِی الْمُتْعَۃِ ثَلٰثًا ثُمَّ نَہٰی عَنْہَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے سلمہ بن اکوعؓ سے کہ کہا اجازت دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سال جنگ اوطاس کے متعہ مین تین دن پھر منع کیا اُس سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** اوطاس نام ایک جنگل کا ہی متعلقات ہوازن سے کہ تقسیم کی اسمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت ہوازن کی اور یہ بعد از فتح مکے کے ہی متصل اُس سے باعتبار اس کے اجازت کو نسبت کیا طرف دن فتح مکے کے جیسا کہ اوپر کی حدیث کے فائدے مین ذکر کیا گیا +ح

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ

لہ نسخہ اول اور دوسرے سے معلوم ہوا کہ اس سال آم کے [illegible] ۱۲

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

صلّی اللہ علیہ وسلّم التشہّد فی الصلوٰۃ والتشہّد فی الحاجۃ قال التشہّد فی الصلوٰۃ التحیات للہ والصلوٰت والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ والتشہّد فی الحاجۃ ان الحمد للہ نستعینہ ونستغفرہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ واشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ ویقرأ ثلث اٰیات یایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون یایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ الذی تساءلون بہ والارحام ان اللہ کان علیکم رقیبا یایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وقولوا قولا سدیدا یصلح لکم اعمالکم ویغفر لکم ذنوبکم ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزا عظیما رواہ احمد والترمذی وابوداؤد والنسائی والدارمی وابن ماجۃ وفی الجامع للترمذی فسر الاٰیات الثلث سفیان الثوری وزاد ابن ماجۃ بعد قولہ ان الحمد للہ نحمدہ وبعد قولہ من شرور انفسنا ومن سیّاٰت اعمالنا والدارمی بعد قولہ عظیما ثم یتکلم بحاجتہ وروی فی شرح السنۃ عن ابن مسعودؓ فی خطبۃ الحاجۃ من النکاح وغیرہ روایت ہے عبداللہؓ بن مسعود سے کہ کہا سکھلائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد پڑھنی نمازمین اور تشہد پڑھنی حاجت مین کہا عبداللہ بن مسعودؓ نے تشہد نمازمین یہ ہی عبادتین زبان کی واسطے اللہ کے ہین اور عبادتین بدنی اور عبادتین مالی بھی واسطے اللہ کے ہین سلام ہی تمپر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتین اسکی سلام ہو ہمپر اور اوپر نیکبخت بندون اللہ کے گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون مین یہ کہ محمدؐ بندے اللہ کے ہین اور رسول اللہ کے اور تشہد حاجت مین یہ ہی کہ سب تعریف واسطے اللہ کے مدد چاہتے ہین ہم اس سے اور بخشش چاہتے ہین ہم اس سے اور پناہ مانگتے ہین ہم ساتھ اللہ کے برائیون نفسون اپنے کی سے جسکو ہدایت کرے اللہ یعنی توفیق دے ہدایت کی پس نہین کوئی گمراہ کرنے والا اسکو یعنی نہ شیطان اور نہ نفس اور نہ کوئی اور جسکو گمراہ کرے اللہ پس نہین کوئی ہدایت کرنے والا اسکو اور گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون مین یہ کہ محمدؐ بندے اللہ کے ہین اور رسول اسکے اور پڑھتے حضرتؐ یہ تین آیتین ایک آیت یہ ہی اے لوگو جو ایمان لائے ڈرو اللہ سے حق ڈرنے اسکے کا اور نہ مرو مگر حال یہ کہ تم مسلمان ہو اور دوسری آیت یہ ہے اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے ایسا اللہ کہ مانگتے ہو تم آپسمین بوسیلہ نام پاک اسکے کے یعنی کہتے ہو مانگتے ہین تجسے یہ چیز واسطے اللہ کے اور ڈرو توڑنے ناتے کے سے تحقیق اللہ ہی تمپر نگہبان اور تیسری آیت یہ ہی اے لوگو کہ ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے اور کہو بات مضبوط درست کریگا واسطے تمھارے عمل تمھارے یعنی قبول کریگا نیکیان تمھاری اور بخشے گا واسطے تمھارے گناہ تمھارے اور جو کوئی فرمانبرداری کری اللہ کی اور رسول اسکے کی پس تحقیق مطلب یاب ہوا مطلب یاب ہونا بڑا نقل کی یہ احمدؒ اور ترمذیؒ اور ابوداؤدؒ اور نسائیؒ اور ابن ماجہؒ اور دارمیؒ نے اور جامع ترمذی مین یہ عبارت ذکر کی گئی ہی کہ بیان کیا ان تینون آیتون کو سفیان ثوریؒ نے اور زیادہ کیا ابن ماجہ نے بعد کہنے ان الحمد للہ کے لفظ نحمدہ کا اور زیادہ کیا بعد کہنے من شرور انفسنا کے ومن سیّاٰت اعمالنا کو اور زیادہ کی دارمی نے بعد کہنے عظیما کے یہ عبارت پھر کلام کری ساتھ حاجت اپنی کے یعنی ذکر عقد کا کرے اور روایت کی شرح السنہ مین ابن مسعودؓ سے بیچ خطبہ حاجت کے کہ نکاح ہی اور سوائے اسکے یعنی بیان کرنے حاجت کے لیے عبارت من النکاح وغیرہ بڑھا دی

ہف تشہد کے معنی ہین ظاہر کرنا گواہی ایمان کا اور زین العربؒ نے کہا کہ مراد تشہد سے یہان ایک عبارت ہی کہ اسمین تعریف اللہ تعالی کی اور دونون کلمے شہادت کے ہون اور تشہد پڑھنی حاجت مین یعنی خطبہ پڑھنا نکاح وغیرہ مین اور نزدیک امام شافعیؒ کے خطبہ سنت ہے تمام عقود مین اور دوسری آیت مین جو لفظ یایھا الذین اٰمنوا کا سب مشکوٰۃ کے نسخون مین ہی شاید ابن مسعودؓ کے مصحف مین اسیطرح ہوگا والا اس مصحف مجید مین واتقوا اللہ الذی بدون یایھا الذین اٰمنوا کے اور یہ آیت ابتدائے سورہ نساء مین ہی اور حصن حصین سے سمجھا جاتا ہی کہ ابوداؤد نے یہ بھی زیادہ کیا ہی بعد لفظ ورسولہ کے ارسلہ بالحق بشیرا ونذیرا بین یدی الساعۃ من یطع اللہ ورسولہ فقد رشد ومن یعصھما فلا یضر الا نفسہ ولا یضر اللہ شیئا۔ اور جو نکاح باندھے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

بیٹھے اول یہ خطبہ پڑھے بعد ازان ایجاب قبول کروادے جسطرح کہ ابتداے کتاب النکاح مین ذکر کیا گیا **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ خُطْبَةٍ لَيْسَ فِيْهَا تَشَهُّدٌ فَهِيَ كَالْيَدِ الْجَذْمَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خطبہ یعنی نکاح کرنا کہ نہو اسمین تشہد یعنی حمد و ثنا اللہ کی پس وہ مانند ہاتھ کٹے ہوئے کے ہی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے **ف** یعنی جیسے ہاتھ کٹا ہوا بیفائدہ ہے کہ ہاتھ والے کو اس سے کچھ فائدہ نہین اسیطرح سے نکاح بغیر خطبے کے بیفائدہ ہے کہ خالی ہی خیر و برکت سے ع ملا علی قاری نے لفظ خطبہ کا ساتھ زیر خ کے ضبط کیا ہی اور معنی اسکے لکھے ہین تزوج یعنی نکاح کرنا اور مولانا زادہ اللہ شرفا نے فرمایا کہ ہمنے اپنے استاد و نسے ساتھ پیش خ کے سنا ہے اور ایسا ہی سمجھا جاتا ہی کلام حضرت شیخ کے سے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ اَمْرٍ ذِيْ بَالٍ لَا يُبْدَءُ فِيْهِ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ فَهُوَ اَقْطَعُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کام صاحب شان و اعتبار کا کہ نہ شروع کیا جاوے اسمین ساتھ حمد خدا کے پس وہ کام بے برکت ہے نقل کی یہ ابن ماجہ نے **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلِنُوْا هٰذَا النِّكَاحَ وَاجْعَلُوْهُ فِي الْمَسَاجِدِ وَاضْرِبُوْا عَلَيْهِ بِالدُّفُوْفِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہر کیا کرو تم اس نکاح کو اور کیا کرو اسکو مسجدونمین اور بجایا کرو وقت نکاح کے دف نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **ف** ظاہر کرو یعنی ساتھ گواہوں کے پس امر واسطے وجوب کے ہوگا یا ظاہر کرو ساتھ شہرت دینے کے پس امر استحباب کیلیے ہوگا اور مستحب ہے نکاح کرنا مسجد مین اور اسیطرح ہونا نکاح کا دن جمعے کے اور نکاح کرنیسے مسجد مین اور دن جمعے کے برکت حاصل ہوتی ہی ع **وَعَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ الْجُمَحِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصْلُ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الصَّوْتُ وَالدُّفُّ فِي النِّكَاحِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے محمد بیٹے حاطب جمحی کے سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا فرق درمیان حلال اور حرام کے آواز کرنی اور دف بجانا نکاح مین ہی **ف** مراد آواز کرنے سے گانا ہی یا ذکر کرنا اور مشہور کرنا نکاح کا لوگونمین اور غرض اس حدیث سے یہ نہین کہ بغیر آواز اور دف کے نکاح ہوتا ہی نہین اس لیے کہ نکاح دو گواہوں کے سامنے بھی ہو جاتا ہے بلکہ مراد اس حدیث سے رغبت دلانی ہی طرف ظاہر کرنے نکاح کے اور مشہور کرنے اسکے کے اور حد مشہور کرنیکی اس سے معلوم ہوئی کہ جس مکان مین نکاح ہو دوسرے مکانمین ظاہر ہو جاوے دائرہ بجانے اور آواز کرنیسے معلوم ہو جاتا ہی اور یہ حد نہین ہی ظاہر کرنیکی کہ محلونمین اور شہرونمین معلوم ہو ساتھ بجانے نوبت اور اور باجون کے مولانا من الشروح **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ عِنْدِيْ جَارِيَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ زَوَّجْتُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ اَلَا تُغَنِّيْنَ فَاِنَّ هٰذَا الْحَيَّ مِنَ الْاَنْصَارِ يُحِبُّوْنَ الْغِنَاءَ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهٖ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھی نزدیک میرے ایک لڑکی انصار مین سے کہ نکاح کر دیا مین نے اسکا یعنی کسی سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہ کیا نہین گانے کو کہتی ہو تو اسلیے کہ تحقیق یہ قوم انصار کی دوست رکھتی ہی گانے کو نقل کی یہ ابن حبان نے بیچ کتاب صحیح اپنی کے **ف** لڑکی حضرت عائشہ کے پاس یا تو انکے قرابتیونمین کی تھی جیسے کہ آگے کی حدیث مین ہی یا یتیمہ تھی کہ پرورش کی تھی انھون نے اور اصل کتاب مشکوۃ مین بعد لفظ رواہ کے سفیدی چھوٹی ہوئی ہے اسواسطے کہ مولف کو نام کتاب کا نہین معلوم ہوا اور عالمون نے اسکے پیچھے حاشیہ پر یہ عبارت لکھدی ہی ابن حبان فی صحیحہ ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَنْكَحَتْ عَائِشَةُ ذَاتَ قَرَابَةٍ لَّهَا مِنَ الْاَنْصَارِ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَهْدَيْتُمُ الْفَتَاةَ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَرْسَلْتُمْ مَعَهَا مَنْ تُغَنِّيْ قَالَتْ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاَنْصَارَ قَوْمٌ فِيْهِمْ غَزَلٌ فَلَوْ بَعَثْتُمْ مَعَهَا مَنْ يَّقُوْلُ اَتَيْنَاكُمْ اَتَيْنَاكُمْ فَحَيَّانَا وَحَيَّاكُمْ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا نکاح کروادیا حضرت عائشہ نے ایک عورت کا اپنے قرابتیونمین سے کہ تھی انصار مین سے پس آئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا بھیجا تمنے لڑکی کو کہ بیاہی گئی خاوند کے پاس کہا گھر کے لوگون نے کہ ہان فرمایا کیا بھیجا تمنے ساتھ اسکے اسکو

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

کہ گاوے کہا عائشہؓ نے کہ نہین پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق انصار ایک قوم ہے کہ اُنمین میل ہے طرف گانیکے پس کاشکے بھیجتین تم ساتھ اُس کے اُس شخص کو کہ کہتا آئے ہم تمہارے پاس آئے ہم تمہارے پاس پس اللہ تعالے باقی اور سلامت رکھے ہمکو اور باقی اور سلامت رکھے تمکو نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف اور بعد اُسکے یہ ہے وَلَوْلَا الْحِنْطَةُ السَّمْرَاءُ لَمْ تَسْمَنْ عَذَارَاكُمْ یعنے اگر نہوتے گیہون سُرخ نہ موٹی ہوتین بیٹیان کنواری تمہاری اور بعضون نے کہا کہ بعد اُسکے یہ ہے وَلَوْلَا الْعَجْوَةُ السَّوْدَاءُ مَا كُنَّا بِوَادِيكُمْ یعنے اگر نہوتین کھجورین سیاہ نہ رہتے ہم بیچ مکانون تمہارے کے یعنے بھوک کے مارے کہین نکلجاتے یہ گیت ہے کہ عرب مین شادیونمین گاتے ہین ؎ع مولانا وَعَنْ سَمُرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا امْرَأَةٍ زَوَّجَهَا وَلِيَّانِ فَهِيَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا وَمَنْ بَاعَ بَيْعًا مِنْ رَجُلَيْنِ فَهُوَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے سمرہؓ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت کہ نکاح کردین اُسکا دو ولی پس وہ عورت واسطے اول کے ہے اُن دونونمین سے اور جو کوئی بیچے بیچنا دو آدمیون کے ہاتھ پس وہ چیز بیچی گئی واسطے پہلے کے ہے اُن دونونمین سے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور دارمی نے ف نکاح کردین دو ولی یعنے دو شخصون سے اسطرح کہ پہلے ایک نے ایک شخص سے کیا بعد اُسکے دوسرے نے کسی اور سے کیا تو وہ عورت واسطے اول کے ہی یعنے جس سے کہ پہلے ولی نے نکاح کردیا وہ اُسی کی ہوگئی اور یہ حکم اُس صورت مین ہی کہ دو ولی ایک درجے کے ہون اور اگر ایک درجے کے نہون تو ولی قرب یعنے جو قرابت قریبہ رکھتا ہے وہ مقدم ہوگا دور کے ناتے والے پر اور اگر دو ولی برابر کے درجے کے نکاح باندھین معًا یعنے ایک ہی وقت مین ایک نے ایک سے نکاح باندھے اور دوسرے ولی ایک اور سے باندھے تو وہ نکاح باطل ہے بالاتفاق ؎ح ؎ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مَعَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا اَلَا نَخْتَصِيْ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا اَنْ نَسْتَمْتِعَ فَكَانَ اَحَدُنَا يَنْكِحُ الْمَرْاَةَ بِالثَّوْبِ اِلٰى اَجَلٍ ثُمَّ قَرَاَ عَبْدُ اللّٰهِ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ کہا تھے ہم جہاد کرتے ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حالانکہ نہتین ساتھ ہمارے عورتین یعنے بیبیان اور لونڈیان اور ہم خواہش اُنکی رکھتے تھے پس کہا ہمنے کیا نہ خوجا ہووین ہم یعنے تاکہ چھٹکارا پاوین شہوت نفس اور وسوسۂ شیطان کے سے پس منع کیا ہمکو حضرتؐ نے خوجا ہونیسے پھر رخصت دی ہمکو متعہ کرنے کی پس تھا ایک ہمارا کہ نکاح کرتا تھا عورت سے بدلے کپڑے کے ایک مدت تک یعنی متعہ کرتا تھا پھر پڑھی عبداللہ بن مسعودؓ نے یہ آیت اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو نہ حرام جانو پاکیزہ چیزون کو اُن چیزون سے کہ حلال کی ہین اللہ تعالے نے واسطے تمہارے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث سے کہ رخصت متعہ کی معلوم ہوتی ہے تو یہ رخصت ابتداے اسلام مین تھی پیچھے منسوخ ہوئی چنانچہ اگلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے اور اس سے پہلے بھی حدیثین گذرین کہ اُنسے منسوخ ہونا متعہ کا معلوم ہوا اور ابن مسعودؓ نے کہ آیت مذکورہ پڑھی اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ وہ معتقد تھے مباح ہونے متعہ کے مانند ابن عباسؓ کے لیکن ابن عباسؓ کا پھرنا اس اعتقاد سے بسبب کہنے سعید بن جبیرؓ کے ثابت ہوا ہے چنانچہ آگے آویگا بیان اسکا اور ابن مسعودؓ بھی شاید کہ پھرے ہون اس اعتقاد سے بعد اسکے یا اسی اعتقاد پر رہے ہون بسبب نہ پہونچنے نص کے اُنکو یعنے حکم صریح نسخ کا اُنکو نہ پہونچا ہو ؎ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا كَانَتِ الْمُتْعَةُ فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ كَانَ الرَّجُلُ يَقْدَمُ الْبَلْدَةَ لَيْسَ لَهٗ بِهَا مَعْرِفَةٌ فَيَتَزَوَّجُ الْمَرْاَةَ بِقَدْرِ مَا يُرٰى اَنَّهٗ يُقِيْمُ فَتَحْفَظُ لَهٗ مَتَاعَهٗ وَتُصْلِحُ لَهٗ شَيْئَهٗ حَتّٰى اِذَا نَزَلَتِ الْاٰيَةُ اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَكُلُّ فَرْجٍ سِوَاهُمَا فَهُوَ حَرَامٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا نہ تھا متعہ مگر اول اسلام مین تھا مرد کہ آتا ایک شہر مین کہ نہوتی واسطے اُسکے اُس شہر مین شناسائی یعنے لوگون سے کہ ٹھکانا دے اُسکو کوئی پس نکاح کرتا ایک عورت سے مقدار اُس مدت کے کہ جانتا کہ ٹھہرونگا اس شہر مین پس نگہبانی کرتی وہ عورت واسطے اُسکے اسباب اُسکے کی اور پکاتی واسطے اُسکے کھانا اُسکا یہانتک کہ اُتری یہ آیت مگر اوپر بیبیون اپنی کے یا اوپر لونڈیون اپنی کے کہا ابن عباسؓ نے کہ جو شرمگاہ ہے سوا ان دونون کے یعنے بی بی اور لونڈی کی شرمگاہ کے سوا پس وہ حرام ہے نقل کی یہ ترمذی نے ف حاصل

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

آیت کا یہ ہے کہ جو نگاہ رکھتے ہین اپنے سترون کو سواے اپنی بیبیون اور اپنی لونڈیون سے وہ ملامت نہین کیے گئے ہین اور جو کوئی سواے اسکے ڈھونڈھے وہ تجاوز کرنیوالے ہین یعنے حلال سے طرف حرام کے کہا طیبیؒ نے کہ مراد ابن عباسؓ کی یہ ہے کہ اللہ تعالے نے وصف کیا اُنکا ساتھ اسکے کہ وہ محافظت کرتے ہین سترون اپنی کی سب عورتون کی شرمگاہون سے مگر اپنی بیبیون اور لونڈیون سے نہین محافظت کرتے یعنے اُنسے صحبت کرتے ہین اور متعہ کی عورت بیوی نہین ہوتی ہے واسطے نہونے توارث کے یعنے میراث کے آپسمین جاتا اگر بیوی ہوتی تو توارث جاری ہوتا اور نہ وہ مملوکہ ہے بلکہ وہ اجرت کو دینے والی ہے نفس اپنے کے تئین چند روز کو پس نہین داخل ہے وہ بیچ حکم کے اور کہا امام فخر الدینؒ رازی نے اپنی تفسیر مین کہ متعہ کی عورت نہین ہے بیوی اُسکی پس واجب ہے یہ کہ نہ حلال ہو وہ اور تعجب ہے شیعہ سے کہ عمل کرتے ہین قول ابن عباسؓ کے پر اور ترک کرتے ہین حضرت علیؓ کے مذہب کو کہ صحیح مسلم مین ہے کہ حضرت علیؓ نے سنا ابن عباسؓ کو کہ متعہ کو جائز رکھتے ہین پس فرمایا حضرت علیؓ نے کہ نہ کہہ اسطرح اے ابن عباسؓ اسلیے کہ مین نے سُنا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ منع کیا دن خیبر کے اور پلے ہوے گدھونکے گوشت سے ؏ **وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ** قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی قَرَظَةَ بْنِ كَعْبٍ وَاَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ فِيْ عُرْسٍ وَّاِذَا جَوَارٍ يُّغَنِّيْنَ فَقُلْتُ اَيْ صَاحِبَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلَ بَدْرٍ يُّفْعَلُ هٰذَا عِنْدَكُمْ فَقَالَا اجْلِسْ اِنْ شِئْتَ فَاسْمَعْ مَعَنَا وَاِنْ شِئْتَ فَاذْهَبْ فَاِنَّهٗ قَدْ رُخِّصَ لَنَا فِي اللَّهْوِ عِنْدَ الْعُرْسِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ؏ اور روایت ہے عامرؓ بن سعد سے کہا داخل ہوا مین اوپر قرظہؓ بن کعب کے اور ابو مسعودؓ انصاری کے بیچ ایک شادی کے پس ناگہان کتنی ایک چھوکریان گاتی تھین پس کہا مین نے اے دو صحابیو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور اہل بدر کے کیا جاتا ہے یہ نزدیک تمھارے یعنے گانا چھوکریون کا پس کہا دونون صحابیونؓ نے بیٹھ تو اگر چاہے تو پس سُن ساتھ ہمارے اور اگر چاہے تو پس چلا جا پس تحقیق رخصت دیگئی ہے واسطے ہمارے بیچ گانے کے وقت شادی کے نقل کی یہ نسائی نے ف اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس زمانے مین بھی مشہور حرمت اور کراہت راگ کی تھی اور تخصیص عید یا نکاح اور مانند اُنکے کے بعضونکو معلوم تھی اور بعضونکو نہین معلوم تھی واللہ اعلم ؏

بَابُ الْمُحَرَّمَاتِ باب ہے بیچ بیان اُن عورتونکے کہ حرام ہین مرد پر ف جو عورتین کہ حرام ہین مرد پر تفصیل اُنکی فتاوے عالمگیری مین خوب لکھی ہے ترجمہ اُسکا لکھا جاتا ہے کہ اُنکی نو قسمین ہین اول تو وہ ہین کہ جو حرام ہین بسبب نسب کے وہ مائین ہین اور بیٹیان اور بہنین اور پھپیان اور خالائین اور بھتیجیان اور بھانجیان پس انسے نکاح بھی حرام ہے اور صحبت کرنی بھی اور وہ چیزین کہ باعث صحبت ہین یعنے مساس وغیرہ ہمیشہ کو اور ماؤن سے مراد اُسکی مان ہے اور دادی اور نانی اگرچہ اوپر کے درجے کے ہون اور بیٹیون سے مراد بیٹی اُسکی اور پوتی اور نواسی اگرچہ نیچے کے درجے مین ہون اور بہنین تین طرح کی ہین سگی اور سوتیلی اور اخیافی اور اسیطرح بھتیجیان اور بھانجیان اگرچہ نیچے کے درجے کی ہون اور پھپیان بھی تین طرح کی ہین سگی اور سوتیلی اور اخیافی اور اسیطرح اسکے باپ کی پھپیان اور دادا دونکی پھپیان اور اسکی مان کی پھپیان اور دادیونکی اور نانیونکی پھپیان اگرچہ اوپر کے درجے مین ہون ہان یہ کہ پھپی کی پھپی اسکو دیکھین گے اگر پھپی قریب کی سگی یا سوتیلی ہے اُسکی وہ پھپی ہے تو حرام ہے اور اگر قریب کی اخیافی ہے تو اُسکی پھپی نہین حرام اور خالائین بھی کئی ہین سگی اور سوتیلی اور اخیافی اور باپونکی خالائین اور ماؤنکی خالائین اور خالا کی خالا کو دیکھین گے اگر قریب خالا سگی یا اخیافی ہے اُسکی وہ خالا ہے تو حرام ہے اور اگر قریب کی خالا سوتیلی ہے تو اُسکی خالا نہین حرام اور دوسری قسم وہ ہین کہ حرام ہین بسبب صہریت کے یعنے سُسرال کے علاقہ سے انکے چار فرقے ہین اول ساسین اور دادیا ساسین اور ننیا ساسین اگرچہ اوپر کے درجے مین ہون اور دوسری بیٹیان بیویون کی اور بیٹیان بیویونکی اولاد کی اگرچہ نیچے کے درجے مین ہون بشرطیکہ صحبت کی ہو بیویون سے برابر ہے کہ ہو بیٹی اسکی پرورش مین یا نہو اور ہمارے علمانے نہین قائم کیا ہے خلوت کو مقام صحبت کے بیچ حرام ہونے بیٹیون کے اور تیسری بہوئین اور پوت بہوئین اور نواس بہوئین اگرچہ نیچے کے درجے مین ہون صحبت کی ہو اُنسے بیٹے وغیرہ نے یا نکی ہو اور نہین حرام ہوتی بیوی لے پالک کی اور چوتھی بیویان باپ اور دادا اور نانا کی اگرچہ اوپر کے درجے مین ہون پس یہ حرام ہین ہمیشہ کو نکاح بھی اُنسے حرام ہے اور صحبت کرنی بھی اور ثابت ہوتی ہے حرمت مصاہرت کی یعنے سسرال کی بسبب نکاح صحیح کے نہ فاسد کے پس اگر نکاح کیا فاسد ایک عورت سے تو نہین حرام ہوتی ہے اُسپر مان اُسکی نرے عقد سے بلکہ بسبب وطی کے حرام ہوتی ہے اور ثابت

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

ہوتی ہے حرمت مصاہرۃ کی بسبب صحبت کرنیکے حلال ہو صحبت یا شبہ سے ہو یا زنا سے ہو پس جس نے زنا کیا ساتھ ایک عورت کے حرام ہوئی اسپر ماں اسکی اگرچہ اوپر کے
درجے کی ہو اور حرام ہوئی بیٹی اسکی اگرچہ نیچے کے درجے کی ہو اور اسیطرح حرام ہوتی ہے وہ عورت کہ جس سے زنا کیا زنا کرنے والیکے باپ اور دادا پر اگرچہ اوپر کے درجے
مین ہون اور اسکے بیٹیون پر اگرچہ نیچے کے درجے مین ہون اور اگر صحبت کی ایک عورت سے پس آگے کا پیچھا اسکا ایک ہو گیا تو نہین حرام ہوتی اسپر ماں اسکی اسلیے کہ
یقین نہین ہے کہ صحبت فرج مین ہوئی مگر جبکہ حمل رہجاوے اسکو اور معلوم ہو کہ اسیکا ہے اور جیسے کہ ثابت ہوتی ہے یہ حرمت بسبب وطی کے ثابت ہوتی ہے بسبب چھونے
اور بوسہ لینے کے اور نظر کرنیکے طرف فرج کے ساتھ شہوت کے برابر ہے کہ ہو چھونا وغیرہ ساتھ نکاح کے یا ملک کے یا فجور کے نزدیک ہمارے اور لکھا علما ہمارے نے کہ
شبہ اور غیر شبہ اسمین برابر ہے اور مباشرت شہوۃ سے بمنزلہ بوسہ لینے کے ہے اور اسیطرح گلے لگانا اور اسیطرح اگر کاٹا اسکو ساتھ شہوت کے اور اگر دیکھا ایک
عورت نے طرف ستر مرد کے یا چھوا مرد کو ساتھ شہوت کے یا بوسہ لیا اسکا ساتھ شہوت کے متعلق ہوئی ساتھ اسکے حرمت مصاہرت کی اور نہین ثابت ہوتی حرمت
مصاہرت کی ساتھ نظر کرنیکے طرف تمام اعضا کے مگر ساتھ شہوت کے اور نہ ساتھ چھونے تمام اعضا کے مگر شہوت سے بلا خلاف اور معتبر نظر کرنی طرف فرج داخل کے ہے
لکھا ہے علما نے کہ اگر مرد نے نظر کی طرف فرج عورت کے اس حال مین کہ وہ کھڑی ہے تو نہین ثابت ہوتی حرمت مصاہرت کی اسلیے کہ طرف فرج داخل کے نظر
نہین پڑتی بلکہ پڑتی ہے نظر طرف فرج داخل کے جبکہ بیٹھی ہو تکیہ لگائے ہوے اور اگر دیکھے طرف فرج عورت کی ساتھ شہوت کے باریک پردے کے پیچھے سے یا
شیشے کے پیچھے سے کہ معلوم ہوتی ہو اسمین سے فرج اسکی تو ثابت ہوتی ہے حرمت مصاہرت کی اور اگر دیکھا آئینہ مین پس دیکھی فرج عورت کی اور نظر کی شہوت سے
تو نہین حرام ہوتی اسپر ماں اسکی اور بیٹی اسکی اسلیے کہ نہین دیکھی اسنے فرج اسکی بلکہ دیکھا عکس اسکی فرج کا اور اگر ہو عورت کنارہ حوض پر یا پل پر اور دیکھے
مرد پانی مین پس دیکھے شہوت سے فرج عورت کی نہین ثابت ہوتی ہے حرمت اور اگر ہو عورت پانی مین پس دیکھے مرد فرج عورت کی اور نظر کرے شہوت سے تو ثابت
ہوتی ہے حرمت پھر بیچ ثابت ہونے حرمت کے ساتھ چھونیکے نہین ہے فرق اسمین کہ چھوئے قصداً یا بھول کر یا از راہ جبر کے یا از راہ خطا کے یا سوتے مین پس اگر
جگانے لگے اپنی بیوی کو جماع کرنے کیلیے پھر پہونچ جاوے ہاتھ اسکا طرف بیٹی اپنی کے کہ اس سے ہو پس چٹکی لے اسکے ساتھ شہوت کے گمان اسکے کہ یہ ماں
اسکی ہے اور وہ ہو مشتہات تو حرام ہوتی ہے اسپر ماں اسکی ہمیشہ کو اور اگر چھوئے بال عورت کے ساتھ شہوت کے وہ بال کہ متصل ہین ساتھ سر کے تو
ثابت ہوتی ہے حرمت اور اگر لٹکے ہوے بالون کو چھوئے تو نہین ثابت ہوتی ہے حرمت اور ناطفی نے مطلق چھونے کو باعث حرمت لکھا ہے
بغیر اس تفصیل کے اور اگر چھوئے ناخن عورت کے ساتھ شہوت کے تو ثابت ہوتی ہے حرمت پھر چھونا جو واجب کرتا ہے حرمت مصاہرت کو وہ چھونا ہے کہ نہو
درمیان مرد و عورت کے کپڑا اور جبکہ کپڑا درمیان دونون کے ہو تو اگر کپڑا ایسا سخت ہو کہ نہ پاوے چھونے والا حرارت چھوئے گئے کی تو نہین ثابت ہوتی
ہے حرمت مصاہرت کی اگرچہ کھڑا ہو جاوے ستر مرد بسبب اسکے اور اگر کپڑا باریک ہو اسطرح کا کہ پہونچے حرارت چھوئے گئے کی چھونے والے کے ہاتھ کو تو ثابت
ہوتی ہے اور اسیطرح ثابت ہوتی ہے حرمت اگر چھوئے موزے کے نیچے کے جانب مگر ہو جبکہ چمڑا لگا ہوا اسکو کہ نہ پاوے نرمی قدم کی تو اسکے چھونے سے
حرمت نہین ثابت ہوتی اور اگر بوسہ لیوے مرد عورت کا اس حال مین کہ درمیان دونون کے کپڑا ہو پس اگر پاوے ٹھنڈک دانتون کی یا ٹھنڈک ہونٹون کی
تو وہ بوسہ لینا اور چھونا ہوا اور مداومت کرنی چھونے پر نہین ہے شرط واسطے ثابت ہونے حرمت کے یہانتک کہ کہا گیا ہے اگر پھیلاوے کوئی ہاتھ اپنا
طرف بیوی کے ساتھ شہوت کے اور پڑجاوے ہاتھ اسکا اسکی بیٹی کے ناک پر پس زیادہ ہو شہوت اسکی تو حرام ہوتی ہے اسپر بیوی اسکی اگرچہ اٹھا لیوے ہاتھ اسیوقت
اور شرط کیا گیا ہے یہ کہ ہو عورت مشتہات اور فتوے اسپر ہے کہ عورت نو برس کی مشتہات ہے کم اس سے پس اگر جماع کرے صغیرہ غیر مشتہات سے تو نہین
ثابت ہوتی حرمت اور اگر بوڑھی ہو جاوے عورت یہانتک کہ حد مشتہات سے نکلجاوے تو باعث حرمت ہوتی ہے اسلیے کہ وہ داخل ہو چکی ہے تحت حرمت کے
پس نہین نکلتی بسبب بڑھاپے کے اور صغیرہ ایسی ہے نہین اور اسیطرح شرط کیگئی ہے شہوت ذکر مین یہانتک کہ اگر جماع کرے چار برس کا لڑکا مثلاً

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اپنے باپ کی بیوی سے تو نہین ثابت ہوتی بسبب اسکے حرمت مصاہرت کی اور جماع کرنا ایسے لڑکے کا کہ جماع کر سکتا ہے مانند اُسکے بمنزلہ جماع کرنے بالغ کے ہے اس باب مین لکھا ہے علمانے کہ لڑکا جماع کر سکتا ہے مانند اُسکے وہ ہے کہ جماع کر سکے اور خواہش کرے عورت کی اور حیا کرے عورت مثل اُسکے سے اور شہوت معتبر ہے وقت چھونے اور نظر کرنیکے یہانتک کہ اگر پائی جاوین یہ دونون چیزین بغیر شہوت کے اور پھر شہوت ہو بعد چھوڑ دینے کے تو نہین متعلق ہوتی بسبب اسکے حرمت اور حد شہوت کی مردمین یہ ہے کہ کھڑا ہو ستر اُسکا یا زیادہ کھڑا ہو یعنے تندی ہو اگر پہلے سے کھڑا تھا وہ ہوا الصحیح وعلیہ الفتوی پس جسکا کھڑا ہو ستر پس طلب کیا بیوی اپنی کو اور داخل کیا ستر کو درمیان دونون رانون بیٹی اپنی کے پس نہین حرام ہوتی اُسپر مان اُسکی جبتک کہ نہ زیادہ کھڑا ہو اور یہ حد شہوت کی جب ہے کہ ہو وہ جوان قادر جماع پر اور اگر ہو بڈھا یا نامرد تو اُسکی حد شہوت کی یہ ہے کہ حرکت کرے دل اُسکا ساتھ خواہش کرنیکے اگر نہو حرکت کرنیوالا پہلے اسکے اور اگر تھا حرکت کرنیوالا پہلے سے تو زیادہ ہو خواہش اور حد عورتون کی شہوت اور ستر کٹے ہوؤن کی شہوت کی یہ ہے کہ خواہش ہو دل مین اور لذت حاصل ہو ساتھ چھونے وغیرہ کے اگر نہ تھی خواہش وغیرہ پہلے سے اور اگر تھی پہلے سے تو زیادہ ہو اور ہونا شہوت کا ایک کو دونون مین سے کفایت کرتا ہے حرمت مین اور چھونے وغیرہ سے جو حرمت ثابت ہوتی ہے شرط اسمین یہ ہے کہ نہ منزل ہو یہانتک کہ اگر منزل ہوا وقت چھونیکے یا دیکھنے کے تو نہین ثابت ہوگی ساتھ اُسکے حرمت مصاہرت کی وعلیہ الفتوی اسلیے کہ ظاہر ہوا ساتھ منزل ہونیکے کہ یہ چھونا باعث نہین ہوا ہے جماع کا اور اگر دیکھی مقعد عورت کی نہین ثابت ہوتی ساتھ اسکے حرمت مصاہرت کی اور اسیطرح اگر بدفعلی کرے عورت کے پیچھے سے نہین ثابت ہوتی ساتھ اسکے حرمت فی ہو الاصح وعلیہ الفتوی اور اگر جماع کرے مردہ سے نہین ثابت ہوتی ساتھ اُسکے حرمت اور اگر اقرار کیا ساتھ حرمت مصاہرت کے اعتبار کیا جاویگا اُسکا اور تفریق کروادی جاوے گی درمیان میان بیوی کے اور اسیطرح اگر نسبت کرے اُسکو طرف ماقبل نکاح کے یعنے اگر کہے اپنی بیوی سے کہ جماع کیا تھا مین نے تیری مان سے پہلے نکاح تیرے کے تو اعتبار کیا جاویگا اُسکا اور تفریق کروادیجاوے گی دونون مین ولیکن نہین تصدیق کیا جاویگا حق مہر مین یہانتک کہ واجب ہوگا مہر معین اور مداومت کرنی اس اقرار پہ نہین ہے شرط یہانتک کہ اگر رجوع کرے اس سے اور کہے جھوٹ کہا تھا مین نے تو قاضی نہ سچ جانے اُسکو ولیکن اگر جھوٹا ہوگا اپنے اقرار مین تو عند اللہ نہین حرام ہونے کی بیوی اُسکی اُسپر اور اگر کہے آدمی ایک عورت کو کہ یہ مان میری ہے دودھ پلائی پھر ارادہ کرے نکاح کرنیکا اُس سے بعد اسکے اور کہے کہ خطا کی مین نے اسمین تو اُسکو جائز ہے نکاح کرنا اس سے استحسانًا اور اگر بوسہ لیا ایک عورت کا پھر کہا کہ نہین تھا یہ شہوت سے یا چھوا اُسکو یا نظر کی طرف فرج اُسکی کے اور پھر کہا کہ نہین تھا یہ شہوت سے تو بوسہ لینے مین فتوی دیا جاوے ساتھ ثابت ہونے حرمت کے جبتک کہ نہ ظاہر ہو کہ اُسنے بوسہ لیا بغیر شہوت کے اور چھونے اور نظر کرنے مین طرف فرج کے نہین فتوے دیا جاوے ساتھ حرمت کے مگر کہ ظاہر ہو یہ کہ اُسنے کی ہین یہ چیزین ساتھ شہوت کے اسلیے کہ اصل بوسہ لینے مین شہوت ہے بخلاف چھونے اور نظر کرنے کے اور یہ جب ہے کہ چھوا ہو غیر فرج کو اور اگر فرج کو چھوا تھا تو نہ سچ جانا جاوے کہنا اُسکا اور اگر پکڑے چھاتی عورت کی اور کہا کہ نہ تھا یہ شہوت سے تو نہ سچ جانا جاوے اور اسیطرح اگر سوار ہوا ساتھ عورت کے جانور پر تو نہ سچ جانا جاوے بخلاف اُسکے کہ چڑھا عورت کی پیٹھ پر اور اگر گذرا ساتھ اُسکے پانی سے یعنے اُسصورت مین سچ جانین اُسکے کہنے کو اور قبول کیجاوے گواہی اوپر اقرار کرنیکے ساتھ چھونیکے اور بوسہ لینے کے ساتھ شہوت کے اور قبول کیجاوے گواہی اوپر نفس چھونے اور بوسہ لینے کے ساتھ شہوت کے اسلیے کہ شہوت ایسی چیز ہے کہ معلوم ہو جاتی ہے فی الجملہ یا تو ساتھ حرکت کرتے عضو کے اُس شخص سے کہ حرکت کرتا ہے اُسکا یا ساتھ علامتون کے اُس شخص سے کہ نہین حرکت کرتا عضو اُسکا اور کہا قاضی علی سغدی نے کہ ایک نشے والے نے بدن لگایا اپنا ساتھ بدن بیٹی اپنی کے اور بوسہ لیا اُسکا اور قصد جماع کا کیا پس کہا اُسکی بیٹی نے کہ مین بیٹی تیری ہون پھر چھوڑ دیا اُسنے اُسکو تو حرام ہو جاتی ہے مان اُسکی اور کہا گیا ایک شخص سے کہ کیا کیا تو نے اپنی ساس سے کہا اُس نے کہ جماع کیا مین نے اُس سے ثابت ہوتی ہے حرمت

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

مصاہرت کی اگرچہ دونون نے از راہ ہنسی کے کہا تھا پس بعد اسکے کہ اگر وہ کہیگا کہ مین نے جھوٹ کہا تھا تو نہین سچ جانا جاویگا کہنا اُسکا اور ایک شخص کی
ملک مین لونڈی تھی پس کہا اُسنے کہ صحبت کی ہین نے اس سے تو نہین حلال وہ اُسکے بیٹے کو اور اگر کسی اور کی لونڈی تھی اور اُسنے کہا کہ مین نے صحبت کی اس سے
تو جائز ہے اُسکے بیٹے کو کہ جھٹلا دے اُسکو اور صحبت کرے اُس سے اور اگر حرم کیا چاہے لونڈی میراث باپ اپنے کی کو تو جائز ہے اُسکو صحبت کرنی اُس سے یہانتک کہ جانے
یہ کہ باپ نے صحبت کی ہے اُس سے ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورت سے اس شرط پر کہ وہ باکرہ ہے پھر جب ارادہ کیا صحبت کرنیکا اُس سے پایا اُسکو غیر باکرہ پس کہا
اُس سے کہ کس نے توڑا بکر تیرا کہا اُسنے کہ تیرے باپ نے اگر تصدیق کیا اُسکو خاوند نے جدی ہوئی وہ اُس سے اور نہین ہے مہر واسطے اُسکے اور اگر جھٹلایا اُسکو پس وہ
بیوی اُسکی ہے اگر دعوے کیا ایک عورت نے یہ کہ چھونا خاوند کے بیٹے کا تھا شہوت سے تو نہ سچ جانا جاوے کہنا اُسکا اور اعتبار ہوگا خاوند کے بیٹے کے قول کا ایک شخص
نے بوسہ لیا اپنے باپ کی بیوی کا ساتھ شہوت کے یا بوسہ لیا باپ نے اپنے بیٹے کی بیوی کا ساتھ شہوت کے اور بیوی جبر کیگئی ہے اور انکار کیا خاوند نے ہونے اُسکے کا ساتھ
شہوت کے تو قول خاوند کا معتبر ہوگا اور اگر تصدیق کریگا خاوند اُسکی واقع ہوگی فرقت اور واجب ہوگا مہر خاوند پر اور پھیرے خاوند مہر اُس سے کہ کی یہ حرکت
اگر قصد کیا تھا اس فعل کے کرنے والے نے فساد کا اور اگر نہین قصد کیا فساد کا تو نہ لے اور صحبت کرنے مین مہر نہ لے اگرچہ قصد کیا تھا ساتھ صحبت کرنے کے فساد کا
اسلیے کہ اس صورت مین واجب ہوئی حد اور حد اور مال نہین جمع ہوتے نکاح کیا ایک شخص نے کسی کی لونڈی سے پھر لونڈی نے بوسہ لیا اپنے خاوند کے
بیٹے کا پہلے دخول کے ساتھ اُسکے پس دعوے کیا خاوند نے کہ اسنے بوسہ لیا شہوت سے اور جھٹلایا اُسکو لونڈی کے مالک نے تو وہ جدی ہو جاویگی اپنے
خاوند سے بسبب کہنے خاوند کے کہ اسنے بوسہ لیا شہوت سے اور لازم ہوگا خاوند پر آدھا مہر بسبب جھٹلانے مالک کے اُسکو اور نہین قبول کیا جاویگا قول لونڈی
کا اسمین اگر کہا اسنے کہ بوسہ لیا مین نے اُسکا ساتھ شہوت کے اور اگر پکڑا ایک عورت نے ستر داماد کا لڑائی مین اور کہا کہ تھا یہ بغیر شہوت کے تو سچ جانا جاویگا
کہنا اُسکا اور نکاح نہین جاتا رہتا بسبب حرمت مصاہرت کے اور دودھ پلانے کے بلکہ فاسد ہو جاتا ہے یہانتک کہ اگر صحبت کی اُس سے خاوند نے پہلے
تفریق کے از راہ اشتباہ کے یا بغیر اشتباہ کے تو نہین واجب ہوتی اُسپر حد اور اگر بدکاری کی ایک عورت سے یا چھوا اُسکو وغیر ذلک پھر توبہ کی تو ہوگا محرم
اُسکی بیٹی کیلیے اسلیے کہ حرام ہوا اُسپر نکاح کرنا اُسکی بیٹی سے ہمیشہ کو اور یہ دلیل ہے اسپر کہ محرمیت ثابت ہوتی ہے ساتھ جماع حرام کے اور ساتھ اُس چیز کے کہ
ثابت ہوتی ہے اُس سے حرمت مصاہرت کی نہین مضائقہ اسکا کہ نکاح کرے مرد ایک عورت سے اور نکاح کرے اُسکا بیٹا اُسی عورت کی بیٹی سے یا اُسکی
مان سے اگر لپیٹا اپنے ستر کو کپڑے مین اور جماع کیا عورت سے اگر تھا کپڑا ایسا کہ نہین منع کرتا تھا پہونچنے حرارت کو طرف ستر اُسکے کے تو حلال ہوگی عورت
خاوند اول پر اور اگر کپڑا ایسا تھا کہ بسبب اُسکے حرارت نہین پہونچتی تھی تو نہین حلال ہوگی اور تیسری قسم وہ ہین کہ حرام ہین بسبب دودھ پینے کے جو عورتین
کہ حرام ہوتی ہین بسبب قرابت اور صہریت کے حرام ہوتی ہین بسبب علاقہ دودھ کے چنانچہ بیان مفصل اسکا آگے آتا ہے اور تھوڑا دودھ پینا اور بہت پینا
جب ہو عمر شیرخوارگی مین تو متعلق ہوتی ہے ساتھ اُسکے حرمت اور تھوڑے کی حد یہ ہے کہ معلوم ہو پیٹ مین پہونچ جانا اُسکا اور عمر شیرخوارگی کی امام ابو حنیفہ کے
نزدیک تیس مہینے ہین اور صاحبین کے نزدیک دو برس اگر دودھ پینا موقوف کیا لڑکے نے عمر شیرخوارگی کے اندر پھر پیا بعد اُسکے عمر شیرخوارگی ہی مین تو وہ
بھی دودھ پینا ہوا اسلیے کہ پایا گیا دودھ پلانا اُسکی مدت مین اور جب تمام ہو چکی عمر شیرخوارگی کی تو نہین متعلق ہوتی حرمت ساتھ دودھ پینے کے اور اجماع ہی
علما کا اسپر کہ مدت شیرخوارگی کی بیچ مستحق ہونے اُجرت دودھ پلانیکے اندازہ کیگئی ہے ساتھ دو برس کے یہانتک کہ اگر مانگے مطلقہ لڑکے کے باپ سے بعد دو
برس کے اُجرت دودھ پلانے کی اور باپ انکار کرے اُسکے دینے کا تو جبر کرنا نہین آتا اُسپر اور دو برس مین جبر کیا جاویگا اور یہ حرمت جیسے کہ ثابت ہوتی ہی
مان رضاعی یعنے دودھ پلانے والی کی جانب مین ویسی ہی ثابت ہوتی ہے باپ رضاعی کی جانب مین اور باپ رضاعی وہ ہے کہ دودھ اُترا بسبب صحبت
کرنے اُسکے کے یعنے خاوند دودھ پلانے والی کا حرام ہین رضیع پر مان باپ رضاعی اُسکے اور اصول اُنکے اور فروع اُنکے خواہ نسبی ہون خواہ رضاعی

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

یہانتک کہ ماں رضاعی نے اگرچہ جنا اُسکے باپ رضاعی سے یا غیر اُسکے سے پہلے اس دودھ پلانے کے یا بعد اسکے یا دودھ پلایا کسی کے لڑکے کے یا بچہ ہوا باپ رضاعی کے
غیر ماں رضاعی اُسکی سے پہلے اس دودھ پلانیکے یا بعد اُسکے پس سب بھائی اور بہن ہیں رضیع کے اور اولاد اُنکی بھتیجے اور بھانجے اُسکے ہونگے اور بھائی رضاعی باپ کا
چچا اُسکا ہوگا اور بہن اُسکی پھپی اُسکی اور بھائی ماں رضاعی کا ماموں اُسکا اور بہن اُسکی خالہ اُسکی اور اسیطرح دادا اور دادی اور نانی رضاعی ہیں اور ثابت ہوتی ہے
حرمت مصاہرت کی دودھ پینے میں یہانتک کہ بیوی رضاعی باپ کی حرام ہے رضیع پر اور بیوی رضیع کی حرام ہے اُسکے باپ رضاعی پر اور اسی پر قیاس کر اور ونکو
مگر دو مسئلو میں ایک تو یہ کہ نہیں جائز مرد کو یہ کہ نکاح کرے اپنے نسبی بیٹے کی بہن سے اور دودھ کے علاقہ میں یہ درست ہے اسلیے کہ اسکے نسبی بیٹے کی بہن
اگر اسی سے ہوگی تو بیٹی اُسکی ہوگی اور اگر اس سے نہوگی تو ربیبہ اسکی ہوگی اور دودھ کے علاقہ میں یہ باتیں نہیں ہوتیں یہانتک کہ اگر نسب میں بھی ایک بات
ان دونوں باتونمیں سے نہیں پائی جاویگی تو نکاح درست ہوگا مثلاً ایک لونڈی تھی دو شریکونمیں اُسنے بچا جنا اور دونوں شریکوں نے دعوے کیا اُس کا
یہانتک کہ ثابت ہوا نسب دونوں سے اور ہر ایک شریک کے ایک ایک بیٹی ہے اور عورت سے تو جائز ہے ہر ایک شریک کو یہ کہ نکاح کرے دوسرے کی بیٹی سے
اسلیے کہ اُن باتونمیں سے ایک بھی نہ پائی گئی اگرچہ ہوا ہر ایک شریک نکاح کرنیوالا اپنی نسبی بیٹے کی بہن سے اور دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ نہیں جائز مرد کو یہ کہ نکاح کرے
اپنے نسبی بھائی کی ماں سے اور یہ جائز ہے دودھ کے علاقے میں اسلیے کہ نسب میں اگر دونوں بھائی ہونگے اخیافی تو ماں بھائی کی اُسکی بھی ماں ہوگی اور اگر دونوں
سوتیلے بھائی ہونگے تو ماں بھائی کی اُسکے باپ کی بیوی ہوگی اور یہ باتیں دودھ کے علاقہ میں نہیں ہوتیں اور حلال ہوتی ہے بہن دودھ شریک بھائی کی
جیسے کہ حلال ہوتی ہے نسب میں مثلاً زید کا سوتیلا بھائی عمرو ہے اور عمرو کی ایک بہن ہے اخیافی یعنے اُسکے باپ کے نطفے سے نہیں ہے کسی ور سے ہے اور ماں
دونوں کی ایک ہے تو اُس سے حلال ہے نکاح کرنا عمرو کے سوتیلے بھائی کو کہ زید ہے اور حلال ہے ماں دودھ شریک بھائی کی اور حلال ہے ماں چچا اور پھپی اور
ماموں اور خالہ رضاعی کی اور جائز ہے نکاح کرنا ساتھ ماں پوتی رضاعی اپنی کے اور ساتھ دادی اور نانی فرزند رضاعی کے اور جائز ہے نکاح کرنا فرزند
رضاعی کی پھپی سے اور اُسکی بہن کی ماں سے اور اُسکی بھانجی سے اور اُسکی پھپی کی بیٹی سے اور اسیطرح عورت کو جائز ہے نکاح کرنا ساتھ باپ بہن رضاعی اپنی کے
اور ساتھ بھائی بیٹے رضاعی اپنی کے اور ساتھ باپ پوتے رضاعی اپنے کے اور ساتھ دادا اور ماموں فرزند رضاعی اپنے کے اور نہیں جائز یہ سب نسب سے
جب طلاق دے مرد ایک عورت کو اور وہ دودھ والی ہو پھر وہ نکاح کرے اور خاوند سے بعد گذرنے عدت کے اور صحبت کرے اُس سے خاوند دوسرا تو اجماع ہے علما کا اسپر
کہ جب وہ جنے گی بچہ دوسرے سے تو دودھ دوسرے کا ہوگا اور منقطع ہوگا دودھ اول کا اور اگر نہ حاملہ ہوگی دوسرے سے تو دودھ اول کا ہوگا اور اگر حاملہ ہوئی دوسرے سے
ولیکن بچہ نہوا تو کہا ابو حنیفہ رح نے کہ دودھ ہوگا اول کا یہانتک کہ جنے دوسرے سے ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورت سے اور نہ جنی اُس سے کبھی پھر اترا اُسکے دودھ
اور پلایا اُسنے ایک لڑکے کو تو ہوگا وہ دودھ عورت کا نہ اُسکے خاوند کا یہانتک کہ نہیں حرام ہوگی اُس لڑکے پر اولاد اُس شخص کی کہ غیر اس عورت سے ہوگی ایک
شخص نے زنا کیا ایک عورت سے پس جنی اُس سے اور دودھ پلایا ایک لڑکے کو تو نہیں جائز اُس زانی کو اور اُسکے باپ دادوں کو اور اُسکی اولاد کو نکاح کرنا اُس
لڑکی سے اور جائز ہے زانی کے چچا کو اور اُسکے ماموں کو نکاح کرنا اُس لڑکی سے مانند اُس لڑکے کے کہ زنا سے ہوا اور اگر جماع کیا ایک عورت سے ساتھ شبہ کے
اور حاملہ ہوئی وہ اُس سے پھر دودھ پلایا اُسنے ایک لڑکے کو تو وہ بیٹا ہے رضاعی جماع کرنے والے کا اور اسی قیاس پر جہاں کہ ثابت ہوگا نسب لڑکے کا
جماع کرنے والے سے ثابت ہوگا اُس سے علاقہ دودھ کا اور جہاں کہیں کہ نہیں ثابت ہوگا نسب لڑکے کا جماع کرنے والے سے ثابت ہوگا دودھ ماں کی
طرف سے ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورت سے پھر جنی اُس سے بچہ اور دودھ پلایا اپنے لڑکے کو پھر خشک ہوگیا دودھ اُسکا پھر اترا دودھ اُسکے بعد اُسکے
پس پلایا اُسنے ایک لڑکے کو تو جائز ہے اس لڑکے کو نکاح کرنا اُس شخص کی اولاد سے کہ غیر اُس دودھ پلانیوالی سے ہو ایک باکرہ عورت نے نکاح
نہ کیا تھا اور اُسکے اُتر آیا دودھ پس پلایا اُسنے دودھ ایک لڑکے کو تو وہ ہوئی ماں رضاعی اُس لڑکے کی اور ثابت ہونگے تمام احکام دودھ کے درمیان اُن دونوں کے یہانتک کہ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اگر نکاح کر لیگی وہ باکرہ کسی مرد سے پھر طلاق دیدیگا وہ اُسکو پہلے صحبت کرنیکے اُس سے تو جائز ہوگا اُسکو نکاح کرنا اُس لڑکی سے اور اگر طلاق دیگا اُسکو
بعد صحبت کرنیکے تو نہیں جائز ہوگا اُسکو نکاح کرنا اُس لڑکی سے اور اگر ایک لڑکی نہ پہونچی تھی نو برس کی عمر کو اور اُترآیا اُسکے دودھ پھر پلایا اُسنے دودھ
ایک لڑکے کو تو نہیں متعلق ہوتی بسبب اُسکے حرمت اور حرمت جب متعلق ہوتی ہے کہ اُترے نو برس کی عمر میں یا زیادہ اور اسیطرح اگر اُترآیا باکرہ عورت کے
چھاتیوں میں پانی زرد تو نہیں ثابت ہوتی اُسکے پلانیسے حرمت اگر ایک عورت نے چھاتی دی بچے کے منہ میں اور معلوم نہوا اُسکو چوسنا دودھ کا تو نہیں حکم دیا جاویگا
حرمت کا بسبب شک کے لیکن ازراہ احتیاط کے ثابت ہوگی حرمت گیا پانی بچے کے مُنھ میں پانی زرد چھاتی سے ثابت ہوگی حرمت دودھ پینے کی اسلیے
کہ وہ دودھ ہے کہ بدل گیا ہے رنگ اُسکا اگر اُترا ایک مرد کے دودھ پس پلایا اُسنے ایک بچے کو تو نہیں ثابت ہوگی حرمت بسبب اُسکے دودھ پینے کے اور
دودھ عورت زندہ اور مُردے کا برابر ہے اس حرمت میں اور اگر دو لڑکے ایک جانور کا دودھ پیویں تو نہیں ثابت ہوتی بسبب اُسکے حرمت اور دودھ پینا
دارالاسلام میں اور دارالحرب میں برابر ہے یہانتک کہ اگر دودھ پلایا گیا دارالحرب میں اور اسلام لائے وہ یا نکلے طرف دارالاسلام کے ثابت ہونگے
احکام دودھ پینے کے آپسمیں اور جیسے کہ ثابت ہوتی ہے حرمت ساتھ دودھ پینے کے چھاتی سے ثابت ہوتی ہے ساتھ دودھ ڈالدینے کے منھ میں اور ناک میں
نچوڑنے کے اور نہیں ثابت ہوتی حرمت ساتھ دودھ ڈالدینے کے کانوں میں اور حقنہ میں اور سوراخ ذکر میں اور مقعد میں اور زخم دماغ میں اور پیٹ کے زخم میں
اگرچہ پہونچ جاوے دماغ میں اور پیٹ میں یہ ظاہر الروایت ہے اور امام محمدؒ کے نزدیک حقنہ سے بھی ثابت ہو جاتی ہے اور اگر ملجاوے دودھ
کھانے میں پس اگر آگ پر رکھا گیا کھانا اور پک گیا یہانتک کہ متغیر ہوگیا دودھ پس نہیں حرام ہوتا برابر ہے کہ ہو دودھ غالب یا مغلوب
اور اگر آگ پر نہ رکھا گیا تو اگر ہوگا طعام غالب نہیں ثابت ہونے کی اُس سے بھی حرمت اور اگر دودھ غالب ہوگا تو بھی نہیں ثابت ہوگی
حرمت امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اسلیے کہ جب پتلی چیز ملی ایک بستہ چیز میں ہو گئی پتلی تابع اُس بستہ کے پس نکل گئی اُس سے کہ ہو مشروب
یعنے پینے کے لائق نہ رہی یہانتک کہ کہا ہے علما نے اگر ہو کھانا تھوڑا اور باقی رہے دودھ لائق پینے کے ثابت ہوتی ہے بسبب اسکے حرمت دودھ کی اور
اگر ملگیا دودھ آدمی کا ساتھ دودھ بکری کے اور دودھ آدمی کا غالب ہے ثابت ہوگی حرمت اور اسیطرح اگر بھگوئی عورت نے روٹی اپنے دودھ
میں اور جذب کر لیا روٹی نے دودھ کو یا گھولے ستو اپنے دودھ میں اگر پایا جاویگا اُسمیں سے مزا دودھ کا تو ثابت ہوگی حرمت یہ جب ہے کہ
کھاوے طعام لقمہ لقمہ پس اگر گھونٹ گھونٹ پیوے ثابت ہوگی حرمت اور اگر ملا دودھ عورت کا ساتھ پانی کے یا دوا کے یا دودھ جانور کے پس اعتبار غالب
کا ہے اور اسیطرح اگر ملے دودھ ہر پتلی چیز میں اور بستہ میں تو اعتبار غالب کا ہے اور تفسیر غلبے کی یہ ہے کہ معلوم ہو اُس سے مزا اُسکا اور بو اُسکی اور رنگ اُسکا یا ایک
چیز ان چیزوں میں سے اور اگر برابر ہو دودھ اور دوسری چیز تو واجب ہے ثابت ہونا حرمت کا اسلیے کہ دودھ مغلوب نہوا اور اگر ملے دودھ دو عورتونکا تو متعلق
ہوتی ہے حرمت ساتھ اغلب اُنکے کے نزدیک امام ابو حنیفہ اور ابو یوسفؒ کے اور کہا محمدؒ نے کہ متعلق ہوتی ہے حرمت ساتھ دونوںکے ہر کیف اور یہ ایک روایت
ابو حنیفہؒ سے بھی ہے اور یہی روایت ظاہر تر اور بہت احتیاط کی ہے اور اگر دونوں عورتونکے دودھ برابر ہوں تو متعلق ہوتی ہے ساتھ دونوں کے اجماعاً
اور اگر کیا جاوے دودھ چھاچ یا دہی یا چکا یا پنیر یا مانند انکے کے اور کھاوے اُسکو لڑکا تو نہیں ثابت ہوتی حرمت اسلیے کہ اسکو دودھ پینا نہیں کہتے اور ایک
لڑکی کو دودھ پلایا کسی عورت نے گانوں والوں میں سے لیکن معلوم نہیں کہ کس نے پلایا پھر نکاح کیا اُس سے ایک مرد نے اُس گانوں والوں میں سے تو درست ہے
اور واجب ہے عورتوں پر یہ کہ نہ دودھ پلایا کریں ہر لڑکے کو بغیر ضرورت کے اور اگر کریں یہ تو یاد رکھیں یا لکھ رکھیں اور نہیں فرق حرام ہونے میں درمیان دودھ
پلانے بالفعل کے اور پرانے کے اگر ایک شخص نے نکاح کیا ایک لڑکی شیر خوار سے پھر آئی ماں خاوند کی نسبی یا رضاعی یا بہن اُسکی یا بیٹی اُسکی اور دودھ پلایا اُس
لڑکے کو تو وہ حرام ہو گئی اُسپر اور واجب ہوا واسطے اُسکے خاوند پر آدھا مہر اور خاوند پھر لیوے مہر مرضعہ سے اگر قصد کیا تھا اُسنے فساد کا اور اگر قصد نہیں

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

کیا تھا فساد کا تو نہ لیوے اور اگر نکاح کیا دو چھوٹی لڑکیون دودھ پیتی ہوئیونسے پس آئی ایک اجنبیہ عورت اور دودھ پلایا اُن دونونکو معًا یا آگے پیچھے حرام ہوئین دونون اُسپر اور جائز ہی اسکو نکاح کرنا ایک سے اُن دونونمین سے جس سے چاہے اور اگر ہون تین اور دودھ پلاوے اُنکو معًا حرام ہونگی اُسپر تینون اور جائز ہے اُس کو نکاح کرنا ایک سے انمین سے جس سے چاہے اور اگر دودھ پلاوے اُن تینون کو آگے پیچھے تو حرام ہونگی اُسپر دو پہلی اور رہوگی تیسری بیوی اسکی اور اسیطرح اگر دو کو دودھ پلایا معًا پھر تیسری کو حرام ہوئین دونون اور تیسری بیوی اُسکی ہے اور اگر دودھ پلایا پہلی کو پھر دو کو معًا حرام ہوئین تینون اور واجب ہوگا خاوند پر واسطے ہر ایک کے اُنمین سے آدھا مہر اور پھر لیوے مہر مرضعہ سے اگر قصد کیا تھا اُسنے فساد کا اور اگر چار لڑکیان نکاح مین تھین اور اُنکو دودھ پلایا معًا یا آگے پیچھے فاسد ہوا نکاح سب کا اور اسیطرح اگر دودھ پلایا ایک کو پھر تینون کو معًا حرام ہوئین چارون اور اگر دودھ پلایا تین کو اُنمین سے معًا پھر دودھ پلایا چوتھی کو نہین حرام ہوئی چوتھی اور اگر نکاح کیا ایک شخص نے ایک چھوٹی لڑکی سے اور ایک بڑی سے پھر دودھ پلایا بڑی نے چھوٹی کو حرام ہوئین دونون خاوند پر پھر اگر نہین صحبت کی تھی بڑی سے نہین مہر دینا آویگا اُسکو اور چھوٹی کو آدھا مہر دینا آویگا اور پھر لیوے خاوند آدھا مہر بڑی سے اگر ارادہ کیا تھا اُسنے فساد کا اور اگر نہین ارادہ کیا تھا فساد کا تو نہین لینا آویگا اُس سے کچھ اگرچہ جانتی تھی بڑی یہ کہ چھوٹی بیوی اُسکی ہے اور دودھ پلانا ثابت ہوتا ہے ساتھ ایک امر کے دو امرونمین سے ایک تو اقرار سے اور دوسرے گواہی سے اور نہین قبول کیجاتی گواہی دودھ کے مقدمہ مین مگر دو مردون یا ایک مرد اور دو عورتونکی کہ عادل ہون اور نہین ہوتی فرقت مگر ساتھ تفریق قاضی کے اور جبکہ گواہی دین دودھ پینے کی دو مرد عادل یا ایک مرد اور دو عورتین اور تفریق کر دے قاضی درمیان میان اور بیوی کے پس اگر ہو تفریق پہلے صحبت کرنے کے عورت سے تو نہین واسطے عورت کے کچھ اور اگر ہو بعد صحبت کرنے کے تو واجب ہوگا جو کہ کم ہو مہر معین اور مہر مثل مین سے اور نہین واجب ہوگا نفقہ اور جگہ رہنے کی اور گواہی دین دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتین بعد نکاح کے سامنے بیوی کے نہین لائق ہے بیوی کو رہنا پاس خاوند کے اسلیئے کہ یہ گواہی اگر قائم ہوتی نزدیک قاضی کے تو ثابت ہوجاتا دودھ پینا پس اسیطرح جبکہ قائم ہوئی نزدیک عورت کے اور اگر ایک خبر دے اور اُسکے دل مین آوے کہ یہ سچا ہے تو اولی ہے پرہیز کرنا واجب نہین پائی جاوے خبر دینی پہلے عقد کے یا پیچھے عقد کے اور اگر نکاح کیا ایک عورت سے پس کہا ایک عورت نے کہ مین نے تم دونون کو دودھ پلایا ہے تو اسکی چار صورتین ہین اگر سچ مانا کہنا اُس عورت کا میان بیوی نے تو فاسد ہوا نکاح اور نہین مہر واسطے بیوی کے اگر صحبت نہین کی ہے اُس سے اور اگر جھٹلایا دونون نے اُسکو تو نکاح قائم ہے لیکن اگر وہ خبر دینے والی عادلہ ہے تو اولی یہ ہے کہ چھوڑ دے اُسکو اور جب چھوڑ دے تو اولی یہ ہی کہ دیوے اُسکو آدھا مہر اگر ہو یہ امر پہلے صحبت کرنیکے اور اس عورت کو افضل یہ ہی کہ نہ لے اُس سے کچھ اور اگر ہو یہ بعد صحبت کرنیکے تو افضل خاوند کو یہ ہی کہ دیوے اُسکو پورا مہر اور نفقہ اور جگہ رہنے کی اور عورت کو افضل یہ ہی کہ لیوے جو کہ کم ہو مہر مثل اور مہر معین مین سے اور نہ لیوے نفقہ اور جگہ رہنے کی اور اگر اُسکو طلاق نہین دی ہے تو جائز ہے اُسکو رہنا پاس خاوند کے اور اسیطرح اولی ہے چھوڑ دینا اُسکو اگر گواہی دین دو عورتین یا ایک مرد اور ایک عورت یا دو مرد غیر عادل یا ایک مرد اور دو عورتین غیر عادل اور اگر سچ مانا کہنا اُسکا مرد نے اور جھٹلایا اُسکو عورت نے تو فاسد ہوا نکاح اور مہر دینا آویگا اور اگر سچ مانا عورت نے کہنا اُسکا اور جھٹلایا اُسکو مرد نے تو نکاح قائم ہے لیکن لازم ہی عورت کو کہ قسم دے خاوند کو اور تفریق کیجاوے اگر انکار کرے خاوند قسم سے اور اگر نکاح کیا ایک عورت سے پھر کہا بعد نکاح کے کہ یہ بہن میری ہے رضاعی یا مانند اسکے کہا پھر کہا کہ وہم ہوا تھا مجھکو کہ جو کہا مین نے اسطرح نہین ہے نہ تفریق کیجاوے درمیان انکے ازراہ استحسان کے اور اگر ثابت رہا اس کہنے پر اور کہا کہ حق ہے جو کہ کہا تھا مین نے تفریق کیجاوے درمیان اُنکے اور اگر مکر جاوے بعد اُس کے تو نہین نفع دیگا اُسکو کرنا اُسکا اور اگر عورت نے تصدیق کی مرد کی تو نہین مہر واسطے اُس عورت کے اور اگر جھٹلایا عورت نے اُسکو تو عورت کو آدھا مہر دینا آویگا اور اگر صحبت کی تھی اُس سے تو اُسکو دینا آویگا تمام مہر اور نفقہ اور جگہ رہنے کی اگر جھٹلایا تھا عورت نے اُسکو اور اگر تصدیق کی تھی

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

عورت نے اُسکی تو اُسکو دینا آویگا جو کہ کم ہو مہر معین اور مہر مثل مین سے اور نہین واسطے اُسکے نفقہ اور جگہ رہنے کی اور اگر اقرار کیا خاوند نے اسکا پہلے نکاح سے
پس کہا کہ یہ بہن یا مان میری ہے رضاعی ہے پھر کہا کہ وہم ہوا تھا مجکو یا چوک گیا مین تو جائز ہے مرد کو نکاح کرنا اُس عورت سے اور اگر کہا کہ حق ہے جو کہ کہا تھا
مین نے نہین جائز نکاح کرنا اُس سے اور اگر کرے نکاح تو تفریق کیجاوے میان بیوی مین اور اگر مکر گیا اقرار سے اور گواہی دی دو شخصون نے اقرار کی تو تفریق
کیجاوے گی میان بیوی مین اور اگر اقرار کیا عورت نے کہ یہ باپ میرا ہے رضاعی یا بھائی میرا ہے رضاعی یا بھتیجا میرا ہے رضاعی اور انکار کیا مرد نے پھر
جھٹلایا عورت نے اپنے تئین اور کہا چوک گئی مین پھر نکاح کیا مرد نے اُس سے تو نکاح جائز ہوا اور اسیطرح جائز ہے اگر نکاح کرے اُس عورت سے پہلے اس سے
کہ وہ جھٹلاوے اپنے تئین اور اگر کہا عورت نے ایک مرد کو کہ یہ بیٹا میرا ہے رضاعی اور اصرار کیا عورت نے اسپر جائز ہے مرد کو نکاح کرنا اُس سے اور اگر اقرار کیا
مرد نے نسب کا پس کہا کہ یہ بہن ہے میری نسبی یا مان میری ہے یا بیٹی میری ہے اور نہین واسطے عورت کے نسب معروف اور صلاحیت رکھتا ہے مرد اسکی کہ ہو وہ
عورت مان یا بیٹی اُسکی تو وہ مرد پوچھا جاوے دوبارہ پس اگر کہا اُسنے کہ وہم ہوا تھا مجکو یا چوک گیا مین یا غلطی کی مین نے تو نکاح دونون کا بدستور رہیگا از راہ
استحسان کے اور اگر کہا مرد نے کہ اقرار وہی ہے جو کیا تھا مین نے تو تفریق کیجاوے درمیان دونون کے اور اگر مرد ایسا ہو کہ مثل اس عورت کے نہین پیدا ہو سکتی
واسطے مثل اُسکے کے تو نہین ثابت ہوگا نسب اور نہ تفریق کیجاوے مرد و عورت مین اور اگر کہا مرد نے واسطے عورت اپنی کے کہ یہ بیٹی میری ہے نسبی اور ثابت
رہا اُس کہنے پر اور واسطے عورت کے نسب معروف ہے تو نہین تفریق کیجاویگی درمیان اُنکے اور اسیطرح اگر کہا مرد نے کہ یہ مان میری ہے اور واسطے اُسکے مان
معروف ہے اور ثابت رہا وہ اسپر نہ تفریق کیجاوے درمیان اُنکے اور چوتھی قسم وہ عورتین ہین کہ حرام ہین ساتھ جمع کرنیکے اور جمع کرنا دو قسم پر ہے جمع کرنا اجنبی عورتونکا
اور جمع کرنا محرمونکا جمع کرنا اجنبیات کا بیان تو یہ ہے کہ نہین درست مرد کو یہ کہ جمع کرے زیادہ چار عورتون سے اور نہین جائز غلام کو یہ کہ نکاح کرے زیادہ
دو عورتونسے اور جائز ہے مرد آزاد کو یہ کہ حرم کرے جتنی لونڈیونکو چاہے اگرچہ بہت ہون اور غلام کو نہین جائز ہے حرم کرنا اگرچہ اذن دے مالک اُسکا اور مرد
آزاد کو جائز ہے نکاح کرنا چار عورتونسے آزاد ہون وہ یا لونڈیان ہون یا ملی جلی اور غلام کو جائز ہے نکاح کرنا دو عورتونسے آزاد ہون وہ یا لونڈیان ہون یا
ملی جلی اور اگر نکاح کرے حر آزاد پانچ عورتونسے آگے پیچھے جائز ہوگا نکاح چار پہلی کا اور نہین جائز ہوگا نکاح پانچوین کا اور اگر نکاح کرے پانچ سے ایک
عقد مین فاسد ہوگا نکاح سب کا اور اسیطرح غلام جبکہ نکاح کرے تین سے اور اگر نکاح کرے حربی پانچ سے پھر مسلمان ہووین میان بیویان تو اگر نکاح کیا تھا اُسنے
آگے پیچھے جائز ہوگا نکاح چار پہلی کا اور تفریق کیجاویگی درمیان اسکے اور درمیان پانچوین کے اور اگر نکاح کیا تھا اُنسے اکٹھے تفریق کیجاوے درمیان اُسکے اور درمیان سبکے
اور جبکہ نکاح کیا ایک سے پھر چار سے جائز ہوگا نکاح ایک کا نہ اور ونکا اور اگر نکاح کیا ایک عورت نے دو خاوندون سے ایک عقد مین پس اگر تھین واسطے ایک کے
اُنمین سے چار بیویان تو جائز ہوا اُنکا نکاح دوسریکا اور بیان جمع کرنے محرمون کا یہ ہے کہ نہ جمع کیجاوین دو بہنین ساتھ نکاح کے اور نہ صحبت کرنیکے ساتھ ملک
یمین کے برابر ہے کہ ہون دونون بہنین نسبی یا رضاعی اور قاعدہ کلیہ اسمین یہ ہے کہ جو دو عورتین ایسی ہون کہ اگر ایک کو اُنمین سے مرد فرض کرین تو نہ جائز ہو
نکاح درمیان اُنکے بسبب دودھ پینے کے یا نسب کے تو اُن عورتون کا جمع کرنا نہین جائز پس نہین جائز جمع کرنا ایک عورت کا اور اسکی پھپی کا نسبی ہو پھپی یا
رضاعی اور اسیطرح نہین جائز جمع کرنا ایک عورت کا اور اسکی خالہ کا اور مانند انکے کا اور جائز ہے جمع کرنا ایک عورت کا اور اُسکے خاوند کی بیٹی کا اسلیے کہ اگر
عورت کو مرد فرض کرین تو حلال ہوگی اُسکے لیے بیٹی اُسکے خاوند کی بخلاف عکس کے یعنے اگر بیٹی کو مرد فرض کرین تو اُسکے لیے نہین حلال ہوگی بیوی اُسکے
باپ کی اور اسیطرح جائز ہے جمع کرنا ایک عورت کا اور اسکی لونڈی کا بشرطیکہ لونڈی سے پہلے نکاح کیا ہو پس اگر نکاح کرے دو بہنونسے ایک عقد مین تفریق
کیجاوے درمیان اُنکے اور درمیان مرد کے پھر اگر ہو تفریق پہلے دخول کے تو نہین دینا آتا اُنکو کچھ اور اگر ہو تفریق بعد دخول کے تو واجب ہوگا ہر ایک کے لیے
اُنمین سے جو کہ کم ہو مہر مثل اور مہر معین مین سے اور اگر نکاح کیا دو بہنون سے دو عقد ونمین تو نکاح پچھلی کا فاسد ہے اور واجب ہے خاوند پر یہ کہ الگ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

ہو جاوے اُس سے اور اگر قاضی کو اسکا علم ہو تو وہ تفریق کر دادے اُنکین پس اگر تفریق کرے اس سے پہلے صحبت کرنیکے تو نہین ثابت ہوتی کوئی چیز احکام
مین سے اور اگر تفریق کرے اس سے بعد صحبت کرنے کے تو اُسکے لیے مہر ہے اور واجب ہوگا جو کہ کم ہو مہر معین اور مہر مثل مین سے اور لازم ہوگی اُسپر عدت اور
ثابت ہوگا نسب اور الگ رہے مرد اپنی بیوی سے یہانتک کہ تمام ہو عدت اُسکی بہن کی اور اگر نکاح کیا دو بہنون سے دو عقد و نمین اور معلوم نہین کہ کس سے
پہلے کیا تو حکم کیا جاوے خاوند کو اُسکے بیان کرنیکا پس جو کچھ بیان کرے موافق اُسکے حکم کیا جاوے اور اگر بیان نہ کیا تو قاضی تفریق کرے درمیان خاوند کے
اور اُن دونون کے اور اُن دونون کیلیے آدھا مہر ہے جبکہ ہو مہر اُن دونون کا برابر اور ہو مہر معین عقد مین اور ہو طلاق پہلے دخول کے اور اگر ہون دونون مہر
مختلف تو حکم کیا جاوے واسطے ہر ایک کے اُن دونو نمین سے ساتھ چوتھائی مہر اُسکے کے اور اگر نہو مہر معین عقد مین تو واجب ہوگا ایک جوڑہ واسطے دونون کے
بدلے آدھے مہر کے اور اگر ہو فرقت بعد دخول کے تو واجب ہوگا واسطے ہر ایک کے مہر کامل کہا ابو جعفر ہندوانی نے کہ صورت مسئلہ کی یہ ہے کہ جب
دعوے کرے ہر ایک بیوی پہلے نکاح بندھنے کا اور گواہ ہووین نہین اُنکے لیے تو حکم کیا جاوے واسطے دونون کے آدھے مہر کا اور اگر کہین کہ نہین جانتے ہم
کہ کس کا عقد پہلے ہوا تو نہ حکم کیا جاوے کچھ یہان تک کہ صلح کرین دونون اور صورت صلح کرنے کی یہ ہے کہ کہین دونون بیویان آگے قاضی کے کہ
واسطے ہمارے خاوند پر مہر ہے اور یہ حق ہم دونون سے باہر نہین ہے پس صلح کرتی ہین ہم اوپر لینے آدھے مہر کے تو حکم کرے قاضی اور اگر گواہ
گذرانے ہر ایک بی بی اوپر پہلے نکاح ہونے کے تو خاوند پر آدھا مہر لازم ہوگا درمیان دونون کے بالاتفاق اور یہ سب احکام کہ ذکر کیے گئے درمیان
دو بہنون کے ثابت ہین اور درمیان ہر عورت کے کہ نہین جائز جمع کرنا اُسکا محرمو نمین ہے اور اگر ارادہ کرے خاوند نکاح کرنے کا ایک سے اُن دونو نمین سے
بعد تفریق کے تو جائز ہے اُسکے لیے یہ اگر ہو تفریق پہلے صحبت کرنے کے اور اگر ہو بعد صحبت کرنے کے تو نہین جائز اُسکو یہ یہانتک کہ گذر جاوے
عدت دونون کی اور اگر ہو چکی عدت ایک کی اُن دونو نمین سے نہ دوسری کی تو جائز ہے خاوند کو نکاح کرنا اُس عورت سے کہ عدت مین ہے نہ دوسری
سے جبتک کہ نہ ہو چکے عدت اُسکی کہ عدت مین ہے اور اگر صحبت کی ایک سے اُن دونو نمین سے تو جائز ہے خاوند کو نکاح کرنا اُس سے نہ دوسری سے جبتک
کہ نہ ہو چکے عدت اُسکی کہ جس سے صحبت کی تھی اور اگر ہو چکی عدت اُسکی تو جائز ہے خاوند کو یہ کہ نکاح کرے جس سے چاہے اُن دونون مین سے اور
نہین جائز جمع کرنا دو بہنون کا از روے فائدہ اُٹھانے کے جیسے کہ نہین جائز جمع کرنا اُنکا از روے نکاح کرنے کے پس جبکہ مالک ہووے
دو بہنون کا تو جائز ہے اُسکو فائدہ اُٹھانا ایک سے اُن دونو نمین سے پس جبکہ فائدہ اُٹھاوے ایک سے تو نہین جائز اُسکو فائدہ اُٹھانا دوسری سے بعد
اُسکے یہانتک کہ حرام کرے اُسکو اپنے پر اور اسیطرح اگر خریدی ایک لونڈی اور صحبت کی اُس سے پھر خریدی بہن اُسکی تو جائز ہوگا اُسکو یہ کہ صحبت کرے
پہلی سے اور نہین جائز ہوگا یہ کہ صحبت کرے دوسری سے جبتک کہ نہ حرام کرے پہلی کو اپنے پر اور حرام کرنا اُسکو یا تو ہوتا ہے ساتھ نکاح کر دینے کے کسی سے
یا ساتھ نکال دینے کے اپنی ملک سے یا ساتھ آزاد کر دینے کے یا ہبہ کر دینے کے یا بیچ ڈالنے کے یا للہ دینے کے یا مکاتب کرنیکے اور آزاد کرنا بعض کا مانند آزاد
کرنے کل کے ہے اور اسیطرح ملک کر دینا بعض کا مانند ملک کر دینے کل کے ہے اور اگر کہا کہ وہ مجھپر حرام ہے تو نہین حلال ہوتی واسطے اُسکے دوسری مانند
حیض اور نفاس اور احرام اور صیام کے اور اگر صحبت کی دو بہنون سے کہ اُسکی ملک مین ہین تو نہین جائز اُسکو صحبت کرنی ایک اُن دونو نمین سے یہانتک
کہ حرام کرے دوسری کو جسطرح کہ کہا ہمنے اور اگر بیچا ایک کو اُن دونون مین سے یا نکاح کر دیا ہبہ کر دیا پھر پھیری گئی وہ طرف اُسکے بسبب عیب کے یا رجوع کیا
ہبہ مین یا طلاق دی منکوحہ کو خاوند اُسکے نے اور ہو چکی عدت اُسکی نہ صحبت کرے ایک سے اُن دونون مین سے یہانتک کہ حرام کرے دوسری کو
اپنے پر اور اگر نکاح کیا ایک لونڈی سے پس نہ صحبت کی اُس سے یہانتک کہ خریدا اُسکی بہن کو تو نہین جائز اُسکو فائدہ اُٹھانا خریدی ہوئی سے اسلیے کہ
فراش ثابت ہوتا ہے واسطے اُسکے ساتھ نفس نکاح کے پس اگر صحبت کی اُس سے کہ خریدا تھا اُسکو ہوا جمع کرنیوالا دونونکو فراش مین پس اگر نکاح

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

کیا اپنی لونڈی کی بہن سے ایسی لونڈی کہ صحبت کی تھی اُس سے صحیح ہوا نکاح اور جبکہ جائز ہوا نکاح نہ صحبت کرے لونڈی سے اگرچہ نہ صحبت کی منکوحہ سے اور نہ صحبت کرے منکوحہ سے مگر جبکہ حرام کرے لونڈی کو اپنے پر ساتھ کسی سبب کے اسباب مذکورہ سے تو اُسوقت صحبت کرے منکوحہ سے اور صحبت کرے منکوحہ سے اگر نہ صحبت کی تھی لونڈی سے اور اگر نکاح فاسد کیا اپنی لونڈی کی بہن سے تو نہین حرام ہونے کی اُسپر لونڈی اُسکی کہ صحبت کرتا تھا اُس سے مگر جبکہ صحبت کریگا منکوحہ سے تو اُسوقت حرام ہو گی لونڈی کہ صحبت کرتا تھا اُس سے دو بہنون نے کہا ایک مرد سے کہ نکاح کیا ہمنے اپنا تجھ سے بدلے اتنے مہر کے اور نکلے دونون کلام اُن دونون سے معًا بس قبول کیا مرد نے نکاح ایک کا اُن دونون سے تو وہ نکاح جائز ہوا اور اگر ابتدا کی خاوند نے پس کہا کہ نکاح کیا مین نے تم دونون سے ہر ایک سے بدلے ہزار درہم کے پس کہا ایک نے کہ راضی ہوئی مین اور انکار کیا دوسری نے تو نکاح دونون کے باطل ہوے کہا امام محمدؒ نے کہ ایک مرد نے وکیل کیا ایک شخص کو اسپر کہ نکاح کرے اُسکا ایک عورت سے اور وکیل کیا ایک اور شخص کو اسپر پس نکاح کیا اُس کا ہر ایک نے اُن دونون مین سے ایک ایک عورت سے بغیر امر اُن عورتون کے اور وہ دونون بہنین تھین رضاعی اور نکلے دونون کلام معًا پس دونون نکاح باطل ہوے اور اسیطرح اگر ہوا ایک دونون نکاحون کا ساتھ رضائے عورت کے یا ہوئے دونون نکاح ساتھ رضا دونون کے نکاح کیا دو بہنون سے اور ایک اُن دونون مین عدت مین تھی کسی کے یا منکوحہ تھی کسی کی صحیح ہوگا نکاح فارغہ کا اور نہین صحیح نکاح کرنا بہن بیوی اپنی کے سے اس حال مین کہ بیوی عدت مین ہو برابر ہے کہ عدت طلاق رجعی کی ہو یا بائن کی یا تین طلاقون کی یا نکاح فاسد کی یا شبہ کی اور جیسے کہ نہین جائز نکاح کرنا بیوی کی بہن سے بیوی کی عدت مین اسیطرح نہین جائز نکاح کرنا کسی محرم سے کہ نہین جائز جمع کرنا اُن دونون کا اور اسیطرح نہین حلال نکاح کرنا چار سے سوائے اسکے اور اگر آزاد کرے اپنی ام ولد کو تو نہین حلال اُسکو نکاح کرنا اُسکی بہن سے یہانتک کہ ہو چکے عدت اُسکی اور حلال ہین چار سوائے اُس کے امام اعظمؒ کے نزدیک اور صاحبینؒ کے نزدیک حلال ہے بہن بھی اگر کہا خاوند نے کہ خبر دی تھی مجکو بیوی نے کہ ہو چکی عدت اُسکی پس اگر ہو یہ ایسی مدت مین کہ نہین تمام ہو سکتی بیچ مثال اُسکے کے عدت تو نہ قبول کیا جاوے قول خاوند کا اور نہ قول بیوی کا اگر خبر دی تھی اُسنے مگر یہ کہ بیان کرے بیوی اُسکو ساتھ اُس چیز کے کہ محتمل ہے وہ چیز گذرنے عدت کو مانند اسقاط حمل کے کہ بچہ اُسمین پورا ہوگیا ہو اور اگر ہو یہ ایسی مدت مین کہ تمام ہو سکے بیچ مثل اُسکے کے عدت اگر تصدیق کی عورت نے اُسکی یا چپ رہی یا غائب تھی پس جائز ہے خاوند کو نکاح کرنا اور دونسے یا بہن اُسکی سے اگرچہ ہے یہ اور اسیطرح اگر جھٹلادے عورت اُسکو ہمارے علما کے نزدیک اور مرتدہ جبکہ چلی جاوے دار الحرب مین تو جائز ہے اُسکے خاوند کو نکاح کرنا اُسکی بہن سے پہلے تمام ہوتے عدت اُسکی کے جیسے کہ بعد مرنے اُسکے کے یہ جائز ہے پھر اگر وہ آوے مسلمان ہو کر بعد نکاح کرنے کے اُسکی بہن سے نہین فاسد ہوگا نکاح بہن کا اور اگر پہلے نکاح کرنے کے اُسکی بہن سے آوے تو بھی نہین فاسد ہوتا نزدیک ابی حنیفہؒ کے اور نزدیک صاحبینؒ کے نہین جائز اُسکو نکاح کرنا اُسکی بہن سے اور نہین جائز جمع کرنا اُن دو عورتون کا کہ ہر ایک اُن دونون مین سے پھپی ہو دوسری کی اور نہین جائز جمع کرنا اُن عورتون کا کہ ہر ایک اُنمین سے خالہ ہو دوسرے کی اور صورت اُسکی یہ ہے کہ نکاح کرین دو شخص اسطرح کہ وہ اُسکی مان سے نکاح کرے اور وہ اُسکی مان سے اور ان دونون کے یہان پیدا ہووین بیٹیان تو وہ بیٹیان آپسمین ایک دوسرے کی پھپی ہونگی اور اگر نکاح کرین دو شخص اسطرح کہ وہ اُسکی بیٹی سے نکاح کرے اور وہ اُسکی بیٹی سے اور اُنکے یہان پیدا ہووین بیٹیان تو وہ بیٹیان آپسمین ایک دوسرے کی خالہ ہونگی ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورت سے کہ ملی ہوئی ہے ساتھ محرمہ کے اور صورت اُسکی یہ ہے کہ نکاح کیا دو عورتون سے کہ ایک اُن دونون مین سے ایسی تھی کہ نہین حلال تھا اُس سے نکاح بسبب اسکے کہ محرمہ تھی یا خاوندوالی تھی یا بت پرست تھی اور دوسری ایسی تھی کہ حلال تھا نکاح اُس سے تو صحیح ہوگا نکاح اُسکا کہ حلال تھی اور باطل ہوگا نکاح دوسری کا اور مہر معین سارا اُسکے لیے ہوگا کہ جائز ہوا نکاح اُس سے اور یہ نزدیک ابو حنیفہؒ کے ہے اور اگر صحبت کی اُس سے کہ حلال نہین تھی تو اُسکو مہر مثل دینا آویگا جسقدر کہ ہو اور مہر معین سارا اُسکے لیے ہوگا

کہ حلال تھی اور پانچوین قسم لونڈیان ہین کہ نکاح کیجاوین آزاد عورت تو نہ پر یا ساتھ اُنکے نہین جائز نکاح کرنا لونڈی سے آزاد عورت پر اور نہ ساتھ اُسکے اور ویسا ہی حال مدبرہ اور ام ولد کا ہے اور اگر جمع کیا لونڈی اور آزاد عورت کو ایک عقد مین تو صحیح ہوگا نکاح آزاد کا اور باطل ہوگا نکاح لونڈی کا اور یہ جب ہے کہ صحیح ہو نکاح آزاد عورت کا تنہا پس اگر نہ صحیح ہوگا تو ملانا اُسکا بھی ساتھ لونڈی کے نہین موجب ہوگا بطلان نکاح لونڈی کا اور اگر نکاح کیا لونڈی سے پھر آزاد سے تو صحیح ہوا نکاح دونون کا اور اگر نکاح کیا لونڈی سے آزاد عورت پر کہ ہو وہ عدت مین طلاق بائن کی یا تین طلاق کی تو نہین جائز ہوگا نکاح نزدیک ابو حنیفہؒ کے اور نزدیک صاحبینؒ کے جائز ہوگا اور اگر آزاد عدت مین تھی طلاق رجعی کی تو نہین جائز ہوگا بالاتفاق اور اگر نکاح کیا لونڈی سے اور آزاد عورت سے اور آزاد عورت عدت مین تھی نکاح فاسد کی یا وطی بشبہ کی تو جائز ہوگا نکاح لونڈی کا اور اگر نکاح کیا ایک شخص نے آزاد عورت سے بیچ عدت لونڈی کے کہ وہ عدت مین تھی طلاق رجعی کی پھر رجوع کی لونڈی سے تو جائز ہے ایک غلام نے نکاح کیا آزاد عورت سے اور صحبت کی اُس سے بغیر اذن مالک اپنے کے پھر نکاح کیا لونڈی سے بغیر اذن مالک اپنے کے پھر اجازت دی مالک نے دونونکے نکاح کی تو جائز ہوگا نکاح آزاد کا نہ لونڈی کا اور اگر نکاح کیا ایک لونڈی سے بغیر اذن مالک اُسکے کے اور صحبت نہین کی اُس سے پھر نکاح کیا آزاد عورت سے پھر اجازت دی مالک نے تو نہ جائز ہوا نکاح لونڈی کا اور اگر نکاح کیا لونڈی سے بغیر اذن اُسکے مالک کے پھر نکاح کیا لونڈی کی بیٹی سے اور وہ بھی آزاد پھر اجازت دی مالک نے لونڈی کے نکاح کی تو جائز ہوا نکاح اُسکی بیٹی کا نہ اُسکا ایک شخص کی بیٹی ہے بالغہ اور لونڈی ہے بالغہ پس کہا اُسنے ایک شخص سے کہ تجھ سے مین نے دونون کا نکاح کر دیا بدلے اتنے مہر کے اور قبول کیا خاوند نے نکاح لونڈی کا تو ہوگا باطل پھر اگر قبول کیا بعد اسکے نکاح آزاد کا تو جائز ہوگا اور جائز ہے نکاح کرنا لونڈی سے مسلمان ہو یا کتابی ہو اگرچہ قادر ہو آزاد کے نکاح کرنے پر لیکن اگر قدرت رکھتا ہو آزاد کے نکاح کی تو لونڈی سے نکاح کرنا مکروہ ہے اور اگر نکاح کیا چار لونڈیون سے اور پانچ آزاد عورتون سے ایک عقد مین تو صحیح ہوگا نکاح لونڈیون کا اور چھٹی قسم وہ عورتین حرام ہین کہ متعلق ہے ساتھ اُنکے حق غیر کا نہین جائز مرد کو نکاح کرنا کسی کی بیوی سے یا اُس سے کہ عدت مین ہو خواہ عدت طلاق کی ہو یا وفات کی یا نکاح فاسد کی کہ صحبت واقع ہوئی اُسمین یا عدت ہو شبہ نکاح کی اگر نکاح کیا منکوحہ غیر سے از راہ انجانی کے پھر صحبت کی اُس سے واجب ہوگی عدت اور اگر جانتا تھا کہ وہ منکوحہ غیر کی ہے نہین واجب ہوگی عدت یہانتک کہ نہین حرام ہوگی خاوند پر صحبت کرنی اُس سے اور جائز ہے صاحب عدت کیلیے نکاح کرنا اُس سے اُس صورت مین کہ نہو وہان کوئی مانع سواے عدت کے اور جائز ہے نکاح کرنا اُس عورت سے کہ حاملہ ہو زنا سے لیکن صحبت اور جو چیزین کہ باعث صحبت ہین یعنے مساس وغیرہ نہ کرے اُس سے یہانتک کہ جنے اور اگر نکاح کیا ایک عورت سے اُس شخص نے کہ زنا کیا تھا اُسنے اُس سے اور ظاہر ہوا تھا اُسکو حمل پس نکاح جائز ہوا اور صحبت بھی کرنی اُسکو درست ہے اور مستحق ہوتی ہے عورت نفقہ کی ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورت سے پھر عورت کا حمل گرا اور بچہ ایسا نکلا کہ اُسکی خلقت ظاہر تھی پس اگر وہ حمل گرا بعد نکاح کے چار مہینے مین یا زیادہ اس سے تو جائز ہوا نکاح اور اگر چار مہینے سے کم مین گرا تو نہ جائز ہوا اسلیے کہ خلقت بچے کی نہین ظاہر ہوتی مگر ایکسو بیس ۱۲۰ روز مین اور حاملہ ثابت النسب سے نہین جائز نکاح اجماعًا اور ابو حنیفہؒ سے روایت ہے کہ اگر ہو حمل حربی سے جیسے کوئی عورت ہجرت کر کر آوے دار الحرب سے یا بندی مین آوے تو جائز ہے نکاح اُس سے لیکن صحبت نہ کرے اُس سے یہانتک کہ وہ جنے نقل کی ہے یہ روایت ابو یوسفؒ نے اور اس روایت پر اعتماد کیا طحاویؒ نے اور امام محمدؒ نے روایت کیا ہی کہ نہین جائز نکاح اُس سے اسپر اعتماد کیا ہے کرخیؒ نے اور یہ صحیح تر اور قابل اعتماد کے ہے ایک شخص نے نکاح کر دیا اپنی ام ولد کا کسی سے اس حال مین کہ وہ حاملہ تھی اُس سے پس نکاح اُسکا باطل ہوا اور اگر حاملہ نہ تھی تو صحیح ہوا نکاح اُسکا ایک شخص نے صحبت کی اپنی لونڈی سے پھر نکاح کر دیا اُسکا جائز ہوا نکاح مگر یہ کہ اُسکے مالک کو مستحب ہے کہ استبرا کروادے اُس سے واسطے محافظت نطفے اپنے کے اور جب جائز ہوا نکاح تو جائز ہے اُسے اُسکے خاوند کو صحبت کرنی اُسے پہلے استبراء کے نزدیک ابی حنیفہؒ اور ابو یوسفؒ کے اور کہا امام محمدؒ نے کہ نہین درست لکھتا مین یہ کہ صحبت کرے اُس سے یہانتک کہ استبرا کرے اُس سے اور کہا فقیہ ابو اللیثؒ نے کہ قول محمدؒ کا

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

قریب تر ہے طرف احتیاط کے اور اسی پر عمل کرتے ہین ہم اور یہ خلاف اُسصورت مین ہے کہ نکاح کیا اُسکے مالک نے پہلے استبراء کے پس اگر استبراء کیا تھا اُسنے پہلے نکاح کرنے اُسکے کے تو جائز ہوگی صحبت کرنی خاوند کو بغیر استبراء کے اتفاقًا اور اگر دیکھا ایک عورت کو زنا کرتے ہوے پھر نکاح کیا اُس سے حلال ہوگی صحبت کرنی اُس سے پہلے استبراء اُسکے کے نزدیک ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے اور کہا امام محمد نے نہین دوست رکھتا مین اُسکے لیے یہ کہ صحبت کرے اُس سے جبتک کہ نہ استبراء کرے باپ نے اگر نکاح کیا اپنے بیٹے کی لونڈی سے جائز ہوا ہمارے نزدیک اور جائز ہے نکاح کرنا بندی سے غیر بندی پکڑنے والے کو اگر وہ بندی مین آئی تھی تنہا بدون خاوند کے اور نکالی گئی طرف دار الاسلام کے اور نہین عدت اُسپر اور اسیطرح جو عورت ہجرت کر کر آوے جائز ہوگا نکاح اُسکا اور نہین عدت اُسپر نزدیک ابی حنیفہ کے اور صاحبین کے نزدیک اُسپر عدت ہے اور نہین جائز نکاح اُسکا اور نہین خلاف اسمین کہ نہین حلال ہے صحبت کرنی اُس سے پہلے استبراء کے ساتھ ایک حیض کے اور ساتوین قسم حرام ہین عورتین بسبب شرک کے نہین جائز نکاح کرنا مجوسیات سے اور بت پرستون سے اور برابر ہین اسمین آزاد اور لونڈیان اُنکی اور داخل ہین بت پرستونمین پوجنے والیان سورج کی اور ستارون کی اور صورتون کی کہ اچھا جانتی ہین اُنکو اور معطلہ اور زنادقہ اور باطنیہ اور اباحیہ اور ہر ایسی مذہب والی کہ اعتقاد اُسکا سبب ہو کفر کا اور نہ صحبت کرے اپنی لونڈی مشرکہ مجوسیہ سے اور جائز ہے مسلمان کو نکاح کرنا کتابیہ حربیہ اور ذمیہ سے آزاد ہو یا لونڈی ہو اور اولی یہ ہے کہ نہ نکاح کرے اُنسے اور نہ کھایا جاوے جانور ذبح کیا ہوا اُنکا مگر بضرورت پھر جبکہ نکاح کرے مسلمان کتابیہ سے تو پہونچتا ہے اُسکو منع کرنا کتابیہ کو نکلنے سے طرف عبادت خانون اُنکے کے اور بنانے شراب کے سے اُس گھر مین اور نہ جبر کرے اُسکو غسل پر بعد حیض و نفاس اور جنابت کے اور اگر نکاح کیا مسلمان نے کتابیہ حربیہ سے دار الحرب مین جائز ہوا نکاح لیکن مکروہ ہے پس اگر نکلا ساتھ اُسکے طرف دار الاسلام کے نکاح باقی رہا اور اگر نکل آیا مسلمان دار الحرب سے اور اُسکو وہین چھوڑ آیا واقع ہوئی فرقت بسبب تباین دارین کے اور جو شخص کہ معتقد ہو دین آسمانی کا اور اُسکے واسطے کتاب آسمانی ہو مانند صحیفون ابراہیم اور شیث کے اور زبور داؤد کے پس وہ اہل کتاب سے ہے پس جائز ہے نکاح کرنا اُنسے اور کھانا اُنکے جانور ذبح کیے ہوئے کو اور جسکے ماں باپ مین سے ایک کتابی ہو اور دوسرا مجوسی تو حکم اُسکا حکم اہل کتاب کا سا ہے اور اگر نکاح کیا مسلمان نے کتابیہ سے پھر وہ مجوسیہ ہو گئی تو حرام ہو گئی وہ اُسپر اور فسخ ہوا نکاح اُسکا اور اگر نکاح کیا یہودیہ سے پھر وہ نصرانیہ ہو گئی یا نصرانیہ سے نکاح کیا پھر وہ یہودیہ ہو گئی نہین فاسد ہوتا نکاح اُسکا اور اصل اسمین یہ ہے کہ ایک میان بیوی مین سے جب ایسا ہو جاوے کہ اگر از سر نو نکاح کیا جاوے تو نہ جائز ہو تو نکاح باطل ہوتا ہے پھر جبکہ فاسد ہوا نکاح بسبب مجوسی ہونے کے اگر ہوا فساد عورتون کی جانب سے تو ہو جاتی ہے تفریق اور عورت کو نہ مہر دینا آتا ہے اور نہ متعہ اگر ہو پہلے صحبت کرنیکے اُس سے اور اگر بعد صحبت کرنے کے فساد ہوا سارا مہر دینا آویگا اور اگر ہوا فساد جانب مرد کی سے تو اگر ہوا پہلے صحبت کرنیکے پس اُسکو آدھا مہر دینا آویگا اگر تھا مہر معین اور اگر مہر معین نہین تھا تو واجب ہوگا متعہ اور اگر ہوا فساد بعد صحبت کرنیکے تو واجب ہوگا مہر سارا اور نہین جائز ہے مرتد کو نکاح کرنا مرتدہ سے اور نہ مسلمہ سے اور نہ کافرہ صلیہ سے اور اسیطرح نہین جائز نکاح مرتدہ کا ساتھ کسی کے اور نہین جائز نکاح مسلمہ کا مشرک سے اور نہ کتابی سے اور حلال ہے عورت بت پرست اور مجوسیہ ہر کافر کیلیے مگر مرتد کیلیے نہین جائز اور جائز ہے نکاح ذمیونکا بعض کا بعض سے اگرچہ مختلف ہون دین اُنکے اور جائز ہے نکاح کتابیہ کا مسلمہ پر اور مسلمہ کا کتابیہ پر اور یہ دونون نوبت مقرر کرنے مین برابر ہین اور آٹھوین قسم حرام ہین عورتین بسبب ملک کے نہین جائز عورتون کو نکاح کرنا اپنے غلام سے اور نہ اُس غلام سے کہ مشترک ہو درمیان اُسکے اور درمیان غیر اُسکے کے اور باطل ہوگا نکاح اگر آجاوے ملک مین نکاح پر اسطرح کہ مالک ہو جاوے میان بیوی مین سے ایک دوسرے کا یا بعض اُسکے کا اگر نکاح کرے مرد اپنی لونڈی سے یا اُس لونڈی سے کہ مالک ہو بعض اُسکے کا تو نہین ہوتا یہ نکاح لکھا ہے علمانے کہ اس زمانے مین اولی یہ ہے کہ نکاح کر لیا کرے اپنی لونڈی سے اسلیے کہ شرائط لونڈی گری کے پائے جانا اس زمانے مین مشکل ہین پس اگر ہوگی حرہ تو ہوگی صحبت حلال بسبب نکاح کے اور اگر خریدا مرد آزاد نے اپنی بیوی کو ساتھ شرط خیار کے نہین باطل

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

ہوگا نکاح اُسکا نزدیک ابو حنیفہؒ کے اور نوین قسم حرام ہین عورتین بسبب طلاقون کے نہین حلال مرد کو نکاح کرنا اُس عورت آزاد کے ساتھ کہ تین طلاقین دی ہون اُسکو پہلے صحبت کرنے دوسرے خاوند کے اور نہین حلال نکاح کرنا اُس لونڈی سے کہ اُسکو دو طلاقین دی ہون اور جیسے کہ نہین جائز ہے اُسکو نکاح کرنا اُس سے نہین درست اُسکو صحبت کرنی اُس سے ساتھ ملک یمین کے اور اگر نکاح کیا لونڈی سے پھر دو طلاقین دین اُسکو پھر خرید اُسکو پھر آزاد کیا اُسکو نہین حلال مرد کو نکاح کرنا اُس سے یہانتک کہ نکاح کرے غیر اُسکا اور صحبت کرے اُس سے اور طلاق دے اُسکو اور ہو چکے عدت اُسکی **مسائل متفرقہ** نکاح متعہ کا باطل ہے نہین مفید حلت کو اور نہین واقع ہوگی اُسپر طلاق اور نہ ایلا اور نہ ظہار اور نہ وارث ہوتے ہین آپسمین اور نکاح متعہ یہ ہے کہ کہے مرد اُس عورت کو کہ خالی ہو موانع سے تمتع یعنے فائدہ اُٹھاؤنگا ساتھ تیرے مدت دس روز تک مثلاً یا کہے چند روز یا کہے متمتع یعنے بہرہ مند کر مجکو نفس اپنے سے چند روز یا دس روز یا نہ ذکر کرے دنونکا عوض اتنے مال کے اور نکاح موقت بھی باطل ہے اور نہین ہے فرق درمیان مدت دراز کے اور کم مدت کے اور نہ درمیان مدت معلومہ کے اور مجہولہ کے اور اگر ذکر کرین دونون ایسی مدت کہ یقین ہے اُس مدت تک دونون نہین جینے کے مثلاً ہزار برس کی قید لگا دین تو ہو جاویگا نکاح اور باطل ہوگی شرط جیسے کہ اگر نکاح کرتا اُس سے قائم ہونے قیامت تک یا نکلنے دجال تک یا اُترنے عیسےٰ تک اور اگر نکاح کیا ایک عورت سے مطلق اور اُسکی نیت مین یہ ہے کہ رہونگا اُسکے ساتھ ایک مدت تک کہ نیت مین ہے تو نکاح صحیح ہوا اور اگر نکاح کیا ایک عورت سے اس شرط پر کہ طلاق دیدونگا اُسکو بعد ایک مہینے کے پس یہ جائز ہے اور نہین مضائقہ ساتھ نکاح کرنے نہاریات کے اور وہ یہ ہے کہ نکاح کرے ایک عورت سے اس شرط پر کہ بیٹھونگا ساتھ تیرے دنکو نہ رات کو اور جائز ہے مرد و عورت احرام باندھے ہوؤنکو نکاح کرنا حالت احرام مین اور ایسے ہی جائز ہے ولی محرم کو نکاح کر دینا اُس عورت کا کہ یہ ولی ہے اُسکا اور جو عورت کہ دعوے کرے ایک مرد پر اپنے نکاح کا اور گذارے گواہ پس کر دے اُسکو قاضی بیوی اُسکی اور واقع مین اُسنے نکاح کیا نہ تھا تو نہین مضائقہ اُسکو یہ کہ رہے ساتھ مرد کے اور اگر عورت طلب کرے مرد سے کرنا جماع کا جماع کرے اُس سے اور یہ نزدیک ابو حنیفہؒ کے ہے اور یہ قول ابو یوسفؒ کا بھی ہی ابتدا مین اور ابو یوسفؒ کے قول آخر مین اور یہی ہے قول محمدؒ کا نہین جائز اُسکو صحبت کرنی اُس سے پس کیجاوے گی قضاے حکم قاضی کی اسی لیے شرط کیا گیا ہے کہ ہو عورت محل انشا کی یہانتک کہ اگر ہو عورت خاوند والی یا غیر کی عدت مین یا اُسنے اُسکو تین طلاقین دی ہون تو نہین جاری ہونے کی قضا قاضی کی اور شرط کیا گیا ہے حاضر ہونا گواہونکا وقت قضا کے اکثر کے نزدیک اور اگر مرد دعوے کرے عورت پر نکاح کا تو اُسکا بھی حکم ایسا ہی ہے اور اسیطرح اگر حکم کرے قاضی طلاق کا ساتھ گواہی جھوٹونکے باوجود جاننے عورت کے تو حلال ہوگا عورت کو نکاح کرنا اور سے بعد عدت کے اور حلال ہوگا نکاح کرنا گواہ کو اُس سے اور حرام ہوگی عورت خاوند اول پر اور نزدیک ابی یوسفؒ کے نہ حلال ہوگا نکاح کرنا اول کیلیے اور نہ دوسرے کے لیے اور نزدیک محمدؒ کے حلال ہوگا نکاح اول کیلیے جبتک کہ نہ صحبت کریگا اس سے دوسرا پس جبکہ صحبت کریگا اُس سے دوسرا حرام ہوویگی اول پر واسطے واجب ہونے عدت کے رہا دوسرا اُسکے لیے نہین حلال ہوگا نکاح کبھی دعوے کیا ایک مرد نے ایک عورت پر نکاح کا اور انکار کیا عورت نے پس صلح کی مرد نے عورت سے سو روپیہ پر مثلاً باین شرط کہ اقرار کرے عورت نکاح کا پھر اقرار کیا عورت نے پس یہ مال لازم ہوگا اور یہ اقرار بمنزلہ انشائے نکاح کے ہوگا پس اگر ہوا یہ اقرار روبرو گواہونکے صحیح ہوگا نکاح اور جائز ہوگا عورت کو رہنا ساتھ خاوند اپنے کے عنداللہ بھی اور اگر نہوا اقرار روبرو گواہون کے نہین منعقد ہونیکا نکاح اور نہین جائز ہوگا عورت کو رہنا ساتھ خاوند اپنے کے ہو الصحیح للہ الحمد تمام ہوا بیان محرمات کا فتاوے عالمگیری سے

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ جمع کیا جاوے درمیان عورت کے اور پھپی اُسکی کے اور نہ جمع کیا جاوے درمیان عورت کے اور خالہ اُسکی کے نقل کی یہ بخاریؒ اور مسلمؒ نے **ف** پھپی اور خالہ سے عام پھپی اور خالہ مراد ہین خواہ حقیقی ہون خواہ مجازی یعنے اوپر کے درجے کی جیسے دادا کی بہن اور نانی کی بہن مثلاً اسی طرح سے اور اوپر کے درجے کی اور تخصیص پھپی اور خالہ کی اتفاقی ہے اسلیے کہ اُنھین کا حال پوچھا ہوگا

ـلـه نکاح موقت یہ ہے کہ کہے نکاح کیا مین نے تجھ سے دس دن تک مثلاً حنفیت متعہ اور نکاح موقت کی ایک ہی بات ہے فرق ان باعتبار الفاظ کے ہے کہ متعہ ساتھ لفظ متعہ اور مانند اسکے ہوتا ہے اور نکاح موقت ساتھ لفظ نکاح اور مانند اسکے ہے ۱۲ ـلـه یعنی اگر نکاح کیا مین نے تا قیامت تک تو یہ بھی نکاح موقت باطل ہے اور شرط باطل ہوتی ہے ۱۲ ـلـه یعنی اگر نہ پایا قاضی نے اب نکاح کر دیا ۱۲

اُسکے جواب مین یہ فرمایا والّا جمع کرنا اور بعضی عورتونکا بھی حرام ہے چنانچہ بیان اسکا بڑے فائدے مین ہو چکا ع + ح وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حرام ہوتی ہے بسبب دودھ پینے کے وہ چیز کہ حرام ہوتی ہے جننے سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنے دودھ کے پینے سے حرام ہوتی ہین جو کہ بسبب نسب کے حرام ہوتی ہین مگر کتنے ایک مسائل استثنا کیے گئے ہین اس سے یعنے کئی ایک صورتونمین فرق ہے درمیان نسب کے اور علاقہ دودھ کے چنانچہ بیان مفصل اسکا بڑے فائدے مین ہو چکا اور کہا نووی نے کہ اسمین دلیل ہے اسپر کہ علاقہ دودھ سے حرام ہوتا ہے نکاح اور حلال ہوتی ہے نظر اور خلوت اور مسافرت لیکن نہین مترتب ہوتے اُسپر تمام احکام نسب کے پس نہین وارث ہوتے دونون آپسمین اور نہین واجب ہوتا کسی پر ان دونونمین سے نفقہ دوسرے کا اور نہین آزاد ہوتا اُسپر ساتھ ملک کے اور نہین قطع ہوتا دودھ پلانے والی سے قصاص ساتھ مار ڈالنے دودھ پینے والے کے پس وہ دونون مانند اجنبیون کے ہین ان احکام مین +

ع وَعَنْهَا قَالَتْ جَاءَ عَمِّيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَاسْتَاْذَنَ عَلَيَّ فَاَبَيْتُ اَنْ اٰذَنَ لَهٗ حَتّٰى اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ اِنَّهٗ عَمُّكِ فَاْذَنِيْ لَهٗ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا اَرْضَعَتْنِي الْمَرْاَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا ضُرِبَ عَلَيْنَا الْحِجَابُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا آیا چچا میرا دودھ کے ناتے کا اور پروانگی مانگی میرے پاس آنیکی پس انکار کیا مین نے اذن دینے کا یہانتک کہ پوچھون مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آنا اُسکا میرے پاس درست ہے یا نہین پس تشریف لائے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پس پوچھا مین نے حضرت سے پس فرمایا تحقیق وہ چچا تیرا ہے پس اذن دے اُسکو آنیکا کہا حضرت عائشہؓ نے پس کہا مین نے یا رسول اللہ سوا اسکے نہین کہ وہ دودھ پلایا مجکو عورت نے اور نہین دودھ پلایا مجکو مرد نے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق وہ چچا تیرا ہے پس چاہیے کہ داخل ہو تجھپر یعنے آوے تیرے پاس اور یہ آنا اُسکا بعد اُسکے تھا کہ مقرر کیا گیا ہمپر پردہ کرنا یعنے اجنبیونسے نہ قرابتیون سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** چچا میرا نام اُنکا افلح تھا بھائی ابو القعیس کے کہ وہ تھے خاوند حضرت عائشہؓ کے اور دودھ پلایا مجکو عورت نے یعنے حاصل ہوا ہے دودھ پلانا جانب عورت کے سے نہ جانب مرد کے سے پس گویا کہ گمان کیا تھا حضرت عائشہؓ نے کہ دودھ پلانا عورت کا نہین سرایت کرتا طرف مرد کے اُسپر حضرت نے پھر وہی فرمایا کہ چچا تیرا ہے شوق سے تیرے پاس آوے اس سے معلوم ہوا کہ جیسی حرمت دودھ پینے کی دودھ پلانے والی کی جانب مین ثابت ہوتی ہے ویسی ہی اُسکے خاوند کی جانب مین ہوتی ہے + ع وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ لَكَ فِيْ بِنْتِ عَمِّكَ حَمْزَةَ فَاِنَّهَا اَجْمَلُ فَتَاةٍ فِيْ قُرَيْشٍ فَقَالَ لَهٗ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ حَمْزَةَ اَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَاَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا حَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ اُنھوں نے کہا یا رسول اللہ کیا ہے خواہش آپ کو بیچ بیٹی چچا اپنے کے کہ حمزہؓ ہین پس تحقیق وہ خوبصورت ہے جوان عورتون قریش کی مین پس فرمایا حضرت نے حضرت علیؓ کو کہ کیا نہین جانتا تو کہ تحقیق حمزہ بھائی میرا ہے دودھ شریک اور تحقیق اللہ تعالےٰ نے حرام کی بسبب دودھ پینے کے وہ چیز کہ حرام کی بسبب نسب کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** حضرت حمزہؓ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دودھ شریک بھائی یون ہوے کہ ثویبہ لونڈی تھی ابولہب کی اُسنے اول دودھ حضرت حمزہؓ کو پلایا اور بعد چار برس کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پلایا اور ثویبہ نے جب خبر دی حضرت کے پیدا ہونیکی ابولہب کو تو ابولہب نے خوشی پیدا ہونے بھتیجے کی مین اُس لونڈی ثویبہ کو آزاد کر دیا بسبب اسی خوشی کے کرنے کے ابولہب کو پیر کے دن عذاب مین تخفیف ہوتی ہے اسلیے کہ تولد حضرت کا پیر ہی کے دن ہوا تھا اور دودھ حضرت کو چار عورتون نے پلایا حضرت کی والدہ نے اور حلیمہؓ نے اور ثویبہ نے اور ام ایمن نے کہ حضرت کے باپ کی لونڈی تھین + ع مولانا وَعَنْ اُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ اَوِ الرَّضْعَتَانِ وَفِيْ رِوَايَةِ عَائِشَةَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ وَفِي الْاُخْرٰى لِاُمِّ الْفَضْلِ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْاِمْلَاجَةُ وَالْاِمْلَاجَتَانِ هٰذِهٖ رِوَايَاتٌ لِمُسْلِمٍ اور روایت ہے ام فضلؓ سے کہ کہا تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین حرام کرتا یعنے نکاح کو ایکبار دودھ پی لینا یا دوبار

لہ دودھ پلانیوالی کے خاوند کیطرف سے حرمت [illegible] ۱۲ لہ حضرت حمزہ [illegible] ۱۲

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

پی لینا یعنے ایکبار چوسنا اور دوبار چوسنا اور بیچ روایت عائشہ رضہ کے یون ہی کہ فرمایا حضرتؐ نے نہین حرام کرتا ایکبار چوسنا اور دوبار چوسنا اور اور روایت ام فضل سے
یون آئی ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے نہین حرام کرتا ایکبار داخل کرنا چھاتی کا یا دوبار داخل کرنا یہ روایتین ہین مسلم کی ف ظاہران روایات سے سمجھا جاتا ہے کہ دو
بار دودھ چوسنے سے نکاح نہین حرام ہوتا تین بار یا زیادہ چوسے تو حرام ہوتا ہے اور بعضے علما نے عمل بھی اسی پر کیا ہے اور ہمارے نزدیک اور اکثر اہل علم کے
نزدیک یہ ہی کہ برابر ہے قلیل اور کثیر دودھ کا بشرطیکہ بیچ مدت دودھ پینے کی ہووے کہ وہ دو برس ہین اکثرون کے نزدیک اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک
اڑھائی برس اور دلیل اُنکی یہ ہے کہ آیت کلام اللہ کی وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ مطلق وارد ہوئی ہی اور خبر واحد صلاحیت اسکی رکھتی نہین کہ مقید کرے
اطلاق کتاب کو اور دلیل اُنکی حدیث حضرت عائشہ رضہ کی ہے کہ وہ بھی مطلق وارد ہوئی ہے يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يُحَرِّمُ مِنَ الْوِلَادَةِ اور امام شافعیؒ
نے کہا کہ پانچ بار سے کم ہووے تو حرام نہین ہوتا انکی دلیل حدیث مابعد کی ہے +ح +ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِيْمَا اُنْزِلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ
مَعْلُوْمَاتٍ يُحَرِّمْنَ ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُوْمَاتٍ فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ فِيْمَا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْاٰنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہ رضہ سے
کہ کہا تھا بیچ اُس چیز کے کہ اُتاری گئی قرآن مین یہ کلام کہ دس بار دودھ پینا کہ یقیناً معلوم ہووے جو دُسکا حرام کرتا ہے پھر منسوخ ہوا یہ حکم ساتھ پانچ بار دودھ
پینے کہ معلوم ہووے یعنے بعد اسکے یہ حکم اُترا کہ پینا پانچ بار کا کہ معلوم ہو حرام کرتا ہے اس سے پہلا حکم منسوخ ہوا پھر وفات کیے گئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور
حالانکہ یہ آیت پڑھی جاتی تھی قرآن مین نقل کی مسلم نے ف پہلے حکم یہی تھا کہ دس بار دودھ پیے تو حرام ہو پھر یہ حکم منسوخ ہوا اور تلاوت بھی منسوخ ہوئی اور
حکم ہوا کہ پانچ بار پینا حرام کرتا ہے پھر یہ آیت قرآن مین حضرت عائشہ کی قرات مین منسوخ ہوا پڑھنا اسکا اور صحابہ رضہ کے نزدیک اور امام شافعیؒ کے نزدیک حکم اسکا
باقی ہے اور تلاوت منسوخ ہی اور امام اعظمؒ اور اور علما کے نزدیک حکم بھی اسکا منسوخ ہوا ساتھ آیت وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ کے کہ مطلق وارد ہوئی ہے + مولانا
وَعَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ فَكَاَنَّهٗ كَرِهَ ذٰلِكَ فَقَالَتْ اِنَّهٗ اَخِيْ فَقَالَ انْظُرْنَ مَنْ اِخْوَانُكُنَّ فَاِنَّمَا
الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ رضہ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم آئے اُنکے پاس اور نزدیک اُنکے تھا ایک شخص بیٹھا پس گویا کہ مکروہ جانا
اُسکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پس کہا حضرت عائشہ رضہ نے کہ تحقیق یہ شخص بھائی ہے میرا دودھ شریک فرمایا حضرتؐ نے دیکھو یعنے سوچو اور پہچانو کہ کون ہے بھائی
تمھارا پس سوا اسکے نہین کہ معتبر شرع مین دودھ پینا وقت بھوک کے ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے دودھ پینا شرع مین وہ معتبر ہے کہ قائم مقام طعام کے ہو اور
بھوک کو دفع کرے اور یہ بات خورد سالی مین ہوتی ہے پہلے تمام ہونے دو برس کے اکثرون کے نزدیک اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک پہلے تمام ہونے اڑھائی برس کے
کہ اس مدت مین بچہ طعام سے سیر نہین ہوتا سوائے دودھ کے حاصل یہ کہ حرمت دودھ پینے کی بڑی عمر مین نہین ثابت ہوتی اور وہ شخص کہ حضرت عائشہ رضہ کے
پاس بیٹھا تھا اور اُسکو اُنھون نے دودھ شریک بھائی کہا اُسنے بڑی عمر مین دودھ پیا تھا اور کہتے ہین کہ مذہب عائشہ رضہ کا یہ تھا کہ حرمت دودھ پینے کی بڑی عمر
مین بھی حاصل ہو جاتی ہے +ع +ح وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّهٗ تَزَوَّجَ ابْنَةً لِاَبِيْ اِهَابِ بْنِ عَزِيْزٍ فَاَتَتِ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ قَدْ اَرْضَعْتُ عُقْبَةَ
وَالَّتِيْ تَزَوَّجَ بِهَا فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ مَا اَعْلَمُ اَنَّكِ اَرْضَعْتِنِيْ وَلَا اَخْبَرْتِنِيْ فَاَرْسَلَ اِلٰى اٰلِ اَبِيْ اِهَابٍ فَسَاَلَهُمْ فَقَالُوْا مَا عَلِمْنَا اَرْضَعَتْ
صَاحِبَتَنَا فَرَكِبَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ وَقَدْ قِيْلَ فَفَارَقَهَا عُقْبَةُ
وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عقبہ رضہ بیٹے حارث کے سے یہ کہ اُسنے نکاح کیا بیٹی ابو اہاب رضہ بیٹے عزیز کی سے پھر آئی ایک عورت اور کہا
کہ تحقیق دودھ پلایا مین نے عقبہ رضہ کو اور اُس عورت کو کہ نکاح کیا عقبہ نے اُس سے یعنے پس وہ عورت دودھ شریک بہن ہوئی عقبہ رضہ کی اور نکاح انکا باطل ہوا
پس کہا اُسکو عقبہ نے کہ نہین جانتا مین کہ تحقیق تو نے دودھ پلایا ہو مجکو اور نہ خبر دی تو نے مجکو یعنے پہلے اس سے پس بھیجا عقبہ نے ایک شخص کو طرف لوگون ابی اہاب کے
پس پوچھا اُنسے کہ تمھاری لڑکی کو دودھ پلایا ہے اس عورت نے پس کہا اُنھون نے نہین جانتے ہم کہ دودھ پلایا ہو اس عورت نے ہماری لڑکی کو پس سوار ہو کر

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

چلے عقبہؓ طرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ تھے مدینے مین اور پوچھا حضرت سے حکم اس نکاح کا پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کسطرح نکاح مین رکھیگا اسکو اس حال مین کہ تحقیق کہا گیا ہے کہ دودھ شریک بہن تیری ہے پس جدا کر دیا اُس عورت کو عقبہؓ نے اور نکاح کیا اُس عورت نے اور خاوند سے سوا ے اُسکے نقل کی یہ بخاری نے **ف** اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے امام احمدؒ نے کہ ایک عورت کی گواہی دودھ کے مقدمہ مین مقبول ہے اور امام اعظمؒ اور اکثر علما کے نزدیک ثبوت دودھ پلانے کا دو مردون یا ایک مرد اور دو عورتون عادل سے ہوتا ہے جواب اس حدیث کا وہ یہ دیتے ہین کہ حضرت نے بنابر احتیاط کے اور تقوے کے فرمایا کہ جمع رہنا ان دونون کا مناسب نہین اح

وَعَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ حُنَیْنٍ بَعَثَ جَیْشًا اِلٰی اَوْطَاسٍ فَلَقُوْا عَدُوًّا فَقَاتَلُوْھُمْ فَظَھَرُوْا عَلَیْھِمْ وَاَصَابُوْا لَھُمْ سَبَایَا فَکَاَنَّ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَحَرَّجُوْا مِنْ غِشْیَانِھِنَّ مِنْ اَجْلِ اَزْوَاجِھِنَّ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ فِیْ ذٰلِکَ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ اَیْ فَھُنَّ لَھُمْ حَلَالٌ اِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُھُنَّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دن حنین کے بھیجا ایک لشکر طرف اوطاس کے کہ نام ہے ایک جگہ کا نزدیک طائف کے پس ملے دشمنون سے اور لڑے دشمنون سے پس غالب آئے یہ دشمنون پر اور پائے واسطے اپنے بندی پس گویا کہ بعضے آدمیون نے صحابیون رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سے پرہیز کیا صحبت کرنے اُن لونڈیون کی سے بسبب ہونے خاوندون اُنکے کے کہ مشرک تھے پس اُتاری اللہ تعالے نے اس مقدمہ مین آیت اور حرام کیگئی ہین تمپر عورتین خاوندوالیاں مگر وہ عورتین کہ مالک ہوے ہین ہاتھ تمھارے یعنے وہ لونڈیان کہ دارالحرب سے پکڑ لائے ہو لڑائی مین اور اُنکے خاوند دارالحرب مین موجود ہین پس یہ لونڈیان واسطے تمھارے حلال ہین جسوقت کہ گذر جاوے عدت اُنکی نقل کی یہ مسلم نے **ف** عورت جو کسی کے نکاح مین ہو اُس سے اور کسی کو نکاح کرنا اور اپنے تصرف مین لانا درست نہین مگر کافرونکی بیبیان کہ بندیان پکڑی آوین اور خاوند اُنکے دارالحرب مین موجود ہون تو اُنکو اپنے تصرف مین لانا درست ہے جبکہ عدت اُنکی گذر جاوے اور مراد عدت سے استبرا ہے یعنے اگر حاملہ ہو تو بچہ جن لے اور اگر حاملہ نہو تو ایک حیض گذر جاوے اگر حیض آتا ہو اُسکو والا ایک مہینا گذر جاوے پھر کہا طیبی نے کہ گئے ہین ابن عباسؓ طرف اسکے کہ لونڈی خاوند والی جبکہ بیچی جاوے تو ٹوٹ جاتا ہی نکاح اُسکا اور حلال ہوتی ہی مول لینے والے کو صحبت کرنی اُس سے بعد استبرا کے بسبب عام ہونے اس آیت کے اور اور سب علما کہتے ہین کہ نکاح اُسکا نہین ٹوٹتا ہے اور آیت خاص بندی کے حق مین نازل ہوئی ہے ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ تُنْکَحَ الْمَرْاَۃُ عَلٰی عَمَّتِھَا اَوِ الْعَمَّۃُ عَلٰی بِنْتِ اَخِیْھَا وَالْمَرْاَۃُ عَلٰی خَالَتِھَا اَوِ الْخَالَۃُ عَلٰی بِنْتِ اُخْتِھَا لَا تُنْکَحُ الصُّغْرٰی عَلَی الْکُبْرٰی وَلَا الْکُبْرٰی عَلَی الصُّغْرٰی رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالدَّارِمِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَرِوَایَتُہٗ اِلٰی قَوْلِہٖ بِنْتِ اُخْتِھَا روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ نکاح کیجاوے عورت اوپر پھوپی اپنی کے یا پھوپی اوپر بھتیجی اپنی کے اور منع فرمایا اس سے کہ نکاح کیجاوے عورت اپنی خالہ پر یا خالہ اپنی بھانجی پر نہ نکاح کیجاوے چھوٹے ناتے والی بڑے ناتے والی پر اور نہ بڑے ناتے والی چھوٹے ناتے والی پر نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی اور نسائی نے اور روایت نسائی کی لفظ بنتِ اُختھا تک ہے **ف** نہ نکاح کیجاوے چھوٹے ناتے والی الخ یہ تاکید ہے پہلے حکم کی اور مراد چھوٹے ناتے والی سے بھتیجی و بھانجی ہے اور مراد بڑے ناتے والی سے پھپی اور خالہ حاصل یہ کہ خالہ کو بھانجی پر اور بھانجی کو خالہ پر اور بھتیجی کو پھپی پر اور پھپی کو بھتیجی پر جمع کرنا نکاح مین درست نہین لیکن بعد طلاق دینے ایک کے اُنمین سے اور بعد گذرنے اُسکی عدت کے یا بعد مرنے اُسکے کے دوسری سے نکاح کرنا درست ہے اح مولانا

وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ مَرَّ بِیْ خَالِیْ اَبُوْ بُرْدَۃَ بْنُ نِیَارٍ وَمَعَہٗ لِوَاءٌ فَقُلْتُ اَیْنَ تَذْھَبُ فَقَالَ بَعَثَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَۃَ اَبِیْہِ اٰتِیَہٗ بِرَاْسِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ وَلِلنَّسَائِیِّ وَابْنِ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیِّ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اَضْرِبَ عُنُقَہٗ وَاٰخُذَ مَالَہٗ وَفِیْ ھٰذِہِ الرِّوَایَۃِ قَالَ عَمِّیْ بَدَلَ خَالِیْ اور روایت ہے براءؓ بن عازب سے کہ کہا گذرا مجھ پر ماموں میرا ابوبردہؓ بن نیار اور ساتھ اُسکے نشان تھا پس کہا مین نے کہان جاتے ہو پس کہا

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

بھیجا مجکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے طرف ایک شخص کے کہ نکاح کیا ہے اُسنے اپنے باپ کی بیوی سے لاؤنمیں حضرت کے پاس سر اُسکا نقل کی یہ ترمذی ور ابوداؤد نے
اور ایک روایت ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی کے مین یون آیا ہی کہ پس حکم کیا مجکو حضرت نے یہ کہ مارونمیں گردن اُسکی اور لے آؤنمیں مال اُسکا اور اس روایت میں کہا
چچا میرا یعنے ماموں میرے کے ف پس اختلاف ہوا کہ ابو بردہؓ بن نیار ماموں ہی براءؓ بن عازب کا یا چچا اُسکا اور تھا نشان ساتھ اُسکے علامت کے لیے تا لوگ معلوم کرین کہ حضرت
کا بھیجا ہوا جاتا ہے کام ذکر کیے گئے کیلیے اور کہا طیبیؒ نے کہ حضرت نے جسکی گردن مارنیکا حکم کیا وہ اعتقاد رکھتا تھا حلال ہونے نکاح کا باپ کی بی بی کے ساتھ جیسے
کہ اعتقاد تھا اہل جاہلیت کا پس جو کوئی کہ اعتقاد کرے حلال ہونے ایک چیز حرام کا وہ کافر ہوتا ہے اور جائز ہوتا ہی قتل کرنا اُسکا اور لینا اُسکے مال کا + ع
وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ اِلَّا مَا فَتَقَ الْاَمْعَاءَ فِي الثَّدْيِ وَكَانَ قَبْلَ الْفِطَامِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں حرام کرتی دودھ پینے سے کوئی قسم اُسکی مگر وہ قسم کہ کھولے انتڑیونکو بیچ پینے چھاتی کے اور
ہووے پہلے وقت دودھ چھڑانے کے نقل کی یہ ترمذی نے ف کھولے انتڑیونکو یعنے لڑکے کی انتڑیونکو مانند طعام کے اور واقع ہو اُنمیں جگہ غذا کے اور
یہ نہیں ہوتا مگر بیچ عمر شیر خوارگی کے کہ دو برس یا اڑھائی برس ہیں مراد یہ ہی کہ حرمت بسبب دودھ پینے کے بڑی عمر میں یعنے بعد دو برس یا اڑھائی برس کی عمر کے
ثابت نہیں ہوتی بلکہ چھوٹی عمر میں یعنے دو برس یا اڑھائی برس کی عمر تک ہووے تو ہوتی ہی اور یہ جو کہا کہ بیچ پینے چھاتی کے مقصود اس سے بیان کرنا واقع کا اور
صورت دودھ پلانے کا ہی کہ چھاتی سے دودھ پلایا کرتی ہیں الا شرط نہیں ہے بیچ ثابت ہونے حرمت دودھ پینے کے کہ چھاتیوں سے دودھ پیوے یعنے برابر ہے کہ چھاتی سے دودھ
پلاوے یا کسی چیز میں لیکر پلاوے مانند چمچہ وغیرہ کے حرمت ہر طرح ثابت ہو جاوے گی اور پہلے وقت چھڑانے دودھ کے یعنے شرع میں جو وقت دودھ چھڑانیکا مقرر
ہے اُس سے پہلے ہووے یہ جملہ تاکید ہی بیان اوپر کے کلام کا اور فقہ میں لکھا ہے کہ نہیں اعتبار ہی دودھ چھڑانیکا پہلے وقت معین کے یہانتک کہ اگر دودھ چھڑاوے بچے کا
پہلے وقت معین کے اور پھر دودھ پلاوے اُس مدت میں تو ثابت ہوتی ہی حرمت اور دودھ پلانا بعد مدت معین کے درست نہیں اسلیے کہ دودھ جزو آدمی کا ہی اور
نفع اُٹھانا جزو آدمی کے سے بغیر ضرورت کے حرام ہے اور ضرورت اب دفع ہو گئی اور بنا برا سی کے نہیں جائز ہے بطور دوا کے استعمال کرنا آدمی کے دودھ کا اور
اہل طب نے ثابت کیا ہے کہ بیٹی کا دودھ فائدہ کرتا ہے آنکھ کو اور مشائخ نے اسمیں اختلاف کیا ہی بعضوں نے تو کہا کہ نہیں جائز ہے اور بعضوں نے کہا جائز ہی
جبکہ ظن غالب ہو کہ اس سے رمد جاتا رہیگا + ع + درمختار وَعَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ الْاَسْلَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُذْهِبُ عَنِّيْ مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ
فَقَالَ غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے حجاج بیٹے حجاج اسلمی کے سے کہ نقل کی اُسنے باپ سے تحقیق اُسنے کہا
یا رسول اللہ کیا چیز دور کرتی ہی مجھ سے حق دودھ کو پس فرمایا مملوک یعنے بردہ غلام ہو یا لونڈی نقل کی یہ ترمذی ور ابوداؤد اور نسائی اور دارمی نے ف یعنے پوچھنے
والے نے پوچھا کہ کونسی چیز ہے کہ اُسکے ادا کرنے سے حق دودھ پلانیوالی کا ادا ہو حضرت نے فرمایا کہ بردہ دینے سے دودھ پلانے والی کو حق اُسکے دودھ پلانیکا ادا ہوتا
ہی چونکہ دودھ پلانیوالی خدمت کرتی ہی دودھ پینے والے کی اُسکے بدلے میں اُسکو بھی خادم دیجیے تا خدمت کرے اُسکی ۱۲ ح وَعَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ الْغَنَوِيِّ
قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَقْبَلَتِ امْرَاَةٌ فَبَسَطَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِدَاءَهُ حَتّٰى قَعَدَتْ عَلَيْهِ فَلَمَّا ذَهَبَتْ
قِيْلَ هٰذِهٖ اَرْضَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی طفیلؓ غنوی سے کہ کہا تھا میں بیٹھا ہوا ساتھ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی
کہ ناگہان آئی ایک عورت یعنے حضرت حلیمہؓ پس بچھادی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے چادر اپنی یعنے اُنکی تعظیم اور خوش کرنے کیلیے یہانتک کہ بیٹھ گئی وہ چادر پر پس جب
چلی گئی وہ کسی جگہ یعنے اور تعجب کیا لوگون نے بسبب تعظیم کرنے اُسکی کے اور بیٹھ جانے اُسکے کے چادر مبارک پر کہا گیا کہ اس عورت نے دودھ پلایا تھا نبی صلے اللہ علیہ
وسلم کو نقل کی یہ ابوداؤد نے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ غَيْلَانَ بْنَ سَلَمَةَ الثَّقَفِيَّ اَسْلَمَ وَلَهٗ عَشْرُ نِسْوَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاَسْلَمْنَ مَعَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَمْسِكْ اَرْبَعًا وَفَارِقْ سَائِرَهُنَّ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ غیلان بن سلمہ ثقفی مسلمان ہوا اس حال میں کہ اُس پاس تھین

ف اگر بضرورت ہو جائز ہے ۱۲ مولانا ظ ... در ایک مرض ... آنکھ کا ۱۲

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

دس عورتین جاہلیت مین اور عورتین بھی مسلمان ہوئین ساتھ اسکے پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے رکھ تو چار عورتونکو یعنے اپنے نکاح مین اور جدا کر تو باقیون کو نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ نکاح کافرونکا صحیح ہی یہانتک کہ جب مسلمان ہون تو حکم نہ کیے جاوین ساتھ تجدید نکاح کے مگر جبکہ اُنکے نکاح مین ایسی عورتین ہون کہ جائز نہین ہی جمع کرنا انکا نکاح مین اور یہ بھی معلوم ہوا اس سے کہ نہین جائز ہے نکاح کرنا زیادہ چار عورتونسے اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ اسلام ایک کا مرد و عورت مین سے موجب تفرق کا نہین مانند مرتد ہونیکے جیسے کہ مذہب حنفیہ کا ہی ؁ ح ؁ ع **وعن** نوفل بن معاویۃ قال اسلمت وتحتی خمس نسوۃ فسألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال فارق واحدۃ وامسک اربعا فعمدت الی اقدمہن صحبۃ عندی عاقر منذ ستین سنۃ ففارقتھا رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے نوفل بیٹے معاویہ کے سے کہ کہا مسلمان ہوا مین اور تھین نکاح مین میرے پانچ عورتین پس پوچھا مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یعنے حکم اُنکا پس فرمایا چھوڑ دے ایک کو اور رکھ چار کو پس قصد کیا مین نے طرف پہلی نکاحی بانجھ کے کہ سب سے پہلے تھی صحبت مین نزدیک میرے ساٹھ برس سے پس جدا کر دیا مین نے اُسکو نقل کی یہ شرح السنہ مین **وعن** الضحاک بن فیروز الدیلمی عن ابیہ قال قلت یا رسول اللہ انی اسلمت وتحتی اختان قال اختر ایتھما شئت رواہ الترمذی وابو داؤد وابن ماجۃ اور روایت ہی ضحاک بیٹے فیروز دیلمی کے سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنے فیروز سے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق مین مسلمان ہوا اور نکاح میرے مین دو بہنین ہین فرمایا اختیار کر لے اُن دونون مین سے ایک کو جسکو چاہے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** کہا مظہر نے کہ مذہب شافعی اور مالک اور احمد کے مین یہ ہی کہ اگر اسلام لاوے ایک شخص اور اُسکے نکاح مین دو بہنین ہون کہ وہ بھی اسلام لائی ہون ساتھ اُسکے تو جائز ہی اسکو کہ اختیار کرے ایک کو اُن دونون مین سے خواہ پہلی نکاحی کو خواہ دوسری کو اور کہا ابو حنیفہ نے کہ اگر نکاح کیا تھا اُن دونونسے ساتھ تو نہین جائز ہی یہ کہ اختیار کرے ایک کو اُن دونون مین سے اور اگر نکاح کیا تھا اُن دونونسے آگے پیچھے تو جائز ہی اسکو کہ اختیار کرے اُس عورت کو کہ جس سے نکاح اول کیا تھا نہ دوسری کو ؁ ع **وعن** ابن عباس قال اسلمت امرأۃ فتزوجت فجاء زوجھا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی قد اسلمت وعلمت باسلامی فانتزعھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من زوجھا الاخر وردھا الی زوجھا الاول وفی روایۃ انہ قال انھا اسلمت معی فردھا علیہ رواہ ابو داؤد وروی فی شرح السنۃ ان جماعۃ من النساء ردھن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالنکاح الاول علی ازواجھن عند اجتماع الاسلامین بعد اختلاف الدین والدار منھن بنت الولید بن مغیرۃ کانت تحت صفوان ابن امیۃ فاسلمت یوم الفتح وھرب زوجھا من الاسلام فبعث الیہ ابن عمہ وھب بن عمیر برداء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امانا لصفوان فلما قدم جعل لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسییر اربعۃ اشھر حتی اسلم فاستقرت عندہ واسلمت ام حکیم بنت الحارث بن ھشام امرأۃ عکرمۃ بن ابی جھل یوم الفتح بمکۃ وھرب زوجھا من الاسلام حتی قدم الیمن فارتحلت ام حکیم حتی قدمت علیہ الیمن فدعتہ الی الاسلام فاسلما فثبتا علی نکاحھما رواہ مالک عن ابن شھاب مرسلا اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا مسلمان ہوئی ایک عورت پھر نکاح کیا یعنے ایک شخص سے پھر آیا پہلا خاوند اسکا طرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا رسول اللہ تحقیق مین مسلمان ہوا تھا اور جانا تھا اُسنے اسلام میرا یعنے اور باوجود اسکے نکاح کیا پس نکالا اُس عورت کو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دوسرے خاوند کے نکاح سے اور حوالے کیا اُس عورت کو طرف خاوند پہلے اُسکے کے اور ایک روایت مین یہ ہے کہ اُس پہلے خاوند نے کہا کہ وہ عورت مسلمان ہوئی ساتھ میرے پس حوالے کی حضرتؐ نے وہ عورت اُسی کو نقل کی یہ ابو داؤد نے اور روایت کیگئی شرح السنہ مین کہ تحقیق کتنی ہی عورتون کو پھیر دیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بسبب پہلے نکاح کے اُنکے خاوندونپر نزدیک جمع ہونے اسلام خاوند اور بی بی کے پیچھے مختلف ہونے دین کے اور ملک کے اُنمین سے یعنے اُن عورتونمین سے کہ پھیرا اُنکو حضرتؐ نے اُنکے خاوندونپر بسبب پہلے نکاح کے بیٹی ولید بیٹے مغیرہ کی تھی نکاح صفوان بیٹے امیہ کے مین پس اسلام لائی وہ دن فتح مکے کے یعنے خاوند کے پہلے ادھر بھاگ گیا خاوند اُسکا اسلام لانیسے پس بھیجا حضرتؐ نے طرف اُسکے بیٹے چچا اُسکے کو کہ نام اُسکا وہب بن عمیرؓ تھا ساتھ چادر شریف اپنی کے رحمت ہو اللہ کی اُنپر اور سلام واسطے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

امان دینے صفوان کے یعنے قتل و تعرض سے پس جب آیا صفوان مقرر کیا واسطے اُنکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سیر کرنا چار مہینے کا یہانتک کہ مسلمان ہوا صفوان یعنے بیوی کے مسلمان ہونیکے دو مہینے کے بعد پس ٹھیری بیٹی ولید کی کہ بیوی اُسکی تھی اُسکے نکاح مین اور اُن عورتوں مین سے مسلمان ہوئی ام حکیم بیٹی حارث بیٹے ہشام کی عورت عکرمہؓ بیٹے ابوجہل کی دن فتح مکے کے مکہ مین اور بھاگا خاوند اُسکا یعنے عکرمہؓ اسلام لانیسے یہانتک کہ آیا یمن مین اور چلی ام حکیم یعنے بیچ طلب خاوند کے ساتھ حکم آنحضرتؐ کے یہانتک کہ آئی خاوند کے پاس یمن مین پس بلایا خاوند کو طرف اسلام کے پس مسلمان ہوا پس رہے دونون اپنے نکاح پر نقل کی یہ مالکؒ نے ابن شہاب سے بطریق ارسال کے **ف** پیچھے مختلف ہونے دین اور ملک کے کہا مظہرؒ نے کہ یعنے جب اسلام لائے خاوند اور بیوی پہلے گذرنے عدت کے تو ثابت رہتا ہے نکاح دونون مین برابر ہے کہ ہوتے ایک دین پر جیسے دونون کتابی ہوتے یا بُت پرست ہوتے یا ایک اُن دونوں مین سے ہوتا ایک دین پر اور دوسرا اور دین پر اور برابر ہے کہ ہوتے دونون دار الاسلام مین یا دار الحرب مین یا ایک اُن دونون مین سے ہوتا بیچ ایک کے اُن دونون ور دوسرا اور مین اور یہی مذہب شافعیؒ اور احمدؒ کا ہے اور کہا ابو حنیفہؒ نے کہ نہین حاصل ہوتی فرقت دونون مین مگر بسبب ایک چیز کے تین چیزون مین سے یا تو عدت ہو چکی یا عرض کرے اسلام جو کہ مسلمان ہو دوسرے پر اور وہ نہ قبول کرے یا انتقال کرے ایک اُن دونون کا دار الاسلام سے طرف دار الحرب کے یا دار الحرب سے طرف دار الاسلام کے اور برابر ہے اُنکے نزدیک اسلام لانا پہلے دخول کے اور بعد دخول کے اور سیر کرنا چار مہینے کا یعنے حکم کیا کہ چار مہینے تک با امن زمین مین پھرتا رہے درمیان مسلمانون کے تاکہ دیکھے خصلت اُنکی پس پھر گیا اُنہین چند روز مین پھر نصیب فرمایا اُسکو اللہ تعالے نے اسلام ۱۲ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حُرِّمَ مِنَ النَّسَبِ سَبْعٌ وَمِنَ الصِّهْرِ سَبْعٌ ثُمَّ قَرَأَ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ الْآيَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا حرام کیگئین نسب سے سات عورتین اور مصاہرت سے سات پھر پڑھی یہ آیت حرام کیگئین تمپر مائین تمھاری آخر آیت تک نقل کی یہ بخاری نے **ف** نسب سے سات عورتین یہ حرام ہین مان اور بیٹی اور بہن اور پھوپھی اور خالہ اور بھتیجی اور بھانجی اور مصاہرت کہتے ہین اُس قرابت کو کہ بسبب نکاح کے حاصل ہو پس مصاہرت کے علاقے سے چار عورتین تو ہمیشہ کو حرام ہین مان بیوی کی اور بیویان بیٹے اور پوتے کی اگرچہ نیچے کے درجے مین ہون اور باپ اور دادا کی بیویان اگرچہ اوپر کے درجے مین ہون اور بیٹی اُس بیوی کی کہ صحبت کی ہو اُس سے اور تین عورتین ہین مصاہرت کے علاقے مین کہ ہمیشہ کو حرام نہین بیوی کی بہن اور پھوپھی اور خالہ اور آیت مذکورہ سند کے لیے پڑھی کہ اسمین جو عورتین کہ بسبب نسب کے حرام ہین سب مذکور ہین اور علاقہ مصاہرت سے جو حرام ہین اکثر اُنکی اسمین مذکور ہین اور ساری آیت یون ہے حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا ۱۲ع

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً فَدَخَلَ بِهَا فَلَا يَحِلُّ لَهُ نِكَاحُ ابْنَتِهَا وَإِنْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَلْيَنْكِحِ ابْنَتَهَا وَأَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً فَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَنْكِحَ أُمَّهَا دَخَلَ بِهَا أَوْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ لَا يَصِحُّ مِنْ قِبَلِ إِسْنَادِهِ وَإِنَّمَا رَوَاهُ ابْنُ لَهِيعَةَ وَالْمُثَنَّى ابْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ وَهُمَا يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيثِ اور روایت ہے عمرو بن شعیبؒ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے نقل کی اپنے دادا سے یعنے عبد اللہ سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ نکاح کرے کسی عورت سے پھر صحبت کرے اُس سے پس نہین درست اُسکو نکاح کرنا اُسکی بیٹی سے اور اگر نہین صحبت کی اُس سے پس جائز ہے نکاح بیٹی اُسکی سے یعنے بعد طلاق دینے اُس عورت کے یا بعد مرنے اُسکے کے اور جمع کرنا مان اور بیٹی کا درست نہین اور جو شخص کہ نکاح کرے کسی عورت سے پس نہین حلال ہے نکاح کرنا مان اُسکی سے صحبت کی ہو اُس عورت سے یا نہ صحبت کی ہو اُس سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث نہین صحیح بسبب اسناد کے سوا اسکے نہین کہ روایت کیا اسکو ابن لہیعہ نے اور مثنیٰ بیٹے صباح کے نے عمرو بن شعیب سے اور وہ دونون نسبت طرف ضعف کے کیے جاتے ہین بیچ نقل کرنے حدیث کے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

ف بیٹی کے مقدمہ مین جو اس حدیث مین فرمایا یہ مضمون اس آیت سے ثابت ہے وَرَبَائِبُکُمُ اللّٰتِی فِی حُجُورِکُمْ مِنْ نِسَائِکُمُ اللّٰتِی دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَمْ تَکُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ اور ماں کے مقدمے مین جو فرمایا بسبب مطلق وارد ہونے اس آیت کے فرمایا وَأُمَّهَاتُ نِسَائِکُمْ اور بسبب اسناد کے یعنے بسبب راویونکے یہ صحیح نہین ہے اگرچہ صحیح ہے باعتبار معنونکے بسبب مطابق ہونے کے ساتھ آیت مذکورہ کے ؏

بَابُ الْمُبَاشَرَةِ

باب ہے بیچ بیان صحبت کرنیکے عورتون سے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ کَانَتِ الْیَهُودُ تَقُولُ إِذَا أَتَی الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ مِنْ دُبُرِهَا فِی قُبُلِهَا کَانَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ فَنَزَلَتْ نِسَاؤُکُمْ حَرْثٌ لَکُمْ فَأْتُوا حَرْثَکُمْ أَنّٰی شِئْتُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا تھے یہود کہتے جسوقت کہ صحبت کرے مرد اپنی عورت سے پیچھے کیطرف سے اسکی اگلی جانب مین ہوتا ہی لڑکا بھینگا پس اتری یہ آیت کہ عورتین تمھاری یعنے بیویان اور لونڈیان کھیتی ہین تمھاری پس آؤ اپنی کھیتی مین جس طور سے چاہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے یہود کہتے تھے کہ اگر آدمی عورت سے صحبت اس طور سے کرے کہ اسکے پیچھے کھڑا ہو یا بیٹھ کر ستر اپنا اسکے اگلے ستر مین داخل کرے تو اس جماع سے لڑکا بھینگا پیدا ہوتا ہے پس انکے اس وہم کے رد کرنے کیلیے یہ آیت اتری کہ تمھاری بیویان تمھاری کھیتیان ہین یعنے جگہ پیدا ہونے اولاد تمھاری کی ہین جیسے زمین کھیتی پیدا ہونیکی جگہ ہے اور جگہ اسکی شرمگاہ ہے نہ مقعد اسلیے کہ مقعد جگہ پائخانہ کی ہے نہ جگہ کھیتی کی پس آؤ تم اپنی کھیتی مین جسطرح چاہو کھڑے ہو یا بیٹھے یا لیٹے یا پیچھے سے آگے کے ستر مین یا آگے سے آگے کے ستر مین حاصل یہ کہ جسطرح صحبت کرو درست ہے اور کچھ مضر نہین بشرطیکہ آگے کی جانب مین ہو اور پیچھے کے ستر مین یعنے اغلام کرنا سب کے نزدیک حرام ہے ؏ **وَعَنْهُ** قَالَ کُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْآنُ یَنْزِلُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ فَبَلَغَ ذٰلِکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَنْهَنَا اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا تھے ہم عزل کرتے اس حال مین کہ قرآن اترتا تھا یعنے حضرتؐ کے زمانے مین کہ وحی اترتی تھی ہم عزل کرتے تھے اور نہی نہ آئی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا مسلم نے پس پہونچی خبر اسکی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو پس منع کیا ہمکو **ف** معنے عزل کے یہ ہین کہ مرد عورت سے صحبت کرے اور جب منزل ہونے لگے تو ستر اپنا عورت کی شرمگاہ مین سے نکالکر باہر منزل ہو کہا ابن ہمام نے کہ عزل جائز ہے نزدیک اکثر علما کے اور مکروہ رکھا ہی اسکو ایک جماعت نے صحابہ وغیرہم سے اور صحیح یہی کہ جائز ہے اور درمختار مین لکھا ہے کہ جائز ہے عزل کرنا اپنی لونڈی سے بغیر اذن اسکے کے اور منکوحہ اگر آزاد ہو تو اسکے اذن سے جائز ہے اور اگر کسی کی لونڈی ہو تو اسکے مالک کی اجازت سے جائز ہی اور سید نے لکھا ہے کہ جائز رکھا ہے شافعیؒ نے عزل کو لونڈی سے برابر ہے کہ منکوحہ ہو یا مملوکہ اور آزاد عورت سے صحبت کر کے نہین عزل کرے تو اذن لے اس سے اور کہا نووی نے کہ ہمارے نزدیک عزل مکروہ ہے اسلیے کہ سبب ہے قطع نسل کا ؏ **وَعَنْهُ** قَالَ إِنَّ رَجُلًا أَتَی رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ لِی جَارِیَةً هِیَ خَادِمَتُنَا وَأَنَا أَطُوفُ عَلَیْهَا وَأَکْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ فَقَالَ اعْزِلْ عَنْهَا إِنْ شِئْتَ فَإِنَّهُ سَیَأْتِیهَا مَا قُدِّرَ لَهَا فَلَبِثَ الرَّجُلُ ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ الْجَارِیَةَ قَدْ حَبِلَتْ فَقَالَ قَدْ أَخْبَرْتُکَ أَنَّهُ سَیَأْتِیهَا مَا قُدِّرَ لَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا تحقیق ایک شخص آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ تحقیق میرے پاس ایک لونڈی ہی کہ وہ خدمت کرتی ہی ہماری اور مین صحبت کرتا ہون اس سے اور مکروہ جانتا ہون یہ کہ حاملہ ہو پس فرمایا حضرتؐ نے عزل کر اس سے اگر چاہے تو پس تحقیق پیدا ہوگی اس سے وہ چیز کہ مقدر ہے پس درنگ کی اس شخص نے ایک مدت پھر آیا حضرتؐ کے پاس اور کہا کہ تحقیق لونڈی حاملہ ہوگئی پس فرمایا کہ تحقیق خبر دی تھی مین نے تجکو کہ تحقیق پیدا ہوگی اس سے وہ چیز کہ مقدر ہی واسطے اسکے نقل کی یہ مسلم نے **ف** کہا نووی نے کہ اسمین دلالت ہے اوپر لاحق کرنے نسب کے باوجود عزل کے انتہی اور ابن ہمام نے کہا کہ اگر عزل کرے باذن یا بغیر اذن اور ظاہر ہو حمل تو آیا جائز ہے نفی کرنی اس حمل کی یا نہین کہا علما نے کہ اگر نہ عود کیا تھا طرف عورت کے یا عود کیا تھا بعد پیشاب کرنیکے تو جائز ہے نفی اس حمل کی اور اگر پیشاب نہین کیا تھا پہلے عود کرنیکے تو نہین جائز اسیطرح منقول ہے حضرت علیؓ سے اسلیے کہ بقیہ منی کا ذکر مین تھا وہ گر پڑا رحم مین اور اسیطرح کہا ابو حنیفہؒ نے اس شخص کے حق مین کہ غسل جنابت کیا پہلے پیشاب کرنیکے پھر پیشاب کیا پھر نکلی منی تو واجب ہے پھر غسل کرنا ؏ **وَعَنْ** أَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی غَزْوَةِ بَنِی الْمُصْطَلِقِ فَأَصَبْنَا سَبْیًا مِنْ سَبْیِ الْعَرَبِ فَاشْتَهَیْنَا

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

النِّسَآءَ وَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَاَحْبَبْنَا الْعَزْلَ فَاَرَدْنَا اَنْ نَعْزِلَ وَقُلْنَا نَعْزِلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا قَبْلَ اَنْ نَسْاَلَهُ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَّا تَفْعَلُوْا مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بیچ غزوہ بنی المصطلق کے پس پائے ہمنے بندی بندی عرب کے سے یعنے پکڑ لائے لونڈی غلام پس رغبت کی ہمنے عورتونکی یعنے صحبت کرنیکی عورتونسے اور سخت مشکل ہوا ہمپر مجرد رہنا اور چاہا ہمنے عزل کرنا یعنے لونڈیونسے بخوف حمل رہنے کے پس ارادہ کیا ہمنے عزل کرنیکا اور کہا ہمنے یعنے اپنے دلونمین یا آپسمین کہ عزل کرین ہم اس حال مین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم درمیان ہمارے ہین پہلے اس سے کہ پوچھین ہم اُنسے کہ آیا جائز ہے یا نہین پھر پوچھا ہمنے اُنسے حکم اسکا پس فرمایا نہین نقصان تمکو یہ کہ نہ کرو عزل کوئی نہین کوئی جان پیدا ہونیوالی قیامت تک مگر وہ کہ پیدا ہونیوالی ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بندی عرب کے سے کہا نووی نے کہ یہ دلیل ہے اسپر کہ عرب پر بھی جاری ہوتا ہے رق یعنے وہ لونڈی غلام ہوجاتے ہین جبکہ وہ مشرک ہون اسلیے کہ بنی المصطلق قبیلہ ہے خزاعہ مین سے اور وہ عرب ہین اور یہ مذہب مالک و شافعی کا ہے اور کہا ابو حنیفہ نے اور شافعی نے قول قدیم مین کہ نہین جاری ہوتا ہے اُنپر رق بسبب شرافت اُنکی کے اور لفظ ان لا تفعلوا مین ساتھ زبر اور زیر ہمزہ کے ہے کہا نووی نے کہ معنے اسکے یہ ہین کہ نہین تمپر ضرر بیچ ترک کرنے عزل کے اسلیے کہ جو نفس کہ مقدر کیا ہے اللہ تعالے نے پیدا کرنا اُسکا پیدا کریگا اُسکو برابر ہے کہ عزل کرو یا نہ کرو پس نہین فائدہ ہے تمہارے عزل کرنے مین اور بعضونے کہا کہ حرف لا ان لا تفعلوا مین زائد ہے اس صورت مین معنے یہ ہونگے کہ نہین مضائقہ تمکو یہ کہ عزل کرو بسبب اسکے جائز ہوا عزل ۱۲ع وَعَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ مَا مِنْ كُلِّ الْمَآءِ يَكُوْنُ الْوَلَدُ وَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ خَلْقَ شَيْءٍ لَمْ يَمْنَعْهُ شَيْءٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا پوچھے گئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم حکم عزل کرنیکے سے کہ آیا جائز ہے یا نہین پس فرمایا نہین ہوتا ہر آب[1] منی سے فرزند اور جسوقت کہ ارادہ کرتا ہے اللہ تعالی پیدا کرنے کسی چیز کا تو نہین باز رکھتی اُسکو کوئی چیز نقل کی یہ مسلم نے ف اگر کوئی کہے کہ یہ جواب مطابق سوال کے کیونکر ہوا تو جواب یہ ہے کہ معنے سوال کے یہ ہین کہ لوگون نے اذن مانگا عزل کرنیکا بخوف فرزند ہونے کے پس جواب دیے گئے کہ تم گمان کرتے ہو کہ گرنا آب منی کا سبب ہے پیدائش کا اور عزل کرنا سبب ہے نہ پیدا ہونیکا اور یہ اسطرح نہین ہے اسلیے کہ نہین ہوتا فرزند ہر آب منی سے اکثر منی گرتی ہے اور بچہ اُس سے نہین پیدا ہوتا اور بعض اوقات عزل کرتے ہین اور بچہ پیدا ہوجاتا ہے پس پیدا ہونا بچے کا موقوف ہے ارادہ اللہ پر نہ گرانے منی پر اور اسیطرح نہ ہونا بھی موقوف ہے اُسکے ارادے پر نہ عزل پر لیکن ہان عادت اللہ یون جاری ہوئی ہے کہ فرزند نطفے سے پیدا ہوتا ہے پس ہوسکتا ہے کہ بیچ صورت عزل کے بے اختیار کچھ نطفے سے رحم مین جا پڑے اور بچہ بن جاوے اور اگر تقدیر الٰہی مین پیدا ہونا ہی ہے اُسکا تو بغیر نطفے کے بھی وہ پیدا کر سکتا ہے اور ان حدیثون سے رخصت عزل کی سمجھی جاتی ہے لیکن اشارہ ہے اسپر کہ مکروہ ہے کرنا اُسکا اور مذہب ہمارا اور اکثر علما کا جو اسمین ہے بیان اُسکا بیچ فائدہ حدیث جابرؓ کے گذر چکا طیبی م وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ اَعْزِلُ عَنِ امْرَاَتِيْ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَالَ الرَّجُلُ اُشْفِقُ عَلٰى وَلَدِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ ذٰلِكَ ضَارًّا ضَرَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے یہ کہ ایک شخص آیا طرف رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق مین عزل کرتا ہون عورت اپنی سے پس کہا واسطے اُسکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کیون کرتا ہے تو یہ پس کہا اُس شخص نے کہ ڈرتا ہون اوپر لڑکے اُسکے کے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر یہ ضرر کرتا تو ضرر کرتا فارس اور روم کو نقل کی یہ مسلم نے ف ڈرتا ہون الخ یعنے بیوی لڑکے کو دودھ پلاتی ہے ڈرتا ہون کہ اگر عزل نکرون اُس سے تو حاملہ ہو جائیگی اور در صورت حمل کے دودھ پلانا بچے کو ضرر کریگا یہ اُسنے اسلیے کہا کہ اعتقاد قوم کا یہ تھا کہ جماع کرنا حالت دودھ پلانے مین اور حمل رہجانا ضرر کرتا ہے اُس بچے کو کہ دودھ پلاتی ہے عورت بسبب فساد دودھ کے اور دودھ بھی حمل کے وقت کم ہوجاتا ہے

[1] یا معنے یہ ہین کہ نہین ہوتا تمام آب منی سے فرزند بلکہ ایک قطرہ کافی ہے پس جسکا پیدا کرنا مقدر کیا ہے اگرچہ عزل کرے ایک قطرہ غفلت سے جا پڑیگا بچہ پیدا ہو جائیگا ۱۲ مولانا

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

پس حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر یہ بات ضرر کرنیوالی ہوتی تو ضرر کرتی فارس و روم کو کہ عادت اُنکی ہی اسکے کرنے کی چونکہ اُنکو ضرر نہیں کرتی معلوم ہوا کہ یہ مضر نہیں پس
عزل مت کر بسبب خوف حاملہ ہونے عورت کے اور اسمین مبالغہ ہی بیچ نہی کے عزل سے اسطرح **وَعَنْ** جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ قَالَتْ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أُنَاسٍ وَهُوَ يَقُوْلُ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَنْهٰى عَنِ الْغِيْلَةِ فَنَظَرْتُ فِي الرُّوْمِ وَ فَارِسَ فَاِذَا هُمْ يُغِيْلُوْنَ اَوْلَادَهُمْ فَلَا يَضُرُّ اَوْلَادَهُمْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ
سَاَلُوْهُ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ الْوَاْدُ الْخَفِيُّ وَهِيَ وَاِذَا الْمَوْءُدَةُ سُئِلَتْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جدامہ بیٹی وہب کی سے
کہا حاضر ہوئی مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیچ کتنے لوگونکے اس حال مین کہ وہ فرماتے تھے تحقیق قصد کیا مین نے یہ کہ منع کرون مین غیلہ سے پھر دیکھا مین نے
بیچ حال روم اور فارس کے کہ وہ غیلہ کرتے ہین اپنی اولاد کو پس نہین ضرر کرتا اُنکی اولاد کو یہ کچھ پھر پوچھا لوگون نے حضرتؐ سے حکم عزل کرنیکا پس فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ عزل کرنا زندہ گاڑ دینا ہی بچے کا پوشیدہ اور یہ خصلت بُری داخل ہے اس آیت کریمہ مین اور جسوقت جیتی گاڑی پوچھی جاویگی نقل کی یہ
مسلم نے **ف** غیلہ ساتھ زبر غین کے کہتے ہین دودھ پلانا بچے کو حالت حمل مین اور نہایہ مین لکھا ہی کہ غیلہ یہ ہی کہ جماع کرے آدمی اپنی بیوی سے حالت دودھ پلانے
مین پس عرب احتراز کرتے تھے غیلہ سے بگمان اسکے کہ یہ ضرر کرتا ہے بچے کو پس حضرتؐ نے بھی چاہا کہ منع کرین اس سے اسی لیے پھر دیکھا فارس و روم کو کہ وہ یہ کرتے
ہین اور کچھ ضرر اُنکی اولاد کو نہین پہونچتا پس منع کیا اس سے اور واد کہتے ہین جیتا بچہ گاڑ دینے کو عرب جیتی بیٹی گاڑ دیتے تھے بخوف تنگدستی اور لاحق ہونے عار کے
پس حضرتؐ نے فرمایا کہ عزل کرنا واد پوشیدہ ہے اور یہ دلیل ہے اُنکی کہ نہین جائز رکھتے عزل کو اور جو کہ جائز رکھتے ہین وہ کہتے ہین کہ یہ منسوخ ہی یا تہدید ہے یا
بیان اولی ہے اور مؤید ہے اُنکی یہ کہ بیٹھے حضرت عمرؓ کے پاس حضرت علی و زبیر و سعد رضی اللہ تعالی عنہم ایک جماعت مین اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی
سے پھر ذکر کیا اسمین عزل کا پس کہا صحابہؓ نے کہ نہین مضائقہ اسکا پھر کہا ایک شخص نے انہین سے کہ لوگ کہتے ہین کہ یہ موؤدہ صغرے ہے پس کہا حضرت علیؓ نے
کہ حال اُسکا یہ ہی کہ نہین ہوتا موؤدہ یہانتک کہ پڑے جان بچے مین یعنے بعد پڑنے جان کے اسقاط حمل کرے یا آپ سے پیدا ہو جیتا جاگتا اور اُسکو گاڑ دے تو وہ موؤدہ ہی
پس کہا حضرت عمرؓ نے کہ سچ کہا تم نے عمر دراز کرے اللہ تعالے تمہاری اور جبتک کہ بچے مین جان نہ پڑے اسقاط حمل جائز ہے اور جان پڑتی ہی بچے مین ایکسو بیس روز
مین بعد حمل رہنے کے اور بعضون نے کہا کہ یہ نہین دلالت کرتی ہی حرمت عزل پر بلکہ دلالت کرتی ہے کراہت پر اسلیے کہ نہین ہے یہ بیچ حکم واد حقیقی کے اسواسطے
کہ اُسمین ہلاک کرنا جان کا ہوتا ہے بلکہ مشابہ ہی اسکے اسلیے اسکو واد پوشیدہ فرمایا کہ وہ بیچ ضائع کرنے نطفے کے کہ مہیا کیا ہے اسکو اللہ تعالے نے فرزند پیدا ہونے
کیلیے مشابہ ہے ہلاک کرنے فرزند کے اور گاڑ دینے اُسکے کے جیتا اور کہا ابن ہمام نے کہ صحت کو پہونچا ہے ابن مسعودؓ سے کہ اُنھون نے فرمایا کہ عزل موؤدہ
صغرے ہے اور حضرت ابی امامہ سے ہی کہ وہ پوچھے گئے حکم عزل سے پس کہا اُنھون نے کہ نہین دیکھا مین نے کسی مسلمان کو کہ کرتا ہو یہ اور ابن عمرؓ سے ہے کہ
حضرت عمرؓ نے مارا عزل کرنے پر بعضے شخصون کو اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ سے ہے کہ منع کرتے تھے عزل سے انتہی اور ظاہر یہ ہی کہ نہی محمول ہی تنزیہ پر ع
وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَعْظَمَ الْاَمَانَةِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّ مِنْ اَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ
مَنْزِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ الرَّجُلَ يُفْضِيْ اِلٰى امْرَاَتِهٖ وَتُفْضِيْ اِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بڑی امانت نزدیک اللہ تعالے کے دن قیامت کے اور بیچ ایک روایت کے تحقیق بدترین لوگون کا نزدیک خدا کے باعتبار
مرتبے کے دن قیامت کے وہ شخص ہے کہ پہونچے طرف عورت اپنی کے یعنے صحبت کرے اُس سے اور پہونچے عورت طرف اُسکے پھر ظاہر کرے بھید اُسکا
نقل کی یہ مسلم نے **ف** تحقیق بڑی امانت الخ کہا طیبی نے کہ یعنے بہت بڑی امانت کہ خیانت کریسے اسمین آدمی پوچھا جائیگا دن قیامت کے امانت
اُس شخص کی ہے کہ صحبت کرے اپنی بیوی سے پھر افشا کرے بھید اُسکا اور کہا اشرف نے کہ معنے اسکے یہ ہین کہ بہت بڑی خیانت امانت کی نزدیک اللہ
تعالے کے دن قیامت کے خیانت اُس شخص کی ہے کہ صحبت کرے اپنی بیوی سے پھر افشا کرے اُسکے بھید کو اور افشا کرنے بھید سے مراد یہ ہی کہ کہتا پھرے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

لوگون سے جو کچھ کہ گذرا ہی اسمین اور اسکی بیوی مین قسم کلام اور افعال سے جیسے عادت ہے رذالونکی یا افشا کرے کسی عیب کو اُسکے عیبونمین سے یا ذکر کرے اُسکی خوبیون سے
اُس چیز کو کہ واجب ہے شرعًا یا عرفًا چھپانا اُسکا اور کہا ابن ملک نے کہ مراد یہ ہی کہ افعال و اقوال ہر ایک کے خاوند اور بیوی مین سے امانت رکھے گئے ہین دوسرے کے
پاس پس جو کوئی افشا کرے اُن دونون مین سے اُس چیز کو کہ مکروہ رکھے اُسکو دوسرا پس خیانت کی اُسنے اسکی کہا ایک ادیب نے کہ ارادہ کرتا ہو نمین طلاق دینے
بیوی اپنی کا لوگونے کہا کیون کہا کیونکر ذکر کرون مین عیب اپنی بیوی کا پھر جب طلاق دی اُسکو تو لوگون نے کہا کیون طلاق دی تو نے کہا کیونکر ذکر کرون مین عیب
عورت اجنبیہ کا پھر کہا ہے بعضون نے کہ یہ مکروہ جب ہے کہ نہ مترتب ہو اسپر کچھ فائدہ اور جبکہ فائدہ مترتب ہو کہ عورت دعوی کرے خاوند پر عاجز ہونے کا وقت جماع کے
یا شکوہ کرے بیزار ہونے خاوند کا اپنے سے یا مانند اسکے کے تو نہین کراہیت ہے اُسکے ذکر کرنے مین فرمایا اللہ تعالے نے لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ
اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُوْحِيَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ
فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ الْاٰيَةَ اَقْبِلْ وَاَدْبِرْ وَاتَّقِ الدُّبُرَ وَالْحَيْضَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہے ابن عباس سے کہا وحی کیگئی طرف رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ عورتین تمھاری کھیتیان ہین واسطے تمھارے پس آؤ تم اپنی کھیتیونمین آخر آیت تک اگلی جانب مین اگلی طرف سے اور پچھلی طرف سے اگلی
جانب مین اور پرہیز کرو داخل کرنے سے مقعد مین اور حالت حیض مین نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** یعنے وقت حیض کے اگلی جانب مین بھی صحبت
نہ کرے کہ حرام ہے اور مقعد مین بھی کبھی نہ کرے یہ بھی حرام ہے اور لفظ اَقْبِلْ اور اَدْبِرْ تفسیر و بیان ہین فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اٰنّٰی کا مولانا ع **وَعَنْ** خُزَيْمَةَ بْنِ
ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ لَا تَاْتُوا النِّسَآءَ فِيْ اَدْبَارِهِنَّ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ
اور روایت ہے خزیمہ بیٹے ثابت کے سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق اللہ تعالے حیا نہین کرتا بیان کرنے حق کے سے نہ آؤ تم عورتونکے پاس یعنے
بدفعلی نہ کرو مقعدون انکی مین نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** حیا کہتے ہین تغیر کو کہ لاحق ہو آدمی کو بسبب خوف عیب لگنے کے اور برا کہے جانیکے
اور تغیر اللہ تعالی کی ذات مین محال ہے پس یہ مجاز ہے ترک سے کہ وہ مقصود ہے حیا سے یعنے اللہ تعالی نہین چھوڑتا ہے حق کہنے کو اور اسکے اظہار کو اس بات
کو جو مقدمہ نہی مابعد کا کیا اسمین تاکید اور تنبیہ ہی اوپر نہایت برے اور حرام ہونے اس فعل بد کے یعنے یہ کلام ایسا ہے کہ مکروہ ہی ذکر کرنا اسکا اور زبان پر
نہ لانا چاہیے اگرچہ بطریق منع و نہی کے ہو لیکن چارہ نہین ہے ذکر کرنے حکم شرعی سے کہ وہ یہ ہے نہ بدفعلی کرو عورتوسے انکی مقعدونمین پس عورتون سے
جب منع ہوئی تو مردون سے بطریق اولی منع ہوگی اور کہا طیبی نے کہ ظاہر یہ تھا کہ فرماتے حضرت مین نہین حیا کرتا حق سے لیکن منسوب کیا اسکو طرف اللہ
تعالے کے واسطے زیادتی مبالغہ کے انتہی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ پیچھے سے بدفعلی کرنی بیویونسے اور لونڈیونسے حرام ہے اور جسنے جائز رکھا اسکو بڑی خطا کی
اور کہا طیبی نے کہ اگر یہ حرکت کرے اجنبی عورت سے تو حکم اسکا حکم زنا کا ہے اور اگر اپنی بیوی سے یا اپنی لونڈی سے کرے تو حرام ہی لیکن سنگسار نہ کیا جاوے
اور نہ حد لگایا جاوے لیکن تعزیر دیا جاوے اور کہا نووی نے کہ اگر اغلام کرے اپنے غلام سے تو وہ مانند اغلام کرنیکے ہی اجنبی سے اور جس سے کہ فعل بد کرے اگر وہ
چھوٹا ہو یا دیوانہ ہو یا مکرہ ہے یعنے زبردستی اُس سے یہ فعل کیا تو نہین حد ہے اُسپر اور امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک اس فعل بد پر تعزیر ہے موافق حال
فاعل و مفعول کے ع + ح مولانا **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلْعُوْنٌ مَّنْ اَتٰی امْرَاَتَهٗ فِيْ دُبُرِهَا رَوَاهُ
اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لعنت کیا گیا ہے وہ شخص کہ آوے اپنی عورت کے پاس
بیچ مقعد اسکی کے نقل کی یہ احمد رح اور ابوداود نے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الَّذِيْ يَاْتِيْ امْرَاَتَهٗ فِيْ دُبُرِهَا لَا يَنْظُرُ
اللّٰهُ اِلَيْهِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق وہ شخص کہ آوے عورت کے پاس
مقعد اسکی مین نہین نظر کرتا اللہ تعالے یعنے نظر رحمت و عنایت کی نہین کرتا طرف اُس کے نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رض

لہ ترجمہ نہین دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ ظاہر کرنا بری بات کا مگر جس پر ظلم کیا جاوے ۱۲

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینظر اللہ الی رجل اتی رجلا او امرأۃ فی الدبر رواہ الترمذی اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین دیکھتا اللہ تعالیٰ یعنے دیکھنا رحمت کا طرف اس شخص کے کہ آوے مرد کے پاس یا عورت کے پاس مقعد مین نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** اسماء بنت یزید قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تقتلوا اولادکم سرا فان الغیل یدرک الفارس فیدعثرہ عن فرسہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہے اسماءؓ بیٹی یزید کی سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہ مارو تم اولاد اپنی کو پوشیدہ پس تحقیق غیل پالیتا ہے سوار کو پس پچھاڑتا ہے اسکو گھوڑے اسکے سے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** نہ مارو اولاد کو پوشیدہ یعنے ساتھ غیلہ کے اور غیلہ کے معنے اوپر گذر ہی چکے ہین کہ دودھ پلانے کو حالت حمل مین یا صحبت کرنیکو حالت دودھ پلانے مین کہتے ہین یعنے باقی رہتا ہے اثر غیل کا لڑکے مین بیچ فساد مزاج اور ضعف قوی کے تا پہونچنے لڑکے کے حد بلوغ کو پس جب مقابلہ کرتا ہے لڑائی مین تو سست ہوتا ہی اور گر پڑتا ہی گھوڑے کی پیٹھ سے اور ہوتا ہی یہ مانند قتل کے حاصل یہ کہ غیلہ نہ کیا کرو کہ یہ باعث ہلاکت لڑکے کا ہوتا ہی اس حدیث مین معلوم ہوا کہ اثر ہوتا ہی غیلہ کا بچے مین اور اوپر کی حدیثون سے معلوم ہوا کہ غیلہ کچھ اثر نہین کرتا کہا طیبی نے کہ نفی کرنی اثر غیل کی اوپر کی حدیثو مین تھی واسطے باطل کرنے اعتقاد جاہلیت کے کہ وہ موثر حقیقی اسکو جانتے تھے اور اثبات اسکا یہان اسلیے ہی کہ وہ سبب فی الجملہ ہے اور موثر حقیقی اللہ تعالیٰ ہے انتہی آیا یون کہا جاوے کہ یہ نہی تنزیہی ہی اور قول سابق لقد ہممت ان انہے حمل کیا جاوے تحریم پر پس نہین منافات دونو مین یا یون کہا جاوے کہ نہی اور ترک نہی دونون بہ اجتہاد تھین اول نہی کی بحسب متعارف قوم کے بعد ازان حال فارس اور روم کا دیکھکر کہ انکو غیلہ نہین ضرر کرتا ترک کیا نہی کو جیسا کہ حدیث جدامہ کی دلالت کرتی ہی اسپر واللہ اعلم ح + ع

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عمر بن الخطاب قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یعزل عن الحرۃ الا باذنہا رواہ ابن ماجۃ روایت ہے عمر بن خطابؓ سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عزل کرنے حرہ کے سے بدون اذن اسکے کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** یعنے آزاد عورت سے صحبت کرے تو بدون اذن اسکے کے عزل نہ کرے واسطے متعلق ہونے حق اسکے کے یا تو بسبب لذت جماع کے حق اسکا متعلق ہی یا واسطے بچے کے اور اس سے سمجھا جاتا ہی کہ جائز ہی عزل کرنا آزاد عورت کے صحبت کرنی نہین باذن اسکے کے اور لونڈی کے صحبت کرنی نہین بغیر اذن اسکے کے جیسا کہ مذہب ہمارا ہی ح + ع

باب

باب ہے بیچ بیان حدیثون کے کہ متعلق ہین پہلے باب کے

الفصل الاول فصل پہلی

عن عروۃ عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہا فی بریرۃ خذیہا فاعتقیہا وکان زوجہا عبدا فخیرہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاختارت نفسہا ولو کان حرا لم یخیرہا متفق علیہ روایت ہے عروہؓ سے کہ نقل کی حضرت عائشہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے انکے بیچ مقدمہ بریرہؓ کے کہ لے اسکو پھر آزاد کر اسکو اور تھا خاوند بریرہؓ کا غلام پس مختار کیا اسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پس اختیار کیا بریرہؓ نے اپنے نفس کو اور اگر ہوتا خاوند اسکا آزاد تو نہ اختیار دیتے اس کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بریرہؓ اول لونڈی تھی ایک یہود کی بعد ازان حضرت عائشہؓ نے اسکو خریدا چنانچہ قصہ اسکا کتاب البیوع مین گذر چکا ہے پس حضرتؐ نے وقت خریدنے اسکے کے حضرت عائشہ کو فرمایا کہ تو خرید اسکو اسکے مالکون سے اور آزاد کر پس حضرت عائشہؓ نے اسکو لیکر آزاد کیا اور بریرہؓ کا خاوند غلام تھا حضرتؐ نے اسکو بعد آزاد ہونے اسکے کے اختیار دیا کہ چاہے اسکے نکاح مین رہے اور چاہے فسخ کر نکاح کو اسکو خیار عتق کہتے ہین کہ اگر لونڈی کسی کے نکاح مین ہو اور وہ لونڈی آزاد ہو تو اختیار رکھتی ہے چاہے خاوند کے نکاح مین رہے اور چاہے نہ رہے پس اختیار کیا بریرہؓ نے نفس اپنا اور جدا ہوئی خاوند سے اور اگر ہوتا خاوند اسکا آزاد الخ ظاہرا یہ کلام عروہؓ کا ہے اور یہی قول تینوں اماموں کا ہی کہ اختیار عورت کو ثابت ہے بعد آزاد ہونیکے مگر اس صورت مین ہی کہ خاوند اسکا غلام ہو واسطے دفع عار کے کہ آزاد غلام کے نکاح مین کیونکر ہو اور اگر خاوند اسکا آزاد ہو تو اسکو اختیار نہین ہی اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اختیار اس کو ثابت ہے اگرچہ خاوند آزاد ہو اور دلیلین انکی فقہ مین مذکور ہین اور اگر میان بیوی دونون ساتھ آزاد ہون تو اختیار ثابت نہین سب کے نزدیک اور اگر خاوند آزاد کیا جاوے تو

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اختیار نہیں ہی اُسکو خواہ بیوی اُسکی آزاد ہو یا لونڈی ع +ح **وعن** ابنِ عبّاسٍ قال کان زوجُ بریرۃَ عبدًا اسودَ یقالُ لہٗ مُغیثٌ کانّی انظرُ الیہِ
یطوفُ خلفَھا فی سِکَکِ المدینۃِ یبکی ودموعُہٗ تسیلُ علی لحیتِہٖ فقالَ النبیُّ صلّی اللّٰہُ علیہِ وسلّمَ للعبّاسِ یا عبّاسُ الا تعجبُ من حبِّ
مغیثٍ بریرۃَ ومن بغضِ بریرۃَ مغیثًا فقالَ النبیُّ صلّی اللّٰہُ علیہِ وسلّمَ لو راجعتیہِ فقالت یا رسولَ اللّٰہِ تامرُنی قال انّما اشفعُ
قالت لا حاجۃَ لی فیہِ رواہُ البخاریُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ تھا خاوند بریرہ کا غلام سیاہ کہا جاتا تھا اُسکو مغیثؓ گویا کہ مین دیکھتا ہون
طرف اُسکے پھرتا تھا پیچھے بریرہؓ کے مدینے کے کوچون مین روتا اور آنسو اُسکے بہتے اُسکی ڈاڑھی پر پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے عباسؓ کے اے عباسؓ
کیا نہین تعجب کرتا تو چاہنے مغیثؓ کے سے بریرہ کو اور دشمن رکھنے بریرہؓ کے سے مغیثؓ کو پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بریرہؓ کو کاش کہ رجوع کرے تو
مغیثؓ سے یعنے نکاح کرے اُس سے پس عرض کیا بریرہؓ نے کہ یا رسول اللہ کیا حکم فرماتے ہو مجکو یعنے وجوبًا فرمایا سوا اسکے نہین کہ سفارش کرتا ہون نہین یعنے حکم کرتا
ہون تجکو استحبابًا کہا بریرہؓ نے نہین حاجت مجکو اسکے رجوع کرنے مین یعنے مجکو اُسکے پاس رہنا منظور نہین نقل کی یہ بخاری نے **ف** غلام سیاہ یعنے مانند غلام سیاہ کے
تھا بد صورتی مین یا اول غلام تھا پھر آزاد کیا گیا پس ہوگیا آزاد پس نہین منافی ہی یہ اس روایت کی کہ وہ تھا آزاد اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کو سفارش کرنی رعیت سے
اچھی بات ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قبول کرنا سفارش کا واجب نہین اور اُسکے نہ ماننے پر امام کو مواخذہ بھی نہین پہونچتا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ عداوت بسبب بدخلقی و بدسلوکی کے
جائز ہی ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عائشۃَ انّھا ارادت ان تعتقَ مملوکینِ لھا زوجٌ فسالت النبیَّ صلّی اللّٰہُ علیہِ وسلّمَ فامرھا
ان تبدأَ بالرّجلِ قبلَ المرأۃِ رواہُ ابوداودَ والنّسائیُّ روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ اُنھون نے ارادہ کیا آزاد کرنے دو مملوک اپنے کا کہ آپس مین تھے خاوند بیوی
پھر پوچھا عائشہؓ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پس حکم فرمایا حضرت عائشہؓ کو یہ کہ آزاد کرین مرد کو پہلے عورت کے نقل کی یہ ابوداود اور نسائی نے **ف** یعنے تاکہ عورت
کو اختیار نہ رہے بیچ نکاح کے یعنے اگر عورت کو پہلے آزاد کرتین تو آزاد غلام کے نکاح مین ہوتی اس صورت مین اُسکو اختیار تھا چاہتی نکاح مین رہتی چاہتی نہ
رہتی جیسا کہ مذہب تینون اماموں کا ہی چنانچہ بیان مفصل اسکا ابھی ہو چکا ہی پس اسلیے فرمایا کہ مرد کو پہلے آزاد کرین تا عورت کو اختیار نہ رہے اور ظاہر تر یہ ہی کہ
اول مرد کے آزاد کرنے کو اسلیے فرمایا کہ وہ کامل تر اور افضل ہے یا اسلیے فرمایا کہ اکثر بیزار رہتی ہی عورت اس سے کہ ہو خاوند اسکا غلام بخلاف عکس کے واللہ اعلم ع
وعنھا انّ بریرۃَ عتقت وھی عندَ مغیثٍ فخیّرھا رسولُ اللّٰہِ صلّی اللّٰہُ علیہِ وسلّمَ وقال لھا ان قربکِ فلا خیارَ لکِ رواہُ ابوداودَ
اور روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ بریرہؓ آزاد ہوئی اس حال مین کہ وہ تھی نکاح مین مغیثؓ کے پس اختیار دیا بریرہؓ کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنے نکاح رکھنے نہ
رکھنے کا اور فرمایا اُسکو اگر نزدیکی کریگا تجھ سے یعنے جماع کریگا خاوند تیرا پس نہین اختیار رہنے کا واسطے تیرے یعنے واسطے حاصل ہونے رضا کے ساتھ زوجیت اُسکی کے
نقل کی یہ ابوداود نے **ف** ہدایہ مین لکھا ہے کہ اگر نکاح کرے لونڈی ساتھ اذن مولی اپنے کے یا نکاح کر دے اسکا مولی اُسکا ساتھ رضا اُسکی کے یا بغیر رضا
اُسکی کے اور پھر وہ لونڈی آزاد ہو تو اُسکو اختیار ہے نکاح مین رہنے یا نہ رہنے کا آزاد ہو خاوند اُسکا یا غلام اور اگر لونڈی اپنا نکاح آپ کرے بغیر اذن مولی کے
پھر آزاد کرے مولی اُسکو تو نافذ ہوتا ہے یعنے صحیح ہو جاتا ہے نکاح اُسکا ساتھ آزاد کرنے کے اور نہین اختیار رہتا اُسکو اور تینون امام اسمین
مخالف ہین ہمارے کہ اگر خاوند اُسکا آزاد ہو تو نہین اختیار اُسکو اور کہا ابن ہمام نے کہ سبب خلاف کا یہ ہی کہ بریرہ کے خاوند کے حق مین دو روایتین
متعارض آئی ہین صحیحین مین ثابت ہوا ہے حدیث عائشہؓ سے کہ حضرت نے اختیار دیا بریرہؓ کو اس حال مین کہ تھا خاوند اُسکا غلام اور صحیحین مین یہ بھی روایت
ہے کہ اُسکا خاوند آزاد تھا جبکہ وہ آزاد کیگئی اور اسیطرح سنن اربعہ مین ہی اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے پس اور اماموں نے پہلی روایت کو
ترجیح دی ہے اور امام ابوحنیفہؒ نے روایت دوسری کو ع + ملا علی قاری نے قول امام ابن ہمام کا تفصیل سے مرقات مین لکھا ہی بخوف درازگی کے
خلاصہ اُسکا یہان لکھا گیا **باب الصداق** باب ہے بیچ بیان مہر کے **ف** ادنے درجہ مہر کا نزدیک امام ابوحنیفہؒ کے دس درہم ہین

نقل کی یہ ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ۱۲

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اور امام مالکؒ کے نزدیک چوتھائی دینار اور امام شافعی رحمۃ اللہ اور امام احمدؒ کے نزدیک جو چیز صلاحیت ثمن یعنے مول ہونے کی رکھے ساتھ اُسکے مہر باندھنا جائز ہے ف شرح وقایہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دس درہم وزن میں سات مثقال بھر ہوتے ہیں اور مثقال ساڑھے چار ماشہ کا ہوتا ہے پس دس درہم ساڑھے اکتیس ماشہ بھر ہوئے پس اگر روپیہ بارہ ماشے کا ہو جیسے کلدار سیدھی کل کا اور ڈبل ور پتلی دار تو دس درہم کے دو روپیہ اور دس آنے ہوئے اور دینار ہوتا ہے دس درہم کا اور مہر حضرتؐ کی سب بیویوں کا سوائے ام حبیبہؓ کے اور مہر حضرتؐ کی سب بیٹیوں کا سوائے حضرت فاطمہ کے رضی اللہ عنہن پانسو درہم کا ہے پس پانسو درہم کے حساب مذکور سے ایک سو اکتیس روپے چار آنے ہوئے اگر روپے بارہ بارہ ماشے کے ہوں جیسے کلدار سیدھی کل کا یا ڈبل یا پتلی دار اور اگر روپیہ ساڑھے گیارہ ماشے کا ہو جیسے لکھنؤ وغیرہ کا تو ایکسو چھبیس روپے پندرہ آنے تین پائی اور پندرہ ٹکڑے پائی کے تیئیس ٹکڑوں میں سے ہوئے اور مہر حضرت ام حبیبہؓ کا چار ہزار درہم یا چارسو دینار کا تھا جسکے ایک ہزار پچاس روپے ہوئے اگر روپیہ کلدار سیدھی کل کے یا ڈبل یا پتلی دار ہوں اور اگر روپے لکھنؤ کے ہوں تو ایک ہزار پچانوے روپے دس آنے پانچ پائی اور پانچ جزو پائی کے تیئیس جزو میں سے ہوئے اور مہر حضرت فاطمہؓ کا چارسو مثقال چاندی کا ہے جسکے ڈیڑھ سو روپے ہوئے اگر روپے کلدار سیدھی کل کے یا ڈبل یا پتلی دار ہوں اور اگر لکھنؤ وغیرہ کے ہوں تو ایکسو چھپن روپے آٹھ آنے چار پائی اور چار جزو پائی کے تیئیس جزوں میں سے ہوئے

مہر ازواج مطہرات کا سوائے ام حبیبہؓ کے اور مہر حضرتؐ کی صاحبزادیوں کا سوائے حضرت فاطمہ زہراؓ کے		مہر حضرت ام حبیبہؓ کا		مہر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا	
درہم	۵۰۰	درہم یا دینار	۴۰۰۰ ۴۰۰	مثقال نقرہ	۴۰۰
ماشہ	۱۵۷۵	ماشہ	۱۲۶۰۰	کلدار و ڈبل و پتلی دار	ماصہ
کلدار و ڈبل و پتلی دار	مالہ سہ ۴	کلدار و ڈبل و پتلی دار	الصہ ۱۰	لکھنؤ وغیرہ کے	ماصہ ۸ ۴ پائی ۴ جزو ۲۳ میں
لکھنؤ کے	مابیہ ۱۵ ۳ پائی ۱۵ جزو ۲۳ میں	لکھنؤ کے	الصعہ ۱۰ ۵ پائی ۵ جزو ۲۳ میں		

روپیہ کلدار سیدھی کل کا اور ڈبل ور پتلی دار بوزن بارہ ماشے کا اور لکھنؤ ساڑھے گیارہ ماشے کا اور پائی نام ہے آنے کے بارھویں حصے کا اور آنہ ہے سولواں حصہ روپے کا + مولانا رفیع الدین وغیرہ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ وَهَبْتُ نَفْسِیْ لَكَ فَقَامَتْ طَوِيْلًا فَقَامَ رَجُلٌ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَوِّجْنِيْهَا اِنْ لَّمْ تَكُنْ لَّكَ فِيْهَا حَاجَةٌ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَیْءٍ تُصْدِقُهَا قَالَ مَا عِنْدِیْ اِلَّا اِزَارِیْ هٰذَا قَالَ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَیْءٌ قَالَ نَعَمْ سُوْرَةُ كَذَا وَسُوْرَةُ كَذَا فَقَالَ قَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَفِیْ رِوَايَةٍ قَالَ انْطَلِقْ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا فَعَلِّمْهَا مِنَ الْقُرْاٰنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہے سہل بن سعدؓ سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی ایک عورت اور کہا اُسنے یا رسول اللہ تحقیق بخشی میں نے جان اپنی واسطے آپکے اور کھڑی رہی دیر تک یعنی اور آنحضرت ساکت تھے کچھ جواب ہست نیست کا نہ دیا پس کھڑا ہوا ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ نکاح کر دو میرا اس سے یعنے حکم کرو اُسکو نکاح کرنے کا مجھ سے اگر نہیں ہے آپکو اُسمیں کچھ حاجت پس فرمایا حضرتؐ نے کیا ہے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

تیرے پاس کچھ چیز کہ مہر میں دیوے تو اُسکو کہا اُس شخص نے کہ نہیں میرے پاس کچھ مگر تہبند میرا یہ فرمایا حضرتؐ نے پس ڈھونڈھ لا کوئی چیز اور اگرچہ ہو ایک
انگوٹھی لوہے کی پس ڈھونڈا اُسنے اور نہ پائی کوئی چیز پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا ہی ساتھ تیرے قرآن سے کچھ یعنے تجھکو کچھ قرآن یاد ہی یا
آتا ہی کہا اُس شخص نے کہ ہان سورہ فلانی اور سورہ فلانی پس فرمایا نکاح کر دیا مین نے تیرا اُس سے بسبب اُس چیز کے کہ ساتھ تیرے ہی قرآن سے اور ایک روایت مین
ہے کہ کہا جا پس تحقیق نکاح کر دیا مین نے تیرا اُس سے پس سکھلا اُسکو قرآن سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بخشتی ہین نے الخ یہ حکم تھا کہ اگر کوئی عورت بخشے
نفس اپنا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو تو حلال ہے اور مہر نہین واجب حضرتؐ پر اور یہ اور کو درست نہین حضرتؐ ہی کے خصائص سے تھا چنانچہ آیت قرآن کی دلالت کرتی ہے
اسپر وَامْرَاَۃً مُّؤْمِنَۃً اِنْ وَّھَبَتْ نَفْسَھَا لِلنَّبِیِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِیُّ اَنْ یَّسْتَنْکِحَھَا خَالِصَۃً لَّکَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنے حلال کی ہم نے تیرے لیے صحبت
کرنی اُس مومنہ عورت سے کہ بخشے تیرے لیے نفس اپنا اور نہ مانگے مہر اگر چاہے نبی نکاح کرنا اُس سے یہ خاص تیرے لیے ہی نہ اور مومنون کے لیے تفصیل اُسکی یہ
ہے کہ امام شافعیؒ کے نزدیک نکاح ساتھ لفظ ہبہ کے بغیر مہر کے یہ خاص حضرتؐ ہی کیلیے تھا اور کے لیے نہین درست اور ہمارے نزدیک لفظ ہبہ سے سب کو نکاح
کرنا جائز ہے مگر نہ واجب ہونا مہر کا اس صورت مین یہ خاص حضرتؐ ہی کیلیے تھا اور کے لیے نہین پس سوا حضرتؐ کے اور ونپر مہر مثل واجب ہوتا ہی اگرچہ نام نہ لے
مہر کا یا نفی کرے مہر کی پس ہمارے نزدیک معنی خَالِصَۃً لَّکَ الخ کے اس آیت مین یہ ہین کہ بغیر واجب ہونے مہر کے وہ عورت خاص تیرے ہی لیے درست ہے اور کے
لیے نہین درست اور اگرچہ ہو ایک انگوٹھی لوہے کی اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے کم مہر باندھنا ساتھ اُس چیز کے کہ قسم مال سے ہو جبکہ دونون راضی ہون اور یہی مذہب ہے
شافعیؒ اور جمہور علما کا اور امام اعظمؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک جو اقل درجہ مہر کا ہی بیان اُسکا اوپر ہو چکا اور دلیل حنفیہ کی یہ حدیث جابرؓ کی ہی کہ آگاہ ہو نکاح
کرین عورتون کا اولیا پس نہ نکاح کرین وہ مگر ہم کفو سے اور نہین ہے مہر کمتر دس درہم سے نقل کی یہ دار قطنی اور بیہقی نے اور مؤید ہے اسکا قول حضرت علیؓ کا کہ
نہین ہے مہر کمتر دس درہم سے یہ بھی نقل کی دار قطنی اور بیہقی نے اور اس حدیث سہلؓ کو حمل کیا ہے اُنھون نے مہر معجل پر اسلیے کہ عادت تھی اُنکی کہ کچھ مہر مین سے
جلدی دیتے تھے پہلے صحبت کرنیکے یہانتک کہ گئے ہین بعضے علما طرف اسکے کہ نہ صحبت کرے بیوی سے یہانتک کہ پہلے کچھ دے اُسکو چنانچہ ابن عباسؓ اور
ابن عمرؓ اور زہری اور قتادہ کا بھی یہی مذہب تھا دلیل اُنکی یہ ہی کہ جب حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہؓ سے نکاح کیا تو چاہا کہ صحبت کرین اُنسے پس منع کیا حضرت
علیؓ کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہانتک کہ دیوین فاطمہؓ کو کچھ پس حضرت علیؓ نے کہا یا رسول اللہ نہین میرے پاس کچھ پس فرمایا حضرتؐ نے دے اُسکو
زرہ اپنی پس دی حضرت علیؓ نے اُنکو زرہ اپنی پھر صحبت کی اُنسے اور یہ معلوم ہی ہے کہ مہر حضرت فاطمہؓ کا چار سو مثقال چاندی کا تھا پس اُنمین سے
اسقدر دینے کا حکم کیا اور یہ دینا اُنکے نزدیک واجب ہے اور ہمارے نزدیک مستحب اور کیا ہے تیرے ساتھ قرآن سے کچھ اس سے ظاہر یہ ہی کہ تعلیم قرآن کو
مہر ٹھہرایا اور جائز رکھا ہے اسکو بعضے اماموں نے اور ابو حنیفہؒ کے نزدیک یہ نہین جائز وہ کہتے ہین کہ واجب ہے اس صورت مین مہر مثل اور حرف ب
بیان مقابلے کے لیے نہین ہی بلکہ واسطے سببیت کے ہی یعنے نکاح کر دیا مین نے بسبب اُس چیز کے کہ ساتھ تیرے قرآن سے ہی اور سبب جمع ہونے تیرے کا
ساتھ اُسکے وجود قرآن کا ہے جیسے کہ آویگا نکاح کرنا ابو طلحہؓ کا ام سلیمؓ سے اسلام پر اور سکھلایا اُسکو قرآن سے یہ امر استحباب کے لیے پس نہین دلالت
اسمین اسپر کہ تعلیم مہر ہے ؏ ح **وَعَنْ** اَبِیْ سَلَمَۃَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ کَمْ کَانَ صَدَاقُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ کَانَ صَدَاقُہٗ
لِاَزْوَاجِہٖ ثِنْتَیْ عَشَرَۃَ اُوْقِیَّۃً وَّنَشٌّ قَالَتْ اَتَدْرِیْ مَا النَّشُّ قُلْتُ لَا قَالَتْ نِصْفُ اُوْقِیَّۃٍ فَتِلْکَ خَمْسُ مِائَۃِ دِرْھَمٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
وَنَشٌّ بِالرَّفْعِ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَفِیْ جَمِیْعِ الْاُصُوْلِ اور روایت ہے ابی سلمہؓ سے کہ کہا پوچھا مین نے عائشہؓ سے کہ کتنا تھا مہر نبی صلے اللہ علیہ
وسلم کا فرمایا حضرت عائشہؓ نے کہ تھا مہر حضرتؐ کا واسطے بیویون اُنکی کے بارہ اوقیہ اور ایک نش کہا حضرت عائشہؓ نے کیا جانتا ہی تو کہ کیا ہے نش کہا
مین نے نہین کہا حضرت عائشہؓ نے آدھا اوقیہ پس یہ سب ہوئے پانسو درہم نقل کی یہ مسلم نے اور لفظ نش ساتھ دو پیشون کے ہے شرح السنۃ مین

ف اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے ۱۲

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اور بیچ سب کتابون اصول کے ف دلیل پکڑی ہی ساتھ اس حدیث کے شافعیہ نے اسپر کہ مستحب ہے مہر باندھنا پانسو درہم کا اور اگر کوئی کہے کہ مہر ام حبیبہ رض کا کہ وہ بھی بیوی تھین حضرت کی چار ہزار درہم کا تھا یا چار سو دینار کا تو جواب اسکا آگے کی حدیث کے فائدے مین مذکور ہی اور صول اُن کتابونکو کہتے ہین کہ جنمین حدیثین مع سند کے لکھی گئی ہین ع

الفصل الثانی فصل دوسری

عن عمر بن الخطاب قال الا لا تغالوا صدقة النساء فانها لو كانت مكرمة في الدنيا وتقوى عند الله لكان اولاكم بها نبي الله صلى الله عليه وسلم ما علمت رسول الله صلى الله عليه وسلم نكح شيئا من نسائه ولا انكح شيئا من بناته على اكثر من اثنتي عشرة اوقية رواه احمد والترمذي وابو داود والنسائي وابن ماجة والدارمي روایت ہے عمر بن الخطاب رض سے کہ کہا خبردار ہو نہ بھاری مہر باندھو عورتونکا پس تحقیق بھاری مہر باندھنا اگر ہوتا سبب بزرگی کا دنیا مین اور موجب تقوی کا نزدیک اللہ تعالی کے تو البتہ لائق تر ہوتے ساتھ اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین جانتا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نکاح کیا ہو کسی عورت سے بیبیون مین سے اور نہ نکاح کر دیا کسی کا بیٹیون اپنی سے زیادہ بارہ اوقیہ سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف موجب تقوی کا یعنی زیادہ تقوی کا نزدیک اللہ تعالی کے یعنی موجب زیادتی بزرگی کا آخرت مین بموجب قول اللہ تعالی کے ان اكرمكم عند الله اتقاكم اور بارہ اوقیہ کے چار سو اسی درہم ہوتے ہین اور آگے ایک حدیث آتی ہے کہ مہر ام حبیبہ رض کا چار ہزار درہم کا تھا وہ مستثنی ہی قول عمر رض کے سے اسلیے کہ انکا اسقدر مہر نجاشی بادشاہ حبشہ کے نے باندھا تھا حبشہ مین واسطے تعظیم و تکریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت عائشہ رض نے اور روایت کیا کہ حضرت کی بیویونکا مہر ساڑھے بارہ اوقیہ کا تھا اور اُسمین آیا کہ بارہ اوقیہ کا تھا تطبیق انمین یہ ہی کہ حضرت عمر رض نے محض اوقیہ ذکر کیے اور التفات طرف کسور کے نہ کیا مہمل اہ حضرت عمر رض نے نفی کی زیادتی کی اپنے علم مین شاید کہ اُنکو خبر زیادتی کی کہ عائشہ رض نے روایت کی نہ پہونچی ہو اور حضرت عمر رض نے بیان افضل اور اولی کا کیا والا اس سے زیادہ کے جائز ہونے مین کلام نہین ع

وعن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من اعطى في صداق امرأته ملء كفيه سويقا او تمرا فقد استحل رواه ابو داود اور روایت ہے جابر رض سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے دیا بیچ مہر عورت اپنی کے بھر کر دونون ہاتھ ستوون یا کھجور سے یعنی مہر معجل پس تحقیق حلال کیا اُسنے اُس عورت کو نقل کی یہ ابوداؤد نے

وعن عامر بن ربيعة ان امرأة من بني فزارة تزوجت على نعلين فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم ارضيت من نفسك ومالك بنعلين قالت نعم فاجازه رواه الترمذي اور روایت ہی عامر بیٹے ربیعہ رض کے سے یہ کہ ایک عورت نے بنی فزارہ مین سے نکاح کیا اوپر دو جوتیون کے پس فرمایا اُسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا راضی ہوئی تو بدلے نفس اپنے کے باوجود ہونے مال اپنے کے ساتھ دو جوتیون کے یعنی اپنے نفس کو بدلے ان دو جوتیون کے دیا تو نے اور راضی ہوئی تو ساتھ اُنکے باوجود مالدار ہونے کے کہا ہان پس روا رکھا آنحضرت نے اُسکو نقل کی یہ ترمذی نے ف یہ بھی محمول ہی مہر معجل پر واسطے رفع تعارض کے اور ظاہر یہ ہی کہ جب اس عورت نے نکاح کیا بدلے دو جوتیون کے تو صحیح ہوا نکاح اُسکا اور رہا اُسکو مطالبہ اپنے مہر مثل کا پس جب راضی ہوئی وہ ساتھ دو جوتیون کے اور ساقط کیا حق اپنا کہ زائد تھا جوتیون پر جائز رکھا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اسکے جائز ہونے میں اختلاف نہین پس دلیل شافعی وغیرہ کی نہین ہوسکتی اور یہ حدیث ضعیف ہے ع

وعن علقمة عن ابن مسعود انه سئل عن رجل تزوج امرأة ولم يفرض لها شيئا ولم يدخل بها حتى مات فقال ابن مسعود لها مثل صداق نسائها لا وكس ولا شطط وعليها العدة ولها الميراث فقام معقل بن سنان الاشجعي فقال قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم في بروع بنت واشق امرأة منا بمثل ما قضيت ففرح بها ابن مسعود رواه الترمذي وابو داود والنسائي والدارمي اور روایت ہی علقمہ سے کہ نقل کی ابن مسعود رض سے یہ کہ وہ پوچھے گئے حکم ایک شخص کے سے کہ نکاح کیا ایک عورت سے اور نہ معین کیا واسطے اُسکے کچھ مہر اور نہ دخول کیا ساتھ اُسکے یعنی نہ صحبت کی اور نہ خلوت صحیحہ یہانتک کہ مرگیا پس کہا ابن مسعود رض نے یعنی بعد ایک مہینے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

کے اجتہاد کر کہ واسطے اُس عورت کے ہی مانند مہر عورتون کے کہ اُسکی قوم کی ہین یعنی مہر مثل دینا آو یگانہ کم اور نہ زیادہ اور اُسپر ہی عدت یعنی وفات کی اور واسطے اُسکے میراث بھی ہی پس کھڑے ہوئے معقل بن سنان اشجعی اور کہا کہ حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ حق بروع بیٹی واشق کے کہ ایک عورت تھی ہم مین سے مانند اُس چیز کے کہ حکم کیا تمنے پس خوش ہوئے ساتھ اس بات کے ابن مسعودؓ نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور دارمی نے **ف** ابن مسعودؓ خوش ہوئے اسلیے کہ حکم میرا موافق ہوا حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مذہب حضرت علیؓ کا اور ایک جماعت صحابہ کا اس مسئلہ مین یہ ہی کہ مہر نہین ہی اُس عورت کے لیے بسبب عدم دخول کے اور اُسپر ہی عدت اور میراث اُسکو پہونچے گی اور امام شافعیؒ کے اسمین دو قول ہین ایک تو موافق قول حضرت علیؓ کے اور دوسرا موافق قول ابن مسعودؓ کے اور مذہب امام ابوحنیفہؒ اور احمدؒ کا مانند مذہب ابن مسعود کے ہی اور مہر مثل کہتے ہین باپ کی قوم کے مہر کو مانند پھپھیون اور بہنون اور چچا کی بیٹیون کے بشرطیکہ مساوی ہون دونون عمر مین اور جمال مین اور مال مین اور عقل مین اور دین اور بکارت مین یا ثیابت مین اور ایک عصر اور ایک شہر مین ہون ۱ھ ملتقی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اُمِّ حَبِیْبَۃَ اَنَّھَا کَانَتْ تَحْتَ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ جَحْشٍ فَمَاتَ بِاَرْضِ الْحَبَشَۃِ فَزَوَّجَھَا النَّجَاشِیُّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَمْھَرَھَا عَنْہُ اَرْبَعَۃَ اٰلَافٍ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَرْبَعَۃَ اٰلَافِ دِرْھَمٍ وَبَعَثَ بِھَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَ شُرَحْبِیْلَ بْنِ حَسَنَۃَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ روایت ہے ام حبیبہؓ سے یہ کہ وہ تھین نکاح مین عبداللہ بن جحش کے پس مرگئے عبداللہ بیچ زمین حبشہ کے پس نکاح کر دیا اُنکا نجاشی بادشاہ حبشہ کے نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور مہر مقرر کیا نجاشی نے ام حبیبہؓ کا حضرت کی طرف سے چار ہزار اور ایک روایت مین چار ہزار درہم یعنے اس روایت مین لفظ درہم کا صریح مذکور ہی اور پہلی روایت مین نہین اور مراد وہی ہی اور بھیجدیا ام حبیبہؓ کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ساتھ شرحبیلؓ بیٹے حسنہ کے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے **ف** سب مشکوۃ کے نسخو مین عبداللہ بن جحش ہی اور یہ ہی غلط صواب عبداللہ بن جحیش ہی ساتھ صیغہ تصغیر کے چنانچہ سنن ابی داؤد مین اور اصول وغیرہ مین یون ہی ہی اور یہ عبداللہ اسلام لایا تھا اور مکے سے ہجرت کر کر حبشہ کو گیا ام حبیبہؓ کو ساتھ لیکر پھر وہان جاکر مرتد ہو گیا کہ نصرانی ہوا اور وہین مرا اور ام حبیبہؓ اسلام پر ثابت رہین پھر بھیجا حضرتؐ نے عمر بن امیہ ضمریؓ کو نجاشی کے پاس کہ لقب ہی بادشاہ حبشہ کا اور نام اُسکا اصحمہ تھا کہ پیغام نکاح کا بھیجے ام حبیبہؓ کو حضرتؐ کی طرف سے پھر نجاشی نے ام حبیبہؓ کا نکاح حضرتؐ سے کیا اور چارسو دینار کا مہر باندھا اور قصہ نکاح کر نیکا یون منقول ہی کہ نجاشی نے بھیجا ام حبیبہؓ کے پاس اپنی لونڈی کو کہ ابرہہ نام تھا اُسنے جاکر کہا کہ بادشاہ نے یہ کہا ہی کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا ہی مجھکو کہ نکاح کرون تیرا اُنسے ام حبیبہؓ نے یہ سنکر بھیجا آدمی خالد بن سعیدؓ کے پاس اور وکیل کیا اُنکو اور دیے ام حبیبہؓ نے ابرہہ کو دو کڑے اور انگوٹھی چاندی کی اس خوشخبری سنانے کے عوض مین پس جب شام کا وقت ہوا تو حکم کیا نجاشی نے حاضر ہونیکا جعفر بن ابی طالبؓ کو اور مسلمانون کو کہ وہان تھے پس وہ حاضر ہوئے اور خطبہ پڑھا نجاشی نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ السَّلَامِ الْمُؤْمِنِ الْمُھَیْمِنِ الْعَزِیْزِ الْجَبَّارِ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَرْسَلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ وَالبعد پس تحقیق قبول کیا مین نے اُس چیز کو کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مہر مقرر کیا مین نے چارسو دینار سونے کے پھر حاضر کین دینارین آگے قوم کے پس کہا خالد بن سعید نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَاَحْمَدُہٗ وَاَسْتَعِیْنُہٗ وَاَسْتَغْفِرُہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَرْسَلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ اما بعد پس تحقیق قبول کیا مینے اُس چیز کو کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نکاح کر دیا مین نے اُنسے ام حبیبہؓ بیٹی ابی سفیانؓ کی کا پس مبارک کرے اللہ واسطے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اُٹھائی گئین دینارین طرف خالد بن سعیدؓ کے اُنھون نے لین پھر ارادہ کیا لوگون نے اُٹھنے کا پس کہا نجاشی نے بیٹھے رہو سنت انبیا

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

کی یہ ہے کہ وقت نکاح کے کھانا کھلایا جاتا ہے پھر منگایا کھانا پس کھایا سبھوں نے اور متفرق ہوئے اور یہ نکاح سنہ سات ہجری مین ہوا اور خالد بن سعید
مذکور ام حبیبہ رضہ کے باپ کے چچا کا بیٹا تھا اور ابو سفیان باپ ام حبیبہ رضہ کا وقت نکاح کے مشرک تھا دشمن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بعد ازان مسلمان ہوا

ع **وَعَنْ اَنَسٍ** قَالَ تَزَوَّجَ اَبُوْ طَلْحَۃَ اُمَّ سُلَیْمٍ فَکَانَ صِدَاقُ مَا بَیْنَھُمَا الْاِسْلَامُ اَسْلَمَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ قَبْلَ اَبِیْ طَلْحَۃَ فَخَطَبَھَا فَقَالَتْ اِنِّیْ قَدْ اَسْلَمْتُ فَاِنْ
اَسْلَمْتَ نَکَحْتُکَ فَاَسْلَمَ فَکَانَ صِدَاقُ مَا بَیْنَھُمَا رَوَاہُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہے انس رض سے کہ کہا نکاح کیا ابو طلحہ رض نے ام سلیم سے پس ہوا مہر آپسمین اسلام لانا مسلمان
ہوئی تھی ام سلیم رض پہلے ابو طلحہ رض کے پھر پیغام نکاح کا بھیجا ابو طلحہ رض نے ام سلیم رض کو پس کہا ام سلیم رض نے کہ تحقیق مین مسلمان ہوئی ہون اگر مسلمان ہوگا تو نکاح
کرونگی مین تجھسے یعنی اور نہین لینے کی تجھسے مہر پس مسلمان ہوا ابو طلحہ پس ہوا اسلام لانا ابو طلحہ کا مہر آپسمین نقل کی یہ نسائی نے ف ام سلیم رض بیٹی ملحان
کی مان ہین انس رض بن مالک کی اول اُنسے نکاح کیا مالک بن نضر نے جس سے انس رض پیدا ہوا پھر مارا گیا مالک حالت شرک مین پھر اسلام لائی ام سلیم رض پس پیغام
نکاح کا بھیجا ام سلیم رض کو ابو طلحہ رض نے اور ابو طلحہ رض مشرک تھا ام سلیم رض نے انکار کیا اور بلایا ابو طلحہ رض کو طرف اسلام کے پس اسلام لایا وہ پس کہا ام سلیم رض نے کہ مین نکاح کرتی ہون تجھسے
اور نہین لونگی تجھسے مہر بسبب اسلام تیرے کے پس نکاح کیا ام سلیم رض سے ابو طلحہ رض نے اور ہوا اسلام لانا آخر یعنی واقع ہوا نکاح ساتھ مہر اسکے کے اور نجشدیا اُسنے مہر ابو طلحہ رض
کو بسبب اسلام لانے اسکے کے بموجب وعدے اپنے کے پس گویا کہ اسلام مہر ہوا آپسمین نہ یہ کہ مہر اسلام تھا علماے حنفیہ تو یون کہتے ہین اور اوراام حمل ظاہر پر
کرتے ہین واللہ اعلم ۱۲ع ۱۲ح **بَابُ الْوَلِیْمَۃِ** باب ہے بیچ بیان ولیمہ کے ف ولیمہ اُس کھانے کو کہتے ہین کہ نکاح مین کھلایا جاتا ہی اور ولیمہ مشتق ہی التیام
سے بمعنی اجتماع کے چونکہ وقت اجتماع زوجین کے کھلایا جاتا ہے اسلیے اسکو ولیمہ کہتے ہین اور اکثر علما اسپر ہین کہ ولیمہ سنت ہے اور بعضون نے کہا مستحب ہے اور بعضون نے
کہا واجب ہے اور وقت ولیمہ کا بعضون نے کہا بعد دخول کے ہے اور بعضون نے کہا وقت عقد کے اور بعضون نے کہا وقت عقد کے بھی اور بعد دخول کے بھی اور خلاف کیا
ہی علمانے بیچ تکرار اسکے کے زیادہ دو روز سے ایک جماعت علمانے مکروہ رکھا ہے اسکو اور مستحب کہا ہی اسکو مالکیہ نے ایک ہفتہ تک اور مختار یہ ہے کہ ہو وہ بقدر حال دینے والے کے
اور مجمع البحار مین لکھا ہے کہ ضیافت آٹھ قسم پر ہے ولیمہ واسطے نکاح کے اور خرس ساتھ پیش خ کے واسطے پیدا ہونے لڑکے کے اور اعذار ختنہ کیلیے اور وکیرہ مکان
بننے کے لیے اور نقیعہ مسافر کے آنے کے لیے خواہ مسافر تیار کروادے یا اسکے لیے کوئی اور تیار کرے اور وضیمہ ساتھ ضاد معجمہ کے مصیبت کیلیے اور عقیقہ واسطے
نام رکھنے بچے کے اور مادبہ ساتھ ہمزہ کے اور پیش دال کے اور بار موحدہ کے اُس کھانیکو کہتے ہین کہ تیار کیا جاوے ضیافت کیلیے بے سبب اور یہ سب اقسام
مستحب ہین مگر ولیمہ کہ بعضو نکے نزدیک واجب ہے ح دزین العرب **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی عَلٰی
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَثَرَ صُفْرَۃٍ فَقَالَ مَا ھٰذَا قَالَ اِنِّیْ تَزَوَّجْتُ امْرَاَۃً عَلٰی وَزْنِ نَوَاۃٍ مِّنْ ذَھَبٍ قَالَ بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاۃٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
روایت ہے انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا عبد الرحمن رض بن عوف پر نشان زردی کا یعنی اسکے بدنکو یا کپڑیکو زعفران لگی ہوئی تھی پس فرمایا کیا ہی یہ کہا
عبد الرحمن نے تحقیق مین نے نکاح کیا ایک عورت سے اوپر ہموزن نواۃ کے سونے سے فرمایا حضرت صلعم نے برکت کرے اللہ واسطے تیرے ولیمہ کر یعنی کھانا پکا کر کھلا لوگونکو اگرچہ ایک
بکری ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کیا ہی یہ یعنی کیا سبب ہے اسکا اور احتمال ہی کہ مراد ہو ساتھ اسکے انکار اسلیے کہ حضرت منع کرتے تھے لگانے خلوق کے سے اور خلوق
نام ایک خوشبوئی کا ہی کہ زعفران وغیرہ سے بنتی ہی پس جواب دیا اُسنے کہ مین نے لگائی نہین ہی بلکہ لگ گئی ہی بسبب مخالطت دولھن کے بغیر قصد کے یا بغیر اطلاع کے اور کہا قاضی نے
کہ نواۃ نام ہے پانچ درہمونکا جیسیکہ نش نام ہی بیس درہمونکا اور اوقیہ نام ہی چالیس درہمونکا حاصل یہ کہ مہر اُسکا پانچ درہم بھر سونیکا باندھا جسکے پونے سولہ ماشہ ہوئے
اور بعضون نے کہا کہ مراد ساتھ نواۃ کے نواۃ تمر ہے یعنی گٹھلی کھجور کی اتنی اور ظاہر اور متبادر لفظ سے اخیر ہی معنی ہین یعنی بقدر گٹھلی کھجور کے سونیکا مہر باندھا اور ولیمہ کر اگرچہ
ایک بکری ہی ہو اسطرح کی عبارت بیان تقلیل کے لیے بھی آتی ہی اور تکثیر کے لیے بھی آتی ہی اور لکھا ہی علمانے کہ یہان مراد تکثیر ہے یعنی اگرچہ زیادہ بھی خرچ ہو کر اسلیے کہ بکری کا
کم ہونا اُس زمانے مین بعید ہے جیساکہ حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ ولیمہ کرتے تھے ساتھ ستوؤن کے اور مانند اسکے کے اور عبد الرحمن رض اُس زمانہ مین غنی نہ تھے ۱۲ع ۱۲ح

ف بجاے تزوجه فی تزویجه فیتش لمعه ۱۲

وعنہ قال ما اولم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی احد من نسائہ ما اولم علی زینب اولم بشاۃ متفق علیہ اور روایت ہے انس رض سے کہا نہیں ولیمہ کیا پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر کسی کے اپنی عورتوں میں سے اس قدر کہ ولیمہ کیا زینب رض کے نکاح میں ولیمہ کیا انکا ساتھ بکری کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس
سے معلوم ہوا کہ ولیمہ کرنا ساتھ بکری کے بہت ہے ح وعنہ قال اولم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین بنی بزینب بنت جحش فاشبع الناس خبزا ولحما
رواہ البخاری اور روایت ہے انس رض سے کہا ولیمہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ تصرف میں لائے زینب رض جحش کی بیٹی کو پس پیٹ بھر دیا لوگوں کو روٹی
اور گوشت سے نقل کی یہ بخاری نے وعنہ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتق صفیۃ وتزوجہا وجعل عتقہا صداقہا واولم علیہا
بحیس متفق علیہ اور روایت ہے انس رض سے کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کیا صفیہ رض کو اور نکاح کیا انسے یعنی بعد آزاد کرنے کے اور ٹھہرائی
آزادی انکی مہر انکا اور ولیمہ کیا انکے نکاح میں ساتھ حیس کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف صفیہ جنگ خیبر میں ہاتھ لگی تھیں اور بیٹی تھیں حیی بن اخطب کی اور
سردار تھیں قریظہ اور نضیر کی اور خلاف کیا ہے اہل علم نے اسمیں کہ اگر آزاد کرے کوئی اپنی لونڈی کو اور نکاح کرے اس سے اور اسکی آزادی کو مہر اسکا ٹھیراوے تو آیا جائز ہے
یا نہیں پس گئی ہے ایک جماعت اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اور بعضے علما طرف جواز اسکے کے بموجب ظاہر حدیث کے اور نہیں جائز رکھا اسکو ایک جماعت نے اور حنفیہ
بھی انہیں میں ہیں اور تاویل کیا ہے انھوں نے اس حدیث کو کہ یہ خواص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے تھا اور کو نہیں درست اور شرح ہدایہ میں لکھا ہے کہ اگر آزاد کرے کوئی
لونڈی کو اسکی آزادی کو مہر اسکا ٹھیراوے کہ کہے آزاد کیا میں نے تجھکو اس شرط پر کہ نکاح کرے تو مجھسے عوض آزادی کے پس قبول کیا اسنے تو صحیح ہوا آزاد کرنا اور
اسکو اختیار ہے نکاح کرنے میں اس سے پھر اگر نکاح کیا اسنے اس سے پس واسطے اسکے مہر مثل اسکا ہے اور حیس نام ایک کھانیکا ہے کہ مثل حلوے کے ہوتا ہے بنتا ہے کھجوروں اور
اقط اور گھی سے اور اقط اسکو کہتے ہیں کہ دہی کا پانی ٹپکا کر مانند پنیر کے ٹکیاں بناتے ہیں اور اسکو قروط بھی کہتے ہیں ح وعنہ قال اقام النبی صلی اللہ
علیہ وسلم بین خیبر والمدینۃ ثلث لیال یبنی علیہ بصفیۃ فدعوت المسلمین الی ولیمتہ وما کان فیہا من خبز ولا لحم وما کان فیہا الا ان امر بالانطاع
فبسطت فالقی علیہا التمر والاقط والسمن رواہ البخاری اور روایت ہے انس سے کہا ٹھیرے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم درمیان خیبر اور مدینے کے تین رات لائی گئیں
حضرت کے پاس صفیہ رض یعنی حضرت کے تصرف میں آئیں پس بلایا میں نے مسلمانوں کو طرف ولیمہ آپ کے اور نتھی اسمیں روٹی اور نہ گوشت اور نہ تھا اسمیں مگر یہ کہ حکم کیا
حضرت نے ساتھ بچھانے دسترخوان چمڑے کے پس بچھائے گئے دسترخوان اور ڈالی گئیں دسترخوانوں پر کھجوریں اور اقط اور گھی نقل کی یہ بخاری نے ف اوپر کی حدیث میں
جو گذرا لفظ حیس کا اس حدیث میں بیان اسکا ہے کہ کھجوروں اور اقط اور گھی سے بنتا ہے اور معنی اقط کے اوپر کی حدیث کے فائدے میں ذکر کیے گئے ح وعن صفیۃ
بنت شیبۃ قالت اولم النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی بعض نسائہ بمدین من شعیر رواہ البخاری اور روایت ہے صفیہ رض بیٹی شیبہ کی سے کہا ولیمہ کیا
حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضی اپنی عورتوں کا ساتھ دو سیر جو کے نقل کی یہ بخاری نے ف شاید کہ وہ عورت ام سلمہ رض تھیں ح وعن عبد اللہ بن
عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دعی احدکم الی الولیمۃ فلیاتہا متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم فلیجب عرسا کان او نحوہ
اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر رض سے کہ بیشک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت بلایا جاوے ایک تمہارا طرف طعام شادی کے پس چاہیے کہ حاضر ہو اس طعام
شادی کے میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یوں ہے کہ پس چاہیے کہ قبول کرے دعوت نکاح کی ہو یا مانند اسکے ف مانند اسکے یعنی مثل
عقیقہ اور ختنہ کے پس گویا کہ مراد ولیمہ سے ان روایتوں میں مطلق طعام شادی ہے اور کہا ہے بعضوں نے کہ قبول کرنا دعوت نکاح کا واجب ہے پس گنہگار ہوتا ہے
نہ قبول کرنیوالا اسکا بغیر عذر کے بموجب حدیث حضرت کے من ترک الدعوۃ فقد عصی اللہ ورسولہ اور بعضوں نے کہا مستحب ہے اور یہ واجب یا مستحب حاضر
ہونا ہے اور کھانا اسکا مستحب ہے اگر روزے سے نہو اور سوائے نکاح کی دعوت کے اور دعوتوں کا قبول کرنا مستحب ہے یہ ذکر کیا ہے طیبی اور ابن ملک نے اور کہا ان دونوں نے
کہ ساقط ہو جاتا ہے وجوب یا استحباب دعوت کا کئی چیزوں سے یا تو کھانا شبہ کا ہو یا تخصیص اغنیا کی ہو اس دعوت میں یا وہاں وہ شخص ہو کہ ایذا یا دے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

بسبب ہونے اُسکے کے یا نہ لائق ہو ساتھ اُسکے بیٹھنا اُسکا یا واسطے دفع شر اُسکی کے دعوت اُسکی کیجاوے یا واسطے طمع جاہ اُسکی کے یا دعوت اُسکی اسلیے کرین کہ ذکر کرے اُنکی باطل کو یا وہان کوئی ممنوع چیز ہو مانند شراب یا ناچ رنگ کے یا سانگ تبلیونکے یا گانے بجانے کے یا فرش حریر کے وغیر ذلک انتہی پوشیدہ نہین ہے کہ اس زمانے کی مجلسین ایسی چیزونسے خالی نہین اگر سب نہین ہوتی ہین تو بعضی اُنمین سے اکثر جگہ پائی جاتی ہین اسلیے کہا ہے صوفیہ نے کہ حلال ہوئی عزلت بلکہ لائق ہی یہ کہ کہا جاوے کہ واجب ہوئی عزلت یعنی جو اختیار کرے عزلت یعنی گوشہ نشینی اختیار کرے ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ فَإِنْ شَاءَ طَعِمَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بلایا جاوے ایک تمہارا طرف طعام کے یعنی طعام نکاح کے یا مانند اسکے کے پس چاہیے کہ قبول کرے یعنی حاضر ہو پھر اگر چاہے کھاوے اور اگر چاہے نہ کھاوے نقل کی یہ مسلم نے ف پس سنت یا واجب حاضر ہونا ہے نہ کھانا اور اگر روزہ سے نہو تو مستحب ہے کھانا اور کہا ابن ملک نے کہ امر اسمین وجوب کے لیے ہے اور یہ اُس شخص کے حق مین ہے کہ نہو اُسکو عذر اور جو کہ معذور رہو مثلاً راہ دور ہو کہ لاحق ہوگی اُسکو مشقت وہان کے جانے مین پس نہین ہی مضائقہ اُسکے قبول نہ کرنے مین ح ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُدْعَى لَهَا الْأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُولَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے برا کھانا وہ کھانا نکاح کا ہے کہ بلائے جاتے ہین واسطے اُسکے دولتمند اور چھوڑے جاتے ہین فقیر اور جو شخص نہ قبول کرے دعوت یعنی بغیر عذر کے پس تحقیق نافرمانی کی اُسنے اللہ کی اور رسول اُسکے کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف برا کھانا آخر یعنی برے کھانونمین سے ایک یہ بھی ہے اسلیے کہ بعضے کھانے اس سے بھی زیادہ برے ہین اور یہی مراد شر الناس من اکل وحدہ سے ہے اور مراد یہ نہین ہے کہ مطلق کھانا نکاح کا برا ہی اسلیے کہ حکم کیا ہی ادا اسکے کرنیکا اور قبول کرنیکا اور نہ قبول کرنے پر گنہگار ہونا فرمایا بلکہ مراد یہ ہے کہ جو کھانا نکاح کا ایسا ہو کہ اُسمین اغنیا بلائے جاوین اور فقرا نہ بلائے جاوین تو وہ برا ہی عادت تھی اُن لوگونکی کہ اس کھانے مین اغنیا ہی کو بلاتے تھے اور بہت اچھے اچھے کھانے کھلاتے تھے اور فقیرون بیچارونکی بات بھی نہ پوچھتے تھے پس اسطرح کی رسم کو گویا منع فرمایا اور دعوت کے نہ قبول کرنے مین اللہ تعالی کی نافرمانی یون ہوئی کہ جسنے مخالفت کی امر رسول اللہ صلعم کی اُسنے مخالفت کی اللہ تعالی کے امر کی اور جو کہ دعوت کے قبول کرنے کو واجب کہتے ہین اُنھون نے دلیل پکڑی ہی ساتھ اس حدیث کے اور جمہور نے حمل کیا ہے اسکو اوپر تاکید استحباب کے ع وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُكْنَى أَبَا شُعَيْبٍ كَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَّامٌ فَقَالَ اصْنَعْ لِي طَعَامًا يَكْفِي خَمْسَةً لَعَلِّي أَدْعُو النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَصَنَعَ لَهُ طُعَيِّمًا ثُمَّ أَتَاهُ فَدَعَاهُ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا شُعَيْبٍ إِنَّ رَجُلًا تَبِعَنَا فَإِنْ شِئْتَ أَذِنْتَ لَهُ وَإِنْ شِئْتَ تَرَكْتَهُ فَقَالَ لَا بَلْ أَذِنْتُ لَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی مسعود انصاری رض سے کہ کہا تھا ایک شخص انصار مین سے کنیت کیا جاتا تھا ابو شعیب رض تھا اُسکا غلام بیچتا تھا گوشت پس کہا اُس شخص نے غلام کو کہ تیار کر بموجب کہنے میرے کھانا کہ کفایت کرے پانچ آدمیونکو تاکہ بلاؤنمین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اسحالمین کہ آنحضرت پانچوین ہون پانچ مین سے یعنی ایک پیغمبر خدا ہون اور چار اُنکے ساتھ اور ہون پس تیار کیا غلام نے بموجب کہنے اُسکے کے واسطے حضرت کے تھوڑا سا کھانا پھر آیا وہ شخص آنحضرت صلعم کے پاس اور دعوتکی حضرتکی یعنی اور حضرتکے چار اصحاب رض کی پس ساتھ لگ لیا اُنکے ایک شخص پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی وقت پہونچنے کے اُسکے گھر پر کہ اے ابو شعیب رض ساتھ ہو لیا ہی ہمارے ایک شخص پس اگر چاہے تو اذن دے اُسکو آنیکا اور اگر چاہے تو چھوڑ دے اُسکو یعنی دروازے پر یعنی نہ اذن دے آنیکا کہا ابو شعیب رض نے نہین چھوڑتا مین اُسکو بلکہ اذن دیا مین نے اُسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اسمین دلیل ہے اسپر کہ نہین جائز ہے کسی کو یہ کہ آوے بیچ ضیافت ایک قوم کے بغیر اذن اُنکے کے اور نہین جائز ہی مہمانکو یہ کہ اذن دے کسی کو آنیکا اپنے ساتھ مگر ساتھ امر صریح کے یا اذن عام کے یا جانے رضامندی ضیافت کرنیوالیکی اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ نہین جائز ہی کسی کو یہ کہ جاوے کسی کے گھر مین مگر باذن اُسکے اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ اگر ضیافت ایک جماعت مخصوص کی کرے اور اُسکے ساتھ کوئی ہو لیوے تو مستحب ہے مہمانکو کہ اُسکے لیے اذن

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

چاہے صاحب خانہ سے اور مستحب ہے صاحب خانہ کو کہ اُسکو نہ منع کرے آنے سے مگر یہ کہ ہو اُسکے آنے سے مفسدہ کہ ایذا پاوین حاضرین اور اگر پھیرا اُسکو تو سائل مردود
کے پھیرے اور اگر اُسکو کچھ کھانے مین سے دیوے بشرطیکہ لائق اُسکے ہو تو یہ اچھا ہے اور شرح السنہ مین لکھا ہے کہ اسمین دلیل ہے اس پر کہ نہین حلال ہے کھانا ضیافت کا
اُسکے لیے کہ نہ بلایا جاوے اور بعضے عالمون نے کہا ہے کہ جب ایک شخص کے آگے کھانا رکھدے اور اُسکی ملک کردے تو وہ مختار ہے چاہے آپ کھاوے اور چاہے اور کو
کھلاوے اور چاہے اپنے گھر کو اُٹھا لاوے اور اگر بیٹھے دسترخوان پر تو چاہیے کہ کھاوے موافق عرف کے اور نہ اُٹھاوے اسمین سے کچھ اور نہ کھلاوے اور کو اسمین سے اور اچھا جانا ہے
بعضے اہل علم نے یہ کہ دیوین دسترخوان والے بعضے بعضونکو کچھ کھانے مین سے اور اگر دو دسترخوانو پر ہون تو نہین جائز ہے یہ ۱ھ ح

اَلْفَصْلُ الثَّانِی

فصل دوسری عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْلَمَ عَلٰی صَفِیَّۃَ بِسَوِیْقٍ وَّتَمْرٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے انس رضی سے یہ کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے ولیمہ کیا یعنی کھانا نکاح کا وقت نکاح صفیہ رضی کے ساتھ ستو اور کھجور کے نقل کی یہ احمدؒ اور ترمذیؒ اور ابوداؤدؒ اور ابن ماجہؒ نے ف اوپر کی حدیث مین گذرا
کہ ولیمہ صفیہ رضی کا کیا حضرت نے ساتھ حیس کے اور اسمین آیا کہ ساتھ ستو اور کھجور کے وجہ تطبیق کی انمین یہ ہے کہ دونون چیزین ہونگی ولیمہ مین حیس بھی اور ستو اور
کھجور بھی جسنے جو دیکھا سو روایت کیا ۱ھ ع وَعَنْ سَفِیْنَۃَ اَنَّ رَجُلًا ضَافَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ فَصَنَعَ لَہٗ طَعَامًا فَقَالَتْ فَاطِمَۃُ لَوْ دَعَوْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَاَکَلَ مَعَنَا فَدَعَوْہُ فَجَاءَ فَوَضَعَ یَدَیْہِ عَلٰی عِضَادَتَیِ الْبَابِ فَرَاَی الْقِرَامَ قَدْ ضُرِبَ فِیْ نَاحِیَۃِ الْبَیْتِ فَرَجَعَ قَالَتْ فَاطِمَۃُ فَتَبِعْتُہٗ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا رَدَّکَ قَالَ
اِنَّہٗ لَیْسَ لِیْ اَوْ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّدْخُلَ بَیْتًا مُزَوَّقًا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے سفینہ رضی سے یہ کہ ایک شخص مہمان آیا حضرت علی رضی ابن ابیطالب کے پاس
پس تیار کیا حضرت علی رضی نے اُسکے لیے کھانا اور کہا فاطمہ رضی نے اگر بلاوین ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کھاوین وہ ہمارے ساتھ تو بہتر ہے پس بلایا حضرت کو
اور آئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور رکھے دونون ہاتھ لیے اوپر دونون بازوؤن دروازے کے پس دیکھا پردہ پڑا ہوا بیچ کونے گھر کے پس پھر گئے حضرت کہا حضرت فاطمہ رضی
نے پس پیچھے پیچھے گئی مین حضرت کے اور کہا مین نے اے رسول خدا کے کس چیز نے پھیرا آپکو فرمایا نہین واسطے میرے یا واسطے کسی نبی کے یہ کہ داخل ہو گھر زینت کے
مین نقل کی یہ احمدؒ اور ابن ماجہؒ نے ف قرام پردہ باریک منقش اور بعضون نے کہا کہ منقش نہ تھا لیکن ڈھانکا تھا اُس سے دیوار کو مانند چھپر کھٹ دلھا دولھن کے
اور یہ عادت متکبرین کی ہے اور حضرت اُسکو دیکھکر پھر گئے آگاہ کرنیکے لیے اسپر کہ یہ بہتر نہین ہے کہ زینت دنیا کی ہے اور وہ باعث نقصان آخرت کی ہے ۱ھ ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ
بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ دُعِیَ فَلَمْ یُجِبْ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَمَنْ دَخَلَ عَلٰی غَیْرِ دَعْوَۃٍ دَخَلَ سَارِقًا وَّخَرَجَ مُغِیْرًا
رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دعوت کیا جاوے پھر نہ قبول کرے پس بتحقیق نافرمانی کی اللہ
اور رسول اُسکے کی اور جو آدمی آیا مجلس کھانے کی مین بن بلائے آیا چور اور نکلا لوٹ کر نقل کی یہ ابوداؤدؒ نے ف آیا چور بسبب اُسکے کہ آیا بغیر اذن صاحب خانہ کے پس گویا چھپ
کر آیا مانند چور کے پس گنہگار ہوا جیسے گنہگار ہوتا ہے چور بسبب جانے کے کسی کے گھر مین حاصل یہ کہ حضرت نے اپنی اُمت کو تعلیم کیے اچھے اخلاق اور منع کیا اُنکو بُری
خصلتون سے کہ نہ قبول کرنا دعوت کا بلا عذر دلالت کرتا ہے تکبر نفس اور رعونت اور عدم الفت پر اور جانا کسی کے ہان بغیر دعوت کے دلالت کرتا ہے حرص نفس اور حاصل
کرنے ذلت پر ۱ھ ع وَعَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اجْتَمَعَ الدَّاعِیَانِ فَاَجِبْ
اَقْرَبَہُمَا بَابًا وَّاِنْ سَبَقَ اَحَدُہُمَا فَاَجِبِ الَّذِیْ سَبَقَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ایک شخص سے کہ تھا صحابیون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ یہ کہ
رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت اکھٹے ہوجاوین دو دعوت کرنیوالے پس قبول کر دعوت اُسکی کہ بہت نزدیک ہو اُن دونون مین سے از روے دروازے کے
اور اگر پہلے کی ایک نے اُن دونون مین سے پس قبول کر دعوت اُسکی جسنے پہلے کی نقل کی یہ احمدؒ اور ابوداؤدؒ نے ف ظاہر یہ ہے اس صورت مین ہے کہ جمع نہین کر سکتا ہے
یعنی دونون کی دعوت نہین کھا سکتا ہے بسبب ایکساہی وقت ہونے کے اور مانند اسکے کے اور اگر جمع کر سکتا ہے دونو کی دعوت قبول کرے اور یہ حکم تو ہمسایہ کا ہے اور
اگر اہل شہر دعوت کرین تو وہان ترجیح اور جہت سے ہوگی مثل معرفت اور صلاح اور اور حقوق کے یعنے اگر اہل شہر مین سے سوا ہمسایہ کے دو آدمی اُسکی دعوت کرین تو اُسکی

ف یعنی مالک اسکو نہین کیا بلکہ اذن دیا ہے کہ جسقدر چاہے کھاوے (از مرقات) اہل اللمعات ۱۲

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

دعوت قبول کرے کہ جو جان پہچان ہو یا نیکبخت ہو وغیر ذلک اور اسحدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جو طالب علم یا فتوی پوچھنے والا عالم کے پاس پہلے آوے تو سبق اور
فتوی پہلے آنیوالیکو پڑھاوے اور دیوے ﺣ ﻉ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ اَوَّلِ يَوْمٍ حَقٌّ وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّانِيْ
سُنَّةٌ وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّالِثِ سُمْعَةٌ وَمَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کھانا پہلے دنکا حق ہے
اور کھانا دوسرے دن کا سنت ہے اور کھانا تیسرے دنکا سنانا ہے اور جو کوئی سناوے سناویگا اللہ اسکو نقل کی یہ ترمذی نے ف حق ہے یعنی نکاح مین پہلے دن کھانا
کھلانا اور قبول کرنا اُسکا واجب ہے یا سنت مؤکدہ ہے بحسب اختلاف علما کے اور دوسرے دنکا کھانا سنت اور مستحب ہے اور تیسری دنکا اسلیئے ہوتا ہی کہ تا لوگ سنین اور
تعریف کرین اسکی اور جو کوئی سناوے یعنے مشہور کرے اپنے تئین ساتھ سخاوت کے فخر کے لئے مشہور کریگا اُسکو اللہ تعالی میدان محشر مین کہ اسنے سنانے اور دکھانیکے لیئے
دیا تھا یہ جھوٹا اور مفتری ہے پس رسوا ہو گا لوگون مین کہا طیبیؒ نے کہ جب اللہ تعالی بندیکو کچھ نعمت دے تو لازم ہے اُسکو کہ شکر ادا کرے اور مستحب ہے یہ دوسرے دن
واسطے پورا کرنے نقصان کے کہ اول روز مین واقع ہوا ہو اسلیئے کہ سنت کامل کرتی ہے واجب کو اور تیسرے دن سنانے اور دکھانیکے لیئے ہوتا ہی اور جسکو کھلانیکے لیئے بلاوے
تو واجب ہے اُسکو قبول کرنا اول روز مین اور مستحب ہے دوسرے دن اور مکروہ ہے بلکہ حرام ہے تیسرے دن انتہی اور اسمین رد صریح ہے مالکیہ پر کہ وہ کہتے ہین مستحب
ہے ولیمہ کرنا سات دن تک ﺣ ﻉ وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ طَعَامِ الْمُتَبَارِيَيْنِ اَنْ يُّؤْكَلَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ مُحْيِي
السُّنَّةِ وَالصَّحِيْحُ اَنَّهٗ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا اور روایت ہی عکرمہؓ سے کہ نقل کی ابن عباسؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے منع فرمایا کھانے طعام دو شخصون فخر کرنیوالون کے سے آپس مین نقل کی یہ ابوداؤد نے اور کہا محی السنہ نے کہ صحیح یہ ہے کہ عکرمہ نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے بطریق ارسال کے ف یعنی صحیح یہ ہے کہ لفظ عن ابن عباس اسکی سند مین نہین اور متباریین دو شخص کہ آپسمین مقابلہ کرین طعام مین اور چاہین کہ ایک
دوسرے کی ضد پر بہت پکاوے کھانا تا غالب آوے دوسرے پر یعنی اگر فخر اور سنانے اور دکھانے کے لئے پکاوین اور دعوت کرین دعوت انکی قبول نہ کرے
اور کھانا انکا نہ کھاوے اگلے بزرگ دعوت فخر کی نہ قبول کرتے تھے ﺣ اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْمُتَبَارِيَانِ لَا يُجَابَانِ وَلَا يُؤْكَلُ طَعَامُهُمَا قَالَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ يَعْنِي الْمُتَعَارِضَيْنِ بِالضِّيَافَةِ فَخْرًا وَرِيَاءً رواہ اور روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دو شخص کہ کھانا
از راہ فخر و مقابلہ کے تیار کرین اُنکی دعوت قبول نہ کیجاوے اور کھانا اُنکا نہ کھایا جاوے کہا امام احمدؒ نے یعنی بیچ تفسیر متباریان کے کہ مراد حضرؐ کی متبارین سے
یہ ہے کہ دو شخص بطریق مقابلے کے ضیافت کرین از راہ فخر اور ریا کے وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اِجَابَةِ طَعَامِ الْفٰسِقِيْنَ
اور روایت ہی عمران بن حصینؓ سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قبول کرنے دعوت فاسقین کی سے ف فاسق سے مراد مطلق فاسق ہے
کسی طرح کا ہو اور سبب اسکے منع کا یہ ہی کہ اکثر فاسق احتیاط نہین کرتے ہین کھانے مین اور کھاتے ہین حرام اور فاسق کبھی ظالم بھی ہوتا ہی اور کھانا ظالم کا کہ مال لوگونکا
از راہ ظلم کے لیتا ہے بالاتفاق حرام ہے اور یہ بھی ہے کہ فاسق کی دعوت قبول کرنے مین خوش کرنا اسکا اور تکریم اُسکی لازم آتی ہے ﺣ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمْ عَلٰى اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ فَلْيَاْكُلْ مِنْ طَعَامِهٖ وَلَا يَسْاَلْ وَيَشْرَبْ مِنْ شَرَابِهٖ وَلَا يَسْاَلْ رَوَى الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ الْبَيْهَقِيُّ
فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ هٰذَا اِنْ صَحَّ فَلِاَنَّ الظَّاهِرَ اَنَّ الْمُسْلِمَ لَا يُطْعِمُهٗ وَلَا يَسْقِيْهِ اِلَّا مَا هُوَ حَلَالٌ عِنْدَهٗ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ آوے ایک تمہارا بھائی مسلمان کے پاس پس چاہیے کہ کھاوے کھانے اسکے مین سے اور نہ پوچھے یعنے حال طعام کا کہ کیسا ہی
اور کہانسے آیا ہی اور پیوے پانی اسکا اور نہ پوچھے اُس سے کہ کیسا ہے اور کہانسے آیا ہے روایت کین تینون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا بیہقیؒ نے
یہ حدیث یعنی اخیر کی اگر صحیح ہو تو وجہ اُسکی یہ ہے کہ ظاہر حال مسلمانکا یہ ہی کہ نہین کھلاتا مسلمان کو اور نہین پلاتا اُسکو مگر وہ کہ حلال ہوتا ہے نزدیک اُسکے ف
مسلمان سے مراد مسلمان کامل ہے یعنی غیر فاسق پس اُسکے کھانیکا حال نہ پوچھے بسبب نیک گمانی کے اور پوچھنے سے اُسکو ایذا ہووے گی مگر ہان جبکہ معلوم ہو کہ کھانا اُسکا

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

وجہ حرام سے ہو تو نہ کھاوے اور اگر ایک شخص کا کھانا اکثر حرام کا ہے تو بھی نہ کھاوے ۱۲ ع ح **بَابُ الْقَسْمِ** باب ہے، بیچ بیان حکم تقسیم کے ف یعنی اس باب مین
بیان ہے نوبت مقرر کرنیکا بیویون کے لیے یعنی بیویونکے پاس باری باری رہے رات کو اور نوبت مقرر کرنی واجب ہے، دو بیویونکے لئے اور زیادہ کیلیے اور ایک کی
نوبت مین دوسری کے گھر مین رات کو رہنا جائز نہین اور نہ جمع کرنا دو عورتونکا ایک رات مین جائز ہے مگر باذن اور ارادے اُنکے کے جائز ہے اور صحبت کرنا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی بیویونسے ایک رات مین پہلے واجب ہونے نوبت کے تھا یا اُنکے اذن سے تھا اور مذہب حنفیہ یہ ہے کہ نوبت مقرر کرنی حضرت پر واجب تھی لیکن
حضرت نے از راہ کرم و تفضل کے نوبت مقرر کر رکھی تھی واللہ اعلم اور نہین ہے حق عورتکے لیے بیچ نوبت کے حالت سفر مین خاوند جس بیوی کو چاہے اُسکو ساتھ لیجاوے
اور اولی یہ ہے کہ قرعہ ڈالے درمیان بیویونکے جسکا نام قرعہ مین نکلے اُسکو ساتھ لیجاوے اور اصل نوبت مقیم کے حق مین رات ہے اور دن تابع ہے رات کا اور اگر ایک شخص
رات کو کسی کام مین مشغول رہتا ہو مانند چوکیدار وغیرہ کے تو اُسکے حق مین اصل دن ہے اور باقی احکام و مسائل نوبت کے فقہ مین مذکور ہین ح ہدایہ ف
واجب ہے برابری کرنی رات کے رہنے مین بیویونکے پاس اور پہنانے کھلانے مین اور صحبت مین شہ جماع کرنے مین اور محبت مین بلکہ یہ مستحب ہے اور ساقط ہو جاتا ہے حق عورتکا
ساتھ ایکبار جماع کرنے کے اور واجب ہے جماع کرنا کبھی کبھی دیانۃً اور نہ ترک کرے جماع بقدر مدت ایلاء کے مگر ساتھ رضائے عورتکے اور اگر ضرر کرے بیوی کو کثرت جماع کی تو نہین جائز
ہے صحبت کرنی زیادہ قدر طاقت اُسکی سے اور رہوے ہر ایک بیوی کے پاس ایک رات اور ایکدن لیکن لازم برابر کرنی رات ہی مین ہے یہانتک کہ اگر آوے
ایک بیوی کے پاس بعد غروب کے اور دوسری کے پاس بعد عشا کے تو ترک کی اُسنے قسم یعنی نوبت اور نہ جماع کرے بیوی سے غیر نوبت اُسکی مین اور اسیطرح نہ جاوے
بیوی کے پاس رات کو غیر نوبت اُسکی مین مگر واسطے عیادت اُسکی کے اور اگر مرض شدید ہو تو نہین مضائقہ یہ کہ رہے اُسکے پاس یہان تک کہ شفا پائے وہ یا مر جاوے اور
یہ اُس صورت مین ہے کہ نہو اُسکے پاس کوئی غمخوار اور اگر خاوند اپنے گھر مین بیمار ہو تو بلاوے ہر ایک کو اُسکی نوبت مین + در مختار **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ عَنْ تِسْعِ نِسْوَةٍ وَكَانَ يَقْسِمُ مِنْهُنَّ لِثَمَانٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابن عباس رض سے یہ کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم وفات کئے گئے نو بیویان چھوڑ کر اور تقسیم کرتے تھے انمین سے واسطے آٹھ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی بیویان حضرت کی اگرچہ نو سے زیادہ
تھین لیکن وقت وفات کے نو موجود تھین عائشہ حفصہ ام حبیبہ سودہ ام سلمہ صفیہ میمونہ زینب بنت جحش جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن انمین سے آٹھ کیلیے تو نوبت
مقرر ہے اور ایک کے لیے یعنی سودہ رض کیلیے نوبت نہ تھی اسلیے کہ اُنھون نے اپنی نوبت حضرت عائشہ رض کو بخشدی تھی اُنکی نوبت مین حضرت عائشہ رض کے پاس
رہتے تھے جیساکہ حدیث آئندہ مین مذکور ہے ح **وَعَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ سَوْدَةَ لَمَّا كَبِرَتْ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ جَعَلْتُ يَوْمِيْ مِنْكَ لِعَائِشَةَ فَكَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ يَوْمَيْنِ يَوْمَهَا وَيَوْمَ سَوْدَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ رض سے یہ کہ سودہ رض جبکہ بوڑھی ہوئین تو کہا یا رسول اللہ تحقیق کر دیا مین نے اپنا دن
یعنی اپنی نوبت کہ آپسے رکھتی تھی واسطے عائشہ رض کے پس تھے حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نوبت کرتے واسطے عائشہ رض کے دو دن ایکدن تو اُنکی نوبت کا اور
ایکدن حضرت سودہ رض کی نوبت کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نکاح سودہ رض کا مکے مین ہوا تھا بعد خدیجہ رض کے اور پہلے عائشہ رض کے لکھا ہے فقہانے کہ اگر بخشے ایک
بیوی نوبت اپنی اپنی سوکن کو تو جائز ہے بشرطیکہ نہو یہ ساتھ دینے رشوت کے خاوند کی طرف سے اور جائز ہے واسطے عورت بخشنے والی نوبت کے کہ رجوع کرے جب
چاہے ح ع **وَعَنْهَا** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْاَلُ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ اَيْنَ اَنَا غَدًا اَيْنَ اَنَا غَدًا يُرِيْدُ يَوْمَ عَائِشَةَ فَاَذِنَ لَهٗ اَزْوَاجُهٗ يَكُوْنُ حَيْثُ
شَاءَ وَكَانَ فِيْ بَيْتِ عَائِشَةَ حَتّٰى مَاتَ عِنْدَهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عائشہ رض سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پوچھتے اپنی بیماری مین کہ جسمین وفات ہوئی
کہان ہونگا مین کل کو کہان ہونگا مین کل کو یعنی ہر روز بیویونسے پوچھتے تھے اور ارادہ کرتے تھے دن نوبت عائشہ رض کا یعنی بسبب زیادتی محبت اُنکی کے پس اذن دیا
حضرت کو اُنکی بیویون نے کہ رہین جہان چاہین اور رہے حضرت بیچ گھر عائشہ رض کے یہانتک کہ وفات ہوئی اُنکے پاس نقل کی یہ بخاری نے ف ارادہ کرتے تھے یہ تفسیر ہے پہلے
قول کی پس تھا پوچھنا اذن چاہنے کے لئے بیویونسے کہ اذن دین حضرت کو حضرت عائشہ رض کے پاس رہنے کا اور دلالت کرتا ہے اسپر جملہ پس اذن دیا الخ ۱۲ ع **وَعَنْهَا** قَالَتْ

له یعنی عند اللہ اور قاضی کو جبر کرنا نہین پہونچتا ۱۲ ؎ یعنی چار مہینے ۱۲ ؎ یعنی گیارہ تھین انمین سے حضرت خدیجہ رض اور زینب رض بنت خزیمہ کا انتقال ہو گیا تھا اور نو کہ ذکر کیجاتی ہین وقت وفات حضرت کے موجود تھین ۱۲ مولانا

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ سَفَرًا اَقْرَعَ بَیْنَ نِسَائِہٖ فَاَیَّتُھُنَّ خَرَجَ سَھْمُھَا خَرَجَ بِھَا مَعَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عائشہ رضؓ سے
کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے سفر کا قرعہ ڈالتے درمیان بیویوں اپنی کے پس جس کسی کا انمین سے نکلتا حصہ لیجاتے اُسکو ساتھ اپنے سفر مین نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّۃِ اِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِکْرَ عَلَی الثَّیِّبِ اَقَامَ عِنْدَھَا سَبْعًا وَقَسَمَ وَاِذَا تَزَوَّجَ الثَّیِّبَ اَقَامَ
عِنْدَھَا ثَلٰثًا ثُمَّ قَسَمَ قَالَ اَبُوْ قِلَابَۃَ وَلَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ اِنَّ اَنَسًا رَفَعَہٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی قلابہ رضؓ سے کہ نقل کی انس رضؓ سے کہ کہا
سنت سے ہے جسوقت کہ نکاح کرے مرد عورت باکرہ سے سبب رہے باکرہ کے پاس سات رات پھر تقسیم کرے یعنی نوبت درمیان نئی اور پرانی کے اور جسوقت کہ نکاح کرے
ثیبہ سے رہے اُسکے پاس تین رات پھر تقسیم کرے کہا ابو قلابہ رضؓ نے اگر چاہتا مین کہتا مین کہ انس رضؓ نے پونہچائی ہے یہ حدیث نبی صلے اللہ علیہ وسلم تک نقل کی یہ بخاری اور
مسلم نے ف باکرہ سے ثیب تک آخر باکرہ کہتے ہین کنواری عورتکو اور ثیب کہتے ہین اُس عورتکو کہ خاوند کر چکی ہو اور امام شافعی رحؒ نے اس حدیث پر عمل کیا ہی وہ کہتے ہین کہ اگر ایک
شخص کے نکاح مین کئی عورتین ہون یا ایک عورت ہو اور پھر نکاح کرے ایک اور عورت سے مگر وہ عورت باکرہ ہی تو اُسکے پاس سات رات رہے اور اگر ثیب ہے تو اُسکے پاس تین رات رہے
پھر تقسیم برابر کیا کرے اور امام اعظم رحؒ کے نزدیک باکرہ اور ثیب اور نئی اور پرانی تقسیم مین برابر ہین اُنھون نے عمل کیا ہے دو حدیثون پر کہ دوسری فصل مین آتی ہین کہ وہ مطلق ہین
اور اس حدیث کے معنی اُنکے نزدیک یہ ہین کہ باکرہ کے پاس سات رات رہے اور اورون کے پاس بھی سات سات رات رہے اور ثیب کے پاس تین رات رہے اور اورونکے پاس
بھی تین تین رات رہے اور ابو قلابہ کے قول کے یہ معنی ہین کہ اگر مین چاہتا تو مرفوع کہتا اس حدیث کو اسلیے کہ کہنا صحابی کا سنت سے ہے یہ بیچ حکم مرفوع کے ہے اور معنی حدیث مرفوع کے
ابتدا کتاب مین لکھے گئے ہین ۱۲ مولانا رحؒ وَعَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ تَزَوَّجَ اُمَّ سَلَمَۃَ وَاَصْبَحَتْ عِنْدَہٗ قَالَ لَھَا
لَیْسَ بِکِ عَلٰی اَھْلِکِ ھَوَانٌ اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ عِنْدَکِ وَسَبَّعْتُ عِنْدَھُنَّ وَاِنْ شِئْتِ ثَلَّثْتُ عِنْدَکِ وَدُرْتُ قَالَتْ ثَلِّثْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَنَّہٗ قَالَ لَھَا لِلْبِکْرِ سَبْعٌ وَ
لِلثَّیِّبِ ثَلٰثٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی بکر بیٹے عبد الرحمن کے سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ نکاح کیا ام سلمہ رضؓ سے اور صبح کی ام سلمہ رضؓ نے
حضرت کے پاس فرمایا اُنکو کہ نہین ہے بسبب تیرے اوپر اہل تیرے کے ذلت اگر چاہے تو سات رات رہون تیرے پاس اور سات سات رات رہون اور سب بیبیونکے پاس اور
اگر چاہے تو تین رات رہون تیرے پاس اور دورہ کرون کہا ام سلمہ رضؓ نے تین راتین رہیے میرے پاس اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت نے فرمایا واسطے ام سلمہ رضؓ کے نزدیک باکرہ کے
رہنا سات رات اور ثیبہ کے پاس تین رات نقل کی یہ مسلم نے ف نہین ہے بسبب تیرے آخر یعنی مین جو تین رات تمھارے پاس رہونگا تو تمھارے کنبے قبیلے کو اس سبب سے حقارت
نہین لاحق ہونیکی اسلیے کہ یہ سبب بے رغبتی کے تمھاری صحبت سے نہین ہے بلکہ اس سبب سے ہی کہ حکم شرع اسیطرح پر ہے اور یہ تمہید عذر کی ہی بیچ اقتصار کے تین رات
رہنے پر اور اگر چاہے تو سات رات تیرے پاس رہون جیسکہ حکم باکرہ کا ہے ولیکن سات سات رات رہون اور سب بیبیونکے پاس اور اگر چاہے تو تین رات تیرے
پاس رہون جیسکہ حکم ثیب کا ہے اور دورہ کرون یعنی تین تین رات اورونکے پاس رہون ۱۲ ح ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ
فصل دوسری

عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ کَانَ یَقْسِمُ بَیْنَ نِسَائِہٖ فَیَعْدِلُ فَیَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ ھٰذَا قَسْمِیْ فِیْمَا اَمْلِکُ فَلَا تَلُمْنِیْ فِیْمَا تَمْلِکُ وَلَا اَمْلِکُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ
اور روایت ہے عائشہ رضؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے تقسیم کرتے درمیان بیویون اپنی کے یعنی نوبت مقرر کرتے ازراہ تفضل کے اور بعضون نے کہا ازراہ وجوب کے اور
عدل کرتے یعنی برابری کرتے درمیان اُنکے رات کے رہنے مین اور کہتے یعنی معذرۃً یا الٰہی یہ تقسیم کرنا میرا بیچ اُس چیز کے ہی کہ مالک ہون مین پس نہ ملامت کر مجھکو بیچ اُس چیز
کہ مالک ہی تو اور نہین مالک مین نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف یعنی نوبت مقرر کرنیکا اور دینے نفقے کا مین مالک ہون نہین
برابری کرتا ہون اور دل کی محبت کا مین نہین مالک تو مالک ہے اسمین برابری نہین کر سکتا کسی سے زیادہ محبت ہے کسی سے کم پس معلوم ہوا کہ برابری رات کے رہنے
مین اور نفقے مین چاہیے نہ محبت مین اور صحبت کرنے مین اور بوسے لینے مین ۱۲ ع وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا کَانَتْ عِنْدَ
الرَّجُلِ امْرَاَتَانِ فَلَمْ یَعْدِلْ بَیْنَھُمَا جَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَشِقُّہٗ سَاقِطٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ رضؓ

ع یعنی تقسیم باری مقرر کرنی ۱۲

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جسوقت کہ ہون نزدیک ایک شخص کے دو بیویان یعنی مثلاً پھر نہ انصاف کرے درمیان اُنکے آویگا دن قیامت کے ایسے حال
مین کہ آدھا دھڑ اُسکا گرا ہوا ہوگا نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف یہ سزا دو ہی عورتون کی بےانصافی کرنے پر نہین موقوف ہے
اگر تین ہونگی یا چار اور اُنمین انصاف نہ کریگا تو بھی یہی سزا ہوگی اُسکی پس واجب ہے برابری کرنی نوبت مین باعتبار رات کے رہنے کے نہ صحبت کرنے کے اور باکرہ اور
ثیب اور نئی اور پرانی اور مسلمان اور کتابیہ اسمین برابر ہین اور لونڈی اور مکاتبہ اور مدبرہ اور ام ولد کے لئے نوبت آدھی ہے بہ نسبت عورت آزاد کے یعنی اگر اسکے
نکاح مین لونڈی وغیرہ کسی کی ہو اور عورت آزاد بھی ہو تو لونڈی وغیرہ کے پاس ایک رات رہے اور عورت آزاد کے پاس دو راتین اور حرم کیلئے نوبت نہین ہے ملتقی مولانا

الفصل الثالث فصل تیسری **عن عطاء** قال حضرنا مع ابن عباس جنازة ميمونة بسرف فقال هذه زوجة رسول الله صلى الله عليه
وسلم فاذا رفعتم نعشها فلا تزعزعوها ولا تزلزلوها وارفقوا بها فانه كان عند رسول الله صلى الله عليه وسلم تسع نسوة كان يقسم
منهن لثمان ولا يقسم لواحدة قال عطاء التي كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقسم لها بلغنا انها صفية وكانت آخرهن موتا ماتت بالمدينة
متفق عليه وقال رزين قال غير عطاء هي سودة وهو اصح وهبت يومها لعائشة حين اراد رسول الله صلى الله عليه وسلم طلاقها
فقالت له امسكني وقد وهبت يومي لعائشة لعلي ان اكون من نسائك في الجنة روایت ہے
عطاء بن رباح تابعی سے کہ کہا حاضر ہوئے ہم ساتھ ابن عباسؓ کے میمونہؓ کے جنازے پر مقام سرف مین پس کہا ابن عباسؓ نے یہ ہین بی بی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
پس جسوقت کہ اُٹھاؤ تم جنازہ انکا پس مت ہلاؤ اُسکو اور نہ جنبش دو اُسکو اور اُٹھاؤ اُسکو سہج سے اور تعظیم کرو اسکی اسلئے کہ تحقیق تھین نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
نو عورتین تھے حضرتؐ تقسیم کرتے یعنی نوبت کرتے تھے اُنمین سے واسطے آٹھ کے اور نہ تقسیم کرتے تھے واسطے ایک کے کہا عطاء نے وہ عورت کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نہ تقسیم کرتے تھے واسطے اُسکے پہونچی ہے ہمکو خبر یہ کہ وہ تھین صفیہؓ اور تھین صفیہؓ آخر سب عورتون کی مرنے مین کہ مری تھین مدینے مین نقل کی یہ بخاریؒ اور
مسلمؒ نے اور کہا رزینؒ نے کہ ائمہ حدیث سے ہے کہ کہا غیر عطاء نے کہ وہ عورت کہ نہ تقسیم کرتے تھے اُسکے لئے سودہؓ تھین اور یہی بہت صحیح ہے کہ بخشدیا تھا اُنھون نے دن اپنا
یعنی نوبت کا واسطے عائشہؓ کے جسوقت کہ ارادہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکی طلاق کا پس کہا اُنھون نے واسطے حضرتؐ کے کہ رہنے دو مجکو اپنے نکاح مین اور تحقیق
بخشدیا مینے دن اپنا واسطے عائشہؓ کے بامید اسکے کہ ہون مین تمہاری بیویون سے بہشت مین ف حضرت میمونہؓ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویون مین سے ہین اور خالہ
تھین ابن عباسؓ کی اور سرف نام ایک جگہ کا ہے کہ ایک منزل ہے مکے سے کہ قبر حضرت میمونہؓ کی وہین ہے اور نکاح اور زفاف بھی انکا وہین ہوا تھا اور انتقال
بھی وہین ہوا اور اسلئے یہ تعلیل ہے نہی کی یعنی نہ ہلاؤ اسلئے کہ یہ اُن بیویون مین سے ہے کہ حضرتؐ نے نوبت مقرر کر رکھی تھی اُنکی اور کہا خطابی نے کہ یہ کہنا کہ وہ عورت کہ نہین
تقسیم کرتے تھے حضرتؐ اُسکے لیے صفیہؓ تھین وہم ہے کسی راوی سے واقع ہوا ہے بلکہ وہ سودہؓ ہی تھین اور تھین صفیہؓ آخر سب عورتون کی مرنے مین آخر جاننا چاہیے کہ انتقال
ہوا صفیہؓ کا رمضان کے مہینے مین سنہ ۵۰ ہجری مین اور بعضون نے کہا سنہ ۵۲ یا پچپن ۵۵ مین بیچ زمانہ معاویہؓ کے اور دفن کی گئین بقیع مین اور مری میمونہؓ سنہ ۵۱ اکیاون مین اور
بعضون نے کہا سنہ ۶۶ چھیاسٹھ مین اور بعضون نے کہا سنہ ۶۳ ترسٹھ مین اور حضرت عائشہؓ مرین مدینے مین سنہ ۵۷ ستاون مین اور بعضون نے کہا سنہ ۵۸ اٹھاون مین اور مرین سودہؓ سنہ
۵۴ چوّن مین اور حفصہؓ سنہ ۵۰ پچاس مین اور ام سلمہؓ سنہ ۵۹ انسٹھ مین اور ام حبیبہؓ سنہ ۴۴ چوالیس مین اور زینب بنت جحشؓ سنہ ۲۰ بیس مین اور جویریہؓ سنہ ۵۰ پچاس مین کذا ذکرہ صاحب
المواہب اور حضرت خدیجہؓ کا انتقال ہوا پہلے ہجرت کے اور زینب بنت خزیمہؓ کا بھی انتقال حضرتؐ کے سامنے ہوا پس جب یہ معلوم ہوا تو حضرت صفیہؓ کا مرنا سب کے بعد ہونے
بعد غیر صحیح ہے اور اگر ضمیر لفظ کانت کی میمونہؓ کی طرف پھیرین تو نہین مناسب ہے یہ اس قول کے ماتت بالمدينة اسلیے کہ وہ مرین ہین سرف مین پس نہین خالی ہے
یہ کلام اشکال سے واللہ اعلم بالحال ح ع **باب عشرة النساء وما لكل واحدة من الحقوق** یہ باب ہے بیچ بیان اُن حدیثون کے کہ وارد ہوئی ہین بیچ
صحبت اور اختلاط کے ساتھ عورتون کے اور بیچ بیان حقوق ہر ایک عورت کے ف ہر ایک عورت کے کہا گویا باعتبار ارادہ کرنے اقسام عورتون کے کہا یعنی باکرہ اور ثیبہ اور خوش خلق اور

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

بدخلق اور غلیه اور فقیره اور مانند اُنکے کے والا ظاہر یہ تھا کہ یون کہتے ہیے بیان حقوق عورتونکے ﷺ **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ خَیْرًا فَاِنَّھُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ وَاِنَّ اَعْوَجَ شَیْءٍ فِی الضِّلَعِ اَعْلَاہُ فَاِنْ ذَھَبْتَ تُقِیْمُہٗ کَسَرْتَہٗ وَاِنْ تَرَکْتَہٗ لَمْ یَزَلْ اَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابی ہریرہ رضؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قبول کرو وصیت بیچ حق عورتونکے بھلائی کی اسلئے کہ تحقیق عورتین پیدا کی گئی ہین پسلی سے کہ وہ ٹیڑھی ہے اور تحقیق بہت ٹیڑھی چیز پسلی مین اوپر کی پسلی ہے پس اگر ارادہ کرے تو کہ سیدھا کرے پسلی کو توڑ دیگا اُسکو اور اگر چھوڑے تو پسلی کو اپنے حال پر ہمیشہ رہیگی ٹیڑھی پس قبول کرو وصیت بیچ حق عورتونکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی حضرت حوا کہ اصل اور اول سب عورتونکی ہین حضرت آدم کی اوپر کی پسلی مین سے پیدا ہوئین کہ وہ بہت ٹیڑھی ہوتی ہے پس اُنکی اصل مین ٹیڑھاپن ہے کوئی اُسکو متغیر نہین کر سکتا ہے ٹیڑھی پسلی کا حال یہ ہے کہ اگر تو سیدھا کیا چاہے تو ٹوٹ جاویگی اور اگر تو اُسکو چھوڑے بحال خود تو ہمیشہ ٹیڑھی رہی گی اسیطرح حال عورتونکا کہ اُنکی اصل خلقت مین کجی اعمال اور اخلاق مین ہے اگر چاہین مرد کہ راست و درست کرین اُنکو توڑ ڈالین گے کہ مراد ساتھ اُسکے طلاق ہے جیسا کہ حدیث آیندہ مین آتا ہے پس ممکن نہین ہے فائدہ اُٹھانا ساتھ عورتون کے مگر ساتھ چھوڑنے اُنکے کے ٹیڑھاپن پر جبتک کہ اُنکے چھوڑنے مین گناہ نہ لازم آوے اور اگر گناہ لازم آوے تو تغافل مناسب نہین حاصل یہ کہ معاملہ اُن سے اچھی طرح رکھو اور صبر کرو اُنکے ٹیڑھے پن پر اور یہ توقع اُٹھا دو کہ سب باتوں مین تمھاری رضی موافق کام کرینگی ﷺ ﷺ **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَرْاَۃَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ لَنْ تَسْتَقِیْمَ لَکَ عَلٰی طَرِیْقَۃٍ فَاِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِھَا وَبِھَا عِوَجٌ وَاِنْ ذَھَبْتَ تُقِیْمُھَا کَسَرْتَھَا وَکَسْرُھَا طَلَاقُھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ رضؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق عورت یعنی اصل ورمان اُنکی حضرت حوا کہ پیدا کی گئی پسلی سے یعنی حضرت آدم کی پسلی سے ہرگز نہین سیدھی ہوگی واسطے تیرے اوپر ایک راہ کے پس اگر چاہے تو کہ فائدہ اُٹھاوے تو ساتھ اُسکے فائدہ اُٹھاوے تو ساتھ اُسکے اسحالت مین کہ ہو اُسمین کجی اور اگر چاہے تو سیدھا کرنا اُسکا توڑیگا تو اُسکو اور توڑنا اُسکا طلاق دینا اُسکا ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** ہرگز نہین سیدھی ہوگی واسطے تیرے اوپر ایک راہ کے یعنی ہمیشہ ایک حالت مستقیمہ پر نہین رہے گی بلکہ حالتین بدلتی جاوینگی شکر سے طرف ناشکری کے اور اطاعت سے طرف نافرمانی کے اور قناعت سے طرف طمع کے وغیر ذلک ﷺ **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَفْرَکْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَۃً اِنْ کَرِہَ مِنْھَا خُلُقًا رَضِیَ مِنْھَا اٰخَرَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ رضؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بغض رکھے مرد مسلمان عورت مسلمان سے اگر ناخوش رکھے گا اُسکے ایک فعل و خو کو تو خوش رکھے گا اُسکے فعل و خوی دوسرے کو نقل کی یہ مسلم نے **ف** اسلئے کہ تمام آدمی کے اخلاق و افعال بُرے نہین ہوتے اگر بعضے برے ہوتے ہین تو بعضے اور اچھے بھی ہوتے ہین پس نظر اُسکی افعال و اخلاق نیک پر کرنی چاہیے اور راضی ہونا چاہیے اور اُسکے افعال و اخلاق بد پر صبر کرے مقصود رغبت دلانی اور مبالغہ ہے بیچ خوش گذرانی کے ساتھ عورتونکے اور صبر کرنیکے اُنکی ایذا پر اور اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ یار بے عیب نہین ہاتھ لگتا پس اگر کوئی شخص بے عیب یار ڈھونڈھے تو رہیگا بے یار کے اور نہین خالی ہوتا ہے انسان خصوصًا مومن بعضے اچھی خصلت سے پس لائق ہے کہ رعایت اُسکی کرے اور چشم پوشی کرے سوائے اُسکے سے ﷺ ﷺ **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْلَا بَنُوْ اِسْرَآءِیْلَ لَمْ یَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَّآءُ لَمْ تَخُنْ اُنْثٰی زَوْجَھَا الدَّھْرَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ رضؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر نہوتے بنی اسرائیل نہ سڑتا گوشت اور اگر نہ ہوتی حوا نہ خیانت کرتی کوئی عورت اپنے خاوند کی کبھی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت موسی علیہ السلام کیوقت مین بنی اسرائیل پہ جنگل مین من سلوا اُترتا تھا اللہ تعالی کی طرف سے اور حکم تھا بقدر ضرورت لیلین اور ذخیرہ نہ کرین وہ نہایت حرص سے ذخیرہ کرنے لگے یہانتک کہ سڑ جاتا پس وہ سڑنا گوشت کا سزا تھی اُنکی فعل بد کی یعنی ذخیرہ کرنیکی کہ بسبب حرص و نہ توکل کرنے کے خدا تعالی پر ذخیرہ کرتے تھے بعد ازان سڑنا گوشت کا مقرر ہوا ہمیشہ کو پس فرمایا حضرت نے اگر بنی اسرائیل نہ جمع کرتے گوشت کو تو سڑا نہ کرتا اور خیانت کے معنی ہین ناراستی یعنی کجی پس کجی حضرت حوا کی یہ تھی کہ رغبت دلائی حضرت آدم علیہ السلام کو کھانے درخت معلوم کے برخلاف

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اللہ تعالیٰ کے پس بنایا کجی حضرت حوا سے سرزد ہوئی اگر وہ یہ کجی نہ کرتین تو کوئی عورت اپنے خاوند سے کجی نہ کرتی مح وعن عبد اللہ بن زمعة قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجلد احدکم امرأته جلد العبد ثم یجامعها فی آخر الیوم وفی روایة یعمد احدکم فیجلد امرأته جلد العبد
فلعله یضاجعها فی آخر یومه ثم وعظهم فی ضحکهم من الضرطة فقال لم یضحك احدکم مما یفعل متفق علیه اور روایت ہے عبد اللہ بن زمعہ رض
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ مارے ایک تمہارا بیوی اپنی کو مارنا غلام کا سا یعنی بہت پھر صحبت کریگا اس سے آخر دن میں اور ایک روایت میں ہے
قصد کرتا ہے ایک تمہارا پس مارتا ہے عورت اپنی کو مارنا غلام کا سا پس شاید کہ وہ ہمخواب ہو اس سے بیچ آخر دن مارنیکے پھر نصیحت فرمائی حضرت صلعم نے صحابہ رض کو بیچ ہنسنے انکے
کے ریح نکلنے پر پھر فرمایا کیوں ہنستا ہے ایک تمہارا اس چیز سے کہ آپ بھی کرتا ہے نقل کی یہ بخاری رح اور مسلم نے ف پھر صحبت کریگا یعنی کیا مناسب ہے کہ جسکے ساتھ ایسا
معاملہ ہو اس سے ایسا سلوک کرے اگرچہ بیوی کو کچھ نافرمانی پر مارنا آیا ہے نہ کہ ایسا اس سے یہ معلوم ہوا کہ ساتھ بیوی کی اتفاق و سلوک سے رہے اور کیوں ہنستا ہے
الخ یعنی ہنسنا اچھا نہیں معلوم ہوتا ہے مگر امر عجیب پر کہ نہ پایا جاتا ہو عادةً پس جب ایک چیز اپنے ہی میں موجود ہو تو غیر سے سرزد ہونے پر تو کیوں ہنسے اس سے
معلوم ہوا کہ اگر کسی سے گوز سرزد ہو تو تغافل کرے تاکہ اسکو رنج نہو چنانچہ حاتم اصم کا حال لکھا ہے کہ یہ بہرے نہ تھے ایک بار ایک عورت کوئی مسئلہ پوچھنے کو
آئی انکے پاس اور اثناء پوچھنے میں اس سے گوز سرزد ہوا انھوں نے اسکے رفع خجالت کیلیے اس سے کہا کہ پکار کر کہہ پس وہ خوش ہوئی اسنے جانا کہ یہ بہرے ہیں پھر انھوں
نے اس بات کے پورا کرنیکے لئے اپنے کو بہرا بنا رکھا اور کہا طیبی نے کہ اسمیں تنبیہ ہے اسپر کہ لائق ہے مرد عاقل کو کہ جب ارادہ کرے بھائی مسلمان کی عیب گیری کا تو اول
اپنے نفس میں تامل کرے کہ آیا مجھ میں یہ عیب یا مانند اسکے پایا جاتا ہے یا نہیں پس اگر اپنے کو اس سے پاک نہ پاوے تو باز رہنا اسکی عیب گیری سے بہتر ہے کیا خوب
کسی نے کہا ہے کہ دیکھتا ہوں میں اکثر لوگوں کو کہ دیکھتے ہیں عیب اوروں کے اور اندھے ہیں اپنے عیبوں سے مح وعن عائشة قالت کنت العب بالبنات عند النبی صلی
اللہ علیہ وسلم وکان لی صواحب یلعبن معی فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل ینقمعن منه فیسربهن الی فیلعبن معی متفق علیه
اور روایت ہے عائشہ رض سے کہا تھی میں کھیلتی ساتھ گڑیوں کے نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تھیں میری ہمجولیاں کھیلتیں ساتھ میرے اور تھے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت تشریف لاتے چھپ جاتیں ہمجولیاں میری حضرت سے یعنی بسبب شرم کے پس حضرت بھیجتے انکو طرف میرے پس کھیلتیں ساتھ میرے نقل کیا
یہ بخاری رح اور مسلم رح نے ف اس میں بیان ہے خوش گذرانی کا ساتھ بیوی کے اور حکم لڑکیوں کے کھیلنے کا گڑیوں سے باب اول میں گذر چکا مح وعنها قالت واللہ
لقد رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقوم علی باب حجرتی والحبشة یلعبون بالحراب فی المسجد ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسترنی بردائه لانظر
الی لعبهم بین اذنه وعاتقه ثم یقوم من اجلی حتی اکون انا التی انصرف فاقدروا قدر الجاریة الحدیثة السن الحریصة علی اللهو متفق
علیه اور روایت ہے عائشہ رض سے کہا قسم ہے اللہ کی تحقیق دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہوئے اوپر دروازے حجرے میرے کے اور حبشی کھیلتے تھے ساتھ
برچھیوں کے مسجد میں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پردہ کررہے تھے میرا ساتھ چادر اپنی کے تاکہ دیکھوں میں طرف کھیل انکے کے درمیان کانوں اور مونڈھوں
حضرت صلعم کے سے پھر کھڑے رہے واسطے خاطر میری کے یہانتک ہوئی میں وہ کہ پھری میں آپ یعنی آنحضرت اسقدر ٹھیرے رہے کہ جب تک میں نہ پھری اور بس کیا آپ
نہ پھرے پس اندازہ کرو زمانہ سے مقدار کھڑے رہنے لڑکی کہ صغیر سن حرص کرنیوالی کھیل پر ہو یعنی خیال کرو کہ لڑکیاں خوردسال کسقدر حریص ہوتی ہیں کھیل کے
دیکھنے پر اسقدر کھڑی رہی میں اور حضرت صلعم بھی میری خاطر کھڑے رہے حاصل یہ کہ حضرت صلعم دیر تک تماشا دکھلایا کئے نقل کی یہ بخاری رح اور مسلم رح نے ف مسجد میں
یعنی رحبہ مسجد میں کہ وہ ایک چبوترا تھا متصل مسجد کے یا نفس مسجد میں اسلئے کہ کھیلنا انکا برچھیوں سے سامان جہاد سے تھا پس ہوا وہ عبادت مانند تیراندازی کے
اور نظر کرنی انکے طرف ظاہر یہ ہے کہ یہ تھا پہلے نزول حجاب کے کذا ذکرہ التورپشتی اور اس سے حضرت صلعم کی خوش اخلاقی اور خوش گذرانی اور محبت و عنایت حضرت
عائشہ رض پر معلوم ہوئی مح وعنها قالت قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعلم اذا کنت عنی راضیة واذا کنت علی غضبی فقلت

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

مِنْ اَیْنَ تَعْرِفُ ذٰلِكَ فَقَالَ اِذَا كُنْتِ عَنِّیْ رَاضِیَةً فَاِنَّكِ تَقُوْلِیْنَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَاِذَا كُنْتِ عَلَیَّ غَضْبٰی قُلْتِ لَا وَرَبِّ اِبْرَاهِیْمَ قَالَتْ قُلْتُ اَجَلْ وَاللّٰهِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَهْجُرُ اِلَّا اسْمَكَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا کہ کہا مجکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مین البتہ جانتا ہون جسوقت کہ ہوتی ہے تو مجھ سے خوش اور جسوقت کہ ہوتی ہے تو مجپر خفا یعنی بسبب کسی امر دنیوی کے جیسکہ میان بیوی مین خفگی ہوتی ہے پس کہا مین نے کاہے سے پہچانتے ہو یہ فرمایا جسوقت کہ ہوتی ہے تو مجسے راضی پس تحقیق تو کہتی ہے نہین ہے اسطرح قسم ہے پروردگار محمدؐ کی اور جسوقت کہ ہوتی ہے تو مجپر خفا کہتی ہے نہین ہے اسطرح قسم ہے پروردگار ابراہیمؑ کی یعنے نام میرا نہین لیتی اور پروردگار ابراہیم کہتی ہے کہا حضرت عائشہؓ نے کہا مین نے کہ ہان یعنی اسیطرح سے ہے قسم ہے اللہ کی اے رسول خدا کے نہین چھوڑتی مین مگر نام تمھارا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی حالت غضب مین کہ مسلوب العقل ہوتی ہون نہین ترک کرتی مگر نام تمھارا اور دل میرا مستغرق ہوتا ہے تمھاری محبت مین ہے وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَی الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَاَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانَ لَعَنَتْهَا الْمَلٰٓئِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهُمَا قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ مَا مِنْ رَجُلٍ یَدْعُوْ امْرَاَتَهٗ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَتَاْبٰى عَلَیْهِ اِلَّا كَانَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ سَاخِطًا عَلَیْهَا حَتّٰى یَرْضٰى عَنْهَا اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بلاوے کوئی مرد اپنی عورت کو طرف بچھونے اپنے کے پس انکار کرے وہ اور گذارے خاوند رات غصے مین لعنت کرتے ہین فرشتے عورت کو صبح تک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین یون ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری بیچ ہاتھ یعنی قبضہ تصرف اُسکے کے ہے نہین کوئی شخص کہ بلاوے اپنی عورت کو طرف بچھونے اپنے کے پھر انکار کرے اسپر مگر ہوتا ہے وہ کہ آسمان مین ہے خفا اُسپر یہانتک کہ راضی ہو خاوند اُسکا اُس سے ف انکار کرے یعنی بغیر عذر شرعی کے اور بعضون نے کہا کہ حیض عذر نہین ہے انکار کرنے مین اسلیے کہ خاوند کو جائز ہے فائدہ اُٹھانا اُس سے ساتھ اسچیز کے کہ اوپر ازار کے ہے نزدیک جمہور کے اور بعضے علما کے نزدیک سوائے شرمگاہ کے اور بدن سے فائدہ اُٹھانا جائز ہے اور صبح تک یہ باعتبار غالب کے فرمایا کہ اکثر ایسا معاملہ رات کو ہوتا ہے اگر دن کو اسیطرح انکار کریگی تو شام تک یہی حال ہوگا اور وہ کہ آسمان مین ہے یعنی حکم اُسکا آسمان مین ہے یا وہ کہ معبود ہے آسمان مین یعنی اللہ تعالی اور اللہ تعالی معبود آسمان مین بھی ہے اور زمین مین بھی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَهُوَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّفِی الْاَرْضِ اِلٰهٌ پس حدیث مین فقط معبود آسمان کا کہا اسلیے کہ اکتفا کیا ساتھ ذکر کرنے اشرف کے اور احتمال ہے کہ مراد اس سے فرشتے ہون اور اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ خفگی خاوند کی باعث ہے پروردگار کی خفگی کا اور جب قضاء شہوت کی خفگی کا یہ حال ہوا تو اگر خفگی امر دین مین ہو تو کیا حال ہوگا ع وَعَنْ اَسْمَآءَ اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِیْ ضَرَّةً فَهَلْ عَلَیَّ جُنَاحٌ اِنْ تَشَبَّعْتُ مِنْ زَوْجِیْ غَیْرَ الَّذِیْ یُعْطِیْنِیْ فَقَالَ الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ یُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَیْ زُوْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے اسماءؓ سے یہ کہ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ تحقیق میری ہے ایک سوکن پس کیا ہے مجپر گناہ اگر اظہار کرون مین اپنے خاوند کی طرف سے یعنی سوکن کے آگے غیر اسچیز کا کہ دیتا ہے مجکو یعنی جو کچھ دیتا ہے اُس سے زیادہ اظہار کرون سوکن کے جلانے کے لئے کہ دیکھ تجھسے زیادہ مجکو دیتا ہے پس فرمایا حضرتؐ نے کہ اظہار کرنیوالا ساتھ اسچیز کے کہ نہین دیا گیا مانند پہننے والے دو کپڑون جھوٹ کے ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف دو کپڑون سے مراد چادر اور تہبند ہین اور جھوٹے کپڑے پہننے والے سے مراد وہ شخص ہے کہ کپڑے عاریت یا امانت کے پہنے اور اسطرح دکھاوے کہ گویا اُسکے ہی ہین یا وہ شخص مراد ہے کہ لباس زاہدون اور صالحون کا پہنے اور واقع مین ایسا ہو نہین اور بعضون نے کہا کہ اُسکے ساتھ تشبیہ دی کہ پیرہن پہنے اور لگا دے اُسمین دو آستینین اور نیچے آستینون کے تا لوگ جانین کہ دو پیرہن پہنے ہین اور بعضون نے کہا کہ عرب مین ایک شخص تھا کہ دو کپڑے نفیس پہنتا تھا تا کہ اُسکو عزت و شرف ہو اور جھوٹی گواہی دینے کو کوئی جھوٹی نجانے اُسکے ساتھ تشبیہ دی اُسکو ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اٰلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِّسَآئِهٖ شَهْرًا وَّكَانَتِ انْفَكَّتْ رِجْلُهٗ فَاَقَامَ فِیْ مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَّعِشْرِیْنَ لَیْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اٰلَیْتَ شَهْرًا فَقَالَ اِنَّ الشَّهْرَ یَكُوْنُ تِسْعًا وَّعِشْرِیْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا ایلا کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویون سے ایک مہینے کا اور تھی کہ موچ آئی تھی حضرتؐ کے پاؤن مین پس ٹھیرے رہے بالاخانہ مین انتیس راتین پھر اُترے پس عرض کیا لوگون نے کہ اے رسول خدا کے ایلا کیا تھا تمنے ایک مہینے کا اور مہینا تیس دن کا ہوتا ہے پس انتیس دن

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

کے بعد کیون اُتر آئے پس فرمایا حضرت نے کہ تحقیق مہینا ہوتا ہے انتیس۲۹ دن کا بھی نقل کی یہ بخاری نے ف ایلاء لغت مین کہتے ہین قسم کھانیکو اور شرع مین ایلاء اسکو کہتے ہین کہ قسم کھاوے کہ مین بیوی کے پاس چار مہینے یا زیادہ چار مہینے سے نہین جاونگا یعنی صحبت نہین کرونگا پس اگر قسم پوری کی تو طلاق بائن پڑجاتی ہی اور اگر قسم توڑ ڈالے تو ساقط ہوجاتا ہی ایلاء اور لازم آتا ہی کفارہ یا جزا اور اگر لونڈی کسی کی اسکے نکاح مین ہو اس سے ایلاء کرے تو ادنی مدت اسکی دو مہینے ہین پس اگر ان دونون سے کم کی قسم کھاوے تو وہ ایلاء شرعی نہین ہی پس اس حدیث مین ایلاء لغوی مراد ہی یعنی قسم کھائی کہ مین مہینا بھر تک بیبیون کے پاس نہین جاونگا اور سبب اسکا یہ تھا کہ بیبیان حضرت کی کچھ نفقہ زیادہ مانگتی تھین حضرت نے قسم کھائی کہ مین اُنکے پاس مہینے بھر تک نہین جاونگا اور انہین دنون مین حضرت کے پاے مبارک مین چوٹ آگئی تھی بسبب گرنے کے گھوڑے پر سے پس حضرت بالاخانہ پر رہے انتیس۲۹ دن بعد ازان اُترے شاید کہ وہ مہینا انتیس۲۹ دنکا تھا اسی لیے انتیس۲۹ دن پر اکتفا کیا ؏ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ يَسْتَاذِنُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ النَّاسَ جُلُوْسًا بِبَابِهٖ لَمْ يُؤْذَنْ لِاَحَدٍ مِّنْهُمْ قَالَ فَاُذِنَ لِاَبِيْ بَكْرٍ فَدَخَلَ ثُمَّ اَقْبَلَ عُمَرُ فَاسْتَاذَنَ فَاُذِنَ لَهٗ فَوَجَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا حَوْلَهٗ نِسَآؤُهٗ وَاجِمًا سَاكِتًا قَالَ فَقَالَ لَاَقُوْلَنَّ شَيْئًا اُضْحِكُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ رَاَيْتَ بِنْتَ خَارِجَةَ سَاَلَتْنِي النَّفَقَةَ فَقُمْتُ اِلَيْهَا فَوَجَاْتُ عُنُقَهَا فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُنَّ حَوْلِيْ كَمَا تَرٰى يَسْاَلْنَنِي النَّفَقَةَ فَقَامَ اَبُوْ بَكْرٍ اِلٰى عَائِشَةَ يَجَاُ عُنُقَهَا وَقَامَ عُمَرُ اِلٰى حَفْصَةَ يَجَاُ عُنُقَهَا كِلَاهُمَا يَقُوْلُ تَسْاَلِيْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَيْسَ عِنْدَهٗ فَقُلْنَ وَاللّٰهِ لَا نَسْاَلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا اَبَدًا لَيْسَ عِنْدَهٗ ثُمَّ اعْتَزَلَهُنَّ شَهْرًا اَوْ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ ثُمَّ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِاَزْوَاجِكَ حَتّٰى بَلَغَ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا قَالَ فَبَدَاَ بِعَائِشَةَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَعْرِضَ عَلَيْكِ اَمْرًا اُحِبُّ اَنْ لَا تَعْجَلِيْ فِيْهِ حَتّٰى تَسْتَشِيْرِيْ اَبَوَيْكِ قَالَتْ وَمَا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَتَلَا عَلَيْهَا الْاٰيَةَ قَالَتْ اَفِيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْتَشِيْرُ اَبَوَيَّ بَلْ اَخْتَارُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَاَسْاَلُكَ اَنْ لَا تُخْبِرَ امْرَاَةً مِّنْ نِّسَآئِكَ بِالَّذِيْ قُلْتُ قَالَ لَا تَسْاَلُنِيْ امْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ اِلَّا اَخْبَرْتُهَا اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَبْعَثْنِيْ مُعَنِّتًا وَّلَا مُتَعَنِّتًا وَّلٰكِنْ بَعَثَنِيْ مُعَلِّمًا مُّيَسِّرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی جابر رضہ سے کہ کہا آئے ابوبکر درحالیکہ طلب اجازت داخلگی کی کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی آپکے پاس آنیکی پس پایا ابوبکر رضہ نے لوگونکو بیٹھا حضرت کے دروازے پر کہ نہ پروانگی دی گئی کسیکو انمین سے داخل ہونے کی کہا جابر رضہ نے پس پروانگی ہوئی واسطے ابوبکر صدیق کے پس داخل ہوئے پھر آئے حضرت عمر رضہ اور پروانگی طلب کی پس پروانگی دی گئی اُنکو پس پایا عمر رضہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھے ہوے حالیکہ گرد حضرت کے تھین عورتین اُنکی اور حضرت تھے غمگین خاموش کہا جابر رضہ نے کہ کہا حضرت عمر رضہ نے یعنی اپنے دلمین البتہ کہون مین کچھ کہ ہنساؤن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس کہا عمر رضہ نے یا رسول اللہ اگر دیکھو تم خارجہ کی بیٹی کو کہ بیوی اُنکی تھی طلب کی مجھسے خرچ روٹی کا یعنی زیادہ عادت سے تو کھڑا ہوا مین طرف اُسکے اور کوٹون اُسکی گردن پس ہنسے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور فرمایا یہ عورتین کہ گرد میرے بیٹھی ہین جیسا کہ دیکھتا ہی تو طلب کرتی ہین مجھسے خرچ یعنی زیادہ عادت سے پس کھڑے ہوے ابوبکر رضہ طرف عائشہ رضہ کے کوٹنے لگے گردن عائشہ رضہ کی اور کھڑے ہوے عمر رضہ طرف حفصہ رضہ کے کوٹنے لگے گردن حفصہ رضہ کی حضرت ابوبکر رضہ اور عمر رضہ دونون نے کہا کہ طلب کرتی ہو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اُس چیز کو کہ نہین حضرت پاس پس کہا عورتون نے قسم ہے خدا کی نہین مانگینگے ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کچھ کبھی کہ نہو اُنکے پاس پھر الگ ہوے حضرت بیویون سے ایک مہینا یا انتیس۲۹ دن یعنی بنا بر قسم سابق کے اور یہ شک راوی ہے پھر اُتری یہ آیت اے نبی کہہ اپنی عورتون سے یہانتک کہ پہونچے اس لفظ تک لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا کہا جابر رضہ نے پس شروع کیا حضرت نے کہنا اس بات کا حضرت عائشہ رضہ سے یعنی اسلیے کہ وہ بہت عقلمند اور افضل تھین سب بیویون مین پس فرمایا اے عائشہ رضہ تحقیق مین ارادہ کرتا ہون یہ کہ بیان کردن روبرو تیرے ایک بات کہ چاہتا ہون کہ نہ جلدی کرے تو اُسمین یعنی اُسکے جواب دینے مین ابھی یعنی یہانتک کہ مشورہ کرے تو ماں باپ اپنے سے کہا عائشہ رضہ نے کیا ہی وہ اے رسول خدا کے پس پڑھی حضرت نے روبرو عائشہ رضہ کے آیت مذکورہ کہا عائشہ رضہ نے کیا تمھارے مقدمہ مین اے رسول خدا کے مشورہ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

کرون اپنے ماں باپ سے یعنی مشورہ اُس امر مین کرتے ہین کہ اُسمین کچھ تردد ہوتا ہی اور مجھے اسمین کچھ تردد نہین بلکہ اختیار کیا مین نے اللہ کو اور رسول اُسکے کو اور گھر آخرت کو اور سوال کرتی ہون مین آپ سے یہ کہ نہ خبر دو کسی عورت کو اپنی عورتون مین سے ساتھ اُس چیز کے کہ کہا مین نے فرمایا حضرت نے نہین پوچھے گی مجھے کوئی عورت اُنمین سے مگر کہ خبر دونگا مین اُسکو تحقیق اللہ تعالی نے نہین بھیجا مجکو کسی کے رنج دینے کو اور نہ خواہ مخواہ کسی کے تکلیف دینے کو ولیکن بھیجا ہی مجھکو احکام دین سکھانے کو اور آسانی کرنے کو نقل کی یہ مُسلم نے **ف** بایا عمر رضی نے الخ شاید کہ یہ قصہ پردے کے حکم ہونیسے پہلے کا ہے اور ہنساؤن الخ یعنے کوئی بات خوش طبعی کی کہون تا حضرت کا ملال رفع ہو اور خوش ہون اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے آدمی کو کہ جب اپنے دوست کو غمگین دیکھے تو ایسی بات اُسکے آگے کہے کہ وہ ہنسے اور خوش ہو اور مشغول ہو اُسمین چنانچہ آیا ہے کہ جب حضرت اپنے کسی صحابی کو غمگین دیکھتے تو خوش کرتے اُنکو ساتھ خوش طبعی کے اور آیت مذکورہ ساری یون ہے یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝ وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ حاصل آیت کا یہ ہے کہ کہدے اے محمد اپنی بیویون کو کہ مین نے تو اختیار کیا ہی فقر دنیا مین پس اگر تم نہ راضی ہو میرے فقر پر تو خبر دو مجکو اور آؤ میرے پاس فائدہ مند کرونمین تمکو اور رخصت کرون تمکو رخصت کرنا اچھی طرح اور اگر راضی ہوگی میرے فقر پر اور ارادہ کروگی رضامندی خدا اور رسول کا اور ملنے جنت کا تو تمکو اللہ تعالی عوض اس مشقت کے ثواب بیکار اور مشورہ کرے تو آنحضرت نے یہ اسلیئے فرمایا کہ عائشہ رضی صغیر سن تھین مبادا باقتضائے سن کے دنیا اختیار کرین اور آخرت نہ اختیار کرین اور راضی ہون مجسے جدا ہونے پر تو اُنکو بھی ضرر پہنچے گا اور اُنکے ماں باپ کو بھی اور اگر اپنے ماں باپ سے پوچھین گی تو وہ وہی صلاح دینگے جو اُنکے حق مین بہتر ہوگی اور حضرت عائشہ رضی نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو منع کیا کہ جو کچھ مین نے جواب دیا ہی اُسکی خبر اور کسی بیوی کو نہ کیجیگا سبب اُسکا یہ تھا کہ منظور اُنکو یہ تھا کہ شاید کوئی بیوی دنیا کو اختیار کرے اور حضرت کے نکاح سے نکل جاوے اور یہ بات اُنھون نے بسبب نہایت محبت کے حضرت سے اور غیرت کرنے کے سوکنون پر کہی پس حضرت نے فرمایا کہ مجسے نہین ہونیکا جو کوئی پوچھے گی مین کہدونگا کہ اسمین بھلا اُنکا ہی اگر مین نہ کہون تو شفقتی ثابت ہوتی ہی مجکو اللہ نے کسی کے رنج اور تکلیف دینے کے لیئے نہین بھیجا ہی بلکہ مجکو تعلیم خلائق اور آسان کرنے امور اُنکے کے لئے بھیجا ہی ع ح **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغَارُ عَلَى اللَّاتِيْ وَهَبْنَ اَنْفُسَهُنَّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَتَهَبُ الْمَرْاَةُ نَفْسَهَا فَلَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى تُرْجِيْ مَنْ تَشَاۗءُ مِنْهُنَّ وَتُــــْٔوِيْٓ اِلَيْكَ مَنْ تَشَاۗءُ ۭ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ قُلْتُ مَا اَرٰى رَبَّكَ اِلَّا يُسَارِعُ فِيْ هَوَاكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ رضی سے کہ کہا تھی مین عیب کرتی اُن عورتون پر کہ بخشتے نفس اپنے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہتی مین کہ کیا بخشتی ہی عورت نفس اپنا پس جب اُتاری اللہ تعالی نے یہ آیت کہ الگ کر تو جسکو چاہے اُنمین سے اور ٹھکانا دے اپنی طرف جسکو چاہے اور جسکو طلب کرے تو اُن عورتون مین سے کہ الگ کیا تو نے پس نہین گناہ تجھپر کہتی ہین عائشہ رضی کہ کہا مین نے نہین دیکھتی مین پروردگار تیرے کو مگر کہ جلدی کرتا ہے بیچ رضا و خواہش تیری کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت عائشہ رضی اسلیئے عیب کرتی تھین کہ ہبہ کرنا عورتونکا اپنے نفس کو دلالت کرتا ہے اُنکی حرص پر اور قلت حیا پر اور واقع مین یہ بات اچھی تھی کہ حضرت کو اپنا نفس ہبہ کرتی تھین زہے طالع اُنکے اور کہتی مین یعنے از راہ انکار کے کہ آیا بخشتی ہی عورت نفس اپنا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ آیا نہین حیا کرتی عورت اس سے کہ بخشے نفس اپنا مرد کو اور الگ کر تو الخ یعنی ترک کردے تو ساتھ سُلانا جسکا چاہے تو اُنمین سے اور ٹھکانا دے یعنی ساتھ سُلا جسکو چاہے تو یا طلاق دیدے تو جسکو چاہے اور نکاح مین رکھ جسکو چاہے یا معنی آیت کے یہ ہین کہ ترک کر تو نکاح کرنا جس سے چاہے تو عورتون ہمت اپنی کی سے اور نکاح کر جس سے چاہے تو کہا نووی نے صحیح تر یہ ہے کہ یہ ناسخ ہی اس آیت کی لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاۗءُ مِنْۢ بَعْدُ اسلیئے کہ صحیح تر یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات نہین ہوئی یہانتک کہ مباح کی گئین اُنکے لیے عورتین سوا بیویون اُنکی کے اور کہا بغوی نے کہ مشہور تر قول انکا یہ ہی کہ یہ آیت حضرت کی بیویونکی نوبت کے مقدمے مین اُتری ہی کہ پہلے حضرت پر نوبت ٹھیرانی بیویون کے لئے واجب تھی جب اُتری تو ساقط ہوئی حضرت سے نوبت اور حضرت کو اختیار ہوا کہ جسکے پاس چاہین رہین اور جسکو طلب کرے تو اور ارادہ کرے تو اپنے ساتھ سُلانیکا اُن عورتون مین سے کہ الگ کیا

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

تو نے نوبت سے پس نہین گناہ تجھپر پس مباح کیا اللہ تعالے نے حضرت کے لیے واسطے بزرگی دینے اُنکے کے سب مردونپر ترک کرنا نوبت کا واسطے بیبیون اُنکی کے جسکو چاہین خیر نوبت مین ساتھ سلاوین اور جسکو چاہین روز نوبت مین نہ سلاوین اور نہین دیکھتی مین آخر یعنے نہین گمان کرتی ہین پروردگار تیرے کو مگر جلدی پونہچاتا ہے تجھکو کہ خواہش کرتا ہے تو اور کہا نووی نے کہ یعنی تخفیف کرتا ہے تجھسے اور فراخی کرتا ہے تجھپر امور مین اور اسی لیئے اختیار دیا تمکو انتہی پھر ہبہ کرنیوالی نفس اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعضون نے کہا کہ میمونہؓ تھین اور بعضون نے کہا ام شریکؓ اور بعضون نے کہا زینبؓ بنت خزیمہ اور بعضون نے کہا کہ خولہؓ بنت حکیم اور اس حدیث سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ واقع ہوا ایک جماعت عورتون کی سے ع وَحَدِيثُ جَابِرٍ اِتَّقُوا اللهَ فِي النِّسَاءِ ذُكِرَ فِي قِصَّةِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اور حدیث جابرؓ کی اِتَّقُوا اللهَ فِي النِّسَاءِ ذکر کی گئی بیچ قصہ حجۃ الوداع کے

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ قَالَتْ فَسَابَقْتُهُ فَسَبَقْتُهُ عَلَى رِجْلَيَّ فَلَمَّا حَمَلْتُ اللَّحْمَ سَابَقْتُهُ فَسَبَقَنِي قَالَ هٰذِهِ بِتِلْكَ السَّبْقَةِ رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ وہ تھین ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سفر مین کہا عائشہؓ نے پس دوڑی مین ساتھ حضرت کے اپنے پانوٴن پر پس بڑھ گئی مین حضرت سے پس جب فربہ ہوئی مین دوڑی مین حضرت کے ساتھ پس بڑھ گئے حضرت مجھسے فرمایا یہ بڑھ جانا بدلے اُس بڑھ جانے کے ہے یعنی پہلے کہ تو مجھسے بڑھ گئی تھی نقل کی یہ ابو داؤد نے ف اپنے پانوٴن پر یعنی نہ سواری پر اور کہا طیبی نے کہ اس کلمے سے تاکید منظور ہے کہتے ہین کہ لکھا مین نے اپنے ہاتھ سے اور دیکھا مین نے اپنی آنکھون سے اور اسمین بیان ہے حضرت کے حسن خلق اور مہربانی کرنیکا بیویونپر تاکہ پیروی کیجاوے حضرت کی اور کہا قاضی خان نے کہ جائز ہے سباق چار چیزونمین اونٹ مین اور گھوڑے مین اور تیر اندازی مین اور پیادہ پا چلنے مین اور جائز ہے جبکہ ہو بدل ایک جانب سے اسطرح کہ کہے اگر بڑھ جاؤ مین تجھسے تو میرے لیئے اسقدر ہوا اور اگر تو بڑھ جاوے مجھسے تو نہین ہے کچھ تیرے لیے اور اگر شرط کرین بدل کی جانبین سے تو یہ حرام ہے اسلیئے کہ یہ جوا ہے مگر یہ کہ جب داخل کرین دونون ایک محلل کو یعنی حلال کرنیوالے کو درمیان اپنے پس کہے ہر ایک اگر بڑھ جاوے تو مجھسے تو واسطے تیرے اسقدر ہے اور اگر بڑھ جاؤن مین تجھسے تو میرے لیے اسقدر ہے اور اگر بڑھ جاوے تیسرا تو نہین ہے کچھ اُسکے لیئے پس یہ جائز ہے اور حلال اور مراد جائز ہونے سے یہ ہے کہ وہ مال حلال طیب ہے نہ کہ استحقاق رکھتا ہو اُسکا اسلیئے کہ اُس سے مستحق نہین ہوتا اور امراء جو دوڑ دوڑنے والون سے کہدیتے ہین کہ جو تم مین سے آگے نکل جاوے اُسکے لئے اسقدر ہے پس یہ جائز ہے اور جائز ہے دوڑنا ان چارون چیزونمین اسلیئے کہ وارد ہوئی ہین انمین احادیث اور سوائے انکے اور کسی چیز مین کوئی حدیث آئی نہین ہے ع وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِيْ وَاِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِلٰى قَوْلِهٖ لِاَهْلِيْ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین تمھارا بہترین تمھارا ہے واسطے اہل اپنے کے اور مین بہترین تمھارا ہون واسطے اہل اپنے کے اور جسوقت کہ مر جاوے صاحب تمھارا پس چھوڑ دو اُسکو نقل کی یہ ترمذی اور دارمیؒ نے اور نقل کی یہ ابن ماجہ نے ابن عباس سے لفظ لاہلی تک ف اول جملے حدیث کے معنی یہ ہین کہ تم مین بہتر نزدیک خلق و خدا کے وہ ہے کہ جو اپنے اہل کے ساتھ بھلائی اور سلوک کرتا ہے اسلیئے کہ یہ بات دلالت کرتی ہے اُسکی خوش اخلاقی پر اور اہل سے مراد یہان بیوی اور اقربا اور خادم ہین اور صاحب تمھارا یعنی کوئی شخص تم مین سے مر جاوے تو چھوڑ دو ذکر کرنا برائیون اُسکی کا مراد یہ ہے کہ مردونکی غیبت نہ کرو جیسے کہ اور اور روایت مین آیا ہے کہ یاد کرو موتی اپنے کو ساتھ بھلائی کے اور بعضون نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ جب کوئی مر جاوے تو چھوڑ دو محبت اُسکی اور رونا اُسپر اور تعلق ساتھ اُسکے اور بعضون نے کہا کہ صاحب سے مراد حضرت نے اپنی ذات مبارک رکھی ہے یعنی جب مین انتقال کرون تو افسوس و تحسر مجھپر نہ کرو کہ اللہ کارساز تمھارا ہے اور بعضون نے کہا کہ یہ معنی ہین اسکے کہ جب مین مرون تو چھوڑ دو مجکو اور نہ ایذا دو مجکو بسبب ایذا دینے کے اہل بیت میرے کو اور صحابہ میرے کو اور تبع شریعت میری کو یعنی علما اور اولیا کو ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْاَةُ اِذَا صَلَّتْ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَاَحْصَنَتْ فَرْجَهَا وَاَطَاعَتْ بَعْلَهَا فَلْتَدْخُلْ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ رَوَاهُ اَبُو نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ عورت جبوقت پڑھے پانچون نمازین یعنی اوقات طہارت اپنے مین اور روزے رکھے ماہ رمضان کے یعنی ادا اور قضا اور نگاہ رکھے شرمگاہ اپنی کو یعنی باز رکھے نفس اپنے کو فحش سے اور فرمانبرداری کرے اپنے خاوند کی یعنی اسچیز مین کہ فرمانبرداری کرنی چاہیے پس چاہیے کہ داخل ہو جس دروازے بہشت کے سے چاہے نقل کی یہ ابونعیم نے حلیۃ الابرار مین **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ کُنْتُ اٰمِرًا اَحَدًا اَنْ یَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَۃَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر حکم کرتا مین کسی کو یہ کہ سجدہ کرے واسطے کسی کے تو البتہ حکم کرتا عورت کو کہ سجدہ کرے اپنے خاوند کو نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی سجدہ کرنا کسی کو درست نہین سواے رب معبود کے اگر درست ہوتا کسی کو سجدہ کرنا تو بیوی کو کہتا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے اسلیے کہ حقوق خاوند کے بہت ہین بیوی پر اور وہ عاجز ہے ادا کرنے شکر حقوق اسکے سے اور اسمین نہایت مبالغہ ہے بیچ واجب ہونے اطاعت خاوند کے بیوی پر ع **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا امْرَاَۃٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو عورت کہ مرے اس حال مین کہ خاوند اسکا اس سے راضی ہو داخل ہوگی جنت مین نقل کی یہ ترمذی نے **ف** جو خاوند کہ عالم اور متقی ہو اسکی رضامندی کا یہ ثواب ہے نہ فاسق جاہل کی رضامندی کا ع **وَعَنْ** طَلْقِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا الرَّجُلُ دَعَا زَوْجَتَهٗ لِحَاجَتِهٖ فَلْتَاْتِهٖ وَاِنْ کَانَتْ عَلَی التَّنُّوْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے طلق بن علیؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جبوقت کوئی شخص بلاوے اپنی بیوی کو اپنی حاجت کے لئے یعنی جماع کرنیکے لیے پس چاہیے کہ حاضر ہو اگرچہ ہو تنور پر نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی اگرچہ مشغول ہو شغل ضروری مین اور احتمال ضایع ہونے مال کا ہو جیسیکہ روٹی تنور مین پکاتی ہو اور خاوند بلاوے صحبت کرنیکے لئے تو اطاعت اسکی کرے ع **وَعَنْ** مُعَاذٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُؤْذِیْ امْرَاَۃٌ زَوْجَهَا فِی الدُّنْیَا اِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهٗ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ لَا تُؤْذِیْهِ قَاتَلَكِ اللّٰهُ فَاِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ دَخِیْلٌ یُوْشِكُ اَنْ یُّفَارِقَكِ اِلَیْنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے معاذؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین ایذا دیتی عورت اپنے خاوند کو دنیا مین مگر کہتی ہے بیوی اسکی حور بڑی آنکھون والی نہ ایذا دے اسکو مارے تجکو اللہ یعنی دور کرے تجکو اپنی رحمت و جنت سے پس سواے اسکے نہین کہ وہ نزدیک تیرے مہمان ہے قریب ہے کہ وہ جدا ہوگا تجسے اور آویگا طرف ہمارے یعنی بہشت مین نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** اور ایک روایت مین آیا ہے لَعَنَتِ الْمَلَائِكَةُ لِعَاصِیَةِ الزَّوْجِ ان دونون حدیثون مین دلالت ہے اسپر کہ ملاء اعلے یعنی آسمان کے رہنے والے مطلع ہوتے ہین اوپر اعمال دنیا کے ع **وَعَنْ** حَکِیْمِ بْنِ مُعَاوِیَةَ الْقُشَیْرِیِّ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حَقُّ زَوْجَةِ اَحَدِنَا عَلَیْهِ قَالَ اَنْ تُطْعِمَهَا اِذَا طَعِمْتَ وَتَکْسُوْهَا اِذَا اکْتَسَیْتَ وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَهْجُرْ اِلَّا فِی الْبَیْتِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے حکیم بن معاویہ قشیری سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا کہا مین نے یا رسول اللہ کیا حق ہے بیوی ایک ہماری کا اسکے خاوند پر فرمایا یہ کہ کھلا دے تو اسکو جبوقت کہ کھاوے تو اور پہنادے اسکو جبوقت کہ پہنے تو اور نہ مار منہ پر اور نہ رکھ برا اور نہ کہہ کہ برا کرے تجکو اللہ اور نہ جدائی کر اس سے مگر گھر مین نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** نہ مار منہ پر اسلیے کہ وہ سب اعضا مین افضل ہے اور اس سے سمجھا جاتا ہے کہ اگر سواے منہ کے اور جگہ مارے بر تقدیر ظاہر ہونے فاحشہ کے یا ترک کرنے فرائض کے یا واسطے مصلحت تادیب کے تو جائز ہوا اور منہ پر مارنا منع ہے بہرحال اور فتاوی قاضی خان مین لکھا ہے کہ خاوند کو جائز ہے یہ کہ مارے عورت کو چار باتون پر ایک تو ترک کرنے زینت پر جبکہ چاہے خاوند زینت کرانا اسکا اور دوسرے جبکہ خاوند ارادہ کرے صحبت کرنیکا اور وہ نہ مانے باوجود نہونے عذر کے اور تیسرے ترک کرنے نماز پر اور نہ نہانا جنابت سے اور حیض سے بمنزلہ ترک صلوٰۃ کے ہے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

یعنی اسپر بھی مارے اور چوتھے نکلنے پر گھر سے بغیر اذن خاوند کے اور نہ جدائی آلخ یعنی اگرچہ مصلحت ہو اسکی جدائی مین تو جدائی نکر مگر بچھونے مین اور گھر مین رات کو نہ رہ بموجب قول اللہ تعالیٰ کے وَاللَّاتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ + ع + ح وَعَنْ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي امْرَأَةً فِي لِسَانِهَا شَيْءٌ يَعْنِي الْبَذَاءَ قَالَ طَلِّقْهَا قُلْتُ إِنَّ لِي مِنْهَا وَلَدًا وَلَهَا صُحْبَةٌ قَالَ فَمُرْهَا يَقُولُ عِظْهَا فَإِنْ يَكُ فِيهَا خَيْرٌ فَسَتَقْبَلُ وَلَا تَضْرِبَنَّ ظَعِينَتَكَ ضَرْبَكَ أُمَيَّتَكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے لقیط بن صبرہ سے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق میری ایک عورت ہے کہ اسکی زبان مین ہے کچھ یعنی زبان دراز ہے اور فحش بکتی ہے فرمایا طلاق دے اسکو یعنی اگر اسکی ایذا پر صبر نہین کر سکتا ہے تو طلاق دیدے یہ امر اباحت کے لئے ہے کہا مین نے تحقیق واسطے میرے اُس سے اولاد ہے اور واسطے اُسکے صحبت ہے یعنی موافقت قدیمی فرمایا پس امر کر اسکو مراد اس سے یہ ہے کہ نصیحت کر اُسکو یعنی خوش خلقی کی پس اگر ہو گی اُسمین کچھ بھلائی قبول کریگی نصیحت اور نہ مار اپنی بی بی کو مارنا لونڈی کا سا نقل کی یہ ابو داؤد نے ف لفظ یقول کلام راوی کے سے ہے کہ ساتھ اُسکے مراد حضرتؐ کی بیان کی ہے کہ لفظ مرھا سے مراد حضرتؐ کی یہ ہے کہ نصیحت کر اسکو اور اخیر جملے حدیث مین کچھ اشارہ ہے طرف اسکے کہ اگر نصیحت نہ مانے تو مار کچھ تھوڑا سا + ع وَعَنْ إِيَاسِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَضْرِبُوا إِمَاءَ اللّٰهِ فَجَاءَ عُمَرُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَئِرْنَ النِّسَاءُ عَلَى أَزْوَاجِهِنَّ فَرَخَّصَ فِي ضَرْبِهِنَّ فَأَطَافَ بِآلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءٌ كَثِيرٌ يَشْكُونَ أَزْوَاجَهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ طَافَ بِآلِ مُحَمَّدٍ نِسَاءٌ كَثِيرٌ يَشْكُونَ أَزْوَاجَهُنَّ لَيْسَ أُولَئِكَ بِخِيَارِكُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ایاسؓ بن عبداللہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ مارو خدا کی لونڈیونکو یعنی اپنی بیویون کو پس آئے عمرؓ پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عرض کیا کہ دلیر ہو گئین عورتین اپنے خاوندون پر یعنی بسبب آپ کے منع کرنیکے مارنے سے پس رخصت دی حضرتؐ نے اُنکے مارنے کی پھر جمع ہوئی عورتین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی بیویونکے پاس بہت سی عورتین اسحال مین کہ شکوہ کرتی تھین اپنے خاوندونکا یعنی بسبب مارنے کے اُنکے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق جمع ہوئین محمدؐ کی بیویونکے پاس بہت سی عورتین شکایت کرتیان ہین اپنے خاوندونکی نہین یہ لوگ بہتر تم مین نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف نہین یہ لوگ یعنی جو کہ مارتے ہین اپنی عورتون کو بہت یا مطلق بہتر تم مین بلکہ بہتر وہ ہین کہ نہین مارتے ہین اُنکو اور تحمل کرتے ہین اُنکی ایذا پر یا کچھ تھوڑا سا مارتے ہین از راہ ادب کے اور نہین مارتے اُنکو بہت کہ باعث اُنکی شکایت کا ہو شرح السنہ مین لکھا ہے کہ اس سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ مارنا عورتونکا بسبب منع کرنے حقوق نکاح کے مباح ہے مگر چاہئے یہ کہ بہت نہ مارے اور حکیمؓ بن معاویہ سے جو حدیث گذری اُسکے فائدے مین جو آیت لکھی گئی اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ مارے عورتونکو از راہ تادیب کے اور اس حدیث سے منع معلوم ہوتا ہے مارنا وجہ تطبیق کی انمین یہ ہے کہ احتمال ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہو عورتونکے مارنے سے پہلے اُترنے آیت مذکورہ کے پھر جب کہ دلیر ہوئین عورتین اذن دیا حضرتؐ نے اُنکے مارنیکا اور اتری آیت موافق حضرتؐ کے حکم کے پھر جبکہ مبالغہ کیا لوگون نے مارنے مین خبر دی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مارنا اگرچہ مباح ہوا اُنکی بد خلقی کی شکایت پر لیکن تحمل و صبر کرنا اُنکی بد خلقی پر اور نہ مارنا افضل و خوب ہے اور یہی معنی امام شافعیؒ سے نقل کیے گئے + ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ امْرَأَةً عَلَى زَوْجِهَا أَوْ عَبْدًا عَلَى سَيِّدِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین ہمارے تابعدارون سے وہ شخص کہ بدراہ کرے کسی عورت کو اسکے خاوند پر یا غلام کو اسکے مالک پر نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنی ہمارے تابعدارون سے نہین ہے وہ کہ کسی عورت کا دل برا کردے اسکے خاوند کی طرفسے اسطرح کہ ذکر کرے اسکے آگے برائی اسکے خاوند کی یا خوبیان اجنبی کی اور بہکاوے کہ زیادہ طلبی کر اپنے خاوند سے اور اسکی خدمت مین قصور کرے یا غلام کو بہکاوے کہ تو بھاگ جا یا مالک کی خدمت مین کوتاہی کیا کر اور اسی کے حکم مین ہے بہکانا خاوند کو بیوی کی طرفسے اور بہکانا لونڈی کو اسکے مالک کی طرف سے اور مالک کو بہکانا لونڈی غلام کی طرفسے

حملہ اور دیدہ عورتین کہ ڈرتے ہو تم نافرمانی انکی سے پس نصیحت کرو انکو اور جدائی کرو انکے بستروں مین اور مارو انکو ۱۲

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitized by eGangotri

ع وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من اكمل المؤمنين ايمانا احسنهم خلقا والطفهم باهله رواه الترمذي
اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کامل ترین مومنین کا ایمان میں وہ ہی کہ بہت اچھا ہو خلق میں اور بہت مہربان
ہو اپنے اہل و عیال پر نقل کی یہ ترمذی نے ف اسلیے کہ کمال ایمان باعث ہوتا ہی خوش اخلاقی کا اور احسان کرنیکا تمام خلائق پر خصوصًا اپنے اہل عیال
پر ع وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکمل المؤمنین ایمانا احسنہم خلقا وخیارکم خیارکم لنسائہم رواہ
الترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح ورواہ ابو داود الی قولہ خلقا اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے کامل ترین مومنوں کا ایمان میں وہ ہے کہ بہت اچھا ہو انکین از راہ خلق کے یعنی تمام خلائق کے ساتھ خوش خلقی کرے اور بہتر تمھارے وہ ہین کہ بہتر
ہون واسطے عورتون اپنی کے یعنی اسلیے کہ وہ قابل رحم کے ہین بسبب ضعف و عجز کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور نقل کی یہ ابو
داود نے لفظ خلقا تک وعن عائشة قالت قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم من غزوة تبوك او حنين وفي سهوتها ستر فهبت ريح
فكشفت ناحية الستر عن بنات لعائشة لعب فقال ما هذا يا عائشة قالت بناتي ورأى بينهن فرسا له جناحان من رقاع فقال ما هذا الذي
ارى وسطهن قالت فرس قال وما هذا الذي عليه قالت جناحان قال فرس له جناحان قالت اما سمعت ان لسليمان خيلا لها اجنحة
قالت فضحك حتى رأيت نواجذه رواه ابو داود اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا تشریف لائے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے یا حنین
سے اور عائشہؓ کے گھر کے شہ نشین مین پردہ پڑا ہوا تھا پس چلی ہوا اور کھول دیا کونا پردیکا گڑیون پر سے کہ تھین عائشہؓ کے کھیلنے کی پس فرمایا حضرتؐ نے کہ کیا ہی
یہ اے عائشہؓ کہا عائشہؓ نے یہ گڑیان ہین میری اور دیکھا حضرتؐ نے درمیان گڑیون کے ایک گھوڑا کہ اسکے ہین دو پر کپڑے یا کاغذ کے پھر فرمایا حضرتؐ نے
کیا ہی یہ وہ چیز کہ دیکھتا ہون مین درمیان گڑیونکے کہا عائشہؓ نے یہ گھوڑا ہے فرمایا حضرتؐ نے بطریق تعجب کے کہ گھوڑا ہے اسکے دو پر ہین کہا عائشہؓ نے کیا
نہین سنا آپ نے کہ واسطے سلیمانؑ کے گھوڑے تھے کہ انکے پر تھے کہا عائشہؓ نے پس ہنسے حضرتؐ یہانتک کہ دیکھین مین نے کچلیان حضرتؐ کی نقل کی یہ
ابو داود نے ف تبوک نام ایک جگہ کا ہی متعلقات شام سے اور غزوہ تبوک سنہ نو ہجری مین ہوا اور یا حنین یہ شک راوی ہے حنین نام ایک جگہ کا ہے
کہ چند منزل ہی مکے سے غزوہ حنین کا سنہ مین ہوا جن ایام مین کہ مکہ فتح ہوا اور حکم لڑکیون کے کھیلنے کا گڑیون سے باب اولی مین گذر چکا ہے + ج الفصل
الثالث فصل تیسری عن قیس بن سعد قال اتیت الحیرة فرأیتہم یسجدون لمرزبان لہم فقلت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم احق ان یسجد لہ فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت انی اتیت الحیرة فرأیتہم یسجدون لمرزبان لہم فانت احق
بان یسجد لک فقال لی ارأیت لو مررت بقبری اکنت تسجد لہ فقلت لا فقال لا تفعلوا لو کنت آمر احدا ان یسجد لاحد لامرت النساء
ان یسجدن لازواجہن لما جعل اللہ لہم علیہن من حق رواہ ابو داود ورواہ احمد عن معاذ بن جبل روایت ہی قیس بن سعدؓ سے کہ کہا آیا مین
حیرہ مین کہ نام ہی ایک شہر کا کوفے کے پاس پس دیکھا مین نے وہان کے لوگون کو کہ سجدہ کرتے ہین واسطے سردار اپنے کے پس کہا مین نے یعنی اپنے دل مین کہ البتہ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم لائق تر ہین ساتھ اسکے کہ سجدہ کیا جاوے انکو پھر آیا مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا مین نے کہ تحقیق مین
گیا حیرہ مین پس دیکھا مین نے وہان کے لوگون کو کہ سجدہ کرتے ہین اپنے سردار کو پس آپ لائق تر ہین ساتھ اسکے کہ سجدہ کیا جاوے واسطے آپکے پس فرمایا حضرتؐ
نے مجکو کہ خبر دے مجکو اگر گذرے تو میری قبر پر کیا سجدہ کرے تو قبر کو پس کہا مین نے نہین پس فرمایا نکرو اگر مین حکم کرتا کسی کو کہ سجدہ کرے واسطے کسی کے تو حکم
کرتا عورتون کو کہ سجدہ کرین اپنے خاوندون کو بسبب اسکے کہ مقرر کیا اللہ نے مردونکا عورتون پر حق نقل کی یہ ابو داودؒ نے اور نقل کی یہ احمدؒ نے معاذ بن
جبل سے ف فرمایا نکرو یعنی حالت حیات مین بھی اسیطرح نہ سجدہ کرو کہ فرمایا اللہ تعالی نے لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للہ الذی خلقہن ان

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ع وَعَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُسْاَلُ الرَّجُلُ فِيْمَا ضَرَبَ امْرَاَتَهُ عَلَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہے عمرؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں سوال کیا جاتا مرد بیچ اسچیز کے کہ مارا اپنی عورت کو اسچیز پر نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ
نے ف نہیں سوال کیا جاتا مرد یعنی کچھ گناہ نہیں لازم آتا اپنی بیوی کے مارنیسے کہ بازپرس ہو دنیا اور آخرت میں بشرطیکہ رعایت کرے شرائط مارنیکی اور حد سے
تجاوز نہ کرے اور ضمیر مجرور یعنی لفظ علیہ میں جو ہے پھرتی ہے طرف حرف ما کے کہ مراد اس سے نشوز ہے جو کہ اس آیت میں آیا ہے وَاللّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ الخ
پس حاصل معنی اس جملے کے یوں ہونگے کہ گنہگار نہیں ہوتا اپنی بیوی کے مارنے سے نافرمانی پر ع ح وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ
اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهٗ فَقَالَتْ زَوْجِيْ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ يَضْرِبُنِيْ اِذَا صَلَّيْتُ وَيُفَطِّرُنِيْ اِذَا صُمْتُ وَلَا يُصَلِّي الْفَجْرَ حَتّٰى تَطْلُعَ
الشَّمْسُ قَالَ وَصَفْوَانُ عِنْدَهٗ قَالَ فَسَاَلَهٗ عَمَّا قَالَتْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَّا قَوْلُهَا يَضْرِبُنِيْ اِذَا صَلَّيْتُ فَاِنَّهَا تَقْرَاُ بِسُوْرَتَيْنِ وَقَدْ نَهَيْتُهَا قَالَ فَقَالَ
لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتْ سُوْرَةٌ وَّاحِدَةٌ لَكَفَتِ النَّاسَ قَالَ وَاَمَّا قَوْلُهَا يُفَطِّرُنِيْ اِذَا صُمْتُ فَاِنَّهَا تَنْطَلِقُ تَصُوْمُ وَاَنَا رَجُلٌ شَابٌّ
فَلَا اَصْبِرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُوْمُ امْرَاَةٌ اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا وَاَمَّا قَوْلُهَا اِنِّيْ لَا اُصَلِّيْ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِنَّا اَهْلُ بَيْتٍ قَدْ عُرِفَ
لَنَا ذَاكَ لَا نَكَادُ نَسْتَيْقِظُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ فَاِذَا اسْتَيْقَظْتَ يَا صَفْوَانُ فَصَلِّ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے
کہ کہا آئی ایک عورت پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اس حال میں کہ ہم پاس حضرتؐ کے تھے پس کہا اس عورت نے کہ خاوند میرا صفوان بن معطلؓ
مارتا ہے مجکو جبکہ نماز پڑھتی ہوں اور افطار کروا دیتا ہے مجکو جب روزہ رکھتی ہوں اور نہیں نماز پڑھتا وہ فجر کی یہانتک کہ نکلتا ہے سورج یعنی حقیقۃً قریب نکلنے
کے ہوتا ہے کہا راوی نے اور صفوانؓ پاس تھا حضرتؐ کے کہا راوی نے پس پوچھا حضرتؐ نے صفوانؓ سے اسچیز سے کہ کہا عورت اسکی نے پس کہا صفوانؓ
نے اے رسول خدا کے کہنا اسکا کہ مارتا ہے مجکو جسوقت نماز پڑھتی ہوں میں پس تحقیق وہ پڑھتی ہے دو سورتیں یعنی دراز ایک رکعت میں یا دو رکعتوں میں حالانکہ
میں نے منع کیا ہے اسکو یعنی قرأت دراز پڑھنے سے کہا راوی نے پس فرمایا واسطے تصدیق اسکی کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتی قرأت ایک سورہ
یعنی بعد سورہ فاتحہ کے تو البتہ کفایت کرتی لوگونکو کہا صفوانؓ نے اور کہنا اس عورت کا کہ افطار کروا دیتا ہے مجکو جب روزہ رکھتی ہوں پس تحقیق یہ روزے
رکھتی چلی جاتی ہے یعنی ہمیشہ رکھتی ہے نفلی روزے اور میں ہوں مرد جوان پس نہیں صبر کر سکتا یعنی جماع کرنے دن کے سے اور رات کو کام میں مشغول رہتا
ہوں جیسا کہ آگے مذکور ہے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ روزہ رکھے کوئی عورت یعنی نفلی روزے مگر باذن خاوند اپنے کے اور کہنا اس عورت
کا کہ میں نماز نہیں پڑھتا یہانتک کہ نکلتا ہے سورج پس سبب اسکا یہ ہے کہ ہم کام والے ہیں یعنی بڑی رات تک کھیتوں اور باغوں کو پانی دیتے ہیں سونا میسر نہیں
ہوتا تحقیق پہچانی گئی ہے واسطے ہمارے یہ یعنی عادت ہماری قوم کی کہ ایسی ہی پڑ رہی ہے کہ نہیں جاگتے ہم یعنی جبکہ سوتے ہیں اخیر رات میں یہانتک کہ نکلتا
ہے سورج یعنی حقیقۃً یا قریب نکلنے کے ہوتا ہے فرمایا حضرتؐ نے پس جسوقت کہ جاگے تو اے صفوانؓ پس پڑھ نماز نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف
صفوانؓ جو پانی دیتا تھا زراعت و باغات میں بڑی رات تک وہیں پڑ کر سو رہتا تھا اور وہاں کوئی جگانیوالا نہ تھا پس وہ معذور تھا واللہ اعلم ع وَعَنْ
عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ نَفَرٍ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ فَجَاءَ بَعِيْرٌ فَسَجَدَ لَهٗ فَقَالَ اَصْحَابُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَسْجُدُ لَكَ الْبَهَائِمُ
وَالشَّجَرُ فَنَحْنُ اَحَقُّ اَنْ نَسْجُدَ لَكَ فَقَالَ اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَاَكْرِمُوْا اَخَاكُمْ وَلَوْ كُنْتُ اٰمُرُ اَحَدًا اَنْ يَسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا
وَلَوْ اَمَرَهَا اَنْ تَنْقُلَ مِنْ جَبَلٍ اَصْفَرَ اِلٰى جَبَلٍ اَسْوَدَ وَمِنْ جَبَلٍ اَسْوَدَ اِلٰى جَبَلٍ اَبْيَضَ كَانَ يَنْبَغِيْ لَهَا اَنْ تَفْعَلَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے عائشہؓ
سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تھے ساتھ ایک جماعت کے مہاجرین اور انصار میں سے پس آیا ایک اونٹ اور سجدہ کیا حضرتؐ کو پس عرض کیا حضرتؐ
کے یاروں نے اے رسول خدا کے سجدہ کرتے ہیں آپ کو چارپائے اور درخت یعنی باوجود ناسمجھی اور نہ مکلف ہونے کے ساتھ تعظیم آپ کی کے پس ہم لائق

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

تو ہین یعنی اُنسے یہ کہ سجدہ کریں آپ کو بس فرمایا عبادت کرو اپنے رب کی اور تعظیم کرو اپنے بھائی کی یعنی میری اور اگر میں حکم کرتا کسی کو یہ کہ سجدہ کرے کسی کو
تو البتہ حکم کرتا عورت کو یہ کہ سجدہ کرے اپنے خاوند کو اور اگر حکم کرے خاوند اُس کو یہ کہ لیجاوے پتھر پہاڑ زرد سے طرف پہاڑ سیاہ کے اور پہاڑ سیاہ سے طرف
پہاڑ سفید کے تو لائق ہی اُس عورت کو کہ بجالاوے حکم اُسکا نقل کی یہ احمد نے **ف** عبادت کرو آخر اس مین اشارہ ہے طرف اس آیت کے کہ وَمَا كَانَ
لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ اور سجدہ کرنا اونٹ کا بطریق
خرق عادت کے تھا کہ واقع ہوا تھا بسبب مسخر کرنے اللہ تعالیٰ کے اور حضرتؐ کو اللہ تعالیٰ کے فعل مین دخل تھا نہین اور اونٹ معذور تھا اسلیے کہ حکم کیا گیا
تھا پروردگار کی طرف سے مانند حکم کرنے اللہ تعالیٰ کے فرشتون کو یہ کہ سجدہ کرین آدمؑ کو واللہ سبحانہ اعلم اور تعظیم کرو آخر یعنی میری محبت دلمین رکھو اور اطاعت
کرو میری ظاہر و باطن مین اور پہاڑ زرد سے آخر بیچ ذکر کرنے رنگ پہاڑ کے منظور مبالغہ ہے بیچ دور ہونے اُن پہاڑون کے ایک دوسرے سے اسلیے
کہ پائے نہین جاتے ہین اسطرح کے پہاڑ پاس ایک دوسرے کے کہ اگر پہاڑ ایک دور ہو دوسرے پہاڑ سے اور خاوند حکم کرے کہ اسپر سے پتھر اُسپر لیجا تو ماننے کہنا اُسکا
غرض یہ ہی کہ اگر حکم کرے ایسا مشکل اپنی عورت پر تو بھی لائق ہی کہ حکم بجالاوے اُسکا +ع +ح **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ
لَا تُقْبَلُ لَهُمْ صَلٰوةٌ وَّلَا تَصْعَدُ لَهُمْ حَسَنَةٌ اَلْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى مَوَالِيْهِ فَيَضَعَ يَدَهٗ فِيْ اَيْدِيْهِمْ وَالْمَرْاَةُ السَّاخِطُ عَلَيْهَا زَوْجُهَا وَالسَّكْرَانُ
حَتّٰى يَصْحُوَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ نہین قبول کیجاتی واسطے اُنکے
کوئی نماز یعنے کامل قبول نہین ہوتی اور نہین چڑھتی واسطے اُنکے نیکی یعنی طرف اللہ تعالیٰ کے ایک غلام بھاگا ہوا یہانتک کہ پھر آوے طرف مالکون اپنے کے
پس رکھے ہاتھ اپنا بیچ ہاتھ اُنکے کے یعنی اطاعت کرے اُنکی اور دوسرے وہ عورت کہ خفا ہو اُسپر خاوند اُسکا اور تیسرے نشے والا یہانتک کہ ہوش مین آوے
نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** مالکون جمع جو کہا گویا اشارہ ہی طرف مالک کے اور اولاد اُسکی کے اُنسے بھی وفاداری کرے اور بعد لفظ زوجہا کے
ایک روایت مین حتّٰی یرضٰی عنہا بھی آیا ہے یعنی جس عورت کا خاوند اُس سے خفا ہو اُسکی نماز نہین قبول ہوتی اور عمل نہین چڑھتے یہانتک کہ راضی ہو
خاوند اُسکا اُس سے اور اس روایت مین یہ لفظ نہین ذکر کیا اسلیے کہ ظاہر ہے اور مراد یہ ہے کہ یہانتک کہ راضی ہو یا طلاق دے اُسکو +ع **وَعَنْ**
اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ قَالَ الَّتِيْ تَسُرُّهٗ اِذَا نَظَرَ وَتُطِيْعُهٗ اِذَا اَمَرَ وَلَا تُخَالِفُهٗ فِيْ نَفْسِهَا وَلَا فِيْ مَالِهَا
بِمَا يَكْرَهُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا عرض کیا گیا واسطے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ کونسی
عورت بہتر ہے فرمایا وہ عورت کہ خوش کرے اپنے خاوند کو جسوقت کہ دیکھے خاوند طرف اُسکے اور بجالاوے حکم اُسکا جسوقت کہ کچھ فرماوے یعنی بشرطیکہ خلاف
شرع نہو اور نہ خلاف کرے اُسکا بیچ ذات اپنی کے اور نہ بیچ مال اپنے کے ساتھ اسطرح کے کہ ناخوش رکھے مرد اُسکو نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین **ف**
جسوقت کہ دیکھے یعنی اُسکی خوش اخلاقی دیکھکر خاوند اُسکا خوش ہو اور اگر صورت و سیرت دونون اچھی ہون تو نور علیٰ نور [نور بر نور ۱۲] اور سرور علیٰ سرور [خوشی بر خوشی ۱۲] ہے اور نہ خلاف
کرے بیچ مال اپنے کے آخر یعنی جو مال حقیقت مین اُسکا ہو اُسکو بھی خلاف مرضی خاوند کے نہ خرچ کرے اور یا مال اُس کے سے مراد مال مجازی ہے یعنی مال ہی اُسکے
خاوند کا لیکن ہے اُسکے قبضہ تصرف مین اُسمین خیانت نہ کرے اور خاوند کے خلاف مرضی نہ خرچ کرے اُسکو +ع +مولانا **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ مَنْ اُعْطِيَهُنَّ فَقَدْ اُعْطِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ قَلْبٌ شَاكِرٌ وَلِسَانٌ ذَاكِرٌ وَبَدَنٌ عَلَى الْبَلَاءِ صَابِرٌ وَزَوْجَةٌ لَا تَبْغِيْهِ
خَوْنًا فِيْ نَفْسِهَا وَلَا مَالِهٖ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار چیزین ہین جو شخص
دیا گیا وہ چار چیزین پس تحقیق دیا گیا بھلائی دنیا اور آخرت کی دل شکر کرنیوالا یعنی اللہ تعالیٰ کا اُسکی نعمتوں پر اور زبان یاد کرنے والی یعنی اللہ تعالیٰ کو حالت خوشی
ناخوشی مین اور بدن بلاؤں پر صبر کرنیوالا اور عورت کہ نہ ڈھونڈھے واسطے خاوند کے خیانت بیچ ذات اپنی کے اور نہ بیچ مال خاوند کے نقل کی یہ بیہقی نے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitized by eGangotri

شعب الایمان **باب الخلع والطلاق** باب ہے بیچ بیان خلع اور طلاق کے **ف** خلع ساتھ پیش خ کے اسم ہے خلع سے کہ ساتھ زبر خ کے ہے معنی
نکالنے ایک چیز کے اور اکثر استعمال اسکا آتا ہے بیچ اتارنے پہنی ہوئی چیز کے بدنسے مانند کپڑے اور موزے وغیرہ کے اور خلع شرع مین کہتے ہین مال کے لینے
کو عورت سے مقابلہ ملک نکاح کے ساتھ لفظ خلع کے اور لکھا ہے مظہر نے کہ اختلاف کیا گیا ہے اسمین کہ اگر کہے مرد کہ خلع کیا مین نے تجھے عوض اتنے مال کے اور
کہے بیوی قبول کیا مین نے اور حاصل ہووے فرقت درمیان میان بیوی کے تو آیا وہ طلاق ہے یا فسخ ہے پس مذہب ابو حنیفہ رح اور مالک رح کا اور صحیح
تر قول شافعی رح کا یہ ہے کہ وہ طلاق بائن ہے اور مذہب امام احمد رح کا اور ایک قول شافعی رح کا یہ ہے کہ وہ فسخ ہے اور مکروہ ہے خاوند کو لینا کسی چیز کا یعنی بدلے خلع کے اگر
زیادتی اسکی طرف سے ہو اور اگر عورت نافرمانی کرتی ہو تو مکروہ ہے خاوند کو لینا زیادہ اس چیز سے کہ دی ہے اسکو یعنی اسکا مہر جو دیا ہے زیادہ اس سے نہ لے
بدل خلع اور طلاق کے معنی لغت مین کھولنے اور چھوڑنے کے ہین اور شرع مین چھوڑنا مرد کا عورت کو قید نکاح سے + ح + ع + ملتقی

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابن عباس ان امراۃ ثابت بن قیس اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ثابت بن قیس ما اعتب
علیہ فی خلق ولا دین ولکنی اکرہ الکفر فی الاسلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتردین علیہ حدیقتہ قالت نعم قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقبل الحدیقۃ وطلقہا تطلیقۃ رواہ البخاری روایت ہے ابن عباس رض سے یہ کہ عورت ثابت رض بن قیس کی
آئی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اے رسول خدا کے ثابت رض بن قیس پر نہین غصہ ہوتی مین اور نہین عیب لگاتی اسکے خلق مین اور نہ دین مین
ولیکن مین ناخوش جانتی ہون کفر کو اسلام مین پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا پھیر دیگی تو اسپر باغ اسکا یعنی وہ باغ کہ مہر مین دیا تھا تجکو کہا
اسنے کہ ہان فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ثابت رض کو کہ لے لے تو باغ اپنا اور طلاق دے اسکو ایک طلاق نقل کی یہ بخاری نے **ف** نہین غصہ
ہوتی الخ یعنی جدائی اسکی مین اسلیئے نہین چاہتی کہ وہ بدخلق ہے اور اسکے دین مین کچھ نقصان ہے ولیکن مکروہ رکھتی ہون کفر کو یعنی کفران نعمت
کو یا گناہ کو یعنی مجھ مین اور اسمین محبت نہین ہے اور بالطبع مجکو برا معلوم ہوتا ہے پس ڈرتی ہون کہ مجھسے نسبت اسکے کوئی چیز واقع ہو خلاف حکم
اسلام کے یعنی نافرمانی وغیرہ کہتے ہین کہ ثابت بن قیس رض بہت بدصورت اور ٹھنگنے تھے اور انکی بیوی کو حبیبہ یا جمیلہ نام تھا انکا نہایت خوبصورت
تھین اسلیئے وہ انکو برے معلوم ہوتے تھے پس بموجب انکے عرض کرنیکے حضرت رض نے ثابت کو مصلحتاً حکم ایک طلاق دینے کا کیا اس سے معلوم ہوا کہ
اولی ہے طلاق دینے والیکو کہ ایک طلاق دے تا کہ اگر رجوع کرنا منظور ہو تو رجوع کرے اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ خلع طلاق ہے نہ فسخ اور صاحب
ہدایہ نے ایک حدیث بھی نقل کی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے الخلع تطلیقۃ بائنۃ + ع + ح **وعن** عبد اللہ بن عمر انہ طلق امراۃ لہ و
ہی حائض فذکر عمر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتغیظ فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال لیراجعہا ثم یمسکہا حتی
تطہر ثم تحیض فتطہر فان بدا لہ ان یطلقہا فلیطلقہا طاہرا قبل ان یمسہا فتلک العدۃ التی امر اللہ ان تطلق لہا النساء وفی روایۃ
مرہ فلیراجعہا ثم لیطلقہا طاہرا او حاملا متفق علیہ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر رض سے یہ کہ انھون نے طلاق دی اپنی بیوی کو حالت حیض
مین پس ذکر کیا یہ حضرت عمر رض نے روبرو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس غصے ہوئے بسبب اس کام کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پھر فرمایا کہ رجوع کرے
عبداللہ ساتھ اس عورت کے یعنی کہے مثلاً کہ پھیر لیا مین نے اسکو طرف نکاح اپنے کے تا کہ تدارک کرے اس گناہ کا پھر رکھے اس عورت کو اپنے پاس یہانتک
کہ پاک ہو وہ پھر حائضہ ہو اور پاک ہو حیض دوسرے سے پھر اگر چاہے طلاق دینا اسکا طلاق دے اسکو حالت پاکی مین پہلے اسکے کہ صحبت کرے اس سے
پس ہے یہ وہ عدت کہ حکم فرمایا اللہ تعالی نے کہ طلاق دی جاوین وقت اس عدت کے عورتین اور ایک روایت مین اسطرح ہے کہ فرمایا حضرت نے
عمر کو کہ حکم کر عبداللہ کو کہ رجوع کرے ساتھ اسکے پھر طلاق دے اسکو پاکی کی حالت مین یعنی اگر حیض ہوتا ہو اسکو یا حالت حمل مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

ف غصہ ہوئے آنحضرت اسمین دلیل ہی اور پر حرام ہونے طلاق کے حالت حیض مین یعنے اسلیے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہ غصہ ہوتے بغیر حرام ہونیکے اور سبب اسکے حرام ہونیکا یہ ہے کہ مبادا طلاق بسبب کراہت طبع کے دی ہو نہ واسطے مصلحت کے کہ دیکھی ہی اسمین اور حالت طہر مین یہ احتمال نہین ہوتا اور باوجود حرام ہونیکے اگر طلاق دے تو پڑجاتی ہی اسی لیے حضرت نے فرمایا کہ رجوع کرے ساتھ اسکے رجوع کرنا بعد طلاق کے ہوتا ہے اور لکھا ہے علمانے کہ فائدہ تاخیر کا دوسرے طہر تک کیا ہی پہلے طہر مین کیون نہ طلاق دی اسکی کئی وجہین لکھی ہین ایک تو یہ کہ تا رجوع کرنا غرض طلاق کے لئے نہ ہو پس چاہیے کہ رہنے دے ایک مدت تک کہ حلال ہی اسمین طلاق دوسرے یہ کہ یہ سزا ہے اسکے فعل بد کی یعنی طلاق دینے کی حالت حیض مین تیسرے یہ کہ طہر اول ساتھ حیض کے کہ طلاق دی ہی اسمین بیچ حکم ایک چیز کے ہے پس اگر طلاق اول طہر مین دے تو گویا حیض ہی مین دی اور ان وجہون سے معلوم ہوتا ہے کہ باز رہنا طلاق سے دوسرے طہر تک واجب نہین بلکہ اولی ہے واللہ اعلم پھر جاننا چاہیے کہ طلاق کی تین قسمین ہین احسن اور حسن اور حسن کو سنی بھی کہتے ہین اور بدعی احسن تو یہ ہی کہ ایک طلاق دے اس طہر مین کہ جماع نہ کیا ہو اسمین اور چھوڑ دے اسکو یہانتک کہ گذر جاوے عدت اسکی اور حسن یہ ہی کہ تین طلاقین دے تین طہر مین کہ نہ جماع کیا ہو انمین اگر ہو وہ عورت مدخولہ یہا اور غیر مدخولہ بہا کے لیے ایک طلاق حسن ہی اگرچہ حیض مین ہو اور آئسہ اور صغیرہ اور حاملہ کی طلاق سنی یہ ہی کہ ہر مہینے مین ایک طلاق دی جاوے اور جائز ہی انکو طلاق دینی بعد جماع کے بھی اور طلاق بدعی یہ ہی کہ تین طلاقین دے یا دو ایکدفعہ یا ایک طہر مین کہ نہ رجعت ہو اسمین اگر ہو مدخول بہا یا طلاق دے اس طہر مین کہ جماع کیا ہو اسمین اور اسی طرح طلاق دینی اسکو حیض مین یعنی یہ بھی بدعی ہی اور واجب ہی رجوع کرنا ساتھ اسکے صحیح تر روایت مین اگر ہو وہ مدخول بہا اور بعضون نے کہا کہ مستحب ہے رجوع کرنا پس جب پاک ہو پھر حائضہ ہو پھر پاک ہو تو طلاق دے اسکو اگر چاہے اور ایک تقسیم طلاق کی یہ ہی کہ طلاق رجعی ہی اور بائن ہی طلاق رجعی تو یہ ہی کہ کہے ایکبار یا دو بار اَنْتِ طَالِقٌ یا طَلَّقْتُكِ یا مانند اسکے کہ بس اسطرح کے طلاق دینے سے ایام عدت مین بغیر نکاح کے رجوع کر لینا جائز ہے یعنی اگر کہے کہ رجوع کی مین نے تجھسے یا ہاتھ لگائے یا مساس یا جماع کرے تو رجوع اس سے ہو جاتا ہی حاجت نکاح جدید کی نہین اور طلاق بائن پڑتی ہے ساتھ الفاظ کنایات کے سوائے تین الفاظ کے کہ وہ فقہ مین مذکور ہین پس اس طلاق سے عورت نکاح مین سے نکلجاتی ہی جبتک کہ پھر نکاح نکرے نکاح مین نہین آتی اور ایک تقسیم طلاق کی یہ ہی کہ طلاق مغلظہ ہی اور مخففہ مغلظہ تو یہ ہی کہ تین طلاقین ایکبارگی دے یا بتفریق اس طلاق سے نکاح کرنا درست نہین ہوتا جب تک کہ بعد اسکی عدت کے اور خاوند سے نکاح نکرے اور وہ صحبت نکرے اور طلاق نہ دے اور عدت نہ گذرے اسکی اور طلاق مخففہ مقابلے مین اسکے ایک یا دو ہین اور واقع ہوتی ہی طلاق ہر خاوند عاقل بالغ کی اگرچہ کسی کے جبر کرنیسے دے یا نشے مین دے یا گونگا ہو کہ ساتھ اشارہ معہودہ کے دے اور نہین واقع ہوتی طلاق لڑکے کی اور دیوانے کی اور سوتے کی اور مالک کی اپنے غلام کی بیوی پر اور اعتبار طلاق مین عورت کا ہی پس طلاق آزاد عورت کی تین ہین اگرچہ غلام کے نکاح مین ہو اور طلاق لونڈی کی دو ہین اگرچہ مرد آزاد کے نکاح مین ہو + ح + ع ملتقی + مولانا **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَلَمْ يَعُدَّ ذٰلِكَ عَلَيْنَا شَيْئًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ رضہ سے کہ کہا مختار کیا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پس اختیار کیا ہمنے اللہ اور رسول اسکے کو پس شمار کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو ہمپر کچھ یعنے اقسام طلاق سے نہ ایک نہ تین نہ بائن نہ رجعی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مختار کیا ہمکو کہ اگر دنیا اور زینت دنیا کی چاہتی ہو تو آؤ تا فائدہ دیکر تمکو چھوڑ دون اور اگر خدا اور رسول خدا کو اور دار آخرت کو چاہتی ہو تو تمھارے لیے اللہ کے پاس ثواب عظیم ہی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر خاوند کہے اپنی بیوی کو کہ اختیار کر اپنے نفس کو یا مجھکو اور اختیار کرے وہ خاوند کو تو نہین واقع ہوئی طلاق کسی طرح کی اور یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کا اور اگر اپنے نفس کو اختیار کرے تو واقع ہوتی ہے طلاق رجعی نزدیک شافعی رح اور احمد رح کے اور طلاق بائن نزدیک امام ابو حنیفہ رح کے اور تین طلاقین نزدیک مالک کے اور منقول ہی بعضے صحابہ رض اور حضرت امیر المومنین علی رض سے کہ واقع ہوتی ہی ایک طلاق رجعی بمجرد اختیار دینے خاوند کے بیوی کو اگرچہ اختیار کرے وہ خاوند کو اور زید بن ثابت کے نزدیک ایک طلاق بائن واقع ہوتی ہی پس حضرت عائشہ رض نے رد کیا انکے قول کو ساتھ بیان کرنے اس حدیث کے + ح **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِي الْحَرَامِ يُكَفِّرُ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا بیچ حرام کرنیکے کفارہ دے البتہ تحقیق ہے تمکو
اسمیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی اچھی نقل کی یہ بخاریؒ اور مسلمؒ نے **ف** یعنی اگر کوئی حرام کرے ایک چیز کو اپنے پر خواہ بیوی کو خواہ اور کسی چیز کو تو اسپر
لازم آتا ہے کفارہ قسم کا اور وہ چیز حرام نہیں ہوتی اور یہ مذہب ابن عباسؓ کا ہے اور ہمارا مذہب بھی یہی ہے کہ اگر حرام کرے کسی چیز کو اپنے پر اگرچہ وہ چیز حرام
ہو یا ملک غیر کی ہو جیسے کہے شراب مجھپر حرام ہے یا مال فلانیکا مجھپر حرام ہے تو یہ قسم ہے اگر نہ ارادہ کرے خبر دینے کا پس جب کھاویگا اسکو یا خرچ کریگا تو کفارہ
قسم کا لازم آویگا اسپر اور اگر تصدق کریگا یا ہبہ کریگا تو حانث یعنی توڑنے والا قسم کا نہیں ہونیکا پھر ابن عباسؓ نے اپنے مذہب کی تقویت کے لیے یہ آیت
پڑھی لَقَدْ كَانَ لَكُمْ الخ یعنی حضرتؐ کی پیروی کرنی تمکو خوب ہے حضرتؐ نے جب حرام کیا تھا شہد اپنے پر تو حکم کفارہ دینے کا نازل ہوا اس آیت میں
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللهُ لَكَ الآية چنانچہ بیان اسکا حدیث آیندہ میں ہے پس لازم کرو تم متابعت حضرتؐ کی اور اگر کہے سب حلال یا مال مجھپر حرام
ہیں یا کہے سب حلال خدا کے مجھپر حرام ہیں تو فتوی اسپر ہے کہ اس کہنے سے طلاق پڑجاتی ہے اسکی بیوی پر بغیر نیت طلاق کے اور اگر کہے بیوی کو کہ تو مجھپر حرام ہے
تو ہوتا ہے ایلاء اگر نیت کرے حرام کرنے کی یا نہ نیت کرے کچھ اور ظہار ہوتا ہے اگر نیت کرے ظہار کی اور ہدر ہے یعنی لغو ہے اس کہنے سے کچھ نہیں ہوتا اگر
نیت کرے جھوٹ کی اور یہ عند اللہ ہے اور حاکم کے نزدیک ایلاء ہی ہوگا اور اس کہنے سے طلاق بائن پڑتی ہے اگر نیت کرے طلاق کی اور اگر تین
طلاقونکی نیت کرے تو تین طلاقین پڑتی ہیں اور فتوی اسپر ہے کہ طلاق بائن پڑتی ہے اگرچہ نیت کرے طلاق کی یہ درمختار **وَعَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَشَرِبَ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ اَنَّ اَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ اِنِّي اَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ مَغَافِيْرَ اَكَلْتَ مَغَافِيْرَ فَدَخَلَ عَلَى اِحْدٰهُمَا فَقَالَتْ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ لَا بَاْسَ شَرِبْتُ عَسَلًا
عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَلَنْ اَعُوْدَ لَهٗ وَقَدْ حَلَفْتُ لَا تُخْبِرِيْ بِذٰلِكَ اَحَدًا يَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِهٖ فَنَزَلَتْ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ
مَا اَحَلَّ اللهُ لَكَ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ الآية مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تھے توقف فرماتے نزدیک زینبؓ
بیٹی جحش کی کہ بیوی تھیں حضرتؐ کی اور پیتے نزدیک اُنکے شہد پس ٹھیرایا آپسمیں مینے اور حفصہؓ نے کہ جس کسی کے پاس ہم میں سے تشریف لاوین
نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس البتہ کہے کہ تحقیق کہ مین پاتی ہوں تم میں سے بو مغافیر کی کیا کھایا ہے آپ نے مغافیر پھر تشریف لائے حضرتؐ ایک کے پاس اُنمین
سے یعنے عائشہؓ کے پاس یا حفصہؓ کے پاس راوی کو یاد نہیں رہا کہ کس کے پاس آئے پس کہا ایک نے اُنمین سے واسطے حضرتؐ کے پس فرمایا حضرتؐ
نے کچھ مضائقہ نہیں پیا ہے مینے شہد نزدیک زینب بیٹی جحش کے ہرگز مین پھر نہیں پینے کا شہد اور تحقیق مین نے قسم کھائی ہے اُسکی نہ خبر کرنا ساتھ اسکے کسی
کو یعنی تاکہ نہ شکستہ خاطر ہوں زینبؓ بسبب باز رہنے حضرتؐ کے شہد پینے اُنکے سے چاہتے تھے حضرتؐ یعنی بسبب حرام کرنے شہد کے خوشی اپنی بیویونکی یعنی
بعضی بیبیوں کی پس اُتری یہ آیت اے نبی کیوں حرام کرتا ہے اس چیز کو کہ حلال کی اللہ نے واسطے تیرے چاہتا ہے تو خوشی اپنی بیویونکی آخر آیت تک نقل کی یہ بخاریؒ اور
مسلمؒ نے **ف** توقف فرماتے الخ یہ اُنکے روز نوبت کا ذکر نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ جب دورہ کرتے حضرتؐ اپنی بیبیوں پر اور آتے زینبؓ کے پاس تو ٹھیر جاتے اور مغافیر ایک درخت
کے میوہ کا نام ہے کہ مشابہ گوند کے ہوتا ہے اور بو اسکی بُری ہوتی ہے اور ایک گونہ مشابہ بوئے شہد کے ہوتی ہے اور حاصل حدیث کا یہ ہے کہ حضرتؐ کو شہد مرغوب تھا جب
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم حضرت زینبؓ پاس تشریف لیجاتے دورے میں تو وہ شہد پلایا کرتی تھیں اور بسبب اسکے حضرتؐ اُنکے پاس ٹھیرتے تھے یہ بات حضرت
عائشہؓ کو ناگوار گذری اُنھوں نے حضرت حفصہؓ سے کہ وہ بھی بیوی حضرتؐ کی تھیں اور حضرت عائشہؓ سے اتفاق رکھتی تھیں مشورہ کر کر کلام مذکور حضرتؐ سے
عرض کرنا ٹھیرایا کہ تا حضرتؐ شہد پینا اور اُنکے پاس ٹھیرنا موقوف کریں چنانچہ ایسا ہی ہوا جیسا کہ ذکر کیا گیا یہ

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ سَاَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا فِيْ غَيْرِ مَا بَاْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ

ف اور امام شافعی کے نزدیک کفارہ نہیں لازم آتا ۱۲

ف یعنی ایلاء کے اور ظہار کے آگے معلوم ہوں گے ۱۲

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہی ثوبان رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو عورت کہ مانگے اپنے خاوند سے طلاق بلا ضرورت پس حرام ہی اوسپر بو جنت کی یعنی جبکہ مقربون اور محبوبونکو بو جنت کی موقف مین پہونچیگی تو یہ محروم رہین گی اوس سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَى اللّٰهِ الطَّلَاقُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عمر رض سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مبغوض ترین مباح مین طرف اللہ کے طلاق ہی نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنی اگرچہ طلاق حلال و مباح ہے لیکن خدا تعالی کے نزدیک مبغوض و مکروہ ہی بہت چیزین ہین کہ مباح ہین اور ہین مکروہ جیسا کہ ادا کرنا نماز فرض کا گھر مین بغیر عذر کے اور پڑھنا نماز کا غصب کی زمین مین مباح ہی یعنی فرض ادا ہو جاتا ہی و لیکن مکروہ ہی ح وَعَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا طَلَاقَ قَبْلَ نِكَاحٍ وَلَا عِتَاقَ اِلَّا بَعْدَ مِلْكٍ وَلَا وِصَالَ فِيْ صِيَامٍ وَلَا يُتْمَ بَعْدَ احْتِلَامٍ وَلَا رِضَاعَ بَعْدَ فِطَامٍ وَلَا صَمْتَ يَوْمٍ اِلَى اللَّيْلِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی حضرت علی رض سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین طلاق پہلے نکاح سے اور نہین آزاد کرنا غلام کا مگر پیچھے مالک ہونے کے اور نہین جائز ملے کے روزے رکھنے یعنی پے در پے روزے رکھتے چلے جانا کہ رات کو افطار نکرے جائز نہین اور حضرت کو یہ جائز تھا اونکے خصائص سے تھا اور نہین یتیم ہونا بعد بالغ ہونیکے یعنی بعد بالغ ہونیکے یتیم نہین کہلائیگا اور نہین ہی شیرخوارگی بعد مدت دودھ چھڑانیکے یعنی دودھ چھڑانے کی مدت دو برس یا اڑھائی برس ہین اوسکے بعد دودھ پلادے تو حرمت نکاح کی کہ بسبب دودھ پینے کے ہوتی ہی وہ نہین ہوتی اور نہین جائز یا ثواب چپ رہنا دن کو رات تک نقل کی یہ شرح السنہ مین ف نہین طلاق الخ یعنی پہلے نکاح کے طلاق دے تو وہ طلاق نہین پڑتی اسلیے کہ طلاق فرع نکاح کی ہی بغیر نکاح کے کیونکر ہو اور اسی طرح بردے کو پہلے مالک ہونیکے آزاد کرے تو نہین آزاد ہوتا یہ حدیث دلیل ہی امام شافعی رح اور احمد رح کی اور مذہب ہمارا یہ ہی کہ جب اضافت کرے طلاق کو طرف سبب ملک کے تو درست ہی جیسے کہ اجنبی عورت کو کہے کہ اگر نکاح کرون مین تجھسے تو تجھے طلاق ہی یا کہے کہ جس عورت سے مین نکاح کرون اسکو طلاق ہی پس واقع ہوتی ہی طلاق وقت نکاح کرنیکے اور اسی طرح اگر آزادی کو اضافت کرے طرف ملک کے جیسے کہ کہے اگر مالک ہون مین اس غلام کا یا جس غلام کا تو وہ آزاد ہی پس بعد ملک مین آنے اوسکی کے وہ آزاد ہو جاتا ہی پس یہ حدیث ہمارے نزدیک محمول ہی نفی تنجیز پر یعنی وقت کہنے کے طلاق نہین پڑتی ہی پس نفی تعلیق طلاق کی نہوئی اور چپ رہنا بعضے اگلی امتون مین عبادت تھا اور ہماری شریعت مین یہ درست نہین اور کچھ ثواب اس سے نہین حاصل ہوتا مگر ہان برے اور لایعنی کلام کرنیسے ہر وقت چپ رہنا ضرور بہتر ہے ح ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ لِابْنِ اٰدَمَ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا عِتْقَ فِيْ مَا لَا يَمْلِكُ وَلَا طَلَاقَ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ اَبُوْدَاوٗدَ وَلَا بَيْعَ اِلَّا فِيْمَا يَمْلِكُ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین صحیح ہوتی نذر واسطے ابن آدم کے اس چیز مین کہ نہین مالک اور نہین آزاد کرنا اس چیز مین کہ نہین مالک اور نہین طلاق اوس چیز مین کہ نہین مالک نقل کی یہ ترمذی نے اور زیادہ کیا ابو داؤد نے اور نہین بیچنا مگر اوس چیز مین کہ مالک ہی یعنی اوسکے عقد کا اصالۃً یا وکالۃً یا ولایۃً ف نہین صحیح ہوتی نذر الخ یعنی اگر کہے واسطے اللہ کے ہے مجھپر یہ کہ آزاد کرون مین اس غلام کو حالانکہ وہ غلام وقت نذر کرنیکے اوسکی ملک مین نہین ہی تو نہین صحیح ہوگی نذر اور اگر مالک ہوگا اوس غلام کا بعد اسکے تو وہ آزاد نہین ہوئیگا اور بیان طلاق اور آزاد کرنیکا اوپر کی حدیث مین گذر چکا ع وَعَنْ رُكَانَةَ بْنِ عَبْدِ يَزِيْدَ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ سُهَيْمَةَ الْبَتَّةَ فَاَخْبَرَ بِذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَاللّٰهِ مَا اَرَدْتُّ اِلَّا وَاحِدَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا اَرَدْتَّ اِلَّا وَاحِدَةً فَقَالَ رُكَانَةُ وَاللّٰهِ مَا اَرَدْتُّ اِلَّا وَاحِدَةً فَرَدَّهَا اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَلَّقَهَا الثَّانِيَةَ فِيْ زَمَانِ عُمَرَ وَالثَّالِثَةَ فِيْ زَمَانِ عُثْمَانَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اِلَّا اَنَّهُمْ لَمْ يَذْكُرُوا الثَّانِيَةَ وَالثَّالِثَةَ اور روایت ہی رکانہ رض بیٹے عبد یزید کے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

کو البتہ پس خبر دی رکانہ نے ساتھ اسکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اور کہا قسم ہے خدا کی نہین
ہے کہ اُسنے طلاق دی اپنی عورت کو کہ نام اُسکا سہیمہ تھا طلاق بتہ پس خبر دی رکانہ نے ساتھ اسکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اور کہا قسم ہے خدا کی نہین
ارادہ کیا مین نے مگر ایک طلاق کا پس پوچھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے خدا کی نہین ارادہ کیا تو نے مگر ایک کا پس کہا رکانہؓ نے قسم ہے خدا کی نہین
ارادہ کیا مین نے مگر ایک کا پس پھروائی وہ عورت طرف اُسکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پھر دوسری طلاق دی رکانہ نے اسکو بیچ عہد حضرت عمرؓ کے
اور تیسری طلاق دی بیچ عہد حضرت عثمانؓ کے نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے مگر ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے نہین ذکر کیا
دوسری اور تیسری کا **ف** طلاق بتہ یعنی کہا اَنْتِ طَالِقٌ اَلْبَتَّةَ البتہ بت سے ہے بمعنی قطع کے یعنی یہ طلاق ایسی ہے کہ لگاؤ نہین رکھتی بالکل نکاح سے نکال
دیتی ہے عورت کو اور پھروائی آخر یعنے حکم کیا ساتھ رجعت کے یعنی پھر لائی گئی نکاح مین ساتھ اس قول کے تراجعتہا الی نکاحی یہ معنی بموجب مذہب شافعیؒ
کے ہین کہ طلاق بات انکے نزدیک ایک طلاق رجعی ہوتی ہے اور اگر نیت کرے ساتھ اسکے دو کی یا تین کی تو موافق نیت کے ہوتی ہے اور امام ابو حنیفہؒ
کے نزدیک ہوتی ہے ساتھ اس لفظ کے ایک طلاق بائن برابر ہے کہ نیت کرے ایک کی یا دو کی یا کچھ نہ نیت کرے اور اگر نیت کرے تین کی تو تین پڑتی
ہین پس انکے نزدیک لفظ ردہا کے معنی یہ ہین کہ پھروایا اسکو ساتھ نکاح جدید کے +ع **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ اَلنِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ
حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزین ہین کہ قصد کرنا انکا بھی قصد ہے اور ہنسی کی راہ سے کہنا بھی
کہنا قصد ہے نکاح کرنا اور طلاق دینا اور رجعت نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے **ف** معنی جد کے ہین کوشش
کرنی ایک کام مین اور یہان مراد یہ ہے کہ لفظ جن معنون کے لیے وضع کیا گیا ہے وہی معنی مراد رکھے جیسے نکحت یا طلقت کہے اور معنی اسکے مراد رکھے اور ہزل یہ
ہے کہ وہ لفظ کہے اور معنی اسکے مراد نہ رکھے پس یہ تین چیزین ایسی ہین کہ معنی انکے مراد رکھے یا نہ رکھے واقع ہو جاتی ہین پس اگر ہنسی ہنسی مین درمیان مرد
عورت کے ایجاب قبول ہو جاوے روبرو دو شاہدون کے تو بھی نکاح ہو جاتا ہے اسی طرح سے طلاق ہنسی مین دینے سے پڑ جاتی ہے اور اسیطرح سے بعد طلاق
رجعی کے رجوع کرنے مین ہنسی سے رجوع ثابت ہو جاتی ہے بخلاف اور چیزون کے مانند بیع و شرا وغیرہ کے کہ وہ ہنسی سے نہین لازم ہو جاتین +ح +ع **وَعَنْ**
عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا طَلَاقَ وَلَا عِتَاقَ فِیْ اِغْلَاقٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ قِیْلَ مَعْنَی الْاِغْلَاقِ
الْاِكْرَاهُ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین طلاق اور نہین آزادی بیچ حالت زبردستی
کے نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے کہا گیا کہ معنی اغلاق کے ہین اکراہ **ف** اکراہ کے معنی ہین زبردستی کرنی یعنی اگر کوئی زبردستی کسی سے طلاق دلوادے
یا اُس سے غلام کو آزاد کروا دے تو نہ طلاق پڑتی ہے اور نہ غلام آزاد ہوتا ہے ساتھ اس حدیث کے دلیل پکڑی ہے تینون اماموں نے کہ انکے نزدیک
یہ دونون چیزین از راہ زبردستی کے نہین واقع ہوتین اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک واقع ہو جاتی ہین اُنھون نے قیاس کیا ہے انکو ہزل پر اور دلیلین انکی
اصول فقہ مین دیکھنی چاہیین اور جو چیزین کہ ثابت ہوتی ہین ساتھ اکراہ کے احکام انکے وہ سب گیارہ ہین نکاح اور طلاق اور رجعت اور ایلا اور فی
اور ظہار اور عتاق اور عفو قصاص سے اور قسم اور نذر اور اسلام +ح +ع **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ طَلَاقٍ
جَائِزٌ اِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوْهِ وَالْمَغْلُوْبِ عَلٰی عَقْلِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَعَطَاءُ بْنُ عَجْلَانَ الرَّاوِیْ ضَعِیْفٌ ذَاهِبُ
الْحَدِیْثِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر طلاق واقع ہوتی ہے مگر طلاق بے عقل کی اور مغلوب العقل کی نقل کی
یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور عطا بن عجلان روایت کرنیوالا حدیث کا ضعیف ہے نہین یاد رکھنے والا حدیث کا **ف** مذہب امام ابو حنیفہؒ
کا موافق ہے ساتھ اس حدیث کے اور مراد معتوہ سے دیوانہ ہے کہ اسکی عقل مین نقصان و خلل ہو کبھی بیہوش ہو اور کبھی ہوشیار قاموس مین لکھا ہے کہ عتہ بمعنے

لہ نسخہ صحیح میں کرارا ہے ۱۲

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

نقصان عقل اور مدہوش ہونیکے ہے اور صراح مین لکھا ہی معتوہ کہتے ہین ڈول الٹے ہوے اور بے عقل کو اور فقہ کی کتابونین بھی یہی معنی بیان کیے ہین اسکے
پس قول وَالْمَغْلُوْبُ عَلٰی عَقْلِہٖ عطف تفسیری ہوگا چنانچہ بعضی روایت مین اَلْمَغْلُوْبُ بغیر واو کے آیا ہے پس جب طلاق معتوہ کی نہ واقع ہوئی
تو طلاق مجنون مطلق کی کہ اصلا شعور نرکھے بطریق اولی نہین واقع ہوئیکی اور کہا زین العرب نے کہ معتوہ ناقص العقل اور مغلوب العقل کو کہتے ہین شامل ہی مجنون
اور سونیوالے کو اور مریض کو کہ جاتی رہی ہو عقل اسکی بسبب مرض کے اور غش والے کو پس ان سبھونکے نزدیک طلاق نہین پڑتی وراسی طرح لڑکے کی طلاق نہین پڑتی
انتہی اور کہا ابن ہمام نے کہ کہا ہی بعضون نے کہ معتوہ وہ ہی کہ کم ہو سمجھ اسکی اور ملا ہوا ہو کلام فاسد اسکا ساتھ تدبیر کے لیکن نہ مارتا ہو اور نہ گالیان دیتا ہو بخلاف مجنون
کے اور راوی اس حدیث کا اگرچہ ضعیف ہی لیکن موید ہی اسکی یہ روایت کہ حضرت علی رض سے منقول ہی کُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ اِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوْہِ ح + ع وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلٰثَۃٍ عَنِ النَّائِمِ حَتّٰی یَسْتَیْقِظَ وَعَنِ الصَّبِیِّ حَتّٰی یَبْلُغَ وَعَنِ الْمَعْتُوْہِ حَتّٰی یَعْقِلَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَاَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاہُ الدَّارِمِیُّ عَنْ عَائِشَۃَ وَابْنُ مَاجَۃَ عَنْہُمَا اور روایت ہی حضرت علی رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھایا گیا قلم تکلیف کا تین شخصون سے
یعنی قول وفعل انکے معتبر نہین اور لکھے نہین جاتے ہین اعمال انکے تا مواخذہ کرین بسبب انکے ایک تو سونیوالے سے یہانتک کہ جاگے اور دوسرے لڑکے سے یہانتک کہ بالغ
ہو اور تیسرے بے عقل سے یہانتک کہ عاقل ہو نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے اور روایت کی یہ دارمی نے عائشہ رض سے اور ابن ماجہ نے حضرت علی رض اور حضرت عائشہ رض سے
وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ طَلَاقُ الْاَمَۃِ تَطْلِیْقَتَانِ وَعِدَّتُہَا حَیْضَتَانِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَ
الدَّارِمِیُّ اور روایت ہی عائشہ رض سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طلاق لونڈی کی دو طلاقین ہین اور عدت اسکی دو حیض ہین نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود
اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف یعنی لونڈی دو طلاقون سے حرام ہو جاتی ہی جیسیکہ آزاد عورت تین طلاقون سے حرام ہوتی ہی پس دو طلاقین اسکے حق مین بمنزلہ تین
طلاقون کے ہین اور عدت اسکی دو حیض ہین جیسیکہ عدت حرہ کی تین حیض ہین اور اگر حیض نہ آتا ہو تو عدت اسکی آزاد عورت کی تین مہینے ہین اور لونڈی کی
ڈیڑھ مہینا اور دلالت کرتی ہی یہ حدیث اسپر کہ اعتبار طلاق اور عدت مین عورت کا ہے نہ مرد کا پس اگر عورت آزاد ہوگی تو طلاقین اسکی تین ہونگی اور عدت اسکی
تین حیض اگرچہ غلام کے نکاح مین ہو اور اگر لونڈی ہو تو طلاقین اسکی دو ہونگی اور عدت اسکی دو حیض اگرچہ خاوند آزاد ہو مذہب امام ابوحنیفہ رح کا بھی یہی ہی اور امام
شافعی رح کے نزدیک طلاق وعدت مین اعتبار مرد کا ہے اگر مرد آزاد ہوگا تو اسکی بیوی کی طلاقین تین ہونگی اور عدت تین حیض اگرچہ بیوی اسکی لونڈی ہو
اور اگر مرد غلام ہوگا تو طلاقین اسکی دو ہونگی اور عدت اسکی دو حیض اگرچہ بیوی آزاد ہو اور دلالت کرتی ہی اسپر کہ عدت ساتھ حیض کے ہے نہ طہر کے جیسیکہ
مذہب ہمارا ہی اور دلالت کرتی ہے اسپر کہ مراد قول اللہ تعالی کے سے ثَلٰثَۃَ قُرُوْءٍ تین حیض ہین نہ تین طہر ح + ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُنْتَزِعَاتُ وَالْمُخْتَلِعَاتُ ہُنَّ الْمُنَافِقَاتُ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے یہ کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتین نافرمانی کرنے والین اپنے خاوندونکی اور خلع طلب کرنیوالین وہ ہین منافق نقل کی یہ نسائی نے ف یعنی جو
عورتین کہ طلب کرتی ہین خلع اور طلاق اپنے خاوندون سے بلا سبب وہ منافق ہین یعنی عاصی ہین باطن مین اور مطیع ہین ظاہر مین + ع وَعَنْ
نَافِعٍ عَنْ مَوْلَاۃٍ لِصَفِیَّۃَ بِنْتِ اَبِیْ عُبَیْدٍ اَنَّہَا اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِہَا بِکُلِّ شَیْءٍ لَہَا فَلَمْ یُنْکِرْ ذٰلِکَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ رَوَاہُ مَالِکٌ اور روایت ہے
نافع سے کہ روایت کی ایک عورت آزاد کی ہوئی صفیہ بنت ابی عبید کی سے یہ کہ صفیہ نے خلع کیا اپنے خاوند سے یعنی ابن عمر رض سے بدلے ہر چیز کے کہ تھی اسکے
پاس پس نہ انکار کیا اسکا عبد اللہ بن عمر رض نے نقل کی یہ مالک رح نے ف انکار نہ کیا اسکا بسبب جائز ہونے خلع کے اگرچہ اسطرح مکروہ ہی ح + ع وَعَنْ
مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِیْدٍ قَالَ اُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَہٗ ثَلٰثَ تَطْلِیْقَاتٍ جَمِیْعًا فَقَامَ غَضْبَانَ ثُمَّ قَالَ اَیُلْعَبُ بِکِتَابِ
اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَاَنَا بَیْنَ اَظْہُرِکُمْ حَتّٰی قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَا اَقْتُلُہٗ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہی محمود بیٹے لبید کے سے کہ کہا خبر دیے گئے

له یعنی کلام انکا بے معنی سمجھا جاتا ہو
کہ طلاق متفرق دے یعنی تینون ایکٹھی طلاق دینے مین خلاف اسکا لازم آتا ہے اور خلاف کرنا اسکا گویا استہزا کرنا ہے اسپر اپنے قدرت اسکی نہ جانی کرنے نہ کرنے کو برابر جانا ۱۲

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال ایک شخص کے سے کہ طلاق دی اپنی بی بی کو تین طلاقین اکٹھی پس کھڑے ہوئے حضرت غصے مین پھر فرمایا کیا کھیلا جاتا ہے ساتھ کتاب اللہ عز وجل کے حال آنکہ مین درمیان تمھارے ہون یہانتک کہ کھڑا ہوا ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ کیا نہ قتل کر دون مین اسکو نقل کی یہ نسائی نے ف کھیلا جاتا ہے یعنی استہزا کیا جاتا ہے ساتھ کتاب اللہ کا اور مراد کتاب اللہ سے یہ قول اللہ تعالی کا ہے اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ تا وَلَا تَتَّخِذُوْا اٰیٰتِ اللّٰہِ ھُزُوًا یعنے طلاق شرعی طلاق دینی ہے بعد طلاق کے متفرق نہ اکٹھی اور امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک تین طلاقین اکٹھی دینی حرام و بدعت ہین چنانچہ اس حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ تین طلاقین اکٹھی دینی حرام ہین اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہین خفا ہوتے تھے مگر ساتھ کرنے گناہ کے اور امام شافعی رح کے نزدیک تین طلاقین اکٹھی دینی خلاف اولی ہے اور فائدہ متفرق طلاقین دینے مین یہ ہے کہ شاید بعد طلاق کے اللہ تعالی خاوند کے دل کو مائل کر دے بیوی کی طرف اور وہ رجوع کر لے اور خلاف کیا ہے علما نے اس شخص کے حق مین کہ کہے اپنی بیوی کو اَنْتِ طَالِقٌ ثَلٰثًا پس کہا مالک رح اور شافعی رح اور ابو حنیفہ رح اور احمد رح اور جمہور علما نے کہ تین طلاقین پڑتی ہین اور کہا طاؤس اور بعضے اہل ظاہر نے کہ ایک طلاق پڑتی ہے اور کیا نہ قتل کر دون مین اسلیے کہ کھیلنا ساتھ کتاب خدا کے کفر ہے یہ اسنے اسلیے کہا کہ نہ معلوم کیا کہ مراد آنحضرت کی زجر و توبیخ ہے اور حقیقت کلام کی مراد نہین + ع + ح وَعَنْ مَالِكٍ بَلَغَهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اِنِّيْ طَلَّقْتُ امْرَاَتِيْ مِائَةَ تَطْلِيْقَةٍ فَمَاذَا تَرٰى عَلَيَّ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَلُقَتْ مِنْكَ بِثَلٰثٍ وَسَبْعٌ وَتِسْعُوْنَ اتَّخَذْتَ بِهَا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّاءِ اور روایت ہے مالک رح سے پہنچی اسکو یہ بات کہ ایک شخص نے کہا عبد اللہ بن عباس رض کے روبرو کہ تحقیق مین نے طلاق دی اپنی بیوی کو سو طلاقین پس کیا دیکھتے ہو مجپر یعنی کیا حکم دیتے ہو طلاق ہوئی یا نہ ہوئی پس کہا ابن عباس رض نے کہ جدی ہوئی وہ عورت تجھسے ساتھ تین طلاقون کے اور ستانوے طلاقین کہ باقی رہین ستو مین سے پکڑا تو نے ساتھ انکے اللہ تعالی کی آیتون کو ٹھٹا نقل کی یہ موطا مین ف اسمین اشارہ ہے طرف قول اللہ تعالی کے اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ تا وَلَا تَتَّخِذُوْا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا اور بیان اسکا اوپر کی حدیث مین گذر چکا + ع وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ شَيْئًا عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الْعَتَاقِ وَلَا خَلَقَ اللّٰهُ شَيْئًا عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَبْغَضَ اِلَيْهِ مِنَ الطَّلَاقِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے معاذ نہین پیدا کی اللہ تعالی نے کوئی چیز یعنی موجود روے زمین پر یعنی مستحبات مین سے کہ بہت پیاری ہو طرف اسکے آزاد کرنے سے اور نہین پیدا کی اللہ تعالی نے کوئی چیز روے زمین پر یعنی حلال چیزون مین سے کہ بہت بری ہو طرف اسکے طلاق دینے سے نقل کی یہ دارقطنی نے ف بردیکا آزاد کرنا اسلیے بہت پیارا ہے اللہ کے نزدیک کہ بسبب اسکے خلاصی ہوتی ہے بندگی مخلوق کی سے کہ مثل اسکے ہے اور فارغ ہوتا ہے عبادت مولا کے لیے اور بسبب اسکے خلاصی ہوتی ہے اسکے مالک کو آگ دوزخ کی سے اور طلاق دینی وہ بری ہے اللہ کے نزدیک کہ بغیر حاجت کے اور بدون ضرورت کے ہو کہا ابن ہمام نے کبھی ہوتی ہے طلاق دینی مستحب یعنی اس عورت کو کہ نماز نہ پڑھتی ہو اور بدکار ہو اور فتاوی قاضیخان مین ہے کہ کسی کی بیوی نماز نہ پڑھتی ہو تو لائق ہے اسکو یہ کہ طلاق دے اسکو اگرچہ نہو اسکے پاس مال کہ ادا کرے مہر اسکا اور منقول ابو حفص بخاری سے ہے کہ کہا انھون نے اگر ملے بندہ اللہ تعالی سے کہ مہر بیوی کا اسکی گردن پر ہو تو محبوب تر ہے طرف میرے اس سے کہ صحبت کرے ایسی بیوی سے کہ نہ نماز پڑھتی ہو اور اس حدیث مین دلالت ہے اسپر کہ نکاح افضل ہے گوشہ نشینی سے عبادت کے لیے + ع

بَابُ الْمُطَلَّقَةِ ثَلٰثًا باب ہے بیچ بیان اس عورت کے کہ تین طلاقین دی گئین ف یعنی اس باب مین حکم ہے اس عورت کا کہ جسکو تین طلاقین دی گئین کہ وہ نہین حلال ہوتی پہلے خاوند کے لیے بغیر جماع کرنے دوسرے خاوند کے اور بعضے نسخون مین بعد لفظ ثلثا کے یہ عبارت بھی ہے وفیہ ذکر الظہار و الایلاء یعنی اس باب مین ذکر ظہار اور ایلاء کا بھی ہے اور معنی ظہار اور ایلاء کے اور کچھ مسائل انکے آگے مذکور ہونگے انشاء اللہ تعالی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَاَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّيْ كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِيْ فَبَتَّ طَلَاقِيْ فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيْرِ وَمَا مَعَهُ اِلَّا مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَقَالَ اَتُرِيْدِيْنَ اَنْ

CC-0.Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

ترجعی الی رفاعۃ فقالت نعم قال لا حتی تذوقی عسیلتہ ویذوق عسیلتک متفق علیہ روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا آئی عورت رفاعہ قرظی
کی طرف رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کہا تحقیق مین تھی نزدیک رفاعہؓ کے یعنی اُسکے نکاح مین پس طلاق دی مجکو پس تین طلاقین دین مجکو اور نکاح کیا مین نے بعد از
رفاعہؓ کے عبد الرحمنؓ بن زبیر سے اور نہین ساتھ اُسکے یعنی ستر اُسکا مگر مانند پھندنے کپڑے کے یعنی عبد الرحمنؓ نامرد ہے پس فرمایا حضرتؐ نے کیا ارادہ رکھتی ہے تو پھر جانیکا
طرف رفاعہؓ کے کہا کہ ہان فرمایا حضرتؐ نے نہ رجوع کر طرف اُسکے یہانتک کہ چکھے تو مزا اُسکا اور چکھے وہ مزا تیرا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہان زبیر ساتھ زبر زے کے اور ب
کی زیر کے ہے اور سوائے اسکے سب جگہ ساتھ پیش زے کے اور بے کے زبر کے ہے اور یہانتک کہ چکھے تو مزا اُسکا آخر یعنی جب تک کہ دوسرا خاوند صحبت نکرے پہلے خاوند سے نکاح کرنا حلال
نہین اور یہ حدیث مشہور ہے دلالت کرتی ہے اسپر کہ بیچ حلال ہونے عورت کے پہلے خاوند کے لئے فقط ہونا نکاح کا کافی نہین بلکہ ضرور ہے ہونا صحبت کا اور صحبت کرنے مین فقط
دخول کافی ہے انزال شرط نہین +ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَہٗ
رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ عَلِیٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ روایت ہے عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا لعنت کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے محلل
کو اور محلل لہ کو نقل کی یہ دارمی نے اور نقل کی یہ ابن ماجہ نے حضرت علیؓ اور ابن عباس اور عقبۃ بن عامر سے راضی ہو اللہ اُنسے ف محلل وہ ہے کہ جسنے نکاح کیا کسی کی عورت سے
کہ اُسکو تین طلاقین دی گیئن تھین بقصد یا بشرط اسکے کہ طلاق دے اُسکو بعد صحبت کرنیکے تا حلال ہو جاوے طلاق دینے والے کو نکاح کرنا اُس سے اور محلل لہ خاوند اول ہے پس ان
دونون کو لعنت کی اور اس حدیث سے یہ معلوم نہین ہوتا کہ عقد باطل ہوتا ہے بلکہ معلوم ہوتا ہے کہ صحیح ہوتا ہے اسلیے کہ اُس نکاح کرنے والے کو محلل کہا اور محلل جب ہی ہوتا ہے کہ عقد
صحیح ہو عقد فاسد سے محلل نہین ہوتا اور شمنی نے کہا محلل کو کہ خاوند دوسرا ہے لعنت اسلیے کی کہ اُسنے نکاح کیا بقصد فراق کے اور نکاح مشروع ہوا ہے دوام کے لیے پس ہے بیچ حکم
بکری مستعار کے ہوا جیسا کہ ایک حدیث مین آیا ہے اور محلل لہ کو یعنی پہلے خاوند کو لعن اسلیے کی کہ وہ باعث ہوا اس نکاح کا اور مراد ظاہر کرنا دونونکی خساست کا ہے کہ طبیعت سلیم نفرت کرتی ہے
اس فعل قبیح سے نہ حقیقت لعن کی انتہی اور ہدایہ وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر شرط کی ہو حلال کرنے کی زبانی اسطرح کہ کہے محلل اُس عورت طلاق دی ہوئی کو کہ نکاح کرتا ہون مین
تجسے اسلیے کہ حلال کرون تجکو تیرے خاوند طلاق دینے والے کے لیے یا کہے عورت کہ نکاح کرتی ہون مین تجسے اسلیے کہ حلال ہون مین اپنے خاوند کے لیے تو یہ مکروہ تحریمی ہے اور اگر زبان سے
یہ نہ کہین اور نیت مین یہ بات ہو تو محلل ماخوذ اور مستحق لعنت کا نہین ہوتا اسلیے کہ اُسکو اصلاح منظور ہے اور کہا ابن ہمام نے کہ اگر نکاح کیا اُس عورت نے کہ تین طلاقین دی گئی
تھین غیر کفو سے بغیر اذن ولی کے اور پھر صحبت کی اُسنے اُس سے تو وہ عورت اول خاوند کے لیے حلال نہین ہوتی فتوی اسی پر ہے +ع وَعَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ قَالَ اَدْرَکْتُ
بِضْعَۃَ عَشَرَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّھُمْ یَقُوْلُوْنَ یُوْقَفُ الْمُوْلِیْ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہے سلیمانؓ بن یسار سے کہ کہا
پایا مین نے دس اور کتنے ایک صحابیون پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کو کہ سب کہتے تھے کہ ٹھیرایا جاوے ایلاء کرنیوالا نقل کی یہ شرح السنہ مین ف ایلاء یہ ہے کہ مرد قسم کھاوے کہ مین
اپنی عورت سے صحبت نہین کرونگا چار مہینے یا زیادہ اس سے پس اگر صحبت نکی اور گذر گئے چار مہینے نہین پڑتی طلاق بمجرد گذر جانے چار مہینے کے نزدیک اکثر صحابہ کے بلکہ ایلاء
کرنے والے کو ٹھیرائے یا تو رجوع کرے اپنی عورت سے اور کفارہ دے اپنی قسم کا اور یا طلاق دے یہی مذہب امام مالکؒ اور شافعیؒ اور احمدؒ کا ہے اور کہا امام شافعیؒ نے کہ اگر وہ نہ طلاق دے
تو حاکم اسکو ایک طلاق دے اور امام اعظمؒ کے نزدیک یہ ہے کہ اگر صحبت کی چار مہینے کے اندر تو لازم آتا ہے کفارہ قسم کا اور ساقط ہو جاتا ہے ایلاء، اور اگر صحبت نہ کی اور چار مہینے گذر گئے تو
اسپر ایک طلاق بائن پڑتی ہے اور اور مسائل ایلاء کے فقہ مین دیکھنے چاہئین +ح+س وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ اَنَّ سَلْمَانَ بْنَ صَخْرٍ وَیُقَالُ لَہٗ سَلَمَۃُ بْنُ صَخْرٍ الْبَیَاضِیُّ جَعَلَ امْرَاَتَہٗ
عَلَیْہِ کَظَھْرِ اُمِّہٖ حَتّٰی یَمْضِیَ رَمَضَانُ فَلَمَّا مَضٰی نِصْفٌ مِّنْ رَمَضَانَ وَقَعَ عَلَیْھَا لَیْلًا فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْتِقْ رَقَبَۃً قَالَ لَا اَجِدُھَا قَالَ فَصُمْ شَھْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ قَالَ لَا اَسْتَطِیْعُ قَالَ اَطْعِمْ سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا قَالَ لَا اَجِدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِفَرْوَۃَ بْنِ عَمْرٍو اَعْطِہٖ ذٰلِکَ الْعَرَقَ وَھُوَ مِکْتَلٌ یَاْخُذُ خَمْسَۃَ عَشَرَ صَاعًا اَوْ سِتَّۃَ عَشَرَ صَاعًا لِیُطْعِمَ سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَرَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ صَخْرٍ نَحْوَہٗ قَالَ کُنْتُ امْرَاً اُصِیْبُ مِنَ النِّسَآءِ مَا لَا یُصِیْبُ غَیْرِیْ وَفِیْ رِوَایَتِھِمَا

له
محلل حلال کرنیوالا بیوی کو
له محلل له جسکے لیے حلال کی گئی بیوی ۱۲
یعنے اور شرط کی تحلیل زبان سے ۱۲
یعنے حاکم حبس کرے اور ٹھیرا دے اور سکے سے کہ یا تو رجوع کر آخر ۱۲

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اَعْنِيْ اَبَادَاوٗدَ وَالدَّارِمِيَّ فَاَطْعِمْ وَسَقًا مِنْ تَمْرٍ بَيْنَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا اور روایت ہے ابی سلمہؓ سے یہ کہ سلمانؓ ابن صخر نے اور کہا جاتا تھا اسکو سلمۃ بن صخر بیاضی
گردانا اپنی عورت کو اپنے پر مانند پیٹھ ماں اپنی کے یعنی کہا کہ تو مجھپر مانند پیٹھ ماں میری کے ہے کہ اسکو ظہار کہتے ہیں یہانتک کہ گذرے رمضان یعنی حرام کیا اسکو اپنے اوپر گذرنے
ماہ رمضان تک پس جب کہ گذرا آدھا مہینا رمضان کا گرا سلمانؓ اسپر ایک رات یعنی صحبت کی اُس سے پھر آیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا یہ روبرو حضرتؐ
کے پس فرمایا اسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آزاد کر ایک بردہ کہا سلمانؓ نے نہیں پاتا ہوں اسکو یعنی مجکو اُسکا مقدور نہیں فرمایا پس روزے رکھ دو مہینے کے پے درپے
کہا نہیں طاقت رکھتا ہوں یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ روزے رکھے دو مہینے کے پہلے جماع کرنیسے اور دو مہینے تک کہ رک نہیں سکتا بسبب کثرت شہوت کے فرمایا کھلا ساٹھ
مسکینونکو کہا نہیں پاتا ہون یعنی طعام ساٹھ مسکینونکا پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے فروۃ بن عمروؓ صحابی کے کہ دے اسکو وہ عرق کھجورونکا کہ کوئی لایا تھا
اور عرق ایک تھیلا ہوتا ہے کھجور کے تو ونکا کہ سماتی ہین اُسمین کھجورین پندرہ چوسیری یا سولہ چوسیری تا کہ کھلاوے ساٹھ مسکینون کو نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی یہ
ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے سلیمان بن یسار سے کہ اُسنے نقل کی سلمۃ بن صخر سے مانند اسکے کہا تھا مین ایک شخص کہ پہنچتا تھا عورتون کو اسقدر کہ نہین پہنچتا غیر میرا
یعنے قوت جماع کی بہت رکھتا تھا اس سبب سے نہ رک سکا صحبت کرنیسے اور بیچ روایت ان دونون کے یعنی ابوداؤد اور دارمی کے یون آیا ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے پس کھلا
ایک وسق کھجورونکا ساٹھ مسکینون کو **ف** ظہار اُسکو کہتے ہین کہ تشبیہ دے اپنی بیوی کو یا اسکے اُس عضو کو کہ تعبیر کیجاتی ہے کُل ساتھ اُس عضو کے یا تشبیہ دے اُسکے جزو شائع
کو ساتھ اُس عضو محرم کے کہ حرام ہے اُسکو دیکھنا اسکا جیسے کہے بیوی کو کہ تو مجھپر حرام مانند پیٹھ ماں میری کے ہے یا سر تیرا اور مانند اُسکے کے یا نصف تیرا یا مانند اُسکے کے مانند پیٹھ یا پیٹ
ماں میری کے ہے یا مانند ران ماں میری کے یا مانند پیٹھ بہن میری کے یا پھپی میری کے یا مانند اُنکے کے پس اسطرح کے کہنے سے حرام ہو جاتی ہے صحبت کرنی بیوی سے اور اسباب
صحبت کے یعنی مساس وغیرہ یہانتک کہ کفارہ دے پس اگر صحبت کری اُس سے پہلے کفارہ دینے کے تو نہین لازم آتا اُسپر کچھ سوای استغفار کے اور پہلے کفارہ کے اور پھر صحبت نکرے
اس سے یہان تک کہ کفارہ دے اور ظہار بیوی سے ہوتا ہے نہ لونڈی سے اور باقی مسائل اُسکے فقہ مین دیکھنے چاہیین اور یہانتک کہ گذرے رمضان کہا طیبیؒ نے کہ اسمین دلیل
ہے اوپر صحیح ہونے ظہار موقت کے اور کہا قاضی خانؒ نے کہ اگر ظہار موقت کرے تو ہوجاتا ہے ظہار کرنیوالا فی الحال اور جبکہ گذرجاوے وہ وقت تو باطل ہوجاتا ہے ظہار اور کہا ابن ہمام
نے کہ اگر ظہار کرے اور مستثنا کرے دن جمعے کو مثلاً تو نہین جائز اور اگر ظہار کرے ایک دن یا ایک مہینے کا تو صحیح ہے قید لگانی اسکی اور نہین باقی رہتا ظہار بعد گذرنے مدت کے اور
کھلا ساٹھ مسکینون کو یعنی پیٹ بھر کر دونون وقت یا ہر ایک کو بقدر فطرہ کے یا قیمت اُسکی دے پہلے صحبت کرنیسے مانند آزاد کرنے بردے کے اور رکھنے روزے کے اور تا کہ
کھلاوے ساٹھ مسکینون کو ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ نہین واجب ہے ایک ایک صاع یعنی چار چار سیر دینا ہر مسکین کو اور فقہ کی کتابون مین لکھا ہے کہ کھجورین دے
تو ایک ایک صاع دے مانند فطرہ کے پس معنی اسکے یہ ہین کہ استعانت کرے ساتھ اسکے یعنی اسمین اپنے پاس سے ملا کر ساٹھ کو کھلاوے پس یہ اس سے نہین لازم آتا کہ
سب کو اسمین سے کھلاوے اسلیے کہ اسکے بعد کی روایت مین آیا کہ کھلا ایک وسق اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے پس ہر مسکین کو ایک ایک صاع آیا + ع وَعَنْ سُلَيْمَانَ
بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ اَنْ يُّكَفِّرَ قَالَ كَفَّارَةٌ وَّاحِدَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہے سلیمانؓ بن یسار سے کہ نقل کی سلمۃ بن صخر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ حق ظہار کرنیوالے کہ صحبت کرے پہلے کفارہ دینے سے فرمایا کفارہ ایک ہی آتا ہے
نقل کی یہ ترمذیؒ اور ابن ماجہؒ نے **ف** اکثر علما کا یہی مذہب ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ اگر صحبت کرے کفارہ سے پہلے تو واجب ہوتے ہین اسپر دو کفارے اور جو کوئی اپنی کئی
بیویون کو کہے کہ تم مجھپر مانند پیٹھ ماں میری کے ہو تو ہوتا ہے ظہار کرنیوالا اُن سب سے بلا خلاف اور خلاف بیچ تعدد کفارہ کے ہے پس ہمارے نزدیک اور امام شافعیؒ کے نزدیک واجب
ہوتے ہین کئی کفارے یعنی اُنمین سے جسکے ساتھ صحبت کا ارادہ کریگا واجب ہوگا اُسپر پہلے اسکے ادا کرنا کفارے کا اور یہی کہا حسن اور زہری اور ثوری وغیرہم نے اور کہا
مالکؒ اور احمدؒ نے کہ ایک کفارہ لازم آتا ہے ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا ظَاهَرَ مِنِ امْرَاَتِهٖ فَغَشِيَهَا قَبْلَ اَنْ
يُّكَفِّرَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ رَاَيْتُ بَيَاضَ حِجْلَيْهَا فِي الْقَمَرِ فَلَمْ اَمْلِكْ نَفْسِيْ اَنْ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

وَقَعْتُ عَلَیْھَا فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَہٗ اَنْ لَّا یَقْرَبَھَا حَتّٰی یُکَفِّرَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ نَحْوَہٗ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ وَرَوٰی اَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ نَحْوَہٗ مُسْنَدًا وَّمُرْسَلًا وَقَالَ النَّسَائِیُّ اَلْمُرْسَلُ اَوْلٰی بِالصَّوَابِ مِنَ الْمُسْنَدِ روایت ہے عکرمہ سے کہ نقل کی ابن عباس رضہ سے یہ کہ ایک شخص نے ظہار کیا اپنی عورت سے پھر صحبت کی اُس سے پہلے کفارہ دینے سے پھر آیا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا یہ برد حضرت کے پس فرمایا حضرتؐ نے کونسی چیز باعث ہوئی تجکو اسپر عرض کیا اُسنے یا رسول اللہ دیکھی مین نے سفیدی پازیب اُسکی کی چاندنی مین پس نہ روک سکا مین نفس اپنے کو صحبت کرنے اُسکے سے پس ہنسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور حکم کیا اُسکو یہ کہ نہ صحبت کرے اس سے پھر یہانتک کہ کفارہ دے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور نقل کی ترمذیؒ نے مانند اسکے یعنی معنے اسکے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور نقل کی ابوداؤد اور نسائی نے مانند اسکے مسند اور مرسل اور کہا نسائی نے مرسل نزدیک تر ہے ساتھ صحت کے سند سے

بَابٌ یہ باب ہے متعلق پہلے باب کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ مُعَاوِیَۃَ بْنِ الْحَکَمِ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ جَارِیَۃً کَانَتْ لِیْ تَرْعٰی غَنَمًا لِیْ فَجِئْتُھَا وَقَدْ فَقَدَتْ شَاۃً مِّنَ الْغَنَمِ فَسَاَلْتُھَا عَنْھَا فَقَالَتْ اَکَلَھَا الذِّئْبُ فَاَسِفْتُ عَلَیْھَا وَکُنْتُ مِنْ بَنِیْ اٰدَمَ فَلَطَمْتُ وَجْھَھَا وَعَلَیَّ رَقَبَۃٌ اَفَاُعْتِقُھَا فَقَالَ لَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیْنَ اللّٰہُ فَقَالَتْ فِی السَّمَآءِ فَقَالَ مَنْ اَنَا فَقَالَتْ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْتِقْھَا رَوَاہُ مَالِكٌ وَفِیْ رِوَایَۃِ مُسْلِمٍ قَالَ کَانَتْ لِیْ جَارِیَۃٌ تَرْعٰی غَنَمًا لِّیْ قِبَلَ اُحُدٍ وَّالْجَوَّانِیَّۃِ فَاطَّلَعْتُ ذَاتَ یَوْمٍ فَاِذَا الذِّئْبُ قَدْ ذَھَبَ بِشَاۃٍ مِّنْ غَنَمِنَا وَاَنَا رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ اٰدَمَ اٰسَفُ کَمَا یَاْسَفُوْنَ لٰکِنْ صَکَکْتُھَا صَکَّۃً فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَظَّمَ ذٰلِكَ عَلَیَّ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَلَا اُعْتِقُھَا قَالَ ائْتِنِیْ بِھَا فَاَتَیْتُہٗ بِھَا فَقَالَ لَھَا اَیْنَ اللّٰہُ قَالَتْ فِی السَّمَآءِ قَالَ مَنْ اَنَا قَالَتْ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ اَعْتِقْھَا فَاِنَّھَا مُؤْمِنَۃٌ روایت ہے معاویہؓ بن الحکم سے کہا کہ آیا مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق ایک لونڈی میری چراتی تھی ریوڑ میرا پس آیا مین اسکے پاس اس حالمین کہ نابود ہوئی تھی ایک بکری ریوڑ مین سے پس پوچھا مین نے اُس سے حال بکری کا کہ کیا ہوئی پس کہا اُسنے کھا گیا اسکو بھیڑیا پس غصہ ہوا مین اُسپر اور ہون مین بنی آدم مین سے کہ بحکم بشریت کے غصے ہوتے ہین پس مارا مین نے طمانچہ اُسکے منھ پر اور واجب ہے مجپر آزاد کرنا بردے کا یعنی بسبب ظہار کے یا قسم کے یا کسی اور سبب سے کیا آزاد کردون مین اُسکو یعنی تاکہ وہ کفارہ بھی ادا ہو جاوے میرے ذمے سے اور بسبب مارنے طپانچہ کے کہ پشیمانی اور شرمندگی رکھتا ہون اُس سے بھی خلاصی پاؤن پس فرمایا اُس لونڈی سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کہان ہے اللہ پس کہا اُسنے آسمان مین پھر فرمایا حضرتؐ نے مین کون ہون پس کہا اُسنے تم ہو رسول خدا کے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آزاد کر اسکو نقل کی یہ مالکؒ نے اور مسلم کی روایت مین یون ہے کہ کہا معاویہؓ نے تھی میری لونڈی چراتی تھی ریوڑ میرا جانب پہاڑ اُحد کے اور جوانیہ کے کہ نام ایک جگہ کا ہے قریب اُحد کے پس دیکھا مین نے ایکدن ریوڑ مین ناگہان بھیڑیا لے گیا تھا ایک بکری میری ریوڑ مین سے اور مین ہون مرد اولاد آدم مین سے غصہ ہوتا ہون جیسے غصے ہوتی ہین اولاد آدم کی یعنی ارادہ کیا مین نے کہ مارون اُسکو بہت جیسے کہ مقتضا غصے کا ہے لیکن مارا مین نے اسکو ایک طپانچہ پھر آیا مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس یعنی اور بیان کیا مین نے روبرو حضرتؐ کے یہ ماجرا پس بڑا جانا یہ امر مجپر اور فرمایا کہ تو نے بڑا گناہ کیا پس کہا مین نے یا رسول اللہؐ کیا نہ آزاد کرون مین اسکو پس فرمایا بلا لا میرے پاس اُسکو پس لایا مین حضرتؐ کے پاس اُسکو پس فرمایا اُسکو کہان ہے اللہ کہا اُسنے آسمان مین فرمایا کون ہون مین کہا اُسنے تم ہو رسول خدا کے فرمایا آزاد کر اسکو اسلیے کہ یہ مسلمان ہے

ف کہان ہے اللہ نہین ارادہ کیا حضرتؐ نے اس سے سوال کرنا مکان سے اسلیے کہ اللہ تعالیٰ پاک ہے مکان اور زمان سے بلکہ مراد حضرتؐ کی یہ تھی کہ کہان ہے جگہ امر اسکے کی اور جگہ ظاہر ہونے بادشاہت اور قدرت اسکی کی اور اسطرح سوال حضرتؐ نے اس لیے کیا کہ اسوقت مین کفار عرب بتون کو معبود جانتے تھے اور جہلا سوائے انکے اور کسی کو معبود نہ جانتے تھے پس حضرتؐ نے چاہا کہ معلوم کرین کہ آیا وہ موحدہ ہے یا مشرکہ ہے حاصل یہ کہ مراد حضرتؐ کی اس سے نفی معبودون زمین کی تھی کہ وہ بہت ہین نہ ثابت کرنا آسمان کو جگہ واسطے اللہ تعالیٰ کے جب اُسنے جواب مذکور دیا تو معلوم کیا حضرتؐ نے کہ وہ موحدہ ہے اور مسلم کی روایت مین جو کہا کیا آزاد کرون نہین اسکو اگر کوئی کہے کہ دونون

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

روایتون مین تطبیق کیونکر ہو کہ اوپر کی روایت مین تو کہا کہ واجب ہی مجبر آزاد کرنا بردے کا کسی سبب سے کیا آزاد کر دنین اسکو تاکہ وہ کفارہ بھی ادا ہو جاوے اور پشیمانی کر
اُسکے مارنے کے سبب حاصل ہوئی وہ بھی دفع ہو اور اس روایت سے معلوم ہوا کہ فقط بسبب اس مارنے کے آزاد کرنا چاہا جواب اسکا یہ ہو کہ پہلی روایت مین تو صریح
آگیا کہ مجبر آزاد کرنا بردیکا ہے کسی سبب سے اور اس مارنیکے سبب سے آزاد کرنا مجکو ضرور پڑا آیا کفایت کریگا مجکو آزاد کرنا بردے کا واسطے دونون امرون کے اور روایت دوسری
مطلق ہے محتمل دونون امرون کو پس مطلق محمول ہو مقید پر یعنی یہان بھی وہی مراد ہے کہ آیا کفایت کریگا مجکو آزاد کرنا بردیکا واسطے دونون امرونکے اور مراد مصنف
کی اس حدیث کے لانیسے اس باب مین یہ ہو کہ کفارہ ظہار مین بردہ مومن آزاد کرنا چاہیے مذہب شافعیؒ یہی ہے اور حنفیہ نے حمل کیا ہے اسکو افضلیت
پر اور باقی تحقیق اسکی فقہ کی بڑی کتابون مین دیکھنی چاہیے پھر بیان کفارہ کا بموجب مذہب حنفیہ کے یہ ہے کہ اول تو آزاد کرنا بردے کا لازم ہوتا ہے اور
جائز ہے اسمین بردہ مسلمان اور کافر اور مرد اور عورت اور چھوٹا بڑا اور کانا اور بہرا ایسا بہرا کہ جب پکارا جاوے تو سن لے اور ایک ہاتھ کٹا ہوا ایک پانوُن
کٹا ہوا جانب مخالف سے یعنی مثلاً داہنا ہاتھ کٹا ہو تو پانوُن بایان کٹا ہو اور جائز ہے مکاتب کہ نہ ادا کیا ہو کچھ اور نہین جائز ہے اندھا اور ایسا بہرا کہ نہ سُنے اصلاً
اور گونگا اور دونون ہاتھ کٹا ہوا یا دونون انگوٹھے دونون پانوُن کے کٹے ہون یا دونون پانوُن کٹے ہون یا ہاتھ اور پانوُن ایک ہی طرف کے کٹے ہون اور نہین
جائز ہے مجنون مطلق یعنی ہمیشہ دیوانہ ہی رہتا ہو اور نہین جائز مدبر اور ام ولد اور مکاتب کہ کچھ بدل کتابت مین سے ادا کیا ہو اور باقی تفصیل اسکی فقہ مین دیکھنی چاہیے
اور اگر بردہ نہ ملے تو روزے رکھے دو مہینے کے پے درپے کہ نہ ہو اُن مہینون مین رمضان اور نہ وہ دن کہ جنمین روزے رکھنے منع ہین ایام تشریق اور عیدین پس
اگر صحبت کرے بیوی سے اِن دونون مہینون مین رات کو قصداً یا دن کو بھول کر تو از سر نو روزے رکھنے شروع کرے اور اگر افطار کرے بعذر یا بلا عذر
تو بھی از سر نو رکھے اور اگر روزے نہ رکھ سکے تو دیوے وہ یا نائب اُسکا ساٹھ مسکینون کو ہر مسکین کو مانند فطرہ کے یعنے دو دو سیر گیہون یا چار چار سیر جو یا کھجورین
یا قیمت اُنکی اور صحیح ہے دینا سیر بھر گیہوُن کا ساتھ دو سیر جو یا کھجورون کے اور صحیح ہے اباحت کفارات مین اور فدیہ مین نہ صدقات واجبہ مین اور
اباحت اسکو کہتے ہین کہ کھانا پکا کر روبرو فقیر کے رکھدے جسقدر وہ چاہے کھالے پس یہ کفارات اور فدیہ مین جائز ہے اور صدقات واجبہ مین مانند
زکوٰۃ وغیرہ کے بدون ملک کر دینے کے نہین جائز پس اگر پیٹ بھر کر کھلا وے دنکو اور رات کو یا دن ہی کو کھلاوے دو روز تک یا رات ہی کو کھلاوے
دو راتین تو جائز ہے اگرچہ تھوڑے سے کھانے مین اُنکا پیٹ بھر جاوے اور ضرور ہے سالن ساتھ جو کی روٹیون کے نہ ساتھ گیہون کی روٹیون کے اور اگر کھلاوے
ایک فقیر کو ساٹھ روز تک تو جائز ہے اور اگر دیوے ایک کو طعام ساٹھ کا ایک ہی دن تو نہین درست اور اس صورت مین ایک ہی دن کا ادا ہوگا اور
اگر صحبت کرے بیوی سے درمیان مین کھلانے کے تو پھر از سر نو کھلانا شروع کرے اور اگر دو ظہارون کے کفارے مین ساٹھ فقیرون کو مثلاً گیہون دے
ہر فقیر کو ایک ایک صاع تو نہین صحیح ہے اگر دیگا تو ایک ہی ظہار کا کفارہ ادا ہوگا اور اگر کفارہ ظہار اور کفارہ افطار مین اسیطرح دے تو دونون کفارے ادا ہو جاوینگے
اور باقی تفصیل اسکی فقہ مین دیکھنی چاہیے ۔ع۔ ملتقی **باب اللعان** لعان اور ملاعنت کے معنے ہین ایک دوسرکو لعنت کرنا اور شرع مین لعان اسکو
کہتے ہین کہ جب مرد اپنی عورت کو تہمت زنا کی کرے اور عورت اُسکی انکار کرے کہے کہ تو مجپر تہمت کرتا ہے تو قاضی کے پاس جاوے اور قاضی اُسکے خاوند کو بلاوے
پس خاوند اگر چار گواہون سے ثابت کرے تو قاضی حد قائم کرے اُسکی بیوی پر اور اگر گواہون سے ثابت نہ کرے تو قاضی حکم کرے کہ اول مرد چار بار گواہی دے
اسطرح کہ گواہی دیتا ہون مین ساتھ اللہ کے کہ بیشک مین سچون مین سے ہون بیچ اُس چیز کے کہ نسبت کی مین نے اِسکو زنا کی اور پانچوین دفعہ کہے کہ لعنت
خدا کی اُس شخص پر اگر ہو جھوٹا بیچ اُس چیز کے کہ نسبت کی اسکو زنا کی اور اشارہ کرے طرف عورت کے ہر بار پھر کہے عورت چار بار گواہی دیتی ہون مین ساتھ اللہ کے کہ یہ
جھوٹا ہے بیچ اس چیز کے کہ نسبت کی مجکو زنا کی اور پانچوین بار کہے کہ غضب خدا کا اوپر یعنی عورت پر اگر ہو یہ مرد سچا بیچ اُس چیز کے کہ نسبت کی مجکو زنا کی
اور اشارہ کرے طرف مرد کے ہر بار پس جب ملاعنت کی مرد عورت نے تو تفریق کرے قاضی درمیان اُنکے اور ہوتی ہے یہ طلاق بائن اور حرام ہوتی ہے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

عورت ہمیشہ کو مگر جسوقت جھٹلاوے خاوند اپنے تئین تو حد لگائی جاوے اسکو اور نکاح کرنا اس سے درست ہوجاویگا اور امام ابو یوسف کے نزدیک ہمیشہ کو حرام ہوگئی اگرچہ خاوند اپنے تئین جھٹلاوے +ح ملتقی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ اِنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا اَيَقْتُلُهٗ فَيَقْتُلُوْنَهٗ اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ فِيْكَ وَ فِيْ صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَاْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَاَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ عُوَيْمِرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْظُرُوْا فَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَسْحَمَ اَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ عَظِيْمَ الْاَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَلَا اَحْسِبُ عُوَيْمِرًا اِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا وَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اُحَيْمِرَ كَاَنَّهٗ وَحَرَةٌ فَلَا اَحْسِبُ عُوَيْمِرًا اِلَّا قَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ بِهٖ عَلَى النَّعْتِ الَّذِيْ نَعَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَصْدِيْقِ عُوَيْمِرٍ فَكَانَ بَعْدُ يُنْسَبُ اِلٰى اُمِّهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے سہل بن سعد ساعدی سے کہ کہا تحقیق عویمر عجلانی صحابی نے کہا یا رسول اللہ خبر دو مجکو حکم اس شخص کے سے کہ پاوے ساتھ عورت اپنی کے ایک شخص اجنبی کو یعنی اور یقین کرے کہ اسنے زنا کیا ہے اسکی عورت سے کیا قتل کرے اسکو یعنی جائز ہے قتل اسکا پس قتل کرینگے وارث مقتول کے اس قاتل کو یا کیا کرے یعنی آیا صبر کرے عار پر یا کچھ اور کرے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق وحی اُتاری گئی بیچ قضیہ تیرے کے اور عورت تیری کے پس جا اور بلا لا عورت اپنی کو کہا سہل نے پس لعان کیا دونون نے یعنی میان بیوی نے مسجد مین اور مین تھا ساتھ اور لوگون کے نزدیک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس جب فارغ ہوے دونون لعان سے کہا عویمرؓ نے جھوٹ بولا مین اسپر یا رسول اللہ اگر رکھون مین اسکو پھر طلاق دی اسکو تین بار پھر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھو اگر لاوے یہ عورت بچے کو یعنی جو اسکے حمل مین ہے سیاہ رنگ اور بہت کالی ہون آنکھین اسکی اور بڑے ہون کولے اور بھرا ہوا ہو گوشت دونون پنڈلیون مین پس نہین گمان کرونگا مین عویمرؓ کو مگر یہ کہ سچ کہا اُسنے اسپر یعنی جس شخص کی طرف نسبت زنا کی تھی وہ ایسا ہی تھا پس اگر بچہ اسطرحکا پیدا ہوگا تو معلوم ہوگا کہ اُسکے نطفے سے ہے اور اگر لائی بچہ سُرخ رنگ گویا کہ باہنی کے رنگ کا ہے پس نہین گمان کرونگا عویمر کو مگر کہ جھوٹ بولا اسپر یعنے عویمر سُرخ رنگ تھا اگر بچہ سرخ رنگ کا ہوا تو عویمر ہی کا ہوگا پس معلوم ہوگا کہ جھوٹا ہے بہتان کیا بیوی پر پس لائی بچے کو اس صفت پر کہ بیان کیا تھا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سچے کرنے عویمرؓ کے سے یعنی اُس زانی کی صورت کا جنا پس تھا لڑکا پیچھے اسکے نسبت کیا جاتا تھا طرف ماں اپنی کے یعنی بموجب فرمانے حضرتؐ کے اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کیا قتل کرے اسکو علما نے اختلاف کیا ہے بیچ حکم اُس شخص کے کہ مار ڈالا ایک شخص کو کہ پایا اسکو اپنی بیوی کے ساتھ زنا کرتے ہوے جمہور اسپر ہین کہ قتل کیا جاوے اسکو مگر یہ کہ چار گواہ گذرانے زنا پر یا اقرار کرین اسپر وارث قتیل کے تو نہ قتل کیا جاوے لیکن اللہ کا گنہگار نہین اگر سچا ہوگا اور وحی اُتاری گئی الخ یعنی یہ آیتین اُترین وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَاءُ اِلَّا اَنْفُسُهُمْ آخر آیات تک کہا بعضون نے کہ اُترین یہ آیتین بیچ ماہ شعبان کے سنہ نو ہجری مین اور کہا ابن ملک نے کہ ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آیت لعان کی اُتری عویمرؓ کے حق مین اور اوّل لعان اسلام مین یہی ہوا اور بعضے عالمون نے کہا کہ آیت لعان کی اُتری ہلال بن امیہؓ کے حق مین اور اول جو لعان کیا اسلام مین اسی نے کیا چنانچہ حدیث ابن عباسؓ کی آگے آتی ہے اُس سے ایسا ہی معلوم ہوتا ہے پس اسصورت مین معنی اس قول کے کہ وحی اُتاری گئی بیچ قضیہ تیرے الخ یہ ہووینگے کہ تیرے سے قضیہ مین یہ آیت اُتری اور بعضون نے کہا احتمال ہے کہ دونون کے مقدمہ مین اتری ہووے شاید کہ سوال کیا ہو دونون نے بیچ دو وقتون متغایر کے پس اُتری ہو دونون کے حق مین اور سبقت کی ہو ہلالؓ نے بیچ لعان کے اور جھوٹ بولا مین اسپر الخ یہ کلام تمہید ہے اسکے تین طلاق دینے کی یعنے اگر رکھون مین اس عورت کو اپنے نکاح مین اور طلاق ندون اسکو تو لازم آتا ہے مجھپر جھوٹ بیچ نسبت کرنیکے اسکو ساتھ زنا کے اسلیے کہ رکھنا میرا اسکو نکاح مین دلالت کرتا ہے اسپر کہ گویا مین نے جھوٹ کہا وہ پاک ہے زنا سے +ع +ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاعَنَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَاَتِهٖ فَانْتَفٰى مِنْ وَلَدِهَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَاَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْاَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

حدیثہ لھما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعظہ وذکرہ واخبرہ ان عذاب الدنیا اھون من عذاب الاخرۃ ثم دعاھا فوعظہا وذکرھا واخبرھا ان عذاب الدنیا اھون من عذاب الاخرۃ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا لعان کا درمیان ایک شخص کے اور بیوی اسکی کے پس دور ہوا وہ شخص فرزند اس عورت کے سے یعنی ملاعنت کے سبب سے نسب لڑکے کا اُس شخص سے جاتا رہا اور جدائی کی حضرتؐ نے درمیان مرد و عورت کے اور ملا دیا لڑکے کو ساتھ عورت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ حدیث ابن عمرؓ کے کہ بخاری اور مسلم مین ہے یہ ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نصیحت کی اُس شخص کو اور یاد دلایا اسکو عذاب آخرت کا یعنی تا جھوٹ نہ کہے اور اقرار نہ کرے عورت پر اور خبر دی اسکو کہ عذاب دنیا کا سہل ہے عذاب آخرت کے سے پھر بلایا عورت کو اور نصیحت کی اسکو اور یاد دلایا اسکو عذاب آخرت کا اور خبر دی اسکو یہ کہ عذاب دنیا کا سہل تر ہے عذاب آخرت کے سے **ف** جدائی کی یعنی حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جدائی کا درمیان میاں بیوی کے اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ فرقت درمیان میاں بیوی کے بسبب تفریق حاکم کے ہوتی ہے نہ نفس لعان سے اور یہی مذہب ہے ابی حنیفہؒ کا اور دلیل اُنکی یہ ہے کہ فرقت اگر وقع ہوتی نفس لعان سے تو تین طلاقین کیون دی جاتین جبکہ اوپر کی حدیث مین مذکور ہوئین اور عذاب دنیا مراد عذاب دنیا سے قائم کرنا حد کا ہے کہ مرد نے عورت کو بہتان کیا زنا کا اور بخوف حد لگنے کے ساتھ جھوٹی گواہیون کے اثبات اسکا کرے یا عورت نے زنا کیا اور بخوف قائم کرنے حد کے اقرار اسکا نہ کرے اور ملاعنت کرین پس حضرتؐ نے فرمایا کہ عذاب دنیا آسان ہے بہ نسبت عذاب آخرت کے بخوف یہان کے عذاب کے خلاف حق مکرو سچ سچ کہدو اور یہان کا عذاب سہل اختیار کرو تا وہان کے عذاب شدید سے بچو **ع ح و عنہ** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال للمتلاعنین حسابکما علی اللہ احدکما کاذب لا سبیل لک علیھا قال یا رسول اللہ مالی قال لا مال لک ان کنت صدقت علیھا فھو بما استحللت من فرجھا وان کنت کذبت علیھا فذاک ابعد وابعد لک منھا متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے مرد و عورت لعان کرنیوالون کے کہ حساب تمھارا اللہ پر ہے ایک تم دونون مین سے جھوٹا ہے یعنی نفس الامر مین اور ہم حکم کرتے ہین بحسب ظاہر کے نہین راہ واسطے تیرے اسپر یعنی نہین جائز تجکو یہ کہ رہے تو ساتھ اس عورت کے بلکہ یہ تجپر ہمیشہ کو حرام ہوئی عرض کیا یا رسول اللہ مال میرا یعنے دیا ہوا مہر میرا کیا جاتا رہیگا فرمایا نہین مال واسطے تیرے یعنی پھیر لینا مہر کا تجکو نہین پونہچتا اسلیے کہ دو حال سے خالی نہین اگر سچ بولتا ہے تو اُسپر پس وہ مال بدلے شرمگاہ اُسکی کے ہے کہ حلال کی تونے اور اگر تو جھوٹ بولتا ہے اسپر تو پھیر لینا مہر کا اُس سے بہت دور ہے اور بہت دور ہے واسطے تیرے یعنی جب حالت صدق مین نہ پھیرنا پونہچا تو حالت کذب مین بطریق اولی نہ پھیرنا چاہیئے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حساب یعنی محاسبہ تمھارا اور تحقیق امر تمھارے کی اور جزا دینی اسپر اللہ پر ہے اور بدلے شرمگاہ اُسکی کے آلخ اسمین دلیل ہے اسپر کہ لعان کرنیوالا نہ پھیرے مہر اگر دخول کیا ہے ساتھ اُس عورت کے اور اسپر اتفاق ہے علما کا اور اگر دخول نکیا ہو ساتھ اسکے تو کہا ابو حنیفہؒ اور شافعیؒ اور مالکؒ نے کہ اُسکے لیے آدھا مہر ہے **ع و عن** ابن عباسؓ ان ھلال بن امیۃ قذف امراتہ عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم بشریک بن سحماء فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم البینۃ او حد فی ظھرک فقال یا رسول اللہ اذا رای احدنا علی امراتہ رجلا ینطلق یلتمس البینۃ فجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول البینۃ والا حد فی ظھرک فقال ھلال والذی بعثک بالحق انی لصادق فلینزلن اللہ ما یبرئ ظھری من الحد فنزل جبرئیل وانزل علیہ والذین یرمون ازواجھم فقرا حتی بلغ ان کان من الصادقین فجاء ھلال فشھد والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ یعلم ان احدکما کاذب فھل منکما تائب ثم قامت فشھدت فلما کانت عند الخامسۃ وقفوھا وقالوا انھا موجبۃ قال ابن عباس فتلکات ونکصت حتی ظننا انھا ترجع ثم قالت لا افضح قومی سائر الیوم فمضت وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابصروھا فان جاءت بہ اکحل العینین سابغ الالیتین خدلج الساقین فھو لشریک بن سحماء فجاءت بہ کذلک فقال

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ لَا مَا مَضٰی مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ لَکَانَ لِیْ وَلَھَا شَانٌ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابن عباس رض سے یہ کہ ہلال بن امیہ نے تہمت زنا کی کی اپنی بیوی کو روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک بن سحماء صحابی کے یعنی کہا کہ اسنے زنا کیا اس شخص کی بیوی سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی ہلال سے کہ گواہ لا یا حد ماری جاویگی تہمت کی تیری پیٹھ پر پس عرض کیا ہلال رض نے یا رسول اللہ جسوقت کہ دیکھے ایک ہمارا اپنی عورت پر کسی شخص کو کیا جاوے کہ ڈھونڈے گواہ یعنی ایسے وقتین کہان ایسی فرصت ہے کہ گواہ کرے کسی کو اور یہ کیا جگہ ہے گواہ کرنیکی پس پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے گواہ قائم کر وگرنہ حد لگیگی تیری پیٹھ پر پس کہا ہلال نے قسم ہے اُس ذات کی کہ بھیجا آپ کو ساتھ حق کے تحقیق مین سچا ہون پس البتہ اُتاریگا اللہ ایسا حکم کہ پاک کرے پیٹھ میری کو حد تہمت سے پس اُترے جبرئیل اور اُتارین حضرت پر یہ آیتین اور وہ لوگ کہ تہمت کرتے ہین اپنی بیویونپر پس پڑھین یعنی اسکے بعد کی آیتین یہانتک کہ پہونچے اِنْ کَانَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ تک پس آیا ہلال رض اور گواہی دی یعنی لعان کیا کہ اسمین پانچ گواہیان ہین جیسا کہ بیان مفصل اسکا اوپر ہو چکا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ بے شبہ اللہ تعالی جانتا ہے کہ ایک تم مین سے جھوٹا ہے پس آیا ہے تم مین سے کوئی توبہ کرنیوالا پھر کھڑی ہوئی عورت ہلال کی اور لعان کیا پس جب پہونچی نزدیک پانچوین گواہی کے روکا اُسکو یعنی صحابہ رض نے اور کہا تحقیق یہ پانچوین گواہی واجب کرنیوالی ہے یعنی تفریق کو درمیان تمھارے یا واجب کرنیوالی ہے یعنی عذاب کو اگر جھوٹ بولے گی کہا ابن عباس رض نے پس ٹھیر گئی وہ عورت اور ہٹی یعنی تردد کیا کہ اسکے حال سے معلوم ہوتا تھا کہ پانچوین گواہی نہین دینے کی یہانتک کہ گمان کیا ہمنے کہ وہ پھر جاوے گی اپنے کہنے سے پھر کہا اُس عورت نے کہ نہین فضیحت کرتی مین اپنی قوم کو ساری عمر یعنی بسبب اعراض کرنیکے لعان سے اور رجوع کرنیکے طرف تصدیق خاوند کے پھر گذری یعنی پانچوین گواہی بھی دی اور پورا کیا لعان کو اور حضرت نے حکم تفریق کا کیا اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھتے رہو اس عورت کو پس اگر لائی لڑکا سرمگین آنکھون کا بھاری سرینون کا موٹی پنڈلیون کا پس وہ شریک بن سحماء کا ہے کہ وہ بھی ایسا ہی تھا پس لائی وہ عورت لڑکا اسطرح کا پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر نہوتا حکم کہ گذرا کتاب اللہ سے کہ حد و تعزیر متلاعنین کے لیے نہین ہے تو البتہ ہوتا واسطے میرے اور واسطے اُس عورت کے ایک کام یعنی دیکھتی کہ کسطرح تنبیہ کرتا اُسکو بسبب مشابہ ہونے بچے کے ساتھ زانی کے تاکہ عبرت ہوتی دیکھنے والون کو نقل کی یہ بخاری نے **ف** اسحدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اول لعان اسلام مین یہ ہوا اور اسمین آیت مذکورہ اُتری اور تحقیق اسکی بیچ فائدہ حدیث سہل کے گذر چکی اور بے شبہ جانتا ہے الخ ظاہر تر یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ قول بعد فارغ ہونے اُن دونون کے لعان سے اور مراد یہ ہے کہ لازم ہے جھوٹے کو توبہ کرنی اور بعضون نے کہا کہ حضرت نے یہ قول کہا پہلے لعان کے واسطے ڈرانے اُن دونون کے لعان سے اور اسحدیث مین دلالت ہے اسپر کہ حاکم کو مظنہ اور علامتون اور قرائن پر نہ التفات کرنی چاہیے اور حکم کرے ساتھ ظاہر اُسچیز کے کہ مقتضی ہون اسکو دلیلین ع **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَۃَ لَوْ وَجَدْتُ مَعَ اَھْلِیْ رَجُلًا لَمْ اَمَسَّہٗ حَتّٰی اٰتِیَ بِاَرْبَعَۃِ شُھَدَآءَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ کَلَّا وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ اِنْ کُنْتُ لَاُعَاجِلُہٗ بِالسَّیْفِ قَبْلَ ذٰلِکَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْمَعُوْا اِلٰی مَا یَقُوْلُ سَیِّدُکُمْ اِنَّہٗ لَغَیُوْرٌ وَاَنَا اَغْیَرُ مِنْہُ وَاللّٰہُ اَغْیَرُ مِنِّیْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ کہا سعد بن عبادہ نے اگر پاؤن مین ساتھ اپنی عورت کے کسی کو نہ ہاتھ لگاؤن اُس شخص کو یعنی نہ مارون اور نہ قتل کرون اسکو یہانتک کہ لاؤن چار گواہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہان کہا سعد رض نے یون نہین قسم ہے اُس ذات کی کہ بھیجا ہے آپ کو ساتھ حق کے تحقیق مین البتہ جلدی سے مارون اُسکو ساتھ تلوار کے پہلے اسکے کہ شاہد لاؤن فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے سنو طرف اُسچیز کے کہ کہتا ہے سردار تمھارا یعنی سعد رض تحقیق وہ البتہ غیرت مند ہے اور مین زیادہ غیرت مند ہون اُس سے اور اللہ زیادہ غیرت مند ہے مجھسے نقل کی یہ مسلم نے **ف** سعد رض نے جو کلام مذکور کہا تو یہ کچھ حضرت کے قول کو رد نہین کیا اور مخالفت حضرت کے حکم کی اُنکو منظور نہین تھی بلکہ اُنھون نے خبر دی حال نفس اپنے کی کہ میرا حال تو یہ ہے اور غیرت اور غضب میرا اس مرتبے کو پہونچا ہے اور حکم شرع یہ ہے مین کیا کرون اسلیے حضرت نے فرمایا کہ سنو طرف اُسچیز کے کہ کہتا ہے سردار تمھارا مقصود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کلام سے تعریف کرنی اُنکی اس صفت

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

کی ہے اور اشارہ ہے اسپر کہ یہ صفات بزرگون اور عادات سردارون سے ہے اگرچہ حکم شرع مین اور ہے حاصل یہ کہ حضرت نے سعدؓ کا عذر بیان فرمایا کہ یہ کلام بسبب غیرت کے اُس سے صادر ہوا پس اس سے تقریر اور اثبات اُنکے کلام کا منظور نہین ہے اور کہا مظہر نے کہ جواب دینا سعدؓ کا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو تھا طمع اسکے کہ اجازت ہو قتل کرنے کی نہ ازراہ رد کرنے قول حضرت کے پس جب حضرت نے انکار کیا اسکا تو اُنھون نے سکوت کیا اور غیرت کہتے ہین تغیر حالت کو کہ پیدا ہو آدمی مین وقت دیکھنے ایک چیز ناگوار کے اپنی اہل مین اور یہ بہ نسبت اللہ تعالیٰ کے محال ہے پس اللہ تعالیٰ کے غیرت ناک ہونیکے معنی یہ ہین کہ وہ منع فرمانے والا ہے بندون کو گناہون سے تا جناب قرب اُسکی سے ور نہ پڑین +ع +ح وَعَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفِحٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ وَاللّٰهِ لَاَنَا اَغْيَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ اَغْيَرُ مِنِّي وَمِنْ اَجْلِ غَيْرَةِ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللّٰهِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ بَعَثَ الْمُنْذِرِيْنَ وَالْمُبَشِّرِيْنَ وَلَا اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ الْمِدْحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ وَعَدَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے مغیرہؓ سے کہ کہا کہا سعدؓ بن عبادہ نے اگر دیکھون مین کسی شخص کو ساتھ بیوی اپنی کے البتہ مارون مین اسکو ساتھ تلوار کے نہ ساتھ جانب پشت تلوار کے بلکہ جانب تیز سے پس پوہنچی یہ خبر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا یعنی صحابہؓ سے کیا تعجب کرتے ہو تم کمال غیرت سعدؓ کی سے قسم ہے خدا کی البتہ مین زیادہ غیرت مند ہون اُس سے اور اللہ بہت غیرت مند ہے مجھسے اور بسبب غیرت اللہ تعالیٰ کے حرام کیے اللہ نے گناہ جو ظاہر ہین اُنمین سے اور جو پوشیدہ ہین اور نہین کوئی کہ بہت محبوب ہے اسکو عذر کرنا اللہ تعالیٰ سے اسلیے بھیجا ڈرانیوالونکو اور خوشخبری دینے والونکو یعنی انبیاؤن کو اور نہین کوئی کہ بہت محبوب ہے اسکو تعریف کرنی اللہ تعالیٰ سے اور بسبب اسکے وعدہ کیا اللہ تعالیٰ نے بہشت کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اور بسبب غیرت اللہ تعالیٰ کے آخر تک یہ تفسیر ہے غیرت اللہ کی یعنی اسکے کہ منع کیا لوگون کو حرام چیزون سے اور مرتب کیا اُسپر عذاب اسلیے کہ غیرت اصل مین یہ ہے کہ مکروہ رکھے اور غصے ہووے آدمی اُس سے کہ تصرف کرے کوئی اُسکی ملک مین اور مشہور معنی غیرت کے یہ ہین کہ غصے ہووے آدمی اُسپر کہ کرے اُسکی بیوی سے فعل بد یا دیکھے اسکی بیوی کو پس اللہ کی غیرت یہ ہے کہ غصہ ہووے اُسپر کہ کرے گناہ اور کہا نووی نے کہ عذر یہان بمعنی اعذار کے ہے یعنی ازالہ عذر یعنی جیسا اللہ تعالیٰ عذر کے کرنیکو دوست رکھتا ہے ایسا اور کوئی نہین رکھتا ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے پیغمبرونکو بھیجا تا بندون کو عذر نرہے جیساکہ قرآن مجید مین فرمایا لِئَلَّا يَكُوْنَ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ اور اللہ تعالیٰ کے برابر تعریف کرنی کسی کو محبوب نہین اسی لیے اُسنے تعریف کی اپنے نفس کی اور اپنے دوستون کی اور اسی لیے وعدہ کیا اللہ تعالیٰ نے جنت کا اُسکے لیے کہ تعریف کرے اسکی اور اطاعت کرے اسکی +ع وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَغَارُ وَاِنَّ الْمُؤْمِنَ يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللّٰهِ اَنْ لَّا يَاْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ غیرت مند ہے اور تحقیق مومن غیرت مند ہے یعنی غیرت صفت اللہ تعالیٰ کی ہے کہ بندہ مومن بھی وہ صفت رکھتا ہے اور مقتضا غیرت اللہ تعالیٰ کا یہ ہے کہ نہ کرے مومن اُس چیز کو کہ حرام کی اللہ تعالیٰ نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْهُ اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ امْرَاَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ وَاِنِّي اَنْكَرْتُهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا اَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِيْهَا مِنْ اَوْرَقَ قَالَ اِنَّ فِيْهَا لَوُرْقًا قَالَ فَاَنّٰى تُرٰى ذٰلِكَ جَاءَهَا قَالَ عِرْقٌ نَزَعَهَا قَالَ فَلَعَلَّ هٰذَا عِرْقٌ نَزَعَهُ وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُ فِي الْاِنْتِفَاءِ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ ایک اعرابی آیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ تحقیق عورت میری جنی ہے ایک لڑکا کالا اور تحقیق مین نے انکار کیا اُسکا یعنی مین نے کہا کہ میرا نہین بسبب نہونے اُسکے کے ہم رنگ میرے پس فرمایا اُسکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آیا ہین واسطے تیرے کچھ اونٹ کہا ہان فرمایا کیا ہین رنگ اُنکے کہا سُرخ فرمایا کیا ہین اُنمین کوئی اونٹ خاکستری رنگ کا کہا تحقیق اُنمین البتہ ہین خاکستری رنگ کے فرمایا کہا نسے گمان رکھتا ہے تو کہ یہ آیا اُنمین یعنی کہان سے آیا اُنمین یہ رنگ حال آنکہ ماں باپ اُنکے نہین ہین اس رنگ کے کہا کوئی رگ ہے کہ کھینچ لیا اُنکو یعنی اُنکی اصل مین اس رنگ کا کوئی اونٹ ہوگا یہ بھی اُسکے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

مشابہ ہوئے فرمایا پس شاید کہ یہ لڑکا کالا بسبب رگ کے ہوا کہ کھینچ لیا اُسکو اور مشابہ کیا اپنے یعنی اسکی بھی اصل مین کوئی کالا ہوگا یہ مشابہ اُسکے ہوا اور رخصت نہ دی آنحضرت نے اُس اعرابی کو بیچ نفی کرنے لڑکے کے اپنے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا طیبی نے کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ منع ہی قری علامتوں ضعیف سے نفی کرنا لڑکے کا اپنے سے یعنی یہ کہنا کہ میرا نہین ہے بلکہ ضرور ہے اسمین پایا جانا دلیل قوی کا جیسکہ بیوی سے صحبت نکی تھی اور بچہ پیدا ہوا یا صحبت کی اور بعد صحبت کرنیکے چھ مہینے سے پہلے بچہ پیدا ہوا تو اسکی نفی کرنا جائز ہے +ع **وعن** عائشة قالت كان عقبة بن ابي وقاص عهد الى اخيه سعد بن ابي وقاص ان ابن وليدة زمعة مني فاقبضه اليك فلما كان عام الفتح اخذه سعد فقال انه ابن اخي وقال عبد بن زمعة اخي فتساوقا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال سعد يا رسول الله ان اخي كان عهد الى فيه وقال عبد بن زمعة اخي وابن وليدة ابي ولد على فراشه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هو لك يا عبد بن زمعة الولد للفراش وللعاهر الحجر ثم قال لسودة بنت زمعة احتجبي منه لما راى من شبهه بعتبة فما راها حتى لقي الله وفي رواية قال هو اخوك يا عبد بن زمعة من اجل انه ولد على فراش ابيه متفق عليه اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھا عتبہ بن ابی وقاص وصیت کی تھی اُسنے طرف بھائی اپنے سعدؓ بن ابی وقاص کے یہ کہ بیٹا لونڈی زمعہ کا مجھسے ہے پس لے لینا اسکو طرف اپنے پس جبکہ ہوا سال فتح مکے کا لیا اُسکو سعدؓ نے اور کہا کہ تحقیق یہ بھتیجا میرا ہے اور کہا عبدؓ بن زمعہ نے یہ بھائی میرا ہے پس گئے دونون پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کہا سعدؓ نے یا رسول اللہ تحقیق بھائی میرے نے وصیت کی تھی مجکو بیچ حق اس لڑکے کے کہ تو لینا اسکو اور کہا عبدؓ بن زمعہ نے کہ بھائی میرا ہے اور بیٹا ہے میرے باپ کی لونڈی کا پیدا کیا گیا ہے اُسکے فرش پر پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ واسطے تیرے ہے اے عبدؓ بن زمعہ لڑکا واسطے صاحب بچھونے کے ہے اور واسطے زانی کے ہے محرومی یعنی میراث ونسب سے یا سنگساری پھر فرمایا حضرتؐ نے واسطے سودہؓ بیٹی زمعہ کے پردہ کر تو اُس سے بسبب اُس چیز کے کہ دیکھی مشابہت اُسکی ساتھ عتبہ کے پس نہ دیکھا اس لڑکے نے سودہ کو یہان تک کہ ملاقات کی اللہ سے یعنی مرگیا اور ایک روایت مین یون ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے کہ وہ بھائی تیرا ہی اے عبدؓ بن زمعہ بسبب اسکے کہ وہ پیدا کیا گیا ہے اوپر بچھونے باپ اُسکے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** عتبہ کافر تھا اور اُسنے دندان مبارک حضرتؐ کا شہید کیا تھا جنگ اُحد مین اور زمعہ باپ تھے حضرت سودہؓ کے کہ بیوی تھین حضرتؐ کی پس عتبہ مذکور نے زنا کیا زمعہ کی لونڈی سے اور اُس سے بچہ پیدا ہوا پس گمان کیا عتبہ نے کہ نسب لڑکے الزنا کا ثابت ہوتا ہے زانی سے جبکہ دعوی کرے وہ جیسکہ معمول تھا ایام جاہلیت مین پس وصیت کی اُسنے مرتے وقت اپنے بھائی سعدؓ کو کہ وہ لڑکا مجھسے ہوا ہے تو اسکو لیکر پرورش کرنا پس سال فتح مکہ مین سعدؓ نے اُس لڑکے کو بحسب وصیت بھائی اپنے کے لیا اور کہا کہ یہ بھتیجا میرا ہے اور عبدؓ بیٹے زمعہ کے نے کہا کہ یہ بھائی میرا ہے اسلیے کہ میرے باپ نے اپنی لونڈی سے جنا یا غرض کہ یہ قصہ حضرتؐ کے آگے جا کر عرض کیا حضرتؐ نے فرمایا کہ اے عبدؓ بن زمعہ وہ لڑکا تیرے ہی لیے ہے اور تیرا بھائی ہے اسلیے کہ لڑکا واسطے صاحب بچھونے کے ہے یعنی اور معنی اس جملے کے باب الوصایا کی پہلی فصل میں بیچ فائدہ حدیث ابی امامہؓ کے تفصیل سے ذکر کیے گئے ہین اور پردہ کر تو اس سے آلخ یعنے اگرچہ وہ بحکم شرع بھائی تیرا ہوا اور مشابہت اور قیافہ کو شرع مین اعتبار نہین لیکن جونکہ وہ لڑکا مشابہ عتبہ کے ہے تورع اور احتیاط مقتضی اسکے ہے کہ تو سامنے اُسکے نہو بسبب اسکے کہ وہ پیدا کیا گیا آلخ یہ کلام راوی کا ہے یعنی حضرتؐ نے یہ حکم واسطے عبدؓ بن زمعہ کے بسبب اسکے کیا کہ وہ لڑکا پیدا ہوا اور بچھونے باپ اُسکے کے +ع +ح **وعنها** قالت دخل على رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم وهو مسرور فقال اي عائشة الم تري ان مجززا المدلجي دخل فلما راى اسامة وزيدا وعليهما قطيفة قد غطيا رؤسهما وبدت اقدامهما فقال ان هذه الاقدام بعضها من بعض متفق عليه اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا داخل ہوئے مجھپر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک دن اسحالت مین کہ وہ خوش تھے پس فرمایا اے عائشہؓ کیا نہین جانا تو نے یہ کہ مجزز مدلجی آیا یعنی مسجد مین پس جب دیکھا اسامہؓ اور زیدؓ کو اس حال مین کہ اوڑھے ہوئے تھے وہ دونون چادر اور ڈھانکے ہوئے تھے سر اپنا اور ظاہر تھے قدم اُنکے پس کہا مجزز نے کہ تحقیق یہ قدم بعض اُنکا بعض سے ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

ف یعنی ان دونون پانؤن والون مین نسبت پدری اور پسری کی ہے حاصل کلام کا یہ ہے کہ زیدؓ بن حارثہ کہ متبنی تھے آنحضرتؐ کے گورے اور خوبصورت تھے
اور اسامہ بیٹا انکا کالا تھا وہ ہم رنگ اپنے ماںکے تھا کہ وہ لونڈی تھی کالی اور نام اسکا ام ایمنؓ تھا پس منافق اسامہؓ کے نسب مین طعن کرتے تھے کہ ایسے باپ کا ایسا
بیٹا کیونکر ہو پس جب مجزز مدلجی قیافہ شناس نے کہ یگانہ روزگار تھا اور آدمی کی صورت سے صفات اور احوال اسکے معلوم کر لیتا تھا دیکھا اور حکم کیا کہ عقل یون
چاہتی ہے کہ یہ دونون باپ اور بیٹے ہوں تو حضرتؐ خوش ہوے اسلیے کہ عرب کے نزدیک قول قیافہ شناس کا معتبر تھا سند سے ثابت ہوا نسب اسامہؓ کا ساتھ زیدؓ
کے اور اس سے یہ نہین لازم آتا کہ قول قیافہ شناس کا معتبر ہو احکام شرع مین اور اثبات نسب مین اور یہ مذہب ہمارا ہے اور تینون امام معتبر رکھتے ہین قول
قیافہ شناس کا حتی کہ اگر لونڈی مشترک درمیان دو شریکون کے بچہ جنے اور دونون دعوی نسب کا کرین تو انکے نزدیک رجوع ساتھ قول قیافہ شناس کے کرین اور ہمارے
نزدیک وہ بچہ دونونکا ہوگا حکم شرع مین اگرچہ واقع مین ایک کا ہو اور وہ لونڈی ام ولد دونون کی ہوگی + ع + ح وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَاَبِيْ بَكْرَةَ قَالَا
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاصؓ اور ابی بکرہؓ
سے کہا دونون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نسبت کرے اپنے تئین طرف غیر باپ اپنے کے حال آنکہ وہ جانتا ہو کہ یہ میرا باپ نہین پس بہشت اسپر
حرام ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حرام ہے یعنی اگر اعتقاد کرے حلال ہونے اسکے کا یا حرام ہے پہلے اسکے کہ عذاب دیا جاوے بقدر اس گناہ کے یا محمول
ہے زجر پر یعنی از راہ تنبیہ اور روکنے کے اس سے اسطرح فرمایا + ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْغَبُوْا عَنْ اٰبَائِكُمْ
فَمَنْ رَغِبَ عَنْ اَبِيْهِ فَقَدْ كَفَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ اعراض کرو اپنے باپون سے یعنی ساتھ ترک
کرنے نسبت کے طرف انکے پس جس شخص نے اعراض کیا اپنے باپ سے پس تحقیق کفران نعمت کیا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ایام جاہلیت مین اپنے
باپون سے اعراض کرتے اور اور ونکو اپنا باپ ٹھہراتے پس منع فرمایا حضرتؐ نے اس سے اور نسبت کرنا اپنے تئین طرف غیر باپ کے جان بوجھکر حرام ہے پس جسنے
اعتقاد کیا مباح ہونے اسکے کا وہ کافر ہوا واسطے مخالفت اجماع کے اور جسنے نہ اعتقاد کیا مباح ہونے اسکے کا پس معنی کفر کے دو ہین ایک تو یہ کہ مشابہت
کی اسنے ساتھ فعل کفار کے اور دوسرے یہ کہ کفران نعمت کیا + ع وَقَدْ ذُكِرَ حَدِيْثُ عَائِشَةَ مَا مِنْ اَحَدٍ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ فِيْ بَابِ صَلٰوةِ الْخُسُوْفِ
اور تحقیق ذکر کی گئی حدیث عائشہؓ کی مَا مِنْ اَحَدٍ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ باب صلوۃ الخسوف مین اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَمَّا نَزَلَتْ اٰيَةُ الْمُلَاعَنَةِ اَيُّمَا امْرَاَةٍ اَدْخَلَتْ عَلٰى قَوْمٍ مَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ فَلَيْسَتْ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ وَلَنْ
يُدْخِلَهَا اللّٰهُ جَنَّتَهٗ وَاَيُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَدَهٗ وَهُوَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ احْتَجَبَ اللّٰهُ مِنْهُ وَفَضَحَهٗ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ فِي الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ رَوَاهُ
اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ انھون نے سنا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جب اتری آیت لعان کی جو عورت کہ
داخل کرے ایک قوم پر اسکو کہ نہین انمین سے یعنی عورت نے زنا کر کے بچہ جنا اور لگا دیا اپنے خاوند کیطرف پس نہین وہ عورت داخل بیچ کسی چیز کے قابل
اعتماد کے ہو وین خدا سے اور رحمت اسکی سے اور ہرگز نہ داخل کریگا اسکو اللہ تعالی اپنی بہشت مین یعنی ساتھ مقربون اور نیکون کے اور جو شخص کہ انکار کرے
اپنے بیٹے کا یعنی اسکی بیوی نے بچہ جنا اور وہ کہتا ہے کہ میرا نہین حرامی ہے حال آنکہ وہ دیکھتا ہے طرف اسکے یعنی جانتا ہے کہ یہ میرا بیٹا ہے پردہ کریگا اللہ تعالی
اس سے یعنی اسکو خدا کا دیدار نہوگا اور رسوا کریگا اسکو روبرو خلائق کے اگلے پچھلون مین یعنی روز محشر کے میدان قیامت مین کہ تمام خلائق اگلی پچھلی وہان موجود ہوگی
انمین اسکو رسوا کریگا نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی اور دارمی نے ف حاصل یہ کہ نہ عورت کو چاہیے کہ بدکاری کرے اور حرام کے بچے کو اپنے خاوند کی طرف
نسبت کرے اور نہ مرد کو چاہیے کہ دیدہ و دانستہ اپنے بچے کا انکار کرے اور عورت پر تہمت زنا کی رکھے + ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ لِي امْرَاَةً لَا تَرُدُّ يَدَ لَامِسٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلِّقْهَا فَقَالَ اِنِّيْ اُحِبُّهَا قَالَ اَمْسِكْهَا اِذًا

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ وَقَالَ النَّسَائِیُّ رَفَعَہٗ اَحَدُ الرُّوَاۃِ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَحَدُھُمْ لَمْ یَرْفَعْہُ قَالَ وَھٰذَا الْحَدِیْثُ لَیْسَ بِثَابِتٍ
اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق واسطے میرے ایک عورت ہے کہ نہین پھیرتی چھونیوالے کے ہاتھ کو یعنی جو کوئی اُس سے بدکاری کا ارادہ کرتا ہے اُس سے انکار نہین کرتی پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ طلاق دیدے اسکو پھر کہا اُسنے کہ مین محبت رکھتا ہون اُس سے فرمایا نگہبانی کر اُسکی اسوقت نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے اور کہا نسائی نے کہ پونہچایا اُسکو ایک نے راویون سے ابن عباسؓ تک اور وصل کیا ہے اسکو اور ایک نے راویون سے نہین پونہچایا اسکو اور وصل نہین کیا کہا نسائی نے کہ یہ حدیث نہین ثابت ہے یعنی وصل اسکا بلکہ منقطع ہے ف نگہبانی کر اُسکی تاکہ نہ کرے بدکاری اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ طلاق دینا ایسی عورت کا اولی ہے اسلیے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مقدم کیا طلاق دینے کو محافظت کرنے پر پس اگر نہ آسان ہو طلاق دینا اُسکا بسبب اسکے کہ محبت رکھتا ہے اُس سے یا واسطے اسکے کہ اُس سے فرزند ہے کہ شاق ہے مفارقت فرزند کی ماں کو یا ہے عورت کا دین اسپر اور نہین ادا کر سکتا ہے اُسکو تو اس صورت مین جائز ہے کہ نہ طلاق دے اُسکو ولیکن بشرط اسکے کہ منع کرے اُسکو بدکاری سے پس اگر نہ منع کر سکے اُسکو بدکاری سے تو گنہگار ہوگا بسبب نہ طلاق دینے اُسکے کے + ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی اَنَّ کُلَّ مُسْتَلْحَقٍ اُسْتُلْحِقَ بَعْدَ اَبِیْہِ الَّذِیْ یُدْعٰی لَہٗ ادَّعَاہُ وَرَثَتُہٗ فَقَضٰی اَنَّ مَنْ کَانَ مِنْ اَمَۃٍ یَمْلِکُھَا یَوْمَ اَصَابَھَا فَقَدْ لَحِقَ بِمَنِ اسْتَلْحَقَہٗ وَلَیْسَ لَہٗ مِمَّا قُسِمَ قَبْلَہٗ مِنَ الْمِیْرَاثِ شَیْءٌ وَمَا اَدْرَکَ مِنْ مِیْرَاثٍ لَمْ یُقْسَمْ فَلَہٗ نَصِیْبُہٗ وَلَا یُلْحَقُ اِذَا کَانَ اَبُوْہُ الَّذِیْ یُدْعٰی لَہٗ اَنْکَرَہٗ فَاِنْ کَانَ مِنْ اَمَۃٍ لَمْ یَمْلِکْھَا اَوْ مِنْ حُرَّۃٍ عَاھَرَ بِھَا فَاِنَّہٗ لَا یُلْحَقُ وَلَا یَرِثُ وَاِنْ کَانَ الَّذِیْ یُدْعٰی لَہٗ ھُوَ الَّذِی ادَّعَاہُ فَھُوَ وَلَدُ زِنْیَۃٍ مِنْ حُرَّۃٍ کَانَ اَوْ اَمَۃٍ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤدَ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اسنے دادا اپنے سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا یعنے ارادہ کیا حکم فرمانیکا یہ کہ جو فرزند کہ لاحق کیا گیا بعد مرنے باپ اُسکے کے وہ باپ کہ نسبت کیا گیا یہ فرزند طرف اُسکے دعوی کیا اُسکا وارثون باپ اُسکے نے یعنی ایک شخص مرا بعد اُسکے مرنیکے اُسکے وارثون نے ایک لڑکے کو کہا کہ یہ بیٹا اُسکا ہے تاکہ وارث کرین اُسکو مانند اپنے پس حکم فرمایا حضرتؐ نے یہ کہ جو فرزند ہووے ایسی لونڈی سے کہ مالک تھا اُسکا باپ فرزند کا اُسدن کہ صحبت کی تھی اُس سے یعنی یہ جماع وجہ حلال پر واقع ہوا پس تحقیق ملگیا نسب مین ساتھ اُس شخص کے کہ ملایا اُسکو یعنی جن وارثون نے ملایا تھا اُنکے ساتھ مل گیا اور وارث ہوتا ہے اُنکے حق مین اگر سبھون نے ملایا تھا سبھون کے حق مین وارث ہوتا ہے اور شریک ہوتا ہے اور اگر بعضون نے ملایا تو اُن بعض ہی کے حق مین وارث ہوتا ہے اور نہین واسطے اُسکے کچھ حصہ اُس میراث مین سے کہ تقسیم کی گئی پہلے ملانیکے اور وہ چیز کہ پائی اُسنے میراث سے کہ نہین تقسیم کی گئی پس واسطے اُس لڑکے لاحق کیے گئے کے حصہ اُسکا ہے اور نہین لاحق ہوتا وہ لڑکا جبکہ ہو باپ اُسکا کہ نسبت کیا جاتا ہے طرف اُسکے انکار کرتا تھا اُسکا یعنی اپنی زندگی مین اگر اُسنے انکار کیا تھا تو بعد اُسکے مرنیکے وارثون کے ملانیسے نہین ملنے کا اور وارث نہین ہونیکا پس اگر ہوا اُس لونڈی سے کہ نہین مالک تھا اُسکا اُس روز کہ صحبت کی تھی اُس سے بلکہ غیر کی لونڈی سے زنا کیا تھا اُس سے پیدا ہوا یا پیدا ہوا حرہ سے کہ زنا کیا تھا اُس سے پس تحقیق وہ لڑکا نہین لاحق ہوگا باپ کے ساتھ اور نہ وارث ہوگا اگرچہ ہو وہ شخص کہ نسبت کیا جاتا ہے طرف اُسکے خود دعوی کیا اُسنے اُسکا پس وہ بچہ زنا کا ہے حرہ سے ہو یا لونڈی سے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف اگرچہ ہو وہ شخص آلخ یہ تاکید ہے پہلے حکم کی کہ جائز نہین لاحق کرنا بیچ صورت زنا کے یعنی درصورت ہونے ولد الزنا کے اگر زانی آپ دعوی کرے حالت حیات مین تو وارث نہین ہوتا چہ جائے آنکہ وارث اُسکو لاحق کرین اور کہا خطابی نے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ احکام ابتداے اسلام مین فرمائے تھے کہ ایک شخص جب مرا تو لاحق کیا ساتھ اُسکے وارثون اُسکے نے ایک لڑکے کو پس جسکی طرف کہ نسبت کیا گیا لڑکا اگر اُسنے انکار کیا تھا حالت حیات مین کہ یہ میرا نہین ہے تو نہین لاحق ہوگا وہ لڑکا ساتھ اُسکے اور نہ

لہ در مختار کی کتاب الکراہت مین لکھا ہے کہ نہین واجب ہے خاوند پر طلاق دینا بیوی بدکار کا واللہ اعلم ۱۲ الفار
فی قولہ فقضی تفصیلیہ ... واگر حرہ باشد سر وارثش اوست بطریق اولی ۱۲

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

وارث ہوگا اُسکا اور اگر اُسنے انکار نہین کیا تھا اور ہوا اُسکی لونڈی سے تو لاحق ہوگا ساتھ اُسکے اور وارث ہوگا اُسکا لیکن اُسکے اُس مال کا کہ نہین تقسیم کیا گیا ہنوز اور نہین وارث ہوگا اُسکے اُس مال کا کہ بٹ گیا پہلے لاحق کرنے اُسکے کے اور اگر غیر کی لونڈی سے ہوگا جیسے بیٹا زمعہ کی لونڈی کا کہ بیان اُسکا اوپر ہوچکا یا ہوگا آزاد عورت سے کہ زنا کیا تھا اُس سے تو نہین لاحق ہونیکا ساتھ اُسکے اور نہین وارث ہوئیگا اُسکا بلکہ اگر صحبت کرنیوالا اخود لاحق کرنا چاہے گا تو بھی نہین لاحق ہوئیگا اسلیے کہ زنا سے نسب نہین ثابت ہوتا ح + ع **وعن** جابر بن عتيك ان نبي الله صلى الله عليه وسلم قال من الغيرة ما يحب الله ومنها ما يبغض الله فاما التي يحبها الله فالغيرة في الريبة واما التي يبغضها الله فالغيرة في غير ريبة وان من الخيلاء ما يبغض الله ومنها ما يحب الله فاما الخيلاء التي يحب الله فاختيال الرجل عند القتال واختياله عند الصدقة واما التي يبغض الله فاختياله في الفخر وفي رواية في البغي رواه احمد وابو داود والنسائي اور روایت ہے جابرؓ بن عتیک سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعضی غیرت یعنی اپنے اہل پردہ ہے کہ دوست رکھتا ہے اسکو اللہ اور بعضی غیرت وہ ہے کہ مکروہ رکھتا ہے اسکو اللہ پس وہ غیرت کہ دوست رکھتا ہے اسکو اللہ وہ غیرت ہے کہ ہو مقام شک و شبہ مین یعنی جیسے بیوی یا لونڈی اسکی بیگانون کے آگے آتی تھی یا بیگانے اُس پاس آتے ہین اور ہنستے ہین اُس سے اور مانند اسکے اور وہ غیرت کہ مکروہ رکھتا ہے اسکو اللہ پس غیرت کرنی غیر مقام شک و شبہہ مین ہے یعنی جبکہ اسکے خاطر مین بدگمانی گذری بغیر قرینہ اور سبب کے اور تحقیق بعض تکبر وہ ہے کہ مکروہ رکھتا ہے اسکو اللہ تعالی اور بعض تکبر وہ ہے کہ دوست رکھتا ہے اسکو اللہ پس وہ تکبر کہ دوست رکھتا ہے اسکو اللہ تکبر کرنا آدمی کا ہے وقت لڑائی کے یعنی جہاد مین جب کفار سے مقابلہ ہو تو خوب اکڑے واسطے اظہار قوت اپنی کے اور حقیر جاننے اُنکے کے اور اپنی شجاعت بیان کرے اور تکبر کرنا اسکا نزدیک صدقہ دینے کے یعنی وقت دینے کے خوشی دل سے اور بے پروائی سے دے اور بہت دینے کو تھوڑا جانے اور وہ تکبر کہ مکروہ رکھتا ہے اسکو اللہ پس تکبر کرنا اسکا بیچ فخر کرنیکے یعنی نسب مین اور ایک روایت مین بجائے فی الفخر کے فی البغی آیا ہے یعنی تکبر کرنا ظلم مین یعنی تکبر کرنا بغیر حق کے اور اسمین بہت سی قسمین ہین نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد اور نسائی نے **ف** تکبر کرنا فخر نسب مین یہ ہے کہ کہے مین اشرف ہون نسب مین اور بزرگ ہین باپ دادا میرے حالانکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے ان اکرمکم عند الله اتقکم اور ایک نسخہ مین فی الفقر ہے بدلے فی الفخر کے یعنی تکبر کرنا اسکا حالت فقر مین یہ بدتر ہے اس تکبر سے کہ حالت غنا مین ہو اور یہ تکبر کرنا حالت فقر مین بُرا سبب ہے کہ ہو تکبر فقرا پر اور تکبر کرنا اغنیا پر اچھا ہے اسلئے کہ تکبر کرنا متکبر پر صدقہ ہے + ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال قام رجل فقال يا رسول الله ان فلانا ابني عاهرت بامه في الجاهلية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا دعوة في الاسلام ذهب امر الجاهلية الولد للفراش وللعاهر الحجر رواه ابو داود روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا کھڑا ہوا ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ تحقیق فلانا بیٹا میرا ہے زنا کیا تھا مین نے اُسکی مان سے زمانے جاہلیت مین پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین دعوی کرنا اسلام مین گئی بات جاہلیت کی یعنی اُس زمانے مین جو بچہ زنا سے پیدا ہوتا تھا اُسکا دعوی زانی کرتا تھا اُس سے ثابت ہوتا تھا اور اسلام مین یہ نہین درست بچہ واسطے صاحب فراش کے ہے اور زنا کرنیوالیکے لیے ہے محرومی یا سنگساری نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** صاحب فراش یعنی عورت کسی کے نکاح مین ہو یا ملک مین ہو اور اُس کے بچہ پیدا ہو زنا سے تو نسب اُسکا اسکے خاوند یا مالک سے ثابت ہوگا اور اگر نکاح و ملک نہو تو بچہ مان ہی کیطرف منسوب ہوگا + مولانا + **وعنه** ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اربع من النساء لا ملاعنة بينهن النصرانية تحت المسلم واليهودية تحت المسلم والحرة تحت المملوك والمملوكة تحت الحر رواه ابن ماجة اور روایت ہے عمروؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار قسم کی عورتین ہین کہ نہین لعان درمیان اُنکے یعنی اُنمین اور اُنکے خاوندون مین ایک تو عورت نصرانیہ کہ مسلمان کے نکاح مین ہو اور

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

یہودیہ کہ مسلمان کے نکاح مین ہو اور تیسری عورت آزاد کہ غلام کے نکاح مین ہو اور چوتھی لونڈی کہ آزاد کے نکاح مین ہو نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** یعنی اگر کسی مسلمان کے نکاح مین عورت نصرانیہ یا یہودیہ ہو اور خاوند اُسکا تہمت کرے زنا کی اور وہ انکار کرے تو اس صورت مین لعان نہین آتا اور اسی طرح اگر عورت آزاد ہو غلام کے نکاح مین یا لونڈی ہو آزاد کے نکاح مین اُنمین بھی لعان نہین اور اصل اس مسالہ مین یہ ہے کہ لعان گواہی ہے پس ضرور ہے کہ مرد و عورت دونون اہل شہادت سے ہون اور مملوک و کافر اہل شہادت ہین نہین اسی لیے انمین لعان نہین + مولانا + ح **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ رَجُلًا حِيْنَ اَمَرَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ اَنْ يَتَلَاعَنَا اَنْ يَضَعَ يَدَهٗ عِنْدَ الْخَامِسَةِ عَلٰى فِيْهِ وَقَالَ اِنَّهَا مُوْجِبَةٌ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابن عباس رض سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ایک شخص کو اُسوقت کہ حکم فرمایا دو لعان کرنیوالونکو لعان کرنیکا یہ کہ رکھدے ہاتھ اپنا نزدیک پانچوین گواہی کی اُسکے منھ پر اور فرمایا تحقیق یا پانچوین گواہی واجب کرنے والی ہے نقل کی یہ نسائی نے **ف** یعنی دو مرد و عورت کہ ارادہ لعان کا رکھتے تھے اُنکو حضرت نے جب لعان کرنیکا حکم فرمایا تو اسوقت ایک شخص کو فرمادیا کہ جب پانچوین گواہی کی نوبت پہنچے تو اُسکے مُنھ پر ہاتھ رکھدینا تا وہ پانچوین گواہی دیکر لعان کو پورا نکردے ظاہر اً یہ تلقین ہے اُسکو کہ ہاتھ رکھنے سے باز رہے گا اس کہنے سے + ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا لَيْلًا قَالَتْ فَغِرْتُ عَلَيْهِ فَجَاءَ فَرَاٰى مَا اَصْنَعُ فَقَالَ مَا لَكِ يَا عَائِشَةُ اَغِرْتِ فَقُلْتُ وَمَا لِيْ لَا يَغَارُ مِثْلِيْ عَلٰى مِثْلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ جَاءَكِ شَيْطَانُكِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَعِيَ شَيْطَانٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَمَعَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَلٰكِنْ اَعَانَنِيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ حَتّٰى اَسْلَمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہ رض سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نکلے اُنکے پاس سے ایک رات یعنی شعبان کی پندرھوین شب کو جیسا کہ احادیث مین آیا ہے کہا عائشہ رض نے پس غیرت کی مین نے حضرت پر پھر آئے حضرت اور دیکھا اُس چیز کو کہ کرتی تھی مین پس فرمایا کیا ہو واسطے تیرے اے عائشہ رض کیا غیرت کی تو نے پس کہا مین نے کیا ہو واسطے میرے کہ نہ غیرت کرے مجھ جیسی تم جیسے پر پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق آیا تیرے پاس شیطان تیرا یعنی شیطان نے تجکو وسواس مین ڈالا کہا حضرت عائشہ رض نے یا رسول اللہ کیا میرے ساتھ شیطان ہو فرمایا کہ ہان کہا مین نے اور آپکے ساتھ بھی ہو یا رسول اللہ فرمایا کہ ہان ولیکن مدد دی ہو اللہ نے مجکو اُسپر یہان تک کہ سالم رہتا ہون یعنی اُسکے وسوسہ سے یا وہ مسلمان ہو گیا ہو نقل کی یہ مسلم نے **ف** غیرت کی مین نے حضرت پر کہ اور بیبیون کے پاس تشریف لیجاوین اور متغیر ہوا حال میرا اور پھر آکر حضرت کے پیچھے پیچھے گئی اور حضرت کو جنت البقیع مین پایا کہ استغفار اموات مین مشغول ہین پس جب حضرت وہانسے چلنے لگے تو مین دوڑکر آگے چلی آئی اور بسبب دوڑنیکے میرا دم چڑھ گیا پس دیکھا حضرت نے اُس چیز کو کہ کرتی تھی مین یعنی دم چڑھا ہوا اور گھبراہٹ میری دیکھی اور مجھ جیسی آگے یعنی آپ مجھسے کمال محبت رکھتے ہین اور سوکنین میری بہت ہین اور آپ متصف بہ جمال و کمال ظاہر و باطن ہین پس ہین کیونکر نہ آپ پر رشک لیجاؤن + ع

بَابُ الْعِدَّةِ باب ہو بیچ بیان عدت کے **ف** عدت کے معنی لغت مین ہین گنتے کے اور شرع مین عدت کہتے ہین عورت کے ٹھہرنے کو بعد مرنے خاوند کے یا بعد زوال نکاح کے کہ اسمین صحبت یا خلوت واقع ہوئی ہو یا بعد زوال اُس چیز کے کہ مشابہ نکاح کے ہو ایام مقررہ تک یعنی اگر آزاد عورت کو خاوند نے طلاق دی یا فسخ نکاح ہوا اور اُسکو حیض آتا ہے تو تین حیض تک ٹھیری رہے کہ کسی سے نکاح نکرے اور ایسے ہی جس عورت سے صحبت ساتھ شبہہ کے واقع ہوا یا ساتھ نکاح فاسد کے مانند نکاح موقت وغیرہ کے اور تفریق کی گئی یا مرگیا مرد یعنی بغیر تفریق کے اور ام ولد جبکہ آزاد کیجاوے یا مرجاوے مولیٰ اُسکا تو اُنکی بھی عدت تین حیض ہین بشرط آنے حیض کے اور نہین گنتی ہین آویگا وہ حیض کہ طلاق دی گئی اسمین اور اگر حیض نہ آتا ہو بسبب صغر سن کے یا بانجھ ہونیکے یا بڑھاپے کے تو عدت اُسکی تین مہینے ہین اور اگر خاوند مرجاوے تو عدت اُسکی چار مہینے اور دس دن ہین اور اگر لونڈی کو طلاق دے خاوند اور حیض آتا ہو اُسکو تو عدت اُسکی دو حیض ہین اور لونڈی کو حیض نہ آتا ہو تو ڈیڑھ مہینا اور خاوند اُسکا مرجاوے تو دو مہینے اور پانچ دن ہین اور حاملہ عورت کی عدت جننے تک ہے مطلقاً یعنی خاوند نے طلاق دی ہو یا مرگیا ہو عورت آزاد ہو یا لونڈی ہو جب جننے کی عدت سے نکل آوے گی اگرچہ بعد طلاق وغیرہ کے تھوڑی ہی دیر مین جنے اور باقی

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

مسائل عدت کے فقہ مین دیکھنے چاہیین ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اَنَّ اَبَا عَمْرِو بْنِ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا وَكِيْلُهُ الشَّعِيْرَ فَسَخِطَتْهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَالَكِ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ فَجَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَيْسَ لَكِ نَفَقَةٌ فَاَمَرَهَا اَنْ تَعْتَدَّ فِيْ بَيْتِ اُمِّ شَرِيْكٍ ثُمَّ قَالَ تِلْكَ امْرَاَةٌ يَغْشَاهَا اَصْحَابِيْ اِعْتَدِّيْ عِنْدَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَاِنَّهُ رَجُلٌ اَعْمٰى تَضَعِيْنَ ثِيَابَكِ فَاِذَا حَلَلْتِ فَاٰذِنِيْنِيْ قَالَتْ فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهُ اَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ وَاَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِيْ فَقَالَ اَمَّا اَبُو الْجَهْمِ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهٖ وَاَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوْكٌ لَا مَالَ لَهُ اِنْكِحِيْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَكَرِهْتُهُ ثُمَّ قَالَ انْكِحِيْ اُسَامَةَ فَنَكَحْتُهُ فَجَعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا وَاغْتُبِطْتُ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْهَا قَالَ فَاَمَّا اَبُوْ جَهْمٍ فَرَجُلٌ ضَرَّابٌ لِلنِّسَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا نَفَقَةَ لَكِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنِيْ حَامِلًا

روایت ہے ابی سلمہ رضؓ سے کہ نقل کی فاطمہ بنت قیس سے یہ کہ ابو عمرو بن حفص نے تین طلاقین دین فاطمہ بنت قیس رضؓ کو کہ بیوی تھی اُسکی اور ابو عمرو رضؓ تھا غائب یعنے لکھ بھیجا یا کسی کے زبانی کہلا بھیجا مین نے طلاق دی پس بھیجے طرف فاطمہ رضؓ کے وکیل ابو عمرو رضؓ کے نے جو یعنی نفقہ کے لیے پس کم جانا فاطمہ رضؓ نے اُن جوؤنکو اور ناراض ہوئی اُنسے پس کہا وکیل نے قسم ہے اللہ کی کہ نہین تیرا کچھ ہمپر حق یعنی اسلیے کہ تجکو تین طلاقین دی ہین اور تین طلاقون والی کے لیے نفقہ کا حکم ہی نہین پس یہ جو بھی بطریق سلوک و احسان کے دیے ہین ہمنے تجکو پھر آئی فاطمہ رضؓ پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور ذکر کیا یہ ماجرا حضرتؐ سے پس فرمایا حضرتؐ نے نہین ہے واسطے تیرے کچھ نفقہ اور حکم فرمایا فاطمہ رضؓ کو یہ کہ عدت بیٹھے بیچ گھر ام شریک کے پھر فرمایا حضرتؐ نے کہ وہ یعنی ام شریک ایک عورت ہے کہ آمد و رفت رکھتے ہین اسکے گھر مین میرے یار یعنی جو کہ اسکے اقربا اور اسکے اولاد مین ہین وہ اُس پاس آتے جاتے ہین پس اُسکا گھر لائق عدت بیٹھنے کے نہین عدت بیٹھ نزدیک ابن ام مکتوم رضؓ کے اسلیے کہ تحقیق وہ شخص ہے اندھا رکھے گی تو کپڑے اپنے پس جسوقت کہ حلال ہو تو یعنی نکلے عدت سے خبر کرنا مجکو یعنی تا کہ فکر کرون تیرے نکاح کی کہا فاطمہ رضؓ نے پس جبکہ حلال ہوئی مین ذکر کیا مین نے حضرتؐ کے روبرو کہ معاویہ بن ابی سفیان رضؓ اور ابو جہم رضؓ نے پیغام نکاح کا بھیجا ہے مجھسے پس فرمایا حضرتؐ نے ابو جہم نہین رکھتا لاٹھی اپنی کندھے اپنے سے اور معاویہ رضؓ پس مفلس ہے نہین مال واسطے اسکے نکاح کر اسامہ بن زید سے پس کہا فاطمہ رضؓ نے کہ ناخوش جانا مین نے اسکو پھر فرمایا حضرتؐ نے کہ نکاح کر اُسامہ سے پس نکاح کیا مین نے اُس سے پس گردانی اللہ نے اُسمین یعنی اُس نکاح مین اور اسامہ رضؓ کی صحبت مین بھلائی اور رشک کی گئی مین یعنی مجھ مین اور اسامہ مین کمال موافقت آئی کہ لوگ مجھپر رشک لیجاتے تھے اور ایک روایت مین فاطمہ رضؓ سے یون آیا ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے ابو جہم رضؓ مرد ہے بہت مارنیوالا عورتون کو نقل کی یہ مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین یون آیا ہے کہ فاطمہ رضؓ کے خاوند نے تین طلاقین دی تھین اسکو پس آئی وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس فرمایا حضرتؐ نے نہین نفقہ واسطے تیرے مگر یہ کہ ہو تو حاملہ ف رکھے گی تو آخر یعنی احتیاط پردے کی وہان نہین ہوگی اسلیے کہ وہ اندھا ہے اور اُسکے گھر مین کوئی آتا نہین یا معنی یہ ہین کہ رکھدے یعنی نہ پہن کپڑے زینت کے عدت مین یا یہ کہ کنایہ ہے اس سے کہ نہین جائز نکلنا ایام عدت مین اور کہا نووی نے کہ دلیل پکڑی ہے بعضے لوگون نے ساتھ اس حدیث کے اسپر کہ جائز ہے عورت کو دیکھنا طرف مرد اجنبی کے اگر مرد نہ دیکھے اسکو اور یہ دلیل اُنکی ضعیف ہے اور صحیح وہ ہے جسپر جمہور ہین کہ حرام ہے عورت کو دیکھنا مرد اجنبی کا جیسکہ مرد کو حرام ہے دیکھنا عورت اجنبیہ کا بموجب فرمانے اللہ تعالی کے قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا آخر آیت تک اور قُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ آخر آیت تک اور بموجب حدیث ام سلمہ رضؓ کے اَفَعَمْيَاوَانِ اَنْتُمَا اور اس حدیث فاطمہ رضؓ کی سے بھی یہ نہین معلوم ہوتا کہ حضرتؐ نے جائز کر دیا اُسکے لیے دیکھنا ابن ام مکتوم رضؓ کا بلکہ مقصود یہ تھا کہ تو امن مین رہے گی ابن ام مکتوم کے پاس کہ کوئی تجکو دیکھنے کا نہین اور ممانعت دیکھنے اجنبی کی اسکو خود معلوم تھی کتاب اللہ سے وہ کاہے کو دیکھتی ہوگی ابن ام مکتوم کو انتہی اور حنفیہ کے نزدیک جائز ہے عورت کو دیکھنا مرد اجنبی کا سوائے زیر ناف سے زیر زانو تک اگر امن مین ہو شہوت سے والا تمام بدن دیکھنا حرام ہے اور ابو جہم رضؓ نہین رکھتا

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

لاٹھی آخر یعنی درشت خو ہے کہ مارتا ہے عورتوں کو اس سے معلوم ہوا کہ جسکو عیب معلوم ہو مرد کا یا عورت کا تو وقت منگنی کے بیان کر دے اسکو تا ضرر و مشقت
مین نہ پڑین اور نا خوش جانا مین نے اسکو یعنی اسامہؓ کو اسلیے کہ وہ حضرتؐ کے غلام کا بیٹا تھا سیاہ رنگ اور یہ فاطمہؓ قریشی تھین اور خوبصورت لیکن از بسکہ
اسامہؓ محبوب و مقرب تھے حضرتؐ کے انکی سفارش مکرر کی اور فاطمہؓ نے بموجب حکم حضرتؐ کے نکاح کیا اُس سے اسی سبب سے چین و آرام پایا اُس سے اور جس عورت غیر
حاملہ کو طلاق باین دی ہو اسکے نفقہ اور سکنی مین ایام عدت تک اختلاف کیا ہی علما نے کہا حضرت عمرؓ نے اور امام ابو حنیفہؒ نے اور بعضی علما نے کہ اسکے لیے
نفقہ اور سکنی ہے سکنی تو اس آیت سے ثابت کیا ہے اَسْکِنُوْھُنَّ مِنْ حَیْثُ سَکَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِکُمْ اور نفقہ اسلیے ہے کہ وہ رکی ہوئی ہے اسکے سبب سے اور فرمایا
حضرت عمرؓ نے کہ نہین چھوڑینگے ہم اپنے رب کی کتاب کو اور اپنے نبیؐ کی سنت کو بسبب کہنے ایک عورت کے یعنی اس فاطمہؓ کے شاید کہ وہ بھول گئی ہو یا اشتباہ
ہوا ہو اسکو سنا ہے مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اسکے لئے سکنی اور نفقہ ہے اور کہا ابن ہمام نے کہ ہوا یہ امر روبرو صحابہؓ کے یعنی پس یہ بمنزلہ
اجماع کے ہوا اور امام احمدؒ نے کہا کہ نہ اسکے لئے سکنی ہی اور نہ نفقہ بموجب اس حدیث کے اور کہا مالکؒ اور شافعیؒ اور بعضے علما نے کہ اسکے لیے سکنی ہی بموجب قول اللہ
تعالیٰ کے اَسْکِنُوْھُنَّ الخ اور نفقہ نہین مگر یہ کہ ہو حاملہ بموجب اس حدیث کے م ع **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ اِنَّ فَاطِمَۃَ کَانَتْ فِیْ مَکَانٍ وَحْشٍ فَخِیْفَ
عَلٰی نَاحِیَتِھَا فَلِذٰلِکَ رَخَّصَ لَھَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعْنِیْ فِی النُّقْلَۃِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَتْ مَا لِفَاطِمَۃَ اَلَا تَتَّقِی اللّٰہَ تَعْنِیْ فِیْ قَوْلِھَا لَا سُکْنٰی وَلَا
نَفَقَۃَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہا تحقیق فاطمہؓ بنت قیس تھی بیچ مکان ویران کے پس خوف کیا گیا اُسپر پس اسی لیے رخصت دی اسکو نبی
صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنی بیچ اٹھ آنیکے مکان رہنے اپنے کے سے بیچ وقت عدت کے اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضرت عائشہؓ نے کہ کیا ہے فاطمہؓ کو کہ نہین
ڈرتی اللہ سے مراد رکھتی تھین حضرت عائشہؓ بیچ کہنے اسکے کے کہ نہین ہے سکنی اور نہ نفقہ ہو نقل کی یہ بخاری نے **ف** تھی بیچ مکان ویران کے الخ یعنی جس مکان
مین فاطمہؓ رہتی تھین سکین بسبب ویرانہ کے خوف تھا چور وغیرہ کا اسلیے حضرتؐ نے وہانسے اٹھ آنیکا حکم کیا بیچ مکان ابن ام مکتومؓ کے غرض انکی اس بیان سے
یہ تھی کہ وہ جو عدت بیٹھین بیچ غیر گھر خاوند اپنے کے تو اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ تین طلاقون والی عورت کے لیے سکنی نہین ہی اور جہان چاہے وہان عدت بیٹھے
بلکہ سبب تھا جو ذکر کیا اور دوسری روایت کا مطلب یہ ہی کہ فاطمہؓ بنت قیس نقل کرتی تھین پیغمبر خدا سے کہ جو عورت طلاق باین کی عدت مین ہو اسکے لیے نہ سکنی
ہے اور نہ نفقہ ہے اسپر حضرت عائشہؓ انکار کرتی تھین اور فرماتی تھین خدا سے نہین ڈرتی کہ نقل کرتی ہے پیغمبر خدا سے کہ نہین ہے سکنی اور نہ نفقہ اسطرح سے حضرتؐ
نے نہ فرمایا ہوگا حضرت عائشہؓ کا بھی مذہب اسمین مثل مذہب حضرت عمرؓ کے تھا جو کہ اوپر ذکر کیا گیا اور یہ بھی مؤید ہے مذہب امام ابو حنیفہؒ کا کہ طلاق باین والی کیلیے
سکنی بھی ہے اور نفقہ بھی م ع **وَعَنْ** سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ اِنَّمَا نُقِلَتْ فَاطِمَۃُ لِطُوْلِ لِسَانِھَا عَلٰی اَحْمَائِھَا رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی سعید
بن المسیب سے کہ کہا سوا اسکے نہین کہ اٹھائی گئی تھی فاطمہؓ یعنے عدت مین اپنے خاوند کے گھر سے بسبب زبان درازی اپنی کے اپنے خاوند کے قرابتیون پر نقل کی یہ شرح
السنہ مین **ف** یہ دوسرا سبب ہے فاطمہؓ کے اٹھنے کا سوا ویرانہ کے کہ اوپر ذکر کیا گیا م ح **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ طُلِّقَتْ خَالَتِیْ ثَلٰثًا فَاَرَادَتْ اَنْ تَجُدَّ نَخْلَھَا
فَزَجَرَھَا رَجُلٌ اَنْ تَخْرُجَ فَاَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلٰی فَجُدِّیْ نَخْلَکِ فَاِنَّہٗ عَسٰی اَنْ تَصَدَّقِیْ اَوْ تَفْعَلِیْ مَعْرُوْفًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت
ہے جابرؓ سے کہ کہا تین طلاقین دی گئی خالہ میری یعنی اور عدت مین بیٹھی پس ارادہ کیا یہ کہ جاوے واسطے کاٹنے میوہ کھجور کے درخت کے پس منع کیا اسکو ایک شخص نے
نکلنے سے پس آئی وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس یعنی اور یہ احوال بیان کیا پس فرمایا حضرتؐ نے کہ ہان نکل اور کاٹ میوہ درخت کھجور اپنی کا پس تحقیق
شاید کہ تو صدقہ دے یا کرے تو احسان نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی اگر پہنچیگا مال تیرا قدر نصاب کو دیگی تو زکوٰۃ اسکی والا احسان کریگی کہ تصدق کریگی
ہمسایون وغیرہ پر بطور نفل کے اور بطریق تحفہ کے بھیجے گی لوگون کو اور اس سے معلوم ہوا کہ اگر تصدق نکرتی تو جائز نہوتا اسکو نکلنا اور کہا نوویؒ نے کہ
اسمین دلیل ہی اسپر کہ عورت کو عدت طلاق باین کی مین جائز ہے نکلنا اپنی حاجت کے لیے اور مذہب ابو حنیفہؒ کا بیچ فائدہ حدیث ام عطیہؓ کے بیان ہوگا

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

ع مولانا **وعن** المِسوَرِ بنِ مَخرمَةَ اَنَّ سُبَيعَةَ الاَسلَمِيَّةَ نُفِسَت بَعدَ وَفَاةِ زَوجِهَا بِلَيَالٍ فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَاستَاذَنَتهُ اَن تَنكِحَ فَاَذِنَ لَهَا فَنَكَحَت رَوَاهُ البُخَارِيُّ اور روایت ہے مسور بن مخرمہ سے یہ کہ سبیعہؓ اسلمیہ جنی پیچھے مرنے خاوند اپنے کے کتنے دنون بعد پھر آئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پروانگی طلب کی حضرت سے نکاح کرنیکی پس اذن دیا حضرت نے اسکو پس نکاح کیا اُسنے نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی سبیعہؓ حاملہ تھی جب اسکا خاوند مرا پھر جنی وہ بعد چند روز کے پس حضرت نے اسکو اذن دیا نکاح کرنیکا اور خاوند سے لکھا ہے علما نے کہ اگر جنی عورت بعد وفات خاوند کے یا بعد طلاق دینے کے تو عدت سے نکل آتی ہے اور جائز ہوتا ہے اسکو نکاح کرنا اور خاوند سے اگرچہ جنے بعد طلاق وغیرہ کے تھوڑی سی دیر مین ۱۲ ع **وعن** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَت جَاءَتِ امرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَقَالَت يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ ابنَتِي تُوُفِّيَ عَنهَا زَوجُهَا وَقَدِ اشتَكَت عَينُهَا اَفَنَكحُلُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ لَا مَرَّتَينِ اَو ثَلَاثًا كُلَّ ذٰلِكَ يَقُولُ لَا ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا هِيَ اَربَعَةُ اَشهُرٍ وَعَشرٌ وَقَد كَانَت اِحدَاكُنَّ فِي الجَاهِلِيَّةِ تَرمِي بِالبَعرَةِ عَلَى رَاسِ الحَولِ مُتَّفَقٌ عَلَيهِ اور روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ کہا آئی ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میری بیٹی کا مر گیا خاوند اور تحقیق دُکھتی ہین آنکھین اُسکی کیا سُرمہ لگاوین اُسکے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ دو بار پوچھا یا تین بار ہر بار فرماتے تھے نہ پھر فرمایا سوا اسکے نہین کہ عدت چار مہینے اور دس دن ہے اور تحقیق تھی ایک تمھاری جاہلیت مین پھینکتی مینگنیان برس روز پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ دلیل ہے امام احمدؒ کے لیے کہ اُنکے نزدیک نہین جائز سرمہ لگانا ساتھ اثمد کے اُس عورت کو کہ مر جاوے خاوند اُسکا آنکھ دُکھنے مین نہ بغیر آنکھ دُکھنے کے اور ہمارے نزدیک اور امام مالکؒ کے نزدیک جائز ہے سرمہ لگانا آنکھ دُکھنے مین اور کہا شافعیؒ نے کہ سُرمہ لگا دے رات کو آنکھ دُکھنے مین اور پونچھ ڈالے اُسے دن کو اور کہا بعض علما ہمارے نے شارحین سے کہ احتمال ہے کہ اُس عورت نے ارادہ زینت کا کیا ہو اور بہانہ کیا ہو آنکھ دُکھنے کا پس حضرت کو معلوم ہوا آپ نے منع کیا اُسکو اور اخیر حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جاہلیت مین رسم تھی کہ جس عورت کا خاوند مر جاتا تو وہ ایک گھر تنگ مین بیٹھی رہتی اور بُرے کپڑے مانند ٹاٹ و کمل کے پہنتی اور زینت کی چیز اور خوشبوئی لگانی چھوڑ دیتی برس روز تک پھر لاتے اُسکے پاس گدھا یا بکری یا کوئی پرندہ اور وہ رگڑتی ساتھ اُسکے شرمگاہ اپنی اور نکلتی گھر سے اور دیجاتین اُسکے ہاتھ مین چند مینگنیان پس پھینکتی مینگنیونکو اور نکلتی ساتھ اُسکے عدت مین سے پس اس حدیث مین اشارہ اسی کی طرف فرمایا کہ مدت عدت کی اسلام مین تھوڑی ہے یعنی چار مہینے اور دس روز اور اتنی تنگی نہین اور آگے یہ یہ خرابیان اور دشواریان تھین پس باوجود اسکے یہ اضطراب کیون ہے ۱۲ ع ح **وعن** اُمِّ حَبِيبَةَ وَزَينَبَ بِنتِ جَحشٍ عَن رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامرَاَةٍ تُؤمِنُ بِاللّٰهِ وَاليَومِ الاٰخِرِ اَن تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوقَ ثَلٰثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلَى زَوجٍ اَربَعَةَ اَشهُرٍ وَعَشرًا مُتَّفَقٌ عَلَيهِ اور روایت ہے ام حبیبہؓ اور زینب بنت جحشؓ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہین درست کسی عورت کو کہ ایمان رکھتی ہو ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے یہ کہ سوگ رکھے کسی مردہ پر زیادہ تین روز سے مگر اپنے خاوند پر چار مہینے اور دس دن سوگ رکھنا چاہیے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** سوگ رکھے یعنی ترک کرے زینت کو اور خوشبو لگانیکو اور چار مہینے آخر ابتداے مدت خاوند کی موت سے ہے اور حضرت علیؓ کے نزدیک ابتداے مدت کی وقت جاننے عورت کے سے موت خاوند کو یہانتک کہ اگر مر گیا خاوند سفر مین اور نہ پہنچی خبر عورت کو یہانتک کہ گذر گئے چار مہینے دس روز تمام ہوئی عدت نزدیک جمہور کے اور نزدیک علیؓ کے نہین تمام ہوتی یہانتک کہ گذرین چار مہینے اور دس دن وقت جاننے اُسکے سے ۱۲ ع **وعن** اُمِّ عَطِيَّةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحِدُّ امرَاَةٌ عَلَى مَيِّتٍ فَوقَ ثَلٰثٍ اِلَّا عَلَى زَوجٍ اَربَعَةَ اَشهُرٍ وَعَشرًا وَلَا تَلبَسُ ثَوبًا مَصبُوغًا اِلَّا ثَوبَ عَصبٍ وَلَا تَكتَحِلُ وَلَا تَمَسُّ طِيبًا اِلَّا اِذَا طَهُرَت نُبذَةً مِن قُسطٍ اَو اَظفَارٍ مُتَّفَقٌ عَلَيهِ وَزَادَ اَبُو دَاوُدَ وَلَا تَختَضِبُ اور روایت ہے ام عطیہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ سوگ رکھے کوئی عورت کسی مردہ پر زیادہ تین دن سے مگر خاوند پر چار مہینے دس دن اور نہ پہنے یعنی عدت مین کپڑا رنگین مگر کپڑا عصب کا اور نہ سُرمہ لگا دے اور نہ خوشبوئی لگا دے مگر جسوقت کہ پاک ہووے حیض سے کچھ استعمال کرنا قسط کا یا اظفار کا درست ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا

ف اثمد سنگ اصفہانی یعنی ہمین سرمہ کہ استعمال میکنند ۱۲

ف ۳ یعنی ایام عدت من بعض جانور ... حکم طلاق کا ہے کہ خاوند نے طلاق دی اور عورت کو علم اسکا نہوا اور مدت گذر گئی بعد اُسکے خبر ہوئی تو عدت ہو چکی ۱۲

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

ابو داؤد نے اور نہ رنگے یعنی بالونکو اور ہاتھونکو ساتھ منھدی کے ف کپڑا رنگین یعنی کسنبایا زعفرانی یا گیرو کے رنگ کا یعنی جو کہ نہایت شوخ رنگ ہوا اور
کافی مین لکھا ہی کہ اگر نہو عورت کے پاس کپڑا سواے رنگین کے تو نہین مضائقہ پہننے رنگین کا واسطے ضرورت ستر عورت کے لیکن نہ قصد کیجاوے زینت اور عصب
قسم چادر سی ہے کہ سوت کو جمع کر کر باندھکر رنگتے ہین پھر اس کو بنتے ہین تو وہ رُخ ایسا ہوتا ہی کہ سفید خط بھی اسمین رہتی ہین بسبب اسکے کہ اُسکے سوت کو جو باندھکر رنگتے ہین تو
جہان بندھا ہوتا ہی وہانسے سفید رہتا ہی جیسے بندھنونمین اور نہین معتدہ کے لیے اُس کپڑے سے ہی کہ رنگا جاوے بعد بُننے کے کذا قال بعض الشراح من علمائنا
والطیبی اور کہا ابن ہمام نے کہ نہ پہنے عورت عصب کو ہمارے نزدیک اور جائز رکھا ہی شافعیؒ نے نہین اور موٹے عصب کو اور منع کیا ہی مالکؒ نے نہین کو
نہ موٹے کو اور نہ سرمہ لگاوے کہا ابن ہمام نے مگر عذر ہو تو لگاوے اور اختلاف مذاہب کا جو اسمین ہی بیچ فائدہ حدیث ام سلمہؓ کے ذکر ہو چکا اور قسط اور ظفار
قسم خوشبو سی ہین کہ عرب مین عورتین بعد پاک ہونیکے حیض سے شرمگاہ مین استعمال کرتی ہین بدبو دور ہونیکے لیے پس استعمال خوشبو سی منع فرمایا مگر دور کرنے بدبو کیلیے
حائضہ کو بعد پاک ہونیکے حیض سے اجازت دی ان دو چیزونکے استعمال کرنیکی اور اس حدیث مین دلیل ہی اوپر واجب ہونے سوگ کے اُس عورتکو کہ عدت مین ہی بعد مرنے
خاوند کے اور اسپر اجماع ہی سب علما کا اگرچہ اختلاف کیا ہی اُنھون نے اسکی تفصیل مین پس گئے ہین شافعیؒ اور جمہور طرف اسکے کہ برابر ہی اسمین مدخول بہا اور غیر
مدخول بہا خواہ چھوٹی ہو خواہ بڑی باکرہ ہو یا ثیبہ آزاد ہو یا لونڈی ہو مسلمہ ہو یا کافرہ اور حنفیہؒ کے نزدیک نہین سوگ ہی ساتھ عورتون پر کافرہ اور مجنونہ اور صغیرہ اور
معتدہ عتق پر یعنی اُس ام ولد پر کہ آزاد کرے اُسکو مولی اُسکا یا مرجاوے مولی ام ولد کو چھوڑ کر اور نہین عدت اُس عورت پر کہ عدت مین ہو نکاح فاسد کی یا وطی
شبہ کے یا طلاق رجعی کے اور عورت کو سوگ رکھنا تین دن سے زیادہ کسی قرابتی کے مرجانیکے بعد حلال نہین سواے خاوند کے کہ اُسکے مرنیکے بعد چار مہینے اور
دس دن تک سوگ رکھنا واجب ہے اور سواے خاوند کے اور قرابتیونکے مرنیکے بعد سوگ رکھنا تین دن تک مباح ہی واجب نہین اور بعد تین دنکے مباح بھی نہین پس
اگر خاوند تین دنکے سوگ کو بھی منع کرے تو پہنچتا ہی اُسکو اسلیے کہ زینت کرنا حق خاوند کا ہی کہ اگر خاوند ارادہ کرے کہ بیوی زینت کرے اور وہ نہ کہنا مانے تو خاوند کو
تنبیہ مارنا بیوی کا جائز ہے پس سوگ رکھنے مین اُسکا حق فوت ہوتا ہی ع + درمختار ف سوگ کرے جو عورت کہ عدت مین ہو طلاق باین کے اور موت کے اگر ہو مکلفہ
مسلمہ ساتھ ترک کرنے زینت کے اور نہ پہننے زعفرانی اور کسنبی کے اور ترک کرنے استعمال خوشبو اور تیل اور سرمہ اور منھدی کے مگر بسبب عذر کے جائز ہی
استعمال کرنا انکا اور نہ سوگ کرے وہ عورت کہ عدت مین ہو آزادی کے اور نکاح فاسد کے اور نہ بھیجا جاوے پیغام نکاح کا معتدہ کو اور نہین مضائقہ ہے کنایہ کرنے
نکاح کا اُس سے کہ وفات کی عدت مین ہو نہ اُس سے کہ طلاق کی عدت مین ہو اور نہ نکلے معتدہ طلاق اپنے گھر سے اصلا اور معتدہ موت نکلے دن کو اور کچھ
رات مین اور رات کو رہے بغیر مکان اپنے مین اور لونڈی نکلے حاجت مولی کیلیئے اور عدت بیٹھے معتدہ اُس مکانمین کہ رہتی ہو اُسمین وقت فرقت کے اور
موت کے مگر یہ کہ نکالی جاوے جبرًا یا خوف کرے اپنے مال کا یا گر پڑنے مکان کا یا نہ قادر ہو اُسکے کرایہ پر تو ان صورتونمین اور مکان مین عدت بیٹھنا جائز ہی
اور نہین مضائقہ ہے یہ کہ ساتھ رہین میان بیوی ایک مکان مین اگرچہ ہو طلاق باین کی عدت مین بشرطیکہ ہو درمیان دونونکے پردہ مگر یہ کہ خاوند ہو
فاسق تو باوجود پردے کے بھی اکٹھے نرہین پس اگر خاوند ہو فاسق یا گھر تنگ ہو تو نکلے عورت اور اولی ہی نکلنا خاوند کا اور اگر مقرر کرین مرد عورت میان
اپنے ایک عورت ثقہ کو کہ قادر ہو حائل ہونے پر تو خوب ہی اور اگر طلاق باین دے خاوند عورت کو یا مرجاوے سفر مین اور درمیان عورت کے اور درمیان شہر اُسکے
کم ہو مدت سفر سے یعنی تین روز سے کم ہو تو پھر آوے اپنے شہر مین اور اگر اسمین اور اُسکے شہر مین مدت سفر ہو اور درمیان مقصد اُسکے کے یعنی جہان جاتی تھی کم ہو
تو وہان چلی جاوے اور اگر دونون طرف مدت سفر ہو تو اختیار رکھتی ہی چاہے اُدھر جاوے چاہے وطن کو پھر آوے اُسکے ساتھ ولی ہو یا نہو اور پھر آنا خوب ہے
تاکہ عدت بیٹھے خاوند کے گھر مین ولیکن اگر ہو یہ کسی شہر مین تو نہ نکلے اس سے جب تک کہ نہ عدت بیٹھ لے پھر نکلے اگر ہو اُسکے لیے محرم اور کہا صاحبین نے
کہ اگر ہو عورت کے ساتھ محرم تو جائز ہے اُس کو نکلنا یہان عدت کے بھی + ملتقی الابحر + درمختار الفصل الثانی فصل دوسری عن زینب

ف۱ یعنی کسنبہ مین ۱۲
ف۲ یعنی عدت مین ۱۲
ف۳ یہ ساتھ قسمین درمختار مین لکھی ہین ۱۲
ف۴ یعنی طلاق رجعی مین سوگ نہین ۱۲ +
ف۵ یعنی اگر ام ولد کسی کی آزاد کیجاوے تو اُس کو سوگ رکھنا ضرور نہین ۱۲
ف۶ معتدہ جو عورت کہ عدت مین ہو ۱۲
ف۷ جیسے کہ کہین ارادہ رکھتا ہون نکاح کا ۱۲
ف۸ یعنی اگر شہر مین ہو ۱۲
ف۹ یعنی دونون صورتون مین ۱۲

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitized by eGangotri

وَعَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبٍ اَنَّ الْفُرَيْعَةَ بِنْتَ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ وَهِيَ اُخْتُ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَخْبَرَتْهَا اَنَّهَا جَاءَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْاَلُهُ اَنْ تَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِهَا فِيْ بَنِيْ خُدْرَةَ فَاِنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِيْ طَلَبِ اَعْبُدٍ لَهٗ اَبَقُوْا فَقَتَلُوْهُ قَالَتْ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِيْ فَاِنَّ زَوْجِيْ لَمْ يَتْرُكْنِيْ فِيْ مَنْزِلٍ يَمْلِكُهٗ وَلَا نَفَقَةٍ فَقَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَانْصَرَفْتُ حَتّٰى اِذَا كُنْتُ فِي الْحُجْرَةِ اَوْ فِي الْمَسْجِدِ دَعَانِيْ فَقَالَ اُمْكُثِيْ فِيْ بَيْتِكِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ قَالَتْ فَاعْتَدَدْتُ فِيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ

اور روایت ہے زینبؓ بیٹی کعب کی سے یہ کہ فریعہ بیٹی مالک بن سنان کی نے اور وہ بہن ہے ابی سعید خدریؓ کی خبر دی اسکو یعنی زینبؓ کو یہ کہ فریعہ آئی حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال مین کہ پوچھتی تھی حضرتؐ سے یہ کہ پھر جاوے طرف کنبہ اپنے کے کہ قبیلہ بنی خدرہ مین تھی اسواسطے کہ خاوند اُسکا نکلا تھا واسطے ڈھونڈھنے غلامون اپنے کے کہ بھاگ گئے تھے پس مار ڈالا غلامون نے اُسکو یعنی اور مجکو عدت بیٹھنا چاہیے کہا فریعہ نے پس پوچھا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ پھر جاؤن مین طرف کنبے اپنے کے اسواسطے کہ میرے خاوند نے نہین چھوڑا مجکو مکان مین کہ مالک ہو وہ اُسکا یعنی جس مکان مین رہتی ہون وہ اُسکی ملک نہین اور نہ نفقہ ہی میرے پاس پس کہا فریعہ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہان چلی جا اپنے کنبے مین پس پھری مین یہانتک کہ جب پونچی مین صحن حجرہ یا مسجد نبوی مین بلایا مجکو حضرتؐ نے پس فرمایا ٹھیری رہو اپنے گھر مین یعنی جس گھر مین خاوند کے مرنیکی خبر آئی ہو اگرچہ وہ خاوند کی ملک نہین یہانتک کہ پہونچے کتابؐ اپنی مدت تک یعنی عدت پوری ہو جاوے کہا فریعہ نے پس عدت بیٹھی مین اُس گھر مین چار مہینے اور دس دن نقل کی یہ مالکؒ اور ترمذیؒ اور ابو داودؒ اور نسائیؒ اور ابن ماجہؒ اور دارمیؒ نے ف اس سے معلوم ہوا کہ معتدہ کو اٹھ جانا ایک مکان سے دوسرے مکان مین درست نہین بلا ضرورت اور شرح السنہ مین لکھا ہے کہ اختلاف کیا ہے علما نے سکنی مین معتدہ وفات کیلیے اور امام شافعیؒ کے اس مین دو قول ہین صحیح تر تو یہ ہی کہ اُس کے لیے سکنی ہے اور یہی مذہب ہی عمرؓ اور عثمانؓ اور عبد اللہ بن مسعودؓ اور عبد اللہ بن عمرؓ کا اور کہا انھون نے کہ اذن دینا حضرت کا فریعہ کو اول ہو گیا منسوخ ساتھ قول حضرتؐ کے ٹھیری رہ الخ اور دوسرا قول شافعیؒ کا یہ ہے کہ نہین سکنی اُس کے لیے بلکہ عدت بیٹھے جہان چاہے اور یہی قول ہے علیؓ اور ابن عباسؓ اور عائشہؓ کا اس لیے کہ حضرتؐ نے اذن دیا فریعہ کو نقل مکان کرنیکا اور پھر جو ٹھیرے رہنے کو وہین فرمایا یہ امر استحباب کے لیے ہے ع اور مذہب امام اعظمؒ کا بیچ دوسرے فائدہ باب النفقات کے تفصیل سے ذکر کیا جاویگا انشاء اللہ تعالے

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ اَبُوْ سَلَمَةَ وَقَدْ جَعَلْتُ عَلَيَّ صَبِرًا فَقَالَ مَا هٰذَا يَا اُمَّ سَلَمَةَ قُلْتُ اِنَّمَا هُوَ صَبِرٌ لَيْسَ فِيْهِ طِيْبٌ فَقَالَ اِنَّهٗ يَشُبُّ الْوَجْهَ فَلَا تَجْعَلِيْهِ اِلَّا بِاللَّيْلِ وَتَنْزِعِيْهِ بِالنَّهَارِ وَلَا تَمْتَشِطِيْ بِالطِّيْبِ وَلَا بِالْحِنَّاءِ فَاِنَّهٗ خِضَابٌ قُلْتُ بِاَيِّ شَيْءٍ اَمْتَشِطُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِالسِّدْرِ تُغَلِّفِيْنَ بِهٖ رَاْسَكِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ

اور روایت ہی ام سلمہؓ سے کہ بیوی ہین حضرت کی کہا آئے میرے پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اُسوقت کہ وفات کیے گئے ابو سلمہؓ یعنی اُنکے خاوند کہ پہلے حضرتؐ کے تھے اسحالمین کہ لگایا تھا مین نے اپنے منھ پر ایلوا پس فرمایا حضرت نے کیا ہی یہ یعنی یہ کیا لگایا ہی تو نے عدت مین اے ام سلمہؓ کہا مین نے نہین ہے یہ مگر ایلوا نہین اُسمین خوشبو کہ ممنوع ہے سوگ مین پس فرمایا حضرتؐ نے کہ تحقیق یہ جوان کرتا ہے چہرہ کو یعنی اس سے چہرہ چمکنے لگتا ہے اور رنگ چہرے کا اچھا ہو جاتا ہے پس نہ لگا اسکو مگر رات کو یعنی اسلیے کہ یہ بعید تر ہے قصد زینت سے اور چھڑا ڈال اسکو دنکو اور نہ کنگھی کر ساتھ خوشبوئی کے یعنی نہ کر کنگھی خوشبو آلودہ اور نہ کنگھی کر ساتھ مہندی کے اسلیے کہ مہندی رنگ ہے یعنی سرخ رنگ ہوتا ہے اُسکا اور وہ سوگ مین ممنوع ہے اور مہندی مین خوشبو بھی ہوتی ہے کہا مین نے ساتھ کس چیز کے کنگھی کرون مین یا رسول اللہ فرمایا کنگھی کر ساتھ بیری کے پتونکے غلاف کر تو ساتھ اُسکے سر اپنے کو یعنی بہت ڈال وہ بال پر حتی کہ ڈھانپ لے تیرے بالون کو جیسا کہ غلاف ڈھانپ لیتا ہے نقل کی یہ ابو داودؒ اور نسائیؒ نے ف اجماع ہی علما کا اسپر

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

کہ نہ لگاوے عورت سوگ والی تیل خوشبو کا اور اختلاف کیا غیر خوشبو دار مین مانند تیل تلون اور زیت وغیرہ کے پس ہمارے نزدیک اور شافعیؒ کے نزدیک بھی نہ لگاوے مگر بضرورت اسلیے کہ انسے بھی زینت حاصل ہوتی ہے اور جائز رکھا ہی انکو دونون امامون نے اور علماے ظاہر نے ✦ **وَعَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ مِنَ الثِّيَابِ وَلَا الْمُمَشَّقَةَ وَلَا الْحُلِيَّ وَلَا تَخْتَضِبُ وَلَا تَكْتَحِلُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ** اور روایت ہی ام سلمہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو عورت کہ مرجاوے خاوند اسکا نہ پہنے کپڑا کسنبا اور نہ رنگا ہوا گیرو کا اور نہ پہنے زیور اور رنگے بال اور ہاتھ پانون مہندی سے اور نہ سرمہ لگاوے نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے ف نہین مضائقہ ہی ساتھ پہنے سیاہ اور خاکستری رنگ کے اور کسنبے پرانے کی کہ خوشبو نہ آتی ہو اسمین کذافی الدرر اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ جائز ہے عورت مذکورہ کو پہننا ریشمی کپڑے کا بسبب عذر کے مانند کھجلی اور جوؤن اور بیماری کے ✦ **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ الْاَحْوَصَ هَلَكَ بِالشَّامِ حِيْنَ دَخَلَتِ امْرَاَتُهُ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ وَقَدْ كَانَ طَلَّقَهَا فَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ اِلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَسْاَلُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ زَيْدٌ اِنَّهَا اِذَا دَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ وَبَرِئَ مِنْهَا لَا يَرِثُهَا وَلَا تَرِثُهُ رَوَاهُ مَالِكٌ** روایت ہی سلیمانؓ بن یسار سے یہ کہ احوصؓ مرگیا تھا شام مین اسوقت کہ داخل ہوئی عورت اسکی بیچ خون تیسرے حیض کے اور تحقیق طلاق دی اسکو احوصؓ نے یعنی پہلے مرنیکے پس لکھا معاویہؓ بن ابی سفیانؓ نے طرف زیدؓ بن ثابتؓ کے پوچھتے تھے زیدؓ سے یہ مسئلہ پس لکھا طرف معاویہؓ کے زیدؓ نے یہ کہ تحقیق وہ عورت جسوقت کہ داخل ہوئی بیچ خون کے تیسرے حیض ہی پس تحقیق وہ الگ ہوگئی احوصؓ سے اور الگ ہوا وہ اُس سے نہ وارث ہو احوصؓ اسکا اور نہ وارث ہو وہ احوصؓ کی نقل کی یہ مالکؒ نے ف طلاق دی تھی آخر اور عدت بیٹھی تھی وہ ساتھ تین حیضونکے جیسیکہ حکم عدت طلاق کا ہی اور اب خاوند مرگیا عدت موت ساتھ چار مہینے اور دس دن کے بیٹھنی چاہیے پس مسئلہ معاویہؓ نے زیدؓ سے پوچھ بھیجا کہ آیا اس صورت مین عورت وارث خاوند کی ہوگی یا نہین زیدؓ نے جواب لکھا معاویہؓ کو کہ اس عورتکو جبکہ تیسرا حیض شروع ہوا مجرد دیکھنے خون تیسرے حیض کے الگ ہوگئی اور خلاص ہوئی قید مرد کی سے اور وہ مرد الگ ہوا اُس سے یعنی عدت طلاق تمام ہوئی باعتبار گذرنے اکثر عدت کے یا شروع ہونے تیسرے حیض کے اور عدت وفات ساقط ہوئی وارث نہین ہوگا وہ مرد اُس عورت کا اگر زندہ ہوتا اور عورت مرجاتی اور وارث نہین ہوگی وہ عورت اُس مرد کی اگر مرد مرا جیسیکہ صورت مذکورہ مین ہی اور اس حدیث مین مقصود سوال کرنا میراث سے تھا اس صورت مین اور احتمال ہی کہ سوال عدت سے ہو کہ عدت طلاق کھینچے یا عدت وفات کذا ذکرہ الشیخ اور ملا علیؒ نے لکھا ہی کہ کہا طیبی نے کہ اس سے صریحًا معلوم ہوتا ہی کہ مراد قروء ثلثہ سے بیچ قول اللہ کے **اَلْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ** طہر ہین کہتا ہون مین کہ یہ مذہب صحابی کا ہی حال آنکہ نقل کیا گیا ہی انسے خلاف اسکے بھی اور یہ نہین معلوم ہوا کہ معاویہؓ نے عمل کیا انکے قول پر یا نہین کیا اور ہمارے نزدیک مراد قروء سے حیض ہین چنانچہ خلفاے راشدین کا اور اکثر صحابہؓ کا بھی یہی قول ہی اور تیرہ صحابیون سے منقول ہی کہ وہ کہتے تھے کہ آدمی احق ہی اپنی بیوی کا یہانتک کہ نہاوے تیسرے حیض سے پس اس سے بھی یہی معلوم ہوا کہ مراد قروء سے حیض ہین اور اور بہت سی دلیلین اپنے مذہب کی لکھی ہین ملا علیؒ نے مرقات مین **وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَيُّمَا امْرَاَةٍ طُلِّقَتْ فَحَاضَتْ حَيْضَةً اَوْ حَيْضَتَيْنِ ثُمَّ رَفَعَتْهَا حَيْضَتُهَا فَاِنَّهَا تَنْتَظِرُ تِسْعَةَ اَشْهُرٍ فَاِنْ بَانَ بِهَا حَمْلٌ فَذٰلِكَ وَاِلَّا اعْتَدَّتْ بَعْدَ التِّسْعَةِ الْاَشْهُرِ ثَلٰثَةَ اَشْهُرٍ ثُمَّ حَلَّتْ رَوَاهُ مَالِكٌ** اور روایت ہی سعید بن مسیبؓ سے کہ کہا فرمایا عمرؓ بن خطابؓ نے کہ جو عورت طلاق دی گئی پھر آیا اسکو ایک حیض یا دو پھر موقوف ہوگیا حیض اسکا پس تحقیق انتظار کرے وہ عورت نو مہینے پھر اگر ظاہر ہوا اُس کو حمل پس حکم اُس کا ظاہر ہے کہ جب جنیگی عدت تمام ہوگی اور اگر نہ ظاہر ہوا حمل عدت کھینچے بعد نو مہینے کے تین مہینے پھر حلال ہو یعنی عدت سے نکلے نقل کی یہ مالکؒ نے **بَابُ الْاِسْتِبْرَاءِ** باب ہی بیچ بیان استبراء کے ف استبراء شرع مین کہتے ہین طلب پاکی کرنے رحم لونڈی کو حمل سے جو کوئی مالک ہو لونڈی کا بسبب خرید نیکے یا وصیت کے یا ہبہ کے یا ارث کے حرام ہی اسپر صحبت کرنی

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اُس سے اور لوازمات صحبت کے مانند مساس کرنے اور بوسہ لینے وغیرہ کے یہانتک کہ استبرا کرے ساتھ دیکھنے حیض کے اگر حیض آتا ہو اُسکو یا ساتھ
گذرنے ایک مہینے کے اگر حیض نہ آتا ہو یا ساتھ جننے کے اگر حاملہ ہو اور استبرا بہرحال کرے اگرچہ باکرہ ہو لونڈی یا عورت سے خریدی ہو یا محرم سے یا مال
لڑکے کے سے ہو اگرچہ قیاس یہ چاہتا تھا کہ ان صورتون مین استبرا واجب نہو اسلیے کہ حکمت استبرا مین یہ ہے کہ معلوم ہو جاوے پاک ہونا رحم کا نطفہ غیر سے سو
تا اختلاط اسکے نطفے کا غیر کے نطفے کے ساتھ نہ ہو اور ان صورتون مین احتمال نطفہ غیر کا ہی نہین لیکن قیاس کو ترک کیا بسبب نص کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اوطاس کے بردون کے حق مین فرمایا کہ آگاہ ہو صحبت نہ کیجاوے حاملہ یہانتک کہ جنے اور غیر حاملہ یہانتک کہ دیکھے حیض کو اور یہ ضرور ہے کہ انمین عورتین باکرہ اور
مانند انکے کے ہونگی + ح **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِامْرَاَۃٍ مُجِحٍّ فَسَاَلَ عَنْھَا فَقَالُوْا اَمَۃٌ
لِفُلَانٍ قَالَ اَیُلِمُّ بِھَا قَالُوْا نَعَمْ قَالَ لَقَدْ ھَمَمْتُ اَنْ اَلْعَنَہٗ لَعْنًا یَدْخُلُ مَعَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ کَیْفَ یَسْتَخْدِمُہٗ وَھُوَ لَا یَحِلُّ لَہٗ اَمْ کَیْفَ یُوَرِّثُہٗ وَھُوَ لَا
یَحِلُّ لَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابی درداؓ سے کہا گذرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت پر کہ قریب تھی جننے کے پس پوچھا احوال اُسکا یعنی یہ کہ آزاد ہے
یا لونڈی ہے پس کہا صحابہؓ نے کہ لونڈی ہے فلانے کی فرمایا کیا صحبت کرتا ہے وہ اس سے عرض کیا صحابہ نے کہ ہان فرمایا کہ تحقیق قصد کیا تھا مین نے
کہ لعنت کرون مین اُس کو ایسی لعنت کہ داخل ہو ساتھ اُسکے اُسکی قبر مین کسطرح خدمت کو کہے گا فرزند اپنے کے تئین حال آنکہ خدمت کو کہنا فرزند کے تئین
اور غلام کرنا اُسکے تئین حلال نہین اُس کو یا کسطرح سے وارث گردانیگا فرزند غیر کو حال آنکہ وارث کرنا فرزند غیر کے تئین حلال نہین اُسکو نقل کی یہ
مسلم نے **ف** داخل ہو آخر یعنی وہ لعنت ہمیشہ رہے کہ اثر اسکا اُسکے مرنیکے بعد تک باقی رہے اور حضرتؐ نے قصد لعنت کرنے کا اُسپر اس لیے کیا کہ جب اُسنے
صحبت کی اپنی ایسی لونڈی سے کہ مالک ہوا اُسکا حالت حمل مین ہوا ترک کرنے والا استبرا کا حال آنکہ وہ فرض ہے اُسپر بعد ازان اشارہ کیا طرف سبب لعن
کے بیچ ترک کرنے استبرا کے ساتھ اس قول اپنے کے کہ کسطرح خدمت کو کہیگا الخ حاصل اسکا یہ ہے کہ جب صحبت کریگا لونڈی سے بغیر استبرا کے اور
پیدا ہو گا اُس سے فرزند ایسے زمانے مین کہ احتمال رکھے کہ اُسکے خاوند سے ہو جلیکہ چھ مہینہ مین جنی پس اگر اقرار کریگا یہ صحبت کرنیوالا ساتھ نسب اُسکے
کے تو وارث ہو گا وہ اُس کا پس لازم آویگا وارث کرنا فرزند غیر کا اور یہ حرام ہے پس مستحق ہو گا لعنت کا اور احتمال رکھے ہے کہ اس صحبت کرنیوالے سے
ہو پس اگر اقرار نکریگا اُسکے نسب کا غلام رہیگا اور لازم آویگی خدمت لینی فرزند سے اور قطع ہونا نسب کا اور یہ بھی حرام ہے پس مستحق ہو گا لعنت کا پس
ضرور ہے استبرا واسطے تحقیق حال کے + ح + ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَفَعَہٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ سَبَایَا اَوْطَاسٍ لَا تُوْطَاُ حَامِلٌ حَتّٰی تَضَعَ وَلَا غَیْرُ ذَاتِ حَمْلٍ حَتّٰی تَحِیْضَ حَیْضَۃً رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ
روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ پہونچایا اُس کو طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ فرمایا بیچ حق بندی پکڑے ہوئے اوطاس کے کہ صحبت کیجاوے کوئی
عورت حاملہ یہان تک کہ جنے اور نہ صحبت کیجاوے بن حمل والی بھی یہان تک کہ آچکے ایک حیض نقل کی یہ احمدؒ اور ابو داؤدؒ اور دارمیؒ نے **ف** اور اگر حیض
نہ آتا ہو اُسکو بسبب صغر سن کے یا بڑی عمر کے تو استبرا کرے ساتھ ایک مہینے کے اور یہ قسم نہ ذکر کی گئی بسبب قلیل الوجود اور نادر ہونے اسکے کے اور
اگر مالک ہووے لونڈی کا حالت حیض مین تو نہ شمار کرے اس حیض کو یہانتک کہ استبرا کرے ساتھ اور حیض پورے کے اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ حادث
ہونا مالک کا لونڈی کو واجب کرتا ہے استبرا کو اور یہی مذہب ہے چارون اماموں کا اور دلیل ہے اسمین اسپر کہ بندی پکڑے آنے سے جاتا رہتا ہے نکاح
پہلا اور ظاہر اس حدیث کا مطلق ہے کہ خاوند اُسکے ساتھ ہووے یا نہ ہووے اور یہ مذہب مالکؒ اور شافعیؒ کا ہے اور ہمارے نزدیک اگر دونون
میان بیوی ساتھ بندی کر لائے جاوین تو باقی رہتا ہے نکاح انکا + ح + ع **وَعَنْ** رُوَیْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ حُنَیْنٍ لَا یَحِلُّ لِامْرِءٍ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یَسْقِیَ مَاءَہٗ زَرْعَ غَیْرِہٖ یَعْنِیْ اِتْیَانَ الْحُبَالٰی وَلَا یَحِلُّ لِامْرِءٍ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یَّقَعَ عَلٰی امْرَاَۃٍ مِّنَ السَّبْیِ حَتّٰی یَسْتَبْرِئَھَا وَلَا یَحِلُّ لِامْرِءٍ یُّؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یَّبِیْعَ مَغْنَمًا حَتّٰی یُقْسَمَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اِلٰی قَوْلِہٖ زَرْعَ غَیْرِہٖ اور روایت ہی رویفع بیٹے ثابت انصاری کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دن حنین کے کہ نہین درست واسطے کسی شخص کے کہ ایمان لایا ہو ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے یہ کہ پلاوے اپنا پانی یعنی نطفہ اپنا کھیتی غیر اپنی کے مین یعنی صحبت کرنی عورت حمل والی سے کہ حمل غیر اُس کے کا ہو نہین درست اور نہین درست واسطے اُس شخص کے کہ ایمان لایا ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے یہ کہ صحبت کرے عورت بندی پکڑی ہوئی سے یہانتک کہ استبرا کرے اُسکو یعنی ساتھ ایک حیض کے یا ایک مہینے گذرنے کے اور نہین درست واسطے اُس شخص کے کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ اور دن آخرت کے یہ کہ بیچے غنیمت کی چیز کو یہانتک کہ بٹ نہ لے یعنی تصرف وخیانت نکرے غنیمت مین نقل کی یہ ابو داؤد نے اور نقل کی ترمذی نے قول زرع غیرہ تک **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** مَالِکٍ قَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْمُرُ بِاسْتِبْرَاءِ الْاِمَاءِ بِحَیْضَۃٍ اِنْ کَانَتْ مِمَّنْ تَحِیْضُ وَثَلٰثَۃِ اَشْھُرٍ اِنْ کَانَتْ مِمَّنْ لَّا تَحِیْضُ وَیَنْھٰی عَنْ سَقْیِ مَاءِ الْغَیْرِ روایت ہی مالک رضی سے کہ کہا پونہچا مجکو یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ساتھ پاک کرنے لونڈیون کے ساتھ ایک حیض کے اگر ہو حیض والی اور ساتھ تین مہینے کے اگر ہو وے اُن عورتون سے کہ نہین حیض والیان اور منع کیا پانی پلانے غیر کے سے **ف** یعنی داخل کرنے نطفہ اپنے سے اوپر نطفہ غیر کے یعنی جو کہ حمل رکھتی ہو کسیکا اُس سے صحبت نکرے اور مذہب جمہور کا یہ ٹھیرا ہے کہ اگر لونڈی کو حیض نہ آتا ہو تو استبرا حاصل ہوتا ہے ساتھ ایک مہینے کے اور بعضونکا بسبب اس حدیث کے یہ مذہب ہے کہ ساتھ تین مہینے کے حاصل ہوتا ہے +ع +ح **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ قَالَ اِذَا وُھِبَتِ الْوَلِیْدَۃُ الَّتِیْ تُوْطَاُ اَوْ بِیْعَتْ اَوْ اُعْتِقَتْ فَلْتَسْتَبْرِئْ رَحِمَھَا بِحَیْضَۃٍ وَلَا تُسْتَبْرَئُ الْعَذْرَاءُ رَوَاھُمَا رَزِیْنٌ اور روایت ہی ابن عمر رضی سے یہ کہ اُنھون نے کہا جسوقت کہ بخشش کیجاوے لونڈی کہ صحبت کیجاتی تھی یا بیچی جاوے یا آزاد کیجاوے پس چاہیے کہ پاک کرے رحم اپنے کو ساتھ ایک حیض کے اور نہ پاک کرے کنواری نقل کین یہ دونون حدیثین رزین نے **ف** اس حدیث پر ابن شریح نے عمل کیا ہے کہ وہ کہتے ہین واجب نہین استبرا باکرہ کے لیے اور جمہور کہتے ہین کہ اُسکے لیے بھی استبرا ہے بسبب عام ہونے حدیث بندیون اوطاس کے جیسے کہ اوپر کہا گیا اور کہا صاحب ہدایہ نے کہ جب مرجاوے مولی ام ولد کا یا آزاد کردے اسکو تو عدت اسکی تین حیض ہین اور اگر حیض نہ آتا ہو تو تین مہینے کہا ابن ہمام نے یعنی اگر حاملہ نہو اور نہ کسی کے نکاح مین ہو اور نہ کسیکی عدت مین ہو پس اگر ہو گی حاملہ تو عدت اسکی ساتھ جننے کے ہو گی اور اگر کسی کے نکاح مین یا کسی کی عدت مین ہو گی تو نہین واجب ہو گی اُسپر عدت مولی کی بسبب نہ ظاہر ہونے فراش کے مولی سے اور یہ ہمارے نزدیک ہے اور امام شافعی رح کے نزدیک عدت ام ولد کی ایک حیض ہے اور یہی قول امام مالک رح اور امام محمد رح کا ہی +ع +ح

بَابُ النَّفَقَاتِ وَحَقِّ الْمَمْلُوْکِ

باب ہے بیچ بیان نفقونکے اور لونڈی غلام کے حق کے **ف** نفقات جمع نفقہ کی ہی اور نفقہ نام ہی اُس چیز کا کہ خرچ کیجاوے اور جمع اسکی باعتبار انواع اُسکی کے ہے جیسیکہ نفقہ بیویونکا اور اولاد کا اور والدین اور اقارب کا مثلاً اور ظاہر یہ ہے کہ یہان نفقہ عام مراد ہے واجب اور غیر واجب اور مراد لونڈی غلام کے حق سے کھلانا اور پہنانا اُنکا ہے اور نہ تکلیف دینی اُس کام کی کہ نہ طاقت رکھین اسکی جیسیکہ سمجھا جاتا ہے حدیثون سے **ف** واجب ہے نفقہ اور لباس اور مکان رہنے کا بیوی کیلیے اُسکے خاوند پر اگرچہ خاوند چھوٹا ہو اور بیوی مسلمان ہو یا کافرہ ہو بڑی ہو یا چھوٹی کہ صحبت کیجاوے بشرطیکہ سپرد کر دیا ہو بیوی نے خاوند کو نفس اپنا بیچ مکان خاوند کے یا نہ سپرد کیا ہو بسبب حق اپنے کے یا بسبب نہ طلب کرنے خاوند کے اور مقرر کیا جاوے نفقہ ہر مہینہ کا اور سپرد کرایا جاوے بیوی کو اور مقرر کیا جاوے لباس ہر چھ مہینے کا اور مقرر کیا جاوے نفقہ اور لباس اُسقدر کہ کفایت کرے عدت کو بغیر اسراف اور تنگی کے اور معتبر ہے اسمین حالت میان بیوی کی پس اگر دونون توانگر ہین تو نفقہ توانگرونکا سا واجب ہو گا اور اگر دونون محتاج ہون تو نفقہ محتاجونکا سا واجب ہو گا اور اگر بیوی محتاج ہی اور خاوند توانگر یا خاوند محتاج بیوی توانگر تو بین بین اُسکے چاہیے یعنی توانگر سے کم اور فقیر سے زیادہ اور بعضون نے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitized by eGangotri

کے تو قول خاوند کا معتبر ہوگا اور گواہ معتبر ہونگے
کہا کہ اعتبار خاوند ہی کے حال کا ہے فقط اور اگر اختلاف ہو میان بیوی مین بیچ تنگدستی اور وسعت
بیوی کے اور معین کرے خاوند نفقہ بیوی کے ایک خادم کا اگر تو انگر ہو اور اگر مفلس ہو تو نہین لازم اُسپر نفقہ خادم کا صحیح تر روایت ہین اور اگر معین کیا گیا نفقہ
حالت افلاس خاوند کے مین پھر وہ تو انگر ہو گیا پس جھگڑا کیا بیوی نے اُس سے تو پورا کر دے اُسکے لیے نفقہ تو انگری کا اور اگر تو انگری کی حالت مین مقرر ہوا اور
پھر مفلس ہو گیا تو نفقہ مفلسونکا سا لازم ہوگا اور نہین نفقہ واسطے بیوی نا فرمان کے کہ نکل جاوے خاوند کے گھر سے ناحق اور نہ اُسکے لیے ہے کہ قید کی گئی
ہو عوض دین کے یا بیمار ہو کہ نہ بھیجی گئی ہو بعد بیاہ کے خاوند کے گھر یا کسی نے غصب کیا ہو اُسکو یا ایسی چھوٹی ہو کہ نہ صحبت کیجاتی ہو اُس سے یا حج کو گئی
ہو بغیر خاوند کے اور اگر حج کو گئی ہو خاوند کے ساتھ تو اُسکے لیے نفقہ حضر کا ہے نہ سفر کا اور نہ کرایہ سواری کا اور اگر بیمار ہوئی خاوند کے گھر تو اُسکے لیے
نفقہ ہے اور اگر بیمار ہوئی اپنے گھر مین اور بھیجی گئی بیمار بعد نکاح کے تو نہین نفقہ اُسکے لیے اور خاوند پر لازم ہے یہ کہ رکھے بیوی کو ایک مکان مین
کہ خالی ہو اہل اُسکے سے اگرچہ بیٹا اُسکا ہو کسی اور سے اور خالی ہو اہل بیوی کے سے اور کفایت کرتا ہے عورت کو ایک الگ حجرہ گھر مین سے جبکہ
ہو اُسمین اسباب بند کرنیکا یعنی کواڑ وغیرہ اور خاوند کو پہنچتا ہے کہ منع کرے بیوی کے لوگونکو اگرچہ بیٹا اُسکا ہو کسی اور سے داخل ہونیسے بیوی کے پاس
نہ نظر کرنے سے طرف بیوی کے اور کلام کرنیسے ساتھ بیوی کے جب چاہین وہ اور صحیح یہ ہو کہ خاوند منع کرے بیوی کو جانیسے اپنے ماں باپ کے پاس
اور آنے ماں باپ کے بیوی کے پاس سے ہر ہفتہ مین ایکبار اور سوائے ماں باپ کے اور قرابتی محارم کے آنے جانیسے نہ منع کرے برس دن مین
ایکبار اور واجب ہے نفقہ اور سکنی واسطے اُس عورت کے کہ عدت مین ہو طلاق رجعی کے یا بائن کے اور اُسکے لیے کہ جدی ہو بغیر معصیت کے مانند
خیار عتق کے اور بالغ ہونیکے اور تفریق کے بسبب نہونے کفویت کے اور نہین نفقہ اور سکنی واسطے اُس عورت کے کہ عدت مین ہو موت کے اور
نہ اُسکے لیے کہ جدی ہو بسبب گناہ کے مانند مرتد ہو جانیکے اور بوسہ لینے خاوند کے بیٹے کے اور اگر مرتد ہو جاوے وہ عورت کہ تین طلاقین دی
گئی ہو ساقط ہو جاتا ہے نفقہ اُسکا اگر نہ صحبت کروائے خاوند کے بیٹے سے اور نفقہ لڑکے فقیر کا باپ پر واجب ہے اگرچہ فقیر ہو اور نہ جبر کیجاوے
ماں اُسکی دودھ پلانے پر مگر جبکہ معین ہو ماں یعنی اور کا دودھ نہ پیوے بچہ یا اور دودھ پلانیوالی سوا ماں کے نہ ملے تو اُس صورت مین ماں پر جبر کیا جاوے
اور باپ دودھ پلانیوالی نوکر رکھے اور ماں پاس رکھکر دودھ پلاوے اور اگر باپ نوکر رکھے لڑکے کی ماں کو تا کہ دودھ پلاوے بچہ کو اسحال مین کہ وہ بیوی ہے
اُسکی ہو یا اُسکی عدت مین ہو طلاق رجعی سے تو نہین جائز اور عدت مین طلاق بائن کے ہو تو دو روایتین ہین اسمین یعنی بعضون نے کہا جائز
اور بعضون نے کہا نہین جائز اور بعد عدت کے جائز ہے بلکہ وہ احمق ہے اگر نہ طلب کرے زیادہ بہ نسبت غیر کے اور اگر نوکر رکھے اُسکو اسحال
مین کہ وہ بیوی اُسکی ہے واسطے دودھ پلانے بیٹے اپنے کے کہ غیر اُسکے سے ہو تو صحیح ہے اور نفقہ بیٹی فقیر بالغہ کا اور نفقہ بیٹے فقیر جاماندہ یعنی اپاہج کا
باپ ہی پر واجب ہے فتویٰ اسی پر ہے اور بعضون نے کہا کہ دو تہائی باپ پر ہے اور ایک تہائی ماں پر اور نفقہ اصول کا یعنی ماں اور باپ
اور دادا دادی اور نانا نانی کا اگرچہ اوپر کے درجہ مین ہون اگر وہ محتاج ہون تو اولاد پر واجب ہے بشرطیکہ اولاد تو انگر ہو اسطرح کی کہ صدقہ لینا اُنکو حرام
ہو پس یہ بیٹا اور بیٹی پر برابر واجب ہے اور معتبر ہے اسمین قرب وجزئیت نہ ارث پس اگر ہو کسیکی بیٹی اور پوتا تو نفقہ بیٹی پر ہے باوجود اسکے کہ ارث دونو کو
پہنچتی ہے اور اگر ہو نواسی اور بھائی تو نفقہ اُسکا نواسی پر ہے باوجود اسکے کہ کل ارث اُسکے بھائی کو پہنچتی ہے اور واجب ہے تو انگر پر نفقہ ہر ذی
رحم محرم اُسکے کا اگر ہو ذی رحم فقیر چھوٹا یا عورت یا جاماندہ یعنی اپاہج یا اندھا یا خوب نکرجانتا ہو کسب بسبب نادانی کے یا بسبب ہونے اُسکے
کے خاوند انیون مین سے یا طالب علم ہو اور جبر کیا جاوے وہ نفقہ پر اور یہ نفقہ واجب ہوتا ہے بقدر میراث کے یہانتک کہ اگر ہون اُسکی بہنین
متفرقات تو نفقہ اُسکا انپر واجب ہوگا اخماساً جیسیکہ وہ وارث ہوتی ہین اُسکی اور معتبر ہے اسمین اہلیت ارث کی نہ حقیقت ارث کی پس نفقہ

ل یعنی اگر گواہ
بیوی کے پاس ہونگے
تو اعتبار اُنکا اور اگر دونو پاس
گواہ ہوں تو قول خاوند کا
معتبر ہوگا ۱۲ ع یعنی
اُسکے محارم کو نظر و کلام
کرنیسے نہ منع کرے ۱۲
ع جبکہ اولاد کا فقیر ہو ۱۲
ع یعنی ایک سگی بہن
ہو اور ایک سوتیلی اور ایک
اخیافی تو تین خمس
نفقہ سگی بہن پر واجب
ہوگا اور ایک سوتیلی پر
اور ایک اخیافی پر ۱۲

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اُس شخص کا کہ اسکا ماموں بھی ہے اور چچا کا بیٹا بھی ہے ماموں پر لازم ہوتا ہے اور نفقہ باپ کی بیوی کا اُسکے بیٹے پر ہے اور نفقہ بہو کا سُسرے پر ہے اگر ہو بیٹا چھوٹا یا اپاہج اور نہیں واجب ہے نفقہ کسیکا فقیر پر مگر بیوی کا اور اولاد کا اور نہیں واجب ہے نفقہ ساتھ اختلاف دین کے مگر واسطے بیوی اور قرابت ولادت کے ہے یعنی ماں باپ اگرچہ اوپر کے درجہ میں ہوں اور بیٹا بیٹی اگرچہ نیچے کے درجہ میں ہوں اُنکا نفقہ باوجود اختلاف دین کے بھی واجب ہے اور جائز ہے باپ کو بیچنا اسباب بیٹے اپنے کا اپنے نفقہ کے لیے اور نہیں جائز بیچنا عقار یعنی زمین و باغات وغیرہ اُسکے کا اور نہیں جائز بیچنا اسباب کا واسطے دین اپنے کے کہ بیٹے پر آتا ہو سوائے نفقہ کے اور نہیں جائز ماں کو بیچنا بیٹے کے مال کا اپنے نفقہ کے لیے اور صاحبین کے نزدیک باپ کو بھی نہیں جائز اور مالک پر واجب ہے نفقہ غلام کا پھر اگر انکار کرے مالک نفقہ کا تو کسب کریں غلام اور خرچ کریں اپنے پر اور نہو اُنکے لیے کسب تو جبر کیا جاوے مالک اُنکے بیچنے پر اور جانوروں کے نفقہ میں حکم کیا جاوے دیانۃً ملتقی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ هِنْدَ ابْنَةَ عُتْبَةَ قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ وَلَيْسَ يُعْطِيْنِيْ مَا يَكْفِيْنِيْ وَوَلَدِيْ اِلَّا مَا اَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ فَقَالَ خُذِيْ مَا يَكْفِيْكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ ہندؓ بیٹی عتبہ کی نے کہا یا رسول اللہ تحقیق ابو سفیانؓ یعنی خاوند اُسکا مرد بخیل و حریص ہے اور نہیں دیتا مجکو اسقدر کہ کفایت کرے مجکو اور میری اولاد کو کہ اُس سے ہے لیکن کفایت کرتا ہے مجکو دیا ہوا اُسکا اور وہ چیز کہ لوں میں مال اُسکے سے اسحالمیں کہ وہ نجانے یعنی لیلوں اور اسکو خبر نکروں پس فرمایا لے اسقدر کہ کفایت کرے تجکو اور تیری اولاد کو بموجب شرع کے یعنی اوسط کے درجہ کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ نفقہ بقدر حاجت کے واجب ہے اور سب علما کا اجماع ہے اسپر اور کہا نووی نے کہ اسحدیث میں بہت سے فوائد ہیں ایک تو یہ کہ نفقہ بیوی کا اور چھوٹی اولاد محتاج کا واجب ہے آور اور یہ کہ نفقہ بقدر حاجت کے ہو اور اور یہ کہ جائز ہے سُنا کلام اجنبی عورت کا وقت فتویٰ دینے اور حکم دینے کے آور اور یہ کہ جائز ہے ذکر کرنا انسان کا اسطرح کہ ناگوار ہو اُسکو جبکہ ہو فتویٰ طلب کرنیکے لیے اور اور یہ کہ جسکا کچھ حق کسی پر ہو اور وہ دیتا نہو تو جائز ہے اسکو لے لینا مال اُسکے میں سے بقدر حق اپنے کے بغیر اذن اُسکے کے آور اور یہ کہ عورت کو بھی دخل ہے بیچ کفالت اولاد اپنی کے اور خرچ کرنیکے اوپر اُنکے باپ کے مال میں سے آور اور یہ کہ جائز ہے بیوی کو نکلنا اپنے گھر سے اپنی حاجت کے لیے جبکہ اذن دے خاوند یا جانے رضا خاوند کی ساتھ اُسکے آور اور یہ کہ قاضی کو پہنچتا ہے یہ حکم دے ساتھ علم اپنے کے اسلیے کہ حضرتؐ نے گواہ اُس سے طلب نہ کیے اور اپنے علم پر حکم دیا **ع وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَعْطَى اللّٰهُ اَحَدَكُمْ خَيْرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ وَاَهْلِ بَيْتِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ بن سمرہ سے یہ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ دیوے اللہ تعالیٰ ایک تمھارے کو مال پس چاہیے کہ اول اپنے پر خرچ کرے اور اپنے گھر کے لوگوں پر یعنی بیوی بچوں پر نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَمْلُوْكِ طَعَامُهُ وَكِسْوَتُهُ وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ اِلَّا مَا يُطِيْقُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ واسطے بردے کے یعنی اُسکے مالک پر روٹی کپڑا اُسکا ہے اور نہ تکلیف دیا جاوے کام سے مگر اسقدر کہ طاقت رکھے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی واجب ہے مالک پر کہ اپنے بردے کو روٹی کپڑا بقدر حاجت اُسکی کے اور موافق عرف شہر اپنے کے دے یعنی جیسی رسم ہو اُس شہر میں اکثر بردونکے روٹی کپڑا دینے کے موافق اُسکے یہ بھی دے اور نہ تکلیف دیا جاوے یعنی نہ حکم کیا جاوے کام کرنیکا مگر اسقدر کہ طاقت رکھے یعنی مداومت کرنیکی اُسپر نہ یہ کہ طاقت رکھے کرنیکی ایکدن یا دو دن یا مانند اُنکے کے اور پھر عاجز ہو جاوے حاصل یہ کہ ایسا کام کرنیکو نہ کہے کہ اُسکے بدنکو ضرر ظاہر پہنچے خیال تو کرے کہ مالک حقیقی بندونکو تکلیف نہیں دیتا مگر بقدر طاقت اُنکی کے پس بندونکو بھی کہ مالک مجازی ہیں چاہیے کہ اپنے مملوکوں پر کہ مانند اُنکے اور ہمجنس اُنکے ہیں یہی طریقہ جاری رکھیں اور ابن عباسؓ سے حدیث مرفوع منقول ہے کہ بردے کے لیے مالک پر تین امر ہیں نہ جلدی کرے اُسپر نماز اُسکی میں اور نہ اُٹھاوے اُسکو کھانا کھاتے میں سے اور پیٹ بھر دے اُسکا خوب طرح **ع ح وَعَنْ** اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

فلیطعمہ مما یاکل ولیلبسہ مما یلبس ولا یکلفہ من

صلی اللہ علیہ وسلم اخوانکم جعلہم اللہ تحت ایدیکم فمن جعل اللہ اخاہ تحت یدیہ

بڑوے تمھارے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ابی ذرؓ ہے روایت اور علیہ متفق علیہ فلیعنہ یغلبہ ما کلفہ فان یغلبہ ما العمل

بھائی تمھارے ہین اور مانند تمھارے ہین یعنے بسبب دین کے اور خلقت کے کیا ہے انکو اللہ تعالی نے زبردست یعنی زیر حکم تمھارا امتحان کے لیے

پس جو شخص کہ کرے اللہ تعالی بھائی اسکے کو زیر دست اسکا پس چاہیے کہ کھلاوے اسکو اس چیز سے کہ آپ کھاوے اور پہناوے اسکو اس چیز سے کہ آپ پہنے اور

نہ تکلیف دے اس کام کی کہ نہو سکے اس سے پھر اگر تکلیف دے اسکو اس کام کی کہ نہین ہوسکتا اس سے تو چاہیے کہ مدد کرے اسکی اس کام پر نقل کی یہ بخاری

اور مسلم نے **ف** کہا نووی نے کہ امر ساتھ کھلانے اور پہنانے مملوک کے اس چیز کے سے کہ کھاتا اور پہنتا ہے مالک محمول ہے استحباب پر اور نفقہ واجب مملوک

کا مالک پر موافق عرف شہرون اور اشخاص کے ہے برابر ہے کہ ہو جنس کھانے اور لباس مالک کے سے یا کم اس سے یا زیادہ اس سے یہانتک کہ اگر تنگی

کرے مالک اپنے نفس پر سطر حکی تنگی کہ خارج ہو عادت ہمجنسون اسکے سے خواہ ازراہ زہد کے تنگی کرے یا ازراہ بخل کے تو نہین درست اسکو ایسی تنگی کرنی

اپنے مملوک پر اور مدد کرے اسکی یعنی آپ یا اور سے مدد کرواوے بعضے بزرگون سے منقول ہے کہ لونڈیونکی چکی پیسنے مین مدد کرتے تھے اور شریک ہوتے

تھے انکے ۱۲ ع ح **وعن** عبد اللہ بن عمرو جاءہ قہرمان لہ فقال لہ اعطیت الرقیق قوتہم قال لا قال فانطلق فاعطہم فان

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال کفی بالرجل اثما ان یحبس عمن یملک قوتہ وفی روایۃ کفی بالمرء اثما ان یضیع من یقوت رواہ

مسلم اور روایت ہے عبد اللہ بن عمروؓ سے کہ آیا انکے پاس مختار انکا پس کہا عبد اللہؓ نے اسکو دیا تو نے غلام لونڈیونکو قوت انکا کہا اسنے کہ نہین کہا

عبد اللہؓ نے پس جا اور دے انکو یعنی قوت انکا پس تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کفایت کرتا ہے آدمی کو گناہ ہونے مین یہ کہ ندے

اپنے مملوک کو قوت اسکا اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے کفایت کرتا ہے آدمی کو گناہ ہونے مین یہ کہ ضائع کرے قوت اسکا کہ لازم

ہے اسپر قوت اسکا یعنی اہل و عیال لونڈی و غلام نقل کی یہ مسلم نے **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صنع

لاحدکم خادمہ طعامہ ثم جاءہ بہ وقد ولی حرہ ودخانہ فلیقعدہ معہ فلیاکل فان کان الطعام مشفوھا قلیلا فلیضع فی یدہ

منہ اکلۃ او اکلتین رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ تیار کرے واسطے ایک تمھارے کے خادم

اسکا کھانا اسکا پھر لاوے اسکے پاس کھانا حال آنکہ اٹھائی ہے اسنے گرمی اسکی اور دھوان اسکا پس چاہیے کہ بٹھاوے اسکو اپنے ساتھ اور کھاوے پس

اگر ہو کھانا مشفوہ یعنی کھانیوالے اسکے بہت ہون حال آنکہ ہو وہ تھوڑا پس چاہیے کہ رکھدے اسکے ہاتھ مین اس سے ایک لقمہ یا دو لقمہ نقل کی یہ مسلم نے

ف کھاوے یعنی کھانا ساتھ اسکے عار نہ کرے اس سے جیسیکہ عادت متکبرونکی ہے اسلیے کہ وہ بھائی اسکا ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ افضل طعام وہ ہے کہ

بہت پڑین اسمین ہاتھ اور یہ امر استحباب کے لیے ہے ۱۲ ع **وعن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان العبد اذا نصح

لسیدہ واحسن عبادۃ اللہ فلہ اجرہ مرتین متفق علیہ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرؓ سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق غلام جسوقت کہ خیر

خواہی کرتا ہے اپنے مالک کی اور اچھی کرتا ہے بندگی اللہ کی پس اسکے لیے ہے ثواب اسکا دو ہرا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ایک ثواب تو بسبب

خدمت مالک کے ہوتا ہے اور ایک بسبب عبادت خدا کے اس سے معلوم ہوا کہ خیر خواہی مالک کی بھی عبادت ہے کہ اسپر ثواب ملتا ہے اور حقیقت مین وہ بھی

عبادت خدا کی ہے کہ اسکے فرمانے سے کرتا ہے جیسے خدمت اور فرمانبرداری مان باپ کی اور بعضے تاویل کرتے ہین کہ اسکے لیے ہر عمل مین دوہرا ثواب ہے

ح **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعما للمملوک ان یتوفاہ اللہ یحسن عبادۃ ربہ وطاعۃ سیدہ نعما لہ متفق

علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اچھا ہے واسطے مملوک کے یہ کہ وفات دے اسکو اللہ تعالی ساتھ اچھی کرنے عبادت

۴- اس حدیث سے فضیلت ہے اسکو حر پر ۱۲ ع-

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

پروردگار اپنے کے اور ساتھ اچھی کرنے فرمانبرداری مالک اپنے کے یعنی اچھا اپنے مملوک کے لیے یہ کہ مرے اللہ تعالی کی اچھی طرح عبادت کرنے مین اور مالک
کی اچھی طرح فرمانبرداری کرنے میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** جریر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ابق العبد لم تقبل لہ صلوۃ
وفی روایۃ عنہ قال ایما عبد ابق فقد برئت منہ الذمۃ وفی روایۃ عنہ قال ایما عبد ابق من موالیہ فقد کفر حتی یرجع الیہم رواہ مسلم
اور روایت ہے جریرؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بھاگتا ہی غلام نہیں قبول کیجاتی واسطے اسکے کوئی نماز اور ایک روایت مین جریرؓ سے
یون ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے جو غلام کہ بھاگا بری ہوا اس سے ذمہ اور ایک روایت مین جریرؓ سے یون ہے کہ جو غلام کہ بھاگا اپنے مالکون سے پس تحقیق کافر ہوا
یہانتک کہ پھر کر آوے طرف انکے نقل کی یہ مسلم نے **ف** ذمہ یعنی ذمہ اسلام کا اور عہد وامان اسکا یعنی جب بھاگا طرف شہرون کفار کے اور مرتد ہو گیا تو الگ ہو گیا
اس سے عہد اسلام کا اور جائز ہوا قتل اسکا اور اگر بھاگا طرف کسی شہر اہل اسلام کے بغیر مرتد ہونے کے تو نہین جائز قتل اسکا اور یہ حدیث اسکے حق مین
محمول ہو گی تہدید و مبالغہ پر پیچ جائز ہونے مارنے اسکے کے اور کافر ہوا یعنی اگر حلال جانا بھاگنے کو یا معنی یہ ہین کہ قریب کفر کے ہو یا خوف ہے اسپر کفر کا
یا عمل کیا کافرون کا سا یا کفران نعمت کیا اپنے مالک کا ع ح **وعن** ابی ہریرۃ قال سمعت ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم یقول من قذف مملوکہ
وھو بریء مما قال جلد یوم القیمۃ الا ان یکون کما قال متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے
تھے جو کوئی تہمت زنا کی کرے اپنے بردے پر وہ ہو پاک اس چیز سے کہ کہا مارے جاوینگے کوڑے مالک کو دن قیامت کے مگر یہ کہ ہو غلام جیسے کہ کہا مالک نے
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** دن قیامت کے یعنی اگرچہ دنیا مین بسبب بہتان زنا کرنیکے مملوک کو حد نہین مارا جاوے گا لیکن آخرت مین روبرو
لوگون کے اسکی یہ فضیحت ہو گی کہ کوڑے لگین گے اسکو اور مگر یہ کہ ہو غلام آخر یعنی اگر واقع میں وہ ایسا ہی تھا جیسے مالک نے کہا تو اس صورت
مین مالک پر کوڑے نہین پڑینگے پس افسوس ہے انپر جو اپنے لونڈی غلام کو گالیان دیتے ہین اور وہان کے ایسے عذاب سے نہین ڈرتے ح ع **وعن**
ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من ضرب غلاما لہ حدا لم یاتہ او لطمہ فان کفارتہ ان یعتقہ رواہ مسلم
اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ مارے اپنے غلام کو حد کہ نہین کام کیا حد کا یعنی بے گناہ
مارے نہ ازراہ تادیب کے یا طمانچہ مارے اسکو پس تحقیق کفارہ اسکا یہ ہے کہ آزاد کرے اسکو نقل کی یہ مسلم نے **ف** طمانچہ مارنا ہر کسی کو حرام ہے ح **وعن**
ابی مسعود الانصاری قال کنت اضرب غلاما لی فسمعت من خلفی صوتا اعلم ابا مسعود للہ اقدر علیک منک علیہ فالتفت فاذا ھو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ ھو حر لوجہ اللہ فقال اما لو لم تفعل للفحتک النار او لمستک النار رواہ مسلم
اور روایت ہی ابی مسعود انصاری سے کہ کہا تھا مین مارتا اپنے غلام کو پس سنی مین نے اپنے پیچھے سے آواز خبردار ہو اے ابو مسعود البتہ اللہ تعالی زیادہ قادر ہی
تجھپر تجھسے غلام پر یعنی جیسے تو قدرت رکھتا ہے غلام پر اس سے زیادہ تر اللہ تعالی قادر ہی تجھپر پس دیکھا مین نے پیچھے اپنے پس ناگہان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم تھے پس کہا مین نے یا رسول اللہ یہ آزاد ہے للہ پس فرمایا آگاہ ہو اگر نہ آزاد کرتا تو تو البتہ جلاتی تجکو آگ دوزخ کی یا فرمایا لگتی تجکو آگ نقل کی یہ
مسلم نے **ف** لگتی آگ اگر مارا تو نے اسکو ازراہ ظلم کے اور معاف نہ کرتا وہ قصور تیرا کہا نووی نے کہ اسمین رغبت دلائی ہے اور پر نرمی کرنیکے مملوک پر
اور آزاد کرنا غلام کا عوض مار نیکے اجب نہین مستحب ہے بامید اسکے کہ کفارہ ہو اس گناہ کا ع

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** عمرو بن شعیب
عن ابیہ عن جدہ ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان لی مالا وان والدی یحتاج الی مالی قال انت ومالک لوالدک ان اولادکم
من اطیب کسبکم کلوا من کسب اولادکم رواہ ابو داود والنسائی وابن ماجۃ روایت ہی عمرو بن شعیبؓ سے کہ اس نے نقل کی اپنے باپ سے
اسنے اپنے دادا سے یہ کہ ایک شخص آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا کہ تحقیق میرے پاس مال ہے اور تحقیق باپ میرا محتاج ہے طرف مال میرے کے فرمایا

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

تو اور مال تیرا واسطے باپ تیرے کے ہے اسواسطے کہ اولاد تمھاری بہترین کمائی تمھاری سے ہے کھاؤ کمائی اولاد اپنی کی سے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی اور
ابن ماجہ نے ف تو اور مال تیرا آلخ یعنی واجب ہے تجھپر کہ خرچ کرے مال باپ پر اور دفع کرے حاجت اُسکی اور جائز ہے اُسکو کہ تصرف کرے تیرے مال
مین اور اس حدیث مین دلیل ہے اوپر واجب ہونے نفقہ باپ کے بیٹے پر اور باپ اگرچہ چراوے بیٹے کے مال مین سے یا صحبت کرے اُسکی لونڈی سے تو
نہین حد آتی اُسپر بسبب شبہہ ملک کے اور اولاد تمھاری آلخ یعنی اولاد تمھاری کمائیون مین حلال تر اور افضل کمائی ہے پس جو کچھ کماوے اولاد تمھاری
وہ حلال ہے تمھارے لیے اور اولاد کو کمائی باپ کی اس لیے کہا کہ حاصل ہوتی ہے بسبب وجود باپ کے اور فعل وسعی اُسکی کے +ح +ع وَعَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ
عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ فَقِيْرٌ لَيْسَ لِيْ شَيْءٌ وَلِيْ يَتِيْمٌ فَقَالَ كُلْ مِنْ مَالِ يَتِيْمِكَ غَيْرَ مُسْرِفٍ وَّلَا مُبَادِرٍ وَّلَا مُتَاَثِّلٍ
رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُس نے اپنے دادا سے یہ کہ آیا ایک شخص نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ تحقیق مین ہون فقیر نہین میرے پاس کچھ اور میری پرورش مین ہے ایک یتیم یعنی آیا اُسکے مال مین سے کھاؤن پس فرمایا کھا
اپنے یتیم کے مال مین سے اس حال مین کہ نہ اسراف کرنیوالا ہو یعنی زیادہ حاجت سے نہ خرچ کر اور نہ جلدی کرنیوالا اور نہ جمع کرنے والا مال کا نقل کی یہ ابوداؤد
اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف نہ جلدی کرنیوالا یعنی بیچ لینے کے مال اُسکے مین سے پہلے اسکے کہ محتاج ہو طرف اسکے بخوف اس کے کہ بالغ ہوگا لڑکا
تو چھین لیگا مال اُس سے اس سے معلوم ہوا کہ یتیم کی پرورش کرنیوالے کو جائز ہے کہ کھاوے مال یتیم کے مین سے اگر فقیر ہو اور غنی کو نہین درست
اور فقیر بھی بقدر حاجت کے کھاوے نہ بہ اسراف اور یہ مضمون قرآن شریف سے بھی ثابت ہوتا ہے +ع +ح وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ مَرَضِهِ الصَّلٰوةَ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَوَى اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَهٗ
اور روایت ہے ام سلمہ رض سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ تھے وہ فرماتے اپنے مرض الموت مین کہ لازم پکڑو نماز کو اور ادا کرو حق اُن کا کہ مالک ہے
ہاتھ تمھارے یعنی لونڈی غلام نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین اور نقل کی احمد اور ابوداؤد نے حضرت علی سے مانند اُسکے ف لازم پکڑو نماز کو اور محافظت
کرو نماز کی یعنی ہمیشہ پڑھا کرو نماز اور حقوق اُسکے خوب طرح ادا کیا کرو اور حق لونڈی اور غلام کا یہ ہے کہ کھلاوے اور پہناوے اُنکو اور ناحق مارے نہین اور
بُرا نہ کہے اور اسی طرح جانورونکا بھی حق ادا کرے لکھا ہے علمانے کہ خصومت ذمی کی اور جانور کی دن قیامت کے اشد ہوگی خصومت مسلمان کی سے ع
وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّءُ الْمَلَكَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی بکر صدیق رض سے
کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین داخل ہوگا بہشت مین یعنی ابتدائے نجات پائے ہوؤن کے ساتھ برائی کرنے والا اپنے مملوک سے نقل کی یہ
ترمذی اور ابن ماجہ نے وَعَنْ رَافِعِ بْنِ مَكِيْثٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُسْنُ الْمَلَكَةِ يُمْنٌ وَّسُوْءُ الْخُلُقِ شُؤْمٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَلَمْ اَرَ
فِيْ غَيْرِ الْمَصَابِيْحِ مَا زَادَ عَلَيْهِ فِيْهِ مِنْ قَوْلِهٖ وَالصَّدَقَةُ تَمْنَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ وَالْبِرُّ زِيَادَةٌ فِي الْعُمُرِ اور روایت ہے رافع بن مکیث سے یہ کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا نیکی اور خوش خلقی کرنی مملوکون سے باعث برکت ہے اور بدخلقی مملوکون سے کرنی سبب ہے بے برکتی کی نقل کی یہ ابوداؤد نے اور کہا مشکوٰۃ
کے مصنف نے اور نہین دیکھی مین نے غیر مصابیح مین وہ چیز کہ زیادتی کی صاحب مصابیح نے اس حدیث پر مصابیح مین یعنی یہ قول اُسکا اور صدقہ دینا باز رکھتا ہے
بُری طرح کے مرنے کو اور نیکی کرنی سبب زیادتی کی ہے عمر مین ف نیکی اور خوش خلقی کرنی آلخ یعنی اکثر یہ ہوتا ہے کہ جب مالک بھلائی اور خوش خلقی کرتا ہے
مملوک کے ساتھ تو وہ تابعدار اور خیرخواہ ہوتے ہین اُسکے اور بہت ہی محنت کرتے ہین اُسکے کام مین پس یہ چیزین باعث یمن و برکت کی ہوتی ہین اور
بدخلقی باعث بغض اور نفرت کی ہوتی ہے پس ہلاک و تباہ کرتے ہین جان و مال اور بُری طرح کے مرنے سے مراد مرگ مفاجات ہے یا مرنا ساتھ غفلت
کے توحید و یاد حق سے اور مرگ مفاجات بُری اسلیے ہے کہ یکایک آجاتی ہے آدمی کو تو یہ نہین کر سکتا اور نیکی کرنی یعنی احسان کرنا خلق پر یا طاعت

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

کرنی خالق کی اور زیادتی عمر مین یا تو حقیقۃً ہوتی ہو کہ معلق کرتا ہو اُسکو اللہ تعالیٰ کہ عمر فلانے کی اتنے برس کی ہو اور اگر نیکی یعنی طاعت اللہ تعالیٰ کی اچھی طرح
کریگا یا خلق سے اچھی طرح سلوک کریگا تو اتنے برس زیادہ ہو جاوینگے اسکی عمر مین پس جب نیکی کرتا ہو تو بڑھ جاتی ہو اسقدر اور زیادتی معنوی مراد ہے کہ برکت
وخیر حاصل ہوتی ہو عمر مین یا اُسکے مرنیکے بعد لوگ بھلائی سے یاد کرینگے پس یہ زیادتی ہے عمر مین حکماً اور کہا میرک نے کہ سمجھا جاتا ہے کلام شیخ جزری کے سے
کہ یہ حدیث جسطرح کہ مصابیح میں ہے روایت کیا ہو اسکو احمدؒ نے بتمامہ واللہ اعلم انتہی پس اعتراض صاحب مشکوٰۃ کا صاحب مصابیح پر غیر صحیح ہے + ع
وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا ضَرَبَ اَحَدُکُمْ خَادِمَہٗ فَذَکَرَ اللّٰہَ فَارْفَعُوْا اَیْدِیَکُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ
الْاِیْمَانِ لٰکِنْ عِنْدَہٗ فَلْیُمْسِكْ بَدَلَ فَارْفَعُوْا اَیْدِیَکُمْ اور روایت ہو ابی سعیدؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مارے ایک تمہارا خادم کو
یعنی مثلاً پس یاد کرے وہ اللہ کو یعنی کہے مثلاً کہ خدا کے واسطے معاف کر مجکو پس اُٹھاؤ ہاتھ تم اپنے یعنی مارنیسے نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین لیکن
نزدیک بیہقی کے لفظ فَلْیُمْسِكْ ہی بدلے فَارْفَعُوْا اَیْدِیَکُمْ کے کہ مطلب دونون لفظون کا ایک ہی ہو ف اُٹھاؤ تم آخر کہا طیبی نے کہ یہ اُس صورت مین ہے کہ
مارتا ہو ادب سکھانے کے لیے اور اگر حد مارتا ہو تو نہ اُٹھاوے ہاتھ + ع وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ فَرَّقَ
بَیْنَ وَالِدَۃٍ وَّوَلَدِھَا فَرَّقَ اللّٰہُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ اَحِبَّتِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہو ابی ایوبؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسولخدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے جو شخص کہ جُدائی ڈالے درمیان مان اور بیٹے اُسکے کے جُدائی ڈالیگا اللہ درمیان اُسکے اور درمیان محبوبون اُسکے کے دن قیامت
کے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے ف جُدائی ڈالے یعنی ساتھ بیچنے کے اور ہبہ کے اور سوا انکے کے یعنی مثلاً مان کو بیچے اور چھوٹے بیٹے کو رہنے دے یا چھوٹے
بیٹے کو بیچے اور مان کو رہنے دے یا ایک کو کسی کے ہاتھ بیچے دوسرے کو کسی کے ہاتھ پس جو کوئی جدائی ڈالیگا ان مین تو جدائی ڈالیگا اللہ تعالیٰ اُسمین اور اُس کے
محبوبون مین یعنی اولاد اور مان باپ وغیرہا مین دن قیامت کے اُس موقف مین کہ جمع ہونگے اُسمین احباب اور شفاعت کریگا ایک دوسرے کی ربّ الارباب کے
اور لکھا ہے علما نے کہ خاص مان اور بیٹے کو جو ذکر کیا اتفاقاً ذکر کیا ہی یہی حکم ہو جُدائی کرنے ہر چھوٹے بردے کا اُسکے ذی رحم محرم سے خواہ مان ہو یا باپ
یا دادا یا دادی یا بہن یا بھائی یا سوا ان کے اور چھوٹے کی قید سے بڑا نکل گیا مثل بڑے بیٹے کو اُسکی مان سے جُدا کرنا مکروہ نہین اور جائز رکھا ہے حنیفہ
نے جدائی ڈالنے کو درمیان دو چھوٹے بھائیون کے اور اگر ہو ایک اُن دونون مین سے چھوٹا تو جائز نہین اور اختلاف کیا ہے علما نے حد بڑے ہونیمین کہ بڑا کتنی
عمر مین کہلاتا ہو امام شافعی کے نزدیک تو سات برس یا آٹھ برس کا بڑا کہلاتا ہو اور ہمارے نزدیک جب بالغ ہو اور اس طرح کا بیچنا مکروہ ہے امام ابو حنیفہ
اور محمدؒ کے نزدیک اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک اگر قرابت ولادت کی ہو تو جائز نہین بیچنا بتفریق اور ایک روایت اُنسے یہ ہو کہ جائز نہین کل مین + ع + ح
وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ وَھَبَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غُلَامَیْنِ اَخَوَیْنِ فَبِعْتُ اَحَدَھُمَا فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَلِیُّ مَا فَعَلَ
غُلَامُكَ فَاَخْبَرْتُہٗ فَقَالَ رُدَّہٗ رُدَّہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے علیؓ سے کہ کہا بخشے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو غلام کہ بھائی تھے آپس میں پس بیچا مین نے
ایک کو اُن مین سے پس فرمایا مجکو رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے علیؓ کیا ہوا غلام تیرا یعنی غائب پس خبر دی مین نے حضرت کو یعنی اُسکے بیچڈالنے کی پس فرمایا
پھیرے اُسکو پھیرلے اُسکو نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف پھیرلے یعنی فسخ کر بیع کو اور لے اُسکو تا جدائی دو بھائیون مین نہ واقع ہو اور لفظ پھیرے دوبار
تاکید افرمایا اشارہ ہے اسمین طرف اسکے کہ یہ امر وجوب کے لیے ہے اور بیع مکروہ تحریمی ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ حکم مخصوص مان بیٹون ہی کے لیے
نہین ہے + ع + ح وَعَنْہُ اَنَّہٗ فَرَّقَ بَیْنَ جَارِیَۃٍ وَّوَلَدِھَا فَنَھَاہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَرَدَّ الْبَیْعَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ مُنْقَطِعًا اور روایت ہی حضرت
علیؓ سے یہ کہ اُنھون نے جُدائی کی درمیان ایک لونڈی کے اور بیٹے اُسکے کے یعنی ایک کو اُن دونون مین سے بیچا اور ایک کو نہ بیچا پس منع فرمایا اُنکو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے اس سے پس فسخ کیا اُنھون نے بیع کو نقل کی یہ ابو داؤد نے بطریق انقطاع کے ف امام ابو یوسفؒ نے دلیل پکڑی ہے ساتھ ان دونون حدیثون کے

لہ یعنی بعض وقت حد ضرب سے تجاوز ہو جاتا ہے ۱۲

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اوپر نہ جائز ہونے بیع انکی کے + ح وعن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلث من کن فیہ یسر اللہ حتفہ وادخلہ جنتہ رفق بالضعیف وشفقۃ
علی الوالدین واحسان الی المملوک رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہے جابرؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تین چیزیں
ہیں جس شخص میں ہوں وہ آسان کرتا ہے اللہ تعالیٰ مرنے اُسکے کو اور داخل کریگا اُسکو بہشت اپنی میں وہ تین چیزیں یہ ہیں نرمی کرنی ساتھ ضعیف کے
اور شفقت کرنی ماں باپ پر اور احسان کرنا طرف اپنے مملوک کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف ضعیف از راہ جسم کے ہو یا حال کے
یا عقل کے اور احسان کرنا یعنی جو کچھ واجب ہے مالک پر اُس سے زیادہ سلوک کرنا + ع وعن ابی امامۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہب
لعلی غلاما فقال لا تضربہ فانی نہیت عن ضرب اہل الصلوۃ وقد رایتہ یصلی ہذا لفظ المصابیح وفی المجتبی للدارقطنی ان عمر بن الخطاب
قال نہانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ضرب المصلین اور روایت ہے ابی امامہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشا واسطے علیؓ کے ایک غلام
اور فرمایا کہ نہ مارنا اُسکو یعنی بے حکم شرعی اسواسطے کہ میں منع کیا گیا ہوں یعنی میرے رب نے منع کیا ہے مارنے نمازیوں کے سے اور دیکھا ہے میں نے اُسکو نماز پڑھتے
یعنی جو کہ مذکور ہے مشکوٰۃ میں لفظ مصابیح کے ہیں اور کتاب مجتبیٰ میں کہ تصنیف دارقطنی کی ہے یہ کہ عمر بن الخطابؓ نے کہا کہ منع کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے مارنے نمازیوں کے سے ف نہی مارنے نمازیوں کے سے واسطے شرافت و بزرگی انکی کے ہے نزدیک خدا کے اور واسطے رعایت اکرام و توقیر اُنکی کے
نزدیک لوگوں کے اور کہا طیبیؒ نے کہ جب اللہ تعالیٰ نے منع کیا نمازیوں کے مارنے سے دنیا میں تو اُمید ہے اُسکے لطف و کرم سے کہ رسوا نہیں کریگا اُن کو آخرت میں
ساتھ عذاب کے انشاء اللہ تعالیٰ + ح وعن عبد اللہ بن عمر قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ کم نعفو عن
الخادم فسکت ثم اعاد علیہ الکلام فصمت فلما کانت الثالثۃ قال اعفوا عنہ کل یوم سبعین مرۃ رواہ ابو داود ورواہ الترمذی
عن عبد اللہ بن عمرو اور روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ کتنے بار
درگذریں ہم تقصیرات خادم یعنی لونڈی غلام اپنے کے سے بس چپکے رہے حضرتؐ یعنی کچھ جواب نہ دیا پھر عرض کیا حضرت سے کلام مذکور پس چپ رہے پھر
تیسری بار پوچھا تو فرمایا معاف کر دو اُس سے ہر روز ستر بار نقل کی یہ ابوداؤد نے اور نقل کی یہ ترمذی نے عبداللہ بن عمروؓ سے ف ستر بار مراد اس سے
کثرت ہے نہ یہ عدد خاص جیسا کہ متعارف ہے اس عدد میں اور چپ رہنا حضرتؐ کا جواب سوال اُس کے سے بسبب رکاکت اس سوال کے تھا کہ عفو
مستحب اور اچھا ہے مطلقاً مقید ساتھ عدد معین کے نہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خاموشی واسطے انتظار وحی کے ہو + ح وعن ابی ذر قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لاءمکم من مملوکیکم فاطعموہ مما تاکلون واکسوہ مما تکسون ومن لا یلائمکم منہم فبیعوہ ولا تعذبوا خلق اللہ رواہ
احمد وابو داود اور روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی ملائمت اور موافقت اور اطاعت کرے تمہاری لونڈی غلاموں
تمہارے سے یعنی موافق مزاج تمہارے کے ہو اور خدمت کرے تمہاری جیسے کہ چاہتے ہو پس کھلاؤ اُسکو اسمیں سے کہ جو آپ کھاتے ہو اور پہناؤ اُسکو اسمیں سے
کہ جو آپ پہنتے ہو یعنی جب وہ تمکو راضی کریں تو تم بھی راضی کرو اُنکو اور جو کہ نہ موافق ہو تمہارے لونڈی غلاموں میں سے پس بیچ ڈالو اُسکو اور نہ عذاب
دو مخلوق خدا کو نقل کی یہ احمدؒ اور ابوداؤدؒ نے وعن سہل بن الحنظلیۃ قال مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ببعیر قد لحق ظہرہ ببطنہ فقال اتقوا اللہ
فی ہذہ البہائم المعجمۃ فارکبوہا صالحۃ واترکوہا صالحۃ رواہ ابو داود اور روایت ہے سہلؓ بن حنظلیہ سے کہ کہا گذرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک
اونٹ پر کہ تحقیق لگ گئی تھی پیٹھ اُسکی پیٹ اُسکے سے یعنی بسبب شدت بھوک و پیاس اور کثرت سواری کے پس فرمایا ڈرو اللہ تعالیٰ سے بیچ حق ان
چارپایوں بے زبان کے پس سوار ہو اُنپر اس حال میں کہ قوی اور قابل سواری کے ہوں اور چھوڑ دو اُنکو اس حال میں کہ اچھے ہوں اور تھکے نہوں نقل کی
یہ ابوداؤد نے ف ان چارپایوں بے زبان کے آخر یعنی بول نہیں سکتے ہیں کہ حال اپنی بھوک و پیاس وغیرہ کا مالک سے کہیں اور اس میں

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

دلیل ہے اوپر واجب ہونے خوراک دواب کی اور سوار ہوا آنحضرت مقصود اس سے رغبت دلانی ہے طرف خبر گیری انکی کے دانے گھانس سے تا قوی اور لائق سواری کے ہوں اور چھوڑ دو انکو پہلے تھکنے کے اور دانہ گھانس دو تا فربہ ہون اور سواری کیجائے انپر بعد اسکے ع + ح **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَ قَوْلُهُ تَعَالٰى وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ وَقَوْلُهُ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا الْاٰيَةَ اِنْطَلَقَ مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ يَتِيْمٌ فَعَزَلَ طَعَامَهٗ مِنْ طَعَامِهٖ وَشَرَابَهٗ مِنْ شَرَابِهٖ فَاِذَا فَضَلَ مِنْ طَعَامِ الْيَتِيْمِ وَشَرَابِهٖ شَيْءٌ حُبِسَ لَهٗ حَتّٰى يَاْكُلَهٗ اَوْ يَفْسُدَ فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فَخَلَطُوْا طَعَامَهُمْ بِطَعَامِهِمْ وَشَرَابَهُمْ بِشَرَابِهِمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہی ابن عباس رض سے کہ کہا جب اترا قول اللہ تعالیٰ کا اور نہ نزدیک ہو مال یتیم کے مگر ساتھ اُس خصلت وحالت کے کہ وہ نیک تر ہے یعنی بدیانت وامانت اور اُترا قول اللہ تعالیٰ کا تحقیق وہ لوگ کہ کھاتے ہیں مال یتیمونکا از راہ ظلم کے آخر آیت تک شروع کیا اُن لوگون نے کہ تھے نزدیک اُنکے یتیم یعنی پرورش کرتے تھے یتیمون کی پس الگ کردیا کھانا انکا کھانے اپنے سے اور پینا انکا پینے اپنے سے پس جب بچ رہتا کھانے یتیم کے سے اور پینے اُسکے سے کچھ رکھ چھوڑتے واسطے اُسکے یہانتک کہ کھاتا اُسکو یتیم پھر یا بگڑ جاتا پس دشوار ہوا یہ یتیم کے پالنے والو پر پھر ذکر کیا اُنھون نے یہ یعنی دشوار ہونا امر مذکور کا روبرو رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اُتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اور پوچھتے ہین تجھ سے حال یتیمون کے سے کہہ درستی کرنی یعنی ساتھ جدا کر رکھنے مال کیواسطے یتیمون کے بہتر ہے یعنی ملادینے سے اور اگر ملالو اُنکے مال کو اپنے مال مین پس بھائی تمھارے ہین یعنی اور بھائی کا مال اگر بھائی کے مال مین ملجاوے اور ایک کے مال مین سے دوسرے کے مال مین کچھ چلا جاوے مضائقہ نہین پس ملادیا پرورش کرنیوالون نے کھانا اُنکا ساتھ کھانے اپنے کے اور پینا اُنکا ساتھ پینے اپنے کے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے **ف** بعد لفظ ظلمًا کے باقی آیت یون ہی اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا اور بعد لفظ فَاِخْوَانُكُمْ کے باقی آیت یون ہی وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ حاصل یہ کہ لوگونپر دشوار تھا اپنے مال کو جدا رکھنا یتیمون کے مال سے اللہ صاحب نے اجازت دی مال کے ملانے کی اور ارشاد فرمایا وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ آخر مین طرف اس کے کہ مال ملاؤ لیکن خیرخواہ یتیمون کے رہو دغا فریب کر کر اُن کے مال خراب نہ کرو اللہ جانتا ہی بگاڑنیوالے اور سنوارنے والے کو منقول ہی کہ امام محمدؒ کا ایک شاگرد مرگیا اُنھون نے اسکی کتاب بیچکر اُسکی تجہیز وتکفین مین خرچ کی لوگون نے اُن سے کہا کہ اُس نے وصیت تو کی ہی نہین تھی کیون تم نے ایسا کیا اُنھون نے یہی آیت پڑھی وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ع **وَعَنْ** اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الْوَالِدِ وَوَلَدِهٖ وَبَيْنَ الْاَخِ وَبَيْنَ اَخِيْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہے ابی موسیٰ رض سے کہ کہا لعنت کی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو کہ جدائی ڈالے درمیان باپ اور اُسکے بیٹے کے اور درمیان دو بھائیون کے نقل کی یہ ابن ماجہ اور دارقطنی نے **ف** مراد جدائی ڈالنے سے ہی بیچ ڈالنا یا بخشدینا ایک کو دونون مین سے بشرطیکہ چھوٹا ہو بیٹا یا ایک بھائی چھوٹا ہو اور احتمال ہے کہ یہ مراد ہو کہ ایک کو دوسرے کی طرف سے باتین لگا کر آپس مین خفگی اور جدائی ڈلوادے مولانا **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِيَ بِالسَّبْيِ اَعْطٰى اَهْلَ الْبَيْتِ جَمِيْعًا كَرَاهِيَةَ اَنْ يُّفَرِّقَ بَيْنَهُمْ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود رض سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب لائے جاتے بندی دیتے ایک ہمارے کو سارا گھر کا گھر یعنی بندی مین ایک گھر کے جتنے ہوتے وہ سب کے سب ایک کو ہم مین سے دیتے واسطے مکروہ رکھنے اسکے کہ جدائی ڈالین درمیان اُنکے نقل کی یہ ابن ماجہ نے **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِشِرَارِكُمْ الَّذِيْ يَاْكُلُ وَحْدَهٗ وَيَجْلِدُ عَبْدَهٗ وَيَمْنَعُ رِفْدَهٗ رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سے یہ کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہ خبردون مین تمکو ساتھ بُرون کے تم مین سے یعنی معلوم کروادون تمکو کہ بُرا فریق تم مین کون ہے وہ فریق ہے کہ کھاوے تنہا اور مارے اپنے غلام کو یعنی ناحق اور نہ دے بخشش اپنی نقل کی یہ رزین نے **ف** یعنی نہ دے کسیکو کچھ حاصل یہ کہ بُرے لوگ وہ ہین کہ بدخلق وبخیل ہون اور جامع صغیر مین روایت کی ابن عساکر نے معاویہ رض سے کہ کیا نہ خبردون مین تمکو ساتھ بُرے کے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

لوگون مین وہ وہ ہی کہ کھاوے تنہا اور نہ دے بخشش اپنی اور سفر کرے تنہا اور مارے اپنے غلام کو کیا نہ خبر دون مین تجکو ساتھ بُرے کے اس سے وہ وہ ہی کہ بغض رکھے لوگون سے اور لوگ بغض رکھین اس سے کیا نہ خبر دون مین تجکو ساتھ بُرے کے اس سے وہ وہ ہے کہ ڈرین لوگ اسکی بُرائی سے اور نہ اُمید رکھین اسکی بھلائی کی کیا نہ خبر دون مین تجکو ساتھ بُرے کے اس سے وہ وہ ہے کہ بیچے آخرت اپنی غیر کو دنیا کیلیے کیا نہ خبر دون مین تجکو ساتھ بُرے کے اس سے وہ وہ ہے کہ کھاوے دنیا کو بوسیلہ دین کے + ع وَعَنْ اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ سَیِّئُ الْمَلَکَۃِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَیْسَ اَخْبَرْتَنَا اَنَّ ھٰذِہِ الْاُمَّۃَ اَکْثَرُ الْاُمَمِ مَمْلُوْکِیْنَ وَیَتَامٰی قَالَ نَعَمْ فَاَکْرِمُوْھُمْ کَکَرَامَۃِ اَوْلَادِکُمْ وَاَطْعِمُوْھُمْ مِمَّا تَاْکُلُوْنَ قَالُوْا فَمَا تَنْفَعُنَا الدُّنْیَا قَالَ فَرَسٌ تَرْتَبِطُہٗ تُقَاتِلُ عَلَیْہِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَمَمْلُوْکٌ یَکْفِیْکَ فَاِذَا صَلّٰی فَھُوَ اَخُوْکَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی بکر صدیق رضی سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین داخل ہوگا بہشت مین بُرائی کرنیوالا اپنے غلام لونڈی سے کہا صحابہ رضی نے یارسول اللہ کیا نہین خبر دی آپ نے ہمکو یہ کہ یہ اُمت آپکی بہت ہی اگلی اُمتون سے باعتبار لونڈی غلام اور یتیمونکے یعنی باوجود اس کثرت کے مشکل ہی سبھون سے خوش خلقی کرنی اور بدخلقی کرنی فرمایا ہان یعنی البتہ بہت ہی باعتبار لونڈی غلام کے اور حسن خلق باوجود اس کثرت کے مشکل ہے لیکن اگر تم چاہتے ہو داخل ہونا جنت مین تو احسان کرو اُنپر اور طرح نا بدلہ بدخلقی کا ہو کہ وہ یہ ہے پس عزیز رکھو اُنکو مانند عزیز رکھنے اولاد اپنی کے یعنی رحم کیا کرو اُنپر پس نہ ہو ایسے کام کو کہ اُن سے نہو سکے اور ظلم و زیادتی نکرو اُنپر اور کھلاؤ اُنکو اُس چیز سے کہ کھاتے ہو تم کہا صحابہ رضی نے پس کونسی چیز نفع کرتی ہے ہمکو دنیا مین فرمایا ایک گھوڑا کہ باندھ رکھے تو اُسکو لڑا کرے تو اُسپر اللہ کی راہ مین اور ایک مملوک کہ کفایت کرے تجکو یعنی تیرے امور دنیا کے سرانجام کرے تا امور آخرت کے بافراغ ادا ہوں پس جب نماز پڑھے مملوک پس وہ بھائی تیرا ہی یعنی مسلمان بھائی ہی یا مانند بھائی تیرے کے ہی پس ایسا سلوک کر اُس سے جیسا بھائی بھائی سے کرتا ہی نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** یہ جو فرمایا کہ اس اُمت مین لونڈی غلام اور یتیم بہت ہونگے سبب اسکا یہ ہی کہ اس اُمت مین جہاد بہت ہوگا بندی بہت سے پکڑ آدینگے اور لڑکونکے باپ شہید ہو ملینگے وہ یتیم رہ جاوینگے + مولانا

بَابُ بُلُوْغِ الصَّغِیْرِ وَحِضَانَتِہٖ فِی الصِّغَرِ

باب ہی بیچ بیان بالغ ہونے چھوٹے لڑکے کے اور بیچ بیان پرورش اُسکی کے صغر سن مین **ف** یعنی اسمین بیان ہی اسکا کہ علامت اور حد لڑکے اور لڑکی کی بالغ ہونیکی کیا ہی اور بیان ہی اسکا کہ بچہ کی پرورش کرنیکا حق کسیکو پہونچتا ہی جاننا چاہیے کہ بالغ ہونا لڑکے کا ہوتا ہی ساتھ احتلام ہونیکے اور حمل رکھوانیکے اور منزل ہونیکے اور بالغ ہونا لڑکی کا ہوتا ہی ساتھ احتلام کے اور حیض آنے کے اور حمل رہ جانے کے پھر اگر یہ چیزین نہ پائی جاوین تو جب پندرہ برس کا ہوگا لڑکا یا لڑکی تو بالغ کہلاوینگے فتوی اسی پر ہی اور ادنی مدت بالغ ہونیکی مرد کے لیے بارہ برس اور عورت کے لیے نو برس ہین پھر اگر قریب بالغ ہونیکے ہون دونون اور کہین کہ بالغ ہوے ہم تو تصدیق کیجائے دونون کی اور یہ دونون مانند بالغ کے ہین حکم مین اور حق لڑکے کی پرورش کرنیکا اُسکی مان کے لیے ہی بغیر جبر کرنیکے اُسپر طلاق دیگئی ہو یا نہ طلاق دیگئی پھر اُسکی نانی کیلیے اگرچہ اوپر کے درجے میں ہو پھر اُسکی دادی کیلیے ہے پھر اُسکی بہن کیلیے پھر اخیافی بہن کے لیے پھر سوتیلی بہن کیلیے پھر اُسکی خالہ کیلیئے اسیطرح پھر اُسکی پھوپھی کیلیے اسیطرح اور بھانجیان اولی ہین بھتیجیون سے اور بھتیجیان اولی ہین پھپیون سے اور شرط ہے اس مین آزاد ہونا اُنکا پس نہین ہے حق اسمین لونڈی کے لیے اور ام ولد کے لیے اور ذمیہ مانند مسلمہ کے ہی یہانتک کہ سمجھنے لگے لڑکا دین کو اور جو کہ نکاح کرے لڑکے کے غیر محرم سے ساقط ہوجاتا ہی حق اُسکا اور محرم سے تو نہین ساقط ہوتا جیسے مان نکاح کرے لڑکے کے چچا سے اور عود کرتا ہی حق بسبب زائل ہونے اس نکاح کے کہ ساقط ہوا تھا بسبب اُسکے حق اور رہے لڑکا نزدیک ذی حق کے کوئی عورت ہو تو اُنکے یہانتک کہ کھانے پینے لگے اور کپڑا پہنے اور استنجا کرے آپ اور اندازہ کیا گیا ہی اسکا ساتھ نو برس یا سات برس کے پھر زبردستی لیلیوے اُسکو باپ اور لڑکی مان اور نانی کے پاس رہے یہانتک کہ حائضہ ہو اور نزدیک امام محمد رح کے یہانتک کہ خواہش ہو اسکو طرف مرد کے جیسے کہ غیر مان اور نانی اور دادی کے پاس رہنے مین شرط ہی اور فتوی اسی پر ہی بسبب فساد زمانہ کے پھر اگر عورت نہو تو حق پرورش ہی عصبات کو بموجب ترتیب کے کہ مذکور ہی میراث مین لیکن نہ دیجاوے لڑکی عصبہ غیر محرم کو مانند مولی عتاقہ کے اور چچا کے بیٹے کے اور نہ دیجاوے فاسق بے پروا کو مولانا عبد العزیز رح

الفصل الاول فصل پہلی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عُرِضْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ اُحُدٍ وَاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَۃَ سَنَۃً فَرَدَّنِیْ ثُمَّ عُرِضْتُ عَلَیْہِ عَامَ الْخَنْدَقِ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَاَجَازَنِیْ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ هٰذَا فَرْقٌ بَیْنَ الْمُقَاتِلَةِ وَالذُّرِّیَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا روبرو کیا گیا میں رسولخدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی جہاد میں جانیکے لیے سال جنگ اُحد کے کہ سنہ تین ہجری ہے اس حال میں کہ تھا میں چودہ برس کا پس نہ لیگئے مجکو یعنی جہاد میں بسبب صغر سن کے
پھر روبرو کیا گیا میں حضرتؐ کے سال جنگ خندق کے اس حال میں کہ میں پندرہ برس کا تھا پس اجازت دی مجکو یعنی جہاد میں جانیکی اسلیے کہ پندرہ برس حد بلوغ
ہیں پس کہا عمر بن عبدالعزیز نے کہ یہ عمر فرق کرنیوالی ہے درمیان لڑنیوالونکے اور لڑکونکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف عمر بن عبدالعزیزؒ نے جب یہ حدیث
سنی تو کلام مذکور فرمایا مراد اُنکی یہ ہے کہ جب پہونچے لڑکا پندرہ برس کو تو داخل ہو بیچ جماعت مجاہدین کے اور لکھا جاوے نام اُسکا دفتر میں اور جو اُس عمر کو
نہ پہونچے وہ شمار کیا جاوے لڑکون میں اور اس سے معلوم ہوا کہ حد بلوغ ہونے کی پندرہ برس ہیں + ع لح وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَالَحَ النَّبِیُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْحُدَیْبِیَةِ عَلٰى ثَلٰثَةِ اَشْیَاءَ عَلٰى اَنَّ مَنْ اَتَاهُ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ رَدَّهٗ اِلَیْهِمْ وَمَنْ اَتَاهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ لَمْ یَرُدُّوْهُ وَعَلٰى اَنْ یَّدْخُلَهَا
مِنْ قَابِلٍ وَیُقِیْمَ بِهَا ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى الْاَجَلُ خَرَجَ فَتَبِعَتْهُ ابْنَةُ حَمْزَةَ تُنَادِیْ یَا عَمِّ یَا عَمِّ فَتَنَاوَلَهَا عَلِیٌّ فَاَخَذَ بِیَدِهَا فَاخْتَصَمَ
فِیْهَا عَلِیٌّ وَزَیْدٌ وَجَعْفَرٌ فَقَالَ عَلِیٌّ اَنَا اَخَذْتُهَا وَهِیَ بِنْتُ عَمِّیْ وَقَالَ جَعْفَرٌ بِنْتُ عَمِّیْ وَخَالَتُهَا تَحْتِیْ وَقَالَ زَیْدٌ بِنْتُ اَخِیْ فَقَضٰى بِهَا
النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِخَالَتِهَا وَقَالَ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْاُمِّ وَقَالَ لِعَلِیٍّ اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْكَ وَقَالَ لِجَعْفَرٍ اَشْبَهْتَ خَلْقِیْ
وَخُلُقِیْ وَقَالَ لِزَیْدٍ اَنْتَ اَخُوْنَا وَمَوْلَانَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے براء بن عازبؓ سے کہ کہا صلح کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
دن حدیبیہ کے تین چیزونپر اسپر کہ جو آجاوے حضرتؐ کے پاس مشرکونمیں سے پھیر دیں اسکو اُنکی طرف اور جو آوے مشرکون کے پاس مسلمانون میں سے نہ پھیر دیں
مشرک اُسکو اور صلح کی اسپر کہ آویں حضرتؐ مکہ میں اگلے سال یعنی مدینہ سے اور قضا کریں عمرہ اپنا اور ٹھیریں اُس میں تین دن یعنی طاعت و استراحت کے
کے لیے جب داخل ہوے حضرتؐ مکہ میں یعنی سال آیندہ اور ہو چکی مدت معینہ یعنی تین روز ارادہ کیا نکلنے کا حضرتؐ نے یعنی مکہ سے پس لگی اُنکے پیچھے بیٹی
حمزہؓ کی پکارتی ہوئی اے چچا میرے اے چچا میرے پس ارادہ کیا پکڑنے اُسکے کا حضرت علیؓ نے پس پکڑ لیا ہاتھ اُسکا پس جھگڑے بیچ پرورش کرنے بیٹی حمزہؓ کے
علیؓ اور زیدؓ اور جعفرؓ پس کہا حضرت علیؓ نے میں نے پہلے لیا ہے اسکو اور وہ ہے بیٹی میرے چچا کی یعنی پس میں احق ہوں اُسکا اور کہا حضرت جعفرؓ نے کہ یہ
بیٹی ہے میرے چچا کی اور خالہ اسکی میرے نکاح میں ہے اور کہا زیدؓ نے بھتیجی میری ہے پس حکم فرمایا ساتھ لینے بیٹی حمزہؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے خالہ
اُسکی کے کہ جعفرؓ کے نکاح میں تھیں اور فرمایا کہ خالہ بمنزلہ مان کے ہے اور فرمایا واسطے حضرت علیؓ کے کہ تو مجھسے ہے اور میں تجھسے ہوں یعنی مجھ میں اور تم میں کمال اخلاص ہے
اور فرمایا واسطے جعفرؓ کے کہ مشابہ ہے تو پیدایش میری میں اور خلق میری میں اور فرمایا زیدؓ کو کہ تو بھائی ہمارا ہے اور محب ہمارا ہے نقل کی یہ بخاریؒ اور مسلمؒ نے ف
حدیبیہ نام ہے ایک جگہ کا قریب مکہ کے جدہ کی طرف نو کوس یا دس کوس پس حضرت بہ نیت عمرہ کے مکہ کو تشریف لیچلے تھے جب حدیبیہ میں پہونچے تو مشرکون نے
مکہ میں نہ آنے دیا اور صلح اسطرح ہوئی جیسے کہ ذکر کی گئی اور بیان مفصل اسکا باب الجہاد میں ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اور حضرت حمزہؓ چچا تھے حضرتؐ کے اور دودھ
شریک بھائی بھی تھے کہ حضرتؐ اور حضرت حمزہؓ نے ثوبیہ ابولہب کی لونڈی کا دودھ پیا تھا اسلیے حضرت حمزہؓ کی بیٹی نے حضرتؐ کو چچا کہا اور حضرت جعفرؓ بھائی تھے
حضرت علیؓ کے دس برس بڑے تھے عمر میں اور زیدؓ بن ثابت غلام آزاد اور متبنیٰ تھے حضرتؐ کے اور حضرتؐ نے حضرت حمزہؓ اور زید میں بھائی چارہ کروایا تھا مانند
اور صحابہ کے اسلیے زید نے حضرت حمزہؓ کی بیٹی کو بھتیجی کہا پس یہ سب صاحب جھگڑے آپس میں کہ ہر ایک چاہتا تھا پرورش کرنا حضرت حمزہؓ کی بیٹی کا پس حضرتؐ
نے اُنکی پرورش کرنے کے لیے خالہ کو حکم فرمایا اور اُن تینون صاحبون کی تسلی اور خوش کرنے کے لیے کلمات مذکورہ فرمائے تا آزردہ نہوں + ع

الْفَصْلُ الثَّانِیْ — فصل دوسری

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنِیْ هٰذَا کَانَ بَطْنِیْ لَهٗ وِعَاءً وَثَدْیِیْ لَهٗ
سِقَاءً وَحِجْرِیْ لَهٗ حِوَاءً وَاِنَّ اَبَاهُ طَلَّقَنِیْ وَاَرَادَ اَنْ یَّنْزِعَهٗ مِنِّیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْتِ اَحَقُّ بِهٖ مَا لَمْ تَنْکِحِیْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اسنے اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبد اللہ بن عمرو سے یہ کہ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ
تحقیق بیٹا میرا یہ تھا پیٹ میرا واسطے اُسکے باسن یعنی مدت تک پیٹ مین رہا اور تھی چھاتی میری واسطے اُسکے مشک یعنی مدت تک اُس سے دودھ پیتا رہا اور
گود میری اُسکے لیے رہی ہے گھیرے ہوئے یعنی مدت تک گود مین پلا اور تحقیق باپ اُسکے نے طلاق دی مجکو اور ارادہ رکھتا ہی چھین لینے اُس کے کا مجھسے پس فرمایا
رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تو لائق تر ہی ساتھ پرورش کرنے اُسکے کے جبتک کہ نہ نکاح کرے تو کسی سے نقل کی یہ احمدؒ اور ابوداؤدؒ نے ف کہا طیبیؒ نے کہ شاید
یہ لڑکا سن تمیز کو نہ پونچا ہوگا اسلیے ماں کو حکم کیا اُسکی پرورش کرنیکا اور حدیث مابعد مین جو لڑکے کو اختیار دیا تھا کہ وہ سن تمیز کو پونچ چکا تھا اور جبتک کہ
نہ نکاح کرے تو آخر یہ حدیث مطلق ہی اور علمانے مقید کیا ہی ساتھ نکاح کرنے غیر محرم کے یعنی لڑکے کے غیر محرم سے اگر ماں وغیرہ نکاح کرے تو پھر اُسکو حق پرورش نہیں رہتا
اور اگر محرم سے کرے جیسے لڑکے کے چچا سے تو اُسکو حق پرورش رہتا ہے بسبب قیام شفقت کے ۱ع ۱ح **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ**
سَلَّمَ خَیَّرَ غُلَامًا بَیْنَ اَبِیْهِ وَاُمِّهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اختیار دیا لڑکے کو درمیان اُسکے باپ اور ماں اُسکی
کے نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی اختیار دیا کہ چاہے باپ پاس رہ اور چاہے ماں پاس اور یہ لڑکا سن بلوغ کو پونچ گیا تھا اسلیے اُسکو اختیار دیا اور یہ حضانت کے
قبیلہ سے نہ تھا اور پہلی حدیث مین جو ذکر لڑکے کا گزرا وہ صغیر سن تھا اور تمیز نہ رکھتا تھا اور وہ حضانت کے قبیلہ سے تھا پس مقدم کیا ماں کو حضانت مین اور
حضانت مین لڑکے کو اختیار نہین ہمارے نزدیک اور امام شافعی کے نزدیک ہی ح **وَعَنْهُ قَالَ جَاءَتْ اِمْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ**
فَقَالَتْ اِنَّ زَوْجِیْ یُرِیْدُ اَنْ یَّذْهَبَ بِابْنِیْ وَقَدْ سَقَانِیْ وَنَفَعَنِیْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا اَبُوْكَ وَهٰذِهٖ اُمُّكَ فَخُذْ بِیَدِ اَیِّهِمَا شِئْتَ
فَاَخَذَ بِیَدِ اُمِّهٖ فَانْطَلَقَتْ بِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا آئی ایک عورت پاس رسولخدا صلی اللہ علیہ
وسلم کے اور کہا کہ خاوند میرا ارادہ رکھتا ہے کہ لیجاوے بیٹے میرے کو اور حال یہ ہے کہ پلاتا ہے مجکو اور نفع دیتا ہی مجکو یعنی اس عمر کو پونچا ہے کہ منتفع ہوتی ہون اُسکی خدمت سے
پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ باپ تیرا ہی اور یہ ماں تیری ہی پس پکڑلے ہاتھ ان دونوں مین سے جسکا چاہے پس پکڑا ہاتھ ماں اپنی کا پس لے گئی اُسکو نقل کی
یہ ابوداؤد اور نسائی اور دارمی نے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ هِلَالِ بْنِ اُسَامَةَ عَنْ اَبِیْ مَیْمُوْنَةَ سُلَیْمَانَ مَوْلًى لِاَهْلِ الْمَدِیْنَةِ قَالَ بَیْنَمَا اَنَا جَالِسٌ**
مَعَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ جَاءَتْهُ امْرَاَةٌ فَارِسِیَّةٌ مَعَهَا ابْنٌ لَهَا وَقَدْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا فَادَّعَیَاهُ فَرَطَنَتْ لَهٗ تَقُوْلُ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ زَوْجِیْ یُرِیْدُ اَنْ یَّذْهَبَ بِابْنِیْ فَقَالَ
اَبُوْ هُرَیْرَةَ اسْتَهِمَا عَلَیْهِ رَطَنَ لَهَا بِذٰلِكَ فَجَاءَ زَوْجُهَا وَقَالَ مَنْ یُّحَاقُّنِیْ فِیْ اِبْنِیْ فَقَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ لَا اَقُوْلُ هٰذَا اِلَّا اَنِّیْ كُنْتُ قَاعِدًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ زَوْجِیْ یُرِیْدُ اَنْ یَّذْهَبَ بِابْنِیْ وَقَدْ نَفَعَنِیْ وَسَقَانِیْ مِنْ بِئْرِ اَبِیْ عِنَبَةَ وَعِنْدَ النَّسَائِیِّ مِنْ عَذْبِ
الْمَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْتَهِمَا عَلَیْهِ فَقَالَ زَوْجُهَا مَنْ یُّحَاقُّنِیْ فِیْ وَلَدِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا اَبُوْكَ
وَهٰذِهٖ اُمُّكَ فَخُذْ بِیَدِ اَیِّهِمَا شِئْتَ فَاَخَذَ بِیَدِ اُمِّهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ہلالؓ بن اسامہ سے کہ نقل کی ابی میمونہؓ سے
کہ نام اُسکا سلیمانؓ آزاد کیا ہوا کسی مدینہ والون مین سے تھا کہا اُسوقت کہ مین بیٹھا ہوا تھا ساتھ ابوہریرہؓ کے آئی اُنکے پاس ایک عورت فارس کی رہنے والی اُسکے
ساتھ تھا بیٹا اُسکا حال آنکہ طلاق دی تھی اُس کو اُس کے خاوند نے پس دعوی کیا خاوند و بیوی نے اُس لڑکے کا پس باتین کین اُس عورت نے فارسی مین ابوہریرہؓ سے
کہتی تھی اے ابوہریرہ خاوند میرا ارادہ رکھتا ہی یہ کہ لیجاوے میرے بیٹے کو پس کہا ابوہریرہؓ نے قرعہ ڈالو اسپر فارسی مین کلام کیا ابوہریرہؓ نے اُس عورت سے ساتھ اس مطلب کے
پھر آیا خاوند اُسکا اور کہا کون جھگڑتا ہے مجھسے بیچ مقدمہ بیٹے میرے کے پس کہا ابوہریرہؓ نے یا الہی تحقیق مین نہین کہتا یہ یعنی یہ اپنی طرف سے مگر کہ تحقیق تھا مین بیٹھا پاس رسولخدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی حضرتؐ کے پاس ایک عورت اور کہا یا رسول اللہ تحقیق خاوند میرا ارادہ رکھتا ہی یہ کہ لیجاوے بیٹے میرے کو حال آنکہ نفع دیتا ہی وہ مجکو اور پلاتا
ہی مجکو پانی ابوعنبہ کے کنوین سے اور کتاب نسائی مین یون ہی کہ پلاتا ہی مجکو میٹھا پانی کہ باہر شہر کے دور ہے پس فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قرعہ ڈالو اسپر

لہ یعنی مدت حضانت ۱۲ سلہ حضانت پرورش نمودن ۱۲ سلہ ذی رحم اخص من الرحم ... بالفتح والسکون ۱۲ ... مدینہ ۱۲

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

پس کہا خاوند اُس کے نے کون ہی جھگڑتا مجھسے میرے لڑکے کے مقدمہ مین پس فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اُس لڑکے کو کہ یہ ہی باپ تیرا اور یہ ہی مان
تیری پس پکڑلے ہاتھ اُن دونون سے جسکا چاہے پس پکڑا اُس نے ہاتھ اپنی مان کا نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی اور دارمی نے ف ابوہریرہؓ نے جو فارسی مین کلام
کیا اس سے معلوم ہوا کہ بعضے صحابہ بسبب اختلاط عجمیون کے کچھ زبان اُنکی سیکھ گئے تھے اور یہ لڑکا بھی بالغ تھا اور بالغ کو اختیار ہی چاہے الگ رہے چاہے مان
باپ کے پاس پس اُسکو حضرتؐ نے اختیار دیا اُسنے مان کے پاس رہنا اختیار کیا اور دلیل اُسکے بالغ ہونے پر یہ ہے کہ انتہا دور سے پانی لاتا تھا اور غیر بالغ
نادان ہوتا ہے اُسکو کوئین پر جانیسے منع کیا کرتے ہین اکثر کہ خوف ہوتا ہے اُسکے گر پڑنے کا واللہ اعلم + ع **كِتَابُ الْعِتْقِ** کتاب ہے بیچ بیان آزاد کرنے
غلام کے ف شرط آزاد کرنیکی یہ ہے کہ آزاد کرنے والا آزاد اور بالغ اور عاقل اور مالک ہو اور آزاد کرنا غلام کا مستحب ہے اور کبھی ہوتا ہے گناہ جیسکہ جب
ظن غالب ہو اسکو کہ آزاد کرونگا اُسکو تو دار الحرب مین چلا جاویگا یا مرتد ہو جاویگا یا خوف ہو چوری یا قزاقی کرنیکا اور کبھی ہوتا ہے آزاد کرنا واجب مانند کفارہ کے
اور کبھی ہوتا ہے مباح مانند آزاد کرنے کے زید کی خاطر سے یا زید کے ثواب پونہچانیکے لیے اور عبادت وہ آزاد کرنا ہوتا ہے کہ ہو خالصاً للہ + ع **اَلْفَصْلُ
الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً اَعْتَقَ اللهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنَ
النَّارِ حَتّٰى فَرْجَهُ بِفَرْجِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آزاد کرے بردہ مسلمان آزاد کریگا اللہ
یعنی نجات دیگا بدلے ہر عضو بردے کے عضو آزاد کرنیوالے کو آگ دوزخ سے یہانتک کہ ستر اُسکے کو بدلے ستر اُسکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بردہ مسلمان قید اسلام
کی اسلیے لگائی تاکہ ثواب اُسکا زیادہ ہو اور ستر کو خاص اسلیے ذکر کیا کہ وہ جگہ زنا کی ہی کہ وہ اکبر کبائر ہے بعد شرک کے پس فرمایا کہ اُسکو بھی اللہ تعالی نجات دیتا ہی
اور بعضے عالمون نے لکھا ہے کہ اس سے سمجھا جاتا ہی کہ غلام جو آزاد کرے تو چاہیے کہ خصی یا ستر کٹا ہوا نہو اور عورت عورت کو آزاد کرے اور مرد مرد کو پس اولی یہ ہی + ع و
عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ اِيْمَانٌ بِاللهِ وَجِهَادٌ فِيْ سَبِيْلِهِ قَالَ قُلْتُ فَاَيُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ قَالَ
اَغْلَاهَا ثَمَنًا وَاَنْفَسُهَا عِنْدَ اَهْلِهَا قُلْتُ فَاِنْ لَمْ اَفْعَلْ قَالَ تُعِيْنُ صَانِعًا اَوْ تَصْنَعُ لِاَخْرَقَ قُلْتُ فَاِنْ لَمْ اَفْعَلْ قَالَ تَدَعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ
تَصَدَّقُ بِهَا عَلٰى نَفْسِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ذرؓ سے کہ کہا پوچھا مین نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسا عمل بہتر ہے فرمایا ایمان لانا ساتھ
اللہ کے اور جہاد کرنا اُسکی راہ مین کہا ابوذرؓ نے کہا مین نے کونسا بردہ آزاد کرنا بہتر ہے فرمایا وہ کہ مہنگا ہو مول مین اور بہت پیارا ہو نزدیک مالک اُسکے کے کہا
مین نے اگر نہ کرسکون مین یعنی از راہ عجز کے نہ از راہ کسل کے فرمایا مدد کر کام کرنیوالے کی یا بناوے واسطے اُسکے کہ نہین بنانا جانتا کہا مین نے پس اگر نہ کرسکون مین
فرمایا چھوڑ تو لوگون کو برائی سے پس تحقیق یہ خصلت خیر ہی کہ خیر کرتا ہی تو ساتھ اُسکے اپنے نفس پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ایمان کا بہتر ہونا تو ظاہر ہے کہ
بغیر اُسکے کوئی عمل مقبول ہی نہین اور جہاد بہتر ہے باعتبار اسکے کہ سبب ہے تقویت دین اور غلبے مسلمانونکا اور نماز اور روزہ افضل ہی اور وجہ کر یا مراد جہاد سے
مطلق مشقت اُٹھانی ہے کہ شامل ہی اُس جہاد کو بھی اور طاعات کو بھی یعنی نفس پر مشقت اُٹھاوے ساتھ کرنے مامورات کے اور بچنے منہیات سے کہ اُسکو جہاد
اکبر فرمایا ہے پس حاصل جواب کا یہ ہوگا کہ بہترین اعمال ہی ایمان لانا اور عمل کرنا بمقتضاے اُسکے جیسکہ فرمایا قُلْ اٰمَنْتُ بِاللهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ اور مدد کر کام کرنیوالے
کی مراد کام سے یہان وہ خیر ہے کہ آدمی کی سبب معاش کی ہو داخل ہی اسمین حرفہ اور تجارت یعنی مدد کر اُس کام کرنیوالے کی کہ نہ کافی ہو کسب اُسکا اُس کے عیال کو یا ضعیف
و عاجز ہو کام کرنے مین اور یا بناوے الخ یعنی کارو پیشہ کر اُسکے لیے کہ کار و پیشہ نہین کرسکتا اور چھوڑ تو الخ یعنی کسیکو برائی نہ پہونچا کہ یہ برائی نہ پہونچانی بھی
خیر کرنی ہے خصوصاً وقت قدرت کے بدی پر ع مرا زخیر تو امید نیست شر مرسان + اور ظاہر عبارت یون تھا کہ فرماتے یہ بھی خیر ہے کہ خیر کرتا ہی تو ساتھ
اُسکے لوگون پر لیکن چونکہ خیر کرنی لوگون سے حقیقت مین خیر کرنی اپنے پر ہے کہ فائدہ اُسکا اُسی کو پہونچتا ہی اسطرح فرمایا کہ خیر کرتا ہے ساتھ اُسکے اپنے نفس پر
ع + ح **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِّمْنِيْ عَمَلًا

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

الْنَسَمَۃَ قَالَ اَوَ لَیْسَا وَاحِدًا قَالَ لَا عِتْقُ النَّسَمَۃِ وَفَکُّ الرَّقَبَۃِ قَالَ اَعْتِقِ النَّسَمَۃَ وَفُکَّ الرَّقَبَۃَ قَالَ لَئِنْ كُنْتَ اَقْصَرْتَ الْخُطْبَۃَ لَقَدْ اَعْرَضْتَ الْمَسْئَلَۃَ
یُدْخِلُنِی الْجَنَّۃَ قَالَ لَئِنْ كُنْتَ اَقْصَرْتَ الْخُطْبَۃَ لَقَدْ اَعْرَضْتَ الْمَسْئَلَۃَ ... فَاَطْعِمِ الْجَائِعَ وَاسْقِ
اَنْ تَفَرَّدَ بِعِتْقِهَا وَفَكُّ الرَّقَبَۃِ اَنْ تُعِيْنَ فِیْ ثَمَنِهَا وَالْمِنْحَۃُ الْوَكُوْفُ وَالْفَیْءُ عَلٰی ذِی الرَّحِمِ الظَّالِمِ فَاِنْ لَّمْ تُطِقْ ذٰلِكَ فَاَطْعِمِ الْجَائِعَ وَاسْقِ
الظَّمْاٰنَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ فَاِنْ لَّمْ تُطِقْ ذٰلِكَ فَكُفَّ لِسَانَكَ اِلَّا مِنْ خَیْرٍ رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ روایت ہے براءؓ بن عازب سے
کہ کہا آیا ایک گنوار پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ سکھلائیے مجکو کوئی عمل کہ داخل کرے مجھکو بہشت مین یعنی ابتدائے نجات پائے ہوؤن کے ساتھ
فرمایا اگر تو تاہی کی تو نے بیان کرنے مین تحقیق پھیلاؤ کیا تو نے سوال کو یعنی اگرچہ کلام مختصر کیا ولیکن سوال اور طلب بڑی لمبی چوڑی کی یعنی بڑی بات پوچھی
کہ وہ داخل ہونا بہشت کا ہے بعد ازان تعلیم کیا اُسکو وہ عمل آزاد کر جان کو یعنی بردیکو اور خلاص کر بردے کو کہا اعرابی نے کیا نہین دونون ایک یعنی آزاد کرنا
جان کا اور خلاص کرنا بردے کا کیا ایک نہین فرمایا نہین آزاد کرنا جان کا یہ ہی کہ تنہا اور مستقل ہووے تو ساتھ آزاد کرنے اُسکے کے اور خلاص کرنا بردے کا
یہ ہے کہ مدد کرے تو اُسکے مول مین اور دے منحہ شیر دار اور مہربانی اور احسان کرنا تیدار ظالم پر کہ تجھپر ظلم کرتا ہو پس اگر نہ کر سکے تو یہ پس کھلا کچھ بھوکے کو اور
پلا پیاسے کو اور حکم کر ساتھ اچھی چیز کے اور منع کر بُری چیز سے پھر اگر نہ کر سکے تو پس بند کر اپنی زبان کو یعنی سب چیزون سے سوا بھلائی کے نقل کی یہ
بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** فرمایا نہین الخ حاصل یہ کہ آزاد کرنا جان کا یہ ہے کہ تو خود اپنے بردے کو آزاد کرے اور خلاص کرنا بردے کا یہ کہ اور کے بردے کے
آزاد ہونے مین سعی کرے کہ مدد کرے اُس کے مول دینے مین یعنی ایک غلام کو اُسکے مالک نے لکھدیا کہ جب تو اتنے روپے مجکو ادا کر دیگا تو تو آزاد ہے اُس
غلام کو کہتے ہین مکاتب اُس غلام کو پیسا دینا تاکہ اپنے مالک کو ادا کرے یہ ہے سعی کرنی اور کے بردے کے آزاد ہونے مین اور منحہ سے مراد ہے اونٹنی یا بکری کہ
محتاج کو دیتے ہین تاکہ اُسکے دودھ و پشم سے منتفع ہو اور وکوف کہتے ہین بہت دودھ والی کو پس بند کر تو زبان اپنی الخ اور مانند اسکے ہی یہ حدیث مَنْ كَانَ
یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْ لِیَصْمُتْ اور مراد بھلائی سے وہ چیز ہے کہ جسمین ثواب ہو پس اس صورت مین مباح بھلائی نہین اور ظاہر یہ ہے
کہ مراد بھلائی سے یہان وہ چیز ہے کہ مقابل ہے بُرائی کے پس اس صورت مین بھلائی شامل ہے مباح کو بھی والا نہین مستقیم ہوگا حصر ۱۲ ع مولانا **وَعَنْ عَمْرِو**
بْنِ عَبَسَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَنٰی مَسْجِدًا لِیُذْكَرَ اللّٰهُ فِیْهِ بُنِیَ لَهٗ بَیْتٌ فِی الْجَنَّۃِ وَمَنْ اَعْتَقَ نَفْسًا مُسْلِمَۃً كَانَتْ فِدْیَتَهٗ
مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ شَابَ شَیْبَۃً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہے عمروؓ بن عبسہؓ سے یہ کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ بناوے مسجد یعنی چھوٹی یا بڑی تاکہ ذکر کیا جاوے اللہ کا اُس مین یعنی نہ نام و نمود کے لیے بنایا جاتا ہے اسکے لیے محل بڑا
بہشت مین اور جو شخص کہ آزاد کرے ایک نفس مسلمان کو ہوگا وہ نفس بدلہ اُسکا آگ دوزخ سے یعنی سبب خلاصی اُسکی کا آگ دوزخ سے اور جو شخص کہ بوڑھا
ہو بوڑھا ہونا اللہ کی راہ مین یعنی جہاد مین یا حج مین یا طلب علم مین یا اسلام مین جیسکہ ایک روایت مین ہی مذکور ہوگا وہ بڑھاپا اُس کے لیے نور دن قیامت کے
یعنی نجات پاویگا بسبب اُسکے تاریکیون اُس دن کی سے نقل کی یہ صاحب مصابیح نے شرح السنہ مین **ف** یعنی ساتھ اسناد اپنی کے اور اس مین اشارہ ہی
طرف اسکے کہ مشکوٰۃ کے مصنف نے نہین پائی یہ حدیثؒ سوا شرح السنہ کے اور حدیث کی کتابون مین ۱۲ ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنِ الْغَرِیْفِ بْنِ الدَّیْلَمِیِّ قَالَ اَتَیْنَا وَاثِلَۃَ بْنَ الْاَسْقَعِ فَقُلْنَا حَدِّثْنَا حَدِیْثًا لَیْسَ فِیْهِ زِیَادَۃٌ وَّلَا نُقْصَانٌ فَغَضِبَ وَقَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَیَقْرَاُ وَمُصْحَفُهٗ مُعَلَّقٌ
فِیْ بَیْتِهٖ فَیَزِیْدُ وَیَنْقُصُ فَقُلْنَا اِنَّمَا اَرَدْنَا حَدِیْثًا سَمِعْتَهٗ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ صَاحِبٍ لَّنَا
اَوْجَبَ یَعْنِی النَّارَ بِالْقَتْلِ فَقَالَ اَعْتِقُوْا عَنْهُ یُعْتِقِ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِّنْهُ عُضْوًا مِّنْهُ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہے غریفؓ بیٹے دیلمی کے
سے کہ کہا آیا مین واثلہؓ بیٹے اسقع کے پاس اور کہا مین نے کہ بیان کر مجھ سے ایک حدیث کہ نہ ہو اُسمین زیادتی اور نہ کمی پس غصہ ہوئے واثلہؓ اور کہا کہ
تحقیق ایک تمھارا پڑھتا ہے قرآن یعنی شب و روز حال آنکہ قرآن اُسکا لٹکا ہوا ہوتا ہی اُسکے گھر مین یعنی حسب شبہہ واقع ہو کہین تو دیکھ بھی سکتا ہے اُسمین

اور باوجود اُسکے پس زیادتی کمی ہو جاتی ہے یعنی پڑھنے مین از راہ سہو اور غلطی کے پس ہونا کمی زیادتی کا ضروری ہے کہ واقع ہوتی ہے باوجود ضبط و تکرار کے پس کہا ہم نے سوائے اسکے نہین کہ ارادہ کیا تھا ہم نے حدیث کا کہ سنا ہو تمنے اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا واثلہ نے کہ آئے ہم رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیچ مقدمہ ایک یار اپنے کے کہ واجب کیا تھا اپنے نفس پر یعنی آگ دوزخ کی کو بسبب قتل کرنے کے یعنی اپنے تئین یا کسی اور کو عمداً پس فرمایا حضرتؐ نے آزاد کرو اُسکی طرف سے یعنی غلام آزاد کریگا اللہ بدلے ہر عضو غلام کے عضو اُس قاتل کا آگ سے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف غصہ ہوئے واثلہ آلخ واثلہؓ یہ نہ سمجھے تھے کہ مراد غریفؓ کی یہ ہے کہ الفاظ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعینہ روایت کرین اُسپر وہ غصہ ہوئے اور کلام مذکور کہا پس غریفؒ نے کہا کہ مراد ہماری یہ ہے کہ روایت کرو حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ معنی اُسکے متغیر نہون اگرچہ الفاظ مین کچھ کمی زیادتی ہو جائے اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے روایت کرنا حدیث کا ساتھ معنون کے گو کہ الفاظ مین تفاوت ہو + ح + ع وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ الشَّفَاعَةُ بِهَا تُفَكُّ الرَّقَبَةُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے سمرہؓ بیٹے جندب کے سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین صدقہ کا سفارش کرنی ہے کہ بسبب اُسکے خلاص کیجاوے گردن نقل کی یہ بیہقیؒ نے شعب الایمان مین ف یعنی کسی کے غلام کو آزاد کروا دینا سفارش کر کر یا کوئی اپنے غلام کو قتل کیا چاہتا ہو یا مارتا دھاڑتا ہو اُسکو بچا دینا اور چھڑا دینا سفارش کر کر بہترین صدقہ کا ہے + ع

بَابُ اِعْتَاقِ الْعَبْدِ الْمُشْتَرَكِ وَشِرَى الْقَرِيْبِ وَالْعِتْقِ فِي الْمَرَضِ

باب ہے بیچ بیان آزاد کرنے غلام مشترک کے اور خرید کرنے قرابتی کے اور آزاد کرنیکے بیماری کی حالت مین ف آزاد کرنے غلام مشترک کے یعنی اگر ایک غلام مشترک ہو دو آدمیون مین مثلاً اور ایک شریک حصہ اپنا آزاد کرے تو دوسرا کیا کرے اور اختلاف ہوا ہے اسمین درمیان ابوحنیفہؒ اور صاحبینؒ کے کہ آزاد کرنا متجزی ہوتا ہے جیسیکہ آدھا آزاد ہوا اور آدھا غلام رہے یا نہین امام ابوحنیفہؒ تو کہتے ہین کہ متجزی ہوتا ہی اور صاحبینؒ کہتے ہین کہ متجزی نہین ہوتا اور متفرع ہوتے ہین اس اختلاف پر احکام کہ مذکور ہونگے آگے اور خرید کرنے قرابتی کے کہ قرابتی بمجرد خرید کرنیکے آزاد ہو جاتا ہے بغیر اسکے کہ یہ آزاد کرے لیکن اختلاف اسمین ہے کہ مراد قرابتی سے کون ہے بیان اسکا بھی آگے آویگا اور آزاد کرنیکے بیماری مین کہ بیماری مین آزاد کرے تو احکم اُسکا کیا ہے اسکا بیان بھی آگے ہوگا + ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِيْ عَبْدٍ وَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ الْعَبْدُ عَلَيْهِ قِيْمَةَ عَدْلٍ فَاُعْطِيَ شُرَكَاؤُهُ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَاِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آزاد کرے حصہ اپنا غلام مین اور ہو واسطے آزاد کرنیوالے کے مال ہو کہ پہونچتا ہو مول غلام کو یعنی قیمت باقی اُسی کی کو قیمت کیا جاوے غلام یعنی باقی غلام اُسپر قیمت انصاف کی یعنی برابر بغیر کمی زیادتی کے پس دیے جاوین اُسکے شریکون کو حصے اُن کے اور آزاد ہوا اسپر غلام اور اگر نہین مال اُسکے پاس پس تحقیق آزاد ہوا اُس سے جو کہ آزاد ہوا یعنی اور حصے شریکون کے مملوک ہین نقل کی یہ بخاریؒ اور مسلمؒ نے ف ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہے اسپر کہ اگر معتق غنی ہو تو حصہ پھیر دے شریک کا اور آزاد ہو جاویگا غلام اُسپر اور اگر معتق مفلس ہو تو جسقدر آزاد ہوا آزاد ہے اور جو کچھ نہ آزاد ہوا غلام ہے اور آزادی اور بندگی متجزی ہوتی ہین اور تکلیف نہ دیا جاوے شریک ساتھ آزاد کرنے حصہ اپنے کے اور استسعا نہ کیا جاوے غلام اور یہ مذہب امام شافعیؒ کا ہے اور مذہب امام اعظمؒ کا باوجودیکہ قائل ہین وہ ساتھ تجزی آزادی و بندگی کے یہ ہے کہ اگر معتق غنی ہو تو حصہ شریک کا پھیر دے یا استسعا کرے شریک غلام سے یا آزاد کر دے غلام کو اور اگر مفلس ہو تو حصہ شریک کا نہین پھیرنا آتا لیکن شریک یا استسعا کرے یا آزاد کر دے اور ولا دونون کے لیے ہوتا ہی اور صاحبینؒ کہتے ہین کہ حالت تونگری مین معتق حصہ پھیر دے شریک کا اور حالت مفلسی مین استسعا کرے شریک غلام سے اور ولا معتق کے لیے ہوتا ہی بسبب نہ متجزی ہونے آزادی کے اور معنی استسعا کے یہ ہیں کہ غلام تکلیف دیا جاوے ساتھ کمانے مال کے اور حاصل کرنے قیمت کے شریک کے لیے اور بعضون نے کہا کہ خدمت

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

کرے غلام شریک کی بقدر رأس چیز کے کہ اُسکی ملک ہے اسمین ح وعن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعتق شقصا فی عبد اعتق
کلہ ان کان لہ مال فان لم یکن لہ مال استسعی العبد غیر مشقوق علیہ متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے
فرمایا کہ جو شخص کہ آزاد کرے حصہ اپنا غلام میں آزاد کیا گیا کل اُسکا یعنی معتق ہوا اگر ہو واسطے اسکے مال یعنی اسقدر کہ پہونچے قیمت باقی غلام کی کو بس حصہ پھیریگا
اُسکا پس اگر نہو واسطے اُسکے مال سعی کروایا جاوے غلام یعنی بیچ غیر اُس چیز کے کہ آزاد ہوئی اس حالت میں کہ نہ مشقت ڈالی جاوے اُسپر یعنی نہ تکلیف
دیا جاوے ساتھ اُس چیز کے کہ دشوار ہو اُسپر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف صاحبین کا عمل اسپر ہے وعن عمران بن حصین ان رجلا اعتق ستۃ
مملوکین لہ عند موتہ لم یکن لہ مال غیرھم فدعا بھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجزاھم اثلاثا ثم اقرع بینھم فاعتق اثنین وارق
اربعۃ وقال لہ قولا شدیدا رواہ مسلم ورواہ النسائی عنہ وذکر لقد ھممت ان لا اصلی علیہ بدل وقال لہ قولا شدیدا وفی روایۃ ابی داود
قال لو شھدتہ قبل ان یدفن لم یدفن فی مقابر المسلمین اور روایت ہے عمران رض بن حصین سے یہ کہ ایک شخص نے آزاد کیے چھ غلام اپنے وقت مرنے
اپنے کے نہ تھا واسطے اُسکے مال سوائے اُن غلامون کے پھر بلایا اُن غلامون کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور حصے کیے اُن کے تین پھر قرعہ ڈالا درمیان
اُنکے پس آزاد کیے دو اور غلام رکھے چار اور فرمایا آزاد کرنیوالے کے حق مین کلام سخت یعنی عتاب کا نقل کی یہ مسلم نے اور نقل کی یہ نسائی نے عمران رض سے اور
ذکر کیا اس عبارت کو کہ البتہ تحقیق قصد کیا تھا مین نے یہ کہ نہ پڑھوں مین نماز جنازہ اُسپر بجاے اس عبارت کے وقال لہ قولا شدیدا اور بیچ روایت
ابی داود کے یون ہے کہ فرمایا حضرت ص نے یعنی واسطے تہدید وتنبیہ کے کہ اگر حاضر ہوتا مین اُسکے جنازہ پر پہلے دفن کے تو نہ دفن کیا جاتا مسلمانون کے مقبرے مین
ف آزاد کیے دو آخر یعنی حکم کیا کہ دو انمین آزاد ہین اور چار غلام ہین اور اس سے معلوم ہوا کہ آزاد کرنا مرض الموت مین جاری ہوتا ہے تہائی مال مین بسبب متعلق ہونے
حق وارثون کے ساتھ مال اُس کے کے اور اسیطرح وصیت اور تصدق اور ہبہ اور مانند ان کے کے جاری ہوتے ہین تہائی مال مین اور کہا زین العرب
نے کہ یہ حکم حضرت ص نے اسلیے کیا کہ اکثر غلام اُنکے زنگی ہوتے تھے اور وہ مساوی ہوتے تھے قیمت مین کہا نووی نے کہ کہا ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے
کہ آزاد ہوگا ہر ایک سے تہائی حصہ اور سعی کروایا جاوے باقی مین اور حضرت ص نے اُس شخص پر جو غصہ فرمایا بسبب مکروہ جاننے اس فعل اُس کے کے کہ
کس واسطے سب غلامون کو آزاد کیا اور رعایت وارثون کی نہ کی اسلیے جاری کیا اُسکو تہائی سے بسبب شفقت ورحم کے یتیمون پر اور اس سے معلوم ہوا کہ میت
کو فعل نامشروع وظلم پر بد کہہ سکتے ہین اور یہ جو وارد ہوا ہے اذکروا موتاکم بالخیر بیچ غیر اس صورت کے ہے ع ح وعن ابی ھریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجزی ولد والدہ الا ان یجدہ مملوکا فیشتریہ فیعتقہ رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ
کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین بدلہ اُتار سکتا کوئی لڑکا اپنے باپ کے احسان کا مگر اسطرح سے کہ پاوے اُسکو غلام پس خرید کرے اُسکو
اور آزاد کرے اُسکو نقل کی یہ مسلم نے ف ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ باپ بمجرد خریدنے کے آزاد نہین ہوتا جب آزاد کرے تو آزاد ہوتا ہے اصحاب ظاہر
کا یہی مذہب ہے اور جمہور اسپر ہین کہ بمجرد ملک مین آنے کے آزاد ہو جاتا ہے اور حدیث کہ اول دوسری فصل مین آتی ہے صریح ہے اس مین اور اس حدیث سے
بھی یہی معنی ہین کہا مظہر نے کہ فا فیعتقہ مین سببیت کیلیے ہے یعنی آزاد کرے اُسکو بسبب خریدنے اُسکے کے پس نہین احتیاج ہے بعد خریدنے کے اس کہنے کی کہ
آزاد کیا مین نے بلکہ آزاد ہو جاتا ہے ساتھ نفس خریدنے کے ح ع وعن جابر ان رجلا من الانصار دبر مملوکا ولم یکن لہ مال غیرہ فبلغ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال من یشتریہ منی فاشتراہ نعیم بن النحام بثمان مائۃ درھم متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم فاشتراہ
نعیم بن عبد اللہ العدوی بثمان مائۃ درھم فجاء بھا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدفعھا الیہ ثم قال ابدأ بنفسک
فتصدق علیھا فان فضل شیء فلاھلک فان فضل عن اھلک شیء فلذی قرابتک فان فضل عن ذی قرابتک شیء فھکذا

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

دَھٰکَذَا اَیَقُوْلُ فَبَیْنَ یَدَیْكَ وَعَنْ یَمِیْنِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ اور روایت ہے جابرؓ سے یہ کہ ایک شخص نے انصار مین سے مدبّر کیا غلام کو اور نہ تھا اسکے پاس کچھ مال سوا اُس غلام کے پس پونہچی یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا کون شخص ہے کہ خریدے اُسکو مجھسے پس خریدا اُس کو نعیمؓ بن نحام نے بدلے آٹھ سو درہم کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین یون ہے پس خریدا اُسکو نعیم بن عبد اللہ عدوی نے آٹھ سو درہم کو پس لایا نعیمؓ آٹھ سو درہم روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس دیے حضرت نے وہ درہم اُس شخص کو پھر فرمایا خرچ کر پہلے اپنی جان پر پس ثواب حاصل کر بسبب اُسکے پھر اگر بچ رہے کچھ پس خرچ کر اپنے اہل وعیال پر پس اگر بچ رہے اہل وعیال تیرے سے کچھ پس واسطے ناتے دارون تیرے کے ہی پھر اگر بچ رہے ناتے دار تیرے سے کچھ پس اسطرح اور اسطرح کہتا ہے راوی یعنی تفسیر کرتا ہے اسطرح اور اسطرح کی کہ خرچ کر آگے اپنے اور دائین اپنے اور بائین اپنے یعنی اللہ دے سائلون کو کہ آگے اور دائین اور بائین تیرے جمع ہون ف مدبّر اُسے کہتے ہین کہ کوئی شخص اپنے غلام کو کہے کہ بعد مرنے میرے کے یہ آزاد ہے پس ایسے غلام کا بیچنا امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک جائز ہے بنا بظاہر اس حدیث کے اور امام اعظمؒ فرماتے ہین کہ مدبر دو طرح کا ہوتا ہے ایک مدبّر مطلق اور دوسرا مدبّر مقید مدبر مطلق وہ غلام ہے کہ کہے مالک اُسکا کہ بعد مرنے میرے کے یہ آزاد ہے اور مدبّر مقید وہ غلام ہے کہ کہے مالک اُسکا کہ اس بیماری مین اگر مین مرگیا تو یہ آزاد ہے پس مدبّر مطلق کا حکم یہ ہے کہ نہین جائز مالک کو نکالنا اُسکا اپنی ملک سے مگر ساتھ آزاد کرنے کے یعنی نہ بیچنا اُسکا درست ہے اور نہ ہبہ کرنا لیکن آزاد کرنا اُسکا درست ہے اور جائز ہے خدمت کروانی اُس سے اور لونڈی ہو تو جائز ہے اُس سے صحبت کرنی مالک کو اور نکاح کر دینا بغیر رضا اُسکی کے اور جب مالک مرجاوے تو وہ آزاد ہو جاتا ہے مالک کے تہائی مال مین سے اور اگر نہ نکل سکے تہائی مین سے تو بحساب تہائی کے آزاد ہوگا اور مدبر مقید کا بیچنا درست ہے اور اگر پائی جاوے شرط یعنی وہ مرجاوے اُسی مرض مین تو وہ آزاد ہوجاتا ہے مانند آزاد ہونے مدبّر مطلق کے پس اس حدیث مین وہ یہ تاویل کرتے ہین کہ اس مدبر کو کہ حضرتؐ نے بیچا وہ مدبر مقید ہوگا اور سب نسخون مین ابن النحام ہے لکھا ہے علما نے کہ یہ غلط ہے اور صواب فاشتراہ النحام ہے اسلیے کہ مشتری نعیمؓ ہے اور وہی نحامؓ ہے یہ نام اُسکا اسلیے ہوا کہ فرمایا تھا حضرتؐ نے کہ داخل ہوا مین جنت مین پس سنی مین نے اُسمین نحمہ نعیم کی اور نحمہ کہتے ہین آواز کو + مولانا وملتقی + ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے حسن بصریؒ سے کہ نقل کی سمرہؓ سے کہ نقل کی سمرہؓ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ جو شخص مالک ہو ذی رحم یعنی ناتے دار محرم کا یعنی بسبب خریدنے کے یا ہبہ کے یا ارث کے پس وہ آزاد ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف مثلاً باپ نے بیٹے کو مول لیا کہ کسی کی ملک مین تھا یا بیٹے نے باپ کو مول لیا یا بھائی نے بھائی کو مول لیا بمجرد مول لینے کے آزاد ہو جاتا ہے اور ذی رحم وہ ہے کہ قرابت ولادت کی رکھے کہ بوساطت رحم کے ہے اور یہ شامل ہے بیٹے کو اور باپ کو اور بھائی کو اور چچا کو اور بھتیجے کو اور سوا ان کے کو اور محرم وہ کہ نکاح اُس سے جائز نہو پس چچا کا بیٹا اور مانند اسکے کے نکل گئے اس قید سے اور کہا نووی نے کہ اختلاف کیا ہے علما نے بیچ آزاد ہونے اقربا کے جبکہ ملک مین آوین پس کہا اہل ظاہر نے کہ نہین آزاد ہوتا کوئی انمین سے بمجرد ملک مین آنے کے بلکہ ضرور ہے آزاد کرنا اور دلیل پکڑی ہے انھون نے ساتھ حدیث ابی ہریرہؓ کے کہ اوپر گزری اور جمہور علما کہتے ہین کہ حاصل ہوتی ہے آزادی اہل مین اگرچہ اوپر کے درجہ کے ہون اور فروع مین اگرچہ نیچے کے درجہ کے ہون بمجرد ملک کے اور اختلاف کیا ہے سوائے ان کے مین پس کہا شافعیؒ نے اور علما اُنکے نے کہ نہین آزاد ہوتے سوائے انکے ساتھ ملک کے اور کہا مالکؒ نے کہ آزاد ہو جاتے ہین بھائی بھی اور ایک روایت اُنسے ہے کہ آزاد ہوتے ہین سب ذوی الارحام محرم اور تیسری روایت اُنسے مانند مذہب شافعیؒ کے ہے اور کہا ابو حنیفہؒ نے کہ آزاد ہوتے ہین سب ذوی الارحام محرم + مولانا ح طرع

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَلَدَتْ اَمَةُ الرَّجُلِ مِنْهُ فَهِيَ حُرَّةٌ عَنْ دُبُرٍ مِنْهُ اَوْ بَعْدَهٗ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

طبع منشی نولکشور ۱۳۱۲

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اور روایت ہے ابن عباس رض سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جسوقت کہ جنے لونڈی کسی مرد کی اُس مرد سے یعنی مالک اپنے سے پس وہ لونڈی آزاد ہوجاویگی پیچھے مرنے اُسکے کے یا فرمایا بعد مرنے اُسکے کے نقل کی یہ دارمی نے ف یعنی جس لونڈی کے اولاد اُسکے مالک سے ہووے بعد مرنے مالک کے وہ آزاد ہوجاتی ہے اور اُسکی زندگی مین آزاد نہین ہوتی لیکن اُسکو بیچ بھی نہین سکتا نہ بخش سکتا ہے اور اسپر اجماع ہے علما کا اور جو روایت کہ برخلاف اسکے آئی ہے منسوخ ہے اور تفصیل اس کی حدیث آئندہ مین آوے گی مولانا ح **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ بِعْنَا اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ نَهَانَا عَنْهُ فَانْتَهَيْنَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے جابر رض سے کہ کہا بیچین ہمنے مائین لڑکون کی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین اور حضرت ابوبکر صدیق رض کے وقت مین پھر جبکہ خلیفہ ہوے حضرت عمر رض منع کیا ہمکو بیچنے اُنکے سے پس باز رہے ہم نقل کی یہ ابوداؤد نے ف لڑکون کی ماؤن سے مراد ہین لونڈیان کہ اپنے مالکون سے بچے جنین اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہے کہ جب حضرت ص کے عہد مین اور حضرت ابوبکر رض کے عہد مین اُنکو بیچتے تھے تو حضرت عمر رض نے کیون منع کیا جواب اسکا یہ ہے احتمال ہے کہ منسوخ ہونا اسکا حضرت ص کے زمانہ مین عوام کو نہ پونہچا ہوگا اور حضرت ص کو اُنکے بیچنے کی خبر نہ پونہچی ہوگی پس بیچنا اُنکا دلیل نہین ہوسکتا دلیل جب ہوتا کہ حضرت ص کو معلوم ہوتا اور حضرت جائز رکھتے اُسکو اور احتمال یہ بھی ہے کہ بیچنا اُنکا حضرت ص کے زمانہ مین ہو پہلے نسخ ہونے اُسکے کے اور حضرت ابوبکر رض بھی بسبب کم ہونے مدت خلافت کے اور مشغول ہونے کے مہمات مین اُسپر مطلع نہوے بعد ازان منع کیا حضرت عمر رض نے اُس سے بسبب اُسکے کہ پونہچی تھی اُنکو نہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے +ع+ح

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ عَبْدًا وَلَهٗ مَالٌ فَمَالُ الْعَبْدِ لَهٗ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ السَّيِّدُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آزاد کرے غلام کو اور غلام کے پاس ہو مال پس مال غلام کا اُسکے مالک کیلیے ہے مگر یہ کہ شرط کرے مالک نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف غلام مالک مال کا تو ہوتا ہی نہین اُسکا مال کیا ہوگا مراد یہ ہے کہ مالک کے اذن جو اُسنے کسب و تجارت کی ہے اور اُس سے مال حاصل ہوا وہ ملک مالک کی ہے اسلیے کہ غلام اور جو کچھ کہ اُسکے پاس ہے ملک مولی کی ہے یعنی یہ گمان نہ کرے کہ مال کہ غلام کے پاس ہے اور وہ آزاد ہوا اور وہ مستحق مالکیت کا ہوا اُسکی ملک ہو پس فرمایا کہ مال مالک کی ہے اور غلام کو اُس سے بہرہ نہین مگر یہ کہ کہدے مالک وقت آزاد کرنیکے کہ مال ملک غلام کی ہے پس مال تصدق اور ہبہ ہوگا مالک کی طرف سے غلام کیلیے بعد آزاد ہونیکے ح

وَعَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ شِقْصًا مِّنْ غُلَامٍ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَيْسَ لِلّٰهِ شَرِيْكٌ فَاَجَازَ عِتْقَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے ابی الملیح رض سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یہ کہ ایک شخص نے آزاد کیا ایک حصہ غلام میں سے پس ذکر کیا گیا یہ روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا نہین واسطے خدا کے کوئی شریک پس اجازت دی حضرت نے آزاد ہونے اُسکے کی یعنی حکم کیا ساتھ آزاد ہونے سارے غلام کے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی جو کام کہ خدا کیلیے کرین اور جنس عبادت سے ہو اُسمین اپنا حصہ شریک نہ کرنا چاہیے پس آزاد کرنا بعض غلام کا اور بردہ رکھنا بعض اُسکے کا مناسب نہین اور آزاد ہونے الخ یہ بظاہر دلالت کرتا ہے اوپر نہ متجزی ہونے اعتاق کے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک معنی اسکے یہ ہین کہ حکم کیا اور رغبت دلائی حضرت ص نے ساتھ آزاد کرنے سارے غلام کے +ح

وَعَنْ سَفِيْنَةَ قَالَ كُنْتُ مَمْلُوْكًا لِاُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ اُعْتِقُكَ وَاَشْتَرِطُ عَلَيْكَ اَنْ تَخْدُمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عِشْتَ فَقُلْتُ اِنْ لَّمْ تَشْتَرِطِيْ عَلَيَّ مَا فَارَقْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عِشْتُ فَاَعْتَقَتْنِيْ وَاشْتَرَطَتْ عَلَيَّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے سفینہ رض سے کہ کہا تھا مین ملک مین ام سلمہ رض کے یعنی ابتدا مین پس کہا ام سلمہ رض نے کہ آزاد کرتی ہون مین تجکو یعنی ارادہ کرتی ہون تیرے آزاد کرنیکا اور شرط لگاتی ہون تجھ پر یہ کہ خدمت کرے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جبتک کہ زندہ رہے پس کہا مین نے اگر نہ شرط کرتی تو مجھپر تو بھی نہ جدا ہوتا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جبتک کہ جیتا رہتا مین یعنی تیرے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

شرط کرنیکی کیا حاجت ہے مین آپ حضرتؐ کی خدمت کرنی سعادت جانتا ہون پس آزاد کیا اُم سلمہؓ نے مجکو اور شرط لگا دی مجھپر خدمت حضرتؐ کی نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** سفینہ غلام آزاد تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بعضون نے کہا غلام آزاد تھے حضرت ام سلمہؓ کے کہ بیوی تھین حضرتؐ کی اُنھون نے آزاد کیا شرط مذکور لگا کر اور سفینہؓ لقب تھا اُن کا اور نام اُنکا تھا مہران یا رومان یا رباح اور سفینہؓ حضرتؐ کی اور حضرت کے یارونکی خدمت کرتے تھے اور غزوات مین بوجھ لوگون کے اپنی پیٹھ پر اُٹھاتے تھے اسی سبب سے سفینہ لقب اُنکا ہوا کہ معنی کشتی کے ہے یعنی جیسے کشتی بوجھ اُٹھاتی ہے ویسے ہی یہ بھی بوجھ اُٹھاتے تھے ایکبار یہ ایک لشکر مین تھے کہ جنگل مین راہ بھول گئے ایک شیر پیدا ہوا اور اُنکے آگے آیا سفینہؓ نے کہا یا ابوالحارث مین سفینہؓ ہون مولی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس شیر چاپلوسی اُنکی کرنے لگا اور آگے ان کے ہو لیا تا منزل اُنکو پہونچا دیا + ع + ح **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ مُكَاتَبَتِهٖ دِرْهَمٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عمروؓ بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے اور اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ مکاتب غلام ہے جبتک کہ باقی رہے بدل کتابت اُسکے سے ایک درہم یعنی مثلاً نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** مکاتب اُس غلام کو کہتے ہین کہ مالک اُسکو لکھدے کہ اسقدر روپیا جب تو ادا کریگا تو آزاد ہے پس فرمایا جبتک ایک درہم اُسپر باقی رہیگا غلام ہے جب سب روپیا بیباق کریگا تب آزاد ہوگا یہ نہین ہے کہ بحساب روپونکے کہ پہونچائے ہین بعض اُسکا آزاد ہو جاتا ہے + ح **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ عِنْدَ مُكَاتَبِ اِحْدٰكُنَّ وَفَاءٌ فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی عورتون سے جسوقت کہ ہو نزدیک مکاتب کے ایک تمھارے کے اسقدر روپیا کہ تمام بدل کتابت دیسکے پس چاہیے کہ پردہ کرے اُس سے یعنی ایک تمھاری کہ وہ مالکہ اُسکی ہی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی اگرچہ مکاتب نے جبتک کہ تمام بدل کتابت نہین ادا کیا ہے غلام اور محرم ہی پردہ کرنا اُس سے لازم نہین ولیکن اسقدر مال رکھتا ہے کہ بدل کتابت ادا کرسکتا ہے تو اُس سے پردہ کرنا چاہیے از راہ تورع اور احتیاط کے اس لیے کہ جب قدرت رکھتا ہی ادا کی تو گویا بالفعل ادا کرچکا اور ظاہر یہ ہے کہ خاص حضرتؐ نے اپنی بیویونکے لیے فرمایا اسلیے کہ پردہ اُنکا بڑا تھا بہ نسبت اور عورتون کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَاۗءِ یعنی نہین تم مانند اور عورتون کے لح + ع **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَاتَبَ عَبْدَهٗ عَلٰى مِائَةِ اُوْقِيَّةٍ فَاَدَّاهَا اِلَّا عَشْرَةَ اَوَاقٍ اَوْ قَالَ عَشَرَةَ دَنَانِيْرَ ثُمَّ عَجَزَ فَهُوَ رَقِيْقٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عمرو بن شعیبؓ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے یہ کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کہ مکاتب کیا اپنے غلام کو سو اوقیہ پر پس ادا کیے اُس نے سب مگر دس اوقیہ نہ ادا کیے یا کہا دس دینار نہ ادا کیے یعنی بجاے دس اوقیہ کے کہا دس دینار یہ شک راوی ہے پھر عاجز ہو گیا ادا سے باقی سے پس وہ مکاتب غلام ہی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** کہا ابن الملک نے کہ یہ دلالت کرتا ہے اسپر کہ عاجز ہونا مکاتب کا ادا کرنے بعض بدل کتابت کے سے مانند عاجز ہونے اُسکے کے ہی کل سے پس پہونچتا ہے مالک کو فسخ کرنا کتابت اُسکی کا پس ہو جاویگا غلام جیسا کہ تھا اور دلالت کرتا ہے مفہوم قول فهو رقيق کا اسپر کہ جو کچھ ادا کیا اُس نے اپنے مالک کو وہ اُسکے مالک ہی کا ہے + ع **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَصَابَ الْمُكَاتَبُ حَدًّا اَوْ مِيْرَاثًا وَرِثَ بِحِسَابِ مَا عَتَقَ مِنْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ قَالَ يُؤَدَّى الْمُكَاتَبُ بِحِصَّةِ مَا اَدّٰى دِيَةَ حُرٍّ وَمَا بَقِيَ دِيَةَ عَبْدٍ وَضَعَّفَهٗ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جسوقت کہ مستحق ہو مکاتب دیت کا یا میراث کا وارث ہوتا ہے مقدار اُس چیز کے کہ آزاد ہوا اُس سے نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور ایک روایت ترمذی کی مین یون ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے دیت دیا جاوے مکاتب

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

ساتھ حصہ اُس چیز کے کہ ادا کیا ہی بدل کتابت سے دیت آزاد کی اور مابقی دیت غلام کی اور ضعیف کہا اُسکو ترمذی نے **ف** مستحق ہو مکاتب آخر معنی اسکے یہ ہین
کہ جب ثابت ہو مکاتب کیلیے دیت یا میراث تو ثابت ہوگی واسطے اسکے موافق اُس چیز کے کہ آزاد ہوا ہے جیسکہ اگر ادا کیا آدھا بدل کتابت پھر مرگیا باپ اُسکا اس حال مین کہ وہ
آزاد تھا اور کوئی اور وارث اُسنے چھوڑا نہین سوائے بیٹے مکاتب کے تو وارث ہوگا یہ بیٹا مکاتب اُسکے آدھے مال کا یا آدھا بدل کتابت مکاتب نے ادا کیا تھا کہ اُسکو کسی نے مار ڈالا تو قاتل ادا کرے
آدھی دیت آزاد کی اُسکے وارثونکو اور اُسکے مالک کو آدھی دیت غلام کی کہ آدھی قیمت اُسکی ہو مثلاً کتابت کی تھی ہزار درہم پر اور قیمت اُسکی سو درہم ہی پس ادا کین
اُسنے پانسو درہمین بعد ازان وہ مارا گیا تو غلام کے وارثون کے لیے دے پانسو درہم کہ آدھی دیت آزاد کی ہی اور اُسکے مالک کو پچاس درہم دے کہ آدھی قیمت اُسکی ہی
اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مکاتب آزاد ہے بمقدار اُس چیز کے کہ ادا کی بدل کتابت سے اور اُسپر عمل کیا ہی نخعی نے فقط اور کسی نے اسپر عمل نہین کیا اور
یہ حدیث باوجود ضعیف ہونیکے معارض ہی ساتھ دونون حدیثون صحیحہ کے عمرو بن شعیب سے اوپر گزرین کہ اُن سے معلوم ہوا کہ وہ غلام ہی جبتک کہ باقی
ہو اُسپر کچھ بھی ع ح **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَمْرَةَ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّ اُمَّهٗ اَرَادَتْ اَنْ تُعْتِقَ فَاَخَّرَتْ
ذٰلِكَ اِلٰی اَنْ تُصْبِحَ فَمَاتَتْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقُلْتُ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَيَنْفَعُهَا اَنْ اُعْتِقَ عَنْهَا فَقَالَ الْقَاسِمُ اَتٰی سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُمِّیْ هَلَكَتْ فَهَلْ يَنْفَعُهَا اَنْ اُعْتِقَ عَنْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ رَوَاهُ مَالِكٌ روایت ہی عبد الرحمن بن ابی عمرہ
انصاری سے یہ کہ اُسکی ماں نے ارادہ کیا بردہ آزاد کرنیکا پھر دیر لگائی آزاد کرنے مین صبح تک پس مرگئی کہا عبد الرحمن نے پس کہا مین نے قاسم بن محمد کو کہ کیا نفع کریگا
میری ماں کو یہ کہ آزاد کرون مین اُسکی طرف سے پس کہا قاسم نے کہ آئے سعد بن عبادہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ تحقیق ماں میری مرگئی یعنی
یکایک جیسے کہ ایک روایت مین آیا ہی پس کیا نفع کریگا اُسکو یہ کہ آزاد کرون مین بردہ اُسکی طرف سے پس فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہان نفع کریگا نقل کی
یہ مالک نے **ف** قاسم پوتے ہیں حضرت ابوبکر کے سات فقہا جو مدینہ منورہ مین مشہور تھے اُنمین سے ایک یہ بھی ہین اور ہان نفع کریگا یعنی ثواب اُسکا اُسکو
پہنچیگا اور اتفاق ہی علما کا کہ عبادت مالی کا ثواب میت کو پہنچتا ہی اور عبادت بدنی سے ثواب پہنچنے مین اختلاف ہی اور صحیح یہ ہی کہ اُسکا بھی ثواب پہنچتا ہی
ح **وَعَنْ** يَحْيَی بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ تُوُفِّیَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ فِیْ نَوْمٍ نَامَهٗ فَاَعْتَقَتْ عَنْهُ عَائِشَةُ اُخْتُهٗ رِقَابًا كَثِيْرَةً رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے
یحیی بن سعید سے کہ کہا وفات کیے گئے عبد الرحمن بن ابی بکر وقت سونیکے کہ سوتے تھے اُسمین یعنی ناگہان مرگئے پس آزاد کیے بہت سے بردے اُنکی طرف سے حضرت عائشہ نے
کہ بہن اُنکی تھین نقل کی یہ مالک نے **ف** سبب بردے آزاد کرنیکا تو یہ تھا کہ اُنہیر بردے آزاد کرنے تھے فرصت وصیت کی نہ پائی پس حضرت عائشہ نے اُنکی طرف سے
آزاد کیے اور یا یہ کہ ناگہانی موت مین ایک طرح کا نقصان ہی حضرت عائشہ غمگین ہوئین اور بہت سے بردے آزاد کیے تا تدارک اُس نقصان کا ہو ح **وَعَنْ**
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرٰی عَبْدًا فَلَمْ يَشْتَرِطْ مَالَهٗ فَلَا شَیْءَ لَهٗ رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جس شخص نے خریدا غلام اور نہ شرط کیا مال اُسکا یعنی جو اُسکے ساتھ تھا پس نہین حق اُسمین مول لینے والیکا یعنی اسلیے کہ مال جو اُسکے ساتھ ہی وہ ملک مالک کی ہی
نقل کی یہ دارمی نے **بَابُ الْاَيْمَانِ وَالنُّذُوْرِ** باب ہی بیچ بیان قسمون اور نذرونکے **ف** قسم کی تین قسمین ہین ایک تو کہلاتی ہی غموس اور وہ یہ ہی کہ قسم
کھاوے امر گذشتہ پر یا حال پر جھوٹ قصداً جیسکہ کہے قسم ہی مین نے یہ کام کیا تھا یا نہ کیا تھا یا کہا کہ مجھپر ہزار درہم ہین یا نہین اور واقع مین وہ کہنا اُسکا جھوٹ ہی اور حکم اس قسم کا یہ ہی کہ گنہگار ہوتا
ہی اُسکا کھانیوالا اور نہین کفارہ آتا اُسمین مگر یہ کہ توبہ کرے اور دوسری لغو وہ یہ ہی کہ قسم کھاوے امر ماضی پر یا حال پر اُس حال مین کہ وہ گمان کرے کہ وہ امر اسیطرح ہی جسطرح کہ کہا
اور ہووے وہ امر خلاف اُسکے مثلاً کہے واللہ کیا مین نے اسطرح حال آنکہ نہ کیا تھا وہ امر اور وہ گمان کرتا ہی کہ کیا ہی یا دیکھا ایک شخص کو دور سے پس کہا واللہ یہ زید ہی پس گمان
کیا اُسکو زید حال آنکہ وہ عمرو تھا اور حکم اُسکا یہ ہی کہ امید ہی کہ نہین مؤاخذ ہوگا اس قسم کا کھانیوالا اور تیسری ہی منعقدہ اور وہ یہ ہے کہ قسم کھاوے ایک کام کے کرنے پہ
یا نہ کرنے پر زمانہ آیندہ مین اور حکم اُسکا یہ ہے کہ کفارہ واجب ہوتا ہی اگر خلاف قسم کے کرے اور منعقدہ مین بعضی قسمین ایسی ہوتی ہین کہ واجب ہوتا ہے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

پورا کرنا انکا جیسیکہ قسم کھاوے کرنے فرائض پر یا ترک کرنے گناہون پر مثلاً کہے قسم ہے اللہ کی مین ظہر کی نماز پڑھونگا یا زنا کرنا چھوڑدونگا تو ایسی قسم کا پورا کرنا واجب ہوتا ہی اور اُسمین بعضی قسمین ایسی ہوتی ہین کہ توڑنا انکا واجب ہوتا ہی جیسیکہ قسم کھاوے کرنے گناہ پر یا ترک کرنے واجبات پر تو اُسکا توڑ ڈالنا واجب ہوتا ہے اور اُسمین بعضی قسمین ایسی ہوتی ہین کہ بہتر ہوتا ہے توڑنا انکا جیسیکہ قسم کھاوے کہ مین کسی مسلمان سے ترک ملاقات کرونگا اور مانند اسکے کے اور سوائے انکے اور قسمون کا پورا کرنا افضل ہی واسطے محافظت قسم کے اور برابر ہے واجب ہونے کفارہ مین قصداً قسم کھانیوالا اور بھولکر قسم کھانیوالا اور وہ کہ زبردستی کیا جاوے قسم کھانے مین یا قسم کے توڑنے مین اور کفارہ قسم کا یہ ہے کہ بردہ آزاد کرے یا کھانا کھلاوے دس مسکینون کو مانند آزاد کرنے بردے ظہار کے اور کھلانے اُسکے کے یا لباس دے دس مسکینونکو ہر ایک کو اسطرحکا کپڑا دے کہ ڈھانکے اکثر بدن کو صحیح یہی ہے پس نہین کفایت کرتا دینا ازار کا پھر اگر عاجز ہوا ایک انکے سے یعنی تینون چیزون مین سے ایک بھی نہ کرسکے وقت ادا کرنے کفارہ کے تو تین روزے رکھے پے درپے اور نہین جائز ہے کفارہ دینا پہلے توڑ ڈالنے قسم کے اور نہین کفارہ ہی بیچ قسم کافر کے اگرچہ قسم توڑے حالت اسلام مین اور نہین صحیح ہی قسم لڑکے کی اور دیوانہ کی اور سوتے کی اور حرف قسم کے یہ ہین و ب ت جیسے کہ کہے واللہ یا باللہ یا تاللہ اور کبھی یہ حروف مقدر ہوتے ہین یعنی لفظون مین نہین ہوتے جیسے اللہ افعلہ یعنی واللہ افعلہ اور قسم ہوتی ہی ساتھ لفظ اللہ کے یا ساتھ کسی نام کے نامون اُسکے سے مانند رحمٰن اور رحیم اور حق وغیر ذلک کے اور نہین احتیاج ہی نیت کی مگر اُن نامون مین احتیاج نیت کی ہی کہ وہ سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کے بھی نام ہوتے ہین مانند علیم اور حکیم کے یا قسم ہوتی ہی ساتھ ایسی صفت کے صفات اللہ تعالیٰ کی سے کہ قسم کھائی جاتی ہو ساتھ اُسکے عرفاً مانند عزت اللہ اور جلال اللہ اور کبریاء اللہ اور عظمت اللہ اور قدرت اللہ کہ ساتھ اُس صفت کے کہ نہین قسم کھائی جاتی ساتھ اُسکے عرفاً مانند رحمت اور علم اور رضا اور غضب اور عذاب اللہ تعالیٰ کے اور نہین جائز ہی قسم کھائی غیر اللہ کے مانند باپ اور دادا اور قرآن اور انبیا اور ملائکہ اور کعبہ اور نماز اور روزہ اور حرم اور زمزم اور تمام شرائع کے اور مانند انکے کے اور لعمر اللہ قسم ہی اسیطرح قسم ہی یہ سوگند خدا اور سوگند کھاتا ہون خدا کی اور اسیطرح عہد اللہ اور میثاق اللہ اور قسم کھاتا ہون اور حلف کرتا ہون اور اشہد اگرچہ نہ کہے لفظ اللہ کا اور اسی طرح قسم ہی یہ کہنا مجھپر نذر ہی یا یمین ہی یا عہد ہی اگرچہ نہ اضافت کرے طرف اللہ کے اور اسیطرح قسم ہی یہ کہنا کہ اگر کرون یہ کام تو وہ شخص کافر ہی یا یہودی ہی یا نصرانی ہی یا بری ہی اللہ تعالیٰ سے اور نہین ہوتا ہی امین کافر ساتھ خلاف قسم ہونیکے برابر ہے کہ قسم کھائے زمانہ گزشتہ کی یا زمانہ آیندہ کی اگر ہو جانتا کہ یہ قسم ہی اور اگر ہو نزدیک اُسکے یہ کہ یہ کفر ہے ہو جائیگا بسبب اُسکے کافر واسطے راضی ہونے اُسکے کے ساتھ کفر کے اور نہین ہی قسم یہ کہنا کہ اگر کرے وہ شخص یہ کام تو اُسپر غضب اللہ کا ہی یا لعنت اُسکی ہی یا وہ شخص زانی ہی یا چور ہی یا شراب پینے والا ہی یا کھانے والا بیاج کا ہی اور اسیطرح یہ کہنا حقا یا وحق اللہ نہین قسم لیکن اُسمین خلاف کیا ہی ابو یوسفؒ نے اور نہین ہی کہ قسم سوگند کھاوے نہین ساتھ خدا کے یا ساتھ طلاق بیوی کے اور جو کوئی حرام کرے اپنی ملک کو حرام نہین ہوتی لیکن اگر مباح کر لیگا اُسکو تو اُسپر کفارہ آویگا مثلاً یہ کہا کہ روٹی مین نے حرام کی اپنے پر تو وہ حرام نہین ہوتی لیکن جب کھاویگا تو وہ کفارہ قسم کا دینا آویگا اور یہ کہتا کہ سب حلال مجھپر حرام ہین واقع ہوتا ہے کھانے اور پینے پر اور فتویٰ اسپر ہی کہ طلاق ہو جاتی ہی اُسکی بیوی پر اس کہنے سے بغیر نیت کے اور اسی کے مانند ہی یہ کہنا کہ حلال اُسپر حرام ہی اور یہ کہنا کہ جو کچھ دائین ہاتھ مین لون اُسپر حرام ہی اور جو کوئی ملاوے ساتھ قسم کے لفظ انشاء اللہ کا تو نہین حنث اُسپر یعنی وہ قسم نہ ہوئی اُس کے توڑنے سے کفارہ نہین دینا آتا کذا فی ملتقی الابحر اور نذر اُسکو کہتے ہین کہ واجب کرے اپنے نفس پر اُس چیز کو کہ نہین واجب لکھا ہی بعضے علما نے کہ اجماع کیا ہی مسلمانون نے اسپر کہ صحیح ہی ماننا نذر کا اور واجب ہے پورا کرنا اسکا اگر ہو نذر طاعت اور اگر نذر ہو گناہ تو نہین منعقد ہوتی نذر اُسکی نزدیک شافعیؒ اور جمہور علما کے اور کہا امام ابو حنیفہؒ اور امام احمدؒ نے کہ لازم آویگا اُسمین کفارہ قسم کا بموجب فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لا نذر فی معصیۃ وکفارتہ کفارۃ یمین کذا فی المرقاۃ اور ملتقی مین لکھا ہی کہ جسنے نذر کی مطلق یا

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

معلق ساتھ ایسی شرط کے کہ ارادہ کرتا ہو ہونے اسکے گا جیسے کہے ان شفی اللہ مریضی اور پائی جاوے شرط لازم ہے پورا کرنا اُسکا اور اگر معلق کرے
نذر کو ساتھ ایسی شرط کے کہ نہ ارادہ کرے ہونے اسکے کا تو اختیار رکھتا ہے چاہے کفارہ قسم کا دے اور چاہے پورا کرے اُسکو مثلاً کہا تھا کہ اگر زنا
کروں تو بردہ آزاد کروں پس چاہے کفارہ قسم کا دے اور چاہے بردہ آزاد کرے انتہی اور مسائل نذر کے فتاوی عالمگیری میں مفصل مذکور ہیں جسکو
تفصیل اسکی دیکھنی منظور ہو اُسمیں سے دیکھے اب ایک بات بڑے فائدے کی لکھی جاتی ہے کہ جاننا اُسکا ہر ایک کو پُر ضرور ہے وہ یہ ہے کہ نذر یعنی منت
ماننی کسی کی سوائے اللہ کے جائز نہیں نہ نبی کی نہ فرشتے کی نہ ولی کی خواہ کسی کی چنانچہ مولانا محمد اسحٰق صاحب زاد اللہ شرفہ نے مائۃ مسائل میں انچاسوین
سوال کا جواب کتابوں معتبرہ سے لکھا ہے ازبسکہ کثیر المنفعت اور مشتمل ہے اثبات حرمت نذر لغیر اللہ کو وہ سب یہاں نقل کیا جاتا ہے کہ نذر کرنی اسطرح کہ اگر
حاجت میری خدائے تعالی بر لاوے تو فلانے ولی کے مزار پہ اسقدر نقد اور جنس طعام پکے ہوئے سے پونہچاؤنگا یہ درست نہیں اسلیے کہ بیچ نذر کرنے
خدائے تعالی کے کتنی ایک شرطیں ہیں اگر سب متحقق ہوں تو نذر صحیح ہوتی ہے والا نہیں صحیح ہوتی ایک تو یہ کہ جو چیز اپنے ذمہ پر نذر کرتا ہے شرعاً جنس
اُسکی سے واجب ہو پس اسلیے اگر کوئی نذر کرے مریض کی عیادت کی تو نذر نہیں صحیح ہوتی اسلیے کہ اُس کے جنس سے شرعاً واجب نہیں دوسری یہ کہ
جو چیز نذر کرے قسم عبادت مقصودہ سے ہو نہ وسیلہ عبادت دوسری کا جیسے وضو وغیرہ کہ نذر اُسکی بھی صحیح نہیں ہوتی تیسری یہ کہ فی الحال یا ثانی الحال
وہ چیز واجب اُسپر نہو جیسے نماز پنجگانہ چوتھی یہ کہ جو چیز نذر کرے وہ گناہ نہو چنانچہ یہ شرطیں فتاوی عالمگیری میں لکھی ہیں پس اس سے معلوم ہوا کہ اسطرح نذر
کرنی کہ فلانے ولی کے مزار پہ اسقدر نقد یا کھانا پکا کر پونہچاؤنگا صحیح نہیں اسلیے کہ پہونچانا نقد وطعام کا کسی جگہ عبادت نہیں لیکن ہاں اگر اسطرح کہیگا
کہ اگر حاجت میری خدائے تعالی بر لاویگا تو فلانے ولی کے مزار کے خادم فقرا کو کھلاؤنگا نذر صحیح ہوگی اور پورا کرنا اُسکا لازم ہوگا لیکن تخصیص کرنی خدام فقرا
مزار ولی کی بیچ وفائے نذر کے لازم نہیں جس فقیر کو دیگا نذر ادا ہو جائیگی اور اگر اسطرح کہے کہ اگر حاجت میری بر آویگی تو واسطے فلانے ولی کے یا بنام
فلانے ولی کے اسقدر طعام یا اسقدر نقد ہے پس اسطرح نذر کرنی باطل ہے بالاجماع اور کھانا اُس طعام کا حرام ہے چنانچہ بحر الرائق میں لکھا ہے۔

وَأَمَّا النَّذْرُ الَّذِي يَنْذُرُهُ أَكْثَرُ الْعَوَامِ عَلَى مَا هُوَ مُشَاهَدٌ كَأَنْ يَكُونَ لِإِنْسَانٍ غَائِبٌ أَوْ مَرِيضٌ أَوْ لَهُ حَاجَةٌ
اور نذر جو مانتے ہیں اکثر عوام اس طرح پر کہ دیکھی جاتی ہے جیسکہ ہو واسطہ آدمی کے غائب یا بیمار یا اُس کو ہو حاجت
ضَرُورِيَّةٌ فَيَأْتِي بَعْضَ مَزَارَاتِ الصُّلَحَاءِ فَيَجْعَلُ سُتْرَةً عَلَى رَأْسِهِ وَيَقُولُ يَا سَيِّدِي فُلَانُ إِنْ رُدَّ غَائِبِي أَوْ عُوفِيَ مَرِيضِي
ضروری پس آوے بعضے مزارات صلحا میں پھر ڈالے پردہ اُسکا اپنے سر پر اور کہے یا سید میرے فلانے اگر آوے غائب میرا یا عافیت دیجاوے بیمار میرا
أَوْ قُضِيَتْ حَاجَتِي فَلَكَ مِنَ الذَّهَبِ كَذَا أَوْ مِنَ الْفِضَّةِ كَذَا أَوْ مِنَ الطَّعَامِ كَذَا أَوْ مِنَ الْمَاءِ كَذَا أَوْ مِنَ الشَّمْعِ كَذَا أَوْ مِنَ الزَّيْتِ
یا روا کیجاوے حاجت میری پس واسطے تیرے سونا اسقدر ہے یا چاندی اسقدر یا طعام اسقدر یا پانی اسقدر یا شمع اسقدر یا زیت
كَذَا فَهٰذَا النَّذْرُ بَاطِلٌ بِالْإِجْمَاعِ لِوُجُوهٍ مِنْهَا أَنَّهُ نَذْرٌ لِمَخْلُوقٍ وَالنَّذْرُ لِلْمَخْلُوقِ لَا يَجُوزُ لِأَنَّهُ عِبَادَةٌ وَالْعِبَادَةُ لَا تَكُونُ
اسقدر پس یہ نذر باطل ہے بالاجماع کئی سبب سے ایک تو یہ کہ نذر مخلوق کی ہے اور نذر مخلوق کی جائز نہیں اسلیے کہ نذر عبادت ہے اور عبادت نہیں ہوتی
لِمَخْلُوقٍ وَمِنْهَا أَنَّ الْمَنْذُورَ لَهُ مَيِّتٌ وَالْمَيِّتُ لَا يَمْلِكُ وَمِنْهَا إِنْ ظَنَّ أَنَّ الْمَيِّتَ يَتَصَرَّفُ فِي الْأُمُورِ دُونَ اللهِ
واسطے مخلوق کے اور دوسرا سبب یہ ہے کہ جنکی نذر مانی ہے وہ میت ہے اور میت مالک نہیں ہوتا اور تیسرا سبب یہ ہے کہ اگر گمان کیا کہ میت تصرف کرتا ہے امور میں سوائے اللہ تعالی
فَاعْتِقَادُهُ بِهِ ذٰلِكَ كُفْرٌ اَللّٰهُمَّ إِلَّا أَنْ يُقَالَ يَا اللهُ إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ إِنْ شَفَيْتَ مَرِيضِي أَوْ رَدَدْتَ غَائِبِي أَوْ قَضَيْتَ
کے تو اعتقاد کرنا اسکا میت کے حق میں ساتھ اسکے کفر ہے یا الٰہی کچھ نہیں بنتی مگر یہ کہ کہا جاوے اے اللہ میں نے نذر مانی تیری کہ اگر شفا دیگا تو بیمار میرے کو یا پھیریگا تو غائب میرے کو یا ادا کریگا

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

حاجتی ان اطعم الفقراء الذین بباب السیدۃ نفیسۃ او الفقراء الذین بباب الامام الشافعی او الامام ابی اللیث او اشتری
تو حاجت میری کھلاؤنگا مین اُن فقیرونکو کہ دروازہ پر بی بی نفیسہ کے ہین یا کھلاؤنگا اُن فقیرونکو کہ دروازہ پر ہین امام شافعی کے یا امام ابی اللیث کے یا خریدونگا
حصیرا للمساجد ہم او زیتا لوقودھا او دراھم لمن یقوم بشعائرھا الی غیر ذلک مما یکون فیہ النفع للفقراء والنذر للہ
مین بوریے انکی مسجدونکے لیے یا تیل وہانکی روشنی کیلیے یا درہمین دونگا انکی مسجدونکے شعار قائم کرنیوالونکو اور سوا اسکے اس چیز سے کہ ہو اسمین نفع واسطے فقراؤ کے
پس نذر واسطے اللہ عزوجل کے ہے اور ذکر کرنا شیخ کا نہین مگر واسطے بیان جگہ خرچ کرنے نذر کے واسطے مستحقون نذر کے کہ رہنے والے ہین شیخ کی خانقاہ مین یا مسجد مین یا جامع مسجد اسکی مین
عزوجل ذکر الشیخ انما ھو البیان لمحل نصرف النذر لمستحقیہ القاطنین برباطہ او مسجدہ او جامعہ
فیجوز بھذا الاعتبار اذ مصرف النذر الفقراء وقد وجد المصرف ولا یجوز ان یصرف ذلک لغنی غیر محتاج
پس جائز ہے باین اعتبار اسواسطے کہ جگہ خرچ کرنے نذر کی فقرا ہین اور تحقیق پائی گئی جگہ خرچ کرنیکی اور نہین جائز یہ کہ خرچ کرے یہ واسطے توانگر غیر محتاج کے
ولا لشریف النسب لانہ لا یحل لہ الاخذ ما لم یکن محتاجا ولا لذی نسب لاجل نسبہ ما لم یکن فقیرا ولا
اور نہ واسطے شریف النسب کے اسلیے کہ نہین حلال واسطے اسکے لینا اسکا جبتک کہ نہو محتاج اور نہ واسطے صاحب نسب کے بسبب نسب اسکے کے جبتک کہ نہو فقیر اور نہ
لذی علم لاجل علمہ ما لم یکن فقیرا ولم یثبت فی الشرع جواز التصرف للاغنیاء للاجماع علی حرمۃ النذر للمخلوق
واسطے صاحب علم کے بسبب علم اسکے کے جبتک کہ نہو فقیر اور نہین ثابت ہوا شرع مین جائز ہونا تصرف کا اغنیا کیلیے واسطے اجماع کے اوپر حرام ہونے نذر کے مخلوق کیلیے اور نہین منعقد ہوتی
ولا ینعقد ولا یشتغل الذمۃ بہ وانہ حرام بل سحت فلا یجوز لخادم الشیخ اخذہ ولا اکلہ ولا التصرف فیہ
وہ نذر اور نہین مشغول ہوتا ذمہ ساتھ اسکے اور تحقیق وہ حرام ہے بلکہ سخت پس نہین جائز خادم شیخ کو لینا اسکا اور نہ کھانا اسکا اور نہ تصرف کرنا اسمین کسیطرح
بوجہ من الوجوہ الا ان یکون فقیرا او لہ عیال فقراء عاجزون عن الکسب وھم مضطرون فیاخذونہ علی
مگر یہ کہ ہو خادم فقیر اور واسطے اسکے عیال و اطفال ہون فقیر عاجز کسب سے اور وہ ہون بیقرار بھوک کے مارے پس لین وہ اُس کو یہ بر سبیل صدقہ
سبیل الصدقۃ المبتداۃ واخذہ ایضا مکروہ ما لم یقصد بہ الناذر التقرب الی اللہ تعالی وصرفہ الی الفقراء
نئے کے اور لینا اُسکو بھی مکروہ ہے جبتک کہ نہ قصد کرے نذر ماننے والا نزدیکی حاصل کرنے طرف اللہ تعالی کے اور خرچ اُس کا طرف فقیرون کے
ویقطع النظر عن نذر الشیخ فاذا علمت ھذا فما یؤخذ من الدراھم والشمع والزیت وغیرھا وینقل الی ضرائح
اور قطع نظر کرے نذر شیخ کی سے پس جب جانا تونے یہ تو جو کچھ کہ لیا جاتا ہے درہمون سے اور شمع سے اور تیل وغیرہ سے اور نقل کیا جاتا ہے طرف قبرون
الاولیاء تقربا الیھم فحرام باجماع المسلمین ما لم یقصدوا بصرفھا الفقراء الاحیاء قولا واحدا انتھی وکذا فی النھر والدر
اولیا کے از راہ نزدیکی حاصل کرنیکے پس حرام ہے ساتھ اجماع مسلمانونکے جبتک کہ قصد کرین خرچ کرنا انکا فقرا زندونپر اتفاق سے علما کا تمام ہوا کلام بحر الرائق والیکا اور اسیطرح نہر فائق
اور در مختار مین ہے تمام ہوا کلام مولانا صاحب کا اب جواب ایک سوال کا اسی باب مین مولوی رشید الدین خان مرحوم نے لکھا ہے وہ بھی بہت مفید ہے مع سوال کے لکھا جاتا
ہے سوال طعام کہ نذر و نیاز بزرگون کی مقرر کرتے ہین کرنا اور کھانا اسکا درست ہے یا نہین اور درست ہے تو کسطرح درست ہے اور بعضی نذر بشرط بر آمد کار
کے اور بعضی بلا شرط کرتے ہین اسمین کچھ فرق ہے یا نہین جواب بیچ نذر و نیاز کے کہ لوگ بنام بزرگونکے دیتے ہین فرق ہے نذر تو شرع مین عبارت
ہے واجب کرنے ایک چیز غیر واجب کے سے اوپر نفس اپنے کے چنانچہ جامع الرموز مین لکھا ہے النذر ایجاب علی النفس مما لیس علیھا بالقبول اور امام
رازی نے تفسیر کبیر مین بیچ تفسیر کریمہ او نذرتم من نذر کے فرمایا ہے النذر ما الزمہ الانسان علی نفسہ انتھی تفسیر مختصر نذر کی تو یہ ہے اور تفصیل اُسکی

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

کتب فقہ اور اصول فقہ میں ہے اور نیاز لفظ فارسی ہے اُسکے کتنے ہی معنی ہیں از انجملہ ایک معنی اُسکے ہیں تحفہ درویشان کذا فی البرہان القاطع اور جب
معنی دونون لفظون کے دریافت ہوے تو اب حکم شرعی ان دونون کا سُنا چاہیے پس جاننا چاہیے کہ نذر غیر خدا کے لیے جائز نہیں اور اگر کوئی نذر
غیر خدا کی مانے تو منعقد نہیں ہوتی اور لینا اور کھانا اُسکا بموجب روایات فقہ کے ناروا ہے یہ ہے حکم نذر بغیر اللہ کا آمدم بر بیان نیاز بزرگان پس چونکہ ابھی معلوم
ہو چکا کہ لفظ نیاز کے معنی تحفہ درویشان ہے اور وہ بروصلہ ہے پس اگر کوئی کسی بزرگ زندہ کو کچھ بطریق نیاز یعنی بروصلہ اور تحفہ کے دیوے تو وہ نیاز
جائز اور اُس بزرگ کو کھانا اُس چیز کا جائز ہے اسی طرح اگر نیاز کسی بزرگ مردہ کی کرے کہ بمعنی فاتحہ اور پونہچانے ثواب اُس چیز کے اُسکو ہے یہ نیاز
جائز اور بیچ کھانے اُس چیز کے تفصیل ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر دینے والے نیاز کے نے بزرگون مردہ کو پونہچانا ثواب صدقہ ماکولی کا ان کو ارادہ کیا ہے تو کھانا
اُس چیز کا اغنیا کو جائز نہیں اور اگر پونہچانا ثواب اباحت ماکولی کا واسطے عام مومنون کے ارادہ کیا ہے تو کھانا اُسکا ہر بھوکے کو جائز ہے غنی ہو یا فقیر اور
حاصل یہ کہ جو کچھ کہ لوگ نذر بزرگونکی از راہ نزدیکی حاصل کرنیکے اُنسے یا اوپر بر آنے ایک کام کے معلق کر کے کرتے ہیں بموجب روایات مرقومۃ الصدر کے وہ
نذر نا جائز اور کھانا اُسکا ناروا ہے اور جو کچھ کہ نیاز اُنکی نہ بطور نزدیکی حاصل کرنیکے اُنسے اور نہ معلق ساتھ کسی کام کے کرتے ہیں بلکہ اول اُس چیز کو از راہ نزدیکی
حاصل کرنیکے اللہ تعالی سے دیتے ہیں اور ثواب اُسکا کسی بزرگ کو بخشتے ہیں کھانا اُسکا اغنیا کو در صورتے کہ نیت پونہچانے ثواب صدقہ ماکولی کی کسی
بزرگ کو ہو جائز نہیں اور در صورتیکہ نیت اُسکی پونہچانی ثواب اباحت ماکولی کی کسی بزرگ کو ہو کھانا اُسکا اغنیا اور فقرا کو جائز ہے اور اس تفصیل سے
معلوم ہوا کہ نیاز بزرگونکی محض بطور پونہچانے ثواب کے اُنکو جائز ہے اور ساتھ نیت نزدیکی حاصل کرنیکے اُنسے جائز نہیں ہے واجب کرنا ایک چیز کا اُنکے
لیے اپنے نفس پر خواہ وہ واجب کرنا مطلق ساتھ ایک کام کے ہو اور خواہ بدون اُسکے اسلیے کہ یہ نذر ہے اور نذر سوا خدا کے کسی کے لیے روا نہیں
پس واضح ہوا کہ واجب کرنا ایک چیز کا واسطے غیر خدا کے اپنے نفس پر خواہ معلق ساتھ کسی کام کے ہو خواہ بدون اُسکے یہ واجب کرنا دونون طرح
جائز نہیں اور نیاز بزرگونکی کہ واجب کرنا ایک چیز کا اُس مین اپنے نفس پر واسطے اُس بزرگ کے نہو جائز ہے بلکہ مستحسن اور اُسکے کھانے مین جو تفصیل ہے
اوپر ذکر کی گئی انتہی اور دلیل الضالین میں لکھا ہے کہ نذر نہیں ہوتی مگر واسطے اللہ سبحانہ کے پس جیسے نذر کی واسطے کسی نبی کے انبیا مین سے یا کسی
ولی کی اولیا مین سے نہیں لازم آتا اُسپر کچھ پھر اگر دیوے وہ چیز کسی کو آدمیون مین سے اسی نیت پر تو نہیں جائز ہے لینا اُسکا اور اگر ہو طعام نہیں
حلال کھانا اُسکا اور اگر ہو جانور ذبح کیا ہوا پس وہ مردار ہے اور اگر کھاوین وہ بسم اللہ کر کر کافر ہون سب اور اگر نذر کرے اللہ تعالی کی پھر کھاوین
لوگ اور بخشین ثواب اُسکا کسی آدمی کو تو یہ جائز ہے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَكْثَرُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے ابن عمر رض سے کہ کہا اکثر تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم قسم کھاتے یون نہیں قسم ہے
پھیرنے والے دلون کی نقل کی یہ بخاری نے ف دلالت کرتی ہے یہ حدیث اسپر کہ جائز ہے قسم کھانی ساتھ صفات اللہ تعالی کے ع وَعَنْهُ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِكُمْ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ اَوْ لِيَصْمُتْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے
ابن عمر رض سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی منع فرماتا ہے تمکو اس سے کہ قسم کھاؤ تم اپنے باپون کی جو شخص ہو قسم کھانے والا پس
چاہیے کہ قسم کھاوے اللہ کی یعنی ساتھ نامون اور صفتون اُسکی کے یا چپ رہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف باپ کی قسم سے منع کرنا بطریق
مثال کے ہے اور مراد یہ ہے کہ سوا اللہ تعالی کے اور کی قسم نہ کھایا کرو اور خاص باپ کو ذکر اسلیے کیا کہ عادت تھی لوگونکی کہ باپ کی قسم بہت کھایا
کرتے ہین اور سوا اللہ تعالی کے اور کی قسم کھانے سے اسلیے منع کیا کہ قسم مختص ہے ساتھ ذات باری تعالی کے بسبب کمال عظمت اُسکی کے پس نہ
مشابہ کیا جاوے ساتھ اُسکے غیر اُسکا آیا ہے ابن عباس رض سے کہ قسم کھاؤن مین اللہ تعالی کی سو بار پھر توڑ ڈالون اُسکو بہتر ہے اس سے کہ قسم کھاؤن

ف بعد اس عبارت کے خان مرحوم نے عبارت بحر الرائق کی جو مولانا مرحوم کے جواب میں مذکور ہوئی لکھی ہے ... ۱۲ ف صدقہ ماکولی ... اور اباحت ... ۱۲

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

غیر اللہ کی پھر پورا کرین اُسکو اور اللہ سبحانہ کو سزاوار ہی یہ کہ قسم کھاوے جسکی چاہے اپنی مخلوقات مین سے واسطے آگاہ کرنے کے اپنی بزرگی پر پھر اگر کہا جاوے کہ یہ حدیث مخالف ہے اس قول پر حضرت کے اَفْلَحَ وَاَبِیْہِ یعنی اس سے ثابت ہوا کہ حضرتؐ نے باپ کی قسم کھائی ہی تو جواب اسکا یہ ہی کہ یہ واقع ہوا پہلے وارد ہونے نہی کے یا بحسب عادت کے بغیر قصد کے زبان سے نکل گیا ہو ع مولانا **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوْا بِالطَّوَاغِیْ وَلَا بِاٰبَائِکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد الرحمنؓ بن سمرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ قسم کھاؤ بتونکی اور نہ اپنے باپون کی نقل کی یہ مسلم نے ف ایام جاہلیت مین لوگ بتونکی اور اپنے باپونکی اکثر قسم کھایا کرتے تھے بعد اسلام لانیکے حضرتؐ نے منع کیا اس سے تاکہ ہوشیار رہین اور بسبب عادت قدیم کے انکی زبان پر وہ قسمین جاری نہون + ع **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِیْ حَلْفِہٖ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰی فَلْیَقُلْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِہٖ تَعَالَ اُقَامِرْکَ فَلْیَتَصَدَّقْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ قسم کھاوے اور کہے اپنی قسم مین کہ قسم کھاتا ہون لات و عزی کی کہ نام بتون کے ہین پس چاہیے کہ کہے لا آلہ الا اللہ اور جس شخص نے کہا واسطے یار اپنے کے کہ آؤ جوا کھیلین ہم تجھسے پس چاہیے کہ تصدق کرے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہے لا آلہ الا اللہ یعنی توبہ کرے طرف اللہ تعالی کے اور اسکے دو معنی ہین ایک تو یہ کہ جاری ہون نام لات و عزی کے کسی نو مسلم کی زبان پر از راہ سہو کے بحسب عادت سابق کے تو وہ کہے لا آلہ الا اللہ از راہ کفارہ اُن الفاظ کے اسلیے کہ فرمایا ہی اللہ تعالی نے فَاِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّاٰتِ پس یہ توبہ ہوگی غفلت سے اور دوسرے یہ کہ جاری ہون نام لات و عزی کے زبان پر بقصد تعظیم انکی کے تو یہ کفر او ر مرتد ہونا صریح ہی پس کہے لا آلہ الا اللہ واسطے تجدید ایمان کے پس یہ توبہ معصیت سے ہوگی اور تصدیق کرے یعنی کچھ اپنے مال مین سے اللہ دے تاکہ کفارہ اُس کہنے کا ہو اور بعضون نے کہا کہ اللہ دے اُس مال کو کہ ارادہ رکھتا ہی جوا کھیلنے کا ساتھ اُسکے اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ جو کوئی بلاوے کسی کو طرف کھیل کے تو کفارہ اسکا تصدق ہی پس کیا ہی حال اسکا کہ جو کھیلے + ع **وَعَنْ** ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاکِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی مِلَّۃٍ غَیْرِ الْاِسْلَامِ کَاذِبًا فَھُوَ کَمَا قَالَ وَلَیْسَ عَلَی ابْنِ اٰدَمَ نَذْرٌ فِیْمَا لَا یَمْلِکُ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَہٗ بِشَیْءٍ فِی الدُّنْیَا عُذِّبَ بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَھُوَ کَقَتْلِہٖ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِکُفْرٍ فَھُوَ کَقَتْلِہٖ وَمَنِ ادَّعٰی دَعْوًی کَاذِبَۃً لِیَتَکَثَّرَ بِھَا لَمْ یَزِدْہُ اللّٰہُ اِلَّا قِلَّۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ثابت بن ضحاک سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قسم کھاوے کسی دین پر کہ سواے اسلام کے ہی جھوٹی پس وہ ہوتا ہی جیسا کہ کہا اور نہین لازم ہوتی ابن آدم پر نذر اُس چیز مین کہ نہین مالک اور جو شخص کہ مار ڈالے اپنے تئین ساتھ کسی چیز کے یعنی چھری وغیرہ سے دنیا مین عذاب کیا جاویگا ساتھ اُس چیز کے دن قیامت کے یعنی مثلاً چھری سے مارا تھا تو قیامت کو چھری اُسکے ہاتھ مین دینگے اور وہ مار یگا اپنے تئین اس سے ہمیشہ جبتک کہ چاہے گا اللہ تعالی اور جو شخص کہ لعنت کرے کسی مسلمان کو پس وہ مانند قتل کرنے اُسکے کے ہی یعنی اصل گناہ مین اور جو شخص کہ تہمت کرے کسی مرد مسلمان کو ساتھ کفر کے پس وہ مانند قتل اُسکے کے ہی یعنی اسلیے کہ تہمت کرنی ساتھ کفر کے اسباب قتل سے ہے پس ہوگی تہمت کرنی ساتھ کفر کے مانند قتل کے اور جو شخص کہ کرے دعوی جھوٹا تاکہ حاصل ہو بسبب اُسکے مال بہت نہین زیادہ کرتا اُسکو اللہ مگر کمی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کسی دین پر الخ جیسے کہ کہے اگر مین یہ کام کرون تو یہودی ہون یا نصرانی ہون یا بیزار ہون دین اسلام سے یا پیغمبر سے یا قرآن سے اور جھوٹ اسمین یہ ہی کہ مثلاً پھر کرے اُس کام کو اسلیے کہ قسم واسطے منع کرنیکے فعل سے ہوتی ہے کہ نکرے پس سچ تو اُسکا یہ ہی کہ نہ کرے وہ کام اور اگر کرے تو جھوٹا ہوگا پس جھوٹا ہوگا تو ویسا ہی ہوگا جو کہا ہی یعنی یہودی اور نصرانی اور بیزار دین اسلام سے ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ اسطرح کی قسم کھانیوالا کافر ہو جاتا ہی بمجرد قسم کھانیکے یا بعد قسم توڑنیکے بسبب ساقط کرنے حرمت اسلام کے اور راضی ہونیکے ساتھ کفر کے اور شاید کہ مراد ساتھ اسکے تہدید اور مبالغہ ہی وعید مین نہ حکم اسکا کہ ہو جاتا ہے یہودی وغیرہ پس گویا کہ فرمایا کہ وہ مستحق عذاب

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

کا ہوتا ہی مانند یہود وغیرہ کے اور نظیر اُس کی یہ قول حضرتؐ کا ہی مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ فَقَدْ کَفَرَ اسکے بھی یہی معنی ہوتے ہین کہ تارک نماز مستحق ہوتا ہی عذاب
کافر کا پھر اسطرح کا کلام عرف شرع مین قسم ہوتا ہی اور لازم آتا ہی کفارہ ساتھ توڑنے قسم کے یا نہین پس مذہب ابی حنیفہؒ اور بعضے علما کا تو یہ ہی کہ یہ قسم ہے
اور واجب آتا ہی کفارہ ساتھ توڑنے اُسکے کے اور دلیل اُنکی ہدایہ وغیرہ مین لکھی ہی اور مالکؒ اور شافعیؒ نے کہا کہ یہ قسم نہین ہی ورنہ لازم آتا ہی کفارہ یمین
لیکن کہنے والا اُسکا گنہگار ہوتا ہی سچا ہو اپنی یا جھوٹا اور در المختار مین لکھا ہی کہ صحیح تر یہ ہی کہ اسطرح کا قسم کھانیوالا کافر نہین ہوتا برابر ہی کہ معلق کرے اُسکو ساتھ زمانہ
گذرے ہوے کے یا زمانہ آیندہ کے اگر ہو اُسکے اعتقاد مین یہ قسم اور اگر ہی وہ جاہل اور اُسکے اعتقاد مین یہ ہی کہ کافر ہو جاتا ہی جھوٹی قسم کھانیوالا زمانہ گذشتہ کی
یا ساتھ مباشرت شرط کے زمانہ آیندہ مین تو کافر ہو جاتا ہی دونون صورتون مین واسطے راضی ہونے اُسکے کے ساتھ کفر کے انتہیٰ اور نہین لازم ہوتی ابن
آدم پر الخ جیسے کہ کہے اگر شفا پاوے بیمار میرا تو فلانا غلام آزاد کرون اور وہ غلام اُسکے ملک مین ہی نہین تو لازم نہین ہوتا پورا کرنا اُس نذر کا اگرچہ
داخل ہو اُس کے ملک مین بعد اسکے بخلاف اسکے کہ معلق کرے آزادی کو ساتھ ملک کے کہ کہے اگر خریدون مین یا مالک ہون اُسکا تو وہ آزاد ہی پس
اس صورت مین آزاد ہو جاویگا غلام بعد خریدنے کے اور ملک مین آنیکے اور تاکہ حاصل ہو بسبب اُسکے مال بہت یہ اشارہ ہی طرف علت دعوی کے باعتبار
اکثر کے اور قید نہین ہی کہ جزا مترتب نہو اُسپر بغیر قصد تکثیر کے اور یہی بات جاری ہوتی ہی بیچ دعوی کرنے احوال اور فضائل و کمالات کے بقصد تکثیر جاہ و مرتبہ
کے نزدیک لوگون کے جیسے کہ بعضے متشبہ اور متصنع طریقت کے کرتے ہین اعاذنا اللّٰہ من ذٰلک ۱۲ ع ح وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اِنِّیْ وَاللّٰہِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ لَا اَحْلِفُ عَلٰی یَمِیْنٍ فَاَرٰی غَیْرَھَا خَیْرًا مِّنْھَا اِلَّا کَفَّرْتُ عَنْ یَمِیْنِیْ وَاَتَیْتُ الَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی موسیٰؓ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے تحقیق مین قسم خدا کی اگر چاہے اللّٰہ نہ قسم کھاؤنگا کسی چیز پر پھر دیکھون مین خلاف اُسکا بہتر اُس سے مگر کہ کفارہ دونگا
قسم اپنی سے اور کرونگا مین وہ چیز کہ وہ بہتر ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حاصل یہ کہ اگر قسم کھاؤن مین ایک کام پر کہ نہ کرونگا اُسکو حالانکہ کرنا اُسکا بہتر ہو
تو قسم توڑ ڈالونگا اور کرونگا اُس کام کو اور کفارہ قسم کا دونگا اور مثال اُسکی آگے مذکور ہوگی ۱۲ ح وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَۃَ لَا تَسْاَلِ الْاِمَارَۃَ فَاِنَّکَ اِنْ اُوْتِیْتَھَا عَنْ مَسْئَلَۃٍ وُکِلْتَ اِلَیْھَا وَاِنْ اُوْتِیْتَھَا عَنْ غَیْرِ مَسْاَلَۃٍ اُعِنْتَ عَلَیْھَا
وَاِذَا حَلَفْتَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاَیْتَ غَیْرَھَا خَیْرًا مِّنْھَا فَکَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِکَ وَائْتِ الَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَاْتِ الَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ وَکَفِّرْ
عَنْ یَمِیْنِکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عبد الرحمن بن سمرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے اے عبد الرحمنؓ نہ مانگ تو سرداری کہ ہین کا
تجھے حاکم کرین پس تحقیق تو اگر دیا جاویگا سرداری مانگنے سے تو سونپا جاویگا طرف اُسکے اور اگر دیا جاویگا سرداری بن مانگے مدد دیا جاویگا اُسپر اور جسوقت
قسم کھاوے تو کسی چیز پر پھر دیکھے تو خلاف اُسکا بہتر اُس سے پس کفارہ دے قسم اپنی کا اور کر تو وہ چیز کہ وہ بہتر ہے اور ایک روایت مین یون ہی کہ کر تو وہ
چیز کہ وہ بہتر ہی اور کفارہ دے قسم اپنی کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نہ مانگ سرداری الخ یعنی سرداری امر دشوار ہی نہین ادا کرسکتے حق اُسکا مگر بعضے آدمی
پس نہ مانگ اُسکو حرص نفس سے اسلیے کہ اگر تو مانگیگا اُسکو تو سپرد کیا جاویگا طرف اُسکے اور نہین مدد کریگا تیری اللّٰہ اُس سرداری پر اور اس صورت مین تمام شر و فساد
بپا ہونگے اور اگر دیا جاویگا سرداری بن مانگے تو مدد کریگا اللّٰہ تیری اُسپر پس اس صورت مین درستی تیرے سب امور کی ہوگی اور کر تو وہ چیز کہ وہ بہتر ہی یعنی اگر قسم
کھاوے گناہ پر مثلاً کہے کہ نماز نہین پڑھنے کا یا فلانے کو مار ڈالونگا یا اپنے باپ سے کلام نہین کرنیکا تو واجب ہی کہ قسم کو توڑ ڈال اور کفارہ دے قسم کا اور اگر
قسم کھاوے ایک چیز پر کہ خلاف اُسکا اولی ہو اُس سے جیسے قسم کھاوے کہ مین اپنی بیوی سے صحبت نہین کرنیکا ایک مہینے یا مانند اسکے کے تو توڑ ڈالنا اُسکا
افضل ہی اور باقی اقسام اُسکے ابتدائے باب مین ذکر ہو چلے ہین اور پہلی اور دوسری روایت مین فرق یہ ہی کہ پہلی روایت سے سمجھا جاتا ہے کہ کفارہ پہلے دے قسم
توڑنے سے اور دوسری روایت سے سمجھا جاتا ہے کہ کفارہ بعد قسم توڑنیکے دے اور تینون امام جائز رکھتے ہین دینا کفارہ کا پہلے قسم توڑنے سے لیکن شافعیؒ نے

لہ یعنی ساتھ خلاف شرع ہونے کے ۱۲ منہ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

کہتے ہین کہ اگر کفارہ ادا کرے ساتھ روزے کے پہلے قسم توڑنیکے نہین جائز اور اگر غلام آزاد کرے یا کھانا کھلاوے یا لباس دے پہلے قسم توڑنیکے تو جائز ہی
اور امام اعظم رح کے نزدیک پہلے قسم توڑنے سے مطلق کفارہ دینا نہین جائز وہ کہتے ہین کہ جن حدیثون مین تقدیم کفارہ کی سمجھی جاتی ہی انمین واو مطلق جمع
کیلیے ہی +ع +ح **وَعَن** اَبِی هُرَیرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَن حَلَفَ عَلٰی یَمِینٍ فَرَاٰی خَیرًا مِّنهَا فَلیُکَفِّر عَن یَمِینِهٖ وَلیَفعَل
رَوَاهُ مُسلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سے یہ کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی قسم کھاوے کسی چیز پر پھر دیکھے یعنی خلاف اسکا بہتر
اُس سے تو چاہیے کہ کفارہ دے اپنی قسم کا اور کرے یعنی خلاف اسکا نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ لَاَن یَّلِجَّ
اَحَدُکُم بِیَمِینِهٖ فِی اَهلِهٖ اٰثَمُ لَهٗ عِندَ اللهِ مِن اَن یُّعطِیَ کَفَّارَتَهُ الَّتِی افتَرَضَ اللهُ عَلَیهِ مُتَّفَقٌ عَلَیهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسولخدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اللہ کی البتہ اصرار کرنا یعنی ہٹ کرنا ایک تمہارے کا اپنی قسم پر در مقدمہ اہل اپنے کے گناہ مین ڈالنے والا زیادہ ہی اسکو نزدیک
اللہ کے قسم توڑنے اور کفارہ دینے اُسکے سے جو کہ فرض کیا اللہ نے اُسپر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی اگرچہ قسم توڑنے مین بھی باعتبار ظاہر کے
ہتک حرمت نام خدا تعالی کی ہی اور بیچ گمان قسم کھانیوالے کے بھی اسمین گناہ ہی لیکن بیچ اصرار قسم کے کہ لازم کرے فوت ہونے حق اہل و عیال کو گناہ زیادہ
ہی حاصل مضمون اس حدیث کا بھی مانند مضمون پہلی حدیثون کے ہی کہ برتقدیر ہونے بھلائی کے خلاف قسم مین قسم کا توڑنا اور کفارے کا دینا لازم ہی ح
وَعَنهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ یَمِینُکَ عَلٰی مَا یُصَدِّقُکَ عَلَیهِ صَاحِبُکَ رَوَاهُ مُسلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسولخدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم تیری واقع ہوتی ہی اُس چیز پر کہ سچا جانے تجکو صاحب تیرا یعنی قسم دینے والا نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی معتبر بیچ ہونے قسم کے
نیت اُس شخص کی ہی کہ قسم دے تجکو اور ارادہ رکھے وہ اور معتبر نہین اسمین نیت قسم کھانیوالے کی اور توریہ اور تاویل اُسکی اور یہ اس صورت مین ہی کہ قسم
دینے والا صاحب حق ہو کہ باطل ہوتا ہو حق اُسکا بسبب توریہ کے جیسیکہ بیچ صورت قسم دینے قاضی اور نائب اُسکے کے مدعا علیہ کو اور اگر ایسا نہو یا
کوئی قسم دینے والا نہو تو مضائقہ نہین ہی توریہ مین خصوصًا کہ اُسمین نفع کسیکا ہو مانند کہنے خلیل الرحمن علیہ السلام کے سارہ رض کو کہ یہ بہن میری ہین
بارادہ بہن اسلام کے تا کہ اُس ظالم کے سے اُسکو خلاص کرین +ح **وَعَنهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ اَلیَمِینُ عَلٰی نِیَّةِ المُستَحلِفِ
رَوَاهُ مُسلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہوتی ہی اوپر نیت قسم دینے والے کے نقل کی یہ مسلم نے **وَعَن**
عَائِشَةَ قَالَت اُنزِلَت هٰذِهِ الاٰیَةُ لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللهُ بِاللَّغوِ فِی اَیمَانِکُم فِی قَولِ الرَّجُلِ لَا وَاللهِ وَبَلٰی وَاللهِ رَوَاهُ البُخَارِیُّ وَفِی شَرحِ السُّنَّةِ لَفظُ المَصَابِیحِ وَقَالَ رَفَعَهٗ
بَعضُهُم عَن عَائِشَةَ اور روایت ہی عائشہ رض سے کہ کہا اُتاری گئی یہ آیت نہین پکڑتا تمکو اللہ ساتھ لغو کے بیچ قسمون تمہاری کے بیچ حق کہنے آدمی کے لا واللہ
وَبَلٰی وَاللهِ نقل کی یہ بخاری نے اور شرح السنہ مین روایت کی گئی ہی یہ ساتھ لفظ مصابیح کے اور کہا شرح السنہ مین کہ پہونچایا ہی یہ حدیث بعضے راویون
نے حضرت عائشہ رض سے حضرت تک ف یعنی عادت عرب کی ہی کہ آپس کے کلام کرنے مین اکثر کہتے ہین لا واللہ یعنی قسم ہی اللہ کی ہم نے یہ کام نہین کیا
اور قسم ہی اللہ کی ہمنے یہ کام کیا ہی اور اسکے کہنے مین ارادہ قسم کا نہین رکھتے بلکہ بقصد تاکید کلام کے اسطرح اُنکی زبان پر جاری ہوا کرتا ہی پس اس سے
قسم نہین منعقد ہوتی اور اُسکو قسم لغو کہتے ہین لغو کے معنی ہین لغت مین کلام بیہودہ کہنا امام شافعی رح نے اسپر عمل کیا کہ اُنکے نزدیک قسم لغو وہ ہی کہ صادر ہو
بلا قصد زمانہ ماضی کے یا مستقبل کے اور ہمارے نزدیک قسم لغو وہ ہی کہ قسم کھاوے ایک چیز پر گمان اسکے کہ وہ حق ہے اور واقع مین ایسا ہو نہین
چنانچہ بیان مفصل اسکا ابتدائے باب مین ہو چکا ہے +ح

اَلفَصلُ الثَّانِی

دوسری فصل **عَن** اَبِی هُرَیرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ
عَلَیهِ وَسَلَّمَ لَا تَحلِفُوا بِاٰبَائِکُم وَلَا بِاُمَّهَاتِکُم وَلَا بِالاَندَادِ وَلَا تَحلِفُوا بِاللهِ اِلَّا وَاَنتُم صَادِقُونَ رَوَاهُ اَبُو دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ روایت ہے
ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ قسم کھاؤ تم اپنے باپونکی اور نہ اپنی ماؤنکی اور نہ بتونکی اور نہ قسم کھاؤ تم اللہ کی مگر اس حال مین

کہ ہو تم سچے یعنی زمانہ گزشتہ مین یا آیندہ مین نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ حَلَفَ بِغَیْرِ اللّٰہِ فَقَدْ اَشْرَکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جسنے قسم کھائی غیر اللہ کی پس تحقیق شرک کیا اُسنے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی جسنے قسم کھائی غیر اللہ کی اس حال مین کہ اعتقاد رکھتا ہی اُسکی تعظیم کا اُسنے کیا شرک جلی یعنی اسلیے کہ اُس نے شریک کیا اُسکو ساتھ اللہ تعالی کے بیچ تعظیم کے کہ مخصوص تھی ساتھ اُس کے اور یہ جو یہان رسم ہے کہ از راہ محبت اور عزیز ہونے کسی کے اُسکی قسم کھاتے ہین مانند قسم کھانے بیٹے کی یا اُسکے سر یا جان کی یہ بھی خالی گناہ سے نہین اگرچہ شرک نہو اور اگر قسم نکل گئی زبان سے بلا قصد بحسب عادت کے مانند لا و ابی کے تو شرک و گناہ نہین +ع - مولانا **وَعَنْ** بُرَیْدَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِالْاَمَانَۃِ فَلَیْسَ مِنَّا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی بریدہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قسم کھاوے امانت کی پس نہین وہ ہم مین سے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے **ف** یعنی جسنے قسم کھائی نری امانت کی بغیر اضافت کرنیکے طرف اللہ تعالی کے پس وہ ہمارے تابعین مین سے نہین ہی اسلیے کہ یہ اہل کتاب کی عادت سے ہی اور قسم غیر اللہ کی ہی اور بعضون نے کہا کہ مراد رکھی حضرتؐ نے امانت سے فرائض یعنی نہ قسم کھاؤ تم نماز اور حج اور مانند انکی کی اور بہر تقدیر نہین کفارہ ہی اس قسم مین سب کے نزدیک اور اگر قسم کھاوے امانت اللہ کی تو اکثرون کے نزدیک اسمین بھی کفارہ نہین اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک قسم ہے واجب ہوتا ہے کفارہ اس قسم کے توڑنے سے اسلیے کہ یہ اللہ تعالی کی صفات سے ہی اسلیے کہ امین اسماے الہی سے ہے یا مراد امانت اللہ تعالی سے کلمہ توحید ہی +ع +ح **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ اِنِّیْ بَرِیْءٌ مِّنَ الْاِسْلَامِ فَاِنْ کَانَ کَاذِبًا فَھُوَ کَمَا قَالَ وَاِنْ کَانَ صَادِقًا فَلَنْ یَّرْجِعَ اِلَی الْاِسْلَامِ سَالِمًا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی بریدہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کہے مین بیزار ہون اسلام سے یعنی اگر کیا ہو مین نے ایسا یا نہ کیا ہو مین نے ایسا پس اگر ہو جھوٹا پس وہ ایسا ہی جیسا اُسنے کہا اور اگر ہے سچا پس ہرگز نہ پھریگا طرف اسلام کے ثابت نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی اگر کوئی قسم کھاوے اسطرح کہ اگر مین نے یہ کام کیا تو مین اسلام سے بیزار ہون پس اگر وہ شخص اسمین جھوٹ کہتا ہی یعنی واقع مین وہ بات کی تھی پس ہو گیا وہ اسلام سے بیزار اسمین مبالغہ ہی بیچ منع کرنے کے اس قول سے اور اگر وہ سچا ہے یعنی واقع مین اُسنے نہین کی تھی وہ بات تو اس صورت مین بھی خالی گناہ سے نہین کہ ایسی قسم کھانی مسلمان کو نہ چاہیے + مولانا **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اجْتَھَدَ فِی الْیَمِیْنِ قَالَ لَا وَالَّذِیْ نَفْسُ اَبِی الْقَاسِمِ بِیَدِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی ابی سعید خدریؓ سے کہ کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت مبالغہ کرتے قسم کھانے مین فرماتے نہین قسم ہے اُس ذات کی کہ جان ابو القاسم کی اُسکے ہاتھ مین ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** نہین یعنی نہین غیر اُس چیز کے کہ ذکر کی گئی تاکہ شامل ہو قسم نفی و اثبات کو اور ابو القاسم کنیت شریف حضرت کی ہی اور اس عبارت مین تاکید و مبالغہ اس سبب سے ہے کہ یہ عبارت دلالت کرتی ہی اوپر کمال قدرت اللہ تعالی کے اور مسخر ہونے نفس مبارک حضرتؐ کے +ع +ح **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَتْ یَمِیْنُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا حَلَفَ لَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا تھی قسم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جسوقت کہ قسم کھاوتے لا و استغفر اللہ نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** قسم کہنا اس عبارت کا بسبب مشابہت قسم کے ہی اسلیے کہ معنی اس کے یہ ہین کہ بخشش چاہتا ہون اللہ سے اگر ہو امر برخلاف اسکے چونکہ یہ کہنا مضبوط کر دیتا ہے کلام و مطلب کو بیچ حکم قسم کے ہے +ح **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَقَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَلَا حِنْثَ عَلَیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَذَکَرَ التِّرْمِذِیُّ جَمَاعَۃً وَقَفُوْہُ عَلَی ابْنِ عُمَرَ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

فرمایا جو شخص کہ قسم کھاوے کسی چیز پر اور کہے انشاء اللہ تعالیٰ یعنی متصل قسم سے پس نہیں ہے حنث اُسپر نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور
ابن ماجہ اور دارمی نے اور ذکر کیا ترمذی نے ایک جماعت کو کہ ٹھیرائی ہے اُنھوں نے یہ حدیث ابن عمرؓ پر ف حنث کے معنی ہیں گناہ اور خلاف کرنا
قسم کا یعنی اگر متصل قسم کے انشاء اللہ کہے تو وہ قسم نہیں ہوتی تا حنث اُسپر مترتب ہو حاصل یہ کہ نہ وہ قسم ہوتی ہے اور نہ اُس کے توڑنے سے
کفارہ لازم آتا ہے اور اسیطرح انشاء اللہ منفصل کہنا مانع ہے منعقد ہونے تمام عقود کے سے یہی ہے مذہب اکثر علما کا اور مذہب امام ابوحنیفہؒ کا اور
ابن عباسؓ کے نزدیک کہنے انشاء اللہ منفصل کا بھی یہی حکم ہے اور حد متصل ہونیکی یہ ہے کہ اور کلام میں مشغول نہو جب بعد قسم کے اور کلام میں مشغول ہوا اور
پھر انشاء اللہ کہا تو متصل نہوا وہ منفصل ہے اور بعضوں نے حد اتصال کی اور اور بھی کچھ بیان کی ہے جو چاہے مرقات میں دیکھ لے +ح **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ**
فصل تیسری عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ ابْنَ عَمٍّ لِّیْ اٰتِیْهِ اَسْاَلُهٗ فَلَا یُعْطِیْنِیْ وَلَا یَصِلُنِیْ ثُمَّ یَحْتَاجُ اِلَیَّ فَیَاْتِیْنِیْ فَیَسْاَلُنِیْ
وَقَدْ حَلَفْتُ اَنْ لَّا اُعْطِیَهٗ وَلَا اَصِلَهٗ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اٰتِیَ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ وَّاُكَفِّرَ عَنْ یَّمِیْنِیْ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ یَاْتِیْنِی ابْنُ عَمِّیْ
فَاَحْلِفُ اَنْ لَّا اُعْطِیَهٗ وَلَا اَصِلَهٗ قَالَ كَفِّرْ عَنْ یَّمِیْنِكَ روایت ہے ابی الاحوص عوفؓ بن مالک سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی مالکؓ سے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ خبر دیجیے
مجکو حال چچا کے بیٹے میرے سے آتا ہون میں اُسکے پاس اِس حال میں کہ مانگتا ہون میں اُس سے یعنی کچھ مال پس نہیں دیتا وہ مجکو اور نہیں سلوک کرتا مجھ سے پھر محتاج ہوتا ہے
وہ طرف میرے اور آتا ہے میرے پاس اور مانگتا ہے مجھسے اور تحقیق قسم کھائی میں نے یہ کہ نہ دونگا میں اُسکو یعنی کچھ اور نہ سلوک کرونگا اُس سے یعنی واسطے
جزائے عمل اُسکے کے کہ آپ نہیں دیتا اور مجھسے مانگتا ہے پس حکم فرمایا مجکو یہ کہ کرون میں وہ چیز کہ وہ بہتر ہے یعنی اُسکو دون بھی اور سلوک بھی کرون اُس سے
اور کفارہ دون اپنی قسم کا نقل کی یہ نسائی اور ابن ماجہ نے اور ابن ماجہ کی روایت میں یون ہے کہ کہا مالکؓ نے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ آتا ہے
میرے پاس بیٹا چچا میرے کا پس قسم کھاتا ہون میں یہ کہ نہ دونگا میں اُسکو اور نہ سلوک کرونگا میں اُس سے فرمایا کہ کفارہ دے قسم اپنی کا یعنی بعد توڑنے
قسم کے **بَابٌ فِی النُّذُوْرِ** باب ہے بیچ بیان نذرون کے ف پہلے باب میں مصنف حدیثیں قسمون اور نذرونکی لایا اور اس باب میں حدیثیں
فقط نذرون ہی کی لایا ہے اور لفظ نذور کا جمع باعتبار اقسام نذر کے لایا +ح **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ قَالَا
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْذُرُوْا فَاِنَّ النَّذْرَ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْقَدَرِ شَیْئًا وَّاِنَّمَا یُسْتَخْرَجُ مِنَ الْبَخِیْلِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے اور
ابن عمرؓ سے کہا دونون نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نذر مانو تم اس لیے کہ نذر نہیں دور کرتی تقدیر سے کسی چیز کو اور سوائے اسکے
نہیں کہ نکالا جاتا ہے بسبب نذر کے بخیل سے یعنی کچھ مال نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی سخی دیتا ہے خدا کے نام پر باختیار خود بلا واسطہ نذر
کے اور بخیل کا یہ کام ہے کہ کہتا ہے اگر خدا مجھکو یہ چیز دیگا تو اُسکے نام پر تصدق دونگا اس حدیث سے بعضون نے دلیل پکڑی ہے کہ نذر ماننی بالکل
مکروہ ہے کہا قاضی نے کہ عادت لوگون کی یہ ہے کہ متعلق کرتے ہیں نذر کو اوپر حاصل ہونے منافع کے اور دور ہونے ضرورت کے پس منع کیا حضرتؐ
نے اس سے اس لیے کہ یہ کام بخیلون کا ہے اسواسطے کہ سخی جب ارادہ کرتا ہے نزدیکی حاصل کرنیکا اللہ تعالیٰ سے تو جلدی کرتا ہے اُس میں اور
کرتا ہے اُسکو فی الحال اور بخیل کا دل نہیں چاہتا کہ ہاتھ سے کسی کو دے مگر مقابلہ میں غرض کے دیتا ہے کہ اول وہ حاصل ہوئے یا متعلق کرتا
ہے اُس دینے کو اوپر حاصل ہونے نفع اور دفع ضرر کے اور یہ تقدیر کو رد کرتا نہیں و لیکن نذر کبھی موافق ہو جاتی ہے تقدیر کے پس نکالتی ہے بخیل
سے اُس چیز کو کہ نہیں ارادہ کرتا تھا نکالنے اُسکے کا اور بعضون نے کہا کہ غرض منع کرنے نذر کے سے یہ ہے کہ نذر کر کر سستی نہ کیا کریں اُسکے
ادا کرنے میں کیونکہ جب نذر کی تو لازم ہوا اُسکے ذمہ ادا کرنا اُسکا اور بعضون نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ ساتھ اس گمان کے نذر نہ مانیں کہ جو اللہ
تعالیٰ نے مقدر نہیں کیا ہے وہ نذر سے ہو جاویگا پس حقیقت میں نہی نذر سے باین غرض ہے نہ مطلق نذر سے +ح +ع وعن

ف اور یہ جو اضافت کی نذر کی طرف اللہ کے اور نذر بغیر اللہ کے کسی کی درست نہیں ۱۲ مولانا

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من نذر ان یطیع اللہ فلیطعہ ومن نذر ان یعصیہ فلا یعصہ رواہ البخاری اور روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ نذر کرے یہ کہ اطاعت کرے اللہ کی پس چاہیے کہ اطاعت کرے اسکی اور جو شخص کہ نذر کرے اللہ کے گناہ کرنیکی پس نہ گناہ کرے اسکا نقل کی یہ بخاری نے وعن عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا وفاء لنذر فی معصیۃ ولا فیما لا یملک العبد رواہ مسلم وفی روایۃ لا نذر فی معصیۃ اللہ اور روایت ہے عمرانؓ بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین جائز پورا کرنا نذر کا گناہ مین اور نہین پورا کرنا نذر کا بیچ اس چیز کے کہ نہین مالک ہوتا بندہ نقل کی مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین یون ہے کہ نہین جائز پورا کرنا نذر کا بیچ گناہ اللہ تعالی کے ف نہین جائز ہے یعنی اگر نذر مانے گناہ کرنیکی تو نہین جائز ہے پورا کرنا اسکا اور نہین لازم آتا کفارہ اور یہی قول ہے مالکؒ اور شافعیؒ کا اور حنفیہ کے نزدیک اسمین کفارہ قسم کا لازم آتا ہے اور نہین مالک ہوتا یعنی مثلا کوئی کہے غیر کے غلام کو یا کسی اور چیز کو کہ مینے لازم کیا اپنے پر اسکو خدا کی راہ مین آزاد کرنا یا دینا تو اسکے ذمہ لازم نہین ہوتا بسبب نہ صحیح ہونے نذر کے + طیبی مولانا وعن عقبۃ بن عامر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کفارۃ النذر کفارۃ الیمین رواہ مسلم اور روایت ہے عقبہؓ بن عامر سے کہ نقل کی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کفارہ نذر کا کفارہ قسم کا ہے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی جو کوئی مطلق نذر مانے کہے کہ مجھپر نذر ہے اور نام نہ لے کسی چیز کا تو اسپر کفارہ قسم کا ہے اور اگر نیت کرے روزونکی بغیر عدد کے لازم ہوتے ہین اسپر تین روزے اور اگر نیت کرے صدقہ کی تو کھلانا دس مسکینونکا مانند قطرہ کے لازم ہوتا ہے ع + ودر المختار وعن ابن عباس قال بینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب اذا ھو برجل قائم فسأل عنہ فقالوا ابو اسرائیل نذر ان یقوم ولا یقعد ولا یستظل ولا یتکلم ویصوم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم مروہ فلیتکلم ولیستظل ولیقعد ولیتم صومہ رواہ البخاری اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا اسوقت کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرماتے تھے ناگہان دیکھا ایک شخص کھڑے ہوتیکو پس پوچھا نام واحوال اسکا پس کہا لوگون نے کہ نام اسکا ابو اسرائیل ہے نذر مانی ہے اسنے یہ کہ کھڑا رہے اور نہ بیٹھے اور نہ سایہ مین آوے اور نہ بولے یعنی مطلقا اور روزہ رکھے یعنی ہمیشہ پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہو اس سے کہ بولے اور سایہ مین آوے اور بیٹھے اور پورا کرے روزہ اپنا نقل کی یہ بخاری نے ف پورا کرے روزہ اور ہمیشہ رکھتا رہے روزے اس لیے کہ نذر ماننی طاعت کی لازم ہے اور رکھنا روزونکا ہمیشہ اچھا ہے اسکے لیے کہ قدرت رکھے اسکی اور استثنا کیے جاتے ہین اس سے پانچ روزے جو رکھنے منع ہین شرعا اور عرفا ور اگر نیت کرے ان پانچ دنونکی بھی تو واجب ہے اسپر افطار کرنا انکا اور لازم آویگا کفارہ بسبب افطار کرنے انکے کے ہمارے نزدیک اور حضرتؐ نے اسکو بولنے کا اس لیے حکم کیا کہ بولنا کبھی واجب ہوتا ہے مانند قرأت کے یعنی نماز مین اور جواب دینے سلام کے پس ترک کرنا اسکا گناہ ہے اور نہ بیٹھنا اور سایہ مین نہ آنا طاقت بشری سے باہر تھا اسلیے بیٹھنے اور سایہ مین آنیکا حکم کیا + ع وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای شیخا یہادی بین ابنیہ فقال ما بال ہذا قالوا نذر ان یمشی قال ان اللہ عن تعذیب ہذا نفسہ لغنی وامرہ ان یرکب متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم عن ابی ہریرۃ قال ارکب ایہا الشیخ فان اللہ غنی عنک وعن نذرک اور روایت ہے انسؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک بوڑھے کو کہ راہ چلتا ہے درمیان دو بیٹون اپنے کے یعنی تکیہ کیے ہوئے انپر بسبب ضعف کے پس فرمایا حضرتؐ نے کہ کیا حال ہے اسکا عرض کیا صحابہؓ نے کہ نذر مانی ہے اس شخص نے یہ پیادہ جاوے یعنی بیت اللہ کو فرمایا حضرتؐ نے کہ تحقیق اللہ تعالی عذاب کرنے اسکے سے اپنی جان پر البتہ بے پرواہ ہے اور حکم کیا اسکو سوار ہونیکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین ابوہریرہؓ سے یون آیا ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے سوار ہو جا اے بڈھے اس لیے کہ اللہ تعالی بے پروا ہے تجھسے اور تیری نذر سے ف سوار ہونیکا حکم کیا حضرتؐ نے اسکو بسبب عاجز ہونے اسکے کے پیادہ پا چلنے سے کہا ابن ملکؒ نے کہ عمل کیا ہے ظاہر

سلہ یعنی ہمیشہ روزے رکھنے کی نذر مانے تو پانچ روزے یعنی عیدین اور تین روزے ایام تشریق کے مستثنی ہوتے ہین کہ انکا رکھنا لازم نہین ہوتا ۱۲ سلہ یعنی کفارہ یمین کا ۱۲ مولانا

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اِس حدیث پر امام شافعیؒ نے کہ سوار ہونے سے کچھ لازم نہین آتا اور کہا ابوحنیفہؒ نے کہ لازم آتا ہے اُسپر جانور[1] ذبح کرنا اسلیے کہ داخل کیا اُسنے نقصان
بعد التزام کے اور یہی ایک قول شافعیؒ کا ہے دو قولون مین سے اور کہا مظہر نے کہ اختلاف کیا ہے علما نے اُس شخص کے حق مین کہ نذر مانے یہ کہ
پیادہ پا چلونگا طرف بیت اللہ کے پس کہا شافعیؒ نے کہ پیادہ پا جاوے اگر طاقت رکھتا ہے پیادہ پا چلنے کی اور اگر عاجز ہو جانور ذبح کرے اور سوار ہو
اور کہا ابوحنیفہؒ نے کہ سوار ہو اور جانور ذبح کرے برابر ہے کہ طاقت رکھتا ہو پیادہ پا چلنے کی یا نہ طاقت رکھتا ہو انتہی اور کہا علما ہمارے نے کہ اگر کوئی
کہے کہ مجھپر ہے پیادہ پا چلنا طرف بیت اللہ کے تو واجب ہوتا ہے اُسپر حج یا عمرہ جو چاہے اور بیان[2] موقوف اُسپر ہے اور اگر کہے کہ مجھپر ہے پیادہ پا چلنا
طرف حرم کے یا طرف مسجد الحرام کے نہین آتا اُسپر کچھ نزدیک ابی حنیفہؒ کے اور صاحبینؒ کے نزدیک لازم ہے اُسپر حج یا عمرہ اور اگر کہے کہ مجھپر ہے
جانا طرف بیت اللہ تعالیٰ کے تو نہین صحیح بالاجماع اور جو شخص کہ نذر مانے حج کرنا پیادہ پا تو واجب ہے اُسپر کہ گھر سے پیادہ پا چلے اور سوار نہو
یہانتک کہ کرے طواف الزیارۃ اور اگر نذر مانے عمرہ کرنا پیادہ پا تو نہ سوار ہو یہانتک کہ سر منڈاوے پھر اگر سوار ہو تمام راہ مین یا آدھی راہ سے
زیادہ مین بعذر یا بلا عذر تو لازم آویگا جانور ذبح کرنا اور اگر سوار ہو آدھی راہ سے کم مین تو تصدیق کرے بقدر اُسکے بکری کی قیمت مین سے ع ح

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهٖ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهُ فَاَفْتَاهُ اَنْ يَّقْضِيَهُ عَنْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ سعد بن عبادہؓ نے فتویٰ پوچھا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بیچ مقدمہ نذر کے کہ تھی اُنکی مان پر اور وہ مرگئی پہلے ادا
کرنے اُسکے کے پس فتویٰ دیا حضرتؐ نے سعدؓ کو یہ کہ ادا کرے نذر کو اُسکی طرف سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اختلاف کیا ہے علما نے بیچ نذر سعدؓ کی
مان کے بعضون نے تو کہا ہے کہ نذر مطلق مالی تھی اور بعضون نے کہا روزہ نذر مانا تھا اور بعضون نے کہا غلام آزاد کرنا اور بعضون نے کہا صدقہ اور
ظاہر تر یہ ہے کہ تھی نذر مالی یا نذر مبہم اور مؤید ہے اِسکی یہ روایت دارقطنی کی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بلا اُسکی طرف سے پانی اور مذہب جمہور کا
یہ ہے کہ نہین لازم ہے وارث پر ادا کرنا نذر واجب کا کہ میت پر ہو جبکہ ہو نذر غیر مالی اور اگر مالی ہو اور ترکہ میت نے چھوڑا نہو تو بھی لازم نہین
وارثون پر ادا کرنا اُسکا ولیکن مستحب ہے اور علمائے ظاہر کہتے ہین بموجب اس حدیث کے کہ لازم ہے اور دلیل ہماری یہ ہے کہ وارث نے نذر
لازم نہین کی ہے کہ اُسپر ادا کرنا اُسکا لازم ہو اور اس حدیث سعدؓ کا جواب یہ ہے کہ احتمال ہے کہ اُسکی مان نے ترکہ چھوڑا ہو اُسمین سے اُسنے ادا کیا ہو یا
تبرع ہو سعدؓ کی طرف سے اور اس حدیث مین دلالت وجوب پر ہے نہین ع ح

وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَالِيْ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكْ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ
فَاِنِّيْ اُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِيْ بِخَيْبَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا طَرَفٌ مِّنْ حَدِيْثٍ مُّطَوَّلٍ اور روایت ہے کعبؓ بن مالک سے کہ کہا کہا مین نے یا رسول اللہ
تحقیق تمام و کمال توبہ میری سے یہ ہے کہ الگ ہو جاؤن مین سارے مال اپنے سے اور تصدق کرون مین اُسکو طرف اللہ کے اور طرف رسول اُسکے
کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھ تو کچھ مال اپنا پس وہ بہتر ہے تیرے لیے کہا مین نے پس تحقیق رکھتا ہون مین حصہ اپنا جو کہ خیبر مین ہے
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور یہ ٹکڑا ہے حدیث دراز کا ف جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کو تشریف لے گئے تو کعبؓ بن مالک
اور مرارہؓ بن ربیع اور ہلالؓ بن امیہ حضرتؐ کے ساتھ نہ گئے جب حضرتؐ تشریف لائے تو خفا ہوئے اُنپر اور لوگون کو منع فرمایا کہ کوئی اُنسے کلام
نہ کیا کرے یہ بہت تنگ ہوئے اور دعا و زاری اور توبہ جناب غفار سے کیا کرتے بعد چندے کے توبہ اُنکی مقبول ہوئی اور اُن کے حق میں یہ
آیت اُتری وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا الاٰية پس جب کعبؓ بن مالک نے جناب رسالت مآب علیہ الف الف صلوٰۃ سے عرض کیا کہ مین اس شکرانہ مین
اور کامل کرنے توبہ اپنی کیلیے چاہتا ہون کہ سب مال اللہ دیدون حضرتؐ نے فرمایا کہ کچھ مال رہنے دے ظاہر یہ ہے کہ دو تہائی مال رکھنے کو فرمایا ہو

[1] یعنی بکری یا مانند اسکے کے ۱۲ [2] یعنی اگر نیت حج کی ہے حج کرے اور اگر نیت عمرہ کی ہے عمرہ کرے بیان اسکا موقوف اسپر ہے ۱۲

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اور حضرتؐ نے یہ حکم اسلیے کیا کہ مبادا انکو حاجت ہو کچھ اور صبر نہ کرسکین اور حضرت ابوبکرؓ نے جو سارا مال اللہ دیدیا اور حضرتؐ نے منع نہ کیا سبب یہ تھا کہ
وہ صابر اور راضی برضائے مولی تھے اور یہ حدیث شاید مصنف اس باب مین اسلیے لایا کہ یہ مشابہ نذر کے تھا اسمین کہ کعبؓ نے واجب کی اپنے نفس پر
وہ چیز کہ نہ واجب تھی بسبب حادث ہونے ایک امر کے ح + ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری عَنْ عَائِشَۃَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِیْ مَعْصِیَۃٍ فَکَفَّارَتُہٗ کَفَّارَۃُ الْیَمِیْنِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ نہین جائز پورا کرنا نذر کا گناہ مین اور کفارہ اسکا کفارہ قسم کا ہے نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے ف یہ حدیث دلیل ہے امام اعظمؒ کی
کہ انکا یہی مذہب ہے اور حجت ہے امام شافعیؒ پر + ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ یُسَمِّہٖ
فَکَفَّارَتُہٗ کَفَّارَۃُ یَمِیْنٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا فِیْ مَعْصِیَۃٍ فَکَفَّارَتُہٗ کَفَّارَۃُ یَمِیْنٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَا یُطِیْقُہٗ فَکَفَّارَتُہٗ کَفَّارَۃُ یَمِیْنٍ
وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا اَطَاقَہٗ فَلْیَفِ بِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَوَقَّفَہٗ بَعْضُھُمْ عَلَی ابْنِ عَبَّاسٍ اور روایت ہے ابن عباسؓ
سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ مانے نذر غیر معین یعنی جیسے کہے کہ خدا کیلیے مجھپر نذر ہے اور تعیین نہ کرے اس چیز نذر کی گئی کو کہ
روزہ ہے یا صدقہ ہے مثلاً پس کفارہ اسکا کفارہ قسم کا ہے اور جو شخص مانے نذر گناہ مین تو کفارہ اسکا کفارہ قسم کا ہے اور جو شخص مانے ایسی نذر کہ
نہ طاقت رکھے اسکے پورا کرنے کی مثلاً نذر مانے پہاڑ کے اٹھانیکی یا پیادہ پا چلنے کی طرف بیت اللہ کے اور مانند انکے کے پس کفارہ اس کا کفارہ
قسم کا ہے اور جو شخص کہ مانے ایسی نذر کہ طاقت رکھے اسکی پس چاہیے کہ پورا کرے اسکو نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور موقوف کیا اسکو
بعضون نے ابن عباسؓ پر + ع وَعَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاکِ قَالَ نَذَرَ رَجُلٌ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّنْحَرَ اِبِلًا بِبُوَانَۃَ فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ کَانَ فِیْھَا وَثَنٌ مِّنْ اَوْثَانِ الْجَاھِلِیَّۃِ یُعْبَدُ قَالُوْا لَا قَالَ فَھَلْ کَانَ
فِیْھَا عِیْدٌ مِّنْ اَعْیَادِھِمْ قَالُوْا لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْفِ بِنَذْرِکَ فَاِنَّہٗ لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِیْ مَعْصِیَۃِ اللّٰہِ وَلَا فِیْمَا لَا یَمْلِکُ
ابْنُ اٰدَمَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ثابت بن ضحاک سے کہ کہا نذر مانی ایک شخص نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین یہ کہ
ذبح کرے اونٹ بوانہ مین کہ نام ایک جگہ کا ہے اسفل مکہ مین پس آیا وہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر دی حضرتؐ کو یعنی اپنی نذر کی پس
فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی صحابہؓ سے کہ کیا تھا اسمین کوئی بت بتون جاہلیت کے سے کہ پوجا جاتا تھا کہا صحابہؓ نے کہ نہین فرمایا پس کیا تھی اسمین
کوئی عید عیدون کفار کی سے کہا کہ نہین پس فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی متوجہ ہو کر طرف اس شخص کے کہ پوری کر نذر اپنی اسلیے کہ تحقیق نہین
جائز پورا کرنا واسطے نذر کے کہ گناہ مین ہو اور نہین لازم ہوتی ہے نذر اس چیز مین کہ نہین مالک بیٹا آدم کا نقل کی یہ ابوداؤد نے ف کوئی عید آخر
یعنی وہان کوئی میلہ انکا ہوتا تھا کہ وہان جاکر سیر و تماشے مین مشغول ہوتے تھے ان باتون کے پوچھنے سے غرض یہ تھی کہ مشابہت کفار کے ساتھ نہو
+ ع + ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ امْرَاَۃً قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ نَذَرْتُ اَنْ اَضْرِبَ عَلٰی رَاْسِکَ بِالدُّفِّ قَالَ
اَوْفِیْ بِنَذْرِکِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَزَادَ رَزِیْنٌ قَالَتْ وَنَذَرْتُ اَنْ اَذْبَحَ بِمَکَانِ کَذَا وَکَذَا مَکَانٌ یَذْبَحُ فِیْہِ اَھْلُ الْجَاھِلِیَّۃِ فَقَالَ ھَلْ کَانَ بِذٰلِکَ الْمَکَانِ
وَثَنٌ مِّنْ اَوْثَانِ الْجَاھِلِیَّۃِ یُعْبَدُ قَالَتْ لَا قَالَ ھَلْ کَانَ فِیْہِ عِیْدٌ مِّنْ اَعْیَادِھِمْ قَالَتْ لَا قَالَ اَوْفِیْ بِنَذْرِکِ اور روایت ہے عمرو
بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اسنے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبداللہ بن عمرو سے یہ کہ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ تحقیق مین نے نذر مانی
ہے یہ کہ بجاؤن مین دف آپ کے سر پر یعنی روبرو آپکے وقت آنے آپکے کے جہاد سے فرمایا پوری کرلے اپنی نذر نقل کی یہ ابوداؤد نے اور زیادہ کیا رزین
نے کہ کہا اس عورت نے اور نذر مانی ہے مین نے یہ کہ ذبح کرون مین بیچ مکان فلانے اور فلانے کے وہ مکان کہ ذبح کرتے تھے اسمین جاہلیت کے لوگ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

پس فرمایا کیا تھا اِس مکان مین کوئی بت جاہلیت کے بتون مین سے کہ پوجا جاتا تھا کہا اُس عورت نے کہ نہین فرمایا کیا تھا اُسمین کوئی میلہ میلون اُنکے سے کہا اُسنے کہ نہین فرمایا پوری کر تو اپنی نذر ف اس سے معلوم ہوا کہ بجانا دف کا مباح ہی اور جو کہتے ہین کہ نذر کرنی خاص طاعت کی چیز چاہیے وہ کہتے ہین کہ بجانا دف کا اگرچہ طاعت نہین مباح ہی لیکن چونکہ اُسنے نذر مانی تھی کہ حضرت تشریف لاوینگے خیر و عافیت سے تو مین دف بجاؤنگی بجانا اُسکا جملہ طاعات سے ہوا + ح وَعَنْ أَبِي لُبَابَةَ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَهْجُرَ دَارَ قَوْمِي الَّتِي أَصَبْتُ فِيهَا الذَّنْبَ وَأَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي كُلِّهِ صَدَقَةً قَالَ يُجْزِئُ عَنْكَ الثُّلُثُ رَوَاهُ رَزِينٌ اور روایت ہی ابی لبابہؓ سے یہ کہ اُنھون نے کہا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تحقیق تمام کمال توبہ میری سے یہ ہے کہ چھوڑ دونمین گھر قوم اپنی کا وہ جو پہونچا مین اُسمین گناہ کو اور یہ کہ الگ ہو جاؤنمین سارے مال اپنے سے واسطے تصدق کرنیکے فرمایا حضرتؐ نے کفایت کرتا ہے تجھسے تہائی مال دینا نقل کی یہ رزین نے ف چھوڑ دونمین گھر الخ کہا ابو لبابہ نے یہ واسطے بھاگنے کے اسجگہ سے کہ غالب ہوا اُسپر شیطان کہ گناہ کروا دیا اُسمین اور گناہ کرنا اُنکا تھا بسبب محبت بنی قریظہ کے اسلیے کہ عیال و اموال ابو لبابہؓ کے تھے اُنکے قبضہ مین اور قصہ ابو لبابہؓ کا یہ ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی قریظہ کو کہ ایک قبیلہ ہے یہود سے محاصرہ کیا تو اُنھون نے حضرتؐ سے عرض کروا بھیجا کہ ابو لبابہ صحابی کو ہمارے پاس بھیج دیجیے تا اُنسے ہم مشورت کرین اپنے مقدمہ مین پس آنحضرتؐ نے بحسب عرض اُنکی کے ابو لبابہؓ کو اُنکے پاس بھیجا جب اُنھون نے ابو لبابہؓ کو دیکھا تو مرد و عورت اور چھوٹے اور بڑے اُنکے ابو لبابہؓ کے آگے روئے اور زاری کی حتی کہ ابو لبابہؓ کو اُنپر رحم آیا پھر اُنھون نے ابو لبابہؓ سے کہا کہ ای ابو لبابہؓ خبر دے ہمکو کہ اگر اُترینگے ہم حکم محمدؐ پر تو کیا کرینگے وہ ساتھ ہمارے ابو لبابہؓ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اپنے حلق پر یعنی ذبح کرینگے تمکو ابو لبابہؓ کہتے ہین کہ یہ بات مین نے کہی اور ہنوز قدم وہان سے مین نے نہ اُٹھایا تھا کہ متنبہ اور نادم ہوا کہ تو نے خیانت کی خدا اور رسول خدا کی اور یہ آیت اُتری اُنکے حق مین يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللّٰهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمَانَاتِكُمْ بعد ازان گئے ابو لبابہؓ مسجد مین اور باندھا اپنے تئین ستون مسجد سے اور کہا کہ نہین چکھنے کا مین دانہ پانی یہانتک کہ توبہ کرونمین اور اللہ قبول کرے توبہ میری وقت نماز کے اُنکے بیٹے آتے اور کھولدیتے جب وہ نماز پڑھ لیتے تو پھر باندھ دیتے اور جب لوگ آتے اُنکے کھولنے کیلیے تو وہ راضی نہوتے اور کہتے کہ جبتک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مجکو آن کر نہ کھولین گے مین یہان سے نہین جانیکا پس سات دن وہ وہین بندھے رہے یہانتک کہ مارے بھوک اور پیاس کے غش کھا کر گر پڑے پھر توبہ قبول کی اللہ تعالی نے اُنکی پس کہا گیا اُنکو کہ اللہ نے توبہ قبول کی تمھاری کھولدو اپنے تئین اُنھون نے کہا کہ واللہ مین اپنے تئین نہین کھولنے کا یہانتک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھولین مجھکو پس تشریف لائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کھولا اُنکو اپنے دست مبارک سے پھر اُنھون نے عرض کیا کہ مین پوری توبہ اپنی اسمین دیکھتا ہون کہ اپنے سارے مال سے نکل آؤن تصدق کرنیکے لیے حضرتؐ نے فرمایا تمام مال دینے کی حاجت نہین تہائی مال کافی ہے اور حدیث مین جواب قوم کے گھر چھوڑ دینے کا نہ ذکر کیا ظاہر اُسکو حضرتؐ نے روا رکھا ہو کہ وہ قسم طاعت سے تھا + ع + ح وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَجُلًا قَامَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي نَذَرْتُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَكَّةَ أَنْ أُصَلِّيَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ صَلِّ هٰهُنَا ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ صَلِّ هٰهُنَا ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ شَأْنَكَ إِذًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی جابرؓ بن عبد اللہ سے یہ کہ ایک شخص کھڑا ہوا دن فتح مکہ کے اور کہا یا رسول اللہ تحقیق مین نے نذر مانی ہے واسطے اللہ عز و جل کے کہ اگر فتح کریگا اللہ تمپر مکہ کہ نماز پڑھونگا بیت المقدس مین دو رکعت فرمایا حضرتؐ نے نماز پڑھ اسجگہ یعنی مسجد الحرام مین اس لیے کہ افضل یہی باوجود ہونے اسکے کے سہل تر پھر دوبارہ وہی بات پوچھی اُسنے حضرتؐ سے پس فرمایا حضرتؐ نے نماز پڑھ اسجگہ پھر سہ بارہ وہی بات پوچھی حضرتؐ سے پس فرمایا حضرتؐ نے مختار ہی تو اسوقت یعنی اگر انکار کرتا ہی تو یہان کی نماز پڑھنے سے تو تو جان اختیار رکھتا ہی کہ جو کچھ نذر مانی ہی تو نے یعنی بیت المقدس مین پڑھنے کی نقل کی یہ ابو داؤد اور دارمی نے ف شرح السنہ مین لکھا ہی کہ اگر نذر کرے نماز پڑھنی

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

مسجد نبوی مین تو نکلتا ہی نذر اپنی سے اگر پڑھے مسجد الحرام مین اور نہین نکلتا اگر پڑھے مسجد اقصی یعنی بیت المقدس مین اور اگر نذر کرے نماز پڑھنی
مسجد اقصی مین پھر پڑھے مسجد الحرام مین یا مسجد نبوی مین تو نکل جاتا ہے نذر سے اور کہا علما ہمارے نے کہ ہمارے مذہب مین یہ ہے کہ جو کوئی نذر
کرے نماز پڑھنی ایک مکان مین پھر نماز پڑھی اور مکان مین کہ وہ کم ہو اُس سے تو جائز ہے + ع وعن ابن عباس ان اخت عقبة بن عامر نذرت
ان تحج ماشية وانها لا تطيق ذلك فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان الله لغني عن مشي اختك فلتركب ولتهد بدنة رواه ابو داود
والدارمي وفي رواية لابي داود فامرها النبي صلى الله عليه وسلم ان تركب وتهدي هديا وفي رواية له فقال النبي صلى الله عليه وسلم
ان الله لا يصنع بشقاء اختك شيئا فلتحج راكبة وتكفر يمينها اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ بہن عقبہؓ بن عامر کی نے نذر مانی یہ کہ حج کرے
پیادہ اور تحقیق وہ طاقت رکھتی ہی نہین اسکی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالی بے پرواہ ہے پیادہ چلنے بہن تیری کے سے پس چاہیے
کہ سوار ہو یعنی جبکہ پیادہ پا نہ چل سکے اور ذبح کرے بدنہ یعنی اونٹ یا گائین ہمارے نزدیک اور اونٹ نزدیک شافعیؒ کے نقل کی یہ ابوداؤد اور دارمی
نے اور بیچ ایک روایت ابوداؤد کے یون آیا ہے کہ پس حکم کیا اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سوار ہو اور ذبح کرے ہدی اور ایک روایت ابوداؤد
کی مین یون ہے کہ پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نہین دیتا ساتھ مشقت بہن تیری کے کچھ یعنی اسطرح کی مشقت کھینچنے مین
کچھ ثواب نہین ہوتا پس چاہیے کہ حج کرے سوار یعنی اگر نہ چل سکے پیادہ اور کفارہ دے اپنی قسم کا ف ہدی کہتے ہین اُس جانور کو کہ حرم مین بھیجا
جاوے ذبح کرنیکے لیے اور ادنی درجہ اسکا بکری ہے اور اعلی اُسکا بدنہ یعنی اونٹ یا گائین اور حکم ساتھ بدنہ کیواسطے استحباب کے ہے کہا قاضی نے
کہ جبکہ تھا پیادہ پا چلنا حج مین قبیلہ طاعات سے واجب ہوا ساتھ نذر کے اور لاحق ہوا ساتھ تمام ایسے اعمال کے کہ نہین جائز ہے ترک اُنکا مگر اسکے
لیے کہ عاجز ہو اور متعلق ہوتا ہے ساتھ ترک اسکے کے فدیہ اور اختلاف کیا گیا ہے واجب مین کہ کیا واجب ہوتا ہے پس کہا حضرت علیؓ نے کہ واجب ہوتا ہے
بدنہ بسبب اس حدیث کے اور کہا بعضون نے کہ واجب آتی ہے بکری جیسے بیچ تجاوز کرنیکے میقات سے اور حمل کیا ہے انھون نے امر کرنے کو ساتھ بدنہ
کے استحباب پر اور یہی قول مالکؒ کا اور ظاہر تر قول شافعیؒ کا ہے اور کفارہ دے اپنی قسم کا یعنی توڑنے قسم کا اور ظاہر یہ ہے کہ مراد کفارہ سے
کفارہ جنایت کا ہے کہ وہ ہدی ہے یا روزہ کہ قائم مقام ہدی کے ہے جو آگے مذکور ہے تا کہ مطابق ہو جاوے یہ اور روایتون کے نہ کفارہ قسم کا
ع وعن عبد الله بن مالك ان عقبة بن عامر سال النبي صلى الله عليه وسلم عن اخت له نذرت ان تحج حافية غير مختمرة فقال مروها
فلتختمر ولتركب ولتصم ثلثة ايام رواه ابو داود والترمذي والنسائي وابن ماجة والدارمي اور روایت ہے عبداللہ بن مالکؓ سے یہ کہ
عقبہ ابن عامر نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حال اپنی بہن کا کہ نذر مانی تھی یہ کہ حج کرے پیادہ ننگے پاؤن ننگے سر پس فرمایا حضرت نے کہ حکم کرو
اُسکو سر ڈھانپنے اور سوار ہو اور چاہیے کہ روزے رکھے تین دن نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف سر
ڈھانکنے کا اس لیے حکم کیا کہ کھلا رکھنا سر کا عورت کو گناہ ہے اسلیے کہ عورت کا سر اور بال اُسکے ستر ہین اور حکم سواری کا اسلیے کیا کہ عاجز تھی
پیادہ چلنے سے اور مشقت اُٹھاتی تھی اُسمین اور روزے رکھے الخ یعنی وقت عاجز ہونیکے ہدی سے کہ اس سے پہلے حدیث مین گذری ہے
ہدی کے روزے رکھے یا اسلیے روزہ کا ذکر فرمایا کہ کفارہ قسم کی جو کئی قسمین ہین انمین سے ایک یہ بھی ہین پس اگر عاجز ہو اور قسمون کفارہ کی سے تو تین دن روزے رکھے
اور تین دن بے در بے اگر ہون کفارہ قسم کا والا اسطرح چاہیے + ع وعن سعيد بن المسيب ان اخوين من الانصار كان بينهما ميراث فسال
احدهما صاحبه القسمة فقال ان عدت تسالني القسمة فكل مالي في رتاج الكعبة فقال له عمر ان الكعبة غنية عن مالك كفر عن يمينك
وكلم اخاك فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يمين عليك ولا نذر في معصية الرب ولا في قطيعة

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

الرَّحِمِ وَلَا فِيْ مَا لَا يَمْلِكُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی سعید بن المسیب رضؓ سے یہ کہ دو بھائی انصارین سے تھے اُنکے درمیان مین میراث یعنی
اُن دونون کو میراث کسی کی پہونچی تھی کہ بانٹنی چاہیے تھی پس طلب کیا ایک بھائی نے اُن دو مین سے اپنے دوسرے بھائی سے بانٹنا میراث کا پس
کہا اُس دوسرے بھائی نے کہ اگر پھر طلب کریگا تو مجھسے بانٹنا میراث کا تو سارا مال میرا صرف کیا جاویگا کعبہ مین پس کہا اُسکو حضرت عمرؓ نے کہ تحقیق
کعبہ بے پروا ہی تیرے مال سے یعنی حاجت نہین رکھتا وہ کہ مال اپنا نذر اُسکے کرے اور یہ امر واجب و ضروری نہین کفارہ دے اپنی قسم کا اور بول
اپنے بھائی سے یعنی اگر پھر طلب کرے تجھسے بانٹنا میراث کا جواب اُسکے سوال کا دے اور تقسیم کر میراث کو پس تحقیق مینے سنا ہی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرماتے تھے نہین واجب تجھپر یعنی مثل تیرے پر لازم کرنا اس قسم کا یعنی بلکہ کفارہ دینا چاہیے تجکو اور نہین نذر بیچ گناہ پروردگار کے یعنی نہین پورا
کرنا چاہیے اس نذر کو اور نہ بیچ کاٹنے ناتے کے اور نہ بیچ اُس چیز کے کہ نہین مالک اُسکا نقل کی یہ ابوداؤد نے ف رتاج کہتے ہین بڑے دروازے کو اور
یہان رتاج کعبہ سے نفس مراد ہے نہ دروازہ کعبہ کا ع اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُوْلُ النَّذْرُ نَذْرَانِ فَمَنْ كَانَ نَذَرَ فِيْ طَاعَةٍ فَذٰلِكَ لِلّٰهِ فِيْهِ الْوَفَاءُ وَمَنْ كَانَ نَذَرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ فَذٰلِكَ لِلشَّيْطَانِ وَلَا وَفَاءَ فِيْهِ
وَيُكَفِّرُهُ مَا يُكَفِّرُ الْيَمِيْنَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی عمرانؓ بن حصین سے کہ کہا سنا مینے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ نذر
کرنی دو طرح ہی پس جو شخص کہ نذر کرے طاعت مین یعنی بیچ بندگی اللہ کے پس وہ واسطے اللہ کے ہی اسطرح کہ نذر مین پورا کرنا چاہیے یعنی واجب ہی
پورا کرنا اُسکا اور جو شخص کہ نذر کرے گناہ مین پس یہ نذر واسطے شیطان کے ہی نہ پورا کرنا چاہیے اس نذر کو اور کفارہ دے اُس کا جو کہ کفارہ
دیتا ہے قسم کا نقل کی یہ نسائی نے وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ قَالَ اِنَّ رَجُلًا نَذَرَ اَنْ يَنْحَرَ نَفْسَهٗ اِنْ نَجَّاهُ اللّٰهُ مِنْ عَدُوِّهٖ فَسَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ
فَقَالَ لَهٗ سَلْ مَسْرُوْقًا فَسَأَلَهٗ فَقَالَ لَهٗ لَا تَنْحَرْ نَفْسَكَ فَاِنَّكَ اِنْ كُنْتَ مُؤْمِنًا قَتَلْتَ نَفْسًا مُؤْمِنَةً وَاِنْ كُنْتَ كَافِرًا تَعَجَّلْتَ اِلَى
النَّارِ وَاشْتَرِ كَبْشًا فَاذْبَحْهُ لِلْمَسَاكِيْنِ فَاِنَّ اِسْحَاقَ خَيْرٌ مِّنْكَ وَفُدِيَ بِكَبْشٍ فَاَخْبَرَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ هٰكَذَا كُنْتُ اَرَدْتُ اَنْ اُفْتِيَكَ
رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہی محمد بن منتشر سے کہ کہا تحقیق ایک شخص نے نذر مانی یہ کہ ذبح کرے اپنے تئین اگر نجات دے اُسکو اللہ دشمن اُسکے سے پس
پوچھا ابن عباسؓ سے یعنی حکم اس مسئلہ کا پس کہا اُسکو پوچھ مسروق سے پس پوچھا اُس سے پس کہا مسروق نے اُسکو کہ نہ ذبح کر تو اپنی جان کو
اسلیے کہ تحقیق تو اگر ہے مسلمان قتل کیا تو نے جان مسلمان کو اور اگر ہے تو کافر جلدی کی تو نے طرف دوزخ کے اور خرید کر تو دُنبہ اور ذبح کر تو اُسکو واسطے
مسکینون کے کیونکہ حضرت اسحٰق علیہ السلام بہتر تھے تجھسے اور بدلہ دیے گئے وہ ساتھ ایک دُنبہ کے پس خبر دی اُس شخص نے یعنی مسروق کے فتوی کی
ابن عباسؓ کو پس کہا ابن عباسؓ نے اسیطرح سے تھا مین ارادہ رکھتا کہ فتوی دون تجکو نقل کی یہ رزین نے ف اگر نجات دے اُس شخص کو دشمن کے
ہاتھ مرنا اشد اور فضیحت ناک معلوم ہوتا تھا پس اُسنے کہا کہ خداوند اصل موت مجھپر سخت نہین ہین باختیار خود جان اپنی تجھکو سونپتا ہون لیکن مرنا
دشمن کے ہاتھ مجھپر شاق ہی اگر نجات دیگا تو مجکو اُسکے ہاتھ سے تو مارونگا مین اپنے تئین تیرے لیے اور یہ اُسنے نہ جانا کہ قتل نفس اپنے ہاتھ اشد
اور حرام ہی اور مسروق ابن اجدع کبار تابعین اور بڑے علما و فقہا سے تھے اسلام لائے تھے پہلے وفات آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ابن عباسؓ نے اس
مسئلہ کے پوچھنے کو مسروق سے اسلیے کہا کہ مسروق نے تحصیل علم خلفائے اربعہ اور عائشہ صدیقہؓ سے کیا تھا اور یہ امر بسبب نہایت احتیاط اور دیانت
اور صبر ابن عباسؓ کے تھا پس اُسنے جب مسروق سے یہ مسئلہ پوچھا تو اُنھون نے منع کیا کہ اپنے تئین ذبح نہ کر اسلیے کہ تو اگر اللہ کے نزدیک مسلمان ہی اور اپنے
تئین مار ڈالیگا تو ماریگا نفس مسلمان کو اور وارد ہی قتل کرنے نفس مومن کے وعید ساتھ ہمیشہ رہنے کے دوزخ مین وارد ہوا ہی اس آیت مین وَلَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ
وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا الخ اور اگر تو کافر ہی تو شتابی کریگا طرف آگ دوزخ کے ہر تقدیر پر مارنا اپنے تئین نامشروع و نامعقول ہی اور یہ جو کہا کہ بدلہ دیے گئے

اسحق ساتھ دنبہ کے تو یہ مبنی ہے اوپر قول بعضون کے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو خواب مین دیکھا کہ مین اپنے بیٹے کو ذبح کرتا ہون تو وہ اسحق تھے اور
قول مشہور اور مختار یہ ہے کہ وہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام تھے اور جلال الدین سیوطی نے لکھا ہی کہ حضرت اسحق کے حق مین یہ کہنا تحریف اہل کتاب کی
سے ہی واللہ اعلم کذا ذکرہ الشیخ اور در مختار مین ہی کہ اگر نذر کی ایک شخص نے یہ کہ ذبح کرے اپنے بیٹے کو پس اُسپر ہی ذبح کرنا بکری کا واسطے قصہ خلیل علیہ السلام
کے اور لغو کہا ہی اسکو ابو یوسف رح اور شافعی رح نے اور لغو ہے نذر اگر ہو ساتھ ذبح کرنے نفس اپنے کے یا غلام اپنے کے اور واجب ہے امام محمد رح کے نزدیک بکری اور
اگر نذر کرے ساتھ ذبح کرنے باپ اپنے کے یا دادا اپنے کے یا مان اپنی کے تو لغو ہی **کتاب القصاص** کتاب ہی بیچ بیان قصاص کے **ف** قص اور قصص کے
معنی ہین کسی کے پیچھے جانا چونکہ ولی مقتول پیچھا پکڑتا ہے قاتل کا تا مارے اُسکو بدلے مین مقتول کے اس لیے اسکو قصاص کہتے ہین اور مقاصات کے معنی مساوات کے
بھی ہین قصاص لینے سے برابر ہو جاتے ہین ولی اور قاتل یا قاتل اور مقتول اس لیے کہ کیا جاتا ہی قاتل سے مثل اُس چیز کے کہ کیا قاتل نے مقتول سے ع

الفصل الاول پہلی فصل **عن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل دم امرء مسلم یشہد ان لا الہ
الا اللہ وانی رسول اللہ الا باحدی ثلث النفس بالنفس والثیب الزانی والمارق لدینہ التارک للجماعۃ متفق علیہ روایت ہی عبد اللہ بن
مسعود رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین روا خون کرنا انسان مسلمان کا کہ گواہی دیتا ہو اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق مین رسول اللہ
کا مگر بسبب ایک بات کے تین مین سے ایک تو قتل کرنا عمدًا کہ مارا جاوے نفس بدلے نفس کے یعنی قصاص لینا اور یہ حق ولی مقتول کا ہی اسطرح کہ شرع مین مقرر
ہی اور دوسری زنا ہی کہ سنگسار کیا جاوے زانی بیاہا ہوا یعنی اور ہو وہ مکلف اور مسلمان اور آزاد اور تیسری نکلنا دین اپنے سے چھوڑ دینے والا جماعت کو نقل
کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** گواہی دیتا ہو آخر یعنی گواہی دیتا ہو الوہیت خدا تعالی کی اور میری رسالت کی یہ تاکید اور بیان ہی اسلام کا اور شہادتین کا ذکر
کہ کہنا شہادتین کا کافی ہی بیچ ناروا ہونے کرنے خون کے اور حاصل حدیث کا یہ ہی کہ مسلمان کا خون کرنا روا نہین مگر بسبب ایک چیز کے تین چیزون مین سے
یا تو مارنا کسی کو ناحق یعنی جو کوئی کسیکو ناحق قتل کرے اُسکا قتل کرنا روا ہی یا زنا کرنا کہ اگر بیاہا ہوا مکلف مسلمان آزاد زنا کرے تو اُسکو سنگسار کرنا روا ہی
اور یا نکلنا دین اپنے سے یعنی جو کوئی مرتد ہو جاوے اُسکو بھی قتل کرنا روا ہی اور چھوڑ دینے والا آخر یہ صفت مؤکدہ ہی مارق کی یعنی جو کہ چھوڑ دے جماعت
مسلمانون کی اور الگ ہو جاوے اُنسے بسبب مرتد ہونیکے کہ وہ چھوڑ دینا اسلام کا ہی از روے قول کے یا فعل کے یا اعتقاد کے تو واجب ہی قتل کرنا اُسکا اگر
نہ توبہ کرے اور اُسکو مسلمان کہنا مجازًا ہی باعتبار حالت پہلی کے اور حنفیہ کے نزدیک اگر عورت مرتدہ ہو جاوے تو اُسکو نہ قتل کرین ع **وعن**
ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لن یزال المؤمن فی فسحۃ من دینہ مالم یصب دما حراما رواہ البخاری اور روایت ہی
ابن عمر رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہتا ہی مومن بیچ کشادگی اور فراغت دین اپنے سے جبتک کہ نہین پہونچتا خون حرام کو نقل
کی یہ بخاری نے **ف** یعنی جبتک کسی کا خون ناحق نہین کیا تو اللہ تعالی کی امید رحمت اور بخشش کی بیچ وسعت کے ہی اور جب اُسنے خون ناحق کیا
تو تنگی ہوئی اُسپر اور داخل ہوا اُنکے زمرہ مین کہ نا امید ہین رحمت اللہ تعالی کی سے ع **وعن** عبد اللہ ابن مسعود قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اول ما یقضی بین الناس یوم القیمۃ فی الدماء متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے اول حکم کرنا اللہ تعالی کا درمیان لوگون کے حکم کرنا خونون کا ہو گا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی بندون کے حقوق مین جو حکم کیا جاویگا
تو اول حکم درمقدمہ خون ہی کے کیا جاویگا اور اللہ تعالی کے حقوق مین جو سوال کیا جاویگا تو اول درمقدمہ نماز کے سوال کیا جاویگا اور ظاہر یہ ہی
کہ منہیات مین جو حکم کیا جاویگا تو اول درمقدمہ خون کے حکم کیا جاویگا اور مامورات کا جو سوال کیا جاویگا تو اول نماز کا سوال کیا جاویگا ع **وعن**
المقداد بن الاسود انہ قال یا رسول اللہ ارایت ان لقیت رجلا من الکفار فاقتتلنا فضرب احدی یدی بالسیف فقطعھا ثم لاذ منی

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

بِشَجَرَةٍ فَقَالَ اَسْلَمْتُ لِلّٰهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ فَلَمَّا اَهْوَیْتُ لِاَقْتُلَهٗ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَقْتُلُهٗ بَعْدَ اَنْ قَالَهَا قَالَ لَا تَقْتُلْهُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ قَطَعَ اِحْدٰی یَدَیَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ فَاِنْ قَتَلْتَهٗ فَاِنَّهٗ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ اَنْ تَقْتُلَهٗ وَاِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّقُوْلَ كَلِمَتَهُ الَّتِیْ قَالَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی مقداد بن اسودؓ سے یہ کہ اُسنے کہا یا رسول اللہ خبر دیجیے مجکو اگر مین ملاقات کرون ایک شخص کافر سے پس لڑین ہم آپس مین پس مارے کافر ایک ہاتھ پر میرے دونون ہاتھون مین سے تلوار اور کاٹ ڈالے اُس ہاتھ کو پھر پناہ پکڑے کافر مجھسے ساتھ ایک درخت کے اور کہے مسلمان ہوا مین واسطے اللہ کے اور ایک روایت مین یون ہی کہ جب قصد کیا مین نے کہ قتل کرون مین اُسکو کہا لا الٰہ الا اللہ کیا مار ڈالون مین اُسکو بعد کہنے کے فرمایا نہ قتل کر اُسکو پس کہا مقدادؓ نے یا رسول اللہ تحقیق اُسنے کاٹ ڈالا ہی ایک ہاتھ میرا پس فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ قتل کر اُسکو پس اگر قتل کریگا تو اُسکو پس تحقیق وہ بیچ مرتبہ تیرے کے ہی پہلے اُسلیے کہ قتل کرے تو اُسکو اور تحقیق تو ہوویگا بیچ مرتبہ اُسکے کے پہلے کہنے کلمے اُسکے کے کہ کہا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی جیسا تو معصوم الدم تھا پہلے مارنے اُسکے کے اب وہ ہو گیا معصوم الدم بسبب اسلام لانیکے اور تو ہوا غیر معصوم الدم بسبب مارنے اُسکے کے جیسا وہ تھا پہلے کہنے کے یعنی پہلے کہنے کلمہ کے اُسکا مار ڈالنا درست تھا بسبب کفر کے اور اب تیرا مار ڈالنا درست ہوا بسبب قتل کرنے اُسکے کے + مولانا

وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی اُنَاسٍ مِّنْ جُهَیْنَةَ فَاَتَیْتُ عَلٰی رَجُلٍ مِّنْهُمْ فَذَهَبْتُ اَطْعَنُهٗ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَطَعَنْتُهٗ فَقَتَلْتُهٗ فَجِئْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اَقَتَلْتَهٗ وَقَدْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِكَ تَعَوُّذًا قَالَ فَهَلَّا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةِ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَیْفَ تَصْنَعُ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِذَا جَاءَتْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قَالَهٗ مِرَارًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اسامہ بن زید سے کہا کہ بھیجا ہمکو رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف لوگون جہینہ کے یعنی لڑنے کیلیے اُنسے اور جہینہ نام ایک قبیلہ کا پس آیا مین ایک شخص کے پاس ان مین سے اور ارادہ کیا مین نے یہ کہ مارون مین اُسکو نیزہ پس کہا اُسنے لا الٰہ الا اللہ اور مارا مین نے اُسکو نیزہ پس مار ڈالا مین نے اُسکو پھر آیا مین پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور خبر دی مین نے آپکو پس فرمایا کیا قتل کیا تو نے اُسکو حال آنکہ پڑھا اُسنے کلمہ لا الٰہ الا اللہ کہا مین نے یا رسول اللہ سوا اُسکے نہین کہ کیا اُسنے یہ واسطے بچاؤ کے قتل سے فرمایا پس کیون نہ چیرا تو نے دل اُسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے بیچ روایت جندبؓ بن عبداللہ بجلی کے یہ ہی کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا کریگا اور کیا جواب دیگا تو کلمہ لا الٰہ الا اللہ کو جسوقت کہ آویگا یہ کلمہ جھگڑتا ہوا دن قیامت کے کہنے والے کیطرف سے فرمایا حضرتؐ نے یہ کئی بار یعنی واسطے خوف دلانیکے نقل کی یہ مسلمؒ نے ف کیون نہ چیرا تو نے دل اُسکا اور نہ دریافت کیا تو نے حال دل اُسکے کا تا جانتا کہ اُسنے بسبب امان جان اپنی کے کہا ہی یا بطریق خلاص و صدق کے اور یہ چیرنا دل کا اور جاننا حقیقت باطن اُسکے کا ممکن نہ تھا پس چاہیے تھا حکم ظاہر پر کرنا یعنی اُسکو حکم مین ہونیکا دیتا اور اسامہؓ نے گمان کیا کہ ایمان لانا ایسی حالت مین نہین نفع دیتا پس حضرتؐ نے بیان فرمایا کہ تمکو خطا ہوئی اجتہاد مین اور مجتہد خطاے اجتہادی مین معذور ہوتا ہی اسلیے اسامہؓ پر دیت نہ لازم ہوئی اور حضرت اسامہؓ پر خفا اسلیے ہوے کہ لازم تھا انکو توقف کرنا تا معلوم ہوتا حال اُسکا + ع + ح

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا لَمْ یَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَاِنَّ رِیْحَهَا تُوْجَدُ مِنْ مَّسِیْرَةِ اَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی عبداللہ بن عمروؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قتل کرے عہد والیکو نہ پاویگا بو بہشت کی اور تحقیق بو بہشت کی آتی ہی چالیس برس کی راہ سے نقل کی یہ بخاری نے ف عہد والے سے مراد ہی وہ کافر کہ عہد کیا ہو ساتھ امام کے اوپر ترک کرنے لڑائی کے ذمی ہو یا غیر ذمی اور چالیس برس کی راہ سے اور ایک روایت مین ستر برس آئے ہین اور ایک روایت مین سو برس اور موطا مین پانسو برس اور فردوس مین ہزار برس اور یہ تفاوت بحسب اختلاف اشخاص اور اعمال اور تفاوت درجات کے ہی اور بعضونکو ہزار برس کی مسافت سے آویگی وہ بو اور بعضون کو پانسو برس کی مسافت سے وغیر ذلک اور احتمال ہی کہ مراد ان سب سے طول مسافت سے نہ تحدید اسکی اور نہ مراد پانے بو بہشت کی سے یہی کہ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اول جو مقرب او صالحین ہو بہشت کی پاوینگے یہ اسوقت محروم رہیگا نہ یہ کہ ہمیشہ محروم رہیگا اور بعضون نے کہا کہ مراد اس سے تغلیظ و تہدید ہے ع ح وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَدّٰی مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَہٗ فَهُوَ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ یَتَرَدّٰی فِیْهَا خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْهَا اَبَدًا وَمَنْ تَحَسّٰی سَمًّا فَقَتَلَ نَفْسَہٗ فَسَمُّہٗ فِیْ یَدِہٖ یَتَحَسَّاہُ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْهَا اَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَہٗ بِحَدِیْدَةٍ فَحَدِیْدَتُہٗ فِیْ یَدِہٖ یَتَوَجَّأُ بِهَا فِیْ بَطْنِہٖ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْهَا اَبَدًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کہ گرایا اپنے تئین پہاڑ سے اور مار ڈالا اپنی جان کو بسبب اسکے پس وہ بیچ آگ دوزخ کے ہر گرتا رہیگا اسمین ہمیشہ ہمیشہ کھا گیا اسمین کبھی نہ نکلیگا اور جسنے پیا زہر اور ماری جان اپنی پس زہر اسکا اسکے ہاتھ مین ہوگا پیویگا اسکو دوزخ کی آگ مین ہمیشہ ہمیشہ کھا گیا اسمین کبھی نہ نکلیگا اور جسنے مار ڈالی جان اپنی ساتھ تیز چیز کے یعنی چھری وغیرہ سے پس تیز چیز اسکی اسکے ہاتھ مین ہوویگی بھونکے گا اسکو اپنے پیٹ مین بیچ آگ دوزخ کے ہمیشہ ہمیشہ کھا گیا اسمین کبھی نہ نکلیگا نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف ہمیشہ آخر لفظ مخلد اور ابدا تاکید ہین لفظ خالدا کی اور حاصل یہ کہ جو کوئی اپنے تئین کسی چیز سے مار ڈالیگا وہ اس چیز سے عذاب پاویگا ہمیشہ اور مراد یہ ہے کہ جو حلال جانکر ان چیزونکو کرینگے وہ ہمیشہ دوزخ مین رہینگے یا مراد ہمیشہ رہنے سے رہنا ہے مدت دراز تک ع وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَّذِیْ یَخْنُقُ نَفْسَہٗ یَخْنُقُهَا فِی النَّارِ وَالَّذِیْ یَطْعَنُهَا یَطْعَنُهَا فِی النَّارِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ شخص کہ گلا گھونٹے اپنا اور مار ڈالے اپنے تئین گلا گھونٹے گا اپنا دوزخ مین اور وہ شخص کہ نیزہ مارے اپنے تئین نیزہ ماریگا اپنے تئین آگ مین نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْمَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ رَجُلٌ بِہٖ جُرْحٌ فَجَزِعَ فَاَخَذَ سِکِّیْنًا فَحَزَّ بِهَا یَدَہٗ فَمَا رَقَأَ الدَّمُ حَتّٰی مَاتَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی بَادَرَنِیْ عَبْدِیْ بِنَفْسِہٖ فَحَرَّمْتُ عَلَیْہِ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے جندبؓ بن عبد اللہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تھا بیچ ان لوگون کے کہ تھے پہلے تمسے ایک شخص اسکے لگا تھا زخم پس بے صبری کی اسنے اور لی ایک چھری اور کاٹ ڈالا ساتھ چھری کے اپنا ہاتھ یعنی جو زخمی تھا پس نہ تھمنا خون یہانتک کہ مر گیا فرمایا اللہ تعالی نے جلدی کی مجھسے بندے میرے نے ساتھ ہلاک کرنے نفس اپنے کے پس حرام کی مین نے اسپر بہشت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ محمول ہے مستحل پر یعنی اپنے ہلاک کرنیکو حلال جانا اسنے اسلیے حرام ہوا داخل ہونا بہشت کا اسپر یا یہ مراد ہے کہ حرام ہوا اسپر داخل ہونا بہشت کا اول ساتھ صالحین کے یہانتک کہ چکھے سزا اپنے کردار بد کی او قتل نفس شرع مین حرام ہے اور گناہ کبیرہ اور حقیقت مین وہ تصرف کرنا ملک غیر مین ہے کیونکہ بندے کا ظاہر و باطن ملک پروردگار کی ہے اسکو کیا یارا کہ اسکی ملک مین تصرف کرے اور اپنے کو ہلاک کرے ع ح

وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ الطُّفَیْلَ ابْنَ عَمْرٍو الدَّوْسِیَّ لَمَّا هَاجَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْمَدِیْنَةِ هَاجَرَ اِلَیْہِ وَهَاجَرَ مَعَہٗ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِہٖ فَمَرِضَ فَجَزِعَ فَاَخَذَ مَشَاقِصَ لَہٗ فَقَطَعَ بِهَا بَرَاجِمَہٗ فَشَخَبَتْ یَدَاہُ حَتّٰی مَاتَ فَرَاٰہُ الطُّفَیْلُ بْنُ عَمْرٍو فِیْ مَنَامِہٖ وَهَیْئَتُہٗ حَسَنَةٌ وَرَاٰہُ مُغَطِّیًا یَدَیْہِ فَقَالَ لَہٗ مَا صَنَعَ بِکَ رَبُّکَ فَقَالَ غَفَرَ لِیْ بِهِجْرَتِیْ اِلٰی نَبِیِّہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِیْ اَرَاکَ مُغَطِّیًا یَدَیْکَ قَالَ قِیْلَ لِیْ لَنْ نُصْلِحَ مِنْکَ مَا اَفْسَدْتَ فَقَصَّهَا الطُّفَیْلُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ وَلِیَدَیْہِ فَاغْفِرْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے جابرؓ سے یہ کہ جب ہجرت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف مدینہ کے تو ہجرت کی طفیل بن عمروؓ نے طرف حضرتؐ کے اور ہجرت کی ساتھ طفیلؓ کے ایک شخص نے انکی قوم مین سے پس مریض ہوا وہ شخص اور بے صبری کی پس لین اپنی پیکانین تیرونکی اور کاٹ ڈالے ساتھ ایک پیکان کے جوڑ اپنی انگلیونکے پس جاری ہوا خون دونون ہاتھون اسکے سے یہانتک کہ مر گیا پس دیکھا اسکو طفیلؓ بن عمرو نے اپنے خواب مین اس حالت مین کہ ہیئت اسکی اچھی ہے اور دیکھا اسکو اس حال مین کہ ڈھانکے ہوئے ہے دونون ہاتھ اپنے پس کہا طفیلؓ نے اسکو کہ کیا معاملہ کیا ساتھ تیرے رب تیرے نے پس کہا اسنے کہ بخشدیا مجکو رب میرے نے بسبب ہجرت کرنے میرے کے طرف نبی اسکے کے رحمت ہو جبو اللہ کی انپر اور سلام پھر کہا طفیلؓ نے کیا ہے واسطے میرے کہ دیکھتا ہون تجکو ڈھانکے ہوئے دونون ہاتھ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اپنے کہا اُس شخص نے کہ کہا گیا واسطے میرے یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہرگز نہ درست کرینگے ہم تجھسے اُس چیز کو کہ خراب کی تو نے پس بیان کیا اس خواب کو طفیل رضہ نے روبرو رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کہا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یا آلہی اُسکو اور دونون ہاتھون اُسکے کو بخشدے نقل کی یہ مسلم نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہ برکت ہجرت کرنیکے طرف رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حاصل ہوتی تھی رحمت و مغفرت آلہی اور اگر ہجرت کرنیوالا مبتلا ہوتا کسی گناہ مین بخشا جاتا تھا بسبب استغفار حضرتؐ کے اور صحیح حدیثون سے ثابت ہوا ہو کہ زیارت کرنی حضرتؐ کی قبر شریف کی بعد از وفات حضرتؐ کے مانند زیارت کرنے اُنکی کے ہر حالت زندگی مین پس حاصل ہونے اس نعمت کا امیدوار رہنا چاہیئے در یہ بھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کرنا کبیرہ گناہ کا باعث کفر اور ہمیشہ رہنے کا دوزخ مین نہین جیسا کہ مذہب اہل سنت و جماعت کا ہے وَعَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ الْکَعْبِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ اَنْتُمْ یَا خُزَاعَۃُ قَدْ قَتَلْتُمْ ھٰذَا الْقَتِیْلَ مِنْ ھُذَیْلٍ وَاَنَا وَاللّٰہِ عَاقِلُہٗ مَنْ قَتَلَ بَعْدَہٗ قَتِیْلًا فَاَھْلُہٗ بَیْنَ خِیَرَتَیْنِ اِنْ اَحَبُّوْا قَتَلُوْا وَاِنْ اَحَبُّوْا اَخَذُوا الْعَقْلَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَ الشَّافِعِیُّ وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ بِاِسْنَادِہٖ وَصَرَّحَ بِاَنَّہٗ لَیْسَ فِی الصَّحِیْحَیْنِ عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ وَقَالَ وَاَخْرَجَاہُ مِنْ رِوَایَۃِ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یَعْنِیْ بِمَعْنَاہُ اور روایت ہو ابی شریح کعبی سے کہ نقل کی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا پھر تم اے خزاعہ تحقیق قتل کیا تمنے اُس قتیل کو قبیلہ ہذیل سے اور مین قسم ہو خدا کی خونبہا دینے والا ہون اُسکا جو شخص کہ قتل کرے پیچھے اُسکے کسیکو پس وارث اُسکے مختار ہین درمیان دو امر و نکے اگر چاہین مار ڈالین قاتل کو یعنی قتل کرنیوالے کو اور اگر چاہین پھر لین اُس سے خون بہا نقل کی یہ ترمذی اور شافعیؒ نے اور شرح السنہ مین ساتھ اسناد شافعیؒ کے مذکور ہے اور صریح بیان کیا ہو بغوی شرح السنہ کے مصنف نے کہ یہ حدیث نہین ہے بخاری اور مسلم مین ابی شریحؓ سے اور کہا بغوی نے کہ روایت کیا ہے بخاری اور مسلم نے اس حدیث کو ابی ہریرہؓ سے یعنی ساتھ معنی اسکے کے ف یعنی صحیحین مین معنی اس حدیث کی ہین اور الفاظ اسکے اصلا نہین نہ ابی شریح سے اور نہ ابی ہریرہؓ سے یہ اعتراض ہو بغوی پر کہ پہلی فصل مین حدیثین صحیحین کی لاتا ہو اور یہ صحیحین مین ہی نہین چنانچہ خود بغوی نے کہا ہو کہ یہ صحیحین مین نہین اور ابتداء حدیث مین جو فرمایا کہ پھر تم اے خزاعہ الخ تو یہ تتمہ ہو خطبہ کا کہ پڑھا حضرتؐ نے روز فتح مکہ کے اور ابتدا اُسکی مذکور ہو بیچ باب حرم مکہ کے اور خزاعہ نے مارا تھا اُن ایام مین ایک شخص کو ہذیل مین سے بدلے مین اپنے ایک قتیل کے کہ ایام جاہلیت مین مارا گیا تھا پس ادا کیا حضرتؐ نے خون بہا اُسکا واسطے دفع فتنہ کے درمیان دونون قبیلونکے جیسا کہ فرمایا اور مین قسم ہے اللہ کی الخ بعد اسکے بیان کیا حضرتؐ نے قاعدہ شرع کا اس باب مین جو شخص کہ قتل کرے الخ اس حدیث مین دلیل ہو اسپر کہ اختیار قتیل کے وارثونکو ہے چاہین قصاص لین اور چاہین دیت لین اور یہ مذہب ہی شافعیؒ اور احمدؒ کا اور امام ابوحنیفہؒ اور مالکؒ کے نزدیک ثابت نہین ہوتی دیت مگر ساتھ رضا قاتل کے اور امام شافعیؒ کا بھی ایک قول یہی ہے پس اُنکے نزدیک تاویل اس حدیث کی یہ ہو کہ وارث قتیل کے اختیار رکھتے ہین چاہین قصاص لین اور چاہین دیت لین اگر دیجاوے دیت اُنکو ﴿ع﴾ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ یَھُوْدِیًّا رَضَّ رَاْسَ جَارِیَۃٍ بَیْنَ حَجَرَیْنِ فَقِیْلَ لَھَا مَنْ فَعَلَ بِکِ ھٰذَا اَفُلَانٌ اَفُلَانٌ حَتّٰی سُمِّیَ الْیَھُوْدِیُّ فَاَوْمَأَتْ بِرَاْسِھَا فَجِیْئَ بِالْیَھُوْدِیِّ فَاعْتَرَفَ فَاَمَرَ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَاْسُہٗ بِالْحِجَارَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہو انسؓ سے یہ کہ ایک یہودی نے کچلا سر ایک لڑکی کا درمیان دو پتھر و نکے یعنی ایک پتھر سر کے نیچے رکھا اور ایک اوپر سے مارا پس کہا گیا لڑکی سے کہ کسنے کیا ساتھ تیرے یہ کیا فلانے نے کیا فلانے نے یعنی جن جن پر گمان تھا اُنکا نام لیا یہانتک کہ نام لیا گیا اُس یہودی کا پس اشارہ کیا لڑکی نے ساتھ سر اپنے کے کہ ہان اُسنے کیا یہ پھر حاضر کیا گیا یہودی پس اقرار کیا اُسنے کہ مین نے یہ کیا ہو پس حکم کیا بسبب اُسکے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتھ کچلنے سر یہودی کے پس کچلا گیا سر اُسکا ساتھ پتھرون کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ساتھ پتھرون کے ظاہر یہ ہے کہ درمیان دو پتھرون کے سر کچلا ہو مانند اُس لڑکی کے اور اُسمین دلیل ہی اسپر کہ مرد قتل کیا جاوے بدلے عورت کے جیسا کہ قتل کیجاتی ہو عورت بدلے مرد کے اور یہی قول ہو اکثر اہل علم کا اور دلیل ہو اسپر کہ قتل کرنا ساتھ پتھر بھاری کے کہ حاصل ہو ساتھ اُسکے قتل غالبًا موجب ہے قصاص کا اور یہی قول ہو اکثر اہل علم کا اور تینون امامون کا اور امام ابوحنیفہؒ کے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

نزدیک قصاص نہین آتا اُسمین اور دلیل اُنکی اور حدیثین ہین کہ وارد ہوئی ہین اسمین اور قتل یہودی کا بطریق سیاست کے تھا +ع لح **وَعَنْهُ قَالَ**
كَسَرَتِ الرُّبَيِّعُ وَهِيَ عَمَّةُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَمُّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
لَا وَاللّٰهِ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَنَسُ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَقَبِلُوا الْأَرْشَ فَقَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس رضہ سے کہ کہا توڑے ربیع رضہ نے کہ وہ پھوپی ہین
انس بن مالک کی دانت ایک لڑکی کے انصار مین سے پس آئے قرابتی اُس لڑکی کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس حکم فرمایا حضرت صلعم نے ساتھ بدلے کے
کہ ربیع رضہ نے بھی دانت توڑے جاوین پس کہا انس رضہ بن نضر چچا انس رضہ بن مالک کے نے یون نہین قسم ہے خدا کی نہ توڑے جاوینگے دانت اُسکے اے رسولخدا کے
پس فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے انس حکم اللہ کا بدلہ لینا ہی پس رضامند ہوئی قوم اور قبول کی دیت پس فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ تحقیق بعضے بندگان خدا وہ ہین کہ اگر قسم کھا بیٹھین اللہ پر تو البتہ پورا کرے اللہ اُنکی قسم کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مالک کے باپ کا نام نضر ہے
اور ربیع بیٹی تھین نضر کی اور مالک رضہ باپ انس رضہ کا اور انس رضہ چچا انس رضہ کا بیٹے تھے نضر کے پس یہ دونون بھائی ہوے ربیع کے اور انس رضہ بن نضر نے جو کہا
قسم ہی اللہ کی آلخ تو یہ اُنھون نے ازراہ رد اور انکار کرنے حکم حضرت صلعم کے نہین کہا بلکہ کہا یہ ازراہ توقع اور اُمید کے فضل اللہ تعالی سے کہ راضی کردیگا اسکے
مدعیون کو اور ڈالدیگا اُنکے دل مین یہ کہ معاف کرینگے قصاص اُس سے چنانچہ اسی لیے حضرت صلعم نے کلام مذکور اُنکے حق مین فرمایا جیسیکہ راضی ہوے مدعی اُس کے
دیت لینے پر اور حکم اللہ کا بدلہ لینا ہی یہ اشارہ ہے طرف قول اللہ تعالی کے وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ اور پورا کرے آلخ یعنی سچ کرے
اُسکی قسم کو اور سچا کرے اُسکو نہ حانث مقصود اس کلام سے تعریف کرنی انس رضہ بن نضر کی ہی کہ وہ ایسا شخص ہی کہا نووی نے کہ اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ جائز ہے قسم کھانی اُس چیز مین کہ گمان کرے آدمی اُسکے واقع ہونیکا اور جائز ہے تعریف کرنی اُسکی کہ نہ خوف ہو فتنہ کا اُسپر بسبب تعریف
کرنیکے اور مستحب ہے عفو کرنا قصاص سے +ع +ع **وَعَنْ** أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيًّا هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ فَقَالَ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ
النَّسَمَةَ مَا عِنْدَنَا إِلَّا مَا فِي الْقُرْآنِ إِلَّا فَهْمًا يُعْطَى رَجُلٌ فِي كِتَابِهِ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْأَسِيرِ وَأَنْ لَا يُقْتَلَ
مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی جحیفہ رضہ سے کہ کہا پوچھا مین نے حضرت علی رضہ سے کہ کیا ہی تمھارے پاس کوئی چیز سوے قرآن کے
پس کہا حضرت علی رضہ نے قسم ہی اُس ذات کی کہ پیدا کیا اناج اور پیدا کی جان نہین میرے پاس مگر وہ چیز کہ قرآن مین ہے مگر سمجھ کہ دیا جاتا ہے کوئی
شخص اللہ تعالی کی کتاب مین اور ہمارے پاس ہے وہ چیز کہ کاغذ مین لکھی ہوئی ہے کہا مین نے کیا ہی کاغذ مین لکھی ہوئی فرمایا حضرت علی رضہ نے
کہ خون بہا اور مقدار اور حکم اُسکا اور چھڑانا قیدی کا یعنی ثواب اُسکا لکھا تھا اور یہ کہ نہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر کے یعنی سوائے ذمی کے نقل کی
یہ بخاری نے ف مگر سمجھ آلخ یعنی اللہ نے مجکو سمجھ دی ہے کہ استنباط کرتا ہون اُس سے معانی قرآن کے اور دریافت کرتا ہون اُس سے اشارات اور علوم
پوشیدہ و اسرار باطنہ کہ معلوم ہوتے ہین علمائے راسخین اور عارفان ارباب یقین کو حاصل یہ کہ سمجھ مجکو عطا ہوئی ہے کہ اُس سے مسائل وغیرہ نکالتا
ہون قرآن مین سے اور ابن عباس رضہ سے منقول ہی کہ تمام علوم قرآن مین ہین لیکن قاصر ہین اس سے فہم لوگون کے اور وہ چیز کہ کاغذ مین آلخ یعنی
ایک کاغذ پر کچھ احکام خون بہا کے وغیر ذلک لکھکر بیچ غلاف شمشیر کے رکھے تھے اور لکھا ہی علما نے کہ اُس کاغذ مین سوائے ان تین چیزون ذکر
کی گئی کے اور بھی بہت احکام تھے لیکن یہان بیان اُنکا نہین کیا اسلیے کہ مقصود اس باب مین ذکر کرنا خونبہا اور قصاص کا ہی اور چھوڑنا بندی کا
مناسب اسکے ہی بسبب ہونے اُسکے کے قریب قتل کے اور نہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر کے مذہب بہت صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین و تینون اماموں کا یہی ہی کہ نہ مارا جاوے
مسلمان بدلے کافر کے کافر خواہ ذمی ہو خواہ حربی اور مذہب امام ابو حنیفہ رح اور اکثر علما کا یہ ہے کہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر ذمی کے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

ور دلیل اُنکی اور حدیث ہی چنانچہ وہ مرقات مین مذکور ہی اور سوال مذکور ابو جحیفہ رضؓ نے اسلیے کیا کہ شیعہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص اپنے
اہل بیت کو خصوصًا حضرت علی رضؓ کو کچھ اسرار علم وحی کے بتائے ہین کہ نہین ذکر کیے وہ غیر اُنکے سے یا اسلیے پوچھا کہ حضرت علی رضؓ کے زمانہ مین حضرت علی رضؓ کے
برابر علم اور تحقیق کسی مین نہین پائی جاتی تھی پس قسم کھائی حضرت علی رضؓ نے کہ یہ بات نہین ہے یعنی حضرت صلعم نے نہین خاص کیا ہی مجکو ساتھ تبلیغ وارشاد
کے سوائے اور لوگون کے میرے پاس نہین ہی سوائے قرآن کے اور اس کاغذ لکھے ہوے کے اور واقع ہوا ہی تفاوت سمجھ کی جہت سے اور بسبب استعداد
و استنباط کے پس جو کوئی دیا گیا سمجھ اور ادراک اور سوجھ معانی قرآن مین کھولے گئے اُسپر ابواب علوم کے +ع +ح وذکر حدیث ابن مسعود لا تقتل نفس
ظلمًا فی کتاب العلم اور ذکر کی گئی حدیث ابن مسعود رضؓ کی نہ ماری جاوے کوئی جان از راہ ظلم کے کتاب العلم مین **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری
عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَزَوَالُ الدُّنْیَا اَھْوَنُ عَلَی اللّٰہِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَوَقَفَہٗ
بَعْضُھُمْ وَھُوَ الْاَصَحُّ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ روایت ہے عبد اللہ بن عمرو رضؓ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ جاتا رہنا
دنیا کا بہت سہل ہی نزدیک اللہ کے قتل کرنے مرد مسلمان کے سے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے اور موقوف بیان کیا ہی اسکو بعض راویون نے اور وہ صحیح تر ہے
یعنی موقوف ہونا نقل کی یہ ابن ماجہ نے براء ابن عازب سے یعنی نہ عبد اللہ سے **ف** اللہ تعالی نے زمین و آسمان وغیرہ دنیا کی چیزین مسلمانونکے لیے پیدا کی ہین تا عبادت
کرین اور ان چیزونکو دیکھکر اللہ تعالی کی قدرت پر یقین کرین پس جسنے قتل کیا مسلمان کو کہ دنیا اُسکے لیے پیدا ہوئی ہی اُسنے گویا فنا کیا دنیا کو چنانچہ اسی
کی طرف اشارہ ہے اس آیت مین مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَکَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًا یعنی جس نے قتل کیا جان کو بغیر جان کے یا بغیر فساد
کے زمین مین پس گویا کہ قتل کیا سب لوگون کو +ع **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ اَھْلَ السَّمَاءِ وَ
الْاَرْضِ اشْتَرَکُوْا فِیْ دَمِ مُؤْمِنٍ لَاَکَبَّھُمُ اللّٰہُ فِی النَّارِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابی سعید اور ابی ہریرہ رضؓ سے کہ نقل کی
رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اگر تحقیق آسمان والے اور زمین والے شریک ہون بیچ خون کرنے ایک مرد مسلمان کے تو البتہ اُلٹا ڈالیگا اُنکو اللہ
دوزخ مین نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی **ف** بعض شارحین نے لکھا ہے کہ لفظ اَکَبَّھُمْ لازمی ہی اور کَبَّھُمْ متعدی پس کسی راوی کو سہو ہو گیا
ہے کہ کبھم کو اکبھم نقل کیا لیکن ملا علی قاری نے لکھا ہی کہ لفظ اکبہ قاموس مین لازمی اور متعدی دونون طرح نقل کیا گیا ہی پس نسبت خطا کی
طرف بعض اہل لغت کے بلکہ سب کے اولی اور احوط ہی نسبت کرنے خطا کے سے طرف راویون ثقہ اور عادلون کے پس تحقیق اس مقام کی یہ ہی اور جامع
صغیر مین لَکَبَّھُمُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ فِی النَّارِ آیا ہی واللہ اعلم بالصواب **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَجِیْءُ الْمَقْتُوْلُ بِالْقَاتِلِ
یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ نَاصِیَتُہٗ وَرَاْسُہٗ بِیَدِہٖ وَاَوْدَاجُہٗ تَشْخُبُ دَمًا یَقُوْلُ یَا رَبِّ قَتَلَنِیْ حَتّٰی یُدْنِیَہٗ مِنَ الْعَرْشِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ
اور روایت ہی ابن عباس رضؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا لاویگا مقتول قاتل کو دن قیامت کے اس حال مین کہ پیشانی قاتل کی اور سر اُسکا
مقتول کے ہاتھ مین ہوگا اور رگین اُسکی بہتی ہونگی خون سے کہیگا اے پروردگار میرے قتل کیا ہی مجکو یعنی اس شخص نے پس فریاد رسی کر میری یہانتک کہ
نزدیک لیجاویگا مقتول قاتل کو عرش کے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** یہ کنایہ ہے اس سے کہ مقتول اپنا پورا حق طلب کریگا
اور کنایہ ہے بیچ راضی کر دینے اللہ تعالی کے اُسکو ساتھ عدل اپنے کے +ع **وَعَنْ** اَبِیْ اُمَامَۃَ بْنِ سَھْلِ بْنِ حُنَیْفٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اَشْرَفَ
یَوْمَ الدَّارِ فَقَالَ اَنْشُدُکُمْ بِاللّٰہِ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلٰثٍ زِنًی بَعْدَ اِحْصَانٍ
اَوْ کُفْرٍ بَعْدَ اِسْلَامٍ اَوْ قَتْلِ نَفْسٍ بِغَیْرِ حَقٍّ فَقُتِلَ بِہٖ فَوَاللّٰہِ مَا زَنَیْتُ فِیْ جَاھِلِیَّۃٍ وَلَا اِسْلَامٍ وَلَا ارْتَدَدْتُ مُنْذُ بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا قَتَلْتُ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ فَبِمَ تَقْتُلُوْنَنِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَلِلدَّارِمِیِّ لَفْظُ الْحَدِیْثِ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اور روایت ہی ابی امامہ بیٹے سہل بن حنیف کے سے یہ کہ عثمان رضؓ بن عفان چڑہے مکان بلند پر دن دار کے اور کہا قسم دیتا ہون مین تمکو اللہ کی آیا جانتے ہو تم
یہ کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین حلال ہوتی ہی خونریزی شخص مسلمان کی مگر بسبب ایک بات کے تین باتون مین سے زنا کرنا پیچھے نکاح کرنیکے یا کفر
کرنا پیچھے اسلام کے یا جان مارنی ناحق پس مارا جاویگا بدلے اُسکے مین پس قسم ہے خدا کی نہین زنا کیا مینے جاہلیت مین اور نہ اسلام مین اور نہ مرتد ہوا
مین جب سے کہ بیعت کی مینے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور نہ قتل کیا مینے کسی جان کو کہ حرام کیا اللہ تعالی نے قتل کرنا اُسکا پس کس سبب سے قتل کرتے ہو
ہو تم مجکو نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور واسطے دارمی کے ہین لفظ حدیث کے ف دن دار کے دار کہتے ہین گھر کو یعنی جن دنون مین کہ بلوائیونے
حضرت عثمان رضؓ کو گھیر لیا اُنکے گھر مین اُن دنونکو کہتے ہین یوم الدار پس اُنہین دنونمین حضرت عثمان رضؓ نے اوپر گھر کے چڑھکر کلام مذکور کو فرمایا اور زنا کرنا آخر یعنی زنا
کرے محصن ہو کر تو اُسکو سنگسار کرنا آتا ہی اور محصن اُسکو کہتے ہین کہ حر مسلمان مکلف جماع کرے عورت سے ساتھ نکاح صحیح کے اور لفظ حدیث کے
یعنی لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ آخر ہین نہ قصہ عثمان رضؓ کا یعنی اَشْرَفَ يَوْمَ الدَّارِ الخ مولانا +ح وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ مُعْنِقًا صَالِحًا مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا فَاِذَا اَصَابَ دَمًا حَرَامًا بَلَّحَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی ابی درداؓ سے کہ نقل کی رسولخدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ فرمایا ہمیشہ رہتا ہی مسلمان جلدی کرنیوالا طرف نیکی کے ادا کرنیوالا حقوق اللہ تعالی کے اور حقوق بندون اُسکے کے جب تک کہ نہ پونہچے
خون حرام کو پس جب پونہچا خون حرام کو تھک جاتا ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی مومن ہمیشہ توفیق دیا جاتا ہی کرنے بھلائیون کی اور جلدی کرنے کی
طرف بھلائیون کے جبتک کہ خون ناحق نہین کرتا جب خون ناحق کرتا ہی تو باز رہتا ہی حاصل کرنے بھلائیونکے سے بسبب شومی اس گناہ کے پس قتل
کرنیکی خاصیت ہی کہ دل سیاہ ہو جاتا ہی قاتل کا اور توفیق خیر سے محروم رہتا ہی اگرچہ سب حال گناہونکا یہی ہی لیکن یہ اشد ہے بہ نسبت اور گناہون کے
ع +ح وَعَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَغْفِرَهُ اِلَّا مَنْ مَاتَ مُشْرِكًا اَوْ مَنْ يَقْتُلُ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا رَوَاهُ
اَبُوْدَاوُدَ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ مُعَاوِيَةَ اور روایت ہی ابی درداؓ سے کہ نقل کی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو گناہ ہی امید ہے اللہ تعالی سے یہ کہ بخشدے
اُسکو اگر گناہ اُس شخص کا کہ مرے مشرک یا گناہ اُس شخص کا کہ قتل کرے کسی مسلمان کو جانکر نقل کی یہ ابوداؤد نے اور نقل کی یہ نسائی نے معاویہؓ سے
ف ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ گناہ قتل کا بھی نہین بخشا جاتا مانند شرک کے لیکن مذہب اہل سنت وجماعت کا یہ ہی کہ گناہ قتل کا بخشا جاویگا
بعد عذاب شدید ہونیکے مدت دراز تک اور دلیل اُنکی یہ آیت ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ اور اس حدیث سے
جو نہ بخشا جانا اُسکا سمجھا جاتا ہی یہ محمول ہی تشدید و تغلیظ پر یا یہ مراد ہی کہ قتل کرے مومن کو حلال جانکر تو نہین بخشا جاویگا یا متعمدا کے یہ معنی ہین کہ قصد
کرے قتل کرنے مومن کا بسبب ہونے اُسکے کے مومن +ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقَامُ الْحُدُوْدُ فِي الْمَسَاجِدِ
وَلَا يُقَادُ بِالْوَلَدِ الْوَالِدُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ قائم کیجاوین حدین مسجدون
مین اور نہ قصاص لیا جاوے بدلے اولاد کے باپ سے یعنی بلکہ دیت آویگی باپ پر نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے ف حدین مانند حد زنا اور چوری
اور مانند انکے کے مسجدون مین نہ ماری جاوین اور قصاص بھی داخل اس حکم مین ہی کہ وہ بھی مسجدون مین نہ لیا جاوے اسلیے کہ مسجدین نہین ہین مگر
واسطے نماز فرض اور توابع اُسکے کے کہ نفل نمازین ہین اور ذکر اور پڑھنا اور پڑھانا علوم دینیہ کا اور نہ قصاص لیا جاوے آخ اتفاق ہے اماموںکا
اسپر کہ بیٹا اگر مان کو یا باپ کو مار ڈالے تو اُسکو قتل کیجیے اور اسمین اختلاف ہے کہ باپ بیٹے کو مار ڈالے امام ابوحنیفہؒ اور امام شافعیؒ اور احمد تو کہتے ہین کہ باپ
نہ قتل کیا جاوے اور امام مالکؒ کہتے ہین کہ اگر ذبح کرے باپ بیٹے کو تو قتل کیا جاوے اور اگر تلوار سے مار ڈالے تو نہ قتل کیا جاوے اور ماں مانند باپ کے ہی اور دادا اور دادی اور نانی
مانند باپ کے ہین +ح +ع وَعَنْ اَبِي رِمْثَةَ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اَبِي فَقَالَ مَنْ هٰذَا الَّذِي مَعَكَ قَالَ اِبْنِي اَشْهَدُ بِهٖ قَالَ اَمَا اِنَّهُ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitized by eGangotri

لا یجنی علیک ولا تجنی علیہ رواہ ابوداؤد والنسائی وزاد فی شرح السنۃ فی اولہ قال دخلت مع ابی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرای ابی الذی بظہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال دعنی اعالج الذی بظہرک فانی طبیب فقال انت رفیق واللہ الطبیب اور روایت ہی ابی رمثہ سے کہ کہا آیا مین رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے باپ کے ساتھ پس فرمایا کون ہے یہ تیرے ساتھ کہا کہ یہ بیٹا میرا ہے گواہ رہو ساتھ اسکے فرمایا خبردار رہ کہ یہ نہین گناہ کریگا تجھپر اور نہ تو گناہ کریگا اسپر نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے اور زیادہ کیا صاحب مصابیح نے شرح السنہ مین بیچ اول اس حدیث کے اس عبارت کو کہ کہا ابو رمثہ نے کہ گیا مین ساتھ باپ کے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس دیکھی میرے باپ نے مہر نبوت کہ پشت پر تھی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کہا باپ میرے نے کہ چھوڑدو مجکو یعنی اذن دو مجکو علاج کرونمین اُس چیز کا کہ تمھاری پشت مین ہی پس تحقیق مین طبیب ہون پس فرمایا حضرتؐ نے کہ تو رفیق ہی اور اللہ طبیب ہے ف گواہ رہ ساتھ اسکے یعنی گواہ رہ کہ یہ بیٹا صلبی میرا ہی مقصود اس گواہ کرنے سے یہ تھا کہ اگر مجھسے کچھ گناہ مانند قتل وغیرہ کے ہو جاوے تو مواخذہ اسکا کیا جاوے بحسب رسم جاہلیت کے کہ باپ بیٹونمین سے جو کوئی گناہ کرتا تو ایک کا مواخذہ دوسرے سے ہوتا اسی سبب سے حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ نہین گناہ کریگا تجھپر الخ یعنی اگر تیرے بیٹے نے کچھ گناہ کی بات کی تو تجکو پکڑ اور تجھسے پرسش نہین ہوگی دنیا و آخرت مین اور اسیطرح سے تجھسے کوئی گناہ ہوا تو تیرا بیٹا نہین پکڑا جاویگا دنیا و آخرت مین حاصل یہ کہ جاہلیت مین جو رسم تھی کہ باپ بیٹونمین سے جو کوئی گناہ کرتا تھا تو ایک کا مواخذہ دوسرے سے ہوتا تھا وہ بات اب موقوف ہوئی اور مین طبیب ہون الخ چونکہ اس کلام مین دعوی کرنا طب و دانائی کا تھا حضرتؐ کو جہالت اور بے تمیزی اُسکی خوش نہ آئی اعتراض کیا اُسپر کہ تو رفیق ہی یعنی نرمی و مہربانی کرتا ہی مریض پر علاج کرنے مین اور نگاہ رکھتا ہی اسکو اُس چیز سے کہ ظاہر ضرر کرے اُسکو نہ کہ شفا دیتا ہی تو اسکو حقیقت مین اور خدا الطبیب ہی یعنی وہی جانتا ہی حقیقت مرض اور دوا کی اور نہین کوئی شفا دے سکتا سوائے اللہ واحد کے کہ موصوف ہی ساتھ بقا کے ۔ مولانا ع ح وعن عمرو بن شعیب عن جدہ عن سراقۃ بن مالکؓ قال حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقید الاب من ابنہ ولا یقید الابن من ابیہ رواہ الترمذی وضعفہ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُنھون نے نقل کی اپنے دادا سے اُسنے نقل کی سراقہ بن مالک سے کہ کہا حاضر ہوا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قصاص لیتے تھے باپ کا بیٹے اُسکے سے اور نہ قصاص لیتے تھے بیٹے کا باپ اُسکے سے نقل کی یہ ترمذی نے اور ضعیف کیا اُسکو ف یعنی اگر بیٹا باپ کو مار ڈالتا بیٹے کو اُسکے قصاص مین مار ڈالتے اور باپ بیٹے کو مارتا قصاص نہ لیتے بلکہ خون بہا لیتے ح وعن الحسن عن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل عبدہ قتلناہ ومن جدع عبدہ جدعناہ رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ والدارمی وزاد النسائی فی روایۃ اخری ومن خصی عبدہ خصیناہ اور روایت ہی حسن بصریؒ سے کہ نقل کی سمرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قتل کرے اپنے غلام کو قتل کرینگے ہم اُسکو اور جو شخص کاٹے اعضا یعنی ناک کان یا ہاتھ پانوں وغیرہ تو اعضا کاٹینگے ہم اُسکے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور زیادہ کیا نسائی نے اور روایت مین جو کوئی خوجہ کرے اپنے غلام کو خوجہ کرینگے ہم اُسکو ف جو شخص کہ قتل کرے اپنے غلام کو الخ یہ بطریق زجر و تشدید کے فرمایا تا باز آوین لوگ اپنے غلام کے مار ڈالنے سے جیسیکہ چوتھے یا پانچوین بار شراب پینے والیکے حق مین حضرت نے فرمایا کہ مار ڈالو اسکو حالانکہ نہ مارا حضرتؐ نے اُسکو جبکہ لایا گیا وہ حضرت کے پاس اور بعضون نے کہا کہ مراد حدیث مین وہ غلام ہی کہ آزاد کیا گیا اور اُسکو غلام باعتبار حال سابق کے کہا اور بعضون نے کہا کہ یہ منسوخ ہی اس آیت سے الحر بالحر والعبد بالعبد الخ اور مذہب حنفیہ کا اسمین یہ ہی کہ آزاد قتل کیا جاوے بسبب قتل کرنے غلام غیر کے نہ اپنے غلام کے اور تینون امام کہتے ہین کہ نہ قتل کیا جاوے آزاد بدلے غلام کے اگرچہ ہو غلام غیر کا بسبب قول اللہ تعالی کے الحر بالحر آخر تک اور ابراہیم نخعیؒ اور سفیان ثوری کہتے ہین کہ آزاد قتل کیا جاوے بدلے غلام کے اگرچہ اپنا غلام ہو اور جو شخص کاٹے اعضا الخ شرح السنہ مین لکھا ہی کہ گئے ہین سب اہل علم کی طرف اسکے کہ اعضا

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ ح ع آزاد کے نہ کاٹے جاوین بدلے اعضا غلام کے پس ثابت ہوا اس اتفاق سے کہ حدیث محمول زجر و منع پر ہے یا منسوخ ہے ‡ ح ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ مُتَعَمِّدًا دُفِعَ اِلٰى اَوْلِيَاءِ الْمَقْتُوْلِ فَاِنْ شَاءُوْا قَتَلُوْا وَاِنْ شَاءُوْا اَخَذُوا الدِّيَةَ وَهِيَ ثَلٰثُوْنَ حِقَّةً وَثَلٰثُوْنَ جَذَعَةً وَاَرْبَعُوْنَ خَلِفَةً وَمَا صَالَحُوْا عَلَيْهِ فَهُوَ لَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے یہ کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ قتل کرے جان بوجھکر حوالہ کیا جاوے طرف وارثون مقتول کے پس اگر چاہین مار ڈالین اور اگر چاہین لیوین دیت یعنی خون بہا اور دیت یہ ہی تیس اونٹنیان کہ چوتھے برس مین لگی ہون اور تیس اونٹنیان کہ پانچوین برس مین لگی ہون اور چالیس اونٹنیان حاملہ اور جس چیز پر صلح کرین پس وہ واسطے اُنکے ہی یعنی اصل دیت گو کہ حق مقتول کے وارثون کا ہی یہی ہی جو ذکر کی گئی اور اگر صلح کرین وارث اس سے کم پر وہی واجب ہو گا نقل کی یہ ترمذی نے ف امام شافعیؒ اور امام محمدؒ کا یہی مذہب ہی دیت مین اور امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک سَو اونٹ چار قسم کے ہین پچیس بنت مخاض پچیس بنت لبون پچیس حقہ پچیس جزعہ اور دلیل اُنکی حدیث سائبؓ بن یزید کی ہی کہ حکم کیا حضرتؐ نے ساتھ سَو اونٹون چار قسم کے اور یہ حدیث کہ دلیل شافعیؒ کی ہے غیر ثابت ہے بسبب اختلاف صحابہؓ کے دیت مین ‡ ح وَعَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُوْنَ تَتَكَافَأُ دِمَاءُهُمْ وَيَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ وَيَرُدُّ عَلَيْهِمْ اَقْصَاهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ اَلَا لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اور روایت ہے علیؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا مسلمان آپسمین برابر ہین قصاص لینے مین اور دیت مین اور سعی کرتا ہے ساتھ ذمہ اور عہد اُنکے کے ادنی اُنکا اور رد کرتا ہی اُنپر جو بہت دور ہوا اُنسے اور مسلمان حکم ایک ہاتھ کا رکھتے ہین یعنی مدد کرنے اور اتفاق رکھنے اور اختلاف نکرنے مین اوپر اُن لوگون کے کہ سوائے اُنکے ہین یعنی کافر یعنی جیسیکہ بیچ اجزاے ایک ہاتھ کے خلاف اور جدائی نہین ہے ملنے مین اور پکڑنے مین ایسا ہی مسلمانونکو چاہیئے کہ آپس مین ایک دوسرے کی مدد کرتا رہے وقت مقابلے کفار سے خبردار ہو کہ نہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر کے اور نہ مارا جاوے عہد والا یعنی ذمی بیچ عہد اپنے کے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے اور نقل کی ابن ماجہ نے ابن عباسؓ سے ف مسلمان برابر ہین الخ کچھ فرق نہین درمیان رزالے اور اشراف کے اور چھوٹے اور بڑے کے اور عالم اور جاہل کے اور مرد اور عورت کے ان مقدمات مین یعنی قصاص اور دیت کے لینے دینے مین سب برابر ہین جو دیت سیّد کی ہے وہی دیت جولاہے کی ہی اور اگر سید جلاہے کو مار ڈالے جلاہے کے بدلے سیّد کو مار ڈالے اسی طرح باقیون کو سمجھے بخلاف رسم جاہلیت کے کہ اُسوقت مین اگر اشراف رزالے کو مار ڈالتا تو اُسکو قصاص مین نہ مارتے بلکہ اُسکے بدلے چند آدمی اُسکے قبیلہ مین کہ کم رویت ہوتے اُنکو مار ڈالتے اور سعی کرتا ہے الخ یعنی اگر ایک ادنی مسلمان مانند عورت یا غلام کے کسی کافر کو امن دے یا تو چاہیے کہ اُسکو سب مسلمان امن دین اور اس عہد کو نہ توڑین اور رد کرتا ہی الخ اس عبارت کے دو معنی ہین ایک یہ کہ کسی مسلمان نے اگرچہ دور ہو کافرون کے ملک سے جسوقت کہ کسی کافر کو امن دیا نہین پہنچتا کسی مسلمان کو کہ نزدیک ہو اُس سے توڑنا اُسکا اور دوسرے یہ کہ جسوقت داخل ہو لشکر کافرون کے ملک مین اور امام بھیجے ایک فوج اُس لشکر مین سے کسی طرف پھر لاوین غنیمت مار کر تو وہ فقط اُنھین کا حق نہین ہے بلکہ سارے لشکر کو بانٹین اور عہد والا بیچ عہد اپنے کے یعنی جبتک کہ ذمی ہے اور کوئی چیز منافی ذمی ہونیکی نہین کرتا اُسکو نہ مارے پس معلوم ہوا کہ قتل کرنا ذمی کا جائز نہین ہی پس اگر اُسکو کوئی مسلمان قتل کرے تو اُس مسلمان کو اُسکے قصاص مین مارنا چاہیے جیسا کہ مذہب امام ابو حنیفہؒ کا ہے پس یہ جو فرمایا کہ نہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر کے مراد کافر سے حربی ہے نہ ذمی حاصل یہ کہ امام اعظمؒ کے نزدیک حربی کے بدلے مسلمان کے نہ مارے اور ذمی کے بدلے مارے اور امام شافعیؒ کے نزدیک مسلمان بدلے کسی کافر کے نہ مارا جاوے نہ حربی کے بدلے نہ ذمی کے بدلے ‡ مولانا من الشرح وَعَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

. CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

مَنْ اُصِیْبَ بِدَمٍ اَوْخَبْلٍ وَالْخَبْلُ الْجُرْحُ فَھُوَ بِالْخِیَارِ بَیْنَ اِحْدٰی ثَلٰثٍ فَاِنْ اَرَادَ الرَّابِعَۃَ فَخُذُوْا عَلٰی یَدَیْہِ بَیْنَ اَنْ یَّقْتَصَّ اَوْ یَعْفُوَ اَوْ یَاْخُذَ الْعَقْلَ فَاِنْ اَخَذَ مِنْ ذٰلِکَ شَیْئًا ثُمَّ عَدَا بَعْدَ ذٰلِکَ فَلَہُ النَّارُ خَالِدًا فِیْھَا مُخَلَّدًا اَبَدًا رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہے

ابی شریح خزاعی سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ مصیبت زدہ ہو ساتھ خون کے یعنی قتل نفس کے یا زخم کے یعنی جسکا مورث ناحق مارا جاوے یا کوئی عضو اُسکا کٹ جاوے پس یعنی وارث مختار ہے درمیان ایک کے تین چیزون مین سے پس اگر چاہے چوتھی چیز یعنی تین سے زائد پس پکڑو ہاتھ اُسکا یعنی منع کرو اُس سے بیان اُن تین چیزون کا یہ ہے بدلہ لے یا معاف کرے یا لیوے دیت پس اگر لے ان تینون چیزون مین سے کوئی چیز پھر زیادتی کی پیچھے اُسکے یعنی مثلاً معاف کیا بعد ازان طلب کی دیت یا قصاص پس واسطے اسکے ہے آگ ہمیشہ رہنے والا ہوگا اُسمین ہمیشہ رکھا گیا کبھی نہین نکلنے کا نقل کی یہ دارمی نے ف تاکید بعد تاکید کے واسطے زجر اور وعید شدید کے اور بیان ہمیشہ رہنے کا پہلی فصل مین بیچ فائدہ حدیث ابی ہریرہؓ کے ہو چکا + ع وَعَنْ طَاؤسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ فِیْ عِمِّیَّۃٍ فِیْ رَمْیٍ یَکُوْنُ بَیْنَھُمْ بِالْحِجَارَۃِ اَوْ جَلْدٍ بِالسِّیَاطِ اَوْ ضَرْبٍ بِعَصًا فَھُوَ خَطَاءٌ وَعَقْلُہٗ عَقْلُ الْخَطَاءِ وَمَنْ قَتَلَ عَمْدًا فَھُوَ قَوَدٌ وَمَنْ حَالَ دُوْنَہٗ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَغَضَبُہٗ لَا یُقْبَلُ مِنْہُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ

اور روایت ہے طاؤس سے کہ نقل کی ابن عباسؓ سے اُنھون نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ مارا جاوے بیچ اندھا دھند کے یعنی ایسے حال مین کہ مشتبہ ہو امر اُسکا اور معلوم نہ ہو قاتل اور نہ حال قاتل کا بیچ پتھراؤ کے کہ ہووے درمیان اُنکے ساتھ پتھرونکے یا مارا جاوے ساتھ مارنے کوڑون کے یا ساتھ مارنے لکڑیون کے پس یہ قتل بیچ حکم قتل خطا کے ہے یعنی نہ گناہ ہونے مین اور دیت اُسکی دیت خطا کی ہے اور جو شخص کہ مارا گیا جان بوجھکر پس وہ قتل موجب قصاص کا ہے اور جو شخص کہ حائل ہو درمیان قصاص لینے کے پس اُسپر ہے لعنت اللہ کی اور غضب اُسکا نہ قبول کیا جاویگا اُس سے نفل اور نہ فرض نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے ف ساتھ پتھرون کے یعنی آپس مین لڑتے تھے اور پتھر مارتے تھے ناگاہ ایک پتھر کسی کے جا لگا اور مر گیا مقصود یہ کہ ساتھ پتھر کے مارا گیا بلکہ قید لگانی پتھر کی بھی اتفاقی ہے اور مراد یہ ہے کہ قتل ساتھ مثقل کے موجب دیت کا ہے نہ قصاص کا اور دیت اُسکی دیت خطا کی ہے اور فقہا اسکو شبہ عمد کہتے ہین اسلیے کہ قتل کرنا ساتھ غیر تیز چیز کے اگرچہ وہ چیز ایسی ہو کہ حاصل ہوتا ہو اُس سے قتل غالبًا شبہ عمد ہے نزدیک امام ابو حنیفہؒ کے اور نزدیک صاحبینؒ اور شافعیؒ کے شبہ عمد وہ ہے کہ قصد قتل کا کرے ساتھ ایسی چیز کے کہ نہ حاصل ہوتا ہو اُس سے قتل غالبًا اور جو چیز ایسی ہو کہ حاصل ہوتا ہو اُس سے قتل غالبًا وہ جملہ عمد سے ہے پس پتھر اور عصا کہ حدیث مین مذکور ہین نزدیک ابو حنیفہؒ کے مطلق ہین یعنی ہلکے ہون یا بھاری اور نزدیک صاحبینؒ اور شافعیؒ کے محمول ہین ہلکے پر حاصل یہ کہ بیچ قتل کے ساتھ مثقل کے امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک قصاص نہین اور صاحبینؒ اور شافعیؒ کے نزدیک یہ تفصیل ہے کہ جو ذکر کی گئی اور جو شخص کہ حائل ہو الخ یعنی مقتول کے وارثون کو قصاص نہ لینے دے تو اُسپر لعنت ہے الخ یہ اور مابعد اسکے جو جملہ ہے مراد اُن سے زجر شدید اور تہدید وعید ہے + ح ع ف قتل کی پانچ قسمین ہین عمد اور شبہ عمد اور خطا اور جاری مجری خطا اور قتل بسبب قتل عمد یہ ہے کہ مارے ساتھ ایسی چیز کے کہ جدا کر دے اعضا کو خواہ وہ قسم ہتھیار سے ہو یا تیز چیز ہو قسم پتھر یا لکڑی یا کھپاچ یا شعلہ آگ سے اور صاحبینؒ کے نزدیک قتل عمد وہ ہے کہ مارے ایسی چیز سے کہ قتل کیا جاتا ہو اُس سے غالبًا اور اس قتل سے گنہگار ہوتا ہے آدمی اور لازم آتا ہے قصاص فقط مگر یہ کہ عفو کیا جاوے یا راضی ہون وارث دیت پر اور نہین کفارہ ہے اُسمین اور شبہ عمد یہ ہے کہ مارے قصدًا ساتھ غیر چیزون ذکر کی گئین کے اور اس قتل سے بھی گنہگار ہوتا ہے اور دیت مغلظہ عاقلہ پر لازم آتی ہے نہ قصاص اور اُسمین بھی جان مارنے سے کم مین قصاص لازم آتا ہے یعنی اگر قطع عضو اس سبب سے ہوا تو عوض اُسکے اُسکا عضو کاٹا جاویگا اور قتل خطا کی دو قسمین ہین ایک تو خطا قصد مین ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ ایک شخص کو تیر مارا شکار گمان کرکر یا حربی گمان کرکر اور تھا وہ مسلمان اور دوسری خطا فعل مین ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ تیر مارتا تھا نشانہ پر اور وہ لگ گیا ایک آدمی کے

له یعنی باعتبار ابتدا کے بانہ قصد ۱۲

له مثقل بھاری چیز ۱۲

له یعنی باعتبار ازل ہونے کے عدم اعتبار ولی کے ہیں اس یعنی اور ارادہ کی عبارت میں قاتل نہ ہو ۱۲

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اور جاری مجری خطا کے یہہ کہ ایک شخص سوتا ہوا جا پڑا کسی پہ اور مار ڈالا اُسکو اُن دونون مین کفارہ لازم آتا ہی اور دیت عاقلہ پر اور موجب گناہ کا ہوتا ہے باعتبار ترک عزیمت کے اور قتل بسبب یہ ہی کہ ایک شخص نے کنوان کھود دیا رکھا ایک پتھر غیر کی ملک مین بغیر اذن اُسکے کے اور اُس سے ہلاک ہو گیا کوئی آدمی یعنی کنوئین مین گر کر مر گیا یا ٹھوکر لگی اُس پتھر کی اور مر گیا پس اس سے دیت آتی ہے عاقلہ پر نہ کفارہ اور چار قسمون پہلی قتل کی سے قاتل محروم ہوتا ہی میراث سے مقتول کی اور پانچوین قسم قتل کی سے محروم نہین ہوتا ملتقی و ہدایہ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أُعْفِيَ مَنْ قَتَلَ بَعْدَ أَخْذِ الدِّيَةِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ چھوڑونگا مین اُس شخص کو یعنی بلکہ قصاص لونگا اُس سے کہ قتل کرے پیچھے لینے دیت کے نقل کی یہ ابو داودؒ نے وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَابُ بِشَيْءٍ فِي جَسَدِهِ فَتَصَدَّقَ بِهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهِ دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ خَطِيْئَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی درداؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین کوئی شخص کہ زخمی کیا گیا بیچ بدن اپنے کے پھر معاف کیا زخمی کرنے والے سے یعنی بدلا نہ لیا اور بخشدیا اُسکو مگر یہ کہ بلند کرتا ہے اُسکا اللہ بسبب اُسکے ایک درجہ اور دور کرتا ہی اُس سے ایک گناہ نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَتَلَ نَفَرًا خَمْسَةً أَوْ سَبْعَةً بِرَجُلٍ وَاحِدٍ قَتَلُوْهُ قَتْلَ غِيْلَةٍ وَقَالَ عُمَرُ لَوْ تَمَالَأَ عَلَيْهِ أَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ جَمِيْعًا رَوَاهُ مَالِكٌ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ اور روایت ہے سعید بن مسیبؓ سے یہ کہ عمرؓ بن خطاب نے قتل کیا ایک جماعت کو کہ پانچ تھے یا سات تھے بدلے قتل کرنے ایک شخص کے کہ قتل کیا تھا سب نے اُسکو قتل خفیہ فریب دیکر اور فرمایا حضرت عمرؓ نے اگر حملہ کرتے اُسپر اور مدد کرتے صنعا والے تو البتہ قتل کرتا مین اُن سب کو نقل کی یہ مالکؒ نے اور نقل کی یہ بخاری نے ابن عمرؓ سے مانند اسکے ف صنعا نام ایک شہر کا ہی شہر ن یمن کے سے اور خاص صنعا کو اسلیے ذکر کیا یا تو وہ قتل کرنیوالے وہان کے رہنے والے تھے یا یہ مثل ہے نزدیک عرب کے کثرت مین اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ اگر ایک شخص کی قتل کرنے مین کئی آدمی شریک ہون تو سب کو قتل کرنا چاہیے ح وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ فُلَانٌ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيْءُ الْمَقْتُوْلُ بِقَاتِلِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُ سَلْ هٰذَا فِيْمَا قَتَلَنِيْ فَيَقُوْلُ قَتَلْتُهُ عَلٰى مُلْكِ فُلَانٍ قَالَ جُنْدُبٌ فَاتَّقِهَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی جندبؓ سے کہ کہا حدیث کی مجکو فلانے نے یعنی ایک صحابی نے کہ نام اُسکا نہ لیا یا لیا لیکن راوی بھول گیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لاویگا قتل کیا گیا اپنے قاتل کو دن قیامت کے اور کہیگا یعنی اللہ تعالیٰ سے کہ پوچھ اُس سے کس سبب سے قتل کیا مجکو پس وہ کہیگا کہ قتل کیا مین نے اسکو فلانے شخص کی سلطنت مین کہا جندب نے کہ پس بچ تو اس سے نقل کی یہ نسائی نے ف قتل کیا مین نے اسکو آخر اگر کوئی کہے کہ یہ جواب مطابق سوال کے کسطرح ہوا اسلیے کہ اُس نے پوچھا تھا سبب قتل کا جواب یہ کہ مراد اس قول سے کہ فلانے کی سلطنت مین قتل کیا یہ ہی کہ فلانے بادشاہ کے عہد مین بسبب مدد اُسکی کے مین نے اسکو قتل کیا یہ معنی اس صورت مین ہون گے کہ ہو لفظ ملک کا ساتھ پیش میم کے روایت مین اور اگر ساتھ زیر میم کے ہی تو معنی یہ ہین کہ قتل کیا مین نے اسکو بیچ جھگڑے کے کہ درمیان میرے اور درمیان اُسکے تھا اور یہ ملک فلانے شخص کے کہ زید ہے مثلاً اور مراد اس سے بیان واقع ہی اور بچ تو اس سے یعنی قتل کرنیسے یا پرہیز کر مدد کرنے سے یا جھگڑنے سے کہ باعث ہے قتل کا اور کہا طیبی نے کہ جندب نصیحت کرتا تھا ایک باشاہ کو تا کہ مدد نکرے کسی ظالم کی ع ح وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعَانَ عَلٰى قَتْلِ مُؤْمِنٍ شَطْرَ كَلِمَةٍ لَقِيَ اللّٰهَ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ آيِسٌ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مدد کرے اوپر قتل کرنے مومن کے ساتھ آدھے کلمہ کے یعنی مثلاً اقتل پورا نہ کہا اُق کہا ملاقات کریگا اللہ تعالیٰ سے اس حال مین کہ لکھا ہوگا درمیان دونون آنکھون اُس کی کے یہ نا اُمید ہی اللہ کی رحمت سے نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف نا امید ہی آخر یہ کنایہ ہے کفر سے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

بموجب قول اللہ تعالیٰ کے لَا یَیْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ اِلَّا الْقَوْمُ الْکٰفِرُوْنَ اور معنی اسکے یہ ہین کہ فضیحت ہوگا خلائق کے روبرو ساتھ اس نشانی مذکورہ
کے اور یہ مبنی ہے تغلیظ پر یا محمول ہے حلال جانتے پر + ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمْسَکَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ وَقَتَلَہُ الْاٰخَرُ یُقْتَلُ
الَّذِیْ قَتَلَ وَیُحْبَسُ الَّذِیْ اَمْسَکَ رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت کہ پکڑے کوئی شخص کسیکو
اور قتل کرے اُسکو اور شخص تو قتل کیا جاوے وہ شخص کہ جسنے قتل کیا اور قید کیا جاوے وہ شخص کہ جس نے پکڑا نقل کی یہ دارقطنی نے ف جیسے
اگر پکڑے ایک شخص ایک عورت کو اور زنا کرے اُس سے دوسرا تو حد نہین ہے پکڑنے والے پر اسیطرح قصاص نہین ہے پکڑنیوالے پر بلکہ قید ہی بطریق
تعزیر کے اور مقدار قید کی موقوف ہے راے حاکم پر جسقدر مناسب جانے قید رکھے پس بعض شارحین نے تو یہ لکھا ہے لیکن معلوم کیا چاہیے کہ یہ مدد کرنی ہے
قتل پر اور بیچ مدد کرنیکے قتل پر بسبب اور احادیث کے قصاص ہے پس یہ حدیث منسوخ ہوگئی واللہ اعلم اور کہا شمنی نے کہ ملتقی مین ہے کہ اگر ڈالدیے
ایک شخص کسی کو آگے شیر کے یا اور درندے کے اور وہ مار ڈالے اُسکو توڑ ڈالنے والے پر نہ قصاص ہے اور نہ دیت ولیکن تعزیر دیا جاوے اور مارا جاوے مار نا
درد دہندہ اور قید کیا جاوے یہانتک کہ توبہ کرے + ح + ع بَابُ الدِّیَاتِ باب ہے بیچ بیان دیتون کے ف دیات جمع دیت کی ہے دیت اُس
مال کو کہتے ہین کہ دیا جاتا ہے بدلے قتل کرنے نفس کے یا ناقص کرنے کسی کے اعضا کے اور لفظ جمع یعنی دیات باعتبار انواع دیت کے لائے کہ دیت نفس کی ہے
اور دیت اعضا کی اور دیت دو طرح کی ہوتی ہے مغلظہ اور مخففہ مغلظہ تو یہ ہے کہ سَو اونٹنیان ہون چار طرح کی پچیس نبت مخاض اور پچیس نبت لبون
اور پچیس حقہ اور پچیس جزعہ یہ امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک ہے اور امام محمدؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک تیس حقہ اور تیس جزعہ
اور چالیس مسنہ کہ سب حاملہ ہون اور دیت بیچ قتل شبہ عمد کے دینی آتی ہے اور دیت مخففہ یہ ہے کہ اگر سونے کی قسم سے دے تو ہزار دینار دے
اور چاندی کی قسم سے دے تو دس ہزار درہم دے اور اونٹ دے تو پانچ طرح کے دے بیس ابن مخاض اور بیس نبت مخاض اور بیس نبت لبین
اور بیس حقہ اور بیس جزعہ اور یہ دیت لازم آتی ہے قتل خطا مین اور جاری مجری خطا مین اور قتل تسبیب مین + ح + ملتقی الْفَصْلُ
الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ھٰذِہٖ وَھٰذِہٖ سَوَاءٌ یَعْنِی الْخِنْصَرَ وَالْاِبْھَامَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا دیت اسکی اور اسکی برابر ہے یعنی اشارہ کیا حضرتؐ نے طرف چھنگلیا اور انگوٹھے
کے جیسا کہ بیان کیا راوی نے یعنی چھنگلیا کی اور انگوٹھے کی نقل کی یہ بخاری نے ف جاننا چاہیے کہ بیچ کاٹنے تمام اُنگلیون دونون ہاتھ کے یا
دونون پانون کے تمام دیت لازم آتی ہے بسبب فوت کرنے جنس منفعت کے پس بیچ کاٹنے ہر اُنگلی کے دسوان حصہ دیت کا لازم آتا ہے کہ وہ دس
اونٹ ہین پس فرمایا کہ دیت چھنگلیا کی اور انگوٹھے کی برابر ہے اگرچہ انگوٹھے کے دو جوڑ ہین اور چھنگلیا کے تین اسلیے کہ دونون برابر ہین اصل منفعت
مین پس زیادتی و نقصان کا اعتبار نہین جیسے داہنے اور بائین مین فرق نہین اور جبکہ ہر اُنگلی مین دسوان حصہ کل دیت کا ہوا تو ہر بند اُنگلی کے
بحساب اسکے ہے جبکہ ہر بند اُنگلی کے مین تہائی دسوین حصہ کا ہے اور بیچ بند انگوٹھے کے آدھا دسوین حصہ کا اسلیے کہ اُسکے دو بند ہین اور اُنگلیون
کے تین تین بند + ح وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ جَنِیْنِ امْرَاَۃٍ مِّنْ بَنِیْ لِحْیَانَ سَقَطَ مَیِّتًا بِغُرَّۃٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَۃٍ
ثُمَّ اِنَّ الْمَرْاَۃَ الَّتِیْ قُضِیَ عَلَیْھَا بِالْغُرَّۃِ تُوُفِّیَتْ فَقَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِاَنَّ مِیْرَاثَھَا لِبَنِیْھَا وَزَوْجِھَا وَالْعَقْلَ عَلٰی عَصَبَتِھَا
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا حکم کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچ بچے پیٹ ایک عورت کے بنی لحیان مین سے کہ گر پڑا مردہ
ہوکر ساتھ غرے کے یعنی اُس عورت کے عاقلہ پر اور مراد غرے سے غلام یا لونڈی ہے پھر تحقیق وہ عورت کہ حکم کیا گیا تھا اُسپر یعنی اُسکے عاقلہ پر ساتھ غرے
کے مرگئی پس حکم فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میراث اُسکی اُسکے بیٹون کیلیے اور اُسکے خاوند کیلیے ہے اور حکم فرمایا کہ دیت اُسکی عصبون پر

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

ہر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی دو عورتین آپس مین لڑین پس ایک نے اُنمین سے پتھر مارا دوسری عورت کو کہ وہ حاملہ تھی وہ پتھر اُسکے پیٹ پر لگا
اور بچہ مر کر پیٹ سے نکل پڑا پس حکم فرمایا آنحضرتؐ نے ساتھ غرہ کے اُس عورت مارنیوالی کے عاقلہ پر اور اگر زندہ نکلتا بچہ پیٹ سے بعد ازان مارتی
تو تمام دیت بڑے آدمی کی سی دینی واجب آتی اور غرہ کے کئی معنی ہین ازانجملہ غلام اور لونڈی پر بھی اطلاق کرتے ہین اور فقہا کے نزدیک مراد غرہ
سے بیسوان حصہ دیت کا ہی یعنی پانسو درہم اور اُسکے عصبون پر بھی کہ مراد عاقلہ سے عصبی ہین یعنی دیت عاقلہ پر ہے اور وہ وارث نہین ہوتی
اور دیت سے ارث لازم نہین آتی وارث اور لوگ ہین اور تخصیص بیٹون کی اور خاوند کی اس سبب سے ہووےگی کہ وارث یہی ہونگے واقع مین
ظاہر والا یہ ہےکہ میراث وارثون کے لیے ہو جو کہ ہون جیسا کہ حدیث آئندہ مین ہے ورثها ولدها ومن معهم ح وَعَنْهُ قَالَ اقْتَتَلَتِ
امْرَأَتَانِ مِنْ هُذَيْلٍ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِي بَطْنِهَا فَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ دِيَةَ جَنِينِهَا غُرَّةٌ
عَبْدٌ أَوْ وَلِيدَةٌ وَقَضَى بِدِيَةِ الْمَرْأَةِ عَلَى عَاقِلَتِهَا وَوَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَعَهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا لڑین دو عورتین
قوم ہذیل مین سے پس مارا ایک نے اُنمین سے دوسری کو ساتھ پتھر کے پس جان سے مار ڈالا اُسکو اور بچہ کو کہ اُسکے پیٹ مین تھا پس حکم کیا رسولخدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دیت بچے اُسکے کی کہ بیچ پیٹ اُسکے کے مراد غرہ ہے غلام یا لونڈی اور حکم کیا ساتھ دیت عورت کے کہ قتل کی گئی اوپر قوم
اُس عورت کے کہ قتل کیا اُسنے اور وارث کیا دیت اُسکی کا اولاد اُسکی کو اور اُنکو کہ ساتھ اولاد کے تھے یعنی اور وارث نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف ظاہر یہ ہی کہ پہلی حدیث مین قضیہ اور عورت کا ہے اور اسمین اور کا پہلی حدیث مین قتل کرنیوالی مر گئی اور مقصود بیان کرنا حال وفات اُسکی
کا اور حکم اُسکے کا تھا اور اس حدیث مین عورت مجنیہ بچہ سمیت مر گئی اور حکم اُسکا ذکر کیا گیا اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ قتل کرنا ساتھ
پتھر کے موجب دیت کا ہے نہ قصاص کا اور قبیلہ عمد سے نہین بلکہ شبہ عمد ہے جیسے کہ مذہب امام ابو حنیفہ کا ہے اور اور حمل کرتے ہین چھوٹے
پتھر پر ۲ ح وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا ضَرَّتَيْنِ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ أَوْ عَمُودِ فُسْطَاطٍ فَأَلْقَتْ جَنِينَهَا فَقَضَى
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِينِ غُرَّةً عَبْدًا أَوْ أَمَةً وَجَعَلَهُ عَلَى عَصَبَةِ الْمَرْأَةِ هٰذِهِ رِوَايَةُ التِّرْمِذِيِّ وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ قَالَ ضَرَبَتِ
امْرَأَةٌ ضَرَّتَهَا بِعَمُودِ فُسْطَاطٍ وَهِيَ حُبْلَى فَقَتَلَتْهَا قَالَ وَإِحْدَاهُمَا لِحْيَانِيَّةٌ قَالَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةَ الْمَقْتُولَةِ عَلَى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ
وَغُرَّةً لِمَا فِي بَطْنِهَا اور روایت ہے مغیرہ بن شعبہؓ سے یہ کہ دو عورتین تھین آپس مین سوکنین پس مارا ایک نے ان دونون مین سے دوسری کو
ساتھ پتھر کے یا چوب خیمہ کے پس گرا دیا اُسکے پیٹ کے بچے کو پس حکم فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ بچہ کے غرہ غلام یا لونڈی اور حکم کیا
اور واجب کیا اُسکو اوپر عصبہ یعنی عاقلہ عورت مارنے والی کے یہ روایت ترمذی کی ہے یعنی اعتراض ہے صاحب مصابیح پر کہ اس حدیث کو
صحاح مین لایا اور بیچ روایت مسلم کے یون ہے کہ کہا مغیرہؓ نے کہ مارا ایک عورت نے اپنی سوکن کو ساتھ چوب خیمہ کے اور وہ تھی حاملہ پس
مار ڈالا اُس عورت نے اپنی سوکن حاملہ کو یعنی اور بچہ بھی مر گیا کہا مغیرہؓ نے اور ایک اُنمین سے تھی لحیان مین کی کہ لحیان ایک بطن ہے قبیلہ ہذیل
سے کہا پس مقرر کی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت عورت قتل کی گئی کی اوپر عاقلہ عورت مار ڈالنے والی کے اور غرہ واسطے اُس چیز کے کہ
بیچ پیٹ اُسکے کے تھی یعنی بچہ کی دیت یہ ٹھیرائی ف یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر مذہب امام ابو حنیفہؒ کے اسلیے کہ چوب خیمہ سے واقع
ہوتا ہے قتل عادۃً اور شافعیہ کہتے ہین کہ یہ محمول ہے اوپر چوب اور پتھر چھوٹے کے کہ قصد نہین کیا جاتا ہی اُنسے قتل غالباً ع الفصل الثانی
فصل دوسری عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا إِنَّ دِيَةَ الْخَطَأِ شِبْهِ الْعَمْدِ مَا كَانَ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ
مِنْهَا أَرْبَعُونَ فِي بُطُونِهَا أَوْلَادُهَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ عَنْهُ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ لَفْظُ الْمَصَابِيحِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

روایت ہی عبداللہ بن عمرو سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار ہو کہ تحقیق دیت قتل خطا کی کہ شبہ عمد ہی کہ ساتھ کوڑے اور عصا کے ہو سو اونٹ ہیں انمیں چالیس ایسے ہوں کہ انکے پیٹو نمیں بچے ہوں نقل کی یہ نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور نقل کی ابو داؤد نے ابن عمرو سے اور ابن عمرؓ سے اور شرح السنہ میں لفظ مصابیح کے ہیں ابن عمرؓ سے **ف** لفظ مصابیح کے یہ ہیں الا ان فی قتل العمد الخطاء بالسوط والعصا مائۃ من الابل مغلظۃ منہا اربعون خلفۃ فی بطونہا اولادہا اور گویا کہ مراد ساتھ قتل عمد خطا کے قتل خطا شبہ عمد ہے جانا چاہیے کہ قتل عمد ہی یا شبہ عمد یا خطا محض مراد ساتھ عمد کے یہ ہے قصداً قتل کرے ساتھ ایسی چیز کے کہ جدا کرے اور شبہ عمد یہ ہی کہ قتل کرے قصداً ساتھ غیر چیز ذکر کی گئی کے خواہ واقع ہوتا ہو اس سے قتل غالبا یا نہ ہوتا ہو اور قتل خطا یہ ہی کہ چوک کر قتل کرے چنانچہ بیان مفصل انکا اوپر گذر چکا ہی اور نزدیک امام ابو حنیفہؒ کے ہی اور وہ حمل کرتے ہیں عصا کو مطلق عصا پر خفیف ہو یا ثقیل اور کہتے ہیں کہ قتل ساتھ بھاری چیز کے کہ واقع ہوتا ہو ساتھ اسکے قتل غالبا قبیل عمد سے ہی اور وہ حمل کرتے ہیں عصا کو خفیف پر کہ واقع نہوتا ہو ساتھ اسکے قتل غالبا اور بعضی روایات میں مغلظہ واقع ہوا ہی اور تغلیظ بیچ شبہ عمد کے نزدیک ابن مسعودؓ اور ابو حنیفہؒ اور ابو یوسفؒ اور احمدؒ کے یہ ہی کہ واجب ہیں چار طرح کے اونٹ چنانچہ بیان انکا ابتداء باب میں ہو چکا ہی اور نزدیک شافعیؒ اور محمدؒ کے یہ ہی کہ تین طرح کے اونٹ ہوں چنانچہ بیان انکا بھی ابتداء باب میں ہو چکا ہی اور خطاء محض میں دیت مغلظہ نہیں ہوتی ہی اور واجب ہوتے ہیں اسمیں پانچ طرح کے اونٹ کہ اوپر ذکر ہو چکے ہیں اور یہ باتفاق ہی اور یہ حدیث دلیل شافعیؒ اور محمدؒ کی ہی اور ہم کہتے ہیں کہ یہ حدیث معارض ہی اس حدیث کی کہ روایت کی گئی ابن مسعودؓ اور سائبؓ بن یزید سے پس عمل کیا ہمنے ساتھ متیقن کے **وَعَنْ** اَبِیْ بَکْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَتَبَ اِلٰی اَھْلِ الْیَمَنِ وَکَانَ فِیْ کِتَابِہٖ اَنَّ مَنِ اعْتَبَطَ مُؤْمِنًا قَتْلًا فَاِنَّہٗ قَوَدُ یَدِہٖ اِلَّا اَنْ یَّرْضٰی اَوْلِیَاءُ الْمَقْتُوْلِ وَفِیْہِ اَنَّ الرَّجُلَ یُقْتَلُ بِالْمَرْاَۃِ وَفِیْہِ فِی النَّفْسِ الدِّیَۃُ مِائَۃٌ مِّنَ الْاِبِلِ وَعَلٰی اَھْلِ الذَّھَبِ اَلْفُ دِیْنَارٍ وَفِی الْاَنْفِ اِذَا اُوْعِبَ جَدْعُہُ الدِّیَۃُ مِائَۃٌ مِّنَ الْاِبِلِ وَفِی الْاَسْنَانِ الدِّیَۃُ وَفِی الشَّفَتَیْنِ الدِّیَۃُ وَفِی الْبَیْضَتَیْنِ الدِّیَۃُ وَفِی الصُّلْبِ الدِّیَۃُ وَفِی الْعَیْنَیْنِ الدِّیَۃُ وَفِی الرِّجْلِ الْوَاحِدَۃِ نِصْفُ الدِّیَۃِ وَفِی الْمَاْمُوْمَۃِ ثُلُثُ الدِّیَۃِ وَفِی الْجَائِفَۃِ ثُلُثُ الدِّیَۃِ وَفِی الْمُنَقِّلَۃِ خَمْسَ عَشْرَۃَ مِنَ الْاِبِلِ وَفِیْ کُلِّ اِصْبَعٍ مِّنْ اَصَابِعِ الْیَدِ وَالرِّجْلِ عَشْرٌ مِّنَ الْاِبِلِ وَفِی السِّنِّ خَمْسٌ مِّنَ الْاِبِلِ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃِ مَالِکٍ وَفِی الْعَیْنِ خَمْسُوْنَ وَفِی الْیَدِ خَمْسُوْنَ وَفِی الرِّجْلِ خَمْسُوْنَ وَفِی الْمُوْضِحَۃِ خَمْسٌ اور روایت ہی ابی بکرؓ بیٹے محمد بیٹے عمرو بیٹے حزم کے سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اسکے باپ نے نقل کی اسکے دادا سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نامہ لکھا طرف یمن والوں کے اور تھا بیچ نامہ حضرتؐ کے یہ کہ جو شخص مار ڈالے بے تقصیر کسی مسلمان کو مار ڈالنا یعنی عمداً پس تحقیق وہ قصاص ہاتھ کا ہی یعنی قتل کیا جاوے بدلے فعل اور تقصیر کہ ساتھ ہاتھ اپنے کے کی مگر یہ کہ راضی ہو جاویں وارث مقتول کے یعنی ساتھ لینے دیت کے یا معاف کردیں تو نہ قتل کیا جاوے اور اس نامے میں یہ بھی تھا کہ قتل کیا جاوے مرد بدلے عورت کے اور اسمیں یہ بھی تھا کہ بیچ مار ڈالنے جان کے دیت ہی سو اونٹ یعنی جسکے پاس اونٹ ہوں سو اونٹ دے بحسب تفصیل مذکور کے اور اوپر سونا رکھنے والوں کے ہزار دینار اور بیچ ناک کے جس وقت کہ پوری کاٹی جاوے دیت ہی سو اونٹ اور بیچ دانتوں کے کہ سب توڑے جاویں دیت پوری ہی اور بیچ ہونٹوں کے کہ کاٹے جاویں پوری دیت ہی اور بیچ دونوں خصیوں کے کہ کاٹے جاویں دیت ہی اور بیچ کاٹنے آلت کے دیت ہی اور بیچ توڑنے پیٹھ کی ہڈی کے دیت ہی اور بیچ پھوڑنے دونوں آنکھوں کے دیت ہی اور بیچ کاٹنے ایک پاؤں کے آدھی دیت ہی اور بیچ زخم پہونچنے پوست مغز سر کے تہائی دیت ہی اور بیچ زخم پیٹ کے تہائی دیت ہی اور بیچ زخم کے کہ ہڈی سرک گئی ہو پندرہ اونٹ ہیں اور بیچ ہر انگلی کے انگلیوں ہاتھ اور پاؤں کی سے دس دس اونٹ ہیں اور بیچ ہر دانت کے پانچ پانچ اونٹ ہیں نقل کی یہ نسائی اور دارمی نے اور بیچ روایت مالک کے یہ ہی اور بیچ ایک آنکھ کے پچاس اونٹ ہیں اور بیچ ایک ہاتھ کے پچاس اور بیچ ایک پاؤں کے پچاس اور بیچ زخم کے کہ ہڈی کھل گئی ہو پانچ اونٹ ہیں **ف** بیچ مار ڈالنے جان کے دیت ہی یعنی قتل عمد میں جبکہ قصاص سے درگذر کریں وارث مقتول کے اور راضی ہوں دیت لینے پر تو دیت ہی اور قتل خطا اور شبہ عمد میں دیت ہی اور سونے والوں پر ہزار دینار ہیں اور بیچ چاندی والوں پر ہزار درہم ہیں اور اسکو ذکر نہ کیا بسبب اکتفا کرنے کے ساتھ قیاس کے مراد یہ ہی کہ اونٹ والوں سے واقع میں بحسب اتفاق کے اونٹ لیں اور زردار دن سے زر نہ یہ کہ واجب ہو کہ غیر اسکا مقبول و محسوب نہو نا چاہیے کہ اختلاف کیا ہے علماء نے بیچ دراہم و دنانیر کے آیا لیے جاویں دیات میں

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

یا نہین پس کہا ابوحنیفہؒ اور احمدؒ نے کہ جائز ہے لینا اُنکا دیات مین باوجود ہونے اونٹونکے اور کہا شافعیؒ نے کہ نہ عدول کرے اونٹونسے جبکہ پائے جاوین اونٹ
مگر برضاے طرفین اور بیچ پھوڑنے دونون آنکھون کے آخر اصل بیچ باب قطع اعضا کے یہ ہے کہ اگر زائل کرے تمام و کمال جنس منفعت کو یا زائل کرے تمام جمال کو کہ
مقصود ہے واجب ہوتی ہے تمام دیت کہ ایک وجہ کر بیچ حکم تلف کرنے نفس کے ہے پس ملحق ہے ساتھ تلف کرنے نفس کے بسبب تعظیم آدمی کے اور اصل اسکی حکم کرنا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے ساتھ تمام دیت کے بیچ زبان اور ناک کے اور پیدا ہوتے ہین اس اصل سے فرع بہت اور حکم کیا حضرت عمرؓ نے ساتھ چار دیتون کے
بیچ ایک ضرر کے کہ زائل کیا عقل اور سمع اور بصر اور کلام کو اور اسیطرح اگر داڑھی کسی کی کوئی مونڈ ڈالے اور پھر وہ نہ نکلے تو دیت آتی ہے اسلیے کہ فوت کرنا جمال کا
ہوا اور اسیطرح سر کے بالون مین کذا فی الہدایہ +ع +ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
الْمَوَاضِحِ خَمْسًا خَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْأَسْنَانِ خَمْسًا خَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ الْفَصْلَ الْأَوَّلَ
اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اُنھے اپنے دادا سے کہ کہا حکم فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ زخمونکے کہ کھل جاوے ہڈی پانچ پانچ اونٹ
ہین اور بیچ دانتونکے پانچ پانچ اونٹ ہین یعنی ہر دانت مین پانچ پانچ اونٹ نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی اور دارمی نے اور روایت کیا ترمذی اور ابن ماجہ نے پہلا جملہ یعنی
جسمین ذکر زخمونکا ہے ف اگر کوئی کہے کہ جب بیچ تمام دانتونکے دیت پوری آتی ہے تو ایک دانت مین پانچ اونٹ کیونکر آوینگے دانت بتیس ہوتے ہین یا اٹھائیس ہوتے
ہین جواب یہ کہ یہ تقدیرات بحکم شارع ہین عقل کو اسمین دخل نہین لیکن ہان بعضے اقسام ہین جیسے کہ ساری دیت دونون آنکھونمین اور آدھی دیت ایک آنکھ مین ہے مثلا وجہ معقول
بھی معلوم کر سکتے ہین اور اصل وہی حکم شارع ہے +ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءً رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا مقرر کین رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیان دونون ہاتھون اور دونون پاؤنکی برابر نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے ف یہانتک کہ
انگوٹھا اور چھنگلیا اگرچہ ہین دونون مختلف جوڑونمین جیسیکہ پہلے گذرا +ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَصَابِعُ سَوَاءٌ وَالْأَسْنَانُ سَوَاءٌ
الثَّنِيَّةُ وَالضِّرْسُ سَوَاءٌ هٰذِهِ وَهٰذِهِ سَوَاءٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیان برابر ہین اور دانت برابر ہین
یعنی دیت مین اگرچہ بعضے بڑے ہین بعضونسے جیسے اگلے دانت اور ڈاڑھین برابر ہین یعنی دیت مین اگرچہ ڈاڑھین بڑی ہین اگلے دانتون سے یہ اور یہ یعنی چھنگلیا اور
انگوٹھا برابر ہین نقل کی یہ ابوداؤد نے وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ ثُمَّ قَالَ النَّاسُ إِنَّهُ
لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ وَمَا كَانَ مِنْ حِلْفٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنَّ الْإِسْلَامَ لَا يَزِيدُهُ إِلَّا شِدَّةً الْمُؤْمِنُونَ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ يُجِيرُ عَلَيْهِمْ أَدْنَاهُمْ وَيَرُدُّ
عَلَيْهِمْ أَقْصَاهُمْ وَيَرُدُّ سَرَايَاهُمْ عَلٰى قَعِيدَتِهِمْ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ دِيَةُ الْكَافِرِ نِصْفُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا تُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ
إِلَّا فِي دُورِهِمْ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ دِيَةُ الْمُعَاهِدِ نِصْفُ دِيَةِ الْحُرِّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور
شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے کہا خطبہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سال فتح مکہ کے پھر فرمایا یعنی بعد خطبہ کے کہ مشتمل تھا حمد و ثنا پر اے لوگو تحقیق نہین ہے پیدا کرنا
عہد و قسم کا اسلام مین اور وہ عہد اور قسم کہ تھی جاہلیت مین پس اسلام نہین زیادہ کرتا اسکو مگر مضبوطی مسلمان حکم ایک ہاتھ کا رکھتے ہین یعنی اتفاق کا رکھتے ہین اُن لوگو نپر کہ
سوا اُنکے ہین یعنی کافر پناہ دیتا ہے اُنپر ادنی اُنکا اور پھیرتا ہے اُنپر جو بہت دور ہے اُنسے اور پھرتے ہین لشکر اُنکے بیٹھے رہنے والو نپر نہ قتل کیا جاوے مومن بدلے کافر کے یعنی کافر
حربی کے اور نزدیک شافعیؒ کے اگرچہ ذمی ہو اور دیت کافر کی یعنی ذمی کی آدھی دیت مسلمان کی ہے نہین ہے کھینچ منگانا زکوۃ کے مواشی کو اور نہ الگ جا رہنا مواشی والون کو اور
نہ لیجاوے زکوۃ اُنکی مگر اُنھین کے گھرونمین سے اور ایک روایت مین کہا دیت عہد والے کی آدھی دیت حر کی ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف نہین ہے پیدا کرنا قسم کا آخر اصل مین حلف کے
معنی ہین عقد کرنا اور عہد باندھنا اہل جاہلیت آپسمین عہد کرتے تھے کہ ایک دوسرے کا وارث ہو اور ایک دوسرے کی مدد کرے لڑائی مین اور فتنہ انگیزی میں اور اداے ضمانت واجبہ
مین وغیر ذلک پس منع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسطرح کے عہد کرنیسے اسلام مین ساتھ قول اپنے کے لا حلف فی الاسلام اور ایک عہد کرتے تھے جاہلیت مین مظلوم کی مدد کرنے پر

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اور ناتیداروں کے سلوک کرنے پر اور محافظت حقوق پر اسکو ثابت و جائز رکھا ساتھ قول اپنے کے مَا کَانَ مِنْ حِلْفٍ آخر اور پھرتے ہیں بشکر اُنکے آخر یہ تفسیر کلام سابق کی ہے اور

شرح اس حدیث کی بیچ فائدہ حدیث حضرت علی رضہ کے دوسری فصل کتاب القصاص کی ہیں گذر چکی اور نہ قتل کیا جاوے مومن آخر بیان اسکا بھی اسی حدیث کے فائدے میں گذرا

اور دیت کافر کی آدھی دیت مسلمان کی ہے امام مالک رح نے اسپر عمل کیا ہے اور نزدیک شافعی رح کے اور ایک روایت میں امام احمد رح سے دیت اسکی تہائی دیت مسلمان کی ہے اور ہمارے نزدیک

دیت ذمی کی مانند دیت مسلمان کے ہے اور ہدایہ میں ایک حدیث نقل کی ہے کہ دیت ہر ذمی عہد کے بیچ عہد سکے کے ہزار دینار ہیں اور کہا کہ اسیطرح حکم کیا ابوبکر رض اور عمر رض اور عثمان رض نے اور جب

زمانہ معاویہ رض کا ہوا تو آدھی کردی حضرت علی رض سے روایت کیا کہ کہا نہ دیا ذمیوں نے جزیہ کو مگر اسلیے کہ ہو وین خون اُنکے مانند خونوں ہمارے کے اور اموال اُنکے مانند اموال ہمارے کے اور کہا

جو کچھ کہ برخلاف اسکے صحابہ رض سے روایت کیا ہے معارض ان آثار مشہورہ کے نہیں ہو سکتا اور نہیں ہے کچھ امنگا نا آخر اجلب سے یہ ہے کہ زکوۃ لینے والا کہ زکوۃ لینے کو جاوے مواشی والوں کے

گھروں سے بہت دور اُترے اور اُنکو اپنے پاس بلوا بھیجے اور صدقات لیوے اور جنب یہ کہ مواشی والے زکوۃ لینے والے سے دور تر جا رہیں اور طلب اور حاضر کرنا انکار زکوۃ لینے والے پر شاق

ہووے پس ان دونوں باتوں سے منع فرمایا اسلیے کہ پہلی بات میں مشقت مواشی والوں کو لاحق ہوتی ہے اور دوسری بات میں زکوۃ لینے والے کو اور بیان مفصل اسکا کتاب الزکوۃ میں گذر چکا ہے اور نہ لیجاوے

زکوۃ آخر یہ تفسیر اور تاکید پہلے کلام کی ہے ع ح وَعَنْ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دِيَةِ الْخَطَاءِ عِشْرِيْنَ

بِنْتَ مَخَاضٍ وَّعِشْرِيْنَ ابْنَ مَخَاضٍ ذُكُوْرٍ وَّعِشْرِيْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَّعِشْرِيْنَ جَذَعَةً وَّعِشْرِيْنَ حِقَّةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالصَّحِيْحُ اَنَّهٗ

مَوْقُوْفٌ عَلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّخِشْفٌ مَجْهُوْلٌ لَا يُعْرَفُ اِلَّا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَرُوِيَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدٰى قَتِيْلَ

خَيْبَرَ بِمِائَةٍ مِّنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ وَلَيْسَ فِيْ اَسْنَانِ اِبِلِ الصَّدَقَةِ ابْنُ مَخَاضٍ اِنَّمَا فِيْهَا ابْنُ لَبُوْنٍ اور روایت ہے خشف بن مالک سے کہ نقل کی ابن مسعود رض سے

کہ کہا حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ دیت خطا کے بیس اونٹنیاں کہ دوسرے برس میں لگی ہوں اور بیس اونٹ کہ دوسرے برس میں لگے ہوں اور بیس اونٹنیاں کہ تیسرے

برس میں لگی ہوں اور بیس اونٹنیاں کہ پانچویں برس میں لگی ہوں اور بیس اونٹنیاں کہ چوتھے برس میں لگی ہوں نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نے اور صحیح یہ ہے کہ یہ موقوف

ہے ابن مسعود رض پر یعنی اُنکا قول ہے اور خشف مجہول ہے نہیں پہچانا جاتا مگر ساتھ اس حدیث کے اور روایت کیا بغوی نے شرح السنہ میں یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت دی اُس

شخص کے کہ مارا گیا تھا خیبر میں ساتھ سو اونٹوں کے اونٹوں زکوۃ کے میں سے حال آنکہ نہ تھے درمیان اونٹوں زکوۃ کے اونٹ برس روز کے سوا اسکے نہیں کہ انمیں تھے دو برس کے اونٹ ف

بیچ دیت خطا کے آخر اس سے معلوم ہوا کہ دیت خطا کی اخماس ہے یعنی پانچ طرح کے اونٹ دینے آتے ہیں اور یہی مذہب ہے اکثر اہل علم کا لیکن اختلاف اُنکی تقسیم میں ہے مذہب حنفی میں تو

اسیطرح دیے جاتے ہیں کہ جو حدیث میں مذکور ہوے اور امام شافعی رح کے نزدیک بیس ابن لبون جگہ ابن مخاض کے ہیں اور یہ حدیث حجت ہے اُنپر اور اس حدیث میں جو کلام کیا گیا ہے اسکے

خوب جواب دیے ہیں ملا علی نے جو چاہے اُنکی شرح میں دیکھ لے خلاصہ جواب کا یہ کہ حضرت نے جو دیت دی تھی بطور احسان کے ہے نہ بطور حکم کے اور روایت کیا بغوی نے آخر اسمیں

رہی حدیث سابق پر کہ اسمیں اثبات ابن مخاض کا ہے اور اسمیں اثبات ابن لبون کا اور اسپر عمل کیا شافعی رح نے اسکا جواب بھی ملا علی رح نے خوب لکھا ہے ع ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ

شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَتْ قِيْمَةُ الدِّيَةِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانَ مِائَةِ دِيْنَارٍ اَوْ ثَمَانِيَةَ اٰلَافِ دِرْهَمٍ وَّدِيَةُ اَهْلِ الْكِتَابِ

يَوْمَئِذٍ النِّصْفُ مِنْ دِيَةِ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ فَكَانَ كَذٰلِكَ حَتّٰى اسْتُخْلِفَ عُمَرُ فَقَامَ خَطِيْبًا فَقَالَ اِنَّ الْاِبِلَ قَدْ غَلَتْ فَفَرَضَهَا عُمَرُ عَلٰى اَهْلِ الذَّهَبِ

اَلْفَ دِيْنَارٍ وَّعَلٰى اَهْلِ الْوَرِقِ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا وَّعَلٰى اَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَيْ بَقَرَةٍ وَّعَلٰى اَهْلِ الشَّاءِ اَلْفَيْ شَاةٍ وَّعَلٰى اَهْلِ الْحُلَلِ مِائَتَيْ حُلَّةٍ قَالَ وَتَرَكَ

دِيَةَ اَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ يَرْفَعْهَا فِيْمَا رَفَعَ مِنَ الدِّيَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اُسنے نقل کی اپنے دادا سے کہ کہا تھی قیمت دیت

کی یعنی قیمت اونٹوں دیت کی کہ سو ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آٹھ سو دینار یا آٹھ ہزار درہم اور دیت اہل کتاب کی اُن دنوں میں تھی آدھی دیت مسلمان کی کہا اُسکے دادا نے پس تھا

اسیطرح سے یہانتک کہ خلیفہ کیے گئے عمر رض اور کھڑے ہو حضرت عمر رض خطبہ فرماتے پس کہا تحقیق اونٹ مہنگے ہو گئے کہا راوی کرنیوالے نے پھیرائی دیت حضرت عمر رض نے اوپر دولتمند سونا رکھنے

والوں کے ہزار دینار اور اوپر دولتمند چاندی والوں کے بارہ ہزار درہم اور گائیں والوں پر دو سو گائیں اور بکری والوں پر دو ہزار بکریاں اور جوڑے والوں پر جو کپڑے کے جوڑوں کی سوداگری

لـه اور دیت جو ... نصف من ۱۲ طـه ... ۱۲

کرتے تھے دو سو جوڑے کہا راوی نے اور چھوڑی عمرؓ نے دیت ذمیونکی یعنی اسی حال پر کہ تھی حضرتؐ کے زمانہ مین یعنی چار ہزار درہم نہین زیادہ کیا اسکو اُن دیتون مین کہ زیادہ
کی نقل کی یہ ابوداؤد نے ف آٹھ ہزار درہم کہا بعضون نے کہ دلالت کرتی ہے یہ حدیث اسپر کہ اصل دیت مین اونٹ ہین اور یہ اونٹ مختلف ہوتے ہین بحسب اختلاف قیمت کے جیسکہ
مذہب شافعیؒ کا ہی قول جدید مین اور کہا ابن ملکؒ نے کہ جوڑے سے مراد تہبند اور چادر ہے سطر کے کپڑے ہون اور نہین زیادہ کیا الخ کہا طیبی نے یعنی جبکہ ہوئی قیمت دیت مسلمان
کی بارہ ہزار درہم اور رہی دیت ذمی کی جیسیکہ تھی یعنی چار ہزار درہم ہوئے دیت ذمی کی مانند تہائی دیت مسلمان کے مطلقاً انتہی پس اس سے دلیل پکڑی ہی شافعیؒ نے
اور اوضح ہے کہ موافق اُنکے ہین کہ دیت ذمی کی تہائی دیت مسلمان کی ہی اور ہمارے نزدیک دیت ذمی کی مانند دیت مسلمان کے ہی اور کہا شمنی نے کہ دیت سونیکی
ہزار دینار ہین اور دیت چاندی کی دس ہزار درہم اور اونٹون کے سوا ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک چاندی کے بارہ ہزار درہم ہے ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ جَعَلَ الدِّيَةَ اثْنَيْ عَشَرَ اَلْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
یہ کہ حضرتؐ نے ٹھیرائی دیت بارہ ہزار درہم نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور دارمی نے وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَوِّمُ دِيَةَ الْخَطَاءِ عَلٰى اَهْلِ الْقُرٰى اَرْبَعَمِائَةِ دِيْنَارٍ اَوْ عِدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ وَيُقَوِّمُهَا عَلٰى اَثْمَانِ الْاِبِلِ فَاِذَا غَلَتْ رَفَعَ فِيْ قِيْمَتِهَا
وَاِذَا هَاجَتْ رُخْصًا نَقَصَ مِنْ قِيْمَتِهَا وَبَلَغَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ اَرْبَعِمِائَةِ دِيْنَارٍ اِلٰى ثَمَانِ مِائَةِ دِيْنَارٍ اَوْ عِدْلَهَا مِنَ
الْوَرِقِ ثَمَانِيَةَ اٰلَافِ دِرْهَمٍ قَالَ وَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَيْ بَقَرَةٍ وَعَلٰى اَهْلِ الشَّاءِ اَلْفَيْ شَاةٍ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَقْلَ مِيْرَاثٌ بَيْنَ وَرَثَةِ الْقَتِيْلِ وَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عَقْلَ الْمَرْاَةِ بَيْنَ عَصَبَتِهَا وَلَا يَرِثُ الْقَاتِلُ
شَيْئًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عمرو بن شعیبؓ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اُس نے اپنے دادا سے کہ کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم ٹھیراتے دیت
خطا کی بستیون والون پر چارسو دینار یا برابر اُنکے یعنی قیمت میں چاندی سے یعنی چار ہزار درہم اور قیمت ٹھیراتے تھے خطا کیا اور مول اونٹونکے پس جس وقت مہنگے ہوتے اونٹ تو زیادہ کرتے بیچ
قیمت دیت کے اور جب ظاہر ہوتی ارزانی اونٹونکی قیمت مین کم کرتے قیمت دیت سے اور پہنچی دیت رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ما بین چار سو دینار کے آٹھ سو دینار تک
اور برابر اُنکے چاندی بھی آٹھ ہزار درہم کہا راوی نے اور حکم فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گائین والون پر دو سو گائین اور بکریان والون پر دو ہزار بکریاں اور فرمایا رسولخدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ تحقیق دیت میراث ہوتی ہی درمیان وارثون مقتول کے گئے اور حکم فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دیت عورت کی کہ بانٹی گئی ہے درمیان عصبون اسکے
اور نہین وارث ہوتا قاتل مورث کا کسی چیز کا یعنی نہ دیت کا اور نہ اور کسی چیز کا نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف آٹھ ہزار درہم کہا طیبی نے کہ یہ دلالت کرتی ہی اسپر کہ
دیت مین اونٹ ہین پس اگر نہ ملین واجب ہوتی ہی قیمت اُنکی جسقدر کہ ہو جیسکہ لیا شافعیؒ نے قول جدید مین اور دیت عورت کی الخ یعنی ایک عورت نے کہ خیانت کی اور
مار ڈالا کسی کو تو ادا کرین دیت اُسکی عصبات اُسکے کہ مددگار اُسکے تھے جیسیکہ حکم مرد کی دیت کا ہی یعنی عورت غلام کی مانند نہین ہی کہ متعلق ہوتی ہے دیت اُسکی ساتھ رقبہ یعنی ذات
اُسکی کے ساتھ عصبے اُسکے کے ح وَعَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَقْلُ شِبْهِ الْعَمْدِ مُغَلَّظٌ مِثْلُ عَقْلِ الْعَمْدِ وَلَا يُقْتَلُ صَاحِبُهٗ
رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عمروؓ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُنے اپنے دادا سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیت شبہ عمد کی سخت ہی مانند دیت عمد کے اور نہ مارا جاوے صاحب
شبہ عمد کا نقل کی یہ ابوداؤد نے ف صاحب الخ یعنی جسنے کہ قتل کیا بطریق شبہ عمد کے اُسکو قصاص مین قتل نہ کیجیے یہ کلام فرمایا واسطے دفع توہم جائز ہونے قصاص کے
شبہ عمد مین یعنی اگر کوئی یہ توہم کرے کہ جب مشابہ عمد کے ہوا تو چاہیے کہ حکم اسکا حکم عمد کا سا ہو اس توہم کے دفع کیلیے اسطرح فرمایا اور بیان قتل عمد اور شبہ عمد کا اوپر ہو چکا ہی
ح وَعَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ السَّادَّةِ لِمَكَانِهَا بِثُلُثِ الدِّيَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے عمروؓ سے کہ نقل کی
اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہ کہا حکم فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ مقدمہ آنکھ کے کہ ٹھیری ہو اپنی جگہ اور جاتی رہی ہو روشنی اُسکی ساتھ تہائی دیت کے نقل کی یہ ابوداؤد
اور نسائی نے ف یعنی کسی کی آنکھ زخمی ہوئی کہ بینائی اُسکی جاتی رہی لیکن اپنی جگہ سے نہ نکلی اور بیچ جمال مُنھ اُسکے کے خلل نہ پڑا اور پہلے گذر چکا کہ دونون آنکھونکے تلف

سلہ یعنی بعد اسکے دلیلیں مذہب حنفی کی ملا علیؒ نے خوب ذکر کین جو چاہے اُنکی شرح مین دیکھ لے ۱۲ سلہ اسمین بیان ست قول اور ایقوم الخطا ر ۱۲ سلہ اسمین تائید ہے مذہب صاحبین رح کی ۱۲

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

ہونے مین تمام دیت ہے کہ سو اونٹ ہین اور ایک آنکھ کے تلف ہونے مین پچاس اونٹ ہین اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ بیچ تلف ہونے آنکھ کے سطرح تہائی
دیت ہی اور بعضے علما کا مذہب بھی یہی ہی اور اکثر علمانے واجب کی ہی اس صورت مین حکومت عدل کی اسلیے کہ منفعت بالکل نہین جاتی رہی پس بیچ حکم اس دیت کے
ہوئی کہ سیاہ ہو گیا مارنے سے اور معنی حکومت کے یہ ہین کہ اگر وہ زخمی غلام ہوتا تو کسقدر کم ہوتا بسبب اس زخم کے اُسکی قیمت مین سے پس واجب ہوگا اُسکی دیت مین سے اسقدر
اور اس حدیث کو بھی اوپر معنی حکومت کے حمل کیا ہی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہان ساتھ تہائی دیت کے حکم فرمایا بطریق حکومت کے نہ کہ بطریق قاعدہ کلیہ
کے اور کلام توربشتی کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ بیچ صحت اس حدیث کے کلام ہی واللہ اعلم **وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ**
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْجَنِیْنِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ اَوْ فَرَسٍ اَوْ بَغْلٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ رَوٰی هٰذَا الْحَدِیْثَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَخَالِدُ الْوَاسِطِیُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو
وَلَمْ یَذْکُرَا وَفَرَسٍ اَوْ بَغْلٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی محمد بن عمرو سے کہ نقل کی ابی سلمہ رضی سے اور اُسنے ابو ہریرہ رضی سے کہ کہا فرمایا رسولخدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ بچے کے کہ پیٹ مین مر گیا ساتھ غرہ کے کہ غلام یا لونڈی یا گھوڑا یا خچر نقل کی یہ ابوداؤد نے اور کہا روایت کی یہ حدیث حماد بن سلمہ اور خالد
واسطی نے محمد بن عمرو رضی سے اور نہین ذکر کیا ہر ایک نے دونو مین سے لفظ او فرس او بغل کا یعنی یہ زیادتی نہین ذکر کی پس ہوئی یہ زیادتی شاذہ اور حدیث ضعیف نقل کی یہ
ابوداؤد اور نسائی نے **ف** کہا نووی نے کہ غرہ نزدیک عرب کے کہتے ہین بہت نفیس چیز کو اور اطلاق کیا گیا ہی اسکا اس جگہ انسان پر اسلیے کہ اللہ تعالی نے پیدا کیا ہی انسان کو
احسن تقویم مین اور کہا بعضون نے کہ ذکر فرس اور بغل کا وہم ہے راوی سے اسلیے کہ غرہ نہین اطلاق کیا جاتا ہی مگر انسان مملوک صورت پر ع ح **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ**
شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ یُعْلَمْ مِنْهُ طِبٌّ فَهُوَ ضَامِنٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے
عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے یہ کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ طبیب ٹھیرا وے اپنے تئین بہ تکلف حال آنکہ نہین جانی گئی ہے
اُس سے طب یعنی مشہور نہین ہے ساتھ طب کے اور مہارت نہین رکھتا اُسمین پس مر گیا کوئی اُسکے علاج سے پس وہ ضامن ہی نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے **ف** یعنی جو شخص
کہ علم طب کا نرکھتا ہو اور اُسکے قواعد سے واقف نہو پھر کسیکا علاج کرے اور علاج عام ہی کہ آپ اپنے ہاتھ سے کرے مانند کھولنے فصد وغیرہ کے یا ساتھ تجویز کرنے نسخہ کے کرے
اور وہ مریض اس سے ہو جاوے تو وہ ضامن ہی یعنی اُسکی دیت اُسکے عاقلہ پر لازم آتی ہی سب علما کے نزدیک اور نہین لازم آتا قصاص اُسپر سبب اذن اور رضاے مریض
کے ساتھ اُسکے ع ح **وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ غُلَامًا لِاُنَاسٍ فُقَرَاءَ قَطَعَ اُذُنَ غُلَامٍ لِاُنَاسٍ اَغْنِیَاءَ فَاَتٰی اَهْلُهُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا**
اِنَّا اُنَاسٌ فُقَرَاءُ فَلَمْ یَجْعَلْ عَلَیْهِمْ شَیْئًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی عمران بن حصین رضی سے یہ کہ ایک لڑکے فقیرون کے نے کان کاٹ ڈالا ایک لڑکے کے دولتمند
کے کا پس آئے ناتیدار اُس لڑکے کان کاٹنے والے کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ ہم ہین محتاج پس نہ مقرر کی حضرت نے اُنپر کوئی چیز نقل
کی یہ ابوداؤد نے **ف** اسلیے کہ عاقلہ اُسکے تھے محتاج اور جنایت لڑکے کی عاقلہ پر ہوتی ہی اسلیے کہ وہ جنایت خطائی ہی کیونکہ نہین صادر ہوئی اختیار صحیح سے چنانچہ اسلیے
نہین قصاص لیا جاتا لڑکے سے قتل مین اور فقرا نہین متحمل ہوتے دیت کے اور ظاہر یہ ہی کہ کاٹنے والا کان کا تھا لڑکا آزاد اسلیے کہ اگر ہوتا غلام تو متعلق ہوتی جنایت
اُسکے ساتھ رقبہ یعنی ذات اُسکی کے اور فقر مالک اُسکے کا نہ دفع کرتا اُسکو کذا ذکر ابن الملک وغیرہ من علمائنا ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عَلِیٍّ اَنَّهٗ قَالَ دِیَةُ شِبْهِ الْعَمْدِ اَثْلَاثًا ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ حِقَّةً وَّثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ جَذَعَةً وَّاَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ ثَنِیَّةً اِلٰی بَازِلِ عَامِهَا کُلُّهَا خَلِفَاتٌ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ فِی الْخَطَاءِ
اَرْبَاعًا خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ حِقَّةً وَّخَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ جَذَعَةً وَّخَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ بَنَاتِ لَبُوْنٍ وَّخَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ بَنَاتِ مَخَاضٍ
اور روایت ہے علی رضی سے یہ کہ اُنھون نے فرمایا کہ دیت شبہ عمد کی مین تین طرح کے اونٹ دینے آتے ہین تینتیس ۳۳ اونٹنیان اسطرح کہ چوتھے برس مین لگی ہون اور
تینتیس ۳۳ اونٹنیان اسطرح کی کہ پانچوین برس مین لگی ہون اور چونتیس ۳۴ اونٹنیان اسطرح کی کہ چھٹے برس مین لگی ہون آٹھ برس تک کہ نوین برس مین لگی ہون اور سب
ہون حاملہ اور ایک روایت مین حضرت علی رضی سے یون آیا ہی کہ کہا بیچ قتل خطا کے چار قسم کی اونٹنیان دینی آتی ہین پچیس ۲۵ تین تین برس کی اور پچیس چار چار برس کی

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اور پچیس ۲۵ دو دو برس کی اور پچیس ۲۵ ایک ایک برس کی نقل کی یہ ابو داؤد نے وَعَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَضَى عُمَرُ فِي شِبْهِ الْعَمْدِ ثَلَاثِيْنَ حِقَّةً وَثَلَاثِيْنَ جَذَعَةً وَاَرْبَعِيْنَ
خَلِفَةً مَا بَيْنَ ثَنِيَّةٍ اِلَى بَازِلِ عَامِهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے مجاہد سے کہ کہا حکم فرمایا حضرت عمرؓ نے بیچ قتل شبہ عمد کے تیس اونٹنیاں تین تین برس کی
اور تیس چار چار برس کی اور چالیس اونٹنیاں حاملہ مابین پانچ برس پورے کی نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یہ موافق مذہب شافعیؒ کے ہے وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْجَنِيْنِ يُقْتَلُ فِي بَطْنِ اُمِّهٖ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ وَلِيْدَةٍ فَقَالَ الَّذِيْ قُضِيَ عَلَيْهِ كَيْفَ اَغْرَمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا اَكَلَ وَلَا نَطَقَ
وَلَا اسْتَهَلَّ وَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هٰذَا مِنْ اِخْوَانِ الْكُهَّانِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ مُرْسَلًا وَرَوَاهُ
اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مُتَّصِلًا اور روایت ہے سعید بن مسیب سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا بیچ لڑکے کے کہ مارا جاوے اپنی ماں کے پیٹ میں ساتھ غرہ کے غلام
ہو یا لونڈی پس کہا اُس شخص نے کہ حکم کیا گیا تھا اُسپر کہ کسطرح تاوان بھروں میں اُس شخص کا کہ نہ پی اُسنے کوئی چیز اور نہ کھائی اور نہ چلایا اور مانند اس قتل کے ساقط کیا جاتا ہے
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے اسکے نہیں کہ یہ کاہنوں کے بھائیوں میں سے ہے نقل کی یہ مالکؒ اور نسائیؒ نے مرسل یعنی ساتھ حذف صحابی کے اور نقل کی یہ ابو داؤد
نے سعید سے اور اُسنے نقل کی ابی ہریرہؓ سے بطریق اتصال کے ف کاہن اُسکو کہتے ہیں کہ خبر غیب کی بتاتا ہے اور حضرتؐ نے اُسکو کاہن کا بھائی اسلیے فرمایا کہ وہ بھی اپنی جھوٹی
باتوں کو ساتھ عبارت مسجع اور مقفی کے بیان کرتے ہیں لوگوں کے فریفتہ کرنے کے لیے اور مطلق عبارت مسجع اور مقفی مذموم نہیں ہے اسلیے کہ حضرت عبارت مسجع اکثر بولے ہیں جیسے
کہ اس دعا میں ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ الخ بلکہ عبارت مسجع وہ مذموم ہے کہ جو بہ تکلف ہو اور غرض اُس سے رواج دینا باطل کا ہو جیسے کہ اس
شخص نے کیا اور کہا شمنی نے کہ جو کوئی مارے عورت کے پیٹ پر اور اُسکے پیٹ سے بچہ نکل پڑے مردہ تو واجب ہوتا ہے غرہ یعنی پانسو درہم مارنے والے کے عاقلہ پر اور ہم نے تفسیر غرہ کی پانسو درہم
اسلیے کی کہ اکثر روایتوں میں آئی ہے اور اگر جیتا بچہ پیٹ میں سے نکلے اور پھر مر جاوے تو پوری دیت دینی آتی ہے ع بَابُ مَا لَا يُضْمَنُ مِنَ الْجِنَايَاتِ باب ہے بیچ بیان اُن چیزوں کے
کہ نہیں تاوان دیا جاتا ہے انمیں سبب قصور کے اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ
وَالْمَعْدَنُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار پائے زخم کر دینا اُنکا معاف ہے اور کان بھی
معاف ہے اور کنوئیں میں کوئی گر کر مرے معاف ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف چار پائے الخ یعنی جانور کے منہ سے یا دم سے یا پاؤں سے کوئی شخص مر جاوے یا کوئی چیز ضائع ہو جاوے
تو اُسکا بدلہ کچھ نہیں بشرطیکہ اُسکے ساتھ کوئی آدمیوں میں سے نہو اور اگر اُسکے ساتھ ہی ہانکنے والا یا کھینچنے والا یا اُسپر سوار ہے اور اُس جانور سے کوئی چیز ضائع ہوئی اُسکے ساتھ والے پر
تاوان دینا آتا ہے نزدیک امام اعظمؒ کے اور امام شافعیؒ کے نزدیک اگر دن میں کوئی چیز اُس سے ضائع ہو گئی تو اُسکے مالک کو کچھ دینا نہیں آتا اور اگر رات میں کوئی چیز تلف ہو گئی تو
اُسکے مالک کو تاوان آتا ہے اسواسطے کہ رات کو نگہبانی مالک جانور پر لازم ہے اور دن کو محافظت کرنی چیزوں اور باغوں کی اُنکے مالکوں پر لازم ہے اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ ہانکنے والا
تاوان دے اُس چیز کا کہ تلف ہو جانور کے ہاتھ سے یا پاؤں سے اور کھینچنے والا تاوان دے اُس چیز کا کہ تلف ہو ساتھ ہاتھ کے نہ ساتھ پاؤں کے اور سوار تاوان دے اُس
چیز کا کہ تلف ہو ساتھ ہاتھ یا پاؤں یا سر جانور کے اور اگر سوار اور ہانکنے والا یا سوار اور کھینچنے والا دونوں ساتھ ہوں تو تاوان دونوں پر آتا ہے اور کان بھی معاف ہے یعنی اگر
کوئی کان میں جاوے یا اُسکے اوپر کھڑا ہو اور کان گر پڑے اور وہ ہلاک ہو جاوے تو نہیں آتا تاوان اُسپر کہ کھودی ہے کان یا کسیکو کان کے کھودنے کے لیے مزدوری کو لگایا
تھا اور کان اُسپر گر پڑی اور ہلاک ہو گیا نہیں ہے تاوان صاحب کان پر اور یہ وجہ مخصوص ساتھ کان ہی کے نہیں اور اجاروں میں بھی جاری ہے اور وجہ اول موافق ہے ساتھ
اُس چیز کے کہ بیچ معنی قول والبئر جبار کے کہا ہے یعنی کسی نے کہ کنواں کھودا اپنی زمین یا زمین مباح میں اور اسمیں کوئی گر کر مر گیا تو تاوان نہیں ہے اوپر کھودنے والے
کنوئیں کے + ح وَعَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ وَكَانَ لِيْ اَجِيْرٌ فَقَاتَلَ اِنْسَانًا فَعَضَّ اَحَدُهُمَا
يَدَ الْاٰخَرِ فَانْتَزَعَ الْمَعْضُوْضُ يَدَهٗ مِنْ فِي الْعَاضِّ فَاَنْدَرَ ثَنِيَّتَهٗ فَسَقَطَتْ فَانْطَلَقَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهْدَرَ ثَنِيَّتَهٗ وَقَالَ
اَيَدَعُ يَدَهٗ فِيْ فِيْكَ تَقْضَمُهَا كَالْفَحْلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے یعلی بن امیہ سے کہ کہا جہاد کیا میں نے ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر تنگی کے میں یعنی

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

غزوہ تبوک مین اور تھا میرا ایک نوکر پس لڑا وہ ایک آدمی سے پس کاٹ کھایا ایکنے ان دونون مین سے ہاتھ دوسرے کا پس نکالا اُس شخص نے کہ کاٹا گیا تھا ہاتھ اُسکا کاٹنے والیکے منھ سے پس گرا دیے دانت اُسکے پس جھڑ پڑے پس گیا وہ جسکے دانت گرے تھے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی تا دلا دے اُسکی دیوین اور حکم فرماوین اُسکے حق مین پس معاف کیا حضرت نے بدلہ اُسکے دانتو نکا اور فرمایا کہ چھوڑ دیتا ہاتھ اپنا تیرے منھ مین کہ چباتا تو اُسکو مانند چبانے اونٹ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ اشارہ ہے طرف سبب ساقط کرنے بدلے کے کہ وہ معذور ہے اپنے ہاتھ بچانیکے لیے منھ سے ہاتھ کھینچا اور شرح السنہ مین ہے کہ اسیطرح اگر ارادہ کرے کوئی مرد کسی عورت سے بدکاری کا پس دفع کرے وہ اسکو اپنے نفس سے پس مار ڈالے تو نہین لازم آتا ہے عورت پر کچھ چنانچہ حضرت عمرؓ کے پاس ایک قضیہ آیا کہ ایک لڑکی لکڑیان کاٹ رہی تھی پس پیچھا کیا اُسکا ایک شخص نے اور ارادہ کیا بدکاری کا اُس سے پس اُس لڑکی نے ایک پتھر مارا اُسکو اور مار ڈالا اُسکو پس کہا حضرت عمرؓ نے کہ یہ قتیل کیا ہوا اللہ کا ہے قسم ہے اللہ کی کہ نہین دیت دلوائی جاویگی کبھی اور یہی قول شافعیؒ کا ہے اور اسیطرح جو شخص کہ قصد کرے کسی کے مال لینے کا اور خونریزی کا اور اُسکے اہل کا پس اسکو جائز ہے دفع کرنا قصد کرنیوالیکا اور قتل کرنیوالیکا اور لائق ہے یہ کہ دفع کرے رسا ہن سا ہن مین پس اگر نہ باز رہے سوائے قتال کرنیکے اور قتل کرے اسکو خون اُسکا ساقط ہے + ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبداللہ بن عمروؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ قتل کیا جاوے واسطے مال اپنے کے پس وہ شہید ہے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** یعنی مال کی حفاظت کر رہا تھا اور کسی نے مار ڈالا اور ایسا ہی حال اہل کی محافظت مین مارے جانیکا ہے **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَأَيْتَ اِنْ جَاءَ رَجُلٌ يُرِيْدُ اَخْذَ مَالِيْ قَالَ فَلَا تُعْطِهٖ مَالَكَ قَالَ اَرَأَيْتَ اِنْ قَاتَلَنِيْ قَالَ قَاتِلْهُ قَالَ اَرَأَيْتَ اِنْ قَتَلَنِيْ قَالَ فَاَنْتَ شَهِيْدٌ قَالَ اَرَأَيْتَ اِنْ قَتَلْتُهٗ قَالَ هُوَ فِي النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا آیا ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ خبر دو مجکو اسکی کہ اگر آوے ایک شخص ارادہ رکھتا ہو لینے مال میرے کا یعنی تو دون اُسکو یا نہ دون فرمایا پس نہ دے تو اُسکو مال اپنا کہا اُسنے کہ خبر دیجیے مجکو اسکی کہ اگر لڑے مجھسے یعنی تو کیا کرون فرمایا کہ لڑ تو اُس سے کہا اُسنے خبر دے مجکو اسکی کہ اگر مار ڈالے مجکو فرمایا پس تو شہید ہے کہا اُسنے خبر دیجیے اسکی کہ اگر مین مار ڈالون اُسکو یعنی تو اُسکا کیا حال ہے فرمایا کہ وہ دوزخ مین ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی نہین کچھ تجھپر اور اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ دفع کرنا قاتل کا اور ہلاک کرنا اُسکا دفع مین مباح ہے + ع **وَعَنْهُ** اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوِ اطَّلَعَ فِيْ بَيْتِكَ اَحَدٌ وَلَمْ تَأْذَنْ لَهٗ فَحَذَفْتَهٗ بِحَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَيْنَهٗ مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ اُنھون نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اگر جھانکے تیرے گھر مین کوئی یعنی دروازہ بند ہو اور اُسکی دراز مین سے جھانکے اس حال مین کہ نہین پروانگی دی ہے تو نے اُسکو یعنی گھر مین آنیکی پس مارے تو اُسکو ساتھ کنکری کے پس پھوڑے تو آنکھ اُسکی نہین تجھپر گناہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ظاہر اس حدیث پر عمل کیا ہے شافعیؒ نے کہ ساقط کیا اُس سے ضمان آنکھ کا اور کہا ابو حنیفہؒ نے کہ اُسپر ضمان ہے اور حدیث محمول ہے مبالغہ اور زجر شدید پر واللہ اعلم + ع + ح **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ فِيْ جُحْرٍ فِيْ بَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًى يَحُكُّ بِهٖ رَأْسَهٗ فَقَالَ لَوْ اَعْلَمُ اَنَّكَ تَنْظُرُنِيْ لَطَعَنْتُ بِهٖ فِيْ عَيْنِكَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِسْتِئْذَانُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے سہل بن سعد سے یہ کہ ایک شخص نے جھانکا بیچ سوراخ دروازہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک خار تھا کہ کھجلاتے تھے اُس سے سر اپنا پس فرمایا اگر جانتا مین یعنی یقینًا کہ تو دیکھتا ہے مجکو یعنی قصدًا البتہ چبھو تا مین اسکو تیری آنکھ مین نہین مقرر کی گئی ہے شرع مین پروانگی مانگنی یعنی وقت آنیکے بیچ گھر بیگانہ کے مگر واسطے بچنے کے نظر کرنیسے طرف غیر محرم کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پس نظر کرنی بغیر اذن کے مانند داخل ہونے بغیر اذن کے ہے + ح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ اَنَّهٗ رَاٰى رَجُلًا يَخْذِفُ فَقَالَ لَا تَخْذِفْ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ اِنَّهٗ لَا يُصَادُ بِهٖ صَيْدٌ وَلَا يُنْكَاُ بِهٖ عَدُوٌّ وَلٰكِنَّهَا قَدْ تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَفْقَاُ الْعَيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبداللہ بن مغفل سے یہ کہ دیکھا اُنھون نے ایک شخص کو کہ پھینکتا ہے کنکر ساتھ انگوٹھے اور اُنگلی شہادت کے پس کہا اُنھون نے کہ نہ پھینک تو کنکر اسلیے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اسطرح کے کنکر پھینکنے سے اور فرمایا کہ تحقیق نہین شکار کیا جاتا ہے ساتھ اُسکے شکار اور نہ زخمی کیا جاتا ہے ساتھ اسکے دشمن یعنی دشمنان دین سے یعنی نہ اسمین فائدہ دنیا کا ہے اور نہ دین کا محض لہو و لعب ہے اور باوجود اسکے لوگونکو

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

ضرر بھی اسے پہنچتا ہے جیسا کہ فرمایا ولیکن یہ پھینکنا توڑ ڈالتا ہے دانت کو اور پھوڑ دیتا ہے آنکھ کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا ابن ملک نے کہ منع کیا حضرتؐ نے اس سے اسلیے کہ مصلحت نہیں ہے اسمیں اور خوف ہے فساد کا اور یہی ہے حکم ہر چیز کا کہ اسمیں یہ بات پائی جاتی ہے ع وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَّ اَحَدُکُمْ فِیْ مَسْجِدِنَا وَفِیْ سُوْقِنَا وَمَعَہٗ نَبْلٌ فَلْیُمْسِکْ عَلٰی نِصَالِہَا اَنْ یُّصِیْبَ اَحَدًا مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ مِنْہَا بِشَیْءٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ گذرے ایک تمہارا بیچ مسجد ہماری کے یا بیچ بازار ہماری کے اور ساتھ اسکے ہوں تیر تو چاہیے کہ بند کرے یعنی ہاتھ رکھے اُنکے پیکانوں پر اسلیے کہ نہ لگے کسی کو مسلمانوں میں سے انسے کچھ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بیچ مسجد ہمارے کے آخر یعنی مسلمانوں کی مسجدوں اور بازاروں میں اور جتنی جگہ مسلمانوں کے جمع ہونیکی ہیں اُنھیں کے حکم میں ہیں اور مانند تیر کے نکلے اور لوہے کے ہتھیار وغیرہ ہیں کہ انکو بھی مجمع میں اسطرح استعمال نکریں کہ لوگوں کو ایذا ہو ع وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُشِیْرُ اَحَدُکُمْ عَلٰی اَخِیْہِ بِالسِّلَاحِ فَاِنَّہٗ لَا یَدْرِیْ لَعَلَّ الشَّیْطَانَ یَنْزِعُ فِیْ یَدِہٖ فَیَقَعُ فِیْ حُفْرَۃٍ مِّنَ النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ اشارہ کرے ایک تمہارا اوپر بھائی اپنے کے ساتھ ہتھیار کے اسلیے کہ تحقیق وہ نہیں جانتا شاید کہ شیطان کھینچ لے ہتھیار کو اُسکے ہاتھ سے یعنی جا لگے اُسکے پس جا پڑے بیچ گڑھے آگ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی شیطان ہاتھ اُسکے سے ہتھیار لگوا دے کسی بھائی مسلمان کو اور اُسکے سبب سے مستحق دوزخ کا ہو ع وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَشَارَ اِلٰی اَخِیْہِ بِحَدِیْدَۃٍ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ تَلْعَنُہٗ حَتّٰی یَضَعَہَا وَاِنْ کَانَ اَخَاہُ لِاَبِیْہِ وَاُمِّہٖ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ اشارہ کرے طرف بھائی اپنے کے ساتھ لوہے کے پس تحقیق فرشتے لعنت کرتے ہیں اُسکو یہانتک کہ رکھدے اُسکو اگرچہ ہو اشارہ کرنیوالا بھائی اُسکا حقیقی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی سگا بھائی بھائی کے قتل کرنیکا قصد نہیں کرتا ہے اکثر پس یہ اشارہ کرنا از راہ ہنسی کے ہوگا باوجود اسکے لعنت ہوتی ہے اُسپر مقصود مبالغہ ہے بیچ نہی کے اُس سے ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَیْنَا السِّلَاحَ فَلَیْسَ مِنَّا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَزَادَ مُسْلِمٌ وَمَنْ غَشَّنَا فَلَیْسَ مِنَّا اور روایت ہے ابن عمرؓ اور ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا جو شخص کہ اُٹھاوے ہمپر ہتھیار یعنی اگرچہ از راہ ہنسی کے کھینچے ہتھیار پس نہیں ہے ہم میں سے یعنی نہیں ہمارے طریقہ پر نقل کی یہ بخاری نے اور زیادہ کیا مسلم نے اور جو شخص کہ فریب دے ہمکو یعنی ڈھانپے عیب بیع کا مثلاً پس نہیں ہم میں سے ع وَعَنْ سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَلَّ عَلَیْنَا السَّیْفَ فَلَیْسَ مِنَّا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے سلمہ بن اکوع سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کھینچے ہمپر تلوار یعنی اگرچہ نہ قصد کرے کسی کے قتل کرنیکا پس نہیں وہ ہم میں سے نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ ھِشَامَ بْنَ حَکِیْمٍ مَرَّ بِالشَّامِ عَلٰی نَاسٍ مِّنَ الْاَنْبَاطِ وَقَدْ اُقِیْمُوْا فِی الشَّمْسِ وَصُبَّ عَلٰی رُءُوْسِہِمُ الزَّیْتُ فَقَالَ مَا ھٰذَا قِیْلَ یُعَذَّبُوْنَ فِی الْخَرَاجِ فَقَالَ ھِشَامٌ اَشْہَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ یُعَذِّبُ الَّذِیْنَ یُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِی الدُّنْیَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ہشام بن عروہؓ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یہ کہ ہشام بن حکیم گذرا شام میں اوپر کتنے آدمیوں کے قوم نبطیوں میں سے اس حال میں کہ تحقیق وہ کھڑے کیے گئے تھے دھوپ میں اور ڈالا گیا تھا اُنکے سر پر تیل گرم کر کر پس کہا ہشام بن حکیم نے کیا ہے یعنی کیا سبب ہے اس امر کا کہا گیا کہ عذاب کیے جاتے ہیں یہ بسبب خراج کے کہ مال واجبی نہیں دیتے ہیں پس کہا ہشام نے گواہی دیتا ہوں میں کہ البتہ سنا ہے میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ عذاب کریگا اُن لوگوں کو کہ عذاب کرتے ہیں لوگوں کو دنیا میں نقل کی یہ مسلم نے ف عذاب کرتے ہیں یعنی ناحق اور ساتھ اُس چیز کے کہ عذاب کریگا اللہ تعالیٰ اللہ ساتھ اُسکے عقبیٰ میں مانند گرم تیل ڈالنے وغیرہ کے ع ح وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْشِکُ اِنْ طَالَتْ بِکَ مُدَّۃٌ اَنْ تَرٰی قَوْمًا فِیْ اَیْدِیْہِمْ مِّثْلُ اَذْنَابِ الْبَقَرِ یَغْدُوْنَ فِیْ غَضَبِ اللّٰہِ وَیَرُوْحُوْنَ فِیْ سَخَطِ اللّٰہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَیَرُوْحُوْنَ فِیْ لَعْنَۃِ اللّٰہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے اگر دراز ہووے تیری مدت عمر یہ کہ دیکھے گا تو ایک گروہ کو کہ اُنکے ہاتھوں میں ہونگے مانند دموں گایوں کے یعنی کوڑے صبح کرینگے بیچ غضب اللہ کے اور شام کرینگے بیچ نہایت ناخوشی اللہ کے یعنی ہمیشہ اللہ کے غضب میں رہتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ شام کرینگے بیچ لعنت اللہ کے نقل کی یہ مسلم نے ف مراد اُن سے وہ لوگ ہیں کہ ظالموں کے دروازوں پر موجود رہتے ہیں اور آگے اُنکے چلتے ہیں اور مارتے ہیں اور دھمکی دیتے ہیں لوگوں کو اور برا کہتے ہیں اور

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

حکم کتون کٹ کھنون کا رکھتے ہین + ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُؤُسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا وَاِنَّ رِيْحَهَا لَتُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ كَذَا وَكَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو گروہ ہین دوزخیون سے نہین دیکھا مین نے انکو یعنی بلکہ دیکھونگا ایک انمین سے وہ ہین کہ انکے پاس کوڑے ہونگے مانند دمون گائون کے مارینگے یعنی ناحق ساتھ ان کوڑون کے لوگونکو اور دوسری قسم عورتین ہین پہنے ہوے کپڑے ظاہر مین اور ننگی ہین حقیقت مین اور میل کروانے والیان اور میل کرنیوالیان سر انکے مانند کوہان اونٹون بختی کے ہلتے ہوے نہین داخل ہونگی بہشت مین اور نہین پاوینگی بو اسکی حالانکہ بو جنت کی پائی جاتی ہی مسافت اتنی اور اتنی سے یعنی بہت دور سے مثلاً سو برس کی راہ سے نقل کی یہ مسلم نے ف پہنے ہوے الخ یعنی ایسے کپڑے پہنتی ہین کہ بدن انکے انمین سے معلوم ہوتے ہین پس اگرچہ ظاہر مین پہنے ہوے ہین لیکن حقیقت مین ننگی ہین کچھ بدن ڈھانکتی ہین اور کچھ کھلا رکھتی ہین جیسیکہ دوپٹہ پیٹھ پر ڈال لیتی ہین اور سینہ اور پیٹ کہ جگہ شہوت کی ہین برہنہ رکھتی ہین یا پہنتی ہین دنیا مین لباس فاخرہ اور ننگی ہین لباس تقوی سے کہ آخرت مین بسبب تقوی کے لباس بہشت کے پہنینگی اور میل کروانے والیان الخ یعنی ایسی سج دھج بناتی ہین کہ لوگونکو اپنی طرف مائل کرتی ہین اور میل کرنیوالیان یعنی آپ بھی رغبت کرتی ہین مردون کی طرف یا ممیلات کے یہ معنی ہین کہ دوپٹیان سر پر سے اتار ڈالتی ہین تاکہ دیکھین لوگ منھ انکے اور مائلات یعنی مٹک چال چلتی ہین تا دل لوگونکے فریفتہ کرین اور اور بھی کئی معنی انکے لکھے ہین شروح مین اور سر انکے الخ یعنی چوٹیونکو سر پر باندھ لیتی ہین یعنی جوڑا ہوتا ہی انکے سر پر کہ سر انکے مانند کوہان اونٹون بختی کے ہین کہ مائل ہوتے ہین وہ کوہان بسبب کثرت فربہی کے جیسیکہ معمول عورتون مصر کا ہی اور وہ قسم مردونکی اور اسطرح کی عورتین بیچ زمان طہارت نشان حضرتؐ کے اصلا نتھین پس خبر انکی دینی قبیلۂ معجزات سے ہے اور نہین داخل ہونگی الخ یہ صفت عورتونکی ہی اور نہ ذکر کی صفت مردونکی مانند اسکے واسطے اختصار کے اور کہا قاضی عیاضؒ نے کہ معنی اسکے یہ ہین کہ نہین داخل ہونگی جنت مین اور نہین پاوینگی بو جنت کی اسوقت کہ داخل ہونگی اسمین اور پاوینگی بو اسکی عورتین پارسا اور پرہیزگار نہ یہ کہ کبھی نہین داخل ہونگی یہ محمول ہی حلال جاننے پر یا مراد اس سے زجر و تغلیظ ہی +

ح + ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ فَاِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ لڑے ایک تمہارا یعنی کسی کو پس چاہیے کہ بچاوے منھ کو اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالی نے پیدا کیا آدم کو اوپر صورت اپنی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اوپر صورت اپنی کے یعنی صفات اپنی کے اور کیا اسکو مظہر صفات جلالیہ و جمالیہ اپنی کا یا پیدا کیا آدم کو اوپر صورت خاصہ کے کہ اختراع کیا اسکو اور پیدا کیا اور اضافت واسطے تشریف و تکریم کی ہی جیسیکہ نَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُوْحِيْ مین اور بعضون نے کہا کہ ضمیر عاید طرف آدم کے ہی یعنی پیدا کیا اسکو اوپر صورت کے مخصوص ساتھ آدم کے ہی ممتاز تمام مخلوقات سے مشتمل اوپر خصائص و کرامات کے پس حاصل معنی کا یہ ہوگا کہ حق تعالی نے آدم کو اشرف سب مخلوقات مین کیا اور منھ اسکا اشرف اعضا اسکے کا اور محل ظہور صورت و کمال اسکے کا ہی پس پرہیز کرنا چاہیے اسکے منھ پر مارنے سے اور لکھا ہی علمانے کہ یہ امر استحباب کے لیے ہی ح

الفصل الثانی فصل دوسری عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَشَفَ سِتْرًا فَاَدْخَلَ بَصَرَهُ فِي الْبَيْتِ قَبْلَ اَنْ يُؤْذَنَ لَهُ فَرَاٰى عَوْرَةَ اَهْلِهِ فَقَدْ اَتٰى حَدًّا لَا يَحِلُّ لَهُ اَنْ يَاْتِيَهُ وَلَوْ اَنَّهُ حِيْنَ اَدْخَلَ بَصَرَهُ فَاسْتَقْبَلَهُ رَجُلٌ فَفَقَاَ عَيْنَهُ مَا عَيَّرْتُ عَلَيْهِ وَاِنْ مَرَّ الرَّجُلُ عَلٰى بَابٍ لَا سِتْرَ لَهُ غَيْرَ مُغْلَقٍ فَنَظَرَ فَلَا خَطِيْئَةَ عَلَيْهِ اِنَّمَا الْخَطِيْئَةُ عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ روایت ہی ابی ذرؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کھولے پردہ اور داخل کرے اپنی نگاہ گھر مین پہلے اس سے کہ اذن دیا جاوے اسکو یعنی پردہ کھولنے کا اور داخل ہونیکا پس دیکھے اہل اسکے کو پس تحقیق آیا ایک حد کو یعنی کی ایک چیز کہ واجب کرے حد کو یعنی تعزیر کو نہین درست اسکو کرنا اسکا یعنی آنا بے اذن اور دیکھنا پردہ کھولکر اور اگر تحقیق داخل کی اسنے اپنی نگاہ اور سامنے آگیا اسکے کوئی شخص گھر والون مین سے پس پھوڑ ڈالی آنکھ اسکی نہین سرزنش کرونگا مین اسپر اور نہ مین لازم کرونگا اسپر کچھ اور اگر گذرے مرد دروازے پر کہ نہین پردہ اسکے لیے اس حال مین کہ بند نہین کیا گیا ہی وہ پس جا پڑے نظر اسکی گھر والون پر پس نہین گناہ اسپر سوا اسکے نہین کہ گناہ گھر کے لوگونپر ہی کہ کیون دروازہ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

نہ بند کیا اور پردہ نہ ڈالا اُسپر نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف نہیں درست اسکو آنخ ایہ استیناف ہے متضمن واسطے علت کے یعنی یہ جدا جملہ ہے کہ اسمین معنی
علت کے ہین اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ واجب ہے بند رکھنا دروازہ کا یا ڈالے رکھنا پردے کا دروازے پر + ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُوْلًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ ک اور روایت ہے جابرؓ سے کہ منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پکڑنے تلوار کے ننگی
کر نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے ف ننگی تلوار کے پکڑنے سے منع فرمایا واسطے خوف اسکے کہ گر پڑے ہاتھ سے خطاء یا لوی دُرے اُس سے + ع وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى اَنْ يُّقَدَّ السَّيْرُ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے حسنؓ سے کہ نقل کی سمرہؓ سے یہ کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا
اِس سے کہ چیرا جاوے تسمہ درمیان دونوں انگلیوں کے نقل کی یہ ابوداود نے ف سبب منع فرمانیکا اس سے یہ ہے کہ زخمی نہو جاوین انگلیاں اور ان دونوں حدیثوں مین نہی تنزیہی اور
شفقت کی ہے + ع وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِيْنِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دَمِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ
دُوْنَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ اَهْلِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے سعید بن زیدؓ سے یہ کہ رسولخدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ مارا جاوے واسطے محافظت دین اپنے کے پس وہ شہید ہے اور جو شخص کہ مارا جاوے واسطے محافظت جان اپنی کے پس وہ بھی شہید ہے اور جو
شخص کہ مارا جاوے واسطے محافظت مال اپنے کے پس وہ بھی شہید ہے اور جو شخص کہ مارا جاوے واسطے محافظت اہل اپنے کے پس وہ بھی شہید ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود اور
نسائی نے ف واسطے محافظت دین اپنے کے یعنی کوئی کافر یا مبتدع اسکے دین کی حقارت کرتا ہے اور اُسنے اسکا مقابلہ کیا اور مارا گیا اور اکثر علما اسپر ہین کہ اگر کوئی
شخص قصد کرے کسی کے مال لینے کا یا مار ڈالنے اسکے کا یا تعرض کرے اسکے اہل و عیال پر تو پہونچتا ہے اُسکو کہ دفع کرے اُسکے قصد کرنیوالیکو ساتھ طریقہ سہل و اچھے کے پھر
اگر وہ باز نہ آوے بغیر قتل و قتال کے اور یہ مار ڈالے اُسکو تو نہین لازم آویگا اسپر کچھ اور اگر یہ مارا جاویگا تو شہید ہوگا + ع + ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجَهَنَّمَ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ بَابٌ مِنْهَا لِمَنْ سَلَّ السَّيْفَ عَلَى اُمَّتِيْ اَوْ قَالَ عَلَى اُمَّةِ مُحَمَّدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا دوزخ کے سات دروازے ہین ایک دروازہ اُنمین واسطے اُس شخص کے ہے کہ کھینچے تلوار اوپر امت میری کے
یعنی ناحق یا فرمایا اوپر امت محمدؐ کے نقل کی ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے وَحَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَلرِّجْلُ جُبَارٌ ذُكِرَ فِيْ بَابِ الْغَصَبِ اور حدیث ابی ہریرہؓ کی کہ سر اسکا
یہ ہے اَلرِّجْلُ جُبَارٌ ذکر کیگئی باب الغصب مین

بَابُ الْقَسَامَةِ

باب ہے بیچ بیان قسامت کے ف قسامت ساتھ زبر قاف کے معنی قسم ہے سوگند کھانا اور شرع
مین قسامت اُسکو کہتے ہین کہ محلہ مین ایک شخص قتل کیا گیا پایا اور اُسکا قتل کرنیوالا معلوم نہین پھر محلے کے لوگون مین سے پچاس آدمی قسم کھاوین کہ ہمنے نہین مارا ہے اسکو اور نہ
ہم مارنیوالیکو جانتے ہین پس یہ مذہب امام ابوحنیفہ کا ہے بسبب حدیث مشہور کے اَلْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِيْ وَالْيَمِيْنُ عَلٰى مَنْ اَنْكَرَ جسکے دلالت کرتی ہے اسپر حدیث آئندہ تیسری فصل مین
رافع بن خدیجؓ سے اور نزدیک شافعیؒ اور احمدؒ کے اگر ہو درمیان اہل محلہ کے اور قتیل کے عداوت یا ظاہر ہو کوئی علامت او ظن غالب ہو اسکا کہ انھون نے مارا ہے جسکا پایا گیا
اُنکے محلہ مین تو سوگند دیجائے اولیائے مقتول کو کہ وہ قسم کھاوین کہ قسم ہے تمنے ہی مارا ہے اور اگر وہ انکار کرین سوگند کھانیسے تو سوگند دیجاوے اُنکو کہ اتہام کئے گئے ہین قتل
کے جیسے کہ دلالت کرتی ہے اسپر حدیث اول رافع بن خدیجؓ سے اور واجب نہین ہوتا قسامت مین قصاص اگرچہ دعوی قتل عمد کا ہو بلکہ واجب اسمین دیت ہے خواہ قتل عمد کا
دعوی کرے یا خطا کا اور امام مالکؒ کہتے ہین کہ اگر دعوی قتل عمد کا ہو تو حکم ساتھ قصاص کے کرنا چاہیے اور قول قدیم شافعیؒ کا بھی یہی ہے اور تمام مسائل قسامت کے اور دلائل
اُسکے مذکور ہین کتب فقہ مین اور قسامت احکام جاہلیت سے تھی اور حضرتؐ نے بھی اُسکو مسلم رکھا اور حکم کیا ساتھ اُسکے درمیان جماعت کے انصار سے کہ دعوی قتل کا کیا
اوپر یہود خیبر کے + ح + ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَسَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ اَنَّهُمَا حَدَّثَا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُوْدٍ
اَتَيَا خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ فَقُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَحُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ اَبْنَاءُ مَسْعُوْدٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمُوْا
فِيْ اَمْرِ صَاحِبِهِمْ فَبَدَاَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَكَانَ اَصْغَرَ الْقَوْمِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرِ الْكُبْرَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ يَعْنِيْ لِيَلِيَ الْكَلَامَ الْاَكْبَرُ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitized by eGangotri

فیکلموا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم استحقوا قتیلکم او قال صاحبکم بایمان خمسین منکم فقالوا یا رسول اللہ امر لم نرہ قال فتبرئکم یہود فی ایمان خمسین منہم قالوا یا رسول اللہ قوم کفار ففداہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قبلہ وفی روایۃ تحلفون خمسین یمینا وتستحقون قاتلکم او صاحبکم فوداہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عندہ بمائۃ ناقۃ متفق علیہ روایت ہے رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ سے یہ کہ دونوں نے حدیث کی ہے کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود آئے دونوں خیبر میں اور جدا ہو گئے کھجور کے درختوں میں یعنی ایک کسی طرف چلا گیا اور ایک کسی طرف سیر کرتے ہوئے پس مارے گئے عبداللہ بن سہل پھر آئے عبدالرحمن بن سہل یعنی بھائی مقتول کا اور حویصہ اور محیصہ بیٹے مسعود کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کلام کیا انھوں نے بیچ شان یار اپنے کے کہ قتل کیا گیا تھا پس شروع کیا یعنی کلام کرنا عبدالرحمن نے کہ جو بھائی تھا مقتول کا اور تھا وہ چھوٹا تینوں سے پس کہا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑائی رکھ بڑے کی یعنی جو تجھسے بڑا ہے مقدم کر اسکو کلام کرنے میں کہا یحیی ابن سعید نے کہ راوی ہیں اس حدیث کے سے ہے مراد رکھتے تھے حضرت اس سے کہ متولی ہو کلام کرنے کا بڑا پس کلام کیا انھوں نے یعنی انکے بڑے نے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مستحق ہو دیت یا قصاص قتیل اپنے کے یا فرمایا یعنی بجائے قتیل اپنے کے یار اپنے کے ساتھ قسموں پچاس مردوں کے تم میں سے عرض کیا انھوں نے یا رسول اللہ یہ ایک چیز ہے کہ نہیں دیکھا ہمنے اسکو یعنی نہیں جانتے کہ کسنے مارا ہے اسکو فرمایا حضرت نے پس پاک کرینگے تمکو یعنی اس گمان سے یہود بیچ قسموں پچاس کے یعنی وہ قسم کھا جاوینگے کہ ہمنے نہیں مارا ہے اسکو اور رفع تہمت کرینگے اپنے سے کہا انھوں نے یا رسول اللہ وہ قوم کافر ہیں یعنی انکی قسموں کا کیا اعتبار ہے پس بدلہ دیا یعنی دیت دی یاروں مقتول کے کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے یعنی دفع فتنہ کیلیے اور ایک روایت میں ہے کہ کھاؤ تم پچاس قسمیں اور مستحق ہو دیت قاتل اپنے کے یا فرمایا صاحب اپنے کے پس دیت دی سو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے سو اونٹ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف متولی ہوا آگے اسمیں دلیل ہے اسپر کہ بڑا لائق تر ہے ساتھ اکرام کے اور ابتدا کرنے کلام کے اور جائز ہے وکالت حدود میں اور جائز ہے وکالت حاضر کی اسلیے کہ ولی خون کے عبدالرحمن بن سہل تھے کہ بھائی ہیں قتیل کے اور حویصہ اور محیصہ اسکے چچا کے بیٹے ہیں اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ قسامت میں پہلے قسم دینی مدعی پر آتی ہے اور ہمارے نزدیک ابتدا کیجاوے قسم دینے میں ساتھ مدعی علیہ کے وہذا الباب خال عن الفصل الثانی اور یہ باب خالی ہے فصل دوسری سے

الفصل الثالث فصل تیسری

عن رافع بن خدیج قال اصبح رجل من الانصار مقتولا بخیبر فانطلق اولیاءہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکروا ذلک لہ فقال الکم شاہدان یشہدان علی قاتل صاحبکم قالوا یا رسول اللہ لم یکن ثم احد من المسلمین وانما ہم یہود وقد یجترءون علی اعظم من ہذا قال فاختاروا منہم خمسین فاستحلفوہم فابوا فوداہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عندہ رواہ ابوداؤد روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ کہا ہو گیا ایک شخص انصار میں سے یعنی عبداللہ بن سہل مقتول بیچ خیبر کے پس گئے وارث اسکے یعنی بیٹا اسکا اور دونوں بیٹے چچا اسکے کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا یہ ماجرا روبرو حضرت کے پس فرمایا حضرت نے کیا تمھارے پاس ہیں دو شاہد کہ شاہدی دیں اوپر قتل کرنے والے یار تمھارے کے کہا وارثوں نے یا رسول اللہ نہ تھا اس جگہ کوئی مسلمان تو ہم میں سے اور نہیں ہیں وہ مگر یہود یعنی مشہور ساتھ ظلم اور فساد اور قتل اور حیلہ گری کے اور تحقیق دلیری رکھتے ہیں وہ اس سے بہت بڑے کاموں پر یعنی قتل کرنے انبیا پر اور تحریف کلام اللہ پر اور نہ ماننے احکام خدا پر فرمایا حضرت نے پس اختیار کرو تم انمیں سے پچاس شخص اور ان سے قسم لو انسے پس انکار کیا وارثوں مقتول کے نے قسم لینے ہود کے سے پس دیت دی اس مقتول کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف کہا ملا علی نے کہ ظاہر اس حدیث کا صریح ہے بیچ دلیل ہونے ہمارے کے اور بعد اسکے اختلاف مذاہب کا اور دلیلیں اپنے مذہب کی خوب بیان کی ہیں

باب قتل اہل الردۃ والسعاۃ بالفساد

باب ہے بیچ بیان قتل کرنے مرتدوں کے اور ان لوگوں کے کہ سعی کرتے ہیں فساد کرنے میں ف مرتد اسکو کہتے ہیں کہ جو اسلام سے پھر جاوے اور مسلمان جب اسلام سے پھر جاوے عیاذاً باللہ سے عرض کیا جاوے اوسپر اسلام اور اگر اسکو شبہ ہو تو دور کیا جاوے شبہ اس سے اور عرض اسلام اور دور کرنا شبہ کا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے اسلیے کہ دعوت اسلام کی پہونچ چکی ہے اسکو احتیاطاً دعوت جدید کی نہیں اور مستحب ہے کہ حبس کریں اسکو تین روز اگر مسلمان ہو افبہا والا قتل کریں اور بعضوں نے کہا کہ اگر مہلت طلب کرے مہلت دیں ورنہ لاحاجت نہیں اور امام شافعی کے نزدیک واجب ہے کہ مہلت دے اسکو امام تین روز اور ظاہر اس قول سے اللہ تعالی کے ہے اقتلوا المشرکین اور حدیث

ف۱ کہ دونوں مقتول کے چچا کے بیٹے تھے شرح مراد دونوں یعنی دیت یعنی بموجب مذہب ہمارے ہے اور دوسرا یعنی قصاص بموجب قول مالک اور قول قدیم شافعی کے ہے ۱۲ ع

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے من بدل دینہ فاقتلوہ معلوم ہوتا ہے کہ مہلت دینی واجب نہیں اور کسی کرتے ہیں فساد کرنے میں مراد اُن سے یہان قطاع الطریق ہیں یعنی قزاق جیسے کہ فرمایا اِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِینَ یُحَارِبُونَ اللّٰہَ وَرَسُولَہُ وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْا ع ح ف فتاویٰ عالمگیری میں مسائل مرتد کے ایک باب ہیں خوب تفصیل سے لکھے ہیں ترجمہ اسکا سوا چند مسائل نادر الوجود کے لکھا جاتا ہے تا بھائی مسلمانونکے کام آوے کہ جاننا ان مسائل کا بہت ضروری ہے باب بیچ بیان احکام مرتدونکے مرتد عرف میں کہتے ہیں پھر جانیوالے کو دین اسلام سے اور رکن مرتد ہونیکا جاری کرنا کلمہ کفر کا ہے زبان پر بعد وجود ایمان کے اور شرط صحت اسکے کی عقل ہے پس نہیں صحیح ہے مرتد ہونا مجنون کا اور نہ لڑکے بے عقل کا اور جو شخص کہ جنون اسکا جاتا رہتا ہو پس اگر مرتد ہو وہ بحالت جنون ہیں نہیں صحیح اور اگر مرتد ہو حالت افاقت میں صحیح ہے اور اسیطرح نہیں صحیح مرتد ہونا ایسے نشے والے کا کہ جاتی رہی ہو عقل اسکی اور بالغ ہونا نہیں شرط ہے واسطے صحت اسکے کے اور اسیطرح مرد ہونا نہیں شرط ہے اسکے صحت کی اور اور شرط صحت اسکے کی رغبت ہے پس نہیں صحیح ہے مرتد ہونا اسکا کہ زبردستی کیا جاوے مرتد ہونے پر اور لڑکا عاقل وہ لڑکا ہے کہ پہچانے اسکو کہ اسلام سبب نجات کا ہے اور تمیز کرے اچھے برے میں اور میٹھے اور کڑوے میں اور بعضوں نے اندازہ کیا ہے اسکا یہ کہ پہونچے سات برس کی عمر کو اور جسکو ہو بیماری برسام کی کھلایا جاوے کچھ پس جاتی رہے عقل اسکی اور ہذیان بکنے لگے پھر مرتد ہو جاوے تو نہیں ثابت ہوتا ہے یہ مرتد ہونا اور اسیطرح اگر ہو مجنون یا وسوسی یا مغلوب العقل کسی نوع کا ہو پس وہ بھی نہیں ہوتا ہے مرتد اور مرتد پر عرض اسلام اور دفع شبہہ کیا جاوے چنانچہ بیان اسکا اوپر کے فائدہ میں ہو چکا اور مسلمان ہونا اسکا یہ ہے کہ پڑھے کلمہ شہادت کا اور بیزار ہووے دینوں سے سوائے دین اسلام کے اور اگر بیزار ہوا اُس دین سے کہ انتقال کیا ہے طرف اسکے کافی ہے اگر توبہ کی مرتد نے اور رجوع کی طرف اسلام کے پھر رجوع کی طرف کفر کے یہانتک کہ کیا یہ تین بار اور ہر بار طلب کی امام سے تاخیر پس تاخیر دے اسکو تین دن پھر اگر عود کرے طرف کفر کے چوتھی بار پھر طلب کرے تاخیر نہ تاخیر دے اسکو امام پس اگر اسلام لاوے فبہا والا قتل کرے اور جبکہ مرتد ہو لڑکا عاقل تو لائق مرتد ہونا اسکا معتبر ہے نزدیک ابی حنیفہ اور محمد کے جبر کیا جاوے اسلام لانے پر اور قتل نہ کیا جاوے اور اسیطرح جبکہ مرتد ہو لڑکا کہ قریب بالغ ہونیکے ہے اور نہ قتل کیجاوے عورت مرتدہ بلکہ قید کیجاوے یہانتک کہ مسلمان ہو اور مارا جاوے اسکو ہر تین دن میں واسطے مبالغہ کے بیچ لانے اسلام کے اور اگر مار ڈالے اسکو کوئی تو نہیں واجب ہے کا اُسپر کچھ واسطے شبہہ کے اور لونڈی مرتدہ پر جبر کرے مالک اسکا کہ اپنے گھر میں قید کرے اُس کو اور سونپی جاوے تادیب طرف اسکے باوجود لینے خدمت اپنی کے اُس سے اور صحبت کرے مالک اسکا اور لڑکی عاقلہ نا بالغہ کے ہے اور خنثی مشکل مانند عورت کے ہے اور نہ بندی کیجاوے حرہ مرتدہ جبتک کہ دار الاسلام میں ہے پس اگر لاحق ہو دار الحرب میں لونڈی کیجاوے جب بندی میں پکڑ آوے اور امام ابو حنیفہ سے نوادر میں ہے کہ بندی کیجاوے دار الاسلام میں بھی کہا بعضوں نے کہ اگر فتویٰ دیا جاوے ساتھ اُس روایت کے تو نہیں مضائقہ ہے بیچ حق اُس عورت کے کہ ہو خاوندوالی اور لائق ہے کہ درخواست اسکے لونڈی کرنیکی کرے خاوند امام سے یا ہبہ کرے اسکو امام خاوند کے تئین جبکہ ہو خاوند مصرف پس مالک ہو جائیگا اور اسوقت متولی ہوگا خاوند قید کرنے اور مارنے اسکے کا اسلام جسوقت کہ انکار کرے مرتد مرتد ہونیکا اور اقرار کرے توحید کا اور معرفت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور دین اسلام کا پس ہے اسکی طرف سے توبہ ہے اور زائل ہو جاتی ہے ملک مرتد کی مال اسکے سے بسبب مرتد ہو جانے اسکے کے زائل ہونا موقوف پس اگر اسلام لاوے عود کرآتی ہے ملک اسکی اور اگر مر جاوے یا قتل کیا جاوے حالت ردۃ پر وارث ہونگے کسب اسلام اسکے کی اسکے وارث مسلمان بعد ادا کرنے دین اسلام اسکے کے اور کسب زمانہ ردۃ اسکے کا فئی ہوگا بعد ادا کرنے دین ردۃ اسکی کے اور یہ نزدیک ابی حنیفہ کے ہے اور صاحبین کہتے ہیں کہ زائل نہیں ہوتی ملک مرتد کی بیچ تحقیق کے اور روایت ہے امام ابی حنیفہ سے کے حق میں کہ وارث ہو مرتد کا روایت کیا امام محمد نے امام ابو حنیفہ سے یہ کہ معتبر ہے ہونا اسکا وارث نزدیک موت مرتد کے یا قتل ہونے اسکے کے یا حکم ہونے کے ساتھ لاحق ہونے اسکے کے دار الحرب میں اور یہ صحیح تر ہے اور وارث ہوتی ہے اسکی مسلمان بیوی اسکی جبکہ مرے یا قتل کیا جاوے یا حکم ہوا اسپر ساتھ لاحق ہونیکے اس حال میں کہ وہ عدت میں ہے اسلیے کہ مرتد ہوا بھاگنے والا ہے بسبب ردۃ کے اسلیے کہ ردۃ بمنزلہ مرض کے ہے اور مرتدہ کا نہیں وارث ہوتا ہے خاوند اسکا مگر یہ ہو مرتدہ بیمار پس وارث ہوگا اسکا خاوند اسکا اور وارث ہونگے اسکے اقربا سارے مال اسکے کے یہانتک کہ جو مال کمایا گیا ہے حالت ردۃ اسکی میں اگر لاحق ہوا کوئی دار الحرب میں مرتد ہو کر یا حکم کیا حاکم نے ساتھ لاحق ہونے اسکے کے آزاد ہو جائیگا غلام مدبر اُس کا اور امہات اولاد اسکی اور فی الحال دینے آدین گے

لونڈیان کہ بچے جنین مالک سے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

دیوین موجلہ اُسکے اور قتل ہوگا وہ مال اُسکا کہ کمایا ہی حالت اسلام مین طرف مسلمان وارثون اُسکے کے باتفاق تینون علما ہمارے کے اور جو کچھ وصیت کی
تھی مرتد نے حالت اسلام مین پس وہ مذکور ہی ظاہر روایت یعنی مبسوط وغیرہ مین کہ وہ باطل ہی مطلقاً بغیر فرق کرنیکے درمیان اُسکے کہ وہ قریب ہو یا غیر قریب
اور بغیر ذکر کرنے خلاف کے مرتد جبتک کہ چلتا پھرتا ہو دار الاسلام مین پس قاضی نہ حکم کرے کچھ ان احکام مین سے تصرف مرتد کا اسکی ردت مین چار طرح پر ہے
ایک تو وہ کہ نافذ ہوتا ہے سب کے نزدیک مانند قبول کرنے ہبہ کے اور ام ولد کرنیکے اور جب جنے لونڈی اسکی بچہ اور وہ دعوی کرے نسب کا تو ثابت ہوگا
نسب لڑکے کا اس سے اور وارث ہوگا وہ لڑکا ساتھ وارثون اُسکے کے اور ہو ویگی لونڈی اُم ولد اُسکی اور نافذ ہوگی اُس سے تسلیم شفعہ کی اور حجر اور پر غلام ماذون
اپنے کے اور دوسرا تصرف وہ ہی کہ باطل ہی بالاتفاق مانند نکاح کے نہین جائز اُسکو یہ کہ نکاح کرے کسی مسلمان عورت سے اور نہ مرتدہ سے اور نہ ذمیہ
سے اور نہ حرہ سے اور نہ مملوکہ سے اور حرام ہی ذبح کیا ہوا اُسکا اور شکار اُسکا ساتھ کتے کے اور باز کے اور تیر کے اور تیسرا تصرف وہ ہی کہ موقوف ہوتا ہی نزدیک
سب کے وہ شرکت مفاوضہ ہی پس جب شرکت مفاوضہ کرے مرتد کسی مسلمان سے تو وہ موقوف رہتی ہے اگر مسلمان ہو مرتد نافذ ہوجاتی ہے شرکت مفاوضہ اور
اگر مرجاوے وہ یا قتل کیا جاوے ردۃ پر یا لاحق ہو دار الحرب مین اور حکم کردیوے قاضی ساتھ لاحق ہونے اُسکے کے تو باطل ہوجاتی شرکت مفاوضہ اور ہوجاتی ہی
شرکت مفاوضہ شرکت عنان سرے سے نزدیک صاحبین کے اور نزدیک ابو حنیفہ کے نہین باطل ہوتی اصلا چوتھا تصرف وہ ہی کہ اختلاف کیا ہی علما نے
بیچ موقوف ہونے اُسکے کے وہ بیع ہے اور شرا اور اجارہ اور آزاد کرنا اور مدبر کرنا اور کتابت اور وصیت اور قبض دیون نزدیک ابو حنیفہ کے یہ تصرفات
موقوف ہوتے ہین اگر اسلام لاوے نافذ ہوجاتے ہین اور اگر مرجاوے یا قتل کیا جاوے یا حکم کرے قاضی ساتھ لاحق ہونے اُسکے کے دار الحرب مین باطل ہوجاتے ہین
اور تصرف مکاتب کا بیچ ردت اُسکی کے نافذ ہی سب کے نزدیک اور اگر بیچے آدمی اپنے غلام مرتد کو یا اپنی لونڈی مرتدہ کو تو بیع جائز ہی مرتد جب پھر آوے تائب ہوکر طرف
دار الاسلام کے اگر ہو پھر آنا اُسکا پہلے حکم کرنے قاضی کے ساتھ لاحق ہونے اُسکے کے باطل ہوجاتا ہی حکم مرتد ہونیکا بیچ مال اُسکے کے پس ہوجاتا ہی گویا کہ وہ
ہمیشہ مسلمان ہی تھا اور نہین آزاد ہوتی کوئی امہات اولاد اور مدبر اُسکے سے اور اگر پھر آنا بعد حکم کرنے قاضی کے تو جو چیز پاوے بیچ ہاتھ وارثون اپنے کے لیوے
اُسکو اور جو چیز کہ نکال ڈالی وارث نے اپنی ملک سے ساتھ بیع یا ہبہ یا اعتاق وغیرہ کے تو اُسپر دعوی نہین پونہچتا اُسکو اور نہ بدلہ لینا آتا ہی وارث سے وہ شخص کہ تھا اسلام
اُسکا بتبعیت ماں باپ اپنے کے جب بالغ ہوا مرتد ہوکر پس قیاس تو یہ چاہتا ہی کہ قتل کیا جاوے ولیکن از راہ استحسان کے نہ قتل کیا جاوے ایسا ہی حال اُسکا ہے کہ
مسلمان ہوا چھوٹی عمر مین پھر بالغ ہو مرتد ہوکر جو زبردستی اسلام لایا تھا اور اگر وہ مرتد ہوجاوے تو نہ قتل کیا جاوے از راہ استحسان کے اور ان سب صورتون مین جبر کیا جاوے
اسلام پر اور اگر مار ڈالا اُسکو پہلے کسی نے مسلمان ہونیکے تو نہین لازم آویگا اُسپر کچھ اور لقیط دار الاسلام مین حکم کیا جاوے ساتھ اسلام اُسکے کے اور اگر بالغ ہو حالت کفر مین
جبر کیا جاوے اسلام پر ولیکن قتل نہ کیا جاوے موجبات کفر یعنی جن باتون سے آدمی کافر ہوجاتا ہی وہ کئی قسم پر ہین بعضی تو ایسی ہین کہ متعلق ہین ساتھ ایمان و اسلام
کے جبکہ کہے آدمی کہ نہین جانتا مین کہ آیا صحیح ہی ایمان میرا یا نہین پس یہ خطاے عظیم ہی مگر جبکہ ارادہ کرے اُس سے نفی شک کا تو نہین خطا جس نے شک کیا اپنے
ایمان مین اور کہا کہ مین مومن ہون انشاء اللہ پس وہ کافر ہی مگر جبکہ تاویل کرے پس کہے کہ نہین جانتا مین کہ نکلونگا دنیا سے مومن پس اس صورت مین نہین کافر ہونیکا
جسنے کہا کہ قرآن مخلوق ہی یا کہا کہ ایمان مخلوق ہی پس وہ کافر ہے اور جسنے اعتقاد کیا کہ ایمان و کفر ایک ہی پس وہ کافر ہی اور جو کہ نہ راضی ہوا ساتھ ایمان کے پس وہ
کافر ہے جو کوئی راضی ہوا ساتھ کفر نفس اپنے کے پس کافر ہوا اور جو کوئی راضی ہوا ساتھ کفر غیر اپنے کے تو اسمین اختلاف کیا ہے مشائخ نے اور فتوی یہ ہے کہ اگر راضی ہوا ساتھ کفر غیر اپنے
کے تا کہ عذاب مین رہے وہ ہمیشہ کو تو نہین کافر ہوتا اور اگر راضی ہوا ساتھ کفر اُسکے کے تا کہ کہے اللہ کے حق مین وہ چیز کہ نہین لائق ہے ساتھ صفات
اُسکی کے تو کافر ہوتا ہے جس نے کہا کہ نہین جانتا مین صفت اسلام کی پس وہ کافر ہی اور ذکر کیا شمس الائمہ حلوائی نے اس مسئلہ کو اور مبالغہ کیا ہی اسمین پس کہا کہ
یہ شخص ایسا ہی کہ نہ اسکے لیے دین ہے اور نہ نماز اور نہ روزہ اور نہ طاعت اور نہ نکاح اور اولاد اُسکی اولاد زنا کی ہے. ایک مسلمان نے نکاح کیا ایک نصرانیہ صغیرہ سے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اور اُسکے ماں باپ بھی نصرانی ہین اور بڑی ہوئی وہ اس حال مین کہ نہین جانتی کسی دین کو اور بیان مین ہی یعنی نہین پہچانتی دین کو دل سے اور نہ بیان کر سکتی ہے
اُسکو زبان سے اور وہ دیوانی بھی نہین ہے تو وہ جدی ہو جاتی ہی اپنے خاوند سے اور اسیطرح صغیرہ مسلمہ جب بالغ ہو حالت عقل مین اور نہ وہ جانتی ہو اسلام کو دل سے
اور نہ بیان کر سکتی ہو اور وہ دیوانی ہو نہین تو جدی ہو جاتی ہی اپنے خاوند سے پوچھا گیا ایک عورت سے کہ تو توحید جانتی ہی اُسنے کہا کہ نہین پس اگر مراد
اسکی یہ ہے کہ مین نہین یاد رکھتی وہ توحید کہ کہتے ہین لڑکے مکتب مین تو نہین ضرر کرتا اُسکو اور اگر ارادہ کیا اُسنے یہ کہ مین نہین پہچانتی وحدانیت اللہ تعالی کی
تو نہین ہے وہ مومنہ اور نہین صحیح نکاح اُسکا جو کوئی مر اس حالت مین کہ نہین پہچانتا کہ میرا کوئی خالق ہی اور نزدیک اللہ عز وجل کے کوئی اور بھی گھر ہے سواے اس گھر کے
اور ظلم حرام ہی تو وہ نہین تھا مومن ایک شخص گناہ کرتا ہی اور کہتا ہی مسلمانی آشکارا کرنی چاہیے کافر ہوتا ہی ایک شخص نے کہا کسی سے کہ مین مسلمان نہین ہون پس اُسنے
کہا کہ لعنت تجھپر اور تیری مسلمانی پر کافر ہوتا ہی ایک نصرانی اسلام لایا پھر مر گیا باپ اُسکا پس کہا اُسنے کاش کہ مین نہ مسلمان ہوتا اسوقت تک یہانتک کہ لیتا مین
مال باپ کا کافر ہوتا ہی ایک نصرانی آیا ایک مسلمان کے پاس اور کہا کہ عرض کر مجھپر اسلام تاکہ مسلمان ہون نزدیک تیرے پس کہا اُسنے کہ جا تو طرف فلانے عالم کے
یہانتک کہ عرض کرے تجھپر اسلام پس مسلمان ہووے تو نزدیک اُسکے اسکے کہنے مین اختلاف کیا ہی علمانے کہا ابو جعفر نے کہ کافر نہین ہوتا ایک کافر مسلمان ہوا پس کہا اُسکو
ایک شخص نے کہ تجھکو کیا برا اسلام ہوا تھا اپنے دین سے کافر ہوتا ہی کہنے والا اور بعضے موجبات کفر وہ ہین کہ متعلق ہین ساتھ ذات اللہ تعالی کے اور صفات
اُسکی کے وغیر ذلک کافر ہوتا ہی آدمی جبکہ وصف کرے اللہ تعالی کا ساتھ اس چیز کے کہ نہین لائق ساتھ اُسکے یا ٹھٹھا کرے ساتھ کسی نام کے ناموں اُسکے سے
یا ساتھ کسی امر کے اوامر اُسکے سے یا انکار کرے وعدہ اور وعید اُسکے کا یا ٹھہراوے اُسکا کسی کو شریک یا فرزند یا بیوی یا نسبت کرے اُسکو طرف جہل کے یا عجز کے
یا نقصان کے اور کافر ہوتا ہی اس کہنے سے کہ جائز ہے یہ کہ کرے اللہ تعالی ایک فعل کہ نہ حکمت ہو اُسمین اور کافر ہوتا ہی اگر اعتقاد کرے یہ اللہ تعالی راضی ہوتا ہی
ساتھ کفر کے اگر کہے کہ اگر حکم کرے مجکو اللہ تعالی اس بات کا تو نہ کرونگا مین کافر ہوتا ہی جو کچھ کہ قرآن مین آیا ہی ید اور وجہ سے واسطے اللہ تعالی کے اور نہین وہ
جارحہ آیا جائز ہی اطلاق ان اشیاء کے ساتھ فارسی کے کہا بعض مشائخ رحمہ اللہ نے کہ جائز ہی جبکہ نہ اعتقاد کرے اعضا کا اور کہا اکثر علما نے کہ نہین صحیح ہی علیہ الاعتماد
اگر کہا فلانا میری آنکھ مین مانند یہود کے ہی بیچ آنکھ اللہ تعالی کے کافر ہوتا ہی اور اُسپر جمہور مشائخ ہین اور کہا بعضوں نے کہ اگر مراد رکھے ساتھ اسکی برائی
فعل اُسکے کی نہین کافر ہوتا اگر مرا ایک انسان پس کہا دوسرے نے کہ وہ خدا کو چاہیے تھا کافر ہوتا ہی جبکہ کہا واسطے دشمن اپنے کے کہ مین ساتھ تیرے بحکم
خدا کار کرتا ہون پس کہا دشمن اُسکے نے کہ مین حکم خدا کا نہین جانتا ہون یا کہا کہ اسجگہ حکم نہین چلتا یا کہا اسجگہ حکم نہین یا کہا خدا حاکمی کے لیے نہین لائق یا کہا کہ
اس جگہ دیو ہی حکم کریگا پس یہ سب کفر ہے پوچھے گئے حاکم عبد الرحمن حال اُس شخص کے سے کہ کہا اُسنے ساتھ رسم کے کار کرتا ہون ساتھ حکم کے نہین آیا یہ کفر ہی کہا اگر ہی
مراد اُسکی فساد حق کا اور ترک شرع کا اور اتباع رسم کی نزد اُسکے کا نہین کافر ہوتا اگر کہا واسطے ایک شخص کے کہ نہین بیمار ہوتا ہی یہ شخص ہی بھولا ہوا اللہ تعالی کا
یا کہا کہ یہ نہین ہے مگر کہ بھول گیا اُنکو اللہ تعالی پس یہ کفر ہے اگر کہا کہ خدا تیری زبان ہے بس نہین آتا مین کیونکر بس آؤنگا کافر ہوتا ہی اگر کہا اپنی بیوی سے کہ تو
زیادہ پیاری ہی طرف میرے اللہ تعالی سے کافر ہوتا ہی اگر کہا کہ واسطے فلانے کے قضا پہونچی پس یہ خطاے عظیم ہے کافر ہوتا ہی ساتھ ثابت کرنے مکان کے واسطے
اللہ تعالی کے پس اگر کہا کہ خدا سے کوئی مکان خالی نہین کافر ہوتا ہی اگر کہا کہ اللہ تعالی آسمان مین ہی پس اگر قصد کی ساتھ اسکے حکایت اُس چیز کے کہ آئی ہین
اُسمین ظاہر اخبار نہین کافر ہوتا اور اگر ارادہ کیا ساتھ اسکے مکان کا کافر ہوتا ہی اور اگر نہو واسطے اُسکے کچھ نیت کافر ہوتا ہی نزدیک اکثر کے وہو الاصح وعلیہ
الفتوی کافر ہوتا ہی اس کہنے سے کہ اللہ تعالی بیٹھا الانصاف کے لیے یا کھڑا ہوا الانصاف کے لیے بسبب وصف کرنے اُسکے کے اللہ تعالی کو ساتھ فوق و تحت
کے اگر کہا کہ میرے لیے آسمان پر خدا ہے اور زمین پر فلانا کافر ہوتا ہی جسوقت کہ کہا خدا نیچے دیکھتا ہی آسمان پر سے یا کہا دیکھتا ہے یا کہا عرش پر سے
پس یہ کفر ہی نزدیک اکثر علما کے مگر یہ کہ کہے عربی مین یطلع اور اگر کہا کہ خدا اوپر عرش سے جانتا ہی پس یہ نہین کفر اور اگر کہا زیر عرش سے جانتا ہی پس کفر ہے

لہ یعنی کلمۂ توحید ۱۲ سلہ یعنی قرآن مین جو اللہ کے لیے ید اور وجہ یعنی ہاتھ اور منھ کے آئی ہین اور حقیقت مین وہ جارحہ یعنی اعضا ہین نہین اسلیے اللہ تعالی منزہ ہی اعضا سے بلکہ وہ متشابہات سے ہین کہ اللہ ہی جانتا ہی کہ کیا مراد ہی اُنسے ۱۲ منہ سلہ یعنی بجاے نیچے دیکھتا ہی کے یہ کہا ۱۲ سلہ یعنی بجاے آسمان پر سے ۱۲

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

جسنے نسبت کیا اللہ تعالیٰ کو طرف ظلم کے پس کافر ہوا ایک شخص نے کہا یا رب یہ ظلمت پسند کر کہا بعضے عالمون نے کہ وہ کافر ہوتا ہے اگر کہا کہ اگر انصاف کریگا اللہ عز و جل
دن قیامت کے تو انصاف پاؤنگا تجھسے کافر ہوتا ہے اور اگر کہے لفظ جسوقت کا جگہ اگر کی نہین کافر ہوتا ہے اگر کہے کہ اگر حکم کریگا اللہ تعالیٰ دن قیامت کے
ساتھ عدل اور حق کے تو لونگا مین تجھسے حق اپنا پس یہ کفر ہے اگر کہا جسوقت کہ ظلم کرتا ہے ایک ظالم اے رب اُس سے یہ ظلمت قبول کر اگر تو قبول کریگا مین نہین قبول کرنیکا
پس یہ کفر ہے گویا کہ اُسنے کہا اگر راضی ہوا تو پس مین نہین راضی ہونیکا ایک شخص نے کہا یا خدا روزی مجھپر فراخ کر یا سوداگری مجھپر جاری کر مجھپر ظلم مت کر
کہا ابو نصر دبوسی نے کہ کافر ہوتا ہے وہ ساتھ اللہ کے ایک شخص نے کہا کہ جھوٹ مت کہہ پس کہا اُس نے کہ جھوٹ کس لیے ہے کہنے ہی کیلیے تو کافر ہوا فی الحال اگر
کہا گیا ایک شخص کو کہ طلب کر رضا اللہ تعالیٰ کی پس کہا اُسنے کہ مجکو نہین چاہیے یا کہا کہ اگر خدا مجکو بہشت مین داخل کرے غارت کرون یا کہا گیا کہ نافرمانی کر اللہ
کی اسلیے کہ اللہ تعالیٰ داخل کریگا تجکو آگ مین پس کہا کہ مین دوزخ سے نہین اندیشہ کرتا یا کہا گیا کہ مت کھا بہت اسلیے کہ اللہ نہین دوست رکھے گا تجکو پس کہا کہ
مین کھاتا ہون چاہیے دوست رکھے چاہے دشمن کافر ہوتا ہے ساتھ ان سب کے اور اسیطرح اگر کہا گیا اُسکو کہ بہت مت ہنس یا بہت مت سو پس کہا اتنا کھاؤنگا اور
اتنا سوؤنگا اور اتنا ہنسونگا کہ آپ چاہون کافر ہوتا ہے ایک شخص نے کہا کسی کو کہ گناہ مت کر اسلیے کہ عذاب خدا کا بہت ہے پس کہا اُسنے کہ مین عذاب ساتھ ایک
ہاتھ کے اُٹھا لونگا کافر ہوتا ہے اور کہا گیا کسی کو کہ ماں باپ کو مت ستا پس کہا کہ نہین انکا مجھپر حق نہین کافر ہوتا ولیکن گنہگار ہوتا ہے ایک شخص نے کہا ابلیس کو
کہ ای ابلیس کار میرا بنا تا جو کچھ فرمائے تو کرونمین ماں اور باپ کو ستاونمین اور جو کچھ نہ فرمائے تو نہ کرونمین کافر ہوتا ہے اگر کہا کہ اگر خدا دونون جہان بناتا تو حق اپنا
تجھسے لیتا مین کافر ہوتا ہے ایک شخص نے کہی ایک بات جھوٹی پس سُنی ایک شخص نے اور کہا کہ خدا میرا اس جھوٹ تیرے کو سچ کرے یا کہا خدا ساتھ اس
جھوٹ تیرے کے برکت کرے کہا بعضے علمانے کہ یہ قریب کفر کے ہے ایک شخص نے جھوٹ بولا پس کہا کسی نے برکت دے اللہ تیرے جھوٹ مین کافر ہوتا ہے ایک
شخص نے کہا کسی کو کہ فلانا ساتھ تیرے سیدھا نہین چلتا ہے پس کہا اُس نے کہ خدا تعالیٰ بھی ساتھ اُسکے سیدھا نہ چلیگا کافر ہوتا ہے کہا ایک شخص نے
کہ خدا زر کو دوست رکھتا ہے مجھکو نہین دیا ہے اگر قصد کیا اس کلام کی نسبت کرنا بخل کا طرف اللہ تعالیٰ کے تو کافر ہوتا ہے اور تیرے اس کہنے سے کہ دوست
رکھتا ہے سونیکو نہین کافر ہوتا اگر کہا انشاء اللہ تعالیٰ یہ کام کر تو پس کہا کہ مین بغیر انشاء اللہ کے یہ کام کرونگا کافر ہوتا ہے کہا مظلوم نے کہ یہ ساتھ تقدیر اللہ تعالیٰ کے
ہے پس کہا ظالم نے کہ کرتا ہون بغیر تقدیر اللہ سبحانہ کے کافر ہوا اگر کہا کہ اے خدا رحمت اپنی مجھسے دریغ نہ رکھ پس یہ الفاظ کفر سے ہے جبکہ دراز ہوا قصہ درمیان
خاوند بیوی کے پس کہا خاوند نے اپنی بیوی کو کہ ڈر تو اللہ تعالیٰ سے اور تقویٰ کر اُس سے پس کہا عورت نے اُسکے جواب مین کہ نہین ڈرتی مین اللہ سے پس
اگر خاوند نے عتاب کیا تھا اُسکو معصیت ظاہرہ پر اور ڈراتا تھا اُسکو اللہ تعالیٰ سے اور جواب مذکور اُسنے دیا اس ڈرانے پر تو ہوتی ہے عورت اُسکی مرتدہ
اور جدی ہو جاتی ہے خاوند سے اور اگر تھی وہ چیز کہ عتاب کیا اُسکو اُسمین ایک امر کہ نہین خوف کیا جاتا اللہ تعالیٰ سے نہین کافر ہوتی مگر یہ کہ ارادہ کرے ساتھ
اُسکے استخفاف تو جدی ہو جاتی ہے خاوند سے ایک شخص نے ارادہ کیا یہ کہ مارے کسی کو پس کہا اُسکو اُسنے کہ کیا نہین ڈرتا تو اللہ تعالیٰ سے پس کہا اُسنے کہ نہین پس اسسے
کافر نہین ہوتا اس سبے کہ پونہچتا ہے اُسکو کہے تقویٰ اُس چیز مین ہے کہ کرتا ہون مین اور اگر دیکھا کسی کو گناہ مین اور کہا اُسکو کسی نے کیا نہین ڈرتا تو اللہ سے
پس کہا اُسنے نہین ہو جاتا ہے کافر اسلیے کہ نہین ممکن ہے اُسمین تاویل اور اسیطرح کہا گیا ایک شخص کو کیا نہین ڈرتا اللہ سے پس کہا اُس نے حالت غضب مین نہین ہو جاتا ہے
کافر اگر حکم خدا کو یا شریعت پیغمبر کو نہ پسند کرے جیسیکہ کوئی کہے اُسکو کہ خدا نے چار بیویان حلال کی ہین کہے مین اس حکم کو نہین پسند کرتا پس یہ کفر ہے جو کوئی کہے
خدا ے عز و جل ہو اور کوئی چیز نہو پس وہ کافر ہوتا ہے اگر کہے کہ خدا نے میرے حق مین تمام بھلائی کی ہے بدی تجھسے ہے کافر ہوتا ہے کہا گیا ایک شخص کو بارے ساتھ بیوی
کے بس نہ آیا تو پس کہا کہ خدا ساتھ عورتون کے بس نہین آتا مین کیونکر بس آؤنگا کافر ہوتا ہے اگر کہا خدا سے دیکھتا ہون اور تجھسے یا خدا سے امید رکھتا ہون اور تجھسے
پس یہ قبیح ہے اور اگر کہا کہ خدا سے دیکھتا ہون اور سبب تجکو جانتا ہون پس یہ اچھا ہے طلب کی کسی دشمن سے قسم پس کہا دشمن نے قسم کھاتا ہون اللہ کی پس

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

کہا قسم طلب کرنیوالے نے کہ نہین چاہتا مین قسم اللہ کی بلکہ چاہتا ہون قسم ساتھ طلاق کے یا عتاق کے پس کافر ہوا بعضے علماء کے نزدیک اور اکثر کے نزدیک نہین ہوا اور یہی اصح ہے اگر کہا کسی سے کہ خدا جانتا ہے کہ ہمیشہ تجکو ساتھ دعا کے یاد رکھتا ہون پس اختلاف کیا ہے مشائخ نے اُسکے کفر مین اگر کہا کہ من خدایم بطریق ہنسی کے یعنی خود ایم پس کافر ہوا ایک شخص نے کہا اپنی بیوی سے کہ تجکو حق ہمسایہ نہین چاہیے اُسنے کہا کہ نہین پس کہا خاوند نے کہ تجکو حق خاوند کا نہین چاہیے اُسنے کہا کہ نہین پھر کہا خاوند نے کہ تجکو حق خدا کا نہین چاہیے اُسنے کہا کہ نہین پس کافر ہوئی وہ عورت ایک شخص نے کہا اپنی بیماری مین اور تنگی معاش مین بارے جانتا مین کہ خدا تعالیٰ نے مجکو کیون پیدا کیا ہے جبکہ لذتون دنیا سے مجکو کچھ نہین ہے پس کہا بعضون نے کہ نہین کافر ہوتا ہے ولیکن یہ کلام خطاے عظیم ہے ایک شخص نے کہا کہ اللہ عذاب دیگا تجکو ساتھ بُرائیون تیری کے پس کہا اُسنے کہ خدا کو بٹھایا ہے تو نے کہ تا خدا وہی کرے کہ جو تو کہے کافر ہوتا ہے ایک نے کہا کہ خدا کیا کر سکتا ہے کچھ اور نہین کر سکتا سواے دوزخ کے پس کافر ہوا ایک شخص نے دیکھا ایک حیوان قبیح کو پس کہا کہ خدا کا کوئی پیشکار یعنی کارپرداز نہین ہے کہ ایسا پیدا کیا کافر ہوا ایک شخص فقیر نے کہا شدت فقر مین کہ فلانا بھی بندہ ہے ساتھ اتنی نعمتون کے اور مین بھی بندہ ہون اتنا رنجون مین بارے یہ عدل ہے کافر ہوا ایک شخص نے کہا کسی کو خدا سے ڈر پس کہا اُسنے خدا کہان ہے کافر ہوا اور اسیطرح اگر کہا پیغمبر گور مین نہین ہین یا کہا کہ علم خدا کا قدیم نہین ہے یا کہا معدوم نہین معلوم ہے اللہ کو کافر ہوتا ہے اور کافر ہوتا ہے ساتھ داخل کرنے کاف کے بیچ آخر لفظ اللہ کے وقت پکارنے اُسکے کہ نام اُسکا عبد اللہ ہے اگر ہے پکارنیوالا عالم اور کافر ہوتا ہے ساتھ تصغیر خالق کے عمدًا اگر ہے عالم اگر کہا کسی کو کہ خدا تیرا تیرے دل پر بخشش کرے میرے دل پر نہین اگر مراد رکھی اُسنے اس سے استغناے رحمت سے کافر ہوا اور اگر مراد اس سے یہ رکھی کہ میرا دل ثابت ہے ساتھ اثبات اللہ تعالیٰ کے نہ مضطرب نہین کافر ہوتا اگر کہا قسم ہے خدا کی اور قسم ہے خاک پانون تیرے کی کافر ہوا اور اگر کہا قسم ہے خدا کی اور قسم جان اور سر تیرے کی تو اسمین اختلاف ہے اور بعضے موجبات کفر کے وہ ہین کہ متعلق ہین ساتھ انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کے جسنے نہ اقرار کیا بعضے انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کا یا نہ راضی ہوا ساتھ کسی سنت کے سنتون مرسلین کی سے پس کافر ہوا پوچھے گئے ابن مقاتل حال اُس شخص کے سے کہ انکار کیا نبوت خضر اور ذی الکفل کا کہا کہ جو شخص ایسا ہو کہ نہ جمع ہوئی ہو امت اُسکی نبوت پر نہین ضرر کرتا ہے اُسکی نبوت کا انکار کرنا اور اگر کہا کہ اگر ہوتا فلانا نبی تو ایمان لاتا مین اُسپر کافر ہوا جعفر سے ہے کہ اگر کہا کہ ایمان لایا مین سب انبیا اُسکے پر اور نہین جانتا مین کہ آدم نبی ہین یا نہین کافر ہوتا ہے پوچھے گئے جعفر حال اُس شخص کے سے کہ نسبت کرے طرف انبیا کے فواحش کو مانند عزم کرنے اُنکے کے زنا پر اور مانند اُنکے کے جیسیکہ کہتے ہین حشویہ حضرت یوسف علیہ السلام کے حق مین کہا کافر ہوتا ہے اسلیے کہ یہ بُرا کہتا ہے اُنکو اور استخفاف ہے اُنکا کہا ابو ذر نے جسنے کہا کہ کل معصیت کفر ہے اور کہا باوجود اسکے انبیا علیہم السلام نے نافرمانی کی پس کافر ہوا اسلیے کہ اُسنے بُرا کہا اور اگر کہا کہ نہین نافرمانی کی پس کافر ہوا اسلیے کہ اُسنے بُرا کہا اور اگر کہا کہ نہین نافرمانی کی حالت نبوت مین اور نہ پہلے اُسکے کافر ہوا اسلیے کہ اُسنے رد کیا النصوص کو سنا مین نے بعضے علما سے کہ جب نہ پہچانے آدمی یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخر الانبیا ہین علیہم وعلی نبینا السلام پس نہین وہ مسلمان جسنے ارادہ کیا اپنے دل سے بغض نبی کا پس کافر ہوا اور اسی طرح جسنے کہا اگر ہوتا نبی راضی نہوتا مین ساتھ اُسکے اور اگر کہا کہ اگر فلانا پیغمبر ہوتا تو مین ساتھ اُسکے نہ گرویدہ ہوتا پس اگر ارادہ کیا ساتھ اُسکے یہ کہ اگر فلانا رسول اللہ کا ہوتا نہ ایمان لاتا مین اُسپر کافر ہوا جیسیکہ کافر ہوتا ہے اس کہنے سے کہ اگر حکم کرتا اللہ مجکو ساتھ ایک امر کے نہ کرتا مین اگر کہا کہ اگر ہوتا جو کچھ کہا انبیا نے صدق و عدل نجات پاتے ہم کافر ہوا اگر کہا کہ مین رسول اللہ کا ہون یا کہا فارسی مین کہ من پیغمبرم ارادہ کیا ساتھ اُسکے کہ مین پہنچانیوالا ہون کافر ہوتا ہے اور جس وقت اُسنے یہ بات کہی اور کسی نے اُس سے معجزہ طلب کیا کہا بعضون نے کہ کافر ہوتا ہے اور متاخرین نے کہا کہ اگر غرض طالب کی عاجز کرنا اور ذلیل کرنا اُسکا ہے تو نہین کافر ہوتا ہے اور اگر کہا آنحضرت کے بال کو چھوٹا سا بال تو کافر ہوتا ہے نزدیک بعض کے اور نزدیک اوروں کے نہین ہوتا مگر جبکہ کہے بطریق اہانت کے جسنے کہا کہ مین نہین جانتا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انسان تھے یا جن کافر ہوا اگر کہا کہ اگر فلانا پیغمبر ہے حق اپنا اُس سے لونگا نہین ہوتا کافر اگر کہا کہ محمد درویشک بود یا کہا کہ کپڑا پیغمبر کا بد بو دار

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اور میلا کچیلا تھا یا کہا کہ حضرتؐ کے ناخن بڑھ رہے تھے تو بعضوں نے کہا کافر ہوتا ہے مطلقاً اور بعضوں نے کہا کہ جب کافر ہوتا ہی کہ کہے یہ بطریق اہانت کے
اگر بُرا کہا ایک شخص کو کہ نام اُسکا محمد یا احمد ہی یا کنیت اُسکی ابو القاسم ہی اور کہا اُسکو یا ابن الزانیہ پس اگر تھا وہ ذکر کرنیوالا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کافر ہوتا ہی اگر
کہا کہ جو گناہ ہے کبیرہ ہے مگر گناہ انبیا کے صغیرہ ہیں نہیں کافر ہوتا ہی جسنے کہا کہ ہر کام قصد کرنا گناہ کبیرہ ہی اور فاعل اُسکا فاسق ہے اور اگر کہا ساتھ اسکے کہ
معاصی انبیا کے تھے قصداً پس کافر ہوا اسلیے کہ اُسنے بُرا کہا اُنکو اور اگر کہا کہ معاصی انبیاؑ کے نہیں تھے قصداً پس نہیں کفر رافضی جسوقت بُرا کہے شیخین کو اور
لعنت کرے اُنکو عیاذاً باللہ منہ پس وہ کافر ہی اور اگر فضیلت دیتا ہو حضرت علیؓ کو اوپر ابو بکرؓ کے نہیں ہوتا کافر مگر یہ کہ وہ مبتدع ہے اور معتزلی بھی مبتدع
ہی مگر جبکہ کہے کہ دیدار خدا کا محال ہی تو اُسوقت کافر ہوتا ہے اگر بہتان لگایا زنا کا حضرت عائشہؓ کو کافر ہوا ساتھ اللہ کے اور اگر بہتان لگایا اور بیویوں
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کو نہیں کافر ہوتا ہی اور مستحق لعنت کا ہوتا ہے اگر کہا کہ عمر اور عثمان اور علی رضی اللہ عنہم نہیں تھے اصحاب نہیں کافر ہوتا اور
مستحق لعنت کا ہوتا ہے جس نے انکار کیا امامت ابی بکر صدیقؓ کا پس وہ کافر ہے بعض کے نزدیک اور بعض کے نزدیک مبتدع ہی کافر نہیں اور صحیح یہ ہی
کہ وہ کافر ہے اور اسیطرح جسنے انکار کیا خلافت عمرؓ کا وہ بھی کافر ہے بحسب قول صحیح تر کے اور لازم ہی کافر کہنا انکا بسبب کافر کہنے عثمانؓ اور علیؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ
اور عائشہؓ کے اور واجب ہی کافر کہنا تمام زیدیہ کا بسبب اسکے کہ منتظر ہیں وہ اسکے کہ نبی عجم سے آویگا کہ نسخ کریگا دین نبی ہمارے کا اور سید ہمارے کا کہ محمد
صلی اللہ علیہ وسلم ہیں عیاذاً باللہ من ہذا القول اور واجب ہے کافر کہنا روافض کا بسبب اسکے کہ کہتے ہیں کہ رجوع کرینگے اموات طرف دنیا کے اور بسبب کہنے تناسخ
ارواح کے اور انتقال روح کے طرف آئمہ کے اور نکلیں گے امام باطن اور معطل ہیں امر و نہی یہانتک کہ نکلے امام باطن اور جبرئیل علیہ السلام نے غلطی کی وحی لانے میں طرف محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ علی بن ابیطالبؓ کے اور یہ قوم خارج ہیں ملت اسلام سے اور احکام انکے احکام مرتدین کے ہیں جبکہ جبر کیا گیا ایک آدمی اسپر کہ بُرا کہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کو پس ہیں تین طرح پر ہی ایک تو یہ کہے کہ نہیں خطرہ گذرا میرے دل میں کچھ اور سوائے اسکے نہیں کہ بُرا کہا میں نے محمدؐ کو جیسے کہ طلب کیا انھوں نے مجھسے اور میں راضی نہیں تھا ساتھ
اسکے پس اسمیں کافر نہیں ہوتا اور ہوا جیسیکہ جبر کیا جاتا اسپر کہ بولے کلمہ کفر کا پس بولا اور دل اُسکا مطمئن تھا ساتھ ایمان کے اور دوسری طرح یہ ہے کہ کہے
خطرہ گزرا میرے دل میں ایک شخص کا نصاریٰ سے کہ نام اُسکا محمد ہی پس ارادہ کیا میں نے ساتھ بُرا کہنے کے وہ نصرانی پس اسمیں بھی کافر نہیں ہوتا اور تیسری طرح یہ ہی
کہ کہے خطرہ گزرا میرے دل میں ایک شخص کا نصاریٰ سے کہ نام اُسکا محمد ہے پس نہ بُرا کہا میں نے اُس نصرانی کو اور بُرا کہا میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پس اسمیں کافر ہوتا ہی
قضا میں بھی اور عند اللہ بھی جسنے کہا کہ مجنون تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کافر ہوا اور جس نے کہا کہ بیہوش ہو گئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ کافر ہوا اگر کہا ایک شخص نے
کہ اگر نکھاتے آدم گیہوں تو نہ ہوتے ہم اشقیا کافر ہوا جسنے انکار کیا متواتر کا پس کافر ہوا اور جس نے انکار کیا مشہور کا کافر ہوا بعضوں کے نزدیک اور صحیح یہ ہے
کہ گمراہ ہوتا ہے کافر نہیں ہوتا اور جس نے انکار کیا خبر واحد کا نہیں کافر ہوتا منکر اُسکا مگر گنہگار ہوتا ہی بسبب نہ قبول کرنے کے جبکہ آرزو کرے ایک شخص واسطے
کسی نبی کے انبیا میں سے کہ نہوتا وہ نبی کہا علما نے اگر مراد اُسکی اس کہنے سے یہ ہی کہ اگر نبی نہوتے تو نہوتا خارج حکمت سے نہیں کافر ہوتا اور اگر ارادہ کیا استخفاف
وعداوت کا ہوا کافر اگر کہا ایک شخص نے کسی سے کہ تھے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے اُسکو مثلاً کہا کہ حضرت کدو کو دوست رکھتے تھے پس
کہا سننے والے نے کہ میں نہیں دوست رکھتا ہوں اُسکو پس یہ کفر ہی اور اسی طرح روایت کیا گیا ہی ابو یوسفؒ سے بھی اور بعضے متاخرین نے کہا کہ اگر یہ بطریق
اہانت کے کہا تو کفر ہے اور بدون اسکے کفر نہیں ایک شخص نے کسی سے کہا کہ آدم علیہ السلام نے بنا تھا پارچہ ایسا ہم سب جولاہے بچے ہیں پس یہ کفر ہے ایک
شخص نے کہا کسی سے کہ جب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کھانا کھاتے تھے تو چاٹ لیتے تھے اپنی تینوں انگلیاں پس کہا اُس شخص نے کہ یہ بے ادبی ہی پس
یہ کفر ہے جب کہ کہا گیا عجب رسم ہے دہقان میں کہ طعام کھاتے ہیں اور ہاتھ نہیں دھوتے اگر یہ از راہ حقارت سنت کے کہا کافر ہوتا ہے اور اگر کہا کیا
رسم ہی مونچھیں پست کریں اور دستار نیچے گلے کے لانی بطریق طعن کے سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں کافر ہوا ایک شخص نے کچھ کلام کیا

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

پس کہا اُسکو دوسرے نے کہ جھوٹ کہتا ہی اگر سب پیغمبر ہے لازم آتا ہی اُسکو کفر اور اسیطرح اگر کہا کہ کلام اُسکا نہین مانونگا مین اگرچہ پیغمبر ہو یا کہا اگر سب مرسل ہے یا سب فرشتہ مقرب ہے اگر انجان ہی کافر ہوا فی الحال ایک شخص نے ارادہ کیا یہ کہ مارے اپنے غلام کو پس کہا اُسکو ایک شخص نے کہ نہ مار اُسکو پس کہا اُسنے اگر محمد مصطفے کہین کہ مت مار تو بھی نہ چھوڑونگا یا کہا کہ اگر آسمان سے آواز آوے کہ مت مار تو بھی رہونگا لازم آتا ہے اُسکو کفر ایک شخص نے پڑھی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثون مین سے پس کہا ایک شخص نے ہمہ روز خلشہا خواند پس اگر نسبت کیا اُسکو طرف قاری کے نہ طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تو دیکھے اگر تھی حدیث کہ تعلق رکھتی تھی ساتھ دین کے اور احکام شرع کے کافر ہوتا ہی اور اگر حدیث ایسی تھی کہ تعلق ساتھ دین کے نہین رکھتی تھی نہین کافر ہوتا اور حمل کیا جاویگا قول اُسکا اسپر کہ مراد اُسکی یہ تھی کہ پڑھنا اسکے غیر کا اولی ہے ایک شخص نے کہا بحرمت جوانک عربی کہ مراد رکھتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فر ہوا ایک شخص نے کہا پیغمبر وقتی بود کہ پیغمبر بود و وقتیکہ بود کہ نبود یا کہا کہ مین نہین جانتا یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر مین مومن ہین یا کافر کافر ہوتا ہی ایک شخص نے کہا اپنی بیوی سے کہ خلاف مت کہہ پس کہا عورت نے کہ پیغمبرون نے بھی خلاف کہا ہی یہ کلمہ کفر کا ہی توبہ کرے اور نکاح تازہ کرے جبکہ کہا کسی نے کہ دیکھنا میرا تجکو مانند دیکھنے ملک الموت کے ہی پس یہ خطاے عظیم ہے اور اسکے کہنے والے کے کفر مین اختلاف کیا مشائخ نے بعضون نے کہا کافر ہوتا ہے اور اکثرون نے کہا نہین کافر ہوتا ہی اور خانیہ مین ہے کہ بعضون نے کہا کہ اگر کہا یہ کلمہ بسبب عداوت ملک الموت کے تو ہوتا ہی کافر اور اگر کہا بسبب کراہت موت کے نہین کافر ہوتا اور اگر کہا منہ فلانے کا دشمن رکھتا ہون مانند منہ ملک الموت کے اکثر مشائخ اسپر ہین کہ وہ کافر ہوتا ہے کہ اگر کہے نہین سنتا مین گواہی فلانے کی اگرچہ جبرئیل میکائیل ہون کافر ہوتا ہی ایک شخص نے عیب کیا ایک فرشتے کو فرشتون مین سے کافر ہوا اگر کہے مین فرشتہ ہون نہین کافر ہوتا اور اگر کہے مین نبی ہون کافر ہوتا ہی ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورت سے اس حال مین کہ نہین حاضر تھے گواہ کہا کہ خدا اور رسول کو گواہ کیا مین نے یا کہا خدا کو اور فرشتون کو گواہ کیا مین نے کافر ہوا اور کہا کہ فرشتہ دست راست کو اور فرشتہ دست چپ کو گواہ کیا مین نے نہین کافر ہوتا اور بعضے موجبات کفر کے وہ ہین کہ متعلق ہین ساتھ قرآن کے جسنے کہا کہ قرآن مخلوق ہی پس وہ کافر ہوا جسوقت انکار کیا آیت قرآن کا یا ٹھٹھا کیا ساتھ ایک آیت قرآن کے یا عیب کیا کافر ہوا جسوقت کہ پڑھے قرآن اوپر بجانے دف اور ڈنڈونکے پس کافر ہوا ایک شخص پڑھتا ہی قرآن پس ایک شخص نے کہا یہ کیا بانگ طوفان ہی پس یہ کفر ہی اگر کہا کہ پڑھا مین نے قرآن بہت پس یہ معفو کیا گیا گناہ ہمسے کافر ہوتا ہی جس نے کہا کسی سے کہ قل ہو اللہ را پوست باز کردی یا کہا الم نشرح را گریبان گرفتہ یا کہا اُس شخص کو کہ پڑھتا ہی یٰسین کو نزدیک بیمار کے کہ یٰسین در دہان مردہ منہ یا کہا کسی نے اے کوتاہ تر از انا اعطیناک یا کہا اُس شخص سے کہ پڑھتا ہے قرآن اور نہین یاد آتا ہے ایک کلمہ والتفت الساق بالساق یا بھرا پیالہ اور لایا اُسکو اور کہا کاساً دھاقاً یا کہا فکانت سراباً بطریق مزاح کے یا کہا نزدیک ناپنے اور تولنے غلے کے واذا کالوھم او وزنوھم یخسرون بطریق مزاح کے یا کہا کسی سے کہ دستار الم نشرح بستہ یعنی ظاہر کیا تو نے علم یا جمع ہوے ایک جگہ کے رہنے والے اور کہا فجمعناھم جمعاً یا کہا وحشرناھم فلم نغادر منھم احداً یا کہا کسی سے کہ کیونکر پڑھتا ہی تو والنازعات نزعاً ساتھ زبرون کے یا پیشون کے اور ارادہ کیا ساتھ اُسکے طنز یا کہا واسطے ایک شخص گنجے کے کہ بُرا کہتا ہون نہین تجکو اسلیے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کلا بل ران یا بلایا گیا طرف نماز با جماعت کے پس کہا کہ مین نماز پڑھتا ہون تنہا اللہ تعالی نے فرمایا ہی ان الصلوۃ تنہا کافر ہوتا ہے ان سب صورتون مین اور جبکہ کہا کسی نے گھر ایسا پاک کیا ہے تو نے جیسے والسماء والطارق بعضون نے کہا کافر ہوتا ہی اور کہا امام ابوبکر بن اسحق نے کہ اگر ہے کہنے والا جاہل تو نہین کافر ہوتا اور اگر عالم ہی تو کافر ہوتا ہی اور جسوقت کہ کہا قاعاً صفصفاً ہو گیا ہی پس یہ مخاطرہ عظیمہ ہے اور جسوقت کہ دیگ مین کچھ نگارہا اور کہا والباقیات الصالحات پس یہ بھی مخاطرہ عظیمہ ہے اور جسوقت کہ کہا قرآن عجمی ہی کافر ہوا اور اگر کہا کہ قرآن مین ایک کلمہ عجمی ہی پس بیچ حکم اُسکے تامل ہی اگر کہا گیا کہ کیون نہین پڑھتا ہی تو قرآن پس کہا بیزار ہوا مین قرآن سے کافر ہوا اگر ایک شخص سورت قرآن کی یاد رکھتا ہے اور اُس سورت کو بہت پڑھتا ہی وہ اور کسی نے اسکو کہا اس سورت کو زبون پکڑا ہی تو نے کافر ہوتا ہی ایک شخص نے نظم کیا قرآن کو فارسی مین قتل کیا جاوے اسلیے کہ وہ کافر ہی اور

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

بعضے موجبات کفر کے وہ ہین کہ متعلق ہین ساتھ نماز اور روزہ اور زکوٰۃ کے اگر کہا ایک بیمار کو کہ نماز پڑھ پس کہا اُسنے واللہ نہین نماز پڑھونگا مین کبھی اور
نہ نماز پڑھی یہانتک کہ مرگیا کافر ہوتا ہی اور کہنا آدمی کا کہ نہین نماز پڑھتا مین محتمل ہی چار وجہون کو ایک تو یہ کہ مین نماز نہین پڑھتا اس لیے کہ پڑھ چکا ہون اور دوسرے
یہ کہ نہین نماز پڑھتا یعنی تیرے حکم سے اس لیے کہ تحقیق حکم کیا ہے مجکو ساتھ نماز کے اُس نے کہ وہ بہتر ہے تجسے اور تیسرے یہ کہ نہین نماز پڑھتا مین
باعتبار فسق بے باکانہ پس یہ تین وجہین تو نہین کفر اور چوتھی یہ کہ نہین نماز پڑھتا مین اسلیے کہ نہین واجب مجھ پر نماز اور نہین حکم کیا گیا مین ساتھ اُسکے پس
اس سے کافر ہوتا ہے اور اگر مطلق کہا کہ نہین نماز پڑھتا مین نہین کافر ہوتا واسطے احتمال ان وجوہ کے کہ جب کہا گیا کسی کو نماز پڑھ پس کہا اسنے کہ
بھر دو اہو کہ نماز پڑھے اور کار اپنے پر دراز کرے یا کہا دیر ہوئی کہ بیگار نہین کی مین نے یا کہا کون طاقت رکھے کہ یہ کار بسر لیجاوے یا کہا خردمند در کار ے نیاید
کہ بسر نتواند برد یا کہا کہ لوگ میرے ہی واسطے کرتے ہین یا کہا نماز پڑھتا ہون کچھ سر پر نہین آتا یا کہا کہ تونے نماز پڑھی کیا سر پر لایا تو یا کہا نماز کسواسطے کرون مین
ان باپ میرے مرگئے یا کہا نماز پڑھنی نہ پڑھنی ایکسی ہی یا کہا کہ اتنی نماز پڑھی ہین مین نے کہ میرا دل پکڑ لیا یا کہا کہ نماز چیزے نیست کہ اگر بماند گندہ شود پس یہ سب کفر ہی اگر
کسیکو کہین کہ آؤ نماز پڑھین ہم اُس حاجت کیلیے پس وہ کہے کہ مین نے بہت نماز پڑھی کوئی حاجت میری روا نہ ہوئی اور یہ بطریق استخفاف وحقر کے کہے کافر ہوتا ہی اگر کہے کسی
فاسق نماز یونکو کہ آؤ مسلمانی دیکھو اور اشارہ کرے طرف مجلس فسق کے کافر ہوتا ہی جسوقت کہ کہے خوش کام ہے بے نمازی پس یہ کفر ہی جسوقت کہ کہے کوئی کسیکو
کہ نماز پڑھ تاکہ پاوے تو حلاوت طاعت کی یا کہے فارسی مین نماز بخوان تا حلاوت نماز بیابی پس کہا اس شخص نے جواب مین اُسکے تو بکن کہ تا حلاوت بے نمازی
یابی کافر ہوتا ہے جسوقت کہا گیا غلام کو کہ نماز پڑھ پس کہا کہ نہین نماز پڑھتا مین اسلیے کہ ثواب مولی ہی کو ہوگا کافر ہوتا ہی کہا گیا ایک شخص کو کہ نماز پڑھ
پس کہا کہ اللہ نے ناقص کیا مال میرے مین سے پس مین ناقص کرتا ہون اُسکے حق مین سے پس یہ کفر ہی ایک شخص نماز پڑھتا ہی رمضان مین اور پھر نہین پڑھتا اور کہتا ہی کہ این
خود بسیار است یا کہتا ہی کہ زیادہ می آید اسلیے کہ ہر نماز رمضان کی برابر ستر نماز کے ہی کافر ہوتا ہی نماز پڑھے طرف غیر قبلہ کے متعمداً پس موافق پڑی اس قبلہ کے کہا ابو حنیفہ نے
کہ وہ کافر ہی اور اسپر عمل کیا فقیہ ابو اللیث نے اور اسیطرح اگر نماز پڑھے بغیر طہارت کے یا نماز پڑھے ساتھ کپڑے نجس کے اور اگر نماز پڑھے بغیر وضو کے قصداً کافر ہوتا ہی تحری کی اور
واقع ہوئی تحری اسکی ایک جہت پر پھر چھوڑ دی اُسنے وہ جہت اور نماز پڑھی اُس نے طرف اور جہت روایت کیا گیا ہے ابو حنیفہ سے کہ خوف کھتا ہون مین اُسپر
کفر کا واسطے اعراض اُسکے کے قبلہ سے اور اختلاف کیا ہی مشائخ نے اُسکے کفر مین کہا شمس الائمہ حلوائی نے کہ ظاہر تر یہ ہی کہ اُسنے جب نماز پڑھی طرف غیر قبلہ کے بطریق استہزا واستخفاف
کے کافر ہوتا ہی اور اگر مبتلا ہو انسان اسمین بسبب ضرورت کے اسطرح کہ نماز پڑھتا تھا ساتھ قوم کے پس حدث کر دیا اور حیا کی یہ کہ ظاہر کرے اور چھپایا اُسکو اور نماز پڑھی اسطرح
یا تھا قریب دشمن کے پس کھڑا ہوا اور نماز پڑھی غیر طاہر کہا بعض مشائخ نے کہ نہین ہوتا کافر اسلیے کہ استہزا کرنیوالا نہین ہے اور جو کوئی مبتلا ہو ساتھ اسکے بسبب ضرورت کے
یا حیا کے لائق ہی یہ کہ نہ قصد کرے ساتھ قیام کے قیام نماز کا اور نہ پڑھے کچھ اور جب جھکاوے نیچے نہ قصد کرے رکوع کا اور نہ تسبیح پڑھے تاکہ نہووے کافر بالاجماع اور جب
نماز پڑھے نجس کپڑے پر تو کہا بعضے علما نے کہ نہین ہوتا ہے کافر کہا نماز فرض ہی لیکن رکوع اور سجود اُسکا نہین فرض نہین کافر ہوتا اسلیے کہ وہ تاویل کریگا اور اگر انکار
کیا فرضیت رکوع وسجود کا مطلق کافر ہوتا ہے یہانتک کہ اگر انکار کرے دوسرے سجدے کی فرضیت کا تو بھی کافر ہوتا ہی بسبب رد کرنے اسکے کے اجماع وتواتر کو اگر کہے کہ اگر
قبلہ ہوتا اور بیت المقدس قبلہ ہوتا تو مین نماز کعبے ہی کیطرف پڑھتا اور بیت المقدس کی طرف نہ پڑھتا یا کہا اگر فلانا قبلہ ہو تو منھ طرف اُسکے نہ کرون مین یا کہا اگر فلانے جانب
کعبہ ہو منھ طرف اُسکے نکرون مین یا کہا کہ قبلے دو ہین یعنی کعبہ اور بیت المقدس کافر ہوا کہا ابراہیم بن یوسف نے اگر نماز پڑھی ریائے نہین ثواب اُسکے لیے اور اُسپر گناہ ہی
اور بعضون نے کہا کافر ہوتا ہی اور بعضون نے کہا کہ نہ ثواب ہے اُسکے لیے اور نہ گناہ اور وہ مانند اُسکے ہی کہ نہین نماز پڑھی ایک شخص آیا مشرکین کے پاس اور ترک کی ایک نماز یا
دو نمازین پس اگر ہوا یہ فعل بسبب تعظیم اُنکی کے کافر ہوا اور نہین اُسپر قضا نماز کی اور اگر کیا یہ فعل بسبب فعل فسق کے نہ کافر ہوا اور قضا کرے نماز ترک کی ہوئی ایک شخص
سلمان ہوا دار الاسلام مین پھر بعد ایک مہینے کے پوچھا گیا پانچون نماز وہ سے پس کہا کہ نہین جانتا مین کہ وہ فرض ہین مجھپر دا فر ہوا مگر یہ کہ کہتا ہو میں نے نو مسلمانو کہ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

ایک شخص نے کہا موذن کو وقت اذان دینے کے کہ جھوٹ کہا تو نے کافر ہوا ایک موذن نے اذان دی پس کہا ایک شخص نے یہ بانگ غوغا ہے کافر ہوا اور کہا یہ بطریق انکار کے اگر سنے اذان پس کہا یہ آواز گھنٹے کی ہے کافر ہوا کہا گیا ایک شخص کو کہ ادا کر زکوٰۃ اسنے کہا کہ نہین ادا کرتا مین کافر ہوتا ہے بعضون نے کہا مطلقا اور بعضون نے کہا کہ اموال باطنہ مین نہین کافر ہوتا اور اموال ظاہرہ مین کافر ہوجاتا ہے اور لائق ہے یہ کہ ہو مسئلہ زکوٰۃ کا بموجب اُن قولون کے کہ گزرے نماز مین کذا فی الفصول العمادیہ اگر کہا کاشکے رمضان نہوتا فرض اُس کے کفر مین اختلاف کیا ہے مشائخ نے اور صواب یہ ہے کہ یہ اسکی نیت پر موقوف ہے اگر اس نیت سے کہا کہ حقوق اسکے مجھسے نہین ادا ہوسکنے کے نہ کافر ہوا اگر کہا وقت آنے مہینے رمضان کے کہ آیا وہ مہینا بھاری یا کہا آیا مہمان بھاری کافر ہوا جسوقت کہا وقت داخل ہونے رجب کے کہ بعد اسکے خرابی مین پڑینگے اگر کہا یہ ازراہ حقارت مہینون بزرگ کے کافر ہوا اور اگر ارادہ کیا ساتھ اُسکے رنج نفس اپنے کا نہ کافر ہوا اور لائق ہے یہ کہ ہو جواب پہلے مسئلہ کا بھی اسیطرح ایک شخص نے کہا روزہ ماہ رمضان جلدی ہوجاوے پس بعضون نے کہا کہ وہ کافر ہوتا ہے اور کہا بعضون نے نہین کافر ہوتا اور اگر کہا چند ازین روزہ کہ مرا دل بگرفت پس یہ کفر ہے اور اگر کہا کہ ان طاعات کو اللہ نے کیا ہے عذاب ہمارے لیے اگر تاویل کی اسکی نہین کافر ہوتا اور اسی طرح کہا کہ اگر نہ فرض کرتا اللہ ان طاعات کو تو ہوتا بہتر ہمارے لیے نہین کافر ہوتا اگر تاویل کرے اسکی اگر کہے کہ نماز مجھے سزاوار نہین یا حلال سزاوار نہین یا نماز کس لیے پڑھون بیوی بچے تو رکھتا ہی نہین بلکے کہ نماز کو طاق پر رکھا مین نے کافر ہوتا ہے ان سب صورتون مین اور بعضے **موجبات کفر کے وہ ہین** کہ متعلق ہین ساتھ علم اور علما کے جسنے بغض رکھا کسی عالم سے بغیر سبب ظاہر کے خوف ہے اُسپر کفر کا جسوقت کہ کہا واسطے صلح کروانیوالے کے کہ دیدار اُسکا نزدیک میرے ایسا ہی کہ جیسے دیدار سور کا خوف ہے اُسپر کفر کا اور خوف ہے اسپر کفر کا جبکہ بُرا کہے کسی عالم کو یا فقیہ کو بغیر سبب کے اور کافر ہوتا ہے اس کہنے سے عالم کو ذکر حمار کا بیچ مقعد علم نیر کے مراد رکھتا ہو علم سے علم دین کا ایک جاہل نے کہا جو کہ علم سیکھتے ہین داستانین ہین کہ سیکھتے ہین یا کہا وہی جو کچھ کہ کہتے ہین یا کہا تزویر یعنی فریب ہے یا کہا مین علم حیلہ کا منکر ہون یہ سب کفر ہے ایک شخص بیٹھے ایک جگہ اونچے پر اور پوچھین لوگ اُس سے مسائل بطریق ٹھٹھے کے پھر مارین اُسکو ساتھ تکیون کے اور وہ ہنستے جاوین کافر ہوتے ہین سب اور اسیطرح اگر نہ بیٹھے جگہ بلند پر ایک شخص پھر امجلس علم سے پس اسکو ایک اور شخص نے کہ کنشت سے آیا تو کافر ہوتا ہے اور اسیطرح اگر کہا کہ مجھکو مجلس علم سے کیا کام یا کہا کون شخص قادر ہے اوپر ادا اس چیز کے کہتے ہین عالم کافر ہوتا ہے اگر کہے علم کو بیچ کاسہ وکیسہ کے نہین کر سکتے یا کہے علم کو کیا کرون مجکو چاندی چاہیے جیب مین کافر ہوتا ہے اگر کہے مجکو اتنی مشغولی زن و فرزند کی ہے کہ مجلس علم مین نہین پہنچتا مین اسمین مخاطرہ عظیمہ ہے اگر ارادہ کرے ساتھ اُسکے سہل جاننے علم کا جسوقت کہ فقیہ ذکر کرتا ہو کچھ علم سے یا روایت کرتا ہو کوئی حدیث صحیح پس کہا دوسرے نے یہ کچھ نہین زر دی یا کہا یہ کلام کس کام آوے درم چاہیے کہ آج حشمت درم کو ہے علم کس کام آتا ہے پس یہ کفر ہے اگر کہا کہ فساد کرنا بہتر ہے دانشمندی کرنے سے پس یہ کفر ہے ایک عورت نے کہا لعنت ہو اوپر خاوند دانشمند کے کافر ہوئی ایک شخص نے کہا فعل دانشمندونکا وہی ہے اور فعل کافرونکا وہی کافر ہوا کہا بعضون نے کہ یہ جب ہے کہ ارادہ کیے جاوین ساتھ اُسکے تمام افعال پس ہوگا تسویہ درمیان حق و باطل کے ایک شخص جھگڑا ایک فقیہ سے کسی امر مین اور بیان کی فقیہ نے اُسکے لیے ایک حجہ شرعی پس کہا اُس جھگڑنے والے نے یہ دانشمندی مت کر یہ پیش نہین چلنے کی خوف ہے اُسپر کفر کا اگر کہا فقیہ کو اے دانشمندک یا کہا اے علویک نہین کافر ہوتا اگر نہ ارادہ مین ہو اسمے استخفاف مین کا منقول ہے کہ ایک فقیہ نے رکھی کتاب اپنی کسی دوکان مین اور چلا گیا پھر گذرا اُس دوکان پر پس کہا دوکان دار نے کہ بسولہ فراموش کیا تو نے پس کہا فقیہ نے کہ میری کتاب ہے تیری دوکان بسولہ نہین پس دوکاندار نے کہا کہ بڑھئی ساتھ بڑھئی کے لکڑی کاٹتا ہے اور تم ساتھ کتاب کے حلق لوگونکے پس شکوہ کیا فقیہ نے اُسکا شیخ امام ابی بکر محمد بن فضل سے پس حکم کیا انھون نے ساتھ قتل کرنے اُس شخص کے ایک شخص غصہ کرتا ہے اپنی بیوی پر اور کہتا ہے اسکو کہ طاعت اللہ کی کر اور منع کرتا ہے اُسکو گناہ سے پس کہا بیوی نے کہ مین خدا کو اور علم کو کیا جانون مانے لوگ خ سکھائے ہین کافر ہوئی ایک شخص سے کہا گیا کہ طالب العلم چلتے ہین اور نماز دون ملائکہ کے پس کہا اُسنے کہ یہ جھوٹ ہے کافر ہوا ایک شخص نے کہا کہ قیاس ابی حنیفہ کا حق نہین کافر ہوا ایک شخص نے کہا کاس الشرید خیر من العلم کافر ہوا اور اگر کہا خیر من اللہ

ف لفظ نون کا بعد ہر رضان مقدر ہے یعنی من جانب اللہ ۱۲ ع یعنی معلوم نہین کس کا قول ہے کافر ہونا یعنی مختار یہ نہین ہے ۱۲

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

نہ کافر ہوا ایک شخص نے کہا اپنے دشمن سے کہ چل میرے ساتھ طرف شرع کے اور کہا دشمن نے کہ پیادہ لاتا چلوں بے جبر کے نہیں جانیکا کافر ہوا اسلیے کہ مقابلہ
کیا شرع کا اور اگر کہا میرے ساتھ قاضی کے پاس چل اور باقی مسالہ بدستور نہیں کافر ہوتا اور اگر کہا کہ ساتھ میرے شریعت اور یہ حیلے مفید نہیں یا کہا پیش
نہ چلینگے یا کہا میرے لیے حلوا کھجور کا ہی شریعت کو کیا کرون پس یہ سب کفر ہے اور اگر کہا اسوقت کہ چاندی لی تھی تونے شریعت اور قاضی کہان تھا کافر
ہوا اور علماے متاخرین سے بعضون نے کہا کہ اگر مراد رکھا ساتھ اُسکے قاضی شہر کا نہیں کافر ہوتا اگر کہا کسی سے کہ حکم شرع اس حالت مین یہ ہی پس کہا اُسنے کہ
مین رسم پر کام کرتا ہون نہ شرع پر کافر ہوتا ہی نزدیک بعض مشائخ کے ایک شخص نے کہا اپنی بیوی سے کہ کیا کہتی ہی تو کیا ہی حکم شرع کا پس ڈکار لی اُسنے بلند آواز سے اور کہا اینک
شرع را پس کافر ہوئی اور جدا ہوئی اپنے خاوند سے ایک شخص پر پیش کیا اُسکے دشمن نے فتوی ایمہ کا پس رد کیا اُسنے اُسکو اور کہا چہ بار نامہ فتوی آوردہ کہا بعضون نے
کہ کافر ہوتا ہی اسلیے کہ اُسنے رد کیا حکم شرع کو اور اسیطرح اگر نہ کہا کچھ لیکن فتوی ڈالدیا زمین پر اور کہا یہ کیا شرع ہی کافر ہوا ایک شخص نے فتوی پوچھا ایک عالم سے
اپنی بیوی کے طلاق کا پس فتوی دیا اُسنے کہ طلاق پڑگئی پس کہا فتوی پوچھنے والے نے کہ مین طلاق ملاق کو کیا جانون مان بچون کی چاہیے کہ میرے گھر مین ہو
کافر ہوا جسوقت کہ آیا ایک دو جھگڑنے والون مین سے طرف دوسرے کے فتوی ایمہ کا پس کہا اُسنے کہ نہیں جیسکہ فتوی دیا اُنھون نے یا کہا نہیں عمل کرتے ہم اُسپر ہوگی
اُسپر تعزیر اور بعضے موجبات کفر کے وہ ہین کہ متعلق ہین ساتھ حلال و حرام کے اور کلام فاسقون اور فاجرون کے وغیر ذلک جسنے اعتقاد کیا حرام
کو حلال یا حلال کو حرام کافر ہوا لیکن اگر کہا حرام کو حلال واسطے ترویج متاع کے یا باعتبار جہل کے نہیں ہوتا کفر کہ یہ جب ہے کہ ہو حرام بعینہ اور وہ
اعتقاد کرتا ہو اُسکو حلال یہانتک کہ ہوگا کفر اور جبکہ ہوگا حرام بغیرہ پس نہیں کفر اور بیچ اُس چیز کے کہ ہوتی ہے حرام بعینہ کافر جب ہوتا ہی کہ ہو حرمت ثابت ساتھ
دلیل قطعی کے اور جبکہ ہو حرمت ساتھ اخبار آحاد کے نہیں کفر ہوتا کہا گیا ایک شخص سے کہ ایک حلال محبوب تر ہی طرف تیرے یا دو حرام کہا جونسا دونون مین
جلد پہنچے خوف ہی اُسپر کفر کا اور اسیطرح جبکہ کہا مال چاہیے خواہ حلال ہو خواہ حرام اور اگر کہا کہ جبتک حرام پاؤن نہین گرد حلال کے نہ پھرون نہیں کافر ہوتا اگر دیا
دے فقیر کو کچھ مال حرام مین سے اور امید رکھے ثواب کی کافر ہوتا ہی اور اگر جانے فقیر اُسکو پھر دعا دے اُسکو اور آمین کہے دینے والا پس کافر ہوا کہا گیا ایک شخص سے
کہ کھا حلال سے پس کہا اُس شخص نے کہ حرام بہت پیارا ہی میرے نزدیک کافر ہوا اور اگر کہا اُسکے جواب مین کہ اس جہان مین ایک حلال خوار لاتا اُسکو سجدہ کرتا مین
کافر ہوا کہا کسی سے کہ کھا حلال کہا اُسنے کہ مجھکو حرام چاہیے کافر ہوا ایک فاسق کے لڑکے نے شراب پی پھر آئے اقارب اُسکے اور نثار کیے اُسپر درہمین کافر ہوگئے وہ
اور اگر نثار نہ کیں ولیکن کہا اُنھون نے مبارک ہو تو بھی کافر ہوے اگر کہا کہ حرمت شراب کی نہیں ثابت ہوتی قرآن سے کافر ہوا ایک شخص نے کہا کہ ثابت
ہوتی ہی حرمت اور باوجود اسکے تو پیتا ہی شراب کیون نہیں توبہ کرتا تو کہا کسی از شیر مادر شکیبید نہیں کافر ہوتا اس لیے کہ یہ استفہام یا تسویہ ہی درمیان شراب اور
دودھ کے محبت مین اگر حلال جانے صحبت کرنی اپنی بیوی سے حالت حیض مین کافر ہوا اور اسیطرح اگر حلال جانا اغلام کرنا اپنی بیوی سے اور نوادر مین ہے
امام محمدؒ سے کہ نہیں کافر ہوتا دونون مسالون مین ہو صحیح ایک شخص نے پی شراب پھر کہا کہ شادی اُسکو ہو کہ ساتھ شادی ہماری کے شاد ہی اور کم کاست اُسکو
ہو کہ ساتھ شادی ہماری کے شاد نہیں ہوتا ہی کافر جسوقت کہ شروع کیا فساد مین اور کہا اپنے یارون سے بیائید تا بکے خوش بریم کافر ہوتا ہی اور اسیطرح اگر
مشغول ہو ساتھ پینے شراب کے اور کہا مسلمانی آشکارا کرتا ہو نہیں یا کہا مسلمانی آشکارا ہوئی کافر ہوتا ہی کہا ایک شخص نے فاسقون مین سے اگر اس شراب مین سے
تھوڑی سی گر پڑے جبرئیل علیہ السلام ساتھ پر اپنے کے اُٹھاوے اسکو کافر ہوتا ہی کہا گیا ایک فاسق کو کہ تو صبح کرتا ہی ہر دن اس حال مین کہ ایذا دیتا ہی تو اللہ کو
اور خلق اللہ کو کہا کہ خوب کرتا ہون مین کافر ہوا کہا واسطے گناہ ہونیکے کہ یہ بھی ایک راہ و مذہب ہی ہی کافر ہوتا ہی کذا فی المحیط اور تجنیس ناطقی مین ہی کہ صحیح تر یہ ہی کہ
نہیں کافر ہوتا ہی وہ ایک شخص مرتکب ہوا ایک صغیرہ گناہ پس کہا گیا اُسکو کہ توبہ کر اللہ سے پس کہا مین نے کیا کیا ہی تا توبہ کرنی چاہیے کافر ہوا جسنے کھایا طعام حرام اور
کہا وقت کھانیکے بسم اللہ نقل کیا امام معروف مستملی نے کہ وہ کافر ہوتا ہی اور اگر کہا وقت فراغ کے الحمد للہ کہا بعض متاخرین نے کہ نہیں کافر ہوتا اور اتفاق ہی اسپر

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

کہ اگر قدح لیوے اور بسم اللہ کہے اور پیوے کافر ہوئیگا اور ایسے ہی بوقت مباشرت زنا کے یا بوقت قمار کے کھیلتے ہوئے اور کہے بسم اللہ کافر ہوا اگر دو شخص
جھگڑیں پس کہے ایک اُن دو نو میں کا لاحول ولا قوۃ الا باللہ پس کہا لاحول بکار نہیں یا کہا لاحول کو کیا کرو نمین یا کہا لاحول نہیں کفایت کرتی بھوک
سے یا کہا لاحول را بکاسہ اندر ثرید نتوان کرد یا کہا لاحول بجای نان سود ندارد کافر ہوتا ہے ان سب صورتوں میں اسیطرح جسوقت کہ کہے وقت تسبیح و تہلیل کے
اور اسیطرح جسوقت کہ کہے سبحان اللہ پس کہے دوسرا سبحان اللہ کی تو رونق لیگیا یا کہا پوست باز کردی پس یہ کفر ہے جسوقت کہ کہا کسیکو کہ کہہ لا الٰہ الا اللہ
پس کہا کہ نہیں کہتا میں پس کہا بعض مشائخ نے کہ یہ کفر ہے اور بعضوں نے کہا کہ اگر مراد رکھی ساتھ اسکے یہ کہ میں نہیں کہتا تیرے حکم سے نہیں کافر ہوتا اور کہا بعضوں نے
کہ کافر ہوتا ہے مطلقاً اور اگر کہا کہ بگفتن این کلمہ چہ بر سر آوردی تا من گویم کافر ہوتا ہے ایک بادشاہ چھینکا پس کہا واسطے اُسکے کسی نے یرحمک اللہ پس کہا کسی اور
شخص نے یرحمک اللہ کہنے والیکو کہ نہ کہہ بادشاہ کے لیے اسطرح کافر ہوتا ہے یہ کہنے والا اور بعضے موجبات کفر کے وہ ہیں کہ متعلق ہیں ساتھ دن قیامت کے
اور اُس چیز کے کہ اُسمیں ہے جسنے انکار کیا قیامت کا یا جنت کا یا دوزخ کا یا میزان یا صراط کا یا نامۂ اعمال کا کافر ہوتا ہے اور اگر انکار کیا بعث کا پس اسیطرح ہے
ایک شخص نے کہا کہ نہیں جانتا میں کہ یہود و نصاریٰ اجب اُٹھائے جائینگے قیامت کو آیا عذاب دیے جائینگے ساتھ آگ کے کافر ہوتا ہے اور کافر ہوتا ہے ساتھ
انکار رویت اللہ تعالیٰ کے بعد دخول جنت کے اور ساتھ انکار عذاب قبر کے اور ساتھ انکار حشر بنی آدم کے نہ غیر اُنکے کے اور نہ ساتھ کہنے اسکے کہ ثواب و عذاب
دیجاویگی روح فقط ایک شخص نے کہا کسی کو کہ گناہ مت کر کہ جہان دوسرا ہے پس کہا اُسنے کہ اُس جہان سے کسنے خبر دی کافر ہوا ایک شخص کا قرض آتا ہے کسی پر پس
کہا اگر نہ دیگا تو قیامت کو لونگا پس کہا قیامت بر من تا بد اگر کہا از راہ حقارت دن قیامت کے کافر ہوا ایک شخص نے ظلم کیا کسی پر پس کہا مظلوم نے آخر
قیامت ہست پس کہا ظالم نے فلان خر بقیامت اندر کافر ہوتا ہے ایک شخص نے کہا اپنے قرضدار سے کہ دے دراہم میرے دنیا میں اسلیے کہ نہیں دراہم
ہیں قیامت کو پس کہا دس اور مجکو دے اور اُس جہان میں لے لینا یا دیدونگا کافر ہوتا ہے اگر کہا کہ مجکو ساتھ محشر کے کیا کام یا کہا نہیں ڈرتا میں قیامت سے کافر ہوتا
ہے کہا اپنے دشمن سے لونگا میں تجسے حق اپنا محشر میں پس کہا دشمن اُسکے نے کہ تو اس انبوہی میں مجکو کہاں پاویگا پس اختلاف کیا ہے مشائخ نے اُسکے
کفر میں اور مذکور ہے فتاویٰ ابو اللیث میں کہ نہیں کافر ہوتا اگر کہا تمام خوبیاں اس جہان میں چاہیئیں اُس جہان میں جو کچھ ہو سو ہو کافر ہوتا ہے کہا گیا ایک
شخص سے چھوڑ دنیا کو واسطے آخرت کے کہا میں نہیں چھوڑتا نقد کو بدلے نسیہ کے کافر ہوا کہا جو کوئی اس جہان میں بے خرد ہوا اُس جہان میں مانند کیسہ دریدہ کے
ہوگا کہا شیخ امام ابو بکر محمد بن الفضل رح نے کہ یہ طنز ہے اور تمسخر ساتھ امر آخرت کے پس باعث ہوتا ہے کفر کہنے والیکا اگر کہا ساتھ تیرے دوزخ میں جاؤنگا لیکن اندر
نہیں آنیکا کافر ہوا اگر کہا قیامت میں جبتک کہ کچھ رضوان کے لیے نہ لیجاویگا دروازہ بہشت کا نہیں کھولیگا کافر ہوا ایک شخص نے کہا واسطے امر بالمعروف کرنیوالے کے
کہ کیا غوغا آیا اگر کہا بطریق رد و انکار کے خوف ہے اُسپر کفر کا ایک شخص نے کہا کسی سے کہ فلانے کے گھر میں جا اور اُسکو امر معروف کر پس کہا اُس شخص نے کہ میرا اُسنے
کیا کیا ہے یا کہا کہ مجکو اُس سے کیا وجہ آزار کی ہے یا کہا میں نے عافیت اختیار کی ہے مجکو اس فضولی سے کیا کام پس یہ سب الفاظ کفر کے ہیں اگر کہا واسطے صاحب
تعزیت کے ہرچہ از جان وے بکاست بر جان تو زیادہ باد خوف ہے کہنے والے پر کفر کا یا کہا زیادہ کناد پس یہ خطا اور جہل ہے اور اسیطرح از جان فلان بکاست
و بجان تو پیوست اور اگر کہا وے مُرد و جان بتو سپرد کافر ہوتا ہے ایک شخص اچھا ہوا اپنی بیماری سے پس کہا ایک اور شخص نے فلان خر باز فرستاد پس
یہ کفر ہے ایک شخص بیمار ہوا اور سخت ہوئی بیماری اُسکی اور طویل ہوئی بیماری پس کہا مریض نے اگر چاہے تو مارے تو مجکو مسلمان اور اگر چاہے تو مارے تو مجکو
کافر ہوتا ہے کفر کرنیوالا ساتھ اللہ کے مرتدین اپنے سے اور اسیطرح ایک شخص مبتلا ہوا طرح بطرح کی مصیبتوں میں پس کہا لیا تو نے مال میرا اور لیا تو نے
فرزند میرا اور لیا تو نے ایسا اور ایسا پس کیا کرتا ہے تو اور کیا باقی رہا کہ نہ کیا تو نے اور مانند ان الفاظ کے کہے پس کافر ہوا اور بعضے موجبات کفر کے
وہ ہیں کہ متعلق ہیں ساتھ تلقین کفر کے اور حکم کرنیکے ساتھ مرتد ہونے کے اور سکھانے ارتداد کے اور مشابہت کرنیکے ساتھ کفار کے اور اقرار کرنیکے

لہ ظاہر ہوگی ۱۲ ؎ کہ نا کارہ ہوئی ہے ۱۲ ؎ یعنی جناب باری تعالیٰ سے عرض کیا ۱۲

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اقرار صریح ہو یا کنایۃً سکھایا ایک شخص نے ایک شخص کو کلمہ کفر کا پس ہوتا ہی وہ کافر اگرچہ ہو بطریق لعب کے اور اسیطرح جبکہ حکم کرے ایک شخص کسی کی عورت کو
یہ کہ مرتد ہو جاوے اور جدی ہووے اپنے خاوند سے ہوتا ہی وہ کافر اسی طرح روایت کیا گیا ہی ابی یوسف رح سے اور امام ابی حنیفہ رح سے منقول ہے کہ جس نے حکم
کیا ایک شخص کو کافر ہونیکا ہوتا ہی حکم کرنیوالا کافر خواہ کافر ہوا مامور یا نہ کافر ہوا کہا ابو اللیث نے جسوقت کہ سکھایا ایک شخص نے کسی کو کلمہ کفر کا ہوتا ہی کافر
جسوقت کہ سکھایا جسکو حکم کیا اُسکو اور حکم کیا اسکو ساتھ مرتد ہونیکے اور اسی طرح سے جسنے سکھایا عورت کو کلمہ کفر کا ہوتا ہی وہ کافر جبکہ حکم کرے عورت کو مرتد ہونیکا
کہا امام محمد رح نے جسوقت کہ جبر کیا گیا ایک آدمی یہ کہ بولے کلمہ کفر کا ساتھ خوف تلف کرنیکے یا مانند اسکے کے پس بولا وہ کلمہ کفر کا پس یہ کئی طرح پر ہے ایک تو یہ کہ بولا
کلمہ کفر کا اور دل اُسکا مطمئن ہی ساتھ ایمان کے اور نہ خطرہ آیا اُسکے دل میں کچھ سوائے اُس چیز کے کہ جبر کیا گیا اُسپر بولنے کفر سے پس اس صورت میں نہ حکم کیا
جاوے ساتھ کفر اُسکے کے نہ قضائً اور نہ عند اللہ اور دوسری طرح یہ ہی کہ کہے خطرہ آیا میرے دل میں یہ کہ خبر دوں میں کفر سے بیچ ماضی کے جھوٹ میں ارادہ کیا میں نے
یہ اور نہ ارادہ کیا میں نے کفر مستقبل کا واسطے قبول کرنے کلام اُنکے کے اور اسی طرح میں حکم کیا جاویگا ساتھ کفر اُسکے کے قضائً یہانتک کہ جدائی کر دیگا قاضی
اُس میں اور اُسکی بیوی میں اور تیسری طرح یہ ہی کہ کہے خطرہ گزرا تھا میرے دل میں یہ کہ خبر دوں میں کفر سے ماضی میں جھوٹ مگر یہ کہ میں نے نہیں ارادہ کیا
اسکا یعنی خبر دینے کا کفر سے ماضی میں جھوٹ بلکہ ارادہ کیا میں نے کفر مستقبل کا واسطے قبول کرنے کلام اُنکے کے اور اس طرح میں کافر ہوتا ہی قضا میں بھی اور
عند اللہ بھی اور جسوقت کہ جبر کیا گیا یہ کہ نماز پڑھے طرف اس صلیب کے پھر نماز پڑھی پس وہ تین طرح پر ہی اگر کہا کہ نہیں خطرہ گزرا تھا میرے دل میں کچھ اور نماز پڑھی
تھی میں نے طرف صلیب کے از راہ جبر کے پس اس صورت میں نہیں کافر ہوتا ہی نہ قضائً اور نہ عند اللہ اور اگر کہا کہ خطرہ گزرا تھا میرے دل میں یہ کہ نماز پڑھوں میں
واسطے اللہ کے نہ واسطے صلیب کے پس اس صورت میں بھی کافر نہیں ہوتا نہ قضائً اور نہ عند اللہ اور اگر کہا کہ خطرہ گزرا تھا میرے دل میں بیچ کہ نماز پڑھوں میں
واسطے اللہ کے پھر ترک کیا میں نے اُسکو اور نماز پڑھی میں نے صلیب کے لیے پس اس صورت میں کافر ہوتا ہی قضائً بھی اور عند اللہ بھی اگر کہا گیا ایک
مسلمان کو کہ سجدہ کر بادشاہ کے تئیں واِلّا مار ڈالینگے ہم تجکو پس افضل یہ ہے کہ نہ سجدہ کرے جسوقت کہ بولا کلمہ کفر کا قصدًا لیکن وہ اعتقاد کفر کا نہیں رکھتا ہی
تو کہا بعضے علما ہمارے نے کہ نہیں کافر ہوتا اور صحیح یہ ہی کہ وہ کافر ہو جاتا ہی جو شخص کہ بولا کلمہ کفر کا اس حال میں کہ وہ نہیں جانتا تھا کہ یہ کلمہ کفر کا ہی مگر یہ کہ بولا تھا وہ
اپنے اختیار سے کافر ہو گیا نزدیک اکثر علما کے اور معذور نہیں ہوتا بسبب جہل کے بیہودہ گو اور ٹھٹھا کرنیوالا جب بولے کفر از راہ استخفاف کے اور ٹھٹھے اور خوش طبعی کے
ہوتا ہی کفر سب کے نزدیک اگرچہ اعتقاد ہو اُسکا خلاف اُسکے جاری ہوا ایک کی زبان پر کلمہ کفر کا چوک کر اسطرح کہ ارادہ کرتا تھا یہ کہ بولے ایسا لفظ کہ نہیں کفر پس جاری
ہوا اُسکی زبان پر کلمہ کفر کا چوک کر نہیں ہوتا ہی یہ کہ کفر سب کے نزدیک کافر ہوتا ہی بسبب رکھنے ٹوپی مجوس کے اپنے سر پر بسبب روایت صحیح کے مگر بضرورت سردی گرمی کے
رکھی تو نہیں کافر ہوتا اور کافر ہوتا ہی بسبب باندھنے زنار کے مگر جبکہ کرے از راہ فریب دینے کے لڑائی کفار کی میں اور خبر دینے کے واسطے مسلمانوں کے اور بسبب
اس کہنے کے کہ مجوس بہتر ہیں اُس چیز سے کہ ہم اُسمیں ہیں یعنی افعال اُنکے بہتر ہیں ہمارے افعال سے اور بسبب اس کہنے کے کہ نصرانیت بہتر ہی مجوسیت سے اُسی
کہنے سے کہ مجوسیت بُری ہی نصرانیت سے اور کافر ہوتا ہی بسبب اس کہنے کے کہ نصرانیت بہتر ہی یہودیت سے اور بسبب اس کہنے کے کہ کرنیوالا کفر کا بہتر ہی اُس چیز سے
کہ ہو رہا ہے بعضوں کے نزدیک مطلق اس کہنے سے کافر ہوتا ہی اور مقید کیا ہی اُسکو فقیہ ابو اللیث نے ساتھ اسکے کہ قصد کرے اچھا جاننا کفر کا نہ بُرا جاننا معاملہ اسکے کا
اور کافر ہوتا ہی بسبب نکلنے کے طرف نوروز مجوس کے واسطے موافقت اُسکے کے ساتھ اُنکے بیچ اُس چیز کے کہ کرتے ہیں وہ اُسدن میں اور بسبب خریدنے کے دن
نوروز کے ایسی چیز کہ نہیں خریدتا تھا اُسکو پہلے اُسکے واسطے تعظیم نوروز کے نہ واسطے کھانے اور پینے کے اور بسبب تحفہ بھیجنے کے اُسدن واسطے مشرکوں کے اگرچہ
انڈا بھیجے واسطے تعظیم اُسدن کے نہ بسبب قبول کرنے دعوت مجوسی کے وقت مونڈن ہونے فرزند اُسکے کے اور کافر ہوتا ہی بسبب اچھا جاننے امر کفار کے اتفاقًا
یہانتک کہ کہا ہی علما نے کہ اگر کوئی کہے کہ نہ بولنا وقت کھانا کھانیکے مجوس کے یہاں اچھا ہی یا نہ ساتھ سلانا بیوی کا حالت حیض میں مجوس کے یہاں اچھا ہی پس وہ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitized by eGangotri

کافر ہی ایک شخص نے ذبح کیا بسبب وجاہت کسی شخص کے بیچ وقت خلعت کے یا ایسے اخروٹ اور مانند انکے کے یہ کفر ہی اور جانور ذبح کیا ہوا حرام ہی کہ نہ کھایا
جاوے اگر ذبح کیجائین گائین یا اونٹ بیچ جگہ تقرب بغیر اللہ کے بسبب آنے حاجیونکے یا غازیون کے کہا ایک جماعت نے علما سے کہ یہ کفر ہی اور یہ جانور
کہ نامزد کیا گیا اور شہرہ دیا گیا تقرب اور تعظیم کیلیے بنام غیر خدائے تعالی کے وہ حرام ہی جیسے کہ عوام جاہل مین دستور ہے کہ یہ بکرا شیخ سدو کا یا یہ گائے سید احمد
کبیر کی یا یہ بکرا توپ کا یا یہ مرغا مدار صاحب کا یا جانور ذبح کرنا قبرون بزرگ کے پاس یا کنارہ دریا کے یا بطریق بھوگ کے ساتھ نام جنون کے پس کرنیوالا اسکا مرتد کافر
ہی اور یہ ذبیحہ مردار اور حرام ہی اگرچہ وقت ذبح کے نام خدا کا لیا ہو یعنی بسم اللہ کہکر ذبح کیا ہو تو بھی حرام ہی اسواسطے کہ پہلے سے یہ جانور غیر خدا کے نام پر
مشہور ہو چکا پھر وقت ذبح کرنیکے اب نام خدا کا کچھ فائدہ نہین دیتا جیسے اشباہ ونظائر اور تنویر الابصار اور در مختار اور منح الغفار اور فتاوی عالمگیری
اور مطالب المومنین وغیرہ مین مذکور ہی بلکہ در مختار مین شرح وہبانیہ اور ذخیرہ سے نقل کیا ہی کہ کرنیوالا اس فعل کا جمہور علما کے نزدیک کافر ہی اور مطالب المومنین
مین لکھا ہی ابو حفص کبیر ابو علی دقاق اور عبد اللہ کاتب اور عبد الواحد اور ابو الحسن نوری وغیرہ نے کہ علمائے نامدار اور مجتہد روزگار تھے فتوی اسپر دیا ہی کہ
ذبح کرنیوالا اسکا کافر ہے اور ذبیحہ اسکا حرام ہی اور تفسیر نیشاپوری مین ذکر کیا ہے کہ سارے علما اتفاق رکھتے ہین اسپر کہ جو مسلمان نے ذبح کیا ذبیحہ اور
قصد کیا تقرب اور تعظیم اسمین سوائے خدا کے تو وہ شخص مرتد ہوا اور ذبیحہ اسکا ذبیحہ مرتد کا سا ہی اور حدیث صحیح مین وارد ہوا ہی کہ ملعون ہی وہ شخص کہ جو ذبح کرے واسطے
تقرب چاہنے غیر خدا کے جیسیکہ مشکوٰۃ شریف وغیرہ مین مذکور ہی اور تفسیر عزیزی ہی بیچ تفسیر وما اہل بغیر اللہ کے مولانا شاہ عبد العزیز محدث نے لکھا ہے
کہ وہ جانور کہ جو شہرہ دیا گیا سوائے نام اللہ کے خوک سے بدتر اور مردار ہی پھر جو کوئی اس مسالہ کو خوب تحقیق کیا چاہے تو تفسیر عزیزی مولانا ممدوح مرحوم کی
مین دیکھے تسلی ہو جائیگی اس مقام مین مسلمان منصف کو اسقدر کافی ہی اور دل کا مالک اللہ ہی اور وہی ہی ہادی ایک عورت نے باندھی اپنی کمر پر رسی اور
کہا یہ زنار ہی کافر ہوئی ایک شخص نے کہا کہ کافری کرنی بہتر ہے خیانت کرنیسے اکثر علما اسپر ہین کہ کافر ہوتا ہی اور اسپر فتوی دیا ہے ابو القاسم صفار نے ایک شخص نے
مارا عورت کو پس کہا عورت نے کہ نہین ہے تو مسلمان پس کہا مرد نے ہان ہین مسلمان نہین ہوتا ہی کافر اسے اور بعضے علما ہمارے سے منقول ہی کہ ایک شخص کو کہا گیا
کہ آیا نہین ہے تو مسلمان اسنے کہا نہین ہوتا ہی یہ کفر ایک عورت نے کہا اپنے خاوند سے کہ نہین ہے تجکو حمیت اور نہ دین اسلام کہ راضی ہوتا ہی تو ساتھ خلوت میری کے
اجنبیون کے ساتھ پس کہا خاوند نے کہ نہین مجکو حمیت اور نہ دین اسلام پس کہا گیا ہی کہ وہ کافر ہوتا ہی ایک شخص نے کہا اپنی بیوی سے یا کافرہ یا یہودیہ یا مجوسیہ پس کہا
عورت نے ایسی ہی ہون مین یا کہا ایسی ہی ہون مین طلاق دیدے مجکو یا کہا اگر ایسی نہوتی تو تیرے ساتھ رہتی یا کہا اگر ایسی نہوتی تو تیرے ساتھ صحبت نہ رکھتی یا کہا
تو مجکو نہ رکھتا کافر ہوئی اور اگر کہا کہ اگر مین ایسی ہون تو مجکو مت رکھ نہین کافر ہوتی اور اگر کہا عورت نے اپنے خاوند سے یا کافر یا یہودی یا مجوسی پس کہا خاوند نے
ایسا ہی ہون مین مجسے باہر آ یا کہا اگر ایسا نہوتا تو تجکو نہ رکھتا پس کافر ہوا اور اگر کہا کہ اگر ایسا ہون مین میرے ساتھ نہ رہ صحیح یہ ہی کہ نہین کافر ہوتا اور اگر ایک نے اجنبیہ مین
مباشرت پس ظاہر یہ ہی کہ کافر ہوتا ہی اور اگر کہا اجنبی کو یا کافر یا یہودی پس کہا اسنے ایسا ہی ہون میرے ساتھ صحبت نہ رکھ یا کہا اگر ایسا ہوتا تو تیرے ساتھ صحبت
نہ رکھتا آخر اس چیز تک کہ ذکر کیے ہمنے الفاظ پس اسکا حکم بھی مانند حکم خاوند بیوی کے ہی ایک شخص نے ارادہ کیا ایک کام کرنیکا پس کہا اسکو بیوی اسکی نے اگر یہ کام
کرے تو کافر ہو پس کیا وہ کام خاوند نے اور نہ التفات کی طرف عورت کے نہین کافر ہوتا اور اگر کہا اپنی بیوی کو یا کافرہ پس کہا عورت نے مین نہین بلکہ تو ہی یا کہا عورت نے
اپنے خاوند کو یا کافر پس کہا خاوند نے بلکہ تو ہی نہین واقع ہوتی درمیان انکے فرقت اگر کہا مسلمان اجنبی کو یا کافر یا اجنبی عورت کو کہا یا کافرہ اور نہ کہا مخاطب نے کچھ یا کہا اجنبی
عورت سے یا کافرہ اور نہ کہا عورت نے کچھ یا کہا عورت نے اپنے خاوند کو یا کافر اور نہ کہا خاوند نے کچھ تھے فقیہ ابو بکر اعمش بلخی کہتے کافر ہوتا ہی اسکا کہنے والا اور کہا سوا
انکے اور علمائے بلخ نے کہ نہین کافر ہوتا اور مختار واسطے فتوی کے بیچ جنس ان مسائل کے یہ ہی کہ اسطرح کا کہنے والا اگر ارادہ کرتا ہی برا کہنا اور نہین اعتقاد رکھتا اسکو کافر
نہین کافر ہوتا اور اگر اعتقاد رکھتا ہی اسکو کافر پھر خطاب کرتا ہی اسکو ساتھ اسکے بنا بر اعتقاد اپنے کے کہ یہ کافر ہے کافر ہوتا ہی ایک عورت نے کہا اپنے بچے کو اے مغ بچہ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

یا اسے کافر بچہ یا اسے جہود بچہ کہا اکثر علما نے کہ نہین ہوتا یہ کفر اور بعضون نے کہا کہ کفر ہے اور اگر کہے مرد نے یہ الفاظ اپنے بچے کو اختلاف کیا ہے علما نے اسمین بھی اور صحیح تر یہ ہے کہ وہ نہین کافر ہوتا اگر نہ ارادہ کرے ساتھ اسکے کفر نفس اپنے کا اور اگر کہا اپنے جانور کو اے کافر خداوند نہین کافر ہوتا بالاتفاق اور جسوقت کہ کہے واسطے غیر اپنے کے یا کافر یا یہودی یا مجوسی اور وہ کہے لبیک کافر ہوتا ہے اور اسیطرح جسوقت کہ کہے آرے ہمچنین گیر کافر ہوتا ہے اور اگر کہا تو ہی خدا اور نہ کہا کچھ اور سکوت کیا نہین کافر ہوتا کہا کسی سے ہم یہود کہ کافر شدمی یا کہا ڈراین یہ کہ کافر ہو جاؤن نہین کافر ہوتا اگر کہا کہ اتنا ستایا تو نے کہ کافر ہونا چاہا مین نے کافر ہوا ایک شخص نے کہا یہ زمانہ مسلمانی اختیار کرنیکا نہین زمانہ کافری کا ہے کہا بعضون نے کہ کافر ہوا اور کہا صاحب محیط نے کہ یہ نہین ہے صواب میرے نزدیک ایک مسلمان اور مجوسی ایک جگہ مین بیٹھے پس پکارا ایک شخص نے مجوسی کو کہ یا مجوسی پس جواب دیا اسکو مسلمان نے اگر تھے دونون ایک کام مین اس پکارنیوالے کے اور گمان کیا مسلمان نے کہ وہ پکارتا ہے مجکو بسبب اس کام کے نہین لازم آئیگا اسکو کفر اور اگر نہین تھے دونون ایک کام مین خوف ہے اسپر کفر کا ایک مسلمان نے کہا انا ملحد یعنی مین ملحد ہون کافر ہوا اور اگر کہا کہ مین نہین جانتا تھا مین کہ یہ کفر ہے نہین معذور ہوگا بسبب اسکے ایک شخص بولا ایک کلمہ گمان کیا قوم نے کہ وہ کفر ہے اور نہین تھا وہ کفر حقیقت مین پس کہا گیا اسکو کہ کافر ہوا اور طلاق ہوئی تیری بیوی پر پس کہا اس نے کافر شدہ گیر و زن طلاق شدہ گیر کافر ہوتا ہے اور جدا ہو جاتی ہے اس سے بیوی اس کی ایک شخص نے کہا کہ مین فرعون ہون یا ابلیس ہون پس وہ کافر ہو جاتا ہے ایک شخص سے نصیحت کی ایک فاسق کو اور بلایا اسکو طرف توبہ کے پس کہا اسنے اسکو از پس انہمہ کلاہ مغان بر سر نہم کافر ہوتا ہے کہا ایک عورت نے اپنے خاوند سے کہ کافر ہونا بہتر ہے تیرے ساتھ ہونے سے کافر ہوئی عورت ایک عورت نے کہا کافرم اگر چنین کار کنم کہا شیخ امام ابوبکر محمد بن الفضل نے کہ کافر ہوئی وہ عورت اور جدا ہوئی ہے اپنے خاوند سے فی الحال اور کہا قاضی امام علی السغدی نے کہ تعلیق دین مین ہے کفر نہین اگر کہا ایک عورت نے اپنے خاوند سے کہ اگر ظلم کریگا تو مجھپر بعد اسکے یا کہا اگر نہ خریدیگا تو میرے لیے ایسی چیز تو کافر ہو جاؤنگی مین کافر ہوئی فی الحال ایک شخص نے کہا کہ تھا مین مجوسی مگر یہ کہ مسلمان ہو گیا مین بطریق تمثیل کے اور نہ اعتقاد کیا اسکا حکم کیا جاوے ساتھ کفر اسکے کے جسوقت کہ سجدہ کیا واسطے ایک آدمی کے سجدہ تحیۃ کا نہین کافر ہوتا اور اگر کہا ایک مسلمان کو کہ خدائے عزوجل مسلمانی تجھسے لیوے اور کہا دوسرے نے آمین کافر ہوے دونون ایک شخص نے ایذا دی ایک شخص کو پس کہا اس نے کہ مین مسلمان ہون مجکو مت ستا پس کہا ایذا دینے والے نے کہ چاہ مسلمان رہ چاہ کافر کافر ہوتا ہے اور اسی طرح اگر کہا کافر باشی مرا چہ زیان لازم آتا ہے اسکو کفر ایک کافر مسلمان ہوا اور دین اسکو لوگون نے چیزین پس کہا ایک مسلمان نے کاشکے وہ شخص کافر ہوتا تا مسلمان ہوتا اور لوگ اسکو کچھ دیتے یا آرزو کی اسکی دل مین پس کافر ہوا ایک شخص نے آرزو کی یہ کہ نہ حرام کرتا اللہ شراب کو نہین کافر ہوتا اور اگر آرزو کی یہ کہ نہ حرام کرتا اللہ ظلم کو اور زنا کو اور قتل نفس کو ناحق پس کافر ہوا اسلیے کہ یہ چیزین کسی وقت مین نہین حلال تھین پس پہلی صورت مین آرزو کی اس چیز کی کہ نہین محال اور دوسری صورتمین آرزو کی اس چیز کی کہ وہ محال ہے اور اسپر مبنی ہے یہ کہ اگر آرزو کرے کہ نہوتی مناکحت درمیان بھائی اور بہن کے حرام نہین کافر ہوتا اسلیے کہ آرزو کی اس چیز کی کہ نہین محال اسلیے کہ وہ حلال تھا ابتدا مین پس حاصل یہ کہ جو چیز کہ تھی حلال ایک زمانہ مین کفر نہوگی حرام اور آرزو کی یہ کہ نہوتی حرام نہین کافر ہوتا ایک مسلمان نے دیکھا ایک نصرانیہ فربہ کو پس آرزو کی یہ کہ ہوتا وہ شخص نصرانی تا کہ نکاح کرتا اسسے کافر ہوا ایک شخص نے کہا کسی سے کہ میرے حق پہ مدد کر پس کہا اسنے کہ حق پر کوئی مدد کرتا ہے مین تیرے ناحق پر مدد کرونگا کافر ہوتا ہے کہا کہ پیدا کیا مین نے اس درخت کو اس کہنے سے کافر نہین ہوتا اسلیے کہ ارادہ کیا جاتا ہے ساتھ پیدا کرنیکے اس مقام مین عادۃ بونا درخت کا یہانتک کہ اگر ارادہ کرے حقیقت پیدا کرنے کی کافر ہوتا ہے کہا جبتک کہ فلانا برجا ہے یا کہا جبتک کہ میرے یہ بازدی زرین برجا ہین مجکو روزی کم نہ آوے کہا بعضے مشائخ ہمارے نے کہ کافر ہوتا ہے اور بعضون نے کہا کہ خوف ہے اسپر کفر کا کہا درویشی بدبختی ہے پس یہ خطائے عظیم ہے دیکھا دائرہ گرد چاند کے کہ مینہ برسے گا اس حال مین کہ دعوی کرتا ہے علم غیب کا اس کہنے سے کافر ہوتا ہے کہا نجومی نے کہ تیری بیوی حاملہ ہے اور اسنے اعتقاد کیا اسکے کہنے پر کافر ہوا اگر چلایا الّو پس کہا مر جائے گا بیمار یا کہا بار گران ہو ویگا یا بولا عقعق

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

پھر آیا سفر سے اختلاف کیا ہی مشائخ نے اُسکے کفر مین ایک شخص نے کہا قول ممنوع پس کہا اُسکو ایک اور شخص نے کیا کرتا ہی تو لازم آیا تجھپر کفر کہا کیا کرون مین بوقت
کہ لازم آیا مجکو کفر کافر ہوتا ہے پڑھتا ہی ایک شخص نے مقام ضاد کے اور اصحاب الجنۃ کی جگہ اصحاب النار نہین جائز امامت اُسکی اور اگر قصداً پڑھا
کافر ہوتا ہی خوف ہی کفر کا اُسپر کہ کہتا ہے قسم ہی زندگانی میری کی اور زندگانی تیری کی اور مانند اسکے کے جبکہ کہے کہ رزق اللہ کی طرف سے ہی ولیکن
بندہ سے جنبش چاہتا ہی پس کہا بعضون نے کہ یہ مشرک ہی ایک شخص نے کہا کہ مین بری ہون ثواب و عذاب سے پس تحقیق کہا گیا وہ کافر ہوتا ہی اگر کہا کہ جو
کچھ فلانا کہیگا کرونگا مین اگرچہ سب کفر کہے کافر ہوا ایک شخص نے کہا کہ مین مسلمانی سے بیزار ہون پس کہا گیا کہ تحقیق کافر ہوتا ہے منقول ہی کہ بیچ زمانہ مامون
خلیفہ کے پوچھا گیا کہ ایک فقیہ حال اُس شخص کے سے کہ قتل کیا ایک جلاہہ کو کہ کیا واجب ہے اسپر پس کہا تعزیر واجب ہے پس حکم کیا مامون نے ساتھ
مارنے فقیہ کے یہانتک کہ مرگیا اور کہا کہ یہ استہزا ہی ساتھ شرع کے اور استہزا ساتھ احکام شرع کے کفر ہی اگر کہے ایک فقیر کو مدثر اس حال مین کہ وہ سیاہ
کملی والا ہی پس یہ کفر ہی جسنے کہا سلطان زمانے ہمارے کو عادل کافر ہوا ساتھ اللہ کے لذا قال الامام علم الہدی ابو المنصور الماتریدیؒ اور بعضون نے کہا کہ نہین
کافر ہوتا اگر کہا ایک ظالم کو اے خدای کافر ہوتا ہی اور کہا ای بار خدای اکثر مشائخ اسپر ہین کہ وہ نہین کافر ہوتا و ہو المختار پوچھے گئے صفار عال ان خطیبون کے سے
کہ خطبہ پڑھتے ہین منبر پر بیچ دن جمعہ کے اور کہتے ہین القاب سلاطین العادل الاعظم شہنشاہ الاعظم مالک رقاب الامم سلطان ارض اللہ مالک بلاد اللہ
معین خلیفۃ اللہ آیا جائز ہی علی الاطلاق والتحقیق یا نہین کہا نہین اسلیے کہ بعض الفاظ اسکے کفر ہین اور بعضے معصیت اور کذب لفظ شہنشاہ خصائص
اسماء اللہ کے سے ہی بدون وصف اعظم کے اور نہین جائز وصف کرنا بندون کو ساتھ اسکے اور مالک رقاب الامم پس یہ کذب محض ہے اور سلطان
ارض اللہ اور مانند اسکے کے پس یہ کذب محض ہی کہا امام ابو منصورؒ نے کہ اگر کوئی زمین بوس کرے کسی کے آگے یا جھکے واسطے اُسکے یا جھکاوے سر اپنا
نہین کافر ہوتا اسلیے کہ وہ ارادہ کرتا ہی تعظیم اُسکی کا نہ عبادت اُسکی کا اور کہا سوائے اُنکے اور مشائخ ہمارے نے کہ اگر سجدہ کرے کوئی ان جابرون کو
پس وہ کبیرہ ہے کبائر سے آیا کافر ہوتا ہی یا نہین کہا بعضے عالمون نے کہ کافر ہوتا ہی مطلقاً اور کہا اکثر اُنکے نے کہ یہ کئی وجہون پر ہی اگر ارادہ کیا ساتھ اُسکے
عبادت کا کافر ہوتا ہے اور اگر ارادہ کیا ساتھ اُسکے تحیۃ نہ کافر ہوا اور حرام ہی یہ اُسپر اور اگر نہ ہوا اُسکے لیے کچھ ارادہ کافر ہوتا ہی نزدیک اکثر اہل علم
کے اور چومنا زمین کا قریب ہے سجدہ کے مگر یہ کہ وہ خفیف تر ہی رکھنے رخسارہ اور پیشانی کے سے زمین پر کافر ہوتا ہے ساتھ اعتقاد کرنے اسکے کہ خراج
ملک سلطان ہی اور اگر کوئی کسی سے بدی کرے اور وہ کہے کہ مین یہ بدی تیری طرف سے جانتا ہون نہ حکم خدا سے کافر ہوتا ہی اگر کوئی بوقت پہننے خلعت
بادشاہ کے اور بوقت مبارکبادی کے واسطے پہننے خلعت کے اور رضا اُسکی کے قربانی کریگا کافر ہوگا اور یہ قربانی مردار ہوگی اور کھانا اُسکا روا نہ ہوگا
یہ جو ہمارے زمانہ مین شایع ہوا ہی اور اکثر عورتین مسلمان اسمین مبتلا ہین کہ وقت نکلنے چیچک کے اُسکے نام کی ایک صورت مقرر کی ہی اور اُسکو
پوجتی ہین اور شفا لڑکون کی اُس سے چاہتی ہین اور اعتقاد کرتی ہین کہ یہ پتھر اس لڑکے کو شفا دیتا ہی وہ عورتین ساتھ اس فعل و اعتقاد کے کافر ہوتی ہین
اور خاوند اُنکے اس فعل پر رضامند ہین وہ بھی کافر ہوتے ہین اور دوسری اسی جنس سے یہ ہی کہ پانی کے کنارہ پر جاتی ہین اور پانی کو پوجتی ہین اور
ساتھ نیت اپنی کے کہ رکھتی ہین بکری کنارہ پانی پر ذبح کرتی ہین یہ پوجنے والی پانی کی اور ذبح کرنیوالی بکری کی کافر ہوتی ہین اور بکری مردار
ہوتی ہے کھانا اُسکا روا نہین اور اسی طرح سے جو گھروندے عورتین بناتی ہین جیسے کہ معمول پوجنے گبرون کا ہی اور اُسکو پوجتی ہین اور بوقت جلنے لڑکے
کے ساتھ شنگرف کے نقش کرتی ہین اور تیل ڈالتی ہین اور اُسکو بنام ایک بت کے کہ اُسکو بھوانی کہتے ہین پوجتی ہین اور مانند اسکے کی جو کچھ کہ کرتی ہین
بسبب اسکے کافر ہوتی ہین اور اپنے خاوند سے جدا ہوتی ہین اگر کہے کہ اس زمانہ مین جبتک خیانت نہ کرون اور جھوٹ نہ بولون دن نہین گزرتا
اور یا کہے کہ جب تک خرید و فروخت مین جھوٹ نہ بولے گا تو روٹی کھانے کو نہ ملے گی اور یا کسی کو کہے کہ کیون خیانت کرتا ہے تو اور یا کیون جھوٹ بولتا ہی تو

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اور وہ کہے کہ اس سے چارہ نہین ان الفاظ سے کافر ہوتا ہی اگر کسی کو کوئی کہے کہ جھوٹ نہ بول بس وہ کہے کہ یہ سخن راست تر ہے کلمہ لا اله الا الله
محمد رسول الله سے کافر ہوتا ہی اگر کوئی غصہ ہوا اور دوسرا کہے کافری بہتر ہے اس کام سے کافر ہوا اور اگر کوئی ایک بات ممنوع کہے اور دوسرا
کہے کیا کہتا ہی تو تجھپر کفر لازم آتا ہی وہ کہے کیا کریگا تو اگر مجھپر کفر لازم آویگا کافر ہوگا جسکے دل مین خطرہ گزرا اُس چیز کا کہ باعث کفر ہی اگر بولا اُسکو اس حال مین کہ
وہ بُرا جانتا ہی اُسکو پس یہ محض ایمان ہی اور جسوقت کہ قصد کیا کفر کا اگرچہ بعد سَو برس کے ہو کافر ہو جاتا ہی فی الحال ایک شخص کفر بولا اپنی زبان سے بخوشی اور
دل اُسکا ثابت ہی ایمان پر ہوگا کافر اور نہین ہوگا مومن عند اللہ جو کلمہ ایسا ہو کہ اُسکے کفر ہونے مین اختلاف ہو تو کہنے والا اُسکا حکم کیا جاوے ساتھ تجدید نکاح
کی اور توبہ کے اور رجوع کرنیکے اُس سے بطریق احتیاط کے اور جو الفاظ کہ چوک کر ہون اور نہ باعث ہون کفر کے پس بولنے والا اُنکا مومن ہے علی حالہ اور نہ حکم کیا جاوے
ساتھ تجدید نکاح اور رجوع کے اس سے جسوقت کہ ہون مسئلہ مین کئی وجہین باعث کفر کی اور ایک وجہ منع کرتی ہو کفر کو تو مفتی پر لازم ہی کہ میل
کرے طرف اُس وجہ کے مگر جسوقت کہ تصریح کرے ساتھ ارادہ کے کہ ثابت کرے کفر کو تو نہین نفع دیگی اُسکو تاویل اُسوقت کذا فی البحر الرائق پھر اگر ہووے
نیت کہنے والیکی وہ وجہ کہ منع کرے کافر ہونیکو پس وہ مسلمان ہی اگر ہو نیت اُسکی وہ وجہ کہ باعث ہو تکفیر کی نہین نفع دیگا اُسکو فتوی مفتی کا اور حکم کیا جاوے
ساتھ توبہ اور رجوع کے اس سے اور ساتھ تجدید نکاح کے اپنی بیوی سے کذا فی المحیط لائق ہی مسلمان کو یہ کہ پڑھا کرے اِس دعا کو صبح وشام اسلیے کہ یہ سبب ہے
بچنے اس ورطہ سے بسبب وعدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ دعا یہ ہی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُ
کذا فی الخلاصة للہ الحمد تمام ہوے موجبات کفر کے فتاوی عالمگیری سے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ اُتِيَ عَلِيٌّ بِزَنَادِقَةٍ فَاَحْرَقَهُمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَوْ كُنْتُ اَنَا لَمْ اُحَرِّقْهُمْ لِنَهْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللّٰهِ وَلَقَتَلْتُهُمْ لِقَوْلِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے عکرمہ رض سے کہ کہا لائے گئے حضرت علی رض کے پاس زندیق پس جلا دیا
اُنکو پس پہونچی یہ خبر ابن عباس رض کو پس کہا اگر ہوتا مین نہ جلاتا مین اُنکو واسطے منع فرمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ نہ عذاب کرو ساتھ عذاب خدا
کے کہ جلانا ہی اور البتہ قتل کرتا مین اُنکو فرمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جو شخص کہ بدل ڈالے دین اپنا پس مار ڈالو اُسکو نقل کی یہ بخاری نے
ف زندیق اصل مین کہتے ہین ایک قوم مجوس کو کہ تابع ہین کتاب زند کے کہ زردشت مجوس نے بنائی ہی اور اب زندیق کہتے ہین ہر ملحد فی الدین کو اور یہان
مراد زندیقون سے مرتد ہین اور بعضون نے کہا کہ یہ قوم تھی عبد اللہ بن سبا کے یارومین سے کہ ظاہر کیا تھا اُنھون نے اسلام کو واسطے طلب کرنے فتنہ کے اور گمراہ کرنے
اُمت کے اور دعوی خدائی کا کیا تھا بیچ حق حضرت علی رض کے پس پکڑا حضرت علی رض نے اُنکو اور طلب توبہ کی کی پس توبہ نہ کی اُنھون نے کھدوایا حضرت علی رض نے
اُنکے لیے گڑھا اور جلوائی اُسمین آگ اور حکم کیا اُنکے ڈالدینے کا اُسمین اور آیا ہی کہ جب قول ابن عباس رض کا حضرت علی کو پہونچا تو کہا اُنھون نے کہ سچ کہا ابن عباس نے
پس اس سے معلوم ہوا کہ یہ امر حضرت علی رض نے ساتھ اجتہاد کے کیا تھا بسبب دیکھنے مصلحت کے کہ یہ اور اور مفسد مثل اُنکے باز رہین ایسی حرکت سے ح
وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا اِلَّا اللّٰهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس رض سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق آگ نہین عذاب کرتا ساتھ اُسکے مگر اللہ تعالی یعنی نہ چاہیے عذاب کرنا ساتھ آگ کے کسی کو سوائے
اللہ تعالی کے نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَيَخْرُجُ قَوْمٌ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ حُدَّاثُ الْاَسْنَانِ
سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ يَقُوْلُوْنَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ اِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَاَيْنَمَا
لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّ فِيْ قَتْلِهِمْ اَجْرًا لِّمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی علی رض سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کو فرماتے قریب ہے کہ نکلے گی ایک قوم آخر زمانہ مین نوجوان ہلکی عقلوالے کہینگے بہترین قول خلق کے سے نہ تجاوز کریگا ایمان انکا یعنی نماز انکی چنبر گردن

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اُنکی سے یعنی قبول نہین ہونیکی نکلجاوینگے دین سے یعنی اطاعت امام سے جیسا کہ نکلجاتا ہی تیر شکار سے پس جہان ملو تم اُنسے پس قتل کرو اُنکو پس تحقیق اُنکے
قتل مین ثواب ہی دن قیامت کے واسطے اُس شخص کے کہ قتل کرے انکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بہترین قول خلق کے سے یعنی نقل کرینگے بہترین قول
کا کلام کرتی ہی ساتھ اُسکے خلائق مراد اس سے قرآن عظیم ہی اور جاننا چاہیے کہ مشکوٰۃ کے نسخون مین تو من خیر قول البریۃ ساتھ تقدیم لفظ خیر کے لفظ
القول پر اور معنی اسکے ذکر کیے گے اور مصابیح مین من قول خیر البریۃ ہی یعنی نقل کرینگے قول بہترین خلق کا کہ مراد اُس سے حدیثین رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین اور اول مناسب ہی بسبب اسکے کہ واقع ہوا ہی احادیث مین بیچ شان خوارج کے کہ قرآن پڑھینگے اور تمسک کرینگے ساتھ اُسکے
اور تاویلین باطل کرینگے اور جیسا نکلجاتا ہی آخر یعنی جیسیکہ تیر شکار مین سے نکلجاتا ہی اور آلودہ نہین ہوتا خون مین بسبب جلدی پھٹکر نکلجانیکے اسیطرح
وہ اطاعت سے امام کی نکلجاوینگے اور طیبی نے کہا کہ مراد یہ ہی کہ داخل ہونا اُنکا دین مین اور نکلجانا اُنکا اُس سے اور نہ ٹھیرے رہنا دین کی کسی بات پر مانند اُس
تیر کے ہی کہ داخل ہوا شکار مین پھر نکل گیا اُس سے اور نہ لگا اُسکو شکار مین سے کچھ اور بیان ہی اُن خوارج کا کہ نہین اطاعت کرتے امام کی اور لڑتے ہین ساتھ لوگون کے
تلوار سے اور اول ظہور اُنکا حضرت علی رض کے عہد مین ہوا یہانتک کہ قتل کیا اُنھون نے بہتون کو اُنمین سے کہا خطابی نے کہ اجماع ہے علمائے مسلمین کا اسپر کہ خوارج
باوجود گمراہی کے مسلمانون کے فرقون مین سے ہین اور جائز ہی نکاح کرنا اُنسے اور کھانا جانورون ذبح کیے ہوے اُنکے کا اور قبول کرنا گواہی اُنکی کا اور حضرت علی سے
لوگون نے پوچھا کہ آیا وہ کافر ہین اُنھون نے فرمایا کہ کفر سے بھاگے ہین وہ یعنی پس کافر کیونکر کہین ہم اُنکو پھر کہا گیا کہ آیا منافق ہین اُنھون نے فرمایا کہ منافق نہین
یاد کرتے ہین اللہ کو مگر تھوڑا سا اور خوارج یاد کرتے ہین اللہ کو صبح و شام کہا گیا کہ کون ہین وہ فرمایا کہ ایک قوم ہی پہنچا اُنکو فتنہ پس اندھے اور بہرے
ہوگئے انتہی اور مذہب خوارج کا یہ ہی کہ بندہ بسبب کرنے گناہ کبیرہ کے بلکہ صغیرہ کے بھی کافر ہوجاتا ہی ؀ ع وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَکُوْنُ اُمَّتِیْ فِرْقَتَیْنِ فَیَخْرُجُ مِنْ بَیْنِہِمَا مَارِقَۃٌ یَلِیْ قَتْلَہُمْ اَوْلَاہُمْ بِالْحَقِّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید خدری رض سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوگی اُمت میری دو فرقے پس نکلیگی درمیان اُنکے سے ایک جماعت نکلنے والی دین سے والی ہوگا اُنکے مار ڈالنے کا جو بہت
نزدیک ہوگا ساتھ حق کے نقل کی یہ مسلم نے ف مراد دو فرقون سے ایک فرقہ حضرت علی رض کا اور ایک فرقہ معاویہ رض کا اور ایک فرقہ نکلا اُن دونون کے درمیان سے
اُنکو خارجی کہتے تھے اُنکے مارنے اور دفع کرنے کی طرف متوجہ ہوے حضرت علی رض کہ بہت نزدیک تھے ساتھ حق کے . مولانا من الشروح وَعَنْ جَرِیْرٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ لَا تَرْجِعُنَّ بَعْدِیْ کُفَّارًا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے جریر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین نہ پھر جائیو پیچھے میرے کافر ہوکر کہ مارے بعض تمھارا گردن بعضے کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مارے بعض تمھارا آخر
یہ استیناف ہے یعنی جدا جملہ ہی کہ واسطے ہوا ہی بیان نہی کیلیے گویا پوچھنے والے نے پوچھا کہ کیونکر پھر جاتا ہی کافر ہوکر پس کہا گیا کہ مارے بعض تمھارا گردن بعض کی
مراد یہ ہی کہ یہ فعل کافرونکا سا ہی یا یہ قریب کردیتا ہی اور پہنچا دیتا ہے طرف کفر کے ؀ ع وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا الْتَقَی
الْمُسْلِمَانِ حَمَلَ اَحَدُہُمَا عَلٰی اَخِیْہِ السِّلَاحَ فَہُمَا فِیْ جُرُفِ جَہَنَّمَ فَاِذَا قَتَلَ اَحَدُہُمَا صَاحِبَہٗ دَخَلَاہَا جَمِیْعًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنْہُ قَالَ اِذَا الْتَقَی الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْہِمَا فَالْقَاتِلُ
وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ قُلْتُ ہٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ اِنَّہٗ کَانَ حَرِیْصًا عَلٰی قَتْلِ صَاحِبِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی بکرہ رض سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے فرمایا جسوقت کہ ملین دو مسلمان اس حال مین کہ اُٹھاوے یعنی کھینچے ایک اُنکا اپنے بھائی پر ہتھیار پس وہ دونون بیچ کنارے دوزخ کے ہین پس
جسوقت کہ قتل کرے ایک اُن دونون مین اپنے یار کو داخل ہونگے دونون دوزخ مین اکٹھے اور بیچ ایک روایت کے ابی بکرہ رض سے یون ہی کہ فرمایا حضرت نے جسوقت
کہ ملین دو مسلمان ساتھ تلوارون اپنی کے پس قاتل اور مقتول دونون آگ مین ہونگے کہا مین نے یہ حکم بیچ حال قاتل کے ظاہر ہی یعنی اسلیے کہ وہ ظالم ہی پس کیا حال ہے
مقتول کا یعنی وہ تو مظلوم ہی کیونکر داخل ہوگا وہ دوزخ مین فرمایا وہ تھا حرص رکھنے والا اوپر قتل کرنے صاحب اپنے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

ف داخل ہونگے دوزخ میں اکٹھے لکھا ہے علمانے کہ یہ اس صورت میں ہے کہ ایک بھی اُن دونوں میں سے حق پر نہو اور اگر ایک حق پر ہوگا تو داخل آگ میں وہی ہوگا کہ باطل پر ہے اور یہ بھی اس صورت میں ہے کہ صادر نہو قتل اشتباہ اور التباس اور تاویل سے اور حرص رکھنے والا الخ کہا ابن ملک نے کہ اسمیں دلیل ہے اسپر کہ بیچ حرص کرنیکے فعل حرام پر مواخذہ ہوتا ہے اور قصد دونوں کا تھا کہ قتل کریں اگر قصد دفع کرنیکا نفس اپنے سے ہوتا تو مواخذہ نہوتا اسلیے کہ وہ مشروع ہے

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِّنْ عُكْلٍ فَاَسْلَمُوْا فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّاْتُوْا اِبِلَ الصَّدَقَةِ فَيَشْرَبُوْا مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا فَفَعَلُوْا فَصَحُّوْا فَارْتَدُّوْا وَقَتَلُوْا رُعَاتَهَا وَاسْتَاقُوا الْاِبِلَ فَبَعَثَ فِيْ اٰثَارِهِمْ فَاُتِيَ بِهِمْ فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ ثُمَّ لَمْ يَحْسِمْهُمْ حَتّٰى مَاتُوْا وَفِيْ رِوَايَةٍ فَسَمَرُوْا اَعْيُنَهُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَمَرَ بِمَسَامِيْرَ فَاُحْمِيَتْ فَكَحَلَهُمْ بِهَا وَطَرَحَهُمْ بِالْحَرَّةِ يَسْتَسْقُوْنَ فَمَا يُسْقَوْنَ حَتّٰى مَاتُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کتنے ایک شخص قبیلہ عکل سے اور مسلمان ہوئے پس ناموافق پایا اُنھوں نے ہوا مدینہ کو یعنی وہان کی ہوا موافق نہ آئی اُنکو اور بیمار ہوگئے کہ پھول گئے پیٹ اُنکے اور زرد ہوگئے رنگ پس حکم فرمایا حضرتؐ نے اُنکو کہ جاویں زکوۃ کے اونٹوں میں کہ باہر رہتے تھے شہر سے اور پیویں پیشاب اُنکے اور دودھ اُنکے پس کیا اُنھوں نے یعنی جو کہ ذکر کیا گیا پس تندرست ہوئے پھر مرتد ہوئے اور قتل کیا اُنھوں نے اونٹوں کے چرانے والونکو اور ہانک لے گئے اونٹ پس بھیجے حضرتؐ نے اُنکے پیچھے کتنے ایک سوار پس لائے گئے وہ پس کاٹے ہاتھ اُنکے اور پاؤں اُنکے یعنی حکم فرمایا اُنکے کاٹنے کا اور پھوڑیں آنکھیں اُن کی پھر نہ تل دیے اُن کے ہاتھ پاؤں یعنی جیسے کہ بعد کاٹنے اعضا کے تل دیتے ہیں خون بند کرنیکے لیے یہانتک کہ مرگئے وہ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ سیخیں گرم کر اُنکی آنکھوں میں دیں اور ایک روایت میں ہے کہ حکم فرمایا حضرتؐ نے ساتھ گرم کرنے میخوں کے پس گرم کی گئیں پھر پھیریں سیخیں اُنکی آنکھوں میں اور پھر ڈالدیا اُنکو سنگستان مدینہ میں پانی مانگتے تھے پس نہ پانی دیے جاتے تھے یہانتک کہ مرگئے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پیویں پیشاب اُن کے الخ عمل کیا ہے اس حدیث پر امام محمدؒ نے کہ پیشاب اُن جانوروں کا کہ کھائے جاتے ہیں پاک ہے اور یہی ہے قول مالکیہ کا اور احمدؒ کا اور نزدیک ابی حنیفہؒ اور ابی یوسفؒ کے نجس ہے اور تاویل اس حدیث کی اُنکے نزدیک یہ ہے کہ آنحضرتؐ نے معلوم کی شفا اُنکی اُس سے ساتھ وحی کے پھر امام ابو حنیفہؒ حلال نہیں رکھتے ہیں اُسکے پینے کو واسطے دوا کے اور سوا اسکے اس لیے کہ متحقق نہیں ہے شفا اس میں اور نزدیک ابی یوسفؒ کے حلال ہے دوا کیلیے اور کہا ابن ملک نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجود منع کرنے مثلہ سے اسطرح کا عذاب اُنکو یا تو بطریق قصاص کے کیا کہ اُنھوں نے بھی چرواہوں سے ایسا ہی معاملہ کیا تھا اسلیے کیا کہ جرم ان مفسدوں کا بڑا تھا اس لیے کہ مرتد ہوئے اور خون کیے اور قزاقی اور مال لے گئے اور امام کو پہونچتا ہے کہ کسی طرح کے عذاب کرے مثل ایسے معاملہ میں بقصد زجر و سیاست کے اور کہا نووی نے کہ اختلاف کیا ہے علمانے اس حدیث کے معنوں میں بعضوں نے تو کہا کہ تھا یہ پہلے نازل ہونے آیت حدود کے اور آیت محاربہ کے ساتھ قزاقوں کے اور پہلے منع کرنیکے مثلہ سے پس یہ منسوخ ہے اور بعضوں نے کہا کہ منسوخ نہیں ہے اور اسمیں اُتری آیت محاربہ کی اور کیا یہ حضرتؐ نے از راہ قصاص کے اور پانی جو نہ دیا اُنکو بعضوں نے تو کہا کہ یہ بھی قصاص تھا اور بعضوں نے کہا کہ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم اسکا نہ کیا تھا بلکہ لوگوں نے از خود کیا اور اجماع ہے اسپر کہ جسپر قتل واجب ہو اگر وہ پانی مانگے تو منع نہ کرنا چاہیے ۱۲ ح ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحُثُّنَا عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهَانَا عَنِ الْمُثْلَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ اَنَسٍ روایت ہے عمران بن حصینؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دلاتے ہمکو صدقہ دینے پر اور منع کرتے ہمکو مثلہ سے نقل کی یہ ابوداؤد نے اور نقل کی یہ نسائی نے انسؓ سے ف مثلہ کاٹ ڈالنا ناک یا کان یا ستر یا اور عضا کا اور نہی مثلہ سے بعضوں نے کہا کہ تحریم کیلیے ہے اور بعضوں نے کہا تنزیہ کے لیے اور قول اول صحیح تر ہے اور حضرتؐ نے جو اس قوم کو مثلہ کیا بطریق قصاص کے تھا ۱۲ ح

وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ فَرَاَيْنَا حُمَّرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ فَاَخَذْنَا فَرْخَيْهَا فَجَاءَتِ الْحُمَّرَةُ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

فجعلت تفرش فجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال من فجع ھذہ بولدھا ردوا ولدھا الیھا ورای قریۃ نمل قد حرقناھا قال من حرق ھذہ فقلنا نحن قال انہ لا ینبغی
ان یعذب بالنار الا رب النار رواہ ابوداؤد اور روایت ہے عبدالرحمن بیٹے عبداللہ کے سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
ایک سفر مین پس چلے آنحضرت قضاے حاجت کیلیے پس دیکھی ہمنے حمرہ کہ اُسکے ساتھ دو بچے تھے پس پکڑ لیے ہم نے بچے اُسکے پس آئی حمرہ بچھانے لگی پر اپنے اور
لگنے کی زمین سے پھر تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کس نے غم مین ڈالا ہے اسکو بسبب پکڑ لینے بچون اسکے کے پھیر دو تم بچون اُسکے کو طرف اُسکے
اور دیکھا حضرت نے گھر چیونٹون کا کہ تحقیق جلایا تھا ہمنے چیونٹیون اُسکی کو فرمایا کس شخص نے جلایا ہے یہ پس کہا ہم نے کہ ہم نے جلایا ہے پس فرمایا کہ تحقیق
نہین لائق ہے یہ کہ عذاب کرے ساتھ آگ کے مگر پروردگار آگ کا نقل کی یہ ابوداؤد نے ف حمرہ ساتھ پیش ح اور تشدید میم مفتوحہ کے اور کبھی ساتھ
تخفیف میم کے بھی آتا ہے نام ہے ایک جانور پرندہ کا کہ سرخ اور چھوٹا ہوتا ہے مانند چڑیا کے اور نہین لائق الخ یعنی جلانا کام خداے تعالی کا ہے
اور کو نہ چاہیے اسکا کہ اشد عذاب ہے اور اگر ابتدا کرے چیونٹی ساتھ ایذا دینے اور کاٹنے کے تو مار ڈالے و الا نہ مارے اور جلاے نہ جاوین گھر چیونٹیونکے
اور مکروہ ہے ڈالنا چیونٹیون کا پانی مین اور اگر ایک چیونٹی کاٹے تو اُسکو مارے اورون کو اُسکے ساتھ نہ مارے شرح وعن ابی سعید الخدری
وانس بن مالک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سیکون فی امتی اختلاف وفرقۃ قوم یحسنون القیل ویسیئون الفعل یقرءون القرآن
لا یجاوز تراقیھم یمرقون من الدین مروق السھم من الرمیۃ لا یرجعون حتی یرتد السھم علی فوقہ ھم شر الخلق والخلیقۃ طوبی لمن
قتلھم وقتلوہ یدعون الی کتاب اللہ ولیسوا منا فی شیء من قاتلھم کان اولی باللہ منھم قالوا یا رسول اللہ ما سیماھم قال
التحلیق رواہ ابوداؤد اور روایت ہے ابی سعید خدری اور انس بن مالک سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا قریب ہے کہ ہوگا میری امت
مین اختلاف اور فرقت ایک گروہ اچھا کہینگے اور برا کرینگے پڑھینگے قرآن نہین بڑھے گا چنبر گردنون انکی سے یعنی قبول نہین ہونے کا نکل جاوینگے
دین سے یعنی اطاعت امام سے مانند نکلجانے تیر کے شکار سے نہ پھرینگے طرف دین کے یہانتک کہ پھرے تیر اوپر سوفار اپنے کے وہ بدترین آدمیون اور جانورون کے
ہین خوش حالی ہے واسطے اُس شخص کے کہ قتل کرے انکو اور قتل کرین وہ اسکو یعنی اسلیے کہ پہلی صورت مین غازی ہے اور دوسری صورت مین شہید بلاوینگے
لوگون کو طرف کتاب اللہ کے یعنی ظاہر کتاب اللہ کے اور چھوڑینگے سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور احادیث انکی وضح کرنیوالی ہین کتاب اللہ
کی اور نہین وہ ہم مین سے یعنی مسلمانون مین سے بیچ کسی چیز کے جو شخص کہ قتل کرے انکو ہوگا وہ بہت نزدیک ساتھ اللہ کے انمین سے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ
کیا ہے علامت انکی فرمایا سر منڈانا نقل کی یہ ابوداؤد نے ف ہوگا میری امت مین اختلاف الخ یعنی اہل اختلاف وفرقت ہونگے اور قول قوم یحسنون الخ بدل
ہے اُس سے اور وضح کرنیوالا اُسکو یعنی اہل اختلاف اسطرح ہونگے کہ باتین اچھی کہینگے اور افعال برے کرینگے اور قول یقرءون القرآن استیناف یعنی
جملہ علیحدہ بیان یا بدل ہی بموجب مذہب شاطبی کے یا مراد ساتھ اُسکے نفس اختلاف ہے یعنی قریب ہے کہ پیدا ہوگا انمین اختلاف اور تفریق پس متفرق ہونگے
دو فرقے ایک فرقہ حق پر ہوگا اور ایک باطل پر کہا طیبی نے کہ مؤید ہے اس تاویل کا قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہلی فصل مین تکون امتی فرقتین فتخرج من
بینھما مارقۃ یلی قتلھم اولاھم بالحق پس لفظ قوم ہے موصوف ساتھ مابعد کے اور خبر اُسکی قول یقرءون القرآن ہے اور وہ بیان ہے واسطے ایک فرقہ کے
دو فرقون مین سے اور ترک کیا گیا دوسرا فرقہ واسطے ظہور کے انتہی اور نہین بڑھے گا الخ یعنی نہین تجاوز کریگا اثر قرأت انکی کا مخارج حروف سے اور آوازون سے اور نہین
پہونچے گا طرف دلون کے اور اعضا کے پس نہین اعتقاد کرینگے ان چیزونکا کہ قرآن مین لازم ہی اعتقاد کرنا انکا اور نہ عمل کرینگے ان چیزون پر کہ قرآن مین عمل کرنے کی ہین
یا معنی یہ ہین کہ انکی قرأت کو نہین بلند کریگا اللہ تعالی اور نہین قبول کریگا اسکو پس گویا کہ قرأت ان کی نہین تجاوز کرے گی انکے حلقون سے اور
پھرے تیر اوپر سوفار اپنے کے الخ یعنی اور ہر جگہ سوفار اپنے کے آوے اور تعلیق بالمحال ہے جیسے پھرنا تیر کا اوپر سوفار کے محال ہے ایسے ہی پھرنا انکا طرف

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

دین کے محال ہے مانند قول حق سبحانہ کے حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِی سَمِّ الْخِیَاطِ اور یہ تاکید و مبالغہ ہے بیچ نہ ممکن ہونے رجوع کے طرف دین کے بسبب جہالت اور ضلالت اور گمان فاسد اپنے کے کہ ہم حق اور ہدایت پر ہین اور سر منڈوانا شاید یہ اسلیے فرمایا کہ سر منڈانا اُس زمانہ مین عرب مین متعارف نہ تھا بلکہ اکثر سر مین بال رکھا ہی کرتے تھے نہ یہ کہ بسبب برائی سر منڈانیکے اسطرح فرمایا اسلیے کہ سر منڈانا شعار خدا اور نسک اُسکے سے اور خصلت بندگان صالح اسکے کی ہی اور بعضونے کہا کہ مراد تحلیق سے بٹھانا قوم کا حلقہ حلقہ ہے کہ بطریق تکلف کے ہوگا واللہ اعلم ع + ح وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ یَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلٰثٍ زِنًی بَعْدَ اِحْصَانٍ فَاِنَّہٗ یُرْجَمُ وَرَجُلٌ خَرَجَ مُحَارِبًا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَاِنَّہٗ یُقْتَلُ اَوْ یُصْلَبُ اَوْ یُنْفٰی مِنَ الْاَرْضِ اَوْ یَقْتُلُ نَفْسًا فَیُقْتَلُ بِهَا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین حلال خون شخص مسلمان کا کہ گواہی دیتا ہو اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد رسول اللہ کے ہین مگر بسبب ایک خصلت کے تین خصلتون مین سے ایک زنا کرنا بعد محصن ہونیکے پس تحقیق وہ سنگسار کیا جاوے اور دوسرے نکلنا اُس شخص کا کہ نکلے یعنی مسلمانون پر اس حال مین کہ ہو لڑنے والا ساتھ اللہ کے اور رسول اُسکے کے یعنی قزاقی کرنیوالا یا باغی پس تحقیق وہ قتل کیا جاوے یا سولی دیا جاوے یا قید کیا جاوے اور تیسرے قتل نفس ہے کہ قتل کرے کسی جان کو پس قتل کیا جاوے بدلے اُسکے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف بعد محصن ہونیکے کہ عبارت ہے ہونے زانی کے سے حر مسلم مکلف کہ صحبت کی ہو ساتھ نکاح صحیح کے اور تحقیق وہ قتل کیا جاوے یعنی اگر مار ا کسیکو بغیر لینے مال کے یا سولی دیا جاوے یعنی اگر قتل بھی کیا ہو اُسنے اور مال بھی لیا ہو پھر امام مالک کے نزدیک زندہ کو سولی دے تا کہ مر جاوے اور امام شافعی کے نزدیک قتل کر کر سولی دیا جاوے عبرت کیلئے اور یُنْفٰی مِنَ الْاَرْضِ کے معنی امام شافعیؒ کے نزدیک یہ ہین کہ نکالا جاوے ایک شہر سے طرف دوسرے شہر کے اور کسی جگہ نہ چھوڑین کہ قرار پاوے اور آرام پاوے اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک معنی اسکے یہ ہین کہ قید کیا جاوے اور یہ اُس صورت مین ہے کہ ڈرایا ہو اُسنے راہ گیرونکو اور مارا نہ ہو اور مال نہ لیا ہو اور یہ حدیث نکالی گئی ہی اس آیت سے اِنَّمَا جَزَآءُ الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اور ظاہر یہ تھا کہ یون کہا جاتا اَوْ یُقَطَّعَ یَدُہٗ وَرِجْلُہٗ مِنْ خِلَافٍ پہلے اس قول کے اَوْ یُنْفٰی مِنَ الْاَرْضِ تا کہ ہو جاتی حدیث مطابق آیت کے پوری اور شاید کہ حذف کرنا اُسکا واقع ہوا راوی سے ازراہ نسیان کے یا اختصار کے واللہ اعلم اور لفظ او آیت کے اور حدیث مین تفصیل کیلیے ہی جیسکہ لفظ یعنی کر اشارہ کیا گیا طرف اُسکے اور بعضونے کہا او تخییر کیلیے ہی کہ امام کو اختیار ہے اُن سزاؤن مین سے جو مناسب جانے قزاق کو دے بغیر تفصیل مذکور کے ع ح وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ کَانُوْا یَسِیْرُوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَانْطَلَقَ بَعْضُهُمْ اِلٰی حَبْلٍ مَعَہٗ فَاَخَذَہٗ فَفَزِعَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یُّرَوِّعَ مُسْلِمًا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے ابن ابی لیلی سے کہ کہا حدیث کی ہمکو اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نے کہ تحقیق وہ تھے رات کو چلتے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس سویا ایک شخص اُنمین سے پس چلا بعض اُنمین سے طرف رسّی کے کہ پاس سونیوالے کے تھی پس پکڑی اُس بعض نے وہ رسّی پس ڈرا وہ سونیوالا یعنی اور حضرتؐ نے دیکھا اُسکو پاس پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین حلال ہے کسی مسلمان کو یہ کہ ڈراوے کسی مسلمان کو نقل کی یہ ابوداؤد نے وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَخَذَ اَرْضًا بِجِزْیَتِهَا فَقَدِ اسْتَقَالَ هِجْرَتَہٗ وَمَنْ نَزَعَ صَغَارَ کَافِرٍ مِنْ عُنُقِہٖ فَجَعَلَہٗ فِیْ عُنُقِہٖ فَقَدْ وَلّٰی الْاِسْلَامَ ظَهْرَہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی ابی درداءؓ سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ لیوے زمین ساتھ جزیہ اُسکے کے پس تحقیق توڑی ہجرت اپنی اور جو کوئی نکالے ذلت کافر کی اُسکی گردن سے اور ڈالے اُسکو اپنی گردن مین پس تحقیق ڈالا اُسنے اسلام کو پیچھے پیٹھ اپنی کے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف جو شخص کہ لیوے زمین الخ یعنی جس شخص نے خرید کی زمین خراجی لازم آتا ہی اُسکو خراج کہ وہ جزیہ تھا ذمی پر اُس کی زمین مین پس گویا نکلا ہجرت سے کہ تھی طرف اسلام کے اور کافر کی ذلت اپنی گردن مین ڈالی اور جو کوئی نکالے الخ یہ بیان ہی کلام سابق کا یعنی جو کوئی جزیہ کافر کا اپنے ذمہ لے پس گویا کہ بدل کیا اُسنے اسلام کو ساتھ کفر کے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اس لیے کہ اُنے بدل کیا عزت اسلام کو ساتھ ذلت کفر کے اور کہا خطابی نے کہ معنی جزیہ کے یہان خراج ہین یعنی مسلمان نے جب خریدی زمین خراجی کافر سے تو خراج نہین ساقط ہوتا ہے اسسے اور یہی مذہب ہے ابو حنیفہؒ کا ۲ع وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً إِلَى خَثْعَمَ فَاعْتَصَمَ نَاسٌ مِنْهُمْ بِالسُّجُودِ فَأَسْرَعَ فِيهِمُ الْقَتْلُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ لَهُمْ بِنِصْفِ الْعَقْلِ وَقَالَ أَنَا بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ مُقِيمٍ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُشْرِكِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ لِمَ قَالَ لَا تَتَرَاءَى نَارَاهُمَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے جریر بن عبد اللہ سے کہ کہا بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر طرف قبیلہ خثعم کے پس پناہ ڈھونڈی کتنے ایک لوگون نے انمین سے ساتھ نماز پڑھنے کے یعنی تھے وہ مسلمان جب لشکر کو دیکھا جلدی سے سجدہ مین گرے بہ قصد اظہار علامت اسلام کے پس جلدی کیا گیا انمین قتل یعنی مار ڈالا انکو لشکر نے اور اعتبار نہ کیا انکے سجدہ کا پس پہنچی یہ خبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس حکم کیا واسطے اُنکے ساتھ آدھی دیت کے اور فرمایا مین بیزار ہون اُس مسلمان سے کہ رہنا اختیار کرے درمیان مشرکون کے عرض کیا اصحاب نے یا رسول اللہ کس واسطے آپ بیزار ہین فرمایا چاہیے کہ نہ دیکھین آپسمین آگ دونو کی نقل کی یہ ابوداود نے ف حضرت نے پوری دیت کا انکے لیے حکم نہ کیا اور آدھی دیت کا کیا بعد علم کے ساتھ اسلام انکے کے اس لیے کہ اُنھون نے مدد کی اوپر قتل نفس اپنے کے ساتھ رہنے کے کفار مین بیچ اشارہ کیا اسپر ساتھ اس قول کے کہ مین بیزار ہون الخ اور نہ دیکھین آپسمین آگ دونو کی یعنی مسلمان اور کافر ایک دوسرے سے اتنی دور رہے کہ اگر آگ جلائی جاوے تو آگ کافرونکی مسلمانونکو نظر نہ آوے اور آگ مسلمانونکی کافرونکو نظر نہ آوے اور اسمین علت ہے حضرت کے بیزار ہونیکی اُن مسلمانون سے کہ مقیم ہون درمیان کافرون کے ۴ح وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِيمَانُ قَيَّدَ الْفَتْكَ لَا يَفْتِكُ مُؤْمِنٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ایمان منع کرتا ہے قتل کرنے ناگہان کو نہ قتل کرے ناگہان مومن نقل کی یہ ابوداود نے ف یعنی ایمان منع کرتا ہے صاحب اپنے کو قتل کرنے کسی کے سے ناگہان حاصل یہ کہ مومن کو نہ چاہیے کہ قتل کرے کسی کو بے تحقیق حال اُسکے کے کہ مومن ہے یا کافر اور کافر ذمی بھی عہد و امان مین ہے یہی حکم رکھتا ہے لیکن اگر مفسد غدار ہو کہ درپے ایذا مسلمانونکے اور فتنہ انگیزی کے ہو یہ امر آخر ہے جیسے کعب بن اشرف یہودی کو ناگہان مارا اور علاوہ اسکے فعل آنحضرت کا بوحی تھا اسپر قیاس کرنا چاہیے اور ظاہر تر یہ ہے کہ اُسکا اور مانند اُسکے کا قتل کرنا پہلے نہی کے تھا قتل ناگہان سے ۵ح وَعَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ إِلَى الشِّرْكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے جریرؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جسوقت کہ بھاگے غلام طرف شرک کے پس حلال ہوا خون اُسکا نقل کی یہ ابوداود نے ف طرف شرک کے یعنی دار الحرب کے اور حلال ہوا خون اُسکا یعنی اُسکے قاتل پر کچھ نہین آتا بسبب محافظت مشرکون کے اور ترک کرنے دار الاسلام کے اور اگر مرتد ہو جاوے باوجود اسکے بطریق اولی حلال ہو گا خون اُسکا ۶ع وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ يَهُودِيَّةً كَانَتْ تَشْتِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَعُ فِيهِ فَخَنَقَهَا رَجُلٌ حَتّٰى مَاتَتْ فَأَبْطَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَمَهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے علیؓ سے یہ کہ ایک عورت یہودیہ بُرا کہتی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور عیب و طعن کرتی تھی حضرت مین پس گلا گھونٹا اُسکا ایک شخص نے یہانتک کہ مر گئی پس معاف فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خون اُسکا نقل کی یہ ابوداود نے ف اسمین دلیل ہے اسپر کہ ذمی جب بُرا کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تو توڑ دیتا ہے عہد و ذمہ کو پس وہ حربی ہے مباح الدم جیسا کہ مذہب شافعیؒ ہے اور نزدیک حنفیہؒ کے نہین ٹوٹتا ہے بسبب اسکے عہد اُسکا چنانچہ یہ مسئلہ فقہ کی کتابون مین بیچ آخر کتاب الجزیہ کے مذکور ہے ۷ع وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَةٌ بِالسَّيْفِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے جندبؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حد جادوگر کی قتل کرنا ساتھ تلوار کے ہے نقل کی یہ ترمذی نے ف اجماع ہے علما کا اسپر کہ کرنا جادو کا حرام ہے اور بہت اختلاف کیا ہے علما نے بیچ مسئلہ جادو کے کہا امام شافعیؒ نے کہ قتل کیا جاوے ساحر اگر جادو موجب کفر ہو اور وہ توبہ نہ کرے اور امام مالکؒ نے اور بعضے علما نے کہا کہ ساحر کافر ہے اور سحر کفر ہے اور سیکھنا اور سکھانا

۱ یعنی مین اس لیے بیزار ہون کہ چاہیے انکو اتنا دور رہنا اور یہ ملے رہے ۱۲ ۲ یعنی اسکو بھی نہ مارے ۱۲ ۳ یعنی مار ڈالنا اُسکا مباح ہے ۱۲ ۴ اور ہدایہ مین دلیل بھی اسکی لکھی ہے ۱۲

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اُسکا بھی کفر ہے اور ساحر قتل کیا جاوے اور طلب توبہ کی نہ کیجاوے اُسسے برابر ہے کہ سحر کیا مسلمان پر یا ذمی پر اور کہا حنیفہ نے کہ اگر اعتقاد کیا کہ شیطان کرتا ہے اُسکے لیے جو چاہتا ہے پس وہ کافر ہے اور اگر اعتقاد کیا کہ سحر مجرد خیال ہے نہین کافر ہوتا بلکہ فاسق ہے اور سیکھنا اُسکا حرام اور طحطاوی حاشیہ درمختار کے مین لکھا ہے کہ سحر تین قسم پر ہے فرض ہے اور حرام اور جائز پس جب سیکھے سحر واسطے رد ساحر اہل حرب کے تو وہ فرض ہے اور جب سیکھے اُسکو تاکہ تفریق ڈالے میان بیوی مین تو وہ حرام ہے اور اگر سیکھے تاکہ محبت ہو میان بیوی مین تو جائز ہے کذا بخط بعض الفضلا انتہی اور اختلاف کیا ہے حنبلیون نے اُس کے کفر مین اور تنقیح مین اُنکی کتابون سے نقل کیا ہے کہ نہ قبول کیجاوے توبہ ساحر کی کافر ہوتا ہے ساتھ سحر اپنے کے اور قتل کیا جاوے سحر کرنیوالا مسلمان کا اور سیکھنا اور سکھانا کہانت اور نجوم اور رمل اور علم شعبدہ کا بھی اور عوض لینا اُنپر حرام ہے + ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری

عَنْ اُسَامَۃَ بْنِ شَرِیْكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا رَجُلٍ خَرَجَ یُفَرِّقُ بَیْنَ اُمَّتِیْ فَاضْرِبُوْا عُنُقَہٗ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ روایت ہے اسامہ بن شریک سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نے جو شخص کہ خروج کرے امام پر اس حال مین کہ تفریق ڈالے درمیان اُمت میری کے پس مارو گردن اُسکی نقل کی یہ نسائی نے **ف** جو امام پر خروج کرے اول اُس کو منع کرنا چاہیے اور اگر شبہہ رکھتا ہو دور کرے اور پھر اگر یہ کارگر نہ ہو مار ڈالے جیسکہ حضرت علی رضؓ نے ساتھ خوارج کے کیا + ح وَعَنْ شَرِیْكِ بْنِ شِہَابٍ قَالَ كُنْتُ اَتَمَنّٰی اَنْ اَلْقٰی رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْاَلُہٗ عَنِ الْخَوَارِجِ فَلَقِیْتُ اَبَا بَرْزَۃَ فِیْ یَوْمِ عِیْدٍ فِیْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِہٖ فَقُلْتُ لَہٗ ہَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَذْكُرُ الْخَوَارِجَ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاُذُنِیْ وَرَاَیْتُہٗ بِعَیْنِیْ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ فَقَسَمَہٗ فَاَعْطٰی مَنْ عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَمَنْ عَنْ شِمَالِہٖ وَلَمْ یُعْطِ مَنْ وَّرَاءَہٗ شَیْئًا فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ وَّرَاءِہٖ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ مَا عَدَلْتَ فِی الْقِسْمَۃِ رَجُلٌ اَسْوَدُ مَطْمُوْمُ الشَّعْرِ عَلَیْہِ ثَوْبَانِ اَبْیَضَانِ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَضَبًا شَدِیْدًا وَقَالَ وَاللّٰہِ لَا تَجِدُوْنَ بَعْدِیْ رَجُلًا ہُوَ اَعْدَلُ مِنِّیْ ثُمَّ قَالَ یَخْرُجُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ كَاَنَّ ہٰذَا مِنْہُمْ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَہُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا یَمْرُقُ السَّہْمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ سِیْمَاہُمُ التَّحْلِیْقُ لَا یَزَالُوْنَ یَخْرُجُوْنَ حَتّٰی یَخْرُجَ اٰخِرُہُمْ مَعَ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ فَاِذَا لَقِیْتُمُوْہُمْ ہُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِیْقَۃِ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہے شریک بن شہاب سے کہ کہا تھا مین آرزو رکھتا یہ کہ ملاقات کرون مین کسی شخص سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیون مین سے کہ پوچھون مین اُس سے حال خارجیون کا یعنی اب جو خارجی پیدا ہوے ہین آیا خبر دی تھی حضرتؐ نے اُنکے احوال سے پس ملا مین ابو برزہ سے بیچ دن عید کے بیچ جماعت کے یارون اُنکے سے پس کہا مین نے واسطے اُنکے کیا سنا ہے تم نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ذکر کرتے خارجیون کا کہا کہ ہان سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے کانون سے اور دیکھا مین نے حضرت کو ساتھ آنکھون اپنی کے کہ لائے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مال پس بانٹا اُسکو اور دیا اُن شخصون کو کہ تھے داہنی طرف حضرتؐ کے اور جو بائین طرف اور نہ دیا اُنکو جو پیچھے تھے حضرتؐ کے پیچھے پس کھڑا ہوا ایک شخص پیچھے حضرتؐ کے اور کہا اے محمدؐ نہ انصاف کیا تو نے بانٹنے مین وہ شخص تھا کالا منڈے ہوے بالون کا اُسپر تھے دو کپڑے سفید پس غصہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نے غصہ سخت اور فرمایا قسم ہے خدا کی نہ پاؤ گے بعد میرے کسی شخص کو کہ وہ بہت انصاف کرنیوالا ہو مجھسے پھر فرمایا نکلیگی آخر زمانہ مین ایک قوم گویا کہ یہ شخص انھین مین سے ہے یعنی اُن کی جماعت سے اور اُن کے طریقہ پر پڑھین گے قرآن نہین بڑھے گا حنجر گردن اُنکی سے نکل جاوین گے اسلام سے یعنی کامل اسلام سے بسبب نکلجانیکے اطاعت امام سے جیسے نکلجاتا ہے تیر شکار سے علامت اُنکی سر منڈانا ہوگا ہمیشہ رہین گے خروج کرتے یہانتک کہ نکلیگا آخر اُن کا مسیح دجال کے ساتھ پس جسوقت کہ ملو تم اُن سے قتل کرو اُنکو وہ بدترین ہین آدمیون اور جانورون کے نقل کی یہ نسائی نے وَعَنْ اَبِیْ غَالِبٍ رَاٰی اَبُوْ اُمَامَۃَ رُءُوْسًا مَنْصُوْبَۃً عَلٰی دَرَجِ دِمَشْقَ فَقَالَ اَبُوْ اُمَامَۃَ كِلَابُ النَّارِ شَرُّ قَتْلٰی تَحْتَ اَدِیْمِ السَّمَاءِ خَیْرُ قَتْلٰی مَنْ قَتَلُوْہُ ثُمَّ قَرَاَ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْہٌ الْاٰیَۃَ قَالَ لِاَبِیْ اُمَامَۃَ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اَنْتَ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَمْ اَسْمَعْہُ اِلَّا مَرَّۃً اَوْ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا حَتّٰی عَدَّ سَبْعًا مَا حَدَّثْتُکُمُوْہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ اور روایت ہے ابی غالب سے[۱۲ تابعی] کہ دیکھے ابو امامہ[۱۲ صحابہ] نے سر یعنی خارجیون کے نصب کیے گئے یعنی پڑے ہوے یا سولی دیے گئے اوپر راہ دمشق کے پس کہا ابو امامہؓ نے یہ کتے ہین دوزخ کے بدتر مقتولون کے نیچے روی آسمان کے بہترین مقتولون کا وہ ہے کہ جسکو انھون نے قتل کیا پڑھی یہ آیت اُسدن کہ سفید ہونگے کتنے منہ اور سیاہ ہونگے کتنے منہ آخر آیت تک کہا ابو غالبؒ نے ابو امامہؓ کو تم نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی یہ کلام کہا ابو امامہ نے اگر نہ سنا ہوتا مین نے اسکو مگر ایکبار یا دو بار یا تین بار یہانتک کہ گنا سات بار نہ حدیث کرتا مین تمھارے روبرو یہ حدیث نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن ہے ف آخر آیت تک کے یہ ہے فَاَمَّا الَّذِیْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْھُھُمْ اَکَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِکُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا کُنْتُمْ تَکْفُرُوْنَ[لہ] ۵ اور لکھا ہے علمانے کہ وہ مرتد تھے اور بعضون نے کہا اہل بدعت تھے اور ابو امامہؓ سے ہے کہ خارجی تھے اور ایکبار یا دو بار آخر یعنے اگر نہ سنتا مین اسکو مگر بحد کثرت نہ حدیث کرتا + ح

کِتَابُ الْحُدُوْدِ

کتاب ہے بیچ بیان حدونکے ف حد اصل مین بمعنی منع کے ہے اور بمعنی حائل کے درمیان دو چیزون کے بھی آئی ہے حدود شرعی کو حدود اسلیے کہتے ہین کہ منع کرتی ہین آدمی کو واقع ہونے سے گناہون مین اور حدود اللہ بمعنی محارم کے بھی آئے ہین جیسیکہ اللہ تعالی کے قول مین تِلْکَ حُدُوْدُ اللّٰہِ فَلَا تَقْرَبُوْھَا اور بمعنی مقدارات شرعی کے بھی آئے ہین جیسے تین طلاقون کا مقرر ہونا اور مانند اُسکے کے جیسیکہ فرمایا تِلْکَ حُدُوْدُ اللّٰہِ فَلَا تَعْتَدُوْھَا اور محارم اور مقدارات مین بھی منع ہے نزدیک ہونے اُنکے کے اور تجاوز کرنے اُنکے سے اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ حد شریعت مین عقوبت ہے کہ تقدیر کی گئی واسطے حق خدا کے تا آنکہ قصاص کو حد نہین کہتے ہین اسلیے کہ حق بندہ کا ہے اور تعزیر کو بھی بسبب عدم تقدیر و تعین کے حد نہین کہتے + ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَزَیْدِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ رَجُلَیْنِ اخْتَصَمَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحَدُھُمَا اقْضِ بَیْنَنَا بِکِتَابِ اللّٰہِ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَجَلْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاقْضِ بَیْنَنَا بِکِتَابِ اللّٰہِ وَائْذَنْ لِیْ اَنْ اَتَکَلَّمَ قَالَ تَکَلَّمْ قَالَ اِنَّ ابْنِیْ کَانَ عَسِیْفًا عَلٰی ھٰذَا فَزَنٰی بِامْرَاَتِہٖ فَاَخْبَرُوْنِیْ اَنَّ عَلَی ابْنِی الرَّجْمَ فَافْتَدَیْتُ مِنْہُ بِمِائَۃِ شَاۃٍ وَبِجَارِیَۃٍ لِّیْ ثُمَّ اِنِّیْ سَاَلْتُ اَھْلَ الْعِلْمِ فَاَخْبَرُوْنِیْ اَنَّ عَلَی ابْنِیْ جَلْدَ مِائَۃٍ وَتَغْرِیْبَ عَامٍ وَاِنَّمَا الرَّجْمُ عَلٰی امْرَاَتِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَاَقْضِیَنَّ بَیْنَکُمَا بِکِتَابِ اللّٰہِ اَمَّا غَنَمُکَ وَجَارِیَتُکَ فَرَدٌّ عَلَیْکَ وَاَمَّا ابْنُکَ فَعَلَیْہِ جَلْدُ مِائَۃٍ وَتَغْرِیْبُ عَامٍ وَاَمَّا اَنْتَ یَا اُنَیْسُ فَاغْدُ عَلَی امْرَاَۃِ ھٰذَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْھَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے اور زید بن خالدؓ سے یہ کہ تحقیق دو شخص جھگڑتے آئے پاس رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا ایک نے اُن دونون مین سے کہ حکم کرو درمیان ہمارے ساتھ کتاب اللہ کے اور کہا دوسرے نے کہ ہان یا رسول اللہ پس حکم کرو درمیان ہمارے ساتھ کتاب اللہ کے اور پروانگی دیجیے مجکو کہ کلام کرون مین کہ صورت قضیہ کی کیا ہے فرمایا کلام کر کہا اُس شخص نے کہ تحقیق تھا بیٹا میرا مزدور اس شخص کے یہان پس زنا کیا اُسکی عورت سے پس خبر دی مجکو لوگون نے یہ کہ اوپر بیٹے میرے کے سنگساری ہے پس بدلہ دیا مین نے اُسکی طرف سے سو بکریان اور ایک لونڈی اپنی یعنی اُسکے سنگسار ہونیکے بدلے دین پھر تحقیق مین نے پوچھا عالمون سے پس خبر دی اُنھون نے مجکو یہ کہ اوپر بیٹے میرے کے سو دُرے ہین اور برس روز کا نکالدینا یعنی بسبب محصن نہونے اُسکے کے اور سوا اسکے نہین سنگسار کہ اسکی عورت پر ہے یعنی اس لیے کہ وہ محصنہ تھی پس فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہے یعنی قبضہ قدرت اُسکے مین البتہ حکم کرونگا مین درمیان تمھارے ساتھ کتاب اللہ کے اے پر بکریان تیری اور لونڈی تیری پس پھر آوین گی تیرے پاس اور بیٹے تیرے پر سو درے ہین اور برس دن کا نکالدینا یعنی بر تقدیر ثابت ہونے زنا کے اُسکے اقرار سے یا چار گواہون سے اور خطاب کیا حضرتؐ نے انیسؓ کو کہ اے انیسؓ جا اُسکی عورت کے پاس اگر اقرار کرے زنا کا پس سنگسار کر اُسکو پس اقرار کیا اُس عورت نے پس سنگسار کیا انیسؓ نے

[لہ] ترجمہ پس جنکے کہ کالے ہوے منہ انکو کہا جاویگا کیا کافر ہوے بعد ایمان اپنے کے پس چکھو عذاب بسبب اس چیز کے کہ تھے تم کفر کرتے ۱۲

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitized by eGangotri

اس عورت کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ساتھ کتاب اللہ کے مراد کتاب خدا سے حکم خدا ہی اسلیے کہ قرآن مین رجم نہین ہے اور احتمال ہے کہ مراد ساتھ اسکے قرآن ہو اور ہو یہ پہلے منسوخ ہونے آیت رجم کے لفظاً اور برس دن کا نکال دینا آخر یہ نزدیک امام شافعی کے حد مین داخل ہے اور ہمارے علما حمل کرتے ہین اس امر کو مصلحت پر اور کہتے ہین کہ نہین ہے برس دن کا نکالدینا بطریق حد کے بلکہ بطریق مصلحت کے کہ اگر مناسب جانے امام سیاست کے لیے تو کرے اور بعضون نے کہا کہ یہ حکم ابتداے اسلام مین تھا پھر منسوخ ہوا ساتھ قول اللہ تعالی کے اَلزَّانِیَةُ وَالزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا کُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ اور اقرار کیا آخر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک اقرار کفایت کرتا ہے حد زنا مین جیسا کہ مذہب شافعی کا ہے اور حنفیہ کہتے ہین کہ چاہیے یہ کہ اقرار کرے چار بار چار مجلسون مین اور اس حدیث مین مراد اقرار سے وہ اقرار لیتے ہین کہ مقرر و معتبر ہے اس باب مین اور احادیث سے صراحۃً بھی ثابت ہوا ہے کہ ضروری ہونا چار اقرار کا ہے ع

وَعَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَأْمُرُ فِیْمَنْ زَنٰی وَلَمْ یُحْصَنْ جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِیْبَ عَامٍ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے زید بن خالد سے کہ کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حکم فرماتے تھے بیچ حق اُس شخص کے کہ زنا کیا ہو اور نہ ہو محصن سو درے مارنے کا اور برس دن کے نکالنے کا نقل کی یہ بخاری نے **ف** محصن وہ ہے کہ ہو عاقل اور بالغ مسلمان کہ وطی کی ہو ساتھ نکاح صحیح کے اور درے سوا منھ اور ستر پر مارے ع

وَعَنْ عُمَرَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ وَاَنْزَلَ عَلَیْهِ الْکِتَابَ فَکَانَ مِمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی اٰیَةُ الرَّجْمِ رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهٗ وَالرَّجْمُ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ حَقٌّ عَلٰی مَنْ زَنٰی اِذَا اُحْصِنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ اِذَا قَامَتِ الْبَیِّنَةُ اَوْ کَانَ الْحَبَلُ اَوِ الْاِعْتِرَافُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے عمر رض سے کہ کہا تحقیق اللہ تعالی نے بھیجا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ حق کے اور نازل کی اُنپر کتاب پس تھی اُس چیز سے کہ نازل کی اللہ نے آیت رجم کی رجم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور رجم کیا ہم نے بعد حضرت کے اور رجم بیچ کتاب اللہ کے ثابت ہے اُس شخص پر کہ زنا کرے جسوقت کہ ہون محصن مرد ہون یا عورت ہون جسوقت کہ ثابت ہو شاہدون سے یا ہووے حمل یا ہو اقرار نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** رجم کے معنی ہین سنگسار کرنا اور آیت رجم کی اول قرآن مین تھی بعد ازان تلاوت اُسکی منسوخ ہوئی اور حکم باقی رہا وہ آیت یہ ہے الشیخ والشیخة اذا زنیا فارجموهما البتة نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم اور معنی محصن کے اوپر کی حدیث کے فائدہ مین معلوم ہو چکے اور یا ہو حمل یعنی بغیر خاوند والی عورت کو اور اقرار اور گواہون کا حکم ثابت ہے اور حکم حمل کا منسوخ ہے ع ح

وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذُوْا عَنِّیْ خُذُوْا عَنِّیْ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِیْلًا اَلْبِکْرُ بِالْبِکْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِیْبُ عَامٍ وَالثَّیِّبُ بِالثَّیِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبادہ رض بن صامت سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لو مجھسے لو مجھسے یعنی یہ حکم بیچ مقدمہ زنا زانیہ کے کہ تحقیق مقرر کی اللہ نے واسطے عورتون کے راہ غیر محصن مرد کہ زنا کرے ساتھ عورت غیر محصنہ کے سو درے مارنے چاہیین اور نکالدینا وطن سے برس روز تک اور محصن مرد کہ زنا کرے محصن عورت سے سو کوڑے مارنے چاہیین اور سنگسار کرنا نقل کی یہ مسلم نے **ف** مقرر کی اللہ نے راہ بیچ حق محصن اور غیر محصن کے اور یہ بیان اس آیت کا ہے وَاللَّاتِیْ یَأْتِیْنَ الْفَاحِشَةَ اَوْ یَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِیْلًا تک اور کہا توریشتی نے کہ یہ فرمایا حضرت نے اُسوقت کہ مشروع ہوئی حد زانی اور زانیہ کیلیے اور راہ سے مراد یہان حد ہے اسلیے کہ حد اُسوقت نہین تھی مشروع اور تھا حکم اُس مین جو کچھ کہ ذکر کیا گیا کتاب اللہ مین وَاللَّاتِیْ یَأْتِیْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَائِکُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَیْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْکُمْ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِکُوْهُنَّ فِی الْبُیُوْتِ حَتّٰی یَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ یَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِیْلًا حاصل یہ کہ اللہ جل شانہ نے اس آیت مین فرمایا تھا کہ زنا والی عورتون کو بعد گزرنے گواہون کے گھرون مین قید رکھو یہانتک کہ مرین یا اللہ اُنکے لیے کچھ راہ یعنی حد مقرر فرماوے پس حضرت نے اس حدیث مین فرمایا کہ اللہ تعالی نے یہ راہ یعنی حد اُنکے لیے مقرر فرمائی ہے جو کہ بیان کی اور اس حدیث سے معلوم ہوا محصن کو سو درے بھی مارے اور سنگسار بھی کرے اسپر عمل کیا ہے علماے ظواہر نے اور بعضے صحابہ اور تابعین نے اور جمہور اسپر ہین کہ درے مارنے منسوخ ہین اسیے کہ اُسپر سنگساری ہے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اس لیے کہ حضرتؐ نے ماعز کو سنگسار کیا اور دُرّے مارنیکا حکم نہ کیا اور اسیطرح بیچ حدیث عورت غامدیہ کے کہ آگے آویگی اور بیچ حدیث انیس کے کہ گزری ہے ع ح
وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ الْيَهُوْدَ جَاءُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوْا لَهٗ اَنَّ رَجُلًا مِّنْهُمْ وَامْرَاَةً زَنَيَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا تَجِدُوْنَ فِى التَّوْرٰىةِ فِىْ شَاْنِ الرَّجْمِ قَالُوْا نَفْضَحُهُمْ وَيُجْلَدُوْنَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبْتُمْ اِنَّ فِيْهَا الرَّجْمَ فَاَتَوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَنَشَرُوْهَا
فَوَضَعَ اَحَدُهُمْ يَدَهٗ عَلٰى اٰيَةِ الرَّجْمِ فَقَرَاَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ اِرْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ فَاِذَا فِيْهَا اٰيَةُ الرَّجْمِ فَقَالُوْا صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ
فِيْهَا اٰيَةُ الرَّجْمِ فَاَمَرَ بِهِمَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا وَفِىْ رِوَايَةٍ قَالَ ارْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ فَاِذَا اٰيَةُ الرَّجْمِ تَلُوْحُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ فِيْهَا اٰيَةَ الرَّجْمِ وَلٰكِنَّا نَتَكَاتَمُهٗ بَيْنَنَا
فَاَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرؓ سے یہ کہ یہودی یعنی ایک جماعت اُنمین سے آئی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ذکر
کیا انھوں نے روبرو حضرتؐ کے یہ کہ ایک مرد نے اُن مین سے اور ایک عورت نے زنا کیا یعنی اور تھے وہ دونون محصن پس فرمایا اُنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ کیا پاتے ہو تم توریت مین بیچ مقدمہ رجم کے کہا یہودیون نے فضیحت کرتے ہین ہم زنا کرنیوالون کو اور دُرّے مارے جاتے ہین اور کہا عبد اللہ بن
سلام نے کہ جھوٹ بولتے ہو تم تحقیق توریت مین بھی رجم ہے پس لائے توریت پس کھولا اُسکو اور رکھدیا ایک نے اُنمین سے ہاتھ اپنا رجم کی آیت پر یعنی چھپالیا ہاتھ کے
نیچے اور پڑھ گیا اُسکے پہلے سے اور اُسکے پیچھے سے پس کہا عبد اللہ بن سلام نے اُٹھا ہاتھ اپنا پھر اُٹھایا ہاتھ پس ناگہان تھی اُسمین آیت رجم کی پس کہا یہودیون
نے کہ سچ کہا عبد اللہ نے اے محمدؐ اسمین ہے آیت رجم کی پھر حکم فرمایا اُن دونون کے سنگسار کرنیکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس سنگسار کیے گئے دونون اور
ایک روایت مین ہے کہ کہا عبد اللہ نے اُٹھالے ہاتھ اپنا پس اُٹھالیا ہاتھ اپنا پس ناگہان آیت رجم کی ثابت تھی پھر کہا ہاتھ رکھنے والے نے اے محمدؐ تحقیق توریت
مین ہے آیت رجم کی ولیکن ہم چھپاتے ہین اُسکو آپس مین پس حکم فرمایا حضرتؐ نے اُن دونون کے سنگسار کرنیکا پس سنگسار کیے گئے نقل کی بخاری اور
مسلم نے نفضحهم یعنی فضیحت کرتے ہین ہم الخ یعنی نہین پاتے ہین ہم توریت مین حکم رجم کا بلکہ پاتے ہین ہم یہ کہ فضیحت کرین اُنکو یعنی تعزیر دین اُنکو اور دُرّے
مارے جاوین اور عبد اللہ بن سلام علماے یہود سے تھے مسلمان ہوگئے تھے اور ایک روایت مین ہے کہ ہاتھ رکھنے والا آیت رجم پر عبد اللہ بن صوریا
یہودی تھا اور اگر کوئی کہے کہ رجم مین محصن ہونا شرط ہے اور محصن ہونے مین اسلام شرط ہے پس آنحضرتؐ نے یہود کو کہ مسلمان نہ تھے کیون حکم رجم
کا کیا جواب اسکا یہ ہے کہ یہ رجم یہود کا ساتھ حکم توریت کے تھا اور محصن ہونا اُنکے دین مین شرط نہ تھا اور آنحضرتؐ عمل کرتے تھے توریت پر پہلے اُترنے
حکم قرآن کے اور جب نازل ہوا حکم قرآن کا منسوخ ہوا حکم توریت کا اور امام شافعیؒ نے اور ایک روایت مین ابو یوسفؒ نے بھی اسپر عمل کیا ہے بیچ نہ شرط
ہونے اسلام کے محصن ہونے مین اور اگر کہا جاوے کہ حضرتؐ نے کیونکر سنگسار کیا اُنکو کہنے یہود کے سے اسلیے کہ نہین اعتبار ہے اُنکی گواہی کا کہتے ہین ہم
یہ ہے کہ اُن دونون نے اقرار کیا ہوگا زنا کا یا گواہی دی ہوگی اُسکی چار مسلمانون نے لمعات ع ح وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ
وَهُوَ فِى الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ زَنَيْتُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَحّٰى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِىْ اَعْرَضَ قِبَلَهٗ فَقَالَ اِنِّىْ زَنَيْتُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ
فَلَمَّا شَهِدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبِكَ جُنُوْنٌ قَالَ لَا فَقَالَ اَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اذْهَبُوْا بِهٖ فَارْجُمُوْهُ قَالَ
ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِىْ مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ فَرَجَمْنَاهُ بِالْمَدِيْنَةِ فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ هَرَبَ حَتّٰى اَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ حَتّٰى مَاتَ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِىْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِىِّ عَنْ جَابِرٍ بَعْدَ قَوْلِهٖ قَالَ نَعَمْ فَاَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ بِالْمُصَلّٰى فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ فَاُدْرِكَ فَرُجِمَ حَتّٰى مَاتَ
فَقَالَ لَهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا وَصَلّٰى عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص اس حال مین کہ تھے
مسجد مین پس پکارا حضرتؐ کو یا رسول اللہ تحقیق مین نے زنا کیا پس مُنھ پھیر لیا اُس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس آیا وہ طرف اُس جانب مُنھ آنحضرتؐ کے کہ مُنھ
پھیرا اُس جانب یعنی جدھر حضرتؐ نے مُنھ پھیرا تھا اُدھر جاکر کھڑا رہا سامنے چہرہ مبارک حضرتؐ کے اور کہا تحقیق مین نے زنا کیا پھر مُنھ پھیر لیا حضرتؐ نے اُس سے

له ملا علی قاری کی شرح مین بطریق اختصار کے لکھا گیا ہے جسکو زیادہ تحقیق اس مقام کی دیکھنی منظور ہو اُسمین دیکھ لے ۱۲

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

پس جب اقرار کیا اُسنے چار بار بلایا اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا کہ کیا تجکو سودا ہے کہا کہ نہین پس فرمایا کہ کیا محصن ہی تو کہا ہان یا رسول اللہ فرمایا لیجاؤ اُسکو اور سنگسار کرو اسکو کہا ابن شہاب نے پس خبر دی مجکو اُس شخص نے کہ سُنا تھا جابر بن عبداللہ سے کہتے تھے پس سنگسار کیا ہمنے اُسکو مدینہ مین پس جبکہ پہنچے اُسکو پتھر بھاگا یہانتک کہ پایا ہم نے اُسکو سنگستان مین پس سنگسار کیا ہم نے اُسکو یہانتک کہ مر گیا نقل کیا یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت بخاری کے جابرؓ سے بعد قول اُسکے کے کہا کہ ہان یون آیا ہے پس حکم کیا حضرتؐ نے اسکے سنگسار کرنیکا پس سنگسار کیا گیا عیدگاہ مین پس جب پہنچے اُسکو پتھر بھاگا پھر پایا گیا اور سنگسار کیا گیا یہانتک کہ مر گیا پس فرمائی واسطے اُسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھلائی یعنی ثنا کی اُسپر بعد مرنے اُس کے کے اور نماز پڑھی اُسپر اور دعا کی اُسکے لیے ف اقرار کیا چار بار یعنی چار مجلسون مین بشرط غائب ہونے اُسکے کے ہر بار مین اور دلیل پکڑی ہے ابو حنیفہؒ نے ساتھ آنے اُس کے کے چارون طرف سے اُسپر کہ شرط ہے یہ کہ اقرار کرے چار بار چار مجلسون مین اور کہا تجکو سودا ہی کہ افشائے گناہ کرتا ہو جو اپنے قتل پر باعث ہوتا ہے توبہ کرنی چاہیئے اور کہا نووی نے کہ یہ حضرتؐ نے فرمایا واسطے تحقیق کرنے حال اُسکے کے اسلیے کہ غالب یہ ہی کہ انسان نہین اصرار کرتا اوپر اقرار اُس چیز کے کہ باعث ہو اُسکے ہلاکت کی معہذا اُسکے لیے راہ یہی ہے طرف ساقط کرنے گناہ کے ساتھ توبہ کے اور یہ مبالغہ ہی بیچ تحقیق حال مسلمان کے اور بچانے جان اُسکی اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ اقرار مجنونکا باطل ہی اور حدود نہین جاری ہوتین اُسپر اور کہا محصن ہے تو آخر کہا نووی نے کہ اسمین اشارہ ہی اسپر کہ امام ہی پر ہی یہ کہ پوچھ لیوے شروط رجم کے یعنی محصن ہونا وغیرہ برابر ہے کہ ثابت ہو ساتھ اقرار کے یا گواہون کے اور اسمین کنایہ ہی ساتھ عفو کرنیکے حد زنا سے جبکہ رجوع کرے اقرار سے اور بھاگا کہا ابن ہمام نے کہ مارا جاوے مرد کو تمام حدود مین اور تعزیر مین کھڑا کر کر نہ لٹکا کر اور مارا جاوے عورت کو بٹھا کر اور اگر عورت کے لیے گڑھا کھودا جاوے سنگسار کرنیمین تو جائز ہی کہ ستر اسمین زیادہ ہے اُسکے لیے جیسیکہ حضرتؐ صلعم نے بھی غامدیہ کیلیے کھدوادیا تھا اور پایا ہمنے اُسکو سنگستان مین آخر پس جبکہ بھاگے کوئی سنگسار کرنیمین پس اگر ہوا قرار کرنیوالا زنا کا تو نہ پیچھا کیا جاوے اُسکا اور چھوڑ دیا جاوے اور اگر گواہی دیگئی تھی اُسپر زنا کی تو پیچھا کیا جاوے اور سنگسار کیا جاوے یہانتک کہ مر جاوے اسلیے کہ بھاگنا اسکا ظاہر رجوع ہی اور رجوع کرنا اُسکا عمل کرتا ہی اُسکے اقرار مین بیچ رجوع گواہون کے اور کہا نووی نے لکھا ہے علماء نے کہ مراد ساتھ مصلےؐ کے جگہ نماز جنازونکی ہی اور مؤید بھی اسکی ایک روایت ہی اور کہا بخاری وغیرہ نے کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ جگہ نماز جنازون اور عیدونکی جب نہ مقرر کیجاوے مسجد ونمین نہین ثابت ہوا اسکے لیے حکم مسجد کا اسلیے کہ اگر اُنکے لیے حکم مسجد کا دیا جاتا تو سنگسار نکیا جاتا اسمین واسطے آلودہ ہونے اُسکے کے خون مین اور کہا ابن ہمام نے کہ نہ قائم کی جاوے حد اور تعزیر مسجد مین اسپر اجماع ہی فقہا کا بسبب اس حدیث کے انہ علیہ السلام قال جنبوا مساجدکم صبیانکم ومجانینکم ورفع اصواتکم وشرائکم وبیعکم واقامۃ حدودکم وجمروھا فی جمعکم وضعوا علی ابوابھا المطاھر ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا اَتٰی مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَہٗ لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ اَوْ غَمَزْتَ اَوْ نَظَرْتَ قَالَ لَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَنِكْتَهَا لَا یَكْنِیْ قَالَ نَعَمْ فَعِنْدَ ذٰلِكَ اَمَرَ بِرَجْمِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا جبکہ آیا ماعز بن مالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یعنی مسجد مین اور کہا کہ زنا کیا ہے مین نے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے اُسکے شاید کہ تو نے بوسہ لیا ہو یا ہاتھ لگایا ہو یا دیکھا ہو یعنی مقدمات زنا مین سے کچھ کیا ہو اور اُسکو زنا کہتا ہو کہا کہ نہین یا رسول اللہ فرمایا کیا جماع کیا تو نے اُس سے کنایہ نہین کیا یعنی راوی نے کہا کہ صریح پوچھا حضرتؐ نے کہ جماع کیا تو نے کنایہ نہین کیا کہا ماعز نے کہ ہان جماع کیا مین نے پس اُسوقت حضرتؐ نے حکم فرمایا اُسکے سنگسار کرنے کا نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْ بُرَیْدَةَ قَالَ جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ طَهِّرْنِیْ فَقَالَ وَیْحَكَ ارْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللّٰہَ وَتُبْ اِلَیْہِ قَالَ فَرَجَعَ غَیْرَ بَعِیْدٍ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ طَهِّرْنِیْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰی اِذَا كَانَتِ الرَّابِعَةُ قَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْمَ اُطَهِّرُكَ قَالَ مِنَ الزِّنَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبِهٖ جُنُوْنٌ فَاُخْبِرَ اَنَّهٗ لَیْسَ بِمَجْنُوْنٍ فَقَالَ اَشَرِبَ خَمْرًا فَقَامَ رَجُلٌ فَاسْتَنْكَهَهٗ فَلَمْ یَجِدْ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

مِنْهُ رِيحَ خَمْرٍ فَقَالَ أَزَنَيْتَ فَقَالَ نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فَلَبِثُوا يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلٰثَةً ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ أُمَّةٍ لَوَسِعَتْهُمْ ثُمَّ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ غَامِدٍ مِنَ الْأَزْدِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ طَهِّرْنِي فَقَالَ وَيْحَكِ ارْجِعِي فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ فَقَالَتْ تُرِيدُ أَنْ تُرَدِّدَنِي كَمَا رَدَّدْتَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ إِنَّهَا حُبْلٰى مِنَ الزِّنَا فَقَالَ أَنْتِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَهَا حَتّٰى تَضَعِي مَا فِي بَطْنِكِ قَالَ فَكَفَلَهَا رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ حَتّٰى وَضَعَتْ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ وَضَعَتِ الْغَامِدِيَّةُ فَقَالَ إِذًا لَا نَرْجُمُهَا وَنَدَعُ وَلَدَهَا صَغِيرًا لَيْسَ لَهُ مَنْ يُرْضِعُهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ إِلَيَّ رَضَاعُهُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ فَرَجَمَهَا وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّهُ قَالَ لَهَا اذْهَبِي حَتّٰى تَلِدِي فَلَمَّا وَلَدَتْ قَالَ اذْهَبِي فَأَرْضِعِيهِ حَتّٰى تَفْطِمِيهِ فَلَمَّا فَطَمَتْهُ أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ فِي يَدِهِ كِسْرَةُ خُبْزٍ فَقَالَتْ هٰذَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَدْ فَطَمْتُهُ وَقَدْ أَكَلَ الطَّعَامَ فَدَفَعَ الصَّبِيَّ إِلٰى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَحُفِرَ لَهَا إِلٰى صَدْرِهَا وَأَمَرَ النَّاسَ فَرَجَمُوهَا فَيُقْبِلُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بِحَجَرٍ فَرَمٰى رَأْسَهَا فَتَنَضَّحَ الدَّمُ عَلٰى وَجْهِ خَالِدٍ فَسَبَّهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا يَا خَالِدُ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَغُفِرَ لَهُ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَصَلّٰى عَلَيْهَا وَدُفِنَتْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے بریدہؓ سے کہ کہا آیا ماعز بن مالک پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ پاک کرو مجکو یعنی ہو سبب پاک کرنے میرے کے گناہ سے سبب جاری کرنے حد کے مجھپر پس فرمایا وائے تجکو پھر جا یعنی اس مقام سے یا اس کلام سے اور استغفار کر اللہ سے یعنی ساتھ زبان کے اور رجوع کر طرف اُسکے یعنی ساتھ دل کے کہا راوی نے کہ پھرا اور گیا وہ تھوڑی سی دور پھر آیا اور کہا یا رسول اللہ پاک کرو مجکو پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مانند اسکے یعنی وائے تجکو آخر تک یہانتک کہ جب ہوئی چوتھی بار یعنی اور کہا اُسنے پاک کرو مجکو فرمایا واسطے اُسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ کس چیز کے اور کس سبب سے پاک کروں میں تجکو کہا کہ زنا سے یعنی زنا کے گناہ سے بسبب قائم کرنے حد کے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی صحابہ سے کہ کیا اسکو جنون ہے پس خبر دیے گئے حضرتؐ یعنی صحابہؓ نے خبر دی حضرتؐ کو کہ نہیں اسکو جنون پھر فرمایا حضرتؐ نے کہ کیا پی ہے اس نے شراب پس کھڑا ہوا ایک شخص اور سونگھی اُسنے بو اُسکے منھ کی یعنی تا کہ معلوم ہو کہ اُسنے شراب پی ہے یا نہیں پس نہ پائی اُس سے بو شراب کی پھر فرمایا حضرتؐ نے کہ کیا زنا کیا ہے تو نے کہا کہ ہاں پس حکم کیا حضرتؐ نے اُسکے سنگسار کرنیکا پس سنگسار کیا گیا پس درنگ کی لوگوں نے دو روز یا تین روز یعنی دو تین روز گذر گئے اُسکے سنگسار کرنے پر اور کچھ مذکور نہ ہوا اُسکا پھر آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ استغفار کرو تم واسطے ماعز بن مالک کے یعنی طلب کرو اُسکے لیے زیادتی مغفرت اور ترقی درجات کی تحقیق توبہ کی ماعز نے ایسی توبہ کہ اگر تقسیم کیجائے یعنی ثواب اُسکا درمیان اُمت کے البتہ کفایت کرے اُنکو پھر آئی حضرتؐ کے پاس ایک عورت قبیلہ غامد سے کہ وہ ہے قبیلہ ازد سے یعنی ازد ابو جی ہے یعنی بڑا قبیلہ پس کہا یا رسول اللہ پاک کرو مجکو پس فرمایا وائے ہو تجکو پھر جا پھر استغفار کر اللہ سے اور رجوع کر طرف اُسکے پس کہا اُس عورت نے کہ چاہتے ہو تم یہ کہ پھیر دو مجکو جیسا کہ پھیر دیا تم نے ماعز بن مالک کو یعنی اول مرتبہ میں تحقیق وہ حاملہ ہے زنا سے یعنی میں حاملہ ہوں زنا سے انکار نہیں کر سکتی بعد اقرار کے بسبب ظہور حمل کے بخلاف ماعز کے پس فرمایا حضرتؐ نے کہ تو یعنی تو حاملہ ہے زنا سے یہ ایک طرح کا ظاہر کرنا تغافل کا اور پھیرنا اُسکا ہے اُس اقرار سے کہا اُس نے ہاں فرمایا حضرتؐ نے واسطے اُسکے یہانتک یعنی صبر کر یہانتک کہ جنے تو اُس چیز کو کہ تیرے پیٹ میں ہے کہا راوی نے پس ذمہ لیا اُسکی خبرگیری کا ایک شخص نے انصار میں سے یعنی اُسکے جننے تک کا یہانتک کہ جنی پھر آیا وہ شخص یعنی بعد ایک مدت کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ جنی ہے غامدیہ یعنی وہ عورت کہ قوم بنو غامد سے ہے پس فرمایا حضرتؐ نے ابھی نہیں سنگسار کرینگے ہم اُسکو اور چھوڑ دیں اُسکے بچے کو چھوٹا کہ نہیں واسطے اُسکے وہ شخص کہ دودھ پلاوے اُسکو یعنی اگر اُسکو ابھی سنگسار کریں تو بچہ اُسکا چھوٹا ہے اور کوئی خبرگیران اُسکا ہے نہیں ہلاک ہو جائیگا پس کھڑا ہوا ایک اور شخص انصار میں سے اور کہا کہ میری طرف ہے دودھ پلانا اُس لڑکے کا اے نبی اللہ کے کہا راوی نے پس سنگسار کیا حضرتؐ نے اُسکو یعنی حکم کیا اُسکے سنگسار کرنیکا پس سنگسار کی گئی اور ایک روایت میں یوں ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے اُس عورت کو جا تو یہانتک کہ جنے تو پھر جب جنی فرمایا حضرتؐ نے کہ جا پس دودھ پلا اُسکو یہانتک کہ دودھ چھڑاوے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

تو اُسکا پس جب وہ دودھ چھڑایا اُسکا لائی حضرت کے پاس لڑکے کو اس حال میں کہ اُسکے ہاتھ میں تھا ٹکڑا روٹی کا اور کہا یہ لڑکا ہے اے نبی اللہ کے تحقیق دودھ چھڑایا میں نے اسکا اور تحقیق کھانے لگا ہے کھانا پس سپرد کیا حضرتؐ نے اس لڑکے کو طرف ایک شخص کے مسلمانوں میں سے پس حکم کیا حضرتؐ نے واسطے اسکے کہ گڑھا کھودا جاوے پس کھودا گیا گڑھا واسطے اُسکے سینے تک اور حکم کیا لوگوں کو اُسکے سنگسار کرنیکا پس سنگسار کیا اُسکو پس متوجہ ہوے خالدؓ بن ولید ساتھ ایک پتھر کے پس پھینکا پتھر اُسکے سر پر پس پڑا خون خالدؓ کے منہ پر پس برا کہا خالدؓ نے اُسکو پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بازرہ اے خالدؓ یعنی وہ بخشی گئی برا نہ کہہ اسکو پس قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ میں ہے تحقیق توبہ کی اس عورت نے ایسی توبہ کہ اگر توبہ کرے اس طرح کی توبہ محصول لینے والا تو بخشش کیجاوے اُسکی پس حکم کیا حضرتؐ نے یعنی لوگوں کو اُسکے اور نماز پڑھنے کا پس نماز پڑھی گئی اُسپر اور دفن کی گئی نقل کی مسلم نے ف توبہ کی ماعز نے الخ یعنی ایسی توبہ کی کہ لازم کرتی ہے ایسی مغفرت اور رحمت کو کہ ڈھانپ لیوے ایک جماعت کثیرہ کو خلق سے اور اقامت حد کو توبہ کہا اس لیے کہ حاصل ہوتی ہے اس سے طہارت گناہوں سے جیسے کہ حاصل ہوتی ہے طہارت سبب توبہ کے اور یہانتک کہ جنے تو کہا ابن ملکؒ نے اس سے یہ معلوم ہوا کہ حاملہ پر حد نہ قائم کیجاوے جبتک کہ نہ جنے تا کہ نہ لازم آوے ہلاک کرنا بیگناہ کا اور ابھی نہیں سنگسار کرینگے ہم الخ اس سے معلوم ہوا کہ ولد زنا مستحق عذاب و ہلاک کا نہیں اسلیے کہ وہ اسمیں گناہ ہے اور دودھ چھڑایا میں نے الخ اس سے یہ معلوم ہوا کہ حاملہ کے سنگسار کرنے میں تاخیر کیجاوے یہانتک کہ بے پرواہ ہو اس سے لڑکا اُسکا جبکہ نہ پایا جاوے کوئی پرورش کرنیوالا اُسکا اور یہی مذہب ہے ابو حنیفہؒ کا اور کہا نوویؒ نے کہ روایت دوسری مخالف ہے پہلی روایت کے اسلیے کہ دوسری سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ سنگسار کرنا اُسکا تھا بعد بچے کے دودھ چھڑانے اور کھانے لگنے روٹی کے اور پہلی روایت سے ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ سنگسار کرنا اُسکا بعد جننے کے تھا پس واجب ہے تاویل پہلی روایت کی واسطے صراحۃ دوسری روایت کے تاکہ دونوں متفق ہو جاویں اسلیے کہ دونوں ہیں ایک ہی قضیہ میں اور دونوں روایتیں ہیں صحیح پس تاویل یہ ہے کہ پہلی روایت میں جو ہے کہ کھڑا ہوا ایک شخص انصار میں سے اور کہا کہ طرف میرے ہے دودھ پلانا اُسکا کہا اُسنے یہ بعد دودھ چھڑانے کے اور ارادہ کیا دودھ پلانے سے متکفل ہونا اور پرورش کرنا بچے کا اور دودھ پلانا کہا اُسکو مجازاً اور محصول لینے والا الخ اس سے معلوم ہوا کہ یہ جو چوکیوں پر محصول لیتے ہیں یہ بڑا گناہ ہے بسبب مال لینے لوگوں کے از راہ ظلم کے اور لفظ صلی نزدیک تمام راویوں مسلم کے ساتھ زبر صاد اور لام کے ہے یعنی ساتھ صیغہ معروف کے اور یہ روایت دلالت کرتی ہے کہ آنحضرتؐ نے آپ نماز پڑھی اُسکی اور نزدیک طبری کے اور بیچ روایت ابن ابی شیبہؒ اور ابی داؤد کے ساتھ پیش صاد اور زیر لام کے ہے یعنی ساتھ صیغہ مجہول کے یعنی نماز پڑھی اُسپر لوگوں نے اور حضرتؐ نے نہیں پڑھی اور بیچ ایک روایت کے ابی داؤد کے صریح آیا ہے کہ لم یصل علیہا یعنی نہ نماز پڑھی حضرتؐ نے بلکہ حکم دیا لوگوں کو کہ پڑھیں اور اسی سبب سے اختلاف کیا ہے ائمہ نے بیچ نماز پڑھنے کے اُسپر کہ سنگسار کیا گیا پس مکروہ جانا ہے اسکو امام مالکؒ نے اور کہا امام احمدؒ نے کہ نہ پڑھیں امام اور اہل فضل اور امام ابو حنیفہؒ اور امام شافعیؒ وغیرہما کہتے ہیں کہ نماز پڑھی جاوے اُسپر اور اُسپر کہ اہل لا الہ الا اللہ ہیں اہل قبلہ سے اگرچہ فاسق اور محدود ہوں اور ایک روایت میں امام احمدؒ سے بھی اسیطرح آیا ہے اور کہا قاضی عیاض نے کہ لفظ صلی ساتھ زبر صاد اور لام کے ہے نزدیک تمام راویوں صحیح مسلم کے اور نزدیک طبری کے ساتھ پیش صاد کے اور اسیطرح ابن ابی شیبہ اور ابی داؤد نے روایت کیا ہے اور اسیطرح نقل کیا ہے نووی نے پس لائق ہے یہ کہ ٹھیرایا جاوے لفظ فصلی ساتھ صیغہ معروف کے اصل اور ہو مراد ساتھ قول اُسکے کے ثم امر بہا کہ حکم کیا ساتھ تجہیز اسکی کے یعنی نہلانے اور حاضر کرنے اُسکے کے اور مؤید ہے اسکی یہ عبارت کہ مسلم کی روایت میں ہے امر بہا النبی صلے اللہ علیہ وسلم فرجمت ثم صلے علیہا فقال لہ عمر تصلے علیہ یا نبی اللہ وقد زنت اور روایت صریح ہے اسمیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اُسپر اور ابو داؤد کی روایت میں ہے ثم امرہم ان یصلوا علیہا اور یہ روایت نہیں منافی ہے پہلی روایت کے پس حمل کیجاوے اور نہ جمع کے درمیان دونوں کے کہا قاضی عیاض نے کہ نہ ذکر کیا مسلم نے نماز پڑھنا آنحضرتؐ کا ماعز پر اور بخاری نے ذکر کیا ہے اسکو انتہی اور نہیں شک کہ اثبات مقدم ہے نفی پر اور جب صاحب مشکوۃ نے نسخوں معتمدہ کو دیکھا کہ روایات مختلف ہیں اس میں کہ حضرتؐ نے نماز پڑھی اُس عورت پر یا نہیں پڑھی اختیار کیا ضبط کرنا لفظ صلی کا ساتھ صیغہ مجہول کے تاکہ مشتمل ہو دونوں

له اس سے لازم آتا ہے کہ اگر بدون اقرار کے حد قائم کیجاوے تو بھی گناہ معاف ہو جاویگا حالانکہ یہ خلاف مذہب ابو حنیفہؒ کے ہے بلکہ وجہ صحیح یہ ہے کہ اسکے اقرار کو توبہ فرمایا اور جان دینے سے کون توبہ بہتر ہوگی ۱۲

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

احتمالونکو لیکن جسمعنی وہ موہم ہے پس اولی ہے متابعت جمہور کی اور موافقت نقل مشہور کی اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ حد دور کرتی ہی اس گناہ کو جسکے لیے حد لگتی ہے ۛ ع ۛ ش **وعن** ابی ہریرۃ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا زنت امۃ احدکم فتبین زناہا فلیجلدہا الحد ولا یثرب علیہا ثم ان زنت فلیجلدہا الحد ولا یثرب ثم ان زنت الثالثۃ فتبین زناہا فلیبعہا ولو بحبل من شعر متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جسوقت کہ زنا کرے لونڈی ایک تمھارے کی اور ظاہر ہو زنا اُسکا پس مارے اُسکو حد اور نہ عار دلاوے اُسپر پھر اگر زنا کرے پس مارے اُسکو حد اور نہ عار دلاوے پھر اگر زنا کرے تیسری بار اور ظاہر ہو زنا اُسکا پس چاہیے کہ بیچ ڈالے اُسکو اگرچہ بدلے بالونکی رسّی کے یعنی بدلے حقیر چیز کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مارے اُسکو حد یعنی پچاس درّے کہ لونڈی غلام کی حد آدھی ہے بہ نسبت آزاد کے اور لونڈی غلام پر سنگساری نہین ہے اور دلیل پکڑی ہے امام شافعیؒ نے ساتھ اس حدیث کے اسپر کہ مالک کو پہنچتا ہی کہ حد قائم کرے اپنے مملوک پر اور ہمارے علما کے نزدیک یہ جائز نہین انھون نے حمل کیا ہے اُسکو سبب پر یعنی مالک سبب اور واسطہ ہو اُسکی حد کا کہ حاکم کے پاس لیجاوے تا وہ حد مارے اور نہ عار دلاوے یعنی حد مارنیکی عار نہ دلاوے اُسکو اسلیے کہ حد کفارہ اُس کے گناہ کی ہوئی پھر کیون عار دلاوے اور یہ حکم خالص لونڈی ہی کے لیے نہین آزاد کا بھی یہی حکم ہے ولیکن چونکہ لونڈیان محل توبیخ و سرزنش کی ہین خاص اُسکو ذکر کیا اور بیچ ڈالے اُسکو یعنی بعد قائم کرنے حد کے یا پہلے اُسکے اور یہ ظاہر ہی اور کہا نووی نے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ترک کرنی مخالطت فساق کی اور اہل معاصی کی اور بیچ ڈالنا اسطرحکی لونڈی کا مستحب ہے اور کہا اہل ظاہر نے کہ واجب ہے ۛ ع ۛ ش **وعن** علیؓ قال یا ایہا الناس اقیموا علی ارقائکم الحد من احصن منہم ومن لم یحصن فان امۃ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زنت فامرنی ان اجلدہا فاذا ہی حدیث عہد بنفاس فخشیت ان انا جلدتہا ان اقتلہا فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال احسنت رواہ مسلم وفی روایۃ ابی داود قال دعہا حتی ینقطع دمہا ثم اقم علیہا الحد واقیموا الحدود علی ما ملکت ایمانکم اور روایت ہی علیؓ سے کہ کہا اے لوگو یعنی اے مومنو جاری کروا اپنے غلام لونڈیون پر حد یعنی اگر زنا کرین تو پچاس درّے مارو اُسپر کہ محصن ہو انمین سے یعنی بیاہ ہوا ہو اور اُسپر کہ محصن ہو پس تحقیق ایک لونڈی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے زنا کیا تھا پس فرمایا مجکو یہ کہ مارون مین حد اُسکو پس ناگہان وہ قریب جننے کے ہوئی تھی پس ڈرا مین کہ اگر مارتا ہون اُسکو پچاس درّے تو مرجاتی ہے وہ اُس سے پھر ذکر کیا مینے یہ واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا کہ اچھا کیا تو نے نقل کی یہ مسلم نے اور بیچ روایت ابی داود کے یہ ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے چھوڑدے اُسکو یہانتک کہ موقوف ہو خون اُسکا پھر جاری کر اُسپر حد اور جاری کیا کرو حدین اپنے بردون پر **ف** اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ مارنا درّونکا تاخیر کیا جاوے نفاس والی عورت سے یہانتک کہ نکلے وہ نفاس سے اسلیے کہ نفاس ایک طرح کا مرض ہی پس تاخیر دیجاوے اچھے ہونے تک کہا ابن ہمام نے کہ اگر زنا کرے مریض اور حد اُسکی رجم ہو بسبب اسکے کہ محصن ہو تو رجم کیا جاوے اور اگر ہو حد اُسکی درّے مارنے تو نہ درّے مارا جاوے یہانتک کہ اچھا ہو پس اگر ہو ایسی بیماری کہ نہ اُمید ہو جانے اُسکے کی مانند سل کے یا ہو ناقص و ضعیف الخلقت تو نزدیک ہمارے اور نزدیک شافعیؒ کے مارا جاوے ساتھ ایسی ٹہنی کھجور کے کہ اسمین سو ٹہنیان چھوٹی ہون پس مارے اُسکو ایکبار اور ضرور ہی پہونچنا ہر تنکے کا اُسکے بدن پر اور اسی لیے کہا گیا ہی کہ ضرور ہی اس صورت مین یہ کہ ہو ٹہنی پھیلی ہوئی اور واسطے خوف تلف کے نہ قائم کیجاوے حد بہت جاڑے مین اور بہت گرمی مین بلکہ تاخیر دیجاوے زمانہ اعتدال تک ۛ ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابی ہریرۃ قال جاء ماعز الاسلمی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انہ قد زنی فاعرض عنہ ثم جاء من شقہ الآخر فقال انہ قد زنی فاعرض عنہ ثم جاء من شقہ الآخر فقال یا رسول اللہ انہ قد زنی فامر بہ فی الرابعۃ فاخرج الی الحرۃ فرجم بالحجارۃ فلما وجد مس الحجارۃ فر یشتد حتی مر برجل معہ لحی جمل فضربہ بہ وضربہ الناس حتی مات فذکروا ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ فر حین وجد مس الحجارۃ ومس الموت

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہَلَّا تَرَکْتُمُوْہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ ہَلَّا تَرَکْتُمُوْہُ لَعَلَّہٗ اَنْ یَّتُوْبَ فَیَتُوْبَ اللّٰہُ عَلَیْہِ

روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ کہا آیا ماعز اسلمی پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق اُسنے یعنی مین نے زنا کیا پس مُنھ پھیر لیا حضرت نے اُس سے پھر آیا دوسری جانب سے یعنی غائب ہو نیکے مجلس سے اور کہا کہ تحقیق اُس شخص نے زنا کیا پس مُنھ پھیر لیا حضرت نے اُس سے پھر آیا اور طرف سے اور کہا یا رسول اللہ تحقیق اُس شخص نے زنا کیا پس حکم کیا حضرت نے اُسکے سنگسار کرنیکا چوتھی بار مین پس نکالا گیا وہ طرف سنگستان مدینہ کے پس مارا گیا ساتھ پتھرون کے پس جب پائی اُسنے ایذا پتھرونکے لگنے کی بھاگا دوڑتا ہوا یہانتک کہ گذرا ایک شخص پر کہ تھا پاس اُسکے کلا اونٹ کا پس مارا اُسکو ساتھ اُس کلے کے اور مارا اُسکو لوگون نے یعنی اور چیزون سے یہانتک کہ مر گیا پس ذکر کیا صحابہ رض نے روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تحقیق وہ بھاگا جسوقت کہ پائی اُس نے ایذا پتھرونکے لگنے کی اور ایذا موت کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیون نچھوڑ دیا تمنے اُسکو نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور ایک روایت مین ہے کہ کیون نہ چھوڑ دیا تمنے اُسکو شاید کہ وہ توبہ کرتا اور قبول کرتا اللہ توبہ اُسکی ف توبہ کرتا الخ یعنی رجوع کرتا وہ فعل اپنے سے پس رجوع کرتا اللہ اُسپر ساتھ قبول کرنے توبہ اُسکی کے اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ اقرار کرنے والا زنا کا اپنے نفس پر اگر کہے کہ نہین زنا کیا مین نے یا جھوٹ بولا مین نے یا رجوع کی مین نے ساقط ہو جاتی ہے اُس سے حد پس اگر رجوع کرے حد قائم کرنیکے درمیان مین تو ساقط ہو جائیگی باقی اور بعضون نے کہا کہ نہین ساقط ہوتی حد ۱ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِکٍ اَحَقٌّ مَا بَلَغَنِیْ عَنْکَ قَالَ وَمَا بَلَغَکَ عَنِّیْ قَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّکَ قَدْ وَقَعْتَ بِجَارِیَۃِ اٰلِ فُلَانٍ قَالَ نَعَمْ فَشَہِدَ اَرْبَعَ شَہَادَاتٍ فَاَمَرَ بِہٖ فَرُجِمَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عباس رض سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ماعز بن مالک رض کو کیا سچ ہے وہ چیز کہ پہنچی مجکو تیری طرف سے کہا ماعز رض نے کہ کیا چیز پہنچی آپ کو میری طرف سے فرمایا کہ پہنچی ہے یہ کہ تو نے زنا کیا ہے فلانے کی لونڈی سے کہا کہ ہان پس اقرار کیا اُسنے چار بار یعنی چار مجلسون مین پس حکم کیا اُسکے سنگسار کرنیکا پس سنگسار کیا گیا نقل کی یہ مسلم نے ف اس قول مین اعتراض ہے صاحب مصابیح پر کہ اس حدیث کو پہلی فصل مین لانا چاہیے تھا اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تھا حال زنا کرنے ماعز کا پھر اقرار کروایا اُس سے اور اور حدیثین دلالت کرتی ہین اسکے خلاف پر جواب یہ کہ اس حدیث مین اختصار کیا اور اصل رجم روایت کی بغیر ذکر کرنے قصہ کے اور شاید کہ آنحضرت نے اقرار کروایا ماعز رض سے بعد سننے خبر زنا اُسکی کے بعد ازان اعراض کیا اور منھ پھیرا جیسیکہ احادیث مین تفصیل سے مذکور ہے پس نہین منافات ۲ع وَعَنْ یَزِیْدَ بْنِ نُعَیْمٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ مَاعِزًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَقَرَّ عِنْدَہٗ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَاَمَرَ بِرَجْمِہٖ وَقَالَ لِہَزَّالٍ لَوْ سَتَرْتَہٗ بِثَوْبِکَ کَانَ خَیْرًا لَّکَ قَالَ ابْنُ الْمُنْکَدِرِ اِنَّ ہَزَّالًا اَمَرَ مَاعِزًا اَنْ یَّاْتِیَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیُخْبِرَہٗ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے یزید بن نعیم رض سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یہ کہ ماعز رض آیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اقرار کیا روبرو حضرت کے چار بار یعنی زنا کا چار مجلسون مین پس حکم فرمایا حضرت نے ساتھ سنگسار کرنے اُسکے کے یعنی پس سنگسار کیا گیا اور فرمایا حضرت نے ہزال رض کو کہ اگر ڈھانکتا تو ماعز رض کو ساتھ کپڑے اپنے کے یعنی ظاہر نہ کرتا قضیہ زنا اُسکے کا تو ہوتا بہتر تیرے لیے کہا ابن منکدر نے کہ تابعی ہے اور راوی اس حدیث کا یہ کہ تحقیق ہزال رض نے کہا تھا ماعز سے یہ کہ حاضر ہو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر کر اُنکو حقیقت حال کی نقل کی یہ ابو داؤد نے ف ہزال کی ایک لونڈی تھی فاطمہ نامی کہ آزاد کیا تھا اُسکو پس صحبت کی ماعز رض نے اُس سے پس مطلع ہوا اُسپر ہزال رض اور اشارہ کیا ماعز کو ساتھ جانیکے حضرت کے پاس اور اقرار کرنیکے ساتھ زنا کے پس حضرت نے ہزال کو فرمایا کہ اگر ڈھانکتا تو الخ ۳ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَافُوا الْحُدُوْدَ فِیْمَا بَیْنَکُمْ فَمَا بَلَغَنِیْ مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُس نے اپنے دادا سے یعنی عبد اللہ بن عمرو بن العاص رض سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معاف اور محو کرو تم یعنی معاف کرے بعض تمہارا بعضے سے حدون کو درمیان اپنے یعنی پہلے اسکے کہ پہنچے مجھ تک پس جو چیز کہ پہنچی مجکو حد سے اور ثابت ہوئی پس تحقیق واجب یعنی فرض ہوا قائم کرنا اُسکا نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے ف عفو کرو الخ یہ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

خطاب ہی غیر ائمہ کو یعنی چاہیئے کہ حدود کو یعنی موجبات حدود کو عفو کرو اور حاکم کے یہان نہ لیجاؤ قضیہ اسکا اور جب حاکم کے یہان پہونچے تو اسکو عفو کرنا جائز نہین جیسیکہ فرمایا کہ جو
چیز پہونچے مجکو الخ اور اس مین دلیل ہے اسپر کہ امام کو نہین جائز عفو کرنا اللہ کی حدون کا جبکہ پہونچے امر طرف حاکم کے اور مطلق ہونا اس حدیث کا دلالت
کرتا ہی اسپر کہ نہین چاہیے مالک کو یہ کہ جاری کرے حد اپنے مملوک پر یا لیجاوے امر اُسکا طرف حاکم کے بلکہ معاف کرے اُسے اس لیے کہ یہ داخل ہے اس امر کے تحت
مین اور یہ استحباب کے لیے ہی ح + ع وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقِیْلُوْا ذَوِی الْھَیْئَاتِ عَثَرَاتِھِمْ اِلَّا الْحُدُوْدَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے
عائشہ رض سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معاف کرو خطائین عزت والونکی اُنکی مگر حدین نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی چوک کر نا گہان گناہ مین گرفتار ہوجاوین
معاف کرو اُنکو اور ظاہر مین رسوا نکرو دفعۃً خواہ حقوق اللہ کے ہون خواہ بندون کے لیکن حد و دشرع یعنی جو چیزین کہ باعث حدود ہون خواہ حقوق اللہ
کے ہون خواہ حقوق بندون کے اُنسے درگذر کرنا نچاہیے اور یہ خطاب حاکمون کو ہی اور بعضون نے کہا کہ ہی اورونکو بھی اور یہ امر استحباب کے لیے ہی ح + ع
وَعَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِدْرَؤُا الْحُدُوْدَ عَنِ الْمُسْلِمِیْنَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنْ کَانَ لَہٗ مَخْرَجٌ فَخَلُّوْا سَبِیْلَہٗ فَاِنَّ الْاِمَامَ اَنْ یُّخْطِئَ
فِی الْعَفْوِ خَیْرٌ مِّنْ اَنْ یُّخْطِئَ فِی الْعُقُوْبَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ قَدْ رُوِیَ عَنْھَا وَلَمْ یُرْفَعْ وَھُوَ اَصَحُّ اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نے کہ دفع کرو حدونکو مسلمانون سے جبتک کہ ہو سکے پس اگر ہو واسطے مسلمانون کے جگہ خلاصی کی پس چھوڑ دو راہ اُسکی پس تحقیق امام
خطا کرنا اُسکا معاف کرنے مین بہتر ہی خطا کرنے اُسکے سے سزا پہونچانے مین نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ تحقیق روایت کی گئی ہے یہ حدیث عائشہ رض سے کہ یہ
قول اُنکا ہی اور نہین رفع کی گئی ہی آنحضرت تک اور یہی صحیح تر ہے ف یعنی یہ حدیث موقوف ہی عائشہ رض پر اور سند موقوف کی صحیح تر ہے سند مرفوع کی سے
اور یہ خطاب حاکمون کو ہے کہ جبتک ہو سکے حدونکو دفع کرین مسلمانون سے ساتھ تلقین کرنے عذرونکے کہ دیوانہ ہوگیا ہے تو یا شراب پی ہے تونے یا بوسہ لیا ہی
یا ہاتھ لگایا ہے جیسیکہ واقع ہوا حضرت سے واسطے ماعز وغیرہ کے تلقین کرنا عذرونکا پھر مبالغہ کیا ساتھ قول اپنے کے پس تحقیق امام خطا کرنا اُسکا الخ + ع
وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ اُسْتُکْرِھَتِ امْرَاَۃٌ عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَرَءَ عَنْھَا الْحَدَّ وَاَقَامَہٗ عَلَی الَّذِیْ اَصَابَھَا وَلَمْ یَذْکُرْ اَنَّہٗ جَعَلَ لَھَا
مَھْرًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ ع اور روایت ہی وائل رض بن حجر سے کہ کہا اکراہ کی گئی ایک عورت یعنی ایک شخص نے زبردستی اُس سے زنا کیا زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مین
پس دفع کی اُس سے حد اور جاری کی اُسپر حد کہ زنا کیا اُس سے اور نہ ذکر کیا راوی نے یہ کہ حضرت نے ٹھیرایا اُس عورت کے لیے مہر یعنی زنا کرنے والے پر نقل
کی یہ ترمذی نے ف راوی کے ذکر نکرنے سے یہ نہین لازم آتا کہ مہر واجب نہ ہوا اسلیے کہ ثابت ہوا ہے واجب ہونا اُسکا اور احادیث سے اور مراد مہر سے یہان عقر ہی اور
عقر کہتے ہین کابین صحبت حرام اور صحبت تشبہ کو اور وہ ایک مقدار ہی کہ اگر اجرت یعنی صحبت حرام پر جائز ہوتی تو اُسقدر واجب ہوتی ح اور برجندی مین اور فتاوی
عالمگیری مین معنی عقر کے یہ لکھتے ہین کہ عقر کہتے ہین مہر مثل کو وَعَنْہُ اَنَّ امْرَاَۃً خَرَجَتْ عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُرِیْدُ الصَّلٰوۃَ فَتَلَقَّاھَا
رَجُلٌ فَتَجَلَّلَھَا فَقَضٰی حَاجَتَہٗ مِنْھَا فَصَاحَتْ وَانْطَلَقَ وَمَرَّتْ عِصَابَۃٌ مِّنَ الْمُھَاجِرِیْنَ فَقَالَتْ اِنَّ ذٰلِکَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِیْ کَذَا وَکَذَا فَاَخَذُوا الرَّجُلَ فَاَتَوْا
بِہٖ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَھَا اذْھَبِیْ فَقَدْ غَفَرَ اللّٰہُ لَکِ وَقَالَ لِلرَّجُلِ الَّذِیْ وَقَعَ عَلَیْھَا ارْجُمُوْہُ وَقَالَ لَقَدْ تَابَ تَوْبَۃً لَّوْ تَابَھَا اَھْلُ الْمَدِیْنَۃِ
لَقُبِلَ مِنْھُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے وائل رض سے کہ تحقیق ایک عورت نکلی زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مین بہ ارادہ نماز کے پس ملا اُس سے ایک شخص اور
ڈھانکا اُسکو یعنی اپنے کپڑے سے اور پوری کی حاجت اپنی یعنی صحبت کی اُس سے پس چلائی وہ اور چلا گیا وہ شخص اور گذری ایک جماعت مہاجرین کی پس کہا عورت نے
کہ تحقیق اُس شخص نے کیا ساتھ میرے ایسا اور ایسا یعنی ڈھانکا اور صحبت کی پکڑا لوگون نے اُس شخص کو اور لے آئے اُسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
پس فرمایا واسطے اُس عورت کے جا پس تحقیق بخشدیا اللہ نے تجکو یعنی بسبب کراہت اور بے رضائی تیری کے اور فرمایا واسطے اُس شخص کے کہ فعل بد کیا تھا اُس سے
سنگسار کرو اُسکو یعنی اُسنے اقرار کیا زنا کا پس حکم کیا اُسکے سنگسار کرنیکا پس سنگسار کیا لوگون نے اُسکو بسبب محصن ہونے اُسکے کے اور فرمایا کہ تحقیق توبہ کی یعنی بسبب

له حاصل یہ کہ حاکم کو چاہیے کہ مجرم کو عذر تلقین کرے اسکو تا وہ عذر بیان کرکر واقع حد سے بچ جاوے ۱۲

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اجراے حد کے ایسی توبہ کہ اگر کرتے اُسکو یعنی مثل توبہ اُسکی کے اہل مدینہ البتہ قبول کیجاتی اُنسے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے ف یعنی اگر تقسیم کیجاتی وہ توبہ
اہل مدینہ پر قبول کیجاتی اُنسے اور کفایت کرتی اُنکو یعنی اگرچہ اول مین بیحیائی کی اور بُرا کام کیا باوجود اسکے پاک ہوا اور بخشا گیا + ح وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا زَنٰى
بِامْرَاَةٍ فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجُلِدَ الْحَدَّ ثُمَّ اُخْبِرَ اَنَّهُ مُحْصَنٌ فَاَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی جابر رض سے یہ کہ ایک شخص نے زنا کیا ایک عورت سے پس حکم فرمایا اُسکے
لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دُرّے مارنیکا پس دُرّے مارے گئے اُسکو حد مین پھر خبر دی گئی حضرت کو کہ وہ محصن ہے پس حکم فرمایا اُسکے لیے سنگسار کرنیکا پس سنگسار
کیا گیا نقل کی یہ ابو داؤد نے ف حضرت نے جو اول دُرّے مارنے کا حکم کیا تو احتمال ہی کہ حضرت خبر دیے گئے ہونگے کہ وہ غیر محصن ہے اور احتمال یہ بھی ہی کہ حکم بسبب
خبر دینے کے نہین کیا بسبب گمان کے کیا اور شاید کہ یہ ہوا ابتداے امر مین اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ امام جسوقت کہ حکم کرے ساتھ ایک چیز کے حدود سے پھر معلوم ہوا کہ وہ
غیر اُسکا تھا تو لازم ہی امام پر رجوع کرے طرف واجب شرعی کے + ع وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ كَانَ فِي
الْحَيِّ مُخْدَجٍ سَقِيْمٍ فَوُجِدَ عَلٰى اَمَةٍ مِنْ اِمَائِهِمْ يَخْبُثُ بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا لَهُ عِثْكَالًا فِيْهِ مِائَةُ شِمْرَاخٍ فَاضْرِبُوْهُ ضَرْبَةً رَوَاهُ فِي شَرْحِ
السُّنَّةِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَةَ نَحْوَهُ اور روایت ہی سعید بن سعد بن عبادہ سے یہ کہ سعد بن عبادہ رض لاے روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک شخص کو کہ تھا قوم مین
ناقص الخلقت بیمار یعنی ایسا بیمار کہ اُمید نتھی اُسکے اچھے ہونیکی پس پایا گیا وہ ایک لونڈی پر اہل محلہ کی لونڈیون مین سے کہ زنا کرتا تھا ساتھ اُسکے پس فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ لو واسطے اُسکے بڑی ٹہنی کھجور کی کہ اُسمین سو ٹہنیان چھوٹی ہون پس مارو اُسکو ایکبار مارنا نقل کی یہ شرح السنہ مین اور بیچ روایت ابن ماجہ کے مانند اُسکے ف
ایکبار مارنا لیکن اسطرح کہ پہونچے اثر سو ٹہنیون کے مارنیکا اُسکے بدن پر اور اس سے معلوم ہوا کہ امام کو نگہبانی کرنی چاہیئے اُسکی کہ دُرّے لگوا دے کہ مر نجاوے اور جس بیمار کے اچھے ہونیکی
توقع ہو اُسکے دُرّے مارنے مین تاخیر کرے اُسکے اچھے ہونے تک اور جسکے اچھے ہونیکی توقع نہو تو اسطرح مارے کہ جسطرح حدیث مین مذکور ہو چنانچہ بیان اسکا اوپر ہو چکا ہی + ع
وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدْتُمُوْهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عکرمہ رض سے
کہ نقل کی ابن عباس رض سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کہ پاؤ یعنی جانو کہ کرتا ہی عمل قوم لوط کا یعنی اغلام پس مار ڈالو فاعل اور مفعول کو نقل کی
یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف شرح السنہ مین ہے کہ اختلاف کیا ہی علما نے بیچ حد اغلامی کے پس ظاہر تر دو قولون شافعی رح کا اور قول صاحبین کا یہ ہی کہ حد فاعل کی حد
زنا کی ہی اگر ہو محصن سنگسار کیا جاوے اور اگر محصن نہو تو سو دُرّے مارا جاوے اور سال بھر تک نکال دیا جاوے مرد ہو یا عورت اور گئی ہی ایک قوم طرف اسکے کہ اغلامی سنگسار
کیا جاوے محصن ہو یا غیر محصن اور یہی کہا مالک رح و احمد رح نے اور دوسرا قول شافعی رح کا یہ ہی کہ قتل کیے جاوین فاعل و مفعول جیسکہ ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی اور کہا ہے
بعضون نے بیچ کیفیت قتل کرنے اُن دونونکے کہ گرا دیا جاوے مکان اُن دونون پر اور بعضون نے کہا کہ پھینک دے اُنکو پہاڑ پر سے جیسکہ کیا گیا ساتھ قوم لوط کے اور نزدیک ابی حنیفہ رح
کے حد نہین ہے بیچ لواطت مین بلکہ تعزیر ہی جسطرح اور جسقدر کہ امام مصلحت دیکھے پہونچاوے اور نقل کیا ہے کمال پاشا نے شرح صغیر مین کہ یہ امر سپرد ہے طرف امام کے اگر چاہے
تو قتل کرے اُسکو اگر عادت پکڑی ہو فاعل نے اُسکی اور اگر چاہے مارے اُسکو اور چاہے قید کرے اُسکو + ح ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ اَتٰى بَهِيْمَةً فَاقْتُلُوْهُ وَاقْتُلُوْهَا مَعَهٗ قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا شَاْنُ الْبَهِيْمَةِ قَالَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا وَلٰكِنْ اَرَاهُ كَرِهَ
اَنْ يُّؤْكَلَ لَحْمُهَا اَوْ يُنْتَفَعَ بِهَا وَقَدْ فُعِلَ بِهَا ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عباس رض سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ جو کوئی فعل بد کرے جانور سے پس قتل کرو اُس شخص کو اور اُس جانور کو ساتھ اُسکے کہا گیا واسطے ابن عباس رض کے کہ کیا حال ہے اُس جانور کا یعنی نہ وہ عقل رکھتا
ہے اور نہ اُسپر تکلیف ہی پس وہ کیون قتل کیا جاوے کہا ابن عباس رض نے کہ نہین سنا مین نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اسمین کچھ یعنی علت و حکمت ولیکن گمان کرتا
ہون حضرت کو کہ مکروہ جانا آپنے یہ کھایا جاوے گوشت اُسکا یا نفع لیا جاوے ساتھ اُسکے یعنی ساتھ دودھ اور پشم اور جننے اُسکے کے وغیر ذلک حال آنکہ کیا گیا ہی ساتھ اُس جانور
کے فعل بد یعنی اُس جانور سے کہ یہ فعل بد کیا گیا نفع لینا مکروہ ہی پس لازم آیا کہ قتل کیا جاوے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ف قتل کرو اُس شخص یعنی مارو اُسکو

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

مارنا سخت اور اُس جانور کو ساتھ اُسکے کہا بعضوں نے کہ حکمت اُس جانور کے مار ڈالنے مین یہ ہی کہ تا نہ پیدا ہو اُس سے حیوان بصورت انسان کے یا نہ لاحق ہو
اُسکے صاحب کو رسوائی دنیا مین بسبب باقی رکھنے اُسکے کے اور شرح مظہر مین ہے کہ چارون امام متفق ہین اسپر کہ جو کوئی فعل بد کرے جانور سے تعزیر دیا جاوے اور قتل نہ کیا
جاوے اور حدیث محمول ہی زجر و تشدید پر یا جانور بعضون نے تو کہا کہ اگر وہ کھایا جاتا ہے تو قتل کیا جاوے اور اگر کھایا نہین جاتا تو دو وجہین ہین قتل بسبب ظاہر حدیث کے اور
عدم قتل واسطے نہی کے ذبح کرنے حیوان کے سے مگر واسطے کھانے اُسکے کے ع + ح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ
عَلٰى اُمَّتِيْ عَمَلُ قَوْمِ لُوْطٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نے تحقیق بہت خوف اُس چیز کا کہ ڈرتا ہون مین اپنی
امت پر عمل کرنا قوم لوط کا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف یعنی ڈرتا ہون مین کہ بصیری نہ کرین اور اس ورطہ مین پڑین یا یہ کہ یہ فعل نہایت قبیح ہی اور حرمت اسکی سخت
ہی ڈرتا ہون مین کہ اُس مین پڑین اور عذاب اسکا دیکھین + ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ بَكْرِ بْنِ لَيْثٍ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقَرَّ اَنَّهُ زَنٰى
بِامْرَاَةٍ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَجَلَدَهُ مِائَةً وَكَانَ بِكْرًا ثُمَّ سَاَلَهُ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمَرْاَةِ فَقَالَتْ كَذَبَ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَجُلِدَ حَدَّ الْفِرْيَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے
ابن عباسؓ سے یہ کہ تحقیق ایک شخص بنی بکر بن لیث مین سے آیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ سلم کے پاس اور اقرار کیا کہ اُس نے یعنی مین نے زنا کیا ہی ساتھ ایک عورت کے
چار بار یعنی چار مجلسون مین پس مارے اُسکو سو درے اور تھا شخص غیر محصن یعنی کنوارا پھر طلب کیے حضرتؐ نے اُس سے گواہ اوپر زنا کرنے عورت کے پس کہا عورت نے
کہ جھوٹ بولتا ہی یہ قسم ہے اللہ کی یا رسول اللہ پس ماری حضرتؐ نے حد تہمت کی نقل کی یہ ابوداؤد نے ف طلب کیے گواہ یعنی بعد اسکے کہ اُسکے اقرار سے حد ماری
اور یہ امر متضمن تھا قذف اُس عورت کو طلب کیے اُس مرد سے گواہ عورت پر کہ اُس نے زنا کیا ہی جب وہ مرد عاجز ہوا گواہ گزراننے سے تو اُس عورت نے کہا کہ یہ جھوٹا ہی کہ
مجکو نسبت زنا کی کرتا ہی مین پاک ہون اُس سے قسم خدا کی پس اُسکو حد قذف ماری کہ وہ اسّی درے ہین ح + ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَ عُذْرِيْ قَامَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ فَلَمَّا نَزَلَ مِنَ الْمِنْبَرِ اَمَرَ بِالرَّجُلَيْنِ وَالْمَرْاَةِ فَضُرِبُوْا حَدَّهُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا جبکہ اُترا عذر میرا
یعنی آیتین میری عفت اور پاکی مین خطبہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر پس ذکر کیا اُسکا پس جب اُترے منبر پر سے تو حکم کیا واسطے دو شخصون کے اور ایک عورت کے پس
ماری گئی اُنکو حد نقل کی یہ ابوداؤد نے ف حضرت عائشہؓ پر بعضے لوگون نے بہتان زنا کا کیا تھا عیاذاً باللہ منہ اور حضرتؐ کے بھی دل مین کچھ شک اُنکی طرف سے پڑ گیا تھا جب
آیتین اُنکی پاکی اور عصمت مین نازل ہوئین چنانچہ وہ سورہ نور مین ہین تب حضرتؐ نے منبر پر کھڑے ہو کر بیان اُنکا کیا اور بعد ازان منبر پر سے اُتر کر حد قذف کی
کہ اسّی درے ہین مارنے کا حکم کیا دو مرد کے لیے کہ وہ مسطح اور حسان بن ثابت تھے اور ایک عورت کیلیے کہ اُسکا نام حمنہ بنت جحش تھا ایس امر مین بہت فتنہ پڑا تھی
اُنکو سزا دی + ح **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ نَافِعٍ اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ اَبِيْ عُبَيْدٍ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ عَبْدًا مِنْ رَقِيْقِ الْاِمَارَةِ وَقَعَ عَلٰى وَلِيْدَةٍ مِنَ الْخُمُسِ فَاسْتَكْرَهَهَا
حَتّٰى اقْتَضَّهَا فَجَلَدَهُ عُمَرُ وَلَمْ يَجْلِدْهَا مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ اسْتَكْرَهَهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی نافعؓ سے یہ کہ صفیہ بیٹی ابی عبید کی نے خبر دی اُنکو یہ کہ ایک غلام نے غلامون امارت و خلافت
کے سے قصد جماع کا کیا ایک لونڈی سے کہ خمس غنیمت کی تھی پس زبردستی جماع کیا اُس سے یہانتک کہ ازالہ بکارت اُسکی کا کیا پس دُرّے مارے اُس غلام کو یعنی پچاس
حضرت عمرؓ نے اور نہ دُرّے مارے اُس لونڈی کو بسبب اسکے کہ زبردستی صحبت کی تھی اُس غلام نے اُس لونڈی سے نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ نُعَيْمِ بْنِ
هَزَّالٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ يَتِيْمًا فِيْ حِجْرِ اَبِيْ فَاَصَابَ جَارِيَةً مِنَ الْحَيِّ فَقَالَ لَهُ اَبِيْ اِئْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبِرْهُ بِمَا صَنَعْتَ لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ
لَكَ وَاِنَّمَا يُرِيْدُ بِذٰلِكَ رَجَاءَ اَنْ يَكُوْنَ لَهُ مَخْرَجًا فَاَتَاهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ زَنَيْتُ فَاَقِمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللّٰهِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَعَادَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ زَنَيْتُ
فَاَقِمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللّٰهِ حَتّٰى قَالَهَا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ قَدْ قُلْتَهَا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَبِمَنْ قَالَ بِفُلَانَةَ قَالَ هَلْ ضَاجَعْتَهَا قَالَ
نَعَمْ قَالَ هَلْ بَاشَرْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ جَامَعْتَهَا قَالَ نَعَمْ فَاَمَرَ بِهِ اَنْ يُرْجَمَ فَاُخْرِجَ بِهِ اِلَى الْحَرَّةِ فَلَمَّا رُجِمَ فَوَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ فَجَزِعَ فَخَرَجَ يَشْتَدُّ
فَلَقِيَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُنَيْسٍ وَقَدْ عَجَزَ اَصْحَابُهُ فَنَزَعَ لَهُ بِوَظِيْفِ بَعِيْرٍ فَرَمَاهُ بِهِ فَقَتَلَهُ ثُمَّ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

فَقَالَ هَلَّا تَرَكْتُمُوْهُ لَعَلَّهٗ اَنْ يَّتُوْبَ فَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے یزید بن نعیم بن ہزال سے کہ نقل کی اُسنے اپنے باپ سے یعنی نعیم سے کہ کہا تھا ماعز بن مالک یتیم بیچ پرورش باپ میرے کے یعنی ہزال کے پس جماع کیا ماعز نے ایک لونڈی قبیلہ کی سے پس کہا اُسکو باپ میرے نے کہ جا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر دے اُنکو ساتھ اُس چیز کے کہ کی ہے تو نے شاید کہ حضرتؐ استغفار کریں تیرے لیے اور نہیں ارادہ کرتا تھا باپ میرا ساتھ اس کہنے کے مگر بامید اسکے کہ ہو استغفار اُسکے لیے سبب خلاصی کا گناہ سے یعنی غرض اُسکی یہ نہ تھی کہ وہ حضرتؐ کے پاس جاوے اور حضرتؐ حکم اُسکے سنگسار کرنے کا کریں جیسے کہ توہم کیا بعضوں نے پس آیا ماعزؓ حضرتؐ کے پاس اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میں نے زنا کیا پس جاری کرو مجھپر حکم اللہ کا پس منھ پھیر لیا حضرتؐ نے اُس سے پھر آیا وہ یعنی بعد غائب ہونیکے اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میں نے زنا کیا پس جاری کرو مجھپر حکم اللہ کا یہانتک کہ کہا اس بات کو چار بار یعنی چار مجلسوں میں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق کہی تو نے یہ بات چار بار یعنی چار بار تیرے اقرار کرنے سے زنا ثابت ہوا تجھپر پس ساتھ کس کے زنا کیا تو نے کہا ساتھ فلانی عورت کے کہ نام اُسکا لیا فرمایا کیا ہمخواب ہوا تو ساتھ اُسکے یعنی معانقہ کیا اُس نے کہا ہاں فرمایا کیا اُسکے بدن سے بدن لگایا تو نے کہا ہاں فرمایا کیا جماع کیا تو نے اُس سے کہا ہاں کہا راوی نے حکم کیا اُسکو سنگسار کرنیکا پس نکالا گیا اُسکو طرف سنگستان کے پس جبکہ سنگسار کیا گیا پس پائی اُسنے ایذا پتھروں کے لگنے کی پس گھبرایا یعنی صبر نہ کیا نکلا دوڑتا ہوا یعنی اُس جگہ سے کہ سنگسار کیا جاتا تھا پس ملے ماعزؓ سے عبداللہؓ بن انیس اس حال میں کہ تھک گئے تھے یار عبداللہ کے یا یار ماعز کے جو کہ سنگسار کرتے تھے پس اٹھائی عبداللہؓ نے اُسکے لیے ہڈی اونٹ کے پاؤں کی اور مارا ماعز کو ساتھ اُس ہڈی کے پس مار ڈالا اُسکو پھر آیا عبداللہؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا اُسکو روبرو حضرتؐ کے پس فرمایا حضرتؐ نے کیوں نہ چھوڑ دیا تم نے اُسکو شاید کہ وہ رجوع کرتا اپنے اقرار سے پس قبول کرتا اللہ توبہ اُسکی اور دور کرتا اُس سے گناہ اُسکا بغیر سنگسار کرنے اُسکے کے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف نکالا گیا اُسکو طرف سنگستان کے کہا ابن ہمامؒ نے کہ حدیث صحیح میں ہے کہ سنگسار کیا ہم نے اُسکو یعنی ماعزؓ کو مصلی میں اور مسلم اور ابوداؤد میں ہے کہ لیگئے ہم اُسکو طرف بقیع غرقد کے اور مصلی تھا وہیں اس لیے کہ مراد مصلی سے مصلی جنازوں کا ہے پس متفق ہوئیں دونوں حدیثیں رہا یہ کہ ترمذی میں جو یہ آیا ہے کہ حکم کیا گیا اُسکو چوتھی بار میں پس نکالا گیا طرف سنگستان کے اور سنگسار کیا گیا ساتھ پتھروں کے اُسکی تاویل یہ ہے کہ اُسکا پیچھا کیا گیا جسوقت کہ بھاگا یہانتک کہ نکالا گیا طرف سنگستان کے والّا یہ غلط ہو اس لیے کہ صحاح اور حسان مؤید ہیں اسپر کہ وہ گیا بھاگ کر طرف سنگستان کے نہ یہ کہ بھیجا گیا اُسکو طرف سنگستان کے ابتداءً سنگسار کرنیکے لیے یا توجیہ یہ ہے کہ مصلی ہو طرف سنگستان کے پس کسی راوی نے ذکر کیا سنگستان کا اور کسی راوی نے مصلی وغیرہ کا پس اسمیں تطبیق دونوں حدیثوں کی ہوگئی ؛ ع

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ قَوْمٍ يَظْهَرُ فِيْهِمُ الزِّنَا اِلَّا اُخِذُوْا بِالسَّنَةِ وَمَا مِنْ قَوْمٍ يَظْهَرُ فِيْهِمُ الرِّشَا اِلَّا اُخِذُوْا بِالرُّعْبِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے عمرو بن العاصؓ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں کوئی قوم کہ ظاہر ہو اُنمیں زنا مگر کہ پکڑے جاتے ہیں ساتھ قحط کے اور نہیں کوئی قوم کہ ظاہر ہو اُنمیں رشوت مگر کہ پکڑے جاتے ہیں ساتھ رعب کے نقل کی یہ احمدؒ نے ف رشوت اُس مال کو کہتے ہیں کہ دیا جاوے بشرط اسکے کہ مدد کرے اُسکی مہم میں اور بعضوں نے یہ قید لگائی ہے کہ اُس مہم میں ایسی مشقت نہو کہ بقدر مال عرف میں اُجرت دیتے ہوں اُسپر جیسے کہ ایک بات بادشاہ کے آگے کہدینی اور سعی اسمیں کرنی اور اگر بغیر شرط کے ہو تو بھی رشوت نہیں اور رشوت سے خوف اسلیے ہوتا ہے کہ حاکم جاری کرتا ہے حکم اپنا ادنیٰ اور اعلیٰ پر جبکہ پاک ہوتا ہے رشوت سے اور جبکہ آلودہ ہوتا ہے رشوت میں خوفناک رہتا ہے +ع +ح

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَلْعُوْنٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ رَوَاهُ رَزِيْنٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عَلِيًّا اَحْرَقَهُمَا وَاَبَا بَكْرٍ هَدَمَ عَلَيْهِمَا حَائِطًا اور روایت ابن عباسؓ اور ابی ہریرہؓ سے ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ملعون ہے وہ شخص کہ کرے کام قوم لوط کا یعنی اغلام نقل کی یہ رزینؒ نے اور ایک روایت رزین کی میں ابن عباسؓ سے یہ ہے کہ حضرت علیؓ نے جلا دیا فاعل و مفعول کو یعنی حکم کیا اُنکے جلا دینے کا اور حضرت ابوبکرؓ نے گرا دی اُنپر دیوار یعنی حکم کیا دیوار گرا دینے کا اُنپر ف اور جامع صغیر میں ہے کہ ملعون ہے وہ شخص کہ بُرا کہے اپنے باپ کو اور ملعون ہے وہ شخص کہ بُرا کہے اپنی ماں کو اور ملعون ہے وہ شخص کہ ذبح کرے جانور کو واسطے غیر اللہ کے اور ملعون ہے وہ شخص کہ متغیر کرے سرحد زمین کو اور ملعون ہے وہ شخص کہ راہ بہکاوے اندھے کو

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitized by eGangotri

اور ملعون ہو وہ شخص کہ بدفعلی کرے جانور سے اور ملعون ہے وہ شخص کہ کرے عمل قوم لوط کا نقل کی یہ احمدؒ نے ساتھ سند حسن کے ابن عباسؓ سے +ع وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰى رَجُلٍ اَتٰى رَجُلًا اَوِ امْرَاَةً فِيْ دُبُرِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نظر رحمت نہین کرتا اللہ عزوجل طرف اُس شخص کے کہ بدفعلی کرے کسی مرد سے یا عورت سے اُسکی مقعد مین نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے وَعَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ اَتٰى بَهِيْمَةً فَلَا حَدَّ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ اَنَّهٗ قَالَ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ وَهُوَ مَنْ اَتٰى بَهِيْمَةً فَاقْتُلُوْهُ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اور روایت ہو ابن عباسؓ سے یہ کہ اُنھون نے کہا جو شخص کہ بدفعلی کرے چارپائے سے پس نہین حد اُسپر یعنی ولیکن تعزیر ہے روایت کی یہ ترمذیؒ اور ابوداؤدؒ نے اور کہا ترمذی نے سفیان ثوری سے کہ تحقیق اُنھون نے کہا اور یہ حدیث صحیح تر ہے پہلی حدیث سے یعنی جو کہ ابن عباسؓ سے دوسری فصل مین گذری اور وہ پہلی حدیث یہ ہو کہ جو شخص بدفعلی کرے چارپائے سے پس مار ڈالو اُسکو اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے یعنی اُسپر حد نہین ف اُنھون نے کہا یعنی بطریق مرفوع کے والا انہون کچھ معنی قول ثوری کے وہذا اصح +ع وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقِيْمُوْا حُدُوْدَ اللّٰهِ فِي الْقَرِيْبِ وَالْبَعِيْدِ وَلَا تَاْخُذْكُمْ فِي اللّٰهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عبادہؓ بن صامت سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جاری کیا کرو حدین اللہ کی نزدیک اور دور پر اور نہ پکڑے اور نہ مانع ہو تمکو بیچ جاری کرنے حکم اللہ کے ملامت ملامت کرنیوالے کی نقل کی یہ ابن ماجہؒ نے ف نزدیک اور دور پر یعنی نزدیک کے ناتے والے پر اور دور کے ناتے والے پر یا نزدیک سے مراد ہے ضعیف کہ نزدیک ہے پہونچنا اُس تک اور آسان ہے حکم کرنا اُسپر اور دور سے مراد ہے قوی کہ دور ہی پہونچنا اُس تک اور دشوار ہے قائم کرنا حد کا اُسپر اور دوسرے معنی انسب ہین اس لیے کہ مراد یہ ہے کہ قائم کرو حد اللہ کی ہر ایک پر +ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِقَامَةُ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ مَطَرِ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً فِيْ بِلَادِ اللّٰهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جاری کرنا ایک حد کا حدون اللہ کی سے بہتر ہے برسنے مینھ چالیس راتون کے سے بیچ تمام شہرون خدا کے نقل کی یہ ابن ماجہؒ نے اور نقل کی نسائی نے ابی ہریرہؓ سے ف یہ اسلیے ہے کہ بیچ قائم کرنے حدون کے منع کرنا ہے خلق کو معاصی سے اور سبب ہے واسطے کھلنے دروازون آسمان کے یعنی سبب ہے نزول برکات کا اور بیچ عفو کرنیکے حدود سے اور سستی کرنیکے اُس مین گرفتاری ہے اُنکے لیے معاصی مین اور یہ سبب ہے اُنکے گرفتار ہونیکا قحط سالی مین اور سبب ہے ہلاک کرنے خلق کا جیسے کہ وارد ہوا ہے کہ حباری مرجاتا ہے مارے دُبلاپے کے سبب گناہ بنی آدم کے یعنی اللہ تعالی نہین مینھ برساتا بسبب نحوست گناہ اُنکے کے اور حباری نام ایک جانور کا ہی اور خاص اُسکو اسلیے ذکر کیا کہ وہ دور دور سے اپنا قوت لے آتا ہے

بَابُ قَطْعِ السَّرِقَةِ

باب ہے بیچ بیان ہاتھ کاٹنے چور کے ف طیبیؒ نے لفظ قطع السرقة مین اضافت طرف مفعول کے بحذف مضاف کی ہی اے قطع اہل السرقة اور سرقہ ساتھ فتح سین کے اور کسرہ رے کے شرع مین اُسکو کہتے ہین کہ لیوے مکلف خفیہ مال محرز سے کہ نہ ملک ہو اُسکی اُسمین اور نہ شبہہ ملک اور مراد محرز سے یہ ہے کہ مال ایسی جگہ ہو کہ کوئی اُسکو نہ لے سکے خواہ مکان حفاظت مین ہو خواہ اُسکے پاس کوئی نگہبان ہو جاگتا یا سوتا ہو اور مراد شبہہ ملک سے مال ذی رحم محرم کا ہے کہ جو کوئی مال ذی رحم محرم کا چرا دیگا تو اُسکو چوری نہین کہتے کے اور اُسمین ہاتھ کاٹنا نہین آتا اور نصاب سرقہ کی ہمارے نزدیک دس درہم ہین کہ اُس سے کم مین ہاتھ کاٹنا نہین آتا اور نزدیک شافعیؒ کے چوتھائی دینار سونے کی اور تین درہم چاندی کی یا قیمتی تین درہم کی ہو کوئی چیز اور دلیل اُنکی وہ حدیثین ہین کہ واقع ہوا ہے اُنمین کاٹنا ہاتھ کا چوتھائی دینار کے چرانے مین اور چوتھائی دینار اُسوقت مین تین درہم کا تھا اور دینار بارہ درہم کا اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ دلیل ہماری یہ ہو کہ عمل کرنا اکثر پر اس باب مین اولی ہو بسبب حیلہ کرنیکے حدود مین اسلیے کہ اقل مین شبہہ عدم خیانت کا ہی اور روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لَا قَطْعَ اِلَّا فِيْ دِيْنَارٍ اَوْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ اور اصل اس باب مین یہ ہی کہ کاٹنا ہاتھ کا بیچ زمانہ آنحضرتؐ کے سپر کی قیمت مین تھا پس شافعیہؒ تو کہتے ہین کہ قیمت سپر کی تین درہم تھی اور شمنیؒ نے کہا قیمت سپر کی اُس زمانہ مین دس درہم تھی روایت کی یہ ابن ابی شیبہؒ نے عبداللہ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

بن عمرو بن العاص سے اور کافی میں نقل ہے کہ قیمت سپر کی کہ ہاتھ کاٹا گیا اُسکے چُرانے پر حضرت کے زمانہ میں دس درہم کی تھی واللہ اعلم ۔ **الفصل الاول**
فصل پہلی عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقطع يد السارق الا بربع دينار فصاعدا متفق عليه روایت ہے عائشہ سے
کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہ کاٹا جاوے ہاتھ چور کا مگر بسبب چرانے چوتھائی دینار کے یا زیادہ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث پر عمل کیا ہے
امام شافعی نے کہ چوتھائی دینار سے کم میں ہاتھ نہ کاٹا جاوے اور ملا علی قاری نے یہاں خوب تفصیل سے لکھے ہیں اقوال علما کے اور دلیلیں اپنے مذہب کی وعن
ابن عمر قال قطع النبي صلى الله عليه وسلم يد سارق في مجن ثمنه ثلثة دراهم متفق عليه اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کاٹا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے ہاتھ چور کا یعنی داہنا ہاتھ بند دست سے بیچ چرانے ایک سپر کے کہ قیمت اُسکی تین درہم تھی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا شمنی نے کہ یہ معارض ہے اس
روایت کے کہ نقل کی ابن ابی شیبہ نے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا تھی قیمت سپر کی دس درہم اور اسیطرح ابن عباس سے اور عمرو بن شعیب سے بھی
منقول ہے اور شیخ ابن الہمام نے بھی ابن عمر اور ابن عباس سے ایسا ہی نقل کیا کہ قیمت ڈھال کی دس درہم تھی اور اسی طرح سے عینی نے بیچ حاشیہ ہدایہ
کے لکھا ہے اسی لیے حنفیہ نے دس درہم پر ہاتھ کاٹنا لکھا ہے اور اس حدیث کا وہ یہ جواب دیتے ہیں کہ یہ ابن عمر نے اپنی راے و اجتہاد سے کہا یہ خلاصہ ہے کلام
شیخ عبدالحق اور ملا علی قاری کا اور جسکو زیادہ تحقیق اس مقام کی دیکھنی ہو اُنکی شرحوں میں دیکھ لے وعن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال
لعن الله السارق يسرق البيضة فتقطع يده ويسرق الحبل فتقطع يده متفق عليه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرمایا لعنت کرے اللہ چور کو کہ چراتا ہے بیضہ پس کاٹا جاتا ہے ہاتھ اُسکا اور چراتا ہے رسی پس کاٹا جاتا ہے ہاتھ اُس کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا نووی
نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے لعنت کرنی گنہگاروں کو بلا تعیین اور ایسا ہی کلام اللہ سے معلوم ہوتا ہے الا لعنة الله على الظالمين اور شخص معین کو لعنت کرنی نہیں جائز
انتہی اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر کاٹنے ہاتھ کے بیچ کم کے چوتھائی دینار سے یا تین درہم سے پس مشکل پڑی سب آئمہ پر پس جواب دیتے ہیں کہ مراد بیضہ سے یہاں بیضہ آہن
ہے کہ اُسکو خود کہتے ہیں کہ غازی سر پہ پہنتے ہیں اور مراد رسی سے رسی کشتی کی ہے کہ بڑی قیمتی ہوتی ہے اور بعضوں نے کہا کہ انڈے اور رسی کے چرانے میں ہاتھ کاٹنا ابتداے اسلام
میں تھا پھر منسوخ ہوا اور بعضوں نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ چوری کی عادت اُسکو اسیطرح ہو جاتی ہے کہ حقیر چیز چراتے چراتے بڑی چیز چرانے لگتا ہے اور ہاتھ کٹتا ہے اور بعضوں نے
کہا کہ حضرت نے اشارت کی طرف عادت امرا و سلاطین کے کہ وہ اسطرح کیا کرتے ہیں بطریق سیاست کے نہ بطریق حد شرعی کے واللہ اعلم ۔ **الفصل الثانی**
فصل دوسری عن رافع بن خديج عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا قطع في ثمر ولا كثر رواه مالك والترمذي وابو داود والنسائي والدارمي وابن ماجة
روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرت نے نہیں ہاتھ کاٹنا آتا بیچ چرانے میوہ کے کہ درخت پر لگا ہو اور نہ بیچ چرانے گابھے
سفید کھجور کے نقل کی یہ مالک اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نے ف امام ابو حنیفہ نے اس حدیث پر عمل کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں نہیں ہاتھ کاٹنا آتا بیچ چرانے
کسی میوہ تروتازہ کے برابر ہے کہ محرز ہو یا غیر محرز اور اسیطرح میوہ خشک کے درخت پر ہو اور زراعت کہ خرمن میں کاٹ کر جمع نہ کیا ہو اور اسپر قیاس کیا ہے گوشت اور دودھ اور اور
ایسی چیزوں کو کہ جلدی خراب و متغیر ہو جاویں اور اوروں نے واجب کیا ہے ہاتھ کاٹنے کو ان سب چیزوں میں اگر ہوں محرز اور یہی قول ہے مالک اور شافعی کا اور جو چیزیں حقیر
مباح ہیں دار الاسلام میں مانند لکڑی گھاس نرسل مچھلی پرندہ شکار ہڑتال چونا وغیرہ کے نزدیک امام اعظم کے بسبب چوری انکی کے ہاتھ کاٹنا نہیں آتا ۔ وعن عمرو بن
شعيب عن ابيه عن جده عبد الله بن عمرو بن العاص عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه سئل عن الثمر المعلق قال من سرق منه شيئا
بعد ان يؤويه الجرين فبلغ ثمن المجن فعليه القطع رواه ابو داود والنسائي اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اُس نے اپنے
دادا عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ حضرت پوچھے گئے میوے لٹکے ہوے درخت کے سے فرمایا جو شخص کہ چراوے اُسمیں کچھ پیچھے اسکے کہ
جگہ دے اسکو خرمن میں پس پہنچے ڈھال کے مول کو پس اُسکے ذمے پر ہے ہاتھ کاٹنا نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف مقصود یہ ہے کہ ہاتھ کاٹنا نہیں آتا بیچ میوے کے کہ لٹکتا ہو

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

درخت پر اسلیے کہ محرز نہیں ہے اور جب کاٹا گیا درخت سے اور خرمن میں ڈالا گیا خشک ہونیکے لیے تو اُسمیں ہاتھ کاٹا جاوے بسبب محرز ہونے کے یہ حدیث دلیل ہے جمہور کی سواے حنفیہ کے کیونکہ جب تلک خشک نہیں ہوا میوہ اور اُس سے چرایا تو ہاتھ کاٹنا نہیں آتا نزدیک امام اعظم رح کے اور تقیید بعد ان یؤویہ الجرین خشک ہونے کی صورت میں ہے موافق عادت عرب کے جیسے کہ تمر میں قطع نہیں ہے چنانچہ بیان اسکا اوپر کی حدیث کے فائدے میں ہو چکا پس حنفیہ اسکا یہ جواب دیتے ہیں کہ یہ حدیث معارض کیگئی ہے ساتھ اس حدیث مطلق کے لا قطع فی ثمر ولا کثر اور یہ بھی فرمایا لا قطع فی الطعام یعنی نہیں ہاتھ کاٹنا آتا طعام میں کہ مہیا ہو کھانے کیلیے والا گیہوں میں اور شکر میں ہاتھ کاٹنا آتا ہے بالاتفاق اور اور بہت بڑی تقریر ملا علی رح نے لکھی ہے مرقات میں جو چاہے وہاں سے دیکھ لے + ح + ع وعن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی حسین المکی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا قطع فی ثمر معلق ولا فی حریسۃ جبل فاذا آواہ المراح والجرین فالقطع فیما بلغ ثمن المجن رواہ مالک اور روایت ہے عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی حسین مکی سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کاٹنا آتا ہاتھ کا بیچ میوے لگے ہوے درخت کے اور نہ بیچ جانور چرنیوالے پہاڑ کے پس جسوقت کہ ٹھکانا دے جانور کو ہی کو جگہ بندھنے جانوروں کی اور جگہ دے میوے کو خرمن پس ہاتھ کاٹنا ہے اسقدر میں کہ پہونچے قیمت ڈھال کو نقل کی یہ مالک رح نے ف کہا طیبی رح نے کہ لفظ حریسہ بمعنی مفعول کے ہے یعنی محروسہ جبل اور محروسہ جبل اُس جانور کو کہتے ہیں کہ چرتا ہو پہاڑ میں اور اُسکی کوئی حفاظت نکرتا ہو پس اُسکے چرانے میں ہاتھ کاٹنا اس لیے نہیں آتا کہ محرز نہیں + ح وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی المنتہب قطع ومن انتہب نہبۃ مشہورۃ فلیس منا رواہ ابو داؤد اور روایت ہے جابر رض سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے لوٹنے والے پر کاٹنا ہاتھ کا اور جو شخص لوٹے لوٹنا مشہور یعنی آشکارا کہ لوگ دیکھتے ہوں پس نہیں وہ ہم میں سے یعنی ہمارے طریقے پر نقل کی یہ ابو داؤد نے ف لوٹنے والا اسکو کہتے ہیں کہ لیوے مال کسی کا لوگوں کے سامنے زبردستی پس وہ اگرچہ بدتر ہے پوشیدہ لینے سے لیکن اسکا ہاتھ نہیں کاٹنا آتا بسبب اطلاق ہونیکے اُسپر چور کا اس لیے کہ چور وہ ہے کہ خفیہ لے + ع وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس علی خائن ولا منتہب ولا مختلس قطع رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجۃ والدارمی وروی فی شرح السنۃ ان صفوان بن امیۃ قدم المدینۃ فنام فی المسجد وتوسد رداءہ فجاء سارق واخذ رداءہ فاخذہ صفوان فجاء بہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامر ان تقطع یدہ فقال صفوان انی لم ارد ھذا ھو علیہ صدقۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فہلا قبل ان تاتینی بہ وروی نحوہ ابن ماجۃ عن عبد اللہ بن صفوان عن ابیہ والدارمی عن ابن عباس اور روایت ہے جابر رض سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں اوپر خائن کے اور نہ لوٹنے والیکے اور نہ اُچکے کے ہاتھ کاٹنا نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور روایت کی صاحب مصابیح نے شرح السنہ میں یہ کہ صفوان رض بن امیہ آئے مدینہ میں پس سو گئے مسجد میں اور سر کے نیچے رکھی اپنی چادر پس آیا چور اور لی اُنکی چادر پس پکڑا اُسکو صفوان رض نے اور لے آیا اُسکو پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس حکم فرمایا حضرت نے ہاتھ کاٹنے اُسکے کا یعنی بعد اقرار کرنے اُسکے ساتھ چوری کے یا ثابت ہونے اُسکے کے ساتھ گواہوں کے پس کہا صفوان رض نے کہ تحقیق میں نے نہیں ارادہ کیا تھا اُسکا یعنی اُسکے لانے سے مجکو یہ نہیں منظور تھا کہ آپ ہاتھ کاٹنے کا حکم کیجیے وہ چادر اُسپر صدقہ ہے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیوں نہ تصدق کیا تو نے اور نہ بخشا تو نے پہلے اسکے کہ لاوے تو اُس کو میرے پاس اور روایت کی مانند اسکے ابن ماجہ نے عبد اللہ بن صفوان رض سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور دارمی نے ابن عباس رض سے ف خائن اُسکو کہتے ہیں کہ کوئی چیز بطریق عاریت یا امانت کے اُسکو دیجاوے اور وہ لے لیوے اُسمیں سے اور دعوی کرے اُسکے ضایع ہونیکا یا منکر ہو جاوے کہ مجکو دی ہی نہیں پس خائن کا ہاتھ کاٹنا اسلیے نہیں آتا کہ قصور ہے حرز میں یعنی حفاظت کامل نہیں چنانچہ ہدایہ میں بیان اسکا مفصل مذکور ہے اور لوٹنے والے اور اُچکے کا اسلیے نہیں ہاتھ کاٹنا آتا کہ خفیہ نہیں لیتے مال غیر کا چنانچہ اوپر بیان اسکا مفصلاً ہو چکا ہے کہا ابن ہمام رح نے کہ یہی مذہب ہے چاروں اماموں کا اور سر کے نیچے رکھی چادر ہدایہ میں لکھا ہے کہ صحیح تر یہ ہے کہ رکھنا ایک چیز کا نیچے سر کے حرز ہے اور کیوں نہ تصدق کیا تو نے الخ یعنی پہلے تو نے کیوں نہ معاف کیا اور حق اپنا نہ چھوڑ دیا اور اب میرے پاس قضیہ اس کا لایا اور میں نے حکم

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

ہاتھ کاٹنے کا کیا پس ہاتھ کاٹنا اُسکا واجب ہوا پس نہین حق ہے واسطے تیرے اُسمین بلکہ یہ حق اللہ کا ہے تیرے معاف کرنیسے معاف نہین ہوسکتا اور
اسمین دلیل ہے اسپر کہ عفو جائز ہے پہلے اسکے کہ پہونچایا جاوے قضیہ اُسکا طرف حاکم کے کذا ذکر الطیبی و ابن الملک اور کہا ابن الہمام نے کہ جب حکم کیا جاوے
کسی شخص پر ہاتھ کاٹنے کا بسبب چوری کے پھر ہبہ کردے وہ چیز چور کو مالک اور سونپ دے اُس چیز کو طرف اُسکے یا بیچ ڈالے اُسکو اُسکے ہاتھ تو نہ ہاتھ کاٹا
جاوے اور کہا زفرؒ اور شافعیؒ اور احمدؒ نے کہ کاٹا جاوے اور یہی ایک روایت ہے ابی یوسفؒ سے اور مؤید ہے اُسکی حدیث صفوانؓ کی اور جواب اسکا یہ کہ یہ حدیث
ایک روایت مین تو اسیطرح ہے کہ جیسے ذکر کیگئی اور حاکم وغیرہ کی روایت مین کچھ زیادہ آئی ہے پس ہوا اس زیادتی مین اضطراب اور اضطراب موجب ضعف کا ہے ع
وَعَنْ بُسْرِ بْنِ اَرْطَاةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُقْطَعُ الْاَيْدِيْ فِي الْغَزْوِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اِلَّا اَنَّهُمَا قَالَا
فِي السَّفَرِ بَدَلَ الْغَزْوِ اور روایت ہے بسر بن ارطاتؓ سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے کہ نہ کاٹے جاوین ہاتھ غزوہ مین نقل کی ترمذی
اور دارمی اور ابوداؤد اور نسائی نے مگر ابوداؤد اور نسائی نے کہا سفر مین بدلے غزوہ کے **ف** غزوہ مین کہا ابن ملک نے کہ یعنی نہ کاٹا جاوے ہاتھ چور کا بیچ
مین جبکہ ہو لشکر دار الحرب مین اور نہو امام اُنمین کا سردار ہوا اُنکا امیر لشکر کا اور اسیطرح اور حدود بھی نہ قائم کیجاوین اور اسپر عمل کیا ہے بعضے فقہا نے بسبب احتمال اسکے کہ
فتنہ مین پڑ جاوے وہ ساتھ لاحق ہونے طرف دار الحرب کے اور بسبب خوف واقع ہونے تفرقہ اور سستی کے مجاہدون مین اور طیبی نے کہا کہ یہ مذہب ابی حنیفہؒ کا ہے اور
بعضون نے کہا کہ مراد ہاتھ نہ کاٹنے سے غزوہ مین یہ ہے کہ اگر چوری کرے غنیمت کے مال مین سے پہلے تقسیم ہونیکے تو ہاتھ نہ کاٹے اسلیے کہ اُسکا اُسمین حق ہے اور کہا طیبی نے کہ سفر جو
ذکر کیا گیا ہے دوسری روایت مین مطلق حمل کیا جاوے مقید پر یعنی سفر جہاد ع وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي السَّارِقِ
اِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوْا يَدَهٗ ثُمَّ اِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوْا رِجْلَهٗ ثُمَّ اِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوْا يَدَهٗ ثُمَّ اِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوْا رِجْلَهٗ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے ابی سلمہؓ سے کہ نقل کی ابوہریرہؓ سے
یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چور کے حق مین اگر چراوے کاٹو ہاتھ اُسکا یعنی دایان پھر اگر چراوے کاٹو پاؤن اُسکا یعنی بایان پھر اگر چراوے پس کاٹو ہاتھ اُسکا یعنے
بایان پھر اگر چراوے پس کاٹو پاؤن اُسکا یعنی دایان نقل کی یہ صاحب مصابیح نے شرح السنہ مین **ف** پہلے دایان ہاتھ کاٹنا پھر بایان پاؤن یہ تو سب کے نزدیک ہے اور بعد
اُسکے بایان ہاتھ اور دایان پاؤن کاٹنے مین تیسری اور چوتھی بار اختلاف کیا ہے علمائے امام شافعیؒ تو کہتے ہین کہ کاٹے بموجب اس حدیث کے اور ہمارے نزدیک اگر چوری کرے
تیسری بار تو نہ کاٹا جاوے بلکہ قید کیا جاوے قید خانے مین یہانتک کہ مر جاوے یا توبہ کرے اور دلیل ہماری یہ ہے کہ اجماع ہوا صحابہ کا اسپر اور یہ حدیث ابوسلمہ کی
محمول ہے تہدید و سیاست پر اور طحاوی نے اسطرح طعن کیا ہے اس حدیث پر کہ مین نے بہت آثار و قضایا صحابہ کو تلاش کیا مگر کچھ اثر اور اصل اس حدیث کی نہ
پائی اور بہت سے حفاظ حدیث سے ملا ہون وہ سب اس حدیث سے انکار رکھتے تھے جیسے کہ عینی اور عنایہ و ہدایہ مین مذکور ہے اور کہا ابن ہمام نے کہ پاؤن ٹخنے سے
کاٹا جاوے نزدیک اکثر اہل علم کے وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ جِيْءَ بِسَارِقٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْطَعُوْهُ فَقُطِعَ ثُمَّ جِيْءَ بِهٖ الثَّانِيَةَ فَقَالَ اقْطَعُوْهُ فَقُطِعَ ثُمَّ جِيْءَ
بِهٖ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اقْطَعُوْهُ فَقُطِعَ ثُمَّ جِيْءَ بِهٖ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اقْطَعُوْهُ فَقُطِعَ فَاُتِيَ بِهٖ الْخَامِسَةَ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ فَانْطَلَقْنَا بِهٖ فَقَتَلْنَاهُ ثُمَّ اجْتَرَرْنَاهُ فَاَلْقَيْنَاهُ
فِيْ بِئْرٍ وَرَمَيْنَا عَلَيْهِ الْحِجَارَةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرُوِيَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ فِيْ قَطْعِ السَّارِقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْطَعُوْهُ ثُمَّ احْسِمُوْهُ
اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا لایا گیا ایک چور پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا کاٹو ہاتھ اُسکا یعنی دایان پس کاٹا گیا ہاتھ پھر لایا گیا چور روبرو حضرتؐ کے دوسری بار پس
فرمایا کاٹو یعنی بایان پاؤن اُس کا پھر کاٹا گیا پھر لایا گیا چور تیسری بار پس فرمایا کاٹو یعنی بایان ہاتھ اُسکا پس کاٹا گیا پھر لایا گیا چوتھی بار پس فرمایا کاٹو یعنی دایان پاؤن
اُسکا پھر کاٹا گیا پھر لایا گیا پانچوین بار پس فرمایا مار ڈالو اُسکو پس لیگئے ہم اُسکو اور مار ڈالا اُسکو پھر کھینچا ہمنے اُسکو اور ڈالدیا کنوین مین اور پھینکے ہمنے اُسپر پتھر نقل کی یہ
ابوداؤد اور نسائی نے اور نقل کی بغوی نے شرح السنہ مین بیچ کاٹنے ہاتھ چور کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ کاٹو تم ہاتھ اُسکا پھر تل دو اُسکو یعنی تاکہ خون بند ہوجاوے
اور کہا خطابی نے کہ نہین جانتا مین کسی فقیہ کو کہ مباح رکھا ہو مار ڈالنا چور کا اگرچہ مکرر چوری کرے اور کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے ساتھ حدیث لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

الا بإحدى ثلاث کے اور بعضون نے کہا کہ قتل اُس چور کا بطریق سیاست کے تھا امام کو پہونچتا ہے کہ اجتہاد کرے بیچ تعزیر مفسدون کے اور جسطرح چاہے
سزا دے اور بعضون نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جانا مرتد ہونا اُسکا پس مباح کیا خون اُسکا اور حکم کیا ساتھ قتل اُسکے کے اور بعضون نے کہا اولی یہ ہے کہ حمل کیا جاوے
اسپر کہ وہ حلال جاننے والا چوری کا تھا اور ضرور ہے ان تاویلات سے الا اگر مسلمان ہوتا تو کھینچ کر ڈالنا اُسکا کنوئین مین مباح نہوتا واللہ اعلم ح
وعن فضالۃ بن عبید قال أتي رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسارق فقطعت یدہ ثم أمر بها فعلقت في عنقه رواہ الترمذي وأبو داود والنسائي وابن ماجة
اور روایت ہے فضالہ بن عبید سے کہ کہا لایا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور پس کاٹا گیا ہاتھ اُسکا یعنی حضرت کے حکم سے پھر حکم فرمایا واسطے
ہاتھ اُسکے کے کہ لٹکایا جاوے اُسکی گردن پس لٹکایا گیا ہاتھ اُسکی گردن مین یعنی تا عبرت ہووے اور ونکو نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ
نے ف کہا ابن ہمام نے کہ منقول ہے امام شافعی اور احمد سے کہ سنت ہے ہاتھ لٹکانا چور کا چور کے گلے مین اور ہمارے نزدیک یہ موقوف ہے امام پر
اگر مناسب جانے تو لٹکاوے اور سنت نہین اسلیے کہ نہین ثابت ہوا ہے حضرت سے کہ جسکا ہاتھ کاٹا ہو اُسکے گلے مین لٹکایا ہو ع وعن أبي هريرة
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا سرق المملوك فبعه ولو بنش رواہ أبو داود والنسائي وابن ماجة اور روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ چراوے غلام پس بیچ ڈال اُسکو اگرچہ بدلے نش کے ہو نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے
ف نش ساتھ زبر نون اور تشدید شین معجمہ کے نصف اوقیہ یعنی بیس درہم کو کہتے ہین اور مراد یہ ہے کہ بیچ ڈال اسکو اگرچہ تھوڑے مول کو بکے اسلیے کہ وہ عیب دار
ہے اور مالک اور شافعی اور احمد اور اکثر اہل علم کے نزدیک اگر غلام چوری کرے تو ہاتھ اُسکا کاٹا جاوے بھگوڑا ہو یا غیر بھگوڑا اور حنفیہ کے نزدیک اگر
چراوے ایک خاوند بیوی مین سے مال دوسرے کا یا غلام مال مالک اپنے کے مین سے یا بیوی مالک اُسکے کی یا خاوند مالکہ اُسکے کا تو نہ کاٹا جاوے ہاتھ اُسکا
واسطے ہونے اذن کے داخل ہونے مین عادۃ پس خلل پڑا حرز مین ع **الفصل الثالث** فصل تیسری عن عائشة قالت أتي رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بسارق فقطعه فقالوا ما كنا نراك تبلغ به هذا قال لو كانت فاطمة لقطعتها رواہ النسائي روایت ہے عائشہ سے کہ کہا لایا گیا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس ایک چور پس حکم کیا ہاتھ کاٹنے اُسکے کا پس عرض کیا صحابہ نے کہ نہ تھے ہم گمان کرتے آپکو کہ حکم فرماؤگے اس چور کیلیے ہاتھ کاٹنے کا یعنی
بلکہ گمان کرتے تھے ہم کہ رحم کروگے اُسپر ظاہر وہ جو محل شفقت تھا مثل قرابتی اور مانند اُسکے کے اسلیے حضرت نے فرمایا کہ اگر ہوتی فاطمہ البتہ کاٹتا مین ہاتھ
اُسکا نقل کی یہ نسائی نے ف حاصل حضرت کے جواب کا یہ کہ یہ حق اللہ تعالی کا ہے واجب ہے مجھپر جاری کرنا اُسکا اسمین چشم پوشی نہین کرسکتا اگر بالفرض
یہ فعل میرے پارہ جگر سے صادر ہوتا تو اُسکا بھی ہاتھ کاٹتا وعن ابن عمر قال جاء رجل إلى عمر بغلام له فقال اقطع يده فإنه سرق مرآة لامرأتي فقال
عمر لا قطع عليه وهو خادمكم أخذ متاعكم رواہ مالك اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا لایا ایک شخص پاس حضرت عمر کے غلام اپنا اور کہا کاٹو تم ہاتھ اُسکا
اسلیے کہ اُسنے چرایا ہے آئینہ میری عورت کا پس کہا حضرت عمر نے نہین ہاتھ کاٹنا اسپر یہ ہے خدمتگار تمھارا لی چیز تمھاری نقل کی یہ مالک نے ف گویا کہ حضرت
عمر نے اشارہ کیا ساتھ اسکے طرف علت نہ کاٹنے کے اور وہ وجود اذن کا ہے ساتھ آنیکے تمھارے پاس پس احراز نہ رہا اور یہی مذہب ہے ہمارا اور امام احمد کا
بخلاف اور اہل علم کے ح وعن أبي ذر قال لي رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يا أبا ذر قلت لبيك يا رسول اللہ وسعديك قال كيف أنت إذا أصاب
الناس موت يكون البيت فيه بالوصيف يعني القبر قلت اللہ ورسوله أعلم قال عليك بالصبر قال حماد بن أبي سليمان تقطع يد النباش لأنه
دخل على الميت بيته رواہ أبو داود اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابوذر کہا مین نے حاضر ہون یا رسول اللہ
اور فرمانبردار ہون فرمائیے کیا فرماتے ہین آپ نے فرمایا کیا کریگا تو جسوقت کہ پہنچے گی لوگون کو موت یعنی وبا یعنی بھاگے گا تو موت سے یا صبر کریگا ہوگا گھر یعنی قبر اُسوقت
مین بدلے خادم کے یعنی اتنی کثرت سے موت ہوگی اسوقت کہ جگہ قبر کی خریدی جاویگی ساتھ قیمت غلام کے کہا مین نے اللہ و رسول اُسکا زیادہ جانتے ہین

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

یعنی مین نہین جانتا کہ حال میرا کیا ہوگا اُسوقت مین صبر کرونگا یا بھاگ جاؤنگا فرمایا لازم ہے تجھپر صبر کرنا کہا حماد بن ابی سلیمان نے کاٹا جاوے ہاتھ کفن چور کا
اسواسطے کہ داخل ہوا میت پر اُسکے گھر مین نقل کی یہ ابوداود نے ف یعنی آنحضرت نے قبر کو بیت کہا پس قبر حرز ہوئی جب کہ گھر ہوتا ہے اگر کچھ گھر سے چراوے تو
ہاتھ کاٹنا آتا ہے پس اسیطرح بیچ چرانے کفن کے قبر سے ہاتھ کاٹا جاوے پس یہ جو دلیل پکڑی حماد نے اسکا جواب یہ ہے کہ یہ ضرور نہین کہ جس جگہ پر اطلاق بیت کا
ہو وہ حرز بھی ہو کیا نہین دیکھتا ہے تو اگر کوئی چراوے کچھ ایسے بیت سے کہ نہو اُسکے لیے دروازہ بند یا نگہبان تو نہین کاٹا جاتا ہاتھ بلا خلاف کہا ابن ہمام نے کہ
نہین ہاتھ کاٹنا آتا کفن چور کا نزدیک ابی حنیفہ اور محمد کے اور کہا ابو یوسف اور تینون اماموں نے کہ اُسکا ہاتھ کاٹنا آتا ہے اور باقی تحقیق اس مقام کی مرقات مین دیکھنی
چاہیے + ح + ع **بَابُ الشَّفَاعَةِ فِي الْحُدُوْدِ** باب ہے بیچ بیان سفارش کرنیکے بیچ مقدمہ حدون کے ف یعنی امام سے درخواست کرے کہ درگذر کرے
قائم کرنے حد کے سے + ح **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّهُمْ شَانُ الْمَرْاَةِ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوْا
مَنْ يُكَلِّمُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا وَمَنْ يَّجْتَرِئُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ
اُسَامَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا اَهْلَكَ الَّذِيْنَ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا
اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَاَيْمُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَتْ كَانَتِ امْرَاَةٌ مَّخْزُوْمِيَّةٌ تَسْتَعِيْرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهُ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِ
يَدِهَا فَاَتٰى اَهْلُهَا اُسَامَةَ فَكَلَّمُوْهُ فَكَلَّمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ مَا تَقَدَّمَ
روایت ہے عائشہ رض سے یہ کہ قریش کو یعنی صحابہ رض کو کہ قریش سے تھے فکر مین ڈالا حال عورت مخزومیہ نے کہ چوری کی تھی یعنی اور وہ اسباب عاریۃً لیکر منکر بھی ہو جاتی
تھی اور حضرت نے اُسکے ہاتھ کاٹنے کا حکم کیا تھا پس کہا آپس مین کہ کون کلام یعنی سفارش کرے اُسکے مقدمہ مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا کہ نہین
جرات کرتا کہنے کی حضرت سے مگر اسامہ رض بن زید کہ پیارے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی پس کلام کیا اُنھون نے اسامہ رض سے پھر کلام کیا آنحضرت سے
اسامہ رض نے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سفارش کرتا ہے تو بیچ حد کے اللہ کی حدون سے پھر کھڑے ہوے حضرت اور خطبہ فرمایا پھر فرمایا یعنی اثنائے
خطبہ مین یا بعد حمد و ثنا کے کہ نہین ہلاک کیا اُن لوگون کو کہ تھے پہلے تم سے مگر اُسنے کہ وہ تھے جسوقت چراتا درمیان اُنکے کوئی شریف یعنی قوی چھوڑ دیتے اُسکو
یعنی بغیر قائم کرنے حد کے اُسپر اور جسوقت چراتا اُنمین کوئی غریب جاری کرتے اُسپر حد اور قسم ہے اللہ کی اگر تحقیق فاطمہ رض بیٹی محمد کی چراوے تو البتہ کاٹوں مین ہاتھ اُسکا
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین یون آیا ہے کہ کہا حضرت عائشہ رض نے کہ تھی ایک عورت مخزومیہ بعاریت لیتی اسباب لوگون اور منکر
ہو جاتی تھی پس حکم فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ کاٹنے ہاتھ اُسکے کے پس آئے لوگ اُس عورت کے اسامہ رض کے پاس اور کلام کیا اسامہ رض سے پھر کلام کیا اسامہ رض
نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ مقدمہ اُس عورت کے پھر ذکر کی مسلم نے یا روایت کرنیوالے نے عائشہ رض سے حدیث مانند اُس چیز کے کہ گذری ف مخزومیہ
منسوب ہے طرف بنی مخزوم کے کہ وہ بڑا قبیلہ ہے قریش مین سے اور منکر ہو جاتی اگر کہا جاوے کہ بسبب انکار کے ہاتھ کاٹنا نہین آیا ہے جواب اسکا یہ کہ ذکر انکار کا
واسطے معلوم کروانے حال اُس عورت کے ہے کہ یہ حال رکھتی تھی اور کاٹنا ہاتھ کا بسبب چوری اُسکے کے تھا جیسے کہ حدیث متفق علیہ مین ہے اور یہ گزر الیس تقدیر یہ ہی فیسرقت
کہا جمہور نے کہ نہین ہاتھ کاٹنا آتا اُسکا کہ مکر جاوے عاریت کی چیز لیکر اور کہا امام احمد اور اسحق نے کہ واجب ہے ہاتھ کاٹنا اسمین بھی اور اجماع ہے علما کا اسپر کہ
حرام ہے سفارش کرنی حد مین بعد پہونچنے قضیہ اُسکے کے پاس امام کے بسبب اس حدیث کے اور اجماع ہے اسپر کہ حرام ہے سفارش کروانی اُسمین اور پہلے پہونچنے قضیہ کے
پاس امام کے اجازت دی ہے سفارش کی اکثر علمانے جبکہ نہو وہ شخص کہ سفارش کیجاوے اسکی صاحب شر اور ایذا دینے والا لوگون کو اور وہ گناہ کہ واجب ہے
اُنمین تعزیر جائز ہے سفارش کرنی اور سفارش کروانی اُنمین برابر ہے کہ پہونچا قضیہ امام پاس یا نہ پہونچا اس لیے کہ یہ سفارش آسان ہے بلکہ مستحب ہے اگر نہ ہو

[illegible] ۱۲

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وہ جسکی سفارش کیجاوے ایذا دینے والا + ع
یَقُوْلُ مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُہٗ دُوْنَ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰہِ فَقَدْ ضَادَّ اللّٰہَ وَمَنْ خَاصَمَ فِیْ بَاطِلٍ وَّھُوَ یَعْلَمُہٗ لَمْ یَزَلْ فِیْ سَخَطِ اللّٰہِ حَتّٰی یَنْزِعَ وَمَنْ قَالَ
فِیْ مُؤْمِنٍ مَّا لَیْسَ فِیْہِ اَسْکَنَہُ اللّٰہُ رَدْغَۃَ الْخَبَالِ حَتّٰی یَخْرُجَ مِمَّا قَالَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَفِیْ رِوَایَۃِ الْبَیْہَقِیِّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ مَنْ اَعَانَ عَلٰی
خُصُوْمَۃٍ لَا یَدْرِیْ اَحَقٌّ اَمْ بَاطِلٌ فَھُوَ فِیْ سَخَطِ اللّٰہِ حَتّٰی یَنْزِعَ روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جو
شخص کہ حائل ہو سفارش اُسکی نزدیک حد کے حدون اللہ کی سے یعنی منع کرے بسبب سفارش اپنی کے حد کو پس تحقیق ضد کی اُس نے اللہ سے یعنی
مخالفت کی امر اُسکے کی اسلیے کہ امر اُسکا قائم کرنا ہے حدونکا اور جو شخص کہ جھگڑا کرے کسی بیچ باطل کے یعنی ناحق حالانکہ جانتا ہے اُسکو کہ باطل ہے ہمیشہ
رہتا ہے بیچ غضب اللہ کے یہانتک کہ باز آوے اُس سے اور جس شخص نے کہا بیچ حق مومن کے وہ کہ نہین اُسمین یعنی عیب و نقصان رکھیگا اُسکو اللہ تعالی
بیچ کیچڑ پیپ لہو دوزخیون کے یہانتک کہ نکلے اُس چیز سے کہ کہا ہے یعنی اُس گناہ سے ساتھ توبہ کے یا پاک ہووے اور بر آوے اُس سے ساتھ پورا ہونے عذاب
کے کہ مستحق اُسکا ہوا ہے نقل کی یہ احمدؒ اور ابوداؤدؒ نے اور بیچ روایت بیہقی کے شعب الایمان مین یہ بھی ہے کہ جو کوئی مدد کرے ایک جھگڑے پر کہ نہین
جانتا کہ حق ہے یا باطل پس وہ بیچ غضب آلہی کے ہے یہانتک کہ باز آوے **وَعَنْ** اَبِیْ اُمَیَّۃَ الْمَخْزُوْمِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِلِصٍّ
قَدِ اعْتَرَفَ اعْتِرَافًا وَّلَمْ یُوْجَدْ مَعَہٗ مَتَاعٌ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اِخَالُکَ سَرَقْتَ قَالَ بَلٰی فَاَعَادَ عَلَیْہِ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلٰثًا کُلُّ ذٰلِکَ
یَعْتَرِفُ فَاَمَرَ بِہٖ فَقُطِعَ وَجِیْءَ بِہٖ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَغْفِرِ اللّٰہَ وَتُبْ اِلَیْہِ فَقَالَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ تُبْ عَلَیْہِ ثَلٰثًا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ ھٰکَذَا وَجَدْتُّ فِی الْاُصُوْلِ الْاَرْبَعَۃِ وَجَامِعِ الْاُصُوْلِ
وَشُعَبِ الْاِیْمَانِ وَمَعَالِمِ السُّنَنِ عَنْ اَبِیْ اُمَیَّۃَ وَفِیْ نُسَخِ الْمَصَابِیْحِ عَنْ اَبِیْ رِمْثَۃَ بِالرَّاءِ وَالثَّاءِ الْمُثَلَّثَۃِ بَدَلَ الْھَمْزَۃِ وَالْیَاءِ اور روایت ہے ابی امیہ مخزومی سے یہ کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا ایک چور تحقیق اقرار کیا چوری کا اقرار صریح اور نہ پائی گئی ساتھ اُسکے کوئی چیز یعنی چوری کے مال میں سے پس فرمایا اُسکو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین گمان کرتا مین تجکو کہ چرایا ہو کہا اُسنے کہ ہان چرایا ہی ہے پس پھر کہا آنحضرتؐ نے یہ لفظ دو بار یا تین بار کہ گمان نہین کرتا مین تجکو کہ چرایا ہو
ہر بار اقرار کرتا تھا وہ کہ مینے چرایا ہے پس حکم کیا آنحضرتؐ نے واسطے اُسکے ساتھ کاٹنے ہاتھ کے پس کاٹا گیا ہاتھ اور لایا گیا وہ چور یعنی بعد ہاتھ کاٹنے کے حضرتؐ کے
پاس پس فرمایا اُسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشش طلب کر اللہ سے یعنی ساتھ زبان کے اور رجوع کر طرف اُسکے یعنی ساتھ دل کے پس کہا چور نے کہ بخشش
مانگتا ہون اللہ سے اور رجوع کرتا ہون طرف اُسکے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار یا آلہی قبول کر توبہ اسکی نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی اور
ابن ماجہ اور دارمی نے اسیطرح سے پایا مین نے بیچ اصول چارونکے کہ عبارت چارون سنن مذکورہ سے ہے اور جامع الاصول مین اور شعب الایمان مین کہ بیہقی کی ہے اور معالم السنن
مین کہ خطابی کی ہے ابی امیہ سے یعنی یہ بیان ہے ہکذا کا یعنی صاحب مشکوٰۃ کہتا ہے کہ اُن سب کتابون مذکورہ مین ابی امیہ ہے اور بیچ نسخون مصابیح کے
عَنْ اَبِیْ رِمْثَۃَ ساتھ رے مکسور کے اور ث تین نقطہ والی کے بدلے ہمزہ کے اور یے کے **ف** کہا شیخ ابن حجر عسقلانی نے کہ یہ غلط ہے اگرچہ ابو رمثہ بھی
صحابی ہے لیکن یہ حدیث اُس سے نہین ہے، اور یہ جو فرمایا حضرتؐ نے کہ نہین گمان کرتا مین الخ مقصود حضرتؐ کا اس سے یہ تھا کہ وہ رجوع کرے اپنے اقرار سے
اور ساقط ہو جاوے حد اُس سے جیسے کہ حد زنا مین کرتے تھے اور یہ ایک قول شافعیؒ کا ہے دو قولون میں سے اور ہمارے نزدیک اور اور اامامون کے نزدیک یہ مخصوص ہے حد
زنا کے ہے اور حضرتؐ نے جو چور کو استغفار کا حکم کیا یہ دلالت کرتا ہے اسپر کہ حد نہین ہے پاک کرنیوالی بالکل بلکہ وہ پاک کرنیوالی ہے اصل گناہ کو پس نہین ہے
عذاب اُسپر دوبارہ پروردگار کی جانب سے + ع + ح **باب حد الخمر** باب ہے بیچ بیان حد شراب کے **ف** پینا شراب کا حرام ہے ساتھ کتاب و سنت کے اور
اجماع کے اور حد شراب پینے کی اسی کوڑے ہین نزدیک جمہور ائمہ کے اور یہی مذہب ہے ہمارا اور مذہب شافعیؒ کا اور ایک قوم کا مذہب یہ ہے کہ چالیس کوڑے ہین

لہ ولیس لہ فی المرقاۃ میں مذکور ہے ۱۲

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

ف جو کوئی پیوے شراب اگرچہ ایک قطرہ ہو پھر پکڑا جاوے اور بو اسکی موجود ہو یا لاویں لوگ اُسکو اس حال میں کہ وہ نشے میں ہو اگرچہ نشا بسبب پینے نبیذ کے ہو
اور گواہی دیں اُس پینے کی دو شخص یا وہ اقرار کرے اُسکا ایک بار اور نزدیک ابی یوسفؒ کے دو بار اور معلوم ہو پینا اُسکا بخوشی تو حد مارا جاوے جبکہ ہو ہوشیار اسی کوڑے
آزاد کیلیے اور چالیس غلام کیلیے متفرق اُسکے بدن پر جیسے کہ زنا میں مارتے ہیں اور اگر اقرار کیا اُسنے یا گواہی دی دو شخصوں نے اُسپر بعد جاتے رہنے بو اسکی کے تو نہ حد مارا جاوے
اور نہ حد مارا جاوے وہ شخص کہ پائی جاوے اُس سے بو شراب کی یا قے کرے شراب یا اقرار کرے پھر پھر جاوے اقرار سے یا اقرار کرے حالت نشے میں اور نشا موجب حد کا
وہ ہے کہ نہ امتیاز کرے مرد و عورت میں اور زمین آسمان میں اور صاحبین کے نزدیک یہ ہے کہ ہذیان اور واہی تباہی باتیں بکنے لگے اور فتوی اسی پر ہے ح ملتقی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ فِی الْخَمْرِ بِالْجَرِیْدِ وَالنِّعَالِ وَجَلَدَ اَبُوْبَکْرٍ اَرْبَعِیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنْہُ عَنِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَضْرِبُ فِی الْخَمْرِ بِالنِّعَالِ وَالْجَرِیْدِ اَرْبَعِیْنَ روایت ہے انسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مارا یعنی حکم کیا مارنیکا بیچ حد شراب پینے کے
ساتھ سنٹیوں کھجور کے اور پاپوشوں کے اور مارے ابوبکرؓ نے چالیس کوڑے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت میں انسؓ سے یوں آیا ہے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم تھے مارتے حد شراب میں ساتھ جوتیوں اور سنٹی کھجور کے چالیس ف پہلی روایت میں حد بغیر تعیین عدد کے آئی پس وہ مجمل ہے مبین ہے اسکی روایت
دوسری کہ عدد اسکے چالیس تھے اسی حدیث پر عمل کیا ہے امام شافعیؒ نے اور امام ابو حنیفہؒ کی دلیل اور حدیثیں ہیں کہ انکو ابھی درج کرتے ہیں چنانچہ وہ دو تین
مرقات میں مذکور ہیں ع وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ کَانَ یُؤْتٰی بِالشَّارِبِ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِمْرَۃِ اَبِیْ بَکْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَۃِ عُمَرَ فَنَقُوْمُ اِلَیْہِ
بِاَیْدِیْنَا وَنِعَالِنَا وَاَرْدِیَتِنَا حَتّٰی کَانَ اٰخِرُ اِمْرَۃِ عُمَرَ فَجَلَدَ اَرْبَعِیْنَ حَتّٰی اِذَا عَتَوْا وَفَسَقُوْا جَلَدَ ثَمَانِیْنَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے سائب بن یزید سے کہ کہا تھا لایا جاتا پینے والا بیچ
زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بیچ خلافت ابی بکرؓ اور ابتدائے خلافت عمرؓ کے پس کھڑے ہوتے ہم اُسپر اور مارتے ساتھ ہاتھوں اپنے کے اور جوتیوں اپنی کے اور چادروں اپنی
یہانتک کہ ہوئی آخر خلافت حضرت عمرؓ کی پس مارتے تھے چالیس کوڑے یہانتک کہ جب حد سے گذرے شراب پینے والے اور نکل گئے حد اعتدال سے مارے حضرت عمرؓ نے اسی
کوڑے نقل کی یہ بخاری نے ف اور چادروں اپنی کے شاید کہ وہ لپیٹتے ہوں گے چادروں کو بطور کوڑے کے اور اُن سے مارتے ہوں گے اور مراد راوی کی یہ ہے کہ اسوقت
میں حد بغیر تعیین عدد کے تھی اور ظاہر یہ ہے کہ مراد یہ تھی کہ حد کم کی تھی چالیس کوڑوں سے بسبب قول اُس کے یہانتک کہ ہوئی آخر خلافت الخ اور اسی کوڑے
حضرت عمرؓ نے واسطے سیاست کے مارے اور اجماع ہوا صحابہ کا اسپر پس نہیں جائز کسی کو مخالفت معہذا تجاوز حد سے دن بدن زیادہ ہوا اور منقول ہے حضرت
علیؓ سے کہ کہا مارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابوبکرؓ نے چالیس کوڑے اور کامل کیا اسکو عمرؓ نے کہ مارے اسی کوڑے اور سب سنت ہے اور یہ احب ہے ح

ع ح اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْہُ فَاِنْ عَادَ فِی الرَّابِعَۃِ فَاقْتُلُوْہُ قَالَ ثُمَّ
اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِکَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فِی الرَّابِعَۃِ فَضَرَبَہٗ وَلَمْ یَقْتُلْہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ عَنْ قَبِیْصَۃَ بْنِ ذُؤَیْبٍ وَفِیْ اُخْرٰی لَھُمَا وَلِلنَّسَائِیِّ
وَابْنِ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیِّ عَنْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْھُمُ ابْنُ عُمَرَ وَمُعَاوِیَۃُ وَاَبُوْھُرَیْرَۃَ وَالشَّرِیْدُ اِلٰی قَوْلِہٖ فَاقْتُلُوْہُ روایت ہے جابرؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ پیوے شراب پس مارو اسکو درے پس اگر عود کرے اور پیوے چوتھی بار پس قتل کرو اسکو کہا جابرؓ نے پھر لایا گیا پاس حضرتؐ کے بعد
اس حدیث کے ایک شخص کہ تحقیق پی تھی شراب بیچ چوتھی بار کے پس مارا اسکو اور نہ قتل کیا اسکو نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی یہ ابو داؤد نے قبیصہ بن ذویب سے
اور بیچ اور روایت ترمذی اور ابو داؤد کے اور بیچ روایت نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی کے ایک جماعت اصحاب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انمیں سے ابن عمر اور معاویہ اور
ابوہریرہؓ اور شرید میں قول ان کے فاقتلوہ تک ہیں یعنی انکی روایت میں ثم اتی الخ نہیں ہے ف پس قتل کرو مراد یہ ہے کہ بہت مار دیا امر بسبیل زجر اور تہدید اور سیاست کے
تھا اور بعضوں نے کہا یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ ہوا اور پس نہ قتل کیا اسکو اس سے معلوم ہوا کہ حکم قتل کرنیکا بسبیل زجر اور تہدید اور سیاست کے تھا یا منسوخ ہوا
ساتھ اس حدیث کے اور نقل کیا نووی نے ترمذی سے کہ کہا نہیں ہے میری کتاب میں کوئی حدیث کہ اجماع کیا ہو امت نے اوپر ترک کرنے عمل کے اسپر مگر حدیث جمع

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

وعن عبد الرحمن بن ازہر قال کانی انظر الی رسول اللہ صلی اللہ
صلاتین کی بغیر خوف اور مینھ کے اور حدیث قتل کرنے شراب پینے والیکی چوتھی بار مین ح
علیہ وسلم اذا اتی برجل قد شرب الخمر فقال للناس اضربوہ فمنھم من ضربہ بالنعال ومنھم من ضربہ بالعصا ومنھم من ضربہ بالمیتخۃ قال ابن وھب
یعنی الجریدۃ الرطبۃ ثم اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترابا من الارض فرمی بہ فی وجھہ رواہ ابوداؤد　اور روایت ہے عبد الرحمن
بن ازہر سے کہ کہا گویا کہ مین دیکھتا ہون طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوقت کہ لایا گیا ایک شخص روبرو حضرت کے کہ پی تھی شراب پس فرمایا آدمیونکو کہ مارو
اسکو انمین سے بعضون نے مارا اسکو ساتھ جوتیون کے اور بعضون نے مار الکڑی سے اور بعضون نے مارا ساتھ سٹیون کھجور کے کہا ابن وہب نے کہ راوی حدیث کا ہے مراد رکھتے تھے عبد الرحمن
ساتھ تیخہ کے سنٹی ہری کھجور کے پھر لی حضرت نے مٹی زمین سے پس پھینکا اسکو اسکے منھ پر نقل کی یہ ابوداؤد نے ف مٹی پھینکی اسکی حقارت کیلیے کہ مرتکب ایسے فعل شنیع کا
ہوا ع وعن ابی ھریرۃ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی برجل قد شرب فقال اضربوہ فمنا الضارب بیدہ والضارب بثوبہ والضارب بنعلہ
ثم قال بکتوہ فاقبلوا علیہ یقولون ما اتقیت اللہ ما خشیت اللہ وما استحییت من رسول اللہ فقال بعض القوم اخزاک اللہ قال لا تقولوا ھکذا
لا تعینوا علیہ الشیطن ولکن قولوا اللھم اغفر لہ اللھم ارحمہ رواہ ابوداؤد　اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا کہ تحقیق لایا گیا نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک شخص
کہ پی تھی شراب پس فرمایا حضرت نے کہ مارو اسکو پس بعضے ہم مین سے مارتے تھے اسکو اپنے ہاتھ سے اور بعضے ساتھ کپڑے اپنے کے یعنی بل دیکر اور بعضے ساتھ پاپوش
اپنی کے پھر فرمایا تنبیہ کرو اور عار دلاؤ اسکو زبان سے پس متوجہ ہوے لوگ اسپر کہنے لگے نہ پرہیز کیا تو نے اللہ کی مخالفت سے نہ ڈرا تو خدا کے عذاب سے اور نہ حیا کی تو نے
رسول اللہ سے یعنی ترک متابعت انکی سے یا سامنے آنے انکے سے پھر کہا بعضے لوگون نے کہ رسوا کرے تجکو اللہ یعنی آخرت مین یا دنیا اور آخرت مین فرمایا نہ کہو تم اس طرح
نہ مدد دو اسپر شیطان کو و لیکن کہو یا الٰہی بخش تو اسکو یعنی مٹا دے گناہ اسکے اور رحم کر اسپر یعنی ساتھ توفیق طاعت کے یا بخش اسکو دنیا مین اور رحم کر اسپر عقبی مین نقل
کی یہ ابوداؤد نے ف زبانی جو تنبیہ کرنیکو حضرت نے فرمایا تو ظاہر یہ امر استحباب کے لیے ہی بخلاف اول کے کہ وہ ایجاب کے لیے ہے اور نہ مدد دو اسپر الخ یعنی اس طرح
کی دعا کر کر اس لیے کہ جب رسوا کریگا اسکو رحمن تو غالب آویگا اسپر شیطان یا اس لیے کہ جب سنیگا وہ یہ تو نا امید ہوگا اللہ کی رحمت سے اور منہمک ہوگا گناہون مین
اور باعث ہوگا اسکو غضب اصرار پر پس ہوگی دعا سلب اور مدد اسکے بہکانے مین و لیکن کہو یعنی اول یا آپ اور یہ ظاہر ہے اس لیے کہ مطلوب اول مین عار دلانی ہے
اور وہ غیر مناسب ہے ساتھ قول انکے کے اللھم اغفر لہ ع وعن ابن عباس قال شرب رجل فسکر فلقی یمیل فی فج فانطلق بہ الی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فلما حاذی دار العباس انفلت فدخل علی العباس فالتزمہ فذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فضحک وقال افعلھا ولم یامر فیہ بشیء رواہ ابوداؤد
اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا پی شراب ایک شخص نے پس مست ہوا پھر ملاقات کیا گیا اس حال مین کہ جھومتا چلتا تھا راہ مین یعنی جیسے کہ عادت شرابخوارون
کی ہوتی ہے پس پکڑ لائے اسکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جب برابر پہنچا عباسؓ کے گھر کے چھٹ گیا اور گیا حضرت عباسؓ کے پاس اور چمٹ گیا ان سے یعنی
واسطے سفارش اور پناہ چاہنے کے پس ذکر کی گئی یہ بات روبرو حضرت کے پس ہنسے اور فرمایا آیا کیا اس شخص نے یہ اور نہ حکم فرمایا حضرت نے اسکے حق مین کچھ نقل کی
یہ ابوداؤد نے ف یعنی نہ حد مارنیکا حکم فرمایا اور نہ تعزیر دینے کا اس لیے کہ پینا شراب کا اسکے اقرار سے اور گواہی عادلون کی سے ثابت نہ ہوا اور راہ مین جھومتے چلنے سے
ثابت ہونا سکر کا کہ باعث حد ہو لازم نہین آتا ح الفصل الثالث فصل تیسری عن عمیر بن سعید النخعی قال سمعت علی بن ابی طالب یقول ما
کنت لاقیم علی احد حدا فیموت فاجد فی نفسی منہ شیئا الا صاحب الخمر فانہ لو مات ودیتہ وذلک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یسنہ متفق علیہ
روایت ہے عمیر بن سعید نخعیؓ سے کہ کہا سنا مین نے علی بن ابی طالب سے کہتے تھے کہ نہین مین کہ جاری کرون کسی پر حد پھر مر جاوے وہ یعنی بسبب حد مارنے کے پس پاؤن مین
نے دل مین اسکے مرنے سے کچھ یعنی غم اس لیے کہ بحکم شرع ہے اور وہ جگہ رحم و شفقت کی ہے نہین مگر پینے والا شراب کا پس تحقیق وہ اگر مر جاوے یعنی بسبب مارنے کوڑون کے زیادہ
چالیس سے تو دیت اسکی بھر دونگا مین اور یہ اس سبب سے ہے کہ پیغمبر خدا نے نہین مقرر کی ہے حد اسکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی معین نہین کردی ہے حد شراب کی

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

کہ اتنے ہی کوڑے مارنے چاہئیں اگرچہ بعضی حدیثوں میں چالیس یا مانند چالیس کے واقع ہوئے ہیں پس چونکہ میں اسّی مارون اور وہ مرجاوے تو ڈرتا ہوں کہ شاید یا تی
بہ نسبت میرے ثابت ہو پس اس جہت سے دیت دونگا اور اجماع ہی علما کا اوپر اسکے کہ جسپر حد واجب ہو اور حد لگے اور وہ مرجاوے تو دیت اسکی نہیں آتی اور حضرت علیؓ
سے یہ بات بنا بر احتیاط کے تھی اگرچہ فرمایا وقت مشورہ کے حضرت عمرؓ سے کہ اسّی دُرّے محبوب تر ہیں نزدیک میرے ۔ ح وَعَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيْلِيِّ قَالَ
اِنَّ عُمَرَ اسْتَشَارَ فِي حَدِّ الْخَمْرِ فَقَالَ لَهٗ عَلِيٌّ اَرٰى اَنْ تَجْلِدَهٗ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً فَاِنَّهٗ اِذَا شَرِبَ سَكِرَ وَاِذَا سَكِرَ هَذٰى وَاِذَا هَذٰى افْتَرٰى فَجَلَدَ عُمَرُ فِي حَدِّ الْخَمْرِ ثَمَانِيْنَ رَوَاهُ مَالِكٌ
اور روایت ہی ثور بن یزید دیلمیؓ سے کہ کہا تحقیق حضرت عمرؓ نے مشورہ کیا یعنی صحابہؓ سے بیچ تعیین حد شراب کے پس کہا واسطے انکے حضرت علیؓ نے کہ رائے میری یہ ہے کہ مارو اسکو
اسّی دُرّے اس لیے کہ تحقیق جسوقت پیتا ہی شراب مست ہو جاتا ہی اور جسوقت مست ہوتا ہی ہذیان بکتا ہی اور جسوقت ہذیان بکتا ہی بہتان لیتا ہی پس حکم کیا حضرت
عمرؓ نے بیچ مارنے حد شراب کے اسّی دُرّے نقل کی یہ مالکؒ نے ف بہتان لیتا ہی یعنی افترا کرتا ہی محصنات پر ساتھ زنا کے پس نشہ باعث قذف کا ہوتا ہی اور حد قذف
کی اسّی دُرّے ہیں اور حکم باعتبار غلب کے ہے پس حضرت عمرؓ نے اسّی دُرّے مارے حد شراب میں حضرت علیؓ کے کہنے سے اور اجماع کیا صحابہؓ نے اسپر ۔ ح بَابُ مَا لَا يُدْعٰى

عَلَى الْمَحْدُوْدِ

باب ہی اس چیز کا کہ دعا بد نہ کیجاوے اسپر کہ حد مارا جاوے ف جیسے ایک شخص نے حضرت کے سامنے شراب پینے والے کو کہا اخزاک
اللہ اور حضرتؐ نے منع فرمایا کہ یوں نہ کہو اور مغفرت اور رحمت چاہو ۔ ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَجُلًا اسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ
يُلَقَّبُ حِمَارًا كَانَ يُضْحِكُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَلَدَهٗ فِي الشَّرَابِ فَاُتِيَ بِهٖ يَوْمًا فَاَمَرَ بِهٖ فَجُلِدَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اللّٰهُمَّ
الْعَنْهُ مَا اَكْثَرَ مَا يُؤْتٰى بِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْعَنُوْهُ فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ اِنَّهٗ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی حضرت عمرؓ سے کہ ایک شخص نام اسکا تھا
عبد اللہ لقب کیا جاتا تھا حمار یعنی گدھا بسبب بیوقوفی کے ہنساتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ حد ماری تھی اسکو یعنی ایکبار بسبب پینے
شراب کے پس لایا گیا وہ ایک روز پس حکم کیا واسطے اسکے دُرّے مارنے کا پس دُرّے لگائے پس کہا ایک شخص نے قوم میں سے یا الٰہی لعنت کر اسکو کیا بہت لایا جاتا ہی
اسکو یعنی بسبب پینے شراب کے پس فرمایا حضرتؐ نے نہ لعنت کرو اسکو قسم ہے اللہ کی جو چیز کہ جانتا ہوں میں یہی ہی کہ وہ دوست رکھتا ہی اللہ اور رسول اُسکے کو نقل کی یہ
بخاری نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نہیں جائز لعنت کرنی کسی گنہگار کو بالخصوص اور یہ بھی معلوم ہوا کہ محبت اللہ اور رسول کی سبب ہے قرب الٰہی کی
پس نہیں جائز ہے لعنت کرنی محب خدا اور رسولؐ کو اس لیے کہ لعنت کے معنی ہیں دور کرنا رحمت الٰہی سے ۔ ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَقَالَ اضْرِبُوْهُ فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهٖ وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهٖ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهٖ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اَخْزَاكَ اللّٰهُ قَالَ لَا تَقُوْلُوْا هٰكَذَا لَا تُعِيْنُوْا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا لایا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کہ پی تھی شراب پس فرمایا مارو اسکو پس بعضے ہم میں مارنیوالے تھے
ساتھ ہاتھ اپنے کے اور بعضے ہم میں سے مارنیوالے تھے ساتھ پاپوشوں اپنی کے اور بعضے مارنیوالے تھے ساتھ کپڑے اپنے کے پس پھرا وہ شخص کہا بعضوں نے کہ رسوا کرے تجھکو اللہ
فرمایا نہ کہو اسطرح سے نہ مدد دلاؤ اسپر شیطان کی نقل کی یہ بخاری نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ الْاَسْلَمِيُّ اِلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَهِدَ عَلٰى نَفْسِهٖ اَنَّهٗ اَصَابَ امْرَاَةً حَرَامًا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذٰلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ فَاَقْبَلَ فِي الْخَامِسَةِ فَقَالَ اَنِكْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ حَتّٰى غَابَ ذٰلِكَ مِنْكَ فِيْ
ذٰلِكَ مِنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ كَمَا يَغِيْبُ الْمِرْوَدُ فِي الْمُكْحُلَةِ وَالرِّشَاءُ فِي الْبِئْرِ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَدْرِيْ مَا الزِّنَا قَالَ نَعَمْ اَتَيْتُ مِنْهَا حَرَامًا مَا يَاْتِي الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِهٖ
حَلَالًا قَالَ فَمَا تُرِيْدُ بِهٰذَا الْقَوْلِ قَالَ اُرِيْدُ اَنْ تُطَهِّرَنِيْ فَاَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ فَسَمِعَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِهٖ يَقُوْلُ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ
اُنْظُرْ اِلٰى هٰذَا الَّذِيْ سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَلَمْ تَدَعْهُ نَفْسُهٗ حَتّٰى رُجِمَ رَجْمَ الْكَلْبِ فَسَكَتَ عَنْهُمَا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً حَتّٰى مَرَّ بِجِيْفَةِ حِمَارٍ شَائِلٍ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ
اَيْنَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَقَالَا نَحْنُ ذَانِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ انْزِلَا فَكُلَا مِنْ جِيْفَةِ هٰذَا الْحِمَارِ فَقَالَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَنْ يَاْكُلُ مِنْ هٰذَا قَالَ
فَمَا نِلْتُمَا مِنْ عِرْضِ اَخِيْكُمَا اٰنِفًا اَشَدُّ مِنْ اَكْلٍ مِّنْهُ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّهُ الْاٰنَ لَفِيْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ يَنْغَمِسُ فِيْهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اور روایت ہو ابی ہریرہؓ سے کہ کہا آیا ماعز اسلمی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور گواہی دی یعنی اقرار کیا نفس اپنے پر یہ کہ جماع کیا ایک عورت سے بطریق زنا کے چار بار یعنی اقرار کیا اسکا کہ چار بار یعنی چار مجلسون مین ہر بار منہ پھیر تے تھے حضرت اُس سے یعنی واسطے ساقط ہونے حد کے پس متوجہ ہوے پانچوین بار مین فرمایا کیا صحبت کی تو نے اُس سے کہا کہ ہان فرمایا صحبت کی تو نے یہانتک کہ غائب ہوا وہ یعنی عضو مخصوص تیرا بیچ اسکے یعنی بیچ عضو مخصوص عورت کے کہا اُسنے کہ ہان فرمایا جیسے غائب ہو جاتی ہے سلائی سرمہ دانی مین اور رسی کوئین مین کہا کہ ہان فرمایا کیا جانتا ہو تو کیا ہو زنا کہا کہ ہان کیا مین نے اُس عورت سے بروجہ حرام وہ کہ کرتا ہو مرد اپنی بیوی سے حلال فرمایا کیا ارادہ رکھتا ہو تو ساتھ اس کہنے کے کہا ارادہ رکھتا ہون مین یہ کہ پاک کردو تم مجھکو گناہ مذکور سے سبب قائم کرنے حد کے پس حکم فرمایا حضرتؐ نے پس سنگسار کیا گیا پھر سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخصون کو اپنے یارون میں سے کہتا ہے ایک اُنمین سے واسطے یار اپنے کے کہ دیکھ طرف اس شخص کے کہ پردہ پوشی کی تھی اللہ نے اُسپر پس نہ چھوڑا نفس اسکے نے یہانتک کہ سنگسار کیا گیا مانند سنگسار کرنے کتے کے پس چُپ رہے حضرتؐ دونون کی طرف سے اور کچھ نہ فرمایا پھر چلے ایک ساعت یہانتک کہ گذرے ایک مرے ہوے گدھے پر کہ اُٹھائے ہوے تھا پاؤن اپنا یعنی بسبب بہت پھول جانیکے پس فرمایا حضرتؐ نے کہان ہے فلانا اور فلانا یعنی پوچھا اُن شخصون کو کہ حقارت ماعزؓ کی کی تھی بسبب سنگسار ہونیکے پس کہا دو شخصون نے کہ ہم ہین وہ دونون یا رسول اللہ پس فرمایا اُترو اور کھاؤ گوشت مردار اس گدھے سے پس عرض کیا اُن دونون نے اے پیغمبر خدا کون کھاتا ہے اسسے یعنی یہ لائق کھانے کے نہین ہمکو کیون فرماتے ہین آپ اسکے کھانے کو فرمایا جو کچھ کہ آبروریزی کی تمنے بھائی اپنے کی ابھی سخت تر ہے کھانے اس گدھے کے سے قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہے تحقیق وہ البتہ بیچ نہرون بہشت کے ہے غوطہ مارتا اُنمین نقل کی یہ ابو داؤد نے وَعَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصَابَ ذَنْبًا أُقِيمَ عَلَيْهِ حَدُّ ذٰلِكَ الذَّنْبِ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہو خزیمہ بن ثابت سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پہونچے ایک گناہ کو کہ موجب ہو حد کا اور قائم کیجاے اسپر حد اُس گناہ کی یعنی مثلاً زنا کیا اور دُرّے مارے گئے یا چوری کی اور ہاتھ کٹا پس وہ حد کفارہ اور مٹانیوالی اُس گناہ کی ہو نقل کی یہ شرح السنہ مین وَعَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَصَابَ حَدًّا فَعُجِّلَ عُقُوبَتُهُ فِي الدُّنْيَا فَاللّٰهُ أَعْدَلُ مِنْ أَنْ يُثَنِّيَ عَلٰى عَبْدِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الْآخِرَةِ وَمَنْ أَصَابَ حَدًّا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَفَا عَنْهُ فَاللّٰهُ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يَعُودَ فِي شَيْءٍ قَدْ عَفَا عَنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہو حضرت علیؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جو شخص کہ پہونچے حد کو یعنی گناہ کو کہ اُسپر حد ہے پس جلدی دیگئی سزا اُسکی دنیا مین یعنی حد یا تعزیر ماری گئی اسپر پس سزا نہین دیجائیگی آخرت مین اسلیے کہ اللہ تعالیٰ عادل تر ہے اس سے کہ دوبارہ دے سزا اپنے بندے کو آخرت مین اور جو شخص کہ پہونچا حد کو اور ڈھانکا اُسکو اللہ نے اُسپر اور معاف کیا اُس سے پس اللہ تعالیٰ کریم تر ہو اس سے کہ دوبارہ کرے مواخذہ بیچ ایک چیز کے کہ معاف کیا ہو اُس سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہو ف ڈھانکا اسکو اللہ نے اسپر اسطرح کہ توبہ کی اُسنے گناہ سے اور جو ہو اسپر ہین کہ پردہ پوشی کری بندے کی اپنے نفس پر اور توبہ کرنی ہی اللہ سے اولیٰ ہے ظاہر کرنے اسکے سے ع بَابُ التَّعْزِيرِ باب ہو بیچ بیان تعزیر کے ف تعزیر کہتے ہین ادب دینے کو کم حد سے اور اصل اسکی عزر ہے یعنی منع اور رد کے چونکہ تعزیر باز رکھتی ہے اس فعل کے پھر کرنے سے کہ جسپر تعزیر دیا گیا اسلیے یہ نام اسکا رکھا گیا ع اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہو ابی بردہ بن نیار سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہ مارے جاوین کوڑے زیادہ دس کوڑون سے مگر بیچ حد کے حدون اللہ کی سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہو کہ تعزیر مین زیادہ دس کوڑون سے نہ مارے اور علما نے لکھا ہو کہ یہ حدیث منسوخ ہو جاننا چاہیے کہ علما نے اس باب مین اختلاف کیا ہو امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک اکثر تعزیر اُنتالیس[۳۹] درے ہیں اور نزدیک امام ابو یوسفؒ کے پچھتر درے اور اقل اُسکے تین درّے ہین بالاتفاق اور اتفاق ہو اسپر کہ تعزیر عدد حد کو نہ پہونچے ولیکن سخت تر حد سے ہو ع اَلْفَصْلُ الثَّانِي

لہ فرق درمیان حد اور تعزیر کے یہ ہو کہ حد معین ہے شارع کی طرف سے نہ تعزیر بلکہ تعزیر موقوف ہے راے حاکم پر بسبب اقتضاے وقت کے ۱۲ لہ اس لیے پورے چالیس دُرّے تعزیر مین نہین مارے جاتے ہین کہ چالیس دُرّے حد شراب کی ہے غلام کے لیے ۱۲

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

فصل دوسری عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا ضَرَبَ اَحَدُکُمْ فَلْیَتَّقِ الْوَجْهَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جسوقت کہ مارے ایک تمھارا پس چاہیے کہ بچاوے منھ کو نقل کی یہ ابو داؤد نے ف خواہ حد مارے یا تعزیر یا تادیب کے لیے مارے منھ پر نمارے + ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ یَا یَهُوْدِیُّ فَاضْرِبُوْهُ عِشْرِیْنَ وَاِذَا قَالَ یَا مُخَنَّثُ فَاضْرِبُوْهُ عِشْرِیْنَ وَمَنْ وَقَعَ عَلٰی ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جسوقت کہے ایک شخص دوسرے شخص کو یعنی مسلمان کو اے یہودی پس مارو اسکو بیس کوڑے اور جسوقت کہے اے مخنث پس مارو اسکو بیس کوڑے اور جو شخص زنا کرے محرم سے پس مار ڈالو اسکو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف مخنث اسکو کہتے ہین کہ جسکے کلام و اعضا مین نرمی ہو اور مشابہ عورتون کے حرکات و سکنات مین ہو جسکو زنخا اور زنانا کہتے ہین اور تعزیر دیا جاوے وہ شخص کہ بہتان زنا کا کرے مملوک کو یا کافر کو یا بہتان کرے مسلمان کو سوا زنا کے یا ان الفاظ اے فاسق اے فاجر اے کافر اے خبیث اے لص اے منافق اے لوطی اے یہودی اے وہ شخص کہ کھیلتا ہے ساتھ لڑکون کے اے سود خوار اے دیوث اے مخنث اے خائن اے قحبہ بچہ اے بیٹے عورت بدکار کے اے زندیق اے قرطبان اے مادی الزوانی او اللصوص اے حرامزادے اور نہ تعزیر دیا جاوے ساتھ ان الفاظ کے اے گدھے اے کتے اے بندر اے بوک اے سور اے بیل اے سانپ اے بھیڑیے اے حجام اے بیٹے حجام کے اور باپ اسکا حجام ہو نہین اور اے ولد الحرام اے عیار اے ناکس اے منکوس اے مسخرہ اے ٹھٹھے باز اے ابلہ اے وسواسی اور اچھی جانی ہے علما نے تعزیر اسکی جبکہ ہو مخاطب اشراف اور پہنچتا ہے خاوند کو یہ کہ تعزیر دے اپنی بیوی کو بسبب ترک کرنے زینت کے اور بسبب نہ کہنا ماننے کے جبکہ بلاوے وہ اسکو طرف بچھونے اپنے کے یعنی صحبت کے لیے اور بسبب ترک کرنے نماز کے اور ترک کرنے غسل جنابت کے اور بسبب نکلجانے کے اسکے گھر سے اور جو شخص زنا کرے محرم سے آخر عمل کیا ہے ساتھ ظاہر اس حدیث کے امام احمدؒ نے اور جمہور کے نزدیک یہ زجر و تشدید کے لیے ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہ محمول ہے اوپر حلال اور سبک جاننے کے والا حکم اسکا اور زناؤن کا سا ہے کہ سنگسار ہے اگر محصن ہو اور درے ہین اگر غیر محصن ہو + ح ملتقی + ع وَعَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَجَدْتُّمُ الرَّجُلَ قَدْ غَلَّ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَاحْرِقُوْا مَتَاعَهٗ وَاضْرِبُوْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ پاؤ تم ایک شخص کو کہ خیانت کی اسنے بیچ راہ خدا کے یعنی غنیمت کے مال مین سے پہلے تقسیم ہونیکے چرالیا پس جلادو اسباب اسکا اور مارو اسکو نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے ف جلادو اسباب علما نے اختلاف کیا ہے اسمین بعضون نے منع کیا ہے جلانے اسباب اسکے سے اور کہتے ہین کہ یہ حکم ابتداے اسلام مین تھا پھر منسوخ ہوا یا محمول ہے تغلیظ و تشدید پر اور عمل کیا ہے امام احمدؒ نے اسکے ظاہر پر اور کہا کہ جلایا جاوے اسباب سواے مصحف مجید و ہتھیار اور حیوان کے اور مارو بطریق تعزیر کے اور پہلے معلوم ہی ہو چکا ہے کہ اس صورت مین ہاتھ کاٹنا نہین آتا + ح

بَابُ بَیَانِ الْخَمْرِ وَوَعِیْدِ شَارِبِهَا

باب ہے بیچ بیان خمر کے اور وعید پینے والے اسکے کے ف یعنی اس باب مین بیان ہے حقیقت خمر کا کہ خمر کس چیز کا نام ہے اور بیان ہے اسمین وعید یعنی ڈر کی پینے والے اسکے کا قاموس مین لکھا ہے کہ خمر اس چیز کو کہتے ہین کہ مستی لاوے اور ہو وہ شیرہ انگور کی یا عام ہے کہ شیرہ انگور کی ہو یا سواے اسکے کی اور کہا کہ عموم صحیح تر ہے اس لیے کہ خمر مدینے مین حرام ہوئی اور مدینہ مین خمر انگور کی تھی نہین بلکہ کھجورون کی تھی اور وجہ تسمیہ خمر کی یہ ہے کہ خمر لغت مین بمعنی ڈھانکنے اور خلط کے ہے اور خمر ڈھانپ دیتی ہے عقل کو اور خلط و خبط کر دیتی ہے اسکو یہ مضمون قاموس مین ہے اور جاننا چاہیے کہ چیزین نشہ لانیوالی کئی طرح پر ہین ایک قسم شراب کی یہ کہ شیرہ انگور کا ہے جسوقت جوش لایا اور گاڑھا ہوا اور کف لانا شرط نہین بنا بر مذہب مختار کے اسکو خمر ہی کہتے ہین عربی مین دوسری قسم کہ شیرہ انگور کا قدرے پکایا جاوے نام اسکا باذق ہے اور فارسی مین اسکو بادہ کہتے ہین اور جو قدر چوتھائی کے پکایا گیا ہو اسکو طلا کہتے ہین تیسری قسم نقیع التمر اسکو سکر بھی کہتے ہین یعنی شربت خرما تر کا جب گاڑھا ہو جاوے اور کف لاوے چوتھی قسم شراب کی

ے یکنا ہے

یعنی اغلام ۱۲

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

نقیع الزبیب یعنی شربت منقی یا کشمش وغیرہ کا جسوقت جوش مارے اور جھاگ لاوے پس یہ تینون قسمین اخیر شراب کی جب جوش دیجاوین اور گاڑھی ہوون تو حرام ہین بالاتفاق کیونکہ اس حالت مین ان چیزون مین نشہ ہوتا ہی اور جو یہ صفت مذکورہ نہ پائی جاوے تو حرام نہین جیسے شربت خرما وغیرہ چار پہر یا آٹھ پہر کا ہو اور متغیر نہو تو پینا درست ہے اور چار چیزین پینے کی اور ہین کہ حلال ہین پینا اُنکا اس صورت مین کہ قدرے پکائی جاوین اور نشہ نہ لاوین اور جب نشہ لاوین تو یہ بھی قسمین حرام ہین اور بدون پکانے کے دیر تک رہے اور کف لاوے تو بھی پینا اُسکا حرام ہی ایک اُنمین سے نبیذ تمر یعنی شربت شیرہ خرمے کا کہ قدرے پکایا جاوے اگرچہ کچھ گاڑھا ہووے تو اُسکا پینا جائز ہی دوسری قسم خلیط یعنی خرما اور منقے کو کہ قدرے جوش دیکر شربت نکالین تیسری قسم نبیذ شہد اور گیہون اور جو جوار باجرہ وغیرہ کہ پکاوین چوتھی قسم مثلث یعنی یعنی پانی انگور کا پکایا جاوے یہانتک کہ دو حصے خشک ہوجاوے اور ایک حصہ باقی رہے پھر یہ چارون قسمین آخر کی بنا پر تقویت پانیکے عبادت پر نہ واسطے لہو اور شہوت کے نزدیک امام اعظمؒ کے حلال ہین اور نزدیک امام محمدؒ کے واسطے قوت عبادت کے بھی پینا انکا حرام ہے اور از راہ شہوت کے بالاتفاق حرام ہی مگر فتوی اہل تحقیق کا اوپر قول امام محمدؒ کے ہی جیسے کہ ترجمہ عبارت عینی شرح کنز کا شامل حدیث شریف کو ہی نقل کیا جاتا ہی کہا امام محمدؒ اور امام مالکؒ اور شافعیؒ اور احمدؒ نے کہ جو چیز بہت نشہ لاوے اور مست کردے پس تھوڑی بھی وہ حرام ہے کسی طرح کا نشہ ہو بموجب فرمانے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جو چیز نشہ کرے شراب ہی اور ساری چیزین نشہ کی حرام ہین نقل کیا اسکو ابن ماجہ اور دارقطنی نے اور صحیح کیا اس حدیث کو اور فتوی امام محمدؒ کے قول پر ہے انتہی پس جو چیز نشہ لاوے وہ شراب ہے اور حرام خواہ انگور سے بنے خواہ کھجور یا منقی یا شہد خواہ گیہون جو یا باجرا یا جوار یا عرق درخت کا چنانچہ تاڑی وغیرہ یا کوئی قسم گھاس ہو جیسے بھنگ وغیرہ تھوڑی ہو یا بہت حرام ہی اور حالت نشہ مین جو طلاق کہے بی بی اپنی کو تو طلاق واقع ہوجاتی ہی برابر ہی کہ شراب ہو یا نبیذ ہو وغیر ذالک اور یہ مذہب مفتی بہ ہے اور مذہب امام محمدؒ اور مالکؒ اور شافعیؒ اور احمد بن حنبلؒ اور محدثین کا یہ ہی کہ ہر چیز نشہ کی حرام ہی تھوڑی ہو یا بہت ہر چند امام اعظمؒ کے نزدیک نجس حرام وہ شراب ہے کہ جو جوش مارے اور گاڑھی ہو کر جھاگ لاوے باقی اور چیزین سوائے اسکے بدون نشہ لانیکے حرام نہین لیکن احتیاط والے محققین کے نزدیک امام محمدؒ کے قول پر فتوی ہی جیسے کہ نہایہ اور عینی اور زیلعی اور در مختار اور اشباہ و نظائر اور فتاوی عالمگیری اور فتاوی احمادیہ اور شرح مواہب الرحمن مین مذکور ہی اور شرح وہبانیہ وغیرہ مین امام اعظمؒ سے بھی موافق قول امام محمدؒ کے روایت نقل کی ہی پس اس حالت مین سب مجتہدونکا اتفاق ہوا چنانچہ مولانا عبد العلی لکھنوی نے تاڑی اور نار پاؤ کی حرمت پر جواب استفتا مین اس مطلب کو خوب صاف کیا ہی اور تین چالیس علمائے حنفیؒ اور شافعیؒ نے اسپر مہرین کی ہین جو چاہے اُسمین دیکھے اور بھنگ اور جو گھاس کہ نشہ لاوے اور کھانا افیون کا حرام ہی اسواسطے کہ عقل کو تباہ کرتی ہین اور باز رکھتی ہین ذکر اللہ اور نماز سے اور کہا علمانے کہ جو کوئی بھنگ وغیرہ کو حلال جانے زندیق بدعتی ہی اور فقیہ نجم الدینؒ زاہدی نے اُسکو کافر کہا اور قتل کرنا اُسکا مباح جانا ہی اور اسی طرح استعمال تنباکو کا حرام ہے جیسے کہ در مختار مین لکھا ہی اور مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی قدس اللہ سرہ نے حقہ کو مکروہ تحریمی اوپر قول صحیح کے کہا جو چاہے اُنکے رسالہ مین دیکھے اور ظاہر بھی ہی کیونکہ حقہ پینے والے کے مُنہ سے بوے بد مانند بوے لہسن اور پیاز کے آتی ہے اور واسطے مشابہت دوزخیون کے کہ دھوان اُنکے مُنہ سے نکلیگا اور طبیعت سلیم اُسکو مکروہ جانتی ہے اور اسواسطے کہ اُسکے پینے سے بدن مین کمال سستی آتی ہی اور بعضونکو بیہوشی آتی ہی پس یہ مفتر مین داخل ہی اور جو مفتر یعنی سستی لانیوالی ہی وہ حرام ہے جیسے امام احمدؒ وغیرہ نے اس حدیث کو نقل کیا ہی اور صاحب صراح اور صحاح نے معنی مفتر کے سستی لانیوالا لکھا ہے اور امام ابو القاسم حسین بن محمد بن مفضل راغب نے بیچ کتاب مفردات الفاظ قرآن کے بیچ معنی فتر اور فتور کے یون لکھا ہے کہ سکونت بعد حدت کے اور نرمی بعد شدت کے اور ضعف بعد قوت کے پس یہ معنی حقہ پینے والے مین ظاہر ہین صاحب تجربہ اہل انصاف اسکو خوب جانتے ہین اور جسنے کہا کہ معنی مفتر مین بدن کا گرم ہو جانا بھی شرط ہے پس وہ معنی شاذ ہین خلاف اکثر اہل لغت کے یا اُس سے اندر کی گرمی مراد ہی جاہل مرضی حق سے دور ہی اسواسطے کہ حقہ رافع سنت مسواک ہی کیونکہ مسواک دہن کو بوے بد سے پاک کرتی ہی اور حقہ خلاف اسکے اور حدیث مسواک کی صحاح وغیرہ مین مذکور ہی اَلسِّوَاکُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ وَمَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ منصف کو اسقدر کافی ہی اور اسی مضمون مین ابو اسحٰق گجراتی نے دو رسالے صغیر اور کبیر لکھے ہین

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْخَمْرُ مِنْ ھَاتَیْنِ الشَّجَرَتَیْنِ النَّخْلَۃِ وَالْعِنَبَۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا شراب بنتی ہی ان دو درختون سے کھجور اور انگور سے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی اکثر شراب
ان درختون سے ہوتی ہے نہ یہ کہ حصر ہے کہ انھین دو سے ہو غیر انکے سے نہو بموجب فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کُلُّ مُسْکِرٍ خَمْرٌ اور یہ عام ہی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رض
قَالَ خَطَبَ عُمَرُ عَلٰی مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّہٗ قَدْ نَزَلَ تَحْرِیْمُ الْخَمْرِ وَھِیَ مِنْ خَمْسَۃِ اَشْیَاءَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَۃِ وَالشَّعِیْرِ وَالْعَسَلِ
وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا خطبہ فرمایا حضرت عمرؓ نے اوپر منبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا تحقیق نازل
ہوئی تحریم خمر کی اور خمر بنتی ہی پانچ چیزون سے انگور کھجور گیہون جو شہد سے اور شراب وہ ہی کہ ڈھانپ لے عقل کو نقل کی یہ بخاری نے ف کہا علما نے کہ یہ اشارہ
ہے ساتھ اسکے کہ شراب منحصر ان پانچ چیزون مین نہین ہے غیر انکے سے بھی ہوتی ہے اگر ڈھانکنے والی ہو عقل کی + ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ
حِیْنَ حُرِّمَتْ وَمَا نَجِدُ خَمْرَ الْاَعْنَابِ اِلَّا قَلِیْلًا وَعَامَّۃُ خَمْرِنَا الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا تحقیق حرام کی گئی شراب اُسوقت کہ
حرام کی گئی اور نہین پاتے تھے ہم شراب انگورون کی مگر کم اور اکثر شراب ہماری کھجور کچی اور کھجور خشک کی تھی نقل کی یہ بخاری نے ف اول جو درخت خرما مین
ظاہر ہوتا ہی طلع کہلاتا ہی بعد ازان خلال بعد ازان بلح ساتھ زبر لام کے بعد ازان بسر بعد ازان رطب بعد ازان تمر + ح وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ سُئِلَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ وَھُوَ نَبِیْذُ الْعَسَلِ فَقَالَ کُلُّ شَرَابٍ اَسْکَرَ فَھُوَ حَرَامٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا سوال کیے گئے
رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم بتع سے اور وہ ہی نبیذ شہد کی فرمایا جو چیز پینے کی نشہ کرے پس وہ حرام ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بتع ساتھ زبر ب کے
اور جزم ت کے اور ساتھ زیر ت کے بھی آیا ہی اور نبیذ شہد کی کہ شہد کو ایک باسن مین ڈال رکھے تا تیزی پیدا کرے مانند نبیذ کھجور کے اور حاصل حضرتؐ کے
کلام کا یہ ہے اگر نبیذ شہد بھی نشہ کرے حرام ہے اور یہی حکم نبیذ تمر کا ہی اور کہتے ہین کہ خمر اہل یمن کی یہی تبع ہے + ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ مُسْکِرٍ خَمْرٌ وَکُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِی الدُّنْیَا فَمَاتَ وَھُوَ یُدْمِنُھَا لَمْ یَتُبْ لَمْ یَشْرَبْھَا فِی الْاٰخِرَۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی
ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چیز نشہ کرنیوالی ہی شراب ہی اور جو چیز نشہ کرنیوالی ہے حرام ہے یعنی تھوڑی یا بہت اور جو پیوے گا
شراب دنیا مین پھر مرے گا اس حال مین کہ ہمیشہ پیتا تھا کہ توبہ نہ کی اُس سے نہ پیویگا شراب آخرت مین نقل کی یہ مسلم نے ف نہ پیویگا الخ یعنی اگر حلال جانتا
تھا اُسکو یا مراد ساتھ اسکے زجر و منع شدید ہے یا مراد یہ ہے کہ نہین پیویگا اُسکو آخرت مین ساتھ اُنکے کہ نجات پائے اور پہلے داخل ہوئے جنت مین واللہ اعلم
ع وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنَ الْیَمَنِ فَسَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرَابٍ یَشْرَبُوْنَہٗ بِاَرْضِھِمْ مِنَ الذُّرَۃِ یُقَالُ لَہُ الْمِزْرُ فَقَالَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَ مُسْکِرٌ ھُوَ قَالَ نَعَمْ قَالَ کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ اِنَّ عَلَی اللّٰہِ عَھْدًا لِمَنْ یَّشْرَبُ الْمُسْکِرَ اَنْ یَّسْقِیَہٗ مِنْ طِیْنَۃِ الْخَبَالِ قَالُوْا
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا طِیْنَۃُ الْخَبَالِ قَالَ عَرَقُ اَھْلِ النَّارِ اَوْ عُصَارَۃُ اَھْلِ النَّارِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابرؓ سے یہ کہ ایک شخص آیا یمن سے اور پوچھا
حضرتؐ سے احوال شراب کا کہ پیتے تھے یمن کے ملک مین چینے کی کہا جاتا تھا اُسکو مزر پس فرمایا آنحضرتؐ نے کیا نشہ لاتی ہے وہ کہا اُسنے ہان فرمایا حضرتؐ
نے ہر چیز نشہ لانیوالی ہی حرام ہی تحقیق اللہ پر عہد ہی واسطے اُس شخص کے کہ پیوے نشہ کی چیز یہ کہ پلاویگا اُسکو طینۃ الخبال عرض کیا صحابہؓ نے یا رسول اللہ کیا ہی
طینۃ الخبال فرمایا خبال پسینہ ہی دوزخیون کا یا فرمایا خبال پیپ لہو کہ بہتا ہی دوزخیون کے زخمون سے نقل کی یہ مسلم نے ف خبال کے معنی یہ ذکر کیے
گئے اور طینت کے معنی ہین تلچھٹ کذا یفہم من ترجمۃ الشیخ + ح مولانا وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ خَلِیْطِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَعَنْ خَلِیْطِ
الزَّبِیْبِ وَالتَّمْرِ وَعَنْ خَلِیْطِ الزَّھْوِ وَالرُّطَبِ وَقَالَ انْتَبِذُوْا کُلَّ وَاحِدٍ عَلٰی حِدَۃٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی قتادہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ملانے خشک کھجور اور کچی کھجور کے
یعنی خشک اور کچی کھجور کو ملا کر نبیذ کرنے سے اور منع فرمایا ملانے انگور خشک اور کھجور خشک کے سے اور ملانے کچی کھجور اور تر کھجور کے سے اور فرمایا نبیذ ڈالو ہر ایک کی جدا جدا نقل کی یہ مسلم نے ف ان دونوں

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

بلکہ ارجھگو نسے جو منع فرمایا اور حد اجد آنکھو نے کو جائز رکھا حکمت اسمین یہ ہو کہ اکثر شتابی کرتی ہی تغیر طرف ایک جنب کے دو جنسو نمین ہے اور فساد کر دیتی ہو وہ دوسری کو اور ظاہر اور متمیز نہین ہوتی پس بینا پڑیگا حرام کو اور نزدیک امام مالکؒ اور احمدؒ کے بینا نبیذ کا کہ اسمین دو چیزین ہون حرام ہو اگرچہ نشہ کرنیوالی نہو عمل کیا ہو انھون نے ظاہر اس حدیث پر اور نزدیک جمہور کے جب حرام ہے کہ نشہ کرنیوالی ہو ؎ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْخَمْرِ تُتَّخَذُ خَلًّا فَقَالَ لَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو انسؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے شراب سے کہ بنائی جاوے سرکہ یعنی ساتھ ڈالنے نمک یا پیاز وغیرہ کے آیا وہ سرکہ حلال ہو یا نہین پس فرمایا نہین حلال نقل کی یہ مسلم نے ف ہمارے نزدیک اگر شراب سرکہ ہو جاوے تو حلال ہی خواہ بسبب ڈالنے کسی چیز کے اسمین ہو یا بغیر ڈالنے کے بسبب بہت دن گذر جانے کے یا رکھنے کے آفتاب مین مثلاً اور امام شافعیؒ کے نزدیک یہ ہے کہ اگر کوئی چیز ڈالکر اسمین سرکہ بنایا جاوے تو نہین پاک ہوتی ہے کبھی اور اگر آفتاب مین رہنے سے مثلاً سرکہ ہو جاوے تو دو قول ہین صحیح تران دونون مین یہ ہو کہ پاک ہو جاتی ہے اور دلیل ہماری مطلق فرمانا حضرتؐ کا ہو نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ اور بسبب جاتے رہنے وصف مفسد کے اور ثابت ہونے صفت صلاح کے مباح ہوا اور یہ نہی حضرتؐ سے ایسے کی تھی کہ ابتدا مین لوگ عادت رکھتے تھے شراب پینے کی اور جس چیز کی عادت ہوتی ہو اسکی طرف میلان طبع ہوتی ہو پس خوف کیا حضرتؐ نے مداخلت شیطان کی سے کہ مبادا اسکو وسیلہ کرین شراب پینے کا اور بعد گزرنے زمانے دراز کے خوف اس کا نہ رہا پس حرام نہوا اور صاحب ہدایہ نے ایک روایت نقل کی ہے خَیْرُ خَلِّکُمْ خَلُّ خَمْرِکُمْ واللہ علم اور بیہقی نے بیچ کتاب معرفت اپنی کے جابرؓ سے مرفوع اس حدیث کو نقل کیا ہو ح ع وَعَنْ وَائِلٍ الْحَضْرَمِیِّ اَنَّ طَارِقَ بْنَ سُوَیْدٍ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ فَنَہَاہُ فَقَالَ اِنَّمَا اَصْنَعُہَا لِلدَّوَاءِ فَقَالَ اِنَّہٗ لَیْسَ بِدَوَاءٍ وَّلٰکِنَّہٗ دَاءٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو وائل حضرمیؓ سے کہ طارق بن سوید نے پوچھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پینے شراب کے سے پس منع فرمایا حضرتؐ نے اسکو پس کہا طارق نے کہ سوائے اسکے نہین کہ استعمال کرتے ہین ہم شراب کو دوا کے لیے پس فرمایا حضرتؐ نے نہین وہ دوا لیکن وہ ہے بیماری نقل کی یہ مسلم نے ف اکثر علمانے منع کیا ہے دوا کرنیکو ساتھ شراب کے اور بعضون نے کہا کہ اگر متعین ہو علاج کرنا ساتھ اسکے بحکم طبیبون حاذق کے تو مباح ہو اور اگر لقمہ حلق مین اٹک جاوے اور خوف ہو ہلاک کا اور پانی اور اسکے کہ اس سے لقمہ حلق سے اترے پاوے نہین تو مباح ہو پی لینا اسکا بقدر اترنے لقمہ کے بالاتفاق اور بعضے علمانے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ لکھا ہو کہ نہین ہو مراد ساتھ نفع کے شفا اور صحت بدن بلکہ مراد نشاط طبع ہو اور بدن کو مضر بھی ہو انجام میں اور حدیث شریف مین آیا ہو کہ خدا تعالیٰ نے نہین رکھی ہے شفا حرام مین ح

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ یَقْبَلِ اللّٰہُ لَہٗ صَلٰوۃَ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فَاِنْ عَادَ لَمْ یَقْبَلِ اللّٰہُ لَہٗ صَلٰوۃَ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فَاِنْ عَادَ لَمْ یَقْبَلِ اللّٰہُ لَہٗ صَلٰوۃَ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فَاِنْ عَادَ الرَّابِعَۃَ لَمْ یَقْبَلِ اللّٰہُ لَہٗ صَلٰوۃَ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ لَمْ یَتُبِ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَقَاہُ مِنْ نَہْرِ الْخَبَالِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو روایت ہو عبداللہ بن عمرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پیتا ہے شراب یعنی اور توبہ نہین کرتا نہین قبول کرتا اللہ تعالیٰ اس کی نماز چالیس دن پس اگر توبہ خالص کی قبول کرتا ہو اللہ توبہ اسکی پس اگر اسنے پھر پی شراب نہین قبول کرتا اللہ اس کی نماز چالیس روز پھر اگر توبہ کی توبہ قبول کرتا ہو اللہ تعالیٰ اسکی پس اگر پھر بھی اس نے شراب نہین قبول کرتا اللہ تعالیٰ نماز اسکی چالیس روز پھر اگر توبہ کرتا ہے توبہ قبول کرتا ہو اللہ تعالیٰ اسکی پس اگر پھر پیتا ہو شراب چوتھی بار نہین قبول کرتا ہو اللہ تعالیٰ نماز اسکی چالیس روز پھر اگر توبہ کرتا ہے نہین قبول کرتا اللہ تعالیٰ توبہ اسکی اور پلاویگا اسکو نہر پیپ لہو و زخمیون سے نقل کی یہ ترمذی نے اور روایت کیا اسکو نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے عبداللہ بن عمروؓ سے ف نہین قبول کرتا اللہ نماز اسکی یعنی ثواب نہین ملتا اس نماز کا اگرچہ ساقط ہو جاتا ہو مطالبہ فرض وقت کا اور خاص نماز کو اسلیے ذکر کیا کہ جب نماز باوجود ہونے افضل عبادات بدنیہ کے قبول نہ ہوئی تو اور عبادتین بطریق

له کہ منزم اسکا درست ہے ۱۲ ؎ یعنی طبیب حاذق کہین کہ اس مرض کی یہی دوا ہے اور کوئی دوا نہین ہے ۱۲

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitized by eGangotri

اولی مقبول نہوگی اور قید چالیس دن کی شاید کہ اسلیے لگائی کہ باقی رہتا ہے اثر شراب کا اُس کے باطن مین مقدار اس مدت کے اور جاننا چاہیے کہ حکم ساتھ نہ
قبول ہونے توبہ کے چوتھی بار مین بسبب زجر و تشدید کے ہے واللہ اعلم اور وارد ہوا ہے کہ نہ اصرار کیا اُسنے کہ استغفار کی اگرچہ عود کرے دن مین ستر بار یا مراد یہ ہے
کہ بسبب شومی ارتکاب ام الخبائث کے توفیق توبہ حقیقی کی نہین پاتا ہو اور اصرار کرنیوالا اسی پر مرتا ہے +ع +ح وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَسْکَرَ کَثِیْرُہٗ فَقَلِیْلُہٗ حَرَامٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے جابرؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چیز کہ نشہ
لاوے بہت اُسکا تھوڑا اُسکا بھی حرام نقل کی یہ ترمذیؒ اور ابوداؤدؒ اور ابن ماجہ نے **ف** اس لیے کہ عادت اور طبیعت بشری اسپر واقع ہوئی ہے کہ تھوڑا
اُسکا پہونچاتا ہے بہت کو پس واجب ہوا پرہیز کرنا اُس سے +ح وَعَنْ عَائِشَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَسْکَرَ مِنْہُ الْفَرَقُ فَمِلْءُ الْکَفِّ مِنْہُ حَرَامٌ رَوَاہُ
اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو چیز نشہ لاوے بقدر فرق کے یعنی آٹھ سیر کے پس بھرا ہوا
چلو اُس مین سے حرام ہے نقل کی یہ احمدؒ اور ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** یعنی جسکا بہت حرام ہے اُسکا تھوڑا بھی حرام ہے جیسے کہ اوپر کی حدیث مین گذرا +ح وَعَنِ
النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الْحِنْطَۃِ خَمْرًا وَّمِنَ الشَّعِیْرِ خَمْرًا وَّمِنَ التَّمْرِ خَمْرًا وَّمِنَ الزَّبِیْبِ خَمْرًا وَّمِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَ
اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے نعمانؓ بن بشیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق گیہون سے بھی شراب
ہوتی ہے اور جَو سے بھی شراب ہوتی ہے اور کھجور سے بھی شراب ہوتی ہے اور انگور سے بھی شراب ہوتی ہے اور شہد سے ہوتی ہے نقل کی یہ ترمذیؒ اور ابوداؤدؒ
اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے **ف** لکھا ہے علما نے کہ مقصود حصر نہین ہے کہ انھین چیزون سے شراب بنتی ہے بلکہ خاص
ان چیزون کو اسلیے ذکر کیا کہ اکثر شراب ان چیزون کی بنتی ہے اور یہ دلیل ہے اوپر خاص ہونے خمر کے ساتھ پانی انگور کے اور ابن مالک نے کہا کہ انکو
خمر کہنا مجازا ہے بسبب زائل کرنے انکے کے عقل کو +ح +ع وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَ عِنْدَنَا خَمْرٌ لِیَتِیْمٍ فَلَمَّا نَزَلَتِ الْمَائِدَۃُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْہُ وَقُلْتُ اِنَّہٗ لِیَتِیْمٍ فَقَالَ اَھْرِیْقُوْہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ کہا تھی ہمارے پاس شراب ایک یتیم
کی یعنی ایک یتیم ہمارے گھر مین رہتا تھا کہ ہم پرورش کرتے تھے اُس کو اور وہ اموال رکھتا تھا از انجملہ شراب بھی تھی اور اُس زمانے مین شراب مباح تھی
پس جب اُتری سورہ مائدہ یعنی آیت تحریم خمر کی کہ اُسمین ہے یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ آخر آیت تک پوچھا
مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال شراب یتیم کا اور کہا مین نے کہ وہ یتیم کی ہے یعنی اور مال یتیم کا ضائع کرنا نہین چاہیے پس کیا حکم ہے فرمایا پھینک دو
اُس کو نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی یہ مال غیر متقوم ہے حلال نہین نفع لینا اُس سے اور حکم ہے ہم کو اُس کی اہانت کا +ح وَعَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِیْ طَلْحَۃَ
اَنَّہٗ قَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اِنِّیْ اشْتَرَیْتُ خَمْرًا لِاَیْتَامٍ فِیْ حِجْرِیْ قَالَ اَھْرِقِ الْخَمْرَ وَاکْسِرِ الدِّنَانَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَضَعَّفَہٗ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ دَاوٗدَ اَنَّہٗ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
عَنْ اَیْتَامٍ وَرِثُوْا خَمْرًا قَالَ اَھْرِقْھَا قَالَ اَفَلَا اَجْعَلُھَا خَلًّا قَالَ لَا اور روایت ہے انسؓ سے کہ نقل کی ابوطلحہؓ سے کہ کہا نبی اللہ کے تحقیق خریدی تھی مین نے
شراب واسطے یتیمون کے کہ بیچ پرورش میری کے ہین فرمایا پھینک دے شراب اور توڑ ڈال باسن شراب کے نقل کی یہ ترمذی نے اور ضعیف کیا اس حدیث
کو اور بیچ روایت ابوداؤد کے یہ ہے کہ ابوطلحہؓ نے پوچھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال یتیمون کا کہ وارث ہوے تھے شراب کے فرمایا پھینک دے اسکو
کہا کیا نہ بناؤن مین اُسکو سرکہ فرمایا نہین **ف** یہ خریدنا شراب کا پہلے حرام ہونے اسکے کے ہوا اور پوچھنا اسکے حکم کا بعد حرام ہونے کے کہ آیا رہنے دون یا پھینک دون
اور شراب کے باسن توڑنے کا اس لیے حکم فرمایا کہ نجاست اُسمین سرایت کر گئی تھی اور پاک کرنا اسکا ممکن نہ تھا یا واسطے مبالغہ منع کرنیکے اس سے فرمایا اور سرکہ بنانیکو
بھی منع فرمایا از راہ زجر و تنبیہ کے یا نہی تنزیہی ہے +ح +ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
عَنْ کُلِّ مُسْکِرٍ وَّمُفَتِّرٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے اُم سلمہؓ سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نشہ کرنے والی چیز سے اور مفتر سے نقل کی یہ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

ابوداود نے **ف** نہایہ مین لکھا ہے کہ مفتر اُس چیز کو کہتے ہین کہ جب پیوے اُسکو تو گرم ہوجاوے بدن یعنی گرمی قلب اور دماغ مین سرایت کرجاوے اور پاوے اُسمین فتور یعنی ضعف اور انکسار افتر الرجل کہا جاتا ہے اُسوقت کہ ضعیف ہوجاوین پلکین اُسکی اور منکسر ہوجاوین گوشہ چشم اُسکی کے اور دلیل پکڑی گئی ہے ساتھ اسکے اوپر حرمت بنج اور اور مغیرات اور مفترون کے ح **وعن** دَیلَمِ الحِمیَرِیِّ قَالَ قُلتُ یَا رَسُولَ اللہِ اِنَّا بِاَرضٍ بَارِدَۃٍ وَنُعَالِجُ فِیہَا عَمَلاً شَدِیداً وَاِنَّا نَتَّخِذُ شَرَاباً مِن ھٰذَا القَمحِ نَتَقَوّٰی بِہٖ عَلٰی اَعمَالِنَا وَعَلٰی بَردِ بِلَادِنَا قَالَ ھَل یُسکِرُ قُلتُ نَعَم قَالَ فَاجتَنِبُوہُ قُلتُ اِنَّ النَّاسَ غَیرُ تَارِکِیہِ قَالَ اِن لَّم یَترُکُوہُ فَاقتُلُوھُم رَوَاہُ اَبُودَاوٗدَ اور روایت ہے دیلم حمیری رض سے کہ کہا کہا مین نے یا رسول اللہ ہم ہین زمین سرد مین اور ساتھ زور وقوت کے کرتے ہین ہم اُسمین کام سخت کہ بدون قوت بدن کے اُسکو نہین کرسکتے اور ہم بناتے ہین شراب اس گیہون سے قوت حاصل کرتے ہین ہم ساتھ اُسکے اوپر کامون اپنے کے اور قوت پاتے ہین اور غالب آتے ہین اوپر سردی شہرون اپنے کے فرمایا کیا نشہ لاتی ہے وہ شراب کہا مین نے کہ ہان فرمایا پس بچو اُس سے کہا ہم نے کہ تحقیق لوگ نہین چھوڑنے والے اُسکو فرمایا اگر نہ چھوڑین اُسکو یعنی اور حلال جانین اُسکے پینے کو تو لڑو اُنسے نقل کی یہ ابوداود نے **وعن** عَبدِ اللہِ بنِ عَمرٍو اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الخَمرِ وَالمَیسِرِ وَالکُوبَۃِ وَالغُبَیرَاءِ وَقَالَ کُلُّ مُسکِرٍ حَرَامٌ رَوَاہُ اَبُودَاوٗدَ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو رض سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا پینے شراب کے سے اور کھیلنے جوے کے سے اور کوبہ سے اور غبیرا سے اور فرمایا جو چیز کہ نشے کی ہے حرام ہے نقل کی یہ ابوداود نے **ف** قاموس مین لکھا ہے کہ کوبہ کہتے ہین نرد اور شطرنج اور چھوٹے طبل یعنی نقارہ اور بربط کو اور یہ سب ممنوع ہین جو چیز انمین سے یہان مراد رکھین صحیح ہے اور غبیرا ایک قسم شراب کی ہے کہ چنے سے بنتی ہے حبشی بنایا کرتے ہین ح **وعنہ** عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَدخُلُ الجَنَّۃَ عَاقٌّ وَلَا قَمَّارٌ وَلَا مَنَّانٌ وَلَا مُدمِنُ خَمرٍ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ وَفِی رِوَایَۃٍ لَّہٗ وَلَا وَلَدُ زِنیَۃٍ بَدَلَ قَمَّارٍ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو رض سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہ داخل ہوگا بہشت مین یعنی ساتھ نجات پائے ہوؤن کے پہلے داخل ہونگے نافرمانی کرنیوالا مان باپ کی یعنی بلا وجہ شرعی اور نہ جواری اور نہ احسان رکھنے والا اوپر فقرا کے صدقہ دیکر اور نہ ہمیشہ پینے والا شراب کا نقل کی یہ دارمی نے اور ایک روایت دارمی کی مین یون آیا ہے کہ نہ داخل ہوگا بہشت مین ولد الزنا بجاے جواری کے **ف** جوا یہی عرف زمانے ہمارے کے ہر وہ کھیل ہے کہ شرط کیجاوے اُسمین غالبًا یہ کہ لیوے جیتنے والا ہارنیوالے سے کچھ مانند نرد اور شطرنج اور مانند انکے کے اور کہا طیبی نے کہ منان وہ ہے کہ نہ لیوے کچھ مگر احسان رکھے اُسپر اور احتمال یہ بھی ہے کہ منان من سے ہے بمعنی قطع کے یعنی کاٹنے والا ناتے کا اور نہ داخل ہوگا بہشت مین ولد الزنا حدیث وَلَدُ الزِّنَا لَا یَدخُلُ الجَنَّۃَ نہ صحیح ہے اور موضوع بلکہ ضعیف ہے اور باحتمال صحت حدیث کے تاویل کی گئی ہے اسطرح کہ اکثر اولاد زنا بغیر باپ مربی کے اور بسبب بدوضعی مان کے خراب ہوتی ہے اور تربیت ظاہر وباطن کی پاتی نہین پس بسبب اعمال بد اپنے کے گرفتار عذاب مین ہوتی ہے اور بسبب واقع ہونے نطفے کے محل حرام مین ساتھ وجہ حرام کے البتہ خبث مولود مین داخل ہوتا ہے جیسے کہ مال قمار اور ربوا مین لاحق ہوتا ہے یا مراد تشدید وتعریض ہے زانی پر کہ سبب پیدایش اُسکی کا ہے اور بعضون نے تاویل کی ہے کہ مراد ولد الزنا سے وہ شخص ہے کہ مواظبت کرتا ہے زنا پر جیسے کہ شجاعون کو بنون الحرب کہتے ہین اور اولاد مسلمان کو بنو الاسلام والاولد الزنا کوئی گناہ نہین رکھتا کہ عذاب دیا جاوے اُسپر س ح مولانا رفیع الدین **وعن** اَبِی اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللہَ بَعَثَنِی رَحمَۃً لِّلعٰلَمِینَ وَھُدًی لِّلعٰلَمِینَ وَاَمَرَنِی رَبِّی عَزَّ وَجَلَّ بِمَحقِ المَعَازِفِ وَالمَزَامِیرِ وَالاَوثَانِ وَالصُّلُبِ وَاَمرِ الجَاھِلِیَّۃِ وَحَلَفَ رَبِّی عَزَّ وَجَلَّ بِعِزَّتِی لَا یَشرَبُ عَبدٌ مِّن عَبِیدِی جُرعَۃً مِّن خَمرٍ اِلَّا سَقَیتُہٗ مِنَ الصَّدِیدِ مِثلَھَا وَلَا یَترُکُھَا مِن مَّخَافَتِی اِلَّا سَقَیتُہٗ مِن حِیَاضِ القُدسِ رَوَاہُ اَحمَدُ اور روایت ہے ابی امامہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے بھیجا مجکو سبب رحمت واسطے تمام عالم کے اور سبب رہنمائی واسطے عالم کے اور حکم کیا مجکو میرے رب عزت والے اور بزرگی والے نے ساتھ مٹانے باجون اور مزامیر اور بتون اور سولیون کے اور تمام رسومات وعادات جاہلیت کے یعنی حالت کفر کے اور قسم کھائی میرے رب عزت والے اور بزرگی والے نے ساتھ عزت اپنی کے کہ نہ پیوے گا کوئی بندہ میرے بندون مین سے ایک گھونٹ شراب کا مگر کہ پلاؤنگا مین اُسکو پیپ و زخمون کی سے مقدار اُس کے اور نہ چھوڑے گا اُسکو سبب

لہ یعنی سب [illegible] ۱۲ لہ یعنی [illegible] ۱۲

ڈرمیرے سے مگر کہ پلاؤنگا مین اُسکو یعنی شراب طہور حوضون پاک سے یعنی بہشت کے حوضون سے نقل کی یہ احمد نے **ف** ساتھ مٹانے باجون کے یعنی ڈھول اور ڈھولکی اور نقارہ اور تاشہ اور طبلہ اور طنبورا اور سارنگی اور ستار اور مانند انکے کے اور مزامیر کے یعنی شہنائی اور مرچنگ اور بانسری اور مانند انکے کے اور حدیث دلالت کرتی ہے اوپر حرام ہونے باجون کے اور مزامیر کے اس لیے کہ یہ چیزین قدیم سے رسومات اور عادات اہل فسق و بطالت کے سے ہین اور فقہانے لکھا ہے کہ راگ ساتھ باجون اور مزامیر کے حرام ہے اور ساتھ نرمی آواز کے مکروہ ہے اور اجنبی عورتون سے سُننا سخت حرام ہے اور سولیون کی شکل صلیبی یہ ہے کہ ایک خط خط دوسرے کو قطع کرے باین طریق + اور یہ شکل اُسکی ہے کہ سولی پر کھینچا تھا اُسکو نصاریٰ نے اور نصاریٰ اس شکل کو کہ صورت سولی پر کھینچنے عیسیٰ علیہ السلام کی ہے بگمان انکے کے سب چیزون مین رکھتے ہین واسطے یاد داشت غم اور حسرت کے اوپر قضیہ حضرت عیسیٰ کے پس اس کے بھی نابود کرنیکا حکم کیا اور تمام رسوم جاہلیت کے مانند نوحہ کرنیکے اور فخر کرنیکے ساتھ حسب کے اور طعن کرنے کے نسب مین و غیر ذالک + ح + ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَۃٌ قَدْ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمُ الْجَنَّۃَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَالْعَاقُّ وَالدَّیُّوْثُ الَّذِیْ یُقِرُّ فِیْ اَھْلِہِ الْخُبْثَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہین کہ حرام کی اللہ نے اُنپر بہشت یعنی نجات پائے ہون کے ساتھ داخل ہونا بہشت مین اُنپر حرام کیا ایک ہمیشہ پینے والا شراب کا اور دوسرا نافرمانی کرنے والا مان باپ کی اور تیسرا دیوث وہ کہ تجویز کرے اپنے اہل و عیال مین ناپاکی کو نقل کی یہ احمدؒ اور نسائیؒ نے **ف** اہل و عیال مین یعنی اپنی بیوی یا لونڈی یا قرابتی کے حق مین تجویز کرے ناپاکی کو یعنی زنا یا مقدمات زنا کو مانند بوس و کنار وغیرہ کے اور انھین کے حکم مین ہین تمام گناہ مانند پینے شراب کے اور ترک کرنے غسل جنابت کے اور مانند انکے کے یعنی اگر مثلاً بیوی کو شراب پیتے دیکھے یا دیکھے ترک کرتے غسل جنابت کو اور منع نہ کرے تو وہ بھی دیوث ہے کہا طیبی نے کہ دیوث وہ ہے کہ دیکھے اپنے اہل مین چیز بُری اور نہ غیرت کرے اُسپر اور نہ منع کرے اُنکو اُس سے + ع **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَۃٌ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَقَاطِعُ الرَّحِمِ وَمُصَدِّقٌ بِالسِّحْرِ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی موسیٰ اشعریؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص نہین داخل ہون گے بہشت مین ہمیشہ شراب پینے والا اور توڑنے والا ناتے کا اور یقین کرنیوالا سحر کا نقل کی یہ احمدؒ نے **ف** یقین کرنیوالا یعنی جو کہ سحر کو مؤثر بالذات جانے اُسکا یہ حال ہے والا یقین کرنا سحر کا بمعنی ثبوت تاثیر اُسکی کے اور واقع ہونے اسکے کے ساتھ پیدا کرنے و حکم خدائے تعالیٰ کے صحیح ہے کہ وارد ہوا ہے اَلسِّحْرُ حَقٌّ + ح **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ اِنْ مَاتَ لَقِیَ اللّٰہَ تَعَالٰی کَعَابِدِ وَثَنٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَرَوَی ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ ذَکَرَ الْبُخَارِیُّ فِی التَّارِیْخِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْہِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ پینے والا شراب کا اگر مر جاوے ملاقات کریگا اللہ سے مانند پوجنے والے بُت کے نقل کی یہ احمدؒ نے اور نقل کی ابن ماجہؒ نے ابو ہریرہؓ سے اور بیہقیؒ نے بیچ کتاب شعب الایمان کے محمد بن عبید اللہ سے اُس نے اپنے باپ سے اور کہا بیہقیؒ نے کہ ذکر کی بخاریؒ نے یعنی یہ حدیث اپنی تاریخ مین محمد بن عبید اللہ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ مَا اُبَالِیْ شَرِبْتُ الْخَمْرَ اَوْ عَبَدْتُ ھٰذِہِ السَّارِیَۃَ دُوْنَ اللّٰہِ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابی موسیٰ اشعریؓ سے کہ وہ تھے کہتے کہ نہین پروا کرتا مین کہ پیون مین شراب یا پوجون مین اس ستون کو سوائے اللہ کے نقل کی یہ نسائیؒ نے **ف** اس ستون کو الخ یعنی پتھر کو کہ بُت پتھر ہوتے ہین اور مقصود یہ ہے کہ پینا شراب کا اور پوجنا بُت کا میرے نزدیک ایک حکم رکھتا ہے + ح

کِتَابُ الْاِمَارَۃِ وَالْقَضَاءِ کتاب ہے بیچ سرداری اور قضائے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل اول

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَمَنْ یُّطِعِ الْاَمِیْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ وَمَنْ یَّعْصِ الْاَمِیْرَ فَقَدْ عَصَانِیْ وَاِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّۃٌ یُقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِہٖ وَیُتَّقٰی بِہٖ فَاِنْ اَمَرَ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَعَدَلَ فَاِنَّ لَہٗ بِذٰلِکَ اَجْرًا وَاِنْ قَالَ بِغَیْرِہٖ فَاِنَّ عَلَیْہِ مِنْہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ فرمانبرداری کرے میری پس تحقیق فرمانبرداری کی اُس نے اللہ کی اور جس نے نافرمانی کی میری

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

پس نافرمانی کی اللہ کی اور جس نے کہ اطاعت کی امیر کی پس اطاعت کی میری اور جس نے نافرمانی کی امیر کی پس تحقیق نافرمانی کی میری اور سوای اسکے نہین
کہ امام یعنی خلیفہ یا امیر اسکا بمنزلہ سپر[1] کے ہے قتال کیا جاتا ہے پیچھے اسکے سے اور بچاؤ کیا جاتا ہے بسبب اُسکے یعنی آفات و بلیات سے پس اگر حکم کرے ساتھ
تقویٰ اللہ کے اور انصاف کرے پس تحقیق واسطے اُس امیر کے بسبب اُسکے ہے ثواب بڑا اور اگر حکم کرے ساتھ غیر اسکے کے پس اُسپر ہے بسبب اس کام کے
گناہ نقل کی بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اُمِّ الْحُصَيْنِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُّجَدَّعٌ يَقُوْدُكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاسْمَعُوْا
لَهٗ وَاَطِيْعُوْا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ام حصین رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر امیر کیا جاوے تمپر غلام نکٹا کن کٹا حکم کرے تمکو
موافق حکم اللہ کے پس سنو حکم اسکا اور فرمانبرداری کرو اُسکی نقل کی یہ مسلم نے ف ذکر غلام کا مبالغے کے لیے ہے مانند قول آنحضرت صلعم کے جو کوئی بناوے
مسجد اگرچہ مانند گھونسلے چڑیا کے ہو مسجد ہرگز مانند گھونسلے چڑیا کے نہین ہوتی ہے ولیکن مقصود مبالغہ ہے یا مراد نائب سلطان اور خلیفہ اکبر ہے والا غلام
امیر و امام نہین ہوتا اور اسی طرح تمام احادیث مین اور نکٹا اور کن کٹا بھی تاکید کے لیے کہا یعنی غلام حقیر و خوار ح وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَاَنَّ رَاْسَهٗ زَبِيْبَةٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس رض سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا سنو یعنی کلام حاکم کا اور اطاعت کرو یعنی امر و نہی اُسکے کی جبتک کہ نہ مخالفت ہو امر اللہ کی اور رسول اُسکے کی اگرچہ عامل کیا جاوے تمپر غلام حبشی
گویا کہ سر اسکا انگور ہے یعنی مانند انگور کے ہی چھوٹا پے مین اور سیاہی مین نقل کی یہ بخاری نے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّمْعُ وَالطَّاعَةُ
عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيْمَا اَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَاِذَا اُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے سُننا اور فرمانبرداری کرنی واجب ہے اوپر مرد مسلمان کے بیچ اُس چیز کے کہ خوش لگے اور ناخوش لگے جبتک کہ نہ حکم کیا جاوے ساتھ گناہ کے
پس جس وقت کہ حکم کیا جاوے ساتھ گناہ کے تو نہین ہے سننا اور نہ فرمانبرداری کرنی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی سُننا کلام حاکم کا اور فرمانبرداری کرنی
اُس کی واجب ہے ہر مسلمان پر برابر ہے کہ حکم کرے ساتھ اُس چیز کے کہ موافق طبع اُسکی کے ہو یا نہ موافق ہو بشرطیکہ نہ حکم کرے اُسکو ساتھ گناہ کے پس اگر حکم کرے
ساتھ گناہ کے تو نہین جائز ہے فرمانبرداری اُس کی و لیکن نہین جائز ہے اُسکو لڑنا امام سے ع وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
طَاعَةَ فِيْ مَعْصِيَةٍ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حضرت علی رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہے فرمانبرداری کرنی یعنی کسیکی
امام کی اور نہ باپ وغیرہ کی گناہ مین سوا اس کے نہین کہ فرمانبرداری کرنی بیچ امر نیک کے ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ
قَالَ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَعَلٰى اَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَعَلٰى اَنْ لَّا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ وَعَلٰى اَنْ
نَقُوْلَ بِالْحَقِّ اَيْنَمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَعَلٰى اَنْ لَّا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ اِلَّا اَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ فِيْهِ بُرْهَانٌ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبادہ بن صامت سے کہ کہا بیعت کی ہمنے یعنی عہد کیا ہمنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر سننے اور فرمانبرداری کرنے کے بیچ تنگی
اور آسانی کے اور وقت خوشی اور ناخوشی کے اور اسپر کہ ترجیح دیوین ہمپر اور اسپر کہ نہ نکالین ہم امر کو اہل اُس کے سے اور اسپر کہ کہین ہم حق جہان ہون ہم نہ ڈرین ہم
بیچ مقدمے اللہ کے یعنی امر دین اور کلام حق مین ملامت ملامت کرنیوالے کی سے اور ایک روایت مین یون ہے کہ عہد کیا ہمنے اسپر کہ نہ نکال ڈالین ہم امر کو اہل اُسکے
سے یعنی فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ نہ نکال ڈالو امر کو اہل اُسکے سے مگر یہ کہ دیکھو تم کفر صریح کہ نزدیک تمھارے ہے اللہ کی طرف سے اُس امر مین دلیل ہو یعنی آیت قرآن و سنت رسول
سے کہ احتمال تاویل کا نہ رکھے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ترجیح دیوین ہمپر یعنی عہد کیا ہمنے کہ صبر کرینگے ہم اسپر کہ ترجیح دی جاوے گی ہمپر یعنی جماعت انصار پر جیسے
کہ اور روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت صلعم نے انصار سے فرمایا تھا کہ بعد میرے اثرت ہوگا پس صبر کرنا تم اُسپر یعنی ترجیح اور تفصیل دیے جاوین گے تمپر بخشش و انعام
اور حکومت مین چنانچہ یہ حال واقع ہوا بیچ عہد امرا کے بعد از خلفائے راشدین کے پس صبر کیا انصار نے اُسپر اور اسپر کہ نہ نکالین ہم الخ یعنی نہ طلب کرین ہم

[1] امام کو جو تشبیہ دی ساتھ سپر کے بیان اسکا یہ ہے کہ جیسے کہ لڑائی مین سپر بچاتی ہے تیر و شمشیر سے اسی طرح وجود امام کا ہو بچنے آفات اور حوادث اعدائے دین کے سے باعث امن و امان کا ہے ۱۲ ح

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

امارت اور نہ معزول کرین ہم امیر کو اپنے سے اور نہ لڑین ہم اُس سے اور اخیر جملہ کے معنی یہ ہین کہ اگر کفر صریح دیکھو امام سے تو جائز ہی معزول کردینا اُسکا بلکہ واجب
ہے نہ فرمانبرداری کرنی اُسکی اور امام معزول نہین ہوجاتا فسق و فجور سے امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اور امام شافعیؒ کے نزدیک معزول ہوجاتا ہی اور اسیطرح ہر قاضی
اور امیر اور اصل مسئلہ یہ ہی کہ فاسق نہین ہی اہل ولایت سے نزدیک شافعیؒ کے اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک فاسق اہل ولایت سے ہی یہانتک کہ صحیح ہی واسطے
باپ فاسق کے نکاح کردینا اپنی چھوٹی بیٹی کا ؎ ح ؎ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا اِذَا بَايَعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُولُ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتُم
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا تھے ہم جسوقت بیعت کرتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر سُننے اور فرمانبرداری کرنیکے فرماتے واسطے ہمارے بیچ
اُس چیز کے کہ طاقت رکھو تم نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یا تو یہ رخصت ہے حضرت کی طرف سے یعنی جسقدر فرمانبرداری ہوسکے اُسقدر کرو یا تاکید و تشدید ہے یعنی جتنی
فرمانبرداری کرسکو قصور نکرو ؎ ع ؎ ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى مِنْ اَمِيرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ فَاِنَّهُ لَيْسَ اَحَدٌ يُفَارِقُ
الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَيَمُوتُ اِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دیکھے اپنے سردار سے
کوئی چیز ناخوش رکھے اُسکو یعنی شرعًا یا طبعًا پس چاہیے کہ صبر کرے یعنی اور خروج نکرے اُسپر پس تحقیق نہیں کوئی کہ جُدا ہو جماعت سے ایک بالشت پس مرے یعنی
اسی حال پر بغیر توبہ کے مگر کہ مریگا اسطرح کا مرنا کہ مرتے ہین اُسپر اہل جاہلیت نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف یعنی جو کوئی نکل گیا اطاعت امام سے اور جدا ہوا جماعت
مسلمین سے اور مخالفت کی اجماع کی اور مرا اس حال پر پس تو مرا اس سیئت پر کہ مرتے ہین اُسپر اہل جاہلیت کہ دین سے خبر نہین رکھتے تھے اس لیے کہ وہ طاعت
امیر کی نہین کرتے تھے اور نہ پیروی کرتے تھے ہدایت امام کی بلکہ وہ بیزار رہتے تھے اس سے اور نہین اجماع کرتے تھے کسی چیز پر اور نہین اتفاق کرتے تھے ایک رای پر
؎ ع وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ
عِمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِعَصَبِيَّةٍ اَوْ يَدْعُو لِعَصَبِيَّةٍ اَوْ يَنْصُرُ عَصَبِيَّةً فَقُتِلَ فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ وَمَنْ خَرَجَ عَلٰى اُمَّتِي بِسَيْفِهٖ يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا وَلَا يَتَحَاشَا
مِنْ مُؤْمِنِهَا وَلَا يَفِي لِذِي عَهْدٍ عَهْدَهُ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے فرماتے جو شخص کہ نکلے امام کی اطاعت سے اور جدا ہو جماعت اسلام سے پھر مرے اُسپر مرتا ہے مرنا جاہلیت کا اور جو شخص کہ لڑے نیچے نشان اندھا دھند
کے یعنی نیچے نشان ایک امر کے کہ نہ ظاہر ہو حق و باطل ہونا اُسکا اس حال مین کہ غصہ ہوتا ہی واسطے تعصب کے یعنی واسطے مدد کرنے قوم کے ظلم پر نہ واسطے اعلاے
کلمۃ اللہ کے اور اظہار دین اُسکے کے یا بلاتا ہے یعنی لوگونکو واسطے تعصب کے یعنی نہ واسطے خدا کے یا مدد کرتا ہے کسیکی واسطے تعصب کے پس مارا گیا یعنی اس حال
مین پس مرنا اُسکا بطور مرنے جاہلیت کے ہی اور جو کوئی نکلے اُمت میری پر یعنی اُمت اجابت پر ساتھ تلوار اپنی کے کہ مارتا ہی نیک کو اُمت میری سے اور برے
کو اور نہین پروا کرتا مسلمان اُمت میری کے سے یعنی نہین پروا کرتا ساتھ اس چیز کے کہ کرتا ہی اُس سے اور نہین ڈرتا عذاب او روبال اسکے سے اور نہین پورا کرتا
عہد والے سے عہد اُسکا پس نہین وہ میری اُمت سے یا میرے طریقے پر اور نہین مین اُس سے نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ عَنْ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خِيَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَيُحِبُّوْنَكُمْ وَتُصَلُّوْنَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْكُمْ وَشِرَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُبْغِضُوْنَهُمْ وَيُبْغِضُوْنَكُمْ
وَتَلْعَنُوْنَهُمْ وَيَلْعَنُوْنَكُمْ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نُنَابِذُهُمْ عِنْدَ ذٰلِكَ قَالَ لَا مَا اَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلٰوةَ لَا مَا اَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلٰوةَ اَلَا مَنْ وُلِّيَ عَلَيْهِ وَالٍ
فَرَاٰهُ يَاْتِيْ شَيْئًا مِّنْ مَّعْصِيَةِ اللّٰهِ فَلْيَكْرَهْ مَا يَاْتِيْ مِنْ مَّعْصِيَةِ اللّٰهِ وَلَا يَنْزِعَنَّ يَدًا مِّنْ طَاعَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی
عوفؓ بن مالک اشجعی سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا بہترین حاکمون تمھارے کے وہ ہین کہ دوست رکھو تم اُنکو اور دوست رکھین وہ تمکو یعنی عدل
کرین پس اس سبب سے محبت ہو آپس مین اور دعا کرو تم اُنپر اور دعا کرین وہ تمپر اور بدترین حاکمون تمھارے کے وہ ہین کہ بغض رکھو تم اُنسے اور بغض رکھین وہ
تم سے اور لعنت کرو تم اُنکو اور لعنت کرین وہ تم کو کہا عوفؓ نے کہ کہا ہمنے یعنی صحابہؓ نے اے رسول خدا کے کیا نہ پھینک دین ہم عہد اُنکا یعنی کیا نہ معزول کردین ہم

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

انکو اور نہ توڑ ڈالین عہد انسے اور نہ لڑین انسے نزدیک اس حال کے فرمایا نہیں جبتک کہ قائم کرین تم مین نماز نہیں جبتک کہ قائم کرین تم مین نماز خبردار ہو جو شخص کہ حاکم کیا جاوے اسپر کوئی حاکم پس دیکھے اسکو کہ کرتا ہے ایک چیز گناہ خدا کے سے پس چاہیے کہ مکروہ رکھے اس چیز کو کہ کرتا ہے گناہ خدا کے سے اور نہ کھینچے ہاتھ فرمانبرداری سے نقل کی یہ مسلم نے ف جب تک کہ آخر اس سے سمجھا جاتا ہے کہ ترک کرنا نماز کا حاکمون کو موجب نقض عہد اور ترک کرنے اطاعت انکی کا ہے مانند کفر کے اس لیے کہ نماز ستون دین کا ہے اور فرق کرنیوالی ہے درمیان ایمان و کفر کے بخلاف اور گناہون کے کہ وہ ایسے نہیں اور اسمین تشدید و تہدید عظیم ہے اوپر ترک کرنے نماز کے ۔ ح وعن ام سلمة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون عليكم امراء تعرفون وتنكرون فمن انكر فقد برئ ومن كره فقد سلم ولكن من رضي وتابع قالوا افلا نقاتلهم قال لا ما صلوا لا ما صلوا اي من كره بقلبه وانكر بقلبه رواه مسلم

اور روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہونگے تم پر امیر کہ ہونگے بعضے افعال انکے اچھے اور بعضے برے پس جسنے انکار کیا یعنی جو کوئی قادر ہوا اسپر کہ بیان کرے اسکے منہ پر کہ یہ فعل تیرا برا ہے اور کہدیا پس تحقیق پاک ہوا یعنی نفاق سے اور مداہنت سے اور جسنے مکروہ جانا یعنی جو کوئی قادر نہوا زبان سے کہنے پر ولیکن مکروہ جانا دل سے پس تحقیق سالم رہا یعنی مشارکت سے گناہ اور وبال میں ولیکن جو کوئی راضی ہوا یعنی ساتھ فعل انکے کے دل سے اور پیروی کی یعنی انکی کرنے برائیون میں پس وہ شریک ہوا ساتھ انکے گناہ اور وبال میں کہا صحابہؓ نے کیا پس نہ لڑین ہم انسے یعنی اسوقت فرمایا نہیں جب تک کہ نماز پڑھیں نہیں جبتک کہ نماز پڑھیں یعنی جس شخص نے مکروہ جانا ساتھ دل اپنے کے اور انکار کیا ساتھ دل اپنے کے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی جس شخص نے آلخ یہ تفسیر کی راوی نے اس قول کی ومن كره فقد سلم كذا ذكره الشيخ اور ملا علی نے کہا کہ تفسیر فمن انكر ومن كره کی ایدکو دونون جملے حدیث ہیں ۔ وعن عبد الله بن مسعود قال قال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم انكم سترون بعدي اثرة وامورا تنكرونها قالوا فما تأمرنا يا رسول الله قال ادوا اليهم حقهم وسلوا الله حقكم متفق عليه

اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق تم دیکھو گے پیچھے میرے ترجیح[لہ] دینے کو اور کتنی چیزین کہ بری جانو گے تم عرض کیا صحابہ نے کیا حکم فرماتے ہو تم ہمکو یا رسول اللہ یعنی اسوقت فرمایا ادا کرو تم طرف انکے حق انکا اور مانگو اللہ سے حق اپنا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی تم اپنی طرف سے حق حاکمون کے ادا کرو یعنی اطاعت کرو انکی اور مددگار ہو اور اگر وہ تمہارے حق مین قصور کرین صبر کرو اور جناب حق مین التجا کرو کہ جزا تم کو دے ۔ ح وعن وائل بن حجر قال سأل سلمة بن يزيد الجعفي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا نبي الله ارايت ان قامت علينا امراء يسألونا حقهم ويمنعونا حقنا فما تأمرنا قال اسمعوا واطيعوا فانما عليهم ما حملوا وعليكم ما حملتم رواه مسلم

اور روایت ہے وائل بن حجرؓ سے کہ کہا پوچھا سلمہؓ بن یزید جعفی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا اے نبی اللہ کے خبر دیجیے مجکو کہ کیا فرماتے ہین آپ ہمکو اگر مسلط ہوں ہمپر امرا مانگین ہمسے حق اپنا یعنی اطاعت و خدمت اور نہ دین ہمکو حق ہمارا یعنی نہ عدل کرین اور نہ غنیمت دین فرمایا سنو یعنی کلام انکا ظاہر مین اور فرمانبرداری کرو یعنی باطن مین یا سنو بات انکی اور اطاعت کرو فعل مین پس سوا اسکے نہیں کہ انپر ہے وہ چیز کہ اٹھائے گئے یعنی تکلیف دیے گئے قبیلہ عدل اور دینے حق رعیت سے اور تمپر ہے وہ چیز کہ اٹھائے گئے یعنی اطاعت کرنی اور صبر کرنا بلاؤن پر نقل کی یہ مسلم نے ف حاصل یہ کہ واجب ہے ہر ایک پر وہ چیز کہ تکلیف دیا گیا پس نہ بڑھے حد اپنی سے ۔ ع وعن عبد الله بن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من خلع يدا من طاعة لقي الله يوم القيمة لا حجة له ومن مات وليس في عنقه بيعة مات ميتة جاهلية رواه مسلم

اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے جو شخص کہ نکالے ہاتھ امام کی تابعداری سے ملاقات کریگا اللہ تعالی سے دن قیامت کے اس حالت مین کہ نہین ہو گی دلیل واسطے اسکے یعنی دلیل ایمان کی اور جو کوئی مرے اس حال مین کہ نہیں اسکی گردن مین بیعت امام کی یعنی اطاعت امام برحق کی دین مین مریگا مرنا جاہلیت کا سا نقل کی یہ مسلم نے ۔ وعن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كانت بنو اسرائيل تسوسهم الانبياء كلما هلك نبي خلفه نبي وانه

[لہ] معنی اس جملے کے بیچ حدیث عبادہ بن صامت کے بیان ہو چکے ہیں ۱۲

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَسَیَکُوْنُ خُلَفَاءُ فَیَکْثُرُوْنَ قَالُوْا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فُوْا بِبَیْعَۃِ الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلِ اَعْطُوْهُمْ حَقَّهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا تھے بنی اسرائیل کہ ادب سکھلاتے تھے انکو انبیا جبکہ مرتا ایک نبی جانشین ہوتا انکا اور
نبی اور تحقیق حال یہ ہی کہ نہین آنیوالا کوئی نبی پیچھے میرے اور ہون گے بعد میرے امیر اور بہت ہونگے عرض کیا صحابہؓ نے پس کیا حکم فرماتے ہو ہمکو یعنی جبکہ بہت
ہونگے امیر بعد آپکے اور واقع ہوگا اُنمین تنازع آپسمین پس کیا فرماتے ہو ہمکو کرنیکو اُسوقت فرمایا پوری کرو بیعت پہلے کی پھر پہلے کی یعنی اتباع پہلے خلیفہ کا کیجیے
اگر مدعی ہو دوسرا اتباع نہ کیجیے اور دو اُنکو حق اُنکا پس تحقیق اللہ تعالیٰ پوچھیگا اُنسے اُس چیز سے کہ طلب چرانے کی کی ہی اُنسے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پوری
کرو الخ یعنی وفا کرو بیعت خلیفہ اول پھر بیعت اُس خلیفہ کی کہ بعد اُسکے ہو اور وہ اول بہ نسبت اُسکے ہی کہ بعد اُسکے ہی یعنی خلیفہ بعد از خلیفہ کے ہونگے تم بھی بیعت
ہر ایک سے اسی ترتیب سے کرنا اور وفا کرنا مقصود یہ ہی کہ بیعت اوّل کے لیے ہی جیسے کہ حدیث آیندہ مین آتا ہی اور قول اَعْطُوْهُمْ حَقَّهُمْ مانند بدل کے ہی جملہ فُوْا بِبَیْعَۃِ
الْاَوَّلِ سے اور قول فَاِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ تعلیل ہی واسطے امر کے ساتھ دینے حق اُنکے کے اور اسمین اختصار ہی یعنی پس دو اُنکو حق اُنکا اگرچہ نہ دیوین وہ تمکو حق تمہارا اُس
چیز سے الخ یعنی پوچھیگا حق رعایا سے پس حق تمہارا بھی اُنسے لیگا ۱۲ ح + ع وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بُوْیِعَ لِخَلِیْفَتَیْنِ فَاقْتُلُوا
الْاٰخَرَ مِنْهُمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بیعت کیجاوے واسطے دو خلیفون کے پس قتل کرو اسکو کہ اخیر
اُنمین سے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی لڑو ساتھ اُسکے تا پھر آوے طرف امر خدا کے یا مارا جاوے اس لیے کہ وہ باغی ہی اور بعضون نے کہا مراد قتل سے باطل کرنا بیعت اسکی کا ہی اور
سست کرنا اُسکا ۱۲ ع + ح وَعَنْ عَرْفَجَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّهٗ سَیَکُوْنُ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّفَرِّقَ اَمْرَ هٰذِهِ الْاُمَّۃِ
وَهِیَ جَمِیْعٌ فَاضْرِبُوْهُ بِالسَّیْفِ کَائِنًا مَنْ کَانَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عرفجہؓ سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے قریب ہی کہ ہونگے
شر و فساد پس جو شخص کہ ارادہ کرے جدائی ڈالنے کا امر اس امت مین اس حالمین کہ امت ہو اکٹھی پس مارو اسکو ساتھ تلوار کے کسے باشد نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی انواع
انواع کے فتنے و فساد ہونگے واسطے طلب امارت کے ہر جہت سے اور امام وہی ہوگا کہ جسکے لیے اول منعقد ہوئی ہوگی بیعت اور کسے باشد یعنی اگرچہ بڑا اشراف اور بڑا عالم ہو اور
سزاوار تر جانو اسکو ساتھ امامت کے لیکن چونکہ باعث شر اور فساد اور تفریق امت کا ہی لائق قتل کے ہی بشرطیکہ اوّل لائق امامت کے ہو ۱۲ ع + ح وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ اَتَاکُمْ وَاَمْرُکُمْ جَمِیْعٌ عَلٰی رَجُلٍ وَّاحِدٍ یُّرِیْدُ اَنْ یَّشُقَّ عَصَاکُمْ اَوْ یُفَرِّقَ جَمَاعَتَکُمْ فَاقْتُلُوْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عرفجہؓ سے
کہ کہا سنا مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص آوے تمہارے پاس یعنی ساتھ دعوی خروج کے خلیفہ وقت پر اس حال مین کہ امر تمہارا اکٹھا ہو ایک شخص پر
اور ایک خلیفہ پر در حالیکہ ارادہ کرے یہ کہ چیرے لاٹھی تمہاری کو یا جدائی ڈالے جماعت تمہاری مین نقل کی یہ مسلم نے ف چیرے لاٹھی تمہاری کو یہ کنایہ ہی جدائی ڈالنے سے
لوگون مین گویا کہ لوگون کے جمع ہونیکو ایک امر پر بمنزلہ لاٹھی کے رکھا اور جدائی ڈالنے کو مانند پھاڑنے اُسکے کے اور یا جدائی ڈالے الخ ظاہرا یہ شک راوی ہی اور احتمال
ہی کہ اول کو حمل کرین اوپر جدائی ڈالنے کے امر دنیا مین اور دوسرے کو احکام دین مین ۱۲ ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ بَایَعَ اِمَامًا فَاَعْطَاهُ صَفْقَۃَ یَدِهٖ وَثَمَرَۃَ قَلْبِهٖ فَلْیُطِعْهُ اِنِ اسْتَطَاعَ فَاِنْ جَاءَ اٰخَرُ یُنَازِعُهٗ فَاضْرِبُوْا عُنُقَ الْاٰخَرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمروؓ سے
کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے بیعت کی امام سے پس دیا اُسکو صفقہ ہاتھ اپنے کا اور ثمرہ دل اپنے کا یعنی ظاہر مین اور خلوص دل سے اتباع اُسکا
قبول کیا پس چاہیے کہ اطاعت اُسکی کرے اگر کر سکے یعنی جسقدر کہ کر سکے پس اگر آوے دوسرا کہ دعوی امامت کا کرے اور خروج کرے امام اول پر پس مارو گردن اُس دوسرے
کی نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْاَلِ الْاِمَارَۃَ فَاِنَّكَ اِنْ اُعْطِیْتَهَا عَنْ مَسْاَلَۃٍ وُکِلْتَ اِلَیْهَا
وَاِنْ اُعْطِیْتَهَا عَنْ غَیْرِ مَسْاَلَۃٍ اُعِنْتَ عَلَیْهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی عبد الرحمن بن سمرہؓ سے کہ کہا فرمایا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ مانگ سرداری کو پس تحقیق
تو اگر دیا گیا سرداری بسبب مانگنے کے تو سونپا جاویگا تو طرف اُسکے اور اگر دیا گیا تو سرداری بغیر سوال کے مدد دیا جاویگا تو اللہ کی طرف سے اُس سرداری پر

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف سونپا جاویگا طرف اُسکے تا سرانجام کرے امارت کا اور امارت امر دشوار ہی کہ سرانجام نہین کرسکتا اُسکو کوئی بغیر مدد الٰہی کے اور اگر بغیر
مانگے ملے گی تو اللہ تعالیٰ مددگار تیرا رہیگا اور توفیق بخشیگا عدالت و اہتمام اُسکے پر +ح وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ سَتَحْرِصُوْنَ
عَلَى الْاِمَارَةِ وَسَتَكُوْنُ نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَنِعْمَ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا
تحقیق تم حرص کروگے اوپر سرداری کے اور ہوگی وہ سرداری یعنی حرص کی موجب پشیمانی کی دن قیامت کے پس اچھی ہے دودھ پلانے والی سرداری اور بری
ہی دودھ چھڑانیوالی سرداری نقل کی یہ بخاری نے ف مشابہت دی اوائل سرداری کو ساتھ دودھ پلانیوالی عورت کے اور انقطاع سرداری کو ساتھ دودھ چھڑانیوالی
کے یعنی سرداری جسوقت آتی ہے بہت اچھی لگتی ہی مانند دودھ پلانیوالی کے اور جسوقت جاتی ہے یعنی بسبب مرنے اُس شخص کے یا تغیر ہونے اُس شخص کے
بری لگتی ہے مانند دودھ چھڑانیوالی کے پس نہین لائق ہی واسطے عاقل کے یہ کہ درپے ہو لذتون کے کہ پیچھے آوین وہ اُنکے حسرتین +ع وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ
قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَسْتَعْمِلُنِيْ قَالَ فَضَرَبَ بِيَدِهٖ عَلٰى مَنْكِبِيْ ثُمَّ قَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّكَ ضَعِيْفٌ وَاِنَّهَا اَمَانَةٌ وَاِنَّهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ اِلَّا
مَنْ اَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَاَدَّى الَّذِيْ عَلَيْهِ فِيْهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ لَهٗ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنِّيْ اَرَاكَ ضَعِيْفًا وَاِنِّيْ اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِيْ لَا تَاَمَّرَنَّ
عَلَى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيْمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ذرؓ سے کہ کہا کہا مین نے یا رسول اللہ کیا نہین عامل کرتے
مجکو کہا ابوذر نے کہ مارا حضرتؐ نے اپنا ہاتھ میرے مونڈھے پر یعنی از راہ لطف و شفقت کے پھر فرمایا اے ابوذرؓ تو ضعیف ہی اور یہ سرداری امانت ہی یعنی خدا کیطرف سے
کہ حق بندونکا ساتھ اُسکے متعلق ہی پس خیانت نہ کرنی چاہیے اُسمین اور تحقیق وہ سرداری ہوگی دن قیامت کے سبب رسوائی اور پشیمانی کی لیکن جس شخص نے لیا
اُسکو ساتھ حق اُسکے کے اور ادا کیا اس حق کو کہ اُسپر ہے اُس سرداری مین یعنی جسنے عدل و احسان کیا اُسکے لیے سرداری باعث رسوائی اور وبال کی نہین ہوگی
اُسپر اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضرتؐ نے ابوذر کو کہ اے ابوذرؓ تحقیق مین دیکھتا ہون تجکو ضعیف کہ بوجھ اُسکا نہین اُٹھا سکیگا تو اور تحقیق دوست رکھتا ہون مین
واسطے تیرے اُس چیز کو کہ دوست رکھتا ہون مین واسطے نفس اپنے کے نہ امیر ہو تو دو شخصون پر بھی اور نہ سرانجام کار ہو مال یتیم کا نقل کی یہ مسلم نے ف دوست
رکھتا ہون مین الخ یعنی اگر ہوتا مین ضعیف مانند تیرے نہ اُٹھاتا مین اس بوجھ حاکمی کو ولیکن اللہ تعالیٰ نے قوت دی مجکو پھر تحمل دیا مجکو اور اگر نہ تحمل دیتا وہ مجکو
نہ اُٹھاتا مین اس بوجھ کو اور کہا نووی نے کہ یہ حدیث اصل عظیم ہی بیچ پرہیز کرنے کے سرداری سے خصوصاً جو کہ ضعیف ہو ادائے حقوق اُسکے سے +ع وَعَنْ
اَبِیْ مُوْسٰى قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِيْ عَمِّيْ فَقَالَ اَحَدُهُمَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمِّرْنَا عَلٰى بَعْضِ مَا وَلَّاكَ اللّٰهُ وَقَالَ
الْاٰخَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّا وَاللّٰهِ لَا نُوَلِّيْ عَلٰى هٰذَا الْعَمَلِ اَحَدًا سَاَلَهٗ وَلَا اَحَدًا حَرَصَ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ لَا نَسْتَعْمِلُ عَلٰى عَمَلِنَا مَنْ اَرَادَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی
ابی موسیٰؓ سے کہ کہا داخل ہوا مین حضرتؐ کے پاس اور دو شخص بیٹے چچا میرے کے پس کہا ایک نے اُنمین سے یا رسول اللہ امیر کرو مجکو اوپر بعضے کامون اور جگہون
کے کہ والی کیا ہی تمکو اللہ نے اور کہا دوسرے نے بھی مانند اسی کے پس فرمایا حضرتؐ نے تحقیق ہم قسم ہی خدا کی نہین والی کرتے اوپر اس کام کے یعنی کار دین اور شریعت
کے اُس کسی کو کہ مانگے ہمسے ولایت کو اور نہ اُس کسی کو کہ حرص کرے اُسپر اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضرتؐ نے نہین عامل کرتے ہم اوپر کام اپنے کے اُسکو
کہ ارادہ رکھے اُسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف عادت شریف حضرتؐ کی تھی کہ جو کوئی کوئی خدمت طلب کرتا اور درخواست کرتا اُسکی اُسکو وہ کام نہ دیتے
اسلیے کہ یہ بات دلالت کرتی ہے محبت جاہ پر کہ باعث خرابی اُسکے کی ہی آخر مین +ع +ح وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَجِدُوْنَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ اَشَدَّهُمْ كَرَاهِيَةً لِهٰذَا الْاَمْرِ حَتّٰى يَقَعَ فِيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پاؤگے
تم بہترین آدمیون مین سخت اُنکا از روے کراہت کے واسطے اس امر کے یہانتک کہ پڑے اُسمین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی جو کوئی بہت مکروہ رکھے اختیار
امارت کو اُس کو بہترین لوگونکا جانو یہانتک کہ پڑے اُسمین یعنی پس ہوگی بعد اُسکے ندامت جیسے کہ اوپر گذرا روایت مین اور طیبی نے کہا کہ پاؤگے ایسے شخص کو

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

بہترین لوگوں کا یہانتک کہ پڑے اسمین پس اُسوقت نہیں ہوگا بہترین لوگوں کا بلکہ بدترین اُنکا + ع + ح وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ فَالْاِمَامُ الَّذِیْ عَلَی النَّاسِ رَاعٍ وَھُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ وَھُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ
رَعِیَّتِہٖ وَالْمَرْاَۃُ رَاعِیَۃٌ عَلٰی اَھْلِ بَیْتِ زَوْجِھَا وَوَلَدِہٖ وَھِیَ مَسْئُوْلَۃٌ عَنْھُمْ وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلٰی مَالِ سَیِّدِہٖ وَھُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْہُ اَلَا فَکُلُّکُمْ رَاعٍ وَ
کُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو
سب تمہارے نگہبان رعیت کے ہیں اور تم سوال کیے جاوٴگے اپنی رعیت سے پس امام جو حاکم ہو لوگوں پر نگہبان ہی اور وہ پوچھا جاویگا احوال رعیت اپنی سے
اور مرد نگہبان ہے اوپر گھر والوں اپنے کے اور عورت نگہبان ہی اوپر گھر خاوند اپنے اور فرزندوں اُسکے کے اور وہ سوال کیجاویگی حق اُنکے سے اور غلام مرد
کا نگہبان ہی اوپر مال مالک اپنے کے اور وہ سوال کیا جاویگا اُس سے خبردار ہو پس ہر ایک تم مین سے نگہبان ہی اور ہر ایک تم سوال کیے جاوٴگے رعیت اپنی
سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف لکھا ہے علما نے کہ ہر شخص نگہبان ہی اوپر اعضاے حواس اپنے کے بھی اور وہ پوچھا جاویگا احوال اُنکے سے کہ کہاں
استعمال کیا تم نے اُنکو اور کس طرح استعمال کیا اور حدیث مین اسکو نہ ذکر کیا اس لیے کہ ظاہر ہے + ح وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ وَّالٍ یَّلِیْ رَعِیَّۃً مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَیَمُوْتُ وَھُوَ غَاشٌّ لَّھُمْ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ الْجَنَّۃَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی معقل بن یسارؓ سے کہ کہا سنا مین نے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے نہیں کوئی سرداری لینے والا کہ سرداری کرے رعیت پر پھر مرے اس حال مین کہ خائن ہو یا ظالم ہو انپر مگر کہ حرام کریگا
اللہ انپر بہشت کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی حرام کریگا داخل ہونا بہشت کا ساتھ نجات پانیوالوں کے یہ محمول ہی مستحل پر یعنی جو حلال جانے خیانت و
ظلم کو اُسکا یہ حال ہی یا ازراہ زجر کے فرمایا + ع وَعَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ یَّسْتَرْعِیْہِ اللّٰہُ رَعِیَّۃً فَلَمْ یَحُطْھَا بِنَصِیْحَۃٍ اِلَّا
لَمْ یَجِدْ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی معقل بن یسارؓ سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے نہیں کوئی بندہ کہ نگہبانی
کروادے اللہ اُس سے رعیت کی یعنی امام و نگہبان کرے اُنکا پس نہ نگہبانی کی اُسنے رعیت کی ساتھ خیرخواہی کے مگر کہ نہ پاویگا بو بہشت کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف یعنی نہیں بو پاویگا ساتھ پانیوالوں کے قیامت مین حال آنکہ بو اُسکی پائی جاویگی مسافت پانسو برس کی راہ سے یا نہیں بو پاویگا ساتھ نجات پانے
والوں کے یا نہیں پائیگا بو مطلق اگر کفر پر مریگا یا حلال جانتا ہوگا ظلم کو + ع وَعَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ
الْحُطَمَۃُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائذ بن عمروؓ سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے بدترین سرداروں کا ظالم ہے نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ
عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ مَنْ وَّلِیَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِیْ شَیْئًا فَشَقَّ عَلَیْھِمْ فَاشْقُقْ عَلَیْہِ وَمَنْ وَّلِیَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِیْ شَیْئًا فَرَفَقَ بِھِمْ فَارْفُقْ بِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا الٰہی جو شخص کہ والی اور متصرف کیا گیا کام امت میری سے کسی چیز کا پھر مشقت ڈالی اُنپر پس
مشقت ڈال تو اُسپر اور جو شخص کہ والی کیا گیا کام امت میری سے کسی چیز کا پھر نرمی کی ساتھ اُنکے پس نرمی کر تو ساتھ اُسکے نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ
بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُقْسِطِیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ عَلٰی مَنَابِرَ مِنْ نُّوْرٍ عَنْ یَّمِیْنِ الرَّحْمٰنِ وَکِلْتَا یَدَیْہِ یَمِیْنٌ اَلَّذِیْنَ
یَعْدِلُوْنَ فِیْ حُکْمِھِمْ وَاَھْلِیْھِمْ وَمَا وَلُوْا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق امراے عادل نزدیک خدا کے نور کے منبروں پر ہونگے طرف داہنے ہاتھ رحمن کے اور دونوں ہاتھ اُسکے داہنے ہین وہ لوگ کہ انصاف
کرتے ہین بیچ احکام اپنے کے اور اہل اپنے کے اور اُس چیز کے کہ والی ہین نقل کی یہ مسلم نے ف طرف داہنے ہاتھ آخر یہ کنایہ ہی بڑی قدر و مرتبہ ہونے اُنکے سے
نزدیک اللہ تعالیٰ کے اس لیے کہ جو کوئی عظیم القدر ہوتا ہی داہنے طرف کھڑا ہوتا ہے اور بیٹھتا ہی اور دونوں ہاتھ اُسکے داہنے ہین یہ دفع توہم کے لیے
فرمایا کہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ داہنا مقابل بائین ہاتھ کے ہے اس لیے کہ بائین ہاتھ مین ضعف و نقصان ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ پاک ہی اُس سے اور اطلاق ہاتھ کا

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اللہ تعالیٰ پر متشابہات سے ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ مراد اس سے کیا ہے اور مراد قوت و غلبہ ہے اور بیچ حلم اپنے کے یعنی جو کہ متعلق ہے ساتھ خلافت اور
امارت کے اور اہل اپنے کے یعنی انصاف کرتے ہیں اپنے اہل حقوق میں کہ واجب ہے اُنپر اور اُس چیز کے کہ والی ہیں یعنی انصاف کرتے ہیں اُس چیز میں کہ انکو لایق ہے
اُنپر جیسے پرورش یتیم کی یا مال وقف کی خبر گیری کرنی وغیر ذلک اور کہا اہل حق نے کہ آدمی کو چاہیئے کہ عدل کرے اپنے نفس پر بھی کہ نہ ضایع کرے وقت کو
بیچ اُس چیز کے کہ نہیں حکم کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ساتھ اُسکے بلکہ فرمانبرداری کرے اوامر آلہی کی اور باز رہے نواہی اُسکے سے علی الدوام جیسے کہ طریقہ ہے اولیاے
کرام مقربین کا یا غالبًا جیسے کہ عادت ہے مومنین صالحین کی وعن ابی سعید قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ما بعث اللّٰہ من نبی ولا استخلف
من خلیفۃ الا کانت لہ بطانتان بطانۃ تامرہ بالمعروف وتحضہ علیہ وبطانۃ تامرہ بالشر وتحضہ علیہ والمعصوم من عصمہ
اللّٰہ رواہ البخاری اور روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں بھیجا اللہ نے کوئی نبی اور نہیں
خلیفہ کیا کوئی خلیفہ مگر کہ ہوتے ہیں اُسکے لیے دو رفیق چھپے ہوے ایک رفیق چھپا ہوا تو حکم کرتا ہے اُس کو ساتھ نیکی کے اور رغبت دلاتا ہے اسکو اُسپر اور ایک
رفیق چھپا ہوا حکم کرتا ہے اسکو ساتھ بُرائی کے اور رغبت دلاتا ہے اُس کو ساتھ بُرائی کے اور بچا یا گیا گناہ سے وہ ہے کہ بچایا اُسکو اللہ نے نقل کی یہ
بخاری نے ف مراد دوست چھپے سے فرشتہ اور شیطان ہے کہ دونوں آدمی کے باطن میں رہتے ہیں کہ اول حکم ساتھ خیر کے کرتا ہے اور دوسرا ساتھ
بُرائی کے اور بچا یا گیا گناہ سے آخر یہ اشارہ ہے ساتھ حال انبیا کے صلوۃ اللہ وسلامہ علیہم اجمعین اور بعضے خلفا کے بھی کہ محفوظ رکھتا ہے انکو اللہ تعالیٰ
شر شیطان سے یا مراد دو دوست سے وزیر و مشیر ہیں مشابہ بطانہ یعنی استر کے کہ نہیں جدا ہوتے صحبت اُسکی سے اور یہ کہ نہیں خالی کوئی نبی اور خلیفہ
مصاحب بنے دو شخصوں مختلف سے یا دو جماعتوں سے کہ آپسمیں مخالف ہوتی ہیں راے میں جیسا کہ دیکھا جاتا ہے بیچ ہمنشینوں بادشاہوں اور
امرا کے اور اللہ جسکو چاہتا ہے انہیں سے بچاتا ہے کہ کلام بُرے کا نہیں قبول کرتا + ع۔ وعن انس قال کان قیس بن سعد من النبی صلی اللّٰہ علیہ
وسلم بمنزلۃ صاحب الشرط من الامیر رواہ البخاری اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا تھے قیس بن سعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بمنزلہ کوتوال کے بہ نسبت امیر کے نقل
کی یہ بخاری نے ف یعنی حضرتؐ کے سامنے حاضر رہتے تھے واسطے جاری کرنے احکام کے جیسے کوتوال امیروں کے یہاں اس بات پر مقرر ہیں ع
وعن ابی بکرۃ قال لما بلغ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان اھل فارس قد ملکوا علیہم بنت کسریٰ قال لن یفلح قوم ولوا امرھم امرأۃ رواہ البخاری
اور روایت ہے ابی بکرہؓ سے کہ کہا جب پہنچی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر کہ فارسیوں نے بادشاہ کیا اپنے اوپر کسریٰ کی بیٹی کو فرمایا ہرگز نہ فلاح پاویگی
وہ قوم کہ والی و حاکم کیا اپنے کام کا یعنی اپنے ملک کے کام کا عورت کو نقل کی یہ بخاری نے ف اس سے معلوم ہوا کہ عورت قابل ولایت سرداری کے
نہیں ع

الفصل الثانی فصل دوسری عن الحارث الاشعری قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم امرکم بخمس بالجماعۃ والسمع والطاعۃ
والھجرۃ والجھاد فی سبیل اللّٰہ وانہ من خرج من الجماعۃ قید شبر فقد خلع ربقۃ الاسلام من عنقہ الا ان یراجع ومن دعا بدعوی الجاھلیۃ فھو
من جثی جھنم وان صام وصلی وزعم انہ مسلم رواہ احمد والترمذی روایت ہے حارث اشعریؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے حکم کرتا ہوں میں تمکو ساتھ پانچ چیزوں کے ایک تو اتباع کرنی جماعت مسلمین کی یعنی قول و عمل میں اور اعتقاد میں اور دوسرے سننے اور حکم
بجالانے امرا اور علما کے یعنی جو حکم کہ موافق شرع کے ہو اور تیسرے ساتھ ہجرت کرنیکے اور چوتھے جہاد کرنیکے اللہ کی راہ میں اور تحقیق جو شخص نکلا مسلمانوں کی
راہ سے برابر ایک بالشت کے تحقیق نکالی اُسنے رسی اسلام کی گردن اپنی سے مگر یہ کہ پھر آوے اور جس شخص نے کہ پکارا پکارنا جاہلیت کا سا پس وہ شخص
جماعت دوزخیوں کی سے ہے اگرچہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور کہے کہ میں مسلمان ہوں نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف ہجرت کرنے کی مراد ہجرت ہے جانا
دار الکفر سے طرف دار الاسلام کے اور دار البدعۃ سے طرف دار السنۃ کے اور معصیت سے طرف توبہ کے بموجب فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے المھاجر من

ف ہجرت کرنے والا وہ ہے کہ چھوڑ دے اس چیز کو کہ منع کیا اللہ نے اس سے ۱۲

ھجرتم کانت فجرتہ الی ما ھاجر الیہ اور جہاد الخ یعنی لڑنا کافرون سے واسطے ترقی اسلام کے اور مارنا نفس کو ساتھ باز رکھنے اسکے کے خواہشون اسکی سے کہ دشمنی نفس کی ساتھ آدمی کے قوی تر ہی اور بہت ضرر کرنیوالی ہی دشمنی کافرونکی سے ساتھ اسکے اور جو شخص کہ نکلا الخ یعنی جو شخص جدا ہوا اس چیز سے کہ اسپر جماعت ہی ساتھ ترک کرنے سنت کے اور اتباع بدعت کے اور نہ کرتے اطاعت امام کے اگرچہ تھوڑی سی ہو پس تحقیق نکالی رسی اسلام کی یعنی توڑا عہد اسلام کا اور ذمہ اسکا مگر یہ کہ رجوع کرے اس فعل بد سے اور جس شخص نے کہ پکارا الخ یعنی جسنے بلایا اور باعث ہوا لوگون کو اوپر عادات اور طرق جاہلیت کے اور بعضون نے کہا کہ مراد پکارنا ہی کہ رسم تھی ایام جاہلیت مین کہ جب دشمن کسی شخص پر غالب آتے فریاد کرتا ساتھ آواز بلند کے یا آل فلان یا آل فلان پس دوڑتے لوگ اسکی مدد کیلیے ظالم ہوتا وہ یا مظلوم ۔ح وعن زیاد بن کسیب العدوی قال کنت مع ابی بکرۃ تحت منبر ابن عامر وھو یخطب وعلیہ ثیاب رقاق فقال ابو بلال انظروا الی امیرنا یلبس ثیاب الفساق فقال ابو بکرۃ اسکت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اھان سلطان اللہ فی الارض اھانہ اللہ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی زیاد بن کسیب عدوی سے کہ کہا تھا مین ساتھ ابی بکرہؓ کے نیچے منبر ابن عامرؓ کے اس حال مین کہ وہ خطبہ کہتے تھے اور تھے انپر کپڑے باریک پس کہا ابو بلال نے کہ دیکھو تم طرف امیر ہمارے کے پہنتا ہے کپڑے فاسقون کے سے کہا ابو بکرہؓ نے چپ رہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ جو شخص کہ اہانت کرے بادشاہ کی کہ اللہ کی طرف سے ہو زمین مین خوار و سبک کریگا اسکو اللہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے ف پہنتا ہے کپڑے الخ احتمال ہے کہ وہ کپڑے حرام ہون گے قسم حریر سے اور ابی بکرہؓ نے زیاد کو طعن کرنے سے اسلیے منع کیا کہ وہ نصیحت باعث فضیحت وفتنہ کی تھی اور احتمال یہ بھی ہی کہ ریشمی نہون لیکن چونکہ پہننا باریک کپڑون کا داب جمیل الون کا ہی نہ زاہدون کا نسبت کیا اسکا طرف فسق کے چنانچہ کہا ہے بعضون نے من رق ثوبہ دق دینہ ۔ح وعن النواس بن سمعان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی نواس بن سمعانؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین تابعداری کسی مخلوق کی بیچ گناہ خالق کے نقل کی یہ شرح السنہ مین ف یعنی اگر مخلوق حکم کرے ساتھ گناہ کے اگرچہ امیر ہو اطاعت اسکی نہ کرنی چاہیے اور اگر اکراہ یعنی جبر کرے تو اس صورت مین گناہ نہین ۔ح وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من امیر عشرۃ الا یؤتی بہ یوم القیمۃ مغلولا حتی یفک عنہ العدل او یوبقہ الجور رواہ الدارمی روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی امیر دس شخصون کا بھی مگر کہ لایا جاویگا دن قیامت کے طوق کیا ہوا یہانتک کہ چھڑا دیگا اور جدا کریگا اس سے طوق کو عدل کہ اس نے کیا ہے یا یہ کہ ہلاک کرے اسکو ظلم نقل کی یہ دارمی نے ف یعنی حاکم کو ایک بار باندھکر درگاہ رب العزت مین لاوینگے خواہ عادل ہو یا ظالم اور بعد تحقیق کے اگر عادل ہوگا نجات پاویگا اور اگر ظالم ہوگا تو ہلاک ہوگا ۔ح وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویل للامراء ویل للعرفاء ویل للامناء لیتمنین اقوام یوم القیمۃ ان نواصیھم معلقۃ بالثریا یتجلجلون بین السماء والارض وانھم لم یلوا عملا رواہ فی شرح السنۃ ورواہ احمد وفی روایۃ ان ذوائبھم کانت معلقۃ بالثریا یتذبذبون بین السماء والارض ولم یکونوا عملوا علی شیء اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وائے ہی یعنی مصیبت ہے واسطے سردارون کے مصیبت ہے واسطے چودھریون کے مصیبت ہے واسطے امینون کے اور البتہ آرزو کرینگی قومین دن قیامت کے کہ بال انکی پیشانیون کے لٹکائے جاتے یعنی دنیا مین بیچ ثریا کے اس حال مین کہ ہلتے درمیان آسمان و زمین کے اور آرزو کرینگی کہ نہ والی ہوتے کسی عمل کے نقل کی یہ شرح السنہ مین اور روایت کی یہ احمد نے اور انکی روایت مین یہ ہی کہ آرزو کرینگا کہ کاشکے چوٹیان انکی لٹکائی گئی ہوتین ثریا بلند پر درمیان آسمان و زمین کے اور نہ کیے گئے ہوتے عامل کسی چیز پر ف لفظ ویل کے معنی ہین غم اور ہلاک اور مشقت بسبب عذاب کے اور بعضون نے کہا ویل ایک نالہ ہے دوزخ مین وارد ہوا ہی کہ ویل ایک نالہ ہے دوزخ مین کہ گرتا چلا جاویگا اسمین کافر چالیس برس اور اسکی تہ تک نپہنچے گا اور امینون سے یعنی جنکو کہ امین کیا ہی حاکمون نے

صدقات پر اور خراج لینے پر اور تمام اموال مسلمین پر یا سوائے حاکم کے کسی نے اپنے مال کا امانت دار کیا ہو اور ثریا کہتے ہین گچھے ستارون کو کہ روشنی انکی کم ہوتی ہو اور لٹکانا پیشانی کے بالون کا مثل ہو واسطے مذلت اور خواری کے اور معنی اسکے یہ ہین کہ جب دیکھینگے خواری اور سبکی اور عذاب ان قیامت کے بدلے عزت وریاست اور ترفع کے لوگو نپر رکھتے تھے دنیا مین تو آرزو کرینگے کہ کاشکے نہ حاصل ہوتی اُنکو یہ عزت اور ریاست اور رفعت لوگون پر بلکہ ہوتے ذلیل اور ساتھ بالون سر کے لٹکائے جاتے اونچی جگہ مین اور بیٹھے رہتے تا دیکھتے اُنکو تمام لوگ اور مشاہدہ کرتے اُنکی ذلت اور خواری بدلے اُس ریاست کے اور عزت اور رفعت کے غرض یہ ہی کہ جب کچھ خدمت وریاست ہو تو عدل کرے اور انصاف کہ حاکم عادل کے لیے بہت ثواب آیا ہے اور ظلم اور حق تلفی نہ کرے کہ ظالمون اور حق تلف کرنیوالونکا یہ حال ہوگا جو حدیث مین مذکور ہوا اور وجہ افسوس کی میرون وغیرہ پر یہ ہی کہ یہ اعمال محل لغزش اور میل کرنے کے طرف باطل کے ہین اور عدالت اور استقامت اُنمین مشکل ومتعذر ہے مگر جسکی کہ حفظ الٰہی اور توفیق اُسکی مددگار رہو +ع +ح وَعَنْ غَالِبِ بْنِ الْقَطَّانِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعِرَافَةَ حَقٌّ وَلَا بُدَّ لِلنَّاسِ مِنْ عُرَفَاءَ وَلٰكِنَّ الْعُرَفَاءَ فِي النَّارِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی غالب بن قطان سے کہ نقل کی اُسنے ایک شخص سے اُسنے نقل کی اپنے باپ سے اُسنے نقل کی اپنے دادا سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق چودھرات حق ہی اور ضرور ہی واسطے آدمیون کے چودھریون سے لیکن چودھری ہین بیچ دوزخ کے نقل کی یہ ابوداود نے ف حق ہے یعنی ایک امر ہے لائق ہے یہ کہ ہو ثابت بسبب پڑنے حاجت کے طرف اُسکے ولیکن چودھری یعنی اکثر چودھری دوزخ مین ہونگے بسبب رعایت کرنے عدالت کے اور صدق وانصاف کے چودھرایت مین اور بیچ خطر اور ورطہ ہلاکت عذاب کے ہین بسبب ادا ہونے شرائط اُس کے کے پس لائق ہے عاقل کو کہ ہوشیار رہے اُس مین اور حذر کرے اُس سے تا کہ نہ پڑے فتنہ مین کہ باعث ہو عذاب دوزخ کا +ع وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعِيذُكَ بِاللّٰهِ مِنْ اِمَارَةِ السُّفَهَاءِ قَالَ وَمَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ اُمَرَاءُ سَيَكُونُونَ مِنْ بَعْدِي مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكِذْبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسُوا مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُمْ وَلَنْ يَرِدُوا عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكِذْبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَاُولٰئِكَ مِنِّي وَاَنَا مِنْهُمْ وَاُولٰئِكَ يَرِدُونَ عَلَيَّ الْحَوْضَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت کعب بن عجرہؓ سے کہ کہا فرمایا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مین دیتا ہون تجکو اللہ کی سرداری احمقون کی سے یعنی عمل اُنکے سے یا جانے سے پاس اُنکے کہا کعب نے کیا ہی یہ یا رسول اللہ یعنی یہ سرداری کب ہوگی اور کیونکر ہوگی اور کون لوگ ہین وہ فرمایا امرا ہونگے پیچھے میرے یعنی امیر احمق اور جھوٹے اور ظالم ہونگے پیچھے میرے جو شخص کہ جاوے اُنپر اور سچا کرے اُنکے جھوٹ کو اور مدد کرے اُنکی یعنی ساتھ قول و فعل کے اُنکے ظلم پر پس نہین وہ مجھسے اور نہین ہین اُن سے یعنی نہین دوست رکھتا ہین بلکہ بیزار ہون اور نہ آوینگے میرے پاس حوض پر اور جو شخص کہ نہ گیا اُنکے پاس اور نہ سچا کیا اُنکے ساتھ جھوٹ اُنکے کے اور نہ مدد کرے اُنکی اُنکے ظلم پر پس وہ لوگ مجھسے ہین اور مین اُنسے ہون اور وہ لوگ آوینگے میرے پاس حوض پر نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے ف نہ آوینگے میرے پاس حوض پر یعنی حوض کوثر پر یا جنت مین اور اسمین وعید سخت ہے ساتھ نفی ایمان کے +ح +ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا وَمَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ وَمَنْ اَتَى السُّلْطَانَ افْتُتِنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَفِي رِوَايَةِ اَبِي دَاوُدَ مَنْ لَزِمَ السُّلْطَانَ افْتُتِنَ وَمَا ازْدَادَ عَبْدٌ مِنَ السُّلْطَانِ دُنُوًّا اِلَّا ازْدَادَ مِنَ اللّٰهِ بُعْدًا اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص کہ رہتا ہی جنگل مین جاہل ہوتا ہی اور جو شخص پیچھے پڑا رہتا ہی شکار کے غافل ہوتا ہی اور جو شخص آتا ہے بادشاہ پاس فتنے مین ڈالا جاتا ہے نقل کی یہ احمدؒ اور ترمذی اور نسائیؒ نے اور بیچ روایت ابوداود کے یون ہی کہ جو شخص کہ ملازم رہتا ہے بادشاہ کا یعنی بہت اُسکی خدمت مین رہتا ہے فتنہ مین پڑتا ہے اور نہین زیادہ کرتا کوئی بادشاہ سے قرب مگر کہ زیادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ سے دوری ف گاؤن مین رہنے سے سخت دل اور جاہل ہوتا ہے بسبب نہ ہم

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

پہونچنے صحبت علما اور صلحا کے اور جو کوئی ہمیشہ شکار کرتا رہتا ہے ازراہ لہو اور خوشی کے غافل ہوتا ہے طاعت اور عبادت سے اور لزوم جماعت اور جمعہ سے اور بعید ہوتا ہے نرمی و شفقت سے تنبیہ ہے اُسکو کہ عادت کی ہے اُسکی اور غرق ہے اُسمین بغیر نیت حاصل کرنے قوت حلال کے والا بعضے صحابہ نے شکار کیا ہے اور مباح اور حلال ہونے مین اُسکے شبہہ نہین اور لکھا ہے علما نے کہ آنحضرت صلعم نے ساتھ نفس نفیس اپنے کے شکار نہین کیا ہے اور کسی کو اس سے منع بھی نہین کیا اور جو کوئی گیا بادشاہ کے دروازے پر بغیر ضرورت حاجت کے وہ فتنہ مین پڑا اسلیے کہ اگر موافقت کریگا اُسکی اُس چیز مین کہ وہ کرتا ہے خلاف شرع خطر ہے اُسکے دین مین اور اگر مخالفت کریگا اُسکی خطر دنیا کا ہے اور کہا مظہر نے جو کوئی گیا سلطان پاس اور مداہنت کی اُس سے پڑا فتنہ مین اور جسنے مداہنت نہ کی اور نصیحت کی اُسکو اور امر بالمعروف کیا اُسکو اور منع کیا اُسکو بُری باتون سے ہوگا جانا اُسکا پاس اُسکے افضل جہاد سے اور روایت کی دیلمی نے مسند فردوس مین حضرت علی رض سے بطریق مرفوع کے مَنِ ازْدَادَ عِلْمًا وَلَمْ يَزْدَدْ فِي الدُّنْيَا زُهْدًا لَمْ يَزْدَدْ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا بُعْدًا ع ح

وَعَنِ الْمِقْدَامِ ابْنِ مَعْدِ يْكَرِبَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَفْلَحْتَ يَا قُدَيْمُ اِنْ مُتَّ وَلَمْ تَكُنْ اَمِيْرًا وَلَا كَاتِبًا وَلَا عَرِيْفًا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے مقدام بن معدیکرب سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مارے یعنی ہاتھ اپنے اوپر مونڈھے مقدام کے پھر فرمایا فلاح پائی تونے اے قدیم اگر مرے تو اور نہو تو امیر اور نہ منشی اور نہ چودھری نقل کی یہ ابوداؤد نے ف اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ گمنامی راحت ہے اور شہرت آفت ہے ع

وَعَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ صَاحِبُ مَكْسٍ يَعْنِي الَّذِيْ يَعْشُرُ النَّاسَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے عقبہ بن عامر رض سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین داخل ہوگا بہشت مین صاحب مکس کا مراد رکھتے تھے حضرت صاحب مکس سے وہ شخص کہ لیتا ہے محصول لوگون سے خلاف شرع نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد اور دارمی نے

وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَقْرَبَهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا اِمَامٌ عَادِلٌ وَاِنَّ اَبْغَضَ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَشَدَّهُمْ عَذَابًا وَفِيْ رِوَايَةٍ وَاَبْعَدَهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا اِمَامٌ جَائِرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابوسعید رض سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق محبوب ترین لوگونکا طرف اللہ کے دن قیامت کے اور بہت قریب اُنکا اُس سے ازروے مجلس کے یعنی مرتبہ کے امام عادل ہے اور تحقیق بہت دشمن رکھا گیا لوگونمین طرف اللہ کے دن قیامت کے اور سخت ترین اُسکا دن قیامت کے ازروے عذاب کے اور ایک روایت میں بعید ترین اُنکا اللہ سے امام ظالم ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْجِهَادِ مَنْ قَالَ كَلِمَةَ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ اور روایت ہے ابی سعید رض سے کہ کہا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہترین جہاد اُسکا ہے کہ کہے بات حق نزدیک بادشاہ ظالم کے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور نقل کی یہ احمد اور نسائی نے طارق بن شہاب سے ف یہ بہترین جہاد اس لیے ہے کہ جو جہاد کرتا ہے دشمن سے ہوتا ہے وہ متردد درمیان خوف اور رجا کے یہ نہین جانتا کہ مین غالب ہونگا یا وہ اور یہ شخص اختیار مین ہے بادشاہ کے پس جب یہ کہیگا حق اور امر بالمعروف کریگا اُسکو پس قریب ہوگا تلف کے پس ہوگا یہ افضل انواع جہاد کا بسبب غلبہ خوف کے یا یہ اس لیے افضل ہے کہ ظلم سلطان کا سرایت کرتا ہے تمام اُن لوگون مین کہ تحت سیاست اُسکی کے ہین اور وہ جم غفیر ہین پس جب یہ منع کریگا اُسکو ظلم سے پہونچاویگا نفع طرف خلق کثیر کے بخلاف قتل کافر کے اور کہا شیخ ابو حامد نے احیاء مین کہ امر بالمعروف سلطان کو یہ ہے کہ دور کرے اُسکو اور معلوم کروا دے اور منع کرنا ساتھ قہر کے نہین پہونچتا ہے کسی رعیت مین سے اس لیے کہ یہ باعث شر و فتنہ کا ہوگا رہا یہ کہ کلام سخت کہنا مانند کہنے ظالم مَنْ لَا يَخَافُ اللّٰهَ کے اور مانند اُسکے کے پس یہ اگر باعث اسکا ہو کہ پہونچے گا شر اُسکا طرف غیر اُسکے کے تو نہین جائز اور اگر نہین خوف رکھتا ہو مگر اپنی جان ہی پر تو یہ جائز ہے بلکہ مستحب اس لیے عادت تھی سلف کی کہ انکا صریح کرتے تھے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

بغیر خوف ہلاک کے اس لیے کہ وہ جانتے تھے کہ جہاد شہادت کا ہے +ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ
بِالْأَمِيرِ خَيْرًا جَعَلَ لَهُ وَزِيرَ صِدْقٍ إِنْ نَسِيَ ذَكَّرَهُ وَإِنْ ذَكَرَ أَعَانَهُ وَإِذَا أَرَادَ بِهِ غَيْرَ ذٰلِكَ جَعَلَ لَهُ وَزِيرَ سُوْءٍ إِنْ نَسِيَ لَمْ يُذَكِّرْهُ وَإِنْ ذَكَرَ لَمْ يُعِنْهُ رَوَاهُ
أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت ارادہ کرتا ہے اللہ ساتھ امیر کے بھلائی
کا یعنی یہ کہ ہو وہ اچھا دنیا اور عقبی مین گردانتا ہے واسطے اسکے وزیر سچا اگر بھول جاتا ہے امیر یعنی حکم اللہ کا یاد دلاتا ہے وزیر اسکو اور اگر یاد رکھتا ہے مدد
کرتا ہے اس کی اور اگر ارادہ کرتا ہے ساتھ امیر کے غیر بھلائی کا یعنی برائی کا گردانتا ہے واسطے اسکے وزیر برا اگر بھول جاتا ہے امیر خدا کو نہین یاد دلاتا اسکو
اور اگر یاد رکھتا ہے تو نہین مدد کرتا اسکی نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْأَمِيرَ إِذَا ابْتَغَى الرِّيبَةَ
فِي النَّاسِ أَفْسَدَهُمْ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے ابی امامہ رضی سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ سردار جسوقت ڈھونڈھتا ہے شک
کی بات آدمیون مین خراب کرتا ہے انکو نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی اگر ساتھ شک وشبہ کے تہمت کرے اور بدگمانی لیجاوے اور ان کو اسپر مواخذہ
کرے تو موجب خرابی احوال انکے کا اور باعث زیادہ تباہی کا ہوتا ہے مقصود منع کرنا ہے طلب کرنے عیوب اور تجسس احوال لوگون سے اور امر ہے
ساتھ ڈھانکنے عیوب اور عفو کرنا ہون انکے کے +ح وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّكَ إِذَا اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ
أَفْسَدْتَهُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے معاویہ رضی سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تحقیق تو جسوقت پیچھا کرے
لوگون کے عیب کا یعنی چھپے ہوے عیبون کا خراب کریگا تو انکو نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْتُمْ وَأَئِمَّةٌ مِنْ بَعْدِي يَسْتَأْثِرُونَ بِهٰذَا الْفَيْءِ قُلْتُ أَمَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ أَضَعُ سَيْفِي عَلَى عَاتِقِي ثُمَّ أَضْرِبُ بِهِ حَتَّى أَلْقَاكَ قَالَ أَوَلَا
أَدُلُّكَ عَلَى خَيْرٍ مِنْ ذٰلِكَ تَصْبِرُ حَتَّى تَلْقَانِي رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے ابی ذر رضی سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کس طرح کروگے تم ساتھ سردارون کے پیچھے میرے یعنی آیا صبر کروگے یا قتال کروگے اس حالت مین کہ اختیار کرینگے وہ اس فی کو کہا مین نے
خبردار ہو قسم ہے اس ذات کی کہ بھیجا ہے تمکو ساتھ حق کے رکھونگا مین تلوار اپنی اوپر کندھے اپنے کے پھر مارونگا مین ساتھ اسکے یہانتک کہ ملاقات کرون
مین تم سے یعنی مرون مین یا پہونچون مین پاس آپکے بسبب شہادت کے فرمایا کیا نہ بتلاؤن مین تجکو بہتر اس سے یعنی تلوار مارنے سے صبر کر تو یہانتک
کہ ملاقات کرے تو مجھ سے یعنی صبر کرنا اور خاموش رہنا کہ یہ بہتر ہے شمشیر مارنے سے اور مناسب تر ہے ساتھ حال ترک وتجرید کے نقل کی یہ ابوداؤد
نے ف اختیار کرینگے الخ یعنی اپنے تصرف مین لاوینگے اور اسکے مستحقون کو نہین دینگے اور فی اس مال کو کہتے ہین کہ لیا جاوے کفار سے بغیر قتال
کے مانند خراج اور جزیہ کے اور جو مال لیا جاتا ہے کفار سے ساتھ قتال کے اسکو غنیمت کہتے ہین اور حکم فی کا یہ ہے کہ سب مسلمان اسمین شریک
ہوتے ہین اور خمس نہین لیتے اور غنیمت مین سے خمس لیتے ہین اور لکھا ہے علمانے کہ مراد اس حدیث سے شامل دونون کو ہے اور مقصود اظہار ظلم کا
ہے بیت المال مین اور نہ دینا حقوق مسلمانون کا +ح

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ أَتَدْرُونَ مَنِ السَّابِقُونَ إِلَى ظِلِّ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ الَّذِينَ إِذَا أُعْطُوا الْحَقَّ قَبِلُوهُ وَإِذَا سُئِلُوهُ بَذَلُوهُ
وَحَكَمُوا لِلنَّاسِ كَحُكْمِهِمْ لِأَنْفُسِهِمْ روایت ہے حضرت عائشہ رضی سے کہ نقل کرتی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا جانتے ہو کہ کون سبقت
کرنے والے ہین طرف سایہ اللہ عزوجل کے دن قیامت کے یعنی طرف سایہ عرش اسکے کے یا سایہ عنایت وکرم اسکے کے کہا صحابہ رضی نے کہ اللہ اور
رسول اسکا دانا تر ہے فرمایا سبقت کرنے والے وہ لوگ ہین کہ جب دیے جاتے ہین حق قبول کرتے ہین یعنی امام عادل کہ جب نصیحت کرتا ہے انکو کوئی ساتھ
کلمہ حق کے بیچ عدل کرنے کے درمیان رعیت کے قبول کرتے ہین اسکو اور جب سوال کیے جاتے ہین اس حق کو یعنی طلب کیا جاتا ہے ان سے حق خرچ کرتے

له یعنی براستی گفتار راست کردار ۱۲

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

ہین اُسکو اور دریغ نہین کرتے اور حکم کرتے ہین واسطے لوگون کے مانند حکم کرنے اُنکے کے واسطے ذاتون اپنی کے یعنی جو کچھ اپنے لیے چاہتے ہین اورون کیلیے
بھی چاہتے ہین یہ کہ آپ شہوت رانی کرین اور لوگون پر سخت گیری کرین وعن جابر بن سمرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ثلث
اخاف علی امتی الاستسقاء بالانواء وحیف السلطان وتکذیب بالقدر اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ تین
چیزین ہین کہ ڈرتا ہون مین اپنی اُمت پر کہ مبادا اُنکو گرکر گمراہی مین پڑین مینھ مانگنا ساتھ منازل چاند کے اور ظلم کرنا بادشاہ کا اور جھٹلانا تقدیر کا ف انواء جمع نوء
بالفتح کی ہے اصل مین معنی اسکے کھڑے ہونے اور پڑنے کے دونون آئے ہین اور اب نام منازل چاند کا ہے اور چاند کی اٹھائیس منزلین ہین کہ ہر شب ایک منزل
مین رہتا ہے اور معنی کھڑے ہونے اور پڑنے کے یعنی طلوع وغروب کے ہے ان مین ظاہر ہین اور عرب نسبت کرتے تھے مینھ کو ساتھ اُن
منازل کے کہتے تھے کہ مینھ برسائے گئے ہم بسبب فلانی منزل کے اور حدیثون مین اُس سے نہی واقع ہوئی ہے اور اطلاق لفظ کفر کا اُسپر کیا ہے بسبب
ارشاد حقیقت توحید کے اور دفع وہم دلانے شرک کے اور جھٹلانا تقدیر آلہی کا یہ کہ تقدیر نہین ہے جو کچھ کہ ہے ساتھ فعل اور پیدا کرنے بندون کے ہے
جیسے کہ مذہب قدریہ کا ہے + ع وعن ابی ذر قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستۃ ایام اعقل یا ابا ذر ما یقال لک بعد فلما کان
الیوم السابع قال اوصیک بتقوی اللہ فی سر امرک وعلانیتہ واذا اساءت فاحسن ولا تسألن احدا شیئا وان سقط سوطک ولا تقبض امانۃ ولا تقض
بین اثنین اور روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ کہا کہی واسطے میرے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ دن تک یہ بات سمجھ تو اے ابوذر اس چیز کو
کہ کہی جاوے واسطے تیرے پیچھے اسکے یعنی چھ روز تک حضرت نے تنبیہ کی کہ مین ایک بات کہون گا اُسکو خوب سمجھنا اور یاد رکھنا اور عمل کرنا اُسپر پس جب ہوا
ساتوان دن فرمایا وصیت کرتا ہون مین تجکو ساتھ پرہیزگاری اللہ کے بیچ باطن اور ظاہر کے اور جسوقت کہ بُرائی کرے تو پس نیکی کر یعنی اسلیے کہ نیکی مٹا دیتی ہے بُرائی
کو یا جب بُرائی کرے تو کسی سے نیکی کر ساتھ اُسکے اور نہ مانگ کسی سے یعنی مخلوق مین سے کچھ اگرچہ گرے کوڑا تیرا اور نہ لے امانت کسی کی اور نہ حکم کر درمیان
دو شخصون کے ف ور نہ لے امانت آخر یعنی امانت کسی کی نہ لے بلا ضرورت واسطے خوف خیانت کے یا واسطے ہونے اُسکے کے مظنہ تہمت کا ع وعن ابی امامۃ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ما من رجل یلی امر عشرۃ فما فوق ذلک الا اتاہ اللہ عز وجل مغلولا یوم القیمۃ یدہ الی عنقہ فکہ برہ او اوبقہ
اثمہ اولہا ملامۃ واوسطہا ندامۃ واخرہا خزی یوم القیمۃ اور روایت ہے ابی امامہؓ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین کوئی شخص
کہ سردار ہو کام دس شخصون کا پس زیادہ کا اس سے مگر حاضر کریگا اُسکو اللہ عزوجل طوق پڑا ہوا دن قیامت کے ہاتھ اُسکا چمٹا ہوا ہوگا طرف گردن اُسکی
کے چھڑاوے گی اُسکو نیکی اُسکی یعنی عدل و احسان اُسکا یا ہلاک کریگا اُسکو گناہ اُس کا یعنی ظلم وغیرہ اول سرداری کی ملامت ہے اور بیچ مین اُس کے
پشیمانی ہے اور آخر اُسکی رسوائی ہے دن قیامت کے ف ملامت ہے کہ ہر طرف سے نشانہ تیر ملامت کا ہوتا ہے لوگ طعن کرتے ہین کہ ایسا کیا اور ویسا
کیا اور درمیان ہین اُسکے پشیمانی ہے کہ کہتا ہے کیون اختیار کیا مین نے اور بلا اور محنت مین پڑا مین اور رسوائی ہے دنیا مین ساتھ خواری اور شرمساری معزولی کے اور
آخرت مین ساتھ گرفتاری عذاب کے اور خاص قیامت کو اس لیے ذکر کیا کہ وہ اشد ہے + ح وعن معاویۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یا معاویۃ ان ولیت امرا فاتق اللہ واعدل قال فما زلت اظن انی مبتلی بعمل لقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی ابتلیت اور روایت ہے معاویہؓ
سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے معاویہؓ اگر سردار کیا جاوے تو کسی کام کا پس ڈرنا اللہ سے اور انصاف کرنا کہا معاویہؓ نے پس ہمیشہ رہا مین
گمان کرتا کہ مین گرفتار کیا جاؤن گا ساتھ کسی کام کے بسبب فرمانے حضرت کے یہانتک کہ گرفتار کیا گیا مین یعنی سرداری میری قسمت مین ہوئی وعن
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعوذوا باللہ من راس السبعین وامارۃ الصبیان روی الاحادیث الستۃ احمد وروی
البیہقی حدیث معاویۃ فی دلائل النبوۃ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ پکڑو ساتھ اللہ کے برائی سر ستر برس کی سے

معاویہ بن سفیان

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اور سرداری لڑکون کی سے نقل کین چھون حدیثین احمد نے اور روایت کی بیہقی نے حدیث معاویہؓ کی دلائل النبوۃ مین ف ظاہر یہ ہی کہ مراد ستر برس اول
سال ہجرت سے ہے تا شامل ہو امارت یزید بن معاویہ کو کہ سر ساٹھوین سال کے ہوا یعنی بعد وفات حضرتؐ کے اور مراد لڑکون سے اولاد مروان کی ہی ح
وعن یحیی بن ہاشم عن یونس بن ابی اسحٰق عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما تکونون کذلک یؤمر علیکم اور روایت ہے
یحیی بن ہاشم سے کہ نقل کی یونس بن اسحٰق سے کہ نقل کی اُس نے اپنے باپ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسے کہ ہوگے تم ویسے ہی سردار کیے جاوینگے
تمپر ف یعنی جیسے تمھارے عمل ہونگے ویسے ہی تمپر عامل ہونگے اگر عمل اچھے کروگے اچھے عامل ہون گے اور برے عمل کروگے برے عامل ہونگے ح ع و
عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان السلطان ظل اللہ فی الارض یاوی الیہ کل مظلوم من عبادہ فاذا عدل کان لہ الاجر وعلی
الرعیۃ الشکر واذا جار کان علیہ الاصر وعلی الرعیۃ الصبر اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بادشاہ سایہ خدا کا
ہے زمین مین ٹھکانا پکڑتا ہے طرف اُسکے ہر مظلوم بندون اُسکے سے پس جس وقت کہ عدل کرتا ہے ہوتا ہے واسطے اُسکے ثواب اور واجب ہوتا ہے رعیت
پر شکر اور جب ظلم کرتا ہے ہوتا ہے اُسپر گناہ اور لازم ہے رعیت پر صبر کرنا ف سایہ اللہ کا ہے الخ اسلیے کہ دفع کرتا ہے وہ ایذا کو لوگون سے جیسا کہ دفع کرتا ہے
سایہ ایذا آفتاب کی گرمی کی اور کبھی کنایہ کیا جاتا ہے ساتھ سایہ کے محافظت وحمایت سے کذا فی النہایہ اور کہا طیبیؒ نے کہ ظل اللہ تشبیہ ہے اور جملہ یاوی
الیہ الخ مبین اُس کا ہے یعنی جیسے کہ لوگ آرام پاتے ہین بیچ ٹھنڈک سایہ کے گرمی آفتاب کی سے اسی طرح آرام پاتے ہین ٹھنڈک عدل اُسکے مین
گرمی ظلم سے اور اضافت ظل کی طرف اللہ کے بزرگی کے لیے ہے مانند بیت اللہ کے اور اشارہ ہے طرف اسکے کہ وہ سایہ مانند اور سایون کے نہین
ہے بلکہ وہ ذی شان اور خصوصیت رکھتا ہے ساتھ اللہ کے اس لیے کہ گردانا گیا ہے وہ خلیفہ اللہ کا زمین مین کہ پھیلاتا ہے اُس کے عدل واحسان کو
اُسکے بندون مین وعن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان افضل عباد اللہ عند اللہ منزلۃ یوم القیمۃ امام عادل رفیق و
ان شر الناس عند اللہ منزلۃ یوم القیمۃ امام جائر خرق اور روایت ہے حضرت عمرؓ بن خطاب سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہترین
بندگان خدا کے سے نزدیک اللہ کے باعتبار مرتبے کے دن قیامت کے امام عادل نرمی کرنیوالا ہے اور تحقیق بدترین لوگون کا نزدیک اللہ کے باعتبار مرتبے
کے دن قیامت کے امام ظالم سختی کرنے والا ہے وعن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نظر الی اخیہ نظرۃ یخیفہ
اخافہ اللہ یوم القیمۃ روی الاحادیث الاربعۃ البیہقی فی شعب الایمان وقال فی حدیث یحیی ہذا منقطع وروایتہ ضعیفۃ ؛
اور روایت ہے عبد اللہؓ بن عمر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دیکھے طرف مسلمان بھائی اپنے کے دیکھنا کہ ڈراوے اُسکو ڈراویگا اُسکو
اللہ دن قیامت کے روایت کین چارون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا بیچ حدیث یحیی کے یعنی اُسکے حق مین کہ منقطع ہے اور روایت
یحیی کی ضعیف ہے ف لانا اس حدیث کا اس باب مین اشارہ ہے طرف اسکے کہ نرے ڈرانے سے مستحق عذاب کا ہوتا ہے دن قیامت کے چہ جائے ظلم کرنا
ع وعن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی یقول انا اللہ لا الہ الا انا مالک الملوک وملک الملوک قلوب
الملوک فی یدی وان العباد اذا اطاعونی حولت قلوب ملوکہم علیہم بالرحمۃ والرافۃ وان العباد اذا عصونی حولت قلوبہم بالسخطۃ والنقمۃ
فساموہم سوء العذاب فلا تشغلوا انفسکم بالدعاء علی الملوک ولکن اشغلوا انفسکم بالذکر والتضرع کی اکفیکم ملوککم رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ
اور روایت ہے ابی درداؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی فرماتا ہے یعنی حدیث قدسی مین کہ مین اللہ ہون نہین کوئی معبود مگر
مین مالک ہون بادشاہونکا اور بادشاہون کا بادشاہ دل بادشاہون کے میرے ہاتھ مین ہین اور تحقیق بندے یعنی اکثر بندے جسوقت کہ فرمانبرداری کرین میری
پھیردون مین دلون بادشاہون اُن کے کو یعنی ظالمون کے دلون کو اُنپر ساتھ رحمت وشفقت کے اور تحقیق بندے جس وقت کہ نافرمانی کرین میری پھیرونگا

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

میں بادشاہوں کے دلوں کو یعنی عادل بادشاہوں کے دلوں کو ساتھ خفگی اور عذاب کے پس پہونچاوینگے یعنی بادشاہ انکے برے عذاب پس نہ مشغول
کرو تم اپنے نفسوں کو ساتھ بددعا کرنیکے بادشاہوں پر و لیکن مشغول کرو اپنے نفسوں کو ساتھ ذکر کے یعنی ذکر میرے کے اور زاری اور خواری کے درگاہ میری میں تاکہ
کفایت کروں میں شر بادشاہوں تمھارے کو اور باز رکھوں اسکو تم سے نقل کی یہ ابو نعیم نے کتاب حلیة الاولیا میں **بَابُ مَا عَلَى الْوُلَاةِ مِنَ التَّيْسِيرِ** باب ہے
بیچ بیان اس چیز کے کہ حاکموں پر ہے آسانی کرنی **ف** اوپر کے باب میں ذکر تھا اس کا کہ رعیت کو فرمانبرداری کرنی چاہیے حاکموں کی اور اس باب میں
بیان ہے اسکا کہ حاکموں کو بھی شفقت و مہربانی کرنی چاہیے رعیت پر **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی** قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَعَثَ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِهٖ فِیْ بَعْضِ اَمْرِهٖ قَالَ بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا وَيَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی موسیٰ رض سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت
ارادہ کرتے بھیجنے کا کسی کو اپنے اصحاب میں سے بیچ بعضے کام اپنے کے یعنی حاکم کر کر کسی کام پر فرماتے بشارت دو یعنی لوگوں کو ساتھ اجر و ثواب کے طاعات پر
اور کرنے بھلائیوں کے پر اور نہ ڈراؤ یعنی لوگوں کو بہت نہ ڈراؤ عذاب خدا سے یہانتک کہ کر دو انکو نا امید رحمت خدا سے بسبب گناہوں انکے کے اور آسانی کرو
یعنی لوگوں سے زکوٰۃ وغیرہ بہ نرمی لو اور دشواری میں نہ ڈالو یعنی لوگوں کو بسبب لینے زکوٰۃ وغیرہ کے زیادہ قدر واجب سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَ**
عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَسَكِّنُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس رض سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے آسانی کرو اور نہ مشکل کرو اور تسکین دو یعنی ساتھ بشارت دینے کے اور نہ نفرت دلاؤ یعنی ساتھ بہت ڈرانیکے یا ساتھ تکلیف دینے کے امور دشوار کہ
موجب ہوں انکار کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ** قَالَ بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَدَّهٗ اَبَا مُوْسٰى وَمُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ يَسِّرَا وَلَا
تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی بردہ رض سے کہ کہا بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دادا اسکے کو کہ ابو موسیٰ رض اشعری
ہے اور معاذ کو طرف یمن کے اور فرمایا آسانی کرو اور نہ مشکل کرو اور بشارت دو اور نہ نفرت دلاؤ اور آپس میں باتفاق کام کرو اور نہ اختلاف کرو نقل کی یہ بخاری اور
مسلم رح نے **ف** صواب یہ ہے کہ مولف کہتا عن ابن ابی بردہ ساتھ زیادتی لفظ ابن کے اس لیے کہ ابو بردہ بیٹا ابو موسیٰ اشعری کا ہے نہ پوتا اور روایت کرتے ہیں اس سے
بیٹے اسکے عبد اللہ اور یوسف اور سعید اور بلال اور یہ حدیث سعید بن ابی بردہ سے ہے جیسے کہ صحیح بخاری میں ہے کہ کہا سعید بن ابی بردہ نے کہ سنا میں نے اپنے
باپ کو یعنی ابو بردہ رض کو کہ کہا بھیجا آنحضرت نے باپ میرے کو یعنی ابو موسیٰ رض اشعری کو اور معاذ کو طرف یمن کے الخ **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهٗ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر رض سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا تحقیق عہد توڑنے والا کھڑا کیا جاویگا واسطے اسکے یعنی واسطے فضیحت کرنے اسکے کے نشان دن قیامت کے اور کہا جاویگا کہ یہ نشان علامت عہد شکنی
فلانے بیٹے فلانے کی ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم رح نے **وَعَنْ اَنَسٍ** عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُعْرَفُ بِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے انس رض سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا واسطے ہر عہد توڑنیوالے کے نشان ہوگا دن قیامت کے کہ پہچانا جاویگا بسبب اسکے
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ** عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ عِنْدَ اِسْتِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَفِیْ رِوَايَةٍ لِكُلِّ غَادِرٍ
لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرْفَعُ لَهٗ بِقَدْرِ غَدْرِهٖ اَلَا وَلَا غَادِرَ اَعْظَمُ غَدْرًا مِنْ اَمِيْرِ عَامَّةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابو سعید رض سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرمایا واسطے ہر عہد توڑنے والے کے نشان ہوگا نزدیک مقعد اسکی کے دن قیامت کے یعنی اسکی فضیحت و تشہیر کے لیے اور بیچ ایک روایت کے یوں ہے
کہ واسطے ہر عہد توڑنیوالے کے نشان ہوگا دن قیامت کے بلند کیا جاویگا واسطے اسکے بقدر غدر اسکے کے یعنی جسقدر عہد شکنی اس کی زیادہ ہوگی عظمت نیزہ
اسکے کی بھی بلند تر و مشہور تر ہوگی خبردار ہو نہیں کچھ بھی عہد توڑنیوالا بہت بڑا عہد توڑنے میں سردار عام سے نقل کی یہ مسلم نے **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری
عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ اَنَّهٗ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ وَّلَّاهُ اللّٰهُ شَيْئًا مِنْ اَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَاحْتَجَبَ دُوْنَ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitized by eGangotri

حَاجَتِهِمْ وَخَلَّتِهِمْ وَفَقْرِهِمْ احْتَجَبَ اللّٰهُ دُوْنَ حَاجَتِهٖ وَخَلَّتِهٖ وَفَقْرِهٖ فَجَعَلَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا عَلٰى حَوَائِجِ النَّاسِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ وَ
لِاَحْمَدَ اَغْلَقَ اللّٰهُ اَبْوَابَ السَّمَاءِ دُوْنَ خَلَّتِهٖ وَحَاجَتِهٖ وَمَسْكَنَتِهٖ روایت ہے عمرو بن مرہؓ سے کہ کہا اُنّے واسطے معاویہ کے سُنا مینے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ سردار کیا اُسکو اللہ نے کسی چیز کا کام مسلمانون کے سے پس پردے مین ہا نزدیک حاجت اور مطلب اُنکے کے یعنی نہ بر لایا حاجت اُنکی
پردے مین رہیگا اللہ نزدیک حاجت اور مطلب اور محتاجگی اُسکی کے یعنی دور رکھے گا اُسکو مطلوب اُسکے سے اور قبول نہین کریگا دعا اُسکی پس مقرر کیا معاویہ نے
ایک شخص کو اوپر روا کرنے حاجتون لوگون کے نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور بیچ ایک روایت ترمذی اور احمد کے بند کریگا اللہ دروازے آسمان کے
نزدیک حاجت اور مطلب اور محتاجگی اُسکی کے **الفصل الثالث** فصل تیسری عَنْ اَبِي الشَّمَّاخِ الْاَزْدِيِّ عَنِ ابْنِ عَمٍّ لَّهٗ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنَّهٗ اَتٰى مُعَاوِيَةَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ وَّلِيَ مِنْ اَمْرِ النَّاسِ شَيْئًا ثُمَّ اَغْلَقَ بَابَهٗ دُوْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَوِ الْمَظْلُوْمِ
اَوْ ذِي الْحَاجَةِ اَغْلَقَ اللّٰهُ دُوْنَهٗ اَبْوَابَ رَحْمَتِهٖ عِنْدَ حَاجَتِهٖ وَفَقْرِهٖ اَفْقَرَ مَا يَكُوْنُ اِلَيْهِ روایت ہے ابی شماخ ازدی سے کہ روایت
کی اپنے چچا کے بیٹے سے کہ تھا صحابی حضرت کا یہ کہ وہ آیا معاویہؓ کے پاس پس داخل ہوا اُن پر اور کہا سنا ہے مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو
شخص کہ والی کیا گیا کام لوگون کے سے کسی چیز پر پھر بند کیا دروازہ اپنا اوپر مسلمانون کے یا مظلوم کے یا صاحب حاجت کے یعنی اپنے پاس نہ آنے دیا اُسکو وقت
احتیاج کے یا حاجت روائی نہ کی اُسکی بند کریگا اللہ اوپر اُسکے دروازے رحمت اپنی کے نزدیک حاجت اور محتاجگی اُسکی کے یعنی طرف اللہ کے امر دنیا مین یا عقبے
مین طرف مخلوق کے دنیا مین بیچ اُسوقت کے کہ بہت محتاج ہوگا طرف اُسکے **وَعَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا بَعَثَ عُمَّالَهٗ شَرَطَ عَلَيْهِمْ اَنْ لَّا
تَرْكَبُوْا بِرْذَوْنًا وَّلَا تَاْكُلُوْا نَقِيًّا وَّلَا تَلْبَسُوْا رَقِيْقًا وَّلَا تُغْلِقُوْا اَبْوَابَكُمْ دُوْنَ حَوَائِجِ النَّاسِ فَاِنْ فَعَلْتُمْ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَقَدْ حَلَّتْ بِكُمُ الْعُقُوْبَةُ
ثُمَّ يُشَيِّعُهُمْ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی حضرت عمر بن خطابؓ سے یہ کہ تحقیق وہ تھے جسوقت کہ بھیجتے اپنے عاملون کو شرط
کرتے اُنپر یہ کہ نہ سوار ہونا ترکی گھوڑے پر اور نہ کھانا میدہ اور نہ پہننا کپڑا باریک اور نہ بند رکھیو اپنے دروازے لوگون کی حاجتون کے وقت پس اگر
کروگے تم کچھ اسمین سے پس تحقیق اُتر آویگی تمپر سزا یعنی دنیا اور عقبی مین پھر پہونچانے جاتے حضرت عمرؓ اُنکو نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان
مین **ف** جو علت نہی کی سوار ہونے گھوڑے ترکی کے سے تکبر اور اترانا ہے تو نہی سوار ہونے گھوڑے عربی کے سے بطریق اولی ہوگی کہا طیبی نے کہ نہی
سوار ہونے گھوڑے ترکی کے سے نہی تکبر کے سے ہی اور نہی کھانے میدہ سے اور پہننے باریک کپڑے کے سے نہی حسن کرنے اور اسراف سے ہی اور منع کرنا
بند کرنے دروازے کے سے منع کرنا حاجت روائی کرنے مسلمانون کی سے ہے ۱۲ع **بَابُ الْعَمَلِ فِي الْقَضَاءِ وَالْخَوْفِ مِنْهُ** باب ہی عمل کرنیکا
قضا مین کہ کیونکر کرنا چاہیے یعنی موافق کتاب و سنت و اجتہاد کے عمل کرے اور بیچ بیان ڈرنے کے قضا سے **الفصل الاول** فصل پہلی عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَقْضِيَنَّ حَكَمٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابی بکرہؓ سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے نہ حکم کرے کوئی حکم کرنے والا درمیان دو شخصون کے اس حالت مین کہ غصے مین ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف**
کہا مظہر نے اسلیے کہ غضب مانع ہوگا اجتہاد و فکر سے اسی طرح بہت گرمی اور بہت سردی اور بھوک پیاس مین اور بیماری مین نہ حکم کرے پس اگر حکم کریگا ان احوال
مین تو جاری ہوگا حکم اُسکا ساتھ کراہت کے ۱۲ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ
فَاَصَابَ فَلَهٗ اَجْرَانِ وَاِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ فَاَخْطَاَ فَلَهٗ اَجْرٌ وَّاحِدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے اور ابوہریرہؓ سے کہ کہا دونون نے
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ قصد حکم کا کرے حاکم پس اجتہاد کرے اور صواب کرے یعنی واقع ہو حکم اُسکا موافق حکم خدا کے پس واسطے اُسکے ہی
دوہرا ثواب یعنی ثواب اجتہاد کا اور ثواب پہونچنے کا حق پر اور جسوقت کہ حکم کیا اور اجتہاد کیا پھر خطا کی پس واسطے اُسکے ہے ایک ثواب نقل کی یہ بخاری

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اور مسلم نے ف یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ مجتہد کبھی خطا کرتا ہی اور کبھی ثواب اور بہر تقدیر ثواب پاتا ہی کذا قال الشیخ اور ملا علی نے لکھا ہی کہ مذہب ابو حنیفہ کا بیچ اس چیز کے کہ نہ پایا جاوے بیان اُس کا نصوص مین یعنی کتاب اور سنت اور اجماع مین اور ممکن ہو اُسکو مگر قیاس تو ہوگا مانند فکر اور تحری کرنیوالے قبلے کے پس وہ مصیب ہوگا اگرچہ خطا کرے

الفصل الثانی فصل دوسری **عن ابی ہریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جعل قاضیا بین الناس فقد ذبح بغیر سکین رواہ احمد والترمذی وابوداود وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کیا گیا قاضی درمیان لوگون کے پس تحقیق ذبح کیا گیا بغیر چھری کے نقل کی یہ احمدؒ اور ترمذیؒ اور ابوداودؒ اور ابن ماجہ نے ف مراد ذبح سے غیر متعارف ہی کہ مراد ہی ہلاک دین کے نہ ہلاک بدن کے اس لیے کہ مبتلا ہوا ساتھ رنج دائم اور درد بے دوا اور بیماری مفت کے اور ذبح ہونا چھری سے رنج ایک ساعت کا ہے اور یہ رنج ایک عمر کا ہی بلکہ حسرت اُسکی قیامت تک باقی ہے ع **وعن انس** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابتغی القضاء وسال وکل الی نفسہ ومن اکرہ علیہ انزل اللہ علیہ ملکا یسددہ رواہ الترمذی وابوداود وابن ماجۃ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ طلب کرے یعنی اپنے دل مین منصب قضا کا اور سوال کرے یعنی بادشاہ سے کہ قاضی کرے اُسکو سونپا جاتا ہے وہ طرف نفس اُسکے کے یعنی توفیق اور مدد اللہ کی اُسکے ساتھ نہین ہوتی اور جو شخص کہ زبردستی کیا گیا قضا دینے پر اُتارتا ہے اللہ اُسپر فرشتہ کہ راست و درست رکھتا ہے گفتار و کردار اُسکی نقل کی یہ ترمذیؒ اور ابوداودؒ اور ابن ماجہ نے

وعن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القضاۃ ثلثۃ واحد فی الجنۃ واثنان فی النار فاما الذی فی الجنۃ فرجل عرف الحق فقضی بہ ورجل عرف الحق فجار فی الحکم فھو فی النار ورجل قضی للناس علی جھل فھو فی النار رواہ ابوداود وابن ماجۃ

اور روایت ہے بریدہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قاضی تین طرح کے ہوتے ہین ایک بہشت مین اور دو دوزخ مین پس وہ کہ بہشت مین ہے پس وہ شخص ہے کہ پہچانا اُسنے حق کو یعنی جانا کہ حق اس جانب مین ہے پس حکم کیا ساتھ حق کے اور جس شخص نے کہ پہچانا حق کو اور ظلم کیا حکم مین یعنی دیدہ و دانستہ حق کو پامال کیا پس وہ دوزخ مین ہے اور جس شخص نے کہ حکم کیا لوگون مین بنا بر جہل اور نہ پہچاننے حق کے پس وہ بھی دوزخ مین ہے یعنی بسبب تقصیر کے بیچ دریافت کرنے حق کے نقل کی یہ ابوداود اور ابن ماجہ نے **وعن ابی ہریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من طلب قضاء المسلمین حتی ینالہ ثم غلب عدلہ جورہ فلہ الجنۃ ومن غلب جورہ عدلہ فلہ النار رواہ ابوداود اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے طلب کی قضا مسلمانون کی یہانتک کہ پہونچا اُسکو پھر غالب آیا عدل اُسکا ظلم پر پس واسطے اُسکے بہشت ہے اور وہ شخص کہ غالب ہوا ظلم اُسکا عدل پر پس واسطے اُسکے دوزخ ہی نقل کی یہ ابوداود نے ف ظاہر یہ ہے کہ مراد غلبہ عدل اور ظلم کے سے یہ ہی کہ زیادہ ہو ایک دوسرے پر اور وہ دوسرا بھی وجود رکھتا ہو اسلیے کہ حکم غالب کے لیے ہی ولیکن کہا ہے علما نے کہ مراد دونون حالتون مین یہ ہے کہ ایک ایسا ہو کہ مانع ہو دوسرے کو یعنی عدل قوت پکڑے اسطرح کہ ظلم وجود مین آوے اور ظلم قوی ہو اسطرح کہ عدل ظہور نہ کرے کذا قال التورپشتی ح **وعن معاذ بن جبل** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما بعثہ الی الیمن قال کیف تقضی اذا عرض لک قضاء قال اقضی بکتاب اللہ قال فان لم تجد فی کتاب اللہ قال فبسنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فان لم تجد فی سنۃ رسول اللہ قال اجتھد برایی ولا آلو قال فضرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی صدرہ وقال الحمد للہ الذی وفق رسول رسول اللہ لما یرضی بہ رسول اللہ رواہ الترمذی وابوداود والدارمی اور روایت ہے معاذ بن جبلؓ سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ بھیجا معاذ کو طرف یمن کے یعنی قاضی اور حاکم کر کر فرمایا یعنی امتحان کے لیے کس طرح حکم کریگا تو جسوقت کہ پیش آویگا واسطے تیرے کوئی قصہ کہا حکم کرونگا مین موجب کتاب اللہ کے فرمایا اگر نہ پاوے تو یعنی صراحۃً کتاب اللہ مین کہا پس حکم کرونگا مین موجب سنت رسول خدا کے فرمایا پس اگر نہ پاوے تو بیچ سنت رسول خدا کے کہا اجتہاد کرونگا مین اپنی عقل سے اور نہ قصور کرونگا مین یعنی اجتہاد مین اور طلب صواب مین کہا معاذؓ نے یا روایت کرنے والے نے معاذؓ سے پس مارا پیغمبر خدا صلی اللہ وسلم نے ہاتھ اوپر سینے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس خدا کے کہ توفیق دی واسطے اُس اور فرمایا تعریف ہی واسطے زیادتی علم کے اور واسطے حاصل ہونے کے لیے اور واسطے ثابت رہنے کے معاذ
اُس چیز کی کہ راضی اور خوش ہی ساتھ اُسکے رسول اُسکا نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نے ف اجتہاد کرونگا مین یعنی طلب کرونگا حکم اُس واقعہ کا
ساتھ قیاس کرنیکے اُن مسائل پر کہ آئی ہے اُنمین نص اور حکم کرونگا اُسمین مانند اُس مسئلہ کے کہ آئی ہے اُسمین نص بسبب مشابہت دونون کے کہا مظہر نے یعنی جب
پاؤنگا مین مشابہت درمیان اُس مسئلہ کے کہ پیش آویگا اور درمیان اُس مسئلہ کے کہ آئی ہے اُسمین نص کتاب سے یا سنت سے حکم کرونگا مین اُس مین بموجب
حکم اُسکے کے جیسے آئی ہے نص حرام ہونے ربوا کی گیہون مین اور نہین آئی ہے نص تربوز مین قیاس کیا شافعیؒ نے تربوز کو گیہون پر اس لیے کہ پائی درمیان
دونون کے علت مطعومیت کی اور قیاس لیا امام ابوحنیفہؒ نے چونے کو گیہون پر اس لیے کہ پائی دونون مین علت کیلی ہونے کی اور اس حدیث مین دلیل ہے
اوپر مشروع ہونے قیاس و اجتہاد کے برخلاف اصحاب ظواہر کے کہ منکر قیاس کے ہین + ع + ح **وعن علیؓ قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
الی الیمن قاضیا فقلت یا رسول اللہ ترسلنی وانا حدیث السن ولا علم لی بالقضاء فقال ان اللہ سیھدی قلبک ویثبت لسانک اذا تقاضا
الیک رجلان فلا تقض للاول حتی تسمع کلام الآخر فانہ احری ان یتبین لک القضاء قال فما شککت فی قضاء بعد رواہ الترمذی
وابوداؤد وابن ماجۃ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا بھیجا مجکو یعنی ارادہ بھیجنے کا کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف یمن کے قاضی کر کر
یمن کے پس کہا مین نے بھیجتے ہو تم مجکو اور ہون مین نوجوان یعنی اور نوجوان کم تجربہ کار ہوتا ہی اور نہین علم مجکو یعنی کامل ساتھ کیفیت قضا کے پس فرمایا تحقیق اللہ تعالی ہدایت کریگا
دل تیرے کو یعنی ساتھ سمجھنے کے اور ثابت رکھیگا زبان تیری کو یعنی ساتھ حکم حق کرنیکے پھر تعلیم کی آنحضرتؐ نے کیفیت قضا کی جسوقت کہ لاوین تیرے پاس قضیہ
دو شخص پس نہ حکم کر تو واسطے پہلے کے کہ وہ مدعی ہی یہانتک کہ سنے تو کلام دوسرے کا پس تحقیق یہ لائق تر ہے ساتھ اسکے کہ ظاہر ہوگا واسطے تیرے حکم کہا حضرت علیؓ نے
پس نہ شک کیا مین نے بیچ کسی حکم کرنے کے بعد اسکے یعنی بعد دعا اور تعلیم حضرت کے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **وسنذکر حدیث**
ام سلمۃ انما اقضی بینکم برأیی فی باب الاقضیۃ والشہادات ان شاء اللہ تعالی اور قریب ہے کہ ذکر کرینگے ہم حدیث ام سلمہؓ کی کہ سر اُسکا یہ ہی انما اقضی
بینکم برأیی بیچ باب اقضیہ و شہادت کے اگر چاہیگا اللہ تعالی **الفصل الثالث** تیسری فصل **عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ**
صلی اللہ علیہ وسلم ما من حاکم یحکم بین الناس الا جاء یوم القیمۃ وملک آخذ بقفاہ ثم یرفع راسہ الی السماء فان قال القہ القاہ فی مھواۃ اربعین
خریفا رواہ احمد وابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان روایت ہی عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی حاکم کہ حکم کرتا ہی درمیان
لوگون کے مگر کہ آویگا دن قیامت کے یعنی درگاہ عزت مین اس حال مین کہ فرشتہ پکڑے ہوے ہوگا گدی اسکی پھر اُٹھاویگا فرشتہ سر اپنا طرف آسمان کے پس اگر کہیگا خدا تعالی
ڈالدے اسکو بیچ دوزخ کے یعنی بیچ دوزخ کے ڈالدیگا اسکو بیچ گڑھے چالیس برس کے نقل کیا یہ احمد اور ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف اُٹھاویگا سر اپنا یعنی منتظر ہوگا حکم اللہ
تعالی کا کہ کیا حکم کرے جیسے کہ عادت ہی تابعداروں بادشاہ کی کہ کھڑا کرتے ہین گنہگار کو آگے بادشاہ کے اور نگاہ کرتے ہین جانب بادشاہ کے اور بادشاہ مکان
عالی مین ہوتا ہی اور انتظار کرتے ہیں کہ کیا حکم ہووے اور مراد چالیس برس سے مبالغہ بیچ گہراؤ گڑھے کے ہے نہ تعین اور تحدید ساتھ اس مدت کے اور یہ حال حاکم
ظالم کا ہوگا اور حاکم عادل کے لیے حکم ہوگا کہ اُٹھاوین اُسکو طرف بہشت کے جیسے کہ بیچ حدیث ابی امامہ کے کتاب امارۃ قضا مین گزرا + ح **وعن عائشۃ**
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیاتین علی القاضی العدل یوم القیمۃ یتمنی انہ لم یقض بین اثنین فی تمرۃ قط رواہ احمد اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اویگا اوپر قاضی منصف کے زمانہ دن قیامت کے آرزو کریگا وہ اسمین کہ کاشکے نہ حکم کیا ہوتا درمیان دو شخصون کے بیچ ایک کھجور کے
ہرگز کہ شے قلیل اور حقیر ہے چہ جاے قاضی ظالم اور چہ جاے حکم بیچ شے بہت کے نقل کی یہ احمد نے **وعن عبد اللہ بن ابی اوفی قال قال رسول اللہ**
صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ مع القاضی ما لم یجر فاذا جار تخلی عنہ ولزمہ الشیطان رواہ الترمذی وابن ماجۃ وفی روایۃ فاذا جار وکلہ الی نفسہ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رض سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی ساتھ قاضی کے ہے یعنی توفیق اور تائید اسکی ساتھ قاضی کے ہوتی ہے
جبتک کہ نہیں ظلم کرتا پس جسوقت ظلم کرتا ہی الگ ہو جاتا ہے اس سے اللہ تعالی اور ہمیشہ رہتا ہے ساتھ اسکے شیطان نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور بیچ ایک روایت ابن ماجہ
کے یوں ہے کہ پس جب ظلم کرتا ہے قاضی سونپتا ہے اسکو طرف نفس اسکے کے وعن سعید بن المسیب ان مسلما ویہودیا اختصما الی عمر فرای الحق
للیہودی فقضی لہ عمر بہ فقال لہ الیہودی واللہ لقد قضیت بالحق فضربہ عمر بالدرۃ وقال ما یدریک فقال لہ الیہودی واللہ انا نجد فی التوراۃ
انہ لیس قاض یقضی بالحق الا کان عن یمینہ ملک وعن شمالہ ملک یسددانہ ویوفقانہ للحق ما دام مع الحق فاذا ترک الحق عرجا وترکاہ
رواہ مالک اور روایت ہی سعید بن مسیب رض سے کہ ایک مسلمان اور ایک یہودی جھگڑتے آئے طرف حضرت عمر رض کے پس دیکھا حق واسطے یہودی کے پس حکم کیا واسطے
اسکے حضرت عمر رض نے ساتھ اس حق کے پس کہا واسطے عمر رض کے یہودی نے قسم ہے اللہ کی تحقیق حکم کیا تمنے ساتھ حق کے یا ساتھ تائید توفیق خدا کے پس مارا اسکو حضرت عمر رض نے
ایک درہ اور فرمایا کس چیز نے معلوم کروایا تجکو کہ حکم ساتھ حق کے کیا کہا یہودی نے قسم ہے خدا کی تحقیق ہم پاتے ہیں توریت میں یہ کہ نہیں کوئی قاضی کہ حکم کرے ساتھ حق کے
مگر ہوتا ہے داہنے اسکے فرشتہ اور بائیں اسکے فرشتہ کہ مضبوط کرتے ہیں دونوں فرشتے اسکو اور توفیق دیتے ہیں اسکو واسطے حق کے جبتک کہ ہوتا ہے قاضی حق پر پس جسوقت
چھوڑتا ہی قاضی حق کو چڑھ جاتے ہیں وہ اور چھوڑ دیتے ہیں اسکو نقل کی یہ مالک نے ف اگر کوئی کہے کہ کیوں مارا حضرت عمر رض نے اسکو حالانکہ وہ مستحق اسکا نہیں
اسلیے کہ تصدیق کی تھی اسنے انکی اور کیونکر مطابق ہوا جواب یہودی کا واللہ انا نجد الخ ساتھ قول حضرت عمر رض کے ما یدریک جواب یہ کہ مارنا حضرت عمر رض کا
بطریق نرمی اور خوش طبعی کے تھا نہ بطریق قہر و غصہ کے اور تطبیق جواب کی یہ ہے کہ حضرت عمر رض اگر میل کرتے حق سے حکم کرتے واسطے مسلمان کے یہودی پر پس
ہوتے راستی درست حق پر پس جبکہ حکم کیا واسطے اسکے مسلمان پر معلوم ہوئی مضبوطی انکی حق پر اور نہ میل کرنا انکا حق سے + ع وعن ابن موہب
ان عثمان بن عفان قال لابن عمر اقض بین الناس قال او یعافینی یا امیر المؤمنین قال ما تکرہ من ذلک وقد کان ابوک یقضی قال لانی
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کان قاضیا فقضی بالعدل فبالحری ان ینقلب منہ کفافا فما ارجو بعد ذلک رواہ
الترمذی وفی روایۃ رزین عن نافع ان ابن عمر قال لعثمان یا امیر المؤمنین لا اقضی بین رجلین قال فان اباک کان یقضی فقال
ان ابی لو اشکل علیہ شیء سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولو اشکل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیء سال جبرئیل
علیہ السلام وانی لا اجد من اسالہ وسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من عاذ باللہ فقد عاذ بعظیم وسمعتہ یقول من عاذ
باللہ فاعیذوہ وانی اعوذ باللہ ان تجعلنی قاضیا فاعفاہ وقال عثمان لا تخبر احدا اور روایت ہی ابن موہب سے کہ عثمان بن عفان رض نے کہا واسطے
ابن عمر رض کے کہ قاضی ہو درمیان لوگون کے کہا ابن عمر رض نے معاف کرو مجکو اے امیر المومنین اس کام سے کہا حضرت عثمان رض نے کیون مکروہ رکھتے ہو اسکو اور تحقیق تھے
باپ تمہارے حکم کرتے یعنی عمر زمانہ خلافت میں بھی کہا ابن عمر رض نے تحقیق میں نے سنا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ ہو قاضی پس حکم کرے ساتھ
انصاف کے پس لائق ہی یہ کہ پھرے اور نکلے اس سے برابر کہ نہ فائدہ دے اور نہ نقصان اور نہ ثواب پاوے اور نہ عذاب پس گفتگو کی حضرت عثمان رض نے اسکے پیچھے اسکے نقل کی
یہ ترمذی نے اور بیچ روایت رزین کے نافع سے یہ ہی کہ ابن عمر نے کہا واسطے عثمان رض کے اے امیر المومنین نہیں حکم کرونگا میں درمیان دو شخصوں کے یعنی چہ جائے زیادہ میں کہا
حضرت عثمان رض نے تحقیق باپ تمہارے تھے حکم کرتے کہا ابن عمر رض نے کہ تحقیق باپ میرے اگر مشکل ہوتی انپر کوئی چیز پوچھ لیتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اگر
مشکل ہوتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی چیز پوچھتے جبرئیل سے اور تحقیق میں نہیں پاتا اس شخص کو کہ پوچھوں اس سے اور سنا ہے میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سے فرماتے جو پناہ مانگے ساتھ اللہ کے پس تحقیق پناہ مانگی ساتھ بڑی ذات کے اور سنا میں نے حضرت سے فرماتے جو شخص کہ پناہ مانگے ساتھ اللہ کے پس پناہ دو
اسکو اور تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ اللہ کے اس سے کہ مقرر کرو مجکو قاضی پس معاف کیا حضرت عثمان رض نے ابن عمر رض کو اور کہا کہ نہ خبر دینا تو کسی کو یعنی قضا کے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

نہ قبول کرنے کی تا اور بھی قبول نکرین اور یہ کارخانہ معطل رہے **بَابُ رِزْقِ الْوُلَاةِ وَهَدَايَاهُمْ** باب ہے بیچ بیان رزق والیونکے اور ہدیون اُنکے کے

ف یعنی اسمین بیان ہی اسکا کہ حاکمونکے لیے کیا مقرر کیا جاوے بیت المال مین سے اور بیان اسکا ہی کہ اگر کوئی بطریق تحفہ کے حاکم کے لیے کچھ لاوے تو کیا حکم ہے اسکا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ پہلی فصل **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اُعْطِيْكُمْ وَلَا اَمْنَعُكُمْ اَنَا قَاسِمٌ اَضَعُ حَيْثُ اُمِرْتُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین دیتا مین تمکو اور نہین منع کرتا تمسے مین ہون بانٹنے والا رکھتا ہون جس جگہ حکم کیا گیا ہون مین نقل کی یہ بخاری نے ف جبکہ تقسیم کیا حضرتؐ نے مال تو کلام مذکور فرمایا تاکہ نہ واقع ہو صحابہ کے دلون مین کچھ بسبب کمی یا زیادتی کے تقسیم مین پس ما اعطیکم الخ کا حاصل یہ ہے کہ نہین دیتا مین کسی کو تم مین سے کچھ بسبب خواہش نفس اپنے کے طرف اُسکے اور نہین منع کرتا مین اُسکو بسبب نہ متوجہ ہونے دل اپنے کے اُسپر بلکہ یہ سبب امر اللہ تعالی کے ہی اور یہی معنی اس قول کے ہین انا قاسم الخ یعنی مین بانٹنے والا ہون رکھتا ہون ہر چیز کو یعنی نہین دیتا یا دیتا ہون اُس جگہ کہ حکم کیا گیا ہون مع

وَعَنْ خَوْلَةَ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رِجَالًا يَتَخَوَّضُوْنَ فِيْ مَالِ اللّٰهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہے خولہ انصاریہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کتنے آدمی کہ تصرف کرتے ہین مال خدا مین ناحق یعنی تصرف کرتے ہین بیت المال مین اور زکوٰۃ اور غنیمت مین بغیر اذن امام کے اور لیتے ہین زیادہ اُجرت اور حق اپنے سے پس واسطے اُن کے آگ ہے دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اسْتُخْلِفَ اَبُوْبَكْرٍ قَالَ لَقَدْ عَلِمَ قَوْمِيْ اَنَّ حِرْفَتِيْ لَمْ تَكُنْ تَعْجِزُ عَنْ مَؤُنَةِ اَهْلِيْ وَشُغِلْتُ بِاَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَسَيَاْكُلُ اٰلُ اَبِيْ بَكْرٍ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَيَحْتَرِفُ لِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ جب خلیفہ کیے گئے ابوبکر صدیقؓ تو کہا تحقیق جانتی ہی میری قوم یعنی مسلمان کہ کسب میرا نہین قصور کرتا تھا خرچ اہل میرے سے یعنی مین ایسا کسب کرتا تھا کہ کفایت کرتا تھا قوت عیال میرے کو اور مین مشغول کیا گیا اب ساتھ کام مسلمانون کے پس کھاوینگے اہل و عیال ابوبکرؓ کے اس مال مین سے یعنی بیت المال مین سے اور کام و پیشہ کریگا ابوبکرؓ واسطے مسلمانون کے اس مال مین یعنی ساتھ حاصل کرنے اُسکے کے اور محافظت اور صرف کرنے اُسکے کے بیچ مصارف اور حوائج مسلمانون کے نقل کی یہ بخاری نے ف یعنی حضرت ابوبکر صدیقؓ بیچتے تھے کپڑا بازار مین جب خلیفہ ہوے صحابہؓ کو خبر کردی کہ مین مشغول ہون مسلمانون کے کام مین حرفہ نہین کر سکتا بقدر خرچ اپنے کے بیت المال مین سے لیا کرونگا اور حضرت عمرؓ تجارت کرتے تھے غلہ کی اور حضرت عثمانؓ تجارت کرتے تھے کھجورون اور کپڑے کی اور حضرت عباسؓ عطاری کرتے تھے اور لکھا ہی علما نے کہ بہترین انواع تجارت کی تجارت کپڑے کی ہے بعد ازان عطر کی اور حدیث مین آیا ہے کہ اگر تجارت کرتے بہشتی تو تجارت کرتے کپڑے کی اور اگر تجارت کرتے دوزخی تو تجارت کرتے صرف مین یعنی سونے اور چاندی مین

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ دوسری فصل **عَنْ** بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلٰى عَمَلٍ فَرَزَقْنَاهُ رِزْقًا فَمَا اَخَذَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ غُلُوْلٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہے بریدہؓ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جس شخص کو کہ عامل کیا ہم نے کسی کام پر اور دیا ہمنے اسکو رزق یعنی اجرت اُس عمل کی کہ مقرر کی پس جو چیز کہ لیگا بعد اسکے یعنی زیادہ اپنی اُجرت سے پس وہ خیانت ہی غنیمت مین نقل کی یہ ابوداودؓ نے **وَعَنْ** عُمَرَ قَالَ عُمِّلْتُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمَّلَنِیْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت حضرت عمرؓ سے کہ کہا ہوا مین عامل بیچ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس دیا مجکو محنتانہ میرے عمل کا نقل کی یہ ابوداودؓ نے **وَعَنْ** مُعَاذٍ قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ فَلَمَّا سِرْتُ اَرْسَلَ فِیْ اَثَرِیْ فَرُدِدْتُ فَقَالَ اَتَدْرِیْ لِمَ بَعَثْتُ اِلَيْكَ لَا تُصِيْبَنَّ شَيْئًا بِغَيْرِ اِذْنِیْ فَاِنَّهٗ غُلُوْلٌ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِهٰذَا دَعَوْتُكَ فَامْضِ لِعَمَلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی معاذؓ سے کہ کہا بھیجا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف یمن کے جب چلا مین یعنی تھوڑا سا بھیجا پیچھے میرے یعنی کسیکو بلانے کے لیے پس پھر آیا مین طرف حضرتؐ کے پس فرمایا کیا جانتا ہی تو کہ کسواسطے بھیجا تھا مین نے طرف تیرے بھیجا تھا اس لیے کہ کہون مین تجکو کہ نہ لے تو کچھ بے اذن میرے پس تحقیق وہ خیانت ہے اور جو شخص کہ خیانت کریگا لاویگا خیانت کی چیز دن قیامت کے اسی کہنے کے لیے بلایا تھا مین نے تجکو پس جا کام اپنے پر نقل کی یہ ترمذی نے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

وعن المستورد بن شداد قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کان لنا عاملا فلیکتسب زوجۃ فان لم یکن لہ خادم فلیکتسب خادما
فان لم یکن لہ مسکن فلیکتسب مسکنا وفی روایۃ من اتخذ غیر ذلک فھو غال رواہ ابوداود اور روایت ہے مستورد بن شداد سے کہ کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ ہو ہمارا عامل پس چاہیے کہ حاصل کرے ایک بی بی یعنی نکاح کرلے یعنی اگر بیوی نہو پس اگر نہو اُسکے لیے کوئی خادم یعنی غلام لونڈی پس
چاہیے کہ خریدلے خادم پس اگر نہو اُسکے لیے گھر پس چاہیے کہ حاصل کرے ایک مکان اور ایک روایت مین ہے جو شخص کہ لیوے سوا اسکے پس وہ خیانت کرنیوالا
ہے نقل کی یہ ابوداود نے ف یعنی حلال ہے عامل کو کہ لیوے بیت المال مین سے کہ اُس کے تصرف مین ہے بقدر مہر بیوی کے اور نفقے اور لباس اُسکے کے بقدر حاجت
بغیر اسراف کے اور بقدر قیمت خادم اور مکان کے بقدر ضرورت کے پس اگر لیوے زیادہ قدر حاجت ضروری سے تو وہ حرام ہے اسپر اور ظاہر یہ ہے کہ حکم
اُس صورت مین ہے کہ معین نہین کی گئی ہو اسکے لیے اُجرت اور گنجایش رکھتا ہے اُسکی بیت المال + واللہ اعلم + ح وعن عدی بن عمیرۃ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال یا ایھا الناس من عمل منکم لنا علی عمل فکتمنا منہ مخیطا فما فوقہ فھو غال یاتی بہ یوم القیمۃ فقام رجل من الانصار فقال
یا رسول اللہ اقبل عنی عملک قال وما ذاک قال سمعتک تقول کذا وکذا قال وانا اقول ذلک من استعملناہ علی عمل فلیات بقلیلہ وکثیرہ فما
اوتی منہ اخذہ وما نھی عنہ انتھی رواہ مسلم وابوداود واللفظ لہ اور روایت ہے عدی بن عمیرہ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اے لوگو جو شخص کہ عامل کیا جاوے تم مین سے واسطے ہمارے اوپر کسی عمل کے پھر چھپاوے ہمسے حاصل اُس عمل سے ایک سوئی یا زیادہ اُس سے یعنی قلت مین
یا کثرت مین یا چھوٹائی مین یا بڑائی مین پس وہ خیانت کرنیوالا ہے لاویگا اُسکو یعنی خیانت کی ہوئی چیز کو دن قیامت کے پس کھڑا ہوا ایک شخص انصار مین سے
اور کہا یا رسول اللہ لیلو مجھ سے عمل اپنا کہا کیا ہے یعنی کیون کہتا ہے تو یہ کہا سنا مین نے آپکو کہ فرماتے ہو ایسا اور ایسا یعنی بیچ وعید کے عمل پر اور وہ خالی نہین
ہے لغزش سے فرمایا مین کہتا ہون یہ یعنی بجد ہون اس بات پر پھرتا نہین ہون جو کوئی کرسکے عمل قبول کرے اور جو کوئی نکر سکے نہ قبول کرے جسکو کہ عامل کیا ہمنے
کسی کام پر پس چاہیے کہ لاوے تھوڑا حاصل اُسکا اور بہت حاصل اُسکا پس جو کچھ کہ دیا جاوے اُسمین سے کہ اُجرت اُسکی ہے لے اُسکو اور جو کچھ کہ باز رکھا جاوے
اُس سے باز رہے نقل کی یہ مسلم نے اور ابوداود نے اور لفظ ابوداود کے ہین وعن عبد اللہ بن عمرو قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الراشی
والمرتشی رواہ ابوداود وابن ماجۃ وروی الترمذی عنہ وعن ابی ھریرۃ ورواہ احمد والبیھقی فی شعب الایمان عن ثوبان وزاد والرائش یعنی
الذی یمشی بینھما اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا لعنت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والیکو اور رشوت لینے والیکو نقل کی یہ
ابوداود اور ابن ماجہ نے اور نقل کی یہ ترمذی نے عبد اللہ بن عمرو سے اور ابی ہریرہ سے اور نقل کی یہ احمد اور بیہقی نے شعب الایمان مین ثوبان سے اور زیادہ کیا بیہقی نے
یہ کہ لعنت کی آنحضرت نے رائش کو یعنی جو کہ واسطہ ہو درمیان رشوت لینے والے اور رشوت دینے والیکے ف رشوت ساتھ پیش اور زیر رے کے اُس مال کو کہتے ہین کہ
دیا جاوے واسطے باطل کرنے حق کے اور ثابت کرنے باطل کے اگر واسطے ثابت کرنے حق کے اور دفع کرنے ظلم کے نفس اپنے سے دیوے تو کچھ مضائقہ نہین اسکا
ح ع وعن عمرو بن العاص قال ارسل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اجمع علیک سلاحک وثیابک ثم ائتنی فقال فاتیتہ
وھو یتوضأ فقال یا عمرو انی ارسلت الیک لابعثک فی وجہ یسلمک اللہ ویغنمک وارغب لک رغبۃ من المال فقلت یا رسول اللہ ما
کانت ھجرتی للمال وما کانت الا للہ ورسولہ قال نعما بالمال الصالح للرجل الصالح رواہ فی شرح السنۃ وروی احمد
نحوہ وفی روایتہ قال نعم المال الصالح للرجل الصالح اور روایت ہے عمرو بن عاص سے کہا بھیجا کسی کو طرف میرے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہوے مجکو یہ کہ جمع کر تو اپنے اوپر ہتھیار اپنے اور کپڑے اپنے یعنی تیاری سفر کی کر پھر آ تو میرے پاس کہا عمرو نے پس آیا مین آنحضرت
کے پاس یعنی تیار ہو کر اس حالت مین کہ حضرت وضو کرتے تھے فرمایا کہ اے عمرو تحقیق بھیجا مین نے طرف تیرے اور بلایا تجکو تاکہ بھیجون مین تجکو ایک طرف مین کہ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

سلامت رکھے تجکو اللہ اور غنیمت دیوے تجکو اور دون مین تجکو ٹکڑا مال سے یعنی کچھ مال پس کہا مینے یا رسول اللہ نہ تھی ہجرت میری یعنی ایمان اور چھوڑنا وطن کا
واسطے مال کے نہ تھی ہجرت میری مگر واسطے اللہ کے اور رسول اسکے کے فرمایا اچھی چیز ہے مال اچھا واسطے مرد نیک بخت کے روایت کی یہ شرح السنہ مین اور
روایت کی احمدؒ نے مانند اسکے اور بیچ روایت احمدؒ کے یون ہے کہ فرمایا اچھا ہے مال نیک واسطے مرد نیک کے ف نہ تھی ہجرت میری الخ یعنی ایمان میرا خالصاً
للہ تھا اور ہجرت عمرو بن العاص کی حبشہ سے تھی مدینہ کو ہمراہ خالد بن ولید کے پانچوین سال ہجری مین اور مال اچھا وہ ہی کہ وجہ حلال سے کمایا گیا ہو
اور خرچ کیا جاوے اچھی جگہونمین اور مرد نیک وہ ہے کہ رعایت کرے حقوق خداتعالیٰ کے اور حقوق بندون کے ح ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری
عَنْ اَبِي اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَفَعَ لِاَحَدٍ شَفَاعَةً فَاَهْدٰى لَهٗ هَدِيَّةً عَلَيْهَا فَقَبِلَهَا فَقَدْ اَتٰى بَابًا عَظِيْمًا مِنْ اَبْوَابِ الرِّبٰوا رَوَاهُ
اَبُوْدَاؤدَ روایت ہے ابی امامہؓ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ سفارش کرے کسی کی سفارش کرنا یعنی بادشاہ یا امیر وغیرہ سے پھر بھیجے
وہ اسکے لئے تحفہ عوض اس سفارش کے پس قبول کرے وہ اس تحفہ کو پس تحقیق آیا وہ ایک دروازے بڑے مین دروازون سود کے سے نقل کی یہ ابوداؤدؒ نے
ف یہ رشوت ہے اسکو سود فرمایا بسبب ہونے اسکے کے خالی عوض سے ح **بَابُ الْاَقْضِيَةِ وَالشَّهَادَاتِ** باب ہے بیچ بیان قضیون
کے اور گواہیون کے ف قضیہ اس واردات کو کہتے ہین کہ لیجائی جاوے پاس حاکم کے تا حکم کرے اس مین اور گواہی خبر دینی حق غیر کی ہے دوسرے پر
ح **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعٰى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَ
اَمْوَالَهُمْ وَلٰكِنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي شَرْحِهٖ لِلنَّوَوِيِّ اَنَّهٗ قَالَ وَجَاءَ فِي رِوَايَةِ الْبَيْهَقِيِّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ اَوْ صَحِيْحٍ
زِيَادَةٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوْعًا لٰكِنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمُدَّعِيْ وَالْيَمِيْنُ عَلٰى مَنْ اَنْكَرَ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اگر دیے جاوین آدمی یعنی مدعا اپنا قسم مال و خون سے بسبب دعویٰ کرنے اپنے کے یعنی بمجرد دعوے کے بغیر گواہ مدعی کے یا تصدیق
مدعا علیہ کے البتہ دعویٰ کرین لوگ خونون آدمیون کا اور مالون کا لیکن قسم ہے اوپر مدعا علیہ کے نقل کی یہ مسلمؒ نے اور بیچ شرح مسلم نوویؒ کے
یہ ہے کہ کہا اور آئی ہے بیچ روایت بیہقی کے ساتھ اسناد حسن کے یا صحیح کے زیادتی یعنی پہلی روایت پر ابن عباسؓ سے بطریق مرفوع کے یہ کہ لیکن شاہد
اوپر مدعی کے اور قسم اوپر اس شخص کے کہ انکار کرے ف اوپر مدعا علیہ کے یعنی جو کہ منکر ہو اگر طلب کرے مدعی قسم دینی اسکی اور اس روایت مین
طلب کرنا بینہ کا مدعی سے مذکور نہین گویا وہ امر ثابت و مقرر ہے شرع مین اور گویا کہا گیا کہ مدعی پر بینہ ہے اور اگر بینہ نہو سوگند ہے مدعا علیہ پر
جیسے کہ دوسری روایت مین کہ ابن عباسؓ سے ہے آیا ہے ع ح **وَعَنْ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ
عَلٰى يَمِيْنِ صَبْرٍ وَهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰہَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰى تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ
بِعَهْدِ اللّٰہِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قسم
کھاوے کسی چیز پر بند ہو کر یعنی مجلس حاکم کی مین محبوس ہو کر اور وہ ہو قسم کھانے مین جھوٹا کہ لیوے بسبب قسم کے مال ایک شخص مسلمان کا ملاقات کریگا اللہ تعالیٰ
سے دن قیامت کے اور وہ اسپر ہوگا غصے پس نازل کی اللہ تعالیٰ نے واسطے سچ کرنے اس حکم کے یہ آیت تحقیق وہ لوگ کہ خریدتے ہین ساتھ عہد اللہ کے
اور قسمون اپنی کے مول تھوڑا آخر آیت تک نقل کی یہ بخاریؒ اور مسلمؒ نے ف صبر الخ صبر کے معنی ہین حبس اور لزوم اور مراد یمین صبر سے یہ ہے کہ حبس کرے
سلطان ایک شخص کو یہانتک کہ قسم کھاوے ساتھ اسکے اور وہ لازم ہے واسطے صاحب اپنے کے جہت حکم حاکم کے اور علی معنی سبب کے ہو اور مراد محلوف
علیہ ہے اس لیے یمین صبر کہا کہ حکم موقوف و محبوس ہے اسپر اور بعضون نے کہا یمین صبر وہ ہے کہ قسم کھانیوالا اسکا دیدہ و دانستہ جھوٹ کہتا ہے
اور قصد تلف کرنے مال مسلمان کا کرتا ہے اسی جہت سے فرمایا وَهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ الخ ع + ح **وَعَنْ** اَبِي اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِيْنِهٖ فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ وَاِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيْرًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاِنْ كَانَ
قَضِيْبًا مِنْ اَرَاكٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی امامہ رض سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ لیوے حق شخص مسلمان کا ساتھ قسم اپنے کے تحقیق
واجب کی اللہ نے واسطے اسکے آگ اور حرام کی اُسپر بہشت پس کہا واسطے اُنکے ایک شخص نے اور اگرچہ ہو وہ حق چیز تھوڑی یا رسول اللہ فرمایا اگرچہ ہو ٹکڑا
درخت پیلو سے یعنی مسواک نقل کی یہ مسلم نے ف واجب کی اللہ نے آگ اسکی تاویل دو طرح کی گئی ہے ایک تو یہ کہ محمول ہے اُسکے حلال جاننے والے پر جبکہ مر جاوے
اسی پر اور دوسرے یہ کہ وہ مستحق آگ کا ہے اور جائز ہے عفو کرنا اُس سے اور حرام ہے اُس پر داخل ہونا جنت کا اول وہلے میں ساتھ نجات پائے ہوؤں کے اور
ذمی بھی مسلمان کے حکم میں داخل ہے + ع وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَاِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ
اَنْ يَكُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِيَ لَهٗ عَلٰى نَحْوِ مَا اَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِشَيْءٍ مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ فَلَا يَاْخُذَنَّهٗ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ام سلمہ رض سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوا اسکے نہیں کہ میں آدمی ہوں اور تحقیق تم جھگڑتے آتے ہو طرف میرے اور شاید کہ بعض تمہارا
ہووے خوب تقریر کرنیوالا ساتھ دلیل اپنی کے بعض سے پس حکم کرتا ہوں میں واسطے اسکے اوپر مانند اُس چیز کے کہ سنتا ہوں میں اُس سے پس وہ شخص کہ حکم کروں میں
واسطے اُسکے ساتھ کسی چیز کے حق بھائی اُسکے سے پس نہ لیوے اُسکو پس سوا اسکے نہیں کہ حکم کرتا ہوں میں واسطے اُسکے ایک ٹکڑے کا آگ سے نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے ف میں آدمی ہوں یہ اشارہ ہے اسپر کہ سہو اور نسیان بعید نہیں ہے آدمی سے اور وضع بشری مقتضی ہے اسکی کہ نہ ادراک کرے امور کو سوائے ظاہر
اسکے کے یعنی میں آدمی ہوں عارض ہوتے ہیں مجھپر احکام و عوارض بشری اور باقی چھوڑ گئے ہیں مجھ میں احکام جبلت کے سوائے اس چیز کے کہ تائید کیا جاتا ہوں
ساتھ وحی کے اور تعلیم کیا جاتا ہوں جانب حق سبحانہ سے حاصل یہ کہ میں بحسب ظاہر کے حکم کرتا ہوں بموجب تقریر مدعی کے پس اگر اُسکا حق نہ تھا اور اسکی چرب زبانی سے
میں سمجھا کہ حق اُسیکا ہے اور اُسکو دلوا دیا تو وہ اُسکو اپنے حق میں حلال نہ جانے بلکہ یہ جانے کہ ٹکڑا آگ کا مجھے ملا ہے پرہیز کرے اُس سے + ع ح وَعَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَى اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بغض
ترین مردوں کا طرف اللہ کے بہت ناحق جھگڑنے والا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِيَمِيْنٍ وَّ
شَاهِدٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عباس رض سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ساتھ قسم کے اور ایک شاہد کے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی اگر مدعی
کے پاس ایک شاہد ہو تو مدعی سے بدلے ایک شاہد کے قسم لے لیجیے اور یہی مذہب ہے تینوں اماموں کا اور امام ابو حنیفہ رح کہتے ہیں کہ جائز نہیں حکم کرنا ساتھ شاہد
اور قسم کے بلکہ ضرور ہی ہونا دو گواہ ہونگا جیسے کہ قرآن مجید سے ثابت ہوتا ہے اور جائز نہیں نسخ کتاب کا ساتھ خبر واحد کے احتمال ہے کہ مراد ساتھ خبر کے یہ ہو کہ آنحضرت
نے حکم کیا ساتھ قسم کھانے مدعا علیہ کے بعد قائم کرنے مدعی کے ایک شاہد کو اور عاجز ہونے اُسکے کے اتمام بینہ سے یعنی اعتبار نہ کیا وجود ایک شاہد کا اور طیبی نے
کہا کہ یہ خلاف اموال میں ہے اور اگر دعوی غیر اموال میں ہو تو قبول نہ کیا جاوے شاہد اور قسم بالاتفاق + ح وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ
جَاءَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا غَلَبَنِيْ عَلٰى اَرْضٍ لِيْ فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ
اَرْضِيْ وَفِيْ يَدِيْ لَيْسَ لَهٗ فِيْهَا حَقٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَضْرَمِيِّ اَلَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ لَا قَالَ فَلَكَ يَمِيْنُهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الرَّجُلَ فَاجِرٌ
لَا يُبَالِيْ عَلٰى مَا حَلَفَ عَلَيْهِ وَلَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَيْسَ لَكَ مِنْهُ اِلَّا ذٰلِكَ فَانْطَلَقَ لِيَحْلِفَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا
اَدْبَرَ لَئِنْ حَلَفَ عَلٰى مَالِهٖ لِيَاْكُلَهٗ ظُلْمًا لَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے علقمہ بن وائل سے
کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا آیا ایک شخص حضرموت سے کہ ایک شہر ہے یمن میں اور ایک شخص کندے میں سے کہ قبیلہ ہے یمن سے طرف پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے یعنی جھگڑتے ہوئے اور کہا حضرمی نے یا رسول اللہ تحقیق اُسنے غلبہ کیا مجھپر اوپر زمین میری کے یعنی غصب کر لیا ہے اسکو مجھسے پس کہا کندی نے وہ زمین میری ہے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اور نہیں واسطے اُسکے زمین مین حق پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے حضرمی کے کہ کیا تیرے پاس ہین شاہد کہا کہ نہین
فرمایا پس واسطے تیرے ہے قسم اُسکی یعنی مدعا علیہ کی کہا حضرمی نے یا رسول اللہ یہ شخص فاجر ہے نہین پروا کرتا اوپر اُس چیز کے کہ قسم کھاوے اُسپر سچ ہو یا جھوٹ
اور نہین پرہیز کرتا کسی چیز سے فرمایا نہین واسطے تیرے اُس سے مگر یہ یعنی قسم پس چلا یعنی کندی تاکہ قسم کھاوے پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پیٹھ پھیری
اُسنے اگر قسم کھاویگا اوپر مال اُسکے تاکہ کھاوے مال اُسکا از راہ ظلم کے البتہ ملاقات کریگا اللہ تعالی سے اس حال مین کہ وہ اُس سے بیزار ہوگا نقل کی یہ مسلم نے ف پس
چلا شاید کہ یہ چلنا باعتبار اُسکے تھا کہ جیسے شافعیہ کے یہان وضو کرتا ہے قسم کھانیوالا اور وقت خاص مین قسم کھاتا ہے جیسے بعد عصر روز جمعہ کے کذا قال السید اور
کہا نووی نے کہ اسمین کئی مسئلے ہین ایک تو یہ کہ قبضے والا اولی ہے اس اجنبی سے کہ دعوی کرے اسپر اور دوسرا یہ کہ مدعی علیہ پر قسم لازم ہے جبکہ نہ اقرار کرے وہ اور تیسرا
یہ کہ قسم مدعی علیہ فاجر کی قبول کیجاوے مانند قسم عادل کے اور ساقط ہو جاتا ہے اُس سے مطالبہ بسبب قسم کے ح ع وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنِ ادَّعٰی مَا لَیْسَ لَہٗ فَلَیْسَ مِنَّا وَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ اُنھون نے سُنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے فرماتے جو شخص کہ دعوی کرے اُس چیز کا کہ نہین اُسکے لیے پس نہین وہ ہم مین سے یعنی جنتیون مین سے اور چاہیے کہ طلب کرے ٹھکانا اپنا آگ مین نقل کی
یہ مسلم نے ف کہا بعضون نے کہ یہ امر بمعنی خبر کے ہے وَعَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِ الشُّہَدَاءِ الَّذِیْ یَاْتِیْ بِشَہَادَتِہٖ
قَبْلَ اَنْ یُّسْئَلَہَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے زید بن خالدؓ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ بہترین گواہون
کے بہترین گواہون مین وہ ہے کہ دیوے گواہی اپنی پہلے سوال کیے جانیکے گواہی سے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی گواہی دے اور اظہار حق کرے پہلے اس سے کہ
اُس سے پوچھین کہ تو گواہ ہے اور ایک حدیث وارد ہوئی ہے بیچ مذمت اُس قوم کے کہ گواہی دین بغیر طلب کے اس لیے ہمارے نزدیک یہ ہے کہ گواہی
نہ دیوے مگر بعد از طلب کرنے گواہی کے اُس سے اور بعد طلب کرنے گواہی کے دینا گواہی کا واجب ہے اور چھپانا گواہی کا حدود مین افضل ہے اور ذکر کی ہین
اس حدیث خیر الشہداء کی دو تاویلین ایک تو یہ کہ محمول ہے اُسپر کہ یہ گواہ ہے کسی کے حق کا اور مدعی نہین جانتا کہ یہ گواہ ہے پس خبر کردے اُسکو کہ مین گواہ
ہون تیرا اس قضیہ مین اور دوسری تاویل یہ ہے کہ بیچ حقوق خدا تعالی کے ہے مانند زکوۃ اور کفارون اور دیکھنے چاند کے اور وقف اور وصیتون کے
اور مانند انکے کہ پس واجب ہے آگاہ کر دینا حاکم کو ساتھ ان چیزون کے اور کبھی یہ تاویل کرتے ہین کہ یہ محمول ہے اوپر مبالغے اور جلدی کرنیکے ادائے شہادت
مین بعد از طلب کرنیکے اور مذمت گواہی دینے کی پہلے طلب کرنے گواہی کے محمول ہے غیر اُسکے پر ح وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ النَّاسِ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَہُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَہُمْ ثُمَّ یَجِیْءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَہَادَۃُ اَحَدِہِمْ یَمِیْنَہٗ وَیَمِیْنُہٗ شَہَادَتَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے
ابن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین لوگون کے قرن میرا ہے یعنی صحابہؓ پھر وہ لوگ کہ متصل ہین اُنکے یعنی تابعین پھر وہ لوگ کہ متصل اُنکے
ہین یعنی تبع تابعین پھر آویگی ایک قوم کہ سبقت کریگی گواہی ایک اُنکے کی قسم اُسکی سے اور قسم اُسکی گواہی اُسکی سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ کنایہ ہے حرص
کرنے سے اوپر گواہی اور قسم کے پس کبھی مقدم کرتا ہے اُسکو اُسپر اور کبھی اُسکو اُسپر یا تمثیل ہے واسطے سرعت شہادت اور قسم کے تا بحدیکہ نہین جانتا ہے کہ ساتھ کس کے
اُن دونون مین سے ابتدا کرے بسبب بے پروا کرنے اُسکے کے ساتھ دین کے اور نہ احتیاط کرنیکے اسمین اور بعضون نے کہا یہ عبارت ہے کثرت شہادت جھوٹی
اور قسم فاجرہ سے یا معنی یہ ہین کہ کبھی ترویج دیتا ہے اپنی گواہی کو ساتھ قسم کے کہ کہتا ہے واللہ مین گواہ سچا ہون اور کبھی قسم کو رواج دیتا ہے ساتھ گواہی کے کہ کہتا ہے
لوگ گواہ ہین اوپر راستی قسم میری کے ح + ع + وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَرَضَ عَلٰی قَوْمٍ الْیَمِیْنَ فَاَسْرَعُوْا فَاَمَرَ اَنْ یُّسْہَمَ بَیْنَہُمْ
فِی الْیَمِیْنِ اَیُّہُمْ یَحْلِفُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کیا ایک قوم پر قسم کو یعنی فرمایا کہ قسم کھاؤ کہ یہ دعوی حق نہین
پس جلدی کی اُس قوم نے یعنی قسم کھانے مین پس حکم فرمایا یہ کہ قرعہ ڈالا جاوے درمیان اُنکے بیچ کھانے قسم کے کہ کونسا اُنمین سے قسم کھاوے نقل کی یہ بخاری نے

ف احتمال ہے کہ معنی یہ ہون [illegible] ۱۲ حق

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

ف ظاہر عبارت سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ ایک شخص نے دعوی کیا ایک جماعت پر پس منکر ہوئی وہ جماعت پس حضرتؐ نے اس جماعت کو بھی حکم قسم کھانیکا فرمایا
پس جلدی کی اس جماعت نے قسم کھانے میں پس قسم نہ دی حضرتؐ نے جماعت کو بلکہ فرمایا کہ قرعہ ڈالیں اور قسم کھاوے وہ کہ جسکے نام پر قرعہ نکلے لیکن
شارحین نے اس مسئلہ کی یہ صورت لکھی ہے کہ دو آدمیوں نے دعوی کیا ایک چیز کا کہ تیسرے شخص کے پاس ہے اور نہیں ہیں اُن دونوں شخصوں پاس گواہ یا
دونوں گواہ رکھتے ہیں اور وہ تیسرا شخص کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ کس کی ہے یہ چیز پس اس صورت میں حکم اُن دونوں مدعیوں کا یہ ہے کہ قرعہ ڈالا جاوے
اُنمیں پس جسکے نام پر قرعہ نکلے اُن دونوں میں سے وہ قسم دیا جاوے اور حکم کیا جاوے واسطے اُسکے ساتھ اُس چیز کے اور یہ قسم دینی شاید کہ اس جہت سے ہے کہ ہر ایک اُنمیں سے
منکر ہے دوسرے کا اور حضرت علیؓ کے نزدیک اسیطرح ہے اور شافعیؒ کہتے ہیں کہ چھوڑی جاوے وہ چیز اُسی تیسرے شخص پاس اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک تقسیم کیجاوے
اُن دونوں مدعیوں میں آدھوں آدھ اور بعضوں نے کہا کہ کہا احمدؒ نے اور شافعیؒ نے بیچ ایک قول کے دو قولوں میں سے مانند قول حضرت علیؓ کے اور دوسرا قول
اُنکا مانند قول ابو حنیفہؒ کے ہے اور حدیث ام سلمہؓ کی کہ آتی ہے وہ مؤید ہے مذہب ابو حنیفہؒ اور تابعین اُنکے کی واللہ اعلم ح ع

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِيْ وَالْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
روایت ہے عمرو بن شعیبؓ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے نقل کی اپنے دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شاہد مدعی پر ہے اور قسم مدعی علیہ پر یعنی وہ اگر منکر ہو
اور طلب کرے مدعی قسم دینی نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا اِلَيْهِ فِيْ مَوَارِيْثَ لَمْ تَكُنْ لَهُمَا بَيِّنَةٌ اِلَّا
دَعْوَاهُمَا فَقَالَ مَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِشَيْءٍ مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ فَقَالَ الرَّجُلَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَقِّيْ هٰذَا لِصَاحِبِيْ فَقَالَ
لَا وَلٰكِنِ اذْهَبَا فَاقْتَسِمَا وَتَوَخَّيَا الْحَقَّ ثُمَّ اسْتَهِمَا ثُمَّ لْيُحَلِّلْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا صَاحِبَهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اِنَّمَا اَقْضِيْ بَيْنَكُمَا بِرَاْيِيْ فِيْمَا لَمْ يُنْزَلْ
عَلَيَّ فِيْهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ نقل کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ مقدمہ دو شخصوں کے کہ جھگڑتے آئے پاس
حضرتؐ کے بیچ مقدمہ میراث کے یعنی ایک نے دعوی کیا ایک چیز کا کہا کہ یہ میری ہے کہ ارث میں پہونچی ہے مجکو اور دوسرے نے بھی ایسا ہی کہا ایسے تھے وہ
دونوں کہ نہ تھے اُنکے لیے گواہ مگر دعوی اُنکا یعنی نرا دعوی ہی تھا بغیر گواہوں کے پس فرمایا جس شخص کے واسطے حکم کروں میں ساتھ کسی چیز کے حق بھائی اُسکے سے یعنی حق
اُسکا نہو اور گواہ جھوٹے گزرانے یا قسم جھوٹی کھاوے اور میں حکم ساتھ اُسکے کروں پس سوائے اسکے نہیں کہ حکم کرتا ہوں میں واسطے اُسکے ایک ٹکڑے کا آگ سے پس کہا
دونوں شخصوں نے ہر ایک نے اُنمیں سے یا رسول اللہ یہ حق میرا واسطے یار میرے کے ہے یعنی چھوڑا میں نے دعوی کرنا اُسکا فرمایا کہ نہیں یعنی نہیں متصور ہے یہ اس لیے کہ
نہیں ممکن ہے یہ کہ ہو ایک چیز دو شخصوں کی بالاستقلال ولیکن جاؤ تم بانٹ لو یعنی آدھوں آدھ اور طلب کرو حق کو یعنی عدل کرو بانٹنے میں اور کرو متنازع فیہ
کو آدھوں آدھ پھر قرعہ ڈالو یعنی واسطے تعین دونوں حصوں کے اگر واقع ہو تنازع تم دونوں میں تا کہ ظاہر ہو کہ کون سا دونوں حصوں کا واقع ہو بیچ حصہ ہر ایک
کے تم دونوں میں سے اور لیوے ہر ایک تم میں سے اُس چیز کو کہ معین کر دے قرعہ اسکو پس چاہیے کہ حلال کرے ہر ایک تم میں سے یار اپنے کو یعنی بخش کر حلال کر دے
حق اپنے کو کہ دوسرے کی طرف گیا ہے اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے حکم نہیں کرتا ہوں میں درمیان تم دونوں کے مگر ساتھ عقل و اجتہاد اپنے کے
بیچ اُس چیز کے کہ نہیں نازل کی گئی ہو وحی مجھپر اُسمیں نقل کی یہ ابو داؤد نے وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلَيْنِ تَدَاعَيَا دَابَّةً فَاَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا
الْبَيِّنَةَ اَنَّهَا دَابَّتُهٗ نَتَجَهَا فَقَضٰى بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّذِيْ فِيْ يَدِهٖ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ دو شخصوں نے
دعوی کیا ایک جانور کا پس قائم کیے ہر ایک نے اُنمیں سے شاہد اسپر کہ یہ جانور جانور اُسکا یعنی میرا ہے کہ جنا یا ہے اُسکو یعنی چھوڑا ہے اُسپر نر اور جنایا ہے اُسکو اور
تدبیر جننے اسکے کی کی ہے پس حکم فرمایا ساتھ جانور کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے اُس شخص کے کہ بیچ ہاتھ اُسکے کے تھا یہ نقل کی شرح السنہ میں ف کہا
بعضوں نے کہ دلالت کرتی ہے یہ حدیث اسپر کہ گواہ قبضے والے کے مقدم ہیں اوپر گواہوں غیر اُسکے کے مطلقاً اور ظاہر یہ ہے کہ یہ بیچ صورت جننے کے ہے شرح السنہ میں یا

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

لکھا ہے کہ کہا علما نے جب دعوی کیا دو شخصوں نے ایک جانور کا یا کسی چیز کا اور وہ بیچ قبضے ایک کے ہے اُن دونون مین سے پس وہ واسطے قابض کے ہی
اور قسم دیا جاوے وہ اُسپر مگر یہ کہ قائم کرے دوسرا گواہ تو حکم کیا جاوے واسطے اُسکے ساتھ اُس چیز کے پس قائم کیے ہر ایک نے اُن دونون مین سے گواہ ترجیح
دیے جاوینگے گواہ قابض کے اور گئے ہین حنفیہ طرف اسکے کہ گواہ قابض کے نہ سُنے جاوین اور وہ چیز واسطے خارج یعنی غیر قابض کے ہی مگر بیچ دعوی جننے کے
جبکہ دعوی کرے ہر ایک کہ یہ جانور ملک اُسکی ہی جنا یا ہی اُسکو اور قائم کرے گواہ اوپر دعوی اپنے کے تو حکم کیا جاوے ساتھ اُسکے واسطے قابض کے اور اگر ہو چیز
دونون کے قبضے مین اور دعوی کرین دونون تو قسم دیے جاوین دونون اور بانٹی جاوے وہ چیز درمیان دونون کے بحکم قبضہ کے اور اسی طرح اگر قائم کرے
ہر ایک گواہ + ع وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ اَنَّ رَجُلَیْنِ ادَّعَیَا بَعِیْرًا عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا شَاھِدَیْنِ
فَقَسَمَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَھُمَا نِصْفَیْنِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ وَلِلنَّسَائِیِّ وَابْنِ مَاجَۃَ اَنَّ رَجُلَیْنِ ادَّعَیَا بَعِیْرًا لَیْسَتْ لِوَاحِدٍ مِّنْھُمَا
بَیِّنَۃٌ فَجَعَلَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَھُمَا اور روایت ہی ابی موسی اشعری سے کہ دو شخصوں نے دعوی کیا ایک اونٹ کا بیچ زمانہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے پھر قائم کیے ہر ایک شخص نے اُن دونون مین سے دو دو گواہ یعنی موافق دعوی اپنے کے پس بانٹا اُسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان اُن دونون کے
آدھون آدھ نقل کی یہ ابو داؤد نے اور بیچ ایک روایت ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ کے یہ ہی کہ دو شخصون نے دعوی کیا ایک اونٹ کا کہ نہ تھے اُنمین سے کسی کے پاس
شاہد پس گردانا اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان اُن دونون کے ف آدھون آدھ کہا خطابی نے کہ شاید اونٹ دونون کے قبضے مین ہوگا کہتا
ہون مین یعنی ملا علی رح کہتے ہین کہ یا تیسرے کے قبضے مین ہو کہ وہ نہ جھگڑتا ہو اُن دونون سے اور نہ تھے کسی کے پاس آلخ جائز ہے یہ کہ ہو قضیہ متعدد اور جائز ہی
یہ کہ ہو متحد مگر یہ کہ دو گواہیان جب متعارض ہوئین ساقط ہوئین پس ہوے وہ دونون مانند اُنکی کہ نہین گواہ واسطے اُنکے پس معنی یہ ہین کہ نہین واسطے ایک کے
اُن دونون مین سے گواہ کہ مرجح یعنی غالب ہو دوسرون پر اور درمیان اُن دونون کے کہا ابن ملک نے کہ یہ دلالت کرتی ہے اسپر کہ اگر دعوی کرین دو شخص
ایک چیز کا اور نہ گواہ ہون اُنمین سے کسی کے پاس یا واسطے ہر ایک کے اُنمین سے گواہ ہون اور ہو وہ چیز دونون کے قبضے مین یا نہو بیچ قبضہ ایک
کے اُن دونون مین سے آدھون آدھ کیجاوے وہ چیز درمیان اُن دونون کے + ع وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَجُلَیْنِ اخْتَصَمَا فِیْ دَابَّۃٍ وَلَیْسَ لَھُمَا بَیِّنَۃٌ فَقَالَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَھِمَا عَلَی الْیَمِیْنِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ دو شخص جھگڑے بیچ ایک جانور کے
اور نہ تھے اُن دونون پاس شاہد فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرعہ ڈالو اوپر قسم کھانے کے نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ف یہ مثل اُسکے ہی کہ
گزرا حدیث ابی ہریرہ مین بیچ آخر فصل اول کے + ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ حَلَّفَہٗ اِحْلِفْ بِاللّٰہِ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ
مَا لَہٗ عِنْدَکَ شَیْءٌ یَعْنِیْ لِلْمُدَّعِیْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عباس رض سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے ایک شخص کے کہ قسم دی اُسکو یعنی ارادہ کیا قسم دینے
کا قسم کھا تو ساتھ اُس اللہ کے کہ نہین کوئی معبود مگر وہ کہ نہین واسطے اُسکے یعنی واسطے مدعی کے نزدیک تیرے کچھ نقل کی یہ ابو داؤد نے وَعَنِ الْاَشْعَثِ
ابْنِ قَیْسٍ قَالَ کَانَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ رَجُلٍ مِّنَ الْیَھُوْدِ اَرْضٌ فَجَحَدَنِیْ فَقَدَّمْتُہٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَکَ بَیِّنَۃٌ قُلْتُ لَا قَالَ لِلْیَھُوْدِیِّ احْلِفْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ
اللّٰہِ اِذًا یَّحْلِفُ وَیَذْھَبُ بِمَالِیْ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ وَاَیْمَانِھِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا الْاٰیَۃَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ
اور روایت ہی اشعث بن قیس رض سے کہ تھی درمیان میرے اور درمیان ایک شخص کے یہود مین سے ایک زمین مشترک پس انکار کیا اُس یہودی نے مجھسے پس لیگیا
مین اُسکو پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا حضرت نے کیا ہی واسطے تیرے شاہد کہا مین نے نہین فرمایا واسطے یہودی کے قسم کھا تو کہا مین نے
یا رسول اللہ اُسوقت قسم کھاویگا اور لیجاویگا مال میرا پس اُتاری اللہ تعالی نے یہ آیت یعنی بیچ مثل اس قصے کے جیسے کہ گزرا حدیث ابن مسعود کی مین تحقیق
وہ لوگ کہ خریدتے ہین یعنی بدلتے ہین ساتھ عہد اللہ کے اور قسمون اپنی کے مول تھوڑا آخر آیت تک نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ف باقی آیت

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

یون ہے اُولٰئِکَ لَاخَلَاقَ لَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ وَلَا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ وَلَا یُزَکِّیْھِمْ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ [سلہ] اور مراد حضرت کی یہ ہے کہ شریعت مین بیچ اس صورت کے قسم ہی ہے ولیکن جو کوئی جھوٹی قسم کھاوے گا وبال اُسکا اُسکی گردن پر ہوگا اور حصہ نہین ہوگا اُسکے لیے آخرت مین جیسے کہ منطوق کلام مجید کا ہے وَعَنْہُ اَنَّ رَجُلًا مِنْ کِنْدَۃَ وَرَجُلًا مِنْ حَضْرَمَوْتَ اخْتَصَمَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اَرْضٍ مِنَ الْیَمَنِ فَقَالَ الْحَضْرَمِیُّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اَرْضِیْ غَتَصَبَنِیْھَا اَبُوْ ھٰذَا وَھِیَ فِیْ یَدِہٖ قَالَ ھَلْ لَکَ بَیِّنَۃٌ قَالَ لَا وَلٰکِنْ اُحَلِّفُہٗ وَاللّٰہِ مَا یَعْلَمُ اَنَّھَا اَرْضِیْ غَتَصَبَنِیْھَا اَبُوْہُ فَتَھَیَّاَ الْکِنْدِیُّ لِلْیَمِیْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقْطَعُ اَحَدٌ مَالًا بِیَمِیْنٍ اِلَّا لَقِیَ اللّٰہَ وَھُوَ اَجْذَمُ فَقَالَ الْکِنْدِیُّ ھِیَ اَرْضُہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے اشعث سے یہ کہ ایک شخص قوم کندہ سے اور ایک شخص حضرموت سے جھگڑتے ہوئے آئے حضرتؐ کے پاس بیچ مقدمہ ایک زمین کے یمن سے پس کہا حضرمی نے یارسول اللہ تحقیق زمین میری چھین لی ہی مجھسے اسکے باپ نے اور وہ زمین ہے بیچ ہاتھ اُسکے کے یعنی اب فرمایا یعنی حضرتؐ نے حضرمی کو کیا ہی واسطے تیرے شاہد کہا کہ نہین لیکن قسم کھلاؤنگا مین اسکو اسطرح قسم ہے اللہ کی نہین جانتا وہ یہ کہ زمین میری ہے چھین لیا ہے اسکو مجھ سے باپ اسکے نے پس تیار ہوا کندی واسطے قسم کھانے کے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین لیتا کوئی مال بدلے قسم کے مگر کہ ملاقات کریگا اللہ سے اس حالت مین کہ ہاتھ کٹا ہوا ہوگا یا بے برکت یا بے دلیل ہوگا پس کہا کندی نے کہ وہ زمین اسی کی ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ اُنَیْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَکْبَرِ الْکَبَائِرِ الشِّرْکَ بِاللّٰہِ وَعُقُوْقَ الْوَالِدَیْنِ وَالْیَمِیْنَ الْغَمُوْسَ وَمَا حَلَفَ حَالِفٌ بِاللّٰہِ یَمِیْنَ صَبْرٍ فَاَدْخَلَ فِیْھَا مِثْلَ جَنَاحِ بَعُوْضَۃٍ اِلَّا جُعِلَتْ نُکْتَۃً فِیْ قَلْبِہٖ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے عبداللہ بن انیسؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت بڑا گناہ بڑے گناہوں مین شرک کرنا ہے ساتھ خدا کے اور نافرمانی ماں باپ کی اور قسم جھوٹی کھانی اور نہین قسم کھائی کسی قسم کھانیوالے نے ساتھ اللہ کے قسم صبر پس داخل کیا اُس قسم مین مانند بازو مچھر کے یعنی تھوڑا سا جھوٹ اور خیانت مگر کہ گردانا جاتا ہے ایک نکتہ بیچ دل اُسکے کے قیامت تک یعنی اور وبال اُسکا اُس عالم مین ظاہر ہوگا نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی ف یمین غموس کہتے ہین دیدہ و دانستہ جھوٹی قسم کھانیکو ایک کار گزشتہ پر اور اسپر ہمارے مذہب مین کفارہ نہین ہے بجز توبہ و استغفار کے اور اس مین وعید واقع ہوا ہے ساتھ آگ کے چنانچہ اسی سبب سے اسکو غموس کہتے ہین کہ غوطہ دیدیتی ہے قسم کھانیوالے کو آگ دوزخ مین غمس کہتے ہین غوطہ دینے کو اور قضیون مین کہ واقع ہوتی ہے اور ساتھ اُسکے مال لوگو نکا لیتے ہین اسی قبیل سے ہے اور قسم صبر کی تفسیر پہلی فصل مین گزر چکی ہے اور حاصل اُس کا ساتھ معنی غموس کے راجع ہوتا ہی اور قیامت تک یعنی اثر اس نکتہ کا قبیلہ دین سے ہے باقی رہتا ہے قیامت تک پھر مرتب ہوگا اُسپر وبال اُسکا اور عذاب اُسپر پس کیا حال ہی جبکہ ہو جھوٹ محض اور ذکر کین حضرتؐ نے تین چیزین اور خاص کیا اخیر کو اُنہین سے ساتھ وعید کے تاکہ جانا جاوے کہ یہ بھی انہین مین سے ہی اور داخل ہے اکبر کبائر مین یہ فرمایا بخوف اس کے کہ لوگ حقیر نہ جانین اُسکو بگمان اسکے کہ یہ کبائر سے نہین ہے مانند اُنکے اور مانند اسکے لاحق کرنے مین قول پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے بیچ حدیث خریمؓ بن فاتک کے عُدِلَتْ شَھَادَۃُ الزُّوْرِ بِالْاِشْرَاکِ بِاللّٰہِ ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحْلِفُ اَحَدٌ عِنْدَ مِنْبَرِیْ ھٰذَا عَلٰی یَمِیْنٍ اٰثِمَۃٍ وَلَوْ عَلٰی سِوَاکٍ اَخْضَرَ اِلَّا تَبَوَّاَ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ اَوْ وَجَبَتْ لَہُ النَّارُ رَوَاہُ مَالِکٌ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین قسم کھاتا کوئی نزدیک منبر میرے کے یہ ہے اوپر جھوٹ کے اگرچہ قسم کھاوے اوپر مسواک سبز کے مگر کہ تیار کرتا ہی جگہ بیٹھنے اپنے کی آگ مین یا فرمایا کہ واجب ہوتی ہے اُسکے لیے آگ نقل کی یہ مالک اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف منبر کے پاس قسم کھانے کی قید لگائی اس لیے کہ وہ جگہ بزرگ ہے وہان جھوٹی قسم کھانی بہت بڑا گناہ ہے والاطلق جھوٹی قسم کھانی موجب غضب آلہی کی ہے جہان کھاوے اور سبز مسواک اس لیے کہی کہ وہ بہت حقیر چیز ہے بعد خشک ہونیکے قدر و قیمت

[سلہ] یہ ہین کہ نہین حصہ انکے لیے آخرت مین اور نہ کلام کرے گا ان سے اللہ روز قیامت کے اور نظر کرے گا طرف انکے اور پاک کرے گا انکو اور ان کے لیے عذاب درد والا ہے ۱۲

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

پیدا کرتی ہے + ع وَعَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ بِالْاِشْرَاكِ بِاللّٰهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَرَأَ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ حُنَفَاءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ عَنْ اَيْمَنَ بْنِ خُرَيْمٍ اِلَّا اَنَّ ابْنَ مَاجَةَ لَمْ يَذْكُرِ الْقِرَاءَةَ + اور روایت ہے خریم بن فاتک سے کہ کہا نماز پڑھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی پس جبکہ فارغ ہوئے کھڑے ہوئے کھڑا ہونا پھر تین بار فرمایا کہ برابر کی گئی جھوٹی گواہی ساتھ شرک کرنے کے ساتھ اللہ کے پھر پڑھی آیت یعنی واسطے سند کے پس بچو پلیدی سے کہ پرستش بتوں کی ہے اور بچو کلام جھوٹ سے کہ شامل ہے جھوٹی گواہی کو درحالیکہ رجوع کرنے والے ہو باطل سے طرف حق کے نہ شرک کرنے والے ساتھ خدا کے نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ایمن بن خریم سے مگر ابن ماجہ نے نہیں ذکر کیا پڑھنا آیت مذکورہ کا **ف** برابر کی گئی الخ یعنی شرک کرنا اور جھوٹی گواہی دینی گناہ میں برابر ہیں اس لیے کہ شرک جھوٹ بولنا اللہ پر ہے ساتھ اُس چیز کے کہ نہیں جائز اور گواہی جھوٹی جھوٹ بولنا بندے پر ہے ساتھ اُس چیز کے کہ نہیں جائز اور دونوں چیزیں نہیں پائی جاتیں حقیقت میں + ع

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا مَجْلُوْدٍ حَدًّا وَلَا ذِيْ غِمْرٍ عَلٰى اَخِيْهِ وَلَا ظَنِيْنٍ فِيْ وَلَاءٍ وَلَا قَرَابَةٍ وَلَا الْقَانِعِ مَعَ اَهْلِ الْبَيْتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَيَزِيْدُ بْنُ زِيَادٍ الدِّمَشْقِيُّ الرَّاوِيْ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں جائز گواہی مرد خیانت کرنے والے اور عورت خیانت کرنیوالی کی اور نہ اُس شخص کی حد ماری گئی ہو اُسکو تہمت کی اور نہ دشمن کی اوپر بھائی اُسکے کے یعنی مسلمان پر اور نہ اُس شخص کی کہ متہم ہو بیچ ولا کے اور نہ اُس کی کہ متہم ہو قرابت میں اور نہ اُسکی کہ قناعت کرنیوالا ہو ساتھ ایک گھر والوں کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور یزید بن زیاد دمشقی روایت کرنیوالا حدیث کا منکر الحدیث ہے **ف** مرد خیانت الخ مراد خیانت سے خیانت بیچ امانت لوگوں کے ہے یعنی جو کہ مشہور ہے ساتھ خیانت کے اور ظاہر ہوئے اُس سے خیانت مکرر و الاخیانت امر مخفی ہے کہ مطلع نہیں ہوتا اُسپر کوئی سوائے اللہ تعالیٰ کے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد ساتھ خیانت کے یہاں فسق ہے مطلقاً کہ خیانت ہے احکام شرع میں کہ امانت ہے خدا اور رسول کی اور ذکر زنا کا بعد اسکے حدیث آئندہ میں قبیل تخصیص بعد تعمیم کے ہے اور یہ توجیہ اولیٰ ہے والا باقی رہتا ذکر بہت سے فسقوں کا کہ مانع ہیں قبول شہادت سے تخصیص خیانت کی کیا ہے اور فسق ارتکاب کبیرہ اور اصرار صغیرہ کا ہے اور حدؔ ماری گئی ہو تہمت کی یعنی جو کوئی بہتان زنا کا لگا دے کسی کو اور بسبب اُسکے حد لگے اُسکو تو اُسکی گواہی کبھی نہیں لیجاویگی اگرچہ وہ توبہ کرے اور یہی مذہب ہے امام ابوحنیفہؒ کا اور اماموں کے نزدیک بعد توبہ کے جائز ہے اور نہ دشمن کی الخ یعنے نہ قبول کی جاوے گی گواہی دشمن کی دشمن پر برابر ہے کہ بھائی اُسکا نسبی ہو یا اجنبی اور نہ اُسکی کہ متہم ہو ولا میں یعنی ایک شخص آزاد کیا ہوا کسی کا ہے اور نسبت کرتا ہو اپنے کو طرف غیر آزاد کرنیوالے اپنے کے کہتا ہو کہ میں آزاد کیا ہوا فلانے کا ہوں حال آنکہ وہ اُس کہنے میں جھوٹا ہے اور مشہور ہے ساتھ اُسکے کہ لوگ متہم رکھتے ہیں اس قول میں اُسکو ساتھ جھوٹ کے اور تکذیب کرتے ہیں اُسکو پس شہادت ایسے کی مقبول نہیں اسلیے کہ فاسق ہے وہ بسبب اس کہنے کے کیونکہ جھوٹ بولنا والا میں سبب قطع کرنے ولا کے آزاد کرنے والے سے ہے اور دعویٰ کرنا اُسکا غیر آزاد کرنیوالے کے لیے کبیرہ ہے اور وعید اور تشدید اُسمیں وارد ہے اور ایسے ہی حکم قرابت میں ہے اسطرح کہ دعویٰ کرے ساتھ جھوٹ کے کہ میں بیٹا فلانے کا یا بھائی فلانے کا ہوں اور تکذیب میں اُسکو لوگ اُس دعوے میں اور متہم اور منسوب ہو ساتھ اُسکے اسلیے کہ یہ بھی فسق ہے اور بیچ دعویٰ کرنے نسب کے ساتھ غیر باپ کے لعنت وارد ہوئی ہے اور نہ اُسکی کہ قناعت کرنیوالا ہو الخ وہ سائل ہے کہ قناعت کرنیوالا ہو ساتھ ادنیٰ قوت کے اور مراد یہاں وہ شخص ہے کہ ہو کسی کے نفقہ میں مانند خادم اور تابع کے نہیں قبول کیجاویگی گواہی اُسکی واسطے مخدوم اور متبوع کے اسلیے کہ وہ کھینچتا ہے نفع طرف نفس اپنے کے بسبب گواہی دینے کے اُسکے لیے اس لیے کہ جو کچھ حاصل ہوگا مال مشہود سے عود کریگا نفع اُسکا طرف شاہد کے اسلیے کہ وہ کھاتا ہے نفقے اُسکے سے پس بیچ حکم گواہی باپ اور بیٹے اور میاں اور بیوی کے ہے یعنی باپ بیٹے کے فائدے

کیلیے گواہی دے یا بیٹا باپ کے فائدے کیلیے یا بیوی خاوند کے یا خاوند بیوی کے فائدے کیلیے گواہی دے تو نہین درست اسلیے کہ بسبب گواہی اپنی کے فائدہ اپنے نفس کی طرف کھینچے ہین اور گواہی بھائی کی بھائی کے لیے قبول کیجاویگی اور منکر الحدیث ہے یعنی منکر ہے حدیث اُس کی شرح نخبہ مین لکھا ہے کہ جسکو غلطی فاحش ہو یا بہت ہو غفلت اُسکی یا ظاہر ہو فسق اُسکا پس حدیث اُسکی منکر ہے +ع +ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجُوْزُ شَہَادَۃُ خَائِنٍ وَّلَا خَائِنَۃٍ وَّلَا زَانٍ وَّلَا زَانِیَۃٍ وَّلَا ذِیْ غِمْرٍ عَلٰی اَخِیْہِ وَرَدَّ شَہَادَۃَ الْقَانِعِ لِاَہْلِ الْبَیْتِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اُسکے باپ نے اپنے دادا سے اُسنے نقل کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین جائز گواہی خیانت کرنیوالے مرد اور خیانت کرنیوالی عورت کی اور نہین جائز گواہی مرد زناکار اور عورت ناکار کی اور نہ دشمن کی دشمن پر اور رد کی حضرت نے گواہی خیانت کرنے والون کی ساتھ ایک گھر والون کے واسطے اُنکے نقل کی یہ ابوداود نے ف شرح اس حدیث کی بیچ فائدہ اوپر کی حدیث کے گزر چکی وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجُوْزُ شَہَادَۃُ بَدَوِیٍّ عَلٰی صَاحِبِ قَرْیَۃٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین جائز گواہی جنگلی کی اوپر رہنے والے بستی کے نقل کی یہ ابوداود اور ابن ماجہ نے ف جنگلی کی گواہی اسلیے نہین جائز ہے کہ وہ نہین جانتا احکام شریعت کے اور کیفیت ادائے شہادت کی اور غالب ہوتا ہے نسیان اُسپر پس اگر جانتا ہو کیفیت تحمل شہادت کی اور کیفیت ادائے شہادت کی بغیر زیادت و نقصان کے اور ہو وہ عادل اہل شہادت سے تو جائز ہے شہادت اُسکی اور امام مالک نے عمل کیا ہے ساتھ ظاہر اس حدیث کے یعنی بموجب اسکے جائز نہین رکھتے ہین گواہی جنگلی کی شہری پر اور اکثر ائمہ کے نزدیک جائز ہے شہادت جنگلی عادل کی اوپر شہری کے اور لا یجوز کو بمعنی لا یحسن کے رکھتے ہین اور نہ جائز ہونے کو مقید ساتھ نہ پائے جانے صفات مذکورہ کے رکھتے ہین +ع +ح وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی بَیْنَ رَجُلَیْنِ فَقَالَ الْمَقْضِیُّ عَلَیْہِ لَمَّا اَدْبَرَ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَلُوْمُ عَلَی الْعَجْزِ وَلٰکِنْ عَلَیْکَ بِالْکَیْسِ فَاِذَا غَلَبَکَ اَمْرٌ فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ + اور روایت ہی عوف بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا درمیان دو شخصون کے یعنی حکم کیا ایک کیلیے دوسرے پر پس کہا اُسنے کہ جسپر حکم کیا تھا جبکہ پیٹھ پھیری یعنی مجلس شریف سے چلا کفایت کرتا ہے مجکو اللہ اور اچھا ہے کارساز پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی ملامت کرتا ہے نادانی پر ولیکن لازم ہے تجھپر ہوشیاری پس جسوقت کہ غلبہ کرے تجھپر کوئی چیز پس کہہ کفایت کرتا ہے مجھکو اللہ اور اچھا ہے کارساز نقل کی یہ ابوداود ف کفایت کرتا ہی مجکو آخر اشارت کی اُسنے ساتھ اُسکے کہ مدعی نے ناحق مال لیا مجھ سے پس از راہ غم و حسرت کے یہ کلمہ کہا اور ملامت کرتا ہے نادانی پر یعنی تقصیر و غفلت کرنی کاروبار مین اور لازم ہے تجھپر آخر یعنی لازم ہے احتیاط و ہشیاری اس باب مین حاصل یہ کہ اللہ تعالی نہین راضی ہوتا ساتھ تقصیر کے ولیکن باعث ہی خبرداری و ہشیاری پر پس نہو تو عاجز اور کہنے والا حسبی اللہ بلکہ ہو دانا خبردار و ہشیار اور شاید کہ جسپر حکم کیا حضرت نے تھا اُسپر دین پس ادا کر دیا اُسنے پس غصہ کیا اُسپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر تقصیر کے گواہ کرنے مین اور کہا طیبی نے کہ یعنی لائق تھا تجھکو یہ کہ ہشیاری کرتا اپنے معاملے مین اور نہ قصور کرتا اُسمین مثل قائم کرنے گواہون کے اور مانند اُسکے کے باین سبب جب حاضر ہوتا تو حکم کے لیے تو قادر ہوتا دفع پر اور جبکہ عاجز ہو تو اُس سے کہتا ہے حسبی اللہ اور کہا جاتا ہے حسبی اللہ جبکہ نہ میسر ہو راہ طرف حصول امر کے اور مبالغہ کیا جاوے احتیاط مین اور جبکہ نہ میسر ہو اُسکو راہ طرف حصول امر کے تو ہوتا ہے معذور اُسمین پس کہے اُسوقت حسبی اللہ و نعم الوکیل +ع +ح وَعَنْ بَہْزِ بْنِ حَکِیْمٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَبَسَ رَجُلًا فِیْ تُہْمَۃٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَزَادَ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ ثُمَّ خَلّٰی عَنْہُ اور روایت ہی بہز بن حکیم سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے نقل کی اُسکے دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قید کیا ایک شخص کو تہمت مین نقل کی یہ ابوداود نے اور زیادہ کیا ترمذی اور نسائی نے یہ کہ پھر چھوڑ دیا حضرت نے اُسکو ف تہمت مین کہ دعوی کیا تھا کسی نے اُسپر قرض کا یا کسی گناہ کا پس قید کیا اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکہ معلوم ہو صدق دعوی مدعی کا

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

ساتھ گواہون کے پھر جبکہ قائم نہوئے اُسپر گواہ چھوڑ دیا حضرتؐ نے اُسکو اور یہ دلیل ہے اسپر کہ قید کرنا احکام شرع سے ہے + ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیری
عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْخَصْمَیْنِ یَقْعُدَانِ بَیْنَ یَدَیِ الْحَاکِمِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ روایت ہے عبد اللہ بن زبیرؓ سے
کہ کہا حکم فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ مدعی اور مدعیٰ علیہ بیٹھین روبرو حاکم کے نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد نے **ف** کہا طیبی نے کہ نہین ہے قاضی کو کوئی
امر دشوار تر اور ترسناک زیادہ برابری کرنیسے درمیان مدعی اور مدعیٰ علیہ کے + ع

کِتَابُ الْجِہَادِ

کتاب ہے بیچ بیان جہاد کے **ف** جہاد لغت مین کہتے ہین
مشقت کو اور شرع مین جہاد کہتے ہین خرچ کرنے طاقت کو بیچ لڑائی کفار کے ساتھ جان کے یا مدد کرنے کے ساتھ مال کے یا عقل کے یا بڑھانے بھیڑ کے یا سوا
اسکے کے اور جہاد کرنا کافرون سے فرض کفایہ ہے اگر نہو نفیر عام اور اگر نفیر عام ہو اسطرح کہ ہجوم کر آوین کفار ایک شہر پر مسلمانون کے شہرون مین سے تو ہوتا ہی جہاد
کرنا فرض عین برابر ہے کہ ہو نفیر کرنیوالا عادل یا فاسق پس واجب ہوتا ہے اوپر تمام اُس شہر والون کے اور ایسے ہی اُنپر کہ جو قریب ہین اُسکے اگر نہ کفایت
کرین رہنے والے اُس شہر کے یا کسل کرین اور گنہگار ہون اور اسیطرح واجب ہوتا ہے اوپر تمام اہل اسلام کے مشرق و مغرب تک مانند تجہیز و تکفین میت کے
اور نماز جنازہ کے کہ واجب ہے اول میت کے اہل محلہ پر پس اگر عاجز ہون وہ اسکے کرنیسے تو واجب ہے اُسکے شہر والون پر اور جہاد دریا کا افضل ہے جہاد جنگل
کے سے + ع + ح **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَاَقَامَ
الصَّلٰوۃَ وَصَامَ رَمَضَانَ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ اَنْ یُّدْخِلَہُ الْجَنَّۃَ جَاہَدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْ جَلَسَ فِیْ اَرْضِہِ الَّتِیْ وُلِدَ فِیْہَا قَالُوْا اَفَلَا نُبَشِّرُ النَّاسَ قَالَ اِنَّ
فِی الْجَنَّۃِ مِائَۃَ دَرَجَۃٍ اَعَدَّہَا اللّٰہُ لِلْمُجَاہِدِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مَا بَیْنَ الدَّرَجَتَیْنِ کَمَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰہَ فَسْئَلُوْہُ الْفِرْدَوْسَ
فَاِنَّہٗ اَوْسَطُ الْجَنَّۃِ وَاَعْلَی الْجَنَّۃِ وَفَوْقَہٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْہُ تَفَجَّرُ اَنْہَارُ الْجَنَّۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے ابی ہریرہؓ
سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ایمان لایا ساتھ اللہ کے اور رسول اُسکے کے یعنی اور ساتھ اُس چیز کے کہ آئی اللہ اور رسول کے
اُس سے یعنی شریعت اور برپا کی نماز اور روزے رکھے رمضان کے ہے لازم اللہ پر یعنی از راہ فضل کے بحسب وعدے کے کہ داخل کرے اُسے بہشت مین یعنی پہلے ہی
ساتھ نجات پائے ہوؤن کے ورنہ نرا ایمان کافی ہے مطلق دخول کے لیے جہاد کرے بیچ راہ اللہ کے یا بیٹھا رہے بیچ وطن اپنے کے کہ پیدا کیا گیا اُسمین یعنی
نہ جہاد کرے اور نہ ہجرت کرے کہا صحابہؓ نے کیا نہ خوشخبری دین ہم لوگون کو فرمایا تحقیق بہشت مین سو درجے ہین تیار کیا اُنکو اللہ نے واسطے جہاد کرنیوالون کے
بیچ راہ اللہ کے درمیان دو درجون کے ایسا فرق ہے جیسا درمیان آسمان و زمین کے پس جسوقت کہ مانگو تم اللہ سے یعنی بہا در درجہ عالی پس مانگو اللہ
سے فردوس پس تحقیق فردوس اوسط بہشت ہے یعنی افضل اور فراخ تر بہشتون کی ہے اور بلند تر بہشتون کی ہے اور اوپر اُس کے عرش رحمان ہے یعنی پس
وہ چھت بہشت کی ہے اور فردوس مین بہتی ہین نہرین یعنی اصول چار نہرون کے کہ پانی اور دودھ اور شراب اور شہد کی ہین نقل کی یہ بخاری نے **ف**
اس مین ذکر نماز روزے کا کیا حج و زکوٰۃ کا نہ کیا اسمین تنبیہ ہے اوپر عظم و شان اُنکی کے اور بسبب واجب ہونے اُنکے کے سب مسلمانون پر بخلاف حج و زکوٰۃ
کے کہ سب پر واجب نہین مگر اُسپر کہ صاحب مال ہو اور استطاعت رکھتا ہو اور بیٹھا رہے آخر یہ دلالت کرتا ہے اسپر کہ یہ حدیث فرمائی حضرتؐ نے دن فتح مکہ کے
اس لیے کہ ہجرت پہلے اسکے فرض تھی ہر مومن کے لیے + ع **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُجَاہِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کَمَثَلِ
الصَّآئِمِ الْقَآئِمِ الْقَانِتِ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ لَا یَفْتُرُ مِنْ صِیَامٍ وَّلَا صَلٰوۃٍ حَتّٰی یَرْجِعَ الْمُجَاہِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل مجاہد فی سبیل اللہ کی مانند مثل روزے دار قیام کرنے والے کے یعنی ساتھ نماز و طاعت و عبادت کے پڑھنے والے کے خدا کی آیاتون کو نہین
تھکتا روزے سے اور نہ نماز سے یعنی نہین تھکتا عبادت سے یہانتک کہ پھرے جہاد کرنیوالا بیچ راہ اللہ کی طرف گھر کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اگرچہ مجاہد کو
سستی ہوتی ہے بعض اوقات مین بسبب سونے اور کھانے اور مانند اُنکے کے لیکن اُسکے حکم مین ہے کہ سستی نہین رکھتا عبادت سے اصلا اور لکھا جاتا ہے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

ثواب اُسکو ہمیشہ ہر جنبش و آرام پر ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْتَدَبَ اللّٰہُ لِمَنْ خَرَجَ فِیْ سَبِیْلِہٖ لَا یُخْرِجُہٗ اِلَّا اِیْمَانٌ بِیْ وَتَصْدِیْقٌ بِرُسُلِیْ اَنْ اُرْجِعَہٗ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِیْمَۃٍ اَوْ اُدْخِلَہُ الْجَنَّۃَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہو ابی ہریرہ رضی سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ضامن ہوا اللہ واسطے اُس شخص کے کہ نکلا بیچ راہ اللہ کے یعنی جہاد کے لیے نہین نکالا اُسکو مگر ایمان لانے نے ساتھ میرے اور تصدیق کرنے نے میرے رسولون کو یعنی واسطے خدا اور طلب رضا اُسکی کے نکلا نہ واسطے طلب دنیا اور دکھانے اور سنانے کے یہ کہ پھیرونگا اُسکو ساتھ اُس چیز کے کہ پایا ہی ثواب آخرت سے فقط یعنی بغیر غنیمت کے یا غنیمت سے یعنی ساتھ ثواب کے یا داخل کرونگا اُسکو بہشت مین یعنی ساتھ سابقون کے بغیر حساب و عذاب کے یا داخل کرونگا بعد موت کے پہلے روز قیامت کے یعنی جیسے کہ فرمایا ہے اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْلَا اَنَّ رِجَالًا مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَا تَطِیْبُ اَنْفُسُھُمْ اَنْ یَّتَخَلَّفُوْا عَنِّیْ وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُھُمْ عَلَیْہِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِیَّۃٍ تَغْزُوْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوَدِدْتُّ اَنْ اُقْتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ اُحْیٰی ثُمَّ اُقْتَلَ ثُمَّ اُحْیٰی ثُمَّ اُقْتَلَ ثُمَّ اُحْیٰی ثُمَّ اُقْتَلَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے خدا کی اگر نہ ہوتا دور اور ملاحظہ اسکا کہ کتنے ایک آدمی مسلمانون سے یعنی فقر خوش نہین ہونے کے نفس اُنکے کہ پیچھے رہین اور جدا ہوون مجھ سے اور نہین پاتا ہون مین سواری کہ سوار کرون مین اُنکو اُسپر نہ پیچھے رہتا مین کسی لشکر سے کہ جہاد کرتا بیچ راہ اللہ کے قسم ہے اللہ کی البتہ دوست رکھتا ہون مین یہ کہ مارا جاؤن مین بیچ راہ اللہ کے پھر زندہ کیا جاؤن مین پھر مارا جاؤن مین پھر زندہ کیا جاؤن مین پھر مارا جاؤن مین پھر زندہ کیا جاؤن مین پھر مارا جاؤن مین یعنی دوست رکھتا کہ ہر بار زندہ کیا جاؤن اور مارا جاؤن تا ہر بار ثواب جدید پاؤن نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی مین کہ ہمراہ ہر لشکر وہر فوج کے جنگ کفار مین نہین جاتا موجب اسکا یہ ہے کہ اگر ہمراہ ہر فوج کے جنگ کو جاتا تو لا بد بعضے مسلمان پیچھے رہجاتے اور جدا ہوتے مجھسے بسبب بے سواری اور بے سامانی کے اور مین اسقدر سواریان رکھتا نہین کہ اُنکو اُسپر سوار کرکر ہمراہ لیجاؤن اور مسلمان بسبب پیچھے رہنے کے جنگ سے اور جدا ہونے کے مجھسے خوش نہین ہوتے ہین اور حسرت کھاتے ہین اُسپر اور شکستہ دل ہوتے ہین و گرنہ مجکو محبت جہاد کی اسقدر ہے کہ دوست رکھتا ہون مین کہ مر مارا جاؤن اور جیون ح وَعَنْ سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رِبَاطُ یَوْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا عَلَیْھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے سہل بن سعد سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چوکیداری کرنی ایک دن کی بیچ راہ اللہ کے بہتر ہے دنیا سے اور اُس چیز سے کہ دنیا پر ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ایک نسخہ مین بدلے ما علیہا کے ما فیہا ہے یعنی چوکیداری مذکور بہتر ہے اُس مال سے کہ خرچ کیا جاوے بیچ راہ اللہ کے یا جزا اُسکی بہتر ہے دنیا سے اور اُس چیز سے کہ دنیا مین ہو ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَغَدْوَۃٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْ رَوْحَۃٌ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہو انس رضی سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صبح کو جانا بیچ راہ خدا کے یا ایک شام کو جانا بہتر ہے دنیا سے اور اُس چیز سے کہ دنیا مین ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی اُسکی فضیلت و ثواب بہتر ہے تمام نعمتون دنیا کی سے اس لیے کہ نعمتین دنیا کی فانی ہین اور نعمتین آخرت کی باقی ع وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ رِبَاطُ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ خَیْرٌ مِّنْ صِیَامِ شَھْرٍ وَّقِیَامِہٖ وَاِنْ مَّاتَ جَرٰی عَلَیْہِ عَمَلُہُ الَّذِیْ کَانَ یَعْمَلُہٗ وَاُجْرِیَ عَلَیْہِ رِزْقُہٗ وَاَمِنَ الْفَتَّانَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سلمان فارسی رضی سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے چوکیداری کرنی ایک دن اور ایک رات کی جہاد مین بہتر ہے روزے ایک مہینے کے سے اور شب بیداری اُسکی سے اور اگر مر جاوے وہ چوکیدار جاری ہوتا ہے اُسپر ثواب عمل اُسکے کا کہ تھا عمل کرتا یعنی ہمیشہ پہونچتا رہتا ہی ثواب اُسکے عمل کا کہ کرتا تھا زندگی مین اور جاری کیا جاتا ہے اُسپر رزق اُسکا یعنی طعام و شراب بہشت کی سے اور امن مین رہتا ہے فتنہ مین ڈالنے والے سے کہ فرشتہ عذاب قبر کا ہی یا دجال یا شیطان نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ عَبْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ

له قال الاشرف فی الکلام اضمار ای انتدب اللہ لمن خرج فی سبیلہ قائلا لا یخرجہ الا ایمان بی قلت فالجملۃ مقول القول وھو حال عن اللہ والاظھر انہ صلی اللہ علیہ وسلم نقل کلامہ تعالی اولا بالمعنی ثم عاد الی نقل اللفظ فکان قیل انتدب لمن خرج فی سبیلی الی آخرہ ۱۲ ع

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ فَتَمَسَّہُ النَّارُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی عبس رض سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین گرد آلود ہوتے دونون قدم کسی بندہ کے بیچ راہ اللہ کے یعنی جہاد مین پھر پہونچے اسکو آگ نقل کی یہ بخاری نے **ف** یہ کنایہ ہے سعی سے راہ جہاد مین اور اس مین مبالغہ ہے کہ جب گرد آلودہ ہونا قدمون کا راہ جہاد مین دور کرنیوالا آگ دوزخ کا ہوا تو نفس جہاد کا کیا کچھ ثواب ہوگا + ع **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَجْتَمِعُ کَافِرٌ وَّقَاتِلُہٗ فِی النَّارِ اَبَدًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین جمع ہوتا کافر اور مارنیوالا اسکا آگ دوزخ مین کبھی نقل کی یہ مسلم نے **ف** اس حدیث مین بشارت خاص اُسکے لیے ہے کہ جہاد مین کسی کافر کو مارے وہ ہرگز دوزخ مین نجاویگا اور حقیقت مین یہ بیان فضیلت جہاد کا ہے اس لیے کہ جو کوئی جہاد کریگا غالب ہے کہ کسی کافر کو مار یگا اور جو کوئی جہاد کرے اور سعی اُس مین کرے اور قتل نکرے اُسکی جزا بھی بہشت ہے + ح **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ خَیْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَھُمْ رَجُلٌ مُمْسِکٌ عِنَانَ فَرَسِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یَطِیْرُ عَلٰی مَتْنِہٖ کُلَّمَا سَمِعَ ھَیْعَۃً اَوْ فَزْعَۃً طَارَ عَلَیْہِ یَبْتَغِی الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ مَظَانَّہٗ اَوْ رَجُلٌ فِیْ غُنَیْمَۃٍ فِیْ رَأْسِ شَعْفَۃٍ مِّنْ ھٰذِہِ الشَّعَفِ اَوْ بَطْنِ وَادٍ مِّنْ ھٰذِہِ الْاَوْدِیَۃِ یُقِیْمُ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتِی الزَّکٰوۃَ وَیَعْبُدُ رَبَّہٗ حَتّٰی یَاْتِیَہُ الْیَقِیْنُ لَیْسَ مِنَ النَّاسِ اِلَّا فِیْ خَیْرٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین زندگانی لوگون کی واسطے اُنکے زندگانی اُس شخص کی ہے کہ پکڑنے والا ہے باگ گھوڑے اپنے کی بیچ راہ خدا کے جلدی چلتا ہے اوپر پشت گھوڑے کے جبکہ سنتا ہے آواز ڈر کی یا فریادرسی چاہنے کی دوڑتا ہے سوار ہوکر گھوڑے پر یعنی طرف اُس آواز و فریادرسی کے ڈھونڈھتا پھرتا ہے مارے جانا اور مرنا جگہ گمان موت کے یعنی ڈرتا نہین ہے مرنیسے اور بھاگتا نہین اُس سے بلکہ ڈھونڈھتا پھرتا ہے اُسکو یا زندگانی اُس شخص کی کہ گتنی ایک بکریون مین رہتا ہے بیچ چوٹی پہاڑ کے ان پہاڑون مین سے یا رہتا ہے بیچ ایک نالے کے ان نالون مین سے قائم رکھتا ہے نماز کو اور دیتا ہے زکوٰۃ یعنی اگر وہ بکریان حد نصاب کو پہونچتی ہین اور بندگی کرتا ہے پروردگار اپنے کی یہان تک کہ آوے اُسکو موت نہین ہے لوگون سے مگر بیچ بھلائی کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** مگر بیچ بھلائی کے کہ نگاہ رکھتا ہے انکو اپنے شر سے اور نگاہ رکھتا ہے اپنے تئین اُن سے اور ساتھ اُنکے خیر مین شریک ہے نہ برائی مین حاصل معنی اس حدیث کے رغبت دلاتا ہے اوپر جہاد کرنے دشمنان دین کے اور مجاہدہ نفس و شیطان کے اور اعراض استیفاء لذات و شہوات سے اور تنبیہ ہے اسپر کہ اگر مخالطت رکھے لوگون سے بیچ تائید دین و تقویت شریعت کے تو رکھے والا گوشہ کرے اور کہا نووی رح نے کہ اس حدیث مین دلیل ہے اُنکے لیے کہ فضیلت دیتے ہین گوشہ گزینی کو مخالطت پر اور اُسمین خلاف مشہور ہے کہ شافعی رح اور اکثر علما تو کہتے ہین کہ اختلاط افضل ہے بشرط اُمید سلامتی کے فتنون سے اور مذہب ایک جماعت زہاد کا یہ ہے کہ گوشہ گزینی افضل ہے اور دلیل پکڑی ہے اُنھون نے ساتھ اس حدیث کے اور جواب دیا ہے جمہور نے کہ یہ محمول ہے اوپر زمانہ فتنون کے یا اُس شخص کے حق مین ہے کہ نہ سلامت رہین لوگ اُس سے اور نہ صبر کرے وہ لوگون کی ایذا پر اور تھے انبیا صلوات اللہ علیہم اور اکثر صحابہ رض اور تابعین رح اور علما اور زہاد اختلاط رکھنے والے اور حاصل کرتے تھے منافع اختلاط کے مثل نماز جمعہ و جماعت اور نماز جنازہ اور عیادت مریض اور مانند اُنکے کے + ح + ع **وَعَنْ** زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَھَّزَ غَازِیًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِیًا فِیْ اَھْلِہٖ فَقَدْ غَزَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے زید بن خالد رض سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کہ سامان درست کردیا جہاد کرنے والے کا بیچ راہ اللہ کے پس تحقیق جہاد کیا اُسنے یعنی حکم جہاد کرنیوالے کا رکھتا ہے اور شریک ہے بیچ ثواب جہاد کے اور جو کوئی کہ خلیفہ ہو غازی کا بیچ اہل کے یعنی خدمت گزار رہے اُنکا پس تحقیق جہاد کیا اُسنے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** بُرَیْدَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُرْمَۃُ نِسَاءِ الْمُجَاھِدِیْنَ عَلَی الْقَاعِدِیْنَ کَحُرْمَۃِ اُمَّھَاتِھِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِّنَ الْقَاعِدِیْنَ یَخْلُفُ رَجُلًا مِّنَ الْمُجَاھِدِیْنَ فِیْ اَھْلِہٖ فَیَخُوْنُہٗ فِیْھِمْ اِلَّا وُقِفَ لَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَیَاْخُذُ مِنْ عَمَلِہٖ مَا شَاءَ فَمَا ظَنُّکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے بریدہ رض سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حرمت عورتون مجاہدین کی اوپر بیٹھنے والون کے یعنی جو کہ گھرون مین بیٹھے ہین اور جہاد کیلیے نہین نکلے مانند حرمت ماؤن اُنکی کے ہے یعنی چاہیے ہے کہ اُنکی عورتون مین خیانت نہ کرین اور نظر بد سے نہ دیکھین اور ایسا حرام جانین اُنکو گویا مائین اُنکی

له موت کو یقین اس سبب سے کہا کہ نہین شک ہے اسکے آنے مین ۱۲

ہین نہین کوئی شخص بیٹھنے والون مین سے کہ نیابت کرے ایک شخص کی مجاہدین مین بیچ اہل اُسکے کے یعنی اُسکی بی بی یا لونڈی یا قرابتیون کے پھر خیانت کرے اُسکی اُسکے اہل مین مگر کہ کھڑا کیا جاوے گا وہ شخص واسطے مجاہد کے دن قیامت کے پس لیوےگا مجاہد عمل اُسکے سے جو چاہیگا پس کیا ہی گمان تمہارا نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی کیا گمان کرتے ہو بیچ رغبت کرنے مجاہد کے اُسکی نیکیون کے لینے مین اس مقام مین یعنی نہین باقی رہنے کا نیکیون مین سے کچھ مگر کہ لیلیویگا اُسکو یا کیا گمان رکھتے ہو ساتھ خدا کے باوجود اس خیانت کے آیا شک رکھتے ہو اس مجازات مین یا کیا گمان رکھتے ہو ساتھ اُسکے کہ دیا اُسکو اللہ نے یہ مرتبہ اور مخصوص کیا اُسکو ساتھ اس فضیلت کے یعنی ضرور ہے کہ اُسکو اور بزرگیان بھی ملین گی سوائے اسکے ع وَعَنْ اَبِی مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَخْطُوْمَةٍ فَقَالَ ھٰذِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَکَ بِھَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ سَبْعُمِائَةِ نَاقَةٍ کُلُّھَا مَخْطُوْمَةٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی مسعودؓ انصاری سے کہ کہا لایا ایک شخص اونٹنی مہار کی ہوئی اور کہا یہ بیچ راہ خدا کے ہے یعنی اللہ دی مین نے جہاد کے لیے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ واسطے تیرے بدلے اس اونٹنی کے دن قیامت کے سات سو اونٹنیان ہونگی سب مہار کی ہوئین نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا اِلٰی بَنِیْ لِحْیَانَ مِنْ ھُذَیْلٍ فَقَالَ لِیَنْبَعِثْ مِنْ کُلِّ رَجُلَیْنِ اَحَدُھُمَا وَالْاَجْرُ بَیْنَھُمَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ بھیجنے کا کیا ایک لشکر کو طرف بنی لحیان کے کہ ایک بطن ہی قبیلہ ہذیل سے پس فرمایا چاہیے کہ اُٹھے دو شخصون مین سے ایک اُن کا یعنی ہر قبیلہ مین سے آدھے جاوین اور ثواب جہاد کا مشترک ہوگا درمیان دونون کے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی جو کہ خبرگیران ہین گے مجاہدون کے گھر والون کے اُنکو بھی ثواب مجاہدون کا سا ہوگا ع وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَنْ یَّبْرَحَ ھٰذَا الدِّیْنُ قَائِمًا یُّقَاتِلُ عَلَیْہِ عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَةُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ بن سمرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہیگا یہ دین قائم لڑتی رہے گی اس دین پر ایک جماعت مسلمانون مین سے یعنی خالی نہین رہے گی روے زمین جہاد سے کہین نہ کہین ہوتا رہیگا یہانتک کہ قائم ہو قیامت نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی قریب ہو قائم ہونے کے کہا طیبی نے کہ جملہ یقاتل مستانفہ ہی بیان ہے واسطے جملہ پہلے کے یعنی یہ دین قائم رہیگا بسبب مقاتلہ اُس جماعت کے اور اغلب یہ ہی کہ اس زمانے مین وہ لوگ روم کے ہین نَصَرَھُمُ اللّٰہُ وَخَذَلَ اَعْدَائَھُمْ ع وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُکْلَمُ اَحَدٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَنْ یُّکْلَمُ فِیْ سَبِیْلِہٖ اِلَّا جَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَجُرْحُہٗ یَثْعَبُ دَمًا اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرِّیْحُ رِیْحُ الْمِسْکِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین زخمی کیا جاتا کوئی شخص بیچ راہ اللہ کے اور اللہ خوب جانتا ہی اُسکو کہ زخمی کیا جاتا ہی اُسکی راہ مین مگر آویگا وہ دن قیامت کے اس حال مین کہ اُسکے زخم سے بہتا ہوگا خون رنگ خون کا ہوگا اور بو مشک کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ یَّدْخُلُ الْجَنَّةَ یُحِبُّ اَنْ یَّرْجِعَ اِلَی الدُّنْیَا وَلَہٗ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا الشَّھِیْدُ یَتَمَنّٰی اَنْ یَّرْجِعَ اِلَی الدُّنْیَا فَیُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا یَرٰی مِنَ الْکَرَامَةِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی کہ داخل ہو بہشت مین دوست رکھے پھر آنا طرف دنیا کے اور ہو اُسکے لیے وہ چیز کہ زمین مین ہی کچھ مگر شہید آرزو کرتا ہی کہ پھر آوے دنیا مین اور مارا جاوے دس بار یعنی بہت بہ سبب اُس چیز کے کہ دیکھتا ہے بزرگی اور ثواب شہادت کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَاَلْنَا عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ مَسْعُوْدٍ عَنْ ھٰذِہِ الْاٰیَةِ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ الْاٰیَةَ قَالَ اِنَّا قَدْ سَاَلْنَا عَنْ ذٰلِکَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَرْوَاحُھُمْ فِیْ اَجْوَافِ طَیْرٍ خُضْرٍ لَھَا قَنَادِیْلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ شَاءَتْ ثُمَّ تَاْوِیْ اِلٰی تِلْکَ الْقَنَادِیْلِ فَاطَّلَعَ اِلَیْھِمْ رَبُّھُمْ اطِّلَاعَةً فَقَالَ ھَلْ تَشْتَھُوْنَ شَیْئًا قَالُوْا اَیَّ شَیْءٍ نَشْتَھِیْ وَنَحْنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ شِئْنَا فَفَعَلَ ذٰلِکَ بِھِمْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا رَاَوْا اَنَّھُمْ لَنْ یُّتْرَکُوْا مِنْ اَنْ یُّسْاَلُوْا قَالُوْا یَا رَبِّ نُرِیْدُ اَنْ تَرُدَّ اَرْوَاحَنَا فِیْ اَجْسَادِنَا حَتّٰی نُقْتَلَ فِیْ سَبِیْلِکَ مَرَّةً اُخْرٰی فَلَمَّا رَاٰی اَنْ لَّیْسَ لَھُمْ حَاجَةٌ تُرِکُوْا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے مسروق سے کہ کہا پوچھے مین نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے معنی اس آیت کے اور نہ گمان کرو تم

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

آن لوگون کو کہ مارے گئے بیچ راہ اللہ کے مردہ بلکہ زندہ ہین نزدیک پروردگار اپنے کے روزی دیے جاتے ہین آخر آیت تک کہا تحقیق پوچھے ہمنے معنی اسکے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا ارواح انکی بیچ شکم جانورون پرندہ سبز رنگ کے ہین واسطے انکے قندیلین ہین لٹکائی گئی نیچے عرش کے کہ بمنزلہ گھونسلون کے ہین میوہ کھاتی ہین بہشت مین سے جہان چاہتی ہین پھر ٹھکانا پکڑتی ہین طرف اُن قندیلون کے پس جھانکتا ہے طرف اُن کے پروردگار انکا جھانکنا فرماتا ہے کیا چاہتے ہو تم کسی چیز کو عرض کرتے ہین کس چیز کو چاہین ہم اس حال مین کہ ہم میوے کھاتے ہین بہشت مین سے جہان سے چاہتے ہین پس کرتا ہے اللہ تعالی یہ ساتھ انکے یعنی پوچھتا ہے یہ تین بار پس جبکہ دیکھتے ہین کہ نہین چھوڑے جاتے پوچھنے سے یعنی جب جانتے ہین کہ مراد پروردگار تعالی کی یہ ہے کہ کچھ چاہین عرض کرتے ہین اے پروردگار ہمارے چاہتے ہین ہم یہ کہ پھیرے تو جانین ہماری بیچ بدنون ہمارے کے یعنی اور دنیا مین بھیجے تو تاکہ مارے جاوین ہم بیچ راہ تیری کے ایکبار اور پس جبکہ دیکھتا ہے اللہ تعالی کہ نہین انکو کچھ حاجت یعنی حاجت معین اسلیے کہ مانگی اُنھون نے وہ چیز کہ خلاف ارادہ اللہ کے ہے چھوڑے جاتے ہین نقل کی یہ مسلم نے ف نہین انکو کچھ حاجت بسبب حاصل ہونے ثواب عظیم کے پہلی بار مین اور دوبارہ ہوگا تو مثل اسی کے ہوگا اور اسکی حاجت ہی نہین اسلیے کہ ثواب شہید کا ایک ہی ہے سو وہ حاصل ہی چھوڑے جاتے ہین یعنی اللہ تعالی پوچھنا چھوڑ دیتا ہے اگر کہا جاوے کہ اگر دوسری بار بھی مثل پہلے ہی ثواب کے ہو تو کیا فائدہ ہے سوال کرنا انکا اعادہ ارواح کو بدن مین تا مارے جاوین راہ خدا مین دوبارہ جواب اسکا علما نے یہ دیا ہے کہ مراد و مقصود انکا اس کلام سے قائم ہونا ہے ساتھ موجب شکر کے بیچ مقابلہ نعمت کے کہ انعام کی اللہ تعالی نے اُنکو نہ حقیقت سوال اعادہ ارواح کی یا شاید کہ انکے خیال مین آیا ہو کہ دوسری بار بہتر و کامل تر جزا ملے گی پہلی بار سے بسبب قوت استعداد و مناسبت کے و لیکن حق تعالی نے جانا اجریان عادت کے کہ مثل اسکے ہوگی پس جانا کہ حاجت نہین ہے اسکی پس چھوڑ دیا پوچھنا اُن سے تنبیہ لکھا ہے علمانے کہ رکھنا ارواح شہدا کا بیچ بدنون جانورون کے مانند رکھنے جواہر کے ہے صندوقون مین بسبب تکریم و تشریف کے اور بقصد داخل کرنے اُنکے کے بہشت مین ساتھ اس صورت کے نہ متعلق ساتھ ان ابدان کے اور ساتھ رکھنے ارواح کے بیچ بدنون جانورون کے جگہ پکڑتے ہین بہشت مین اور پاتے ہین خوشبوئیان اور ہوائین وہان کی اور دیکھتی ہین انوار وہان کے اور لذت پاتی ہین اور خوشحال ہوتی ہین ساتھ اسکے اور ساتھ قرب حضرت رحمان کے اور جوار ملائکہ مقربین کے اور یہی مراد ہے اللہ تعالی اس آیت مین یُرْزَقُونَ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ اور اس سے اثبات تناسخ کا نہین ہوتا اس لیے کہ جو تناسخ کے قائل ہین اُنکے نزدیک تناسخ اسکو کہتے ہین کہ رجوع کرے ارواح بدنمین بیچ اس عالم کے نہ بیچ آخرت کے اس لیے کہ وہ منکر ہین آخرت کے اور جنت و نار کے اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہو کہ جنت مخلوق و موجود ہے جیساکہ مذہب اہل سنت کا ہے + ح ع

وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِيهِمْ فَذَكَرَ لَهُمْ أَنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْإِيمَانَ بِاللَّهِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُكَفِّرُ عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِنْ قُتِلْتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَيُكَفِّرُ عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ إِلَّا الدَّيْنَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ قَالَ لِي ذَلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابی قتادہؓ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا بیچ صحابہؓ کے پس ذکر کیا واسطے اُن کے یہ کہ جہاد فی سبیل اللہ اور ایمان ساتھ اللہ کے بہترین اعمال سے ہین پس کھڑا ہوا ایک شخص اور کہا یا رسول خبر دو تم مجکو کہ اگر مارا جاؤن مین بیچ راہ اللہ کے جھاڑے جاوین گے مجھسے گناہ میرے پس فرمایا اُسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہان اگر مارا جاوے تو بیچ راہ اللہ کے اس حال مین کہ ہو تو صبر کرنیوالا اور طالب ثواب کا متوجہ نہ پیٹھ پھیرنیوالا پھر فرمایا کس طرح کہا تو نے کہا اُسنے کہ خبر دو تم مجکو اگر مارا جاؤن مین بیچ راہ اللہ کے کیا جھاڑے جاوینگے مجھسے گناہ میرے پس فرمایا اُسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہان اگر مارا جاوے تو اس حال مین کہ ہو تو صبر کرنے والا طالب ثواب کا متوجہ نہ پیٹھ پھیرنے والا مگر دین یعنی وہ دین کہ نیت

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اسکے ادا کرنے کی نہو وہ نہیں بخشا جاتا پس تحقیق جبرئیل نے کہا واسطے میرے یہ یعنی تمام کلام مذکور یا مگر دین نقل کی یہ مسلم نے **ف** بہترین اعمال ہونا ایمان کا تو ظاہر ہے اور جہاد افضل ہے باعتبار اعلای کلمۃ اللہ کے اور بیخ کنی اعداے دین کے اور دینے جان کے اور اٹھانے مشقت کے اور نماز افضل ہے باعتبار مداومت کے اور مشتمل ہونے کے عبادات کثیرہ کو اور مگر دین کہا توربشتی نے کہ مراد دین سے یہان حقوق مسلمانون کے ہین پس حاصل یہ کہ جہاد سے گناہ جھڑتے ہین سولے حقوق آدمیون کے ح + ع **وعن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال القتل فی سبیل اللہ یکفر کل شیء الا الدین رواہ مسلم

اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مارا جانا بیچ راہ خدا کے جھاڑتا ہے ہر گناہ کو سولے دین کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی سولے حقوق آدمیون کے اور سیوطی نے لکھا ہے کہ مگر شہداء دریا کے کہ انکے دین بھی جھاڑے جاتے ہین **وعن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یضحک اللہ تعالیٰ الی رجلین یقتل احدہما الاخر یدخلان الجنۃ یقاتل ہذا فی سبیل اللہ فیقتل ثم یتوب اللہ علی القاتل فیستشہد متفق علیہ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہنستا ہے اللہ تعالیٰ یعنی راضی ہوتا ہے اور متوجہ ہوتا ہے ساتھ رحمت کے طرف دو شخصون کے کہ قتل کرے ایک انکا دوسرے کو داخل ہوتے دونون بہشت مین لڑتا ہے یہ ایک بیچ راہ خدا کے پس مارا جاتا ہے پس داخل ہوتا ہے بہشت مین پھر توبہ کرتا ہے اللہ قاتل پر یعنی کفر سے توبہ کی اور ایمان لایا پھر شہید کیا جاتا ہے یعنی پس داخل ہوتا ہے بہشت مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** سہل بن حنیف قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سال اللہ الشہادۃ بصدق بلغہ اللہ منازل الشہداء وان مات علی فراشہ رواہ مسلم

اور روایت ہے سہل بن حنیف سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مانگتا ہے اللہ تعالیٰ سے شہادت صدق دل سے پہونچاتا ہے اللہ اسکو مرتبے شہدا کے اگرچہ مرے اپنے بچھونے پر یعنی بسبب صدق نیت کے ثواب شہیدون کا پاتا ہے نقل کی یہ مسلم نے **وعن** انس ان الربیع بنت البراء وہی ام حارثۃ بن سراقۃ اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا نبی اللہ الا تحدثنی عن حارثۃ وکان قتل یوم بدر اصابہ سہم غرب فان کان فی الجنۃ صبرت وان کان غیر ذلک اجتہدت علیہ فی البکاء فقال یا ام حارثۃ انہا جنان فی الجنۃ وان ابنک اصاب الفردوس الاعلیٰ رواہ البخاری

اور روایت ہے انس سے یہ کہ تحقیق ربیع بیٹی براء کی اور وہ ہے ماں حارثہ بیٹے سراقہ کی آئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اے نبی اللہ کے کیا نہین حدیث فرماتے آپ احوال حارثہ کے سے اور تھا حارثہ شہید ہوا بیچ دن بدر کے لگا تھا اسکو تیر غرب یعنی پھینکنے والا اسکا معلوم نہ ہوا اگر ہو بہشت مین صبر کرون مین اور اگر ہو اور جگہ کوشش کرون مین اسپر رونے مین یعنی خوب رون جیسے کہ عادت عورتون کی ہے فرمایا اے ام حارثہ تحقیق قصہ یہ ہے کہ کتنے ہین باغ یعنی درجے بیچ بہشت مین اور تحقیق بیٹا تیرا پہونچا فردوس اعلیٰ مین کہ اعلیٰ درجہ ہے نقل کی یہ بخاری نے **وعنہ** قال انطلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ حتی سبقوا المشرکین الی بدر وجاء المشرکون فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قوموا الی جنۃ عرضہا السموات والارض قال عمیر بن الحمام بخ بخ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یحملک علی قولک بخ بخ قال لا واللہ یا رسول اللہ الا رجاء ان اکون من اہلہا قال فانک من اہلہا قال فاخرج تمرات من قرنہ فجعل یاکل منہن ثم قال لئن انا حییت حتی اکل تمراتی انہا لحیوۃ طویلۃ قال فرمی بما کان معہ من التمر ثم قاتلہم حتی قتل رواہ مسلم

اور روایت ہے انس سے کہ کہا چلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابی حضرت کے یعنی مدینہ منورہ سے غزوہ بدر کیلئے یہانتک کہ سبقت کی مشرکون پر طرف بدر کے یعنی پہونچے بدر مین پہلے کفار کے اور آئے مشرک یعنی کفار بعد مسلمانون کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو تم طرف بہشت کے کہ چوڑاؤ اسکا مانند چوڑاو آسمان و زمین کے ہے کہا عمیر بن حمام انصاری نے خوب خوب پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا باعث ہوا تجکو اوپر کہنے تیرے کے خوب خوب کہا عمیر نے قسم ہے اللہ کی یا رسول اللہ نہین کہا مین نے یہ مگر بامید اسکے کہ ہون مین اہل بہشت سے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس تحقیق تو ہے اہل بہشت سے پس کہا راوی نے کہ نکالین عمیر نے کتنی ایک کھجورین ترکش

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اپنے مین سے اور شروع کیا کھانا اُن مین سے پھر کہا کہ اگر زندہ رہا مین یہانتک کہ کھاؤن مین اپنی کھجورین یعنی سب تو تحقیق یہ زندگی دراز ہے پس پھینکین کھجورین کہ تھین ساتھ اُسکے پھر قتال کیا کافرون سے یہانتک کہ شہید ہوئے نقل کی یہ مسلم نے ف کھڑے ہو طرف بہشت کے یعنی طرف عمل کے کہ بسبب داخل ہونے بہشت کا ہی کہ وہ جہاد ہی اور چوڑائی اسکی الخ مراد بیان کرنا فراخی جنت کا ہی مشابہت دی ایسی چیز کے ساتھ کہ نہیج فہم خلق کے کوئی چیز وسیع زیادہ اُس سے نہیں اور تخصیص چوڑائی کی نہ طول کی تاکہ معلوم ہو کہ جب چوڑائی ایسا ہو تو طول کا کیا حال ہوگا اور کیا باعث ہی تجکو الخ گویا خیال کیا حضرت نے یہ کلام صادر ہوا ہی عمیر رض سے بغیر نیت اور فکر و تامل کے مشابہ ساتھ قول اُسکے کے کہ براہ ہزل و مزاح کے چلتا ہے یا بخوف قتل کے کہا پس نفی کیا عمیر رض نے اُسکو اپنے سے کہ کہا قسم ہے اللہ کی الخ اور زندگی دراز ہے یعنی اگر سب کھجورون کے کھانے کا انتظار کرون اور جبتک جیتا رہون تو بڑی زندگی ہوئی حاصل یہ کہ بسبب شوق حصول شہادت کے زندگانی کو اور تاخیر قتال کو وبال جانا ۱۲ ح ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَعُدُّوْنَ الشَّهِيْدَ فِيْكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ قَالَ اِنَّ شُهَدَاءَ اُمَّتِيْ اِذًا لَقَلِيْلٌ مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ مَاتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُوْنِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيْدٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسکو گنتے ہو تم شہید اپنے مین عرض کیا صحابہ رض نے یا رسول اللہ جو شخص کہ مارا جاوے اللہ کی راہ مین پس وہ شہید ہے فرمایا تحقیق شہدا میری اُمت کے اسوقت البتہ کم ہونگے جو شخص مارا جاوے بیچ راہ اللہ کے پس وہ شہید ہی یعنی حقیقی اور جو شخص مرے راہ خدا مین یعنی بغیر مارے جانیکے اپنی موت سے مرے پس وہ بھی شہید ہے اور جو شخص کہ مرے وبا مین پس وہ بھی شہید ہی اور جو شخص کہ مرے پیٹ سے یعنی استسقا یا اسہال وغیرہ سے پس وہ بھی شہید ہی یعنی یہ بھی ثواب مین اور درجات مین شریک ہین شہدا حقیقی کے جمیع احکام مین نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ غَازِيَةٍ اَوْ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فَتَغْنَمُ وَتَسْلَمُ اِلَّا كَانُوْا قَدْ تَعَجَّلُوْا ثُلُثَيْ اُجُوْرِهِمْ وَمَا مِنْ غَازِيَةٍ اَوْ سَرِيَّةٍ تُخْفِقُ وَتُصَابُ اِلَّا تَمَّ اُجُوْرُهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی جماعت جہاد کرنیوالی یا لشکر جہاد کرنیوالا کہ جہاد کرے پس غنیمت لوٹ لاوے اور صحیح سالم آوے مگر تحقیق جلدی لے دو تہائی مزدوری اپنی کی اور نہین کوئی جماعت جہاد کرنیوالی یا لشکر جہاد کرنیوالا کہ غنیمت نہ لاوے اور زخمی کیا جاوے یا مارا جاوے مگر پورا ہوتا ہی ثواب اُنکا نقل کی یہ مسلم نے ف دو تہائی مزدوری اپنی کی کہ غنیمت لی اور سلامت ہی اور باقی رہا ایک تہائی کہ ثواب جہاد کا ہے اور وہ قیامت کے دن پاویگا اور اسی حساب سے جو کوئی سلامت آیا اور غنیمت نہ لایا ایک تہائی پایا اور دو تہائی باقی رہا اور اخیر جملہ کے یہ معنی ہین کہ جسنے جہاد کیا پس قتل کیا گیا یا زخمی کیا گیا اور غنیمت ہاتھ نہ لگی تو ثواب اُسکا پورا باقی ہی کہ آخرت مین پاویگا ۱۲ ح ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهِ نَفْسَهُ مَاتَ عَلٰى شُعْبَةٍ مِنْ نِفَاقٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مرا اور جہاد نہ کیا اور نہ گذرا بیچ دل اُسکے کے خیال جہاد کا مرا اوپر ایک قسم کے نفاق سے نقل کی یہ مسلم نے ف اور نہ گذرا الخ یعنی قصد جہاد کا نہ کیا اور نہ کہا کاشکے ہوتا مین جہاد کرنیوالا پس یہ شخص مشابہ ہوا منافقین کے کہ جہاد سے رہ جاتے ہین مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ پس واجب ہے ہر مومن پر کہ نیت جہاد کی رکھے اور کہا نووی نے شرح مسلم مین کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جو کوئی نیت کرے کرنے ایک عبادت کی پھر مرجاوے پہلے کرنے اُسکے کے تو نہین متوجہ ہوتی اُسپر برائی اسقدر کہ متوجہ ہوتی ہی اُسپر کہ مرجاوے بغیر نیت کرنے اُسکے کے اور خلاف کیا ہی علما ہمارے نے اس شخص کے حق مین کہ قادر ہو نماز پر اول وقت مین پھر تاخیر کرے اُسکو بہ نیت پڑھنے اُسکے کے اور مرجاوے یا تاخیر کرے حج کو اسیطرح پس کہا بعضون نے کہ گنہگار ہوتا ہی دونون صورتون مین اور بعضون نے کہا کہ نہین گنہگار دونون صورتون مین اور بعضون نے کہا کہ گنہگار ہوتا ہے حج مین نہ نماز مین انتہی اور اخیر قول موافق مذہب ہمارے کے ہی ۱۲ ع وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلذِّكْرِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرٰى مَكَانُهُ فَمَنْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی موسی اشعری رض سے کہ کہا آیا ایک شخص پاس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عرض کیا کہ ایک شخص لڑتا ہے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

واسطے غنیمت ہاتھ لگنے کے اور ایک شخص لڑتا ہی واسطے ذکر کے یعنی آوازہ اور شہرت کے لیے کہ جسکو سمعہ کہتے ہین اور ایک شخص لڑتا ہی تاکہ دیکھا جاوے مرتبہ اسکا یعنی
اپنی شجاعت دکھانے کے لیے لوگون کو کہ جسکو ریا کہتے ہین پس کون ہی بیچ راہ خدا کے یعنی مجاہد اللہ کی راہ کا کون ہی فرمایا جو شخص کہ لڑے تاکہ ہووین اللہ کا
بلند پس وہ بیچ راہ اللہ کے ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجَعَ مِنْ غَزْوَۃِ تَبُوْكَ فَدَنَا مِنَ الْمَدِیْنَۃِ
فَقَالَ اِنَّ بِالْمَدِیْنَۃِ اَقْوَامًا مَا سِرْتُمْ مَسِیْرًا وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِیًا اِلَّا کَانُوْا مَعَکُمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اِلَّا شَرِکُوْکُمْ فِی الْاَجْرِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَہُمْ بِالْمَدِیْنَۃِ قَالَ
وَہُمْ بِالْمَدِیْنَۃِ حَبَسَہُمُ الْعُذْرُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَرَوَاہُ مُسْلِمٌ عَنْ جَابِرٍ رض اور روایت ہے انس رض سے کہ پھرے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے پس نزدیک ہوئے مدینہ سے پس فرمایا تحقیق مدینہ مین کتنے ایک اشخاص ہین کہ نہیں چلے تم کسی جگہ اور نہیں قطع کیا تم نے
کوئی جنگل مگر کہ تھے وہ ساتھ تمھارے یعنی ساتھ دل و ہمت و دعا کے اگرچہ بظاہر تمھارے ساتھ نہ تھے اور ایک روایت مین آیا ہے یعنی بجائے لفظ مگر کہ تھے ساتھ تمھارے
یہ کہ مگر شریک ہین تمھارے ثواب مین عرض کیا صحابہ رض نے یا رسول اللہ اور وہ مدینے مین یعنی باوجودیکہ مدینے مین ہین جہاد کے لیے نہین نکلے پس کیونکر ہمارے
ساتھ ہین اور ثواب مین شریک ہین فرمایا ہان مدینے مین ہین یعنی باوجود اسکے شریک ہین ثواب مین اسلیے کہ روکا انکو عذر نے یعنی بسبب عذر کے تمھارے ساتھ
جہاد مین نہین آئے نقل کی یہ بخاری نے اور نقل کی مسلم نے جابر رض سے ف مدینے مین بیٹھنے والے بسبب عذر کے شریک تھے جہاد کرنیوالون کے ثواب مین نہ یہ کہ
برابر تھے بلکہ جہاد کرنے والے افضل ہین بحسب قول اللہ تعالی فَضَّلَ اللّٰہُ الْمُجَاہِدِیْنَ بِاَمْوَالِہِمْ وَاَنْفُسِہِمْ عَلَی الْقَاعِدِیْنَ دَرَجَۃً + ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ
بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاْذَنَہٗ فِی الْجِہَادِ فَقَالَ اَحَیٌّ وَالِدَاكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِیْہِمَا فَجَاہِدْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَارْجِعْ
اِلٰی وَالِدَیْكَ فَاَحْسِنْ صُحْبَتَہُمَا اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو رض سے کہ کہا آیا ایک شخص پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور پروانگی مانگی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
جہاد کرنے کی پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آیا زندہ ہین مان باپ تیرے کہا کہ ہان فرمایا کہ پس بیچ انھین کے جہاد کر یعنی انھین کی خدمت مین کوشش کر
کہ حکم جہاد کا رکھتا ہے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین یون ہے کہ پس پھر جا طرف مان باپ اپنے کے اور اچھی کر صحبت انکی یعنی خدمتگزاری اور ادائے
حقوق انکے اچھی طرح کر ف شرح سنہ مین لکھا ہی کہ جہاد نفل مین ہی کہ نہ نکلے اُس کے لیے مگر باذن والدین کے جبکہ ہوین وہ مسلمان اور اگر ہو جہاد فرض تو نہین
حاجت انکے اذن کی اور اگر منع کرین وہ اُسکو تو کہنا نہ مانے انکا اور نکلے اور اگر مان باپ کافر ہون تو نکلے بغیر انکے اذن کے خواہ جہاد فرض ہو یا نفل اور اسیطرح
نہ نکلے کسی عبادت نفل کے لیے مانند حج اور عمرہ وغیرہ کے اور نہ نفل روزہ رکھے جبکہ ناگوار ہو مان باپ مسلمانون کو یا ایک کو مگر باذن انکے + ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ
صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَوْمَ الْفَتْحِ لَا ہِجْرَۃَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰکِنْ جِہَادٌ وَّنِیَّۃٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عباس رض سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا
دن فتح مکہ کے نہین ہجرت بعد فتح مکہ کے ولیکن جہاد اور نیت ہی اور جسوقت کہ بلائے جاؤ تم یعنی جہاد کے لیے پس نکلو تم یعنی تم سب نکلو بنابر امر فرض ہونیکے نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے ف نہین ہجرت الخ یعنی پہلے فتح مکہ کے فرض ہین تھی ہجرت کرنی مکہ سے طرف مدینے کے بلکہ ہر دار الکفر سے اسپر کہ مسلمان ہوتا اسلیے کہ اہل دین مدینہ مین
کم او ضعیف تھے پس فرض کی گئی ہجرت تا استعانت کرین اور زائل ہو زور مشرکون کا اور جبکہ مکہ فتح ہوا تو زائل ہوئی وہ علت اور فرضیت ہجرت کی وہانسے موقوف
ہوئی لیکن باقی ہے استحباب ہجرت کا واسطے جہاد کے یا طلب علم یا بھاگنے کے دار الکفر سے یا فتنہ سے یا ایسی مین سے کہ چھوڑا جاوے اُسمین معروف اور مروج ہو
منکر ولیکن جہاد و نیت یعنی قصد جہاد کا یا اخلاص عمل حاصل یہ کہ ہجرت یعنی چھوڑنا وطن کا اور جانا مدینے کو کہ لازم تھا ہر شخص پر منقطع ہوا مگر چھوڑنا وطن کا نسبت
جہاد کے یا بسبب نیت صالحہ کے مانند بھاگنے کے دیار کفار سے یا بدعت یا جہل سے یا فتنون سے یا طلب علم کے لیے باقی ہے غیر منسوخ + ح + ع

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَۃٌ مِّنْ اُمَّتِیْ یُقَاتِلُوْنَ عَلَی الْحَقِّ ظَاہِرِیْنَ عَلٰی مَنْ
نَاوَاہُمْ حَتّٰی یُقَاتِلَ اٰخِرُہُمُ الْمَسِیْحَ الدَّجَّالَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤدَ اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ ایک جماعت اُمت میری

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

میں لڑتی رہیگی اظہار حق پر غالب اس شخص پر کہ دشمنی کرے انسے یہانتک کہ قتال کریگی آخر امت کی مسیح دجال سے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف ایک جماعت
آنحضرت صلعم کے اہل دم ہیں ہر زمانہ میں گر کرے اللہ انکی قیامت تک آخر امت یعنی حضرت امام مہدی اور حضرت عیسیٰ اور توابع انکے دجال سے لڑینگے اور قتل
کرینگے اسکو حضرت عیسیٰ اور بعد قتل اسکے جہاد نہیں ہونے کا اس لیے کہ یاجوج ماجوج پر تو جہاد بسبب عدم قدرت کے انپر نہیں ہو نیکا اور جب اللہ تعالیٰ
انکو ہلاک کریگا تو نہیں باقی رہیگا روے زمین پر کافر جبتک کہ حضرت عیسیٰ زندہ رہیں گے زمین میں اور بعد وفات انکے اور بعد کافر ہونے بعض اشخاص کے بعد
حضرت عیسیٰ کے مرجاوینگے مسلمان ساتھ ایک ہوا خوش کے اور باقی رہینگے کافر اس طرح کہ جب قیامت قائم ہوگی تو کوئی اللہ کہنے والا روے زمین پر نہیں ہو نیکا
پس یہ جو بعض احادیث میں آیا ہے لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِیْ ظَاهِرِیْنَ عَلَى الْحَقِّ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ محمول قرب ساعت پر ہے اسلیے کہ خروج دجال کا علامات
ساعت سے ہے ع وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّمْ یَغْزُ وَلَمْ یُجَهِّزْ غَازِیًا اَوْ یَخْلُفْ غَازِیًا فِیْ اَهْلِهٖ بِخَیْرٍ اَصَابَهُ اللّٰهُ بِقَارِعَةٍ
قَبْلَ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ ق اور روایت ہے ابی امامہؓ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جس شخص نے کہ نہ جہاد کیا اور نہ سامان درست کر دیا کسی
مجاہد کا یا نیابت نہ کی کسی غازی کی بیچ پسماندگان اسکے کے ساتھ خیر کے پہونچاویگا اللہ اسکو کوئی مصیبت سخت پہلے روز قیامت کے نقل کی یہ ابوداؤد نے
وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاهِدُوا الْمُشْرِكِیْنَ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ وَاَلْسِنَتِكُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے
انسؓ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جہاد کرو تم مشرکین سے ساتھ مالوں اپنے کے اور جانوں اپنی کے اور زبانوں اپنی کے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی
اور دارمی نے ف جہاد کرنا ساتھ مال و جان کے یہ ہے کہ خرچ کرے مال جہاد میں اور فدا کرے جان اپنی اس میں اور زخمی ہو اور زبان کا اور یہ ہے کہ مذمت کرے انکے
بتوں کی اور دین باطل کی اور بد دعا کرے انپر کہ وہ ذلیل ہوں اور شکست پاویں اور ڈراوے انکو ساتھ قتل و قید کرنے کے اور مانند اسکے کے اور دعا کرے مسلمانوں کی
فتح کی اور غنیمت ہاتھ لگنے کی اور رغبت دلاوے لوگوں کو جہاد کی ح وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْشُوا السَّلَامَ وَ
اَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَاضْرِبُوا الْهَامَ تُوْرَثُوا الْجِنَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے افشا کرو سلام
یعنی سلام کرو آشنا و ناآشنا پر اور کھلاؤ کھانا اور مارو کھوپڑی کفار کی یعنی جہاد کرو وارث کیے جاؤگے بہشتوں کے یعنی بہشتیں ملینگی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا
یہ حدیث غریب ہے وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَیْدٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مَیِّتٍ یُّخْتَمُ عَلٰى عَمَلِهٖ اِلَّا الَّذِیْ مَاتَ مُرَابِطًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ
فَاِنَّهٗ یُنْمٰى لَهٗ عَمَلُهٗ اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَیَاْمَنُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِیُّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اور روایت ہے فضالہ بن عبید
سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ہر میت ختم کیا جاتا ہے اوپر عمل اپنے کے یعنی عمل اسکا زندگی تک ہے بعد مرنے کے عمل نہیں رہتا یعنی اس کے لیے ثواب
جدید نہیں لکھا جاتا مگر وہ شخص کہ مرا در حالت چوکیداری کے بیچ راہ اللہ کے پس تحقیق شان یہ ہے کہ بڑھا یا جاتا ہے واسطے اسکے عمل اسکا دن قیامت تک اور
امن میں رہتا ہے فتنہ قبر سے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے اور نقل کیا اسکو دارمی نے عقبہ بن عامرؓ سے ف بڑھا یا جاتا ہے عمل اسکا یعنی پہونچتا ہے طرف اسکے
ہر لحظہ ثواب جدید اس لیے کہ اسنے فدا کی جان اپنی بیچ اس چیز کے کہ عود کرتا ہے نفع اسکا طرف مسلمین کے کہ وہ احیاء دین کا ہے ساتھ دفع کرنے دشمنوں انکے کے کہ
وہ کفار ہیں ع وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ قَاتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ فَقَدْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ
جُرِحَ جُرْحًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ نُكِبَ نَكْبَةً فَاِنَّهَا تَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ كَاَغْزَرِ مَا كَانَتْ لَوْنُهَا الزَّعْفَرَانُ وَرِیْحُهَا الْمِسْكُ وَمَنْ خَرَجَ بِهٖ خُرَاجٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ
فَاِنَّ عَلَیْهِ طَابَعَ الشُّهَدَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے معاذ بن جبلؓ سے یہ کہ انھوں نے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرماتے جو شخص کہ لڑا بیچ راہ اللہ کے بقدر فواق اونٹنی کے پس تحقیق واجب ہوئی واسطے اسکے بہشت یعنی ابتداءً اور جو شخص کہ زخمی کیا گیا زخمی کرنا یعنی ساتھ ہتھیار
دشمن کے بیچ راہ خدا کے یا مصیبت زخم کی پہونچایا گیا غیر دشمن سے مصیبت پہونچا پس تحقیق وہ زخم آویگا دن قیامت کے مانند اکثر اس چیز کے کہ پایا جاتا تھا

دنیا مین یعنی جیسے کہ وہ زخم بہت تازہ تھا دنیا مین رنگ اسکا زعفران کا ہوگا اور بو اُسکی مشک کی اور وہ شخص کہ نکلا اُسکے پھوڑا بیچ راہ اللہ کے پس تحقیق اس پھوٹے پر یا پھوڑے والے پر مہر ہوگی شہیدون کی یعنی علامت شہیدون کی ہوگی تاکہ جانا جاوے کہ اُسنے سعی کی تھی بیچ ترقی دین کے پس دیا جاویگا جزا مجاہدین کی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے **ف** معنی فواق کے یہ ہین کہ درمیان دودھ دوہنے اونٹنی کے فرق ہوتا ہی یعنی ایکبار دودھ اونٹنی کا دوھ لیا بعد ازان تھوڑی دیر مین پھر دوہا اس دیر کا نام کہ درمیان دودھ دوہنے کے ہوتی ہی فواق ہی اور یہان مراد زمان قلیل ہی + ع **وعن** خریم بن فاتک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من انفق نفقة فی سبیل اللہ کتب لہ بسبع مائة ضعف رواہ الترمذی والنسائی اور روایت ہی خریم بن فاتک سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ خرچ کرے کچھ خرچ بیچ راہ خدا کے یعنی جہاد مین لکھا جاتا ہے واسطے اُسکے ثواب سات سو چند نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے **ف** یہ ادنی درجہ ہے اور اللہ جسکو چاہتا ہی زیادہ بھی اس سے ثواب دیتا ہے + ع **وعن** ابی امامة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصدقات ظل فسطاط فی سبیل اللہ ومنیحة خادم فی سبیل اللہ او طروقة فحل فی سبیل اللہ رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی امامہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین صدقون کا سایہ خیمہ کا ہی کہ دیا جاوے بیچ راہ اللہ کے یعنی مجاہد کو دے یا حاجی کو یا مانند انکے کو اور دینا خادم کا بیچ راہ خدا کے یعنی ملک کردے یا عاریة دے یا بیچ راہ اللہ کے دینا اونٹنی کا ہی کہ جست کرے اُسپر نر یعنی ایسی اونٹنی کہ اس سن کو پہونچی ہو کہ نر جست کرتا ہو اُسپر یعنی افضل ہی ایسی اونٹنی راہ خدا مین دے سواری کے لیے نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یلج النار من بکی من خشیة اللہ حتی یعود اللبن فی الضرع ولا یجتمع علی عبد غبار فی سبیل اللہ ودخان جہنم رواہ الترمذی وزاد النسائی فی اخری فی منخری مسلم ابدا وفی اخری لا فی جوف عبد ابدا ولا یجتمع الشح والایمان فی قلب عبد ابدا اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین داخل ہوگا آگ مین وہ شخص کہ رویا خوف خدا سے یہانتک کہ عود کرے دودھ تھنون مین اور نہین جمع ہوگا اوپر بندے کے غبار بیچ راہ اللہ کے اور دھوان دوزخ کا یعنی جو کوئی غبار آلودہ ہو راہ خدا مین دھوان دوزخ کا اُسکو نہین پہونچتا یعنی مجاہد دوزخ مین نہین جاتا نقل کی یہ ترمذی نے اور زیادہ کیا نسائی نے اور روایت مین بیچ دونون نتھنون مسلمان کے کبھی یعنی غبار اور دھوان دوزخ کا مسلمان کی ناک مین جمع نہوگا اور ایک اور روایت نسائی کی مین بیچ پیٹ بندے کے کبھی یعنی غبار اور دھوان نہ جمع ہوگا اور نہین جمع ہوتا بخل اور ایمان یعنی ایمان کامل بیچ دل بندے کے کبھی **ف** یہانتک کہ عود کرے آخر اسکو تعلیق بالمحال کہتے ہین یعنی دودھ دوہا ہوا پھر چھاتیون مین جانا محال ہے ایسے ہی اُسکا دوزخ مین جانا محال ہے + ع **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عینان لا تمسہما النار عین بکت من خشیة اللہ وعین باتت تحرس فی سبیل اللہ رواہ الترمذی اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آنکھین ہین کہ نہین لگے گی اُنکو آگ ایک وہ آنکھ کہ روئی خوف خدا سے اور دوسری وہ آنکھ کہ رات گزاری نگہبانی کرتے ہوے بیچ راہ خدا کے یعنی رات کو مجاہدون کی نگہبانی کرتی رہی کفار سے نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** ابی ہریرة قال مر رجل من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشعب فیہ عیینة من ماء عذبة فاعجبتہ فقال لو اعتزلت الناس فاقمت فی ہذا الشعب فذکر ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا تفعل فان مقام احدکم فی سبیل اللہ افضل من صلوتہ فی بیتہ سبعین عاما الا تحبون ان یغفر اللہ لکم ویدخلکم الجنة اغزوا فی سبیل اللہ من قاتل فی سبیل اللہ فواق ناقة وجبت لہ الجنة رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا گزرا ایک شخص صحابیون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مین سے بیچ درے پہاڑ کے اُسمین تھا ایک چشمہ پانی شیرین کا پس خوش لگا وہ اُس کو اور کہا کاشکے الگ ہون مین لوگون سے اور رہون اس درے پہاڑ کے مین پھر ذکر کیگئی یہ بات روبرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا نہ کر تو یہ اس لیے کہ تحقیق ٹھہرنا ایک تمھارے کا بیچ راہ اللہ کے بہتر ہے نماز اُسکی سے گھر مین ستر برس کیا نہین دوست رکھتے تم کہ بخشے اللہ واسطے تمھارے یعنی پورا بخشنا اور داخل کرے تمکو بہشت مین

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

یعنی اول ہی جہاد کرو تم بیچ راہ اللہ کے جو کوئی لڑے بیچ راہ اللہ کے بقدر ٹھہر جانے کے درمیان دودھ دوھنے اونٹنی کے واجب ہوئی ہے واسطے اُسکے بہشت نقل کی
یہ ترمذی نے ف ستر برس مراد اس سے کثرت ہے نہ تحدید پس نہین منافی ہے اس روایت کے کہ فرمایا حضرتؐ نے مقام الرجل فی الصف فی سبیل اللہ افضل
عند اللہ من عبادۃ الرجل ستین سنۃ اور ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بسبب گوشہ گزینی کے لوگون سے اور بسبب عبادت کے کوہستان مین مغفرت
حاصل نہین ہوتی اور جواب اُسکا یہ دیتے ہین علما کہ جہاد اُس زمانے مین واجب تھا اور ترک کرنا واجب کا ساتھ نفل کے گناہ ہے کذا قال الطیبی اور ممکن
ہے کہ حمل کیا جاوے اوپر مغفرت کامل اور داخل ہونے بہشت کے ہمراہ اُن لوگون کے کہ پہلے داخل ہونگے اور یہ حدیث دلیل ہے اوپر فضیلت صحبت کے
گوشہ گزینی پر خصوصاً بیچ زمانے سعادت نشان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کبھی گوشہ گزینی افضل ہوتی ہے یعنی بعد زمانہ حضرتؐ کے وقت خوف فتنہ
ع ح وَعَنْ عُثْمَانَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ يَوْمٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے حضرت عثمانؓ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا چوکیداری کرنی سرحد کفر پر ایک دن کی بیچ راہ اللہ کے بہتر ہے
عبادت ہزار روز سے غیر اس چوکیداری کے مراتب سے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے ف مراتب سے خاص کیا گیا ہے اُس سے مجاہد بیچ معرکہ کے اور ظاہر
یہ حدیث اُسکے حق مین ہے کہ واجب ہے اُسپر چوکیداری اس لیے کہ مشغول ہونا اُسکا غیر اسکے مین معصیت ہے اگرچہ مسجد مین بھی ہو کہ اُسکو بھی رباط کہا ہے ع
ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَيَّ اَوَّلُ ثَلٰثَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ شَهِيْدٌ وَعَفِيْفٌ مُتَعَفِّفٌ وَعَبْدٌ اَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ وَنَصَحَ
لِمَوَالِيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روبرو لائے گئے میرے اول تین شخص کہ داخل ہونگے بہشت مین ایک تو شہید دوسرے
بچنے والا حرام سے سوال نکرنیوالا یعنی بچنے والا فسق و فجور سے اور سوال کرنے سے اور تیسرے غلام کہ اچھی کی بندگی اللہ کی اور خیر خواہی کی اپنے مالکون کی نقل
کی یہ ترمذی نے ف اول تین شخص الخ یعنی تمین تین شخص جنت مین داخل ہونگے اُنمین سے تین پہلے داخل ہونگے لیکن بعد انبیا کے مراد ہین کہ وہ سب
مقدم ہونگے اور مراد تین شخصون سے تین تین جماعتین ہین ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُبْشِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ
طُوْلُ الْقِيَامِ قِيْلَ فَاَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ جُهْدُ الْمُقِلِّ قِيْلَ فَاَيُّ الْهِجْرَةِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ هَجَرَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ قِيْلَ فَاَيُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ جَاهَدَ الْمُشْرِكِيْنَ بِمَالِهٖ وَنَفْسِهٖ قِيْلَ فَاَيُّ
الْقَتْلِ اَشْرَفُ قَالَ مَنْ اُهْرِيْقَ دَمُهٗ وَعُقِرَ جَوَادُهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَفِيْ رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اِيْمَانٌ لَا شَكَّ فِيْهِ وَجِهَادٌ لَا
غُلُوْلَ فِيْهِ وَحَجَّةٌ مَبْرُوْرَةٌ قِيْلَ فَاَيُّ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ ثُمَّ اتَّفَقَا فِي الْبَاقِيْ اور روایت ہے عبداللہ بن حبشیؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے کہ کونسا عمل
عملون مین سے یعنی نماز کے عملون مین سے افضل ہے فرمایا دراز قیام کرنا کہا گیا کونسا صدقہ افضل ہے فرمایا کوشش کرنا فقیر کا یعنی صدقہ کہ فقیر ساتھ کوشش و مشقت کے دیوے باوجود
فقر و احتیاج کے کہا گیا کونسی ہجرت بہتر ہے فرمایا ہجرت اُس شخص کی کہ ہجرت کرے یعنی چھوڑ دے اُس چیز کو کہ حرام کی اللہ نے اُسپر یعنی ہجرت اگرچہ یہی نکلنے کے دار الکفر سے
طرف دار الایمان کے ہے و لیکن چھوڑنا حرام چیزونکا افضل ہے اُس سے کہا گیا پھر کونسا جہاد بہتر ہے فرمایا جہاد اُس شخص کا کہ جہاد کرے مشرکون سے ساتھ مال اپنے کے اور جان
اپنی کے کہا گیا پس کونسا مارے جانا یعنی جہاد مین بزرگتر ہے فرمایا مارے جانا اُس شخص کا کہ گرایا جاوے خون اُسکا اور کونچین کاٹی جاوین گھوڑے اُسکے کی یعنی آپ
بھی مارا جاوے اور گھوڑا بھی نقل کی یہ ابو داود نے اور نسائی کی روایت مین یہ ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے کہ کونسا عمل عملون مین سے افضل ہے کہا وہ
ایمان ہے کہ نہو شک اُسمین اور جہاد کہ نہ خیانت ہو اُسمین یعنی غنیمت مین کہ حاصل ہو اُسمین اور حج مقبول کہا گیا پس کونسی چیز نماز مین افضل ہے فرمایا درازی قیام کی
پھر متفق ہوئے نسائی اور ابو داود باقی حدیث مین ف ساتھ مال اپنے کے اور جان اپنی کے کہ مال اپنے اور غازیون کے سامان جہاد مین صرف کرے اور زخمی ہو اور
مارا جاوے اور جاننا چاہیے کہ حدیثون مین بیان اور تعین افضل اعمال کا ساتھ اعمال مختلفہ کے آیا ہے اور حاصل جمع کا درمیان حدیثون کے ساتھ اسکے ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے ہر مقام مین ساتھ اُس چیز کے کہ مناسب حال سائل کے دیکھا جواب دیا پس جسمین کہ نشان تکبر کا اور درشتی کا دیکھا جواب دیا کہ افضل اعمال تواضع اور نرم خوئی ہے

له یعنی اسکی ادنی چوکی بھی ۱۲ له یعنی لوگون مین رہنا ۱۲ له اس وجہ سے کہ خوف دار اغیار ہر از بار ۱۲

مانند افشائے سلام اور نرم کلام کے اور اگر نشان بخل و خست کا پایا فرمایا کہ افضل اعمال سخاوت ہے مانند کھانا کھلانے کے اور اگر کاہل عبادت میں دیکھا تو جواب دیا کہ افضل نماز تہجد کی ہے پس مراد افضل اعمال بیچ حق سائل کے ہے یا مقصود یہ ہے کہ جملہ افضل اعمال سے ہے اور مثل اس کلام کے اور جگہ بھی گزر چکا ہے + ح وعن المقدام بن معدیکرب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للشہید عند اللہ ست خصال یغفر لہ فی اول دفعۃ ویری مقعدہ من الجنۃ ویجار من عذاب القبر ویأمن من الفزع الاکبر ویوضع علی رأسہ تاج الوقار الیاقوتۃ منہا خیر من الدنیا وما فیہا ویزوج ثنتین وسبعین زوجۃ من الحور العین ویشفع فی سبعین من اقربائہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے مقدام بن معدی کرب سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے شہید کے نزدیک خدا کے چھ خصلتیں ہیں بخشش کیجاتی ہے واسطے اسکے بیچ اول دفعہ کے یعنی بیچ اول قطرہ خون کے کہ گرتا ہے اور دکھلایا جاتا ہے ٹھکانا اسکا بہشت میں یعنی جان نکلنے کے وقت اور محفوظ رہتا ہے عذاب قبر سے اور امن میں ہوگا گھبراہٹ بڑی سے یعنی عذاب آگ کے سے اور رکھا جاویگا اس کے سر پر تاج وقار کا کہ یاقوت اس میں کا بہتر ہوگا دنیا سے اور اس چیز سے کہ دنیا میں ہے اور نکاح میں دیجاوینگی بہتر بیبیاں حور عین سے اور شفاعت قبول کیجاوے گی بیچ ستر آدمیوں کے قرابتیوں اس کے سے نقل کی یہ ترمذی نے وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لقی اللہ بغیر اثر من جہاد لقی اللہ وفیہ ثلمۃ رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے ابی ہریرۃ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ملاقات کرے اللہ تعالی سے بن اثر کے جہاد سے ملاقات کریگا اللہ تعالی سے اس حال میں کہ اس کے دین میں نقصان ہوگا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف بن اثر کے مراد اثر سے علامت ہے یعنی جو کوئی مریگا بغیر علامت کے علامات جہاد سے کہ زخم ہے یا غبار راہ یا رنج بدن یا خرچ کرنا مال کا یا تیار کر دینا اسباب مجاہدوں کا وہ مریگا اس حال میں کہ اس کے دین میں رخنہ ہوگا اور ہو سکتا ہے کہ یہ حدیث محمول ہو اوپر اس شخص کے کہ فرض ہوا جہاد اس پر اور نہ کیا ارادہ تیاری اسکی کا اور کہا طیبی نے کہ جہاد شامل ہے جہاد کفار کو اور جہاد نفس و شیطان کو اور موید ہے اسکی حدیث ابی امامہ کی + ح + ع وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشہید لا یجد الم القتل الا کما یجد احدکم الم القرصۃ رواہ الترمذی والنسائی والدارمی وقال الترمذی ہذا حدیث حسن غریب اور روایت ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شہید نہیں پاتا دکھ قتل کا مگر جیسے کہ پاتا ہے ایک تمہارا دکھ کاٹنے چیونٹی کا نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے ف کہا طیبی نے کہ یہ وہ شہید ہے کہ لذت پاتا ہے ساتھ دینے جان کے راہ خدا میں اور خوش ہوتا ہے نفس اسکا ساتھ اسکے انتہی اور احتمال ہے کہ مراد یہ ہو کہ رنج قتل کا شہید کو بہ نسبت لذتوں کے کہ پاتا ہے بعد موت کے نہیں ہے مگر بمنزلہ رنج کاٹنے چیونٹی کے پس چاہیے کہ ساتھ اسکے راضی اور خوش ہووے + ع وعن ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس شیء احب الی اللہ من قطرتین واثرین قطرۃ دموع من خشیۃ اللہ وقطرۃ دم یہراق فی سبیل اللہ واما الاثران فاثر فی سبیل اللہ واثر فی فریضۃ من فرائض اللہ تعالی رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہیں کوئی چیز بہت پیاری طرف اللہ کے دو قطروں سے اور دو نشانوں سے ایک قطرہ آنسوؤں کا بسبب خوف خدا کے اور دوسرا خون کا کہ گرایا جاوے اللہ کی راہ میں اور اپر دو نشان پس ایک نشان بیچ راہ اللہ کے اور دوسرا نشان بیچ فرض کے فرائض خدا سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے ف ایک نشان آگے مانند قدم رکھنے کے یا غبار یا زخم کے جہاد میں یا سیاہی دوات کے طلب علم میں اور نشان بیچ فرض کے آگے مانند پھٹ جانے ہاتھ اور پاؤں کے بسبب وضو کے جاڑے میں اور گھٹے پیشانی کے سبب سجدوں نماز کے اور جلنے پیشانی کے گرمی میں اندر روزہ دار کے منہ کی بو کے اور غبار آلودہ ہونے قدموں کے حج میں + ع وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ترکب البحر الا حاجا او معتمرا او غازیا فی سبیل اللہ فان تحت البحر نارا وتحت النار بحرا رواہ ابو داؤد اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ سوار ہو تو دریا میں مگر بارادہ حج یا عمرہ یا جہاد کے بیچ راہ خدا کے واسطے کہ نیچے دریا کے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

آگ ہو اور نیچے آگ کے دریا ہو نقل کی یہ ابوداؤد نے ف نہ سوار ہو دریا مین آلخ یعنی عاقل کو چاہیے کہ نہ ڈالے اپنے تئین ہلاکت وخوف کی جگہون مین مگر واسطے امر
دینی کے کہ تقرب حاصل کرے ساتھ اسکے جناب حق مین اور اس حدیث مین رد ہو اُسکا کہ کہتا ہو دریا عذر ہو واسطے ترک حج کے اور اصوب قول فقیہ ابو اللیث سمرقندی
کا ہو کہ جب غالب سلامت ہو تو فرض ہوتا ہو حج والا پس وہ مخیر ہے اور آیت وَلَا تُلْقُوا بِاَيْدِيكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ محمول ہو اسپر کہ جب نہو اس جگہ غرض شرعی اور
امر دینی اور اسی لیے کہا بیضاوی نے اسکی تفسیر مین یعنی ساتھ اسراف کے اور ضایع کرنے وجہ معاش کے یا ساتھ باز رہنے کے جہاد سے اور مال خرچ کرنے سے پس
باز رہنا قوت دیتا ہو دشمن کو اور مسلط کرتا ہے اُنکو اوپر ہلاک کرنے اُنکے کے اور نیچے دریا کے آگ ہو آلخ مقصود ڈرانا دریا سے اور بیان کرنا اسکا ہو کہ دریا کے سفر
مین خطر عظیم ہے اس لیے کہ سوار ہونے والا دریا کا پڑتا ہو بہت سی آفات و ہلاکت کی جگہون مین کہ ایک پیچھے دوسرے کے پیدا ہوتی ہو اور بعضون نے کہا کہ یہ محمول ظاہر
ہے اس لیے کہ اللہ تعالی قادر ہے ہر چیز پر + ع وَعَنْ اُمِّ حَرَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَائِدُ فِي الْبَحْرِ الَّذِي يُصِيبُهُ الْقَيْءُ لَهُ اَجْرُ شَهِيدٍ
وَالْغَرِيقُ لَهُ اَجْرُ شَهِيدَيْنِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے ام حرام رض سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا سر پھیرنیوالا دریا مین کہ پہونچے اُسکو قے واسطے
اسکے ثواب شہید کا ہو اور ڈوبنے والا دریا مین اُسکے لیے ثواب دو شہیدون کا ہو نقل کی یہ ابوداؤد نے ف ان دو شخصون کو ثواب شہید کا اس صورت مین ہو کہ کشتی
مین بیٹھا ہو واسطے جہاد کے یا طلب علم یا حج یا مانند اُنکے کے اور تجارت اگر واسطے حاصل کرنے قوت نفس اور نفقہ عیال کے ہو اور بغیر بیٹھے کشتی کے حاصل نہو
یہی حکم رکھتی ہو + ع وَعَنْ اَبِي مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ فَصَلَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَمَاتَ اَوْ قُتِلَ
اَوْ وَقَصَهُ فَرَسُهُ اَوْ بَعِيْرُهُ اَوْ لَدَغَتْهُ هَامَّةٌ اَوْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ بِاَيِّ حَتْفٍ شَاءَ اللّٰهُ فَاِنَّهُ شَهِيْدٌ وَاِنَّ لَهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ
اور روایت ہو ابی مالک اشعری رض سے کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص نکلا بیچ راہ اللہ کے یعنی جہاد اور مانند اُسکے کے لیے پس مر گیا یعنی
بسبب زخمی ہونے کے یا مارا گیا یا کچلا اُسکو گھوڑے اُسکے نے یا اونٹ اُسکے نے یا کاٹا اُسکو زہریلے جانور نے یعنی سانپ وغیرہ نے یا مر گیا اپنے بچھونے پر ساتھ کسی
موت کے کہ چاہا اللہ نے پس تحقیق وہ شہید ہو یعنی حقیقی یا حکمی اور اُسکے لیے بہشت ہو یعنی اول ہی داخل ہوگا اسمین ساتھ شہدا اور صالحین کے نقل کی یہ ابوداؤد
نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَفْلَةٌ كَغَزْوَةٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے عبد اللہ ابن عمرو سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھرنا
جہاد سے مانند جہاد کرنے کے ہو نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی جہاد کر کر جب پھر آتا ہو اپنے گھر کو اُسکو بھی ثواب ویسا ہی ہوتا ہے جیسا کہ جہاد کرنے والے کو + ع
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْغَازِي اَجْرُهُ وَلِلْجَاعِلِ اَجْرُهُ وَاَجْرُ الْغَازِي رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو
سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے جہاد کرنے والے کے اجر اُسکا ہو یعنی ثواب اُسکا کامل کہ خاص کیا گیا ہو ساتھ اُس کے اور واسطے دینے والے
مال کے اجر اُسکا بھی اور جہاد کرنے والے کا بھی نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی جو کوئی مال دیتا ہو اور مدد کرتا ہو غازی کی تا وہ جہاد کرے تو اُسکو دوہرا ثواب
ہوتا ہے ایک ثواب خرچ کرنے مال کا راہ خدا مین اور دوسرا ثواب ہونے اُسکے کا سبب جہاد اُس غازی کا پس مراد ساتھ جعل کے اسباب تیار کر دینا غازی کا ہو
اور جائز ہونا اُسکا اور فضیلت اُسکی متفق علیہ علما کی ہو اور کہا ابن ملک نے کہ مراد جاعل سے وہ شخص ہو کہ دیوے جعل یعنی اُجرت کسی کو تا کہ جہاد کرے وہ اور یہ ہمارے
نزدیک صحیح ہو پس ہوگا ثواب غازی کو سعی کرنے اُسکے کا اور جاعل کو یعنی اجرت دینے والے کو دوہرا ثواب ایک ثواب مال دینے کا اور دوسرا ثواب ہونے اُسکے کا
سبب جہاد اُس غازی کا اور منع کیا ہو اسکو امام شافعی نے اور کہا واجب ہے پھیر دینا اُس اُجرت کا اگر لی ہو + ح + ع وَعَنْ اَبِي اَيُّوْبَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمُ الْاَمْصَارُ وَسَتَكُوْنُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ يُقْطَعُ عَلَيْكُمْ فِيْهَا بُعُوْثٌ فَيَكْرَهُ الرَّجُلُ الْبَعْثَ فَيَتَخَلَّصُ مِنْ قَوْمِهِ ثُمَّ يَتَصَفَّحُ الْقَبَائِلَ يَعْرِضُ
نَفْسَهُ عَلَيْهِمْ مَنْ اَكْفِيْهِ بَعْثَ كَذَا اَلَا وَذٰلِكَ الْاَجِيْرُ اِلَى اٰخِرِ قَطْرَةٍ مِنْ دَمِهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہو ابو ایوب سے کہ سنا اُسنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کو فرماتے فتح کیے جاوینگے تمپر شہر یعنی بڑے بڑے شہر اور ہونگے یعنی پائے جاوینگے اور واقع ہونگے لشکر جمع کیے گئے معین کیے جاوینگے تمپر ان لشکرون مین فوجین پس ناخوش

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

جانیگا ایک شخص بھیجنے امام کے کو اُسکے تئین یعنی ہمراہ فوج کے جہاد کے لیے بغیر اُجرت کے پس نکلیگا اور بھاگے گا اپنی قوم مین سے یعنی تا نکچے جہاد سے یہ تلاش کریگا قبیلون کو در حالیکہ پیش کریگا اپنے تئین اُنپر کہتا ہوا کون ہے کہ کفایت کرون مین اُسکو لشکر ایسے سے یعنی کون مجکو نوکر رکھے تا محنت لشکر کی اُس سے اپنے ذمے لون مقصود یہ ہے کہ یہ شخص راضی نہین ہو کہ بغیر اجرت کے للہ جہاد کرے پس حضرتؐ برائی اُسکی بیان کرتے ہین خبردار ہو یہ شخص مزدور ہے آخر قطرہ خون تک یعنی یہ غازی نہین ہے بلکہ مزدور ہے یہانتک کہ قتل کیا جاوے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** معین کیجاوینگی آخ یعنی لازم کرینگے امام یہ کہ بھیجین فوجین ہر قوم مین سے طرف جہاد کے کہا مظہر نے یعنی جب پہونچیگا اسلام ہر جانب مین تو محتاج ہوگا امام طرف اُسکے کہ بھیجے ہر جانب فوج تا کہ لڑے اُن کفار سے کہ قریب اس جانب کے ہین تا کہ نہ غالب ہون کفار اُن مسلمانون پر کہ اس جانب مین ہین + ع **وَعَنْ** يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ اٰذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغَزْوِ وَاَنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَيْسَ لِيْ خَادِمٌ فَالْتَمَسْتُ اَجِيْرًا يَكْفِيْنِيْ فَوَجَدْتُ رَجُلًا سَمَّيْتُ لَهٗ ثَلٰثَةَ دَنَانِيْرَ فَلَمَّا حَضَرَتْ غَنِيْمَةٌ اَرَدْتُّ اَنْ اُجْرِيَ لَهٗ سَهْمَهٗ فَجِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهٗ فَقَالَ مَا اَجِدُ لَهٗ فِيْ غَزْوَتِهٖ هٰذِهٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا دَنَانِيْرَهُ الَّتِيْ تَسَمّٰى رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے یعلی بن اُمیہؓ سے کہا خبردار کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو ساتھ نکلنے کے جہاد کے لیے اور مین تھا بوڑھا بڑا نہ تھا واسطے میرے کوئی خادم کہ خدمت کرے میری پس تلاش کیا مین نے کوئی مزدور کہ کفایت کرے مجکو پس پایا مین نے ایک شخص کو معین کیے مین نے واسطے اُسکے تین دینار پس جب حاضر ہوئی غنیمت ارادہ کیا مین نے یہ کہ جاری کرون مین اُسکے لیے حصہ اُسکا یعنی غنیمت مین سے پس آیا مین حضرتؐ کے پاس اور ذکر کیا مین نے واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی یہ قضیہ پس فرمایا حضرتؐ نے نہین پاتا مین یعنی حکم شریعت مین واسطے اُسکے بیچ اس جہاد اُسکے کے دنیا اور آخرت مین مگر دینار اُسکے وہ کہ معین کیے گئے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** مقصود منع کرنا غنیمت سے اور محروم ہونا ثواب سے ہے اور لکھا ہے علما نے کہ یہ اُس اجیر کے حق مین ہے کہ خدمت کے لیے ہو اور جو اجیر جہاد کے لیے ہو اُسکے لیے حصہ معین ہے اگرچہ ثواب نہو نزدیک بعضے علماء کے اور شرح السنہ مین لکھا ہے کہ اختلاف کیا ہے علما نے بیچ اُس اجیر کے کہ کام کے لیے مقرر کیا ہو یا محافظت کرنے جانورون کے لیے اور حاضر ہو وہ جنگ مین آیا اُسکے لیے حصہ ہے یا نہین پس کہا بعضون نے کہ نہین حصہ اُسکے لیے قتال کرے یا نہ قتال کرے فقط اُسکی اُجرت عمل ہی کی ہے اور یہ قول اوزاعیؒ اور اسحقؒ کا ہے اور ایک قول شافعیؒ کا ہے دو قولون مین سے اور کہا مالکؒ اور احمدؒ نے کہ اُسکے لیے حصہ دیا جاوے اگرچہ قتال نہ کرے جبکہ ہو ساتھ لوگون کے وقت قتال کے نہتی اور سوجھا مجکو ایک اور قول کہ جب وہ قتال کرے اور نہ شرط کیا جاوے بیچ اجارہ اُسکے کے قتال تو جمع کیا جاوے درمیان اُجرت اور حصے کے اور یہ ظاہر قاعدہ مذہب مقلد مین ہمارے کا ہے کہ اجارہ اور اجرت دونون جمع ہوتی ہین + ح + ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَجُلٌ يُرِيْدُ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَهُوَ يَبْتَغِيْ عَرَضًا مِّنْ عَرَضِ الدُّنْيَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَجْرَ لَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ایک شخص ارادہ رکھتا ہے جہاد کا حال آنکہ وہ چاہتا ہے مال و اسباب یعنی مال و اسباب دنیا سے پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ثواب واسطے اُس کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** اسلیے کہ اُسنے جہاد اللہ کے لیے نہ کیا بلکہ مقصود مال و متاع دنیا ہی کا تھا اور اگر جہاد اللہ کے لیے کرے اور مقصود حاصل ہونا غنیمت کا بھی ہو تو وہ ثواب پاتا ہے لیکن کم اُس سے کہ محض اللہ ہی کے لیے جہاد کرے اور مقصود اُسکو غنیمت نہو + ع **وَعَنْ** مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَزْوُ غَزْوَانِ فَاَمَّا مَنِ ابْتَغٰى وَجْهَ اللّٰهِ وَاَطَاعَ الْاِمَامَ وَاَنْفَقَ الْكَرِيْمَةَ وَيَاسَرَ الشَّرِيْكَ وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ فَاِنَّ نَوْمَهٗ وَنُبْهَهٗ اَجْرٌ كُلُّهٗ وَاَمَّا مَنْ غَزَا فَخْرًا وَّرِيَاءً وَّسُمْعَةً وَّعَصَى الْاِمَامَ وَاَفْسَدَ فِي الْاَرْضِ فَاِنَّهٗ لَمْ يَرْجِعْ بِالْكَفَافِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے معاذؓ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد دو قسم کا ہے پس جس نے طلب کی رضا مولی کی اور اطاعت کی امام کی اور خرچ کیا جان و مال اچھے کو اور معاملہ نیک کیا شریک سے اور بچا رہا فساد کرنے سے یعنی تجاوز نہ کیا حد شرع سے بیچ مارنے اور لوٹنے اور ویران کرنے اور خیانت کرنے کے پس تحقیق سونا اُسکا اور جاگنا اُسکا موجب اجر و ثواب کا ہے تمام اور جسنے جہاد کیا بطریق فخر اور دکھانے اور سنانے کے یعنی نام کیلیے اور نافرمانی کی امام کی اور فساد کیا زمین مین پس تحقیق نہ پھرا ساتھ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

بدلے کے یعنی اُسکے گناہ اسطرح کے جہاد سے نہین بخشے جاوینگے اور نہ ثواب ملے گا نقل کی یہ مالکؒ اور ابوداود اور نسائی نے **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو** اَنَّهٗ قَالَ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْجِهَادِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو اِنْ قَاتَلْتَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا بَعَثَكَ اللّٰهُ صَابِرًا مُحْتَسِبًا وَاِنْ قَاتَلْتَ مُرَائِيًا مُكَاثِرًا بَعَثَكَ اللّٰهُ
مُرَائِيًا مُكَاثِرًا يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو عَلٰى اَيِّ حَالٍ قَاتَلْتَ اَوْ قُتِلْتَ بَعَثَكَ اللّٰهُ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن
العاص سے یہ کہ اُنھون نے کہا یا رسول اللہ خبر دو مجکو جہاد سے یعنی کس طرح کا جہاد موجب ثواب کا ہے پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عبداللہ بن عمروؓ اگر لڑے تو
درحالیکہ صبر کرنیوالا اور ثواب چاہنے والا ہو اُٹھاویگا تجکو اللہ صبر کرنیوالا اور ثواب چاہنے والا یعنی ملا ہوا ساتھ ان وصفون کے واسطے اُس چیز کے کہ روایت کیا
گیا ہے كَمَا تَعِيْشُوْنَ تَمُوْتُوْنَ وَكَمَا تَمُوْتُوْنَ تُحْشَرُوْنَ اور پانیوالا ثواب اُنکے کا اور اگر لڑیگا تو واسطے دکھلانے اور بہتایت کرنے کے یعنی فخر کرنیکے لوگون کے بیچ زیادہ
ہون تمسے مال و لشکر اور اتباع مین اُٹھاویگا تجکو اللہ دکھلانیوالا اور بہتایت کرنیوالا یعنی کہا جاویگا تیرے لئے دن قیامت کے کہ یہ لڑا تھا واسطے دکھلانے اور
فخر کرنے اور حاصل کرنے مال و منال بہت کے اے عبداللہ بن عمروؓ اور جس حال کے کہ لڑیگا تو یا مارا جاویگا اُٹھاویگا تجکو اللہ اوپر اُس حال کے نقل کی یہ ابوداود
نے **وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ مَالِكٍ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَعَجَزْتُمْ اِذَا بَعَثْتُ رَجُلًا فَلَمْ يَمْضِ لِاَمْرِيْ اَنْ تَجْعَلُوْا مَكَانَهٗ مَنْ يَّمْضِيْ لِاَمْرِيْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور
روایت ہے عقبہ بن مالکؓ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کیا عاجز ہو تم جس وقت بھیجون مین ایک شخص کو یعنی کرون مین اُسکو امیر پس نہ بجالایا حکم میرا یعنی
مخالفت کی امر یا نہی میری کی یہ کہ مقرر کرو جگہ اُس کے اُس شخص کو کہ کرے کام میرا نقل کی یہ ابوداود نے **ف** یعنی جبکہ حکم کرون مین کسی کو یہ کہ جاوے واسطے ایک
کام کے پس نہ جاوے وہ طرف اُسکے یا نہ بجالاوے اُسکو پس معزول کرو اُسکو اور مقرر کرو جگہ اُسکے اور امیر بحسب امر میرے کے اور اسی قیاس پر جبکہ ظلم کرے رعیت پر اور
نہ ادا کرے حقوق اُنکے جائز ہے اُنکو یہ کہ معزول کردین اُسکو اور قائم کردین غیر اُسکے کو جگہ اُسکی + ع وَذُكِرَ حَدِيْثُ فَضَالَةَ وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهٗ فِيْ
كِتَابِ الْاِيْمَانِ اور ذکر کی گئی حدیث فضالہ کی کہ سر اُسکا یہ ہے وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهٗ بیچ کتاب الایمان کے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ
قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَمَرَّ رَجُلٌ بِغَارٍ فِيْهِ شَيْءٌ مِّنْ مَّاءٍ وَبَقْلٍ فَحَدَّثَ نَفْسَهٗ بِاَنْ يُّقِيْمَ فِيْهِ وَيَتَخَلّٰى مِنَ الدُّنْيَا فَاسْتَاْذَنَ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَمْ اُبْعَثْ بِالْيَهُوْدِيَّةِ وَلَا بِالنَّصْرَانِيَّةِ وَلٰكِنِّيْ بُعِثْتُ بِالْحَنِيْفِيَّةِ السَّمْحَةِ
وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَغَدْوَةٌ اَوْ رَوْحَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَلَمَقَامُ اَحَدِكُمْ فِي الصَّفِّ خَيْرٌ مِّنْ صَلٰوتِهٖ سِتِّيْنَ
سَنَةً رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی امامہؓ سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ ایک لشکر کے پس گزرا ایک شخص ایک غار پر کہ اُسمین تھا کچھ
پانی اور ترکاری سبزہ پس کہا اُسنے اپنے دل مین کہ ٹھہرے اُسمین اور الگ ہووے دنیا سے پس اذن مانگا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اسمین پس فرمایا تحقیق مین نہین
بھیجا گیا ساتھ دین یہودیت کے اور نہ ساتھ دین نصرانیت کے کہ رہبانیت و مشقت کرین اور ترک کرین اختلاط و لذات کو مطلقًا و لیکن بھیجا گیا ہون مین ساتھ دین
حنفیہ کے کہ آسان ہے یعنی نہین اُسمین حرج اور مشقت زائدہ قسم ہے اُس ذات کی کہ جان محمدؐ کی اُسکے ہاتھ مین ہے البتہ جانا اول روز مین یا آخر روز مین بیچ راہ خدا کے
بہتر ہے دنیا سے اور اُس چیز سے کہ دنیا مین ہے اور البتہ کھڑا ہونا ایک تمھارے کا بیچ صف کے یعنی صف قتال مین یا صف جماعت مین بہتر ہے ساٹھ برس کی نماز
اُسکی سے یعنی تنہا نماز سے نقل کی یہ احمدؒ نے **وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَزَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَمْ يَنْوِ اِلَّا عِقَالًا فَلَهٗ
مَا نَوٰى رَوَاهُ النَّسَائِيُّ روایت ہے عبادہ بن صامتؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کہ جہاد کیا بیچ راہ اللہ کے اور نہ نیت کی مگر ایک رسی کی پس
واسطے اُسکے ہے وہ چیز کہ نیت کی نقل کی یہ نسائیؒ نے **ف** یعنی اگر حاصل ہونا ایک چیز حقیر کا بھی مدنظر جہاد مین رکھے تو منافی اخلاص کے ہے اور اسمین مبالغہ ہے بیچ
قطع کرنے نظر کے غنیمت سے اور رغبت دلانی ہے اخلاص نیت پر بغیر آمیزش غرض دنیویہ کے حاصل یہ کہ یہ حد کمال کی ہے واللہ پہلے گزر چکا ہے کہ جائز ہے
ساتھ قصد کرنے جہاد کے قصد کرنا حصول غنیمت کا + ح + ع **وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

رَسُولًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَعَجِبَ لَهَا اَبُوْسَعِيْدٍ فَقَالَ اَعِدْهَا عَلَيَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَعَادَهَا عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ وَاُخْرٰى يَرْفَعُ اللّٰهُ بِهَا الْعَبْدَ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ قَالَ وَمَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص راضی ہو ساتھ اللہ کے از روے رب ہونیکے اور ساتھ اسلام کے از روے دین ہونے کے اور ساتھ محمدؐ کے از روے رسول ہونیکے واجب ہے واسطے اُسکے بہشت پس عجب کیا بسبب ان کلمات کے ابوسعیدؓ نے اور کہا کہ پھر کہیے ان کلمات کو مجھپر یا رسول اللہ پس پھر کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کلمات کو اُنپر پھر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چیز اور ہے کہ بلند کرتا ہے اللہ تعالی بسبب اُسکے بندے کیلیے سو درجے بہشت مین ہر دو درجون کے ایسی مسافت ہے جیسے درمیان آسمان و زمین کے کہا ابوسعیدؓ نے کیا ہے وہ چیز یا رسول اللہ فرمایا وہ جہاد ہے بیچ راہ خدا کے جہاد ہے بیچ راہ خدا کے جہاد ہے بیچ راہ خدا کے نقل کی یہ مسلم نے **وعن** اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ فَقَالَ رَجُلٌ رَثُّ الْهَيْئَةِ فَقَالَ يَا اَبَا مُوْسٰى اَنْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ فَرَجَعَ اِلٰى اَصْحَابِهِ فَقَالَ اَقْرَأُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ ثُمَّ كَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهِ فَاَلْقَاهُ ثُمَّ مَشٰى بِسَيْفِهِ اِلَى الْعَدُوِّ فَضَرَبَ بِهِ حَتّٰى قُتِلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی موسیٰؓ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دروازے بہشت کے نیچے سایہ تلوارون کے ہین پس کھڑا ہوا ایک شخص خستہ حال اور کہا اے ابوموسیٰؓ تمنے سُنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے یہ یعنی سُنا تھا اس حدیث کو بطریق جزم و یقین کے ہی کہا کہ ہان پس پھرا وہ شخص طرف یارون اپنے کے اور کہا پڑھتا ہون مین تمپر سلام یعنی سلام رخصت کا پھر توڑا میان تلوار اپنی کا پس پھینکدیا اُسکو یعنی بارادہ اسکے کہ اب پھر نہین آنیکا پھر گیا ساتھ تلوار اپنی کے طرف دشمن کے پس مارا ساتھ اُسکے یہانتک کہ شہید کیا گیا نقل کی یہ مسلم نے ف دروازے بہشت کے آگے یعنی ہونا مجاہد کا لڑائی مین اسطرح کہ اوپر اُسکے تلوارین کفار کی اُٹھی ہوئی ہون سبب ہے داخل ہونے بہشت کا یہانتک کہ گویا دروازے بہشت کے موجود ہین ساتھ اُسکے ۔ع **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَصْحَابِهِ اِنَّهُ لَمَّا اُصِيْبَ اِخْوَانُكُمْ يَوْمَ اُحُدٍ جَعَلَ اللّٰهُ اَرْوَاحَهُمْ فِيْ جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ تَرِدُ اَنْهَارَ الْجَنَّةِ تَاْكُلُ مِنْ ثِمَارِهَا وَتَاْوِيْ اِلٰى قَنَادِيْلَ مِنْ ذَهَبٍ مُعَلَّقَةٍ فِيْ ظِلِّ الْعَرْشِ فَلَمَّا وَجَدُوْا طِيْبَ مَاْكَلِهِمْ وَمَشْرَبِهِمْ وَمَقِيْلِهِمْ قَالُوْا مَنْ يُبَلِّغُ اِخْوَانَنَا عَنَّا اَنَّنَا اَحْيَاءٌ فِي الْجَنَّةِ لِئَلَّا يَزْهَدُوْا فِي الْجَنَّةِ وَلَا يَنْكُلُوْا عِنْدَ الْحَرْبِ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا اُبَلِّغُهُمْ عَنْكُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے یارون اپنے کے جبکہ شہید کیے گئے بھائی تمہارے دن اُحد کے گردانین اللہ نے روحین اُنکی بیچ پیٹون جانورون پرندون سبز رنگ کے آتی ہین بہشت کی نہرون پر کھاتی ہین میوے اُسکے میں سے اور ٹھکانا پکڑتی ہین طرف قندیلون سونے کی کے کہ لٹکی ہوئی ہین بیچ سایہ عرش کے پس جب پائی ان شہیدون نے خوشی کھانے اپنے کی اور پینے اپنے کی اور خوابگاہ اپنے کی کہا کون خبر پہونچاوے بھائیون ہمارے کو ہماری طرف سے یہ کہ ہم زندہ ہین بہشت مین تاکہ نہ بیرغبتی کرین بیچ حاصل کرنے بہشت کے یعنی بلکہ رغبت کرین بیچ حاصل کرنے درجات اُس کے کے اور سستی نہ کرین وقت لڑائی کے فرمایا اللہ تعالی نے مین پہونچاؤن گا خبر انکو تمہاری طرف سے پس نازل کی اللہ تعالی نے یہ آیت اور نہ گمان کر ان لوگون کو کہ مارے گئے ہین بیچ راہ اللہ کے مردہ کے بلکہ وہ زندہ ہین آخر آیت تک **ف** آگے اَحیاء کے باقی آیت یون ہے عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ فَرِحِيْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ٥ **وعن** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُؤْمِنُوْنَ فِي الدُّنْيَا عَلٰى ثَلٰثَةِ اَجْزَاءٍ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْ يَاْمَنُهُ النَّاسُ عَلٰى اَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ الَّذِيْ اِذَا اَشْرَفَ عَلٰى طَمَعٍ تَرَكَهٗ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن دنیا مین اوپر تین طرح کے ہین ایک وہ کہ ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور رسول اُسکے کے پھر شک مین نہ پڑے اور جہاد کیا ساتھ مالون اپنے کے اور جانون اپنی کے راہ خدا مین

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

یعنی اُس جماعت نے باوجود ایمان کامل اور تہذیب نفس کے نفع پہونچایا خلق کو اور پاک کیا اُنکو اور یہ اشرف و اعلیٰ ہیں مرتبہ میں اور دوسرا وہ شخص کہ امن میں ہیں اُس سے لوگ اور مالون اپنے کے اور نفسون اپنے کے یعنی اگرچہ اُسنے نفع نہ پہونچایا لوگون کو لیکن ضرر بھی نہ پہونچایا اور بُرائی بھی نہ کی اور اختلاط نہ کیا اور طمع میں نہ پڑا چوتھا وہ شخص کہ جسوقت جھانکتا ہی اوپر طمع کے چھوڑ دیتا ہے اُسکو واسطے اللہ عزوجل کے نقل کی یہ احمد نے ف یعنی جب اُسکے دل میں آتا ہی کہ طمع کرے چھوڑ دیتا ہی طمع کو واسطے خدا کے اور طلب رضا اُسکی کے اور اس جماعت نے اگرچہ اختلاط کیا ساتھ لوگون کے نزدیک تھا کہ طمع کرے لیکن بچایا اُسکو اللہ تعالیٰ نے اُس سے اور یہ قسم ادنیٰ ہے دو قسمون پہلی سے اور بعد اسکے اور اقسام ہیں کہ مرتبہ اعتبار سے ساقط ہیں + ح وعن عبد الرحمٰن بن ابی عمیرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من نفس مسلمة یقبضها ربها تحب ان ترجع الیکم وان لها الدنیا وما فیها غیر الشہید قال ابن ابی عمیرة قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان اقتل فی سبیل اللہ احب الی من ان یکون لی اہل الوبر والمدر رواہ النسائی اور روایت ہی عبد الرحمٰن رض بن ابی عمیرہ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی شخص مسلمان کہ قبض روح کرے اُسکی پروردگار اُسکا دوست رکھے یہ کہ پھر کر آوے طرف تمہارے اور ہووے واسطے اُسکے دُنیا اور جو کچھ کہ دُنیا میں ہے سواے شہید کے یعنی وہ دوست رکھتا ہی کہ پھر آوے دنیا میں اور مارا جاوے راہ خدا میں بسبب دیکھنے اُس کے کے درجات عظیم اور ثواب کو کہا ابن ابی عمیرہ نے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم خدا کی مارا جانا میرا راہ خدا میں زیادہ دوست رکھا گیا ہی طرف میرے اس سے کہ ہون ملوک و محکوم میرے خیمے والے اور حویلیون کے رہنے والے نقل کی یہ نسائی نے ف مراد خیمے والون سے گنوار جنگلی ہیں کہ خیمون میں رہتے اور مراد حویلیون کے رہنے والون سے شہر اور گانون کے ہیں اور مراد تمام دنیا اور رہنے والے دنیا کے ہیں + ح وعن حسناء بنت معاویة قالت حدثنا عمی قال قلت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم من فی الجنة قال النبی فی الجنة والشہید فی الجنة والمولود فی الجنة والوئید فی الجنة رواہ ابو داؤد اور روایت ہی حسناء رض بیٹی معاویہ کی سے کہ کہا حدیث کی مجکو چچا میرے نے کہا چچا نے کہ کہا مینے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کون ہوگا بہشت میں فرمایا حضرت صلعم نے نبی ہون گے بہشت میں اور شہید ہونگے بہشت میں اور لڑکے ہونگے بہشت میں اور جیتے گاڑے گئے بہشت میں ہونگے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف مراد شہید سے مومن ہی بموجب قول اللہ تعالیٰ کے والذین اٰمنوا باللہ ورسلہ اولٰئک ہم الصدیقون والشہداء عند ربہم[1] حاصل یہ ہی کہ شہید عام ہی اس سے کہ ہو حقیقةً یا حکماً اور لڑکا مومن کا ہو یا کافر کا داخل ہوگا بہشت میں اور لڑکے میں داخل ہی کچا بچا بھی اور جیتے گاڑے گئے آگے جیسے کہ عادت کافرون کی تھی کہ جیتی لڑکیونکو گاڑ دیتے تھے اور بعضے بیٹون کو بھی گاڑ دیتے تھے وقت تکلیف و تنگی کے اور شاید کہ تخصیص فرمائی ساتھ ان چار کے باعتبار فضل و شرف کے ہی دو اول میں اور بسبب دخول جنت کے ہی بغیر کسب و عمل کے بیچ دو آخر کے + ع + ح وعن علی وابی الدرداء وابی ہریرة وابی امامة وعبد اللہ بن عمر وعبد اللہ بن عمرو وجابر بن عبد اللہ وعمران بن حصین رضی اللہ عنہم اجمعین کلہم یحدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من ارسل نفقة فی سبیل اللہ واقام فی بیتہ فلہ بکل درہم سبعمائة درہم ومن غزا بنفسہ فی سبیل اللہ وانفق فی وجہہ ذلک فلہ بکل درہم سبعمائة الف درہم ثم تلا ہذہ الآیة واللہ یضاعف لمن یشاء رواہ ابن ماجة اور روایت ہی علی رض اور ابی درداء رض اور ابی ہریرہ رض اور ابی امامہ رض اور عبد اللہ بن عمر رض اور عبد اللہ بن عمرو رض اور جابر رض بن عبد اللہ اور عمران رض بن حصین سے راضی ہو اللہ ان سب سے وہ سب حدیث کرتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ فرمایا جو شخص کہ بھیجے خرچ بیچ راہ اللہ کے اور آپ رہے اپنے گھر میں پس واسطے اُسکے بدلے ہر درہم کے سات سو درہم ہیں اور جس نے جہاد کیا بذاتہ اللہ کی راہ میں اور خرچ کیا بیچ جہاد کے پس واسطے بدلے ہر درہم کے سات لاکھ درہم ہیں یعنی بسبب مشقت نفس اور خرچ کرنے مال کے پھر پڑھی حضرت صلعم نے یہ آیت اور اللہ زیادہ کرتا ہی ثواب کو جس کسی کے لیے کہ چاہتا ہے نقل کی یہ ابن ماجہ نے وعن فضالة بن عبید قال سمعت عمر بن الخطاب یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الشہداء اربعة رجل مؤمن جید الایمان لقی العدو فصدق اللہ حتی قتل فذلک الذی یرفع الناس الیہ اعینہم یوم القیامة ہکذا ورفع راسہ حتی سقطت قلنسوتہ فما ادری اقلنسوة

[1] ترجمہ اور جو لوگ کہ ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور رسولوں اُس کے کے یہ لوگ سو وہ ہیں صدیق اور شہدا نزدیک پروردگار اپنے کے ۱۲

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

عُمَرَ اَرَادَاَمْ قَلَنْسُوَۃَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَیِّدُ الْاِیْمَانِ لَقِیَ الْعَدُوَّ فَکَاَنَّمَا ضُرِبَ جِلْدُہٗ بِشَوْکِ طَلْحٍ مِنَ الْجُبْنِ اَتَاہُ سَہْمٌ غَرْبٌ فَقَتَلَہٗ فَھُوَ فِی الدَّرَجَۃِ الثَّانِیَۃِ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَیِّئًا لَقِیَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰہَ حَتّٰی قُتِلَ فَذٰلِکَ فِی الدَّرَجَۃِ الثَّالِثَۃِ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ اَسْرَفَ عَلٰی نَفْسِہٖ لَقِیَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰہَ حَتّٰی قُتِلَ فَذٰلِکَ فِی الدَّرَجَۃِ الرَّابِعَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

اور روایت ہے فضالہ بن عبید رضی سے کہ کہا سنا مین نے عمر بن خطاب سے کہتے تھے سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے شہید چار طرح کے ہوتے ہین ایک وہ شخص کہ مسلمان ہو کامل الایمان ملاقات کی دشمن سے پس سچ کر دکھایا اللہ کو یہانتک کہ مارا گیا پس یہ وہ شخص ہے کہ اٹھاوینگے لوگ طرف اسکے آنکھین اپنی دن قیامت کے اسطرح یعنی مانند اٹھانے سر میرے کے اسطرح اور اٹھایا سر اپنا یہانتک کہ گر پڑی ٹوپی انکی کہا فضالہ کے نیچے کے راوی نے پس نہین جانتا مین کہ آیا ٹوپی حضرت عمر رض کی ارادہ کی فضالہ نے یا ٹوپی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی بسبب عالی رتبہ ہونے اسکے کے لوگ اس طرح دیکھینگے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور دوسرا شخص مومن جید الایمان کہ ملاقات کی دشمن سے بایں صفت کہ گویا چبھوئے گئے ہین اسکی جلد مین کانٹے خاردار کے بسبب نامردی کے یعنی یہ کنایہ ہے کھڑے ہوجانے بالون کے سے بسبب ڈرنے اور کانپنے بدن کے ڈر سے آیا اسکو تیر کہ مارنیوالا اسکا معلوم نہین پس مار ڈالا اسکو پس وہ شخص بیچ دوسرے درجہ کے ہے یعنی بنسبت پہلے کے اور تیسرا شخص وہ مومن کہ عمل کیے کچھ اچھے اور کچھ برے ملاقات کی دشمن سے پس سچ کر دکھایا اللہ تعالیٰ کو یہانتک کہ مارا گیا پس یہ بیچ درجے تیسرے کے ہے اور چوتھا شخص وہ مسلمان کہ اسراف کیا اپنی جان پر یعنی بہت کیا گناہ ملاقات کی دشمن سے پس سچ کر دکھایا اللہ کو یہانتک کہ مارا گیا پس یہ شخص بیچ درجے چوتھے کے ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے **ف** سچا کر دکھایا اللہ کو لفظ صدق ساتھ تخفیف صاد کے ہے یعنی سچ کیا بسبب شجاعت اپنی کے اس چیز کو کہ عہد کیا ہے اللہ نے اسپر اور ایک نسخہ مین ساتھ تشدید صاد کے ہے یعنی راست گو کیا اللہ کو اس شخص نے بسبب عمل اور شجاعت اپنی کے پس جہاد کیا اور صبر کیا اور امید رکھی ثواب حق کی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے تعریف کی مجاہدون کی ساتھ صبر اور طلب ثواب کے جب یہ شخص لڑا اور صبر کیا طلب ثواب کے لیے پس گویا کہ تصدیق کی اللہ کی ساتھ فعل اپنے کے اور حاصل اس تقسیم کا یہ ہے کہ شہید یا متقی شجاع ہے اور یہ قسم اول ہے یا متقی غیر شجاع ہے اور یہ قسم دوسری ہے یا شجاع غیر متقی ہے اور یہ دو قسم کے ہین ایک وہ کہ کردار اسکے مخلوط ہین ساتھ نیک و بد کے اور فاسق مسرف زیادہ از حد نہین اور یہ قسم تیسری ہے یا فاسق مسرف ہے پس اقسام مین حاصل ہوتی ہے تصدیق اللہ کی سوائے دوسری قسم کے اور اس تقریر سے معلوم ہوا کہ مراد ساتھ تصدیق حق سبحانہ کے ثابت رہنا اوپر صبر اور طلب ثواب کے ہے کہ وصف کیا ہے اللہ تعالیٰ نے مجاہدون کو ساتھ اس کے اور خبر دی اسنے نہ تصدیق بیچ وعدہ اجر و ثواب کے کہ وہ قسم ثانی سے بھی حاصل ہے اور باوجود اس کے ذکر نہین کی اس مین فافہم ۱۲ ح

وَعَنْ عُتْبَۃَ بْنِ عَبْدِ السُّلَمِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْقَتْلٰی ثَلٰثَۃٌ مُؤْمِنٌ جَاھَدَ بِنَفْسِہٖ وَمَالِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاِذَا لَقِیَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰی یُقْتَلَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْہِ فَذٰلِکَ الشَّہِیْدُ الْمُمْتَحَنُ فِیْ خَیْمَۃِ اللّٰہِ تَحْتَ عَرْشِہٖ لَا یَفْضُلُہٗ النَّبِیُّوْنَ اِلَّا بِدَرَجَۃِ النُّبُوَّۃِ وَمُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَیِّئًا جَاھَدَ بِنَفْسِہٖ وَمَالِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِذَا لَقِیَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰی یُقْتَلَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْہِ مُمَصْمِصَۃٌ مَّحَتْ ذُنُوْبَہٗ وَخَطَایَاہُ اِنَّ السَّیْفَ مَحَّاءٌ لِّلْخَطَایَا وَاُدْخِلَ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ شَاءَ وَمُنَافِقٌ جَاھَدَ بِنَفْسِہٖ وَمَالِہٖ فَاِذَا لَقِیَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰی یُقْتَلَ فَذٰلِکَ فِی النَّارِ اِنَّ السَّیْفَ لَا یَمْحُو النِّفَاقَ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ

اور روایت ہے عتبہ بن سلمی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگ کہ مارے جاتے ہین جہاد مین تین طرح کے ہین ایک مومن کامل کہ جہاد کیا ساتھ جان اپنی کے بیچ راہ اللہ کے پس جسوقت کہ ملا دشمن سے لڑا یہانتک کہ مارا گیا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ حق اس شخص کے کہ یہ شہید آزمایش کیا گیا یعنی ساتھ صبر کے جہاد کی مشقتون پر بیچ خیمہ اللہ کے ہوگا نیچے عرش اسکے کے یعنی بیچ حضور اور محل قرب اسکے کے نہین زیادہ ہون گے اس سے نبی مگر ساتھ درجہ نبوت کے اور دوسرا شخص وہ مومن ہے کہ عمل کیے ملے جلے کچھ اچھے کچھ برے جہاد کیا ساتھ جان اپنی کے اور مال اپنے کے بیچ راہ اللہ کے جسوقت کہ ملا دشمن سے لڑا یہانتک کہ مارا گیا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ حق اس شخص کے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اکہ یہ شہادت یا خصلت پاک کرنیوالی ہے کہ مٹاتی ہے گناہوں اور خطاؤں اُسکی کو تحقیق تلوار بہت مٹانیوالی ہے خطاؤں کو اور داخل کیا جاویگا یہ شخص جس دروازے بہشت کے سے چاہے اور تیسرا شخص منافق کہ جہاد کیا ساتھ اپنی جان کے اور مال اپنے کے پس جسوقت کہ ملا دشمن سے لڑا یہانتک کہ مارا گیا پس یہ شخص بیچ دوزخ کے ہوگا اسواسطے کہ تلوار نہیں مٹاتی نفاق کو نقل کی یہ دارمی نے وَعَنِ ابْنِ عَائِذٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةِ رَجُلٍ فَلَمَّا وُضِعَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَا تُصَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ رَجُلٌ فَاجِرٌ فَالْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ رَاٰهُ اَحَدٌ مِنْكُمْ عَلٰى عَمَلِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَرَسَ لَيْلَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَثٰى عَلَيْهِ التُّرَابَ وَقَالَ اَصْحَابُكَ يَظُنُّوْنَ اَنَّكَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَاَنَا اَشْهَدُ اَنَّكَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَقَالَ يَا عُمَرُ اِنَّكَ لَا تُسْئَلُ عَنْ اَعْمَالِ النَّاسِ وَلٰكِنْ تُسْئَلُ عَنِ الْفِطْرَةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے ابن عائذ رض سے کہ کہا تشریف لے چلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ جنازہ ایک شخص کے یعنی تاکہ نماز پڑھیں اُسکی پس جبکہ رکھا گیا جنازہ کہا عمر رض بن الخطاب نے کہ نہ نماز پڑھو تم اسپر یا رسول اللہ اس لیے کہ تحقیق یہ شخص تھا فاسق پس التفات کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف لوگوں کے اور فرمایا کیا دیکھا تھا اُسکو کسی نے تم میں سے اوپر کام اسلام کے یعنی اوپر ایک کام کے کہ دلالت کرے اسلام حقیقی پر پس کہا ایک شخص نے کہ ہاں یا رسول اللہ نگہبانی کی تھی اُسنے ایک رات بیچ راہ خدا کے پس نماز پڑھی اُسپر حضرت ص نے اور ڈالی اُسپر مٹی یعنی وقت دفن کے اور فرمایا یار تیرے گمان کرتے ہیں کہ تو دوزخیوں میں سے ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تحقیق تو بہشتیوں میں سے ہے اور فرمایا اے عمر رض تحقیق تو نہ سوال کیا جاویگا لوگوں کے عملوں سے ولیکن پوچھا جاویگا تو دین اسلام سے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں ف دین اسلام سے یعنی اُس چیز سے کہ دلالت کرے اسلام پر شعار دین سے اور علامات یقین سے مقصود منع کرنا تھا حضرت عمر رض کو اس چیز سے کہ جرأت کی اُسپر اسلیے کہ اعتبار ساتھ فطرت کے اور اعتماد و اعتقاد پر ہے اور اللہ بہت رحم والا ہے بندوں پر اور حاصل طیبی کی تقریر کا یہ ہے کہ چاہیے اے عمر رض کہ خبر نکرے تو ایسی جگہ بُرے اعمال موتے کے سے بلکہ چاہیے کہ خبر دیوے تو اعمال نیک سے جیسے کہ فرمایا اُذْكُرُوْا مَوْتَاكُمْ بِالْخَيْرِ اور مقصود منع کرنا ہے حضرت عمر رض کو اُس چیز سے کہ جرأت کی اُسپر یعنی خبر دینے فسق کے پر اس لیے کہ اعتبار فطرت یعنی اسلام اور اعتقاد پر ہے اور باوجود اسکے ایک عمل اعمال اسلام سے بھی کیا کفایت کرتا ہے اسکو ع ح

بَابُ اِعْدَادِ اٰلَةِ الْجِهَادِ

باب ہے بیچ تیاری اسباب جہاد کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے عقبہ بن عامر رض سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حال میں کہ وہ منبر پر تھے فرماتے تھے اور تیار کرو واسطے جنگ کافروں کے وہ چیز کہ کر سکو تم قوت سے خبردار ہو تحقیق قوت تیراندازی ہے خبردار ہو تحقیق قوت تیراندازی خبردار ہو تحقیق قوت تیراندازی ہے نقل کی یہ مسلم رح نے ف یعنی کلام اللہ میں جو آیا ہے وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ مراد قوت سے تیراندازی ہے اور بیضاوی وغیرہ نے کہا کہ قوت وہ چیز ہے کہ بسبب اُسکے قوت حاصل کرے آدمی لڑائی میں اور حضرت ص نے مراد قوت سے تیراندازی شاید اسلیے لی کہ یہ اقوی اور اسہل ہے بہ نسبت اور چیزوں کے ح وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمُ الرُّوْمُ وَيَكْفِيْكُمُ اللّٰهُ فَلَا يَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّلْهُوَ بِاَسْهُمِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عقبہ رض سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ فتح کیجاویگی تمپر روم اور کفایت کریگا تمکو اللہ یعنی شر روم کے سے پس نہ سستی کرے ایک تمھارا کھیلنے سے ساتھ تیروں اپنے کے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی اکثر لڑائی اہل روم کی ساتھ تیراندازی کے ہے پس چاہیے کہ عادت کرو تم ساتھ تیراندازی کے اور سیکھو اُسکو تاکہ قادر ہو اوپر جنگ اُنکے کے اور نگاہ رکھے تمکو خدا تعالی لڑائی اُنکی سے یا یہ مراد ہے کہ ترک نہ کرو تیراندازی کو مداومت کرو اُسپر بعد فتح کے بھی اور مغرور نہو ساتھ اُسکے کہ روم فتح ہوا اب احتیاج اسکی نہ رہی اسلیے کہ احتیاج تیراندازی کی ہمیشہ ہے اگرچہ بیچ اقبال روم کے حاجت اسکی نہ رہی بسبب حاصل ہونے فتح کے اور تیراندازی کو لہو کہا باعتبار صورت کے اور واسطے رغبت دلانے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

کے اسیر اس لیے کہ نفوس کی جبلت میں ہی میل کرنا لہو پر ہے ع + ح وعنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من علم الرمي ثم تركه فليس منا او قد عصى رواه مسلم اور روایت ہی عقبہ رض سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے جسنے سیکھی تیراندازی پھر چھوڑ دیا اسکو پس نہیں وہ ہم میں سے یعنی ہمارے طریقہ پر یا فرمایا کہ تحقیق نافرمانی کی اسنے نقل کی یہ مسلم نے ف نہیں ہم میں سے یعنی نہیں قریب ہم میں سے اور شمار کیا گیا زمرہ ہمارے میں اور سیکھ کر چھوڑ دینا اشد ہے بہ نسبت نہ سیکھنے کے اس لیے کہ وہ نہ داخل ہوا زمرہ انکے میں اور یہ داخل ہوا پھر نکلا گویا اس نے نقصان دیکھا اسمیں اور استہزا کیا ساتھ اسکے اور یہ سب اس نعمت بڑے کا کفران ہی ذکرہ الطیبی + ع وعن سلمة بن الاكوع قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم على قوم من اسلم يتناضلون بالسوق فقال ارموا بني اسمعيل فان اباكم كان راميا وانا مع بني فلان لاحد الفريقين فامسكوا بايديهم فقال ما لكم قالوا وكيف نرمي وانت مع بني فلان قال ارموا وانا معكم كلكم رواه البخاري اور روایت ہی سلمة بن الاکوع سے کہ کہا تشریف لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم ایک قوم پر بنی اسلم سے اس حال میں کہ تیراندازی کر رہے تھے وہ آپس میں بیچ بازار کے پس فرمایا تیراندازی کرو ای اولاد اسمعیل کی یعنی عرب پس تحقیق باپ تمہارے یعنی اسمعیل تھے تیرانداز اور میں ساتھ بنی فلانے کے ہوں کہا واسطے ایک کے دو فرقوں میں سے یعنی دو فریق بنی اسلم کے کہ آپس میں تیراندازی کر رہے تھے انمیں سے ایک فریق کا نام لیکر فرمایا کہ میں انکے ساتھ ہوں پس بند کیے ہاتھ اپنے فریق ثانی نے یعنی جنکے ساتھ حضرت تھے ان کے مقابلہ میں جو تھے انھوں نے ہاتھ کھینچا تیراندازی سے پس فرمایا حضرت نے کیا ہوا تمکو یعنی کیوں موقوف کی تیراندازی عرض کیا انھوں نے کس طرح سے تیراندازی کریں ہم اس حال میں کہ آپ ساتھ فلانی قوم کے ہیں فرمایا تیراندازی کرو اور میں تم سب کے ساتھ ہوں نقل کی یہ بخاری نے وعن انس قال كان ابو طلحة يتترس مع النبي صلى الله عليه وسلم بترس واحد وكان ابو طلحة حسن الرمي فكان اذا رمى تشرف النبي صلى الله عليه وسلم فينظر الى موضع نبله رواه البخاري ع اور روایت ہے انس رض سے کہ کہا تھے ابو طلحہ بچاو کرتے تھے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سپر کے اور تھے ابو طلحہ رض خوب تیرانداز پس تھے ابو طلحہ رض جب تیر پھینکتے جھانکتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس دیکھتے طرف جگہ پڑنے تیر اس کے کے کس کو لگا نقل کی یہ بخاری نے وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم البركة في نواصي الخيل متفق عليه اور روایت ہی انس رض سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت بیچ پیشانیوں گھوڑے کے ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مراد پیشانی سے ذات ہے یعنی گھوڑوں میں برکت ہی اس لیے کہ سبب انکے حاصل ہوتا ہے جہاد کہ اسمیں خیر دنیا اور آخرت کی ہے ع وعن جرير بن عبد الله قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يلوي ناصية فرس باصبعه وهو يقول الخيل معقود بنواصيها الخير الى يوم القيمة الاجر والغنيمة رواه مسلم اور روایت ہے جریر بن عبد اللہ بجلی سے کہ کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پیچ دیتے بال پیشانی ایک گھوڑے کی کو ساتھ انگلی اپنی کے اس حال میں کہ فرماتے تھے گھوڑے بندھی ہی بیچ پیشانیوں انکی کے بھلائی روز قیامت تک یعنی اس لیے کہ حاصل ہوتا ہے بسبب انکے جہاد کہ اسمیں خیر دنیا اور آخرت کی ہے جیسا کہ فرمایا ثواب آخرت کا اور غنیمت دنیا کی نقل کی یہ مسلم نے وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من احتبس فرسا في سبيل الله ايمانا بالله وتصديقا بوعده فان شبعه وريه وروثه وبوله في ميزانه يوم القيمة رواه البخاري اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی باندھے گھوڑا بیچ راہ خدا کے بسبب ایمان لانے ساتھ خدا کے یعنی خالصة لله اور واسطے بجالانے امر اسکے کے اور بسبب سچ جاننے وعدے اسکے کے یعنی ساتھ ثواب عظیم کے پس تحقیق سیری اور سیرابی اسکی اور لید اسکی اور پیشاب اسکا تولے جاوینگے میزان اعمال اسکے میں دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری نے ف اور مراد سیری اور سیرابی سے یہاں وہ چیزیں ہیں کہ جنسے پیٹ بھرتا ہی جانور کا اور سیراب ہوتا ہے یعنی گھانس دانہ پانی وغیرہ پس یہ چیزیں بھی داخل اسکے اعمال میں ہونگی ثواب ملنے میں اور ثواب انکا بھی اسکی میزان اعمال میں تولا جاویگا + ح وعنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكره الشكال في الخيل والشكال ان يكون الفرس في رجله اليمنى بياض وفي يده اليسرى او في يده اليمنى ورجله اليسرى رواه مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ رکھتے شکال کو

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

بیچ گھوڑے کے اور اشکال یہ ہے کہ ہووے گھوڑا اسطرح کا کہ بیچ داہنے پانون اُسکے کے اور بیچ ہاتھ اُسکے کے سفیدی ہو یا بیچ داہنے ہاتھ اور بائین پانون اُسکے کے
نقل کی یہ مسلم نے ف راوی نے تو تفسیر شکال کی اس طرح کی اور شکال نزدیک صاحب قاموس اور تمام اہل لغت کے گھوڑے مین یہ ہے کہ تین پانون گھوڑے کے سفید ہون اور
ایک ہم رنگ تمام بدن کے یا بالعکس یعنی ایک پانون سفید ہو اور باقی ہمرنگ بدن کے اور شکال اصل مین اُس رسی کو کہتے ہین کہ جس سے پانون چارپائے کے باندھتے ہین پس
اسطرح کے گھوڑے کو تشبیہ دی ساتھ اسکے اور اسطرح کے گھوڑے کو مکروہ رکھا ازراہ تفاول کے کہ وہ بصورت مشکول کے ہے اور ممکن ہے کہ تجربہ سے معلوم ہوا ہو کہ اس جنس
کا گھوڑا اصیل نہ ہوتا ہو اور بعضون نے کہا کہ اگر باوجود اسکے سفیدی پیشانی پر ہو تو دور ہو جاتی ہے کراہت +ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَیْنَ الْخَیْلِ الَّتِیْ اُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْیَاءِ وَاَمَدُھَا ثَنِیَّۃُ الْوَدَاعِ وَبَیْنَھُمَا سِتَّۃُ اَمْیَالٍ وَسَابَقَ بَیْنَ الْخَیْلِ الَّتِیْ لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِیَّۃِ اِلٰی
مَسْجِدِ بَنِیْ زُرَیْقٍ وَبَیْنَھُمَا مِیْلٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسابقت کی درمیان اُن دو گھوڑون کے کہ
اضمار کیے گئے تھے حفیا سے اور انتہا اُس مسابقت کی ثنیۃ الوداع تھا اور درمیان حفیہ اور ثنیۃ الوداع کے فاصلہ ہے چھ کوس کا اور مسابقت کی درمیان اُن گھوڑون
کے کہ نہین ضمار کیے گئے تھے ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک اور درمیان اُن دونون کے فاصلہ ہے ایک کوس کا نقل کی بخاری اور مسلم نے ف مسابقت کہتے ہین
لغت مین اسکو کہ دو شخص گھوڑے دوڑاتے ہین کہ دیکھین کون آگے نکل جاوے اور اضمار اسکو کہتے ہین کہ گھوڑے کو گھانس کھلاتے ہین تا قوی و فربہ ہو بعد ازان کم کرتے
جاتے ہین گھانس کو اور اُسکی خوراک پر لا ٹھہراتے ہین اور ایک مکان مین بند کر کر جھلیان ڈالتے ہین کہ وہ گرم ہوتا ہے اور عرق لے آتا ہے اور جب وہ عرق خشک ہوتا
ہے تو سبک ہو جاتا ہے گوشت اُسکا اور قوی ہوتا ہے راہ چلنے مین اور حفیا نام ایک موضع کا ہے چند کوس پر مدینہ سے اور ثنیۃ الوداع نام ایک پہاڑ کا ہے کہ اہل مدینہ
مسافرون کو وہان تک پہونچانے کو جاتے تھے +ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَتْ نَاقَۃٌ لِّرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُسَمَّی الْعَضْبَاءَ وَکَانَتْ لَا تُسْبَقُ
فَجَاءَ اَعْرَابِیٌّ عَلٰی قَعُوْدٍ لَّہٗ فَسَبَقَھَا فَاشْتَدَّ ذٰلِکَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ اَنْ لَّا یَرْتَفِعَ شَیْءٌ مِّنَ
الدُّنْیَا اِلَّا وَضَعَہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا تھی اونٹنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ نام رکھی جاتی تھی عضبا اور نہین پیچھے چھوڑی
جاتی تھی یعنی جس اونٹ سے مقابلہ کرتی دوڑنے مین اُس سے آگے بڑھ جاتی پس آیا ایک اعرابی اپنے اونٹ پر پس بڑھ گیا اُسکا اونٹ اُس اونٹنی سے پس سخت غم ہوا اُس کا
مسلمانون پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق امر ثابت ہے اللہ پر یہ کہ نہین بلند ہوتی کوئی چیز دنیا سے مگر کہ پست کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکو نقل کی
یہ بخاری نے ف عضبا کہتے ہین اُس اونٹنی کو کہ کان اُسکے کٹے یا چرے ہون اور یہی اونٹنی حضرت کی ہے کہ اسکو قصوا بھی کہتے ہین یا یہ اور تھی اسمین دو قول ہین
اور وہ اونٹنی حضرت کی کان کٹی یا کان چری نہ تھی ولیکن خلقی ہی کان اُسکے چھوٹے تھے اور قعود اونٹ جوان کو کہتے ہین کہ نیا سواری مین لگا ہو اور لائق سواری
کے ہوا ہو اور ادنیٰ اُسکے دو برس ہین چھ برس تک بعد ازان اُسکو جمل کہتے ہین +ع +ح الفصل الثانی فصل دوسری عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یُدْخِلُ بِالسَّھْمِ الْوَاحِدِ ثَلٰثَۃَ نَفَرٍ الْجَنَّۃَ صَانِعَہٗ یَحْتَسِبُ فِیْ صَنْعَتِہِ الْخَیْرَ
وَالرَّامِیَ بِہٖ وَمُنْبِلَہٗ فَارْمُوْا وَارْکَبُوْا وَاَنْ تَرْمُوْا اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ تَرْکَبُوْا کُلُّ شَیْءٍ یَلْھُوْ بِہِ الرَّجُلُ بَاطِلٌ اِلَّا رَمْیَہٗ بِقَوْسِہٖ وَتَادِیْبَہٗ فَرَسَہٗ وَ
مُلَاعَبَتَہُ امْرَاَتَہٗ فَاِنَّھُنَّ مِنَ الْحَقِّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَزَادَ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ وَمَنْ تَرَکَ الرَّمْیَ بَعْدَ مَا عَلِمَہٗ رَغْبَۃً عَنْہُ فَاِنَّھَا نِعْمَۃٌ
تَرَکَھَا اَوْ قَالَ کَفَرَھَا روایت ہے عقبہ بن عامرؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تحقیق اللہ داخل کرتا ہے بسبب ایک تیر کے یعنی تیر پھینکنے
کے کفار پر تین شخصون کو بہشت مین ایک بنانیوالے اُسکے کو کہ امید رکھے بیچ پیشے اپنے کے ثواب کی یعنی بناوے بہ نیت اس کے کہ جہاد مین کام آوے اور دوسرے تیر
پھینکنے والے کو یعنی جہاد مین اور تیسرے دینے والے تیر کے کو یعنی بیچ ہاتھ تیر انداز کے خواہ اپنا تیر دے خواہ اُسکا خواہ پہلے دے یا نشانے پر سے اُٹھا کر پس تیر اندازی کرو
اور سواری کرو گھوڑون پر سیکھو سواری اور تیر اندازی تمھاری بہت پیاری ہے طرف میرے سوار ہونے سے جو چیز کہ کھیلے ساتھ اُسکے آدمی باطل اور ناروا ہے

ف شکال وہ چارپایہ ہے کہ ایک پانون اسکے سفید ہون ۱۲ ف مسابقت دوڑانا دو شخصون کا آپس مین کہ دیکھین کون آگے نکل جاوے ۱۲

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اگر تیر اندازی کرنی کمان سے اور ادب سکھانا اپنے گھوڑے کو اور کھیلنا اپنی بیوی سے پس تحقیق یہ چیزیں حق ہیں نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور زیادہ کیا ابوداؤد
اور دارمی نے یہ کہ اور جو شخص چھوڑ دے تیر اندازی بعد سیکھنے اسکے کے بسبب بیزار ہونے کے اُس سے پس تحقیق وہ تیر اندازی ایک نعمت ہے کہ چھوڑ دیا اُسکو یا فرمایا کفران
کیا اس نعمت کا **ف** یہ چیزیں حق ہیں اور انھیں کے حکم میں ہے ہر چیز کہ ممد ہو حق پر خواہ قبیلہ علم سے ہو خواہ عمل سے جبکہ ہو امور مباحثہ سے مانند مسابقت
کے پیادہ پا اور گھوڑے اور اونٹ پر و غیر ذلک ہ ع **وعن** ابی نجیح السلمی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من بلغ بسہم فی
سبیل اللہ فھو لہ درجۃ فی الجنۃ ومن رمی بسہم فی سبیل اللہ فھو لہ عدل محرر ومن شاب شیبۃ فی الاسلام کانت لہ نوراً یوم القیمۃ رواہ
البیھقی فی شعب الایمان وروی ابوداؤد الفصل الاول والنسائی الاول والثانی والترمذی الثانی والثالث وفی روایتہما من شاب شیبۃ فی سبیل اللہ
بدل فی الاسلام ہ اور روایت ہے ابی نجیح سلمی سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہ پہونچاوے ایک تیر بیچ راہ اللہ کے یعنی مارے
کافر کو پس وہ واسطے اُسکے ایک درجہ بڑا ہے بہشت میں اور جو شخص کہ پھینکے تیر بیچ راہ اللہ کے یعنی لگے کافر کو یا نہ لگے پس وہ واسطے اُسکے برابر بردہ آزاد کرنے کے ہے اور
جو شخص کہ بوڑھا ہو بوڑھا ہونا اسلام میں ہوگا بوڑھاپا واسطے اُسکے نور دن قیامت کے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں اور روایت کیا ابوداؤد نے پہلا جملہ
یعنی من بلغ بسہم فی سبیل اللہ اور نسائی نے جملہ پہلا اور دوسرا کہ دونوں بیچ بیان فضیلت تیر کے ہیں اور ترمذی نے دوسرا اور تیسرا اور بیچ روایت بیہقی اور
ترمذی کے ہے جو شخص کہ بوڑھا ہوا بیچ راہ اللہ کے بدلے فی الاسلام کے **ف** بوڑھا ہوا آخر اس سے معلوم ہوا کہ منع ہے چننا سفید بالوں کا دیکھا ابویزید نے آئینہ میں منھ اپنا
اور کہا ظھر الشیب ولم یظھر العیب وما ادری ما فی الغیب اور ضمیر فی روایتہما کی پھیرنی طرف نسائی اور ترمذی کے صحیح نہیں باوجودیکہ دونوں قریب ہیں مذکور اسلیے
کہ نسائی نے تیسرا جملہ نہیں روایت کیا ہے پس معنی یہ ہیں کہ بیچ روایت بیہقی اور ترمذی کے لیکن اسمیں بھی ایک اشکال لازم آتا ہے کہ روایت بیہقی میں جیسے کہ اوپر
مذکور ہوا انما ہی فی الاسلام ہے جواب اس کا یہ کہ معنی اسکے یہ ہیں وفی روایۃ البیہقی والترمذی یعنی ایک روایت بیہقی اور ترمذی میں یوں ہے ہ ع **وعن** ابی ھریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا سبق الا فی نصل او خف او حافر رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حلال ہے لینا مال کا ساتھ مسابقت کے مگر بیچ تیر چلانے کے یا اونٹ دوڑانے میں یا گھوڑے دوڑانے میں نقل کی یہ ترمذی
اور ابوداؤد اور نسائی نے **ف** سبق اُس مال کو کہتے ہیں کہ گھوڑ دوڑ وغیرہ میں شرط کیا جاوے اور ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ روا نہیں لینا مال کا ساتھ مسابقت کے
مگر ان تین چیزوں میں اور بعضے فقہا نے لاحق کیا ہے ساتھ ان کے اُن چیزوں کو کہ اسباب جہاد سے ہیں جیسے کہ گدھا اور خچر بیچ حکم گھوڑے کے ہیں اور فیل بیچ حکم
اونٹ کے ہے اور جو چیز کہ اسباب جہاد سے ہے اُسکی مسابقت میں شرط کرنا مال کا واسطے رغبت دلانے کے ہے جہاد میں بخلاف اُن چیزوں کے کہ اسباب جہاد سے نہیں
مانند کبوتر بازی وغیرہ کے اسمیں مسابقت اور لینا مال کا اُسپر جائز نہیں اور بعضوں نے پیادہ پا کی مسابقت کو اور بعضوں نے مسابقت کو ساتھ پتھر پھینکنے کے بھی
لاحق کیا ہے بسبب ہونے اُنکے کے بیچ معنی تیر کے اور جاننا چاہیے کہ بیچ شرط کرنے مال کے مسابقت میں معنی قمار کے ہیں اس لیے کہ اُسمیں خطرہ ہے بیچ ملک کے
اور تردد ہے بیچ فائدہ اور نقصان کے اور یہی معنی ہیں قمار کے مگر یہ مال کہ شرط کیا جاوے امام کی طرف سے یا اور تیسرے شخص کی طرف سے کہ وہ کہے جو کوئی بڑھ جاوے
مجھپر اسکے لیے اسقدر مال ہے یا مال ایک جانب سے ہو دونوں میں سے جیسے کہ کہے اگر بڑھ جاوے تو مجھپر تو تیرے لئے اسقدر ہے اور اگر بڑھ جاؤں میں میرے لیے کچھ
نہیں ہے تجھپر اور اگر دونوں طرف سے ہو جیسے کہ کہے اگر بڑھ جاؤں میں میرے لیے تجھپر اسقدر ہے اور اگر تو بڑھ جاوے تو مجھپر تیرے لیے اسقدر ہے یہ جائز نہیں اسلیے
کہ حقیقت قمار کی ہے مگر بسبب داخل ہونے محلل کے جیسے کہ حدیث آیندہ میں آتا ہے ہ ع ح **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من
ادخل فرسا بین فرسین فان کان یؤمن ان یسبق فلا خیر فیہ فان کان لا یؤمن ان یسبق فلا باس بہ رواہ فی شرح السنۃ وفی روایۃ ابی داؤد قال
من ادخل فرسا بین فرسین یعنی وھو لا یامن ان یسبق فلیس بقمار ومن ادخل فرسا بین فرسین وقد امن ان یسبق فھو قمار اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ داخل کرے ایک گھوڑا درمیان دو گھوڑوں کے پس اگر ہو تیسرا گھوڑا اسطرح کا کہ امن مین کیا جاتا ہے اس سے کہ سبقت کیا جاوے
یعنی بلکہ معلوم ہو کہ آگے ہی بڑھجاویگا بسبب ہونے اُسکے کے تیز رو پس نہین بھلائی اُسمین اور اگر نہ امن کیا جاوے اس سے کہ سبقت کیا جاوے پس نہین مضائقہ
ساتھ اُسکے نقل کی یہ شرح السنہ مین اور بیچ روایت ابی داؤد کے کہا جو شخص کہ داخل کرے گھوڑا درمیان دو گھوڑوں کے یعنی ایسا گھوڑا ہو کہ نہ امن مین ہو اس
سے کہ سبقت کیا جاوے پس نہین ہے قمار اور جو شخص کہ داخل کرے گھوڑے کو درمیان دو گھوڑوں کے اور تحقیق امن مین ہے اس سے کہ سبقت کیا جاوے پس وہ قمار ہے
ف جو شخص کہ داخل کرے الخ یہ صورت تحلیل کی ہے اور محلل وہ ہے کہ لاوے گھوڑے کو درمیان اُن دو گھوڑوں کے کہ نکلے ہین دوڑنے کے لیے اور شرط جانبین سے
کی ہے اور عقد قمار ہوئی ہے پس در لاوے گھوڑا بشرط اسکے کہ اگر گھوڑا تیسرا بڑھ گیا لیویگا دونون سے اور اگر پیچھے رہ گیا نہین اُسپر کچھ اور یہ محلل سبب اسکے ہوا کہ سبب
اُسکے عقد قمار سے نکلتا ہے کہ پہلے شرط جانبین سے تھی اور اب ایک جانب سے پس اگر محلل بڑھ جاوے اُن دونون سے لیوے مال مشروط اُن سے اور اگر وہ دونون
بڑھجاوین اُس سے نہ دیوے اُنکو اور دونون مین جو ایک دوسرے سے بڑھ جاویگا اُسکو لینا جائز ہوگا دوسرے سے اور کہا مظہر نے کہ محلل کو چاہیے کہ ایسے گھوڑے پر سوار ہو
کہ مانند گھوڑے اُن دونون کے ہووے یا قریب اُنسے دوڑنے مین پس اگر ہوگا گھوڑا محلل کا تیز رو اسطرح کا کہ وہ جانتا ہے کہ اُن دونون کے گھوڑے میرے گھوڑے سے
نہین بڑھ سکتے تو نہین جائز بلکہ ہونا نہونا اُسکا برابر ہے اور اگر نہین جانتا ہے یقیناً کہ میرا گھوڑا بڑھ جاویگا اُن دونون کے گھوڑون سے یا نہین جانتا ہے کہ میرا گھوڑا
پیچھے رہ جاویگا تو جائز ہے حاصل یہ کہ اگر محلل کا گھوڑا ایسا ہے کہ احتمال بڑھجانے اور نہ بڑھجانے کا رکھتا ہے تو جائز ہے والا نہین + ع + ح + والدرد **وعن** عمران بن حصین
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا جلب ولا جنب زاد یحیی فی حدیثہ فی الرہان رواہ ابو داود والنسائی ورواہ الترمذی مع زیادۃ فی باب الغصب
اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہے جلب اور نہ جنب زیادہ کیا یحیی نے بیچ حدیث اپنی کے لفظ فی الرہان کو یعنی کہا لا جلب
ولا جنب فی الرہان اور مراد رہان سے یہی مسابقت اور شرط کرنی ہے گھوڑون مین نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے اور نقل کی یہ ترمذی نے ساتھ زیادتی بعض الفاظ
اور معافی کے بیچ باب غصب کے **ف** جلب زکوۃ مین یہ ہے کہ زکوۃ لینے والا دور اُترے زکوۃ دینے والون سے اور حکم کرے اُنکو کہ مواشی یہان میرے پاس لے آؤ
اور جنب یہ کہ مال والے اپنے موضع سے دور جا بیٹھین اور زکوۃ لینے والے کو مشقت مین ڈالین تا وہ وہین جاوے پس یہ دونون مکروہ وممنوع ہین اور جلب
گھوڑدوڑ مین یہ کہ ایک شخص کو پیچھے اپنے گھوڑے کے لگالیوے کہ گھوڑے کو ڈانٹتا رہے تا وہ آگے بڑھجاوے اور جنب یہ کہ ایک اور گھوڑا بیچ پہلو گھوڑے اپنے کے
رکھے اور جب گھوڑا سواری کا تھک جاوے تو اُس گھوڑے پر سوار ہووے یہ بھی منع ہے + ع + ح **وعن** ابی قتادۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر
الخیل الادھم الاقرح الارثم ثم الاقرح المحجل طلق الیمین فان لم یکن ادھم فکمیت علی ھذہ الشیۃ رواہ الترمذی والدارمی اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہ
نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بہترین گھوڑون کا گھوڑا سیاہ ہے کہ بیچ پیشانی اُسکی کے تھوڑی سفیدی ہو اور ناک کی طرف سفیدی ہو اور وہ گھوڑا بہتر ہے
کہ جسکی پیشانی پر تھوڑی سی سفیدی ہو اور ہاتھ پاؤن سفید ہون لیکن داہان ہاتھ سفید نہو اور اگر نہو سیاہ پس کمیت اوپر اسی علامت کے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی
نے **ف** کمیت اُس گھوڑے کو کہتے ہین کہ دُم اور بال اُسکی سیاہ ہو اور باقی سرخ اور اوپر اسی علامت کے یعنی جو کہ سیاہ گھوڑے مین ذکر کیگئی سفیدی پیشانی وغیرہ کی
ع **وعن** ابی وھب الجشمی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بکل کمیت اغر محجل او اشقر اغر محجل او ادھم اغر محجل رواہ ابو داود
والنسائی اور روایت ہے ابی وہب جشمی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم ہے تمکو گھوڑا کمیت سفید پیشانی اور سفید پاؤن کا یا اشقر سفید پیشانی
اور سفید ہاتھ پاؤن کا یا سیاہ سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤن کا نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے **ف** اشقر کہتے ہین گھوڑے سرخ رنگ کو اور فرق کمیت اور
اشقر مین یہ ہے کہ کمیت کی دُم اور ایال سیاہ ہوتی ہے اور اشقر کی سرخ + ع + ح **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمن الخیل
فی الشقر رواہ الترمذی وابو داود اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت گھوڑون کی بیچ گھوڑون سرخ رنگ کے ہے نقل کی

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

یہ ترمذی اور ابوداؤد نے **وَعَنْ** عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ السُّلَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَقُصُّوا نَوَاصِيَ الْخَيْلِ وَلَا مَعَارِفَهَا وَلَا أَذْنَابَهَا فَإِنَّ أَذْنَابَهَا مَذَابُّهَا وَمَعَارِفَهَا دِفَاؤُهَا وَنَوَاصِيَهَا مَعْقُودٌ فِيهَا الْخَيْرُ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی عتبہ رض بن سلمی سے یہ کہ اُس نے سُنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے نہ کترو بال گھوڑون کی پیشانیون کے اور نہ ایالین اُنکی اور نہ دُمین اُنکی اسلیے کہ دُمین اُنکی چوریان اُنکی ہین کہ اُنسے مکھیان اُڑاتے ہین اور ایالین اُنکی سبب گرم ہونے اُنکے کی ہین اور اُنکے پیشانیون کے بالون مین بندھی ہی بھلائی نقل کی یہ ابوداؤد نے **وَعَنْ** أَبِي وَهْبٍ الْجُشَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْتَبِطُوا الْخَيْلَ وَامْسَحُوا بِنَوَاصِيهَا وَأَعْجَازِهَا أَوْ قَالَ أَكْفَالِهَا وَقَلِّدُوهَا وَلَا تُقَلِّدُوهَا الْأَوْتَارَ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی ابی وہب جشمی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھ رکھو گھوڑے اور ہاتھ پھیرا کرو اُنکی پیشانیون پر اور اُنکی پیٹھون پر یا فرمایا بدلے اعجازہا کے کفالہا معنی ایک ہی ہین اور گنڈے باندھو اُنکی گردنون مین اور نہ باندھو اُنکی گردنون مین چلے کمان کے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے **ف** باندھ رکھو الخ یہ کنایہ ہی فربہ کرنے اُنکے سے جہاد کے لیے اور ہاتھ پھیرنے سے مقصود صاف کرنا انکا ہی گرد وغبار سے اور پہچاننا حال فربہی اُنکے کا ہی اور اسسے انس و راحت بھی حاصل ہوتی ہی اُنکو اور عادت جاہلیت کی تھی کہ چلے کمان کے گھوڑون کی گردنون مین باندھتے تھے تا نظر نہ لگے اسسے منع فرمایا واسطے تنبیہ کرنے کے اسپر کہ یہ رد تقدیر نہین کرتا اس لیے کہ گلا نہ گھٹے اُسکا +ح+ع **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا مَأْمُورًا مَا اخْتَصَّنَا دُونَ النَّاسِ بِشَيْءٍ إِلَّا بِثَلَاثٍ أَمَرَنَا أَنْ نُسْبِغَ الْوُضُوءَ وَأَنْ لَا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ وَلَا أَنْ نُنْزِيَ حِمَارًا عَلَى فَرَسٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابن عباس رض سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بندے امر کیے گئے نہین خاص کیا ہم کو سوائے لوگون کے ساتھ کسی چیز کے مگر ساتھ تین چیزون کے حکم کیا ہم کو یہ کہ پورا کرین ہم وضو کو اور یہ کہ نہ کھاوین ہم صدقہ اور یہ کہ نہ جست کراوین ہم گدھون کو گھوڑیون پر نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے **ف** امر کیے گئے کہ کرتے تھے جو کچھ حکم کیے جاتے تھے خدا تعالیٰ کیطرف سے اور حکم نہین کرتے تھے ساتھ کسی چیز کے اپنی طرف سے اور اپنی خواہش نفس سے اور مخصوص نہین کرتے تھے کسی کو ساتھ کسی چیز کے احکام سے کہ چاہئے حتی کہ اہل بیت کو کہ خص اقرب تھے جیسے کہ کہا کہ نہین خاص کیا ہمکو الخ اور نہ جست کراوین ہم الخ تا پیدا ہو اُس سے خچر اس سے منع اسلیے کیا کہ لازم آتا ہی قطع نسل کا اور طلب کرنا ادنی چیز کا بدلے اچھی چیز کے اس لیے کہ خچر نہین کام آتا جہاد وغیرہ مین پس یہ مکروہ ہی اور اگر کہا جاوے کہ خاص کرنا بیچ نہی کے کھانے صدقہ سے تو ظاہر ہے لیکن حکم کرنا ساتھ پورا کرنے وضو کے اور نہی جست کروانے گدھے کے سے گھوڑی پر شامل ہی سب اُمت کو خاص ہونا انکو کیا معنی جواب یہ کہ مراد لازم اور واجب کرنا ہے انپر کہ اہلبیت ہین یا تاکید و مبالغہ منظور ہی انکے حق مین اور اس حدیث مین رد بلیغ ہے شیعہ پر کہ وہ کہتے ہین خاص کیا آنحضرت نے اپنے اہلبیت کو ساتھ علوم مخصوصہ کے اور مثل اسکے وہ حدیث ہی کہ اوپر گزری حضرت علی رض سے جبکہ پوچھے گئے هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ فَقَالَ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا عِنْدَنَا إِلَّا مَا فِي الْقُرْآنِ إِلَّا فَهْمًا يُعْطَى الرَّجُلُ فِي كِتَابِهِ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ الْحَدِيثَ ح ع **وَعَنْ** عَلِيٍّ رض قَالَ أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةٌ فَرَكِبَهَا فَقَالَ عَلِيٌّ لَوْ حَمَلْنَا الْحَمِيرَ عَلَى الْخَيْلِ فَكَانَتْ لَنَا مِثْلُ هَذِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی حضرت علی رض سے کہ کہا ہدیہ بھیجا گیا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک خچر پس سوار ہوئے اُسپر پس کہا حضرت علی رض نے اگر جست کراوین ہم گدھون گھوڑیون پر پس ہون واسطے ہمارے مانند ان خچرون کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کرتے ہین یہ وہ شخص کہ نہین جانتے ہین نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے **ف** نہین جانتے یہ کہ چھوڑنا گھوڑے کا گھوڑی پر بہتر ہے اس سے واسطے اُن چیز کے کہ ذکر کیے گئے منافع اس کے یا نہین جانتے احکام شریعت کے اور نہین راہ پاتے طرف اُس چیز کے کہ وہ اولی ہے اُنکے لیے اور اسمین نہی ہی جست کرانے گدھے کے سے گھوڑی پر اور یہ نہی کراہت کے لیے ہی +ع +ح **وَعَنْ** أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ قَبِيعَةُ سَيْفِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھی ٹوپی قبضہ تلوار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی چاندی سے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور دارمی نے **ف** شرح السنہ مین لکھا ہی کہ اسمین دلیل ہے اسپر کہ جائز ہے زیور تلوار کا ساتھ تھوڑی سی چاندی کے اور اسی طرح کمر بند اور سونے کا نہین جائز کسی مین بھی

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

وعن ہود بن عبد اللہ بن سعد عن جدہ مزیدة قال دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفتح وعلی سیفہ ذہب وفضة رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی ہود بن عبد اللہ بن سعد سے کہ نقل کی دادا اپنے سے کہ مزیدہ ہی کہا آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دن فتح مکہ کے اس حال مین کہ انکی تلوار پر تھا سونا اور چاندی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف یہ حدیث لائق دلیل پکڑنے کے نہین بیچ جائز ہونے استعمال سونے کے ہتھیار مین اسلیے کہ سند اسکی قوی نہین وعن سائب بن یزید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان علیہ یوم احد درعان قد ظاہر بینہما رواہ ابو داود وابن ماجة اور روایت ہی سائب بن یزید سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہنین دن احد کے دو زرہین کہ ایک دوسرے پر پہن لیا تھا نقل کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ نے ف اسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ جائز ہے مبالغہ کرنا اسباب جہاد مین اور یہ منافی توکل کے نہین ع وعن ابن عباس قال کانت رایة نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوداء ولواءہ ابیض رواہ الترمذی وابن ماجة اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تھا بڑا نشان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سیاہ اور چھوٹا نشان انکا سفید نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے وعن موسی بن عبیدة مولی محمد بن القاسم قال بعثنی محمد بن القاسم الی البراء بن عازب یسألہ عن رایة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کانت سوداء مربعة من نمرة رواہ احمد والترمذی وابو داود اور روایت ہی موسی بیٹے عبید مولی محمد بن قاسم کے سی کہ کہا بھیجا مجکو محمد بن قاسم نے طرف براء بن عازب کے درحالیکہ پوچھتا تھا محمد براء سے نشان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے پس کہا براء نے کہ تھا نشان سیاہ رنگ کا کہ کپڑا اسکا چوکور تھا قسم نمرہ کے سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نے ف مراد سیاہ رنگ سے یہ ہے کہ غالب رنگ اسکا سیاہ تھا کہ دور سے سیاہ معلوم ہوتا تھا نہ سیاہ رنگ خالص اسلیے کہ کہا نمرہ سے اور نمرہ اس کملی کو کہتے ہین کہ اسمین خط سیاہ اور سفید ہوتے ہین مشابہت ہی اسکو ساتھ نمرہ یعنی چیتے کے ع ح وعن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل مکة ولواءہ ابیض رواہ الترمذی وابو داود وابن ماجة اور روایت ہی جابر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوے مکہ مین یعنی دن فتح مکہ کے اس حال مین کہ نشان آپکا سفید تھا نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے

الفصل الثالث فصل تیسری

عن انس قال لم یکن شیء احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد النساء من الخیل رواہ النسائی روایت ہی انس سے کہ کہا نہین تھی کوئی چیز محبوب تر طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد عورتون کے گھوڑون سے یعنی جہاد کے لیے نقل کی یہ نسائی نے وعن علی قال کانت بید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قوس عربیة فرای رجلا بیدہ قوس فارسیة قال ما ہذہ القہا وعلیکم بہذہ واشباہہا ورماح القنا فانہا یؤید اللہ لکم بہا فی الدین ویمکن لکم فی البلاد رواہ ابن ماجة اور روایت ہی علی سے کہ کہا تھی بیچ ہاتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کمان عربی پس دیکھا ایک شخص کو اسکے ہاتھ مین تھی کمان فارسی فرمایا کیا ہی یہ ڈالدے اسکو اور لازم ہی تمکو اسطرح کی کمان رکھنی یعنی عربی اور مانند اسکے کے یعنی ہیئت مین اور لازم ہے تمکو نیزے کامل پس تحقیق قصہ یہ ہے کہ مدد کریگا اللہ تمھاری سبب اسکے دین مین اور جما دیگا تمکو شہرون مین نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف گویا ان صحابی نے دیکھا کمان فارسی کو قوی تر اور سخت تر پس اختیار کیا اسکو کمان عربی پر پھر گمان کیا کہ وہ بہت مددگار ہی لڑائی مین اور فتح ہونے شہرون کے مین پس ارشاد کیا حضرت نے اسکو یہ کہ جسطرح تو خیال کرتا ہی بلکہ نصرت دیتا ہے اللہ تعالی دین مین جسکو چاہتا ہی اور نصرت اسکی طرف سے ہی اور ساتھ قوت قدرت اسکی کے ہی نہ ساتھ قوت تمھاری کے اور قوت ساز و سامان تمھارے کے

ع ح باب آداب السفر

باب ہی بیچ بیان آداب سفر کے ف خواہ سفر جہاد کا ہو یا حج کا یا سوائے انکے کا اور آداب سفر کے بہت ہین بعضے اس طرح کے ہین کہ رعایت انکی پہلے سفر سے کرنی چاہیے اور بعضے درمیان سفر کے اور بعضے بعد از رجوع کے چنانچہ کتاب احیاء العلوم مین خوب تفصیل سے بیان کیے ہین

ح الفصل الاول فصل پہلی

عن کعب بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج یوم الخمیس فی غزوة تبوک وکان یحب ان یخرج یوم الخمیس رواہ البخاری اور روایت ہی کعب بن مالک سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے جمعرات کے دن بیچ غزوہ تبوک کے اور تھے حضرت دوست رکھتے یہ کہ نکلین دن جمعرات کے سفر جہاد کے لیے نقل کی یہ بخاری نے ف تبوک نام ایک موضع کا ہی شام مین ایک مہینے کی راہ ہے مدینے سے اور غزوہ تبوک کی سنہ نو مین ہوا

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

یہ آخری غزوہ حضرت کا ہے اور جامع الاصول میں حدیث ابوداؤد کی کعب بن مالک سے نقل کی ہے کہا کم تھا کہ باہر نکلیں حضرت سفر کے لیے مگر روز پنجشنبہ کو
جسوقت کہ جہاد کے لیے جاتے اور پنجشنبہ کے نکلنے میں کئی احتمال ہیں ایک تو یہ کہ دن مبارک ہے چڑھتے ہیں اسمیں اعمال بندون کے طرف اللہ تعالیٰ کے پس
چاہا حضرت نے کہ چڑھایا جاوے آج عمل جہاد کا کہ افضل اعمال ہے اور دوسرے یہ کہ خمیس یعنی لشکر کے ہے پس اسمیں تفاول ہے ساتھ اسکے کہ فتح پاوین لشکر پر کہ اسکی
طرف جاتے ہیں واللہ اعلم جو کچھ کہ موافق سنت نبوی کے ہے یہ ہے اور مدارا و پر استخارہ اور تفویض و توکل کے ہے اور سلف سے اصلا منقول نہیں کہ اتباع احکام نجوم
اور اختیارات ساعت بحکم نجوم کرتے ہوں امیر المومنین حضرت علی رض سے منقول ہے کہ کسی نے انکے پاس کسی کو کہا کہ فلانے روز جا اور فلانے روز نہ جا فرمایا اگر شمشیر میرے
ہاتھ میں ہوتی تو مارتا میں گردن تیری رہتے تھے ہم بیچ خدمت ابوالقاسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہ سُنا ہمنے نزدیک انکے کہ ذکر کیا جاتا کہ فلانے
روز مسافرت کرنی چاہیے اور فلانے روز نہ کرنی چاہیے اور جو کچھ کہ قمر در عقرب و محاق حضرت علی سے روایت کرتے ہیں صحت کو نہیں پہونچا ح وَعَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا أَعْلَمُ مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ
بن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر جانیں آدمی اُس چیز کو کہ تنہا سفر کرنے میں ہے اُسقدر کہ جانتا ہوں میں نہ چلے سوار رات کو تنہا نقل کی یہ بخاری نے
ف اُس چیز کو یعنی ضرر دینی اور دنیوی کو ضرر دینی یہ ہے کہ بسبب تنہائی کے جماعت نہیں میسر ہوتی اور ضرر دنیوی یہ ہے کہ کوئی غمخوار و مددگار نہیں ہوتا اور قید
سوار کی اور رات کی اسلیے لگائی کہ سوار کو بہ نسبت پیادہ کے خطر زیادہ ہوتا ہے خصوصاً رات کو ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَصْحَبُ الْمَلٰئِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا كَلْبٌ وَلَا جَرَسٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ساتھ ہوتے فرشتے اُس قافلے کے کہ اسمیں
کُتّا ہو اور گھنٹا نقل کی یہ مسلم نے ف مراد فرشتوں سے فرشتے رحمت کے ہیں نہ کتبہ اور نہ حفظہ اور مراد کتے سے وہ کُتّا ہے کہ نگہبانی کیلیے نہو پس کُتّا رکھنا پاسبانی
کے لیے اور محافظت مواشی کے لیے مباح ہے اور جرس اُسکو کہتے ہیں کہ جانور وغیرہ کے گلے میں باندھا جاتا ہے اور آواز کرتا ہے یعنی گھنٹا اور گھنگرو اور سبب اس کے
منع ہونے کا یہ ہے کہ مشابہ ساتھ ناقوس کے ہے یا اس لیے کہ ان لٹکانے کی چیزوں میں سے ہے کہ منع ہے لٹکانا انکا یا سبب کراہت آواز انکی کے اور مؤید ہے
اسکا قول حضرت کا کہ آگے آتا ہے مزامیر الشیطان اور شرح السنہ میں روایت کیا گیا ہے کہ ایک لڑکی حضرت عائشہ رض پاس آئی اُس حال میں کہ اُسکے پانو میں
گھنگرو باجا بجتی تھی کہا حضرت عائشہ رض نے کہ نکالو میرے پاس سے تفریق کرنے والی ملائکہ کی کو اور فرمایا حضرت نے کہ ساتھ ہر جرس کے شیطان ہے
ع وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَرَسُ مَزَامِيْرُ الشَّيْطَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ گھنٹا مزامیر الشیطان ہے نقل کی یہ مسلم نے ف مزامیر جمع مزمار کی ہے مزمار کہتے ہیں نے کو کہ بجائی جاتی ہے اور زمر اور تزمیر کہتے ہیں گانے کو ساتھ نے کے
اور مزامیر بلفظ جمع اس لیے فرمایا کہ آواز اُسکی منقطع نہیں ہوتی گویا جزو اسکا مزمار ہے اور مزامیر شیطان اُسکو اس لیے فرمایا کہ وہ باز رکھتا ہے ذکر و فکر سے ع
ح وَعَنْ أَبِي بَشِيْرٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَأَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا
لَا تَبْقَيَنَّ فِي رَقَبَةِ بَعِيْرٍ قِلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ أَوْ قِلَادَةٌ إِلَّا قُطِعَتْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی بشیر انصاری سے یہ کہ وہ تھے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ بعضے سفروں
اُنکے کے پس بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو کہ ندا کرے اہل سفر میں اس حکم کو کہ نہ باقی چھوڑا جاوے بیچ گردن کسی اونٹ کے قلادہ چلہ کمان کا یا فرمایا نہ باقی
رہے قلادہ مگر کاٹا جاوے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ شک راوی ہے کہ حضرت نے قلادہ من وتر فرمایا یا مطلق قلادہ فرمایا اور اُنکے کاٹنے کو اس لیے فرمایا کہ اہلِ
گھنٹا لی باندھتے تھے اور وہ مزامیر شیطان ہیں جیسے کہ اوپر گزرا یا اس لیے فرمایا کہ اُنمیں منکے وغیرہ ڈال کر جانوروں کے گلے میں باندھتے تھے بگمان اسکے کہ
بسبب انکے محفوظ رہیں گے آفات سے پس منع فرمایا حضرت نے اُس سے کہ یہ اللہ کی تقدیر کو نہیں پھیرتا ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَأَعْطُوا الْإِبِلَ حَقَّهَا مِنَ الْأَرْضِ وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَأَسْرِعُوْا عَلَيْهَا السَّيْرَ وَإِذَا عَرَّسْتُمْ بِاللَّيْلِ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيْقَ فَإِنَّهَا

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ وَفِي رِوَايَةٍ إِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوا بِهَا نِقْيَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ سفر کرو تم ارزانی میں پس دو اونٹون کو حق اُنکا زمین سے یعنی گھانس یعنی چھوڑ دیا کرو اُنکو ساعت بساعت تا چرین اور تیز چلین اور جب سفر کرو تم قحط سالی مین پس جلدی چلو اُسپر یعنی تاخیر نہ کرو راہ مین تا پہونچاوین تمکو منزل مقصود کو پہلے اسکے کہ ضعیف ہون اور جسوقت کہ اُترو تم رات کو پس راہ سے یعنی بیچ رستے کے اُترو سواسطے کہ رستے راہین ہین چارپایون کی اور ٹھکانے ہین موذی جانورون کے یعنی سانپ بچھو وغیرہ کے اور ایک روایت مین یون ہو کہ جسوقت سفر کرو تم قحط سالی مین پس شتابی کرو چلنے مین درحالیکہ باقی ہو اونٹون مین گودا اُنکا یعنی قوت اُنکے بدن کی نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي سَفَرٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى رَاحِلَةٍ فَجَعَلَ يَضْرِبُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا ظَهْرَ لَهُ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلُ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا زَادَ لَهُ قَالَ فَذَكَرَ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ حَتَّى رَأَيْنَا أَنَّهُ لَا حَقَّ لِأَحَدٍ مِنَّا فِي فَضْلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو سعید خدری رض سے کہ کہا اُسوقت کہ تھے ایک سفر مین ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ناگہان آیا حضرت کے پاس ایک شخص اونٹ پر پس شروع کیا کہ پھیرتا تھا اونٹ کو داہنے اور بائین پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو ساتھ اُسکے زیادہ سواری پس چاہیئے کہ دیوے وہ سواری اُس شخص کو کہ نہین سواری واسطے اُسکے اور جو شخص کہ ہو واسطے اُسکے زیادہ توشہ پس دے اُس شخص کو کہ نہین توشہ واسطے اُسکے کہا راوی نے پس ذکر کیا حضرت صلعم نے اقسام مال یعنی فرمایا کہ جسکے پاس ہو فلانا مال اور فلانا مال مانند کپڑے وغیرہ کے زیادہ حاجت سے پس خرچ کرے اُسپر کہ جسکے پاس وہ نہو یہانتک کہ جانا ہمنے یہ کہ نہین حق واسطے کسی کے ہم مین بیچ زیادتی مال کے نقل کی یہ مسلم **ف** پھیرتا تھا اونٹ کو داہنے اور بائین بسبب تھک جانے اُسکے کے یا معنی یہ ہین کہ پھیرتا تھا آنکھین اپنی اور دیکھتا تھا داہنے اور بائین واسطے طلب اُس چیز کے کہ روا کرے حاجت اپنی ساتھ اُسکے حاصل یہ کہ وہ عاجز تھا زاد و راحلہ سے حضرت نے رغبت دلائی لوگون کو کہ درماندہ کی خبرگیری کرین + ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ فَإِذَا قَضَى نَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهِ فَلْيُعَجِّلْ إِلَى أَهْلِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر ایک ٹکڑا ہی عذاب کا باز رکھتا ہے ایک تمہارے کو نیند اُسکی سے اور کھانے اُسکے سے اور پینے اُسکے سے پس جسوقت کہ پورا کر چکے ایک تمہارا حاجت اپنی سفر اپنے سے پس چاہیے کہ جلدی کرے طرف اہل اپنے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ایک ٹکڑا ہے یعنی سفر ایک نوع ہے انواع عذاب جہنم سے بموجب قول اللہ تعالیٰ کے سَأُرْهِقُهُ صَعُودًا اور سفر کھانے وغیرہ سے باز رکھتا ہے کہ بسبب عادت و چلن کے یہ چیزین نہین میسر ہوتین اور تخصیص ان چیزون کی بطور مثال کے فرمائی ورنہ سفر مین فوت ہوتے ہین بہت امور دینی اور دنیوی مانند جمعہ و جماعات اور حقوق اہل اور قرابتیون کی اور مشقت گرمی اور سردی وغیر ذلک کے پیش آتی ہے ۱۲ ع ۱۲ ح وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّيَ بِصِبْيَانِ أَهْلِ بَيْتِهِ وَإِنَّهُ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَسُبِقَ بِي إِلَيْهِ فَحَمَلَنِي بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ جِيءَ بِأَحَدِ ابْنَيْ فَاطِمَةَ فَأَرْدَفَهُ خَلْفَهُ قَالَ فَأُدْخِلْنَا الْمَدِينَةَ ثَلَاثَةً عَلَى دَابَّةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن جعفر رض سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت آتے سفر سے استقبال کیے جاتے ساتھ لڑکون اہلبیت اپنے کے یعنی اہلبیت کے لڑکون کو حضرت صلعم کے پاس لیجاتے اور تحقیق حضرت آئے ایک سفر سے پس پیش کیا گیا مین طرف حضرت کے پس اُٹھایا اور سوار کیا مجکو آگے اپنے پھر لائے گئے ایک دونون بیٹون فاطمہ رض کے سے یعنی حضرت امام حسن یا امام حسین پس بٹھالیا اُنکو پیچھے اپنے پھر داخل کیے گئے ہم مدینہ مین تینون ایک جانور پر نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ أَقْبَلَ هُوَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةُ مُرْدِفُهَا عَلَى رَاحِلَتِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس رض سے کہ تحقیق انس آئے وہ اور ابو طلحہ یعنی خیبر سے ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حال مین کہ ساتھ آنحضرت کے تھین صفیہ کہ پیچھے بٹھایا تھا اُنکو اپنی سواری پر نقل کی یہ بخاری نے **ف** یہ قصہ خیبر سے پھرنے کے

ف صعود ایک پہاڑ ہے آگ کا دوزخ مین ستر برس تک اس پر چڑھاوینگے کافرون کو چڑھا دینگے اور اتار دینگے ۱۲ ع

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

وقت کا ہی کہ صفیہ ؓ مال غنیمت خیبر کے سے تھین کہ پہلے دحیہ کلبی کے ہاتھ لگی تھین اور پہر اُن سے حضرت ؐ نے لیا اور آزاد کر نکاح کیا اُنسے اور اپنے ساتھ بٹھا کر سواری پر لائے
ح وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَطْرُقُ اَهْلَهُ لَيْلًا وَكَانَ لَا يَدْخُلُ اِلَّا غُدْوَةً اَوْ عَشِيَّةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے
رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نہین آتے تھے اہل اپنی کے پاس رات کو یعنی سفر سے اور نہین داخل ہوتے تھے یعنی گھر مین مگر اول روز یا آخر روز نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَطَالَ اَحَدُكُمُ الْغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقْ اَهْلَهُ لَيْلًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابر ؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا
صلی اللہ علیہ سلم نے جسوقت کہ دراز ہو ایک تمھارے کو غائب ہونا یعنی سفر مین بہت دن لگین پس نہ آوے اپنے گھر مین رات کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف
شرح السنہ مین روایت ہی ابن عباس ؓ سے کہ کہا انھون نے کہ رات کو آئے گھر مین دو شخص بعد منع کرنے حضرت ؐ کے پس پایا ہر ایک نے اپنی بیوی کے ساتھ مردون کو
ع وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلْتَ لَيْلًا فَلَا تَدْخُلْ عَلَى اَهْلِكَ حَتّٰى تَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ وَتَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی جابر ؓ سے یہ کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ داخل ہو تو رات کو یعنی شہر مین پس نہ داخل ہو اپنی اہل کے پاس یہانتک کہ بال زیر ناف کے لیوے بیوی اور کنگھی کرے
وہ بیوی کہ پراگندہ ہون بال اُسکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حاصل یہ کہ صبر کرے تا عورت اپنے کو آراستہ اور مستعد صحبت کا کرے اور کہا نووی نے کہ یہ سب مکروہ ہی
واسطے اُسکے کہ جو دور دراز سفر ہو اُسکا اور جبکا سفر قریب ہو کہ توقع ہو اُسکے آنے کی رات کو تو نہین مضائقہ ہی بموجب قول حضرت ؐ کے اذا اطال الرجل الغیبۃ اور ایسے
ہی جب ہو بڑے لشکر مین اور مشہور ہو آنا لشکر کا اور جانے بیوی اور گھر والی اُسکی کہ وہ آتا ہے تو نہین مضائقہ ہی رات کے آنیکا اسلیے کہ مراد مستعد ہونا اُسکا ہے سو حاصل ہی کہتا
ہو نہین لیکن ضرور ہے کھٹ کھٹانا دروازہ کا اور انتظار کرنا جواب کا ع ح وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ نَحَرَ جَزُورًا اَوْ بَقَرَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی جابر ؓ سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائے مدینہ مین تو ذبح کیا اونٹ یا گائین ف دلالت کیا اس حدیث نے اسپر کہ ضیافت کرنی بعد آنیکے سفر
سے سنت ہی وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ اِلَّا نَهَارًا فِي الضُّحٰى فَاِذَا قَدِمَ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰى فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيهِ
لِلنَّاسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی کعب بن مالک سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ آتے سفر سے مگر دن کو وقت چاشت کے پس جسوقت کہ آتے پہلے جاتے مسجد مین اور پڑھتے اُسمین یعنی
پہلے بیٹھنے سے دو رکعتین یعنی تحیۃ المسجد یا صلوۃ چاشت پھر بیٹھتے اُسمین واسطے ملاقات لوگونکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف وقت چاشت کے یہ باعتبار اکثر کے ہی وہ الا
پہلے گذر ہی چکا ہی کہ نہین آتے تھے مگر اول روز مین یا آخر روز مین ح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ
لِيْ اُدْخُلِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے جابر ؓ سے کہ کہا تھا مین ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر مین پس جب آئے ہم مدینے مین فرمایا مجکو داخل ہو
مسجد مین اور پڑھ اُسمین دو رکعتین نقل کی یہ بخاری نے ف ثابت ہوا داخل ہونا مسجد مین مسافر کو ساتھ حدیث حضرت ؐ کے فعلاً اور قولاً اور اسمین اشارہ ہی طرف تعظیم شعائر اللہ کے
اور اشارہ ہی طرف اسکے کہ مسجد بمنزلہ گھر کے ہے گھرون اللہ کے سے اور جانیوالا اُسمین گویا ملاقات کرنیوالا ہی اللہ سبحانہ سے ع اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ
صَخْرِ بْنِ وَدَاعَةَ الْغَامِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِاُمَّتِيْ فِيْ بُكُورِهَا وَكَانَ اِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً اَوْ جَيْشًا بَعَثَهُمْ مِنْ اَوَّلِ
النَّهَارِ وَكَانَ صَخْرٌ تَاجِرًا فَكَانَ يَبْعَثُ تِجَارَتَهُ اَوَّلَ النَّهَارِ فَاَثْرٰى وَكَثُرَ مَالُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی صخر بن وداعہ غامدی
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا الٰہی برکت دے واسطے اُمت میری کے بیچ اول روز اُنکے کے یعنی اول روز مین طلب علم کرین یا کسب یا سفر وغیر ذلک
تو برکت حاصل ہو اُسمین اور تھے حضرت ؐ جسوقت بھیجتے لشکر چھوٹا یا بڑا بھیجتے اُسکو اول روز اور تھا صخر سوداگر پس بھیجتا تھا مال تجارت اپنی کا اول روز پس مالدار ہوا
اور بہت ہوا مال اُسکا نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالدُّلْجَةِ فَاِنَّ الْاَرْضَ
تُطْوٰى بِاللَّيْلِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی انس ؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو اپنے پر رات کو چلنا اس لیے کہ تحقیق زمین لپیٹی جاتی ہی
رات کو نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنی قناعت نکرو دن کے چلنے پر بلکہ کچھ رات کو بھی چلا کرو اس لیے کہ آسان ہوتا ہے چلنا اور خیال کرتا ہے راہ چلنے والا کہ تھوڑا

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

چلا ہون حالانکہ چلا ہوتا ہی بہت اور یہ ہوتا ہی بسبب ہونے شغل کے چلنے سے اور بسبب دیکھنے علامت و نشان کے کہ یہ چیزین بھاری کردیتی ہین چلنے کو مبیح قطع چلنے
والے کے اور یہ مراد نہین ہے کہ دن کو چلو ہی نہین چنانچہ اور حدیثون مین آیا ہے کہ چلا کرو اول روز اور آخر روز مین اور کچھ رات کو ع ح **وعن** عمرو بن شعیب عن
ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الراکب شیطان والراکبان شیطانان والثلثۃ رکب رواہ مالک والترمذی و
ابوداؤد والنسائی اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اُس نے نقل کی اپنے دادا سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک سوار
ایک شیطان ہے اور دو سوار دو شیطان ہین اور تین سوار سوار ہین نقل کی یہ مالک اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے **ف** یعنی تین سوار مستحق اسکے ہین کہ انکو سوار
کہین بسبب ہونے کے محفوظ شیطان سے اور منع کیا ایک سوار اور دو سوار کو سفر کرنے سے اسلیے کہ ایک کے ہونے مین تو جماعت فوت ہوتی ہے اور عند الحاجت
کوئی مددگار نہین ہوتا اور ہر امر مین درماندہ ہوتا ہے اور اگر دو ہون تو ان مین سے ایک اگر بیمار ہو یا مر جاوے تو مضطر ہوتا ہے دوسرا اور خوش ہوتا ہے شیطان یا مراد
یہ ہے کہ ساتھ انکے شیطان ہے کہ حکم کرتا ہے ساتھ شر کے اور مبالغۃً انکو نفس شیطان فرمایا پس اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر مین چاہیے کہ تین آدمی ہون تا جماعت
سے نماز پڑھین اور اگر ایک کچھ کام کو جاوے تو دو باقی رہین اور آپس مین انس پکڑین اور اگر اُسکے آنے مین تاخیر ہو تو ایک اُن دونون مین کا واسطے خبر اور تحقیق حال
کے جاوے اور ایک اسباب کے پاس بیٹھا رہے ع ح **وعن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان ثلثۃ فی
سفر فلیؤمروا احدھم رواہ ابوداؤد اور روایت ہے ابی سعید خدری سے یہ کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ ہووین تین شخص یعنی مثلاً سفر مین پس چاہیے کہ امیر
کرین ایک کو اُنمین سے یعنی سردار ٹھہراوین افضل کو اُنمین سے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** تین شخص یعنی جماعت ہو کہ اقل اُسکی تین ہین اور ایسے ہی جبکہ دو ہون اور اکتفا تین
پر اسلیے کیا کہ پہلے گزر چکا ہے کہ دو سوار شیطان ہوتے ہین اور امیر کرنے کو حکم اسلیے کیا کہ اگر نزاع کسی امر مین واقع ہو تو اُسکی طرف رجوع کرین اور امیر کو چاہیے کہ خیر خواہ اور
مہربان اور خادم ہو انکا جیسے کہ وارد ہوا ہے کہ سید القوم خادمھم ع ح **وعن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر الصحابۃ اربعۃ
وخیر السرایا اربعمائۃ وخیر الجیوش اربعۃ آلاف ولن یغلب اثنی عشر الفا من قلۃ رواہ الترمذی وابوداؤد والدارمی وقال
الترمذی ھذا حدیث غریب اور روایت ہے ابن عباس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا بہترین مصاحبون اور رفیقون کے
چار ہین اور بہترین چھوٹے لشکرون کے چار سو ہین اور بہترین بڑے لشکرون کے چار ہزار ہین اور ہرگز نہین مغلوب ہوتے بارہ ہزار بسبب قلت کے نقل کی یہ ترمذی
اور ابوداؤد اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے **ف** چار ہین چار اس لیے بہتر ہین کہ اگر ایک بیمار ہو اور چاہے کہ وصیت کرے کسی رفیق کو تو دو گواہ
ہو جاوین اور لکھا ہے علمانے کہ پانچ بہتر چار سے ہین اور جسقدر زیادہ ہون گے بہتر ہون گے لیکن حدیث مین اقل مرتبہ کو بیان کیا ہے اور ہرگز نہین مغلوب ہوتے
الخ یعنی بارہ ہزار مغلوب نہین ہوتے اور اگر مغلوب بھی ہون گے تو بسبب کمی کے نہون گے کہ یہ عدد کمی سے نکل گیا ہے بلکہ بسبب اور امر کے مغلوب ہونگے یعنی عجب
اور غرور وغیر ذلک سے ع ح **وعن** جابر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتخلف فی المسیر فیزجی الضعیف ویردف ویدعو لھم
رواہ ابوداؤد اور روایت ہے جابر سے کہ کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے رہتے چلنے مین یعنی واسطے تواضع اور مدد کرنے کے پس ہانکتے ضعیف کو یعنی
اُسکی سواری کو تاکہ ملجاوے ساتھ ہمراہیون کے اور پیچھے سوار کر لیتے یعنی اُس ضعیف کو کہ پیادہ پا ہوتا اُنمین اور دعا کرتے اُنکے لیے نقل کی یہ ابوداؤد نے **وعن** ابی ثعلبۃ
الخشنی قال کان الناس اذا نزلوا منزلا تفرقوا فی الشعاب والاودیۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تفرقکم فی ھذہ الشعاب
والاودیۃ انما ذلکم من الشیطان فلم ینزلوا بعد ذلک منزلا الا انضم بعضھم الی بعض حتی یقال لو بسط علیھم ثوب لعمھم
رواہ ابوداؤد اور روایت ہے ابی ثعلبہ خشنی سے کہ کہا تھے لوگ یعنی صحابہؓ جب اُترتے منزل مین اُترتے متفرق ہو کر بیچ درے پہاڑون کے اور نالون کے پس
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق تفرقہ تمھارا بیچ اُن درون کے اور نالون کے نہین ہے مگر شیطان سے کہ تمکو ایک دوسرے سے جدا کرے پس دشمن قدرت

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

پاوین اور آزار پہونچاوین تمکو پس اُترے لوگ بعد اس فرمانے کے کسی منزل مین مگر ملے ہوے بعض اُنکے طرف بعض کے یہانتک کہ کہا جاتا تھا اگر پھیلایا جاوے اُنپر ایک کپڑا البتہ ڈھانک لے سب کو نقل کی یہ ابوداؤد نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا يَوْمَ بَدْرٍ كُلُّ ثَلٰثَةٍ عَلٰى بَعِيْرٍ وَكَانَ اَبُوْ لُبَابَةَ وَعَلِيُّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ زَمِيْلَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ اِذَا جَاءَتْ عُقْبَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَا نَحْنُ نَمْشِيْ عَنْكَ قَالَ مَا اَنْتُمَا بِاَقْوٰى مِنِّيْ وَمَا اَنَا بِاَغْنٰى عَنِ الْاَجْرِ مِنْكُمَا رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا تھے ہم دن جنگ بدر کے ہر تین آدمی ایک اونٹ پر یعنی ہر تین آدمیون مین ایک ایک اونٹ تھا کہ باری باری سے سوار ہوتے تھے اور تھے ابولبابہ اور حضرت علیؓ شامل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا عبد اللہ نے ہین تھا قصہ اس طرح سے جسوقت کہ آتی نوبت اُترنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہتے ابولبابہ اور حضرت علیؓ ہم پیادہ پا چلینگے بدلے آپکے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین تم دونون قوی تر مجھسے یعنی دنیا مین اور نہین ہین بے پرواہ زیادہ ثواب کے تم دونون سے یعنی عقبی مین نقل کی یہ شرح السنہ مین ف اس سے معلوم ہوئی نہایت تواضع حضرتؐ کی اور مہربانی رفیقون پر اور احتیاج طرف اللہ تعالی کے + ع + ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَّخِذُوْا ظُهُوْرَ دَوَابِّكُمْ مَنَابِرَ فَاِنَّ اللّٰهَ اِنَّمَا سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُبَلِّغَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَمْ تَكُوْنُوْا بَالِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ وَجَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فَعَلَيْهَا فَاقْضُوْا حَاجَاتِكُمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ ❊ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہ پکڑو پشتون جانورون اپنے کو منبر اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالی نے سواے اسکے نہین کہ مسخر کیا ہے جانورون کو واسطے تمھارے تا کہ پہونچاوین تمکو طرف اُس شہر کے کہ نہ تھے تم پہونچنے والے اسکو مگر ساتھ مشقت جانون اپنی کے یعنی مقصود اُنسے سواری اور باسانی پہونچنا ہے مقصد کو پس ایذا پہونچانا اُنکو روا نہین اور پیدا کیا واسطے تمھارے زمین کو پس اُسپر کرو اپنے کام اور حاجتین نقل کی یہ ابوداؤد نے ف نہ پکڑو آخر یعنی جانورون کی پشت پر سوار ہوے نہ کھڑے رہو باتین کرنے کے لیے بلکہ اُتر کر حاجت روائی اپنی کرو اور پھر سوار ہو اور یہ اُس صورت مین ہے کہ حاجت جانور کی اور کوئی غرض صحیح ساتھ اُسکے متعلق نہو اس لیے کہ ثابت ہوا ہے کہ حضرتؐ خطبہ پڑھتے تھے عرفہ مین اپنی اونٹنی پر اور مشقت جانورون کی یعنی مقصود جانورون سے یہ ہے کہ سوار ہو کر باسانی مقصد کو پہونچے اور زیادہ تکلیف اُنکو نہ پہونچاوے اور حاجتین یعنی بیٹھنا اور کھڑا ہونا اور سواے انکے اور حاجتین زمین پر ہو کرو نہ جانور پر سواے سواری کے کہ کسی جگہ پہونچاوے نکرو + ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا اِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا لَا نُسَبِّحُ حَتّٰى نَحُلَّ الرِّحَالَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہے انسؓ سے کہا تھے ہم جسوقت کہ اترتے منزل مین نہ پڑھتے نماز نفل کی یہانتک کہ کھولے جاتے اسباب جانورون کے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف سبحہ اور تسبیح کا اطلاق اکثر نماز نفل پر آتا ہے اور بعضون نے کہا مراد نماز چاشت ہے کہ اُترنے کے وقت وقت اُسکا ہوتا ہے حاصل یہ کہ باوجودیکہ صحابہ کو اہتمام نماز کا بہت تھا لیکن رعایت حال جانورون کی مقدم جانتے تھے + ع وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ مَعَهٗ حِمَارٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ارْكَبْ وَتَاَخَّرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَنْتَ اَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِكَ اِلَّا اَنْ تَجْعَلَهٗ لِيْ قَالَ جَعَلْتُهٗ لَكَ فَرَكِبَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہے بریدہؓ سے کہ کہا اُسوقت کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تھے ناگہان آیا اُنکے پاس ایک شخص ساتھ اسکے تھا گدھا یعنی سوار تھا وہ گدھے پر پس کہا اُس شخص نے یارسول اللہ سوار ہو اور پیچھے سرکا وہ شخص یعنی تا کہ حضرتؐ آگے بیٹھین پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین سوار ہوتا مین آگے تو لائق تر ہے اپنے جانور کی اگلی جانب کا مگر یہ کہ کر دانے تو اُسکو واسطے میرے یعنی صریح کہے تو والا پیچھے سرکنا اُسکا تو اسی لیے تھا کہا اُسنے کہ کر دیا مین نے اُسکو واسطے آپکے پس سوار ہوے حضرتؐ یعنی آگے اُسکے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے ف اسمین نہایت انصاف اور تواضع ہے حضرتؐ کی کہ راضی ہوے پیچھے بیٹھنے پر اُس شخص کے + ع + ح وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُوْنُ اِبِلٌ لِلشَّيَاطِيْنِ وَبُيُوْتٌ لِلشَّيَاطِيْنِ فَاَمَّا اِبِلُ الشَّيَاطِيْنِ فَقَدْ رَاَيْتُهَا يَخْرُجُ اَحَدُكُمْ بِنَجِيْبَاتٍ مَعَهٗ قَدْ اَسْمَنَهَا فَلَا يَعْلُوْ بَعِيْرًا مِنْهَا وَيَمُرُّ بِاَخِيْهِ قَدِ انْقَطَعَ بِهٖ فَلَا يَحْمِلُهٗ وَاَمَّا بُيُوْتُ الشَّيَاطِيْنِ فَلَمْ اَرَهَا كَانَ سَعِيْدٌ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

يَقُوْلُ لَا اُرَاهَا اِلَّا هٰذِهٖ اِلَّا تِقَاصَرَ اَلَّتِيْ يَسْتُرُ النَّاسُ بِالدِّيْبَاجِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤد اور روایت ہے سعید بن ابی ہند سے کہ نقل کی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوتے ہین اونٹ واسطے شیطانون کے اور ہوتے ہین گھر شیطانون کے لیے پس لیکن اونٹ شیطانون کے پس تحقیق دیکھا مین نے اُنکو نکلتا ہے ایک تمہارا ساتھ اچھی اونٹنیون کے کہ تحقیق فربہ کیا ہے اُنکو پس نہین چڑھتا کسی اونٹ پر اُنمین سے یعنی احتیاج نہین رکھتا اُن کی کوتل رہتے ہین اور گزرتا ہے یعنی سفر مین ساتھ مسلمان بھائی اپنے کے اس حالت مین کہ تحقیق تھک گیا ہے وہ چلنے سے یعنی بسبب ضعف وعجز کے پس نہین سوار کرتا اُسکو اور لیکن گھر شیطانون کے پس نہین دیکھا مین نے اُنکو تھے سعید کہ راوی حدیث کے ہین کہتے نہین گمان کرتا مین اُن گھرون کو مگر پنجرے کہ ڈھانکتے ہین لوگ ساتھ ریشمی کپڑے کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** ہوتے ہین اونٹ واسطے شیطانون کے آخر حاصل یہ کہ یہ اونٹ واسطے تفاخر اور نام آوری کے کوتل چلتے ہین واسطے رفع احتیاج اپنی کے اور مسلمانون کے پس چونکہ جانور پیدا کیے گئے ہین واسطے نفع اٹھانیکے ساتھ سوار ہونیکے اور سوار کرنیکے کسی کو پس جبکہ نہ اپنے کام مین آیا اور نہ سوار کیا کسی تھکے ہوئے کو اُسپر پس اطاعت کی شیطان کی اور شیطان خوش ہوا اُس سے پس گویا کہ وہ شیطانون کے لیے ہین پس اس سے معلوم ہوا کہ کوتل گھوڑے کہ یہان امراء آگے رکھتے ہین منع ہے اور شیطانون کے لیے ہوتے ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ قول فاما ابل الشیاطین آخر قول راوی حدیث کا ہے یعنی ابوہریرہؓ کا اور حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وہی مجمل سابق ہے یعنی یکون ابل للشیاطین وبیوت للشیاطین و بعضونؓ نے کہا حدیث تا قول فلم ارہا ہے اور مراد گھرون سے یا تو انباریان اور ہودج ہین کہ اُنکو ریشمی کپڑون سے تکلف کر کر بناتے ہین یا وہ گھر کہ جنکو دیوار گیریان ریشمی کپڑے کی بنا کر لگاتے ہین اور ظاہر یہ ہے کہ مراد انہا اُنسے نہی نہین ہے بلکہ بسبب پوشش کرنے اُنکے کے ساتھ حریر کے اور ضائع کرنے مال کے اور تفاخر اور ریا اور اسراف کے ح ع **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَيَّقَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ وَقَطَعُوا الطَّرِيْقَ فَبَعَثَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا يُنَادِيْ فِي النَّاسِ اَنَّ مَنْ ضَيَّقَ مَنْزِلًا اَوْ قَطَعَ طَرِيْقًا فَلَا جِهَادَ لَهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤد اور روایت ہے سہل بن معاذؓ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا جہاد کیا ہمنے ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس تنگ کیا لوگون نے منزلون کو یعنی بعضون نے بلا حاجت یا زیادہ حاجت سے مکان روک لیے بسبب اسکے تنگ کی جگہ اور وں پر اور قطع کیا اُنھون نے راہ کو یعنی بسبب تنگ کرنے اُسکے کے گزرنیوالون پر پس بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارنیوالے کو کہ آواز کرے لوگون مین یہ کہ جو شخص کہ تنگ کرے منزل کو یا قطع کرے راہ کو پس نہین ثواب جہاد اُسکے لیے یعنی بسبب ضرر پہونچانیکے لوگون کو نقل کی یہ ابوداؤد نے **وَعَنْ** جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا دَخَلَ الرَّجُلُ اَهْلَهٗ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ اَوَّلُ اللَّيْلِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤد اور روایت ہے جابرؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین اوقات داخل ہونے مرد کے اپنے گھروالون کے پاس جبکہ آوے سفر سے اول شب ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یہ اُس صورت مین ہے کہ سفر قریب ہو اور پہلے جو گزرا کہ رات کو نہ آوے وہ سفر دور و دراز مین ہے اور نووی نے کہا اگر سفر دور کا بھی ہو اور خبر گھر مین آنے کی دن سے پہونچ جاوے تو مضائقہ نہین رات کو آنے کا اور بعضون نے کہا مراد دخل ہونے سے گھروالون پاس جماع ہے اس لیے کہ مسافر کو شہوت بہت ہوتی ہے جب اول شب مین صحبت کریگا تو آرام سے سوویگا اور جو بیوی بھی جلدی ہی ادا ہوگا ح

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ** اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ فِيْ سَفَرٍ فَعَرَّسَ بِلَيْلٍ اِضْطَجَعَ عَلٰى يَمِيْنِهٖ وَاِذَا عَرَّسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهٗ وَوَضَعَ رَأْسَهٗ عَلٰى كَفِّهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی قتادہؓ سے کہ کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ ہوتے سفر مین پس اُترتے آخر رات کو یعنی پہلے سحر کے لیٹتے داہنی کروٹ پر اور جسوقت کہ اُترتے کچھ پہلے صبح سے تو کھڑا کرتے ہاتھ اپنا یعنی داہنا ہاتھ اور رکھتے سر اپنا ہتھیلی پر یعنی تاکہ غالب نہو نیند نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَوَافَقَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَغَدَا اَصْحَابُهٗ وَقَالَ اَتَخَلَّفُ وَاُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَلْحَقُهُمْ فَلَمَّا صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰهُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَغْدُوَ مَعَ اَصْحَابِكَ فَقَالَ اَرَدْتُّ اَنْ اُصَلِّيَ مَعَكَ ثُمَّ اَلْحَقَهُمْ فَقَالَ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَا اَدْرَكْتَ فَضْلَ غَدْوَتِهِمْ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا بھیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن رواحہ کو بیچ ایک چھوٹے لشکر کے پس موافق ہوا یہ دن جمعہ کے
یعنی اتفاقاً روز جمعہ کے حکم کیا تھا جہاد کے جانیکا پس صبح کو گئے یار اُسکے یعنی لشکر کے لوگ کہ ہمراہ اُنکے گئے تھے اور کہا عبداللہ نے یعنی اپنے دل مین یا کسی یار سے پیچھے
رہونگا مین اور نماز پڑھونگا جمعہ کی ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر جا ملونگا مین ساتھ اُنکے پس جب نماز پڑھ چکے عبداللہ ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھا
حضرتؐ نے اُنکو پس فرمایا کس چیز نے منع کیا ہے تجکو صبح کے جانے سے ساتھ یارون اپنے کے پس کہا ارادہ کیا تھا مین نے یہ کہ نماز پڑھونمین ساتھ تمہارے پھر جا ملون مین
اُنسے فرمایا اگر خرچ کرے تو جو چیز کہ زمین مین ہی سب نہ پاویگا تو ثواب صبح کو جانے اُنکے کا نقل کی یہ ترمذی نے ف اسمین نہایت تاکید ہی اور مبالغہ ہی بیچ ثواب
جہاد کے اور نماز جمعہ پہلے آنے وقت سے فرض نہین ہوتی ہی اور نکلنا روز جمعہ کے بعد داخل ہونے وقت کے حرام ہے اُسپر کہ جمعہ اُسپر لازم ہے نزدیک جمہور علما
کے اور نزدیک امام ابو حنیفہؒ کے روا ہے بسبب ضرورت کے سفر کرنے مین ساتھ فوت ہونے فرصت کے اور مرافقت کے اور مانند اُنکے کے لیکن مکروہ ہی
کہ باعث اعراض اور تغافل کا ہی طاعت سے اور نزدیک شافعیؒ کے سفر روز جمعہ کے اگرچہ پہلے زوال سے اور وقت صبح کے ہو حرام ہی کذا فی السعادۃ + ح

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصْحَبُ الْمَلٰئِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا جِلْدُ نَمِرٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ؛ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ساتھ ہوتے فرشتے اُس قافلے کے کہ اُسمین ہو چمڑا چیتے کا نقل کی یہ ابو داؤد نے ف چیتے کے چمڑے پر سوار
ہونے اور استعمال مین لانے اُسکے سے منع فرمایا ہے اس لیے کہ شان تکبر کی ہے اور لباس عجم کا ہے + ع + ح وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ الْقَوْمِ فِي السَّفَرِ خَادِمُهُمْ فَمَنْ سَبَقَهُمْ بِخِدْمَةٍ لَمْ يَسْبِقُوهُ بِعَمَلٍ إِلَّا الشَّهَادَةَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی سہل
بن سعد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سردار قوم کا سفر مین خادم اُنکا ہی پس جو شخص پیشدستی لیگیا اُنسے ساتھ خدمت کرنے کے نہین پیشدستی
لیجاوینگے اُس سے ساتھ کسی عمل کے مگر شہادت کے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف یعنی سردار کو چاہیے کہ خدمت کرے قوم کی اور قائم
ہو ساتھ مصالح اُنکے کے اور رعایت احوال اُنکے کے ظاہر و باطن مین اور بعضون نے کہا مراد یہ ہے کہ جو کوئی خدمت کرے اگرچہ ظاہر مین ادنی اُنکا ہو سید
اُنکا ہی حقیقت مین بسبب کثرت ثواب کے اور یہ معنی مناسب تر ہین ساتھ قول حضرتؐ کے فمن سبقہم آخر یعنی کوئی عمل افضل خدمت سے نہین ع کہ مردان زہد
بجائے رسند + مگر لڑنا اللہ کی راہ مین حتی کہ مارا جاوے اور فضیلت شہادت کی پاوے + ح

بَابُ الْكِتَابِ إِلَى الْكُفَّارِ وَدُعَائِهِمْ إِلَى الْإِسْلَامِ

باب ہی بیچ لکھنے نامہ کے طرف کفار کے اور لانے اُنکے کے طرف اسلام کے ف بلانا کفار کا طرف اسلام کے پہلے لڑنے کے واجب ہے اور لڑنا پہلے بلانے کے
طرف اسلام کے حرام اگر نہ پہونچی ہو اُنکو دعوت اور مستحب ہے بلانا اگر پہونچی ہو اُنکو دعوت اور اکثر بلانا ساتھ لکھنے خط کے ہوتا ہے خصوصاً بادشاہون اور
امیرون کو چنانچہ حضرتؐ نے نامے لکھے ہین کافر بادشاہون کو مانند قیصر اور نجاشی اور کسری کے اور حضرتؐ جب پھرے حدیبیہ سے تو ارادہ کیا یہ کہ
لکھین نامہ طرف قیصر روم کے پس عرض کیا لوگون نے کہ وہ نہین پڑھتے ہین نامہ کو مگر یہ کہ ہو مہر کیا گیا پس بنوائی حضرتؐ نے مہر چاندی کی اور کھدوائین
اُس پر تین سطرین ایک سطر مین محمدؐ اور دوسری مین رسول اور تیسری مین اللہ اور رکی مہر نامہ پر اور روارد ہوا ہے کرامۃ الکتاب ختمہ رواہ الطبرانی + ح

ع اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ فصل پہلی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى قَيْصَرَ يَدْعُوهُ إِلَى الْإِسْلَامِ وَبَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَيْهِ دِحْيَةَ الْكَلْبِيَّ
وَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ بُصْرٰى لِيَدْفَعَهُ إِلَى قَيْصَرَ فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ
الرُّومِ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدِعَايَةِ الْإِسْلَامِ أَسْلِمْ تَسْلَمْ وَأَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ
وَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَعَلَيْكَ إِثْمُ الْأَرِيسِيِّينَ وَيَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَنْ لَا نَعْبُدَ إِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا
وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللّٰهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

قَالَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَقَالَ اِثْمُ الْاَرِیْسِیِّیْنَ وَقَالَ بِدَعَایَۃِ الْاِسْلَامِ روایت ہی ابن عباسؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا طرف قیصر یعنی بادشاہ
روم کے درحالیکہ بلاتے تھے اُسکو طرف اسلام کے اور بھیجا نامہ اپنا طرف اُسکے ساتھ دحیہ کلبی صحابی کے اور حکم کیا اُسکو یہ کہ پہونچاوے اُس نامہ کو طرف حاکم بصری
کے تاکہ پہونچاوے حاکم بصری اس نامہ کو طرف قیصر کے پس ناگہان اُس نامہ مین لکھا تھا شروع کرتا ہون مین ساتھ نام اللہ کے کہ بخشنے والا مہربان ہی یہ نامہ صادر ہے
طرف محمدؐ کی سے کہ بندہ خاص خدا کا اور رسول اُسکا ہے طرف ہرقل کے کہ بڑا صاحب ہے روم کا سلام ہی اُسپر کہ پیروی کرے ہدایت کی یعنی ساتھ اسلام لانے کے اور
امور خیر کرنے کے لیکن پیچھے اسکے پس تحقیق مین بلاتا ہون تجکو ساتھ بلانے اسلام کے کہ وہ کلمہ شہادت کا ہی مسلمان ہو سالم رہیگا تو یعنی ضرر دنیا اور عذاب آخرت
کے سے اور مسلمان ہو ویگا تجکو اللہ ثواب تیرا دو ھرا یعنی ایک ثواب بسبب ایمان لانیکے نبی اپنے پر اور ایک ثواب بسبب ایمان لانیکے مجھپر اور اگر منھ پھیریگا تو یعنی
قبول اسلام سے پس تجھپر ہوگا گناہ تابعداروں اور رعیت تیری کا یعنی تجھپر ساتھ گناہ تیرے کے گناہ تابعداروں تیریکا بھی ہوگا بسبب اُسکے کہ تابع ہونگے وہ تیرے
استمرار کفر میں اور اے اہل کتاب آؤ طرف کلمے اور دین کے کہ برابر اور مشترک ہے درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے یعنی نہین مختلف اُسمین رسول اور کتابین
وہ کلمہ یہ ہے کہ نہ بندگی کرین ہم مگر اللہ کی اور نہ شریک کرین ساتھ اُسکے کسی چیز کو اور نہ پکڑے بعض ہمارا بعض کو رب سوائے اللہ کے یعنی جیسے کہ نصاریٰ نے حضرت
عیسیٰ کو رب ٹھہرایا پس اگر منھ پھیرین یعنی اہل کتاب قبول اس بات سے پس کہو تم اے مومنون کہ گواہ رہو اے کافرو کہ ہم ہین مسلمان نقل کی یہ بخاری اور
مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یون ہی کہ کہا تھا محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کہ رسول ہے خدا کا اور کہا اثم الیریسیین بدلے اریسیین کے اور کہا
بدعایۃ الاسلام بدلے بداعیۃ الاسلام کے ف قیصر بادشاہ روم کو کہتے ہین جیسا کہ بادشاہ فارس کو کسریٰ اور بادشاہ حبشی کو نجاشی اور بادشاہ ترک کو
خاقان اور بادشاہ قبط کو فرعون اور بادشاہ مصر کو عزیز اور بادشاہ حمیر کو تبع ساتھ پیش ت اور تشدید ب کے اور بادشاہ ہند کو راے کہتے ہین اور
نام اس قیصر کا کہ جسکو حضرتؐ نے نامہ لکھا ہرقل تھا اور دحیہ ساتھ زیر دال کے صحابی تھے حضرت جبرئیلؑ اکثر انھین کی صورت مین اُترتے تھے
حضرتؐ نے جب انکو ہرقل کے پاس بھیجا تو وہ ایمان لایا اور بھیجا انکا سنہ ہی میں ہوا اور بصری نام ایک شہر کا ہے شام میں اور بسم اللہ الخ اور کہا ابن
ملک نے کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ آداب خط لکھنے سے یہ ہی کہ اول بسم اللہ لکھے اور نام مکتوب عنہ کا بھی پہلے لکھے کہتا ہون میں کہ یہ بات کلام اللہ
سے بھی سمجھی جاتی ہے اِنَّہٗ مِنْ سُلَیْمَانَ وَاِنَّہٗ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بنا بر اسکے کہ واو واسطے مطلق جمع کے ہے اور سلام ہے اُس پر الخ حضرت
نے اُسکو خطاب کو کر سلام علیک نہ کہا اس لیے کہ وہ کافر تھا بلکہ کہا سلام ہے اُسپر کہ پیروی کرے ہدایت کی اور اسمین اشارہ ہے طرف اس کے
جائز ہا ابتدا کرنی ساتھ سلام کے واسطے غیر اہل اسلام کے کنایۃً ح + ع وَعَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِکِتَابِہٖ اِلٰی کِسْرٰی مَعَ عَبْدِ اللّٰہِ
ابْنِ حُذَافَۃَ السَّہْمِیِّ فَاَمَرَہٗ اَنْ یَّدْفَعَہٗ اِلٰی عَظِیْمِ الْبَحْرَیْنِ فَدَفَعَہٗ عَظِیْمُ الْبَحْرَیْنِ اِلٰی کِسْرٰی فَلَمَّا قَرَاَہٗ مَزَّقَہٗ قَالَ ابْنُ الْمُسَیَّبِ فَدَعَا عَلَیْہِمْ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّمَزَّقُوْا کُلَّ مُمَزَّقٍ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا نامہ اپنا طرف کسریٰ کے ساتھ عبداللہ بن حذافہ سہمی کے پس حکم کیا اُسکو یہ کہ پہونچاوے نامہ طرف سردار بحرین کے کہ نام ایک جگہ کا
ہے پس پہونچایا حذافہؓ نے نامہ سردار بحرین کو پس پہونچایا سردار بحرین نے نامہ کسریٰ کو پس جب پڑھا کسریٰ نے پھاڑ ڈالا اُسکو کہا ابن مسیب نے بد دعا کی اُنپر
یعنی کسریٰ پر اور اُسکے تابعداروں پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ پارہ پارہ کیے جاوین وے تمام پارہ پارہ ہونا نقل کی یہ بخاری نے ف پس مار ڈالا
کو اُسکے بیٹے نے کہ شیرویہ نام تھا اُسکا اور بعد چھ مہینے کے اُسکا بیٹا بھی مرگیا اور آئی اُنکے یہان نحوست اور لعنت ابد الآباد کو + ح وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ
النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَتَبَ اِلٰی کِسْرٰی وَاِلٰی قَیْصَرَ وَاِلَی النَّجَاشِیِّ وَاِلٰی کُلِّ جَبَّارٍ یَّدْعُوْہُمْ اِلَی اللّٰہِ وَلَیْسَ بِالنَّجَاشِیِّ الَّذِیْ صَلّٰی عَلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی انسؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا نامہ طرف کسریٰ کے اور طرف قیصر کے اور طرف نجاشی اور طرف ہر سرکش کے درحالیکہ بلاتے تھے

سلہ نام بادشاہ روم کا ہے ۱۲ سلہ یعنی پاس سے محمد بندہ اللہ و رسول کے ہے ۱۲ سلہ یہ ملا علی قاری کہتے ہین ۱۲ سلہ معرب خسرو بادشاہ فارس کسریٰ و در آن زمان پرویز بن ہرمز بن نوشیروان بود ۱۲

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

انکوطرف اللہ کے اور نہین تھا یہ نجاشی کہ جسکو حضرتؐ نے نامہ لکھا وہ نجاشی کہ نماز پڑھی اسپر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی وہم ہوا ہے اسکو کہ کہا یہ وہ نجاشی ہے کہ جسپر حضرتؐ نے نماز پڑھی مدینہ مین غائبانہ کہ وہ مخلص اور خادم تھا حضرتؐ اور انکے اصحاب کا اور نام اسکا اصحمہ تھا جب اسکی خبر موت کی آئی تو حضرتؐ نے فرمایا مر گیا مرد صالح بھائی تمھارا اصحمہ اٹھو اور نماز پڑھو اسپر اور تھے یہ دونون مسلمان اور منقول ہے کہ سنہ ۶ مین لکھے حضرتؐ نے نامے اطراف کے بادشاہون کو اور بھیجا عمرو بن ضمیریؓ کو پاس نجاشی کے اور جب دیکھا نجاشی نے نامہ آنحضرتؐ کا تو تخت سے اترکر زمین پر بیٹھا اور چوما نامے کو اور دونون آنکھون پر رکھا اور حلم کیا ساتھ پڑھنے نامہ کے اور جب مطلع ہوا اسکے مضمون پر اسلام لایا اور کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور کہا اگر مین جا سکتا حضرتؐ کے پاس تو حاضر ہوتا حضرتؐ کی خدمت بابرکت مین اور بھیجا اپنے بیٹے کو تحفے لیکر حضرتؐ کے پاس اور بیٹا اسکا راہ مین مر ا پھر حضرتؐ نے دوسرا نامہ لکھا اسکو اور وہ دونون نامے موجود ہین اسکی اولاد مین اب تک تعظیم کرتے ہین انکی اور برکت طلب کرتے ہین ساتھ اسکے فقد بر+ع+ح وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَّرَ اَمِيْرًا عَلٰى جَيْشٍ اَوْ سَرِيَّةٍ اَوْصَاهُ فِيْ خَاصَّتِهٖ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَمَنْ مَّعَهٗ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ اغْزُوْا بِاسْمِ اللّٰهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَاتِلُوْا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ اغْزُوْا فَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تُمَثِّلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا وَاِذَا لَقِيْتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَادْعُهُمْ اِلٰى ثَلٰثِ خِصَالٍ اَوْ خِلَالٍ فَاَيَّتُهُنَّ مَا اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَاِنْ اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ اِلٰى دَارِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ اِنْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَلَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِيْنَ فَاِنْ اَبَوْا اَنْ يَّتَحَوَّلُوْا مِنْهَا فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ يَكُوْنُوْنَ كَاَعْرَابِ الْمُسْلِمِيْنَ يَجْرِيْ عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللّٰهِ الَّذِيْ يَجْرِيْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَكُوْنُ لَهُمْ فِي الْغَنِيْمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يُّجَاهِدُوْا مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَسَلْهُمُ الْجِزْيَةَ فَاِنْ هُمْ اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ فَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَقَاتِلْهُمْ وَاِذَا حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْكَ اَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهٖ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهٖ وَلٰكِنِ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ اَصْحَابِكَ فَاِنَّكُمْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَمَكُمْ وَذِمَمَ اَصْحَابِكُمْ اَهْوَنُ مِنْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ رَسُوْلِهٖ وَاِنْ حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْكَ اَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِكَ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ اَتُصِيْبُ حُكْمَ اللّٰهِ فِيْهِمْ اَمْ لَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے سلیمان بن بریدہؓ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سردار کرتے کسی امیر کو بڑے لشکر پر یا چھوٹے لشکر پر نصیحت کرتے اسکو بیچ حق نفس اسکے کے ساتھ تقوی اللہ کے اور نصیحت کرتے امیر کو بیچ حق ان لوگون کے کہ ساتھ اس کے ہوتے مسلمانون سے ساتھ نیکی کے یعنی سلوک اور احسان اور نرمی کرنا ان سے پھر فرماتے حضرتؐ جہاد کرو اور جاؤ جہاد کے لئے ساتھ نام اللہ کے بیچ راہ خدا کے یعنی واسطے رضامندی اسکی کے اور بول بالے کرنے دین اسکے کے لڑو اس شخص سے کہ کفر کیا اس نے ساتھ اللہ کے جہاد کرو اور نہ خیانت کرو قسمت مین ورنہ عہد توڑو اور نہ مثلہ کرو یعنی اعضا مانند ناک کان وغیرہما کے نہ کاٹو اور نہ مار ڈالو لڑکون کو اور جسوقت کہ ملاقات کرے تو اے امیر اپنے دشمنون سے مشرکین مین سے پس بلا انکو طرف تین چیزون کے یا کہا طرف تین خلال کے پس جو چیز ان تین چیزون مین سے قبول کرین تجھ سے اور اختیار کرین مشرکین پس قبول کر ان سے اور باز رہ انسے یعنی اس سے زیادہ تکلیف نہ دے پھر بلا انکو طرف اسلام کے پس اگر قبول کیا تجھ سے پس قبول کر ان سے اور باز رہ ان سے پھر بلا ان کو طرف نقل کے یعنی چلے آنے کے اپنے ملک سے یعنی دار الحرب سے طرف ملک مہاجرین کے یعنی دار الاسلام کے اور خبر دے انکو یہ کہ اگر کرین وہ یہ یعنی اپنے ملک سے چلے آوین دار الاسلام مین پس واسطے ان کے ہے وہ چیز کہ واسطے مہاجرین کے ہے اور انپر ہے وہ چیز کہ مہاجرین پر ہے پس اگر نہ قبول کرین اٹھ آنا اپنے ملک سے پس خبر دے انکو یہ کہ وہ ہونگے مانند گنوارون مسلمانون کے جاری کیا جاویگا انپر حکم خدا کا وہ کہ جاری کیا جاتا ہے سب مسلمانون پر یعنی واجب ہونا نماز اور زکوۃ وغیرہما کا اور قصاص اور دیت اور مانند انکے کا اور نہ ہوگا واسطے انکے غنیمت اور

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

فی مین کچھ حصہ مگر یہ کہ جہاد کرین ساتھ مسلمانون کے یعنی اور مہاجرین کے لیے بغیر جہاد کے بھی حصہ مقرر تھا پس یہ مثل اُنکے ہونگے پس اگر وہ قبول نہ کرین یہ پس سوال کر اُنسے جزیہ کا پس اگر اُنھون نے قبول کیا تجھسے پس قبول کر اُنسے اور باز رہ اُنسے پس اگر وہ نمانین پس مدد چاہ اللہ سے اور لڑ اُنسے اور جسوقت گھیرے تو ایک قلعہ والون کو اور بستی والون کو یعنی کفار کو پس چاہین تجھسے یہ کہ دے تو واسطے اُنکے ذمہ اللہ کا اور ذمہ نبی اُسکے کا پس نہ دے تو اُنکو ذمہ اللہ کا اور نہ ذمہ نبی اُسکے کا و لیکن دے تو اُنکو اپنا ذمہ اور ذمہ اپنے یارونکا اسلیے کہ تحقیق تم اگر توڑو اپنا ذمہ اور ذمہ اپنے یارون کا سہل تر ہے اس سے کہ توڑو ذمہ اللہ کا اور رسول اُسکے کا اور اگر گھیرے تو ایک قلعہ والون کو اور چاہین وہ تجھسے یہ کہ نکالے تو اُنکو اوپر حکم اللہ کے پس نہ نکال اُنکو اوپر حکم اللہ کے و لیکن نکال تو اُنکو اوپر حکم اپنے اس لیے کہ تحقیق تو نہین جانتا ہے کہ پہونچیگا تو حکم اللہ کو اُنمین یا نہین یعنی کیا جانتا ہو تو کہ وہ حکم کہ اُنکے نکالنے کا کیا ہے تو نے صواب ہے نزدیک خدا کے اور موافق حکم اُسکے کے ہی یا نہین شاید کہ چوک گیا ہو تو جیسے کہ حکم مجتہد کا ہے مخطی و مصیب نقل کی یہ مسلم رح نے **ف** پہلے جو لفظ ثم ادعھم کا فرمایا بیان اُسکا یہ ہے کہ جب پہچانا تم نے چیزون مذکورہ کو بطریق اجمال کے پس جان حکم اُنکا بطریق تفصیل کے پس بلا اُنکو پہلے طرف اسلام کے کہا نووی رح نے کہ سب صحیح مسلم کے نسخون مین ثم ادعھم ہی ہے اور کہا قاضی عیاض نے کہ صواب روایت ادعھم کے ہے بدون لفظ ثم کے چنانچہ کتاب ابو عبید اور سنن ابی داود وغیرہما مین بھی بغیر لفظ ثم کے ہے اس لیے کہ یہ تفسیر تین خصال کی ہے نہ غیر اُنکا اور کہا مازری رح نے کہ ثم یہان زائد ہے وارد ہوا ہے واسطے افتتاح کلام کے اور یہ بیان پہلی چیز کا ہے تین چیزون مین سے اور لفظ علی المسلمین تک اسی کا تتمہ ہے اور دوسری چیز مقرر کرنا جزیہ کا اور تیسری لڑنا ہے اور حضرت ؐ نے جو ہجرت کا حکم کیا کہا بعضون نے ہجرت ارکان اسلام سے تھی پہلے فتح مکہ کے اور وہ چیز کہ واسطے مہاجرون کے یعنی ثواب اور مستحق ہونا مال فی کا اور یہ استحقاق تھا حضرت ؐ کے زمانے مین اس لیے کہ مال فی خرچ کیا جاتا تھا مہاجرین پر وقت نکلنے سے طرف جہاد کے جسوقت کہ حکم کیا اُنکو امام نے برابر ہے کہ ہون کافی وہ لوگ کہ مقابل دشمن کے ہین یا نہین بخلاف غیر مہاجرین کے کہ نہین تھا واجب اُنپر نکلنا طرف جہاد کے اگر ہون مقابل دشمن کے وہ لوگ کہ کفایت کرین اور یہی معنی ہین اس قول حضرت ؐ کے وعلیہم ما علی المہاجرین یعنی جہاد اور مانند اعراب مسلمانون کے کہ رہتے ہین جنگل مین نہ دار الکفر مین اور غنیمت اور فئی کے ایک ہی معنی ہین کہ اُس مال کو کہتے ہین کہ کفار سے ہاتھ لگے اور بعضون نے فرق کیا ہے کہ غنیمت وہ مال ہے کہ جنگ و مشقت سے ہاتھ لگے اور فئی وہ کہ بغیر جنگ و مشقت کے ہاتھ آوے اور ذمہ یعنی عہد و امان اور اگر توڑو اپنا ذمہ آخر معنی اسکے یہ ہین کہ اگر توڑا اُنھون نے عہد اللہ کا اور رسول ؐ اُسکے کا نہین جانیگا تو کہ کیا کرے ساتھ اُنکے یہانتک کہ اذن دیا جاوے تم ساتھ وحی کے اور مانند اُسکے کے اُنکے حق مین ایسے متعذر ہے تجھپر بسبب دور ہونے تیرے کے جگہ اُترنے وحی کے سے بخلاف اسکے کہ جب توڑین وہ عہد تیرا تو تو جب اُتاریگا اُنکو کریگا ساتھ اُنکے قتل کرنے اُنکے سے یا مقرر کرنے جزیہ سے یا بندی کرنے اُنکے سے وغیر ذلک بسبب مصلحت کے کہ دیکھ لیگا تو اُنکے حق مین +ح+ع

وعن عبد اللّٰہ بن ابی اوفی ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی بعض ایامہ التی لقی فیہا العدو انتظر حتی مالت الشمس ثم قام فی الناس فقال یا ایہا الناس لا تتمنوا لقاء العدو واسألوا اللّٰہ العافیۃ فاذا لقیتموہم فاصبروا واعلموا ان الجنۃ تحت ظلال السیوف ثم قال اللّٰہم منزل الکتاب ومجری السحاب وہازم الاحزاب اہزمہم وانصرنا علیہم متفق علیہ

اور روایت ہے عبد اللہ بن ابی اوفی رض سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ بعضے دنون اپنے کے وہ دن کہ ملاقات کی اُسمین دشمن سے یعنی جہاد مین انتظار کیا یعنی نہ لڑے اُنسے یہانتک کہ ڈھلا آفتاب پھر کھڑے ہوئے لوگون مین یعنی خطبہ فرمایا پس فرمایا اے آدمیو نہ آرزو کرو دشمنون کے ملنے کی یعنی نہ چاہو کہ کافرون سے قتال واقع ہو اس لیے کہ اُسمین طلب کرنا بلا کا ہے اور یہ منع ہے اور مانگو اللہ سے عافیت پس جسوقت کہ ملو تم یعنی دشمنون سے پس صبر کرو اور جانو یہ کہ بہشت نیچے سایہ تلوارون کے ہے یعنی قریب ہی پھر دعا کی یا الٰہی اُتارنیوالے کتاب کے اور چلانے والے ابر کے اور شکست دینے والے جماعت کافرون کے شکست دے اُنکو اور مدد دے ہمکو کافرون پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ڈھلا آفتاب حکمت اُسوقت کے انتظار مین یہ تھی کہ وہ چلنے ہواؤن اور

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

نشاط نفسون کا ہے اور بھی وقت نماز و دعا کا اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ اُسوقت مین کھولے جاتے ہین دروازے آسمان کے اور اعمال اُٹھائے جاتے ہین
محل قبولیت مین پس اُمید ہوتی ہے اُسمین نزول انوار فتح و نصرت کی پس چونکہ جہاد افضل اعمال ہے چاہا کہ اسوقت مین واقع ہو + ح **وعن**
انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا غزا بنا قوما لم یکن یغزو بنا حتی یصبح وینظر الیہم فان سمع اذانا کف عنہم وان لم یسمع
اذانا اغار علیہم قال فخرجنا الی خیبر فانتہینا الیہم لیلا فلما اصبح ولم یسمع اذانا رکب و رکبت خلف ابی طلحۃ وان قدمی لتمس
قدم نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فخرجوا الینا بمکاتلہم و مساحیہم فلما راوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالوا محمد
واللہ محمد والخمیس فلجاوا الی الحصن فلما راٰہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ اکبر
اللہ اکبر خربت خیبر انا اذا نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین متفق علیہ اور روایت ہی انس رض سے یہ
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت کہ جہاد کرتے ساتھ ہمارے کسی قوم سے یعنی حضرت جہاد کرتے کسی قوم سے اور ہم حاضر ہوتے حضرت کی خدمت مین
نہ تھے کہ جہاد کرین ساتھ ہمارے یہان تک کہ صبح کرتے اور دیکھتے طرف اُنکے پس اگر سنتے اذان باز رہتے اُنسے اور اگر نہ سنتے اذان تو غارت کرتے اُنکو کہا
انس رض نے پس نکلے ہم طرف خیبر کے پس پہونچے طرف اُن کے رات کو پس جب صبح کی اور نہ سُنی اذان سوار ہوئے اور سوار ہوا مین پیچھے ابو طلحہ کے اور تحقیق قدم
میرے البتہ لگتے تھے قدم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے یعنی بسبب اسکے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پاس تھی ہماری سواری کے کہا انس رض نے
پس نکلے خیبر والے طرف ہمارے ساتھ تھیلیون اور بیلچون اپنے کے یعنی ساتھ اسباب زراعت کے زراعت کیلیے بیخبر ہمارے آنیسے پس جب دیکھا اُنھون نے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا آئے محمد قسم ہی اللہ کی آئے محمد اور لشکر پس پناہ پکڑی طرف قلعے کے پس جب دیکھا اُنکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی بھاگتے
فرمایا یعنی از راہ تفاول کے ساتھ شکست پانے اُنکے کے اللہ بڑا ہے اللہ بڑا ہے خراب ہوا خیبر تحقیق ہم یعنی مسلمین یا جماعت انبیا جسوقت کہ اُترتے ہین بیچ
میدان ایک قوم کے پس بُری ہوتی صبح اُس قوم کی کہ ڈرائے گئے ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اور دیکھتے طرف اُنکے یعنی تامل کرتے اُنکے حال میں اور استدلال
کرتے اُنکے عقائد پر ساتھ افعال اُنکے کے اگرچہ معلوم ہوتا کہ یہ شہر کفار کا ہے لیکن پھر بھی تامل کرتے واسطے احتمال اسکے کہ شاید مسلمان ہون اُسمین پس اگر اذان
سنتے تو نہ لوٹتے اور اگر نہ سنتے تو لوٹتے بسبب پائے جانے علامت کفر کے اس لیے کہ ترک کرنا اذان کا اُسوقت مین مسلمانون سے متصور نہ تھا کہا خطابی نے
کہ اسمین دلیل ہے اسپر کہ اذان شعار اسلام سے ہے اور نہین جائز ترک کرنا اُسکا اگر ایک شہر کے لوگ متفق ہون ترک کرنے اذان پر تو واجب ہی امام پر قتال
کرنا اُنسے اسیطرح فقہاے حنفیہ نے لکھا ہے اور تحقیق ہم الخ یہ جملہ مستانفہ ہے بیان واسطے سبب خرابی خیبر کے اور ڈرائے گئے ہین یعنی کفار یعنی بُری ہے صبح
اُنکی بسبب نازل ہونے عذاب اللہ کے ساتھ قتل کے اور غارت کرنے کے اور یہ نکالا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت سے افبعذابنا یستعجلون فاذا نزل
بساحتہم فساء صباح المنذرین کہا نووی نے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہی تکبیر کہنا وقت ملنے کے دشمن سے اور جائز ہی استشہاد ساتھ قرآن
کے بیچ مثل ایسے حال کے بیچ امور محققہ کے اور اسی کے مثل ہے جو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت فتح مکہ کے کہا جاء الحق وزھق الباطل کہا علما نے کہ مکروہ
ہے اس سے جو کہ ہو بطریق ضرب المثل کے محاورات مین اور کلام لغو مین واسطے تعظیم کتاب اللہ تعالی کے کہتا ہون مین بلکہ تصریح کی ہی بعضے علما ہمارے
نے ساتھ اسکے کہ کفر ہے رکھنا کلام اللہ تعالی کا جگہ کلام اپنے کے اسطرح کہ خطاب کرے ایک شخص کو کہ نام اُسکا یحیی ہو وقت دینے کتاب کے ساتھ اس
آیت کے یا یحیی خذ الکتاب بقوۃ اور اسیطرح کہنا بسم اللہ کا جگہ کھانے اور نہ داخل ہونے اور مانند اُنکے کے اور قول صلی اللہ علیہ وسلم کا جاء الحق وزھق
الباطل نہین ہے قبیلہ استشہاد سے بلکہ قبیلہ امتثال سے ہے کہ فرمایا اللہ تعالی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وقل جاء الحق وزھق الباطل اور
اسی طرح کہنا رب زدنی علما ہو جب وقل رب زدنی علما کے اور مانند اُنکے کے بجالانا حکم الٰہی کا پس یہ مستحب ہے ح + ع **وعن** النعمان بن مقرن

قَالَ شَهِدْتُ الْقِتَالَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ أَوَّلَ النَّهَارِ انْتَظَرَ حَتّٰى تَهُبَّ الْأَرْوَاحُ وَتَحْضُرَ الصَّلٰوةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہے نعمان بن مقرنؓ سے کہ کہا حاضر ہوا میں قتال میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس تھے جسوقت کہ نہ قتال کرتے اول دن انتظار کرتے یہانتک
کہ چلتیں باویں اور آتا وقت نماز کا یعنی ظہر کا نقل کی یہ بخاریؒ نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قتال وقت نماز ظہر کے اس صورت میں تھا کہ اول روز میں
قتال واقع نہوتا غالباً احوال مختلف تھا کبھی اول روز میں اور کبھی دوپہر ڈھلے ح **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ شَهِدْتُ
مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ أَوَّلَ النَّهَارِ انْتَظَرَ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ وَتَهُبَّ الرِّيَاحُ وَيَنْزِلَ النَّصْرُ رَوَاهُ
اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہے نعمان بن مقرنؓ سے کہ کہا حاضر ہوا میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ نہ لڑتے اول
روز میں انتظار کرتے یہانتک کہ ڈھلتا آفتاب اور چلتیں باویں اور نازل ہوتی نصرت یعنی ہوا فتح کی یا حاصل ہونا فتح کا بہ برکت دعائے مسلمین کے بعد نماز کے مجاہدین
کے لیے نقل کی یہ ابوداؤدؒ نے **وَعَنْ** قَتَادَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ
أَمْسَكَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتْ قَاتَلَ فَإِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ أَمْسَكَ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ قَاتَلَ حَتَّى الْعَصْرِ ثُمَّ
أَمْسَكَ حَتّٰى يُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ يُقَاتِلُ قَالَ قَتَادَةُ كَانَ يُقَالُ عِنْدَ ذٰلِكَ تَهِيْجُ رِيَاحُ النَّصْرِ وَيَدْعُو الْمُؤْمِنُوْنَ لِجُيُوْشِهِمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے
قتادہؓ سے کہ نقل کی نعمانؓ بن مقرن سے کہ کہا جہاد کیا میں نے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ ظاہر ہوتی فجر ٹھہرتے
یعنی باز رہتے شروع کرنے جہاد کے سے یہانتک کہ نکلتا آفتاب یعنی اور فارغ ہوتے نماز صبح سے پھر جسوقت کہ نکلتا آفتاب لڑتے پھر جسوقت دوپہر ہوتی
یعنی دوپہر شرعی کہ وہ وقت چاشت ہے قریب دوپہر کے ٹھہرتے یہان تک کہ ڈھلتی دوپہر یعنی دوپہر عرفی پس جسوقت کہ ڈھلتی دوپہر اور نماز پڑھ
چکتے لڑتے عصر تک پھر ٹھہرتے یہانتک کہ نماز پڑھتے عصر کی پھر لڑتے کہا قتادہ نے تھا کہا جاتا یعنی صحابہ کہتے تھے بیچ حکمت اس فعل کے کہ اس جہت سے
تھا کہ نزدیک ان اوقات کے چلتی ہیں بادیں نصرت کی اور دعا کرتے ہیں مسلمان واسطے لشکروں اپنے کے بیچ نماز اپنی کے یعنی بعد نماز کے یا درمیان نماز میں
جیسے کہ بیچ پڑھنے قنوت کے حدیثیں آئی ہیں نقل کی یہ ترمذیؒ نے **وَعَنْ** عِصَامٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَقَالَ
إِذَا رَأَيْتُمْ مَسْجِدًا أَوْ سَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا فَلَا تَقْتُلُوْا أَحَدًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عصام مزنی سے کہ کہا بھیجا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ ایک
چھوٹے لشکر کے اور فرمایا جسوقت دیکھو تم مسجد یا سنو تم کسی مؤذن کو اذان کہتے پس قتل نہ کرو کسی کو نقل کی یہ ترمذیؒ اور ابوداؤدؒ نے ف یعنی جبکہ پاؤ تم
کوئی علامت فعلی یا قولی شعار اسلام سے پس نہ قتل کرو کسیکو یعنی یہانتک کہ تمیز کرو مومن کو کافر سے ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ
قَالَ كَتَبَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ إِلٰى أَهْلِ فَارِسَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ إِلٰى رُسْتُمَ وَمِهْرَانَ فِيْ مَلَاءِ فَارِسَ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى
أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّا نَدْعُوْكُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَبَيْتُمْ فَأَعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَأَنْتُمْ صَاغِرُوْنَ فَإِنْ أَبَيْتُمْ فَإِنَّ مَعِيْ قَوْمًا يُحِبُّوْنَ الْقَتْلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَا يُحِبُّ فَارِسُ
الْخَمْرَ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہے ابی وائلؓ سے کہ کہا لکھا خالد بن ولید نے طرف اہل فارس کے یعنی سرداروں
اُنکے کے یہ نامہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ نامہ خالد بن ولید کی طرف سے ہے طرف رستم اور مہران کے کہ داخل ہیں بیچ جماعت فارس کے سلام اُسپر کہ پیروی کرے
ہدایت کی لیکن بعد از سلام کے جانو تم کہ ہم بلاتے ہیں تمکو طرف اسلام کے یعنی مسلمان ہو پس اگر نہ قبول کرو تم اسلام پس ادا کرو جزیہ اپنے ہاتھ سے ذلیل ہوکر
پس اگر انکار کرو تم یعنی جزیہ سے پس ہلاک و پشیمان ہوگے اس لیے کہ تحقیق ساتھ میرے ایک قوم ہے کہ دوست رکھتے ہیں قتل کرنے کو یا مارے جانیکو
راہ خدا میں جیسے کہ دوست رکھتے ہیں اہل فارس شراب کو یعنی مست و بیہوش ہوتے ہیں قتال میں یا خوش ہوتے ہیں اور لذت پاتے ہیں اُسمین
اور سلام ہے اُسپر کہ پیروی کرے ہدایت کی نقل کی یہ شرح السنہ میں **بَابُ الْقِتَالِ فِي الْجِهَادِ** باب ہے لڑنے کا جہاد میں ف یعنی آئین

ف کہا ابن عباسؓ نے کہ لیا جاوے جزیہ ذمی سے اس حال میں کہ کوئی جاوے گردن اس کی ۱۲

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

وہ حدیثین ہین کہ رغبت دلائی ہے حضرت ؐ نے ان مین جہاد کی اور بیان کیا ہی ثواب جہاد کا ❊ ع **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ
رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فَاَيْنَ اَنَا قَالَ فِي الْجَنَّةِ فَاَلْقٰى تَمَرَاتٍ فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا ایک شخص نے واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دن جنگ احد کے خبر دو تم اگر مین مارا جاؤن یعنی شہید ہوون پس کہان ہونگا مین یعنی
بہشت مین یا دوزخ مین فرمایا بہشت مین پس پھینکدین اُسنے کھجورین کہ تھین اُسکے ہاتھ مین یعنی واسطے جلدی حاصل ہونے شہادت کے اور داخل ہونیکے
بہشت مین پھر لڑا یہانتک کہ مارا گیا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ غَزْوَةً
اِلَّا وَرّٰى بِغَيْرِهَا حَتّٰى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ يَعْنِيْ غَزْوَةَ تَبُوْكَ غَزَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَرٍّ شَدِيْدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيْدًا وَّمَفَازًا
وَّعَدُوًّا كَثِيْرًا فَجَلّٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ اَمْرَهُمْ لِيَتَاَهَّبُوْا اُهْبَةَ غَزْوِهِمْ فَاَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِيْ يُرِيْدُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے کعبؓ بن مالک
سے کہ کہا نہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ کرتے کسی غزوے یعنی جہاد کا مگر توریہ کرتے ساتھ غیر اُسکے کے یہانتک کہ ہوا یہ غزوہ یعنی غزوۂ تبوک غزوہ کیا
تبوک کا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ گرمی سخت کے اور متوجہ ہوئے سفر دور و دراز کو اور جنگلون بے آب و گیاہ کو اور بہت سے دشمنون کو پس
کھولکر کہدیا حضرت ؐ نے مسلمانون کو احوال اس غزوے کا تا درستی کرین سامان جہاد اپنے کی خبر دی حضرت ؐ نے صحابہؓ کو ساتھ ارادہ و روش اپنے کے
کہ ارادہ رکھتے تھے نقل کی یہ بخاری نے **ف** توریہ کے معنی ہین چھپانا ایک خبر کا اور اظہار کرنا خبر دوسری کا یعنی اگر حضرت چاہتے کہ ایک جگہ جہاد
کو جائین تو لوگون مین ایسا مشہور کردیتے کہ اور جگہ جاوینگے اور یہ اس لیے تھا کہ دشمن غافل رہین یہ قسم خدعہ سے تھا جیسا کہ آیا ہے الحرب خدعۃ
اور یہ توریہ بطریق تعریض و کنایہ کے تھا نہ ساتھ قول صریح کے جیسے کہ ایک جگہ کے جہاد کا ارادہ کرتے تو احوال اور جگہ کا اور کیفیت اُسکے راہ کی
پوچھتے اور خیمہ اُس طرف نکالتے صریحًا نہ کہتے تھے کہ مین فلانی جگہ جاتا ہون تا جھوٹ نہ لازم آوے یہانتک کہ ہوا یہ جہاد کہ جہاد تبوک ہے اشارہ
طرف اُس جہاد کے کیا کہ معلوم و معروف تھا بہ نسبت کعب بن مالک کے اور کعب اُسمین حضرت ؐ کے ساتھ نہ گئے تھے مدینہ ہی مین رہ گئے تھے چنانچہ
قصہ اُسکا مشہور و مذکور ہی قرآن مجید مین یعنی وہ جہاد کہ بیچ بلا و محنت کے پڑا تھا اُسمین اور دور و دراز اسلیے کہا کہ تبوک درمیان مدینہ اور شام کے ہے
چودہ منزل مدینہ سے اور یہ اخیر غزوہ حضرت ؐ کے غزوون مین سے تھا کہ ۹ سنہ مین ہوا اور بڑی بڑی تکلیفین صحابہؓ نے وہان اُٹھائین ❊ ح **وَعَنْ**
جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَرْبُ خَدْعَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی فریب ہے نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی مکر و فریب کرنا لڑائی مین زیادہ مفید ہوتا ہے بہت لڑنے سے اور فریب اسطرح سے دے کہ میدان جنگ سے ہٹ جاوے تا غنیم
غافل ہو اور خیال کرے کہ جنگ سے پھر گیا پھر یکایک حملہ کرے پس اسطرح اور مانند اسکے کے فریب کرے اور صریح جھوٹ نہ بولے اور لفظ خدعہ ساتھ زبر
اور پیش خ اور جزم دال کے ہی اور زبر افصح ہی یعنی حرب تمام ہوتی ہے ساتھ ایک فریب کے اور ساتھ زیر خ کے بھی آیا ہے یعنی نوعی از فریب اور ساتھ
پیش خ اور زبر دال کے یعنی جنگ بہت فریب دینے والی ہے یعنی آدمی کے خیال مین کچھ کچھ ڈالتی ہے پھر جب جنگ کرتا ہی تو امر خلاف اُسکے ظاہر ہوتا ہی
جیسے کہ ضحکہ اور لعبہ کہتے ہین اُسکو کہ بہت ہنستا ہی اور بہت کھیلتا ہے اور اتفاق ہی علما کا اسپر کہ جائز ہے فریب کرنا ساتھ کفار کے لڑائی مین مگر جس صورت
مین کہ اُسمین نقض عہد و امان ہو تو نہ کرے ❊ ح ❊ ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْ بِاُمِّ سُلَيْمٍ وَنِسْوَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ مَعَهٗ اِذَا غَزَا
يَسْقِيْنَ الْمَاءَ وَيُدَاوِيْنَ الْجَرْحٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انسؓ سے کہ کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم جہاد مین لیجاتے ام سلیم کو اور کتنی عورتون کو انصار مین سے
ساتھ اپنے جسوقت کہ جہاد کرتے حضرت ؐ یعنی مع صحابہؓ کے پانی پلاتین یہ عورتین یعنی غازیون کو اور دوا کرتین زخمیون کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ جہاد مین لیجانا بڑھیون کا واسطے مصلحت پانی پلانیکے اور دوا کرنیکے جائز ہے اور اگر واسطے مصلحت مباشرت و صحبت کے لیجاوین تو لونڈیان

ل قال الطیبی ... الحرب خدعۃ ... التعریض افضل ۱۲

بہتر ہین نہ آزاد + ع + ح وَعَنْ اُمِّ عَطِیَّۃَ قَالَتْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَزَوَاتٍ اَخْلُفُھُمْ فِیْ رِحَالِھِمْ فَاَصْنَعُ لَھُمُ الطَّعَامَ وَاُدَاوِی الْجَرْحٰی وَاَقُوْمُ عَلَی الْمَرْضٰی رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ام عطیہ رض سے کہ کہا غزوے کیے مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات غزوے پیچھے رہتی تھی مین انکے ڈیرونمین پس تیار کرتی تھی مین واسطے انکے کھانا اور دوا کرتی تھی مین زخمون کی اور خبرگیری کرتی تھی مین بیمارونکی نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْیَانِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عبداللہ بن عمر رض سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنے عورتونکے سے اور لڑکون کے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ہدایہ مین لکھاہے کہ نہ قتل کیجاوے عورت اور نہ لڑکا اور نہ جا ماندہ اور نہ اندھا اور نہ شیخ فانی لیکن لڑکا اور دیوانہ قتل کیے جاوین حالت قتال اپنے مین اور عورت ملکہ قتل کیجاوے اگرچہ نہ قتال کرے اور اسیطرح لڑکا بادشاہ اس لیے کہ بادشاہ کے قتل مین شوکت اُن کی ٹوٹتی ہی + ع + ح وَعَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَۃَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَھْلِ الدِّیَارِ یُبَیَّتُوْنَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ فَیُصَابُ مِنْ نِسَاۗئِھِمْ وَذَرَارِیِّھِمْ قَالَ ھُمْ مِنْھُمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ ھُمْ مِنْ اٰبَائِھِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی صعب بن جثامہ رض سے کہ کہا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اہل دار سے یعنی کافرون سے کہ رہتے ہین شہرونمین شبخون کیے جاوین پس ماری جاوین عورتین اُنکی اور اولاد اُنکی فرمایا کہ وہ بھی اُنھین مین سے ہین اور ایک روایت مین ہے کہ وہ تابع ہین اپنے باپون کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی عورتکو اور لڑکون کو جہاد مین قصدًا قتل نہ کیجیے اگر شبخون کی حالت مین مارے جاوین تو کچھ مضائقہ نہین کہ یہ بھی کافر ہین مانند بڑے مردون کے حکم قتل مین بسبب نہ امتیاز ہونے اُنکے کے بڑے مردون لڑنے والون سے + ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَطَعَ نَخْلَ بَنِی النَّضِیْرِ وَحَرَّقَ وَلَھَا یَقُوْلُ حَسَّانُ + وَھَانَ عَلٰی سَرَاۃِ بَنِیْ لُؤَیٍّ + حَرِیْقٌ بِالْبُوَیْرَۃِ مُسْتَطِیْرٌ + وَفِیْ ذٰلِکَ نَزَلَتْ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّیْنَۃٍ اَوْ تَرَکْتُمُوْھَا قَاۗئِمَۃً عَلٰی اُصُوْلِھَا فَبِاِذْنِ اللّٰہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عمر رض سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کاٹنے درخت کھجور بنی نضیر کے کا اور جلانے اُنکے کا حکم فرمایا اور اُسکے حق مین کہاہے حسان نے شعر اور آسان ہوا او پر سردارون بنی لوی کے جلانا بویرہ کا پھیلا ہوا اور اُسمین یہ آیت اُتری جو کچھ کہ کاٹا تمنے درخت کھجور سے یا چھوڑا تمنے اُسکو کھڑا ہوا اُسکی جڑ و نپر یعنی نہ کاٹا پس ساتھ حکم اللہ کے ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بنی نضیر نام ایک قبیلہ کا ہی قبائل یہود سے جب اُنھون نے توڑا عہد اور قصد کیا حضرت کے قتل کرنے کا تو نازل ہوئی وحی ساتھ اُس چیز کے کہ قصد کیا اُنھون نے پس جلاوطن کیے گئے طرف خیبر کے اور جلائی گئین کھجورین اُنکی اور خراب کیے گئے گھر اُن کے اور حسان بن ثابت صحابی انصاری ہین شاعر حضرت کے اور لوی ساتھ پیش لام اور زبر ہمزہ اور تشدید ی کے اولاد نضر بن کنانہ سے ہی کہ حضرت کے اجداد سے ہین اور مراد بنی لوی سے اشراف قریش ہین یعنی اصحاب رض حضرت کے اور بویرہ نام ایک جگہ کا ہے جہان کھجورین بنی نضیر کی تھین اور روایت کیا گیا ہی کہ جب حضرت نے حکم کیا بنی نضیر کی کھجورون کے کاٹنے کا تو اُنھون نے کہا یا محمد آپ منع فرماتے تھے فساد کرنے سے زمین مین پس یہ کھجورین کیون کاٹین او رجلائین پس آیت مذکورہ اُتری تو اُس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے کاٹنا اور جلانا درختون کفار کا + ع + ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَوْنٍ اَنَّ نَافِعًا کَتَبَ اِلَیْہِ یُخْبِرُہٗ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَخْبَرَہٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَغَارَ عَلٰی بَنِی الْمُصْطَلِقِ غَارِّیْنَ فِیْ نَعَمِھِمْ بِالْمُرَیْسِیْعِ فَقَتَلَ الْمُقَاتِلَۃَ وَسَبَی الذُّرِّیَّۃَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عبداللہ بن عون رض سے یہ کہ نافع نے لکھا طرف ابن عون کے درحالیکہ خبر دیتا تھا نافع اُسکو یہ کہ ابن عمر رض نے خبر دی اُسکو یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوٹا بنی مصطلق کو اس حال مین کہ غافل تھے وہ اپنے مواشی مین بیچ مکان مریسیع کے پس قتل کیا اُنکے لڑنیوالون کو اور بندی پکڑ لائے عورتون اور لڑکون کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بنی مصطلق بطن ہی خزاعہ مین سے اور مریسیع نام ایک جگہ کا ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے وہان پانی تھا بنی مصطلق کا اور لڑنے والون سے مراد ہین وہ شخص کہ لیاقت رکھتے تھے لڑنے کی یعنی مرد عاقل و بالغ اور ذریت سے مراد ہین عورتین اور لڑکے اس سے

له نافع مولی ابن عمر رض ۱۲ ع

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

معلوم ہوا کہ جائز ہے قتل کرنا کفار کا اور لے لینا اُنکے اموال کا حالت غفلت مین ؎ع وَعَنْ اَبِی اُسَیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا یَوْمَ بَدْرٍ حِیْنَ صَفَفْنَا لِقُرَیْشٍ وَصَفُّوْا لَنَا اِذَا اَکْثَبُوْکُمْ فَعَلَیْکُمْ بِالنَّبْلِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اِذَا اَکْثَبُوْکُمْ فَارْمُوْھُمْ وَاسْتَبْقُوْا نَبْلَکُمْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی اُسیدؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمکو دن جنگ بدر کے جسوقت کہ صف باندھی ہمنے واسطے لڑنے قریش کے اور صف باندھی قریش نے واسطے لڑنے ہمارے کے جسوقت کہ نزدیک پہونچین وہ تمھارے یعنی ایسے کہ تیر پہونچ سکے اُن تک پس مارو اُنکو تیر اور بیچ ایک روایت بخاری کے ہی جسوقت کہ نزدیک پہونچین وہ تمھارے پس تیر مارو اُنکو اور باقی رکھو تیر یعنی سب تیر نہ خرچ کر ڈالو کچھ باقی بھی رکھو تا وہ غالب نہون تمپر سبب نہتے ہونے تمھارے کے نقل کی یہ بخاری نے وَحَدِیْثُ سَعْدٍ ھَلْ تُنْصَرُوْنَ سَنَذْکُرُ فِیْ بَابِ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ وَحَدِیْثُ الْبَرَاءِ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَھْطًا فِیْ بَابِ الْمُعْجِزَاتِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی اور حدیث سعد کی کہ سر اُسکا ہل تنصرون ہی ذکر کرینگے ہم بیچ باب فضل الفقرا کے اور حدیث براکی کہ سر اُسکا یہ ہی بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رہطا بیچ باب المعجزات کے اگر چاہیگا اللہ تعالی

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ عَبَّانَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِبَدْرٍ لَیْلًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہی عبد الرحمن بن عوفؓ سے کہ کہا تعبیہ کیا ہمکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر مین ایک رات نقل کی یہ ترمذی نے **ف** تعبیہ کیا یعنی مہیا کیا لڑائی کے لیے ساتھ پہنانے ہتھیار و نکے اور برابر کین صفین اور قائم کیا ہر ایک کو ہم مین سے اُس جگہ کہ مناسب تھی اُسکے لیے رات کو تا دن کو اسی طرح کھڑے رہین ؎ع وَعَنِ الْمُھَلَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ بُیِّتُّمُ الْعَدُوَّ فَلْیَکُنْ شِعَارُکُمْ حٰمٓ لَا یُنْصَرُوْنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤٗدَ اور روایت ہی مہلب سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنی غزوہ خندق مین اگر شبخون کرین تمپر دشمن پس چاہیے کہ ہووے علامت تمھاری لفظ حٰم لا ینصرون نقل کی یہ ترمذی اور ابو داودؒ نے **ف** علامت الخ تا پہچانا جاوے کہ مسلمان کون ہی اور کافر کون اور یہ قرارداد سپاہیون کا ہے کہ ایک بولی اپنے مین مقرر کر لیتے ہین تا علامت ہو اور اشتباہ نہو کہ کس جانب کا ہی خصوصا وقت شبخون کے کہ اشتباہ اُس مین اکثر ہوتا ہے حاصل یہ کہ اپنے لوگو نکو کہدیتے ہین کہ جب ہم پوچھین کون تو یہ بولی بولنا اسطرح کی بولی کو زبان انگریزی مین پلول کہتے ہین اور معنی اسکے یہ ہین اے اُتارنیوالے حٰم کے مدد نہ دیے جائین کافر ؎ع ح وَعَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ کَانَ شِعَارُ الْمُھَاجِرِیْنَ عَبْدُ اللّٰہِ وَشِعَارُ الْاَنْصَارِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤٗدَ اور روایت ہی سمرہ بن جندب سے کہ کہا تھی علامت مہاجرین کی عبد اللہ اور علامت انصار کی عبد الرحمن یعنی کسی اور غزوے مین نقل کی یہ ابو داودؒ نے وَعَنْ سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ اَبِیْ بَکْرٍ زَمَنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبَیَّتْنَاھُمْ نَقْتُلُھُمْ وَکَانَ شِعَارُنَا تِلْکَ اللَّیْلَۃَ اَمِتْ اَمِتْ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤٗدَ اور روایت ہے سلمہ بن اکوع سے کہ کہا جہاد کیا ہمنے ساتھ ابو بکر صدیقؓ کے زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مین پس شبخون کیا ہم نے کفار پر درحالیکہ قتل کرتے تھے ہم اُنکو اور تھی علامت ہماری اُس رات یعنی پہچان اپنے لوگون کی کلمہ امت امت یعنی مار ایخدا یہ فعالی دشمنون کو نقل کی یہ ابو داودؒ نے وَعَنْ قَیْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ کَانَ اَصْحَابُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَکْرَھُوْنَ الصَّوْتَ عِنْدَ الْقِتَالِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤٗدَ اور روایت ہی قیس بن عباد سے کہ کہا تھے صحابہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مکروہ رکھتے آواز کو وقت لڑنیکے یعنی سوائے اللہ کے نقل کی یہ ابو داودؒ نے **ف** عادت ہو لڑنیوالو نکی کہ وقت لڑائی کے آواز بلند کرتے ہین یعنی شجاعت وغیرہ اپنی بیان کرتے ہین تا رعب ہو کفار پر پس صحابہ اس بات کی کچھ حقیقت نہ جانتے تھے اسلیے کہ اسمین قرب الٰہی نہین بلکہ بلند کرتے تھے اپنی آوازین ساتھ ذکر اللہ کے کہ اسمین مطلب پائی دنیا و آخرت کی ہی ؎ع وَعَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتُلُوْا شُیُوْخَ الْمُشْرِکِیْنَ وَاسْتَحْیُوْا شَرْخَھُمْ اَیْ صِبْیَانَھُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤٗدَ اور روایت ہی سمرہ بن جندبؓ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا قتل کرو مشرکو نکے بڑی عمر والے اور زندہ رکھو چھوٹی عمر والے یعنی لڑکے اُنکے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داودؒ نے **ف** مراد بڑی عمر والون سے یا تو جوان ہین مقابل لڑکون کے یا وہ بڈھے کہ قوی اور قادر ہون لڑنے پر اور

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

شیخ فانی کو مارنا درست نہین مگر جبکہ صاحب راے اور تدبیر ہو لڑائی مین ۱۲ ع وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اُسَامَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَیْهِ قَالَ اَغِرْ عَلٰی اُبْنٰی صَبَاحًا وَحَرِّقْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے عروہؓ سے کہ کہا حدیث کی مجکو اسامہؓ نے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید کی طرف اسکے یعنی جبکہ امیر کر کر بھیجا اُسکو فرمایا غارت کر تو ابنا پر وقت صبح کے اور جلا دے یعنی کھیتیان اور درخت اور گھر اُن کے نقل کی یہ ابوداوٗد نے ف اُبنا نام ایک جگہ کا ہے شام مین اور اس سے معلوم ہوا کہ غارت کرنا اور جلانا شہرون کا جائز ہے ۱۲ ح وَعَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ بَدْرٍ اِذَا اَكْثَبُوْكُمْ فَارْمُوْهُمْ وَلَا تَسُلُّوا السُّيُوْفَ حَتّٰی يَغْشَوْكُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے ابی اُسیدؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن بدر کے جسوقت کہ قریب آوین تمھارے کفار پس تیر مارو اُنکو اور مت سوتو تلوارین یہانتک کہ قریب پہونچین وہ تمھارے نقل کی یہ ابوداوٗد نے وَعَنْ رَبَاحِ بْنِ الرَّبِیْعِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةٍ فَرَاَی النَّاسَ مُجْتَمِعِیْنَ عَلٰی شَیْءٍ فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ اُنْظُرْ عَلٰی مَا اجْتَمَعَ هٰؤُلَاءِ فَجَاءَ فَقَالَ عَلَی امْرَاَةٍ قَتِیْلٍ فَقَالَ مَا كَانَتْ هٰذِهٖ لِتُقَاتِلَ وَعَلَی الْمُقَدِّمَةِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ لِخَالِدٍ لَا تَقْتُلِ امْرَاَةً وَّلَا عَسِیْفًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی رباح بن ربیعؓ سے کہ کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غزوے مین پس دیکھا لوگون کو کہ جمع ہو رہے ایک چیز پر پس بھیجا حضرت نے ایک شخص کو اور فرمایا دیکھ کس چیز پر جمع ہو رہے ہین یہ پس آیا وہ شخص اور کہا جمع ہو رہے ہین ایک عورت پر کہ ماری گئی ہی وہ پس فرمایا نہ تھی یہ لڑتی یعنی پس کیون مارا اسکو اور تھے اگلی فوج پر خالدؓ بن ولید پس بھیجا حضرتؐ نے ایک شخص کو اور کہا کہدے واسطے خالدؓ کے کہ نہ مار کسی عورت کو اور نہ مزدور کو نقل کی یہ ابوداوٗدؒ نے ف مراد مزدور سے وہ مزدور ہے کہ لڑتا نہو بلکہ خدمت کے لیے ہو ۱۲ ع ح وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ انْطَلِقُوْا بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ لَا تَقْتُلُوْا شَیْخًا فَانِیًا وَّلَا طِفْلًا صَغِیْرًا وَّلَا امْرَاَةً وَّلَا تَغُلُّوْا وَضُمُّوْا غَنَائِمَكُمْ وَاَصْلِحُوْا وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰہَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے انسؓ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنی مجاہدون کو وقت بھیجنے کے جہاد کیلیے روانہ ہو ساتھ نام خدا کے اور ساتھ توفیق و تائید خدا کے اور اوپر دین رسول خدا کے نہ مارنا تم نہایت بوڑھے کو اور نہ چھوٹے لڑکے کو اور نہ عورت کو اور خیانت نکرنا تم غنیمت مین اور جمع کرنا تم مال غنیمت کا اور صلح کرو تم آپس مین ساتھ ترک تنازع کے یا کفار سے اگر مصلحت دیکھو یا سنوارو امور اپنے اور نیکی کرو یعنی آپس مین اسلیے کہ خدا تعالی دوست رکھتا ہی نیکی کرنیوالون کو نقل کی یہ ابوداوٗد نے ف نہایت بوڑھے کو یعنی مگر جبکہ ہو وہ لڑنے والا یا صاحب راے و تدبیر تو اس صورت مین اُسکو بھی مارو اور ظاہر ہی کہ لفظ صغیر بدل ہی یا بیان ہی لفظ طفلاً کا یعنی لڑکا کہ حد بلوغ کو نہ پہونچا ہو اور استثنا کیا گیا ہے اس سے وہ لڑکا کہ ہو بادشاہ یا لڑنیوالا اور نہ عورت کو یعنی جبکہ نہو وہ لڑنیوالی اور نہو ملکہ اور نہ صاحب راے لڑائی مین ۱۲ ع وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ لَمَّا كَانَ یَوْمُ بَدْرٍ تَقَدَّمَ عُتْبَةُ بْنُ رَبِیْعَةَ وَتَبِعَهُ ابْنُهٗ وَاَخُوْهُ فَنَادٰی مَنْ يُّبَارِزُ فَانْتَدَبَ لَهٗ شَبَابٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ مَنْ اَنْتُمْ فَاَخْبَرُوْهُ فَقَالَ لَا حَاجَةَ لَنَا فِیْكُمْ اِنَّمَا اَرَدْنَا بَنِیْ عَمِّنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُمْ یَا حَمْزَةُ قُمْ یَا عَلِیُّ قُمْ یَا عُبَیْدَةَ بْنَ الْحَارِثِ فَاَقْبَلَ حَمْزَةُ اِلٰی عُتْبَةَ وَاَقْبَلْتُ اِلٰی شَیْبَةَ وَاخْتَلَفَ بَیْنَ عُبَیْدَةَ وَالْوَلِیْدِ ضَرْبَتَانِ فَاَثْخَنَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَاحِبَهٗ ثُمَّ مِلْنَا عَلَی الْوَلِیْدِ فَقَتَلْنَاهُ وَاحْتَمَلْنَا عُبَیْدَةَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا جبکہ ہوا دن بدر کا آگے بڑھا یعنی لڑنیکے لیے کفار مین سے عتبہ بن ربیعہ اور پیچھے آیا اُسکے بیٹا اسکا یعنی ولید اور بھائی اُسکا یعنی شیبہ بن ربیعہ پس آواز دی عتبہ نے کون ہی کہ نکلے میدان مین لڑنیکے لیے پس جواب دیا عتبہ کو کئی ایک جوانون نے انصار مین سے یعنی نکلے میدان مین صف مین سے لڑنیکے لیے ساتھ عتبہ اور ہمراہیون اُسکے کے پس کہا عتبہ نے کون ہو تم پس خبر دی اُن جوانون نے اسکو کہ ہم انصار ہین پس کہا عتبہ نے نہین حاجت ہمکو بیچ تمھارے یعنی تمسے لڑنے کا ارادہ نہین رکھتے ہین سواے اسکے نہین کہ ارادہ کرتے ہین ہم اولاد چچا اپنے کا کہ قریش اور مہاجرین ہین پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑا ہو تو اے حمزہ کھڑا ہو تو اے علیؓ کھڑا ہو تو اے عبیدہ بیٹے حارث کے پس متوجہ ہوے حمزہؓ طرف عتبہ کے یعنی لڑنے کے لیے اور مارا اسکو اور متوجہ ہوا مین یعنی حضرت علیؓ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

طرف شیبہ کے یعنی اور قتل کیا مینے اُسکو اور جاری ہوئین درمیان عبیدہ اور ولید کے دو ضربین پس زخمی اور سست کیا ایک نے اُن دونوں مین سے مقابلے والے
اپنے کو پھر حملہ کیا ہمنے ولید پر پس قتل کیا ہمنے اُسکو اور اُٹھالائے ہم عبیدہ کو یعنی معرکہ مین سے نقل کیا یہ احمد اور ابوداؤد نے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰہِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً فَأَتَيْنَا الْمَدِينَةَ فَاخْتَفَيْنَا بِهَا وَقُلْنَا هَلَكْنَا ثُمَّ أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا
رَسُولَ اللّٰهِ نَحْنُ الْفَرَّارُونَ قَالَ بَلْ أَنْتُمُ الْعَكَّارُونَ وَأَنَا فِئَتُكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ نَحْوَهُ وَقَالَ لَا بَلْ أَنْتُمُ الْعَكَّارُونَ قَالَ فَدَنَوْنَا فَقَبَّلْنَا يَدَهُ فَقَالَ أَنَا فِئَةُ الْمُسْلِمِينَ
اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا بھیجا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ ایک لشکر کے پس بھاگے لوگ بھاگنا پس آئے ہم مدینے مین پس چھپ رہے اُسمین یعنی بسبب
حیا کے اور کہا ہمنے یعنی اپنے دل مین یعنی آپسمین ہلاک ہوئے ہم یعنی گنہگار ہوئے بسبب بھاگنے کے دشمنون سے پھر آئے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا ہمنے یا رسول اللہ
ہم ہین بھاگنے والے فرمایا حضرتؐ نے یعنی واسطے دفع خجالت اُنکی کے بلکہ تم حملہ پر حملہ کرنیوالے ہو اور مین جماعت تمھاری ہون نقل کی یہ ترمذی نے اور بیچ روایت ابی داؤد کے مانند اسی کے
اور فرمایا نہین بلکہ تم حملہ پر حملہ کرنیوالے ہو کہا ابن عمرؓ نے پس نزدیک ہوئے ہم اور بوسہ لیا ہم نے ہاتھ اُنکے کا اور فرمایا حضرتؐ نے مین جماعت مسلمانونکی ہون ف حملہ پر حملہ کرنیوالے ہو
عکر کے معنی ہین میل کرنا اور پھر آنا لڑائی مین یعنی اگر بھاگے لڑائی مین سے بہ نیت اسکے کہ مدد لیکر پھر لڑائی مین آوینگے گناہ نہین اور جماعت مسلمانون کی ہون یعنی مددگار
و ناصر مجھا ہون ذات شریف اپنی کو تنہا بمنزلہ جماعت کے کیا بسبب عظمت و برکت کے جیسے قرآن مجید مین آیا ہے اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ کَانَ اُمَّۃً وَسَنَذْكُرُ
حَدِيثَ أُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ كَانَ يَسْتَفْتِحُ وَحَدِيثَ أَبِي الدَّرْدَاءِ ابْغُونِي فِي ضُعَفَائِكُمْ فِي بَابِ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى اور ذکر کرینگے ہم حدیث اُمیہ
بن عبداللہ کی کہ سر اُسکا یہ ہے وکان یستفتح اور حدیث ابی درداء کی کہ سر اُسکا ابغونی فی ضعفائکم ہے بیچ باب فضل فقراء کے اگر چاہیگا اللہ تعالیٰ اَلْفَصْلُ
الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ ثَوْبَانَ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصَبَ الْمَنْجَنِيقَ عَلَى أَهْلِ الطَّائِفِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا روایت ہے
ثوبان بن یزید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑا کیا گوپیا اوپر اہل طائف کے نقل کی یہ ترمذی نے بطریق ارسال کے ف منجنیق ایک آلہ ہے کہ پھینکے جاتے ہین
ساتھ اُسکے پتھر + ع بَابُ حُكْمِ الْأُسَرَاءِ باب ہے بیچ حکم قیدیون کے اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ قَوْمٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فِي السَّلَاسِلِ وَفِي رِوَايَةٍ يُقَادُونَ إِلَى الْجَنَّةِ بِالسَّلَاسِلِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نقل
کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تعجب کیا اللہ نے یعنی راضی ہوا اُس قوم سے کہ داخل ہوتے ہین بہشت مین بیچ زنجیرون کے اور ایک روایت مین یون
ہے کہ کھینچے جاتے ہین طرف جنت کے ساتھ زنجیرون کے نقل کی یہ بخاری نے ف یعنی کفار زبردستی پکڑے جاتے ہین اور زنجیر و بیڑیون مین قید کر کر
دارالاسلام مین داخل کیے جاتے ہین اللہ تعالیٰ اُنکو ایمان نصیب فرماتا ہے پس داخل ہونگے جنت مین یعنی ایمان اُنکا سبب ہوا دخول جنت کا
ع وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَهُوَ فِي سَفَرٍ فَجَلَسَ عِنْدَ أَصْحَابِهِ يَتَحَدَّثُ ثُمَّ انْفَتَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اطْلُبُوهُ وَاقْتُلُوهُ فَقَتَلْتُهُ فَنَفَّلَنِي سَلَبَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے سلمہؓ بن اکوع سے کہا آیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جاسوس مشرکین سے اس حال مین کہ
حضرتؐ تھے بیچ سفر کے پس بیٹھا وہ حضرتؐ کے یارون پاس باتین کرتا تھا پھر پھرا وہ پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ڈھونڈھو اُسکو اور قتل کرو پس
قتل کیا مین نے اُسکو پس دیا حضرتؐ نے مجکو اسباب اُسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْهُ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَوَازِنَ
فَبَيْنَا نَحْنُ نَتَضَحَّى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ فَأَنَاخَهُ وَجَعَلَ يَنْظُرُ وَفِينَا ضَعْفَةٌ وَرِقَّةٌ مِنَ الظَّهْرِ وَبَعْضُنَا مُشَاةٌ
إِذْ خَرَجَ يَشْتَدُّ فَأَتَى جَمَلَهُ فَأَثَارَهُ فَاشْتَدَّ بِهِ الْجَمَلُ فَخَرَجْتُ أَشْتَدُّ حَتَّى أَخَذْتُ بِخِطَامِ الْجَمَلِ فَأَنَخْتُهُ ثُمَّ اخْتَرَطْتُ سَيْفِي فَضَرَبْتُ رَأْسَ الرَّجُلِ
ثُمَّ جِئْتُ بِالْجَمَلِ أَقُودُهُ وَعَلَيْهِ رَحْلُهُ وَسِلَاحُهُ فَاسْتَقْبَلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ قَالُوا ابْنُ
الْأَكْوَعِ قَالَ لَهُ سَلَبُهُ أَجْمَعُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے سلمہؓ سے کہ کہا جہاد کیا ہم نے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوازن پر کہ نام ایک قبیلہ کا ہے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

قیس سے پس اُسوقت مین کہ ہم طعام چاشت کا کھاتے تھے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ناگاہ آیا ایک شخص سوار اوپر اونٹ سرخ کی بٹھایا اُسکو اور شروع کیا دیکھنا
اور حال آنکہ ہم مین تھی سستی یعنی بسبب لاغری اور پیادہ پائی کے اور کمی سواری کے یعنی دیکھا کہ ہم میں سے اریان کم ہین اور بعضے ہمارے پیادہ پا تھے ناگہان نکلا وہ
یعنی ہمارے درمیان میں سے دوڑتا پس آیا وہ اپنے اونٹ کے پاس پس کھڑا کیا اُسکو یعنی بعد سوار ہونے کے اُسپر پس دوڑایا اُس کو اونٹ نے اور نکلا مین دوڑتا
ہوا یعنی پیچھے اُسکے یہانتک کہ پکڑی مین نے مہار اونٹ کی اور بٹھایا مین نے اُسکو پھر ننگی کی مین نے تلوار اپنی اور ماری اُسکے سر پر پھر لایا مین اونٹ کو کھینچتا ہوا
اس حال مین کہ اُسپر تھا اسباب اُسکا اور ہتھیار اُسکے پس سامنے آئے میرے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگ پس فرمایا کس شخص نے قتل کیا اس شخص
کو کہا صحابہ نے کہ سلمہ بن اکوع نے مارا فرمایا واسطے اُسکے ہے اسباب اُسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ ِالْخُدْرِیِّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ
بَنُوْ قُرَيْظَةَ عَلٰى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ عَلٰى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا اِلٰى
سَيِّدِكُمْ فَجَاءَ فَجَلَسَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِكَ قَالَ فَاِنِّیْ اَحْكُمُ اَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَاَنْ تُسْبَى الذُّرِّيَّةُ
قَالَ لَقَدْ حَكَمْتَ فِيْهِمْ بِحُكْمِ الْمَلِكِ وَفِیْ رِوَايَةٍ بِحُكْمِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی سعید خدری رضی سے کہ کہا جبکہ نکلے بنو قریظہ اوپر حکم سعد بن معاذ رض کے بھیجا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی کسی شخص کو واسطے بلانے سعد کے پس لائے سعد بن معاذ سوار ایک گدھے پر پس جب نزدیک پہونچے سعد فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کھڑے ہو طرف سردار اپنے کے پھر آئے سعد اور بیٹھے پس فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہ لوگ یعنی بنو قریظہ نکلے ہین اوپر حکم تمھارے
کے کہا سعد رض نے پس تحقیق مین حکم کرتا ہون یہ کہ مارے جاوین لڑنیوالے یعنی جو کہ قابل لڑنے کے ہین اور یہ کہ بندی کیے جاوین لڑکے اور عورتین فرمایا تحقیق
حکم کیا تو نے بیچ انکے ساتھ حکم بادشاہ کے یعنی ایسا حکم کیا تو نے کہ اللہ تعالی راضی ہوا بسبب اُسکے اور ایک روایت مین ہے ساتھ حکم اللہ تعالی کے
نقل کی یہ بخاری رح اور مسلم رح نے ف سعد بن معاذ کبار صحابہ اور مشاہیر انصار سے ہین اور سردار اُنکے اور بنی قریظہ کہ ایک جماعت ہین یہود کی خلفاء اُنکے
اور عہد و امان انکے مین تھے پس جب آنحضرت صلعم نے بنو قریظہ کو بعد غزوہ احزاب کے سنہ ۵ ہ مین پچیس روز تک محاصرہ کیا تو وہ ساتھ عہد سعد بن معاذ کے
اُترے یعنی کہا کہ جو کچھ سعد رض حکم کرین ہم اختیار کرین گے اُنھوں نے خیال کیا تھا کہ ہم اُنکے عہد و امان مین ہین رعایت ہمارے حال کی کرینگے اور ہماری خلاصی
مین کوشش کرینگے پس جب اُترے تو حضرت صلعم نے سعد کو بلوایا جیسے کہ مذکور ہوا اور کھڑے ہو تم الخ کہا نووی رح نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ اہل فضل کی تعظیم و توقیر
کرے اور کھڑا ہو جائے وقت آنے کے اور حجت پکڑی ہے ساتھ اسکے جمہور نے اور بعضون نے کہا کہ نہین تھا یہ امر کھڑے ہونیکا تعظیم کے لیے بلکہ بسبب اسکے
تھا کہ سعد رض بن معاذ بیمار تھے بسبب اُسکے کہ زخم تیر کا اُنکی ران مین تھا کہ غزوہ خندق مین تیر لگا تھا اور طاقت اُترنے کی سواری پر سے نہ رکھتے تھے پس فرمایا
لوگون کو کہ جاؤ اور مدد انکی کرو اُترنے مین ع ح وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ
بَنِیْ حَنِيْفَةَ يُقَالُ لَهٗ ثُمَامَةُ بْنُ اُثَالٍ سَيِّدُ اَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرَبَطُوْهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِیْ يَا مُحَمَّدُ خَيْرٌ اِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَاِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰى شَاكِرٍ وَاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ
مَا شِئْتَ فَتَرَكَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ الْغَدُ فَقَالَ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِیْ مَا قُلْتُ لَكَ اِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰى شَاكِرٍ وَاِنْ تَقْتُلْ
تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ بَعْدَ الْغَدِ فَقَالَ لَهٗ مَا عِنْدَكَ
يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِیْ مَا قُلْتُ لَكَ اِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰى شَاكِرٍ وَاِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ
اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ کہا بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر طرف نجد کے پس پکڑ لائے لشکر کے لوگ ایک شخص کو بنی حنیفہ سے کہ نام ایک
قبیلہ کا ہے کہا جاتا تھا اُسکو ثمامہ بیٹا اثال کا سردار اہل یمامہ کا کہ نام ہے شہر کا پس باندھ دیا اُسکو ایک ستون سے ستونوں مسجد نبوی کے سے پس نکلے طرف

[illegible]

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اُسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا ہے نزدیک تیرے اے ثمامہؓ یعنی کیا ہے حال تیرا خبر دے یا کیا ہی گمان تیرا مجھ پر کہ کیا معاملہ کرونگا ساتھ تیرے پس
کہا نزدیک میرے اے محمدؐ خیر و خوبی ہے یا نزدیک میرے بہت مال ہی اگر قتل کروگے تم یعنی مجھ کو قتل کروگے خون والے کو یعنی اُسکو کہ مستحق قتل ہی پس اسمین اقرار
ہی اپنی تقصیر کا یا مراد ہے کہ اُسکو ماروگے کہ خون اُسکا ساقط نہین بلکہ قوم میری بدلہ لیگی پس اسمین دعوی ہے اپنی ریاست و شرافت کا اور اگر انعام کروگے
انعام کروگے اوپر قدردان کے یعنی سلوک اور اُسکا بدلہ میری طرف سے ہوگا اور اگر ہو تم چاہتے مال پس مانگو دیے جاؤگے مال سے جسقدر چاہو پس چھوڑ
دیا اُسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اُسی حال پر یہانتک کہ ہوا اگلا دن پس فرمایا اُسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے نزدیک تیرے اے ثمامہ
پس کہا نزدیک میرے وہی چیز ہے کہ کہی مین نے واسطے آپکے اگر بخشش کروگے بخشش کروگے قدردان پر اور اگر قتل کروگے قتل کروگے خون والے کو اور اگر
چاہتے ہو مال پس مانگو دیے جاؤگے مال جسقدر چاہو پس چھوڑ دیا اُسکو اُسی حالت پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہانتک کہ ہوا اگلے سے اگلا دن یعنی تیسرا دن
پس فرمایا اُسکو کیا ہے نزدیک تیرے اے ثمامہؓ پس کہا نزدیک میرے وہی چیز ہے کہ کہی مین نے واسطے آپکے اگر بخشش کروگے بخشش کروگے قدردان پر
اور اگر قتل کروگے قتل کروگے خون والیکو اور اگر چاہتے ہو مال پس مانگو دیے جاؤگے مال سے جسقدر چاہو **فقال** رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اطلقوا ثمامۃ فانطلق الی نخلٍ قریبٍ من المسجد فاغتسل ثم دخل المسجد فقال اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ و
رسولہ یا محمد واللہ ما کان علی وجہ الارض وجہ ابغض الی من وجھک فقد اصبح وجھک احب الوجوہ کلھا الی واللہ ما کان من دین ابغض
الی من دینک فاصبح دینک احب الدین الی واللہ ما کان من بلد ابغض الی من بلدک فاصبح بلدک احب البلاد کلھا الی و
ان خیلک اخذتنی وانا ارید العمرۃ فماذا تری فبشرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامرہ ان یعتمر فلما قدم مکۃ قال لہ قائل اصبوت
فقال لا ولکنی اسلمت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا واللہ لا یاتیکم من الیمامۃ حبۃ حنطۃ حتی یاذن فیھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم رواہ مسلم واختصرہ البخاری پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چھوڑ دو ثمامہؓ کو پس گیا ثمامہؓ طرف درختوں کھجور کے کہ نزدیک تھے مسجد
کے پس نہایا پھر آیا مسجد مین اور کہا گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہون مین یہ کہ محمدؐ بندے اُسکے ہین اور رسول اُسکے
اے محمدؐ قسم ہے خدا کی نہ تھا روے زمین پر کوئی مُنھ یعنی ذات کہ نہایت مبغوض ہو طرف میرے مُنھ آپکے سے پس تحقیق ہو گیا یعنی اب مُنھ تمھارا محبوب تر سارے
مونھون سے طرف میرے قسم ہے خدا کی نہ تھا کوئی دین مبغوض تر طرف میرے دین آپکے سے پس ہو گیا دین آپکا محبوب تر سارے دینون کا طرف میرے اور قسم ہے
اللہ کی نہ تھا کوئی شہر مبغوض تر میرے طرف شہر آپکے سے پس ہو گیا شہر آپکا محبوب تر سارے شہرون کا طرف میرے اور تحقیق آپکے لشکر نے پکڑ لیا مجکو اس
حال مین کہ مین ارادہ رکھتا تھا عمرے کا پس کیا حکم فرماتے ہو پس بشارت دی اُسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی ساتھ اسکے کہ تجکو ثواب سبب اسلام
کے حاصل ہوئی اور سارے گناہ پہلے تیرے بخشے گئے اور فرمایا اُسکو عمرہ کرنے کو پس جب آیا ثمامہؓ مکہ مین کہا اُسکو کہنے والے نے بیدین ہو گیا تو پس کہا ثمامہؓ نے
نہین و لیکن مین اسلام لایا ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بیدین نہین ہوا مین قسم ہے اللہ کی نہین پہونچے گا تمکو شہر یمامہ سے ایک دانہ گیہون کا یہانتک
کہ اذن دین اسمین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہ مسلم نے اور مختصر بیان کیا اسکو بخاری نے **وعن** جبیر بن مطعم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال فی اساری بدرٍ لو کان المطعم ابن عدی حیا ثم کلمنی فی ھؤلاء النتنی لترکتھم لہ رواہ البخاری اور روایت ہے جبیر بن مطعم سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا بیچ قیدیون بدر کے کہ اگر ہوتا مطعم بن عدی زندہ پھر سفارش کرتا مجھسے بیچ قیدیون ناپاک کے تو البتہ چھوڑ دیتا مین اُنکو واسطے اُسکے نقل
کی یہ بخاری نے **ف** جبیرؓ نے یہ حدیث حالت کفر مین حضرت سے سُنی اور بعد اسلام لانے کے بیان کی اور اُسکا باپ مطعم بیٹا عدی بن نوفل بن عبد مناف
کا ہے پس حضرتؐ کا قرابتی ہم جدی ہے اور اُسکا ایک احسان تھا حضرتؐ پر کہ جب حضرت طائف سے پھرے تو اُنسے دفع کیا مشرکون کو حضرتؐ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

سے اس لیے حضرت نے کلام مذکور واسطے تالیف و ترغیب جبیر کے اسلام پر فرمایا + ح وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ ثَمَانِيْنَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ هَبَطُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَبَلِ التَّنْعِيْمِ مُتَسَلِّحِيْنَ يُرِيْدُوْنَ غِرَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ فَاَخَذَهُمْ سِلْمًا فَاسْتَحْيَاهُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَاَعْتَقَهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس رضی سے یہ کہ اسی آدمی مکے کے اترآئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یعنی سال حدیبیہ میں جبل تنعیم[1] سے ہتھیار باندھے ہوے ارادہ کرتے تھے وہ کہ غافل پاوین اور آزار پہونچاوین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت کے اصحابؓ کو پس پکڑ لیا انکو حضرت نے مطیع و خوار پس زندہ چھوڑ دیا انکو اور روایت میں ہے کہ آزاد کردیا انکو پس نازل کی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اور وہ اللہ ایسا ہے کہ بند رکھا ہاتھ انکا تسے اور تمھارا ہاتھ انسے مکے میں اور نواح اسکے میں نقل کی مسلم نے وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرَ لَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ بِاَرْبَعَةٍ وَّعِشْرِيْنَ رَجُلًا مِّنْ صَنَادِيْدِ قُرَيْشٍ فَقُذِفُوْا فِيْ طَوِيٍّ مِّنْ اَطْوَاءِ بَدْرٍ خَبِيْثٍ مُّخْبِثٍ وَكَانَ اِذَا ظَهَرَ عَلٰى قَوْمٍ اَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلٰثَ لَيَالٍ فَلَمَّا كَانَ بِبَدْرٍ الْيَوْمَ الثَّالِثَ اَمَرَ بِرَاحِلَتِهٖ فَشُدَّ عَلَيْهَا رَحْلُهَا ثُمَّ مَشٰى وَاتَّبَعَهٗ اَصْحَابُهٗ حَتّٰى قَامَ عَلٰى شَفَةِ الرَّكِيِّ فَجَعَلَ يُنَادِيْهِمْ بِاَسْمَائِهِمْ وَاَسْمَاءِ اٰبَائِهِمْ يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ وَيَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ اَيَسُرُّكُمْ اَنَّكُمْ اَطَعْتُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّا قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تُكَلِّمُ مِنْ اَجْسَادٍ لَّا اَرْوَاحَ لَهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لَّا يُجِيْبُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ الْبُخَارِيُّ قَالَ قَتَادَةُ اَحْيَاهُمُ اللّٰهُ حَتّٰى اَسْمَعَهُمْ قَوْلَهٗ تَوْبِيْخًا وَّتَصْغِيْرًا وَّنِقْمَةً وَّحَسْرَةً وَّنَدَمًا اور روایت ہے قتادہؓ سے کہ کہا ذکر کیا واسطے ہمارے انس بن مالک نے ابی طلحہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا دن جنگ بدر کے ساتھ چوبیس شخصوں کے سرداروں کفار قریش سے پس ڈالے گئے وہ بیچ ایک کنوین کے کنوؤن بدر کے سے کہ وہ ناپاک اور ناپاک کرنیوالا تھا[2] اور تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت غالب آتے کسی قوم پر تو ٹھیرتے اُس میدان میں یعنی میدان جنگ میں تین راتیں پس جب کہ ہوا بدر میں تیسرا دن تو حکم کیا حضرتؐ نے ساتھ باندھنے کجاوے کے اوپر اونٹ سواری اپنی کے پس باندھا گیا اُسپر کجاوہ اُسکا پھر چلے حضرتؐ اور ساتھ ہوئے اُنکے اصحاب اُنکے یہانتک کہ کھڑے ہوئے اوپر کنارے کنوین کے پھر شروع کیا پکارنا اُنکا ساتھ ناموں اُنکے کے اور ناموں باپون اُنکے کے اے فلانے بیٹے فلانے کے اور اے فلانے بیٹے فلانے کے آیا خوش کرتا ہی تمکو یہ کہ اطاعت کرتے تم اللہ کی اور رسول اُسکے کی پس تحقیق ہمنے پائی وہ چیز کہ وعدہ کیا تھا ہمسے پروردگار ہمارے نے حق یعنی ثابت کہ وہ غالب ہونا ہمارا ہے تم پر پس آیا پائی تم نے وہ چیز کہ وعدہ کیا تھا رب تمھارے نے حق یعنی تمھارے عذاب کا اور یہ استفہام توبیخ ہی پس کہا حضرت عمرؓ نے یا رسول اللہ کیا کلام کرتے ہو اُن بدنوں سے کہ نہیں ارواح واسطے اُنکے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس ذات کی کہ جان محمدؐ کی اُس کے ہاتھ میں ہے نہیں تم زیادہ سننے والے واسطے اُس چیز کے کہ کہتا ہوں میں اُن سے اور بیچ ایک روایت کے ہے کہ نہیں تم زیادہ سننے والے اُن سے و لیکن وہ جواب نہیں دیتے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا بخاری نے کہ کہا قتادہ نے کہ زندہ کیا انکو اللہ تعالیٰ نے یہانتک کہ سُنایا انکو قول حضرتؐ کا واسطے سرزنش کے اور واسطے ذلت کے اور واسطے عذاب کے اور واسطے افسوس کے اور واسطے پشیمانی کے ف اس حدیث سے حضرت شیخ عبدالحقؒ وغیرہ نے سماع اموات کے لیے ثابت کیا ہے اور اکثر علماے حنفیہ نے انکار اسکا کیا ہے اور جواب اسکے کئی طرح پر دیتے ہین جو چاہے فقہ کی کتابون مین مثل فتح القدیر وغیرہ کے دیکھ لے + مؤلف وَعَنْ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِيْنَ جَاءَهٗ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِيْنَ فَسَاَلُوْهُ اَنْ يَّرُدَّ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ فَاخْتَارُوْا اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ اِمَّا السَّبْيَ وَاِمَّا الْمَالَ قَالُوْا فَاِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اِخْوَانَكُمْ قَدْ جَاءُوْا تَائِبِيْنَ وَاِنِّيْ قَدْ رَاَيْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُّطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ عَلٰى حَظِّهٖ حَتّٰى نُعْطِيَهٗ اِيَّاهُ

[1] جبل تنعیم جائے مشہور است بر سہ میل نزدیک مکہ کہ از انجا عمرہ می آرند ۱۲

[2] صفت اس کوئین میں یا تو قدیم سے تھی کہ مردار اور گندگیان اسمین ڈالتے تھے یا بسبب ڈالنے ان پلیدون کے اسمین ۱۲

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitized by eGangotri

مِنْ اَوَّلِ مَا يُفِيْئُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَيَّبْنَا ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَا نَدْرِيْ مَنْ اَذِنَ مِنْكُمْ مِمَّنْ لَمْ يَاْذَنْ فَارْجِعُوْا حَتّٰى يَرْفَعَ اِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ اَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوْا وَاَذِنُوْا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہے مروان رضؓ اور مسور رضؓ بن مخرمہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے یعنی خطبہ بیان فرمایا جسوقت کہ آئی حضرت کے پاس قوم ہوازن کی مسلمان ہو کر پس سوال کیا اُنھون نے حضرتؐ سے یہ کہ پھیر دین طرف اُنکے مال اُنکے اور بندی اُنکے پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اختیار کرو ایک دو چیزون مین سے یا بندی یا مال کہا ہوازن نے پس تحقیق اختیار کیے ہم نے بندی اپنے پس خطبہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس تعریف کی اللہ کی ساتھ اُس چیز کے کہ لائق اُسکے ہے پھر فرمایا اے پر بعد اس کے یعنی حمد و ثنا کے پس تحقیق بھائی تمھارے یعنی دینی بھائی یا نسبی کہ ہوازن ہین آئے توبہ کر کر یعنی شرک و گناہون سے اور تحقیق مین نے مناسب دیکھا کہ پھیر دون طرف اُنکے بندی اُنکے پس جو شخص چاہے تم مین سے یہ کہ بخوشی پھیر دے بندی پس چاہیے کہ کرے اور جو چاہے تم مین سے یہ کہ ہو یعنی ہمیشہ رہے اوپر نصیبے اپنے کے یہانتک کہ دین ہم اُسکو عوض اُسکا اول اُس چیز سے کہ انعام کرے اللہ اوپر ہمارے غنیمت مین سے پس چاہیے کہ کرے یعنی جسکو کہ منظور ہو کہ اپنے حصے کے بندی نہ دے بغیر عوض کے بیان کرے پس کہا لوگون نے یعنی بعضون یا سبھون نے بغیر تمیز کے کہ تحقیق خوش ہوے ہم ساتھ اُسکے یعنی پھیر دینے بندی کے یا رسول اللہ پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق ہم نہین جانتے ہین کہ کون راضی ہوا تم مین سے اور نہین جدا کر سکتے اُسکو اُس سے کہ نہین راضی ہوا پس پھر جاؤ یہانتک کہ لاوین طرف ہمارے سردار تمھارے امر تمھارا یعنی بہ تفصیل پس پھر گئے لوگ پس کلام کیا اُن سے سردارون اُنکے نے پھر پھر کر آئے لوگ حضرتؐ کے پاس اور خبر دی حضرتؐ کو کہ تحقیق وہ راضی ہوئے اور اذن دیا یعنی پھیرنے بندی کا نقل کی یہ بخاری نے ف ہوازن نام ایک قبیلہ کا ہے آئے وہ حضرتؐ کے پاس مسلمان ہو کر بعد اسکے کہ لوٹا گیا مال اُن کا اور بندی کی گئی اولاد اُنکی اور تقسیم کی گئی صحابہ مین اور غزوہ ہوازن کہ اُسکو غزوہ حنین بھی کہتے ہین واقع ہوا بعد فتح مکہ کے اور غنیمت اُس مین بہت ہاتھ لگی اور حضرتؐ نے اذن چاہا صحابہ رضؓ سے بیچ پھیرنے بندی کے اس لیے کہ اموال اُنکے اور بندی اُن کے ہو گئے تھے ملک مجاہدین کے پس نہین جائز تھا پھیرنا اُنکی ملک کا بغیر اذن اُنکے کے + ح + ع وَعَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَ ثَقِيْفُ حَلِيْفًا لِبَنِيْ عُقَيْلٍ فَاَسَرَتْ ثَقِيْفُ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَسَرَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ عُقَيْلٍ فَاَوْثَقُوْهُ فَطَرَحُوْهُ فِي الْحَرَّةِ فَمَرَّ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فِيْمَ اُخِذْتُ قَالَ بِجَرِيْرَةِ حُلَفَائِكُمْ ثَقِيْفَ فَتَرَكَهٗ وَمَضٰى فَنَادَاهُ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَرَحِمَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَ فَقَالَ مَا شَاْنُكَ قَالَ اِنِّيْ مُسْلِمٌ فَقَالَ لَوْ قُلْتَهَا وَاَنْتَ تَمْلِكُ اَمْرَكَ اَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ فَقَالَ فَفَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ اَسَرَتْهُمَا ثَقِيْفُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے عمران بن حصین رضؓ سے کہ کہا تھے ثقیف ہم قسم بنی عقیل کے پس قید کیے ثقیف نے دو شخص اصحاب حضرتؐ کے سے اور قید کیا اصحاب حضرتؐ کے نے ایک شخص کو بنی عقیل مین سے پس مضبوط باندھا صحابہ نے اُسکو اور ڈالا اُسکو سنگستان مین پس گزرے اُسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس پکارا قیدی نے اے محمدؐ اے محمدؐ کس سبب سے پکڑا گیا ہون مین فرمایا بسبب تقصیر ہم قسمون اپنے کے کہ ثقیف ہین یعنی اُنھون نے دو مسلمانون کو قید کیا تھا تجکو اُن کے بدلے مین قید کیا پس چھوڑا اُسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسی جگہ اور تشریف لیگئے پھر پکارا اُسنے حضرتؐ کو اے محمدؐ اے محمدؐ پس رحم کھایا اُس پر حضرتؐ نے اور پھرے پس فرمایا کیا حال ہے تیرا کہا اُس نے تحقیق مین مسلمان ہون پس

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

فرمایا اگر کہتا تو اس کلمے کو اُس حالت مین کہ تو مالک ہوتا اپنے امر کا یعنی حالت اختیار مین بطریق رغبت کے پہلے قید ہونیکے کہتا تو چھٹکارا پاتا تو پورا چھٹکا
یعنی دنیا مین چھٹکارا پاتا قید سے اور عقبی مین دوزخ سے کہا راوی نے پس چھوڑ دیا اُسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدلے اُن دو شخصون کے
کہ قید کیا تھا اُنکو ثقیف نے نقل کی یہ مسلم نے **ف** ثقیف نام ایک قبیلہ کا ہے ہوازن مین سے وہ حلیف یعنی ہم قسم تھے بنی عقیل کے کہ
یہ بھی ایک قبیلہ ہے اور عرب مین قبائل آپس مین ہم قسم و عہد ہوتے تھے کہ نیک و بد مین ایک دوسرے کا شریک ہوا کرے جب زمانہ
اسلام کا آیا تو قسما قسمی جاہلیت کی موافق حق کے تھی ثابت رہی اور جو خلاف حق کے تھی موقوف کی گئی اور حکم ہوا کہ حلف اسلام کی ہی کافی
ہے اور قید کیا آخر یعنی بدلے مین اُن دو صحابیون کے کہ قید کیا تھا اُنکو ثقیف نے عادت یون ہی تھی کہ حلیف کو بسبب جرم حلیف کے گرفتار
کرتے تھے اور حضرت صلعم نے بھی موافق عادت اُنکی کے یہ فعل کیا اور ظاہر مصلحت اسی مین تھی اور حرہ ساتھ زبر ح کے نام ایک زمین کا ہے ظاہر
مدینہ مین کہ اُسمین پتھر سیاہ ہین اور مین مسلمان ہون گویا خبر دی اسلام سابق سے پس معلوم ہوا کہ کافر جو قید ہوا اور دعوی کرے کہ مین مسلمان
ہون تو قبول نہ کیا جاوے قول اُسکا مگر ساتھ گواہ کے اور احتمال رکھتا ہے کہ مراد یہ ہو کہ اب مین مسلمان ہو گیا اور حضرت نے اس لیے اسلام
اُسکا نہ قبول کیا کہ جانا کہ یہ از روے نفاق کے یا بطریق اضطرار کے کہتا ہے اسی لیے حضرت صلعم نے اُسکو دار الحرب مین جانے دیا تا کہ جھوٹا ہے
پس یہ خصائص حضرت صلعم کے سے ہے +ح+ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ عَائِشَةَ** قَالَتْ لَمَّا بَعَثَ اَهْلُ مَكَّةَ فِیْ فِدَاءِ اُسَرَائِهِمْ
بَعَثَتْ زَيْنَبُ فِیْ فِدَاءِ اَبِی الْعَاصِ بِمَالٍ وَبَعَثَتْ فِيْهِ بِقِلَادَةٍ لَهَا كَانَتْ عِنْدَ خَدِيْجَةَ اَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلٰی اَبِی الْعَاصِ فَلَمَّا رَاٰهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيْدَةً وَقَالَ اِنْ رَاَيْتُمْ اَنْ تُطْلِقُوْا لَهَا اَسِيْرَهَا وَتَرُدُّوْا عَلَيْهَا الَّذِیْ لَهَا فَقَالُوْا نَعَمْ وَكَانَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ عَلَيْهِ اَنْ يُّخَلِّیَ سَبِيْلَ زَيْنَبَ اِلَيْهِ وَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ وَرَجُلًا مِّنَ
الْاَنْصَارِ فَقَالَ كُوْنَا بِبَطْنِ يَاْجِجَ حَتّٰی تَمُرَّ بِكُمَا زَيْنَبُ فَتَصْحَبَاهَا حَتّٰی تَاْتِيَا بِهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے عائشہ رض سے
کہ کہا جب بھیجا اہل مکہ نے بیچ بدلے قیدیون اپنے کے یعنی جبکہ غالب ہوئے اُنپر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دن بدر کے پس قتل کیا بعضونکو اور قید کیا
بعضونکو اور طلب کیا اُن سے بدلا تو اہل مکہ نے لوگون کو بھیجا مال لیکر واسطے چھڑانے قیدیون اپنے کے پس اُسوقت بھیجا زینب نے بیچ بدلے ابی العاص کے
کچھ مال اور بھیجا اُس مال مین ایک ہار اپنا کہ تھا یعنی اول نزدیک خدیجہ رض کے کہ داخل کیا تھا زینب کو ساتھ اُس ہار کے ابی العاص پر یعنی اُنکے
جہیز مین دیا تھا پس جب دیکھا حضرت صلعم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس ہار کو رقت کی واسطے زینب کے رقت سخت یعنی دل امڈ آیا حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا بسبب غربت و تنہائی زینب رض کے اور یاد آئی مصاحبت خدیجہ رض کی اسلیے کہ وہ ہار اُنکے گلے مین رہتا تھا اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے یعنی صحابہ کو اگر مناسب جانو تم یہ کہ چھوڑ دو تم واسطے زینب رض کے قیدی اُسکا کہ ابو العاص ہے اور پھیر دو زینب کو وہ چیز کہ واسطے اُسکے
ہے یعنی مال کہ بدلے مین ابو العاص کے بھیجا ہے تو کرو تم پس عرض کیا صحابہ رض نے کہ ہان یعنی مال پھیر دیتے ہین ہم اور ابو العاص کو چھوڑ دیتے
ہین اور تھے حضرت صلعم کہ عہد لیا ابو العاص سے یعنی وقت چھوڑنے اُنکے کے یہ کہ چھوڑ دے راہ زینب کی طرف اُن کے یعنی حضرت صلعم کے
پاس مدینے مین زینب کو آنے دے مانع نہو اور بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زید رض بن حارثہ کو اور ایک اور شخص کو انصار مین سے
اور فرمایا ٹھیرے رہنا تم بیچ بطن یاجج کے یہانتک کہ آوین تمھارے پاس زینب رض پس ساتھ رہنا تم اُنکے یہانتک کہ لاؤ اُن کو نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد
نے **ف** حضرت زینب رض بیٹی حضرت صلعم کی تھین سب سے بڑی اور ابو العاص بن ربیع بن عبد العزی بن عبد شمس بن عبد مناف بھانجے تھے حضرت
خدیجہ کے اور خاوند حضرت زینب رض کے وہ بھی بدر مین قید ہوئے تھے اور حضرت خدیجہ بیوی حضرت کی تھین سب اولاد حضرت کی انھین سے ہوئی

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

سواے حضرت ابراہیمؑ کے کہ ماریہ سے تھے اور حضرت زینبؓ کہ ابو العاص کافر کے نکاح مین تھین تو سبب یہ تھا کہ اُسوقت تک نکاح ہونا
عورت مسلمان اور مرد کافر کا جائز تھا اور حضرتؐ نے جو دو شخصون کو بھیجا زینب کے لانیکے لیے باوجودیکہ محرم شرعی نہ تھے تو یہ مخصوص سی مقام مین
تھا بسبب امن کے بلحاظ صاحبزادی ہونے حضرتؐ کے اور عورت کو نامحرم کے ساتھ سفر کرنا جائز نہین اور بطن ناجح نام ایک جگہ کا ہے قریب
مکہ کے آٹھ کوس پر اور لفظ ناجح کو صاحب قاموس نے ساتھ یاے تحتانیہ اور زیر پہلے جیم کے لکھا ہے اور ساتھ نون اور جیم اور حاے مہملہ کے بھی علما
نے ضبط کیا ہے چنانچہ بیچ اکثر نسخون مشکوٰۃ اور مصابیح کے اسیطرح ہے اور حضرت زینبؓ جب ہجرت کر کر مدینہ سے مکہ کو آئین تو ابو العاص مکہ ہی
مین رہے دین کفر پر اور بعد ازان اتفاق پڑا اُنکو سفر شام کا تجارت کے لیے جب نزدیک مدینے کے پہونچے تو مسلمانون نے چاہا کہ اُن سے مال چھین لین
یہ خبر حضرت زینبؓ کو پہونچی وہ حضرتؐ پاس حاضر ہوئین اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا نہین ہے عہد و پیمان مسلمانون کے ایک یعنی جب ایک
مسلمان نے کافر کو امان دی تو سب کو چاہیے کہ امان دین فرمایا حضرتؐ نے کہ ہان ایک ہے کہا حضرت زینب نے کہ گواہ رہیئے اے رسولؐ
خدا کے کہ مین نے امان دی ابو العاص کو صحابہؓ نے جب یہ حال دیکھا تو بغیر ہتھیار کے ابو العاص کے پاس گئے اور کہا اے ابو العاص تو
شرفاء قریش سے اور پیغمبرؐ کے چچا کا بیٹا ہے مسلمان ہوجا تا یہ سب مال تیرے ہی پاس رہے ابو العاص نے کہا یہ جو تم کہتے ہو بُری بات ہے
حاشا مین اپنے اسلام کو ساتھ اس اموال کے پلید کرون پس ابو العاص مکہ کو گئے اور اموال لوگون کے سپرد اُنکو کیے اور کہا اہل مکہ اموال
تمھارے تمکو پہونچ چکے اُنھون نے کہا پہونچ چکے کہا گواہ رہو کہ مین مسلمان ہون اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ بعد ازان
ہجرت کر کر مدینہ کو آئے حضرتؐ نے زینبؓ کو سپرد اُنکے کیا ساتھ نکاح جدید کے یا قدیم کے اسمین اختلاف ہے اور آنحضرتؐ ابو العاص سے
محبت رکھتے تھے اور بہت راضی تھے اُن سے اور شہید ہوے وہ دن یمامہ کے حضرت ابو بکرؓ کی خلافت مین + ح ع وَعَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَسَرَ اَهْلَ بَدْرٍ قَتَلَ عُقْبَةَ بْنَ اَبِيْ مُعَيْطٍ وَالنَّضْرَ بْنَ الْحَارِثِ وَمَنَّ عَلٰى اَبِيْ عَزَّةَ الْجُمَحِيِّ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے
حضرت عائشہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قید کیا اہل بدر کو قتل کیا عقبہ بن ابی معیط کو اور نضر بن حارث کو اور منت
رکھی ابی عزہ جمحی پر نقل کی یہ شرح سنہ مین **ف** امام کو اختیار ہے کہ کافر قیدی اگر مسلمان نہون تو چاہیے کہ قتل کرے اُنکو اور چاہے غلام کر کر
رکھے اور چاہے چھوڑ دے اُنکو آزاد کر کر واسطے ذمہ مسلمانون کے اور منت رکھے یعنی چھوڑ دینا بغیر عوض کے یہ منسوخ ہے + ع وَعَنِ
ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَرَادَ قَتْلَ عُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ قَالَ مَنْ لِّلصِّبْيَةِ قَالَ النَّارُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے یہ کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ کیا مار ڈالنے عقبہ بن ابی معیط کا کہا کون پالیگا لڑکون کو فرمایا آگ نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یہ عبارت
ہے ضائع ہونے سے یعنی اگر صلاحیت رکھتی آگ اسکی کہ ہوتی مددگار و غمخوار تو وہ ہوتی + ع وَعَنْ عَلِيٍّ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ
جِبْرَئِيْلَ هَبَطَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ خَيِّرْهُمْ يَعْنِيْ اَصْحَابَكَ فِيْ اُسَارٰى بَدْرٍ الْقَتْلَ اَوِ الْفِدَاءَ عَلٰى اَنْ يُّقْتَلَ مِنْهُمْ قَابِلًا مِثْلُهُمْ قَالُوا الْفِدَاءَ وَيُقْتَلُ مِنَّا رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے علیؓ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ جبرئیلؑ اُترے حضرت پر پس کہا
واسطے اُن کے اختیار دے اُنکو یعنی اپنے یارون کو بیچ قیدیون غزوہ بدر کے کہ قتل کرین قیدیون کو یا بدلہ لین یعنی مال لیکر چھوڑ دین اُنکو اس
شرط پر کہ مارے جاوین صحابہؓ مین سے سال آیندہ مانند اُنکے یعنی گنتی مین کہ ستر تھی عرض کیا صحابہؓ نے اختیار کیا ہم نے بدلہ لینا اور
یہ کہ مارے جاوین ہم مین سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **ف** دن جنگ بدر کے ستر کفار قریش مارے گئے
اور ستر بندی کر کر لائے گئے حضرت کے پاس حضرتؐ نے مشورہ کیا اُنکے مقدمے مین ابو بکرؓ سے کہ کیا کیا چاہیئے اُنکو مار دیے یا فدیہ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

لیا چھوڑ دیجیے ابوبکرؓ نے کہا کہ جیتا رکھیے انکو مارئیے نہین شاید کہ خدا تعالیٰ توبہ نصیب کرے اُنکو اور توفیق اسلام کی دے اور لیجیے اُن سے فدیہ تا قوت پکڑین بسبب اُسکے اصحابؓ آپکے اور حضرت عمرؓ نے کہا گردن مارئیے انکی کہ یہ سب پیشوا کفر کے ہین اور خدا تعالیٰ نے تمکو بے نیاز کیا ہے مال لینے سے پس مختار کیا حضرتؐ نے صحابہؓ کو کہ ایک چیز دو چیزون مین سے اختیار کرو قتل یا فدا لیکن فدا بایں شرط کہ مارے جاوین ستر آدمی سال آئندہ تم مین سے اور فتح کافرون کی ہوگی اُنھون نے یہی اختیار کیا پس اسیطرح واقع ہوا کہ سال آئندہ غزوۂ احد مین ستر تن مسلمان سے شہید ہوے کہ حمزہ بن عبدالمطلب اور مصعب بن عمیر بھی انھین مین تھے پھر حاضر ہوے حضرت عمرؓ حضرتؐ کے پاس پس دیکھا کہ آنحضرتؐ اور حضرت ابوبکرؓ رو رہے ہین کہا اُنھون نے کیون روتے ہین آپ فرمائیے تا مین بھی روؤن پس فرمایا حضرتؐ نے کہ روتا ہون مین تیرے یارون پر کہ فدا اختیار کیا اور ظاہر کیا گیا مجھپر عذاب اُن کا نزدیک اس درخت سے اشارہ کیا ایک درخت کی طرف کہ نزدیک تھا اور روایت کیا گیا ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے اگر بھیجا جاتا عذاب نجات نہ پاتا اُس سے مگر عمرؓ اور سعدؓ بن معاذ کہ وہ بھی اس مشورہ مین شریک حضرت عمرؓ کے تھے اور صحابہؓ نے یہ بات اختیار کی بسبب نہایت رغبت اور حرص کے بیچ اسلام قیدیون بدر کے کہ شاید وہ مسلمان ہون اور بسبب رغبت شہادت اپنی کے سال آئندہ مین اور بسبب ترحم کے اقربا پر اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہے کہ جب وہ مختیار دیے گئے اور اختیارؐ کی ایک چیز دو چیزون مین سے تو عتاب اُنپر کیون ہوا اختیار ہونا منافی اسکے ہے جوابؐ یہ کہ یہ اختیار دینا بطریق امتحان کے تھا کہ دیکھین پسندیدہ حق اختیار کرتے ہین یا اُس چیز کو کہ دل اُنکا چاہتا ہے پس جبکہ اپنی خواہش کی چیز اختیار کی تو عتاب کیے گئے اُسپر اور تورپشتی نے بعید جانا ہے حدیث تخییر کو بسبب ہونے اُسکے کے مخالف اُس چیز کے کہ ظاہر قرآن ہے اور ترمذی نے بھی اسپر حکم غرابتؐ کیا ہے اور طیبی نے کہا کہ حکم کرنا ساتھ غرابت کے موجب طعن نہین اسلیے کہ غریب کبھی صحیح بھی ہوتی ہے + ع + ح وَعَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ قَالَ كُنْتُ فِي سَبْيِ قُرَيْظَةَ عُرِضْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانُوا يَنْظُرُونَ فَمَنْ أَنْبَتَ الشَّعْرَ قُتِلَ وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ لَمْ يُقْتَلْ فَكَشَفُوا عَانَتِي فَوَجَدُوهَا لَمْ تُنْبِتْ فَجَعَلُونِي فِي السَّبْيِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے عطیہؓ قرظی سے کہ کہا تھا مین بیچ بندی قریظہ کے روبرو لایا گیا مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس تھے دیکھتے صحابہؓ یعنی زیر ناف کھول کر لڑکون کو کہ بندی مین آئے تھے پس جس کسی کے جمے ہوتے بال زیر ناف کے وہ شخص مارا جاتا یعنی اس لیے کہ علامت بلوغ کی ہے پس گنا جاتا قتال کرنے والون سے اور جسکے نہ جمے ہوتے نہ مارا جاتا یعنی اس لیے کہ وہ ذریت سے ہے پس کھولی زیر ناف میری پس پایا اُسکو کہ نہ جمے تھے بال پس ٹھیرایا مجکو بندی مین نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** کہا تورپشتی نے کہ گردانا گیا جمنا بالون کا علامت بلوغ کی بنابر ضرورت کے اس لیے کہ اگر پوچھے جاتے احتلام سے یا سن بلوغ سے تو سچ نہ کہتے بخوف ہلاک کے + ع وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ خَرَجَ عُبْدَانٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ الصُّلْحِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ مَوَالِيهِمْ قَالُوا يَا مُحَمَّدُ وَاللّٰهِ مَا خَرَجُوا إِلَيْكَ رَغْبَةً فِي دِينِكَ وَإِنَّمَا خَرَجُوا هَرَبًا مِنَ الرِّقِّ فَقَالَ نَاسٌ صَدَقُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ رُدَّهُمْ إِلَيْهِمْ فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَا أُرَاكُمْ تَنْتَهُونَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ حَتّٰى يَبْعَثَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ مَنْ يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ عَلٰى هٰذَا وَأَبٰى أَنْ يَرُدَّهُمْ وَقَالَ هُمْ عُتَقَاءُ اللّٰهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت حضرت علیؓ سے کہ کہا نکلے کتنے ایک غلام طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی دن حدیبیہ کے پہلے صلح سے پس لکھا طرف حضرتؐ کے غلامون کے مالکون نے کہا اے محمدؐ قسم اللہ کی نہین نکلے یہ طرف تمھارے رغبت کرنے کر بیچ دین تمھارے کے اور سوا اس کے نہین کہ نکلے ہین بھاگ کر

---

۱ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ماکان لنبی ان یکون لہ اسرے فاقول لمسکم فیما اخذتم فیہ عذاب عظیم ۱۲ ع ۲ یعنی ماکان لنبی الآیہ ۱۲ ۳ شرح ملا علی مین جواب اس اشکال کا واضح بیان کیا ہے ۱۲

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

غلامی سے یعنی واسطے خلاص ہونیکے غلامی سے پس کہا کتنے لوگون نے یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم مین سے کہ سچ کہا انکے مالکون نے یا رسول اللہ پھیر دیجیے انکو طرف انکے پس غصہ ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ نہین دیکھتا مین تمکو کہ باز آؤ اے گروہ قریش یعنی نافرمانی اور حکم نفس سے یہانتک کہ بھیجے گا اللہ تمپر اس شخص کو کہ مارے گردن تمھاری اس حکم پر یعنی اوپر پھیرنے ان غلامون کے اور لاحق کرنے انکے کے دار الحرب مین بعد لانے اسلام کے اور قبول نہ کیا پھیرنا انکا اور فرمایا یہ ہین آزاد کیے ہوئے خدائے تعالی کے نقل کی یہ ابوداود نے ف حضرت غصہ اس لیے ہوئے کہ ان لوگون نے معارضہ کیا حکم شرع کا انکے حق مین ساتھ گمان اپنے کے اور گواہی دی انکے مالکون کے دعوی کی اور حکم شرع انکے حق مین یہ تھا کہ وہ ہوئے تھے بسبب نکلنے کے دار الحرب سے معصوم اور آزاد بمجرد اسلام کے نہین جائز تھا پھیرنا انکا پس تھی مدد کرنی انکے مالکون کی زیادتی پر ع

الفصل الثالث

فصل تیسری عن ابن عمر قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم خالد بن الولید الی بنی جذیمة فدعاھم الی الاسلام فلم یحسنوا ان یقولوا اسلمنا فجعلوا یقولون صبانا صبانا فجعل خالد یقتل ویاسر ودفع الی کل رجل منا اسیرہ حتی اذا کان یوم امر خالد ان یقتل کل رجل منا اسیرہ فقلت واللہ لا اقتل اسیری ولا یقتل رجل من اصحابی اسیرہ حتی قدمنا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرناہ فرفع یدیہ فقال اللھم انی ابرء الیک مما صنع خالد مرتین رواہ البخاری

روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو طرف بنی جذیمہ کے کہ نام ایک قبیلہ کا ہے پس بلایا خالد نے انکو طرف اسلام کے پس اچھی طرح نہ کہہ سکے بسبب اضطراب کے کہ اسلام لائے ہم یعنی نہ کہہ سکے کلمہ اسلام کا کماحقہ پس شروع کیا کہ کہتے تھے صبانا صبانا یعنی نکلے دین اپنے سے طرف دین اسلام کے پس شروع کیا خالد رضی اللہ عنہ نے قتل کرنا یعنی بعضون کا اور بندی کرنا یعنی اورونکا اور حوالہ کیا طرف ہر شخص کے ہم مین سے قیدی اسکا یعنی باقی رہا قیدی ہر ایک کا ہم مین سے اسکے ہاتھ مین یہانتک کہ جب ہوا ایکدن حکم کیا خالد رضی اللہ عنہ نے کہ قتل کرے ہر شخص ہم مین سے قیدی اپنے کو پس کہا مین نے یعنی ابن عمر رضی اللہ عنہ نے قسم اللہ کی نہین قتل کرونگا مین قیدی اپنے کو اور نہ قتل کریگا کوئی شخص میرے رفیقون مین سے اپنے قیدی کو یہانتک کہ آئے ہم پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس ذکر کیا ہم نے یہ قصہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پس اٹھائے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونون ہاتھ اپنے اور کہا یا الٰہی تحقیق مین ظاہر کرتا ہون بیزاری اور بے رضائی اپنی طرف تیرے اس چیز سے کہ کی خالد رضی اللہ عنہ نے دو بار فرمایا حضرت نے یہ کلام نقل کی یہ بخاری نے ف یہانتک کہ جب ہوا آخر یہان یہ مضمون محذوف ہے کہ دیے ہمکو قیدی ہمارے اور حکم کیا ہمکو ساتھ محافظت انکی کے اسدن تک کہ حکم کرین ہمکو ساتھ قتل کرنے انکے کے پس جبکہ ہوا وہ دن حکم کیا ہمکو ساتھ قتل کرنے انکے کے اور یہانتک کہ آئے ہم الخ یہان بھی یہ محذوف ہے کہ نہ قتل کریگا کوئی شخص قیدی اپنے کو بلکہ محفوظ رکھے گا اسکو یہانتک کہ آوین ہم پاس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس محفوظ رکھے ہم نے یہانتک کہ آئے ہم اور کہا خطابی نے کہ حضرت نے کلام مذکورہ خالد رضی اللہ عنہ کے حق مین اسلیے فرمایا کہ خالد رضی اللہ عنہ نے تامل و احتیاط نہ کی تا ظاہر ہوتی مراد ان کی کہ صبانا سے کیا مراد رکھتے ہین اور یہ کلمہ احتمال اختیار کرنے دین اسلام کا بھی رکھتا ہے لیکن چونکہ صریح اسلمنا سے عدول کیا قبول نہ کیا خالد رضی اللہ عنہ نے قول انکا اور حمل کیا بددین ہونے پر ع ح

باب الامان

یہ باب ہے بیچ بیان امن دینے کے

الفصل الاول

فصل پہلی عن ام ھانیٔ بنت ابی طالب قالت ذھبت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الفتح فوجدتہ یغتسل وفاطمة ابنتہ تسترہ بثوب فسلمت فقال من ھذہ فقلت انا ام ھانیٔ بنت ابی طالب فقال مرحبا بام ھانیٔ فلما فرغ من غسلہ قام فصلی ثمانی رکعات ملتحفا فی ثوب ثم انصرف فقلت یا رسول اللہ زعم ابن امی علی انہ قاتل رجلا قد اجرتہ فلان بن ھبیرة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد اجرنا من اجرت یا ام ھانیٔ قالت ام ھانیٔ وذلک ضحی متفق علیہ وفی روایة للترمذی قالت اجرت رجلین من احمائی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد امنا من امنت

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

روایت ہے ام ہانیؓ بیٹی ابی طالب کی سے کہ کہا گئی مین طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سال فتح مکہ کے پس پایا مین نے اُنکو نہاتے اس حال مین کہ حضرت
فاطمہؓ بیٹی حضرتؐ کی پردہ کیے ہوئے تھین حضرتؐ کا ساتھ کپڑے کے پس سلام کیا مین نے پس فرمایا کون ہی یہ کہا مین نے اُم ہانی بیٹی ابی طالب کی پس فرمایا
خوشوقتی ہے ام ہانیؓ کو پس جبکہ فارغ ہوئے اپنے غسل سے کھڑے ہوئے پس نماز پڑھی آٹھ رکعت یعنی چاشت کی لپٹے ہوئے ایک کپڑے مین پھر
فارغ ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے پس کہا مین نے یا رسول اللہ کہا بیٹے مان میری کے نے کہ علیؓ ہین کہ وہ قتل کرنے والے ہین اُس شخص کو
کہ پناہ دی ہین نے اُسکو کہ فلانا بیٹا ہبیرہ کا ہے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق پناہ دی ہمنے اُسکو کہ پناہ دی تو نے اے ام ہانیؓ
کہا ام ہانیؓ نے اور یہ وقت تھا وقت چاشت کا نقل کی یہ بخاریؒ اور مسلمؒ نے اور بیچ روایت ترمذی کے یون ہے کہ کہا ام ہانی نے پناہ دی مین نے
دو شخصون کو کہ ناتے دار تھے میرے خاوند کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ تحقیق امان دی ہمنے اُس کو کہ امان دی تو نے **ف** ہبیرہ
ام ہانی کے خاوند کا نام ہے کہ بعد از اسلام اُم ہانی کے اُس سے تفریق واقع ہوئی اور یہ شخص ہبیرہ کی اولاد مین سے تھا اُم ہانی نے اُسکو امان دی
اور حضرت علیؓ اُس کی امان کو قبول نہ کرتے تھے اور چاہتے تھے کہ اُس کو مار ڈالین پس اُم ہانیؓ نے حضرتؐ کے پاس حاضر ہوکر حقیقت حال عرض
کی اور ترمذی کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اُم ہانیؓ کے گھر مین نہاتے تھے اور ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اپنے مکان مین
نہارہے تھے یا حضرت فاطمہؓ کے گھر مین پس تطبیق ان مین یون دیجاوے کہ تقدیر یہ ہے کہ پایا مین نے اُنکو نہاتے اپنے گھر مین یا حمل کیجاوین تعدد
واقعہ پر واللہ اعلم + ح + ع

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَرْاَةَ لَتَاْخُذُ
لِلْقَوْمِ یَعْنِیْ تُجِیْرُ عَلَى الْمُسْلِمِیْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق عورت البتہ لیتی ہی
واسطے قوم کے یعنی پناہ دیتی ہی مسلمانون کو نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی اگر مسلمان عورت امان دے ایک قوم کو کافرون مین سے تو لازم ہے سب
مسلمانون کو کہ امان دین اُسکو اور توڑین نہین اُسکو + ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَمِقِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ اٰمَنَ
رَجُلًا عَلٰى نَفْسِهٖ فَقَتَلَهٗ اُعْطِیَ لِوَاءَ الْغَدْرِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی عمرو بن حمقؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
فرماتے جو کوئی امن دے کسی شخص کو اُسکی جان پر پھر مار ڈالے اُسکو دیا جاویگا نشان بدعہدی کا دن قیامت کے نقل کی یہ شرح السنہ مین
ف یہ کنایہ ہے فضیحت کرنے اُسکے سے روبرو خلائق کے اور حدیثون مین آیا ہے کہ روز قیامت کے عہد شکن کو ایک نشان دیا جاویگا کہ پہچانا جاویگا
ساتھ اُسکے + ح وَعَنْ سُلَیْمِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ کَانَ بَیْنَ مُعَاوِیَةَ وَبَیْنَ الرُّوْمِ عَهْدٌ وَکَانَ یَسِیْرُ نَحْوَ بِلَادِهِمْ حَتّٰى اِذَا انْقَضَى الْعَهْدُ اَغَارَ عَلَیْهِمْ
فَجَاءَ رَجُلٌ عَلٰى فَرَسٍ اَوْ بِرْذَوْنٍ وَهُوَ یَقُوْلُ اللّٰهُ اَکْبَرُ اللّٰهُ اَکْبَرُ وَفَاءٌ لَا غَدْرٌ فَنَظَرُوْا فَاِذَا هُوَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ فَسَاَلَهٗ مُعَاوِیَةُ عَنْ ذٰلِكَ
فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ کَانَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَلَا یَحُلَّنَّ عَهْدًا وَلَا یَشُدَّنَّهٗ حَتّٰى یَمْضِیَ
اَمَدُهٗ اَوْ یَنْبِذَ اِلَیْهِمْ عَلٰى سَوَاءٍ قَالَ فَرَجَعَ مُعَاوِیَةُ بِالنَّاسِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی سلیم بن عامرؓ سے
کہ کہا تھا درمیان معاویہؓ کے اور درمیان رومیون کے عہد و صلح کہ ایک وقت معلوم تک لڑین نہین اور تھے معاویہ سیر کرتے طرف شہرون اُن کے کے
تاکہ جسوقت پورا ہو عہد اور گزرے وہ وقت کہ عہد اُسوقت تک کا کیا تھا غارت کرین اُنپر یعنی یکایک اُنپر جا پڑین اور لوٹین اور اگر اپنے مکان مین
بیٹھے رہتے اور اُسوقت جاتے تو وہ خبردار ہو جاتے پس آیا ایک شخص سوار گھوڑے عربی پر یا ترکی پر اس حال مین کہ وہ کہتا تھا اللہ اکبر اللہ اکبر
وفا ہو نہ غدر یعنی واجب ہے کہ تم وفا کرو عہد کو نہ عہد شکنی یعنی تم کہ پھرتے ہو ایام صلح مین دشمنون کے شہرون کی طرف داخل غدر کے ہے نہ وفا پس
دیکھا لوگون نے پس ناگہان وہ تھا عمرو بن عبسہ صحابی پس پوچھا اُس سے معاویہ نے اس بات کو یعنی یہ کہ پھرنا ہمارا ایسا کیون غدر ہے پس کہا

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

عمروؓ نے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے جو شخص کہ ہو درمیان اُسکے اور درمیان کسی قوم کے عہد پس نہ توڑے عہد کو اور نہ باندھے اسکو یہانتک کہ گزرے مدت عہد کی یا توڑے عہد طرف اُنکے اوپر برابری کی یعنی آگاہ کردے اُنکو اور کہدے کہ صلح کہ ہم مین اور تم مین تھی اب نہین اب ہم اور تم برابر ہین کہا سلیم بن عامرؓ راوی نے پس پھرے معاویہؓ ساتھ ساتھ لوگون کے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے **ف** نہ باندھے عہد یعنی متغیر نہ کرے عہد کو کسی طرح تمام اس کلام سے مراد ہے نہ تغیر کرنا عہد کا والا شد عہد کہ معنی باندھنے اور محکم کرنیکے ہین محمود ہے ح **وعن** اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ بَعَثَنِیْ قُرَیْشٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُلْقِیَ فِیْ قَلْبِیَ الْاِسْلَامُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ وَاللّٰہِ لَا اَرْجِعُ اِلَیْہِمْ اَبَدًا قَالَ اِنِّیْ لَا اَخِیْسُ بِالْعَہْدِ وَلَا اَحْبِسُ الْبُرُدَ وَلٰکِنِ ارْجِعْ فَاِنْ کَانَ فِیْ نَفْسِکَ الَّذِیْ فِیْ نَفْسِکَ الْاٰنَ فَارْجِعْ قَالَ فَذَهَبْتُ ثُمَّ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمْتُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہے ابی رافع سے کہ کہا بھیجا مجکو قریش نے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی صلح حدیبیہ مین جبکہ دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈالا گیا میرے دل مین اسلام پس کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق مین قسم خدا کی نہین پھر کر جاؤن گا طرف اُنکے کبھی فرمایا تحقیق مین نہین توڑتا عہد اور نہین قید کرتا قاصدون کو ولیکن پھر جا تو پس اگر ہے تیرے دل مین وہ چیز کہ تیرے دل مین ہے اب پس پھر آیا ابو رافعؓ نے پس گیا مین پھر آیا مین حضرتؐ کے پاس اور مسلمان ہوا مین یعنی اظہار اسلام کیا نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** حضرت نے اُسکو روکا اسلیے نہین کہ جواب موافق مدعا اُنکے کے دے آوے اور پھر آ یعنی طرف ہمارے کفار کے پاس سے پھر اسلام لا یعنی ابھی اظہار اسلام نہ کر بلکہ وہان سے آنکر اظہار اسلام کرنا + ع **وعن** نُعَیْمِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلَیْنِ جَاءَا مِنْ عِنْدِ مُسَیْلِمَةَ اَمَا وَاللّٰہِ لَوْلَا اَنَّ الرُّسُلَ لَا تُقْتَلُ لَضَرَبْتُ اَعْنَاقَکُمَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہے نعیم بن مسعود سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو شخصون کو کہ آئے تھے مسیلمہ کے پاس سے خبردار ہو قسم ہے خدا کی اگر نہوتی شریعت یہ کہ ایلچی نہین مارے جاتے ہین البتہ مارتا مین گردنین تمھاری نقل کی یہ احمد اور ابو داؤدؒ نے **ف** مسیلمہ کذاب نے دعوی نبوت کا کیا تھا اور نام اُن دونون شخصون آنیوالون کا عبد اللہ ابن نواحہ اور ابن اثال تھا اور اُنھون نے حضرتؐ کے سامنے آکر کہا نشہد ان مسیلمہ رسول اللہ اس لیے حضرتؐ نے خفا ہو کر کلام مذکور فرمایا + ع **وعن** عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ خُطْبَتِہٖ اَوْفُوْا بِحِلْفِ الْجَاهِلِیَّةِ فَاِنَّهٗ لَا یَزِیْدُهٗ یَعْنِی الْاِسْلَامَ اِلَّا شِدَّةً وَلَا تُحْدِثُوْا حِلْفًا فِی الْاِسْلَامِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ مِنْ طَرِیْقِ حُسَیْنِ بْنِ ذَکْوَانَ عَنْ عَمْرٍو وَقَالَ حَسَنٌ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُنھون نے نقل کی اپنے دادا سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے خطبے مین پورا کرو جاہلیت کی قسم کو پس تحقیق وہ نہین زیادہ کرتا اُسکو یعنی اسلام زیادہ نہین کرتا اُس قسم مین مگر قوت کو یعنی اسلام مین وفاے عہد و سوگند زیادہ تر ہے منافات ساتھ اسکے نہین رکھتا اور نہ پیدا کرو قسم کو بیچ اسلام کے نقل کی یہ ترمذی نے طریق حسین بن ذکوان کے عمرو سے اور کہا یہ حسن ہے **ف** پورا کرو جاہلیت کی قسم کو یعنی عہد و قسمین کہ زمانۂ جاہلیت مین اوپر مدد کرنے آپس کی کے ہون پورا کرو بموجب قول اللہ تعالی کے اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ اور مراد وہ عہد و قسمین ہین کہ زیان نہ رکھین دین مین جیسکہ اللہ تعالی نے فرمایا وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ حاصل یہ کہ جو قسمین اور عہد ایام جاہلیت مین فتنون اور قتال پر واقع ہوئین منع کیا گیا ہے پورا کرنا اُنکا اسلام مین بموجب قول آنحضرتؐ کے لَا حِلْفَ فِی الْاِسْلَامِ اور جو کہ ہون جاہلیت مین اوپر نصرت مظلوم اور صلۂ ارحام کے اور مانند اُنکے کے پس اسلام مقوی اور مؤید اُنکا ہے بموجب اس حدیث حضرتؐ کے ایما حلف کان فی الجاہلیۃ لم یزدہ الاسلام الا شدۃ اور نہ پیدا کرو الخ اسلیے کہ اسلام کافی ہے بیچ واجب ہونے مدد کرنے با ہمدگری کے اور کہا طیبیؒ نے کہ تنکیر لفظ حلفا مین محتمل دو وجہون کو ہے ایک تو یہ کہ جنس کے لیے ہو یعنی کوئی قسم نہ پیدا کرو

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اور دوسرے یہ کہ نوع کے لیے ہو کہتا ہوں مین کہ ظاہر وجہ دوسری ہی ہے اور موکد ہے اسکو قول مظہر کا یعنی اگر قسم کھائی ہو تمنے جاہلیت مین یہ کہ مدد کرے
بعض تمہارا البعض کی پس حرب مسلمان ہو پورا کرو بشرطیکہ مدد حق پر ہو ولیکن نہ پیدا کرو قسم اسلام مین یہ کہ وارث ہو بعض تمہارا البعض کا ح ع
وَذُکِرَ حَدِیْثُ عَلِیٍّ اَلْمُسْلِمُوْنَ تَتَکَافَأُ دِمَاؤُہُمْ فِیْ کِتَابِ الْقِصَاصِ اور ذکر کی گئی حدیث حضرت علیؓ کی کہ ابتدا اُس کی یہ ہے المسلمون تتکافأ
دماؤہم بیچ کتاب قصاص کے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ ابْنُ النَّوَّاحَۃِ وَابْنُ اُثَالٍ رَسُوْلَا مُسَیْلِمَۃَ اِلَی
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَہُمَا اَتَشْہَدَانِ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَقَالَا نَشْہَدُ اَنَّ مُسَیْلِمَۃَ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ لَوْ کُنْتُ قَاتِلًا رَسُوْلًا لَقَتَلْتُکُمَا قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ فَمَضَتِ السُّنَّۃُ اَنَّ الرَّسُوْلَ لَا یُقْتَلُ رَوَاہُ اَحْمَدُ
روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ کہا آیا بیٹا نواحہ کا اور بیٹا اثال کا کہ ایلچی تھے مسیلمہ کذاب کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا واسطے اُن دونون کے
آیا گواہی دیتے ہو تم کہ تحقیق مین رسول خدا کا ہون کہا اُن دونون نے کہ گواہی دیتے ہین ہم کہ مسیلمہ رسول خدا کا ہے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ ایمان لایا مین ساتھ اللہ کے اور رسول اُسکے کے اگر ہوتا مین قتل کرنیوالا ایلچیون کو البتہ قتل کرتا مین تم دونون کو کہا عبد اللہ بن مسعودؓ نے
کہ جاری ہوئی سنت یہ کہ ایلچی نہ مارا جاوے یعنی اگر ناسزا اور سخت کہے اور مستحق قتل ہو نقل کی یہ احمد نے ف ایلچیون نے جو جواب دیا تو گویا انکار
کیا حضرتؐ کی رسالت کا اور اقرار کیا مسیلمہ کے تابعدار ہونیکا اور پھر حضرتؐ نے جو فرمایا آمنت باللہ آخر تو اُسمین نہایت تواضع اور طلب حق اور
حلم اور جلدی کرنا ساتھ عذاب اُنکے کے ہی اور اُسمین رمز ہے ساتھ انکار نبوت اُس لعین کے اور تکذیب دعوی اُسکے کے ع **بَابُ قِسْمَۃِ
الْغَنَائِمِ وَالْغُلُوْلِ فِیْہَا** باب ہی بیچ بیان تقسیم کرنے غنیمتون کے اور خیانت کرنے کے مال غنیمت مین ف اُس مال کو کہتے ہین کہ کفار سے
حاصل ہو ساتھ قتال کے اور بغیر قتال کے جو حاصل ہو اُسکو فیی کہتے ہین ع **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ مِّنْ قَبْلِنَا ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ رَاٰی ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَطَیَّبَہَا لَنَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابوہریرہؓ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے فرمایا پس نہین حلال تھی غنیمت واسطے کسی کے پہلے ہمسے یہ بسبب اسکے کہ اللہ تعالی نے دیکھا ضعیف ہونا ہمارا اور عاجز ہونا ہمارا پس حلال
کیا اُس غنیمت کو واسطے ہمارے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا طیبی نے کہ حرف ف کلمہ فلم تحل مین عاطفہ ہے کہ عطف کیا ہے اُس کلام پر کہ پہلے
اس سے ہی پس یہ تتمہ ہے کلام سابق کا جیسیکہ تیسری فصل مین ابی ہریرہؓ سے مذکور ہی اور اگلی امتون مین یہ معمول تھا کہ جب جہاد کرتے تو جمع کرتے غنیمت
کو پس اگر اترتی آگ آسمان سے اور جلا دیتی اُسکو تو جانتے کہ جہاد اُنکا مقبول ہوا اور نہین تو نہین ع وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَیْنٍ فَلَمَّا الْتَقَیْنَا کَانَتْ لِلْمُسْلِمِیْنَ جَوْلَۃٌ فَرَاَیْتُ رَجُلًا مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَضَرَبْتُہٗ مِنْ
وَّرَائِہٖ عَلٰی حَبْلِ عَاتِقِہٖ بِالسَّیْفِ فَقَطَعْتُ الدِّرْعَ وَاَقْبَلَ عَلَیَّ فَضَمَّنِیْ ضَمَّۃً وَجَدْتُ مِنْہَا رِیْحَ الْمَوْتِ ثُمَّ اَدْرَکَہُ الْمَوْتُ فَاَرْسَلَنِیْ فَلَحِقْتُ
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ مَا بَالُ النَّاسِ فَقَالَ اَمْرُ اللّٰہِ ثُمَّ رَجَعُوْا وَجَلَسَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِیْلًا لَہٗ عَلَیْہِ بَیِّنَۃٌ فَلَہٗ
سَلَبُہٗ فَقُلْتُ مَنْ یَّشْہَدُ لِیْ ثُمَّ جَلَسْتُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ فَقُلْتُ مَنْ یَّشْہَدُ لِیْ ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ فَقُمْتُ فَقَالَ مَا لَکَ یَا اَبَا قَتَادَۃَ فَاَخْبَرْتُہٗ فَقَالَ رَجُلٌ صَدَقَ وَسَلَبُہٗ عِنْدِیْ فَاَرْضِہٖ مِنِّیْ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ
لَاہَا اللّٰہِ اِذًا لَّا یَعْمِدُ اِلٰی اَسَدٍ مِّنْ اُسْدِ اللّٰہِ یُقَاتِلُ عَنِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَیُعْطِیْکَ سَلَبَہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَدَقَ
فَاَعْطِہٖ فَاَعْطَانِیْہِ فَابْتَعْتُ بِہٖ مَخْرَفًا فِیْ بَنِیْ سَلِمَۃَ فَاِنَّہٗ لَاَوَّلُ مَالٍ تَاَثَّلْتُہٗ فِی الْاِسْلَامِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی قتادہؓ سے کہ کہا نکلے ہم
ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سال غزوہ حنین کے یعنی کہ بعد فتح مکے کے واقع ہوا پس جبکہ ملے ہم یعنی جماعت مسلمانون کی ساتھ کافرونکے لڑنے کیلیے ہوئی

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

مسلمانون کو صورت شکست کی پس دیکھا مین نے ایک شخص کو مشرکین مین سے کہ تحقیق غالب ہوا ایک شخص پر مسلمانون مین سے پس مارا مین نے اسکو پیچھے اسکے اوپر رگ گردن اسکی کے ساتھ تلوار کے پس کاٹی مین نے زرہ اور متوجہ ہوا وہ مشرک مجھپر پس پہونچا مجھکو پہونچنا کہ پائی مین نے اس سے بو موت کی یعنی قریب بمرگ ہوا پھر پایا اسکو موت نے پس چھوڑ دیا مجھکو پھر ملا مین عمر بن خطاب رض سے پس کہا مین نے کیا حال ہے لوگونکا کہ بھاگتے ہین پس کہا حکم ہے اللہ کا یعنی یہ قضا و قدر الٰہی سے ہوا ہے پھر پھرے مسلمان یعنی بعد شکست کے لڑنے کے لیے اور بیٹھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا جو شخص کہ قتل کرے کسی کو یعنی کافرون مین واسطے اسکے ہو قتل کرنے پر شاہد یعنی اگرچہ ایک ہی ہو پس واسطے اسکے ہے اسباب اسکا پس کہا مین نے یعنی اپنے دل مین کون شخص گواہی دیگا واسطے میرے کہ مین نے اس مشرک کو مارا ہے پھر بیٹھا مین پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مانند اس قول پہلے کے یعنی جو شخص قتل کرے الخ پس کہا مین نے کون گواہی دیگا واسطے میرے پھر بیٹھ گیا مین پھر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مانند اسکے پس کھڑا ہوا مین پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے واسطے تیرے اے ابو قتادہ رض یعنی کھڑا ہوتا ہے اور بیٹھتا ہے تو مانند صاحب غرض اور طالب حاجت کے پس خبر دی مین نے حضرت کو کہ مین نے فلانے مشرک کو مارا ہے پس کہا ایک شخص نے سچ کہتا ہے ابو قتادہ رض اور اسباب اس مشرک کا میرے پاس ہے پس راضی کر دو اسکو مجھسے یعنی دیجیے اسکو عوض اس اسباب کے تاکہ ہو یہ میرے لیے یا راضی کر دیجیے ساتھ مصالحت کے اسکو پس کہا ابوبکر رض نے نہ یون چاہیے قسم خدا کی اسوقت قصد کرینگے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف شیر کے شیرون خدا کے سے کہ ابو قتادہ رض ہے کہ لڑتا ہے اللہ اور رسول کی خوشی کے لیے پھر دیوین تجکو اسباب اسکا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو کہ سچ کہا ابوبکر رض نے پس دے ابو قتادہ رض کو اسباب اس مشرک کا پس دیا اس شخص نے مجھکو اسباب اسکا پس خریدا مین نے ساتھ اسکے ایک باغ کہ تھا بیچ قبیلہ بنی سلمہ کے پس تحقیق وہ البتہ پہلا مال تھا کہ جمع کیا مین نے اسکو اسلام مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس غزوہ مین مسلمانون کو تھوڑی سی شکست ہوئی تھی اور حضرت بجلاے خود قائم تھے خچر سفید پر سوار اور عباس بن عبد المطلب اور ابو سفیان بن الحارث باگ پکڑے ہوے روکتے تھے حضرت کو اور حضرت ارادہ کرتے تھے حملہ کرنے کے لیے اور فرماتے تھے انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب الخ

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْهَمَ لِلرَّجُلِ وَلِفَرَسِهٖ ثَلٰثَةَ اَسْهُمٍ سَهْمًا لَهٗ وَسَهْمَيْنِ لِفَرَسِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر رض سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حصے دیے واسطے آدمی کے اور واسطے گھوڑے اسکے کے تین حصے ایک حصہ اسکا اور دو حصے گھوڑے اسکے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اسپر عمل اکثر ائمہ کا ہے اور بعضون کے نزدیک سوار کے دو حصے ہین اور مذہب امام اعظم رح کا بھی یہی ہے اس لیے کہ حضرت نے سوار کو دو حصے دیے چنانچہ فصل دوسری مین وہ حدیث آوے گی اور اسی طرح روایت کیا گیا ہے حضرت علی رض اور ابی موسی اشعری رض سے اور ہدایہ مین ابن عباس رض سے اور ابن عمر رض سے یہی روایت کیا ہے اور کہا کہ جب روایت ابن عمر رض سے مختلف آئی تو ترجیح دی گئی روایت غیر اُنکے کی الخ

وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ الْحَرُوْرِيُّ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهٗ عَنِ الْعَبْدِ وَالْمَرْاَةِ يَحْضُرَانِ الْمَغْنَمَ هَلْ يُقْسَمُ لَهُمَا فَقَالَ لِيَزِيْدَ اُكْتُبْ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَيْسَ لَهُمَا سَهْمٌ اِلَّا اَنْ يُحْذَيَا وَفِيْ رِوَايَةٍ كَتَبَ اِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّكَ كَتَبْتَ تَسْاَلُنِيْ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْ بِالنِّسَاءِ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ فَقَدْ كَانَ يَغْزُوْ بِهِنَّ يُدَاوِيْنَ الْمَرْضٰى وَيُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيْمَةِ وَاَمَّا السَّهْمُ فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ بِسَهْمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے یزید بن ہرمز سے کہ کہا لکھا نجدہ حروری نے طرف ابن عباس رض کے درحالیکہ پوچھتے تھے ابن عباس رض سے حال غلام اور عورت کے سے کہ حاضر ہوون غنیمت مین آیا تقسیم کیا جاوے واسطے ان دونون کے پس کہا ابن عباس رض نے یزید کو یہ کہ لکھ تو طرف نجدہ کے یہ کہ نہین واسطے ان دونون کے حصے معین مگر یہ کہ دیے جاوین وہ کچھ اور بیچ ایک روایت کے ہے کہ لکھا طرف اسکے ابن عباس رض نے کہ تحقیق تو نے لکھا تھا درحالیکہ پوچھا تھا مجھسے کیا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کرتے ساتھ عورتون کے اور کیا تھے مقرر کرتے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

واسطے اُنکے حصہ پس تحقیق تھے حضرت جہاد کرتے ساتھ اُنکے کہ دوا کرتین بیمارونکی اور دی جاتین کچھ غنیمت مین سے ولیکن حصہ نہین مقرر کیا گیا واسطے
اُنکے نقل کی یہ مسلم نے ف نجدہ نام سردار خوارج کا ہی اور حروری منسوب ہی ساتھ حروراء بالمد کے اور قصر کے کہ نام ایک گانون کا ہی نواح کوفہ سے کہ
اول اجتماع خوارج کا وہین ہوا تھا اور اسی پر عمل ہی اکثر اہل علم کا کہ غلام اور لڑکے اور عورتین دیے جاوین کچھ غنیمت مین سے یعنی حصے سے کم اور
حصہ پورا نہ مقرر کیا جاوے اُنکے لیے اور یہی مذہب ہمارا ہی اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ غلام کو دنیا اس صورت مین ہی کہ قتال کرے اور عورت کو اس
صورت مین کہ دوا کرے بیمارون کی ح وعن سلمة بن الاكوع قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم بظهره مع رباح غلام
رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا معه فلما اصبحنا اذا عبد الرحمن الفزاري قد اغار على ظهر رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقمت على اكمة فاستقبلت المدينة فناديت ثلثا يا صباحاه ثم خرجت في آثار القوم ارميهم بالنبل وارتجز اقول انا ابن الاكوع واليوم
يوم الرضع فما زلت ارميهم واعقر بهم حتى ما خلق الله من بعير من ظهر رسول الله صلى الله عليه وسلم الا خلفته وراء ظهري ثم اتبعتهم
ارميهم حتى القوا اكثر من ثلثين بردة وثلثين رمحا يستخفون ولا يطرحون شيئا الا جعلت عليه آراما من الحجارة يعرفها
رسول الله صلى الله عليه وسلم واصحابه حتى رايت فوارس رسول الله صلى الله عليه وسلم ولحق ابو قتادة فارس رسول الله صلى الله
عليه وسلم بعبد الرحمن فقتله قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير فرساننا اليوم ابو قتادة وخير رجالتنا سلمة قال ثم اعطاني رسول الله
صلى الله عليه وسلم سهمين سهم الفارس وسهم الراجل فجمعهما الي جميعا ثم اردفني رسول الله صلى الله عليه وسلم وراءه على العضباء راجعين
الى المدينة رواه مسلم ۞ اور روایت ہی سلمہ بن اکوع رض سے کہ کہا بھیجے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ سواری اپنی کے ساتھ رباح
کے کہ غلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا اور مین تھا ساتھ رباح کے پس جبکہ صبح کی ہمنے ناگہان عبدالرحمن فزاری نے کہ کافر نامی تھا لوٹا حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹون کو پس کھڑا ہوا مین اوپر ایک ٹیلہ کے اور سامنے کیا مین نے منھ طرف مدینہ کے اور پکارا مین نے تین بار یا صباحاہ یعنی خبردار رہو
دشمن نزدیک ہے پھر نکلا مین پیچھے اس قوم کے اور مارتا تھا انکو ساتھ تیر کے اور رجز پڑھتا تھا مین کہتا مین ہون بیٹا اکوع کا اور آج کا دن ہے
ہلاک ہونے برونکا یعنی ہلاک ہونے تمھارا ہیگا اے کافرو کہ برے ہو پس ہمیشہ رہا مین پھینکتا تیرون کو اور کونچین کاٹتا تھا مین سواریون انکی کی یہانتک کہ
نہین پیدا کیا اللہ نے کوئی اونٹ اونٹون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے مگر کہ ڈالا مین نے اسکو پس پشت اپنی پھر پیچھے لگا مین انکے درحالیکہ تیر مارتا تھا
انکو یہانتک کہ ڈالدین انھون نے زیادہ تیس سے چادرین اور تیس نیزے ہلکے ہوتے تھے یعنی تاکہ ہلکے ہون اور جلد بھاگین اور نہین ڈالتے تھے
وہ کسی چیز کو مگر کہ رکھتا تھا مین اسپر نشانی پتھر کی تاکہ پہچان لین اسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور یار انکے یعنی اگر پیچھے سے آوین یہانتک کہ دیکھا
مین نے سوارون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کو اور ملے ابو قتادہ رض کہ انکے سوار پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہتے تھے ساتھ عبدالرحمن کے یعنی جسنے اونٹ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تھے پس قتل کیا ابو قتادہ رض نے عبدالرحمن کو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین سوارون ہمارےکا آج کے دن ابو قتادہ رض
ہی اور بہترین پیادون ہمارےکا سلمہ بن اکوع ہے کہا سلمہ رض نے پھر دیے مجکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حصہ ایک حصہ سوار کا اور ایک حصہ پیادہ کا
پس جمع کیا دونون حصون کو واسطے میرے اکٹھا پھر بٹھا لیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے اپنے اونٹنی پر کہ نام اسکا عضبا تھا درحالیکہ
پھرنیوالے تھے طرف مدینہ کے نقل کی یہ مسلم نے ف رضع جمع راضع کی ہی جیسے کہ رکع جمع راکع کی اور راضع لئیم کو کہتے ہین اور آرام ساتھ مد حرف
اول کے جمع ارم کی جیسے اعناب جمع عنب کی بمعنی علامت ونشانہ کے کہ جنگلونمین واسطے راہ کے یا دفینہ کے قائم کرتے ہین اور عادت عرب کی تھی
کہ جب راہ مین کوئی چیز پاتے اور اپنے ساتھ نہ لیجا سکتے تو پتھر اسپر رکھدیتے تاوقت پھرنے کے پہچان لین اور حصہ سوار کا کہ وہ تین حصے ہین یا دو حصے

سلہ در مواہب لدنیہ میگوید کہ بست شتر ماده شیردار نزدیک بغابہ ایدان بودند کہ می چریدند در جنبہ ۱۲ سلہ کلمہ ایست کہ فریاد زده میشود بآن نزد غارت کہ اکثر در وقت صباح واقع میشود مراح سلہ رجز ساتھ زبر را اور جیم کے ایک قسم ہے بحرون شعر کے سے کہ اسکو لڑائی مین پڑھتے ہین ۱۲

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

بحسب اختلاف مذکور کے اور حصہ پیادہ کا یعنی دیا مجکو حصہ سوار کا ساتھ حصے پیادے کے بسبب اسکے کہ بڑے مہتم اس غزوہ کے سلمہ رض تھے اور امام کو روا ہے
کہ دیوے زیادہ حصے سے اسکو کہ بڑی سعی اور تردد جہاد میں کی ہو تا لوگون کو زیادہ رغبت ہو بیچ سعی کرنیکے جہاد مین ۱۲ع **وعن** ابن عمر ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان ینفل بعض من یبعث من السرایا لانفسہم خاصۃ سوی قسمۃ عامۃ الجیش متفق علیہ
اور روایت ہے ابن عمر رض سے یہ کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے حصہ زائد دیتے بعض ان شخصون کو کہ بھیجتے تھے لشکروں میں سے واسطے نفسون انکے کے
خاص سوائے تقسیم کرنے عام لشکر کے یعنی حضرت بعضے غازیون کو کچھ حصہ زائد دیتے تھے غنیمت مین سے واسطے رغبت دلانیکے قتال مین نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے **وعنہ** قال نفلنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفلا سوی نصیبنا من الخمس فاصابنی شارف والشارف المسن
الکبیر متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمر رض سے کہا زیادہ دیا ہمکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حصہ سوائے حصہ ہمارے کے خمس میں سے پس پہنچی مجکو ایک
اونٹنی اور شارف کہتے ہیں اونٹنی بوڑھی بڑی کو نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **وعنہ** قال ذھب فرس لہ فاخذھا العدو فظھر علیہم المسلمون
فرد علیہ فی زمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی روایۃ ابق عبد لہ فلحق بالروم فظھر علیہم المسلمون فرد علیہ خالد بن الولید بعد
النبی صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری اور روایت ہے ابن عمر رض سے کہا بھاگ گیا گھوڑا انکا پس پکڑا اسکو دشمنوں نے یعنی کافروں نے پھر غالب آئے
کافروں پر مسلمان پس پھیر دیا گیا وہ گھوڑا ابن عمر رض کو یعنی اور غنیمت مین داخل نہین کیا گیا بیچ زمانے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ایک روایت مین ہے
کہ بھاگ گیا غلام عبد اللہ کا اور جا ملا روم مین پس غالب آئے انپر مسلمان پس پھیر دیا عبد اللہ رض پر یعنی غلام کو خالد ابن ولید رض نے اور یہ بعد زمانہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے تھا رحمت ہو اللہ کی انپر اور سلام نقل کی یہ بخاری نے ف کہا ابن ملک نے اس سے معلوم ہوا کہ کافر اگر مسلمان کے غلام بھاگے ہو کو پکڑ لین تو مالک
نہین ہوتے واجب ہے پھیر دینا اسکا اسکے مالک کو پہلے قسمت کے اور بعد اسکے اور یہی قول ہمارا ہے اور کہا ابن ہمام نے کہ اگر بھاگ جاوے غلام
مسلمان یا ذمی کا اور وہ ہو مسلمان اور داخل ہو دار الحرب مین اور کفار پکڑ لین اسکو تو نہین مالک ہوتے اسکے وہ نزدیک ابو حنیفہ رح کے اور صاحبین نے
کہا کہ مالک ہو جاتے ہین وہ اسکے اور یہی کہا مالک و احمد رح نے لیکن اگر مرتد ہو کر بھاگا اور انھون نے پکڑ لیا تو مالک ہوتے ہین اسکے اتفاقا اور اسی طرح
اگر اونٹ بھاگ کر چلا گیا اور انھون نے پکڑ لیا تو مالک ہو جاتے ہین اسکے ۱۲ع **وعن** جبیر بن مطعم قال مشیت انا وعثمان بن عفان الی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا اعطیت بنی المطلب من خمس خیبر وترکتنا ونحن بمنزلۃ واحدۃ منک فقال انما بنو ھاشم وبنو المطلب
شیئ واحد قال جبیر ولم یقسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم لبنی عبد شمس وبنی نوفل شیئا رواہ البخاری اور روایت ہے جبیر بن مطعم سے
کہ کہا چلا مین اور عثمان بن عفان رض طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا ہمنے کہ دیا آپ نے بنی مطلب کو خمس خیبر میں سے اور چھوڑ دیا ہمکو اور ہم ایک
مرتبہ مین ہین بہ نسبت آپکے پس فرمایا سوائے اسکے نہین کہ بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک ہین کہا جبیر رض نے اور نہین تقسیم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے
بنی عبد شمس کے کہ عثمان رض وغیرہ تھے اور واسطے بنی نوفل کے کہ جبیر رض وغیرہ تھے کچھ نقل کی یہ بخاری نے ف اور ہم یعنی مین اور عثمان رض اور بنی مطلب
بیچ ایک مرتبہ کے ہین بہ نسبت آپکے اس لیے کہ ہم سب اولاد عبد مناف کی ہین اور یہ یون ہے کہ ہاشم اور مطلب اور نوفل اور عبد شمس بیٹے عبد مناف
کے ہین اور عبد مناف چوتھے جد ہمارے اور آپکے ہین اس طرح کہ جبیر رض بن مطعم رض بن عدی بن نوفل بن عبد مناف اور عثمان رض بن عفان بن ابی العاص بن امیہ
بن عبد الشمس بن عبد مناف اور محمد صلعم بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن عبد مناف تھے اور ایک ہین یعنی مانند شے واحد کے ہین بسبب اسکے کہ تھے دو
موافق اور محب آپسمین اور مددگار پس نہ تھی درمیان انکے مخالفت جاہلیت مین اور نہ اسلام مین تفصیل اسکی یہ ہے کہ بنی عبد شمس اور بنی نوفل نے
بسبب مخالفت اور عداوت آپس کے عہد باندھا تھا کہ ساتھ بنی ہاشم کے مناکحت اور بیع و شرا نکرین یہانتک کہ سپرد کرین وہ تمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تئین

پس اُسوقت بنی مطلب بنی ہاشم کے ساتھ متحد و موافق تھے اور نہین تقسیم کیا الخ یعنی اس لیے کہ نہ تھی درمیان اُنکے اور درمیان بنی ہاشم کے موافقت
بلکہ مخالفت ظاہر تھی پس اس لیے محروم کیا اُنکو خمس سے باوجودیکہ وہ ذوی القربی سے تھے ع ح وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا قَرْیَةٍ اَتَیْتُمُوْهَا وَاَقَمْتُمْ فِیْهَا فَسَهْمُكُمْ فِیْهَا وَاَیُّمَا قَرْیَةٍ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ خُمُسَهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ ثُمَّ
هِیَ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بستی کہ جاؤ تم اُسمین اور ٹھہرو بیچ اُسکے پس حصہ
تمھارا بیچ اُسکے ہے اور جس بستی نے کہ نافرمانی کی اللہ اور رسول اُسکے کی پس تحقیق پانچوان حصہ اُسکا واسطے اللہ اور رسول اُسکے کے ہے پھر وہ واسطے
تمھارے نقل کی یہ مسلم نے ف ٹھہرو بیچ اُسکے یعنی بغیر قتال کے کر خالی کر دیا اس بستی کو رہنے والوں اُس کے نے اور صلح کی ساتھ تمھارے کہ
اُسکو فئی کہتے ہین اور حصہ تمھارا الخ یعنی وہ خاص تمھارے ہی لیے ہے نہین ہے بلکہ مشترک ہے درمیان تمھارے اور درمیان اُنکے کہ نہین نکلے ہین تم
مین سے لشکر مسلمانون سے اس لیے کہ مثل اس مال کے ہوتا ہے فئی اور فئی نہین خاص ہے واسطے نکلنے والونکے لڑنے کے لیے اور جس بستی نے نافرمانی کی اللہ اور
رسول کی اور لیا تم نے اُسکو ساتھ جنگ اور قہر اور غلبہ کے اور پھر وہ یعنی بقیہ اموال اُسکا واسطے تمھارے ہے کہا ابن ملک نے یعنی یہ مال ہوگا غنیمت
لیا جاویگا اُس سے پانچوان حصہ واسطے اللہ اور رسول اُسکے کے اور تقسیم کیا جاویگا باقی اُس سے اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ مال فئی مین سے خمس
نہ نکالا جاوے اور کہا شافعیؒ نے کہ خمس نکالا جاوے اُسمین سے بھی مانند مال غنیمت کے پس یہ حدیث حجت ہے اُنپر اور کہا بعضے علما ہمارے نے
شارحین مین سے کہ مراد ساتھ قسم پہلی کے وہ ہے کہ فتح کیا اُسکو لشکر نے اس حال مین کہ آنحضرتؐ اُنمین نہ تھے پس وہ لشکر کے لیے ہے اور مراد دوسری قسم سے وہ ہے
کہ آنحضرتؐ اُنمین تھے پس لیتے تھے خمس اور باقی اُنکے لیے تھا ع ح وَعَنْ خَوْلَةَ الْاَنْصَارِیَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
یَقُوْلُ اِنَّ رِجَالًا یَتَخَوَّضُوْنَ فِیْ مَالِ اللّٰهِ بِغَیْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے خولہ انصاریہؓ سے کہا سنا مین نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تحقیق بعضے اشخاص تصرف کرتے ہین بیچ مال خدا کے یعنی غنیمت مین اور فئی مین اور زکوٰۃ مین ناحق یعنی بغیر استحقاق
پس واسطے اُنکے آگ ہے دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری نے ف آگ ہے یعنی ہمیشہ کو اگر حلال جانین اُسکو والا جس مدت تک چاہے گا اللہ تعالیٰ ع ح
وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ فَذَكَرَ الْغُلُوْلَ فَعَظَّمَهٗ وَعَظَّمَ اَمْرَهٗ ثُمَّ قَالَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَكُمْ
یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلٰی رَقَبَتِهٖ بَعِیْرٌ لَهٗ رُغَاءٌ یَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَكُمْ
یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلٰی رَقَبَتِهٖ فَرَسٌ لَهٗ حَمْحَمَةٌ فَیَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَكُمْ
یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلٰی رَقَبَتِهٖ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ یَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَكُمْ
یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلٰی رَقَبَتِهٖ نَفْسٌ لَهَا صِیَاحٌ فَیَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَكُمْ
یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلٰی رَقَبَتِهٖ رِقَاعٌ تَخْفِقُ فَیَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَكُمْ
یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلٰی رَقَبَتِهٖ صَامِتٌ فَیَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَهُوَ اَتَمُّ
اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا خطبہ فرمایا درمیان ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز پس ذکر کیا خیانت کرنیکا غنیمت مین پس بڑا گناہ بتلایا
اُسکا اور بڑا بیان کیا امر اُسکا پھر فرمایا کہ نہ پاؤن مین ایک تمھارے کو اس حال مین کہ آوے دن قیامت کے اس حال سے کہ ہو اُسکی گردن پر اونٹ کہ واسطے
اُسکے آواز ہو یعنی جو کوئی غنیمت مین سے اونٹ خیانت کریگا قیامت کو وہ اُسپر آواز کرتا ہوا آویگا کہیگا وہ شخص اے رسول خدا کے فریاد رسی کرو میری
یعنی شفاعت کرو میری پس کہونگا مین نہین مالک ہوتا مین واسطے تیرے کسی چیز کا یعنی نہین دفع کر سکتا مین تجھ سے عذاب اللہ کا تحقیق پہونچا دی

لہ بعد اسکے ملا علی قاری رح نے اور بہت سا کچھ لکھا ہے من شاء فلینظر ثمہ ۱۲ منہ ۔ کہ عطف تفسیر لما قبلہ ۱۲ منہ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

مین نے تجکو شریعت نہ پاؤنمین تم مین سے کسی کو کہ آوے دن قیامت کے اس حال سے کہ اُسکی گردنپر گھوڑا ہو واسطے اُسکے ہو آواز پس کہیگا اے رسول خدا کے
فریاد رسی کرو میری پس کہونگا مین نہین مالک مین واسطے تیرے کسی چیز کا تحقیق پونہچا دی مین نے تجکو شریعت نہ پاؤن مین کسی کو تم مین سے کہ آوے
دن قیامت کے کہ اُسکی گردنپر ہو بکری واسطے اُسکے ہو آواز کہے یا رسول اللہ فریاد رسی کرو میری پس کہونگا مین نہین مالک مین واسطے تیرے کسی چیز کا تحقیق
پونہچا دی مین نے تجکو شریعت نہ پاؤنمین ایک تمھارے کو کہ آوے دن قیامت کے اس حالت مین کہ اُسکی گردن پر ہو کوئی شخص چڑھا ہوا یعنی بردہ کہ غنیمت کے
بندیونمین سے خیانت کیا ہو کہ واسطے اُسکے ہو آواز پس کہے یا رسول اللہ فریاد رسی کرو میری پس کہونگا مین نہین مالک مین واسطے تیرے کسی چیز کا تحقیق
پونہچا دی مین نے تجکو شریعت نہ پاؤن مین کسی کو تم مین سے کہ آوے دن قیامت کے اس حالت مین کہ اُسکی گردنپر کپڑے ہلتے ہون یعنی کپڑے کہ غنیمت
مین سے خیانت کر لیے ہون یا کپڑے کہ لیے ہون بغیر حق کے یا پہنے ہون کپڑے بغیر استحقاق کے مانند کپڑون صوفیہ جہلا کے پس کہے یا رسول اللہ فریاد رسی کرو
میری پس کہونگا مین نہین مالک مین واسطے تیرے کسی چیز کا تحقیق پونہچا چکا مین تجکو نہ پاؤنمین ایک تمھارے کو کہ آوے دن قیامت کے اُسکی گردن پر ہو سونا
چاندی پس کہے یا رسول اللہ فریاد رسی کرو میری پس کہونگا مین نہین مالک مین واسطے تیرے کسی چیز کا تحقیق پونہچا چکا مین تجکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
یعنی معنی اور یہ لفظ مسلم کے ہین اور یہ لفظ پورے ہین یعنی مسلم کے بہ نسبت الفاظ بخاری کے **وعنہ** قَالَ اَهْدٰى رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ غُلَامًا يُقَالُ لَهٗ مِدْعَمٌ فَبَيْنَمَا مِدْعَمٌ يَحُطُّ رَحْلًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَصَابَهٗ سَهْمٌ عَائِرٌ فَقَتَلَهٗ فَقَالَ النَّاسُ
هَنِيْئًا لَهُ الْجَنَّةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِيْ اَخَذَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ
لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ النَّاسُ جَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ اَوْ شِرَاكَيْنِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شِرَاكٌ مِنْ نَارٍ
اَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ (متفق علیہ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا تحفہ بھیجا کسی شخص نے واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام کہ کہا جاتا تھا اسکو مدعم پس
اُتارتا تھا کجاوہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ناگہان پونہچا اُسکو تیر کہ پھینکنے والا اُسکا معلوم نہ تھا پس قتل کیا اُس تیر نے مدعم کو پس کہا لوگون نے مبارک ہو
واسطے مدعم کے بہشت یعنی اس لیے کہ شہید ہوا حضرتؐ کی خدمت مین پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یون نہین قسم اُس ذات کی کہ جان میری اُس کے
ہاتھ مین ہی تحقیق وہ چادر کہ لی تھی مدعم نے دن خیبر کے غنیمت مین سے کہ نہ پونہچی تھی اُس چادر کو تقسیم یعنی لیا تھا اُسکو قبل تقسیم کے البتہ شعلہ مارتی ہے
وہ چادر مدعم پر آگ ہو کر پس جبکہ سُنا یعنی وعید شدید لوگون نے یعنی اُنھون نے کہ سہل جانا تھا امر خیانت کو غنیمت مین اور گمان کیا تھا کہ حقیر چیز مین پر
مواخذہ نہین ہونیکا لایا ایک شخص ایک تسمہ یا دو تسمے پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا یہ ایک تسمہ ہی آگ سے یا دو تسمے ہین آگ سے یعنی خیانت
کرنی انکی موجب عذاب آگ دوزخ ہے اگرچہ تھوڑی چیز ہو نقل کی یہ بخاریؒ اور مسلمؒ نے ف اسمین وعید شدید ہی بیچ حق اُس شخص کے کہ کھاوے
اُس مال مین سے کہ متعلق ہون ساتھ اُسکے حقوق مسلمانون کے مانند مال اوقاف کے اور بیت المال کے اس لیے کہ پھیرنا حقوق بہتون کا مشکل ہی ام ع
وعن عبد اللّٰه بن عمرو قَالَ كَانَ عَلٰى ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ كِرْكِرَةُ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هُوَ فِي النَّارِ فَذَهَبُوْا يَنْظُرُوْنَ فَوَجَدُوْا عَبَاءَةً قَدْ غَلَّهَا رواہ البخاریؒ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمروؓ سے کہ کہا تھا دار وغہ یعنی بعضے غزوہ
مین اوپر اسباب حضرتؐ کے ایک شخص کہ کہا جاتا تھا اُسکو کرکرہ پس مرگیا وہ پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ بیچ دوزخ کے ہی پس شروع
کیا لوگون نے دیکھنا پس پائی ایک کملی کہ تحقیق خیانت کیا تھا اُسکو غنیمت مین سے نقل کی یہ بخاریؒ نے ف کہا طیبیؒ نے کہ ف لفظ فذہبوا مین عاطفہ
ہی کہ عطف ہی محذوف پر یعنی سنا اُنھون نے یہ حضرتؐ سے اور جانا کہ یہ وعید بسبب خیانت کے ہی کہ غنیمت مین کی ہی پس شروع کیا دیکھنا الخ **وعن**
ابن عمر قَالَ كُنَّا نُصِيْبُ فِيْ مَغَازِيْنَا الْعَسَلَ وَالْعِنَبَ فَنَأْكُلُهٗ وَلَا نَرْفَعُهٗ رواہ البخاریؒ اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا تھے ہم پونہچتے بیچ غزوون اپنے کے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

یعنی آنحضرت روا رکھتے اسکو اور اتفاق رکھتے ہیں علما اوپر اسکے کہ جائز ہے غازیون کو کھانا طعام غنیمت مین سے پہلے تقسیم کے بقدر حاجت کے جب تک کہ دار الحرب مین ہین ۔ع

شہد اور انگور کو پس کھاتے ہم اسکو اور نہ اٹھاتے اسکو نقل کی یہ بخاری رح نے ف نہ اٹھاتے اور نہ لیجاتے حضرت کے پاس تقسیم کے لیے

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ اَصَبْتُ جِرَابًا مِنْ شَحْمٍ يَوْمَ خَيْبَرَ فَالْتَزَمْتُهُ فَقُلْتُ لَا اُعْطِي الْيَوْمَ اَحَدًا مِنْ هٰذَا شَيْئًا فَالْتَفَتُّ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَسَّمُ اِلَيَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبد اللہ بن مغفل رض سے کہ کہا پونہچا مین ایک تھیلی کو کہ بھری ہوئی تھی چربی سے دن خیبر کے پس اٹھایا مین نے اسکو اور چمٹایا اپنے سے اور کہا مین نے یعنی اپنے دل مین یا زبان سے نہ دونگا آج کے دن کسی کو اسمین سے کچھ پس پھر کر دیکھا مین نے پس ناگہان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تبسم فرماتے تھے طرف میرے یعنی اس فعل میرے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَذُكِرَ** حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مَا اُعْطِيْكُمْ فِيْ بَابِ رِزْقِ الْوُلَاةِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ رض کی کہ سرا اسکا یہ ہے ما اعطیکم بیچ باب رزق ولات کے یعنی اور مصابیح والے نے یہان ذکر کی ہے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ فَضَّلَنِيْ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ اَوْ قَالَ فَضَّلَ اُمَّتِيْ عَلَى الْاُمَمِ وَاَحَلَّ لَنَا الْغَنَائِمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے ابی امامہ رض سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تحقیق اللہ تعالی نے بزرگی دی مجکو انبیاء پر یا فرمایا بزرگی دی امت میری کو اور امتون پر اور حلال کین ہمارے لیے غنیمتین نقل کی یہ ترمذی نے ف جملہ اخیر بیان ہے بزرگی کا یا مراد یہ ہے کہ اور بزرگیان بھی دین اور یہ بزرگی بھی دی کہ حلال کین غنیمتین ۔ح **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ يَعْنِيْ يَوْمَ حُنَيْنٍ مَنْ قَتَلَ كَافِرًا فَلَهٗ سَلَبُهٗ فَقَتَلَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَوْمَئِذٍ عِشْرِيْنَ رَجُلًا وَاَخَذَ اَسْلَابَهُمْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے انس رض سے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسدن یعنی دن حنین کے جو شخص کہ مارے کسی کافر کو پس اسکے لیے ہے اسباب اسکا پس قتل کیا ابو طلحہ رض نے اسدن بیس شخصون کو اور لیے اسباب انکے نقل کی یہ دارمی نے **وَعَنْ** عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِي السَّلَبِ لِلْقَاتِلِ لَمْ يُخَمِّسِ السَّلَبَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عوف اور خالد بن ولید رض سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا بیچ اسباب مقتول کے کہ وہ قتل کرنے والے کے لیے ہے اور نہ خمس نکالا اس اسباب مین سے یعنی جیسا کہ غنیمت مین سے نکالتے تھے نقل کی یہ ابو داود رح نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ نَفَّلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ سَيْفَ اَبِيْ جَهْلٍ وَكَانَ قَتَلَهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رض سے کہ کہا حصے سے زیادہ دی مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن بدر کے تلوار ابو جہل کی اور تھے ابن مسعود رض کہ قتل کیا تھا ابو جہل کو نقل کی یہ ابو داود نے ف ابو جہل کو دو انصاریون نے مارا تھا اور ابن مسعود رض بھی شریک تھے اسکے قتل کرنے مین کہ سر اسکا کاٹا تھا اسی سبب سے شمشیر کہ اسکے اسباب مین تھی ابن مسعود رض کو عطا فرمائی اور تفصیل سے یہ قصہ تیسری فصل مین مذکور ہو چکا ۔ع **وَعَنْ** عُمَيْرٍ مَوْلٰى اَبِي اللَّحْمِ قَالَ شَهِدْتُّ خَيْبَرَ مَعَ سَادَاتِيْ فَكَلَّمُوْا فِيَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمُوْهُ اَنِّيْ مَمْلُوْكٌ فَاَمَرَ بِيْ فَقُلِّدْتُ سَيْفًا فَاِذَا اَنَا اَجُرُّهٗ فَاَمَرَ لِيْ بِشَيْءٍ مِنْ خُرْثِيِّ الْمَتَاعِ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِ رُقْيَةً كُنْتُ اَرْقِيْ بِهَا الْمَجَانِيْنَ فَاَمَرَنِيْ بِطَرْحِ بَعْضِهَا وَحَبْسِ بَعْضِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اِلَّا اَنَّ رِوَايَتَهٗ انْتَهَتْ عِنْدَ قَوْلِهِ الْمَتَاعِ اور روایت ہے عمیر غلام آبی اللحم کے سے کہ کہا حاضر ہوا مین غزوہ خیبر مین ساتھ مالکون اپنے کے پس کلام کیا مالکون نے میرے مقدمے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کلام کیا انھون نے حضرت سے یعنی معلوم کروایا حضرت کو یہ کہ مین مملوک ہون پس حکم کیا مجکو کہ اٹھاؤن ہتھیار اور رہون ساتھ مجاہدون کے پس پہنایا گیا مین تلوار یعنی ایک تلوار میری گردن مین ڈالدی پس ناگہان مین کھینچتا تھا اسکو یعنی زمین پر بسبب صغرسن کے یا کوتہ قدی کے پس حکم کیا آنحضرت نے میرے لیے یعنی وقت تقسیم کرنے غنیمت کے ساتھ تھوڑی سی چیز کے غنیمت مین سے اور بیان کیا مین نے حضرت کے روبرو ایک منتر کہ تھا مین پڑھتا اسکو دیوانون پر پس حکم کیا مجکو

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

ساتھ موقوف کرنے بعض منتر کے اور رہنے دینے بعضے منتر کے نقل کی یہ ترمذیؒ اور ابوداؤدؒ نے مگر تحقیق روایت ابوداؤد کی تمام ہوئی نزدیک المتاع کے
ف کلام کیا میرے مقدمے مین یعنی میری تعریف کی یا عرض کیا اسکو جہاد کے لیے لیجلین یا خدمت کے لیے اور ظاہر ا بعضے کلمات منتر کے اچھے ہونگے
اور بعضے قبیح پس حکم کیا ساتھ ترک کرنے قبیح کے اور پڑھنے اچھون کے ؒ وَعَنْ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ قَالَ قُسِمَتْ خَيْبَرُ عَلَىٰ أَهْلِ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَسَمَهَا
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا وَكَانَ الْجَيْشُ أَلْفًا وَخَمْسَمِائَةٍ فِيهِمْ ثَلَاثُمِائَةِ فَارِسٍ فَأَعْطَى الْفَارِسَ سَهْمَيْنِ وَالرَّاجِلَ
سَهْمًا رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ وَقَالَ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ أَصَحُّ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ وَأَتَى الْوَهْمُ فِي حَدِيثِ مُجَمِّعٍ أَنَّهُ قَالَ ثَلَاثُمِائَةِ فَارِسٍ وَإِنَّمَا كَانُوا
مِائَتَيْ فَارِسٍ　اور روایت ہی مجمع بن جاریہؓ سے کہ کہا بانٹی گئی خیبر یعنی غنیمت اور زمین اسکی اوپر اہل حدیبیہؓ کے پس تقسیم فرمایا اسکو پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھارہ حصے اور تھا لشکر ایک ہزار پانسو آدمیونکا انمین تین سو سوار تھے پس دیے سوار کو دو حصے اور پیادہ کو ایک حصہ نقل کی
یہ ابوداؤد نے اور کہا حدیث ابن عمرؓ کی صحیح تر ہی اور عمل اکثر ائمہ کا اسپر ہے اور آیا اور واقع ہوا وہم بیچ حدیث مجمع کے کہ اسنے کہا تین سو سوار اور نہ تھے
وہ مگر دو سو سوار ف ساتھ اس حدیث مجمع کے دلیل پکڑی ہی انھون نے کہ سوارون کو دو حصے دیتے ہین جیسے کہ مذہب امام ابوحنیفہؒ کا ہی اس لیے
کہ جب تین سو سوارون مین ہر سوار کو دو دو حصے دیے تو چھ حصے گئے اور بارہ حصے باقی رہے پس ہر سو پیادون کو ایک ایک حصہ دیا اور جو کہتے ہین
کہ سوارون کے لیے تین تین حصے ہین حساب درست نہین بیٹھتا اس لیے کہ حصے سوارونکے اس تقدیر پر نو ہوتے ہین اور حصے پیادونکے بارہ پس حصے
اکیس ہوتے ہین اور ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ سے بھی مثل حدیث مجمع کے روایت کی ہی لیکن وہ کہتے ہین کہ حدیث ابن عمرؓ کی کہ ناطق ہی ساتھ اسکے کہ
سوار کے تین حصے ہین قوی تر اور ثابت تر ہی واللہ اعلم اور حنفیہ جو انکی حدیث پر عمل نہین کرتے ہین وجہ اسکی اوپر مذکور ہو چکی ہی اور بیچ عدد اہل حدیبیہ کے
روایات مختلفہ آئی ہین ایک روایت مین چودہ سو اور سوار دو سو وَعَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْفِهْرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَفَّلَ الرُّبُعَ فِي الْبَدْأَةِ وَالثُّلُثَ فِي الرَّجْعَةِ رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ اور روایت ہی حبیب بن مسلمہ فہری سے کہ کہا حاضر ہوا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حصہ
زیادہ دیا چوتھائی بیچ ابتدا جہاد کے اور تہائی بیچ وقت پھرنے کے جہاد سے نقل کی یہ ابوداؤدؒ نے ف یعنی اگر اٹھتی ایک جماعت لشکر مین سے بیچ ابتداے
غزوے کے اور مشغول ہوتی بیچ جنگ دشمنون کے پہلے پہونچنے لشکر کے سے دیتے حضرت انکو چوتھائی مال غنیمت مین سے اور شریک کرتے انکو ساتھ
تمام لشکر کے بیچ تین ربع باقی کے اور جب پھرتا لشکر جہاد سے اور ایک جماعت انمین سے بیچ جنگ دشمنون کے مشغول ہوتی تو دیتے انکو تہائی مال
غنیمت مین سے اور باقی مین انکو ساتھ تمام لشکر کے شریک کرتے اس لیے کہ تردد انکا جنگ مین اور مشقت اور خطر وقت پھرنیکے زیادہ ہی کیونکہ ابتدا
مین لشکر آتا ہی اور مدد کرتا ہی بخلاف پھرنیکے کہ سب پھرتے ہین اسوقت مین جنگ کرنی مشکل تر و سخت تر ہی اور حصے سے زیادہ دینا بسبب مشقت
وسعی کے ہے قتال مین ؒ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنَفِّلُ الرُّبُعَ بَعْدَ الْخُمُسِ وَالثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمُسِ إِذَا قَفَلَ رَوَاهُ
أَبُودَاوُدَ اور روایت ہی حبیب سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے حصے زیادہ دیتے چوتھائی پیچھے خمس نکالنے کے یعنی ابتداے جہاد مین اور زیادہ دیتے
تہائی پیچھے خمس نکالنے کے جسوقت کہ پھرتے جہاد سے نقل کی یہ ابوداؤدؒ نے ف اوپر کی حدیث مین جو ذکر کیا زیادہ دینا چوتھائی کا ابتداے
جہاد مین اور تہائی کا وقت پھرنیکے تو یہ نہ بیان کیا کہ پہلے خمس نکالنے کے دیتے تھے یا بعد اسکے اور یہان بیان کر دیا کہ اول خمس نکالتے اور بعد ازان
چوتھائی یا تہائی دیتے اور پھر تقسیم کرتے وَعَنْ أَبِي الْجُوَيْرِيَةِ الْجَرْمِيِّ قَالَ أَصَبْتُ بِأَرْضِ الرُّومِ جَرَّةً حَمْرَاءَ فِيهَا دَنَانِيرُ فِي إِمْرَةِ مُعَاوِيَةَ
وَعَلَيْنَا رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ يُقَالُ لَهُ مَعْنُ بْنُ يَزِيدَ فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَعْطَانِي
مِنْهَا مِثْلَ مَا أَعْطَى رَجُلًا مِنْهُمْ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا نَفْلَ إِلَّا بَعْدَ الْخُمُسِ لَأَعْطَيْتُكَ رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اور روایت ہی ابی الجویریہؓ جرمی سے کہ کہا پائی مین نے زمین روم مین ایک ٹھلیا سرخ کہ اُسمین دینارین تھین بیچ زمانے خلافت معاویہؓ کے اور تھا ہم پر حاکم ایک شخص صحابیون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے بنی سلیم سے کہا جاتا تھا اُسکو معن بن یزیدؓ پس لایا مین اُسکے پاس ٹھلیا پس بانٹا اُسنے اُن دینارونکو درمیان مسلمانون کے یعنی مجاہدون کے اور دیا مجکو اُسمین سے مانند اُس چیز کے کہ دیا ایک شخص کو اُنمین سے یعنی برابر سب کے دیا مجھے زیادہ نہ دیا پھر کہا اگر نہ سنا ہوتا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے نہین حصہ زیادہ دینا مگر پیچھے خمس کے البتہ دیتا مین تجکو یعنی زیادہ وزن نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی حضرتؐ نے فرمایا کہ نفل یعنی زیادہ حصے سے دینا بعد خمس کے ہوتا ہی پس اُس مال مین ہو کہ اُس مال مین خمس ہی اور خمس اُس مال مین ہوتا ہی کہ بقہر و غلبہ کافرون سے لین کہ اُسکو غنیمت کہتے ہین اور وہان قتال ہوا ہو اور یہ مال فئی ہی اور اُسمین خمس ہی نہین پس نفل بھی نہین ہوگا ۱ح وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَدِمْنَا فَوَافَقْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ افْتَتَحَ خَیْبَرَ فَاَسْھَمَ لَنَا اَوْ قَالَ فَاَعْطَانَا مِنْھَا وَمَا قَسَمَ لِاَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَیْبَرَ مِنْھَا شَیْئًا اِلَّا لِمَنْ شَھِدَ مَعَہٗ اِلَّا اَصْحَابَ سَفِیْنَتِنَا جَعْفَرًا وَاَصْحَابَہٗ اَسْھَمَ لَھُمْ مَعَھُمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی ابوموسی اشعریؓ سے کہ کہا آئے ہم یعنی حبشے سے اور پایا ہمنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس وقت کہ فتح کیا خیبر کو پس حصہ دیا واسطے ہمارے یا کہا پس دیا ہمکو غنیمت خیبر مین سے اور نہین تقسیم کیا واسطے کسی کے کہ غائب تھا فتح خیبر سے اُسمین سے کچھ مگر واسطے اُس شخص کے کہ حاضر تھا ساتھ اُنکے مگر ہمارے کشتی والون کو جعفرؓ کو اور یارون اُنکے کو حصے دیے کشتی والون کو ساتھ اُن کے کہ حاضر تھے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف ابوموسیؓ یمن سے مکہ مین آئے اور اسلام لائے پھر ہجرت کرکر حبشہ کو گئے اور جعفر بن ابی طالبؓ اور اور صحابہ بھی وہان ہجرت کرکر گئے تھے جب اُنھون نے خبر حضرتؐ کی ہجرت کی سنی تو کشتی مین بیٹھ کر سب روانہ مدینہ کو ہوئے اور حضرتؐ کی خدمت مین پونہچے جبکہ فتح کیا خیبر کو اور بعضے کہتے ہین کہ حصہ دینا اُنکو اس سبب سے تھا کہ آنا اُنکا پہلے جمع کرنے غنیمت کے تھا اگرچہ بعد از قتال کے تھا اور یہ تا دیل اُنکی ہی کہ قائل ہین ساتھ اُسکے کہ جو کوئی حاضر ہو اُس وقت مین شریک ہوتا ہی جیسیکہ ایک قول شافعیؒ کا ہی اور اور جو قائل اسکے نہین ہین کہتے ہین کہ یہ دینا ساتھ رضا غازیونکے تھا اور یہ قول ظاہر تر ہے ۱ح وَعَنْ یَزِیْدَ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُوُفِّیَ یَوْمَ خَیْبَرَ فَذَکَرُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِکُمْ فَتَغَیَّرَتْ وُجُوْہُ النَّاسِ لِذٰلِکَ فَقَالَ اِنَّ صَاحِبَکُمْ غَلَّ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَفَتَّشْنَا مَتَاعَہٗ فَوَجَدْنَا خَرَزًا مِنْ خَرَزِ یَھُوْدَ لَا یُسَاوِیْ دِرْھَمَیْنِ رَوَاہُ مَالِکٌ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی یزید بن خالدؓ سے یہ کہ ایک شخص اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے وفات کیا اُس دن خیبر کے پس ذکر کی صحابہ نے واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی خبر مرنے اُسکے کی پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھو اپنے یار پر یعنی مین نہین نماز پڑھنے کا اسکے جنازے کی پس متغیر ہوے چہرے لوگونکے بسبب اسکے یعنی بسبب نماز نہ پڑھنے حضرتؐ کے کہ کیا سبب ہی اسکا پس فرمایا کہ تحقیق یار تمھارے نے خیانت کی بیچ راہ اللہ کے یعنی مال غنیمت مین سے پس تلاش کیا ہمنے اسباب اُسکا پائین ہمنے پوتھین پوتھون یہودؑ کے سے کہ نہ برابر تھین دو درہمون کے یعنی قیمت اُنکی دو درہمون سے کم بھی نقل کی یہ مالکؒ اور ابوداؤدؒ اور نسائیؒ نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصَابَ غَنِیْمَۃً اَمَرَ بِلَالًا فَنَادٰی فِی النَّاسِ فَیَجِیْئُوْنَ بِغَنَائِمِھِمْ فَیُخَمِّسُہٗ وَیُقَسِّمُہٗ فَجَاءَ رَجُلٌ یَوْمًا بَعْدَ ذٰلِکَ بِزِمَامٍ مِنْ شَعَرٍ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذَا فِیْمَا کُنَّا اَصَبْنَاہُ مِنَ الْغَنِیْمَۃِ قَالَ اَسَمِعْتَ بِلَالًا نَادٰی ثَلَاثًا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا مَنَعَکَ اَنْ تَجِیْءَ بِہٖ فَاعْتَذَرَ قَالَ کُنْ اَنْتَ تَجِیْءُ بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَلَنْ اَقْبَلَہٗ عَنْکَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی عبداللہ بن عمروؓ سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت پونہچتے غنیمت کو یعنی اور ارادہ کرتے اُسکے جمع کرنے اور تقسیم کرنے کا حکم فرماتے بلالؓ کو یعنی ندا کرنے کا پس ندا کرتے بلالؓ لوگونمین پس لاتے لوگ غنیمتین اپنی یعنی جس پاس لوٹ کا مال ہوتا وہ لاتا پس پانچوان حصہ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اسمین سے نکالتے اور تقسیم کرتے اُسکو یعنی مال غنیمت کو درمیان مجاہدون کے پس لایا ایک شخص ایکدن بعد اسکے یعنی بعد نکالنے پانچوین حصے کے ایک مہار بالون کی پس کہا اُسنے یارسول اللہ یہ بیچ اُس چیز کے تھی کہ پونہچے تھے ہم اُسکو غنیمت مین سے فرمایا کیا سنا تھا تونے بلال رض کو پکارتے ہوئے تین بار کہا کہ ہان یعنی سنا تھا پس فرمایا کس چیز نے منع کیا تجکو اسے کہ لاتا تو اُسکو پس عذر کیا اُسنے یعنی کچھ بیچ دیر کر لانے کے فرمایا رہ تو یعنی اسی طرح لاویگا تو اُسکو دن قیامت کے پس ہرگز نہ قبول کرونگا مین اسکو تجھسے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف حضرتؐ نے وہ مہار اُس سے اسلیے نہ قبول کی کہ اُسمین سب مجاہدونکا حق تھا اور وہ متفرق ہوگئے تھے مشکل تھا ہر ایک کا حصہ پونہچانا اُسمین سے ح وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابابکر وعمر حرقوا متاع الغال وضربوہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبداللہ بن عمرو رض سے یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رض نے اور عمر رض نے جلادیا اسباب خیانت کرنیوالیکا غنیمت مین سے اور مارا اُسکو نقل کی یہ ابوداؤد نے ف مارا اُسکو ازراہ تعزیر کے اور بعضے اہل علم نے مانند امام احمد بن حنبل وغیرہ کے عمل کیا ہے ظاہر اس حدیث پر کہ وہ کہتے ہین اسباب اُسکا جلادیجیے سوائے حیوان اور مصحف مجید کے اور اُس چیز کے کہ خیانت کی ہے اسلیے کہ حق مجاہدونکا ہے اور تینون امام کہتے ہین کہ اسباب نہ جلائے ولیکن تعزیر پونہچائے اور حمل کیا ہے اس حدیث کو زجر و وعید پر ح وعن سمرۃ بن جندب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من یکتم غالا فانہ مثلہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہے سمرہ بن جندب رض سے کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے جو شخص کہ چھپاوے خیانت خیانت کرنیوالیکی مال غنیمت مین یعنی امیر سے اظہار اُسکا نکرے کہ فلانے نے خیانت کی ہے پس تحقیق وہ مانند خیانت کرنیوالیکے ہے یعنی گناہ مین نقل کی یہ ابوداؤد نے ح وعن ابی سعید قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن شری المغانم حتی تقسم رواہ الترمذی ح اور روایت ہے ابی سعید رض سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خرید کرنے غنیمتون کے سے پہلے اس سے کہ تقسیم کیجاوین یعنی بسبب عدم ملکیت کے نقل کی یہ ترمذی نے ح وعن ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی ان تباع السہام حتی تقسم رواہ الدارمی اور روایت ہے ابی امامہ رض سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع کیا یہ کہ بیچے جاوین حصے یہانتک کہ تقسیم کیے جاوین نقل کی یہ دارمی نے ف یعنے اگر کوئی بیچے حصہ اپنا پہلے تقسیم کے تو جائز نہین بسبب عدم ملک کے نزدیک اُسکے کہ موقوف رکھتا ہے ملک کو قسمت مین اور بسبب جہل تعین مبیع کے اور صفت اُسکی کے مالک سے پہلے تقسیم کے ح وعن خولۃ بنت قیس قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان ہذہ المال[له] خضرۃ حلوۃ فمن اصابہ بحقہ بورک لہ فیہ ورب متخوض فیما شاءت بہ نفسہ من مال اللہ ورسولہ لیس لہ یوم القیمۃ الا النار رواہ الترمذی ح اور روایت ہے خولہ بنت قیس کی سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تحقیق یہ مال سبز ہے شیرین یعنی نظر مین اچھا معلوم ہوتا ہے اور دلمین پیارا پس جو شخص پونہچے اُسکو ساتھ حق اُسکے کے یعنی بوجہ حلال برکت دیجاتی ہے اُسکے لیے اُسمین اور بہت سے تصرف کرنیوالے بیچ اُس چیز کے کہ چاہے اُنکو نفس اُنکا مال اللہ کے سے اور رسول اُسکے سے یعنی غنیمت کو قسمت اُسکی بیچ حکم خدا اور رسول کے ہے نہین واسطے اُن کے دن قیامت کے مگر آگ نقل کی یہ ترمذی نے ح وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تنفل سیفہ ذا الفقار یوم بدر رواہ احمد وابن ماجۃ وزاد الترمذی وھو الذی رای فیہ الرؤیا یوم احد اور روایت ہے ابن عباس رض سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حصے سے زیادہ لی تلوار اپنی کہ نام اُسکا ذوالفقار تھا دن بدر کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور زیادہ کیا ترمذی نے اور وہ تلوار وہ ہے کہ دیکھا تھا حضرتؐ نے خواب بیچ اُسکے دن اُحد کے ف حصے سے زیادہ لی یعنی پسند کرکر زیادہ حصے سے لی غنیمت مین سے کہ یہ بات اور کو سوائے حضرتؐ کے جائز نہ تھی اور ذوالفقار ملک تھی منبہ بن حجاج کی کہ قتل کیا گیا وہ غزوہ بدر مین پس زیادہ حصے سے لیا حضرتؐ نے اُسکو اور کتنی ہی لڑائیون مین وہ پاس رہی حضرتؐ کے

[له] قوله ان هذا المال انث المال على تاويل الغنيمة والاظهر ان يراد بالمال الجنس فكانه قال ان هذه الاموال ١٢ ع

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اور تلوار ہی حضرت کی اور قاموس میں لکھا ہے کہ وہ ملک تھی عاص بن منبہ کی کہ دن بدر کے وہ کافر مارا گیا پھر حضرت نے بخشی وہ تلوار حضرت علی رض کو اور ذوالفقار اُسکو اس لیے کہتے ہیں کہ فقار کہتے ہیں استخوان پشت کو اور اُس تلوار کی پشت میں مہرے تھے مشابہ اُسکے اور خواب یہ تھا کہ آنحضرت نے ہلایا ذوالفقار کو پس ٹوٹ گئی وہ درمیان میں سے پھر ہلائی دوسری بار پس ہوگئی بہتر اس چیز سے کہ تھی پس تعبیر ہوئی اُسکی ساتھ شکست کے کہ روز احد واقع ہوئی اور آخر فتح ہوئی ع وَعَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَرْكَبْ دَابَّةً مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى اِذَا اَعْجَفَهَا رَدَّهَا فِيْهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَلْبَسْ ثَوْبًا مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى اِذَا اَخْلَقَهُ رَدَّهُ فِيْهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے رویفع بن ثابت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے پس نہ سوار ہو کسی جانور پر غنیمت مسلمین میں سے یعنی غنیمت مشترکہ میں سے بغیر ضرورت کے یہانتک کہ جسوقت کہ دُبلا کرے اُسکو پھیرے اُسکو غنیمت میں اور جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور دن پچھلے کے پس نہ پہنے کپڑا غنیمت مسلمین میں سے یعنی بلا ضرورت یہانتک کہ جسوقت کہ پُرانا کرے اُسکو پھیرے اُسکو غنیمت میں نقل کی یہ ابوداؤد نے ف اور اس سے یہ سمجھا گیا کہ جس صورت میں سوار ہونا باعث دُبلاپے کا نہو تو نہیں مضائقہ سوار ہونے کا لیکن یہ مراد نہیں بلکہ بطریق عادت کے فرمایا کہ سوار ہونا باعث دُبلاپے کا ہوتا ہے ح ع وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي الْمُجَالِدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ قُلْتُ هَلْ كُنْتُمْ تُخَمِّسُوْنَ الطَّعَامَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَصَبْنَا طَعَامًا يَوْمَ خَيْبَرَ وَكَانَ الرَّجُلُ يَجِيْءُ فَيَاْخُذُ مِنْهُ مِقْدَارَ مَا يَكْفِيْهِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے محمد بن ابی المجالد رض سے کہ نقل کی عبد اللہ بن ابی اوفی رض سے کہ کہا میں نے کیا تھے تم پانچواں حصہ نکالتے طعام کا بیچ زمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا پونہچے ہم طعام کو دن خیبر کے اور تھا ایک شخص آتا پس لیتا طعام سے مقدار اس چیز کے کہ کفایت کرتا اُسکو پھر پھر جاتا نقل کی یہ ابوداؤد نے ف پانچواں حصہ نکالتے تھے الخ یعنی نکالتے تھے خمس اسمیں یا جو کچھ کہ جنس طعام سے ہے خارج تھا تقسیم سے کہ جو کوئی چاہتا تھا اسمیں تصرف کرتا تھا اور جواب کا مطلب ہے کہ طعام سے خمس نہ لینا چاہیے ولیکن چاہیے زیادہ بھی قدر کفایت سے نہ لے ح ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ جَيْشًا غَنِمُوْا فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا وَعَسَلًا فَلَمْ يُؤْخَذْ مِنْهُمُ الْخُمُسُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے ابن عمر رض سے یہ کہ ایک لشکر غنیمت لایا بیچ زمانے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طعام اور شہد پس نہ لیا گیا اُن سے پانچواں حصہ یعنی بیچ اُس چیز کے کہ کھایا اُس سے نقل کی یہ ابوداؤد نے وَعَنِ الْقَاسِمِ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا نَاْكُلُ الْجَزُوْرَ فِي الْغَزْوِ وَلَا نَقْسِمُهُ حَتّٰى اِذَا كُنَّا لَنَرْجِعُ اِلٰى رِحَالِنَا وَاَخْرِجَتُنَا مِنْهُ مَمْلُوْءَةٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے قاسم مولی عبد الرحمن رض کے سے کہ نقل کی بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ تھے ہم کھاتے اونٹ جہاد میں یعنی عند الاحتیاج اونٹ ذبح کرتے اور کھاتے اور نہ تقسیم کرتے ہم اُسکو یہانتک کہ جسوقت ہوتے ہم البتہ پھر نیوالے طرف ڈیروں اپنے کے یعنی سفر میں اس حال میں کہ خورجیاں ہماری گوشت اونٹ کے سے بھری ہوئی ہوتیں نقل کی یہ ابوداؤد نے ف کہا ابن ہمام نے کہ جب مسلمان نکلیں دار الحرب سے نہیں جائز ہے کہ گھانس دانہ کھلاویں غنیمت میں سے اور نہ کھاویں اُس سے اس لیے کہ ضرورت دفع ہوئی اور اباحت کہ تھی دار الحرب میں باعتبار ضرورت تھی اور جسکے ساتھ زائد ہو طعام یا گھانس و دانہ پھیروے اُسکو طرف غنیمت کے جبکہ نہ تقسیم ہوئی ہو دار الحرب میں اگرچہ نفع اُٹھایا ہو ع وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَدُّوْا الْخِيَاطَ وَالْمِخْيَطَ وَاِيَّاكُمْ وَالْغُلُوْلَ فَاِنَّهُ عَارٌ عَلٰى اَهْلِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اور روایت ہے عبادہ بن صامت رض سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے ادا کرو تاگا اور سوئی یعنی مال غنیمت میں سے اسقدر بھی نہ چھپا رکھو اور بچو تم خیانت کرنے سے یعنی غنیمت میں یا مطلق اس لیے کہ تحقیق خیانت کرنا عار ہے خیانت کرنیوالوں پر

له و زیاده بر قدر حاجت هم نگرفته باشند واین را ذکر کرد برای ظهور ۱۲ ح لله اخرجه بفتح همزه وسکون خاء معجمه وکسر راء وفتح جیم جمع خرج بضم خاء وسکون راء بمعنی باردان عربی است و بفارسی خرجین گویند ۱۲

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

کرنے والوں پر دن قیامت کے نقل کی یہ دارمی نے اور نقل کی نسائی نے عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے **وعن** عمرو بن شعیب
عن ابیہ عن جدہ قال دنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم من بعیر فاخذ وبرۃ من سنامہ ثم قال یا ایہا الناس انہ لیس لی من
ہذا الفیء شیء ولا ہذا ورفع اصبعہ الا الخمس والخمس مردود علیکم فادوا الخیاط والمخیط فقام رجل فی یدہ کبۃ من شعر فقال اخذت
ہذہ لاصلح بہا برذعۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اما ما کان لی ولبنی عبد المطلب فہو لک فقال اما اذا بلغت ما اری فلا ارب
لی فیہا ونبذہا رواہ ابو داؤد اور روایت ہے عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے نقل کی اپنے دادا سے کہ کہا نزدیک ہوئے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ کے پس لی پشم اُسکی کوہان میں سے پھر فرمایا اے لوگو تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں واسطے میرے اس مال فئی میں سے کچھ اور نہ یہ
یعنی پشم مذکور اور اُٹھائی انگلی اپنی یعنی جس انگلی پر پشم لی تھی اُسکو اُٹھایا لوگو نکے دکھانے کے لیے مگر خمس اور خمس بھی تمھیں پر خرچ کیجاتی ہے یعنی تمھارے
مصالح میں قسم ہتھیار اور گھوڑے وغیرہ ذلک سے پس ادا کرو تاگے اور سوئی کو پس کھڑا ہوا ایک شخص کہ اُسکے ہاتھ میں ایک ٹکڑا تھا بالونکی رسی کا پس کہا کہ لیا تھا
مینے اسکو تاکہ درست کروں میں ساتھ اُسکے پالان کے نیچے کی کملی کو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے پر جو چیز کہ ہو واسطے میرے اور واسطے اولاد
عبد المطلب کے پس وہ واسطے تیرے ہے یعنی جو چیز کہ میرے اور اُنکے حصے کی ہے معاف کیا ہمنے اسکو تیرے لیے اور جو کچھ کہ اور مجاہدوں کے حصے کا ہے اسکو
بخشوانا اُنسے چاہیے پس کہا اُس شخص نے جس وقت کہ پونہچی یہ رسّی اس حد کو یعنی گناہ کو کہ دیکھتا ہوں میں پس نہیں حاجت مجکو اسمیں اور پھینک دیا اُس
رسی کو نقل کی یہ ابو داؤد نے **وعن** عمرو بن عبسۃ قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی بعیر من المغنم فلما سلم اخذ وبرۃ من
جنب البعیر ثم قال ولا یحل لی من غنائمکم مثل ہذا الا الخمس والخمس مردود فیکم رواہ ابو داؤد اور روایت ہے عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے کہا نماز پڑھائی
ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف ایک اونٹ کے کہ تھا غنیمت میں کا یعنی اُسکو سترہ کیا پس جبکہ سلام پھیرا لی پشم اونٹ کے پہلو سے پھر فرمایا نہیں
حلال ہے واسطے میرے تمھاری غنیمتوں میں سے مانند اسکے مگر پانچواں حصہ اور پانچواں حصہ بھی خرچ کیا جاتا ہے بیچ حاجتوں تمھاری کے نقل کی یہ ابو داؤد
نے ف پہلو سے یعنی کوہان کی ایک جانب سے پس ہوگا قصہ متحد یا اُسکے پہلو سے پس ہوگا قصہ متعدد **وعن** جبیر بن مطعم قال لما قسم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سہم ذوی القربی بین بنی ہاشم وبنی المطلب اتیتہ انا وعثمان بن عفان فقلنا یا رسول اللہ ہؤلاء اخواننا من
بنی ہاشم لا ننکر فضلہم لمکانک الذی وضعک اللہ منہم ارایت اخواننا من بنی المطلب اعطیتہم وترکتنا وانما قرابتنا وقرابتہم
واحدۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما بنو ہاشم وبنو المطلب شیء واحد ہکذا وشبک بین اصابعہ رواہ الشافعی وفی روایۃ
ابی داؤد والنسائی نحوہ وفیہ انا وبنی المطلب لا نفترق فی جاہلیۃ ولا اسلام وانما نحن وہم شیء واحد وشبک بین اصابعہ اور روایت ہے جبیر بن مطعم سے
کہ کہا جب تقسیم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حصہ ذوی القربی کا کہ قرآن مجید میں حصہ اُنکا خمس آیا ہے درمیان بنی ہاشم اور بنی المطلب کے حاضر
ہوا میں حضرت کے پاس اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ پس کہا ہمنے یا رسول اللہ یہ بھائی ہمارے بنی ہاشم میں سے نہیں انکار کرتے ہم بزرگی انکی کا بسبب ہونے
آپکے کہ پیدا کیا آپ کو اللہ تعالیٰ نے بنی ہاشم میں یعنی پس وہ افضل ہیں ہوئے بسبب ہونے اُنکے کے قریب تر آپ سے بہ نسبت ہمارے اس لیے کہ
جد آپکے اور جد اُنکے ایک ہیں کہ وہ ہاشم ہیں اگرچہ جد ہمارے اور جد اُنکے بھی ایک ہیں یعنی عبد مناف خبر دیجیے ہمکو سبب اُسکے سے کہ دیا بھائیوں
ہمارے کو کہ بنی مطلب ہیں اور چھوڑا آپ نے ہمکو یعنی خمس میں جو ذوی القربی کا حصہ ہے اسمیں سے آپنے ہمکو نہ دیا اور سوا اسکے نہیں کہ قرابت ہماری یعنی بنی نوفل
کی کہ جبیر رضی اللہ عنہ انمیں سے تھے اور بنی عبد شمس کی کہ عثمان رضی اللہ عنہ انمیں سے تھے اور قرابت اُنکی یعنی بنی عبد المطلب کی ایک ہے یعنی اس لیے کہ باپ اُنکے بھائی ہاشم کے
ہیں اور باپ ہمارے بھی اسیطرح پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سوا اسکے نہیں کہ بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک ہیں اسطرح سے اور داخل کیں انگلیاں

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

ایک ہاتھ کی دوسرے ہاتھ کی اُنگلیوں مین نقل کی یہ شافعیؒ نے اور بیچ روایت ابی داؤد اور نسائی کے مانند اسکے ہی اور سمٰین یون ہی کہ بین اور بیٹے
مطلب کے نہین جدا ہوے جاہلیت مین اور اسلام مین اور سوائے اسکے نہین کہ ہم اور وہ ایک چیز ہین اور داخل کین ایک ہاتھ کی انگلیان دوسرے
ہاتھ کی انگلیون مین

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ اِنِّیْ لَوَاقِفٌ فِی الصَّفِّ یَوْمَ بَدْرٍ فَنَظَرْتُ عَنْ یَمِیْنِیْ وَشِمَالِیْ فَاِذَا اَنَا بِغُلَامَیْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ حَدِیْثَةٍ اَسْنَانُهُمَا فَتَمَنَّیْتُ اَنْ اَکُوْنَ بَیْنَ اَضْلَعَ مِنْهُمَا فَغَمَزَنِیْ اَحَدُهُمَا فَقَالَ یَا عَمِّ هَلْ تَعْرِفُ اَبَا جَهْلٍ قُلْتُ نَعَمْ فَمَا حَاجَتُكَ اِلَیْهِ یَا ابْنَ اَخِیْ قَالَ اُخْبِرْتُ اَنَّهٗ یَسُبُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَئِنْ رَاَیْتُهٗ لَا یُفَارِقُ سَوَادِیْ سَوَادَهٗ حَتّٰی یَمُوْتَ الْاَعْجَلُ مِنَّا قَالَ فَتَعَجَّبْتُ لِذٰلِكَ وَقَالَ وَغَمَزَنِی الْاٰخَرُ فَقَالَ لِیْ مِثْلَهَا فَلَمْ اَنْشَبْ اَنْ نَظَرْتُ اِلٰی اَبِیْ جَهْلٍ یَجُوْلُ فِی النَّاسِ فَقُلْتُ اَلَا تَرَیَانِ هٰذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِیْ سَاَلْتُمَانِیْ عَنْهُ قَالَ فَابْتَدَرَاهُ بِسَیْفَیْهِمَا فَضَرَبَاهُ حَتّٰی قَتَلَاهُ ثُمَّ انْصَرَفَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَاهُ فَقَالَ اَیُّکُمَا قَتَلَهٗ فَقَالَ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا اَنَا قَتَلْتُهٗ فَقَالَ هَلْ مَسَحْتُمَا سَیْفَیْکُمَا فَقَالَا لَا فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی السَّیْفَیْنِ فَقَالَ کِلَاکُمَا قَتَلَهٗ وَقَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِسَلَبِهٖ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ وَالرَّجُلَانِ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ وَمُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

روایت ہی عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے کہ کہا تحقیق مین البتہ کھڑا تھا صف جنگ مین دن جنگ بدر کے پس دیکھا مین نے داہنے اپنے اور بائین اپنے پس ناگہان مین تھا درمیان دو لڑکون انصار کے کہ نو عمر تھے پس آرزو کی مین نے یہ کہ ہوتا مین درمیان دو شخصون قوی تر اور دیرینہ تر کے ان دونون جوانون سے یعنی حقیر جانا اُنکو شجاعت مین کہ یہ نوجوان اور ناآزمودہ کار ہین مبادا بھاگ جاوین اور مجکو بھی معیوب کرین پس چوکا مجکو ایک نے اُن دونون مین سے اور کہا اے چچا میرے آیا پہچانتا ہی تو ابوجہل کو کہ کونسا ہی اور کہان ہی کہا مین نے کہ ہان جانتا ہون پس کیا ہی غرض تجکو طرف اُسکے اے بھتیجے میرے کہا خبر دیا گیا ہون مین یہ کہ وہ تحقیق بُرا کہتا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو قسم ہی اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہی البتہ اگر دیکھون مین اُسکو نہ جدا ہوگا تن میرا تن اُسکے سے یہانتک کہ مرے بہت جلد بعض ہم مین سے یعنی جسکی موت پہلے آئی ہوگی وہ پہلے مریگا مین یا وہ کہا عبدالرحمٰنؓ نے پس تعجب کیا مین نے بسبب اس کہنے اُسکے کے کہ بڑی ہمت و شجاعت اور محبت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رکھتے ہین کہا عبدالرحمٰنؓ نے اور چوکا مجکو دوسرے نے اور کہا واسطے میرے مانند اُسکے یعنی مانند بات پہلی کے پس درنگ کی مین نے کہ دیکھا مین نے طرف ابوجہل کے کہ پھرتا ہی لوگون مین یعنی کفار مین پس کہا مین نے اُن دونون لڑکون کو کیا نہین دیکھتے تم اُس شخص کو کہ پھرتا ہی یہ وہ ہی یار تمہارا کہ پوچھتے تھے مجھسے حال اُسکا یعنی دیکھو ابوجہل یہی ہی کہا عبدالرحمٰنؓ نے پس جلدی کی دونون لڑکون نے ابوجہل کی طرف ساتھ تلوارون اپنی کے پس مارا اُسکو یہانتک کہ قتل کیا اُسکو پھر پھرے دونون طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور خبر دی آپ کو یعنی اس معاملہ سے پس فرمایا کون سے نے تم دونون مین سے قتل کیا اُسکو پس کہا ہر ایک نے اُن دونون مین سے کہ مین نے قتل کیا اُسکو پس فرمایا کیا پونچھ ڈالی ہین تمنے اپنی تلوارین پس کہا کہ نہین پس دیکھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف دونون تلوارون کے پس فرمایا تم دونون نے قتل کیا اُسکو اور حکم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اسباب ابوجہل کے واسطے معاذ بن عمرو بن جموحؓ کے اور وہ دونون شخص یعنی قتل کرنیوالے ابوجہل کے معاذ بن عمرو بن جموحؓ اور معاذ بن عفراءؓ تھے نقل کی یہ بخاریؒ اور مسلمؒ نے ف اور صحیح بخاری مین کہا معوذ بن عفراءؓ ساتھ واو مکسورہ مشددہ کے اور حدیث آئندہ مین آویگا کہ مارا ابوجہل کو دو بیٹون عفراء کے نے اور اس سے معلوم ہوتا ہی کہ ایک تھا بیٹا عفراء کا توجیہ اُسکی یہ ہی کہ دونون ایک مان سے تھے کہ نام اُسکا عفراء تھا اور باپ دونون کے مختلف پس ایک یعنی عمروؓ کے باپ کا نام جموح ہی اور باپ دوسرے کا اور تھا پس ایک نسبت کیا گیا باپ کی طرف اور دوسرا مان کیطرف اور قسطلانی نے لکھا ہی کہ دوسرا یعنی معاذؓ بیٹا حارث کا ہی اور اس مقام مین دو شبہے اور وارد ہوتے ہین ایک تو یہ کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم دونون نے مارا ہے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

پس وجہ تخصیص ایک کی ساتھ دینے اسباب کے کیا ہی جواب یہ کہ شاید دونون شریک ہون مارنے مین ولیکن جسنے سست کیا اور چلنے پھرنے وغیرہ سے باز رکھا وہ ایک ہو اور دوسرے نے بھی آنکر زخم پہونچایا ہو اور مستحق اسباب کا وہی ہوا کہ جسنے سست کیا اور چلنے پھرنے سے باز رکھا اور فرمانا حضرتؐ کا کہ تم دونون نے قتل کیا ہی واسطے خوش کرنے دوسرکے تھا اور شبہ دوسرا بیچ فصل دوسری کے حدیث ابن مسعودؓ کی مین گذرا کہ حضرتؐ نے تنفیل کی مجکو شمشیر ابوجہل کی اور یہ بھی آیا ہی کہ ابن مسعودؓ نے مارا ابوجہل کو پس وجہ اسکی کیا ہی جواب یہ کہ ابن مسعودؓ نے پائی ابوجہل مین رمق پس کاٹا سر اُسکا پس دی حضرتؐ نے ایک چیز اسباب مین سے کہ وہ شمشیر تھی اور بعضے یارون مالک کے سے نقل کیا گیا ہی کہ امام مخیر ہی اس باب مین جو چاہے سو کرے اور جسکو چاہے دیوے اور اس قول مین چھٹکارا ہی دونون اشکال سے ح وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ مَنْ يَنْظُرُ لَنَا مَا صَنَعَ أَبُو جَهْلٍ فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتَّى بَرَدَ قَالَ فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ فَقَالَ أَنْتَ أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ فَلَوْ غَيْرُ أَكَّارٍ قَتَلَنِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انسؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دن بدر کے کون شخص ہے کہ دیکھے واسطے ہمارے کہ کیا کیا ابوجہل نے یعنی کیا ہی حال اُسکا مارا گیا یا جیتا ہی پس گئے ابن مسعودؓ پس پایا ابوجہل کو کہ مارا تھا اسکو دو بیٹون عفراء کے نے یہان تک کہ ٹھنڈا ہوا یعنی قریب المرگ ہوا کہا انسؓ نے پس پکڑی ابن مسعودؓ نے ڈاڑھی ابوجہل کی اور کہا تو ابوجہل ہی پس کہا ابوجہل نے کیا تو زیادہ ہے اُس شخص سے کہ قتل کیا تمنے اسکو یعنی زیادہ اُس شخص سے کوئی نہین ہی کہ قتل کیا تم نے اسکو یعنی مجھسے زیادہ قریش مین کوئی بڑے درجے کا نہین ہے اور ایک روایت مین ہی کہ کہا اگر غیر زمیندار مارتے مجکو تو بہت بہتر ہوتا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی عار نہین ہی مجھ پر بیچ قتل کرنے تمہارے مجکو سوائے اسکے کہ مارنیوالے میرے زراعت کرنے والے ہین پس اگر غیر اُنکے قتل کرتے مجکو تو خوب تھا میرے نزدیک اشارہ کیا ابوجہل نے ساتھ اُسکے طرف بیٹون عفراء کے کہ جنھون نے قتل کیا تھا اسکو اور وہ دونون انصار مین سے تھے اور انصار صاحب کھیتون اور کھجورونکے تھے ح وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا وَأَنَا جَالِسٌ فَتَرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ رَجُلًا هُوَ أَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ وَاللهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مُسْلِمًا ذَكَرَ ذٰلِكَ سَعْدٌ ثَلٰثًا وَأَجَابَهُ بِمِثْلِ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ أَنْ يُكَبَّ فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَنَرَى أَنَّ الْإِسْلَامَ الْكَلِمَةُ وَالْإِيمَانَ الْعَمَلُ الصَّالِحُ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاصؓ سے کہ کہا دیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنی کچھ مال ایک جماعت کو اس حال مین کہ مین بیٹھا ہوا تھا پس چھوڑا یعنی نہ دیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ وہ بہتر تھا انمین طرف میرے یعنی دین مین پس کھڑا ہوا مین اور کہا مین نے یعنی حضرتؐ سے کیا ہی واسطے فلانے کے یعنی کیا سبب ہی کہ آپنے اسکو کچھ نہ دیا قسم ہے خدا کی تحقیق مین گمان کرتا ہون اسکو مومن صادق پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بلکہ کہہ جانتا ہون مین اسکو مسلمان کہا سعدؓ نے اس کلام کو تین بار اور جواب دیا حضرتؐ نے اُسکو ساتھ مانند اُس کلام اول کے پھر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مین دیتا ہون ایک شخص کو اور حال آنکہ غیر اُسکا بہت پیارا ہوتا ہی نزدیک میرے اُس شخص سے بخوف اسکے کہ ڈالا جاوے وہ شخص دوزخ مین اپنے منھ کے بل نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین یون آیا ہی کہ کہا زہری رح نے پس جانتا ہون مین اور اعتقاد کرتا ہون مین کہ اسلام کلمہ یعنی کلمہ شہادت کا ہی اور ایمان عمل صالح یعنی جو کہ شامل ہی عمل قلبی کو کہ وہ تصدیق ہی ف بلکہ کہہ جانتا ہون مین اُسکو مسلمان یعنی ایمان حقیقی کہ تہ دل اور صدق باطن سے ہو مرتبہ اعلی ہی اور اطلاع اسپر ممکن نہین لیکن اسلام کہ عبارت انقیاد و اطاعت ظاہر سے متیقن ہی پس کہہ کہ مین جانتا ہون اسکو مسلمان مقصود آنحضرتؐ کا مواخذہ اور اعتراض تھا سعدؓ پر کہ سامنے آنحضرتؐ کے حجت لائے اسپر کہ وہ شخص مستحق مال کا ہی اور مستبعد جانا اُسکے نہ دینے کو اور دعوی کیا ایمان حقیقی اُس شخص کا اور بخوف اسکے الخ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

یعنی مال کے دینے سے لازم نہین آتی محبت و تفضیل اور لازم نہین ہی کہ عطا بحسب فضائل دینیہ کے ہو بلکہ دیا جاتا ہی کبھی بسبب ضعف ایمان اور تالیف قلب کے تا خفا نہو وہ اور کفر مین نہ پڑے پس مبالغہ نکر بیچ سوال کرنیکے ساتھ دینے اُسکے کے سند پکڑ کر ساتھ ہونے اُسکے کے مومن کامل الایمان یا آنکہ یقین کرنا ساتھ ہونے اُسکے کے ممکن نہین اور اسلام کلمہ ہی آخر پوشیدہ نرہے کہ ظاہر یہ تھا کہ کہتے اسلام عمل صالح اور انقیاد احکام ہی اور ایمان تصدیق ہے لیکن ہر گاہ کہ تھا تلفظ ساتھ کلمہ اسلام کے اور اقرار کافی تھا بیچ حکم کرنیکے ساتھ اسلام ظاہر کے اور اعمال صالح خبر دیتے ہین ایمان پر اور صادر ہوتے ہین بسبب تصدیق قلبی کے اور کمال ایمان کے اکتفا کیا بیچ معنی اسلام کے ساتھ کلمہ کے اور تفسیر کیا ایمان کو ساتھ عمل صالح کے فافہم ۲ح

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَعْنِيْ يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ اِنَّ عُثْمَانَ انْطَلَقَ فِيْ حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهٖ وَاِنِّيْ اُبَايِعُ لَهٗ فَضَرَبَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَهْمٍ وَلَمْ يَضْرِبْ لِاَحَدٍ غَابَ غَيْرَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی ابن عمر رضؓ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوے خطبے کے لیے یعنی دن بدر کے اور فرمایا کہ تحقیق عثمان رضؓ گیا ہی بیچ کام اللہ کے اور کام رسول خدا کے اور تحقیق مین بیعت کرتا ہون واسطے اُسکے پس معین کیا واسطے اُسکے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حصہ یعنی غنیمت مین سے اور نہین معین کیا واسطے کسی کے کہ غائب تھا بدر سے سواے حضرت عثمان رضؓ کے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف جب حضرت بدر مین پونہچے تو بیمار تھین حضرت رقیہ رضؓ بیٹی حضرت کی کہ بیوی تھین حضرت عثمان رضؓ کی پس حضرت نے حضرت عثمان رضؓ کو واسطے بیمار داری حضرت رقیہ رضؓ کے مدینہ روانہ کیا اور جبکہ غنیمت کا مال بانٹنے لگے تو فرمایا کہ وہ خدا اور رسول کے کام کے لیے گیا ہی اور مین آپ اُسکی طرف سے بیعت کرتا ہون پس حضرت نے بایان ہاتھ اپنا اوپر داہنے ہاتھ اپنے کے مارا اور کہا یہ ہاتھ عثمان رضؓ کا ہی اور حصہ اُنکے لیے نکالا غنیمت مین سے ۲ح

وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْعَلُ فِيْ قَسْمِ الْمَغَانِمِ عَشْرًا مِّنَ الشَّاءِ بِبَعِيْرٍ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی رافع بن خدیج رضؓ سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ٹھیراتے بیچ تقسیم کرنے غنیمت کے دس بکریونکو برابر ایک اونٹ کے نقل کی یہ نسائی نے

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهٖ لَا يَتْبَعْنِيْ رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعَ امْرَاَةٍ وَهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يَّبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ بِهَا وَلَا اَحَدٌ بَنٰى بُيُوْتًا وَّلَمْ يَرْفَعْ سُقُوْفَهَا وَلَا رَجُلٌ اشْتَرٰى غَنَمًا اَوْ خَلِفَاتٍ وَّهُوَ يَنْتَظِرُ وِلَادَهَا فَغَزَا فَدَنَا مِنَ الْقَرْيَةِ صَلٰوةَ الْعَصْرِ اَوْ قَرِيْبًا مِّنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ اِنَّكِ مَاْمُوْرَةٌ وَّاَنَا مَاْمُوْرٌ اَللّٰهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيْنَا فَحُبِسَتْ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَجَمَعَ الْغَنَائِمَ فَجَاءَتْ يَعْنِي النَّارَ لِتَاْكُلَهَا فَلَمْ تَطْعَمْهَا فَقَالَ اِنَّ فِيْكُمْ غُلُوْلًا فَلْيُبَايِعْنِيْ مِنْ كُلِّ قَبِيْلَةٍ رَّجُلٌ فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ فِيْكُمُ الْغُلُوْلُ فَجَاءُوْا بِرَاْسٍ مِّثْلِ رَاْسِ بَقَرَةٍ مِّنَ الذَّهَبِ فَوَضَعَهَا فَجَاءَتِ النَّارُ فَاَكَلَتْهَا وَزَادَ فِيْ رِوَايَةٍ فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ قَبْلَنَا ثُمَّ اَحَلَّ اللّٰهُ لَنَا الْغَنَائِمَ رَاٰى ضُعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَاَحَلَّهَا لَنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ رضؓ سے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قصد کیا جہاد کا ایک نبی نے انبیا مین سے یعنی یوشع بن نون نے پس کہا اپنی قوم کو کہ نہ ساتھ ہو میرے وہ شخص کہ نکاح کیا ہی ایک عورت سے اور وہ چاہتا ہی کہ لاوے عورت کو اپنے گھر مین اور صحبت کرے اُس سے اور ابتک نہین لایا اُسکو اور نہ ساتھ ہو میرے وہ شخص کہ بنایا ہی گھر اور نہین پاٹی چھت اُسکی اور نہ ساتھ ہو میرے وہ شخص کہ خریدی ہین بکریان گابھن یا اونٹنیان حمل والیان اور وہ منتظر ہو جننے اُنکے کا پھر نکلے وہ نبی جہاد کے لیے پس نزدیک پونہچے اُس بستی کے کہ ارادہ جہاد کا رکھتے تھے اُس مین وقت نماز عصر کے یعنی آخر وقت مین یا قریب نماز عصر کے یعنی قریب اخیر وقت عصر کے پس کہا نبی نے واسطے آفتاب کے کہ تحقیق تو حکم کیا گیا ہی یعنی ساتھ چلنے کے اور مین بھی حکم کیا گیا ہون ساتھ فتح کرنے اس بستی کے اے اللہ ٹھہرا اُسکو ہمپر پس ٹھہرایا گیا آفتاب یہان تک کہ فتح دی اللہ نے اُس نبی کو پس جمع کیا مال غنیمت کا پس آئی یعنی آگ تا کہ کھاوے مال غنیمت کا پس نہ کھایا اُسکو پس فرمایا نبی نے کہ تحقیق تمھارے اندر واقع ہوئی ہی خیانت مال غنیمت مین پس چاہیے کہ بیعت کرے ہر قبیلہ مین سے ایک شخص پس چپک گیا ہاتھ ایک شخص کا ساتھ ہاتھ نبی کے پس کہا کہ درمیان تمھارے ہی خیانت

لہ قولہ متوقعا لسے ... الخ ... اتفاقی اور عادی ۱۲

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

پس لائے وہ ایک سر سونیکا مانند سر بیل کے پس رکھدیا اسکو پس آئی آگ اور کھا لیا اسکو اور زیادہ کیا راوی نے ایک روایت میں اس عبارت کو پس حلال
تھی غنیمت واسطے کسی کے پہلے ہمسے پھر حلال کی اللہ نے واسطے ہمارے غنیمت دیکھا ضعف ہمارا اور عجز ہمارا پس حلال کی غنیمت واسطے ہمارے نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اُن نبی علیہ السلام نے اُن لوگونکو اپنے ساتھ چلنے سے جہاد کے لیے منع اس لیے کیا کہ دل کو جو تعلق کہین ہوتا ہی تو سست
ہوتا ہی پس فوت ہوتی ہی مصلحت اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ امور مہمہ مین فارغ ہونا چاہیے تعلقات سے تا بخوبی سرانجام پاوے اور ٹھہرایا
گیا آفتاب مواہب لدنیہ مین آیا ہی کہ حدیث صحیح مین آیا ہی کہ نہین ٹھہرایا گیا آفتاب کسی کے لیے سوائے یوشع بن نون کے پس یہ دلالت کرتی ہی
کہ یہ خصائص حضرت یوشع علیہ السلام کے سے ہی حالانکہ ٹھہرایا گیا ہی حضرتؐ کے لیے بھی پس ممکن ہی تطبیق انمین اسطرح کہ مراد حضرتؐ کی یہ ہی کہ نہین
ٹھہرایا گیا کسی پیغمبر کے لیے غیر میرے مگر یوشع بن نونؑ کے لئے انتہی اور احتمال ہی کہ یہ قول پہلے ٹھہرنے آفتاب کے ہو حضرتؐ کے لیے اور حضرتؐ کیلیے
روکا گیا ہی آفتاب دو بار ایک تو دن خندق کے جبکہ مشغول کیا کفار نے نماز عصر سے یہان تک کہ غروب ہوا آفتاب پس پھیرا اسکو اللہ تعالیٰ نے
حضرتؐ کے لیے یہان تک کہ نماز عصر پڑھی اور دوسری بار شب معراج کے دوسرے دن چنانچہ مواہب مین مفصل مذکور ہی اور ایک دفعہ بحکم حضرتؐ کے
حضرت علیؓ کے لیے پھرا ہی کہ حضرتؐ اُنکے زانو پر لیٹے تھے پس اس حال مین وحی آئی اور حضرت علیؓ سر مبارک حضرتؐ کا نہ اُٹھا سکے اور عصر کی نماز اُنکی
فوت ہوگئی پھر حضرتؐ نے دعا کی اُنکے لیے اور آفتاب پھر آیا یہ بھی مواہب مین مفصل مذکور ہی لیکن بعضے علما نے اسمین کلام بھی کیا ہے اور آئی
آگ الخ اگلی امتون مین حکم الٰہی یون تھا کہ غنیمت جنگل مین رکھدیتے تھے اور آگ آسمان سے آتی اور اسکو جلا دیتی اور یہ علامت قبولیت کی تھی ح

ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ خَيْبَرَ اَقْبَلَ نَفَرٌ مِّنْ صَحَابَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا فُلَانٌ شَهِيْدٌ وَفُلَانٌ شَهِيْدٌ
حَتّٰى مَرُّوْا عَلٰى رَجُلٍ فَقَالُوْا فُلَانٌ شَهِيْدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا اِنِّيْ رَاَيْتُهٗ فِي النَّارِ فِيْ بُرْدَةٍ غَلَّهَا اَوْ عَبَاءَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اِذْهَبْ فَنَادِ فِي النَّاسِ اَنَّهٗ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ ثَلٰثًا قَالَ فَخَرَجْتُ فَنَادَيْتُ اَلَا اِنَّهٗ لَا يَدْخُلُ
الْجَنَّةَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ ثَلٰثًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا حدیث کی ہمکو عمرؓ نے جبکہ ہوا دن خیبر کا آئے کئی شخص صحابیون نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے سے اور کہا یعنی بعضون نے انمین سے کہ فلانا شہید ہی فلانا شہید ہی یعنی نام اُن لوگونکے لیتے تھے کہ شہید ہوے تھے اُسدن یہانتک کہ گذرے
ایک شخص پر کہ مارا ہوا پڑا تھا پس کہا کہ فلانا شہید ہی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یون نہین یعنی شہید نہ کہو تحقیق مین نے دیکھا اسکو دوزخ مین
بسبب ایک چادر کے کہ چرائی تھی مال غنیمت مین سے یا کمبل کے سبب کملی خطدار کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بیٹے خطاب کے جا اور پکار دے
تین بار لوگون مین یہ کہ نہین داخل ہونگے جنت مین یعنی ابتدا مگر مومن یعنی کامل مومن کہا حضرت عمرؓ نے پس نکلا مین اور پکارا مین نے تین بار کہ خبردار ہو
تحقیق شان یہ ہی کہ نہین داخل ہونگے بہشت مین مگر مسلمان نقل کی یہ مسلم نے **ف** مومن کہا ابن ملک نے کہ مومن عرف مین وہ ہی کہ ایمان لاوے حضرتؐ پر
اور اُنکی شریعت پر اور جسنے خیانت کی پس گویا اُسنے نہ تصدیق کی حضرتؐ کی بسبب نہ جاری ہونے اُسکے کے اوپر موجب تصدیق اُنکی کے اور نہ ٹھہرایا
حضرتؐ نے اسکو مومنین سے ازراہ زجر و تشدید کے یا کہا جاوے کہ مراد مومنون سے متقی ہین یعنی بچنے والے گناہونسے اور مراد دخول سے دخول بلا عذاب ورنہ فرمایا
کہ مین نے اسکو دوزخ مین دیکھا ہی اور نصوص دلالت کرتی ہین اسپر کہ دخول دوزخ مین حقیقۃً ہوگا بعد حشر کے پس یہ روایت حمل کیجاویگی اوپر وجہ تمثیل کے کہ
وہ اشارہ ہی طرف اسکے کہ وہ ہوگا ایسا جیسے کہ تمثیل دی حضرتؐ نے داخل ہونے بلالؓ کی جنت مین پہلے مرنے اُسکے کے ہان عذاب قبر حق ہی لیکن وہ
اور طرح ہوتا ہی نہ اسطرح کہتا ہون اُسمین احتمال ہی یہ کہ ہو کلام مین مجاز یعنی جانتا ہون مین اُسکو بیچ ایسے گناہ کے کہ واجب کرنے والا ہی دوزخ کو جیسیکہ
فرمایا اللہ تعالیٰ نے اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ الاٰیۃ ع **بَابُ الْجِزْيَةِ** باب ہی بیچ بیان جزیہ کے **ف** جزیہ اُس مال کو کہتے ہین کہ لیا جاوے ذمی سے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

یہ مشتق ہی جزاء سے معنی بدلہ کے اس لیے کہ وہ جزا یعنی بدلہ ہی ترک اسلام کا اور باقی رہنے کا کفر پر اور تفصیل اُسکی فقہ مین دیکھنی چاہیے + ح +

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ بَجَالَةَ قَالَ كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَمِّ الْاَحْنَفِ فَاَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِسَنَةٍ فَرِّقُوْا بَيْنَ كُلِّ ذِيْ مَحْرَمٍ مِّنَ الْمَجُوْسِ وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ اَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوْسِ حَتّٰى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَهَا مِنْ مَجُوْسِ هَجَرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی بجالہؒ تابعی سے کہ کہا تھا مین منشی جزء بن معاویہ تابعی کا کہ چچا تھا احنفؓ کا پس آیا ہمارے پاس خط حضرت عمر بن الخطابؓ کا ایک برس پہلے وفات اُنکی سے مضمون اُسکا یہ تھا کہ جدا کر دے محرم کو آتش پرستون مین سے اور نہ لیتے تھے حضرت عمرؓ جزیہ مجوس سے یہانتک کہ گواہی دی یعنی روایت کی عبدالرحمن بن عوفؓ نے یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لیا جزیہ مجوس ہجر سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** محرم اُسکو کہتے ہین کہ نکاح کرنا اُس سے حرام ہو مانند ماں اور بیٹی وغیرہ کے آتش پرست اُنسے نکاح کیا کرتے تھے پس حضرت عمرؓ نے فرمان بھیجا کہ اُن مین تفریق کر دو یعنی نکاح تڑوا دو انکا اگرچہ اہل ذمہ کو اُنکے دین پر چھوڑے رکھتے ہین اور یہ بات اُنکے دین مین درست تھی لیکن چونکہ یہ امر شنیع مخالف شعار اسلام کے تھا اُسکے موقوف کرنے کا حکم فرمایا اور ہجر نام ایک شہر کا ہی بحرین مین اور بعضون نے کہا کہ نام ایک شہر کا ہی یمن مین قریب بحرین کے اور اتفاق رکھتے ہین جمہور اوپر لینے جزیہ کے مجوس سے اور ہمارے نزدیک لیا جاتا ہی بت پرستون عجم کے سے بھی اور امام شافعیؒ نے اختلاف کیا ہی اسمین +ح **وَذُكِرَ** حَدِيْثُ بُرَيْدَةَ اِذَا اَمَّرَ اَمِيْرًا عَلٰى جَيْشٍ فِيْ بَابِ الْكِتَابِ اِلَى الْكُفَّارِ اور ذکر کی گئی حدیث بریدہؓ کی کہ سرا اُسکا یہ ہی کہ جسوقت سردار کرتے کسی کو لشکر پر بیچ باب الکتاب الی الکفار کے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ مُعَاذٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَجَّهَهٗ اِلَى الْيَمَنِ اَمَرَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ يَعْنِيْ مُحْتَلِمٍ دِيْنَارًا اَوْ عِدْلَهٗ مِنَ الْمَعَافِرِيِّ ثِيَابٌ تَكُوْنُ بِالْيَمَنِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہی معاذؓ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ متوجہ کیا معاذؓ کو طرف یمن کے یعنی قاضی و حاکم کر کر حکم کیا اُنکو یہ کہ لیوین ہر حالم سے یعنی بالغ سے ایک دینار یا برابر اُسکے معافری سے کہ قسم ہی ایک کپڑے کی کہ ہوتا ہی یمن مین نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** بالغ سے کہا ابن ہمام نے نہین ہی جزیہ عورت پر اور نہ لڑکے پر اور نہ مجنون پر اور نہ اندھے پر اور نہ زمن پر اور نہ فالج زدہ پر اور نہ اُس بڈھے پر کہ نہین قادر لڑنے پر اور نہ کسب پر اور نہ اُس محتاج پر کہ قادر نہو کام کرنے پر اور یہ حدیث ظاہر مین دلیل ہی امام شافعیؒ کی کہ اُنکے نزدیک غنی اور فقیر برابر ہین جزیہ مین بسبب مطلق ہونے حدیث کے اور حنفیہ کے نزدیک غنی پر ہر سال مین اڑتالیس درہم ہین کہ ہر مہینے مین چار درہم دے اور اوسط کے درجے والے پر چوبیس درہم ہین کہ ہر مہینے مین دو درہم دے اور اُس فقیر پر کہ کسب کرتا ہی بارہ درہم ہین کہ ہر مہینے مین ایک درہم دے اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ مذہب ہمارا منقول ہی عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ سے اور انکار نہین کیا اُسکا کسی نے مہاجرین و انصار مین سے اور اس حدیث مین ایک ایک دینار جو یعنی ہر ایک سے روایت کی گئی محمول ہی اسپر کہ یہ بطریق صلح کے تھا اس لیے کہ یمن نہین فتح کیا گیا تھا عنوۃ یعنی لڑ کر بلکہ از راہ صلح کے پس واقع ہوئی صلح اُسپر یا یہ کہ اہل یمن فقیر تھے پس مقرر کیا اُنپر جو کچھ کہ مقرر تھا فقراء پر ع ح

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصْلُحُ قِبْلَتَانِ فِيْ اَرْضٍ وَّاحِدَةٍ وَّلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ جِزْيَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین لائق دو قبلے ایک زمین مین اور نہین مسلمان پر جزیہ نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** نہین لائق الخ یعنی دو دین ایک زمین مین بطریق مساوات کے نہ چاہیین یعنی مسلمان کو نہ چاہیے کہ اختیار کرے رہنا دار الحرب مین درمیان کافرون کے اور ذلیل ہونا اُنمین اور کافرون کو دار الاسلام مین بغیر جزیہ کے نہ رہنے دے اور باوجود قبول جزیہ کے بھی اُنکو سر نہ اُٹھانے دے کہ اظہار رسوم کفر کرین کہ ان دونون صورتون مین کفر اور دین اسلام مساوی ہوتے ہین اور یہ چاہیے نہین بلکہ چاہیے کہ مسلمان قوت اور عزت سے ہون اور کافر ضعیف و ذلیل اور بعضون نے کہا کہ اس حدیث مین اشارہ ہی طرف جلا وطن کرنے

ط جو کوئی زیادہ اس سے اس کی تحقیق چاہے شرح ملا علی قاری مین دیکھے کہ انھون نے مفصل لکھا ہے اس مقام کو ۱۲ منہ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

یہود و نصاریٰ کے جزیرۂ عرب سے تا نہین دو قبلے نہون باعتبار اسکے کہ اہل کتاب اہل قبلہ ہین اور ہر ایک کا ایک قبلہ ہی غیر قبلہ اہل اسلام کے اور نہین مسلمان پر جزیہ مراد یہ ہے کہ ایک ذمی جزیہ دیا کرتا تھا اور اب مسلمان ہو گیا پہلے ادائے جزیہ کے تو مطالبہ نہ کیا جاوے اُس سے اسلیے کہ وہ مسلمان ہے اور مسلمان پر جزیہ ہی نہین ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِیْدِ اِلٰی اُکَیْدِرِ دُوْمَۃَ فَاَخَذُوْہُ فَاَتَوْا بِہٖ فَحَقَنَ لَہٗ دَمَہٗ وَصَالَحَہٗ عَلَی الْجِزْیَۃِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے انس رض سے کہ کہا بھیجا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو طرف اکیدر دومہ کے پس پکڑا اُسکو خالد نے اور اُنکے ہمراہیون نے اور لے آئے اُسکو حضرت کے پاس پس معاف کیا واسطے اُسکے خون اُسکا اور صلح کی اُس سے جزیہ پر نقل کی یہ ابوداؤد نے ف اکیدر ساتھ پیش ہمزہ اور زبر کاف اور جزم ی اور زیر دال کے بادشاہ تھا دومہ کا اور دومہ ساتھ پیش اور زیر دال کے اور جزم واو کے نام ہے ایک شہر کا شہرون شام کے سے نزدیک تبوک کے اور اکیدر نصرانی تھا اُسکے لیے حضرت نے حکم دیا تھا کہ مارنا نہین یون ہی میرے پاس لے آنا پس جب وہ آیا تو جزیہ مقرر ہوا اُسپر بعد ازان وہ مسلمان کامل ہوا ح وَعَنْ حَرْبِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ جَدِّہٖ اَبِیْ اُمِّہٖ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا الْعُشُوْرُ عَلَی الْیَہُوْدِ وَالنَّصَارٰی وَلَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ عُشُوْرٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے حرب بن عبید اللہ سے کہ نقل کی اپنے جد سے یعنی اپنے نانا سے اُسنے نقل کی باپ اپنے سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوا اسکے نہین کہ عشر یعنی دسوان حصہ اوپر یہود و نصاریٰ کے ہے اور نہین مسلمانون پر دسوان حصہ یعنی بلکہ چالیسوان حصہ ہے نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نے ف مراد دسوان حصہ مال تجارت کا ہے نہ دسوان حصہ صدقات کا اسلیے کہ مسلمانون پر دسوان حصہ صدقات کا ہے بیچ حاصل زمین اُنکی کے اور خطابی نے کہا کہ یہود و نصاریٰ پر جو کچھ کہ لازم ہے عشر سے وہ ہے کہ صلح کی گئی ہے اُنسے اُسپر وقت عقد ذمی کے اور شرط کی گئی ہے اُنپر اور اگر صلح نہین کی گئی ہے کسی چیز پر لازم نہین مگر جزیہ اور یہ قول شافعی کا ہے انتہی اور ہمارے نزدیک یہ ہے کہ اگر وہ لیتے ہون ہم سے دسوان حصہ وقت داخل ہونے ہمارے شہرون اُنکے مین تجارت کے لیے تو لین گے ہم بھی اُنسے اُسوقت کہ آوین گے وہ شہرون ہمارے مین اور اگر وہ نہ لیتے ہون گے ہم سے تو ہم بھی نہین لینگے اُنسے ح وَعَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا نَمُرُّ بِقَوْمٍ فَلَا ہُمْ یُضَیِّفُوْنَا وَلَا یُؤَدُّوْنَ مَا لَنَا مِنَ الْحَقِّ وَلَا نَحْنُ نَاْخُذُ مِنْہُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ اَبَوْا اِلَّا اَنْ تَاْخُذُوْا کُرْہًا فَخُذُوْا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق ہم یعنی مسلمان گذرتے ہین ایک قوم پر یعنی وقت نکلنے کے جہاد کے لیے پس نہ وہ مہمانی کرتے ہین ہماری اور نہ وہ دیتے ہین وہ چیز کہ واسطے ہمارے ہے اُنپر حق سے یعنی حق اسلام کہ وہ خبر گیری کرنی اور مدد کرنی ہے ساتھ دینے قرض اور مانند اُسکے کے اور نہ ہم لیتے ہین اُنسے یعنی زبردستی پس حاصل ہوتا ہے ہمکو بسبب اسکے اضطرار و ضرر عظیم پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر انکار کرین وہ یعنی ضیافت کرنے سے اور بیچنے سے نقد یا قرض مگر یہ کہ لو تم زبردستی پس لو یعنی زبردستی نقل کی یہ ترمذی نے ف یہ لوگ ذمی تھے اور شرط کی گئی تھی اُنسے کہ جو مسلمان جہاد کے لیے جاتا ہوا گذرے اُنکے یہان سے اُنکی ضیافت کرین پس مسلمان جو جہاد کے لیے نکلتے اور وہان پہنچتے تو وہ نہ ضیافت کرتے اور نہ بیچتے غلہ وغیرہ اُنکے ہاتھ اُنھون نے تنگ ہو کر یہ حال حضرت سے عرض کیا اُسپر حضرت نے یہ حکم دیا اور جس صورت مین کہ شرط نہو اُنپر اور اُترنے والا غیر مضطر ہو تو نہین جائز لینا اُنکے مال کا بغیر اُنکی خوشی کے ح

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَسْلَمَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ضَرَبَ الْجِزْیَۃَ عَلٰی اَہْلِ الذَّہَبِ اَرْبَعَۃَ دَنَانِیْرَ وَعَلٰی اَہْلِ الْوَرِقِ اَرْبَعِیْنَ دِرْہَمًا مَعَ ذٰلِکَ اَرْزَاقُ الْمُسْلِمِیْنَ وَضِیَافَۃُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ رَوَاہُ مَالِکٌ روایت ہے اسلم سے یہ کہ عمر بن الخطاب رض نے معین کیا جزیہ سونے والون پر یعنی جنکے یہان سونا بہت ہو چار دینار اور چاندی والون پر چالیس درہم باوجود اسکے کہ مقرر کیا رزق مسلمانون کا اور مہمانی تین دن کی نقل کی یہ مالک نے ف اور مہمانی الخ یہ عطف تفسیری ہے اور شرح السنہ مین لکھا ہے کہ جائز ہے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

بَابُ الصُّلْحِ

یہ باب ہے بیچ بیان صلح کے **ف** صلح اسم ہے صلاح اور صلوح سے ضد فساد کی معنی تباہی کے اور آنحضرت نے صلح کی کفار مکہ سے چھٹے سال ہجری مین اوپر ترک کرنے لڑائی کے دس برس تک اور جب تین سال گذرے تو کافرون نے عہد توڑ ڈالا بسبب مدد کرنے بنی بکر کے اوپر لڑائی خزاعہ کے کہ حلیف تھے حضرت کے اور قصہ اسکا مذکور ہے سیر کی کتابون مین اور صلح کرے اہل ذمہ سے اوپر زیادہ کے ایک دینار سے اور شرط کیجاوے اُنپر ضیافت اُنکی کہ گذرین اُنپر مسلمان زیادہ اصل جزیہ پر شرع ۱۲

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي بِضْعَ عَشَرَ مِائَةٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَلَمَّا اَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ وَاَشْعَرَ وَاَحْرَمَ مِنْهَا بِعُمْرَةٍ وَسَارَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالثَّنِيَّةِ الَّتِي يُهْبَطُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا بَرَكَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ فَقَالَ النَّاسُ حَلْ حَلْ خَلَاَتِ الْقَصْوَاءُ خَلَاَتِ الْقَصْوَاءُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَلَاَتِ الْقَصْوَاءُ وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ وَلٰكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيْلِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَسْاَلُوْنِيْ خُطَّةً يُعَظِّمُوْنَ فِيْهَا حُرُمٰتِ اللّٰهِ اِلَّا اَعْطَيْتُهُمْ اِيَّاهَا ثُمَّ زَجَرَهَا فَوَثَبَتْ فَعَدَلَ عَنْهُمْ حَتّٰى نَزَلَ بِاَقْصَى الْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى ثَمَدٍ قَلِيْلِ الْمَاءِ يَتَبَرَّضُهُ النَّاسُ تَبَرُّضًا فَلَمْ يُلَبِّثْهُ النَّاسُ حَتّٰى نَزَحُوْهُ وَشُكِيَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَطَشُ فَانْتَزَعَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهٖ ثُمَّ اَمَرَهُمْ اَنْ يَجْعَلُوْهُ فِيْهِ فَوَاللّٰهِ مَا زَالَ يَجِيْشُ لَهُمْ بِالرِّيِّ حَتّٰى صَدَرُوْا عَنْهُ روایت ہے مسور بن مخرمہ رض سے اور مروان بن حکم سے کہا دونون نے کہ نکلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سال حدیبیہ کے بیچ دس اور کتنے سو کے اصحاب اپنے سے پس جب آئے ذو الحلیفہ پر کہ نام ایک جگہ کا ہے قریب مدینہ کے قلادہ باندھا ہدی کے اور اشعار کیا اور احرام باندھا ذو الحلیفہ سے عمرہ کے لیے اور چلے یہانتک کہ جب پہونچے ثنیہ پر کہ اُتارے جاتے ہین مکے والو نپر اسطرف سے بیٹھ گئی ساتھ حضرت کے اونٹنی حضرت کی پس کہا لوگون نے حل حل کہ اونٹ کے اُٹھانیکے لیے یہ کلمہ بولتے ہین اڑ کی قصوا نے اڑ کی قصوا نے کہ نام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا تھا پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین اڑ کی قصوا نے اور نہین عادت اسکو اڑنیکی ولیکن روکا اسکو روکنے والے ہاتھی کے نے یعنی اللہ تعالی نے کہ ہاتھی ابرہہ کو کہ واسطے ڈھانے کعبہ معظمہ کے لایا تھا روکا تھا اسی طرح قصوا کو روکا تا واقع نہو لڑائی اور خونریزی حرم مین پہلے وقت اُسکے سے پھر فرمایا قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے دست قدرت مین ہے نہ طلب کرینگے قریش مجھسے کوئی بات کہ اُسمین ہو تعظیم اللہ تعالی کی حرم کی مگر دونگا اُنکو وہ یعنی اس صلح مین جو کچھ قریش مجھسے وہانکی تعظیم کی بات طلب کرینگے قبول کرونگا پھر اُٹھایا اونٹنی کو پس اُٹھی وہ پھر یکسوئی ہوئی اُنسے یعنی راہ اہل مکہ کے سے اور متوجہ ہوا اور طرف یہانتک کے اُترے بیچ نہایت جانب حدیبیہ کے ایک جگہ کہ تھوڑا سا تھا پانی اُسمین یعنی ایک گڑھے مین تھوڑا سا پانی تھا اُسپر اُترے لیتے تھے پانی کو آدمی تھوڑا تھوڑا پس نہ درنگ کی لوگون نے یہانتک کہ کھینچ ڈالا اُس پانی کو یعنی نچھوڑا پانی کو کہ درنگ کرے اور ٹھہرے بلکہ سب کھینچ ڈالا اور شکایت کی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیاس کی پس نکالا حضرت نے ایک تیر اپنے ترکش مین سے پھر حکم فرمایا صحابہ کو یہ کہ رکھدین تیر کو پانی مین پس قسم ہے خدا کی ہمیشہ جوش مارتا رہا پانی واسطے اُنکے ساتھ سیرابی کے یعنی ساتھ پانی کے کہ سیراب کرے اُنکو یہانتک کہ پھرے پانی سے یعنی پھرے اور ہنوز پانی باقی تھا **ف** حدیبیہ نام ایک موضع کا ہے قریب مکہ کے کہ اکثر اُسکا حرم مین ہے اور وہ نو کوس ہے مکہ سے اور بیچ دس اور کتنے سو کے الخ بضع کہتے ہین مابین تین سے نو تک کو اور یہان مبہم لائے تعین نکیا اسلیے کہ روایتین اُنکی گنتی مین مختلف آئی ہین بعضی روایتون مین چودہ سو اور بعضی مین پندرہ سو اور بعضی مین ایکہزار و چارسو یا زیادہ اور یہ عبارت غریب ہے اسلیے کہ ظاہر یہ تھا کہ کہتے ایکہزار چارسو یا ایکہزار پانسو وغیر ذالک و تطبیق ان روایات مین یون دیگئی ہے کہ پہلے حضرت ساتھ چارسو صحابیون کے نکلے بعد ازان نوبت بنوبت زائد ہوتے گئے پس جسنے کہ اول دیکھا ایکہزار چارسو دیکھے بعد ازان اور فوج آئی اُنکو نہ دیکھا اور جسنے دیکھا پندرہ سو روایت کیا اور جسنے تحقیق و تعین نکی کہا ہزار و چارسو یا زیادہ اھ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ جَاءَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ

الخزاعی فی نفر من خزاعۃ ثم اتاہ عروۃ بن مسعود وساق الحدیث الی ان قال اذ جاء سھیل بن عمرو فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اکتب ھذا ما قاضی علیہ محمد رسول اللہ فقال سھیل واللہ لو کنا نعلم انک رسول اللہ ما صددناک عن البیت ولا قاتلناک ولکن اکتب محمد بن عبد اللہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم واللہ انی لرسول اللہ وان کذبتمونی اکتب محمد بن عبد اللہ فقال سھیل وعلی ان لا یاتیک منا رجل وان کان علی دینک الا رددتہ علینا فلما فرغ من قضیۃ الکتاب قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاصحابہ قوموا فانحروا ثم احلقوا ثم جاء نسوۃ مؤمنات فانزل اللہ تعالی یا ایھا الذین امنوا اذا جاءکم المؤمنات مھجرت الایۃ فنھاھم اللہ تعالی ان یردوھن وامرھم ان یردوا الصداق پس اسوقت مین کہ صحابہ اسی طرح تھے ناگہان آیا یعنی واسطے صلح کے بدیل بن ورقا خزاعی بیچ ایک جماعت کے خزاعہ سے پھر آیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عروۃ بن مسعود اور بیان کی بخاری نے حدیث یہانتک کہ کہا اسوقت کہ آیا سھیل رض بن عمرو کہ وکیل تھا مکیون کا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی حضرت علی رض کو لکھو تو یہ وہ چیز ہی کہ صلح کی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پس کہا سھیل نے قسم ہی خدا کی اگر ہم جانتے کہ تم رسول اللہ ہو نہ منع کرتے ہم تمکو خانہ کعبہ سے اور نہ لڑتے ہم تمسے ولیکن لکھ محمد بن عبد اللہ پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی خدا کی تحقیق مین البتہ رسول اللہ ہون اور اگر جھوٹا جانتے ہو تم مجکو لکھ اے علی محمد بن عبد اللہ پس کہا سھیل نے اور یہ کہ نہ آوے تمھارے پاس ہم مین سے کوئی شخص اگرچہ ہو تمھارے دین پر مگر پھیر دو اسکو ہمپر یعنی پس قبول کیا یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یہان بھی حدیث مین اختصار ہوا ہی یا یہ اور روایت ہی بخاری سے کہ اسمین اسقدر مذکور ہی پس جبکہ فارغ ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرت علی رض لکھنے صلحنامہ کے سے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابیون کو کھڑے ہو اور ذبح کرو یعنی جانور ہدی کے پھر سر منڈاؤ پھر آئین کتنی ایک عورتین مسلمان ہوکر پس نازل کی اللہ تعالی نے یہ آیت اے لوگو جو ایمان لائے ہو جسوقت کہ آوین تمھارے پاس عورتین مسلمان ہجرت کرکر آخر آیت تک پس منع کیا مسلمانونکو اللہ تعالی نے یہ کہ پھیر دین انکو اور حکم کیا مسلمانونکو یہ کہ پھیر دین مہر صرف سر منڈاؤ یہ حکم احصار کا ہی پس نزدیک شافعی رح کے ذبح کیجاوے ہدی اگرچہ حرم مین نہو اس لیے کہ حدیبیہ مین حل سے ہی نہ حرم سے اور ہمارے نزدیک حرم مین ذبح کرنا شرط ہی اور اسکا وہ یہ جواب دیتے ہین کہ بعض حدیبیہ حرم مین ہی اور بعض حل مین اور مؤلف نے یہان بھی اختصار کیا ہی چنانچہ یہ بات صحیح بخاری مین دیکھنے سے معلوم ہوتی ہی اور پھیر دین مہر یعنے اگر خاوند کافر عورتون مسلمان کے بیچ طلب انکی کے آوین اور مہر وہ دے چکے ہون تو مہر انکا پھیر دیا جاوے اور تفسیر مدارک وغیرہ سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ حکم پھیر دینے مہر کا اور طلب کرنیکا اسوقت مین ہوا تھا پھر منسوخ ہوا اور صلح مردون کے پھیر دینے پر ہوئی تھی جب عورتین آئین تو اللہ تعالی نے حکم بھیجا کہ صلح مین مردون کا پھیرنا قرار پایا تھا نہ عورتون کا پس عورتون کو بعد امتحان کے نہ پھیرنا چاہیے ح ثم رجع الی المدینۃ فجاءہ ابو بصیر رجل من قریش وھو مسلم فارسلوا فی طلبہ رجلین فدفعہ الی الرجلین فخرجا بہ حتی اذا بلغا ذا الحلیفۃ نزلوا یاکلون من تمر لھم فقال ابو بصیر لاحد الرجلین واللہ انی لاری سیفک ھذا یا فلان جیدا ارنی انظر الیہ فامکنہ منہ فضربہ حتی برد وفر الاخر حتی اتی المدینۃ فدخل المسجد یعدو فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقد رای ھذا ذعرا فقال قتل واللہ صاحبی وانی لمقتول فجاء ابو بصیر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویل امہ مسعر حرب لو کان لہ احد فلما سمع ذلک عرف انہ سیردہ الیھم فخرج حتی اتی سیف البحر قال وانفلت ابو جندل بن ابی سھیل فلحق بابی بصیر فجعل لا یخرج من قریش رجل قد اسلم الا لحق بابی بصیر حتی اجتمعت منھم عصابۃ فواللہ ما یسمعون بعیر خرجت لقریش الی الشام الا اعترضوا لھا فقتلوھم واخذوا اموالھم فارسلت قریش الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم تناشدہ اللہ والرحم لما ارسل الیھم فمن اتاہ فھو امن فارسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم الیھم رواہ البخاری

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

پھر پھرے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم طرف مدینہ کے پس آئے حضرت کے پاس ابو بصیر رضؓ کہ ایک شخص قریش مین سے تھے اور وہ تھے مسلمان پس بھیجے کفار قریش نے انکی تلاش مین دو شخص پس حوالہ کیا حضرت نے ابو بصیر رضؓ کو ان شخصون کے یعنی بموجب عہد کے پس نکلے وہ ابو بصیر رضؓ کو لیکر یہانتک کہ جب پہونچے وہ ذوالحلیفہ مین اُترے اسحال مین کہ کھاتے تھے کھجورین اپنی پس کہا ابو بصیر رضؓ نے واسطے ایک شخص کے ان دونون مین سے قسم خدا کی تحقیق مین گمان کرتا ہون یہ تلوار تیری اے فلانے اچھی ہے دکھلا مجھکو تا دیکھون مین طرف اُسکے پس قدرت دی اُس شخص نے ابو بصیر رضؓ کو اوپر دیکھنے تلوار کے پس مارا ابو بصیر رضؓ نے اُسکو یہانتک کہ ٹھنڈا ہو گیا وہ یعنی مر گیا اور بھاگ گیا دوسرا شخص یہانتک کہ آیا مدینہ مین اور داخل ہوا مسجد مین دوڑتا ہوا یعنی بخوف قتل کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دیکھا اُسنے خوف پس کہا اُس شخص نے کہ مارا گیا قسم خدا کی ساتھی میرا اور تحقیق مین بھی مارا جاتا ہون یعنی ڈرتا ہون قتل سے یا قریب ہوا مین اسکے کہ قتل کرے وہ مجھکو پھر آیا ابو بصیر رضؓ پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وائے ہو مان اسکی کو یہ ابو بصیر رضؓ گرم کرنے والا[1] لڑائی کا ہے اگر ہوتا واسطے اسکے کوئی مددگار تو مدد کرتا اُسکی پس جب سنی ابو بصیر رضؓ نے یہ بات معلوم کیا کہ آنحضرت صلعم پھیر دینگے اُسکو طرف کافرون کے پس نکلا ابو بصیر رضؓ مدینہ سے یہانتک کہ آیا کنارے دریا کے کہا راوی نے اور بھاگ آیا ابو جندل بن سہیل رضؓ کافرون کے پاس سے اور ملا ابو بصیر رضؓ کے ساتھ پس ہوا یہ حال کہ نہ نکلتا تھا قریش سے کوئی شخص کہ اسلام لایا تھا مگر کہ ملتا تھا ساتھ ابو بصیر رضؓ کے یہانتک کہ جمع ہوئی قریش سے ایک جماعت کثیر پس قسم ہے خدا کی نہ سنتے تھے وہ کسی قافلہ کو قریش کے کہ نکلا طرف شام کے مگر کہ پیچھا کرتے اُسکا اور قتل کرتے اُسکو اور لے لیتے مال اُسکا پس بھیجا قریش نے کسی کو طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اسحال مین کہ قسم دیتے تھے حضرت کو اللہ کی اور حق قرابت کی کہ اُنہین اور حضرت مین تھی کہ نہ کرین کچھ مگر یہ کہ بھیجین کسی کو طرف ابو بصیر رضؓ کے اور یارون اُسکے کے کہ آوین مدینہ مین اور تعرض نہ کرین قافلہ ہمارے کو پس جب کہلا بھیجین حضرت اُنکو یہ اور وہ چلے آوین آپ کے پس جو کوئی آوے حضرت کے پاس مکے سے ہم مین سے مسلمان ہو کر پس وہ امن مین ہے اور نہ پھیرین اُسکو ہماری طرف یعنی پشیمان ہوے قریش اس شرط سے اور کہا کہ ابو بصیر رضؓ کو منع کرین ہم اس شرط سے باز آئے پس بھیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو طرف ابو بصیر رضؓ کے اور یارون اُسکے کے یعنی منع کیا تعرض سے اور اپنے پاس بلا بھیجا نقل کی یہ بخاری نے **ف** اگر ہوتا واسطے اسکے الخ اسکے ایک معنے تو وہ ہین جو مذکور ہوئے اور دوسرے معنی اسکے یہ ہین کہ کاشکے کوئی ہوتا اور معلوم کرواتا اُسکو کہ نہ آوے میرے پاس تا پھیر ندون اور سونپ نہ دون اُسکو اُنکے تئین اور یہ معنی انسب ہین ساتھ سیاق حدیث کے اور جب سُنی ابو بصیر رضؓ نے الخ ابو بصیر رضؓ نے معلوم کیا یہ حضرت کے اس قول سے مسعر حرب لو کان لہ احد اسلیے کہ یہ شعر ہے اسپر کہ نہ حضرت ٹھکانا دینگے اُسکو اور نہ مدد کرینگے اور ابو جندل رضؓ بیٹا سہیل کا ہے وہ سہیل کہ صلح کے لیے آیا تھا اور ابو جندل اسلام لایا تھا مکے مین اور رکھا تھا اُسکو اُسکے باپ نے قید مین پس اول تو وہ بھاگ کر حدیبیہ مین آیا تھا اُسکو حضرت نے پھیر دیا تھا بعد بہت سی تکرار کے اور تسلی دی تھی اُسکو پھر دوبارہ وہ بھاگ کر ابو بصیر رضؓ کے ساتھ آملا ح ع وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَالَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى ثَلٰثَةِ اَشْيَاءَ عَلٰى اَنَّ مَنْ اَتَاهُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ رَدَّهٗ اِلَيْهِمْ وَمَنْ اَتَاهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ لَمْ يَرُدُّوْهُ وَعَلٰى اَنْ يَّدْخُلَهَا مِنْ قَابِلٍ وَيُقِيْمَ بِهَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَلَا يَدْخُلَهَا اِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ وَالسَّيْفِ وَالْقَوْسِ وَنَحْوِهٖ فَجَاءَهٗ اَبُوْ جَنْدَلٍ يَحْجُلُ فِيْ قُيُوْدِهٖ فَرَدَّهٗ اِلَيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے براء بن عازب رضؓ سے کہ کہا صلح کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین سے دن حدیبیہ کے تین چیز پر کہ جو آوے حضرت کے پاس مشرکون مین سے یعنی مسلمان ہو کر پھیر دین اُنکو طرف مشرکون کے اور جو آوے مشرکون کے پاس مسلمانون مین سے نہ پھیر دین اُسکو اور اسپر کہ داخل ہون حضرت مکے مین سال آئندہ اور ٹھہرین اُسمین تین دن یعنی اور اُس سال مین نہ آوین اور یہ کہ نہ داخل ہون مکے مین مگر اس حال مین کہ تھیلی مین ڈالے ہوئے ہون ہتھیار اور تلوار اور کمان اور مانند اسکے پس آیا ابو جندل اس حال مین کہ چلتا تھا بیڑیون مین پس پھیر دیا حضرت نے اُسکو طرف مشرکون کے

[1] مسعر اصل مین کہتے ہین اسکو کہ جس سے آگ کو کریدتے ہین یعنی درست پیدا وغیرہ ۱۲ ع

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جلبان کہتے ہین چمڑے کی تھیلی کو کہ اُسمین ہتھیار وغیرہ رکھکر زین سے باندھ لیتے ہین اور یہان مراد یہ ہی کہ ہتھیار میانون وغیرہ مین ہون ننگے کھلے لیکر بصورت غلبہ اور قہر اور مستعد لڑائی کے نہ آوین اور ابو جندل رض بن سہیل اسلام لائے مکے ہی مین اُنکو مشرکون نے قید کر رکھا تھا جن ایام مین کہ صلح حدیبیہ ہوئی وہ حضرتؐ کے پاس بھاگ کر آئے حضرتؐ نے بسبب عہد کے اُنکو حوالے مشرکین کے کر دیا یہ فرما کر کہ صبر کر اے ابو جندل اور امیدوار ثواب کا ہو اللہ تعالیٰ تیرے لیے اور ضعیفون کے لیے خوشی اور خلاصی دیگا اور لکھا ہی علما نے کہ قبول کرنا حضرتؐ کا ان شرطون کا تھا بسبب ضعف حال مسلمانون کے اور عاجز ہونے اُنکے کے مقابلہ کفار سے یا بسبب احرام اور حرم اور عدم اذن کے اور بہت سی مصلحت کے لیے تھا اور انجام کار کو فائدے اُسکے بہت سے ظاہر ہوے مکہ فتح ہوا اور وہان کے لوگ مسلمان ہوے اور ظاہر ہوا دین حق اور حقیقت مین یہ فرمانبرداری امر رب کی اور اظہار کمال عبودیت کا ہی ۱۲ ع ح **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ قُرَیْشًا صَالَحُوا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاشْتَرَطُوْا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ مَنْ جَاءَنَا مِنْکُمْ لَمْ نَرُدَّہٗ عَلَیْکُمْ وَمَنْ جَاءَکُمْ مِنَّا رَدَدْتُمُوْہُ عَلَیْنَا فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَکْتُبُ ھٰذَا قَالَ نَعَمْ اِنَّہٗ مَنْ ذَھَبَ مِنَّا اِلَیْھِمْ فَاَبْعَدَہُ اللّٰہُ وَمَنْ جَاءَنَا مِنْھُمْ سَیَجْعَلُ اللّٰہُ لَہٗ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس رض سے یہ کہ قریش نے صلح کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پس شرطین کین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ جو شخص آوے ہمارے پاس تم مین سے نہ پھیر دین اُسکو تم پر اور جو آوے تمھارے پاس ہم مین سے پھیر دو اُسکو ہم پر پس اعتراض کیا صحابہ نے یعنی مستبعد جانکر یا رسول اللہ کیا لکھ دین ہم یہ فرمایا کہ ہان تحقیق شان یہ ہی کہ جو شخص جاویگا ہم مین سے طرف اُنکے پس دور کیا ہوگا اُسکو اللہ نے یعنی اپنی رحمت سے اسلیے کہ مرتد ہوگا اور جو آویگا ہمارے پاس اُنمین سے قریب ہی کہ گردانیگا اللہ واسطے اُسکے کشادگی اور خلاصی نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ فِیْ بَیْعَۃِ النِّسَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَمْتَحِنُھُنَّ بِھٰذِہِ الْاٰیَۃِ یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اِذَا جَاءَکَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَکَ فَمَنْ اَقَرَّتْ بِھٰذَا الشَّرْطِ مِنْھُنَّ قَالَ لَھَا قَدْ بَایَعْتُکِ کَلَامًا یُکَلِّمُھَا بِہٖ وَاللّٰہِ مَا مَسَّتْ یَدُہٗ یَدَ امْرَاَۃٍ قَطُّ فِی الْمُبَایَعَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی حضرت عائشہ رض سے کہا بیچ بیعت کرنے عورتون کے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے امتحان کرتے عورتون کا یعنی جو عورتین مکہ سے آتین اور اظہار ایمان کرتین ساتھ اس آیت کے ای نبی جسوقت آوین تیرے پاس عورتین ایمان والیان بیعت کرین تجھسے پس جو اقرار کرتی ساتھ اس شرط کے اُنمین سے فرماتے واسطے اُسکے تحقیق بیعت کی مین نے تجھسے درآن حالیکہ کلام کرنے والے تھے کلام کرتے عورت سے ساتھ اس کلام کے قسم ہے خدا کی نہین ہاتھ لگا حضرت کا کسی عورت کے ہاتھ سے کبھی بیچ بیعت کرنے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ساتھ اس آیت کے مضمون تمام اس آیت کا یہ ہی کہ بیعت کرین مومن عورتین ان سب شرطون پر کہ شریک نہ کرین ساتھ خدا کے کسی چیز کو اور چوری نہ کرین اور زنا نہ کرین اور اپنی اولاد کو نہ مار ڈالین جیسیکہ عادت تھی کہ بیٹیونکو مار ڈالتے تھے اور بہتان نہ کرین اور عصیان نہ کرین اور یہ آیت تفسیر ہی اس آیت کی کہ اوپر گذری یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا جَاءَکُمُ الْمُؤْمِنٰتُ الخ اور اخیر کے جملہ کا حاصل یہ ہی کہ بیعت اگرچہ ہاتھ سے ہوتی ہی لیکن عورتونسے زبانی ہی ہوتی تھی کہ بیعت قبول کی مین نے تیری اور بعضے مشائخ کہ عورتون کو اسطرح مرید کرتے ہین کہ ہاتھ اپنا پانی مین ڈالتے ہین اور عورت بھی ہاتھ پانی مین ڈالتی ہی اور بعضے ایک آنچل کپڑے کا پکڑتے ہین اور ایک آنچل عورت پکڑتی ہی حاجت اس تکلف کی نہین اکتفا کرنا سنت پر افضل و احسن ہی اور یہ حدیث بیعت کرنے کی باب الصلح مین اسلیے لائے کہ قضیے صلح حدیبیہ مین بیعت بھی واقع ہوئی تھی کہ اُسکو بیعت الرضوان کہتے ہین جیسیکہ آیت کریمہ لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ الخ مین ذکر اُسکا ہی باین تقریب حدیث بیعت عورتون کی اگرچہ حدیبیہ مین نہ تھی یہان ذکر کی ۱۲ ح

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری **عَنِ** الْمِسْوَرِ وَمَرْوَانَ اَنَّھُمُ اصْطَلَحُوْا عَلٰی وَضْعِ الْحَرْبِ عَشْرَ سِنِیْنَ یَاْمَنُ فِیْھِنَّ النَّاسُ وَعَلٰی اَنَّ بَیْنَنَا عَیْبَۃً مَّکْفُوْفَۃً وَّاَنَّہٗ لَا اِسْلَالَ وَلَا اِغْلَالَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت مسور رض اور مروان سے یہ کہ صلح کی قریش نے اوپر موقوف کرنے لڑائی کے دس برس تک امن مین ہین اُنمین لوگ اور اسپر

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

کہ درمیان ہمارے جامدانی بند ہو اور یہ کہ نہ چوری چھپی ہوئی اور نہ خیانت نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** جامدانی بند ہو مراد یہ ہے کہ درمیان ہمارے سینے
پاک مکر اور کینہ اور فساد اور فریب سے اور رکھنے والے وفا اور صلح کے ہون اور مراد اخیر جملہ سے یہ ہے کہ نہ لیوے بعضا ہمارا مال بعضے کا نہ پوشیدہ اور نہ آشکارا

ح **وَعَنْ** صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ اَبْنَاءِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اٰبَائِهِمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اَلَا مَنْ ظَلَمَ مُعَاهِدًا اَوِ انْتَقَصَهٗ اَوْ كَلَّفَهٗ فَوْقَ طَاقَتِهٖ اَوْ اَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا بِغَيْرِ طِيْبِ نَفْسٍ فَاَنَا حَجِيْجُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ
اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے صفوان بن سلیم رضی سے کہ نقل کی کتنے ایک بیٹوں صحابہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ اُنھوں نے نقل کی اپنے باپوں
سے اُنھوں نے نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا خبردار ہو جس شخص نے ظلم کیا عہد کرنے والے پر یعنی ذمی پر یا مستامن پر یا ناقص کرے
حق اُسکے کو یا تکلیف دے اُسکو زیادہ طاقت اُسکی سے یعنی جزیہ لے زیادہ طاقت اُسکی سے اگر ذمی ہو اور زیادہ لے عشر مال تجارت سے اگر حربی
مستامن ہو کہ واسطے تجارت کے آیا ہو یا لیوے اُس سے کچھ بغیر خوشی اُسکی کے پس مین جھگڑونگا اُس سے دن قیامت کے نقل کی یہ ابو داؤد نے **وَعَنْ**
اُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ قَالَتْ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نِسْوَةٍ فَقَالَ لَنَا فِيْمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَاَطَقْتُنَّ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَرْحَمُ بِنَا مِنَّا
بِاَنْفُسِنَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَايِعْنَا تَعْنِيْ صَافِحْنَا قَالَ اِنَّمَا قَوْلِيْ لِمِائَةِ امْرَاَةٍ كَقَوْلِيْ لِامْرَاَةٍ وَاحِدَةٍ رَوَاهُ اور روایت ہے امیمہ بیٹی رقیقہ
کی سے کہا بیعت کی مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے درمیان کتنی عورتون کے کہ اُنھون نے بھی بیعت کی پس فرمایا ہمکو واسطے ہمارے کہ بیعت کی مین نے
تمکو اے عورتو بیچ اُس چیز کے کہ استطاعت رکھو تم اور طاقت رکھو تم یعنی حضرت نے از راہ شفقت کے مقید کیا مبایعت کو ساتھ استطاعت کے
کہا مین نے اللہ اور رسول اُسکا بہت رحم کرنے والے ہین بیچ حق ہمارے ہمسے اپنے نفسو نپر کہا مین نے یا رسول اللہ بیعت کر وہمسے مراد رکھتی تھی بیعت سے
یہ کہ مصافحہ کیجیے ہمسے یعنی وقت بیعت کے ہاتھ ہمارا اپنے ہاتھ مین پکڑو فرمایا سوا اسکے نہین کہ کہنا میرا واسطے سو عورتون کے مانند کہنے میرے ہے
واسطے ایک عورت کے یعنی فقط کہدینا بیعت مین کفایت کرتا ہے حاجت ہاتھ پکڑنے کی نہین اور حاجت تخصیص ہر عورت کی بھی نہین ہے جدا جدا
ایک ہی قول کافی ہے سب کے لیے نقل کی یہ **ف** اصل کتاب مین لفظ رواہ کے بعد سفیدی چھوٹی ہوئی ہے لیکن حاشیہ مین بعض شارحون نے لکھدیا ہے
رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجہ ومالک فی الموطا کلھم من حدیث محمد بن المنکدر انہ سمع من امیمۃ الحدیث وقال الترمذی حدیث حسن صحیح لا نعرفہ
الا من حدیث ابن المنکدر رح **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ
فَاَبٰى اَهْلُ مَكَّةَ اَنْ يَّدَعُوْهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتّٰى قَاضَاهُمْ عَلٰى اَنْ يَّدْخُلَ يَعْنِيْ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ يُقِيْمُ بِهَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتٰبَ كَتَبُوْا هٰذَا مَا
قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالُوْا لَا نُقِرُّ بِهَا فَلَوْ نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا مَنَعْنَاكَ وَلٰكِنْ اَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
عَبْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اُمْحُ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا اَمْحُوْكَ اَبَدًا فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ يُحْسِنُ يَكْتُبُ فَكَتَبَ هٰذَا مَا
قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ بِالسِّلَاحِ اِلَّا السَّيْفَ فِي الْقِرَابِ اَنْ لَّا يَخْرُجَ مِنْ اَهْلِهَا بِاَحَدٍ اِنْ اَرَادَ اَنْ يَّتْبَعَهٗ وَاَنْ لَّا يَمْنَعَ مِنْ اَصْحَابِهٖ اَحَدًا
اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّقِيْمَ بِهَا فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى الْاَجَلُ اَتَوْا عَلِيًّا فَقَالُوْا قُلْ لِصَاحِبِكَ اُخْرُجْ عَنَّا فَقَدْ مَضَى الْاَجَلُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
روایت ہے براء بن عازب رضی سے کہ کہا عمرہ کے لیے چلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ ذی القعدہ کے یعنی ۶ھ ہجری مین پس انکار کیا اہل مکہ نے یہ کہ
چھوڑین حضرت کو کہ داخل ہون مکے مین یعنی حضرت کو مکے مین نہ آنے دیا یہانتک کہ صلح کی حضرت نے اہل مکہ سے اسپر کہ داخل ہون یعنی سال آیندہ
مین ٹھہرین اُسمین تین دن پس جب لکھا صلح نامہ لکھا صحابہ رضی نے نام شریف حضرت کا اسطرح یہ وہ چیز ہے کہ صلح کی اسپر محمد رسول اللہ نے کہا مشرکون نے
نہین اقرار کرتے ہم ساتھ رسالت تمھاری کے پس اگر جانتے ہم کہ تم رسول اللہ ہو نہ منع کرتے ہم یعنی مکے کے آنے سے و لیکن تم محمد بن عبد اللہ ہو یعنی اسطرح لکھو پس فرمایا

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین ہون رسول اللہ اور مین ہون محمد بن عبد اللہ یعنی دونون صفتین لازم ہین آپسمین نہین جدا ہوتین برابر ہے کہ دونون ذکر کیجائین یا ایک پھر فرمایا علی بن ابی طالب رض کو کہ مٹا دے لفظ رسول اللہ کو کہا حضرت علی رض نے قسم ہے اللہ کی نہین مٹا دونگا مین نام تمہارا کبھی پس لیا حضرت نے یعنی صلح نامہ یعنی حضرت علی رض کے ہاتھ سے حالانکہ نہین لکھ جانتے تھے پس لکھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ وہ چیز ہے کہ صلح کی اوپر اسکے محمد بن عبد اللہ نے نہ داخل ہوسکے مین ساتھ ہتھیارون کے مگر اسطرح سے کہ تلوارین ہون غلافون مین اور یہ کہ نہ نکلے مکے کے لوگون مین سے کوئی اگر ارادہ کرے کوئی حضرت کے ساتھ جانیکا یعنی بعد داخل ہونے کے جو مکے سے نکلین تو کسی کو انمین سے لیکر نہ نکلین اور یہ کہ نہ منع کرین اپنے یارون مین کسی کو اگر ارادہ کرے ٹھہرنیکا مکہ مین پس جب کہ داخل ہوے حضرت مکہ مین یعنی سال آئندہ اور گذر گئی مدت یعنی ٹھہرنے کی تین دن قرار پائے تھے آئے کفار قریش حضرت علی رض کے پاس اور کہا کہ کہو واسطے صاحب اپنے کے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نکلو ہمارے شہر سے پس تحقیق گذر گئی مدت پس نکلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف حضرت علی رض نے جو عذر کیا گویا وہ سمجھے کہ امر ایجاب کے لیے نہین ہے والا مخالفت نکرتے اور حقیقت مین مخالفت نہین تھی بلکہ عین موافقت ہے کہ بسبب نہایت محبت کے کہا اور اختلاف واقع ہوا ہے علما مین بیچ لکھنے آنحضرت کے کہ بعضے تو کہتے ہین کہ ہرگز نہ لکھا اور نہ لکھ سکتے تھے بسبب اسکے کہ اللہ تعالی نے انکو اُمّی فرمایا ہے اور اُمّی وہی ہوتا ہے کہ نہ پڑھ سکے اور نہ لکھ سکے اور بعضون نے کہا کہ لکھا حضرت نے بعد ازان کہ ثابت ہوئی حجت نبوت پر اور منقطع ہوا شبہہ اور ظاہر اس حدیث کا حجت انکی ہے اور منکر اسکی تاویل کرتے ہین کہ مراد کتابت سے امر ساتھ کتابت کے ہے اور یہ مجاز مشہور ہے اہل زبان مین جیسے کہتے ہین بنا کیا امیر نے شہر یعنی حکم کیا ساتھ بنا کرنیکے نہ یہ کہ امیر اپنے ہاتھ سے بنا کرتا ہے ح

بَابُ اِخْرَاجِ الْيَهُوْدِ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ

باب ہے بیچ بیان نکالدینے یہود کے جزیرۂ عرب سے ف جزیرہ اُس زمین کو کہتے ہین کہ احاطہ کیا ہو اُسکو دریا نے اور جزیرۂ عرب وہ ہے کہ احاطہ کیا ہے اُسکو دریاے ہند اور دریاے شام اور دجلہ اور فرات نے یا عدن سے اطراف شام تک طول مین اور جدہ سے ریف عراق تک عرض مین کذا فی القاموس + ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ بَیْنَا نَحْنُ فِی الْمَسْجِدِ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوْا اِلٰی یَهُوْدَ فَخَرَجْنَا مَعَهٗ حَتّٰی جِئْنَا بَیْتَ الْمِدْرَاسِ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ یَهُوْدَ اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا اِعْلَمُوْا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَاِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اُجْلِیَکُمْ مِنْ هٰذِهِ الْاَرْضِ فَمَنْ وَجَدَ مِنْکُمْ بِمَالِهٖ شَیْئًا فَلْیَبِعْهُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ کہا اسوقت کہ تھے ہم مسجد مین نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی گھر سے پس فرمایا چلو طرف یہود کے پس نکلے ہم ساتھ حضرت کے یہانتک کہ آئے ہم مدرسہ یہود کے مین پس کھڑے ہوے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا اے گروہ یہود مسلمان ہو تا سلامت رہو یعنی آفات دنیا اور آخرت کے سے جانو کہ تحقیق زمین خدا کے لیے ہے یعنی وہ خالق اور مالک اسکا ہے اور واسطے رسول اُسکے کے ہے یعنی یہ نیابت اور خلافت اور تحقیق مین ارادہ کرتا ہون یہ کہ جلا وطن کرون[1] تم کو اس زمین سے یعنی جزیرۂ عرب سے پس جو شخص کہ پاوے تم مین سے مال اپنے سے کوئی چیز یعنی مشکل ہوئے جانا اُنکا مانند زمین وغیرہ کے پس چاہیے کہ بیچ ڈالے اُسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ عُمَرُ خَطِیْبًا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ عَامَلَ یَهُوْدَ خَیْبَرَ عَلٰی اَمْوَالِهِمْ وَقَالَ نُقِرُّکُمْ عَلٰی مَا اَقَرَّکُمُ اللّٰهُ وَقَدْ رَاَیْتُ اِجْلَاءَهُمْ فَلَمَّا اَجْمَعَ عُمَرُ عَلٰی ذٰلِكَ اَتَاهُ اَحَدُ بَنِیْ اَبِی الْحُقَیْقِ فَقَالَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَتُخْرِجُنَا وَقَدْ اَقَرَّنَا مُحَمَّدٌ وَعَامَلَنَا عَلَی الْاَمْوَالِ فَقَالَ عُمَرُ اَظَنَنْتَ اَنِّیْ نَسِیْتُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَیْفَ بِكَ اِذَا اُخْرِجْتَ مِنْ خَیْبَرَ تَعْدُوْ بِكَ قَلُوْصُكَ لَیْلَةً بَعْدَ لَیْلَةٍ فَقَالَ هٰذِهٖ کَانَتْ هُزَیْلَةً مِنْ اَبِی الْقَاسِمِ فَقَالَ کَذَبْتَ یَا عَدُوَّ اللّٰهِ فَاَجْلَاهُمْ عُمَرُ وَاَعْطَاهُمْ قِیْمَةَ مَا کَانَ لَهُمْ مِنَ الثَّمَرِ مَالًا وَاِبِلًا وَعُرُوْضًا مِنْ اَقْتَابٍ وَحِبَالٍ وَغَیْرِ ذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابن عمر رض سے کہ کہا کھڑے ہوے حضرت عمر رض خطبہ فرمانے کو پس کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہ معاملہ کیا تھا یہود خیبر سے اُنکے مالون پر یعنی اُنکو خیبر مین رہنے دیا

[1] کہ یہ صلح مین مہ لکھتے تھے ۱۲ [2] یعنی قریب گذرنے کے ہوئی ۱۲ [3] جائز ہے کہ یہ لکھنا آپ کا بطور معجزہ کے ہو ۱۲ [4] یہ خطاب اُن یہودیون کو ہے کہ باقی رہے مدینے مین اور نواح اُسکے کے بعد نکالدینے بنی نضیر کے ۱۲ ع

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

کھجورین اور زراعت وغیرہ انکی انھین کے طور پر رکھین لی ور انکے محاصل مین سے آدھون آدھ ٹھیرالیا اور جزیہ مقرر کیا انپر اور فرمایا تھا کہ ٹھہراوینگے ہم تم کو جبتک کہ ٹھہراوے تمکو اللہ یعنی نہ حکم کرے ہمکو ساتھ نکالنے تمھارے کے اور تحقیق دیکھا مین نے مناسب جلاوطن کرنا انکا پس جب قصد کیا حضرت عمرؓ نے اُنکا یعنی جلاوطن کرنیکا آیا انکے پاس ایک شخص قبیلہ بنی ابی الحقیق مین سے پس کہا اے امیر المومنین کیا نکالتے ہو تم ہمکو حالانکہ تحقیق ٹھہرایا تھا ہمکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور معاملہ کیا تھا ہم سے مالون پر پس کہا حضرت عمرؓ نے کیا گمان کرتا ہے تو کہ تحقیق مین بھول گیا فرمانا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ تجھسے فرمایا تھا کہ کیا حال ہوگا تیرا اور کیا کریگا تو جو وقت کہ نکالا جاویگا تو خیبر سے اسحال مین کہ دوڑے گی ساتھ تیرے اونٹنی تیری رات کو پیچھے رات کے یعنی ایک وقت تجھپر آویگا کہ راتون رات یہان سے نکلجاویگا پس کہا ابن ابی الحقیق نے کہ یہ کلمہ ازراہ ہنسی کے تھا ابوالقاسمؐ سے کہ کنیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے پس فرمایا حضرت عمرؓ نے کہ جھوٹا ہے تو اے دشمن خدا کے یہ حضرتؐ نے ہنسی سے نہین فرمایا تھا بلکہ خبر غیب کی دی تھی ازراہ معجزہ کے پھر جلاوطن کیا یہود کو حضرت عمرؓ نے اور دی انکو قیمت اُس چیز کی کہ تھی واسطے اُنکے میوہ سے یعنی کھجورین وغیرہ قیمت مین اُنکے مال دیا اور اونٹ اور اسباب یعنی پالان اور رسیان وغیرہ ذلک نقل کی یہ بخاری نے **وعن** ابن عباسٍ اَنَّ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْصٰی بِثَلٰثَۃٍ قَالَ اَخْرِجُوا الْمُشْرِکِیْنَ مِنْ جَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ وَاَجِیْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا کُنْتُ اُجِیْزُھُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَسَکَتَ عَنِ الثَّالِثَۃِ اَوْ قَالَ فَاُنْسِیْتُھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی یعنی وقت وفات کے ساتھ تین چیزون کے فرمایا نکالدینا مشرکون کو جزیرہ عرب سے یعنی مکہ مدینہ سے اور سلوک کیا کرنا تم ایلچیون سے مانند اُس چیز کے کہ تھا مین سلوک کرتا اُن سے یعنی جبتک کہ وہ رہین دینا اُنکو وہ چیز کہ محتاج ہون وہ اُسکے کہا راوی نے اور سکوت کیا ابن عباسؓ نے تیسری چیز سے یا کہا ابن عباسؓ نے پس بھلایا گیا مین اُسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا قاضی عیاض نے احتمال ہے کہ تیسری چیز یہ قول ہو حضرتؐ کا لاتتخذوا قبری وثنا یعبد اور ذکر کیا اُسکو مالک نے موطا مین **وعن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللہِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَاُخْرِجَنَّ الْیَھُوْدَ وَالنَّصٰرٰی مِنْ جَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ حَتّٰی لَا اَدَعَ فِیْھَا اِلَّا مُسْلِمًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَئِنْ عِشْتُ اِنْ شَاءَ اللہُ لَاُخْرِجَنَّ الْیَھُوْدَ وَالنَّصٰرٰی مِنْ جَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ اور روایت ہے جابر بن عبد اللہؓ سے کہ کہا خبر دی مجکو عمر بن الخطابؓ نے یہ کہ اُنھون نے سنا تھا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے البتہ نکالونگا یہود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے یہانتک کہ نہ چھوڑونگا مین مگر مسلمان کو نقل کی یہ مسلم نے اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا اگر جیتا رہا مین انشاء اللہ البتہ نکالونگا مین یہود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے **الفصل الثانی** فصل دوسری لیس فیہ الا حدیث ابن عباسٍ لا یکون قبلتان وقد مر فی باب الجزیۃ نہین فصل دوسری مصابیح کی مین مگر حدیث ابن عباسؓ کی کہ سرا اُسکا یہ ہے لا یکون قبلتان اور تحقیق گذر چکی یہ حدیث باب الجزیہ مین بسبب تکرار کے نہین ذکر کی پس یہ اعتراض اعتذار ہے **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابن عمر اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَجْلَی الْیَھُوْدَ وَالنَّصٰرٰی مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ وَکَانَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَھَرَ عَلٰی خَیْبَرَ اَرَادَ اَنْ یُّخْرِجَ الْیَھُوْدَ مِنْھَا وَکَانَتِ الْاَرْضُ لَمَّا ظُھِرَ عَلَیْھَا لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِلْمُسْلِمِیْنَ فَسَاَلَ الْیَھُوْدُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّتْرِکَھُمْ عَلٰی اَنْ یَّکْفُوا الْعَمَلَ وَلَھُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُقِرُّکُمْ عَلٰی ذٰلِکَ مَا شِئْنَا فَاُقِرُّوْا حَتّٰی اَجْلَاھُمْ عُمَرُ فِیْ اِمَارَتِہٖ اِلٰی تَیْمَاءَ وَاَرِیْحَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ عمر بن الخطابؓ نے جلاوطن کیا یہود و نصاریٰ کو زمین حجاز سے یعنی جزیرہ عرب سے اور تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب غالب ہوئے اہل خیبر پر ارادہ کیا یہ کہ نکالین یہودیون کو خیبر سے اور تھی زمین یعنی جو زمین ہو جب غلبہ کیا گیا اسپر واسطے اللہ کے اور رسول اُسکے کے اور واسطے مسلمانون کے پس سوال کیا یہود نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ چھوڑ دین انکو یعنی انکی زمینون مین اس شرط پر کہ کیا کرین کام یعنی درختون کو پانی دیا کرین اور واسطے اُنکے ہو آدھون آدھ میوہ پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ٹھہراوینگے ہم اسپر جبتک کہ چاہین پس ٹھہرائے گئے یہانتک کہ جلاوطن کیا انکو حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت مین طرف تیماء اور اریحاء کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **باب الفئی**

لہ ترجمہ مت پکڑ میری قبر کو بت کہ عبادت کیجاوے ۱۲ ؎ تیماء ایک موضع ہے قریب مدینہ کے اور اریحا قریب بیت المقدس کے اور بعضون نے کہا کہ دونون شام مین ہین ۱۲ ح

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

باب ہے بیچ بیان فئی کے **ف** فئی اُس مال کو کہتے ہین کہ کفار سے ہاتھ لگے بغیر لڑائی کے اور حکم اُسکا یہ ہے کہ وہ سب مسلمانون کے لیئے ہے اُسمین خمس اور قسمت نہین اور اختیار اُسکا حضرت کو تھا جسکو چاہین دین جسکو چاہین نہ دین جسکو چاہین کم اور جسکو چاہین زیادہ اور جو مال غلبہ سے ہاتھ لگے اُسکو غنیمت کہتے ہین اُسکا حکم یہ ہے کہ پانچوان حصہ نکالکر باقی مجاہدین مین تقسیم کردین پیادے کو اکہرا اور سوار کو دوہرا ح مولانا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ خَصَّ رَسُوْلَهٗ فِيْ هٰذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهٖ اَحَدًا غَيْرَهٗ ثُمَّ قَرَأَ مَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ قَدِيْرٌ فَكَانَتْ هٰذِهٖ خَالِصَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهٖ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هٰذَا الْمَالِ ثُمَّ يَاْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے مالک بن عوف بن حدثان رض سے کہ کہا فرمایا حضرت عمر بن الخطاب رض نے یہ کہ اللہ تعالی نے خاص کیا اپنے رسول کو بیچ اس مال کے ساتھ ایک چیز کے کہ نہین دی وہ چیز کسی کو سوائے حضرت کے پھر پڑھی یہ آیت جو چیز دی اللہ نے اپنے رسول کو اُنمین سے لفظ قدیر تک پڑھی پس تھا یہ مال خالص واسطے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے خرچ کرتے تھے اپنے گھر کے لوگون پر خرچ برس روز کا اُس مال مین سے پھر لیتے مابقی کو پس گردانتے اُسکو بیچ جگہ گردانتے مال اللہ کے یعنی صرف کرتے اُسکو مصالح مسلمین مین اور دیتے تھے جسکو چاہتے تھے محتاج و مساکین مین سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** آیت ما افاء اللہ آخ سورہ حشر مین ہے ترجمہ ساری آیت کا یون ہے کہ جو کچھ اللہ تعالی نے اپنے رسول کو دیا اور خاص اُسکے لیے مقرر کیا نہین دوڑائے تمنے اُسپر گھوڑے اور اونٹ یعنی مشقت نہین کھینچی تمنے قتال کرنے مین اُسپر بلکہ پیادہ پا گئے تم ولیکن اللہ تعالی مسلط کرتا ہے اپنے رسولون کو جسپر کہ چاہتا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالی نے جو آنحضرت کو اموال بنی نضیر کا مالک کیا وہ مال اسطرح کا ہے کہ حاصل نہین کیا ہے تمنے اُسکو بقتال و غلبہ اسلیے کہ گانون اُنکے دو کوس تھے مدینے سے سب پیادہ پا گئے تھے سوائے آنحضرت کے پھر مسلط کیا اللہ تعالی نے حضرت کو اُنپر اور اُنکے اموال پر جیسیکہ عادت خدا تعالی کی ہے کہ مسلط فرماتا ہے اپنے رسولون کو اعدائے دین پر پس امر اُسکا سپرد حضرت کے ہے جسکو چاہے دین اور جہان چاہین خرچ کرین نازل ہوئی یہ آیت اُسوقت کہ طلب کیا صحابہ رض نے قسمت کو کذا فی التفاسیر پس اسطرح کا مال کفار کا کہ اُسکو فئی کہتے ہین تقسیم نہین کیا جاتا مانند تقسیم غنائم کے اور سپرد تھا طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آیا ہے احادیث مین جو کچھ آپ حضرت عمل فرماتے تھے اُسمین مذہب ہمارا تو اُسمین یہ ہے اور نقل کیا اُسمین طیبی نے مذہب شافعی رح اسطرح سے کہ حضرت کے لیے فئی مین چار خمس اور پانچوان حصہ خمس کا تھا پس تھے حضرت کے لیے اکیس ۲۱ حصے پچیس حصون مین سے اور چار باقی ذوی القربی اور یتیمون اور مسکینون اور ابن سبیل کے لیے اور تفسیر معالم مین لکھا ہے کہ اختلاف کیا اہل علم نے بیچ مصرف فئی کے بعد آنحضرت کے پس کہا ایک قوم نے کہ وہ آئمہ کے لیے ہے بعد حضرت کے اور امام شافعی رح کے اسمین دو قول ہین ایک تو یہ کہ وہ مقاتلین کے لیے ہے اور دوسرا یہ کہ واسطے مصالح مسلمین کے ہے اور خرچ برس روز کا اگر کہا جاوے کہ حدیث مین آیا ہے کہ ذخیرہ نہین کرتے تھے آنحضرت کوئی چیز کل کے لیے پس نفقہ ایک سال کا کیونکر رکھتے تھے جواب یہ کہ نفی ذخیرہ کرنے کی اپنے نفس کے لیے ہے اور یہ عیال کے لیے تھا اور آنحضرت اپنی بیبیون کے لیے نفقہ ایک سال کا دیتے تھے کبھی کبھی اور کہا نووی نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے ذخیرہ کرنا ایک برس کا اور یہ منافی توکل کے نہین ح+ع

وَعَنْهُ عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ اَمْوَالُ بَنِي النَّضِيْرِ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِمَّا لَمْ يُوْجِفِ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهٖ نَفَقَةَ سَنَةٍ ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ عُدَّةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے مالک رح سے کہ نقل کی حضرت عمر رض سے کہ کہا تھا اموال بنی نضیر کا اُس قسم سے کہ عطا فرمایا تھا اللہ تعالی نے اپنے رسول پر کہ نہین دوڑائے تھے مسلمانون نے اُسپر گھوڑے اور نہ اونٹ پس ہوا واسطے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے وہ مال خاص خرچ کرتے تھے اپنے اہل پر خرچ برس روز کا پھر خرچ کرتے

له مصالح مسلمین مین صرف کیا جاتا اور واسطے عسکر خرید کیا جاتا تھا واسطے جہاد کے اور خراج ۱۲

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

ما بقی کو بیچ ہتھیارون کے اور چارپایون کے بسبب سامان کرنیکے راہ خدا مین یعنی جہاد کے لیے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **الفصل الثانی** فصل دوسری **عَنْ** عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَتَاهُ الْفَيْءُ قَسَمَهٗ فِيْ يَوْمِهٖ فَاَعْطَى الْاٰهِلَ حَظَّيْنِ وَ اَعْطَى الْاَعْزَبَ حَظًّا فَدُعِيْتُ فَاَعْطَانِيْ حَظَّيْنِ وَكَانَ لِيْ اَهْلٌ ثُمَّ دُعِيَ بَعْدِيْ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَاُعْطِيَ حَظًّا وَاحِدًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ روایت ہی عوف بن مالک رض سے یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت کہ آتا اُنکے پاس مال فئی بانٹتے اُسکو اُسی دن مین پس دیتے بیوی والے کو دو حصے اور دیتے مجرد کو ایک حصہ پس بلایا گیا مین پس دیے مجکو دو حصے اور تھی میری بیوی پھر بلایا گیا پیچھے میرے عمار رض بن یاسر کہ بیوی نہ رکھتا تھا پس دیا گیا ایک حصہ نقل کی یہ ابوداؤد نے **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلَ مَا جَاءَهٗ شَيْءٌ بَدَاَ بِالْمُحَرَّرِيْنَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی ابن عمر رض سے کہ کہا دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو شروع کرتے بیچ اول وقت آنے فئی کے ساتھ آزاد کیے گئون کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنی اول فئی مین سے آزاد کیے گئون کو دیتے تھے اسلیے کہ وہ بے ٹھکانے اور بے سہارے ہوتے ہین اور بعضون نے کہا کہ مراد آزاد کیے گئون سے مکاتب ہین اور بعضون نے کہا مراد منفردین لطاعۃ اللہ ہین م ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِظَبْيَةٍ فِيْهَا خَرَزٌ فَقَسَمَهَا لِلْحُرَّةِ وَالْاَمَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ اَبِيْ يَقْسِمُ لِلْحُرِّ وَالْعَبْدِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے عائشہ رض سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لائے گئے تھیلا اُسمین تھے نگینے پس بانٹا اُسکو واسطے بیبیون کے اور لونڈیون کے کہا حضرت عائشہ رض نے تھے باپ میرے یعنی حضرت ابوبکر رض تقسیم کرتے واسطے آزاد اور غلام کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** پس معلوم ہوا کہ نگینے مخصوص ساتھ عورتون کے نہ تھے ولیکن حضرت نے تخصیص کی تھی ل ح **وَعَنْ** مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَوْمًا الْفَيْءَ فَقَالَ مَا اَنَا اَحَقُّ بِهٰذَا الْفَيْءِ مِنْكُمْ وَمَا اَحَدٌ مِنَّا بِاَحَقَّ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا اَنَّا عَلٰى مَنَازِلِنَا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَسْمِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالرَّجُلُ وَقِدَمُهٗ وَالرَّجُلُ وَبَلَاؤُهٗ وَالرَّجُلُ وَعِيَالُهٗ وَالرَّجُلُ وَحَاجَتُهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی مالک بن اوس بن حدثان رض سے کہ کہا ذکر کیا عمر بن خطاب رض نے ایک دن فئی کا اور کہا نہین ہین لائق تر ساتھ اس فئی کے تمسے اور نہین کوئی ہم مین سے لائق تر ساتھ اس فئی کے کسی سے لیکن ہم اوپر مراتب اپنے کے ہین کتاب اللہ عز وجل سے اور تقسیم کرنے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سے پس شخص اور قدیم ہونا اسکا اور شخص اور شجاعت و مشقت و سعی اُسکی اور شخص اور عیال اُسکے اور شخص اور حاجت اُسکی نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** نہین ہین لائق تر الخ یہ بات حضرت عمر رض نے دفع توہم کے لیے فرمائی کہ توہم جاتا تھا کہ وہ خلیفہ آنحضرت کے تھے لائق تر ہون ساتھ اُسکے جیسیکہ آنحضرت صلعم تھے اُسکی نفی کی کہ مین بھی احق اسکا نہین ہون بعد ازان نفی کی احقیت کی علی العموم کہ نہین کوئی ہم مین سے لائق تر ساتھ اسکے کسی سے لیکن ہم اوپر مراتب اپنے کے ہین کہ بیان کیا گیا ہی کتاب اللہ سے مانند قول اللہ تعالی کے لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ تین آیتون تک اور قول اللہ تعالی کے وَالسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ آخر آیت تک و غیرہما اور آیتین کہ دلالت کرتی ہین اوپر تفاوت مراتب مسلمین کے اور تقسیم کرنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے یہ عطف کیا گیا ہی کتاب اللہ پر یعنی تفاوت مراتب ہے موافق تقسیم حضرت صلعم کے کہ رعایت کرتے تھے اصحاب بدر رض کی اور اصحاب بیعت الرضوان کی اور اہل و عیال والے کی اور مانند اُنکے کی جیسیکہ تفصیل کیا اُسکو ساتھ قول اپنے کے شخص و قدیم ہونا الخ یعنی تقسیم کرنے فئی کے مین لحاظ قدامت کا اور شجاعت کا اور مشقت کا اور اہل و عیال ہونیکا اور حاجت کا چاہیے جیسی احتیاج ہو جس شخص کو اُسکے موافق اُسکو دیجیے ل ح ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَرَاَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسٰكِيْنِ حَتّٰى بَلَغَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ فَقَالَ هٰذِهٖ لِهٰؤُلَاءِ ثُمَّ قَرَاَ وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ حَتّٰى بَلَغَ وَابْنِ السَّبِيْلِ ثُمَّ قَالَ هٰذِهٖ لِهٰؤُلَاءِ ثُمَّ قَرَاَ مَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى حَتّٰى بَلَغَ لِلْفُقَرَاءِ وَالَّذِيْنَ جَاءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ ثُمَّ قَالَ هٰذِهٖ اسْتَوْعَبَتِ الْمُسْلِمِيْنَ عَامَّةً فَلَئِنْ عِشْتُ فَلَيَاْتِيَنَّ الرَّاعِيَ وَهُوَ بِسَرْوِ حِمْيَرَ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

يُصِيبُهُ مِنْهَا لَمْ يَعْرَقْ فِيهَا جَبِيْنُهُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے مالک سے کہ کہا پڑھی حضرت عمرؓ بن خطاب نے یہ آیت
کہ بیچ بیان مصارف زکوۃ کے ہے سوا اسکے نہین کہ صدقہ یعنی زکوۃ واسطے فقیرون اور مسکینون کے ہے یہانتک کہ پونہچے علیم حکیم تک اور کہا یہ یعنی زکوۃ
واسطے اُن لوگون کے ہے یعنی اُن اشخاص کے کہ ذکر کیے گئے اس آیت مین پھر پڑھی یہ آیت کہ بیچ بیان تقسیم غنائم کے ہے جانو کہ تحقیق وہ چیز کہ غنیمت مین
لی ہے تمنے کچھ پس تحقیق واسطے اللہ کے ہے پانچوان حصہ اُسکا اور واسطے رسول کے یہانتک کہ پہونچے لفظ وابن السبیل تک پھر کہا کہ یہ یعنی مال خمس کا
واسطے ذوی القربیٰ وغیرہ کے ہے پھر پڑھی یہ آیت کہ بیچ بیان حکم فئی کے ہے جو چیز کہ دی اللہ نے اپنے رسول کو بستیون مین سے یہانتک کہ
پونہچے اس آیت تک واسطے فقیرون کے اور اُن لوگون کے کہ آئے اُنکے پیچھے پھر کہا کہ اس آیت نے پورا کیا مسلمانون کو سب کو پس اگر زندہ رہا مین
پس البتہ پونہچے گا چرواہے کو اسحال مین کہ وہ ہوگا سرو حمیر مین کہ نام ہے ایک موضع کا حصہ اُسکا اموال فئی سے نہ پسینا لاوے گی اُس مین پیشانی
اُسکی نقل کی یہ شرح السنہ مین **ف** ایک نسخہ مین یون ہے ثُمَّ قَرَأَ وَالَّذِيْنَ جَاءُوْا پس تقدیر یہ ہوگی یہانتک کہ پونہچے للفقراء دو آیتون تک
پھر پڑھی آیت وَالَّذِيْنَ جَاءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ اور اس آیت نے پورا کیا الخ یعنی اس آیت مین سب مسلمانون کو دنیا مذکور ہے بخلاف پہلی دو آیتون کے کہ
ایک خاص ہے اہل زکوۃ کے لیے اور دوسری اہل خمس کے لیے اور راے حضرت عمرؓ کی یہ تھی کہ فئی مین سے خمس نہ نکالتے جیسیکہ غنیمت مین سے نکالتے ہین
ولیکن تمام مصالح مسلمانون کے لیے ہی ادر مقرر کیا گیا ہے اُنکے لیے اوپر تفاوت درجات کے جیسیکہ مذکور ہوا اکثر ائمہ اہل فتویٰ اسیطرف گئے ہین سوا
امام شافعیؒ کے جیسیکہ گذرا اور عادت وتفاوت درجات مسلمین کا یہی مذہب حضرت عمرؓ کا ہے اور حضرت ابو بکرؓ برابری دیتے تھے رعایت نکرتے تھے سبقت
وغیرہ کی اور فرماتے تھے کہ اُنھون نے عمل کیا ہے خدا کے لیے اجر اُنکا اللہ پر ہے اور ساتھ تفصیل کے اموال مین دخل نہین اور حضرت عمرؓ زیادہ دیتے تھے
حضرت عائشہؓ کو بہ نسبت حفصہؓ کے اور اسامہؓ بن زید کو بہ نسبت ابن عمرؓ کے اور حمیر نام ایک شہر کا ہے یمن سے اور سرو نام ایک موضع کا ہے متعلقات حمیر سے
اور حاصل اس جملہ کا یہ ہے کہ حضرت عمرؓ فرماتے ہین کہ اگر زندہ رہا مین اور شہر کثرت سے فتح ہوے اور مال فئی کے بہت ہاتھ لگے تو مسلمانونکو اُسمین سے
پونہچے گا اگرچہ دور کے شہرون اور مواضع مین رہتے ہونگے اور محنت اور مشقت اُسکے حاصل کرنے مین نہ کی ہوگی ع ح وَعَنْهُ قَالَ كَانَ فِيْمَا
احْتَجَّ بِهِ عُمَرُ اَنْ قَالَ كَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثُ صَفَايَا بَنُو النَّضِيْرِ وَخَيْبَرُ وَفَدَكُ فَاَمَّا بَنُو النَّضِيْرِ فَكَانَتْ حُبُسًا لِنَوَائِبِهِ
وَاَمَّا فَدَكُ فَكَانَتْ حُبُسًا لِاَبْنَاءِ السَّبِيْلِ وَاَمَّا خَيْبَرُ فَجَزَّاَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةَ اَجْزَاءٍ جُزْءَيْنِ بَيْنَ
الْمُسْلِمِيْنَ وَجُزْءًا نَفَقَةً لِاَهْلِهِ فَمَا فَضَلَ عَنْ نَفَقَةِ اَهْلِهِ جَعَلَهُ بَيْنَ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے مالکؓ سے کہ کہا تھا
بیچ اُس چیز کے کہ حجت پکڑی ساتھ اُسکے حضرت عمرؓ نے یہ کہ کہا حضرت عمرؓ نے تھے حضرتؐ کے واسطے تین صفایا بنو نضیر اور خیبر اور فدک پس بنو نضیر یعنی مال
کہ حاصل ہوتا تھا انکی زمین سے تھا محبوس یعنی مقرر واسطے حاجات حضرتؐ کے یعنی واسطے ضیافت مہمانون کے اور ہتھیار و سواری مجاہدون کے وغیر ذالک
اور حاصل فدک تھا محبوس واسطے مسافرون کے کہ مال اپنے پاس نہ رکھتے تھے اگرچہ وطن مین مال ہوتا اور خیبر تقسیم کیا تھا اُسکو حضرتؐ نے تین حصے دو حصے
درمیان مسلمانون کے اور ایک حصہ واسطے خرچ اہل وعیال اپنے کے پس جو کچھ بچتا خرچ اہل اُنکے سے گردانتے اُسکو درمیان فقراے مہاجرین کے نقل کی
یہ ابو داوٗد نے **ف** حجت پکڑی یعنی جب حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ جھگڑتے ہوے آئے حضرت عمرؓ کے پاس در مقدمہ فدک کے تو حضرت عمرؓ
نے دلیل پکڑی ساتھ اُسکے کہ کہا حضرت عمرؓ نے الخ اور تھا یہ روبرو صحابہ کے پس نہ انکار کیا کسی نے اُنپر بعد ازان حضرت عمرؓ نے اُن دو صاحبونکو
دیا فدک یعنی اُنکو عامل کیا کہ بطور حضرتؐ کے صرف کرتے رہین اُسکو اور صفایا جمع صفیہ کی ہے صفیہ اُسکو کہتے ہین کہ چھانٹ لے امام اپنے لیے غنیمت
مین سے کوئی چیز پہلے تقسیم ہونے غنیمت کے اور یہ بات خاص حضرتؐ ہی کے لیے تھی کہ خمس کے ساتھ اور بھی کچھ لے لین جو چاہین لونڈی یا غلام یا تلوار

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

یا گھوڑا وغیر ذلک اور یہ بعد حضرت کے اور کسی امام کے لیے درست نہین اور بنو نضیر یعنی زمین اُنکی کہ بعد جلا وطن کرنے اُنکے کے ہاتھ لگی تھی اور فدک نام ایک قریہ کا ہی قریات خیبر سے اور تھی حضرت کے لیے آدھی زمین اُسکی کہ صلح کی اہل اُسکے سے آدھی زمین اُسکی پر پس وہ بھی خاص حضرت کے لیے تھا اور خیبر کو اور طرح مذکور کے اسلیے تقسیم کیا کہ خیبر کے گانوٗن بہت تھے بعضے تو بقہر فتح کیے گئے تھے اُنمین سے حضرت خمس لیتے تھے اور بعضے بصلح فتح کئے گئے تھے بغیر قتال کے وہ فئی تھے خاص حضرت کے لیے تقسیم کرتے تھے اُسکو جہان مناسب جانتے تھے اپنے حوائج مین اور اپنے اہل پر اور مصالح مسلمین پر پس مقتضی ہوئی قسمت و برابری اُسکو کہ ہو تمام اُسکا درمیان حضرت کے اور لشکر مسلمین کے تین حصے ہ ح ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ تیسری فصل

عَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ اِنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ جَمَعَ بَنِيْ مَرْوَانَ حِيْنَ اسْتُخْلِفَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهٗ فَدَكُ فَكَانَ يُنْفِقُ مِنْهَا وَيَعُوْدُ مِنْهَا عَلٰى صَغِيْرِ بَنِيْ هَاشِمٍ وَيُزَوِّجُ مِنْهَا اَيِّمَهُمْ وَاَنَّ فَاطِمَةَ سَاَلَتْهُ اَنْ يَّجْعَلَهَا لَهَا فَاَبٰى فَكَانَتْ كَذٰلِكَ فِيْ حَيٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهٖ فَلَمَّا اَنْ وُّلِّيَ اَبُوْ بَكْرٍ عَمِلَ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَيَاتِهٖ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهٖ فَلَمَّا اَنْ وُّلِّيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَمِلَ فِيْهَا بِمِثْلِ مَا عَمِلَا حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهٖ ثُمَّ اَقْطَعَهَا مَرْوَانُ ثُمَّ صَارَتْ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَرَاَيْتُ اَمْرًا مَنَعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ وَاِنِّيْ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ رَدَدْتُهَا عَلٰى مَا كَانَتْ يَعْنِيْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

روایت ہی مغیرہ رضؓ سے کہ کہا تحقیق عمر بن عبد العزیز بن مروان بن حکم نے جمع کیا مروان کے بیٹون کو اُسوقت کہ خلیفہ کیا گیا پس کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھا واسطے اُنکے فدک پس تھے خرچ کرتے اموال اُسکے سے یعنی اہل و عیال و رفقرا و مساکین پر اور احسان کرتے تھے اُسمین سے اوپر چھوٹے لڑکون بنی ہاشم کے اور نکاح کرتے تھے اُس سے عورتون بے شوہر کا او مرد بے زن کا اور تحقیق حضرت فاطمہ رضؓ نے سوال کیا تھا حضرت سے یہ کہ دیوین فدک کو واسطے اُنکے پس نہ دیا پس رہا اسیطرح سے بیچ زندگی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یہانتک کہ وفات ہوئی حضرت کی پس جبکہ خلیفہ کیے گئے ابوبکر صدیق رضؓ کیا بیچ اُسکے موافق اُس چیز کے کہ کیا تھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی مین یعنی خرچ کرتے تھے حضرت کے اہل و عیال پر اور بنی ہاشم پر اور نکاح مذکور مین جیسیکہ حضرت کرتے تھے یہانتک کہ وفات ہوئی حضرت ابوبکر رضؓ کی پس جبکہ خلیفہ کیے گئے عمر بن الخطاب رضؓ کیا اُسمین موافق اُس چیز کے کہ کیا تھا دونون صاحبون نے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضؓ نے یہانتک کہ وفات ہوئی حضرت عمر رضؓ کی بھر جاگیر کیا اُسکو مروان نے یعنی اپنے لیے اور اپنے توابع کے لیے بیچ خلافت عثمان رضؓ کے یا اپنی بادشاہت مین بھر ہوا عمر بن عبد العزیز بن مروان کے لیے پس دیکھی مین نے ایک چیز کہ نہین دیا اُسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ رضؓ کو نہین واسطے میرے سزاوار اور تحقیق مین گواہ کرتا ہون تمکو اسپر کہ تحقیق مین نے بھیر دیا اُسکو اسطرح پر کہ تھا یعنی آنحضرت کے زمانے مین اور ابوبکر صدیق رضؓ اور عمر فاروق رضؓ کے زمانے مین نقل کی یہ ابو داؤد نے ف جاننا چاہیے کہ بیچ قصہ اموال بنی نضیر اور فدک اور خیبر کے املاک خالصہ آنحضرت کے سے تھے اور باقی رہی بعد حضرت کے اور واقع ہوا جو کچھ کہ واقع ہوا کلام طویل اور قصہ اسکا غریب ہی مناسب ہی کہ کچھ اُس سے نقل کرین ہم کتب صحاح مین سے بسبب شہرت اس کلام کے اور جاری ہونے اُسکے کے زبان خاص و عام پر اور واقع ہونے کجی کے بیچ افہام کج رووں کے پس صحیح بخاری مین منقول ہی مالک بن اوس بن حدثان رضؓ سے کہ ایک روز حضرت عمر رضؓ بن الخطاب رضؓ نے مجکو اپنے پاس بلایا مین بیٹھا تھا اُنکے پاس کہ اُنکا خادم یرفا نام آیا اور کہا عثمان بن عفان رضؓ اور عبد الرحمن رضؓ بن عوف اور زبیر بن العوام رضؓ اور سعد بن ابی وقاص رضؓ دروازے پر بیٹھے ہوے اذن چاہتے ہین آنے کے لیے کہا آنے دے پس وہ آئے بھر تھوڑی دیر کے بعد یرفا آیا اور کہا کہ عباس رضؓ و علی رضؓ اذن چاہتے ہین حکم ہو تو آنے دین کہا آنے دے جب وہ آئے تو عباس رضؓ نے کہا یا امیر المومنین حکم کرو درمیان ہمارے اور انکے اور یہ جھگڑتے ہین بیچ اس اموال کے کہ فئی کیا تھا اللہ تعالی نے اپنے رسول پر اموال بنی نضیر سے پس بد کہا و کیا آپس مین علی رضؓ اور عباس رضؓ نے پس کہا اُن لوگون نے کہ بیٹھے تھے یا امیر المومنین حکم کرو درمیان اُن دونون کے اور خلاصی دو ایک کو دوسرے سے پس کہا حضرت عمر رضؓ نے صبر او سہولت کرو قسم دیتا ہون

ملّٰہ یعنی میرے لیے اپنے نفس خاص کر جو لوں کیا اشارہ اسپر ہے کہ نفس میرا راضی نہین تھا اسپر ۱۲ منہ ع

فصلہ فرد کی قصہ و غیرہ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

مین تمکو اُس خدا کی کہ اُسکے حکم سے قائم ہین آسمان و زمین آیا جانتے ہو تم کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین چھوڑتے ہین ہم یعنی گروہ انبیا میراث
جو کچھ کہ ہم چھوڑ جاتے ہین تو صدقہ ہی کہا اُن صحابہؓ نے کہ بیٹھے تھے ہان فرمایا ہی بلا شبہہ پھر متوجہ ہوے حضرت عمرؓ حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ پر اور کہا
کہ قسم دیتا ہون مین تمکو خدا کی آیا نہین جانتے ہو تم کہ آنحضرتؐ نے یہ فرمایا تھا کہا علیؓ اور عباسؓ نے ہان فرمایا ہی کہا عمرؓ نے پس خبر دیتا ہون مین تمکو اس امر سے
کہ پروردگار تعالی نے مخصوص کیا اپنے رسول کو بیچ فیٔ کے ساتھ اس چیز کے کہ نہ دی کسی کو سوائے اُنکے پھر پڑھی یہ آیت مَا اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ
ساری آیت پس تھا یہ اموال خاص آنحضرتؐ کے لیے پھر قسم خدا کی جمع نہ کیا اس اموال کو تمھارے پاس اور اختیار نہ کیا ساتھ اُسکے تمپر اور تحقیق دیا
تمکو وہ مال اور قسمت کیا درمیان تمھارے یہانتک کہ باقی رہتا اُس اموال سے پس تھے آنحضرتؐ کہ خرچ کرتے اوپر اہل و عیال اپنے کے اُس مال مین سے
پھر لیتے اور صرف کرتے اُسکو مصارف خیر اور مصالح مسلمین مین پس عمل کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات تک پھر بعد حضرتؐ کی وفات کے
ابوبکرؓ نے کہا کہ مین خلیفہ رسولؐ خدا کا ہون پس لیا اُسکو ابوبکر نے اور عمل کیا اسطرح کہ عمل کرتے تھے آنحضرتؐ پھر متوجہ ہوے حضرت عمرؓ علی اور عباسؓ پر اور کہا
کہ اسوقت مین برائی سے یاد کرتے تھے تم ابوبکرؓ کو اور کہتے تھے کہ ابوبکرؓ اس عمل مین خطا پر ہے اور ایسا نہ تھا کہ جو تم کہتے تھے اور خدا جانتا ہی کہ ابوبکرؓ اس کام مین
صادق تھے اور نیکوکار اور راہ راست پر اور تابع حق کے تھے پھر وفات دی اُنکو خدا نے پس کہا مین نے کہ مین خلیفہ اور ولی رسول خدا اور ابوبکر کا ہون پس لیا مین نے
اُس مال کو دو سال اپنی امارت مین اور عمل کیا مین نے اُسمین اسطرح کہ عمل کیا تھا آنحضرتؐ نے اور ابوبکرؓ نے اور خدا جانتا ہی کہ مین اس قول مین صادق
ہون اور اس امر مین نیکوکار اور راہ راست پر اور پیرو حق ہون پھر بعد از دو سال کے آئے تم دونون میرے پاس اور سخن تم دونون کا ایک ہی تھا
پس کہا مین نے تمکو کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی ہم ارث نہین چھوڑتے ہین جو کچھ کہ چھوڑتے ہین صدقہ ہے پس جب میری عقل مین آیا
کہ سپرد کرون مین اُس مال کو تمھارے تئین پس کہا مین نے اگر چاہتے ہو تم سپرد کرون مین تمکو بایں شرط کہ لازم کر دانے پر یہ کہ عمل کرو اُسمین اسطرح کہ عمل کیا
اُسمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابوبکرؓ نے اور مین نے جب سے کہ خلیفہ ہوا مین و گرنہ کلام نہ کرو مجھ سے اس باب مین پس کہا تم نے کہ سونپو ہمکو اسی شرط پر
پس سپرد کیا مین نے تمکو آیا التماس کرتے ہو تم اور چاہتے ہو مجھسے کہ حکم کرون برخلاف اُسکے پس قسم اُس خدا کی کہ اُسکے اذن سے برپا ہی آسمان و زمین حکم
نہین کرنیکا مین غیر اُسکے جبتک کہ برپا ہو قیامت پس اگر عاجز ہو تم اُس کار سے اور تم سے نہین ہو سکتا پھیر دو مجھکو کفایت کرونگا مین تمکو اُس سے اور مشقت
کھینچون کہا زہری نے کہ راوی حدیث کا ہی پس خبر دی مین نے اس حدیث کی عروہ بن زبیرؓ کو پس کہا عروہ نے کہ سچ کہا مالکؓ بن اوس نے مین نے
سنا ہی حضرت عائشہؓ سے کہ کہتی تھین بھیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیون نے عثمانؓ کو ابوبکرؓ کے پاس واسطے طلب کرنے میراث کے اُس چیز سے
کہ فیٔ کیا تھا اللہ تعالی نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر پس رد کیا مین نے اُن بیبیون پر اور کہا مین نے کہ نہین ڈرتی ہو تم خدا سے کیا نہین جانتی ہو
تم کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی میراث نہین چھوڑتے ہین ہم جو کچھ چھوڑتے ہین صدقہ ہی نہین کھاتی آل محمدؐ مگر اس مال مین سے پس باز آئین عورتین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طلب کرنے میراث سے اور رجوع کی ساتھ اُس چیز کے کہ خبر دی مین نے اُنکو کہا عروہؓ نے تھا یہ صدقہ حضرت علیؓ کے ہاتھ مین
منع کیا حضرت علیؓ نے عباسؓ کو اُس سے اور غلبہ کیا اُسپر بعد ازان حضرت حسنؓ بن علی کے ہاتھ مین تھا بعد ازان حضرت حسینؓ کے پاس بعد ازان علی بن حسینؓ
اور حسنؓ بن حسینؓ کے پاس کہ یہ دونون نوبت بنوبت رکھتے تھے اُسکو بعد ازان زید بن حسن رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کے پاس رہا اور یہ صدقہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کا ہی ساتھ راستی کے یہ حدیث بخاری کا مختصر ہی اور یہ حدیث کتاب المغازی مین بیچ قصہ بنی نضیر کے ہی اور کتاب الخمس مین بھی نقل اسکے آیا ہی
ساتھ تفاوت بعضے الفاظ کے اور یہ بھی بخاری مین ہی حضرت عائشہؓ سے کہ فاطمہؓ اور عباسؓ آئے حضرت ابوبکرؓ کے پاس اس حال مین کہ طلب کرتے
تھے میراث زمین فدک سے اور حصہ خیبر سے پس کہا ابوبکرؓ نے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے میراث نہین چھوڑتے ہین ہم جو کچھ چھوڑتے ہین ہم

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

صدقہ ہی کھاتی ہی آل محمد اس مال مین سے قسم خداکی قرابت رسول خداکی محبوب تر ہی نزدیک میرے کہ صلہ کرونمین ساتھ اُسکے او رنگاہ رکھون مین حق اُسکا اس سے کہ صلہ کرونمین قرابت اپنی کو اور جامع الاصول مین حدیث مذکور کو روایت بخاری اور ترمذی ورابوداؤد اور نسائی سے لایا ہی اور کہا کہ کہا ابوداؤد نے کہ طلب اور سوال عباسؓ اور علیؓ کے حضرت عمرؓ سے یہ تھی کہ اس مال کو درمیان اُنکے آدھون آدھ بانٹ دین اور سو نہین نہ یہ کہ نہ جانتے تھے قول آنحضرتؐ کا کہ ہم میراث نہین چھوڑتے ہین وہ نہ طلب کرتے تھے مگر صواب کو پس حضرت عمرؓ نے کہا کہ مین نام تقسیم کا اُسپر نہین رکھتا ہون چھوڑتا ہون اُسکو بحال خود جیسے کہ ہی اور لایا ہی بخاری کتاب الخمس مین عروہ بن زبیر سے کہ عائشہؓ نے خبر دی اُنکو کہ فاطمہؓ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طلب کیا ابوبکر صدیقؓ سی بعد وفات آنحضرتؐ کے کہ دیوین اُنکو میراث اُنکی اُس چیز سے کہ چھوڑا ہی اُسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس چیز سے کہ فئ کیا خداتعالی نے اُنپر پس کہا ابوبکرؓ نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی لَانُوْرَثُ مَاتَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ پس خفا ہوئین فاطمہؓ اور ہجران کیا ابوبکرؓ سے پس ہمیشہ تھین ہجران[له] کرنے والین اُنسے یہانتک کہ وفات پائی اور زندگانی حضرت فاطمہؓ کی بعد حضرتؐ کے چھ مہینے تھی اور کہا حضرت عائشہؓ نے تھین فاطمہؓ کہ سوال کرتی تھین ابوبکرؓ سے حصہ اپنا اُس چیز سے کہ چھوڑا آنحضرتؐ نے خیبر اور فدک سی اور صدقہ اُنکا کہ مدینہ مین تھا پس انکار کیا ابوبکرؓ نے اور کہا کہ نہین ہین چھوڑنیوالا کسی چیز کو اس چیز سے کہ عمل کرتے تھے ساتھ اُسکے رسولخدا صلے اللہ علیہ سلم عمل کرتا ہون مین جو کچھ کہ عمل کرتے تھے اُسمین آنحضرتؐ اور مین ڈرتا ہون کہ اگر ترک کرون کسی چیز کو امر آنحضرتؐ سے میل کرون حق سے پس صدقہ اُنکا کہ مدینہ مین تھا سپرد کیا اُسکو عمرؓ نے علیؓ اور عباسؓ کو اور خیبر اور فدک حضرت عمرؓ نے اپنے پاس رکھا اور کہا کہ یہ صدقہ رسولؐ خدا کا ہے تھے یہ واسطے حقوق حضرتؐ کے کہ پیش آتے تھے اور سپرد کیا اُنکو اُسکو کہ والی امر تھا پس وہ ابتک اسی حال پر ہین اور روایت مین حضرت ابوبکرؓ کے جواب مین آیا ہی کہ بعد نقل کرنے حدیث لانورث ماترکناہ صدقہ کے فرمایا یہ مال میرے ہاتھ مین ہی پس جب مرونگا تو اُسکے ہاتھ مین ہوگا کہ ولی امر ہو بعد میرے اور مانند اُنکے اور بہت سی روایتین آئی ہین صحاح ستہ مین طرق متعددہ سے اور یہان سے ظاہر ہوتا ہی کہ حدیث لانورث ماترکناہ صدقہ اور ہونا اموال آنحضرتؐ کا مشترک درمیان مسلمانون کے اور مصالح اُنکے کے اور تفویض امر اُسکے کا ساتھ والی کے متفق علیہ ہی درمیان صحابہ کے حتی کہ حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کے اور مخصوص ساتھ ابوبکرؓ کے نہین رضی اللہ عنہم اجمعین و لیکن اشکال یہان یہ وارد ہوتا ہی کہ اگر دینا اس اموال کا علیؓ اور عباسؓ کو صواب تھا تو کیون نہ دیا حضرت عمرؓ نے اُنکو پہلی بار اور اگر صواب نہ تھا تو کیون دیا آخر کو جواب یہ کہ نہ دیا پہلے اس طرح پر کہ طلب کرتے تھے وہ یعنی ملک کر دینا اور دیا آخر کو بروجہ تصرف و تولیت کے جیسے کہ آنحضرت صلعم تصرف کرتے تھے کہا خطابی نے کہ یہ قضیہ مشکل ہی اس لئے کہ علیؓ اور عباسؓ نے جب لیا یہ صدقہ حضرت عمرؓ سے شرط مذکور پر اور اُنھون نے اعتراف بھی کیا کہ آنحضرتؐ کی میراث نہین اور بزرگون مہاجرین کے نے اُسکی گواہی دی پھر کیون خصومت کی وجہ اسکی یہ ہی کہ شرکت تولیت مین اُنپر شاق آئی اور طلب کی قسمت تا ہر کوئی اپنے حصے مین مستقل ہو ساتھ تدبیر و تصرف کے پس نہ تقسیم کی حضرت عمرؓ نے تا نہ جاری ہو اسپر نام ملک کا اسلیے کہ قسمت املاک مین ہوتی ہی اور ساتھ دراز ہونے زمانے کے گمان ہوتا ہی ملک کا کذا قالوا اور مشکل تر اُس سے قضیہ فاطمہ زہراؓ کا ہے اسلیے کہ اگر کہین ہم حضرت فاطمہؓ جاہل تھین ساتھ اس سنت کے تو بعید ہی اور اگر کہین کہ شاید اتفاق نہ پڑا ہو اُنکو اس حدیث کے سننے کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تو یہ اشکال آتا ہی کہ بعد سننے حدیث کے ابوبکرؓ سے اور گواہی دینے صحابہ کے ساتھ اُسکے کیون نہ قبول کی اور غصہ ہوئین اور اگر غصہ پہلے سننے حدیث کے سے تھا تو کیون باز نہ آئین غضب سے حتی کہ اتنا طول کھینچا اور تا زندگی مہاجرت کی ابوبکرؓ سے جواب اسکا کرمانی نے بیچ شرح بخاری کے یہ لکھا ہی کہ یہ غضب فاطمہؓ کا ایک امر تھا کہ حاصل ہوا بمقتضاے بشریت کے اور جاتا رہا بعد اُسکے اور مراد ہجران سے انقباض اور کوفت طبیعت ہی ملاقات سے نہ ہجران محرم یعنی ترک سلام اور مانند اُسکے کے انتہی اور بعضی روایات مین آیا ہی کہ جب واقع ہوا درمیان ابوبکرؓ اور فاطمہؓ کے جو کچھ کہ واقع ہوا تو گئے ابوبکرؓ فاطمہؓ کے پاس

[له] ترک ملاقات و کلام ۱۲

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اور کھڑے ہوئے اُنکے دروازے پر گرمی آفتاب مین اور عذر خواہی کی اُنسے اور کہا کہ قسم خدا کی قرابت رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کی محبوب تر ہے نزدیک میرے قرابت اپنی سے ولیکن مین کیا کرون کہ سنا ہی مین نے اس حدیث کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور صحابہ گواہ ہین اسپر رضی اللہ عنہم اور ہوئین فاطمہ رض اور نقل کیے جاتے ہین اس قصے مین اقوال باطیل کہ نہین اعتماد اُنپر واللہ اعلم بحقیقۃ الحال یہ تقریر ترجمہ حضرت شیخ رحمہ اللہ کے سے لکھی گئی ہی بطور اختصار کے جسکو مفصل لکھنا منظور ہو اس مقام کا ترجمہ مذکورہ مین دیکھے واللہ الہادی والموفق کِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ کتاب ہی بیچ بیان شکار اور جانورون ذبح کئے گئے کے ف شکار کرنا حلال ہی غیر حرم مین واسطے غیر محرم کے اور شکار کے مباح ہونے پر وارد ہوئی ہی کتاب و سنت اور منعقد ہوا ہی اسپر اجماع اُمت اور بیچ رسالہ ابن ابی زید کے کہ امام مالک کے مذہب مین ہی لکھا ہی کہ مکروہ ہی شکار کرنا لہو لعب کے لیے اور بے قصد لہو ولعب کے مباح ہے اور ثابت نہین ہوا ہی کہ حضرت نے بذات شریف خود کیا ہو ولیکن تقریر اُسکی کی ہی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَاِنْ اَمْسَكَ عَلَيْكَ فَاَدْرَكْتَهُ حَيًّا فَاذْبَحْهُ وَاِنْ اَدْرَكْتَهُ قَدْ قَتَلَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ وَاِنْ اَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَاِنَّمَا اَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهِ فَاِنْ وَجَدْتَ مَعَ كَلْبِكَ كَلْبًا غَيْرَهُ فَقَدْ قَتَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِي اَيُّهُمَا قَتَلَ وَاِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَاِنْ غَابَ عَنْكَ يَوْمًا فَلَمْ تَجِدْ فِيْهِ اِلَّا اَثَرَ سَهْمِكَ فَكُلْ اِنْ شِئْتَ وَاِنْ وَجَدْتَهُ غَرِيْقًا فِي الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی عدی رض بن حاتم سے کہ کہا کہا واسطے میرے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ چھوڑے تو اپنے کُتے کو یعنی ارادہ کرے تو چھوڑنے کُتے معلم کا شکار کے لیے پس ذکر کر نام اللہ کا پس اگر پکڑ رکھا کُتے نے شکار کو واسطے تیرے اور پایا تو نے اسکو زندہ پس ذبح کر لے اسکو یعنی پس اگر نہ ذبح کریگا اُسکو قصداً حرام ہوگا اسلیے کہ وہ مردار ہی اور اگر پایا تو نے شکار کو کہ مار ڈالا اُسکو کُتے نے اور نہ کھایا اُسمین سے پس کھا اُسکو اور اگر کھایا پس نہ کھا پس سوا اسکے نہین کہ بند رکھا کُتے نے اس شکار کو اپنے لیے اور اگر پاوے تو ساتھ کُتے اپنے کے کُتا غیر کا اور حال آنکہ تحقیق مار ڈالا یعنی ایک نے اُنمین سے پس نہ کھا اسلیے کہ تحقیق تو نہین جانتا کہ کس نے اُن دونون مین سے مارا اُسکو یعنی اگر دوسرے کُتے نے مارا ہو شاید کہ وہ معلم نہو یا اُسکے چھوڑنے مین بسم اللہ نہ کی ہو اور جسوقت پھینکے تو تیر اپنا پس ذکر کر تو نام اللہ کا پس اگر غائب ہا شکار تجھسے ایکدن پس پایا تو نے اُسمین کچھ نشان سوائے نشان تیر اپنے کے پس کھا تو اگر چاہے اور اگر پاوے تو اسکو غرق پانی مین یعنی اگرچہ نشان تیر کا رکھتا ہو پس نہ کھا یعنی بسبب احتمال اُسکے کہ پانی سے مرا ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ذکر نام خدا کا یعنی جیسے کہ وقت ذبح کے ذکر کرتے ہین اسلیے کہ چھوڑنا کُتے کا بمنزلہ چلانے چھُری کے ہی پس ضرور ہے کہنا بسم اللہ کا اُسوقت اور اگر ترک کرے بسم اللہ بھول کر حلال ہی اور اگر ترک کیا اسکو قصداً وقت چھوڑنے کُتے کے پھر ڈانٹا کُتے کو اور وہ ٹھہر رہا اور بسم اللہ کہی بعد ٹھہر سکنے کے اور پکڑا اُسنے شکار کو اور مار ڈالا نہین حلال کذا فی فتاوی قاضی خان اور چھوڑنا کُتے کا طرف شکار کے مسلمان یا کتابی سے شرط ہے اور اگر کُتا بطور خود جاوے اور زخمی کرے تو حلال نہین اور اسی طرح اگر وقت چھوڑنے کی بسم اللہ نہ کہے مگر یہ کہ زندہ پاوے اور ذبح کرے تو وہ داخل شکار کے نہین اور بند رکھا الخ اس لئے کہ یہ علامت عدم تعلیم کی ہی اور شکار کہ حلال ہی معلم کُتے کا حلال ہی اور علامت تعلیم کی ذی ناب یعنی کُتے وغیرہ مین یہ ہی کہ تین بار شکار کو پکڑ پکڑ کر چھوڑ دے کھاوے نہین اور ذی مخلب یعنی پنجہ گیر مین یہ ہی کہ پھر آوے جبکہ بلایا جاوے بعد چھوڑنے کے پس اگر باز وغیرہ شکار مین سے کھالیوے تو اُس شکار کا کھانا درست ہی اور اگر کُتا وغیرہ کھالیوے تو نہ کھایا جاوے اور اگر بعد تین بار چھوڑ دینے کی ایک بار بھی کھاوے تو وہ غیر معلم ہی یہانتک کہ دوبارہ معلم ہو جیسا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا اور کُتا غیر کا یعنی کُتا کہ چھوڑا ہو اُسکو کسی نے یا چھوڑا ہو بغیر بسم اللہ کے قصداً یا چھوڑا ہو اُسکو اُسنے کہ نہین حلال ذبح کیا ہوا اُسکا مانند مجوس کی اور اگر غائب ہا الخ کہا علما ہمارے نے کہ شرط ہی

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

حلال ہونے کے ساتھ پھینکنے تیر کے کہنا بسم اللہ کا اور پہنچنا زخم کا اور یہ کہ نہ بیٹھ رہے شکار کے ڈھونڈھنے سے اگر غائب ہو شکار اس حال میں کہ تیر اسکے
لگا ہوا ہو اس لیے کہ روایت کیا ہے ابن ابی شیبہ نے اپنی کتاب مصنف میں اور طبرانی نے اپنی معجم میں ابی رزین سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے نقل کیا بیچ مقدمہ شکار کے کہ چھپ گیا شکاری سے فرمایا لعل ہوام الارض قتلہ اور روایت کی عبدالرزاق نے مانند اسکے عائشہ رض سے بطریق مرفوع
کے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو کوئی چھوڑے کتا شکار پر پھر مار ڈالے وہ اسکو تو وہ حلال ہے اور اسی طرح تمام جوارح معلم یعنی چیتا اور باز اور مانند
انکے کے اور شرط یہ ہے کہ ہو جارحہ معلم اور نہیں حلال ہے مارا ہوا غیر معلم کا ح ع **وعنہ** قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا نُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ قَالَ
كُلْ مَا اَمْسَكْنَ عَلَيْكَ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَاِنْ قَتَلْنَ قُلْتُ اِنَّا نَرْمِيْ بِالْمِعْرَاضِ قَالَ كُلْ مَا خَزَقَ وَمَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَقَتَلَهٗ فَاِنَّهٗ وَقِيْذٌ فَلَا تَاْكُلْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے عدی رض سے کہ کہا کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق ہم چھوڑتے ہیں کتے سدھے ہوؤں کو فرمایا کھا اس چیز کو کہ پکڑ رکھیں کتے تیرے لیے کہا
میں نے اور اگرچہ مار ڈالیں فرمایا اور اگرچہ مار ڈالیں کہا میں نے تحقیق ہم پھینکتے ہیں تیر بن پروں کا فرمایا کھا اس چیز کو کہ زخمی کردے یعنی جس شکار میں
وہ تیر سیدھا جا لگے بھال کی طرف سے اور مار ڈالے اسکو کھالے اور وہ چیز کہ پہنچے ساتھ چوڑان اپنی کے یعنی لگے اسطرح کہ زخمی نہ کرے شکار کو پس قتل
کرے اسکو پس تحقیق وہ وقیذ ہے پس مت کھا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف معراض کہتے ہیں اس تیر کو کہ پر نہیں ہوتا اسمیں اور چوڑا جاتا ہے اور لگتا ہے
چوڑا اور وقیذ اور موقوذ وہ جانور ہے کہ مارا جاوے ساتھ غیر تیز چیز کے لکڑی ہو یا پتھر یا اور کچھ اور اتفاق رکھتے ہیں علما اسپر کہ جب شکار کرے ساتھ
معراض کے پس قتل کرے شکار کو ساتھ تیزی اپنی کے تو حلال ہے اور اگر قتل کرے اسکو ساتھ چوڑاوانے کے تو نہیں حلال اور کہا علما نے کہ نہیں حلال ہے
وہ شکار کہ مارے اسکو ساتھ بندقہ کے یعنی گولی او غلہ کے بسبب حدیث معراض کے اور معراض کے چوڑا لگنے سے اسلیے نہیں حلال ہوتا کہ ضرور ہے
اسمیں زخمی کرنا تاکہ متحقق ہوں معنی ذبح کے اور چوڑاؤ معراض کا نہیں زخمی کرتا اور اسی لیے اگر قتل کرے اسکو بندقہ ثقیلہ تیز تو حرام ہوتا ہے شکار اسلیے
کہ بندقہ توڑتا ہے ہڈی کو اور زخمی نہیں کرتا پس ہوتا ہے مانند معراض کے لیکن اگر ہو بندقہ ہلکا تیز تو نہیں حرام کرتا بسبب تحقیق موت کے ساتھ زخم کے
اور اگر پھینکے شکار پر چھری یا تلوار اگر لگے اسکی تیزی کے رخ سے کھایا جاوے والا نہیں اور اگر مارے شکار کے پتھر تو اگر ہو پتھر بھاری نہ کھایا جاوے اگرچہ
زخمی کرے بسبب احتمال اسکے کہ اسنے قتل کیا ہو ساتھ ثقل اپنے کے اور اگر پتھر ہلکا ہو اور ہو اسمیں تیزی اور زخمی کردے وہ تو کھایا جاوے بسبب
تیقن موت کے ساتھ زخم کے اور اصل اسمیں یہ ہے کہ اگر موت حاصل ہو بسبب زخم کے ساتھ یقین کے تو کھایا جاوے اور اگر حاصل ہو ساتھ ثقل کے
یا شک ہو اسمیں تو نہ کھایا جاوے وجوبا یا احتیاطا ح ع **وعن** اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰہِ اِنَّا بِاَرْضِ قَوْمٍ اَهْلِ الْكِتَابِ اَفَنَاْكُلُ
فِيْ اٰنِيَتِهِمْ وَبِاَرْضِ صَيْدٍ اَصِيْدُ بِقَوْسِيْ وَبِكَلْبِيَ الَّذِيْ لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ وَبِكَلْبِيَ الْمُعَلَّمِ فَمَا يَصْلُحُ لِيْ قَالَ اَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ اٰنِيَةِ اَهْلِ الْكِتَابِ فَاِنْ
وَجَدْتُمْ غَيْرَهَا فَلَا تَاْكُلُوْا فِيْهَا وَاِنْ لَمْ تَجِدُوْا فَاغْسِلُوْهَا وَكُلُوْا فِيْهَا وَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰہِ فَكُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ
فَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰہِ فَكُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ غَيْرِ مُعَلَّمٍ فَاَدْرَكْتَ ذَكَاتَهٗ فَكُلْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ثعلبہ خشنی رض سے
کہ کہا کہا میں نے یا نبی اللہ تحقیق ہم ہیں بیچ زمین قوم اہل کتاب کے آیا پس کھاویں ہم بیچ باسنوں انکے کے اور ہم بیچ زمین شکار کے ہیں یعنی وہاں
شکار بہت ہے شکار کرتا ہوں میں ساتھ کمان اپنی کے یعنی تیر سے اور ساتھ کتے اپنے کے کہ نہیں سدھا ہوا اور ساتھ کتے اپنے کے کہ سدھا ہوا ہے پس کیا درست ہے
واسطے میرے فرمایا ای پر وہ چیز کہ ذکر کیا تو نے باسنوں اہل کتاب کے سے پس اگر پاؤ تم سوا ان باسنوں کے پس نہ کھاؤ انکے باسنوں میں اور اگر نہ پاؤ سو
انکے باسنوں کے پس دھوؤ انکو اور کھاؤ انمیں وہ چیز کہ شکار کی تو نے ساتھ کمان اپنی کے پس ذکر کیا تو نے نام اللہ کا یعنی اول تیر مارنے میں پس
کھا اور وہ جانور کہ شکار کیا تو نے ساتھ کتے سدھے ہوئے اپنے کے پس ذکر کیا تو نے نام اللہ کا یعنی وقت چھوڑنے اسکے کے پس کھا اور جو شکار کیا تو نے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

ساتھ کتے غیر سدھے اپنے کے پس پایا تو نے ذبح کرنا اُسکا یعنی زندہ پایا اور ذبح کیا پس کھا اُسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نہ کھانا اُنکے باسنون مین
یعنی واسطے احتیاط کے بموجب قول آنحضرتؐ کے دع ما یریبک الی ما لا یریبک اور احتراز فرمایا استعمال ظروف اُن کے سے کہ مستعمل ہین اُنکے ہاتھون مین
اگرچہ بعد دھونے کے ہو اور نفرت کرنے کو مخالطت اُنکی سے بطریق مبالغہ کے اور یہ تقوی ہی اور مابعد اسکے حکم فتوی کا ہی اور دھوؤ اُنکو یہ امر وجوب کے لیے
ہے جبکہ ہو ظن غالب اُنکی نجاست پر اور امر استحباب کے لیے ہی جبکہ ہو خلاف اُسکے اور کہا ابن ملک نے کہ حکم کیا آنحضرتؐ نے ساتھ دھونے ظروف
کفار کے بیچ اُن باسنون کے کہ یقین ہو اُنکی نجاست کا اور تیقن نہو تو کراہت تنزیہی ہے اور نقل کیا براوی نے کہ ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے
کہ اگر اور ظروف سوائے اُنکے ظروف کے پائے جاوین تو اُن کے ظروف مین دھو کر بھی نہ کھاوے ولیکن فقہا نے لکھا ہی کہ جائز ہے استعمال اُنکے
ظروف کا بعد دھونے کے بلا کراہت خواہ پائے جاوین اور ظروف یا نہ پائے جاوین پس حمل کیجاوے کراہت حدیث مین اسپر کہ مراد وہ ظروف ہین
کہ پکاتے ہین انہین گوشت سور کا اور پیتے ہین اُنمین شراب اور مقررین نجاست کے لیے پس یہ مکروہ ہین واسطے گھناؤنے ہونے اُنکے کے ہر چند کہ
دھوئے جاوین اور مراد فقہا کی وہ ظروف ہین کہ مستعمل نہین ہین غالبا نجاسات مین ذکر کیا ہی اسکو ابوداود نے اپنی سنن مین ع وَعَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَغَابَ عَنْكَ فَاَدْرَكْتَهُ فَكُلْ مَالَمْ يُنْتِنْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ثعلبہؓ سے کہ
کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ پھینکے تو تیر اپنا پس غائب ہو تجھسے یعنی شکار پھر پاوے تو شکار یعنی ورنہ پاوے تو اُس مین اگر تیر اپنا
پس کھا جبتک کہ نہ متغیر ہو نقل کی یہ مسلم نے ف لکھا ہی علما ہمارے نے کہ یہ بطریق استحباب کے ہی والا بو کرنا گوشت کا موجب حرمت اُسکے کا نہین ہے
ایک روایت مین آیا ہی کہ آنحضرتؐ نے گوشت بو کیا ہوا کھایا ہی اور کہا نووی نے کہ نہی کھانے گوشت بدبودار سے محمول ہی تنزیہ پر نہ تحریم پر اور
اسی طرح اور کھانے بدبودار مگر یہ کہ خوف ہو نہین ضرر کا ع وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الَّذِيْ يُدْرِكُ صَيْدَهُ بَعْدَ ثَلٰثٍ فَكُلْهُ
مَالَمْ يُنْتِنْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ثعلبہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا بیچ حق اُس شخص کے کہ پاوے شکار اپنے کو بعد تین دن کے
پس کھا اسکو جبتک کہ نہ بو کرے نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰهُنَا اَقْوَامًا حَدِيْثٌ عَهْدُهُمْ بِشِرْكٍ يَاْتُوْنَنَا
بِلُحْمَانٍ لَا نَدْرِيْ اَيُذْكَرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اَمْ لَا قَالَ اُذْكُرُوْا اَنْتُمْ اسْمَ اللّٰهِ وَكُلُوْا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا
عرض کیا صحابہؓ نے یا رسول اللہ تحقیق یہان کتنی قوم ہین کہ قریب ہی زمانہ اُنکا ساتھ شرک کے یعنی نو مسلم ہین اور ہنوز احکام اسلام کے تمام وکمال
نہین سیکھے ہین لاتے ہین ہمارے پاس گوشت نہین جانتے ہین ہم آیا ذکر کرتے ہین اوپر نام خدا کا یا نہین فرمایا ذکر کرو تم نام اللہ کا اور کھاؤ نقل کی
یہ بخاری نے ف معنی حدیث کے یہ نہین ہین کہ بسم اللہ کہنا تمھارا اب قائم مقام ہوتا ہی بسم اللہ کہنے ذبح کرنیوالے کے بلکہ بیان فرمایا کہ بسم اللہ کہنا مستحب ہے
وقت کھانے کے اور تم جو نہین جانتے ہو ذکر کرنا بسم اللہ کا وقت ذبح کے صحیح ہی کھانا اسکا جبکہ ہو ذبح کرنیوالا اُن لوگون سے کہ صحیح ہی کھانا ذبح کیے ہو
اُنکے کا بسبب حمل کرنے حال مسلمان کے صلاح پر اور گمان نیک کرنے کے اوپر ع ح وَعَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ سُئِلَ عَلِيٌّ هَلْ خَصَّكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ فَقَالَ مَا خَصَّنَا بِشَيْءٍ لَمْ يَعُمَّ بِهِ النَّاسَ اِلَّا مَا فِيْ قِرَابِ سَيْفِيْ هٰذَا فَاَخْرَجَ صَحِيْفَةً فِيْهَا لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ
ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْاَرْضِ وَفِيْ رِوَايَةٍ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْاَرْضِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ اٰوٰى مُحْدِثًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی طفیل سے کہ کہا پوچھے گئے حضرت علیؓ کہ آیا مخصوص وممتاز کیا ہی تمکو یعنی اہلبیت کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ کسی چیز کے
یعنی احکام سے کہ اورون کو وہ نہ فرمائے ہون پس فرمایا حضرت علیؓ نے کہ نہین خاص کیا ہمکو ساتھ کسی چیز کے ایسی چیز کہ نہ عام کیا ہو ساتھ اُسکے لوگونکو
لیکن وہ چیز کہ بیچ اس غلاف تلوار میری کے ہی یعنی نہین جانتا ہون کہ آیا وہ خاص ہین ساتھ ہمارے یا عام ہین سب کے لیے بھی پس نکالا حضرت علیؓ نے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

ایک کاغذ کہ اسمین تھے یہ احکام کہ لعنت کرے اللہ اُس شخص کو کہ ذبح کرے جانور سواے نام اللہ کے اور لعنت کرے اللہ اُس شخص کہ چراوے نشان زمین کا اور ایک روایت مین ہی جو شخص کہ تغیر تبدل کرے علامت زمین کی اور لعنت کرے اللہ اُس شخص کو کہ لعنت کرے اپنے باپ کو اور لعنت کرے اللہ اُس شخص کو کہ ٹھکانا دے بدعتی کو نقل کی یہ مسلم نے ف نشان زمین کا یعنی پتھر وغیرہ سرحد کا کہ جدا ہوتے ہین اُس سے حدود یعنی تغلب سے زمین ہمسایہ کی دبا لینا چاہتا ہی اور لعنت کرے اپنے باپ کو صریحًا کسی کے باپ کو لعنت کرے وہ اسکے باپ کو لعنت کرے چونکہ یہ سبب ہوا لعنت کا گویا کہ اسی نے لعنت کی اور ٹھکانا دے بدعتی کو اور حمایت کرے بدعتی کی کہ دین مین کچھ بات نکالے کہ اصلی مین نہ تھی اور خلاف سنت اور تغیر کرنیوالی سنت کی ہی

ح وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا لَاقُوا الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ قَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكَ عَنْهُ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشِ وَأَصَبْنَا نَهْبَ إِبِلٍ وَغَنَمٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهٰذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَافْعَلُوا بِهِ هٰكَذَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی رافع بن خدیج رض سے کہ کہا کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق مین ملنے والا ہون دشمنون سے یعنی کفار سے کل کو اور نہین ساتھ ہمارے چھریان یعنی شاید کہ چھریان ساتھ نہون کیا پس ذبح کرون ساتھ کھپانچ کے فرمایا جو چیز کہ بہاوے خون کو اور ذکر کیا جاوے نام اللہ کا اُسپر پس کھا یعنی جائز ہے کھانا اُس جانور کا کہ ذبح کیا جاوے ایسی چیز سے کہ بہاوے خون کو خواہ لوہا ہو یا اور کچھ اور اسپر اتفاق ہی علما کا سواے دانت اور ناخن کے اور بیان کرونگا تجھسے حال ہر ایک کا لے پر دانت پس ہڈی ہی اور لیکن ناخن پس چھریان ہین حبشیون کی اور پونہچے ہم لوٹ اونٹون اور بکریون کی کو پس بھاگا اُنمین سے ایک اونٹ پس مارا اُسکو ایک شخص نے تیر پس بند کیا اُسکو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق واسطے اُن اونٹون کے یعنی درمیان اُن بھاگنے والے نفرت رکھنے والے ہین لوگون سے مانند بھاگنے والے اور نفرت رکھنے والون کے جنگلی جانورون مین سے پس جسوقت کہ غالب ہون تمپر اُن اونٹون مین سے کوئی اونٹ پس کرو ساتھ اُسکے اسیطرح نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پس ہڈی ہی اور ہڈی سے ذبح روا نہین اور شیخ ابن صلاح نے کہا کہ نہین جانا مین بعد از بحث اور تفتیش کے واسطے منع ہونے ذبح کے ساتھ ہڈی کے معنی کہ عقل مین آوین اور اسیطرح کہا شیخ عبد السلام نے اور حدیث مین اسیقدر فرمایا ہی کہ دانت سے جائز نہین اس لیے کہ ہڈی ہی اور نووی نے کہا کہ علت اُسکی یہ ہی کہ ہڈی نجس ہوجاتی ہی خون سے جسوقت کہ ذبح کیا جاوے ساتھ اُسکے جانور اور ہڈی کے نجس کرنے سے نہی واقع ہوئی ہی اس لیے کہ خوراک جنات کی ہی اور لیکن ناخن الخ یعنی ناخن ہے ذبح کرنے مین تشبیہ ہے ساتھ حبشیو کے اس فعل شنیع مین کہ مخصوص ہی ساتھ اُنکے اور حبشی کافر ہین نصاریٰ اور ہمکو حکم ہی ساتھ مخالفت کرنے اُنکے کے اور جاننا چاہیے کہ منع کرنا ذبح کرنے سے ساتھ دانت اور ناخن کے مطلق ہی تینون اامون کے نزدیک اور امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک جائز نہین اُن دانتون اور ناخنون سے کہ بجاے خود ہون منھ اور ہاتھ مین اور جائز ہی اُن دانتون اور ناخنون سے کہ اُکھڑے ہون اور مضائقہ نہین ہی اُس ذبح کے کھانے کا ولیکن یہ ذبح مکروہ ہی اور شافع بھی یہی حکم رکھتا ہی دلیل اور اامون کی مطلق ہونا حدیث مذکور کا ہی اور دلیل ہماری قول آنحضرت صلعم کا ہی کہ فرمایا انہر الدم بما شئت اور افرالاوداج اور یہ حدیث رافع کی محمول ہی بغیر اکھاڑے پر اس لیے کہ حبشی اسیطرح کرتے تھے اور کرو ساتھ اُسکے اسیطرح معنی یہ ہین کہ اگر بھاگے جانور گھر کا پلا ہوا قسم اونٹ اور گاے اور بکری وغیرہ سے تو وہ مانند شکار وحشی کے ہی بیچ حکم ذبح کے پس تمام اجزا اُسکے جاے ذبح کے ہین اور شاید کہ تخصیص اونٹ کی اس لیے ہی کہ توحش اُسمین بہت ہوتا اور ایسا ہی حکم اُس صورت مین ہی کہ اونٹ وغیرہ کنوین اور مانند اُسکے مین گرپڑے پس ذبح دو قسم پر ہی اور اختیاری و اضطراری اختیاری ساتھ جراحت کے ہی درمیان لبہ اور لحیین کے اور کاٹنے رگون کے یا ساتھ نحر کے یعنی نیزہ وغیرہ مارنے کے سینہ مین اور اضطراری ساتھ زخمی کرنیکے ہی جس جگہ ہو

ح + ع وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ لَهُ غَنَمٌ تَرْعَى بِسَلْعٍ فَأَبْصَرَتْ جَارِيَةٌ لَنَا بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِنَا مَوْتًا فَكَسَرَتْ حَجَرًا

فذبحتها به فسأل النبي صلى الله عليه وسلم فأمره بأكلها رواه البخاري اور روایت ہے کعب بن مالکؓ سے یہ کہ تھا واسطے اُنکے ریوڑ چرتا تھا سلع پر کہ نام ہے پہاڑ کا مدینہ مین پس دیکھی ایک لونڈی ہماری نے بکری ریوڑ مین کہ مرتی ہے پس توڑا ایک ٹکڑا پتھر کا پس ذبح کی بکری ساتھ ٹکڑے پتھر کے پھر پوچھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی کعبؓ نے یہ کہ حلال ہے کھانا اُسکا یا نہین پس حکم فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبؓ کو ساتھ کھانے اُسکے نقل کی یہ بخاری نے وعن شداد بن اوس عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الله تعالى كتب الاحسان على كل شيء فاذا قتلتم فاحسنوا القتلة واذا ذبحتم فاحسنوا الذبح وليحد احدكم شفرته وليرح ذبيحته رواه مسلم اور روایت ہے شدادؓ بن اوس سے کہ نقل کی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تحقیق اللہ تعالی نے لازم کیا احسان کرنا ہر چیز پر حتی کہ قتل کرنے مین اور ذبح کرنے مین پس جسوقت کہ قتل کرو تم یعنی کسی کو قصاص مین یا حد مین پس اچھی طرح قتل کرو یعنی ایذا نہو قتل کرنے مین تلوار تیز ہو اور جلدی قتل کرو اور جسوقت کہ ذبح کرو کسی جانور کو پس اچھی طرح ذبح کرو اور چاہیے کہ تیز کرے ایک تمھارا چھری اپنی کو اور آرام دے جانور مذبوح کو نقل کی یہ مسلم نے ف آرام دے الخ یعنی چھوڑ دے اُسکو تاکہ مرجاوے اور سرد ہو جاوے اوپر کا جملہ اور یہ بیان ہے احسان کرنیکا ذبح مین کہ تیز چھری سے جلدی ذبح کرے اور بعد ذبح کے ٹھنڈا ہو جانے دے کہا ہے علما ہمارے نے مکروہ ہے پوست کھینچنا جانور کا پہلے ٹھنڈے ہونے کے اور مستحب ہے یہ کہ نہ تیز کرے چھری سامنے ذبیحہ کے اور نہ ذبح کرے ایک کو سامنے دوسرے کے اور پانون کھینچکر نہ لیجاوے ذبح کی جگہ اُسکو کہ ارادہ اُسکے ذبح کا رکھتا ہے +ع وعن ابن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى ان تصبر بهيمة او غيرها للقتل متفق عليه اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع فرماتے تھے اس سے کہ نشانا ٹھہرایا جاوے چارپایہ یا غیر اُسکا واسطے قتل کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جیسے یہان جو رنگ کاٹتے ہین بکری وغیرہ کے یا کسی جانور جیتے پر تیر وغیرہ سے نشانہ لگاتے ہین اس سے منع فرمایا یا یہ معنی ہین کہ منع فرمایا اس سے کہ بند کیا جاوے جانور بغیر دانہ پانی کے یہان تک کہ مرجاوے وعنه ان النبي صلى الله عليه وسلم لعن من اتخذ شيئا فيه الروح غرضا رواه مسلم + اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی اُس شخص کو کہ ٹھہراوے نشانہ اُس چیز کو کہ اسمین روح ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تتخذوا شيئا فيه الروح غرضا رواه مسلم اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ پکڑو نشانہ اُس چیز کو کہ اُس مین روح ہو نقل کی یہ مسلم نے ف یہ نہی تحریم کے لیے ہے بموجب قول حضرتؐ کے لعن الله من فعل هذا اور اسمین عذاب دینا حیوان کا اور ضایع کرنا مال کا ہے +ع وعن جابر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الضرب في الوجه وعن الوسم في الوجه رواه مسلم اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مارنے منہ پر یعنی آدمی کے یا جانور کے منہ پر طمانچہ یا کوڑا وغیرہ نہ مارے اور منع فرمایا داغ دینے سے منہ پر نقل کی یہ مسلم نے وعنه ان النبي صلى الله عليه وسلم مر عليه حمار وقد وسم في وجهه قال لعن الله الذي وسمه رواه مسلم اور روایت ہے جابرؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گذرا ایک گدھا اس حال مین کہ تحقیق داغ دیا گیا تھا اُسکے منہ پر فرمایا لعنت کرے اللہ اُس شخص کو کہ داغا ہے اسکو نقل کی یہ مسلم نے ف اگر کہا جاوے کہ لعنت کی حضرتؐ نے داغنے والے کو حالانکہ منع کیا گیا ہے لعنت کرنے مسلمان کے سے جواب یہ کہ احتمال ہے کہ داغنے والا مسلمان نہو یا ہو اہل نفاق سے اور احتمال ہے یہ کہ بددعا نہو بلکہ اخبار بالغیب ہو کہ وہ مستحق اسکا ہے اور جاننا چاہیے کہ داغنا منہ پر منع ہے بالاجماع خواہ آدمی ہو خواہ اور حیوانات لیکن جانور زکوٰۃ و جزیہ کو داغنا سواے منہ کے بعضون نے مستحب کہا ہے اور جائز ہے غیر اُن کے کے لیے اور مقصود تمیز و تعین ہے اور آدمی کے داغنے مین اخبار و آثار قولاً و فعلاً مختلف آئے ہین بعضے اقوال دلالت کرتے ہین اسپر کہ اچھا نہین اور بعضے اوپر مدح ترک کے اور بعضے اوپر نہی کے اُس سے اور فعل دلالت کرتا ہے جواز پر آیا کہ آنحضرتؐ نے بھیجا ایک طبیب کو ابیؓ بن کعب پاس پس فصد کی اُسنے اور داغا اور جب زخمی ہوے سعدؓ بن معاذ اذن دیا آنحضرتؐ نے اُنکو داغ دینے کا اور جب ورم ہوا اور داغ دیا اور داغا جابرؓ کو اور حدیث

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

ابن ابی زرارہ کو اور لکھا ہی علمانے کہ نہی محمول ہے اسپر کہ یہ اختیار ہو بے ضرورت اور احتیاج کے ساتھ اُسکے اور اگر ضرورت ہو جائز ہے کذا ذکر فی سفر السعادۃ اور لکھا ہے علمانے کہ داغنا اسباب وہمیہ سے ہی کرنا اسکا قادح ہی توکل مین بخلاف اور علاجون کے کہ اسباب ظنیہ سے ہین اور اگر ظن غالب یہان بھی حاصل ہو جائز ہو اور مختار یہ ہی کہ مکروہ تحریمی ہی مگر وقت حصول ظن غالب کے ساتھ قول طبیب حاذق کے کہ کے منحصر ہے علاج داغنے مین اور بعضون نے کہا کہ نہی اس سبب سے ہی کہ عرب اعتقاد رکھتے تھے کہ یہ نافع ہی قطعًا پس نہی کی تابیح ورطہ شرک خفی کے نہ پڑین اور باقی کلام شرح سفر السعادۃ مین ہی ع وعن انس قال غدوت الی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بعبد اللّٰہ بن ابی طلحۃ لیحنکہ فوافیتہ فی یدہ المیسم یسم ابل الصدقۃ متفق علیہ اور روایت ہی انس رض سے کہ کہا لیگیا مین صبح کو پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عبداللہ بن ابی طلحہ کو تاکہ چبا کر کھجور انکی تالو کو لگادین پس پایا مین نے حضرت کو اس حالت مین کہ اُنکے ہاتھ مین تھا آلہ داغ دینے کا داغ دیتے تھے زکوۃ کے اونٹونکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف عبداللہ بن ابی طلحہ بھائی تھے انس رض کے مان کی طرف سے اور ابو طلحہ خاوند تھے اُنکی مان کے اور کھجور چبا کر بچہ کے تالو کو لگانی سنت ہے اور یہ داغنا سوائے منھ کے تھا اور نہی خاص منھ پر داغنے سے ہی یا بلا ضرورت ع وعن ہشام بن زید عن انس قال دخلت علی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم وھو فی مربد فرأیتہ یسم شاءً حسبتہ قال فی اٰذانھا متفق علیہ اور روایت ہی ہشام بن زید سے کہ نقل کی انس رض سے کہا گیا مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال مین کہ وہ تھے بیچ جگہ بندھنے جانورون کے پس دیکھا مین نے حضرت کو داغتے ہین کسی عضو بکریون وغیرہ کو کہا ہشام نے کہ گمان کرتا ہون مین انس رض کو کہ کہا بیچ کانون اُنکے کے یعنی بکریون وغیرہ کے کان مین داغتے تھے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ کان داخل منھ کے نہین اسلیے کہ منھ پر داغنے سے تو منع ہی فرمایا ہی پھر کان کا ہے کو داغتے تھے اگر داخل ہوتے منھ مین ع

الفصل الثانی

فصل دوسری عن عدی بن حاتم قال قلت یا رسول اللّٰہ ارأیت احدنا اصاب صیدًا ولیس معہ سکین ایذبح بالمروۃ او شقۃ العصا فقال امرر الدم بما شئت واذکر اسم اللّٰہ رواہ ابوداؤد والنسائی روایت ہی عدی بن حاتم سے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ خبر دو مجکو کہ ایک ہمارا پونہچا شکار کو اس حال مین کہ نہ تھی ساتھ اُسکے چھری کیا ذبح کرے ساتھ سنگ سفید پتھر کے یا ٹکڑے لکڑی کے پس فرمایا بہا تو خون کو ساتھ جس چیز کے کہ چاہے تو اور یاد کر تو نام اللہ کا نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے وعن ابی العشراء عن ابیہ انہ قال یا رسول اللّٰہ اما تکون الذکوۃ الا فی الحلق واللبۃ فقال لو طعنت فی فخذھا لاجزأ عنک رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ والدارمی وقال ابوداؤد ھذا ذکوۃ المتردی وقال الترمذی ھذا فی الضرورۃ اور روایت ہی ابی العشراء رض سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یہ کہ اُنھون نے کہا یا رسول اللہ کیا نہین ہوتا ذبح یعنی ذبح شرعی مگر بیچ حلق اور سر سینہ کے پس فرمایا اگر زخم لگادے تو شکار کے ران مین البتہ کفایت کریگا تجھ سے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ابو داؤد نے کہ یہ ذبح کرنا اُس جانور کا ہی کہ گرا ہووے کوئین مین یعنی یہ حکم بیچ ذبح اضطراری کے ہی اور کہا ترمذی نے کہ یہ حالت ضرورت مین ہے ف یہ تفسیر اعم ہی تفسیر ابو داؤد کی سے واسطے شامل ہونے اُسکے کے اونٹ بھاگے ہوئے کو ع وعن عدی بن حاتم ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال ما علمت من کلب او باز ثم ارسلتہ وذکرت اسم اللّٰہ فکل مما امسک علیک قلت وان قتل قال اذا قتلہ ولم یاکل منہ شیئًا فانما امسکہ علیک رواہ ابوداؤد اور روایت ہی عدی رض بن حاتم سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو سکھلایا تو نے کتا ہو یا باز پھر چھوڑا تو نے اسکو یعنی ایک کو ان دونون مین سے شکار پر اور ذکر کیا نام اللہ کا پس کھا اُس جانور کو کہ پکڑ رکھا تجھپر کہا مین نے اگرچہ مار ڈالا اُسنے فرمایا جسوقت کہ مار ڈالا کتے یا باز نے شکار کو اور نہ کھایا اُسمین سے کچھ پس سوائے اسکے نہین کہ پکڑ رکھا ہی اسکو تجھپر نقل کی یہ ابو داؤد نے وعنہ قال قلت یا رسول اللّٰہ ارمی الصید فاجد فیہ من الغد سھمی قال اذا علمت ان سھمک قتلہ ولم تر فیہ اثر سبع فکل رواہ ابوداؤد اور روایت ہے عدی رض سے کہ کہا مین نے

[illegible]

یا رسول اللہ پھینکتا ہوں میں تیر شکار پر پھر پاتا ہوں میں اسمین اگلے دن تیر اپنا فرمایا جس وقت کہ جانے تو کہ یہ تیر تیرے نے قتل کیا اسکو اور نہ دیکھے اسمین نشان کسی درندے کا پس کھا یعنی اگر نشان درندے کا پاوے تو مت کھا اور اسیطرح اگر اثر کسی اور کے تیر کا پاوے تو بھی مت کھا نقل کی یہ ترمذی نے

وعن جابر قال نُهينا عن صيد كلب المجوس رواه الترمذي ع اور روایت ہے جابر رض سے کہا منع کیے گئے ہم کھانے شکار کتے مجوس کے سے نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی جو شکار کرے مجوسی اپنے کتے سے یا مسلمان کے کتے سے حلال نہیں کھانا اسکا مگر زندہ پاوے اور ذبح کرلے اسکو اور اگر مسلمان مجوسی کے کتے سے شکار کرے تو حلال ہے اور اگر مسلمان و مجوسی دونوں کتے کے چھوڑنے میں یا تیر لگانے میں شریک ہوں اور ماریں شکار کو تو حلال نہیں اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ جس کافر کا ذبح کیا ہوا نہیں حلال وہ اگر کتے وغیرہ سے شکار کرے تو وہ بھی نہیں درست ح ع

وعن ابي ثعلبة الخشني قال قلت يا رسول الله انا اهل سفر نمر باليهود والنصارى والمجوس فلا نجد غير آنيتهم قال فان لم تجدوا غيرها فاغسلوها بالماء ثم كلوا فيها واشربوا رواه الترمذي ع اور روایت ہے ابی ثعلبہ رض خشنی سے کہا کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق ہم ہیں اہل سفر گذرتے ہیں یہود اور نصاری اور مجوس پر پس نہیں پاتے ہم سواے باسن انکے کے فرمایا پس اگر نہ پاؤ تم سواے باسن انکے کے پس دھوؤ انکے باسنوں کو ساتھ پانی کے پھر کھاؤ انمین اور پیو نقل کی یہ ترمذی نے

وعن قبيصة بن هلب عن ابيه قال سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن طعام النصارى وفي رواية سأله رجل فقال ان من الطعام طعاما اتحرج منه فقال لا يتخلجن في صدرك شيء ضارعت فيه النصرانية رواه الترمذي وابو داود ع اور روایت ہے قبیصہ رض بن ہلب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہا پوچھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے طعام نصاری کے سے کہ کھائیں یا نہیں اور ایک روایت میں یوں ہے کہ پوچھا حضرت سے ایک شخص نے پس کہا اس شخص نے کہ تحقیق کھانوں میں سے ایک کھانا ہے یعنی کھانا یہود و نصاری کا کہ پرہیز کرتا ہوں میں اس سے پس فرمایا حضرت صلعم نے کہ نہ آوے بیچ سینہ تیرے کے کچھ یعنی شک و شبہہ مشابہ ہوا تو بیچ اسکے نصرانیت کے تئین نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے ف یعنی مشابہ ہوا تو بسبب اسکے اہل ملت نصرانیت کے تئین کہ وہ پرہیز کرتے ہیں جبکہ واقع ہوتا ہے انکے دل میں کہ یہ حرام ہے یا مکروہ اور یہ بیچ معنی تعلیل کے ہے اور معنی یہ ہیں کہ نہ پرہیز کر اور بے دلیل شک شبہہ میں مت پڑ اور ملت حنفیہ سہل ہے عمل ظاہر کر اگر پرہیز کریگا تو مشابہ ہوگا نصرانیت کے اسلیے کہ یہ دأب نصاری کے سے ہے اور تخصیص نصرانیت کی اس سبب سے کی کہ سائل عدی بن حاتم تھے اور وہ نصرانی تھے پہلے اسلام کے ع

وعن ابي الدرداء قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اكل المجثمة وهي التي تصبر بالنبل رواه الترمذي ع اور روایت ہے ابی درداء رض سے کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے مجثمہ کے سے اور مجثمہ وہ جانور ہے کہ کھڑا کیا جاوے اور مانند نشانے کے ٹھہرا کر تیر سے ماریں نقل کی یہ ترمذی نے ف یہ تفسیر مجثمہ کی کسی راوی نے کی ہے اور نہی اس سے اسلیے کی کہ یہ قتل ذبح نہیں ہے پس فعل منع ہے اور اس جانور کا کھانا حرام ہے ع مولانا

وعن العرباض بن سارية ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى يوم خيبر عن كل ذي ناب من السباع وعن كل ذي مخلب من الطير وعن لحوم الحمر الاهلية وعن المجثمة وعن الخليسة وان توطأ الحبالى حتى يضعن ما في بطونهن قال محمد بن يحيى سئل ابو عاصم عن المجثمة فقال ان ينصب الطير او الشيء فيرمى وسئل عن الخليسة فقال الذئب او السبع يدركه الرجل فيأخذ منه فتموت في يده قبل ان يذكيها رواه الترمذي ع اور روایت ہے عرباض بن ساریہ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا دن خیبر کے کھانے ہر کچلی والے کے سے یعنی جو حیوان کہ پھاڑتا ہو کچلی سے مانند شیر اور بھیڑیے اور چیتے اور ریچھ اور بندر اور سور اور مانند ان کے کے اور منع فرمایا کھانے ہر پنجہ والے کے سے پرندوں میں سے یعنی جو کہ شکار کرتا ہے پنجہ سے مانند باز اور چرغ اور مانند انکے کے اور منع فرمایا کھانے گوشت گدھوں گھر کے پلے ہوؤں کے سے یعنی بعد اسکے کہ حلال تھا کھانا اسکا اور منع فرمایا مجثمہ سے اور منع فرمایا کھانے اس جانور کے سے کہ چھین لیا جاوے درندے سے اور مر جاوے پہلے ذبح کرنیکے اور منع فرمایا صحبت کرنے لونڈیوں پکڑی ہوئیں جہاد کی سے اس حالت میں کہ ہوں

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

حاملہ یہانتک کہ جنین وہ چیز کہ بیچ پیٹ اُن کے کے ہو کہا محمد ابن یحییٰ نے کہ پوچھے گئے ابو عاصم یعنی شیخ اُسکے معنون مجثمہ کے سے پس کہا یہ کہ ٹھیرایا جاوے پرندہ یا اور یعنی چرندہ پھر تیر سے مارا جاوے اور پوچھے گئے ابو عاصم معنون خلیسہ کے سے پس کہا بھیڑیے یا اور کسی درندے نے پکڑ لیا ہو کسی جانور کو اور پاوے اُسکو کوئی پس چھین لیوے اُس سے اُس جانور کو پھر مرجاوے وہ اُسکے ہاتھ مین پہلے ذبح کرنے اُسکے سے نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض وَ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ شَرِيطَةِ الشَّيْطٰنِ زَادَ ابْنُ عِيسٰى هِيَ الذَّبِيحَةُ يُقْطَعُ مِنْهَا الْجِلْدُ وَلَا تُفْرَى الْأَوْدَاجُ ثُمَّ تُتْرَكُ حَتّٰى تَمُوتَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہو ابن عباس رض اور ابی ہریرہ رض سے یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا شریطہ شیطان سے زیادہ کیا ابن عیسیٰ نے بیان اُسکا وہ یہ کہ جانور دور کیا جاوے اُس سے چمڑا اور نہ کاٹی جاوین رگین گردن کی پھر چھوڑ دیا جاوے یہانتک کہ مرجاوے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف اہل جاہلیت کاٹتے تھے تھوڑا سا پوست جانور کے حلق کا اور چھوڑ دیتے تھے اُسکو یہانتک کہ وہ مرجاتا تھا اور اُسکو شریطہ اس سبب سے کہا کہ شرط بمعنی نشتر مارنے کے ہو ماخوذ ہو شرط حجام سے یا شرط بمعنی علامت کے ہے اور اسکو اضافت طرف شیطان کے اسلیے کی کہ وہ باعث اس عمل پر اور راضی ساتھ اسکے ہو ح وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَكَاةُ الْجَنِينِ ذَكَاةُ أُمِّهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ اور روایت ہو جابر رض سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذبح کرنا بچے کا کہ ماں کے پیٹ مین ہو ذبح کرنا ماں اُسکی کا ہو نقل کی یہ ابو داؤد اور دارمی نے اور نقل کی ترمذی نے ابی سعید رض سے ف یعنی ذبح ہونا ماں کا کافی ہو واسطے حلال ہونے پیٹ کے بچے کے پس اگر بکری ذبح کی گئی اور اُسکے پیٹ مین بچہ مر گیا حلال ہو کھانا اُسکا تینوں اماموں کا یہی مذہب ہو لیکن امام شافعیؒ کے نزدیک حلال ہو خواہ بال نکلے ہوں یا نہیں اور امام مالکؒ کے نزدیک اگر تمام ہو خلقت اُسکی اور نکلے ہوں بال اُسکے اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک حلال نہیں ہو کھانا اُسکا مگر یہ کہ نکلے زندہ اور ذبح کیا جاوے اور قول زفر اور حسن بن زیاد کا بھی یہی ہو اور دلیل اُنکی یہ ہو کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہو کہ جب گر پڑے شکار پانی مین نہ کھانا چاہیے اُس کو باحتمال اسکے کہ شاید پانی سے مرا ہو پس حرام کیا کھانے کو وقت وقوع شک کے بیچ سبب نکلنے جان کے اور یہ موجود ہو اس بچہ مین معلوم نہیں کہ وہ بسبب ذبح کرنے ماں کے مرا ہو یا دم گھٹ کر اور اگر بچہ زندہ نکلے واجب ہو ذبح کرنا اُسکا بالاتفاق اور بیچ صحت اس حدیث کے کلام ہو نزدیک امام صاحب کے واللہ اعلم ح وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ نَنْحَرُ النَّاقَةَ وَنَذْبَحُ الْبَقَرَةَ وَالشَّاةَ فَنَجِدُ فِي بَطْنِهَا الْجَنِينَ أَنُلْقِيهِ أَمْ نَأْكُلُهُ قَالَ كُلُوهُ إِنْ شِئْتُمْ فَإِنَّ ذَكَاتَهُ ذَكَاةُ أُمِّهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہو ابی سعید خدری رض سے کہ کہا ہمنے یا رسول اللہ نحر کرتے ہین ہم اونٹنی کو اور ذبح کرتے ہین ہم گائے اور بکری کو پس پاتے ہین ہم اُسکے پیٹ مین بچہ یعنی مردہ کیا پھینک دین اُسکو یا کھاوین اُسکو فرمایا کھاؤ اُسکو اگر چاہو پس تحقیق ذبح کرنا اُسکا ذبح کرنا ماں اُسکی کا ہو نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ف نحر نیزہ مارنا اونٹ کے سینے مین اور یہ سنت ہو اونٹ مین اگرچہ ذبح بھی جائز ہو اور ذبح کاٹنا حلق کی رگوں کا یہ بکری وغیرہ مین سنت ہو ح وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ عُصْفُورًا فَمَا فَوْقَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا سَأَلَهُ اللهُ عَنْ قَتْلِهِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا حَقُّهَا قَالَ أَنْ يَذْبَحَهَا فَيَأْكُلَهَا وَلَا يَقْطَعَ رَأْسَهَا فَيَرْمِيَ بِهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہو عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ قتل کرے چڑیا کو پس اس چیز کو کہ زیادہ ہو اُس سے بڑے ہونے مین یا چھوٹے ہونے مین بغیر حق اُسکے کہ وہ منتفع ہوتا ہو ساتھ کھانے اُسکے کے سوال کریگا اُس سے اللہ قتل کرنے اُسکے سے یعنی عتاب و عذاب کریگا اُسپر دن قیامت کے کہا گیا یا رسول اللہ اور کیا ہو حق اُسکا فرمایا یہ کہ ذبح کرے اُسکو یعنی نہ مارے اُسکو اور طرح اور کھاوے اُسکو اور نہ کاٹے سر اُسکا اور پھینک دے اُسکو نقل کی یہ احمد اور نسائی اور دارمی نے ف کھاوے اُسکو یعنی منتفع ہو ساتھ اُسکے اور نہ پھینک دے اُسکو پس ضایع کرے اُسکو کہا ابن ملک نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ مکروہ ہو ذبح کرنا حیوان کا واسطے غیر کھانے کے انتہی اور اشبہ یہ ہے کہ کراہت تحریمی ہے اور اسی لیے

له: شیخ ترمذی کا اور دارمی کا اور ابو داؤد ... ۱۲ لمعات ... نزدیک امام ابو یوسف کے اور امام محمد کے اگر پوری ہو خلقت اس کی حلال ہے ۱۲

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

منع فرمایا آنحضرت نے قتل کرتے اُن حیوانات کے سے کہ نہیں کھائے جاتے ہین جیسے کہ آگے آتا ہی کہا طیبی نے کہ حق اُسکا عبارت ہی منتفع ہونے سے
ساتھ اُسکے جیسے کہ کاٹنا سر کا اور پھینک دینا اُسکا عبارت ہی ضایع کرنے حق اُسکے سے پس ہوگا قول حضرت کا وَلَا یَقْطَعُ اِسْمَا فرمی بہا مانند تاکید کے واسطے
سابق کے +ع+ وَعَنْ اَبِیْ وَاقِدِ اللَّیْثِیِّ قَالَ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ وَھُمْ یَجُبُّوْنَ اَسْنِمَۃَ الْاِبِلِ وَیَقْطَعُوْنَ اَلْیَاتِ الْغَنَمِ
فَقَالَ مَا یُقْطَعُ مِنَ الْبَھِیْمَۃِ وَھِیَ حَیَّۃٌ فَھِیَ مَیْتَۃٌ وَلَا تُؤْکَلُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی واقد لیثی رض سے کہ کہا آئے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین اس حال مین کہ مدینہ والے کاٹ لیا کرتے تھے کوہان اونٹون کے اور کاٹ لیتے تھے چکتیان دُنبون کی یعنی کھانے
کے لیے پس فرمایا حضرت نے کہ جو چیز کاٹی جاوے جانور سے اس حال مین کہ وہ ہو زندہ پس وہ چیز مردار ہے نہ کھائی جاوے نقل کی یہ ترمذی اور
ابوداؤد نے ف یعنی جو عضو جانور زندہ سے کاٹ لیا ہو پس وہ مردار ہی اسکا کھانا درست نہیں +ع مولانا اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری
عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِیْ حَارِثَۃَ اَنَّہٗ کَانَ یَرْعٰی لِقْحَۃً بِشِعْبٍ مِنْ شِعَابِ اُحُدٍ فَرَاٰی بِھَا الْمَوْتَ فَلَمْ یَجِدْ مَا یَنْحَرُھَا
بِہٖ فَاَخَذَ وَتِدًا فَوَجَاَ بِہٖ فِیْ لَبَّتِھَا حَتّٰی اَھْرَاقَ دَمَھَا ثُمَّ اَخْبَرَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَہٗ بِاَکْلِھَا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَمَالِکٌ
وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ فَذَکَّاھَا بِشِظَاظٍ روایت ہی عطاء بن یسار سے کہ نقل کی ایک شخص سے کہ تھا قبیلہ بنی حارثہ سے یہ کہ وہ تھا چراتا اونٹنی کو کہ قریب تھی بیانے
کے بیچ درے کے درون پہاڑ اُحد کے سے پس دیکھا اُسمین اثر موت کا یعنی اونٹنی مرنے لگی پس نہ پائی اُسنے کوئی چیز کہ نحر کرے اُسکو ساتھ اُس کے
پس لی ایک میخ اور چبھودی میخ یعنی تیز طرف سے اُسکے سینے کے اوپر یہانتک کہ بہادیا خون پھر خبر دی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی اس
ماجرے کی پس حکم کیا اُسکو ساتھ کھانے اُسکے کے نقل کی یہ ابوداؤد اور مالک نے اور ایک روایت مین یون ہی کہ کہا پس ذبح کیا اُسکو ساتھ لکڑی
تیز کے وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ دَابَّۃٍ فِی الْبَحْرِ اِلَّا وَقَدْ ذَکَّاھَا اللّٰہُ لِبَنِیْ اٰدَمَ رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ اور روایت ہی جابر رض سے
کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی جانور دریا مین مگر کہ ذبح کیا ہی اُسکو خدا نے واسطے بنی آدم کے نقل کی یہ دارقطنی نے ف یعنی
حلال ہی بغیر ذبح کے اور شکار کرنا اور نکالنا اُسکا دریا سے حکم ذبح کا رکھتا ہی ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ سب جانور دریا کے حلال ہین
خواہ آپ مرجاوین خواہ شکار کرے اور انمین سے اوپر حلال ہونے مچھلی کے اتفاق ہی سب علما کا اور اور جانورون مین خلاف ہی کہا امام ابو حنیفہ رح
نے کہ نہین حلال سوائے مچھلی کے اور جو مچھلی پانی مین بغیر آفت سردی و گرمی کے مرکر پانی کے اوپر آجاوے وہ حرام ہی اور سردی یا گرمی سے مرجاوے
تو حلال ہی +ح بَابُ ذِکْرِ الْکَلْبِ باب ہی بیچ بیان کتے کے ف یعنی اس باب مین حکم کتون کا مذکور ہی کہ کونسا پالنا جائز ہی اور کونسا نہین جائز
اور کسکا مارنا جائز ہی اور کسکا نہین جائز +ح اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل اول عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنٰی
کَلْبًا اِلَّا کَلْبَ مَاشِیَۃٍ اَوْ ضَارٍ نُقِصَ مِنْ عَمَلِہٖ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطَانِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابن عمر رض سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو
شخص کہ پالے کتا سوائے کتے مواشی کے یا شکاری کے کم کیا جاتا ہی ثواب عمل اُسکے سے ہر روز دو قیراط نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف قیراط
آدھے دانگ کو کہتے ہین اور مراد یہان مقدار معلوم ہی نزدیک اللہ تعالی کے اور خلاف کیا علما نے بیچ سبب نقصان ثواب اعمل کے بسبب
پالنے کتے کے بعضون نے تو کہا کہ بسبب نہ داخل ہونے ملائکہ رحمت کے ہی گھر مین اور بعضون نے کہا کہ بسبب ایذا پہنچانے کے لوگونکو اور بعضون
نے کہا بسبب اسکے کہ باسنون مین منھ ڈالتے ہین وقت غفلت کے اور نہین دھوتے انکو لوگ +ح +ع وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اتَّخَذَ کَلْبًا اِلَّا کَلْبَ مَاشِیَۃٍ اَوْ صَیْدٍ اَوْ زَرْعٍ انْتَقَصَ مِنْ اَجْرِہٖ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پالے کتا سوائے کتے مواشی کے یا شکار کے یا کھیتی کے کم ہوتا ہی ثواب اُسکے سے ہر روز موافق قیراط کے

نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ بھی مثل حدیث سابق کے ہے لیکن یہاں کتا کھیتی کا زیادہ کیا یعنی جو کہ واسطے محافظت زراعت کے پالے ۔ اور نقصان
ثواب سے مقدار قیراط کے کہا اور وہاں مقدار دو قیراط کے اور یہ تفاوت یا تو بسبب اختلاف انواع کتوں کے ہے کہ بعضے اُنمیں بہت ایذا پہونچاتے ہیں
اُنسے نقصان بقدر دو قیراط کے ہوتا ہے اور بعضے کمتر ہیں ایذا پہونچانے میں اُن سے بقدر ایک قیراط کے ہوتا ہے اور یا باعتبار مکان کے کہ بعضے مکانوں میں
کتے کے پالنے سے نقصان بقدر دو قیراط کے عمل سے ہوتا ہے مانند کے مدینہ کے بسبب بزرگی اُنکی کے اور غیر اُنکے میں بقدر ایک قیراط کے یا دو قیراط
شہروں میں اور قریوں میں اور ایک قیراط جنگلوں میں یا بسبب خلاف زمانوں کے کہ پہلے ساتھ نقصان ایک قیراط کے حکم کیا اور جب مخالطت ساتھ
کتوں کے اور الفت ساتھ اُنکے زیادہ ہوئی زجر و تشدید زیادہ ہوئی اور حکم ساتھ نقصان دو قیراط کے کیا ۔ ح **وَعَنْ جَابِرٍ** قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْکِلَابِ حَتّٰی اَنَّ الْمَرْأَۃَ تَقْدَمُ مِنَ الْبَادِیَۃِ بِکَلْبِہَا فَنَقْتُلُہٗ ثُمَّ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِہَا وَقَالَ
عَلَیْکُمْ بِالْاَسْوَدِ الْبَہِیْمِ ذِی النُّقْطَتَیْنِ فَاِنَّہٗ شَیْطَانٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر رضی سے کہا حکم کیا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ
قتل کرنے کتوں کے یعنی کتوں مدینے کے یہانتک کہ عورت آتی تھی جنگل سے ساتھ کتے اپنے کے اُسکے کتے کو بھی قتل کرتے تھے ہم پھر منع فرمایا حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنے اُنکے سے اور فرمایا لازم ہے تمپر قتل کرنا کتے سیاہ خالص دو نقطوں والے کا کہ وہ شیطان ہے نقل کی یہ مسلم نے ف لکھا ہے
علمانے کہ حکم کرنا ساتھ قتل کرنے کتوں کے مخصوص تھا ساتھ مدینہ مطہرہ کے کہ جگہ اُترنے وحی اور ملائکہ کی تھی پس سزاوار ہے پاک کرنا اُسکا کتوں سے
کہ مانع ہیں دخول ملائکہ سے اور تخصیص عورت کی بسبب اسکے ہے کہ جو عورتیں جنگل میں رہتی تھیں اُنکو احتیاج کتوں کی بہت ہوتی تھی یا قید عورت کی اتفاقی ہے
واللہ اعلم اور دو نقطوں والے کا یعنی جسکی آنکھوں پر دو نقطے سفید ہوتے ہیں اور شیطان اُسکو کہا بسبب شدت خبث اُسکے کے اور بہت ایذا پہونچانے کے
بسبب اسکے کہ بدتر ہوتا ہے نگہبانی کرنے میں اور دور تر ہوتا ہے شکار کرنے سے حتی کہ امام احمد اور اسحق نے کہا کہ نہیں حلال ہے شکار کتے سیاہ کا اسلیے کہ
وہ شیطان ہے اور کہا نووی نے کہ اتفاق رکھتے ہیں علما اوپر قتل کرنے کتے عقور یعنی کٹکھنے کے اگرچہ سیاہ نہو اور اختلاف رکھتے ہیں اُس کتے میں
کہ نہیں ضرر اُسمیں کہا امام حرمین نے کہ حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ قتل کرنے سب کتوں کے پھر نسخ کیا گیا یہ سوا ے کتے سیاہ ایک رنگ کے
پھر ٹھیری شرع اوپر نہی کے قتل کرنے تمام اُن کتوں کے سے کہ نہیں ضرر اُنمیں یہانتک کہ کتا سیاہ ایک رنگ بھی انتہی ح ع **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ**
اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْکِلَابِ اِلَّا کَلْبَ صَیْدٍ اَوْ کَلْبَ غَنَمٍ اَوْ مَاشِیَۃٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عمر رضی سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
حکم کیا ساتھ قتل کرنے کتوں کے یعنی تمام کتوں کے یا کتوں مدینہ کے اور یہ ظاہر تر ہے سوا ے کتے شکاری کے یا کتے بکریوں کے یا مواشی کے نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے ف یا کتے مواشی کے یہ تعمیم بعد تخصیص ہے پس اس صورت میں او تنویع کے لیے ہوگا جیسے کہ اُسکے پہلے ہے یا لفظ او شک راوی کے
لیے ہے کہ لفظ غنم کہا یا ماشیہ واللہ اعلم ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ** عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا
اَنَّ الْکِلَابَ اُمَّۃٌ مِّنَ الْاُمَمِ لَاَمَرْتُ بِقَتْلِہَا کُلِّہَا فَاقْتُلُوْا مِنْہَا کُلَّ اَسْوَدَ بَہِیْمٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ وَزَادَ التِّرْمِذِیُّ وَ
النَّسَائِیُّ وَمَا مِنْ اَہْلِ بَیْتٍ یَرْتَبِطُوْنَ کَلْبًا اِلَّا نَقَصَ مِنْ عَمَلِہِمْ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطٌ اِلَّا کَلْبَ صَیْدٍ اَوْ کَلْبَ حَرْثٍ اَوْ کَلْبَ غَنَمٍ
روایت ہے عبد اللہ رضی بن مغفل سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اگر نہوتی یہ بات کہ کتے ایک جماعت ہیں جماعتوں میں سے تو البتہ حکم کرتا میں ساتھ
قتل کرنے اُن سب کے پس قتل کرو اُنمیں سے ہر کتے سیاہ خالص کے تئیں نقل کی یہ ابوداؤد اور دارمی نے اور زیادہ کی ترمذی اور نسائی نے یہ عبارت
اور نہیں کوئی گھر والے کہ باندھیں کتے کو مگر کہ کم کیا جاتا ہے ثواب عمل اُنکے سے ہر روز ایک حصہ معین مگر کتا شکاری یا کتا کھیتی کا یا کتا ریوڑ کا ف
ایک جماعت ہے الخ بموجب قول اللہ تعالیٰ کے وَمَا مِنْ دَابَّۃٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ یَّطِیْرُ بِجَنَاحَیْہِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُکُمْ اور فاقتلوا جواب ہے شرط

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

محذوف کا گویا کہ فرمایا کہ پس جب نہ ہوئی راہ طرف قتل سب کے بسبب مذکور کے تو پس قتل کرو اسکا حاصل یہ کہ حضرت نے امر کیا وہ رکھا فنا کرنا ایک جماعت کا
جماعتون مخلوق خدا تعالیٰ کے سے اس لیے کہ نہین کوئی خلق خدا کی مگر کہ اسمین ایک طرح کی حکمت ہی اور مصلحت پس جب نہ ہوئی انکے مارنے کی طرف
راہ تو پس قتل کرو بدون انکے کو کہ وہ سیاہ ایک رنگ ہین اور باقی رکھو سوائے انکے کو تاکہ منتفع ہوؤ تم بسبب انکے نگہبانی مین ۱۲ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّحْرِيْشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عباس رض سے کہ کہا منع فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی سے درمیان چارپایون کے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے ف یعنی مینڈھون اور ہاتھیون اور بیلون کو اور
سوائے انکے اور چارپایون کو لڑاوے نہین اور جانور پرندون کا بھی یہی حکم ہی یعنی مرغ اور لعل اور بٹیر وغیر ذلک بھی لڑانے منع ہین اور جب جانورونکا
لڑانا منع ہوا تو آدمیون کا لڑانا بطریق اولیٰ منع ہوگا اور یہ بہت ہی بعض بلاد مین ۱۲ح ع بَابُ مَا يَحِلُّ اَكْلُهٗ وَمَا يَحْرُمُ باب ہے
بیچ بیان اس چیز کے کہ حلال ہی کھانا اسکا اور باب اس چیز کا کہ حرام ہی کھانا اسکا ف جاننا چاہیے وہ چیز کہ ثابت ہوئی ہے حرمت اسکی کتاب اللہ
سے وہ میتہ ہی اور دم مسفوح اور گوشت سور کا اور جو جانور کہ ذبح کیا گیا بنام غیر خدا تعالیٰ کے چنانچہ آیت قُلْ لَّاۤ اَجِدُ فِيْ مَاۤ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا
انبات اسکا کرتی ہی بعد ازان زیادہ کیا سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور چیزون کو مانند ذی ناب اور ذی مخلب اور گدھون گھر کے پلے ہوون
کے اور سوائے انکے کے پس بعضے تو متفق علیہ ہین بسبب قطعیت احادیث کے اور بعضے مختلف فیہ ہین درمیان ائمہ کے بسبب اختلاف احادیث کے
اور پیدا ہوا ہی اختلاف اس آیت سے وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ اور ساتھ اسکے دلیل پکڑی ہی ہمارے علما نے
اور حرام ہونے جانورون پانی کے سوائے مچھلی کے اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ امام مالک رح اور ایک جماعت اہل علم سے گئے ہین طرف مطلق حلال ہونے
تمام جانورون دریائی کے اور استثنا کیا ہی بعضون نے سور اور کتے اور انسان پانی کے کو اور امام شافعی رح کے نزدیک مطلق دریا کے جانور حلال
ہین بدلیل قول اللہ تعالیٰ کے اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ اور قول حضرت کے بیچ شان دریا کے هُوَ الطَّهُوْرُ مَاۤؤُهٗ وَالْحِلُّ مَيْتَتُهٗ اور ہمارے
لیے دلیل ہی قول اللہ تعالیٰ کا وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ اس لیے کہ سوائے مچھلی کے جو جانور ہی دریا کا خبیث ہی اور مراد خبیث سے وہ چیز ہی کہ
پلید جانے اسکو طبیعت سلیم ضد طیب کے اور سوائے مچھلی کے جو چیز کہ ہی طبیعت سلیم اسکو خبیث جانتی ہی ۱۲ح اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ فَاَكْلُهٗ حَرَامٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو جانور صاحب کچلی کا ہی درندون سے یعنی جو دانت سے شکار کرے مانند شیر اور بھیڑیے وغیرہ کے پس کھانا اسکا حرام ہی نقل کی یہ مسلم نے
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَكُلِّ ذِيْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور
روایت ہی ابن عباس رض سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے ہر کچلی والے کے سے درندونمین سے اور کھانے ہر چنگل گیر کے سے
پرندونمین سے یعنی جو کہ پنجے سے شکار کرے مانند باز وغیرہ کے نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ قَالَ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لُحُوْمَ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ثعلبہ رض سے کہ کہا حرام فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت گدھے گھر کے پلے ہوون کے سے نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے ف گدھے وحشی کہ انکو گورخر کہتے ہین حلال ہین بالاتفاق ۱۲ح وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى يَوْمَ
خَيْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ وَاَذِنَ فِيْ لُحُوْمِ الْخَيْلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابر رض سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا دن خیبر کے کھانے گوشت گدھون
گھر کے پلے ہوون کے سے اور اذن فرمایا بیچ کھانے گوشت گھوڑون کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ائمہ اتفاق رکھتے ہین اوپر اباحت گوشت
گھوڑے کے سوائے امام ابو حنیفہ رح اور امام مالک رح کے کہ وہ قائل ہین کراہت تحریمی یا تنزیہی کے یہ حضرت شیخ نے لکھا ہی اور بعد اسکے بہت سی وجہین کراہت کی

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

امام صاحب سے نقل کی ہین لیکن کفایت المنتہی سے نقل کیا ہی کہ بعضون نے کہا ہی کہ امام ابوحنیفہ رح نے رجوع کی ہی قول حرمت گوشت گھوڑے
کی سے تین دن پہلے وفات اپنی سے اور اسی پر فتوی ہی انتہی اور در مختار مین لکھا ہی کہ گوشت گھوڑے کا حلال نہین ہی امام صاحب کے نزدیک اور
صاحبین اور شافعی رح کے نزدیک حلال ہی اور کہا بعضون نے کہ امام ابوحنیفہ رح نے رجوع کی حرمت اسکی سے تین دن پہلے مرنے کے و علیہ الفتوی عمادیہ
انتہی اور میرے استاد بزرگوار جناب مولانا محمد اسحق صاحب زاد اللہ شرفا بھی اسی روایت پر فتوی دیتے ہین وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّہٗ رَاٰی حِمَارًا
وَحْشِیًّا فَعَقَرَہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ مَعَکُمْ مِّنْ لَّحْمِہٖ شَیْءٌ قَالَ مَعَنَا رِجْلُہٗ فَاَخَذَھَا فَاَکَلَھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی قتادہ رض سے
یہ کہ انھون نے دیکھا گورخر پس قتل کیا اسکو یعنی اور پوچھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جواز کھانے اسکے سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہی
ساتھ تمھارے گوشت اسکے سے کچھ کہا ابو قتادہ رض نے کہ ساتھ ہمارے ہی پاؤن اسکا پس لیا حضرت نے اسکو اور کھایا اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اَنْفَجْنَا اَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّھْرَانِ فَاَخَذْتُھَا فَاَتَیْتُ بِھَا اَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَھَا وَبَعَثَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِوَرِکِھَا وَفَخِذَیْھَا
فَقَبِلَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس رض سے کہ کہا بھگایا ہمنے یعنی شکار کرنے کے لیے خرگوش کو مر الظہران مین کہ نام ایک جگہ کا ہی درمیان حرمین کے ہی
تو کے پس پکڑ لیا اسکو مین نے پھر لایا مین اسکو ابوطلحہ رض کے پاس پس ذبح کیا اسکو اور بھیجا پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کولہ اسکا اور دونون رانین اسکی
پس قبول کیا حضرت نے اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی اگر کھانا اسکا درست نہوتا تو نہ قبول فرماتے اسکو اور منع فرماتے اس سے پس قبول
کرنے سے معلوم ہوا کہ وہ حلال ہی اور بیچ کتاب الرحمة فی اختلاف الائمة کے لکھا ہی کہ خرگوش حلال ہی بالاتفاق وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلضَّبُّ لَسْتُ اٰکُلُہٗ وَلَا اُحَرِّمُہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عمر رض سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑا گوہ نہ کھاتا ہون مین
اسکو اور نہ حرام کرتا ہون مین اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بڑا گوہ کی سات سو برس کی عمر ہوتی ہی اور پانی نہین پیتی بلکہ کفایت کرتی ہے
ساتھ ہوا کے اور چالیس روز مین ایک قطرہ پیشاب کرتی ہی اور دانت نہین ٹوٹتے اسکے اور کہا ہی بعضون نے کہ نہ کھانا اسکو بسبب کراہت طبع کے تھا اور نہ حرام کرنا
اس لیے تھا کہ وحی کی گئی تھی حضرت کو اسکے حق مین کچھ ابتک اور آتی ہی وہ حدیث کہ دلالت کرتی ہی اسکی حرمت پر بموجب اس حدیث کے امام ابوحنیفہ رح
کے نزدیک حرام ہی کھانا اسکا اور امام احمد رح اور شافعی رح کے نزدیک مضائقہ نہین اسکے کھانے کا بموجب اس حدیث کے ۱۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ
خَالِدَ بْنَ الْوَلِیْدِ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی مَیْمُوْنَةَ وَھِیَ خَالَتُہٗ وَخَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَجَدَ عِنْدَھَا ضَبًّا
مَحْنُوْذًا فَقَدَّمَتِ الضَّبَّ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَہٗ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ خَالِدٌ اَحَرَامٌ الضَّبُّ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لَا وَلٰکِنْ لَّمْ یَکُنْ بِاَرْضِ قَوْمِیْ فَاَجِدُنِیْ اَعَافُہٗ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُہٗ فَاَکَلْتُہٗ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَنْظُرُ اِلَیَّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عباس رض سے یہ کہ خالد بن ولید نے خبر دی انکو یہ کہ وہ داخل ہوئے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے میمونہ پر اور میمونہ خالہ تھین خالد کی اور خالہ تھین ابن عباس رض کی پس پائی خالد رض نے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نزدیک میمونہ کے گوہ بھنی ہوئی پس
آگے کیا میمونہ نے گوہ کو رو برو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس اٹھالیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اپنا گوہ سے پس کہا خالد رض نے کیا حرام ہے
گوہ یا رسول اللہ فرمایا کہ نہین ولیکن نہین ہوتی بیچ زمین قوم میری کے پس پاتا ہون مین اپنے تئین کہ کراہت کرتا ہون مین اس سے یعنی طبعی کراہت ہی
مجھکو اس سے کہا خالد رض نے پس کھینچ لیا مین نے اسکو اور کھایا اسکو اس حال مین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے تھے طرف میری نقل کی یہ بخاری اور
مسلم نے ف نہی گوہ کے کھانے سے جو آگے آتی ہی یہ قصہ اسکے پہلے کا ہی پس یہ حدیث منسوخ ہوگی واللہ اعلم ۱۲ع وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ لَحْمَ الدَّجَاجِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی موسی رض سے کہ کہا دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کھاتے گوشت مرغ کا نقل کی

له یہ حدیث مع قصہ اور احکام اسکے کتاب المناسک میں باب الاحرام میں گذر چکی ہے ۱۲

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

یہ بخاری اور مسلم نے ؔ وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ کُنَّا نَاْکُلُ مَعَہُ الْجَرَادَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن ابی اوفی رض سے
کہ کہا جہاد کیے ہمنے ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سات جہاد تھے ہم کھاتے ساتھ حضرت کے ٹڈی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف لفظ معہ نہین ہی
مسلم مین اور نہ ترمذی مین اور خالی ہین اکثر روائتین اس زیادتی سے اور جس نے کہ زیادہ کیا ہی یہ معنی مراد رکھے ہین کہ ہم کھاتے تھے اور ہمراہ حضرت کے
تھے اور آنحضرت صلعم انکار نہین کرتے تھے ہم پر نہ یہ کہ آنحضرت اور وہ ساتھ کھاتے تھے اور یہ تاویل اگرچہ خلاف ظاہر کے ہی ولیکن ثابت ہوا ہی کہ آنحضرت
نے نہین کھائی ٹڈی اور فرمایا کہ نہ مین کھاتا ہون اور نہ حرام کرتا ہون ؔ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ غَزَوْتُ جَیْشَ الْخَبَطِ وَاُمِّرَ اَبُوْ عُبَیْدَۃَ فَجُعْنَا جُوْعًا
شَدِیْدًا فَاَلْقَی الْبَحْرُ حُوْتًا مَیِّتًا لَمْ نَرَ مِثْلَہٗ یُقَالُ لَہُ الْعَنْبَرُ فَاَکَلْنَا مِنْہُ نِصْفَ شَھْرٍ فَاَخَذَ اَبُوْ عُبَیْدَۃَ عَظْمًا مِّنْ عِظَامِہٖ فَمَرَّ الرَّاکِبُ تَحْتَہٗ فَلَمَّا
قَدِمْنَا ذَکَرْنَا لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کُلُوْا رِزْقًا اَخْرَجَہُ اللّٰہُ اِلَیْکُمْ وَاَطْعِمُوْنَا اِنْ کَانَ مَعَکُمْ فَاَرْسَلْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْہُ فَاَکَلَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی جابر رض سے کہ کہا جہاد کیا مین نے ساتھ لشکر خبط کے اور امیر کیے گئے تھے ابو عبیدہ رض پس
بھوکے ہوئے ہم سخت بھوکے ہونا پس پھینکی دریا نے ایک مچھلی مری ہوئی یعنی کنارے دریا پر نہین دیکھی ہم نے مانند اسکے بڑاپے مین کہا جاتا تھا
اس قسم کی مچھلی کو عنبر پس کھایا ہم نے اُسمین سے آدھے مہینے تک پھر لی ابو عبیدہ رض نے ایک ہڈی اُسکی ہڈیون مین سے یعنی پہلو کی ہڈی کھڑی کی پس گذر گیا
اونٹ کا سوار اُسکے نیچے سے پس جب آئے ہم اُس جہاد سے یعنی مدینہ مین ذکر کیا ہم نے روبرو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قصہ اسکا پس فرمایا
کھاؤ رزق کو کہ نکالا اسکو اللہ نے طرف تمھارے یعنی خوب کیا تمنے کہ کھایا اگر باقی رہا ہو اُس سے کچھ کھاؤ یا اگر اس جنس سے اور رزق پاؤ کھاؤ تم
اور کھلاؤ ہمکو اگر ہو ساتھ تمھارے یعنی اگر کچھ باقی رہا ہو اُسمین سے تمھارے پاس ہمکو بھی کھلاؤ یہ اُنکے دل خوش کرنے کے لیے اور تاکید حلال ہونے
اُسکے کے لیے فرمایا کہ یہ سمجھا نہین کہ بسبب اضطرار کے حلال تھی کہا جابر رض نے پس بھیجا ہمنے طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسمین سے پس کھایا حضرت صلعم
نے اُسمین سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف خبط ساتھ زبر خ و ب کے اور ساتھ جزم ب کے بھی آیا ہی بمعنی پتے درختون کے کہ جھاڑے جاتے ہین
لاٹھی سے اور یہ نام اس غزوہ کا اس لیے رکھا گیا کہ بسبب اضطرار کے پتے درختون کے کھاتے تھے یہانتک کہ زخمی ہو گئے تھے منھ اور ہونٹ اور
مانند ہونٹ اونٹون کے ہو گئے تھے اور یہ جہاد سنہ ۸ھ مین پہلے صلح حدیبیہ سے ہوا تھا اور قاموس مین لکھا ہی کہ عنبر جو خوشبو ہی یہ گوبر ہے ایک جانور
دریائی کا یا ایک چشمے سے نکلتا ہی کہ وہ دریا مین ہی اور عنبر نام مچھلی دریائی کا بھی ہی کہ اُسکے پوست کی سپر بنتی ہی اور آدھے مہینے اور بعضی روایت
مین ایک مہینا آیا ہی اور بعضی مین آیا ہی کہ کھایا اُس سے لشکر نے اٹھارہ دن تطبیق ان روایات مین یون دیجاوے کہ آدھے مہینے تک تو سارا
لشکر کھاتا تھا اور بعد ازان اٹھارہ ۱۸ دن تک بعضے آدمی لشکر مین سے اور بعضے سارے مہینے تک کھاتے رہے واللہ اعلم بالصواب ؏ وَعَنْ
اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِکُمْ فَلْیَغْمِسْہُ کُلَّہٗ ثُمَّ لِیَطْرَحْہُ فَاِنَّ فِیْ اَحَدِ جَنَاحَیْہِ شِفَاءً
وَفِی الْاٰخَرِ دَاءً رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ گر پڑے مکھی بیچ باسن ایک تمھارے کے
یعنی باسن پانی کا ہو یا کھانے کا پس چاہیے کہ غوطہ دے اُسکو ساری کو پھر نکال ڈالے اُسکو اسواسطے کہ بیچ ایک پر اُسکے کے دونون پرون مین سے
شفا ہی اور دوسرے مین ہی بیماری نقل کی یہ بخاری نے ف دوسری فصل مین یہ بھی زیادہ آیا ہی کہ مکھی بیماری کے پر کو پہلے ڈالتی ہے پس
غوطہ دے تا بازو دوا کا بھی ڈوبے اور دفع بیماری کرے اور ضرر نہ پونہچے ؏ وَعَنْ مَیْمُوْنَۃَ اَنَّ فَارَۃً وَقَعَتْ فِیْ سَمْنٍ فَمَاتَتْ فَسُئِلَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْھَا فَقَالَ اَلْقُوْھَا وَمَا حَوْلَھَا وَکُلُوْہُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی میمونہ رض سے یہ کہ ایک چوہا گر پڑا گھی مین اور مر گیا پس
پوچھے گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُسکے حال سے پس فرمایا پھینکدو اس چوہے کو اور گھی گرد و پیش اُسکے کو اور کھاؤ اُس گھی کو نقل کی یہ بخاری نے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

ف یعنی باقی گھی کو کھاؤ یہ جمے ہوئے گھی کا حکم ہی اور پتلا گھی سارا نجس ہو جاتا ہی اور نہین جائز کھانا اسکا اتفاقاً اور بیچنا اسکا روا نہین اکثر اماموں کے نزدیک اور جائز رکھا ہی اسکو امام ابو حنیفہؒ نے اور اختلاف کیا ہی بیچ نفع اٹھانے کے اُس سے بعضون نے کہا جائز نہین نفع اُٹھانا اُس سے اور بعضون کے نزدیک جائز ہی ساتھ جلانے اسکے کے چراغ مین اور ملنے کے کشتیون پر اور رانند اسکے کے پر اور یہ قول امام ابو حنیفہؒ کا ہی اور اظہر قول شافعیؒ کا دو قولون مین سے ولیکن مکروہ ہی اور امام مالکؒ اور امام احمدؒ سے دو روایتین ہین اور ایک روایت امام مالکؒ سے یہ ہی کہ جائز نہین جلانا اسکا چراغ مسجد مین ح و عن ابن عمر انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اقتلوا الحیات واقتلوا ذا الطفیتین والابتر[1] فانہما یطمسان البصر ویستسقطان الحبل قال عبد اللہ فبینا انا اطارد حیۃ اقتلہا فنادانی ابو لبابۃ لا تقتلہا فقلت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بقتل الحیات فقال انہ نہی بعد ذلک عن ذوات البیوت وہن العوامر متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمرؓ سے یہ کہ اُنھون نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے قتل کرو سانپون کو اور قتل کرو اُس سانپ کو کہ جسکی پشت پر دو خط ہوں سیاہ اور قتل کرو اُس سانپ کو کہ دم اسکا ابتر ہے پس تحقیق یہ دونون قسم کے سانپ اندھا کر دیتے ہین بینائی کو یعنی بمجرد دیکھنے ان کے کے آدمی اندھا ہو جاتا ہی بسبب خاصیت زہر کے کہ انمین رکھی ہی اور گرا دیتے ہین حمل یعنی عورت حاملہ جو اُسکو دیکھے تو حمل اسکا گر پڑے بسبب خوف کے یا بسبب خاصیت زہر کے کہا عبد اللہ بن عمرؓ نے کہ سو وقت کہ مین حملہ کرتا تھا ایک سانپ پر کہ مار ڈالون اُسکو پکارا مجکو ابو لبابہ انصاری صحابیؓ نے کہ مت مار اسکو پس کہا مین نے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہی ساتھ قتل کرنے تمام سانپون کے پس کہا ابو لبابہؓ نے کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہی بعد حکم کرنے کے مارنے گھر کے رہنے والے سانپون سے اور وہ ہین آباد کرنیوالے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف آباد کرنیوالے گھرون کو کہ ہمیشہ گھر مین رہتے ہین یہ نام اُنکا رکھا گیا بسبب بڑی عمر ہونے اُنکی کے جنکو یہ بھومیا کہتے ہین کذا فی النہایۃ اور تورپشتی نے کہا کہ آباد کرنے والے گھر کے جن ہین گھر مین رہنے والے اور روایت کیا طبرانی نے ابن عباسؓ سے مرفوعاً اقتلوا الحیۃ والعقرب وان کنتم فی الصلوۃ اور روایت کیا ابو داؤد اور نسائی نے ابن مسعودؓ سے اور طبرانی نے جریر سے اُسنے عثمان بن ابی العاص سے مرفوعاً اقتلوا الحیات کلہن فمن خاف ثارہن فلیس منی اور ظاہر یہ ہی کہ یہ احادیث مطلقہ محمول ہین سوائے گھر کے رہنے والے سانپون پر بسبب حدیث گذشتہ اور آئندہ کے ح و عن ابی السائب قال دخلنا علی ابی سعید الخدری فبینما نحن جلوس اذ سمعنا تحت سریرہ حرکۃ فنظرنا فاذا فیہ حیۃ فوثبت لاقتلہا وابو سعید یصلی فاشار الی ان اجلس فجلست فلما انصرف اشار الی بیت فی الدار فقال اترٰی ہذا البیت فقلت نعم فقال کان فیہ فتی منا حدیث عہد بعرس قال فخرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الخندق فکان ذلک الفتی یستاذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بانصاف النہار فیرجع الی اہلہ فاستاذنہ یوما فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذ علیک سلاحک فانی اخشی علیک قریظۃ فاخذ الرجل سلاحہ ثم رجع فاذا امرأتہ بین البابین قائمۃ فاہوی الیہا بالرمح لیطعنہا بہ واصابتہ غیرۃ فقالت لہ اکفف علیک رمحک وادخل البیت حتی تنظر ما الذی اخرجنی فدخل فاذا بحیۃ عظیمۃ منطویۃ علی الفراش فاہوی الیہا بالرمح فانتظمہا بہ ثم خرج فرکزہ فی الدار فاضطربت علیہ فما یدری ایہما کان اسرع موتا الحیۃ ام الفتی قال فجئنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وذکرنا ذلک لہ وقلنا ادع اللہ یحییہ لنا فقال استغفروا لصاحبکم ثم قال ان لہذہ البیوت عوامر فاذا رأیتم منہا شیئا فحرجوا علیہا ثلاثا فان ذہب والا فاقتلوہ فانہ کافر وقال لہم اذہبوا فادفنوا صاحبکم وفی روایۃ قال ان بالمدینۃ جنا قد اسلموا فاذا رأیتم منہم شیئا فاذنوہ ثلثۃ ایام فان بدا لکم بعد ذلک فاقتلوہ فانما ہو شیطان رواہ مسلم اور روایت ہی ابی سائبؓ سے کہ کہا داخل ہوئے ہم ابو سعید خدریؓ کے پاس پس سو وقت کہ ہم تھے بیٹھے ہوئے کہ ناگہان سنی ہمنے نیچے تخت اُنکے کے

[1] ابتر اصل مین کہتے ہین دم کٹے کو اور بعض سانپ کو بعض سے کہتے ہین کہ دم اُسکی چھوٹی ہوتی ہی مشابہ دم کٹے کے اور ت۲ راے ملا علیؒ کی مین ترجیح اسکو ہی اور انشاء مین لکھا ہی کہ کل سانپون کو مارنا جائز ہے مگر اولی یہ ہی کہ اول اُنکو آگاہ کر دے ۱۲ منہ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

ایک حرکت پس دیکھا ہمنے پس ناگہان اسمین تھا ایک سانپ پس کھڑا ہوا مین تا قتل کرون اسکو اور ابو سعید نماز پڑہتے تھے پس اشارہ کیا طرف میرے یہ کہ
بیٹھ جا پس بیٹھ گیا مین پس جبکہ فارغ ہوے ابو سعیدؓ نماز سے اشارہ کیا طرف ایک حجرے کے کہ گھر مین تھا پس کہا کیا دیکھا تو نے اس حجرے کو پس کہا
مین نے کہ ہان پس کہا ابو سعیدؓ نے کہ تھا اس حجرے مین ایک نوجوان ہم مین سے نیا بیا ہا ہوا کہا ابو سعید نے پس نکلے ہم یعنی مع اس نوجوان کے ساتھ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف غزوۂ خندق کے اور تھا وہ نوجوان پروانگی مانگتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وقت دوپہر کے یعنی گھر مین جانیکی
بسبب محبت دولہن کے پھر آتا تھا طرف اہل اپنے کے یعنی اور رات کو گھر مین رہتا صبح کو پھر آن شریک ہوتا پس پروانگی مانگی اُسنے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے ایک دن پس فرمایا اسکو حضرتؐ نے لے اپنے اوپر ہتھیار اپنے پس تحقیق مین ڈرتا ہون اوپر تیرے شر بنی قریظہ سے کہ وہ ایک قبیلہ ہے یہود
مین سے کہ اس غزوہ مین قریش کے ساتھ ہو کر لڑنے کو آتے تھے پس لیے اُس شخص نے ہتھیار اپنے پھر رجوع کی یعنی طرف اپنے اہل کے پس ناگہان بیوی
اُسکی درمیان دونون دروازون کے کھڑی تھی یعنی اندر اور باہر کے دروازے کے درمیان مین پس قصد کیا جوان نے طرف اُس عورت کے ساتھ نیزہ کے
تاکہ مارے اُسکو ساتھ اُس نیزہ کے اور حال یہ کہ پونہچی تھی اُسکو غیرت یعنی بسبب باہر آ کھڑے رہنے کے پس کہا عورت نے واسطے اُسکے بند رکھ تو اوپر اپنے
نیزہ اپنے کو اور داخل ہو گھر مین یہانتک کہ دیکھے تو کس چیز نے نکالا ہی مجکو پس گیا اندر وہ جوان پس ناگہان دیکھا کہ ایک سانپ بڑا گنڈلی منڈلی مارے
پڑا ہی بچھونے پر پس قصد کیا جوان نے طرف اُسکے ساتھ نیزہ کے پس پرو لیا اسکو ساتھ نیزہ کے پھر نکلا اندر سے اور گاڑ دیا نیزے کو بیچ صحن گھر کے
پس تڑپا سانپ اس حال مین کہ حملہ کیا اُس جوان پر پس نہ معلوم کیا گیا کہ کونسا ان دونون مین سے تھا جلد مرنے مین سانپ یا نوجوان یعنی ساتھ مرے
دونون اسطرح کہ معلوم نہوا کون پہلے مرا کہا ابو سعیدؓ نے پس آئے ہم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا ہمنے یہ ماجرا روبرو حضرتؐ کے اور کہا
ہمنے کہ دعا کیجیے اللہ تعالیٰ سے کہ زندہ کرے اسکو واسطے ہمارے پس فرمایا استغفار کرو واسطے یار اپنے کے پھر فرمایا تحقیق ان گھرونمین آباد کرنیوالے ہین
یعنی جن رہنے والے ہین مومن اور کافر پس جب دیکھو تم کسی کو انمین سے یعنی بصورت سانپ کے پس تنگی پکڑو اُسپر تین بار یا تین روز پس اگر چلا گیا
فبہا والا قتل کرو اُسکو اس لیے کہ تحقیق وہ کافر ہی یعنی جنات مین کا اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کو کہ جاؤ اور دفن کرواپنے یار کو اور ایک
روایت مین ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مدینے مین جن ہین یعنی ایک جماعت انمین سے کہ مسلمان ہوگئے ہین پس جسوقت کہ دیکھو تم
انمین سے کسی کو خبردار کرو اسکو تین دن پس اگر ظاہر ہو واسطے تمہارے اسکے پس قتل کرو اُسکو سواے اسکے نہین کہ وہ شیطان ہے نقل کی یہ مسلمؒ نے ف دعا
کیجیے الخ لکھا ہی علمانے کہ روش صحابہؓ کی یہ نہ تھی کہ اسطرح کچھ چاہین حضرتؐ سے گویا کہ اُنھون نے گمان کیا کہ یہ موت جوان کی موت حقیقی نہین ہی بلکہ
بیہوشی ہے تاثیر زہر سے اور استغفار کرو یعنی دعا زندہ کرنے کی کیا چاہتے ہو بخشش چاہو اُسکے لیے کہ مفید ہو نہ دعا زندہ کرنیکی کہ وہ براہ خود گیا اور تنگی پکڑو
یعنی کہو کہ تو تنگی مین ہی اگر پھر نکلے گا تو ہم مارڈالین گے آگے تو جان اور ایک روایت مین ہی کہ فرماتے آنحضرتؐ انشدکم بالعہد الذی اخذ علیکم سلیمان
بن داؤد علیہما السلام لا تؤذونا ولا تظہر والنا اور وہ شیطان ہی یعنی پس نہین وہ جن مسلمان بلکہ وہ یا تو جن کافر ہی اور یا سانپ ہے اور یا اولاد ابلیس سے
ہی اور شیطان اُسکو کہا واسطے سرکشی اُسکی کے اور نہ جانے اُسکے کے ساتھ آگاہ کرنے کے ہر جو سرکش جن اور انس اور جانور مین ہوتا ہی شیطان کہلاتا ہی ح
ع وَعَنْ اُمِّ شَرِیْکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَقَالَ کَانَ یَنْفُخُ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ام شریک سے یہ کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ساتھ قتل کرنے گرگٹ کے اور فرمایا کہ تھا وہ پھونکتا آگ حضرت ابراہیمؑ پر نقل کی یہ بخاریؒ اور مسلمؒ نے ف یہ بیان
اسکی خباثت کا کیا اور یہ زہریلا اور موذی ہی اور لوگون کے کھانے پینے مین ضرر اُسکا عظیم ہی تجربہ سے یہ بات معلوم ہوئی ہی ع وَعَنْ سَعْدِ
ابْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَسَمَّاہُ فُوَیْسِقًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاصؓ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

علیہ وسلم نے حکم کیا ساتھ قتل کرنے گرگٹ کے اور نام رکھا اُسکا فویسق نقل کی یہ مسلم نے ف فویسق تصغیر فاسق کی ہے یعنی چھوٹا سا فاسق یعنی وہ نظیر فواسق خمسہ کا ہے کہ جو مارے جاتے ہین حل وحرم مین اور فسق لغت مین بمعنی خروج کے ہے اور مراد شرع مین خروج طاعت سے اور طریق حق سے ہے ع

وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ وَزَغًا فِي اَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَفِي الثَّانِيَةِ دُوْنَ ذٰلِكَ وَفِي الثَّالِثَةِ دُوْنَ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی قتل کرے گرگٹ کو اول چوٹ مین لکھی جاتی ہین اُسکے لیے سو نیکیان اور جو کوئی مارے دوسری چوٹ مین لکھی جاتی ہین نیکیان کم اُس سے اور تیسری چوٹ مین مارنے سے کم اُس سے نقل کی یہ مسلم نے ف اسمین رغبت دلائی ہے اور جلدی کرنے کے اُسکے مارنے مین ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِيًّا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ فَاَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَاُحْرِقَتْ فَاَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَيْهِ اَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ اَحْرَقْتَ اُمَّةً مِنَ الْاُمَمِ تُسَبِّحُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کاٹا ایک چیونٹی نے ایک نبی کو انبیا مین سے پس حکم کیا ساتھ بل چیونٹیون کے کہ جلایا جاوے پس جلایا گیا پس وحی کی اللہ تعالیٰ نے اُس نبی کو یہ کہ کاٹا تھا تجکو ایک چیونٹی نے جلا دیا تو نے ایک جماعت کو جماعتو ن مین سے کہ تسبیح کرتی تھی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا بعضون نے کہ معنی یہ ہین کہ حکم کیا ساتھ جلانے درخت کے کہ اسمین چیونٹیان تھین اور سبب اُسکا یہ ہے کہ روایت کیا گیا ہے کہ اُن نبی علیہ السلام نے کہا تھا کہ اے رب عذاب کرتا ہے تو اہل قریہ کو بسبب گناہون اُنکے کے حال آنکہ اُنمین مطیع بھی ہوتے ہین پس ارادہ کیا اللہ تعالیٰ نے کہ دکھادے اُنکو عبرت اسمین پس مسلط کی اُنپر گرمی یہان تک کہ جگہ پکڑی طرف سایہ ایک درخت کے پھر غالب ہوئی اُنپر نیند پس جبکہ وہ سو رہے تو کاٹا اُنکو ایک چیونٹی نے پس حکم کیا ساتھ جلا دینے سب چیونٹیون کے یا تو بسبب جاننے کے اُس چیونٹی خاص کو یا واسطے ہونے اُسکے کے موذی اور جائز ہے قتل کرنا جنس موذی کا ابن عباس رض سے منقول ہے کہ منع فرمایا آنحضرت نے قتل کرنے ہر جاندار کے سے مگر یہ کہ ایذا دے کذا ذکر علی اور حضرت شیخ نے لکھا ہے کہ مراد قریہ نمل سے بل چیونٹیون کا ہے اور وحی کی آخر یہ عتاب ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُن پیغمبر خدا پر لکھا ہے علما نے کہ محمول ہے اسپر کہ جائز تھا بیچ شرع اُن پیغمبر کے قتل کرنا چیونٹی کا اور جلانا اُسکا اور عتاب اس سبب سے ہوا کہ ایک چیونٹی سے زیادہ کو جلایا لیکن ہماری شریعت مین جائز نہین جلانا حیوان کا اگرچہ جون اور کھٹمل وغیرہ ہو اور مطالب المومنین مین محمد بن مسلمہ سے بیچ قتل کرنے چیونٹی کے لایا ہے کہ کہا اگر ایذا دی تجکو مار اسکو اور اگر ایذا نہ دے مت مار اور کہا فقیہ نے اسی پر فتویٰ دیتے ہین ہم اور مکروہ ہے ڈالنا چیونٹی کا پانی مین اور جلایا نہ جاوین گھر چیونٹیون کے بسبب ایک چیونٹی کے کذا فی جامع الفقہ انتہی

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَقَعَتِ الْفَارَةُ فِي السَّمْنِ فَاِنْ كَانَ جَامِدًا فَاَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَاِنْ كَانَ مَائِعًا فَلَا تَقْرَبُوْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ گر پڑے چوہا گھی مین یعنی اور مر جاوے اسمین پس اگر ہو گھی جما ہوا پس پھینکدو چوہے اور اس گھی کو کہ گرد اُسکے ہے یعنی اور کھاؤ باقی گھی کو اور اگر ہو پتلا پس نزدیک نہو اُسکے یعنی نہ کھاؤ اُسکو نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد نے اور نقل کی یہ دارمی نے ابن عباس رض سے وَعَنْ سَفِيْنَةَ قَالَ اَكَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ حُبَارٰى رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے سفینہ رض سے کہ کہا کہ کھایا مین نے ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گوشت حباری کا نقل کی یہ ابو داؤد نے ف حباری یعنی تغدری وہ جانور ہے کہ مشہور ہے مثل اُسکے حمق مین ع مولانا وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الْجَلَّالَةِ وَاَلْبَانِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ نَهٰى عَنْ رُكُوْبِ الْجَلَّالَةِ اور روایت ہے ابن عمر رض سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے جلالہ کے سے اور پینے دودھ اُسکے سے نقل کی یہ ترمذی نے اور بیچ روایت ابو داؤد کے یون ہے کہ کہا ابن عمر رض نے کہ منع فرمایا حضرت نے سواری کرنے جلالہ کے سے ف جلالہ وہ جانور ہے کہ حلال ہو کھانا اُس کا اور عادت

[illegible]

پڑی ہو اُسکو نجاست کھانے کی تفصیل اسکی یہ ہی کہ اگر کھاتا ہو نجاست کبھی کبھی تو نہین وہ جلالہ اور نہین حرام کھانا اُسکا مانند مرغی کے اور اگر ہو اکثر خوراک
اُسکی نجاست یہان تک کہ بدبو آنے لگے اُسکے گوشت اور دودھ مین تو حلال نہین کھانا اُسکا مگر یہ کہ بند کیا جاوے اور کھلایا جاوے غیر نجاست یہانتک
کہ اچھا ہو جاوے گوشت اور دودھ اُسکا تو درست ہوگا دودھ پینا اور گوشت کھانا اُسکا اور یہ قول امام ابو حنیفہ رح اور شافعی رح اور احمد رح کا ہی اور امام مالک رح کے
نزدیک بعد ازان دھویا جاوے گوشت اُسکا بمبالغہ اور فتاوی کبری مین لکھا ہی جبتک کہ نہ بند کیا جاوے مرغ مخلات[له] تین روز اور جلالہ دس روز تو نہین
حلال کھانا اُنکا اور سوار ہونیسے منع فرمایا بسبب گندہ ہونے عرق اُسکے کے کہ پیدا ہوتا ہی گوشت اُسکے سے ؏ ح وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ اَنَّ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ اَكْلِ لَحْمِ الضَّبِّ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی عبد الرحمن بن شبل سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کھانے گوشت گوہ کے سے
نقل کی یہ ابوداؤد رح نے ف یہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر حرام ہونے گوہ کے جیسے مذہب امام ابو حنیفہ رح کا ہی اور شاید کہ نہی ناسخ اباحت سابق کی
ہو ؏ ح وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ اَكْلِ الْهِرَّةِ وَاَكْلِ ثَمَنِهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی جابر رض سے یہ کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کھانے بلی کے سے اور کھانے مول اُسکے سے نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے ف کھانا گوشت بلی کا حرام ہی باتفاق
اور بیچنا اُسکا اور کھانا اُسکے مول کا حرام نہین ہی بلکہ مکروہ ہی ؏ وَعَنْهُ قَالَ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْنِیْ یَوْمَ خَیْبَرَ الْحُمُرَ الْاِنْسِیَّةَ
وَلُحُوْمَ الْبِغَالِ وَكُلَّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَكُلَّ ذِیْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّیْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی جابر رض سے کہ کہا حرام فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے یعنی دن خیبر کے گوشت گدھون اہلی کا اور گوشت خچرون کا اور ہر کچلی والے کو درندون مین سے اور ہر پنجہ کش کو پرندون مین سے نقل کی
یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی وَعَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِیْدِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْخَیْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِیْرِ رَوَاهُ
اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی خالد بن ولید سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کھانے گوشت گھوڑے کے سے اور خچرون کے سے
اور گدھون کے سے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف کھانے گوشت گھوڑون کے سے یہ حدیث ضعیف ہی معارض حدیث جابر رض کے جو مباح ہونے
گوشت گھوڑے کے پہلے گذری نہین ہو سکتی ح حکم منع ہونے گوشت گھوڑے کا اکثرون کے نزدیک منسوخ ہی ساتھ اس حدیث کے کہ پہلے گذری
مولانا وَعَنْهُ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ خَیْبَرَ فَاَتَتِ الْیَهُوْدُ فَشَكَوْا اَنَّ النَّاسَ قَدْ اَسْرَعُوْا اِلٰی حَظَائِرِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا لَا یَحِلُّ اَمْوَالُ الْمُعَاهِدِیْنَ اِلَّا بِحَقِّهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی خالد رض سے کہ کہا جہاد کیا مین نے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے دن خیبر کے پس آئے یہود اور شکایت کی یہ کہ تحقیق لوگون نے جلدی کی طرف کھجورون اُنکی کے یعنی ہمارے کھجور کے درختون پر سے میوہ توڑ لیتے ہین یا
اور ہم عہد مین داخل ہین پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دار ہو نہین حلال مال اُن شخصون کے کہ جنسے عہد ہے مگر ساتھ حق اموال کے
نقل کی یہ ابوداؤد نے ف معاہد یعنی جس سے عہد ہی اگر وہ ذمی ہی تو حق مال کا اُسپر جزیہ ہی اور اگر وہ مستامن ہی اور مال تجارت کا ہی تو اُسپر عشر ہے
؏ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُحِلَّتْ لَنَا مَیْتَتَانِ وَدَمَانِ اَلْمَیْتَتَانِ الْحُوْتُ وَالْجَرَادُ وَالدَّمَانِ الْكَبِدُ وَالطِّحَالُ رَوَاهُ
اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارَقُطْنِیُّ اور روایت ہی ابن عمر رض سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال کیے گئے واسطے ہمارے دو مردے بے ذبح اور
دو خون دو مردے مچھلی اور ٹڈی اور دو خون کلیجی اور تلی کہ خون بستہ ہین نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ اور دار قطنی نے وَعَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَلْقَاهُ الْبَحْرُ وَجَزَرَ عَنْهُ الْمَاءُ فَكُلُوْهُ وَمَا مَاتَ فِیْهِ وَطَفَا فَلَا تَاْكُلُوْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ
وَقَالَ مُحْیِ السُّنَّةِ الْاَكْثَرُوْنَ عَلٰی اَنَّهٗ مَوْقُوْفٌ عَلٰی جَابِرٍ اور روایت ہی ابی زبیر رض سے کہ نقل کی جابر رض سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جس چیز کو یعنی مچھلی کو پھینک دے یا دریا نے کنارے پر یا کھل گیا اُس سے پانی یعنی خشک ہو گیا دریا کا پانی یا سرک گیا پس کھاؤ اُسکو اور جو مچھلی کہ مر جاوے

[له] مخلات [illegible]

دریا مین اور پانی پر اٹھ آوے پس مت کھاؤ اسکو نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور کہا محی السنہ نے اکثر اسپر ہین کہ یہ حدیث موقوف ہی جابر پر یعنی جابر ہی کا قول ہی نہ حدیث حضرت کی ف یہ حدیث دلیل ہی امام ابوحنیفہؒ کی بیچ حرام ہونے مچھلی طافی[1] کے اور اسی طرح منقول ہی ایک جماعت صحابہؓ سے اور مالک اور شافعی کے نزدیک مضایقہ نہین اسکے کھانے کا بسبب مطلق فرمانے حضرت کے احل لکم المیتتان پس میتہ بحر موصوف ہی ساتھ حلال ہونے کے اور ہم کہتے ہین کہ میتۃ البحر وہ ہی کہ ڈالدے اسکو بحر تا موت مضاف ہو طرف اسکے نہ وہ کہ خود مری ہو اسمین بغیر آفت کے ح وعن سلمان قال سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الجراد فقال اکثر جنود اللہ لا اٰکلہ ولا احرمہ رواہ ابوداؤد وقال محی السنۃ ضعیف اور روایت ہی سلمانؓ سے کہ کہا پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم حال اور حکم[2] ٹڈی کے سے پس فرمایا حضرت نے ٹڈیان کثیر لشکر اللہ کی ہین نہ کھاتا ہون انکو یعنی اسلیے کہ مکروہ رکھتا ہون طبعًا اور نہ حرام کرتا ہون انکو یعنی اور ون[3] پر شرعًا موجب اس حدیث گذشتہ کے احلت لنا میتتان الخ نقل کی یہ ابوداؤد نے اور کہا محی السنہ نے کہ یہ ضعیف ہی ف یعنی اکثر لشکر ہین پروردگار کے کہ جب غضب ہوتا ہی ایک قوم پر تو بھیجتا ہی انپر ٹڈیان تا کہ کھا جاوین کھیتی اور درخت انکے اور پڑے نہین قحط یہانتک کہ کھاتا ہی بعض انکا بعض کو پس سب ہلاک ہوجاتے ہین اور ٹڈی کھانی حلال ہی بموجب احادیث کثیرہ کے اور کہا چارون اماموں نے کہ حلال ہی کھانا اسکا برابر ہی کہ مر جاوے اپنی موت سے یا ساتھ ذبح کرنے کے یا ساتھ شکار کرنے کے مجوسی شکار کرے یا مسلمان کاٹا جاوے اس سے کچھ یا نہین مرع وعن زید بن خالد قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن سب الدیك وقال انہ یؤذن للصلوۃ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی زید بن خالدؓ سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برا کہنے مرغ کے سے اور فرمایا کہ تحقیق وہ خبردار کرتا ہی نماز کے لیے نقل کی یہ شرح السنہ مین ف مراد نماز تہجد ہی حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرتؐ اٹھتے تھے نماز تہجد کیلیے جس وقت کہ آواز کرتا تھا مرغ[4] اور احتمال ہی کہ مراد نماز صبح ہو کہ اپنی آواز سے آگاہ کرتا ہی کہ وقت نماز صبح کا قریب آپہونچا اور مکرر آواز کرتا ہی تاکید تنبیہ کے لیے اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ بعضی اچھی خصلت حیوان مین بھی مانع ہوتی ہی اسکے برا کہنے سے پس مومن کے برا کہنے کا کیا حال ہی کا ح وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا الدیك فانہ یوقظ للصلوۃ رواہ ابوداؤد اور روایت ہی زیدؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ برا کہو مرغ کو پس یہ کہ تحقیق وہ جگاتا ہی نماز کے لیے نقل کی ابوداؤد نے وعن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ قال قال ابو لیلیٰ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ظھرت الحیۃ فی المسکن فقولوا لھا انا نسألك بعھد نوح وبعھد سلیمان بن داؤد ان لا تؤذینا فان عادت فاقتلوھا رواہ الترمذی وابوداؤد اور روایت ہی عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے کہ کہا کہا ابولیلیٰؓ نے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ ظاہر ہو سانپ گھر مین پس کہو واسطے اسکے کہ تحقیق ہم سوال کرتے ہین تجھ سے ساتھ عہد نوحؑ کے اور ساتھ عہد سلیمانؑ بن داؤدؑ کے یہ کہ نہ ایذ دے تو ہمکو پس اگر پھر نکلے پس مارو اسکو نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے ف عہد لیا تھا حضرت نوحؑ نے جبکہ داخل کیے تھے حیوانات کشتی مین + ع وعن عکرمۃ عن ابن عباس قال لا اعلمہ الا رفع الحدیث انہ کان یأمر بقتل الحیات وقال من ترکھن خشیۃ ثائر فلیس منا رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی عکرمہؓ سے کہ نقل کی ابن عباسؓ سے کہا عکرمہ نے نہین جانتا مین ابن عباسؓ کو مگر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچائی انھون نے حدیث کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے تھے ساتھ قتل کرنے سانپون کے اور فرماتے کہ جو شخص چھوڑ دے قتل کرنا انکا واسطے خوف بدلہ لینے کے پس نہین وہ ہم مین سے یعنی ہمارے طریقہ پر نہین ہے بسبب نہ مارنے موذی کے اور نہ توکل کرنے کے قضائے وقدر الٰہی پر نقل کی یہ شرح السنہ مین ف واسطے خوف بدلہ لینے کے یعنی نہ مارے بخوف اسکے کہ مبادا اسکا جوڑا بدلہ لے مجھسے اور یہ کبھی واقع ہوتا ہی کہ ایک نے سانپ کو مارا اسکے جوڑے نے آنکر کاٹا اور بدلہ لیا اگر نر ہے مادہ اسکی آتی ہی اور اگر مادہ ہی نر آتا ہی اور عادت تھی جاہلیت مین کہ کہا جاتا تھا مت مارو سانپ کو اگر مارو گے

[1] طافی جو مچھلی پانی مین مرکر اوپر آجاوے ۱۲ [2] لے عن حکمہ خلقہ وحکمہ اکلہ ۱۲ ع [3] یہ قید اسلیے لگائی کہ ملائکہ اکثر خلائق ہین علی الثبت فی الاحادیث ۱۲ ع [4] وہان آواز کرتا ہو مرغ آدھی رات کے بعد ۱۲

تو جوڑا اُسکا آن کر بدلا لے گا پس منع فرمایا حضرتؐ نے ہر قول و اعتقاد سے ـ ح ـ ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا سَالَمْنَاهُمْ مُنْذُ حَارَبْنَاهُمْ وَمَنْ تَرَكَ شَیْئًا مِنْهُمْ خِیْفَةً فَلَیْسَ مِنَّا رَوَاهُ
اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں صلح کی ہمنے سانپوں سے جب سے کہ لڑائی کی ہم نے
اُن سے اور جو شخص کہ چھوڑ دے کسی سانپ کو اُن سانپوں میں سے بسبب خوف کے یعنی بخوف ضرر کے اُس سے یا جوڑے اُسکے سے پس
نہیں ہم میں سے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف اور ایک روایت میں بدلے مُنْذُ حَارَبْنَاهُمْ کے مُنْذُ عَادَیْنَاهُمْ آیا ہے یعنی نہیں صلح کی ہمنے سانپوں سے
جیسے کہ واقع ہوئی درمیان ہمارے اور درمیان اُن کے لڑائی اور دشمنی مراد یہ ہے کہ دشمنی درمیان انسان اور سانپ کے جبلی ہے کہ
ہر ایک دوسرے کو مارتا ہے اور کہا بعضوں نے کہ مراد وہ عداوت ہے کہ درمیان سانپ اور حضرت آدم علیہ السلام کے ہوئی جیسے کہ روایت
کیا گیا ہے کہ ابلیس نے قصد کیا داخل ہونیکا جنت میں پس منع کیا اُسکو داروغون نے پس داخل کیا اُسکو سانپ نے منہ میں لیکر اور وسوسہ ڈالا
اُسنے واسطے آدمؑ و حواؑ کے یہانتک کہ کھایا اُن دونوں نے درخت منع کیے گئے سے پس نکالے گئے وہ اُس سے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اِهْبِطُوْا
بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ خطاب حضرت آدمؑ و حواؑ اور ابلیس اور سانپ کو کیا اور تھا سانپ خوبصورت پس مسخ کیا گیا پس لائق ہے یہ کہ ہمیشہ رہے یہ عداوت
اور لائے ضمیر عقلا کی واسطے سانپوں کے واسطے اضافت صلح کے طرف اُن کے کہ وہ افعال عقلا سے ہے جیسے کہ اس آیت میں وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَیْتُهُمْ
لِیْ سَاجِدِیْنَ والا یون کہنا چاہیئے تھا اَسَالَمْنَاهُنَّ مُنْذُ حَارَبْنَاهُنَّ ـ ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اُقْتُلُوا الْحَیَّاتِ كُلَّهُنَّ فَمَنْ خَافَ ثَارَهُنَّ فَلَیْسَ مِنِّیْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرو سب
سانپوں کو پس جو شخص کہ خوف کرے بدلہ لینے کا اُنسے پس نہیں وہ مجھسے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سب طرح
کے سانپ مارنے چاہییں مگر استثنا کیے جاویں اس عموم سے عوامر یعنی گھر کے رہنے والے یا مراد قتل ہے بعد اعلام کے جیسے کہ بیچ حدیث ابی سائب کے
گذرا ـ ح ـ وَعَنِ الْعَبَّاسِ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نُرِیْدُ اَنْ نُكَنِّسَ زَمْزَمَ فَاِنَّ فِیْهَا مِنْ هٰذِهِ الْجِنَّانِ یَعْنِی الْحَیَّاتِ الصِّغَارَ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ بِقَتْلِهِنَّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عباسؓ سے کہ کہا یا رسول اللہ ہم ارادہ رکھتے ہیں یہ کہ صاف کریں چاہ زمزم کو پس تحقیق اسمین ہیں سانپ یعنی
سانپ چھوٹے پس حکم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ قتل کرنے اُنکے کے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یہاں سب چھوٹے سانپوں کے قتل کرنیکا
حکم دیا اور جو بعد کی حدیث میں اُنہیں سے ایک قسم مارنے کو منع فرمایا سبب یہ ہے کہ جھاڑنا زمزم کا بغیر مارنے سب کے ممکن نہ تھا مع ہذا ممکن ہے استثنا
بعض کا اُنمین سے ـ ع ـ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُقْتُلُوا الْحَیَّاتِ كُلَّهَا اِلَّا الْجَانَّ الْاَبْیَضَ الَّذِیْ كَاَنَّهٗ قَضِیْبُ فِضَّةٍ
رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قتل کرو سب قسم کے سانپوں کو مگر جان یعنی سانپ سفید کہ گویا وہ چھڑی ہے
روپے کی نقل کی یہ ابوداؤد نے ف اُسکے مارنے سے شاید اس لیے منع فرمایا کہ وہ ضرر نہیں پہنچاتا ـ ع ـ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَامْقُلُوْهُ فَاِنَّ فِیْ اَحَدِ جَنَاحَیْهِ دَاءً وَفِی الْاٰخَرِ شِفَاءً فَاِنَّهٗ یَتَّقِیْ بِجَنَاحِهِ الَّذِیْ فِیْهِ الدَّاءُ فَلْیَغْمِسْهُ كُلَّهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ
اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ گر پڑے مکھی بیچ باسن ایک تمہارے کے پس غوطہ دو اُسکو اس لیے کہ تحقیق
بیچ ایک بازو اُسکے کے بیماری ہے اور دوسرے میں شفا ہے پس تحقیق مکھی پہلے ڈالتی ہے اپنے اُس بازو کو کہ اُسمین بیماری ہے پس چاہیے کہ غوطہ دے مکھی
ساری کو یعنی تاکہ دوا کے بازو سے دفعیہ ہو جاوے اُسکی بیماری کا نقل کی یہ ابوداؤد نے ـ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِی الطَّعَامِ فَامْقُلُوْهُ فَاِنَّ فِیْ اَحَدِ جَنَاحَیْهِ سَمًّا وَفِی الْاٰخَرِ شِفَاءً فَاِنَّهٗ یُقَدِّمُ السَّمَّ وَیُؤَخِّرُ الشِّفَاءَ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اور روایت ہی ابی سعید خدری رضی سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جسوقت کہ گرے مکھی طعام مین پس غوطہ دو اُسکو اسلیے کہ تحقیق بیچ ایک بازو اُسکے کے زہر ہی اور دوسرے مین شفا ہی اور تحقیق وہ پہلے ڈالتی ہی زہر کے بازو کو اور پیچھے ڈالتی ہی شفا کے بازو کو نقل کی یہ شرح السنہ مین ق

عن ابن عباس قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن قتل اربع من الدواب النملة والنحلة والهدهد والصرد رواه ابو داؤد والدارمي

اور روایت ہی ابن عباس رض سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنے چار جانوروں کے سے چیونٹی اور مکھی شہد کی اور ہدہد اور کلچڑی نقل کی یہ ابو داؤد اور دارمی نے ف چیونٹی کے مارنے سے جو منع فرمایا مراد یہ ہی کہ پہلے کاٹنے کے نہ مارے اور بعد کاٹنے کے مارنا اُسکا جائز ہے اور بعضوں نے کہا کہ مراد اس چیونٹی سے بڑی چیونٹی ہی کہ جسکے پانون دراز ہوتے ہین اس لیے کہ ضرر اُسکے کاٹنے کا کم ہوتا ہی اور شہد کی مکھی سے اسلیے منع فرمایا کہ اسمین منفعت ہی کہ شہد اور موم پیدا ہوتا ہی اور ہدہد کہتے ہین کھٹ بڑھئی کو اور صرد ایک جانور ہوتا ہی بڑے سر اور بڑی چونچ کا اور اُسکے بڑے بڑے پر ہوتے ہین اور آدھا سیاہ ہوتا ہی اور آدھا سفید کذا فی النہایہ اور بعضون نے کہا کہ شکار کرتا ہی چڑیونکو اور ان دونون جانورون کے مارنے سے منع فرمایا بسبب حرام ہونے گوشت اُنکے کے اس لیے کہ نہی کی گئی مارنے اُس جانور کے سے کہ کھایا نہ جاتا ہو اور بعضون نے کہا کہ ہدہد مین بدبو ہوتی ہی پس ہوا بیچ حکم جلالہ کے اور صرد سے اور اُسکی آواز سے نحوست و فال بد لیتے ہین عرب پس منع فرمایا اُسکے قتل کرنیسے تاکہ نکلجاوے اُنکے دلون سے اعتقاد نحوست اُسکی کا ع ح

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابن عباس قال كان اهل الجاهلية يأكلون اشياء ويتركون اشياء تقذرا فبعث الله نبيه وانزل كتابه واحل حلاله وحرم حرامه فما احل فهو حلال وما حرم فهو حرام وما سكت عنه فهو عفو وتلا قل لا اجد فيما اوحي الي محرما على طاعم يطعمه الا ان يكون ميتة او دما الاية رواه ابو داؤد

روایت ہی ابن عباس رض سے کہا تھے اہل جاہلیت کے کھاتے کتنی چیزین یعنی بمقتضاے خواہش اپنی کے اور چھوڑتے یعنی نہ کھاتے کتنی چیزونکو واسطے نفرت کے پس بھیجا اللہ تعالی نے اپنے نبی کو اور نازل کی اپنی کتاب یعنی نبی پر اور اُسکی امت پر اور حلال کیا حلال اپنا اور حرام کیا حرام اپنا یعنی بیان کر دیا کہ یہ چیز حلال ہی اور یہ حرام ہی پس جو چیز حلال کی اللہ نے پس وہ حلال ہی یعنی نہ غیر اُسکا اور جو چیز حرام کی پس وہ حرام ہی اور جس سے سکوت کیا یعنی بیان نہ کیا کہ حرام ہے یا حلال پس وہ معاف ہی کہ مواخذہ نہین اُسپر اور پڑھی ابن عباس نے یہ آیت کہ اے محمد نہین پاتا مین بیچ اُس چیز کے کہ وحی کی گئی طرف میرے حرام اوپر کھانیوالے کے کھاوے اُسکو مگر یہ کہ ہو طعام مردار یا خون آخر آیت تک نقل کی یہ ابو داؤد نے ف لفظ حلالہ مصدر قائم مقام مفعول یعنی ظاہر کی اللہ نے ساتھ بھیجنے نبی کے اور نازل کرنے کتاب کے وہ چیز کہ حلال کیا اُسکو اور پڑھی الخ یعنی واسطے رد کرنے فعل اُنکے کے کہ کھاتے تھے جو چاہتے اور ترک کرتے وہ چیز جو مکروہ رکھتے گویا کہا گیا کہ حلال وہ چیز ہی کہ حلال کیا اُسکو اللہ نے اور رسول اُسکے نے اور حرام وہ چیز ہی کہ حرام کی اللہ نے اور رسول اُسکے نے نہ یہ حلت و حرمت موافق خواہش نفس کے ہی وحی کی گئی ہی یعنی قرآن مین یا اُس چیز مین کہ وحی کیگئی طرف میرے مطلق اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ حرام ہونا نہین جانا جاتا مگر ساتھ وحی کے نہ ساتھ خواہش نفسانی کے اور بعد لفظ دما کے باقی آیت یہ ہی مسفوحا او لحم خنزير فانه رجس او فسقا اهل لغير الله به اور کتاب اللہ مین یہی چیزین حرام کی گئین اور سواے انکے اور بعضی چیزون کی حرمت ثابت ہوئی ہی سنت سے ولیکن ابن عباس رض نے آیت پڑھی اور سنت کی حرام چیزین نہ پڑھین بسبب کثرت اُنکی کے ع ح

وعن زاهر الاسلمي قال اني لاوقد تحت القدور بلحوم الحمر اذ نادى منادي رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهاكم عن لحوم الحمر رواه البخاري

اور روایت ہی زاہر اسلمی سے کہ کہا تحقیق مین البتہ جلاتا تھا نیچے ہانڈی کے آگ ساتھ گوشت گدھون کے ناگہان پکارا پکارنے والے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منع فرماتے ہین تمکو کھانے گوشت گدھونکے سے نقل کی یہ بخاری نے وعن ابي ثعلبة الخشني

یُخْنَقُ الْجِنُّ ثَلٰثَۃُ اَصْنَافٍ صِنْفٌ لَھُمْ اَجْنِحَۃٌ یَطِیْرُوْنَ فِی الْھَوَاءِ وَصِنْفٌ حَیَّاتٌ وَکِلَابٌ وَصِنْفٌ یَحُلُّوْنَ وَیَظْعَنُوْنَ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہے
ابی ثعلبہ خشنی سے پونہچاتے تھے اس حدیث کو حضرت تک کہ حضرت نے فرمایا کہ جن تین قسم کے ہین ایک قسم ہے کہ انکے پر ہین اُڑتے ہین ہوا پر اور ایک قسم
سانپ ہین اور کُتے اور ایک قسم ہین اُترتے منزل ہین اور کوچ کرتے ہین نقل کی یہ شرح السنہ مین **بَابُ الْعَقِیْقَۃِ** باب ہے بیچ بیان عقیقہ کے ف عقیقہ
مشتق ہے عق سے عق کے معنی ہین اصل مین پھاڑنے کے اور یہان نام اُن بالونکا ہے کہ لڑکے کے سر پر ہوتے ہین وقت پیدا ہونے کے یہ نام اسلیے ہوا کہ
وہ مونڈے جاتے ہین ساتوین دن اور اسی سبب سے عقیقہ اُس بکری کو بھی کہتے ہین کہ ذبح کی جاتی ہے وقت سر مونڈنے اُسکے کے اور عقیقہ سنت ہے تینون
اماموں کے نزدیک اور ایک روایت مین امام احمدؒ سے واجب ہے اور اکثر احادیث سے سنت ہونا اُسکا معلوم ہوتا ہے اور جو شرائط و احکام قربانی مین معتبر ہین
عقیقہ مین بھی معتبر ہین اور ہمارے نزدیک عقیقہ سنت نہین اور امام محمدؒ نے اپنے مؤطا مین لکھا ہے کہ ہمکو ایسا پونہچا ہے کہ عقیقہ رسوم جاہلیت سے تھا
اور اول اسلام مین بھی تھا معمول بعد ازان نسخ کیا قربانی نے ہر ذبح کو کہ پہلے اُسکے تھا اور نسخ کیا روزے رمضان کے نے ہر روزے کو کہ پہلے اُسکے تھے اور
نسخ کیا غسل جنابت نے ہر غسل کو کہ پہلے اُسکے تھا اور نسخ کیا زکوٰۃ نے ہر صدقہ کو کہ پہلے اُسکے تھا انتہی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** ف فصل پہلی

عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَعَ الْغُلَامِ عَقِیْقَۃٌ فَاَھْرِیْقُوْا عَنْہُ دَمًا وَاَمِیْطُوْا عَنْہُ الْاَذٰی رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
روایت ہے سلمان بن عامر ضبیؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ساتھ پیدا ہونے لڑکے کے مسنون ہے عقیقہ کرنا
پس ذبح کرو اُسکی طرف سے جانور اور دور کرو اُس سے ایذا یعنی بال سر کے اور میل وغیرہ نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْ** عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُؤْتٰی بِالصِّبْیَانِ فَیُبَرِّکُ عَلَیْھِمْ وَیُحَنِّکُھُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے جاتے تھے
لڑکے کہ پیدا ہوتے تھے پس دعا ساتھ برکت کے کرتے تھے اُنپر یعنی کہتے بارک اللہ علیک اور تحنیک کرتے تھے اُنکے نقل کی یہ مسلم نے ف تحنیک یہ ہے
کہ کھجور یا اور کچھ میٹھی چیز چبا کر لڑکے کے تالو مین لگا وے اور یہ سنت ہے چاہیے کہ نیکبخت آدمی تحنیک کرے **وَعَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّھَا
حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ بِمَکَّۃَ قَالَتْ فَوَلَدْتُ بِقُبَاءٍ ثُمَّ اَتَیْتُ بِہٖ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُہٗ فِیْ حَجْرِہٖ
ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَۃٍ فَمَضَغَھَا ثُمَّ تَفَلَ فِیْ فِیْہِ ثُمَّ حَنَّکَہٗ ثُمَّ دَعَا لَہٗ وَبَرَّکَ عَلَیْہِ فَکَانَ اَوَّلَ مَوْلُوْدٍ وُلِدَ فِی الْاِسْلَامِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہے اسمار بنت ابی بکرؓ سے یہ کہ وہ حاملہ ہوئین ساتھ عبد اللہ بن زبیر کے مکے مین کہا اسماءؓ نے پس جنی مین قبا مین پھر لائی مین اُسکو پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور رکھدیا مین نے اُسکو حضرت کی گود مین پھر منگوائی حضرتؐ نے کھجور اور چبایا اُسکو پھر آب دہن ڈالا اُس کے منہ مین
یعنی رکھی وہ کھجور کہ مخلوط تھی ساتھ تھوک کے اُسکے منہ مین پھر لگائی وہ کھجور اُسکے تالو مین پھر دعا کی واسطے اُسکے اور دعا ساتھ برکت کے کی اُسپر یعنی کہا
بَارَکَ اللّٰہُ عَلَیْکَ یا عَلَیْہِ پس تھے عبد اللہ بن زبیرؓ اول مولود کہ پیدا کیے گئے اسلام مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف قبا ساتھ مد کے قاف کے ایک موضع
ہے قریب مدینہ مطہرہ کے کہ بعد ہجرت کے حضرتؐ اول وہان اُترے تھے اور تین روز وہان ٹھیرے اور بنا مسجد کی رکھی کہ اُسکو مسجد قبا کہتے ہین اور اول مولود
الخ یعنی اول لڑکا کہ پیدا ہوا بعد ہجرت کے مہاجرین مین عبد اللہ بن زبیرؓ تھے والا نعمان بن بشیر انصاری پیدا ہوے ہین مدینہ مین بعد ہجرت کے پہلے
عبد اللہ کے **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** اُمِّ کُرْزٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَقِرُّوا الطَّیْرَ عَلٰی
مَکِنَاتِھَا قَالَتْ وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِیَۃِ شَاۃٌ وَلَا یَضُرُّکُمْ ذُکْرَانًا کُنَّ اَوْ اِنَاثًا رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ
مِنْ قَوْلِہٖ یَقُوْلُ عَنِ الْغُلَامِ اِلٰی اٰخِرِہٖ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ روایت ہے ام کرزؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرماتے قرار دو تم جانوروں پرندوں کو اُنکے گھونسلوں پر کہا ام کرزؓ نے اور سنا مین نے حضرتؐ سے کہ فرماتے لڑکے کی طرف سے دو بکریان یعنی عقیقہ مین اور

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

لڑکی کی طرف سے ایک بکری اور نہین ضرر کرتا تمکو نر ہون وہ یا مادہ یعنی یہ خیال نکرو کہ بیٹے کی طرف سے نر چاہیے اور بیٹی کی طرف سے مادہ نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے اور واسطے نسائی کے ہی قول راوی سے یقول عن الغلام آخر تک اور کہا ترمذی نے یہ کہ حدیث صحیح ہی ف قرار وہم آلخ مکنات ساتھ زبر میم اور زیر کاف اور زبر کاف کے اور ایک نسخے مین ساتھ پیش کاف کے بمعنی مکانون کے یعنی جانورونکو گھونسلون مین بیٹھے رہنے دو اڑاؤ نہین نہین سے اور بعضون نے کہا کہ مکنات ساتھ زبر میم اور زیر کاف کے اور زیر بھی آیا ہی بمعنی بیضہ سوسمار کے اور یہان مطلق بیضے مراد ہین یعنی انڈون پر بیٹھے ہون تو انکو ایذا نہ دو سنا کہ بلانے گھونسلون سے اور اڑانے اون کے سے یا نہی ہی نطیر اور فال بد لینے سے جیسے کہ عادت عرب کی تھی کہ جب کوئی کسی کام کا ارادہ کرتا تو پرندہ پر آتا اور اسکو اڑاتا پس اگر وہ داہنی طرف اڑتا تو اسکو مبارک جانتا اور اس کام کے لیے جاتا اور اگر بائین طرف اڑتا تو اسکو نحس جانتا اور اس کام کے لیے نہ جاتا پس نہی کی گئی اس سے کہ اسکو تطیر کہتے ہین ع وعن الحسن عن سمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الغلام مرتهن بعقيقته يذبح عنه يوم السابع ويسمى ويحلق رأسه رواه احمد والترمذي وابو داود والنسائي لكن في روايتهما رهينة بدل مرتهن وفي رواية لاحمد وابي داود ويدمى مكان ويسمى وقال ابو داود ويسمى اصح روایت ہی حسن بصری سے کہ نقل کی سمرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکا گرد ہے بسبب او بدلے عقیقہ اپنے کے ذبح کیا جاوے اس سے ساتوین دن اور نام رکھا جاوے یعنی ساتوین دن اور مونڈا جاوے سر اسکا نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے لیکن بیچ روایت ابو داؤد اور نسائی کے لفظ رهينة کا ہی بدلے مرتهن کے اور بیچ ایک روایت احمد اور ابو داؤد کے لفظ یدمی ہی جگہ ویسمی کے اور کہا ابو داؤد نے کہ لفظ یسمی کا صحیح تر ہی ف ت لفظ رهينة مین مبالغہ کے لیے یا تاویل نفس ہے رہا یہ کہ معنی گرد ہونے لڑکے کے عوض عقیقہ کے کیا ہین باوجودیکہ وہ مکلف نہین ہی تا معذب و ماخوذ ہو بسبب ترک عقیقہ کے امام احمد نے تو یہ کہا کہ معنی اسکے یہ ہین کہ فرزند روکا گیا اور منع کیا گیا ہی شفاعت کرنے سے بیچ حق والدین کے جبتک کہ عقیقہ نکرین اسکا اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ فرزند روکا گیا اور منع کیا گیا ہی بھلائیون سے اور سلامتی آفات سے اور زیادہ نشو و نما سے جبتک کہ عقیقہ اسکا نکرین اور یہ حقیقت مین راجع طرف گرفت والدین کے ہوتا ہے کہ ترک عقیقہ انھون نے کیا اور بعضون نے کہا کہ گرد ہی ساتھ اذی اور پلیدی کے اسلیے کہ حدیث مین آیا ہی فاميطوا عنه الاذى یعنی دور کرو بچہ سے اذی یعنی بال اور میل اور خون وغیرہ اور لفظ یدمی ساتھ پیش ی اور زبر دال اور تشدید میم مفتوحہ کے ہی تدمیہ سے بمعنی خون آلودہ کرنیکے پس ایک روایت مین یدمی جگہ ویسمی کے واقع ہوا ہی اور ابو داؤد نے کہا کہ لفظ یسمی اصح تر ہی اور قتادہ رض نے تفسیر اسکی یہ کی ہی کہ جب ذبح کرے بکری کو تھوڑے سے بال اسکے لیکر مقابل رگون گردن کے رکھین تا کہ خون آلودہ ہون وہ بال ساتھ اس خون کے کہ ذبح کی جگہ سے نکلے اور لڑکے کے تالو پر رکھین تا مانند ایک خط کے روان ہو اسکے سر پر بعد ازان اسکے سر کو دھو ڈالین اور سر مونڈین اور سفر السعادت کے مصنف نے کہا کہ تدمیہ نکرین اسلیے کہ یدمی تحریف کسی راوی کی ہی اس لیے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیقہ حضرت امام حسن اور امام حسین کا کیا اور یہ فعل نہین کیا اور یہ بھی لکھا ہی کہ یہ فعل ساتھ قواعد جاہلیت کے بہت مشابہ ہی جیسے کہ تیسری فصل مین آویگا واللہ اعلم انتہی اور کہا علما نے کہ روایت ابو داؤد کی وہم ہے ہمام سے کہ رواۃ حدیث سے ہی اور جو کچھ کہ آئی ہی تفسیر اسکی قتادہ سے منسوخ ہی اور خطابی نے کہا کیونکر حکم کرین ساتھ نجس کرنے سر کے اور آلودہ کرنے اسکے کے ساتھ خون تر کے حالانکہ امر فرمایا ہی ساتھ دور کرنے اذی اور نجاست خشک کے بدن اسکے سے لیکن آلودہ کرنا سر کا ساتھ خلوق کے اور زعفران کے بجاے خون کے تجویز کیا ہی بعضے علما نے واللہ اعلم ع ح وعن محمد بن علي بن حسين عن علي بن ابي طالب قال عق رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الحسن بشاة وقال يا فاطمة احلقي رأسه وتصدقي بزنة شعره فضة فوزناه فكان وزنه درهما او بعض درهم رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن غريب واسناده ليس بمتصل لان محمد بن علي بن حسين لم يدرك علي بن ابي طالب اور روایت ہی محمد بن علی بن حسین سے یعنی

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام شہید حسین رضہ سے کہ نقل کی علی بن ابی طالب رضہ سے کہ کہا عقیقہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن رضہ کی طرف سے ساتھ ایک بکری کے اور فرمایا آنحضرت نے اے فاطمہ رضہ مونڈ تو سر اُسکا اور اللہ دے ہموزن بالون اُسکے کے چاندی پس وزن کیا ہمنے بالونکو پس تھا وزن بالونکا ایک درہم یا کم درہم سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے اور اسناد اسکی نہین متصل اس واسطے کہ محمد بن علی رضہ بن حسین رضہ نے نہین پایا علی بن ابی طالب کو ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عقیقہ لڑکے کا ساتھ ایک بکری کے بھی ہوتا ہی اور ابوداؤد نے بھی ابن عباس رضہ سے نقل کیا کہ عقیقہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن رضہ اور حسین رضہ کی طرف سے ایک ایک دنبہ جیسے کہ حدیث آیندہ مین آتا ہی اور نسائی نے ابن عباس رضہ سے دو دو دنبے روایت کیے ہین اور بریدہ سے مطلق نقل کیا کہ عقیقہ کیا آنحضرت نے حضرت حسن رضہ اور حسین رضہ کیطرف سے اور سفر السعادت کے مصنف نے کہا کہ حدیث ایک بکری کی صحیح ہی ولیکن حدیث عن الغلام شاتان قوی اور اصح ہی اس لیے کہ ایک جماعت نے صحابہ رضہ مین سے اسکو روایت کیا ہی اور وجہ دوسری بیچ ترجیح دو بکری کے بیٹے کی طرف سے یہ ہی کہ قول وفعل سے قوی اور اتم ہے کیونکہ فعل احتمال اختصاص کا رکھتا ہی اور یہ بھی ہی کہ فعل دلالت کرتا ہی جواز پر اور قول استحباب پر اور ترمذی نے کہا کہ اس باب مین حدیث آئی ہی حضرت علی رضہ اور عائشہ رضہ اور ام کرز رضہ اور بریدہ رضہ اور سمرہ رضہ اور ابی ہریرہ رضہ اور عبد اللہ رضہ بن عمر رضہ اور انس رضہ اور سلمان رضہ بن عامر اور ابن عباس رضہ سے کذا قال الشیخ اور ملا علی رح قاری نے لکھا ہی کہ احتمال ہی لڑکے کے حق مین اقل درجہ استحباب کا ایک بکری ہو اور کمال استحباب کا دو اور اس حدیث مین جو ایک مذکور ہوئی تو احتمال ہی کہ یہ جواز کے لیے ہی بیچ اکتفا کرنے کے ساتھ اقل کے یا دلالت کرتی ہی یہ حدیث اسپر کہ نہین لازم آتا ذبح کرنے دو بکریون کے سے یہ کہ ہو ساتوین دن پس ممکن ہی یہ کہ ذبح کیا ہو حضرت نے اُنکی طرف سے ایک دنبہ پیدا ہونیکے دن اور ایک دنبہ ساتوین دن اور بسبب اسکے حاصل ہو جاتی ہی تطبیق روایات مین یا عقیقہ کیا آنحضرت نے ایک دنبہ اور حکم فرمایا حضرت علی رضہ یا حضرت فاطمہ رضہ کو ساتھ دوسرے دنبہ کے پس نسبت کی آنحضرت کی طرف کہ اُنھون نے عقیقہ کیا ساتھ ایک دنبہ کے حقیقۃً اور ساتھ دو دنبون کے مجازاً واللہ اعلم اور مونڈ تو سر اسکا الخ یعنی حقیقۃً یا حکماً کہ کسی کو کہ سر مونڈے اور یہ امر استحباب کے لیے ہی اور اسی طرح امر وزن کرنے کا بھی استحباب کے لیے ہی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ كَبْشًا كَبْشًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَعِنْدَ النَّسَائِيِّ كَبْشَيْنِ كَبْشَيْنِ اور روایت ہی ابن عباس رضہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیقہ کیا حضرت امام حسن رضہ اور امام حسین رضہ کی طرف سے ایک ایک دنبہ نقل کی یہ ابوداؤد نے اور نزدیک نسائی کے دو دو دنبے

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَقِيْقَةِ فَقَالَ لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْعُقُوْقَ كَاَنَّهٗ كَرِهَ الْاِسْمَ وَقَالَ مَنْ وُلِدَ لَهٗ فَاَحَبَّ اَنْ يَّنْسُكَ عَنْهُ فَلْيَنْسُكْ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَيْنِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةً رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عمرو رضہ بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُنھون نے اپنے دادا سے کہ کہا سوال کیے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عقیقے سے پس فرمایا نہین دوست رکھتا اللہ عقوق کو گویا کہ مکروہ رکھا حضرت نے نام عقیقہ کا اور فرمایا جو شخص کہ پیدا کیا جاوے واسطے اُسکے لڑکا پس چاہیے یہ کہ ذبح کرے اُسکی طرف سے دو بکریان اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف نہین دوست رکھتا الخ یعنی جو کوئی چاہے یہ کہ نہو فرزند اُسکا عاق واسطے اُسکے بڑی عمر مین تو ذبح کرے اُسکی طرف سے عقیقہ اُسکی چھوٹی عمر مین اس لیے کہ عقوق والدین کا باعث عقوق فرزند کا ہوتا ہی اور اللہ تعالیٰ دوست نہین رکھتا عقوق کو اور یہ تمہید ہی اس قول حضرت کی و من ولد لہ الخ اور گویا کہ مکروہ رکھا الخ یہ کلام کسی راوی کا ہی کہ آنحضرت نے ناپسند کیا نام رکھنا عقیقہ کا عقیقہ تا کہ نہ گمان ہو کہ وہ مشتق ہے عقوق سے اور دوست رکھا یہ کہ نام رکھا جاوے بہتر اُس سے مانند ذبیحہ اور نسیکہ کے کذا فی النہایہ اور توربشتی نے کہا کہ یہ کلام غیر استوار ہے اس لیے کہ آنحضرت نے چند احادیث مین

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

لفظ عقیقہ کا ذکر کیا اگر مکروہ رکھتے اس نام کو تو کاہے کو ذکر فرماتے اسکو لیکن یہ بات خوب ہی کہ کہا جاوے کہ احتمال ہی یہ کہ سائل نے گمان کیا یہ کہ اشتراک
عقیقہ کا ساتھ عقوق کے اشتقاق میں یہ چاہتا ہی کہ ضعیف ہو امر عقیقہ کا پس معلوم کروا دیا حضرتؐ نے کہ امر خلاف اُسکے ہی کذا ذکر علی اور کئی احتمال
ذکر کیے ہیں جو چاہے مرقات میں دیکھے اور حضرت شیخ عبد الحق رح نے صاحب نہایہ کی تقریر لکھکر لکھا ہی کہ بعضی حدیثوں میں جو ذکر عقیقے کا آیا ہی پہلے اس
کراہت سے ہو گا **وَعَنْ** اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَذَّنَ فِیْ اُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ حِیْنَ وَلَدَتْہُ فَاطِمَۃُ بِالصَّلٰوۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَاَبُوْدَاؤٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہی ابی رافع سے کہ کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اذان دی بیچ کان حسنؓ بن علیؓ کے
اُس وقت کہ جنا اُن کو حضرت فاطمہؓ نے مانند اذان نماز کے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن ہی **ف** اس سے
معلوم ہوا کہ اذان دینی لڑکے کے کان میں بعد پیدا ہونے کے سنت ہی اور مسند ابو یعلی موصلی کی میں حضرت حسینؓ سے بطریق مرفوع منقول ہی کہ جسکے
یہاں لڑکا پیدا ہوا اور وہ اذان دے اُسکے داہنے کان میں اور تکبیر کہے بائیں کان میں تو نہیں ضرر کریگی اُسکو ام الصبیان کذا فی جامع الصغیر للسیوطی رح
اور کہا نووی نے کتاب روضہ میں کہ مستحب ہی یہ کہ کہے لڑکے کے کان میں اِنِّیْ اُعِیْذُھَا بِکَ وَذُرِّیَّتَھَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؁ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عَنْ** بُرَیْدَۃَ قَالَ کُنَّا فِی الْجَاہِلِیَّۃِ اِذَا وُلِدَ لِاَحَدِنَا غُلَامٌ ذَبَحَ شَاۃً وَلَطَخَ رَاْسَہٗ بِدَمِھَا فَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامُ کُنَّا نَذْبَحُ الشَّاۃَ یَوْمَ السَّابِعِ
وَنَحْلِقُ رَاْسَہٗ وَنَلْطَخُہٗ بِزَعْفَرَانٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤٗدَ وَزَادَ رَزِیْنٌ وَنُسَمِّیْہِ روایت ہی بریدہؓ سے کہ کہا تھے ہم بیچ جاہلیت کے جسوقت کہ پیدا ہوتا
کسی کے یہاں ہم میں سے لڑکا ذبح کرتا بکری اور لگاتا سر اُسکے کو خون اُسکا پس جب آیا اسلام تھے ہم ذبح کرتے بکری ساتویں دن اور مونڈتے سر اُسکا
اور لگاتے اُسکے سر کو زعفران نقل کی یہ ابو داؤد نے اور زیادہ کیا رزین نے یہ کہ اور نام رکھتے ہم یعنی ساتویں دن **ف** جاننا چاہیے کہ بموجب اکثر
احادیث کے عقیقہ ساتویں دن ہی اور نزدیک شافعیؒ اور احمدؒ کے اگر ساتویں دن میسر نہو تو چودھویں دن کرے اور اگر چودھویں دن نہو تو اکیسویں
دن والا اٹھائیسویں دن والا پینتیسویں دن وعلی ہذا القیاس اور بعضی روایتوں میں آیا ہی کہ آنحضرتؐ نے بعد از ظہور نبوت کے عقیقہ اپنا کیا اس لیے
کہ معلوم نہ تھا کہ پیدا ہونے کے دن ہوا تھا یا نہیں لیکن بیچ اسناد اس حدیث کے ضعف ہی اور خالی بعد سے بھی نہیں ہے واللہ اعلم اور نزدیک شافعیؒ کے
ہڈیاں عقیقہ کی توڑتے ہیں اور نزدیک مالکؒ کے نہیں توڑتے اور شافعیہ کی کتابوں میں مذکور ہی کہ اگر گوشت عقیقہ کا پکا کر بانٹ دے تو بہتر ہی اور اگر شیرینی
پکا دے تو بہتر ہی بسبب تفاؤل کے ساتھ حلاوت کے یعنی اچھے ہونے اخلاق لڑکے کے

کِتَابُ الْاَطْعِمَۃِ

یہ کتاب ہے بیچ بیان کھانوں کے
ف یعنی اسمیں قسمیں کھانے کی مذکور ہیں کہ کیا کیا حضرتؐ نے کھائی ہیں اور کیا کیا نہیں کھائیں اور احکام و آداب کھانے کے اور پینے کے مذکور
ہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَۃَ قَالَ کُنْتُ غُلَامًا فِیْ حِجْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَتْ یَدِیْ
تَطِیْشُ فِی الصَّحْفَۃِ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِّ اللّٰہَ وَکُلْ بِیَمِیْنِکَ وَکُلْ مِمَّا یَلِیْکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی عمرؓ بن ابی سلمہ سے کہ کہا تھا
میں لڑکا بیچ پرورش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تھا ہاتھ میرا جولانی کرتا بیچ رکابی کے یعنی کبھی بمقتضاے عادت لڑکوں کے ہاتھ رکابی میں
ہر طرف ڈالتا تھا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ کہہ اور کھا ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے اور کھا اُس جانب سے کہ متصل تیرے ہے یعنی
اپنے آگے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** گئے ہیں جمہور علما طرف اسکے کہ تینوں امر اس حدیث میں استحباب کے لیے ہیں اور اسی طرح حکم حمد
کرنے کا آخر کھانے میں استحباب کے لیے ہی اور بعضوں نے کہا کہ امر داہنے ہاتھ سے کھانیکا وجوب کے لیے ہی اور جمہور کے نزدیک یہ بھی ہے کہ اگر
کئی آدمی کھانے بیٹھیں تو سب بسم اللہ کہیں اور بعضے علما کے نزدیک کہ امام شافعیؒ بھی انھیں میں ہیں بسم اللہ ایک کی جماعت کو کافی ہی اور بسم اللہ
کہنی وقت پینے پانی اور دوا وغیرہ کے مانند بسم اللہ کہنے کے ہی وقت شروع کھانے کے ؁ع **وَعَنْ** حُذَیْفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ اَنْ لَّا يُذْكَرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حذیفہ رضؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق شیطان حلال جانتا ہی کھانے کو بسبب اسکے کہ نہ نام لیا جاوے اللہ کا اسپر نقل کی یہ مسلم نے ف حلال جانتا ہی الخ یعنی قادر ہوتا ہی اس کے کھانے پر یہ محمول ظاہر پر ہی اور بعضون نے یہ تاویل کی ہی کہ برکت لیجاتا ہی کھانے کی گویا شیطان کھا گیا اُسکو اور یا یہ مراد ہی کہ صرف کرتا ہی اُسکو اللہ تعالی کی غیر مرضی کی جگہ ؏ ح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهٗ فَذَكَرَ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ وَعِنْدَ طَعَامِهٖ قَالَ الشَّيْطَانُ لَا مَبِيْتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ وَاِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ قَالَ الشَّيْطَانُ اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَاِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ طَعَامِهٖ قَالَ اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَالْعَشَاءَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر رضؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ داخل ہو مرد اپنے گھر مین یعنی رہنے کی جگہ پس یاد کرے اللہ کو وقت داخل ہونے اپنے کے اور وقت کھانا کھانے اپنے کے کہتا ہی شیطان یعنی اپنے تابعدارون سے نہین جگہ اس گھر مین تمکو اور نہ کھانا اور جسوقت کہ داخل ہو یعنی مرد گھر مین پس نہ یاد کرے اللہ کو وقت داخل ہونے گھر کے کہتا ہے شیطان یعنی اپنے تابعدارون سے پائی تمنے جگہ اور جب نہ یاد کرے مرد اللہ کو وقت کھانے اپنے کے کہتا ہی شیطان پائی تمنے جگہ اور کھانا نقل کی یہ مسلم نے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَاْكُلْ بِيَمِيْنِهٖ وَاِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِيْنِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر رضؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ کھاوے ایک تمہارا پس چاہیے کہ کھاوے ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے اور جسوقت کہ پیوے پس چاہیے کہ پیوے ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے یعنی باسن پانی وغیرہ کا داہنے ہاتھ سے پکڑے نقل کی یہ مسلم نے ف ظاہر امر مین وجوب کے لیے ہی جیسے کہ گئے ہین طرف اسکے بعضے علما اور مؤید ہی اسکی حدیث صحیح مسلم کی کہ آنحضرت نے دیکھا ایک شخص کو کھاتے بائین ہاتھ سے پس فرمایا کہ کھا اپنے داہنے ہاتھ سے کہا اُسنے نہین طاقت رکھتا ہین فرمایا پس نہ طاقت رکھیو تو پس نہ اُٹھا سکا وہ ہاتھ طرف منہ اپنے کے بعد اسکے طبرانی نے روایت کی ہی کہ آنحضرتؐ نے دیکھا سبیعہ اسلمیہ کو کھاتے بائین ہاتھ سے پس بددعا کی حضرتؐ نے اُسپر پس پہونچا اُسکو طاعون پس مرگئی وہ اور جمہور نے حمل کیا ہی اسکو زجر و سیاست پر ؏ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَاْكُلَنَّ اَحَدُكُمْ بِشِمَالِهٖ وَلَا يَشْرَبَنَّ بِهَا فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْكُلُ بِشِمَالِهٖ وَيَشْرَبُ بِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر رضؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کھاوے ایک تمہارا ساتھ بائین ہاتھ اپنے کے اور نہ پیوے ساتھ بائین ہاتھ اپنے کے اس لیے کہ شیطان کھاتا ہی ساتھ اپنے بائین ہاتھ کے اور پیتا ہی ساتھ بائین ہاتھ اپنے کے نقل کی یہ مسلم نے ف کہا تورپشتیؒ نے کہ معنی یہ ہین کہ شیطان برانگیختہ کرتا ہی اپنے دوستونکو اُس کام پر اور کہا طیبیؒ نے کہ یہ حدیث محمول ہی ظاہر اپنے پر اور حسن بن سفیانؒ نے روایت کی ہی اپنی مسند مین ساتھ سند حسن کے ابو ہریرہؓ سے کہ جب کھاوے ایک تمہارا تو چاہیے کہ کھاوے اپنے داہنے ہاتھ سے اور پیوے داہنے ہاتھ سے اور لیوے داہنے ہاتھ سے اور دیوے داہنے ہاتھ سے اس لیے کہ شیطان کھاتا ہی بائین ہاتھ سے اور پیتا ہی بائین ہاتھ سے اور دیتا ہی بائین ہاتھ سے اور لیتا ہی بائین ہاتھ سے ؏ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ بِثَلٰثَةِ اَصَابِعَ وَيَلْعَقُ يَدَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّمْسَحَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی کعب بن مالک سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھاتے ساتھ تین انگلیون کے یعنی ساتھ انگوٹھے اور انگلی شہادت اور بیچ کی انگلی کے اور چاٹتے تھے ہاتھ اپنا یعنی بعد فارغ ہونے کے کھانے سے پہلے پونچھنے سے یعنی ساتھ رومال وغیرہ کے نقل کی یہ مسلم نے ف کہا نووی نے کہ تین انگلیون سے کھانا سنت ہی پس نہ ملاوے ساتھ اُنکے چوتھی اور پانچوین کو مگر واسطے ضرورت کے اور ہاتھ اپنا یعنی انگلیان اور پہلے بیچ کی انگلی کو چاٹتے پھر اُسکے پاس کی انگلی کو پھر انگوٹھے کو اور طبرانی نے روایت کیا عامر بن ربیعہؒ سے اسطرح کہ تھے حضرت کھاتے ساتھ تین انگلیون کے اور استعانت کرتے ساتھ چوتھی انگلی کے اور بیچ حدیث مرسل کے ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھاتے ساتھ پانچ انگلیونکے اور شاید کہ یہ محمول ہی پتلی چیز کے کھانے پر

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

یا یہ کہ کبھی اسطرح کھاتے ہوں بیان جواز کے لیے اور اکثر اوقات عادت تین ہی انگلیون سے کھانے کی تھی اور بعضی روایت مین بعد لفظ لمسحہا کے لفظ بنتی کا بھی آیا ہی اور یہ بھی زیادہ کیا ہی ثم یغسلہا یعنی ہاتھ چاٹتے پھر دھوتے اُسکو ع ح **وعن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر بلعق الاصابع والصحفۃ وقال انکم لا تدرون فی ایۃ البرکۃ رواہ مسلم اور روایت ہی جابرؓ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ساتھ چاٹنے انگلیونکے اور رکابی کے اور فرمایا کہ تحقیق تم نہین جانتے کہ بیچ کس انگلی یا نوالے کے ہی برکت نقل کی یہ مسلم نے ف حرف واو والصحفۃ مین مطلق جمع کیلیے ہے پس رکابی وغیرہ پہلے چاٹی جاوے پھر انگلی اور لفظ آیۃ ساتھ تا نیث کے ہی اور ترجمہ اُسی کا لکھا گیا ہی اور بعضے نسخون مین یہ ساتھ ہ ضمیر کے ہے یعنی بیچ کس کھانے کے برکت ہی آیا اُس کھانے مین کہ کھایا ہی یا اُسمین کہ چاٹتا ہی اور مؤید ہی اسکی حدیث آیندہ فانہ لا یدری فی ای طعام تکون البرکۃ اور یہان سے معلوم ہوتا ہی کہ سنت چاٹنا انگلیونکا ہی اور اُٹھانا اُس چیز کا کہ لگا ہی اُنگلیون مین نہ داخل کرنا انگلیونکا منھ مین بمبالغہ ع ح

وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اکل احدکم فلا یمسح یدہ حتی یلعقہا او یلعقہا متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ کھاوے ایک تمھارا پس نہ پونچھے ہاتھ اپنا یعنی کسی چیز سے یہان تک کہ چاٹے انگلیان ہاتھ کی یا چٹواوے اُنکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف چٹواوے یعنی کسی اور سے اُن لوگون میں سے کہ گھن نہ آوے اُنکو مانند بیوی اور لونڈی اور لڑکون اور خادم کے اسلیے کہ اُنکو لذت حاصل ہوتی ہی اس سے اور اُنھین کے حکم مین شاگرد ہین اور وہ لوگ کہ تبرک جانین اُسکو ع **وعن** جابر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الشیطان یحضر احدکم عند کل شیء من شانہ حتی یحضرہ عند طعامہ فاذا سقطت من احدکم اللقمۃ فلیمط ما کان بہا من اذی ثم لیاکلہا ولا یدعہا للشیطان فاذا فرغ فلیلعق اصابعہ فانہ لا یدری فی ای طعامہ تکون البرکۃ رواہ مسلم اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے یہ کہ شیطان حاضر ہوتا ہی ایک تمھارے کے پاس نزدیک ہر چیز کے کامون اُسکے سے یہان تک کہ حاضر ہوتا ہی نزدیک طعام اُسکے کے پس جسوقت کہ گرے ایک تمھارے سے لقمہ پس چاہیے کہ دور کرے اُس چیز کو کہ لگی ہی اُس لقمہ کو مٹی وغیرہ سے پھر چاہیے کہ کھاوے اُسکو اور نہ چھوڑ دے اُسکو واسطے شیطان کے پس جبکہ فارغ ہو کھانے سے پس چاہیے کہ چاٹے انگلیان اپنی پس تحقیق وہ نہین جانتا کہ بیچ کون سے طعام اُسکے کے ہی برکت نقل کی یہ مسلم نے ف دور کرے آلخ اور اگر نجاست پر پڑے تو دھو ڈالے اُسکو اگر ممکن ہو والا کھلاوے اُسکو کُتے بلی وغیرہ کو اور چھوڑنا اُسکا شیطان کے لیے یا تو محمول ہی حقیقت پر کہ وہ کھاتا ہی یا کنایہ ہی ضائع کرنے لقمہ کے سے اور حقیر جاننے اُسکے سے متخلق ہونے سے ساتھ اخلاق متکبرون کے کہ اُسکے اُٹھا کر کھانے کو ننگ جانتے ہین اور یہ اعمال شیطان سے ہین اور پھر واسطے تاکید دفع تکبر اور حاصل کرنے تواضع کے فرمایا پھر جبکہ فارغ ہو الخ ح **وعن** ابی جحیفۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا اکل متکئا رواہ البخاری اور روایت ہی ابی جحیفہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کھاتا مین تکیہ لگا کر نقل کی یہ بخاری نے ف کہا سفر السعادت کے مصنف نے کہ تکیہ کرنا تین قسم پر ہی ایک تو یہ کہ پہلو زمین پر رکھے اور دوسرے یہ کہ چار زانو بیٹھے اور تیسرے یہ کہ ایک ہاتھ زمین پر ٹیک کر بیٹھے اور دوسرے ہاتھ سے کھانا کھاوے اور یہ تینون قسمین مذموم ہین انتہی اور بعضون نے چوتھی قسم یہ بیان کی ہی کہ تکیہ یا دیوار یا مانند اُسکے سے پیٹھ لگا کر بیٹھے اور سنت یہ ہی کہ کھانے مین جھک کر اور متوجہ ہو کر طرف کھانے کے بیٹھے اور تفسیر کیا ہی اکثرون نے تکیہ کرنے کو ساتھ جھک کر بیٹھنے کے ایک جانب کو دو جانبون مین سے اس لیے کہ اسطرح کھانا ضرر کرتا ہی کہ کھانا رگون وغیرہ مین سہولت سے نہین پونہچتا اور گوارا نہین ہوتا اور سیوطیؒ نے کتاب عمل الیوم واللیلہ مین لکھا ہی کہ نہ کھاوے تکیہ لگا کر اور نہ منھ کے بھل پڑ کر اور نہ کھڑا ہو کر بلکہ بیٹھے دو زانو یا بصورت اقعا یعنی چوتڑ ٹیک کر اور دونون زانو کھڑے کر کر جیسے کتا بیٹھتا ہی یا دونون پانؤن پر بیٹھے یعنی اکڑون یا داہنا زانو کھڑا رکھے اور بیٹھے بائین زانو پر ح ع **وعن** قتادۃ عن انس قال ما اکل النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی خوان ولا فی

له در قاموس بضم و کسر ہر دو گفته اند و در نسخ صحیحہ بکسر روایت ۱۲ ع

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

سُکُرُّجَةٍ وَلَا خُبِزَ لَهٗ مُرَقَّقٌ قِيلَ لِقَتَادَةَ عَلٰى مَا يَاكُلُوْنَ قَالَ عَلَى السُّفَرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے قتادہؒ سے کہ نقل کی انس رضؓ سے کہ کہا نہین کھایا
انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوان پر اور نہ طشتری مین اور نہ پکائی گئی حضرتؐ کے لیے چپاتی کہا گیا واسطے قتادہؒ کے کہ کس چیز پر کھاتے تھے کہا
دسترخوانون پر نقل کی یہ بخاری نے ف خوان پر جیسے کہ خوان پر کھانا طریقہ چین والون اور متکبرون کا ہے تا جھکنا نہ پڑے کھانے کے لیے اور سکرجہ
ساتھ پیش سین کے اور کاف اور راے مشددہ مضمومہ کے ہے اور بعضون نے زیر رے کا صوب جانا ہے بمعنی طشتری یا پیالی کے کہ چٹنی یا اچار وغیرہ
اسمین رکھتے ہین دسترخوان پر تا اُس سے رغبت کھانے کی طرف ہو اور کھانا ہضم کرے پس خبر دی کہ حضرتؐ کے دسترخوان پر وہ نہوتی تھین جیسے کہ
فراغت والون اور چین والون اور متکبرون کے دسترخوانون پر ہوتی ہین اور نہین پکائی گئی الخ یعنی نہ پکائی گئی حضرتؐ کیلیے چپاتی اور نہ کھایا اُس کو
ہرگز خواہ پکائین اُنکے لیے یا غیر اُنکے لیے جیسے کہ اور حدیث مین آیا ہے کہ نہین کھائی حضرتؐ نے چپاتی کذا قیل اور چونکہ بیچ نفی کرنے کھانے کے خوان کی
جگہہ سوال کی تھی کہ پھر کھانا کاہے پر رکھکر کھاتے تھے بجاے خوان کے کوئی اور چیز ہوتی تھی یا نہین بخلاف کھانے کے طشتری وغیرہ مین کہ منفی مطلق ہے
پس کہا گیا قتادہ سے الخ اور کس چیز پر کھاتے تھے یعنی صحابہؓ کہ پیرو حضرتؐ کی سنت کے تھے اور سوال کرنا اُنکے احوال سے حقیقت مین سوال کرنا حضرتؐ
کے احوال سے تھا یا یہ کہ ضمیر یاکلون کی حضرتؐ اور صحابہؓ کی طرف پھیرین اور اخیر حدیث سے معلوم ہوا کہ دسترخوان پر کھانا کھانا سنت ہے اور خوان پر بدعت
لیکن جائز ہے اگر بہ نیت تکبر نہو ۱۲ ح + وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا اَعْلَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَغِيْفًا مُرَقَّقًا حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ وَلَا رَاٰى شَاةً
سَمِيْطًا بِعَيْنِهٖ قَطُّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس رضؓ سے کہ کہا نہین جانتا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ دیکھی ہو روٹی پتلی یعنی چپاتی یہانتک
کہ ملاقات کی اللہ تعالی سے یعنی وفات ہوئی آپ کی اور نہین دیکھی بکری دم پخت کی ہوئی ساتھ انکھون اپنی کے کبھی نقل کی یہ بخاری نے ف
سمیط اُس بکری کو کہتے ہین کہ بھونی جاتی ہے چمڑے سمیت بعد از دور کرنے بالون کے ساتھ پانی گرم کے اور یہ عادت چین والون کی ہے اس لیے خاص اسکو
بیان کیا اور لفظ بعینہ تاکید کے لیے ہے جیسے کہ کہتے ہین کتبہ بیدہ ومشے برجلہ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
النَّقِيَّ مِنْ حِيْنِ ابْتَعَثَهُ اللّٰهُ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ وَقَالَ مَا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْخُلًا مِنْ حِيْنِ ابْتَعَثَهُ اللّٰهُ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ
قِيلَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَاكُلُوْنَ الشَّعِيْرَ غَيْرَ مَنْخُوْلٍ قَالَ كُنَّا نَطْحَنُهٗ وَنَنْفُخُهٗ فَيَطِيْرُ مَا طَارَ وَمَا بَقِيَ ثَرَّيْنَاهُ فَاَكَلْنَاهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے سہل
ابن سعدؓ سے کہ کہا نہین دیکھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میدہ اُس وقت سے کہ بھیجا انکو اللہ نے رسول کر کے یہانتک کہ قبض روح کی انکی اللہ تعالی نے
اور کہا سہل رضؓ نے کہ نہین دیکھی انحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھلنی اُس وقت سے کہ بھیجا انکو اللہ نے یہان تک کہ وفات کی اُنکی اللہ نے کہا گیا یعنی سہل سے
کہ کس طرح تھے تم کھاتے جو یعنی روٹی اُسکی بن چھنی کہا سہل رضؓ نے تھے ہم پیستے جو کو اور پھونکتے اسکو پس اُڑ جاتی وہ چیز کہ اُڑ جاتی یعنی بھوسی اُسکی اور وہ چیز
کہ باقی رہتی تر کرتے ہم اسکو یعنی پانی مین گوندھ لیتے اور پکاتے اُسکی روٹی پھر کھاتے ہم اسکو نقل کی یہ بخاری نے ف بھیجا انکو اللہ نے کہا عسقلانی نے
کہ گمان کرتا ہون مین یہ کہ سہل رضؓ نے احتراز کیا ساتھ اس کہنے کے اُس وقت سے کہ تھا پہلے رسالت کے اس لیے کہ تشریف لے گئے تھے انحضرتؐ ان ایام مین
دو بار جانب شام کے تجارت کے لیے اور بحیرا راہب کی ضیافت کھائی اور لوگ وہان کے فراغت والے تھے ظاہر یہ ہے کہ انحضرتؐ نے اُنکے پاس دیکھی ہوا اور
بعد ظہور نبوت کے تنگی معاش مشہور ہے اُس وقت مین کیا مذکور تھا ایسی چیزون کا اور اس حدیث مین بیان ہے انحضرتؐ کے ترک تکلف کا اور نہ اہتمام کرنے
طعام کا پس نہین متوجہ رہتے طرف اُسکے مگر اہل حماقت اور اہل غفلت ۱۲ ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ
اِنِ اشْتَهَاهُ اَكَلَهٗ وَاِنْ كَرِهَهٗ تَرَكَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا نہین عیب کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی طعام کو کبھی اگر رغبت
ہوتی اُسکی کھاتے اسکو اور اگر ناخوش جانتے چھوڑ دیتے اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْهُ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَاكُلُ اَكْلًا كَثِيْرًا فَاَسْلَمَ فَكَانَ يَاكُلُ قَلِيْلًا

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَاْكُلُ فِيْ مِعًى وَّاحِدٍ وَاِنَّ الْكَافِرَ يَاْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوٰى
مُسْلِمٌ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى وَابْنِ عُمَرَ الْمُسْنَدَ مِنْهُ فَقَطْ وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَافَهٗ ضَيْفٌ وَهُوَ كَافِرٌ فَاَمَرَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ اُخْرٰى فَشَرِبَهٗ ثُمَّ اُخْرٰى فَشَرِبَهٗ حَتّٰى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ ثُمَّ اِنَّهٗ اَصْبَحَ فَاَسْلَمَ فَاَمَرَ
لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ اَمَرَ بِاُخْرٰى فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِيْ مِعًى
وَّاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ ایک شخص تھا کھاتا کھانا بہت پھر مسلمان ہوا اور کھانے لگا کم پس ذکر کیا گیا
یہ روبرو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا تحقیق مومن کھاتا ہے ایک انتڑی میں اور کافر کھاتا ہے سات انتڑیوں میں نقل کی یہ بخاری نے اور روایت
کی مسلم نے ابی موسیٰؓ اور ابن عمرؓ سے مسند اس حدیث سے فقط یعنی جو کچھ کہ اسناد کیا گیا ہے اس حدیث سے طرف آنحضرت کے کہ وہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا ہے ان المؤمن یاکل الخ یعنی مسلم کی روایت میں یہ قصہ مذکور نہیں ہوا کہ ایک شخص تھا کھاتا تا آخر بلکہ فقط قول مذکور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا
ذکر کیا گیا ہے اور بیچ اور روایت مسلم کی ابی ہریرہؓ سے آیا ہے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں آیا ایک مہمان اور وہ تھا کافر پس حکم فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے ساتھ دوہنے ایک بکری کے پس دوہی گئی وہ بکری پس پیا اس شخص نے دودھ دوہا ہوا اسکا پھر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ دوہنے
ایک اور بکری کے پس پیا اسکو بھی یہانتک کہ پیا دودھ سات بکریوں کا پھر تحقیق اس نے صبح کی پس اسلام لایا پھر حکم فرمایا واسطے اسکے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے ساتھ دوہنے ایک بکری کے پس دوہی گئی پس پیا دودھ اسکا پھر فرمایا ساتھ دوہنے ایک اور بکری کے پس نہ پی سکا سارا دودھ اسکا پس فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مومن پیتا ہے ایک انتڑی میں اور کافر پیتا ہے سات انتڑیوں میں ف کہتے ہیں کہ آدمی کے پیٹ میں سات انتڑیاں ہوتی ہیں اور
یہاں مراد ایک انتڑی اور سات انتڑیوں سے قلت حرص و کثرت حرص ہے یعنی مسلمان حرص کم کرتا ہے کھانے کی اور کافر حرص زیادہ کرتا ہے اور باعتبار اکثر
و اغلب کے ہے یا مراد ہے ایک شخص خاص کہ حالت اسلام میں کم کھانے لگا اور حالت کفر میں زیادہ کھاتا تھا یا مراد مومن کامل ایمان ہے کہ بسبب برکت ذکر
الٰہی کے اور نور معرفت ایمان کے سیر ہوتا ہے رغبت اور اہتمام کھانے کی طرف اسکو بہت نہیں ہوتا بخلاف کافر کے اور حقیقت میں تنبیہ ہے اس پر کہ مومن
کی شان سے یہ ہے کہ لازم پکڑے صبر و قناعت کو اور زہد و ریاضت کو اور اکتفا کرے حد ضرورت پر اور خالی رکھے معدے کو کہ باعث نورانیت دل اور
صفائی باطن اور شب بیداری وغیر ذلک کا ہے آیا ہے کہ ایک فقیر ابن عمرؓ کے پاس آیا اور طعام بہت کھایا فرمایا کہ بار دگر اسکو میرے پاس نہ لانا علت
اسکی یہ لکھی ہے علما نے کہ وہ مشابہ کفار کے ہوا اس صفت میں اور جو کوئی مشابہت کافروں کے ساتھ رکھے صحبت اسکے ساتھ نہ رکھنی چاہیے اور ہمیشہ
کم کھانا نزدیک عقلا اور صاحبان ہمت اور اہل معنی کے محمود ہے اور خلاف اسکا مذموم ہاں بھوک کہ حد افراط کو پہنچے اور سبب ضعف بدن اور اختلال قوی جسمانی
ہو اور کار سے باز رکھے ممنوع اور منافی طریقہ حکمت کے ہے ﷺ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ كَافِيْ
الثَّلٰثَةِ وَطَعَامُ الثَّلٰثَةِ كَافِي الْاَرْبَعَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طعام دو کا کفایت کرتا ہے تین کو اور
طعام تین کا کفایت کرتا ہے چار کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی جو طعام کہ سیر کردے دو کو کفایت کرتا ہے تین کو بطور قناعت کے اور قوت دیتا ہے
انکو طاعت پر اور دور کرتا ہے ضعف کو ان سے نہ یہ کہ سیر کردیتا ہے تین کو اور اسی طرح جملہ مابعد کو سمجھ لے اور غرض یہ ہے کہ آدمی کو چاہیے کہ قناعت کرے بیچ بھیجنے سے
کم پر اور صرف کرے زائد کو طرف اور محتاج کے ﷺ **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ
وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْاَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْاَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے کھانا ایک کا
کفایت کرتا ہے دو کو اور طعام دو کا کفایت کرتا ہے چار کو اور طعام چار کا کفایت کرتا ہے آٹھ کو نقل کی یہ مسلم نے ف اسمیں بھی وہی تاویل ہے کہ جو اوپر کی حدیث میں

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

مذکور ہوئی لیکن اوپر کی حدیث مین بحساب ثلث وربع کے فرمایا اور اس حدیث مین بطریق تضاعف کے یہ خلاف بسبب تفاوت احوال اشخاص کے ہی
آیا ہی کہ حضرت عمر رضی نے فرمایا ایک دفعہ قحط سالی مین کہ قصد کیا مین نے کہ بھیجون اوپر ہر گھر والون کے مثل عدد اُنکے کے یعنی تا اُنکے طعام مین شریک ہون
اس لیے کہ آدمی ہلاک نہین ہوتا ہی آدھا پیٹ کھانے مین بہر تقدیر یہان رغبت دلائی ہی اوپر خبر گیری کرنے غربا کے اور قناعت کرنیکے قدر کفایت پر
ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ التَّلْبِينَةُ مُجِمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيضِ تَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی
عائشہ رض سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے تلبینہ راحت دیتا ہی بیمار کے دل کو دور کرتا ہی بعض غم کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف تلبینہ بنایا جاتا ہی آٹے اور دودھ سے کہ مثل حریرے کے ہوتا ہی اور کبھی اُسمین شہد بھی ڈالدیتے ہین سفید ہوتا ہی مانند دودھ کے اسی لیے اسکو
تلبینہ کہتے ہین مشتق لبن سے ع ح وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ خَيَّاطًا دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ فَذَهَبْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَرَّبَ خُبْزَ شَعِيرٍ وَمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَيِ الْقَصْعَةِ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعْدَ
يَوْمِئِذٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس رض سے یہ کہ ایک درزی نے بلایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو واسطے کھانے کے کہ تیار کیا تھا اُسکو یعنی دعوت کی
آپ کی پس گیا مین ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس حاضر کی روٹی جو کی اور شوربا کہ اسمین تھا کدو اور گوشت خشک پس دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کو کہ تلاش کرتے تھے کدو کنارون پیالے کے سے پس ہمیشہ مین دوست رکھتا ہون کدو پیچھے اُس دن کے یعنی بسبب محبت رکھنے حضرت کے اُس سے نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے ف انس رض جو ساتھ حضرت صلعم کے گئے یا تو اُنکی بھی دعوت کی ہوگی یا بسبب اسکے کہ خادم حضرت صلعم کے تھے تبعیت حضرت صلعم کے گئے رضاے عرفی
جانکر اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہی دراز کرنا ہاتھ کا جوانب پیالے مین اگر مختلف ہو طعام اور ناخوش نرکھے مصاحب اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا
کہ قبول کرے دعوت محتاجون اور اہل حرفہ کی اور رغبت کرے اُس چیز پر کہ آگے لاوین اور کھلاوے خادم کو ساتھ اپنے اور مسنون ہی محبت کدو کی اور
اسی طرح مسنون ہی محبت ہر اُس چیز کی کہ دوست رکھتے تھے اُسکو حضرت ح ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ
مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِي يَدِهِ فَدُعِيَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَلْقَاهَا وَالسِّكِّينَ الَّتِي يَحْتَزُّ بِهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عمرو بن امیہ رض سے
یہ کہ اُنھون نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کاٹتے تھے گوشت شانہ بکری کے سے کہ تھا آپ کے ہاتھ مین پھر بلائے گئے طرف نماز کے پس ڈالدیا
شانے کو اور اُس چھری کو کہ کاٹتے تھے گوشت ساتھ اسکے پھر کھڑے ہوے اور نماز پڑھی اور وضو نہ کیا نقل کی بخاری اور مسلم نے ف معلوم ہوا اس
حدیث سے کہ جائز ہی کاٹنا گوشت کا چھری سے اور یہ وقت احتیاج کے ہی اور اگر گوشت گلا ہوا ہو کہ احتیاج کاٹنے کی نرکھتا ہو تو مکروہ ہی کاٹنا اُسکا
چھری سے اور اُسکو تکلفات عجمیون کے سے گنا ہی جیسے کہ دوسری فصل مین آویگا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اجابت کرے داعی حق کی اور حاضر ہووے
نماز مین اگرچہ طعام حاضر ہو اور یہ اس صورت مین ہی کہ نہ ہو خوف ضائع ہونے طعام کا اور نہ ہو احتیاج شدید اُسکی طرف اور نہ خوف ہو نہ پانے طعام کا
بعد اسکے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ پکی ہوئی چیز کے کھانے سے وضو کرنا لازم نہین آتا ح ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ
الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عائشہ رض سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے میٹھی چیز اور شہد کو نقل کی یہ بخاری نے ف
حلوا ساتھ مد اور قصر کے اطلاق کیا جاتا ہی اُس چیز پر کہ بنے مٹھاس اور چکنائی سے کذا فی مجمع البحار اور بعضون نے کہا کہ مطلق میٹھی چیز کو حلوا کہتے ہین پس
اس صورت مین لفظ و العسل تخصیص بعد تعمیم کے ہوگا اور کہا خطابی نے کہ محبت حلوے کی حضرت صلعم کو بسبب کثرت خواہش نفس کے نہ تھی بلکہ جب حضرت کے
سامنے آتا تو اسطرح رغبت سے تناول فرماتے کہ معلوم ہوتا کہ حضرت کو مرغوب ہی ح ع وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَ اَهْلَهُ الْاُدُمَ
فَقَالُوا مَا عِنْدَنَا اِلَّا خَلٌّ فَدَعَا بِهِ فَجَعَلَ يَاْكُلُ بِهِ وَيَقُولُ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر رض سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگا اپنے گھر کے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

لوگون سے لاون پس کہا انھون نے کہ نہین نزدیک ہمارے مگر سرکہ پس منگوایا اُسکو اور شروع کیا کھانا روٹی کا ساتھ اُسکے اور فرماتے تھے اچھا لاون ہی سرکہ
اچھا لاون ہی سرکہ نقل کی یہ مسلم نے ف مکرر فرمایا واسطے مبالغہ کرنے کے بیچ تعریف سرکہ کے اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ میانہ روی کرنی کھانے مین
اور باز رکھنا نفس کو لذائذ سے اچھی بات ہی اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی قسم کھاوے کہ مین روٹی لاون سے نہین کھانے کا اور پھر کھاوے
سرکے سے تو حانث ہوگا اور حدیث مین آیا ہی کہ سرکہ لاون انبیا کا ہے صلوات اللہ علیہم اجمعین اور منافع سرکے کے کتب طب مین بہت لکھے
ہین +ع +ح وَعَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْکَمْأَۃُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُھَا شِفَاءٌ لِّلْعَیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِی
رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ مِنَ الْمَنِّ الَّذِیْ اَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ اور روایت ہی سعید بن زیدؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کھنبی من سے ہی اور پانی اُسکا شفا ہی واسطے آنکھ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے بیچ ایک روایت مسلم کے یون ہی کہ کھنبی اُس من سے ہے
کہ نازل کی اللہ تعالی نے اوپر موسی علیہ السلام کے ف کماۃ ساتھ زبر کاف اور جزم میم اور زبر ہمزہ کے اور بروزن رحمت کے ہی وہ ایک چیز سفید
ہوتی ہی مانند چربی کے کہ اُسکو شحم الارض بھی کہتے ہین اور یہان اُسکو کھنبی کہتے ہین اور وہ حلال ہے اگرچہ مکروہ جانین اُسکو یہان والے
بسبب عدم عادت کے پس فرمایا حضرتؐ نے کہ وہ جملہ من سے ہی کہ قوم موسی علیہ السلام پر اُترتی تھی جیسے کہ قرآن مجید مین فرمایا وَاَنْزَلْنَا عَلَیْکُمُ
الْمَنَّ وَالسَّلْوٰی اور جملہ من سے جو اُسکو فرمایا تو مراد مشابہت دینی ہی اُسکو ساتھ اُسکے یعنی جیسے کہ من بے محنت و کلفت آسمان سے اُترتی تھی یہ بھی
بے مشقت زمین سے نکلتی ہی یا منفعت مین مشابہ اُسکے ہی والا من بنی اسرائیل ایک چیز تھی مثل ترنجبین کے کہ آسمان سے اُترتی تھی اور یہ
ویسی ہی نہین اور پانی اُسکا شفا ہی آنکھ کے لیے کہا بعضون نے کہ جس صورت مین کہ مخلوط ہو ساتھ اور دواؤن کے اور بعضون نے کہا کہ مفرد
اور یہ ظاہر ہی بسبب مطلق ہونے حدیث کے اور بیان مفصل اُسکا کتاب الطب والرقی مین آویگا انشاء اللہ تعالی +ع +ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ
ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عبد اللہ بن جعفر سے کہ کہا دیکھا
مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کھاتے کھجور تازی ساتھ ککڑی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی دونون کو ملا کر منھ مین رکھ لیتے
اور نوش فرماتے اس لیے کہ کھجور مین حرارت ہوتی ہی اور ککڑی مین برودت دونون ملکر معتدل ہو جاوین اور اعتدال اصل کبیر ہی دواؤن کے بیچ
کہ معتدل چیز باعث تعدیل مزاج کی ہوتی ہی اور بہت نفع بخشتی ہی اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی کھانا دو طعام کا اور وسعت
کرنی کھانون مین اور خلاف نہین ہی علما مین بیچ جواز اُسکے کے اور بعضے علما سے جو کراہت اُسکی منقول ہی تو محمول ہی اوپر عادت کرنے توسع
اور تنعم کے اور کثرت کرنے اُسکے کے بغیر مصلحت دینیہ کے کذا قال الطیبی +ع +ح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
بِمَرِّ الظَّھْرَانِ نَجْنِی الْکَبَاثَ فَقَالَ عَلَیْکُمْ بِالْاَسْوَدِ مِنْہُ فَاِنَّہٗ اَطْیَبُ فَقِیْلَ اَکُنْتَ تَرْعَی الْغَنَمَ قَالَ نَعَمْ وَھَلْ مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا رَعَاھَا
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا تھے ہم ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ مر الظہران کے کہ نام ایک جگہ کا ہی قریب مکے کے
چنتے تھے پھل پختہ پیلو کے درخت کے پس فرمایا قصد کرو لینے سیاہ پھل کا اُس سے کیونکہ وہ اچھا ہوتا ہی یعنی لذیذ و فائدہ مند ہوتا ہی پس کہا گیا
کیا آپنے چرائی ہین بکریان فرمایا ہان نہین کوئی نبی مگر کہ چرائی ہین اُسنے بکریان نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا گیا الخ چونکہ پیلو خوراک جنگلیون
اور چرانے والے بکریون کی ہی اور وہ اُسکا اچھا برا ہونا خوب جانتے ہین لوگون نے سوال مذکور کیا اور نہین کوئی نبی الخ مراد یہ ہی کہ نہین رکھا اللہ تعالی
نے منصب نبوت کا دنیا دارون اور بادشاہون اور متکبرون مین بلکہ چرانے والے بکریون اور اہل فقرا اور متواضعون مین اہل حرفہ سے جیسے کہ روایت
کیا گیا ہی کہ حضرت ایوب علیہ السلام خیاط تھے اور حضرت زکریا علیہ السلام بڑھئی اور حضرت موسی علیہ السلام بکریان چراتے تھے حضرت

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

شعیب[۳] کی باجرت اور حکمت اسمین یہ تھی کہ غذای حلال کھاوین اور عمل صالح کرین بھیر بکری چرانے بکریون کے یہ فائدہ اور زیادہ تھا کہ تنہائی لوگون سے اور
خلوت ساتھ اللہ تعالی کے حاصل ہوتی تھی اور طور رعایا پروری کا اور شفقت غربا اور ضعفا پر سیکھتے تھے چنانچہ آیا ہو کہ اللہ تعالی نے وحی کی حضرت موسی
علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو کہ اے موسی تو جانتا ہو کہ مین نے تجکو کیون نبوت دی ہو حضرت موسی نے عرض کیا کہ پروردگار تو ہی خوب جانتا ہو اسکو
فرمایا یاد کر اس دنکو کہ تو چراتا تھا بکریان وادی ایمن مین پس بھاگی ایک بکری اور تو دوڑا پیچھے اسکے اور رنج وتعب کھینچا تو نے اسمین اور جب تو پہنچا
اس بکری کے پاس تو تو نے نہ اسکو مارا اور نہ غصہ کیا اسپر بلکہ شفقت کی اور کہا کہ رنج مین ڈالا تو نے ای بیچاری اپنے تئین بھی اور مجکو بھی پس جب ہمنے
دیکھی وہ نرمی اور رحمت وشفقت تجھ سے اس حیوان پر تو رحمت کی ہمنے تجھپر کہ نبوت دی اور برگزیدہ کیا ختم شرح **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُقْعِیًا یَاْکُلُ تَمْرًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ یَاْکُلُ مِنْہُ اَکْلًا ذَرِیْعًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس رض سے کہ کہا دیکھا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھے ہوے اوپر ہیئت اقعاء کے
کھاتے کھجورین اور ایک روایت مین ہو کہ کھاتے تھے کھجورونسے کھانا جلد نقل کی یہ مسلم نے **ف** مراد اقعا سے یہان یہ ہو کہ کولے زمین پر رکھے اور زانون
کھڑے رکھے اور جلد اسلیے کھاتے تھے کہ کوئی کام اہم درپیش ہوگا جلد جلد کھاتے تھے تا اس سے فارغ ہو کر اسکام مین مشغول ہوون شرح **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَہٰی
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّقْرِنَ الرَّجُلُ بَیْنَ التَّمْرَتَیْنِ حَتّٰی یَسْتَاْذِنَ اَصْحَابَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عمر رض سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے اس سے کہ جمع کرے آدمی درمیان دو کھجورون کے یعنی دو دو اکھٹی کھاوے یہانتک کہ اذن طلب کرے اپنے ساتھ والون سے نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا سیوطی رح نے کہ یہ حکم بیچ وقت فقر اور تنگی معاش کے تھا اور بعد از حصول غنا اور وسعت حال کے منسوخ ہوا ساتھ اس
حدیث کے منع کرتا تھا مین تمکو جمع کرنے کو کھجورون کے سے اور جب فراخ کیا اللہ تعالے نے تمپر رزق کو تو جمع کرو یعنی اگر جمع کرو تو حرام و مکروہ نہین او
صواب یہ ہو کہ اگر ساتھ والے شریک ہون خرچ کرنے مین اور راضی نہ ہون مگر ساتھ کھانے کے بقدر خرچ کرنے کے تو حرام ہو تجاوز کرنا اس سے اور بیچ غیر
اس صورت کے ادب ونگہداشت طریقہ مروت کا باقی ہو مگر ساتھ صریح اذن کے یا دلالت اذن کے پس نہی سابق شامل دو اذن ہو تو نکو ہوگی اور اباحت
واسطے بیچ غیر خلوت شرکت کی ہو شرح **وَعَنْ** عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَجُوْعُ اَہْلُ بَیْتٍ عِنْدَہُمُ التَّمْرُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ یَا عَائِشَۃُ بَیْتٌ
لَا تَمْرَ فِیْہِ جِیَاعٌ اَہْلُہٗ قَالَہَا مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلٰثًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہ رض سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین بھوکے رہتے اس
گھر کے لوگ کہ انکے پاس کھجورین ہون اور ایک روایت مین ہو کہ فرمایا ای عائشہ رض وہ گھر کہ نہ ہو کھجور اسمین بھوکے ہین اہل اسکے فرمایا اسکو دو بار یا تین بار
نقل کی یہ مسلم نے **ف** کہا بعضون نے کہ مراد اہل سے اہل مدینہ مین اور وہ لوگ کہ قوت انکا کھجور ہو اور کہا نووی رح نے کہ اسمین بیان ہو فضیلت کھجور کا
اور جواز ذخیرہ کرنیکا گھر والون کے لیے اور رغبت دلانی اسپر ختم شرح **وَعَنْ** سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَۃٍ
لَمْ یَضُرَّہٗ ذٰلِکَ الْیَوْمَ سَمٌّ وَّلَا سِحْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے سعد رض سے کہ کہا سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ جو شخص کھاوے وقت صبح
کے یعنی پہلے کھانے کسی چیز کے سات کھجورین کہ انکو عجوہ کہتے ہین نہین ضرر کرتا اسکو اسدن زہر اور نہ سحر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** عجوہ ایک قسم
کھجورون مدینہ کی سے ہے کہ مائل بسیاہی ہوتی ہین اور افضل قسم ہو مدینہ کی کھجورونمین اور کہتے ہین کہ اصل اسکی بوئی ہوئی حضرت کی ہو اور مراد زہر سے
زہر قاتل ہے کہ مشہور ہو یا شامل زہر سانپ اور بچھو اور مانند انکے کو اور خاصیت مذکورہ اس کھجور مین ساتھ پیدایش الٰہی کے ہو جیسے کہ اور نباتات مین خاصیت
رکھی ہو اور حضرت کو یہ بات وحی سے معلوم ہوئی ہوگی یا حضرت کی دعا کی برکت سے یہ خاصیت ہو اسمین اور وجہ تخصیص عددسات کی شارع کے
سوا کسیکو معلوم نہین اور علم اسکا توقیفی ہو یعنی موقوف ہو اوپر سننے کے حضرت سے مثل اعداد رکعات وغیرہا کے ختم شرح **وَعَنْ** عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِیْ عَجْوَۃِ الْعَالِیَۃِ شِفَاءً وَّاِنَّہَا تِرْیَاقٌ اَوَّلَ الْبُکْرَۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہ رض سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

[۳] [illegible]

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

کہ تحقیق بیچ عجوہ عالیہ کے شفا ہے اور تحقیق وہ خاصیت تریاق کی رکھتی ہے یعنی بیچ زہر وغیرہ کے اول روز مین یعنی نہار منھ کھانا اسکا نقل کی یہ مسلم نے
ف عالیہ نام ایک جگہ کا ہے مدینہ مطہرہ مین جانب مسجد قبا کے اور نواح و دیہات اُس عالیہ کو عالیہ کہتے ہین کہ زمین نجد اُس جانب مین ہے اور جانب دوسری
کو کہ اُسکے مقابلہ مین ہے سافلہ کہتے ہین اور تہامہ اُس جانب مین ہے اور ادنیٰ عالیہ کا تین کوس ہے اور اعلیٰ اُسکا آٹھ کوس مدینہ سے ہے اور شفا ہے یعنی شفا
زائد ہے بہ نسبت اور جاے کے عجوہ کے یا تقید ہے واسطے اخلاق سابق کے اور تریاق ساتھ زیر اور پیش ت کے ہے دوا مرکب ہے مشہور کہ نافع ہوتی ہے زہر
وغیرہ کو **وعن** عائشہ رضہ قالت کان یاتی علینا الشہر ما نوقد فیہ نارا انما ھو التمر والماء الا ان نوتی باللحیم متفق علیہ اور روایت ہے حضرت عائشہ رضہ سے
کہ کہا گذرا تھا ہمپر مہینہ کہ نہ جلاتے تھے ہم اوسمین آگ یعنی واسطے پکانے کے نہ تھا قوت ہمارا مگر کھجور اور پانی مگر یہ کہ لایا جاتا کچھ تھوڑا گوشت نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مگر یہ کہ آخر یعنی غذا ہماری کھجور و پانی تھا مگر یہ کہ بھیجتا کوئی گوشت تو وہ کھاتے یا معنی یہ ہین کہ آگ جلاتے تھے ہم اور نہ
پکاتے تھے کچھ مگر کہ کچھ گوشت کہین سے ہم پونہچتا تو اُسکے پکانے کیلیے آگ جلاتے **وعنہا** قالت ما شبع آل محمد یومین من خبز بر الا و احدھما
تمر متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ رضہ سے کہ کہا نہین پیٹ بھر اگھر کے آدمیون حضرت صلعم کے نے دو دن گیہون کی روٹی سے مگر ایک ان دونو نمین سے
ہوتی تھی کھجور نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی دو دن متصل گیہون کی روٹی نہین کھاتے تھے قید گیہون کی روٹی کی جو لگائی شاید
جو کی روٹی ہم پونہچتی ہو **وعنہا** قالت توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما شبعنا من الاسودین متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ رضہ سے کہ کہا وفات
کیے گئے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور نہین پیٹ بھرا ہمنے دو سیاہ چیزونسے یعنی کھجور اور پانی سے نقل کی یہ بخاری ور مسلم نے **ف** ایک سیاہ چیز
کھجور ہے اور پانی کو سیاہ کہا بسبب مجاورت و مقارنت کے اور اسطرح کلام عرب مین بہت آتا ہے جیسے کہ بولتے ہین ابوین اور قمرین اور اسکو تغلیب کہتے ہین
اور ذکر کرنا پانی کا بطریق تبعیت کے اور طفیل کے ہے اور مقصود کھجور ہی ہے والا پانی سے سیری مطلوب نہین ہوتی اور پانی مین کمی نہ تھی اور اس سے معلوم ہوا کہ
تو یا انکا کھجور بھی بطریق سیری کے نہ تھا **وعن** النعمان بن بشیر قال الستم فی طعام و شراب ما شئتم لقد رایت نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم وما یجد من
الدقل ما یملا بطنہ رواہ مسلم اور روایت ہے نعمان بن بشیر رضہ سے کہ کہا کیا نہین تم بیچ کرنیوالے بیچ کھانے اور پینے کے کہ وسعت و افراط کرتے ہو اوسمین جو چاہتے ہو اور
جسطرح چاہتے ہو البتہ تحقیق دیکھا مین نے تمھارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت مین کہ نہین پاتے تھے ناکارہ کھجور اسقدر کہ بھر دے پیٹ انکے کو نقل کی
یہ مسلم نے **ف** کیا نہین تم یہ خطاب کیا تابعین کو یا اصحابہ کو بعد حضرت کے اور نہی تمھارے اضافت اُنکی طرف الزام کیلیے ہے جبکہ نہ اختیار کیا اُنھون نے
دراثقیہ حضرت کا بیچ اعراض کرنیکے دنیا سے اور لذتون اُسکی سے اور حدیث اول مین بیان کیا کہ بعض ایام گذرتے تھے کہ کھانا اُنکا سوا کھجور کے نہ تھا اور دوسری
حدیث مین کہا کہ وہ بھی بطریق سیری کے نہ تھا بعد ازان کہتے ہین کہ اچھی کھجور سے نہ تھا بلکہ ناکارہ سے کہ سوا فقرا کے کوئی نہ کھاوے چونکہ آنحضرت صلعم نے اختیار کیا تھا
فقر اور تجرید کو اللہ تعالے نے اُسی مقام مین قائم رکھا اور حقیقت مین وہ بسبب قلت اور تنگی کے نہ تھا بلکہ بسبب سخاوت و ایثار اور زہد اور تقوی و رضا و قناعت
اور تعلیم اور تربیت اُمت کے تھا **وعن** ابی ایوب قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی بطعام اکل منہ و بعث بفضلہ الی و انہ بعث الی یوما بقصعۃ
لم یاکل منہا لان فیہا ثوما فسالتہ احرام ھو قال لا ولکن اکرھہ من اجل ریحہ قال فانی اکرہ ما کرھت رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ایوب رضہ سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ سلم جس وقت کہ لایا جاتا کھانا اُنکے پاس کھانا کھاتے اُس سے اور بھیجتے بچا ہوا کھانا میرے پاس اور تحقیق اُنھون نے بھیجا میرے پاس ایک روز
پیالہ بڑا کہ کھانا تھا اُسمین نہ کھایا تھا اُسمین سے اسلیے کہ تھا اُسمین لہسن پس پوچھا مین نے حضرت صلعم سے کہ کیا حرام ہے لہسن یعنے آپ والا اگر مطلق حرام
ہوتا تو اُنکے پاس کیون بھیجتے فرمایا کہ نہین ولیکن مکروہ رکھتا ہون مین اُسکو بسبب بو اُسکی کے کہا ابو ایوب رضہ نے پس تحقیق مین بھی مکروہ رکھتا ہون اُس
چیز کو کہ مکروہ رکھی آپنے نقل کی یہ مسلم نے **ف** حضرت جو ہجرت کرکے مدینہ مین رونق افزا ہوے تو اول ابو ایوب انصاری ہی کے یہان اُترے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

تھے اور شاید کہ یہ ذکر بچے ہوئے کھانے بھیجنے کا اُنھیں دونوںکا ہے اور مکروہ رکھتا ہون الخ یہان عیب کرنا طعام کا نہیں ہے بلکہ بیان ہے مانع کا حضور مسجد اور خطاب ملائکہ سے اور کھانوں سے جز کہ اسمیں تصریح ہے تھا اباحت لہسن کے ولیکن مکروہ ہے اُسکے لیے کہ ارادہ کرے حاضر ہونے جماعت کا اور لاحق ہے شاملِ اُسکے ہر چیز بدبو کی اور آنحضرت ترک کرتے تھے لہسن کو ہمیشہ اسلیے کہ وہ متوقع رہتے تھے آنے وحی کے ہر ساعت اور خلاف کیا ہے علمانے بیچ لہسن اور پیاز اور گندنے کے آنحضرت کے حق مین پس کہا بعض علما ہمارے نے کہ حرام نہیں یہ چیزین اور صحیح تر یہ ہے کہ اُنکے نزدیک یہ مکروہ تنزیہی ہیں اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے واسطے کھانیوالے اور پینیوالے کے یہ کہ باقی چھوڑے اپنی چیز سے کہ کھاتا ہے اور پیتا ہے اور تقسیم کرے اسکو محتاج ہمسایونکو اور مکروہ رکھنی آپنے اسمین اشارہ ہے طرف کمال متابعت کے یا ارادہ رکھتے ہین وہ حاضر ہونے جماعت کا ترجمہ **وعن** جابر اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَکَلَ ثُوْمًا اَوْ بَصَلًا فَلْیَعْتَزِلْنَا اَوْ قَالَ فَلْیَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا اَوْ لِیَقْعُدْ فِی بَیْتِہٖ وَاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِقِدْرٍ فِیْہِ خَضِرَاتٌ مِنْ بُقُوْلٍ فَوَجَدَ لَہَا رِیْحًا فَقَالَ قَرِّبُوْہَا اِلٰی بَعْضِ اَصْحَابِہٖ وَقَالَ کُلْ فَاِنِّیْ اُنَاجِیْ مَنْ لَا تُنَاجِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے جابر سے یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کھاوے لہسن یا پیاز یعنی کچی پس چاہیے کہ یکسو رہے ہمسے یعنی نہ حاضر ہو مجلسون ہماری مین یا فرمایا پس چاہیے کہ یکسو رہے مسجد ہماری سے یا فرمایا بیٹھ رہے اپنے گھر مین اور تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے لائی گئی ایک ہانڈی کہ اسمین تھا ہریاول قسم ترکاریونکی سے یعنی لہسن اور پیاز اور گندنا وغیرہ پس پائی اسمین بو فرمایا یعنی بعض خدام سے کہ لیجا اسکو یعنی فلانے شخص کے پاس اور اشارہ کیا طرف ایک شخص کے اپنے اصحاب میں سے کہ حاضر تھا اور فرمایا یعنی اُس شخص کیطرف التفات کرکر کہ کھا مین نہیں کھاتا اسلیے کہ مین سرگوشی کرتا ہون اُس شخص سے کہ نہیں سرگوشی کرتا تو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مسجد ہماری مین ظاہر لفظ مفرد سے معلوم ہوتا ہے یہ حکم مسجد نبوی کیلیے ہے اور صیغہ متکلم مع الغیر کا واسطے تعظیم کے ہے لیکن چونکہ مشترک ہے علت حکم اور مساجد کا بلکہ تمام مجالس خیر کا مثل مجلس ذکر اور درس اور مصاحبت بزرگون اور علما کے ایسا ہی ہوگا اور احتمال ہے کہ مراد جنس ہو اور بعضی روایات مین مساجدنا بھی آیا ہے وہ صریح ہے کہ سب مساجد کیلیے ہے اور او لیقعد مین لفظ او اگر شک راوی کا ہے تو مراد یہ ہے کہ آنحضرت نے فلیعتزلنا فرمایا یا فلیعتزل مسجدنا فرمایا یا فرمایا من اکل ثوما او بصلا فلیقعد فی بیتہ یعنی چاہیے کہ گھر مین اپنے بیٹھے اور کسی کے ساتھ صحبت نرکھے کیا مسجد مین کیا غیر مسجد مین اور احتمال ہے کہ او شک راوی کا نہو بلکہ تنویع و تقسیم کے لیے ہو اور متعلق تھا لفظ ثانی کے یعنی فلیعتزل مسجدنا کے ہو اور معنی یہ ہون کہ بعد کھانے اُنکے مسجد مین آنا مکروہ ہے کہ وہان حضور ملائکہ اور رسول اور صحابہ کرام کا ہے ولیکن عوام لوگونسے صحبت رکھنی مباح ہے یا یہ بھی نکرے اور گھر کے گوشہ مین بیٹھے اور مطلق صحبت ترک کرے کہ یہ اولیٰ تر ہے اور اُس شخص سے الخ یعنی حضرت جبرئیل اور اور فرشتون سے اور معنی یہ ہین کہ مین کلام کرتا ہون اُنسے اور تو نہیں کلام کرتا اُنسے پس جائز ہے واسطے تیرے وہ چیز کہ نہیں جائز واسطے میرے اور اسمین اشارہ ہے طرف اسکی کہ آدمی کو چاہیے کہ رعایت حال مصاحب اپنے کی اور خوشی اسکی کرے ترجمہ **وعن** المقدام بن معدیکرب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کِیْلُوْا طَعَامَکُمْ یُبَارَکْ لَکُمْ فِیْہِ رواہ البخاری اور روایت ہے مقدام بن معدیکرب سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کیل کرو یعنی ناپ تول کیا کرو اپنے طعام کو برکت دیجاویگی واسطے تمہارے اسمین نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی جو چیز کہ پیمانہ مین بیچی ہے قسم غلہ سے اسکو وقت قرض دینے بیچنے کے اور بیچنے اور مول لینے کے اور پکانے کیلیے دینے کے ناپ تول کر دیا کرو تا اندازہ اُسکا معلوم ہو اور افراط و تفریط سے بچو اور بحکم شارع کے اُسکو بیچ زیادتی خیر و برکت کے خاصیت ہے حصہ تھا جبکہ رعایت کرے سُنت کی اور قصد کرے بجاآوری حکم آنحضرت کا کذا ذکر الشیخ اور ملا علی قاری نے نقل اُسکے تقریر مظہر کی نقل کرکر لکھا ہے کہ اگر تو کہے کیونکر تطبیق ہے اس حدیث مین اور اس حدیث مین کہ روایت کیگئی ہے حضرت عائشہ سے کہ اُنھون نے کہا انتقال ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اس حال مین کہ نہیں تھا میرے پاس کچھ کہ کھاوے جاندار سواے تھوڑی سے جو کے کہ بخاری مین تھے پس مین اُسمین سے ایک مدت تک کھاتی رہی پھر مین نے اُسکو کیل کیا پس جاتی رہی برکت اُسکی جواب اسکا یہ ہے کہ ناپنا وقت بیع شرا کے مامور بہ ہے واسطے اقامت عدل کے اور اُسمین خیر و برکت ہوتی ہے اور وقت خرچ کرنیکے احصار و ضبط ہے اور وہ منہی عنہ ہے فرمایا حضرت نے خرچ کر اے بلال اور مت ڈر کہ صاحب عرش سے کمی کرنے کا **وعن** ابی امامۃ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا رَفَعَ مَائِدَتَہٗ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا

مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی امامہ رضہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت کہ اٹھایا جاتا دسترخوان
اُنکا یعنی کھا چکتے فرماتے حمد ہی واسطے اللہ کے حمد بہت پاکیزہ یعنی خالی ریا و سنانے سے برکت لیگئی سہمین یعنی حمد بابرکت کہ ہمیشہ ہو منقطع نہو
نہ کفایت کیگئی اور نہ متروک اور نہ بے پروائی ہو اُس سے اے رب ہمارے نقل کی یہ بخاری نے ف غیر مکفی الخ کو کئی طرح پر علمانے تصحیح کیا ہے
اور معنی اُسکے بیان کیے ہین اگر سب تقریر بیان کیجاوے تو طول ہوتا ہی مجمل اُسکا یہ ہی کہ لفظ غیر اور ربنا کو مرفوع پڑھا ہی اور منصوب بھی ایک کو
منصوب اور دوسرے کو مرفوع اور حاصل معنی یہ کہ یہ یا تو صفات ہین احوال حمد کے ہین یعنی حمد کہ کفایت نہ کیجاوے اُس سے اور نہ متروک ہو اور نہ استغنا ہو
اُس سے بلکہ لازم ہو بطریق دوام کے بسبب متواتر ہونے نعمتون کے یا صفات طعام کے ہین کہ اُس سے بھی کفایت اور ترک اور استغنا نہین یا صفات پروردگار
تعالے کے ہین کہ ساتھ کسی چیز کے اُس سے کفایت نہین کرسکتا اور وہ کافی ہی سب سے اور ترک کرنا طلب قرب سے سکے کا اور استغنا فضل اُسکے سے نہین
کرسکتے ﷺ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی انس رضہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالے راضی ہوتا ہی بندے سے بسبب اُسکے کہ کھاوے لقمہ اور حمد کرے اُسکی اوپر اُسکے یا پیوے
ایکبار پینا پس حمد کرے اُسکی اُسپر نقل کی یہ مسلم نے ف اکلہ ساتھ زبر ہمزہ کے ہی یعنی ایکبار کھانا یہانتک کہ سیر ہو اور روایت کیا گیا ہی ساتھ پیش
ہمزہ کے بھی یعنی لقمہ کے ﷺ وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَيْ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا فِي بَابِ فَضْلِ
الْفُقَرَاءِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى اور ذکر کرینگے ہم دو حدیثین عائشہ رضہ کی اور ابوہریرہ رضہ کی کہ ابتدا اُنکی یہ ہی ما شبع آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم وخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم
من الدنیا بیچ باب فضل فقرا کے اگر چاہیگا اللہ تعالے یعنی مصابیح مین یہ دونون حدیثین کتاب الاطعمہ مین مذکور ہین اور مین نے وہان ذکر کی ہین **فَصْلُ الثَّانِي**
فصل دوسری عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُرِّبَ طَعَامٌ فَلَمْ أَرَ طَعَامًا كَانَ أَعْظَمَ بَرَكَةً مِنْهُ أَوَّلَ مَا أَكَلْنَا وَلَا أَقَلَّ بَرَكَةً فِي آخِرِهِ فَقُلْنَا يَا
رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ هَذَا قَالَ إِنَّا ذَكَرْنَا اسْمَ اللَّهِ حِينَ أَكَلْنَا ثُمَّ قَعَدَ مَنْ أَكَلَ وَلَمْ يُسَمِّ اللَّهَ فَأَكَلَ مَعَهُ الشَّيْطَانُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہے
ابوایوب رضہ سے کہ کہا تھے ہم نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نزدیک کیا گیا کھانا پس نہ دیکھا مین نے کوئی کھانا کہ زیادہ تر ہو برکت مین اُس کھانے سے بیچ ابتدا کے
وقت کھانے ہمارے کے اور نہ دیکھا مین نے کمتر برکت مین بیچ آخر وقت کھانے اُسکے کے کہا ہمنے یا رسول اللہ کیونکر تھا حال اُس کھانے کا کہ اول مین ویسی
برکت کھتا تھا اور آخر مین ایسا بے برکت ہوا فرمایا تحقیق ذکر کیا تھا ہمنے نام اللہ کا اُسوقت کہ کھانا شروع کیا تھا ہمنے پھر بیٹھا آخر مین وہ شخص کہ کھایا
اور نہ نام لیا خدا کا پس کھایا ساتھ اُسکے شیطان نے یعنی بسبب ترک کرنے نام خدا کی پس اس سبب سے بے برکتی آخر مین ہوئی نقل کی یہ شرح السنہ مین
ف ذکر کیا تھا ہمنے نام اللہ کا اِسمین اشارہ ہی اسپر کہ سنت بسم اللہ کہنے کی حاصل ہوتی ہی فقط بسم اللہ کہنے کے لیکن زیادتی الرحمن الرحیم کی افضل ہی اور
مستحب ہے بسم اللہ کہنی یہانتک کہ جنبی اور حائض اور نفسا کیلیے بھی گر نہ قصد کرین ساتھ اُسکے تلاوت کا والا حرام ہی اور نہین مستحب ہے بیچ کھانے مکروہ وحرام کے بلکہ اگر
بسم اللہ کہے شراب پینے پر تو کافر ہوتا ہی اور کھانا شیطان کا محمول ہی حقیقت پر نزدیک جمہور علما اگلے پچھلون کے اور بعضے علما کا قول جو اوپر نقل کیا گیا کہ بسم اللہ
ایک کی جماعت مین سے کافی ہی اور ہر ایک کو بسم اللہ کہنی کی شرط نہین یہ حدیث حجت ہے اُنپر ﷺ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَنَسِيَ أَنْ يَذْكُرَ اللَّهَ عَلَى طَعَامِهِ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عائشہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
جسوقت کہ کھاوے ایک تمھارا پس بھول جاوے نام لینا اللہ کا اپنے کھانے پر یعنی ابتدا مین اور یاد آوے درمیان مین پس چاہیے کہ کہے بسم اللہ اولہ وآخرہ نقل کی یہ
ترمذی اور ابوداؤد نے ف نام لینا اللہ کا الخ اس سے معلوم ہوا کہ مطلق ذکر اللہ کا کافی ہی ابتدا کھانے مین ولیکن بسم اللہ افضل ہے اور محیط مین ہے کہ اگر کہے لا الہ الا اللہ یا الحمد للہ یا
اشهد ان لا اله الا الله ابتدا وضو مین تو ہوتا ہی ادا کرنیوالا سنت کا اور اسیطرح بعا نمیں اور اگر بسم اللہ کہنی بھول جاوے ابتدائے وضو مین پھر کہے درمیان وضو مین تو نہین

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

حاصل ہوتی ہے سُنت بخلاف کھانے کے ؛ ع وَعَنْ اُمَیَّۃَ بْنِ مَخْشِیٍّ قَالَ کَانَ رَجُلٌ یَّاْکُلُ فَلَمْ یُسَمِّ حَتّٰی لَمْ یَبْقَ مِنْ طَعَامِہٖ اِلَّا لُقْمَۃٌ فَلَمَّا رَفَعَھَا اِلٰی فِیْہِ قَالَ
بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ فَضَحِکَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَا زَالَ الشَّیْطَانُ یَاْکُلُ مَعَہٗ فَلَمَّا ذَکَرَ اسْمَ اللّٰہِ اسْتَقَاءَ مَا فِیْ بَطْنِہٖ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی
اُمیہ بن مخشی سے کہ کہا تھا ایک شخص کھاتا پس نہ نام لیا اللہ کا یہانتک کہ نہ باقی رہا اُسکے طعام مین سے مگر ایک لقمہ پس جب اُٹھایا اُس لقمہ کو طرف منھ اپنے کے کہا بسم اللہ اولہ وآخرہ
پس ہنسے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پھر فرمایا ہمیشہ شیطان کھاتا تھا ساتھ اسکے پس جب نام لیا اللہ کا نکال ڈالی وہ چیز کہ بیچ پیٹ اسکے کے تھی نقل کی یہ ابو داؤد
نے **ف** یہ قے کرنی محمول ہے حقیقت پر یا مراد یہ ہے کہ برکت جو جاتی رہتی تھی بسبب ترک کرنے بسم اللہ کے اسکو پھیر دیا گویا کہ وہ اسکے پیٹ مین امانت تھی پس
جبکہ بسم اللہ کہی پھر آئی طرف طعام کے ؛ ع وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِہٖ قَالَ الْحَمْدُ
لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی سعید خدری رض سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
جسوقت کہ فارغ ہوتے طعام اپنے سے کہتے سب تعریف واسطے اُس اللہ کے کہ کھلایا ہمکو اور پلایا ہمکو اور کیا ہمکو مسلمان نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے وَعَنْ
اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلطَّاعِمُ الشَّاکِرُ کَالصَّائِمِ الصَّابِرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ عَنْ سِنَانِ بْنِ سَنَّۃَ عَنْ اَبِیْہِ اور روا
ہے ابی ہریرہ رض سے کہا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کھانا کھا کر شکر کرنیوالا مانند روزے دار صبر کرنیوالے کے ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی ابن ماجہ اور دارمی نے سنان بن سنہ سے کہ
نقل کی اپنے باپ سے **ف** ادنی درجہ شکر کا یہ ہے کہ بسم اللہ کہے جب کھانا شروع کرے اور حمد کرے جب فارغ ہو اور ادنی درجہ صبر کا یہ ہے کہ باز رکھے اپنے نفس کو مفسدات
صوم سے اور مانند روزے دار اگرچہ تشبیہ اصل ثواب مین ہے کہ دونون اصل ثواب مین شریک ہین نہ یہ کہ تشبیہ ہے مقدار مین یہ ایسا ہے جیسے کہا جاتا ہے زید
کعمرو معنی اسکے یہ ہین کہ زید مشابہ عمرو کے ہے بعض خصلتو نمین نہ یہ کہ ہم مثل ہے سب خصلتو نمین اور اسمین اشعار ہے اسپر کہ فقیر صابر افضل ہے غنی شاکر سے اسلیے
کہ مشبہ بہ اقوی ہوتا ہے مشبہ سے ؛ ع وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَکَلَ اَوْ شَرِبَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَسَقٰی
وَسَوَّغَہٗ وَجَعَلَ لَہٗ مَخْرَجًا رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ایوب رض سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب کھاتے اور پیتے کہتے سب تعریف ہے واسطے
اللہ کے کہ جسنے کھلایا اور پلایا اور بسہولت حلق سے اُتارا اسکو اور کی واسطے اسکے راہ نکلنے کی نقل کی یہ ابو داؤد نے وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَرَأْتُ فِی التَّوْرَاۃِ
اِنَّ بَرَکَۃَ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ بَعْدَہٗ فَذَکَرْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَرَکَۃُ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ قَبْلَہٗ وَالْوُضُوْءُ
بَعْدَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے سلمان رض سے کہ کہا پڑھا مین نے توریت مین یعنی پہلے اسلام لانیکے یہ کہ تحقیق سبب برکت کھانیکا وضو کرنا ہے بعد اسکے
پس ذکر کیا مین نے یعنی یہ مضمون توریت کا روبرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے برکت کھانے کی وضو ہے پہلے اسکے اور وضو پیچھے اسکے
نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے **ف** مراد وضو سے پہلے کھانیکے دھونا ہاتھوں کا ہے اور بعد کھانیکے دھونا دونون ہاتھوں اور منھ کا ہے اور برکت طعام کی بسبب پہلے وضو کے
یہ ہے کہ اسکے سبب سے کھانے مین زیادتی ہوتی ہے اور بعد کھانیکے وضو سے برکت یہ ہے کہ اسکے سبب سے سکون ہوتا ہے نفس کو اور سبب ہوتا ہے وہ طاعات اور تقویت کا
عبادات مین اور اخلاق پسندیدہ مین اور افعال حسنہ مین ؛ ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقُدِّمَ اِلَیْہِ طَعَامٌ فَقَالُوْا
اَلَا نَاْتِیْکَ بِوُضُوْءٍ قَالَ اِنَّمَا اُمِرْتُ بِالْوُضُوْءِ اِذَا قُمْتُ اِلَی الصَّلٰوۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اور روایت
ہے ابن عباس رض سے یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نکلے پاخانہ سے پس آگے لایا گیا اُنکے کھانا پس کہا بعضے صحابہ رض نے کیا نہ لاوین ہم تمہارے واسطے پانی وضو کا
فرمایا سوای اسکے نہین کہ حکم کیا گیا ہون مین یعنی بطریق وجوب کے ساتھ وضو کے یعنی بعد حدث کے جسوقت کہ کھڑا ہون مین طرف نماز کے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد
اور نسائی نے یعنی ابن عباس رض سے اور نقل کی ابن ماجہ رض نے ابی ہریرہ رض سے **ف** جسوقت کہ کھڑا ہون مین آخر یعنی ارادہ کرون مین کھڑا ہونیکا واسطے نماز کے اور یہ
باعتبار اغلب کے ہے والا واجب ہے وضو وقت ارادہ تلاوت کے اور چھونے مصحف مجید کے اور حالت طواف کے اور گویا کہ سمجھے آنحضرت کہ صحابہ رض نے

لہ بعض علماء نے مطلق حرام چیز کے کھانے پر بسم اللہ کہنے کو کفر لکھا ہے ۱۲ منہ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اعتقاد کیا کہ وضو شرعی پہلے کھانے کے واجب ہے پس نفی کی آنحضرت ؐ نے خوب طرح کر لائے حرف حصر کا اور یہ منافی نہیں ہے جواز وضو کو بلکہ استحباب وضو کو پس مراد وضو سے وضو نماز ہے نہ وضو طعام اور یہ ظاہر ہے اور سیاق حدیث بھی اسی پر دلالت کرتا ہے اور اگر مراد وضو سے بیچ جملہ الا انی بوضوء وضوء طعام رکھیں اور بیچ جملہ انما اُمرت بالوضوء کے وضو نماز تو یہ بھی ہو سکتا ہے اور چونکہ دھونا ہاتھوں کا اول کھانے کے سُنن اور آداب سے ہے نہ واجب ترک کیا اسکو تعلیم جواز کے لیے اور حاصل معنون کا یہ ہو گا کہ یہ وضو یعنی دھونا ہاتھوں کا اول کھانے کے کہ تم مجھ سے درخواست کرتے ہو واجب اور مامور بہ نہیں اگر نہ کروں تو ضرر نہیں رکھتا ہاں یہاں وضو ایک اور ہے کہ وہ وضو نماز ہے اور وہ واجب ہے ؛ ع ؛ ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى بِقَصْعَةٍ مِنْ ثَرِيْدٍ فَقَالَ كُلُوْا مِنْ جَوَانِبِهَا وَلَا تَاْكُلُوْا مِنْ وَسَطِهَا فَاِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ فِيْ وَسَطِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُدَ وَقَالَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَاْكُلْ مِنْ اَعْلَى الصَّحْفَةِ وَلٰكِنْ يَاْكُلْ مِنْ اَسْفَلِهَا فَاِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ مِنْ اَعْلَاهَا اور روایت ہے ابن عباس ؓ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ لایا گیا روبرو حضرت ؐ کے پیالہ ثرید کا پس فرمایا کہ کھاؤ کناروں اسکے سے اور نہ کھاؤ درمیان اسکے سے اسلیے کہ برکت اُترتی ہے اسکے درمیان میں نقل کی یہ ترمذی ؒ اور ابن ماجہ ؒ اور دارمی ؒ نے اور کہا ترمذی ؒ نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بیچ روایت ابی داؤد کے آیا ہے کہ فرمایا حضرت ؐ نے جس وقت کہ کھاوے ایک تمہارا کھانا پس نہ کھاوے پیالہ کے اوپر سے و لیکن کھاوے اسکے نیچے سے اسلیے کہ برکت اُترتی ہے اوپر اسکے سے **ف** ثرید اسکو کہتے ہیں کہ ٹکڑے روٹی کے توڑ کر شوربے میں ڈبووے اور کناروں اسکے سے آئیں مقابلہ جمع کا ساتھ جمع کے ہے یعنی کھاوے ایک شخص جانب اسکے سے اور برکت اُترتی ہے اسکے درمیان میں اسلیے کہ درمیان افضل جگہ ہے پس لائق تر ہے ساتھ اُترنے خیر و برکت کے اور جب طعام درمیان کا محل برکت ہوا تو باقی رکھنا اسکا آخر کھانے تک مناسب ہے واسطے بقاء برکت کے طعام میں اور فنا کرنا اسکا خوب نہیں اور اوپر اسکے سے ظاہر یہ ہے کہ مراد اوپر سے درمیان ہے اور نیچے سے مراد ہے کنارہ یعنی اپنے آگے سے کھاوے ؛ ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَا رُئِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ مُتَّكِئًا قَطُّ وَلَا يَطَاُ عَقِبَهُ رَجُلَانِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے عبد اللہ ؓ بن عمرو سے کہ کہا نہیں دیکھے گئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کھاتے ہوئے تکیہ لگا کر کبھی اور نہ چلتے پیچھے حضرت ؐ کے دو آدمی نقل کی یہ ابو داؤد ؒ نے **ف** تحقیق تکیہ لگانے کی اوپر ہو چکی ہے اور دو آدمی جہ جاے زیادہ دو سے یعنی حضرت ؐ بسبب نہایت تواضع کے صحابہ ؓ سے آگے بڑھکر نہ چلتے تھے جیسے کہ روش بادشاہوں اور متکبروں کی ہے بلکہ درمیان میں چلتے تھے یا پیچھے اُنکے جیسے کہ اور حدیث میں آیا ہے وسوق اصحابہ ؓ اور دو کی قید سے معلوم ہوا کہ کبھی ایک آدھ آدمی مانند انس ؓ وغیرہ کے پیچھے حضرت ؐ کے ہوتا تھا بنا بر ضرورت کے اور یہ منافی تواضع کے نہیں ؛ ح ؛ ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزٍ وَلَحْمٍ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَاَكَلَ وَاَكَلْنَا مَعَهٗ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى وَصَلَّيْنَا مَعَهٗ وَلَمْ نَزِدْ عَلٰى اَنْ مَسَحْنَا اَيْدِيَنَا بِالْحَصْبَاءِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عبد اللہ بن حارث بن جزء سے کہ لائی گئی روبرو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے روٹی اور گوشت اس حالت میں کہ حضرت ؐ تھے مسجد میں پس کھایا حضرت ؐ نے اور کھایا ہمنے ساتھ اُنکے پھر کھڑے ہوئے پس نماز پڑھی حضرت ؐ نے اور نماز پڑھی ہمنے ساتھ اُنکے اور نہ زیادہ کیا ہمنے اسپر کہ پونچھ ڈالے ہمنے ہاتھ اپنے ساتھ کنکریوں کے کہ مسجد میں تھیں نقل کی یہ ابن ماجہ ؒ نے **ف** یعنے بعد کھانے کے پانی سے ہاتھ نہ دھوئے ہمنے یا تو اس سبب سے کہ اسمیں چکنائی نہ تھی یا بسبب تعجیل نماز کے یا بسبب ترک تکلف کے اور عمل کرنیکے رخصت پر غیر واجب میں احیانا کہ وہ بھی محبوب الٰہی ہے مانند عمل کرنیکے عزیمت پر اکثر اوقات میں احیاء العلوم میں بعضے صحابہ ؓ سے نقل کیا ہے کہ کہا انھوں نے تھے رومال ہمارے بعد کھانیکے پاشنے پانوں ہمارے یعنی کھا کر ہاتھ ایڑیوں سے پونچھ لیتے تھے جیسے رومال سے پونچھتے ہیں اور ظاہر یہ ہے کہ لفظ لم نزد اور مسحنا ساتھ صیغہ متکلم مع الغیر کے شامل آنحضرت ؐ اور صحابہ ؓ کو ہے سب کو واللہ اعلم اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طعام کھانا مسجد میں جائز ہے اور یہ اکثر حدیثوں میں آیا ہے خصوصاً کھانا کھجوروں اور مانند انکے کا اور لکھا ہے علماء نے کہ جائز ہونا اسکا مقید ہے ساتھ اسکے کہ آلودہ نہو ساتھ اسکے مسجد الاحرام و مکروہ ہے اور کتب فقہ میں مذکور ہے کہ غیر معتکف مسجد میں کھاوے پیوے نہیں اور نہ سووے اور نہ خرید و فروخت کرے کہ مکروہ ہے مگر کہ مسافر ہو کہ سوائے مسجد کے ٹھکانا کہیں نہ رکھتا ہو اور کہا ہے

سلہ بددعا کی حضرت عمر ؓ نے ایک شخص پر کہ بار خدایا اگر یہ جھوٹا ہے تو کر اسکو موطاء العقب یعنی کثیر الاتباع یعنی بددعا کی کہ یہ سلطان ہو یا مقدم یا مالدار پس اتباع کریں اسکا لوگ اور چلیں پیچھے اسکے ۱۲ م

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitized by eGangotri

علمانے کہ آدمی کو چاہیے کہ وقت داخل ہونے مسجد کے نیت اعتکاف کی کرلیا کرے تا یہ چیزین مباح ہووین اور ثواب پاوے کذا قال الشیخ اور ملا علی رح نے تحت
قول اکل و اکلنا معہ کے لکھا ہی کہ شاید حضرت معتکف ہونگے یا مہمانون کے ساتھ کھایا ہو یا کیا ہو یہ بیان جواز کیلیے کہ وہ مباح ہی اگر نہ آلودہ ہو مسجد ۱۲ ح ع
وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَیْهِ الذِّرَاعُ وَکَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور
روایت ہی ابی ہریرہ رض سی کہ کہا لایا گیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گوشت پس اُٹھا کر دیا گیا حضرت کو دست اور تھا دست خوش آتا حضرت کو پس دانتون سے
نوچ کر کھایا اُسمین سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** اسطرح کھانا حضرت کا بسبب بے تکلفی اور تواضع کے تھا پس مستحب ہوا اسطرح کھانا اور طیبی نے کہا کہ دوست رکھنا حضرت
کا گوشت دست کو اس سبب سے تھا کہ گلتا خوب ہے اور جلد ہضم ہوتا ہے اور زیادہ لذیذ ہوتا ہے یا اسلیے کہ دور ہوتا ہے نجاست کی جگہون سے اور شمائل ترمذی مین حضرت
عائشہ رض سے نقل کیا ہی کہ کہا نہ تھا گوشت دست کا محبوب تر حضرت کو ولیکن چونکہ وہ گوشت نہ پاتے تھے مگر بعد ایک مدت کے اور گوشت دست کا گلجاتا ہی پسند رکھتے
تھے اسکو اور اور روایت مین آیا ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لذیذ ترین اور خوشتر ین گوشتون کا گوشت پشت کا ہی ۱۲ ح ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْطَعُوا اللَّحْمَ بِالسِّکِّیْنِ فَاِنَّهُ مِنْ صُنْعِ الْاَعَاجِمِ وَانْهَسُوْهُ فَاِنَّهُ اَهْنَأُ وَاَمْرَأُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَا لَیْسَ هُوَ
بِالْقَوِیِّ اور روایت ہی عائشہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ کاٹو گوشت کو ساتھ چھری کے یعنی چھری سے کاٹکر نہ کھاؤ اسواسطے کہ یہ ہی فعل عجمیون کا اور دانتون
سے نوچکر کھاؤ اسکو کسواسطے کہ دانتون سے کھانا لذیذ تر اور خوب گوارا ہی نقل کی یہ ابو داؤد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا دونون نے کہ یہ حدیث نہین قوی یعنی باعتبار
سند کے بلکہ ضعیف ہے **ف** عجمی کہتے ہین سواے عرب کو اور یہان اہل فارس مراد ہین کہ وہان کے لوگ از راہ تکبر کے چھریون سے کاٹکر کھاتے تھے اور کبھی حضرت سے بھی چھری
سے کاٹکر کھانا ثابت ہوا ہے پس تطبیق یہ ہی کہ اگر گوشت نرم و پختہ ہو دانتون سے کھاوے چھری سے کاٹکر نہ کھاوے اور اگر سخت ہو جائز ہے چھری سے کاٹکر کھانا اور نہی
اسمین تنزیہی ہی ۱۲ ع وَعَنْ اُمِّ الْمُنْذِرِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَلِیٌّ وَلَنَا دَوَالٍ مُعَلَّقَةٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
یَاْکُلُ وَعَلِیٌّ مَعَهُ یَاْکُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ مَهْ یَا عَلِیُّ فَاِنَّكَ نَاقِهٌ قَالَتْ فَجَعَلْتُ لَهُمْ سِلْقًا وَشَعِیْرًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا عَلِیُّ مِنْ هٰذَا
فَاَصِبْ فَاِنَّهُ اَوْفَقُ لَكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ام المنذر رض انصاریہ سے کہ کہا آئے میرے پاس پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ساتھ اُنکے تھے
حضرت علی رض اور ہمارے یہان خوشے کھجور کے لٹکے ہوے تھے پس شروع کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کھانا اُسمین سے اور حضرت علی رض بھی حضرت کے ساتھ کھانے لگے
پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے علی رض کے باز رہ اسکے کھانیسے اے علی رض اسواسطے کہ تو نقاہت رکھتا ہی یعنی ابھی بیماری سے اُٹھے ہو اور نقیہ ہو پرہیز ضرور ہے
کہا ام منذر رض نے کہ پس تیار کیے مین نے اُنکے لیے یعنی حضرت کے لیے اور اُنکے ہمراہیون کے لیے چقندر اور جو پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے علی رض اسمین سے
کھا اسلیے کہ تحقیق یہ بہت موافق ہی واسطے تیرے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ پرہیز کرنا بیمار کو اور نقیہ کو ضرور ہی بلکہ کہا
بعض اطبا نے کہ نقیہ کو پرہیز کرنا بہت نفع دیتا ہے اور تندرست کو پرہیز کرنا مضر ہے ۱۲ ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعْجِبُهُ الثُّفْلُ
رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی انس رض سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم خوش لگتا تھا اُنکو نیچے کا کھانا یعنی تہ دیگی نقل کی یہ ترمذی نے اور
بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** طریقہ آنحضرت کا تھا کہ اور کی حاجتون کو اپنی حاجت پر مقدم رکھتے تھے پس پہلے اوپر کا کھانا اہل و عیال کو اور مہمانون اور محتاجون کو
بانٹ دیتے تھے اور جو بچتا نیچے کا کھانا وہ اپنے لیے رکھتے بسبب رعایت کرنے طریق تواضع اور صبر کے اور اسمین رد ہے اکثر اغنیا متکبرین پر کہ عار کرتے ہین نیچے کی کھانیسے
اور پھینک دیتے ہین اسکو ۱۲ ع وَعَنْ نُبَیْشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَکَلَ فِیْ قَصْعَةٍ فَلَحِسَهَا اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ رَوَاهُ اَحْمَدُ
وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی نبیشہ رض سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ کھاوے پیالہ
مین پھر چاٹے اُسکو استغفار کرتا ہی واسطے اسکے پیالہ نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہی **ف** ظاہر یہ ہی کہ پیالہ حقیقت مین استغفار

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitized by eGangotri

اکرتا ہے اور لکھا ہے علما نے کہ چاٹنے سے تواضع اور بری ہونا ہے تکبر سے اور وہ سبب مغفرت گناہون کا ہے اور اضافت استغفار کی پیالہ کیطرف اسلیے ہے
کہ وہ سبب ہوا استغفار کا ؛ح وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَاتَ وَفِيْ يَدِهٖ غَمَرٌ لَمْ يَغْسِلْهُ فَاَصَابَهٗ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ رات گذارے اس حال مین کہ اسکے ہاتھ
مین ہو چکنائی کہ نہ دھویا اسکو پس پونہچی اسکو کوئی چیز یعنے ایذا دینے والون جانورون مین سے کہ طعام کی بو پر اور چکنائی پر آتے ہین پس نہ ملامت کرے وہ
مگر اپنے تئین یعنی چکنے ہاتھون سو کر آپ سبب اُس ایذا کا ہوا نقل کی یہ ترمذیؒ اور ابو داؤدؒ اور ابن ماجہؒ نے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ اَحَبُّ الطَّعَامِ اِلٰى رَسُوْلِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثَّرِيْدُ مِنَ الْخُبْزِ وَالثَّرِيْدُ مِنَ الْحَيْسِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا تھا محبوب ترین طعام کا نزدیک پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کے ثرید روٹی سے اور ثرید حیس سے نقل کی یہ ابو داؤدؒ نے ف ثرید روٹی سے یعنی ٹکڑے روٹی کے شوربے مین بھیگے ہوے اور حیس اُس طعام کو
کہتے ہین کہ خرما اور روغن اور آٹے یا قروت سے بناتے ہین مانند مالیدہ کے ؛ع وَعَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوْا بِهٖ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابی اسید انصاریؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے کھاؤ زیت کو کہ نام روغن زیتون کا ہے اور بدن کو ملو اسکو اسلیے کہ یہ روغن نکلتا ہے درخت بابرکت سے نقل کی یہ ترمذیؒ اور ابن ماجہ اور دارمیؒ نے ف
درخت بابرکت سے کہ نام اسکا زیتون ہے اسمین خیر و برکت اور منافع بہت ہوتے ہین اور شجرہ مبارک جو بیچ آیت اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ آخر آیت تک
مین مذکور ہے یہی درخت مراد ہے کہ بہترین اسکا زمین شام مین ہوتا ہے اور سورہ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ مین اسکی قسم کھائی ہے اللہ تعالی نے اور عرب خصوصا اہل
شام شیرین اسکو کھاتے ہین اور تلخ کو چراغ مین جلاتے ہین اور بدن پر ملنے سے بدن کو بہت منفعت ہوتی ہے ؛ح وَعَنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعِنْدَكِ شَيْءٌ قُلْتُ لَا اِلَّا خُبْزٌ يَابِسٌ وَخَلٌّ فَقَالَ هَاتِيْ مَا اَقْفَرَ بَيْتٌ مِنْ اُدْمٍ فِيْهِ خَلٌّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ
غَرِيْبٌ اور روایت ہے ام ہانیؓ سے کہ کہا آئے میرے پاس پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کیا تیرے پاس ہے کچھ یعنی کھانا کہا مین نے نہین کچھ کھانا مگر روٹی خشک
اور سرکہ پس فرمایا لے آ نہین خالی لادن سے وہ گھر کہ اسمین سرکہ ہے نقل کی یہ ترمذیؒ نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے ف حضرتؐ نے طلب کیا ام ہانی
سے طعام مذکور انکی خوشی خاطر کیلیے اور واسطے آگاہ کرنے کے اوپر قناعت کرنیکے ادنی قوت پر کہ حاضر ہے ؛ح وَعَنْ يُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ
قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ كِسْرَةً مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ فَوَضَعَ عَلَيْهَا تَمْرَةً فَقَالَ هٰذِهٖ اِدَامُ هٰذِهٖ وَاَكَلَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہے یوسف بن
عبد اللہ بن سلام سے کہ کہا دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ لیا ٹکڑا جو کی روٹی کا پھر رکھی اس پر کھجور اور فرمایا یہ کھجور لادن ہے اس روٹی کے ٹکڑے کا نقل کی یہ ابو داؤد
نے وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ مَرِضْتُ مَرَضًا اَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ فَوَضَعَ يَدَهٗ بَيْنَ ثَدْيَيَّ حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَهَا عَلٰى فُؤَادِيْ وَقَالَ اِنَّكَ رَجُلٌ
مَفْئُوْدٌ اِئْتِ الْحَارِثَ بْنَ كَلَدَةَ اَخَا ثَقِيْفٍ فَاِنَّهٗ رَجُلٌ يَتَطَبَّبُ فَلْيَاْخُذْ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِنْ عَجْوَةِ الْمَدِيْنَةِ فَلْيَجَاْهُنَّ بِنَوَاهُنَّ ثُمَّ لِيَلُدَّكَ بِهِنَّ رَوَاهُ اَبُوْ
دَاؤُدَ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاصؓ سے کہ کہا بیمار ہوا مین بیمار ہونا شدید آئے میرے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کرنے میری پس رکھا ہاتھ اپنا درمیان دونون
چھاتیون میری کے یعنی میرے سینے پر یہانتک کہ پائی مین نے سردی دست مبارک کی اپنے دل پر اور فرمایا کہ تحقیق تو ایک شخص ہے کہ درد دل رکھتا ہے جا حارث بن کلدہ کے پاس
کہ قبیلے ثقیف مین کا ہے اسلیے کہ وہ شخص طب جانتا ہے پس چاہیے کہ لیوے وہ سات کھجورین عجوہ مدینہ سے کہ افضل اقسام کھجور سے ہے پس چاہیے کہ کوٹے انکو گٹھلیون سمیت
پھر چاہیے کہ رکھے انکو تیرے منھ مین نقل کی یہ ابو داؤدؒ نے ف اگر کوئی کہے کہ کیا حکمت تھی کہ حکم فرمایا حضرتؐ نے اسکو طبیب کے پاس جانیکا اور آپ بیان علاج کا
کیا اور بیچ بیان علاج کے دوا کے بنانے کو حوالے حکیم کے کیا جواب اسکا یہ ہے کہ اول آپنے حوالہ طبیب کا کیا تھا تا وہ علاج کرے اور پھر جبکہ علاج آسان یاد آیا
کہ اسمین نفع جلد ہے از راہ شفقت کے بیان فرمایا اور نہ چھوڑا کہ طبیب اسکو علاج دور و دراز مین ڈالے اور چونکہ بنانا اسکا اور کیفیت استعمال اسکے کی طبیب کو

۵۱ قولہ الثرید میزہ بقولہ من الخبز وکذا قولہ والثرید من الحیس ۱۲ ع

۵۲ قروت اسکو کہتے ہین کہ دہی کا پانی ٹپکا کر ٹکیان مثل پنیر کے بنالیتے ہین ۱۲

۵۳ بنت ابی طالب ہمشیرۂ حضرت علیؓ

۵۴ و در روے خواص و برکات ہست و در دفع آن مرض معجزات از زہر و سحر چنانکہ گذشت ۱۲ ع

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

آسان ترتھی اُسکے حوالہ فرمایا اور لکھا ہی علمانے کہ اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ رجوع کرنا اور مشاورت کرنی طبیب کافر سے جائز ہے اسلیے کہ ابن حارث
بن کلدہ ابتداے اسلام مین مرا ہے اور اسلام لانا اُسکا ثابت نہین ہوا ؛ ح وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاكُلُ الْبِطِّيْخَ بِالرُّطَبِ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَيَقُوْلُ يُكْسَرُ حَرُّ هٰذَا بِبَرْدِ هٰذَا وَبَرْدُ هٰذَا بِحَرِّ هٰذَا وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی عائشہؓ سے یہ کہ
نبی صلے اللہ علیہ وسلم تھے کھاتے خربزہ ساتھ کھجورون تازہ کے نقل کی یہ ترمذی نے اور زیادہ کیا ابوداؤد نے یہ کہ فرماتے حضرت توڑی جاتی ہی گرمی اُسکی یعنی کھجور
کی ساتھ سردی اُسکی کے یعنی خربزہ کی اور سردی خربزہ کی ساتھ گرمی کھجور کے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے ف کہا طیبی نے کہ یہ شاید مراد خربزہ
سے خربزہ کچا ہی کہ وہ بارد رطب ہوتا ہے والا پختہ گرم ہی لیکن باوجود اسکے بہ نسبت کھجور کے سرد ہے اور کہا جمہور نے کہ مراد بطیخ سے زبوز ہی کہ وہ سرد ہوتا ہے ؛
ع ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ عَتِيْقٍ فَجَعَلَ يُفَتِّشُهٗ وَيُخْرِجُ السُّوْسَ مِنْهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کھالائی گئی
نزدیک پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کھجور کہنہ کہ اسمین کیڑے پڑے ہوے تھے پس شروع کیا حضرتؐ نے کہ چیرتے تھے اُسکو اور نکالتے تھے کیڑے اُسمین سے نقل کی یہ ابو
داؤد نے ف اور روایت کی طبرانی نے ساتھ اسناد حسن کے ابن عمرؓ سے بطریق مرفوع کے کہ منع فرمایا حضرتؐ نے چیرنے کھجور کے سے پس نہی محمول ہی کھجور نئی پر واسطے
دفع وسوسہ کے یا کرنا اُسکا محمول ہی بیان جواز پر اور نہی تنزیہی ہی اور کہا طیبی نے کہ اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ طعام نجس نہین ہوتا کیڑے کے پڑنے سے انتہی اور
مطالب المؤمنین مین لکھا ہے کہ اگر کیڑا پنیر مین یا سیب مین پڑ گیا ہو تو حلال ہی اسلیے کہ احتراز اُس سے ممکن نہین ولیکن جب جدا کیا گیا تو حکم اُسکا حکم مکھی اور بھڑ اور
پشہ اور ہر اُس جانور کا ہے کہ خون بہتا نہین رکھتا کہ کھانا اُنکا حرام ہی اور اگر پانی اور کھانے مین پڑ جاوین تو پلید نہین ہوتا ؛ ع ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ
قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبْنَةٍ فِيْ تَبُوْكَ فَدَعَا بِالسِّكِّيْنِ فَسَمّٰى وَقَطَعَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کھالایا گیا نزدیک پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کے ایک ٹکڑا پنیر کا بیچ غزوہ تبوک کے پس منگوائی چھری اور بسم اللہ کہی اور کاٹا اُسکو نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یہ مثل بسم اللہ کہنے کے ہی اول طعام مین نہ اول ذبح
مین جیسے کہ بعضے عوام الناس کدو کو کرتے ہین اور کہا مظہر نے کہ اسمین دلیل ہی اوپر طہارت جبنہ کے اسلیے کہ اگر وہ نجس ہوتا تو پنیر بھی نجس ہوتا کیونکہ پنیر نہین بنتا بدون
اُسکے ؛ ح ؛ ع وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّمْنِ وَالْجُبْنِ وَالْفِرَاءِ فَقَالَ الْحَلَالُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ وَالْحَرَامُ
مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَمَوْقُوْفٌ عَلَى الْاَصَحِّ اور روایت
ہے سلمانؓ سے کہ کہا پوچھے گئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم گھی سے اور پنیر سے اور پوستین سے یا گورخر سے پس فرمایا حلال وہ چیز ہے کہ حلال کی اللہ نے اپنی کتاب
مین یعنی بیان کیا حلال ہونا اُسکا اپنی کتاب مین اور حرام وہ چیز ہے کہ حرام کی اللہ نے اپنی کتاب مین اور جس چیز سے کہ سکوت فرمایا یعنی نہ حلال کہی
نہ حرام پس وہ اُس قسم سے ہی کہ معاف کیا اُس سے یعنے استعمال کرنے اُسکے سے اور مباح کیا کھانا اُسکا نقل کی یہ ابن ماجہ اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب
ہے اور صحیح تر یہ ہی کہ یہ حدیث موقوف ہی ف یعنی ان تین چیزون کا حکم پوچھا کہ آیا حلال ہین یہ یا حرام ایک تو گھی کو پوچھا ظاہرا ابتداء اسلام مین شبہ پڑا ہوگا اُسکے
حلال ہونے مین بعضے آدمیونکو اسلیے پوچھا دوسرے پنیر کو پوچھا کہ وہ جگہ اشتباہ اور سوال کی ہی کہ جبنہ سے بنتا ہے اور تیسرے پوچھا فرا کو کہ ساتھ زیر ف اور الف
ممدودہ کے ہے اور اکثر شراح نے اس لفظ کو کہا ہی جمع فرا کی کہ ساتھ زبر ف اور الف مقصورہ کے ہے بمعنی گورخر کے اور بعضون نے جمع فرو کے کہا بمعنے پوستین
کے چنانچہ اسلیے ترمذی اس حدیث کو باب اللباس مین لایا ہے اور اس سے سوال کیا واسطے حذر کرنے فعل اہل کفر سے کہ پوستین جلد مردار کا بناتے تھے
بغیر دباغت کے اور اپنی کتاب مین یعنی یا تو صریح بیان کیا یا مجمل ساتھ قول اپنے کے وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا تاکہ نہ اشکال لازم
آوے ساتھ اکثر اشیا کے کہ ثابت ہوا ہے حرام ہونا ساتھ حدیث کے اور نہین وہ صریح کتاب اللہ مین اور اخیر جملہ حدیث کا دلیل ہی اس پر کہ اصل اشیا مین اباحت ہی اور موقوف
ہی یعنی قول سلمانؓ کا ہی نہ حدیث آنحضرتؐ کی موقوف قول و فعل صحابہؓ کو کہتے ہین جیسے کہ مرفوع قول و فعل پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ؛ ح ؛ ع وَعَنْ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitized by eGangotri

ابنِ عُمَرَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِدْتُ اَنَّ عِنْدِيْ خُبْزَةً بَيْضَاءَ مِنْ بُرَّةٍ سَمْرَاءَ مُلَبَّقَةً بِسَمْنٍ وَلَبَنٍ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَاتَّخَذَهُ فَجَاءَ بِهٖ فَقَالَ فِيْ اَيِّ شَيْءٍ كَانَ هٰذَا قَالَ فِيْ عُكَّةِ ضَبٍّ قَالَ ارْفَعْهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دوست رکھتا ہوں میں یہ کہ نزدیک میرے روٹی ہو سفید گیہوں گندمی کی تر کی گئی ہو ساتھ گھی اور دودھ کے پس کھڑا ہوا ایک شخص قوم میں سے اور تیار کی روٹی مذکور پھر لایا اسکو پس فرمایا کس باسن میں تھا گھی اسکا کہا گوہ کے چمڑے کے کپے میں تھا فرمایا اٹھالو اسکو میرے آگے سے نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور کہا ابو داؤد نے کہ یہ حدیث منکر ہے **ف** حضرت نے اسکے اٹھانے کا حکم کیا بسبب نفرت طبع کے گوہ سے اسلیے کہ نہ تھی وہ بیچ زمین قوم آنحضرت صلعم کی کے جیسے کہ دلالت کرتی ہے حدیث خالدؓ کی نہ واسطے نجاست جلد اسکی کے واسطے حکم کر دینے اسکو پھینکدینے کا اور منع فرماتے اسکے کھانے سے کذا قال الطیبی اور طلب کرنا روٹی کا اور آرزو اسطرح کرنی بحسب خواہش نفس کے مخالف عادت شریفہ کے تھی اسلیے ابوداؤد نے اسکو منکر کہا ہے کذا قال الطیبی اور درصورت صحت اس حدیث کے توجیہ اسکی ممکن ہے کہ کیا یہ حضرت نے واسطے بیان جواز کے ۴ ع ح وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الثُّوْمِ اِلَّا مَطْبُوْخًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے علیؓ سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کھانے لہسن کچے سے مگر پکا ہوا نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** پکنے سے بو جاتی رہتی ہے اور ایسا ہی حکم ہے پیاز اور مانند اسکے کا اور نہی اسمین تنزیہی ہے ۴ ع وَعَنْ اَبِيْ زِيَادٍ قَالَ سُئِلَتْ عَائِشَةُ عَنِ الْبَصَلِ فَقَالَتْ اِنَّ اٰخِرَ طَعَامٍ اَكَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامٌ فِيْهِ بَصَلٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابی زیادؓ سے کہ کہا پوچھی گئیں حضرت عائشہؓ کھانے پیاز کے سے یعنی پکی ہوئی پیاز کا حکم پوچھا کہ آیا حلال ہے یا حرام پس کہا کہ تحقیق آخر کھانا کہ کھایا اسکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ کھانا تھا کہ اس میں پیاز تھی نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنی پکی ہوئی پیاز تھی اور تفصیل اسکی یہ ہے کہ حدیث تو نہیں آیا ہے کہ آنحضرت صلعم نے پیاز لہسن نہیں کھایا مگر حدیث حضرت عائشہؓ میں آیا ہے کہ بیچ طعام کے کھایا ہے اور امت کو بھی اس سے منع فرمایا پس بعضے کہتے ہیں کہ نہی خام کے کھانے سے ہے نہ پختہ کے اور صحیح تر یہ ہے کہ نہی خام سے بھی تنزیہی ہے نہ تحریمی اور حرام نہیں آنحضرت صلعم پر اور نہ امت پر اور طحاوی بیچ شرح آثار کے حدیثیں دلالت کرنیوالی اوپر اباحت کھانے پیاز اور لہسن اور گندنے اور مانند انکے کے لایا ہے پختہ ہوں یا خام اسکے لیے کہ کھاوے اور اپنے گھر میں بیٹھے اور جبتک بو باقی ہو مسجد میں نہ آوے کہ یہ مکروہ ہے اور کہا مختار ہمارے نزدیک یہی ہے اور قول ابی حنیفہؒ اور ابی یوسفؒ اور محمدؒ کا بھی یہی ہے اور کہا ابن ملک نے کہ کھانا آنحضرت صلعم کا آخر میں اس طعام کو کہ اسمین پیاز تھی واسطے تعلیم جواز کے تھا اور تاکہ معلوم ہو کہ کراہت تنزیہی ہے نہ تحریمی واللہ اعلم ۴ ع ح وَعَنْ اِبْنَيْ بُسْرٍ السُّلَمِيَّيْنِ قَالَا دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدَّمْنَا زُبْدًا وَتَمْرًا وَكَانَ يُحِبُّ الزُّبْدَ وَالتَّمْرَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے دو بیٹوں بسرؓ کے سے کہ سلمی تھے کہا دونوں نے کہ تشریف لائے ہمارے پاس پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پس آگے لائے ہم حضرت کے مسکہ اور کھجور یعنی اور کھایا حضرت نے اسکو اور تھے حضرت دوست رکھتے مسکہ اور کھجور کو نقل کی یہ ابوداؤد نے وَعَنْ عِكْرَاشِ بْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ اُتِيْنَا بِجَفْنَةٍ كَثِيْرَةِ الثَّرِيْدِ وَالْوَذْرِ فَخَبَطْتُ بِيَدِيْ فِيْ نَوَاحِيْهَا وَاَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ فَقَبَضَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى عَلٰى يَدِيَ الْيُمْنٰى ثُمَّ قَالَ يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ فَاِنَّهٗ طَعَامٌ وَاحِدٌ ثُمَّ اُتِيْنَا بِطَبَقٍ فِيْهِ اَلْوَانُ التَّمْرِ فَجَعَلْتُ اٰكُلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَجَالَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّبَقِ فَقَالَ يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ فَاِنَّهٗ غَيْرُ لَوْنٍ وَاحِدٍ ثُمَّ اُتِيْنَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَمَسَحَ بِبَلَلِ كَفَّيْهِ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَيْهِ وَرَاْسَهٗ وَقَالَ يَا عِكْرَاشُ هٰذَا الْوُضُوْءُ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عکراشؓ بن ذویب سے کہ کہا لایا گیا ہمارے آگے بڑا پیالہ کہ بہت تھا اسمیں ثرید اور بوٹیاں پس دوڑایا میں نے ہاتھ اپنا پیالہ کے ہر جانب میں اور کھایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آگے اپنے سے پس پکڑ لیا ساتھ بائیں ہاتھ اپنے کے داہنا ہاتھ میرا پھر فرمایا اے عکراش کھا ایک جگہ سے یعنی اپنے آگے سے اس لیے کہ تحقیق یہ ایک قسم کا کھانا ہے پھر لایا گیا ہمارے آگے ایک طباق کہ اسمیں کھجوریں تھیں رنگ برنگ کی پس شروع کیا میں نے کھانا اپنے آگے سے اور جولانی کی ہاتھ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نے طباق میں

ع نام ایشان عبداللہ علیہ است صحابی ۱۲ منہ ثرید ریزیدن روٹیوں کے شوربے میں بھیگے ہوئے مراد ہے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

طباق مین یعنی ہر جانب مین یعنی ہر جانب سے کھاتے تھے بسبب میل طبیعت کے اور واسطے دکھانے کے لوگون کو کہ جائز ہین تو کھجورین ہر طرف سے کھائین اور
جیسے کہ تعلیم ساتھ فعل کے کی ساتھ قول کے بھی کی پس کھالے عکراش کھا جہان سے چاہے تو اسلیے کہ یہ یک رنگ نہین پھر لایا گیا ہمارے پاس پانی
پس دھوئے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دونون ہاتھ اپنے اور ملی تراوت اپنے ہاتھ کی اپنے مُنھ پر اور ہاتھون پر کہنیون تک اور اپنے سر پر اور فرمایا اے عکراش یہ
وضو ہے اُس کھانے سے کہ متغیر کیا اسکو آگ نے یعنے یہ وضو عرفی بسبب اُس طعام کے ہے کہ پکایا گیا آگ سے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ایک قسم کا کھانا ہے
اور ہر جانب مین یکسان ہاتھ ہر طرف دوڑانا سوای حرص و طمع کے نہین ہے یعنی اگر طعام کئی طرح کا ہوتا یا ہوتا ایک ہی طعام لیکن ہر جانب مین علیحدہ علیحدہ رنگ
کا بمقتضاے میل طبیعت کے ہر جانب سے کھاتے جبکہ کھانا ایک ہی ہو اور ایک ہی رنگ کا ہو ہر جانب مین ہاتھ دوڑانا معیوب مکروہ ہے اور جہان سے چاہے تو
ظاہر یہ ہی کہ بیچ کی جگہ مستثنی ہی اسلیے کہ وہ جگہ اُترنے برکت کی ہی اور احتمال یہ بھی ہی کہ نہ کھانا بیچ مین سے مخصوص ہو ساتھ کھانے یک رنگ کے اور یہ یک رنگ نہین
کھا این ملکانے کر اس سے سمجھا گیا کہ اگر میوہ بھی یک رنگ ہو تو ہاتھ ہر جانب مین دوڑانا نہ چاہیے مانند طعام کے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ طعام اگر کئی رنگ کا ہو تو جائز ہے کہ جدھر
سے چاہے کھاوے ۔ ع ح **وعن** عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اخذ اهله الوعك امر بالحساء فصنع ثم امرهم فحسوا
منه وكان يقول انه ليرتو فؤاد الحزين ويسرو عن فؤاد السقيم كما تسرو احداكن الوسخ بالماء عن وجهها رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن
صحيح اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ پہونچتے اہل بیت انکے کو تپ امر کرتے ساتھ حسا کے پس تیار کیا جاتا پھر حکم کرتے انکو پس پیتے اسمین سے اور تھے فرماتے تحقیق
حسا البتہ قوت دیتا ہے دل غمگین کو اور دور کرتا ہے دل بیمار سے رنج و بیماری کو جیسے کہ دور کرتی ہی ایک تمھاری یعنی جماعت عورتون کی میل کو ساتھ پانی کے مُنھ اپنے سے نقل
کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** حسا ایک طعام ہی کہ تیار کیا جاتا ہی آٹے اور پانی اور روغن سے اور کبھی شیرینی بھی اسمین ڈال لیتے ہین اور اہل مکہ اسے حریرہ
بھی کہتے ہین اور تلبینہ بھی کہ جو فصل اول مین ذکر کیا گیا اور حضرت نے خطاب کیا عورتون کو اسلیے کہ مبالغہ کرتی ہین وہ بیچ چھڑانے میل کے اور پاک کرنے مُنھ کے یا جسوقت
کہ فرمایا عورتین حاضر تھین ۔ ح **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم العجوة من الجنة وفيها شفاء من السم والكمأة من المن
وماؤها شفاء للعين رواه الترمذي اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عجوہ کہ افضل قسم ہے کھجور کی جنت سے ہی اور اسمین شفا ہی
زہر سے اور کھمبی من سے ہی اور پانی اسکا شفا ہے واسطے آنکھ کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** جنت سے ہی یعنی اصل عجوہ کی بہشت سے آئی ہی یا عجوہ بہشت مین ہی کی یا ایسی
سودمند اور راحت بخش ہی کہ گویا بہشت سے ہے اور اظہر اور اصوب معنی اول ہین اور باقی حدیث کا بیان فصل اول مین ہو چکا ہی ۔ ح **الفصل الثالث** فصل
تیسری **عن** المغيرة بن شعبة قال ضفت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات ليلة فامر بجنب فشوي ثم اخذ الشفرة فجعل يحز لي بها منه
فجاء بلال يؤذنه بالصلوة فالقى الشفرة فقال ما له تربت يداه قال وكان شاربه وفاء فقال لي اقصه لك على سواك او قصه على سواك رواه
الترمذي روایت ہی مغیرہ بن شعبہ رض سے کہ کہا مہمان ہوا مین ساتھ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک رات یعنی مین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مہمان ہوئے ایک شخص کے یہان پس اُس
شخص نے ایک بکری ذبح کی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ بھوننے پہلو اُسکے کے پس بھونا گیا پھر لی آنحضرت نے چھری اور کاٹنے لگے میرے لیے ساتھ چھری کی
اُس پہلو مین سے پس آئے بلال رض خبر دینے آنحضرت صلعم کو نماز کی پس ڈالدی چھری اور فرمایا یعنی بطریق تعجب کے کہ کیا ہوا بلال رض کو خاک آلودہ ہون دونون ہاتھ اُسکے کہا مغیرہ رض
نے اور تھین لبین اُسکی بڑھی ہوئین پس فرمایا مجکو کہ کتر دونمین لبین تیری تیرے لیے مسواک پر یا فرمایا کتر لبین مسواک پر نقل کی یہ ترمذی نے **ف** خاک آلودہ ہون الخ یہ کنایہ
ہی خواری اور فقر سے اور یہ بد دعا ہے کہ عرب بولا کرتے ہین وقت ملامت کرنیکے کسی کو اور مراد ساتھ اسکے حقیقت وقوع اس امر کی نہین ہوتی بلکہ یون ہی بطریق
عادت کے بولا کرتے ہین اور مراد فقط ملامت اور سرزنش رکھتے ہین اور گویا کہ آنحضرت صلعم کو ناگوار ہوا آگاہ کرنا بلال رض کا ساتھ نماز کے وقت مشغول ہونیکے طعام
مین حالانکہ وقت بہت تھا اور احتمال یہ بھی ہی کہ فرمایا یہ آنحضرت صلعم نے برعایت حال ضیافت کرنے والے کے اور تھین لبین اسکی الخ معنی اس عبارت کے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

کئی طرح بیان کیے گئے ہین ایک تو یہ کہ ضمیر شاربہ کی پھرتی ہے طرف مغیرہؓ کے کہ راوی حدیث کا ہے اور ظاہر یہ تھا کہ کہتا وکان شاربی ساتھ ضمیر متکلم کے یہ نہ
کہا اور شاربہ کہا ساتھ ضمیر غائب کے یہ تفنن کلام مین ہے کہ اسکو بیچ اصطلاح اہل معانی کے تجرید و التفات کہتے ہین پس مراد یہ ہے کہ تھین لبین میری دراز اور
مسواک پر یعنی مسواک لبون کے نیچے رکھکر لبون کو چھری سے کاٹ ڈالون اور یا فرمایا آخر یہ شک راوی ہے یعنی یا کہا کہ کاٹ ڈال لبین اپنی مسواک پر رکھکر
یعنی انھین کو حکم کیا کہ کاٹ ڈالین لبین اور نہ فرمایا کہ مین کاٹون اور دوسری توجیہ یہ ہے کہ ضمیر شاربہ کی حضرتؐ کیطرف پھرے یعنی مغیرہ کہتے ہین کہ تھین لبین
آنحضرتؐ کی دراز پس فرمایا مجکو کہ کتر وتین انکو تیرے لیے یعنی تیرے تبرک کے لیے کہ تا وہ بال کہ جدا ہون تیرے پاس بطریق تبرک کے رہین یا انکو کہا
کہ کوتاہ کر بال لبون میری کے ۱۲ج **وعن** حذيفة قال كنا اذا حضرنا مع النبي صلى الله عليه وسلم طعاما لم نضع ايدينا حتى يبدء
رسول الله صلى الله عليه وسلم فيضع يده وانا حضرنا معه مرة طعاما فجاءت جارية كانها تدفع فذهبت لتضع يدها في الطعام
فاخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم بيدها ثم جاء اعرابي كانما يدفع فاخذ بيده فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الشيطان
يستحل الطعام ان لا يذكر اسم الله عليه وانه جاء بهذه الجارية ليستحل بها فاخذت بيدها فجاء بهذا الاعرابي ليستحل به فاخذت بيده
والذي نفسي بيده ان يده في يدي مع يدها زاد في رواية ثم ذكر اسم الله واكل رواه مسلم اور روایت ہے حذیفہؓ سے کہا تھے ہم جس وقت کہ حاضر ہوتے ہم ساتھ
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی کھانے پر تو نہ رکھتے ہم ہاتھ اپنے یعنی کھانے مین ہاتھ نہ ڈالتے یہانتک کہ شروع کرتے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پس رکھتے ہاتھ
اپنا یعنی بعد ازان ہم ہاتھ ڈالتے اور شتابی نہ کرتے اور تحقیق ہم حاضر ہوے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ایکبار ایک کھانے پر پس آئی ایک لڑکی
گویا کہ وہ دھکیلی جاتی ہے یعنی گویا کوئی اسکو دھکیلے دیتا ہے کھانے پر یعنی نہایت بھوک سے بے اختیار کھانے پر گری پڑتی پس چاہا کہ رکھے ہاتھ اپنا کھانے مین یعنے
بغیر لیئے نام خدا کے پس پکڑ لیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اسکا پھر آیا ایک گنوار گویا دھکیلا جاتا ہے یعنی اسنے بھی چاہا کہ ہاتھ ڈالے کھانے مین پس پکڑ لیا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اسکا بھی پھر فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق شیطان حلال کرتا ہے کھانا اپنے لیے اور قادر ہوتا ہے اسکے کھانے
پر بسبب نہ لینے نام خدا کے کھانے پر اور تحقیق شیطان لایا اس لڑکی کو اور باعث ہوا اسکے آنے پر تا کہ حلال کرے طعام اپنے لیے بسبب کھانے اس لڑکی
کے بغیر کہنے بسم اللہ کے اور پکڑ لیا مین نے ہاتھ اسکا پھر لایا شیطان اس اعرابی کو تا حلال کرے کھانا بسبب اسکے پس پکڑ لیا مین نے ہاتھ اسکا بھی قسم ہے
اس ذات پاک کی کہ جان میری اسکے دست قدرت مین ہے تحقیق ہاتھ شیطان کا میرے ہاتھ مین ہے ساتھ ہاتھ اس لڑکی کے زیادہ کیا حذیفہؓ نے یا مسلم نے
ایک روایت مین کہ ذکر کیا آنحضرتؐ نے نام خدا کا اور کھایا کھانا نقل کی یہ مسلم نے ف ایک روایت مین بجاے مع یدہا کے مع یدیہما آیا ہے یعنی ساتھ ہاتھ
لڑکی اور اعرابی کے اور یہ ظاہر ہے اور روایت یدہا کی مخصوص ساتھ لڑکی کے ہے اور یہ منافات نہین رکھتا کہ ہاتھ اعرابی کا بھی ہوا سلیے کہ اول فرمایا ہے کہ ہاتھ
اعرابی کا بھی پکڑا مین نے چونکہ لڑکی اول آئی تھی اور اول ہاتھ اسکا پکڑا تھا خاص اسیکو ذکر کیا ۱۲ج **وعن** عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
اراد ان يشتري غلاما فالقى بين يديه تمرا فاكل الغلام فاكثر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان كثرة الاكل شوم وامر برده رواه
البيهقي في شعب الايمان اور روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا یہ کہ خریدین غلام پس ڈالین آگے اسکے کھجورین
پس کھائین غلام نے بہت کھجورین پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ بہت کھانا سبب اور علامت بے برکتی کی ہے اور حکم کیا ساتھ پھیر دینے
اسکے کے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین **وعن** انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سيد ادامكم الملح رواه ابن ماجة
اور روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہترین لاون تمھارے کا نمک ہے نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف اسواسطے کہ کمتر ہے محنت مین اور قریب
تر ہے طرف قناعت کے اسی سبب سے قناعت کی ہے اسپر اکثر عارفین نے پس نہین منافی ہے اسکے قول آنحضرتؐ کا سید الادام في الدنيا والآخرة اللحم ۱۲ج **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ الطَّعَامُ فَاخْلَعُوْا نِعَالَكُمْ فَاِنَّهٗ اَرْوَحُ لِاَقْدَامِكُمْ اور روایت ہے انس رض سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ رکھا جاوے کھانا اپنے
روبرو پس نکال ڈالو یا پوشین اپنی اسلیے کہ نکال ڈالنا پاپوشون کا بہت راحت بخشنے والا ہے واسطے قدمون تمھارے کے **وَعَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهَا كَانَتْ
اِذَا اُتِيَتْ بِثَرِيْدٍ اَمَرَتْ بِهٖ فَغُطِّيَ حَتّٰى تَذْهَبَ فَوْرَةُ دُخَانِهٖ وَتَقُوْلُ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هُوَ اَعْظَمُ لِلْبَرَكَةِ رَوَاهُمَا
الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے اسماء بیٹی ابی بکر رض کی سے یہ کہ وہ تھیں جسوقت کہ لایا جاتا ثرید نزدیک اُنکے حکم کرتین اسکے ڈھانکدینے کا پس ڈھانکا جاتا یہانتک کہ جاوے
جوش اور غلبہ بھوپن اُسکے کا یعنی شدت گرمی کی موقوف ہوجاتی اور فرماتین کہ تحقیق سُنا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جاتا رہنا گرمی کا کھانے
مین سے موجب کثرت برکت کا ہے نقل کی یہ دونون حدیثین دارمی نے **ف** ذکر ثرید کا اتفاقی ہے بسبب اسکے کہ اکثر کھانا وہان کا ثرید تھا اور اور کھانیکا
بھی یہی حکم ہے اور جامع صغیر مین یہ روایت نقل کی ہے ابردوا بالطعام فان الحار لا برکة فیه اور روایت کی بیہقی نے مرسل نهى عن الطعام الحار حتى يبرد ۱۲ ع
وَعَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ فِيْ قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا تَقُوْلُ لَهُ الْقَصْعَةُ اَعْتَقَكَ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ كَمَا اَعْتَقْتَنِيْ
مِنَ الشَّيْطٰنِ رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہے نبیشہ رض سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کھاوے پیالہ مین پھر چاٹ لے اسکو کہتا ہے واسطے اُسکے پیالہ یعنی زبان
حال سے اور ظاہر یہ ہے کہ کہتا ہے زبان قال سے کہ آزاد کرے اللہ تجکو آگ دوزخ سے جیسے کہ آزاد کیا تو نے مجکو شیطان سے یعنی کھانے اُسکے سے یا خوشی سے نقل کی یہ رزین
نے **ف** اور ترمذی اور احمد اور ابن ماجہ اور دارمی کی روایت مین آیا ہے استغفرت له القصعة اور روایت کیا طبرانی نے عرباض رض سے من لعق الصحفة ولعق اصابعه اشبعه الله
بخشش مانگتا ہے اسکے لیے پیالہ ۱۲
فی الدنیا والآخرة ۱۲ ع **بَابُ الضِّيَافَةِ** یہ باب ہے بیچ بیان فضیلت ضیافت اور آداب اسکے کے اور آداب مہمان اور مہمانی کرنیوالے کے **ف** ضاف مہمان ہوا اضاف
مہمانی کی ضیف مہمان مضیف میزبان اور مختار جمہور کے نزدیک یہ ہے کہ رعایت حق ضیافت کی مکارم اخلاق اور مستحبات سے ہے چنانچہ اکثر حدیثین دلالت کرتی ہین اسپر
اور بعضونکے نزدیک مہمانی ایکروز کی واجب ہے اور بعد اسکے مستحب اور ضیافت آٹھ قسم پر ہے چنانچہ بیان اسکا باب الولیمہ کے ابتدا مین ہے ۱۲ ح **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل
پہلی **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
فَلَا يُؤْذِ جَارَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ وَفِيْ رِوَايَةٍ بَدَلَ الْجَارِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے پس چاہیے کہ اکرام کرے مہمان اپنے
کا اور جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور روز آخرت کے پس نہ ایذا دے اپنے ہمسایے کو اور جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور روز آخرت کے پس چاہیے کہ
کہے بھلی بات یا چُپ رہے اور ایک روایت مین یعنی بخاری کی بدلے جار کے یعنی بدلا اس جملہ کے کہ اسمین ذکر جار کا ہے یہ آیا ہے جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے
اور دن آخرت کے پس چاہیے کہ ملائے رکھے ناتے اپنے کو یعنی احسان کرے ناتے دارون پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ایمان رکھتا ہو اگر نہین ہے مراد
موقوف ہونا ایمان کا ان افعال پر بلکہ یہ مبالغہ ہے بیچ بجالانے ان افعال کے جیسے کہ کہتے ہین بیٹے کو رغبت دلانیکے لیے طاعت پر کہ اگر تو میرا بیٹا ہے تو اطاعت کر میری
یا یہ مراد ہے کہ جو ہو کامل الایمان یہ افعال کرے اور اکرام مہمان کا یہ ہے کہ کشادہ پیشانی ہو اور کلام نرم کرے اُس سے اور تین روز تک کھانا کھلاوے پہلے روز بحسب
مقدور اپنی کے کچھ تکلف سے کھلاوے بغیر ضائع کرنے حقوق کے اور باقی ہین جو حاضر ہو بلا تکلف تاکہ گران نہو دونون پر اور بعد تین دن کے صدقہ ہے چاہے کھلاوے
چاہے نہ کھلاوے اور نہ ایذا دے ہمسایے کو یعنی ادنی درجہ اسکا یہ ہے کہ ایذا نہ پونہچاوے اسکو والا شیخین کی روایت مین آیا ہے فلیکرم جاره اور روایت شیخین کی مین
آیا ہے فلیحسن الی جاره یعنی اعانت کرے اسکی اُس چیز مین کہ محتاج ہو وہ اسکا اور دفع کرے اُس سے برائی اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آیا جانتے
ہو تم کہ کیا ہے حق ہمسایے کا اگر مدد چاہے تجھسے مدد کر اسکی اور اگر قرض مانگے تجھسے قرض دے اسکو اور اگر محتاج ہو کچھ دے اسکو اور اگر بیمار ہو
عیادت کر اسکی اور اگر مرے اسکے جنازہ کے ساتھ جا اور اگر اسکو خوشی حاصل ہو مبارکبادی دے اسکو اور اگر مصیبت پہنچے تعزیت کر اسکی یعنی

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

تسلی دے اور اُسکے مکان کے پاس اونچا مکان نہ بنا کہ اُسکی ہوا رُکے مگر باذن اُسکے اور اگر خریدے تو میوہ تو بطریق تحفہ کے بھیج اُسکے لیے اور اگر نکرے یہ تو لے آ
اُسکو گھر مین پوشیدہ اور نہ لیکر نکلے اُسکو فرزند تیرا تاکہ نہ رنجیدہ ہو بسبب اُسکے فرزند اُسکا اور مت ایذا دے اُسکو ساتھ دھوئین ہانڈی اپنی کے مگر یہ کہ کچھ اُس مین
سے اُسکو بھی دے کیا جانتے ہو تم کہ کیا ہے حق ہمسایہ کا قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہے نہین پہچانتا ہے حق ہمسایہ کا مگر وہ شخص کہ رحم
کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسپر روایت کی یہ غزالیؒ نے اربعین مین اور چاہیے کہ کہے بھلی بات آلخ یعنی جب ارادہ کرے کلام کرنیکا پس اگر ہو کلام خیر کہ ثواب دیا جاوے
اُسپر واجب ہو یا مستحب پس چاہیے کہ کلام کرے ساتھ اُسکے اور اگر نہ ظاہر ہوا اُسکو بھلائی اُسکی برابر ہے کہ ظاہر ہو کہ وہ حرام ہے یا مکروہ ہے پس باز رہے اُس سے
پس کلام مباح کو ترک کرے بخوف اِسکے کہ منجر ہو طرف حرام کے اور ملائے رکھے ناتے کو یہین اشارہ ہے طرف اسکے کہ کاٹنے والا ناتے کا گویا کہ نہین
ایمان لایا اللہ پر اور دن آخرت پر بسبب ڈرنے اُسکے کے شدت عذاب سے کہ ہوتا ہے ناتے کے کاٹنے پر وَعَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ الْکَعْبِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَہٗ جَائِزَتُہٗ یَوْمٌ وَّلَیْلَۃٌ وَالضِّیَافَۃُ ثَلٰثَۃُ اَیَّامٍ فَمَا بَعْدَ ذٰلِکَ فَہُوَ صَدَقَۃٌ وَّلَا یَحِلُّ لَہٗ
اَنْ یَّثْوِیَ عِنْدَہٗ حَتّٰی یُحْرِجَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی شریحؓ کعبی سے یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور دن
آخرت کے پس چاہیے کہ تعظیم کرے مہمان اپنے کے زمانہ تکلف واحسان کرنیکا ساتھ مہمان کے ایک دن اور ایک رات ہے اور زمانہ مہمانداری کا تین دن ہے بعد اُن
جو کچھ کہ دیوے پس وہ خیرات ہے اور نہین درست ہے مہمان کو یہ کہ ٹھیرے نزدیک مہمانی کرنیوالے کے یعنی بعد تین دن کے بغیر استدعا اُسکی کے یہانتک کہ تنگی مین ڈالے
اُسکو نقل کی یہ بخاریؒ اور مسلمؒ نے ف نہایہ جزری مین بیچ معنون حدیث کے لکھا ہے کہ تین روز مہمانی کرے اول روز مین تکلف کرے جو ہو سکے اور روز دوسرے
اور تیسرے مین آگے لاوے مہمان کے جو کچھ کہ حاضر ہو بے تکلف بعد ازان اسقدر دیوے کہ بسبب اُسکے قطع مسافت ایکرات دن کی کر سکے اور یہی مراد ساتھ جائزہ کے اور معنی جائزہ
کے ہین بخشش اور تحفہ اور لطف اور مراد یہان وہ چیز ہے کہ قوت ایکدن کا ہو اور بسبب اُسکے منزل کو پونہچ جاوے اور بعد جائزہ کے جو کچھ دین صدقہ اور خیر زائد و احسان ہے پس
بااین معنی جائزہ متاخر ہوگا ضیافت سے اور زائد ہوگا اُسپر اور احتمال ہے کہ یہ جائزہ بیان عطا اور لطف کا ہو کہ روز اول مین کرتے ہین اور داخل تین دن مین کذا قال الشیخ اور ابو داؤد
کی عبارت سے بھی ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ جائزہ اکرام مہمان کا ہے اول روز فرمایا میرے اُستاد یگانۂ آفاق مولانا اسحٰقؒ نے کہ ہم بھی جائزہ کے معنی یہی طرح جانتے ہین اور نہین
درست آلخ لکھا ہے علمانے کہ اگر مسافر بسبب کسی عذر کے اور مرض کے زیادہ تین روز سے ٹھیرے تو اپنے پاس سے کھاوے صاحب خانہ کو تنگ نہ کرے ۱۲ح وَعَنْ
عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ لَا یَقْرُوْنَنَا فَمَا تَرٰی فَقَالَ لَنَا اِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَاَمَرُوْا لَکُمْ بِمَا یَنْبَغِیْ
لِلضَّیْفِ فَاقْبَلُوْا فَاِنْ لَّمْ یَفْعَلُوْا فَخُذُوْا مِنْہُمْ حَقَّ الضَّیْفِ الَّذِیْ یَنْبَغِیْ لَہُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عقبہؓ بن عامر سے کہ کہا کہا مین نے واسطے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم کے تحقیق آپ بھیجتے ہین ہمکو یعنی جہاد کیلیے یا اور کام کے لیے پس اُترتے ہین ہم ایک قوم پر کہ نہین مہمانی کرتے وہ ہماری پس کیا حکم فرماتے ہو یعنی آیا مہمانی بزور لین
یا نہین پس فرمایا واسطے ہمارے کہ اگر اُترو تم کسی قوم پر پس دین وہ تمکو وہ چیز کہ لائق ہے واسطے مہمان کے پس قبول کرو پس اگر نہ کرین یہ یعنی مہمان کا حق نہ دین پس
لو اُنسے حق مہمانون کا کہ لائق ہے واسطے مہمانون کے نقل کی یہ بخاریؒ اور مسلمؒ نے ف ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہے وجوب ضیافت پر کہ اگر نہ دیوین تو بزور
لے لیوے اور یہان حجت ہے ایک جماعت کو علما مین سے کہ ضیافت کو حق واجب جانتے ہین اور جمہور علما اس حدیث کو تاویل کرتے ہین کئی وجہ سے ایک تو یہ کہ یہ
محمول ہے اوپر صورت مخمصہ اور اضطرار کے اور بیشک اس صورت مین ضیافت واجب ہوگی اور اگر نہ کرین لینا اُسکا بجبر جائز ہوگا دوسرے یہ کہ یہ حکم اول اسلام مین
تھا کہ خبرگیری فقرا اور محتاجون کی واجب تھی اُسوقت مین جب وسعت ہوئی مسلمانون کو تو یہ حکم منسوخ ہوا تیسرے یہ کہ یہ بیچ صورت اُترنے کے اہل ذمہ
پر تھا کہ بیچ عقد ذمہ کے شرط لگی گئی تھی کہ اگر مسلمان اُنکے یہان اُترین ضیافت کرنی اُنکی واجب تھی ضیافت بحسب عقد ذمہ کے چوتھے یہ کہ یہ محمول
ہے اسپر کہ اگر بطریق معاوضہ اور بدلے کے نہ دیوین اور مہمانون کے پاس وہ چیز ہے نہین اور مہمان مضطر ہین تو بزور خرید کر لین ۱۲ح

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ اَوْ لَیْلَۃٍ فَاِذَا ھُوَ بِاَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ مَا اَخْرَجَکُمَا مِنْ بُیُوْتِکُمَا ھٰذِہِ السَّاعَۃَ قَالَا اَلْجُوْعُ قَالَ وَاَنَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَاَخْرَجَنِیَ الَّذِیْ اَخْرَجَکُمَا قُوْمُوْا فَقَامُوْا مَعَہٗ فَاَتٰی رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاِذَا ھُوَ لَیْسَ فِیْ بَیْتِہٖ فَلَمَّا رَاَتْہُ الْمَرْاَۃُ قَالَتْ مَرْحَبًا وَّاَھْلًا فَقَالَ لَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیْنَ فُلَانٌ قَالَتْ ذَھَبَ یَسْتَعْذِبُ لَنَا مِنَ الْمَآءِ اِذْ جَآءَ الْاَنْصَارِیُّ فَنَظَرَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَیْہِ ثُمَّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مَا اَحَدٌ الْیَوْمَ اَکْرَمَ اَضْیَافًا مِّنِّیْ قَالَ فَانْطَلَقَ فَجَآءَھُمْ بِعِذْقٍ فِیْہِ بُسْرٌ وَّتَمْرٌ وَّرُطَبٌ فَقَالَ کُلُوْا مِنْ ھٰذِہٖ وَاَخَذَ الْمُدْیَۃَ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِیَّاکَ وَالْحَلُوْبَ فَذَبَحَ لَھُمْ فَاَکَلُوْا مِنَ الشَّاۃِ وَمِنْ ذٰلِکَ الْعِذْقِ وَشَرِبُوْا فَلَمَّا اَنْ شَبِعُوْا وَرَوُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَتُسْئَلُنَّ عَنْ ھٰذَا النَّعِیْمِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَخْرَجَکُمْ مِّنْ بُیُوْتِکُمُ الْجُوْعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوْا حَتّٰی اَصَابَکُمْ ھٰذَا النَّعِیْمُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا نکلے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک دن یا ایک رات یعنی گھر سے پس ناگہان ملے ابوبکرؓ اور عمرؓ سے پس فرمایا کس چیز نے نکالا تمکو تمھارے گھروں سے اسوقت یعنی کونسی چیز باعث ہوئی نکلنے کی اسوقت باوجودیکہ اسوقت میں عادت نہ تھی نکلنے کی کہا بھوک نے نکالا ہمکو یعنی شدت بھوک سے نکل آئے ہیں فرمایا اور مجکو بھی قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ میں ہی البتہ نکالا اُس چیز نے کہ نکالا تمکو یعنی بھوک نے اٹھو پس اٹھے وہ ساتھ حضرتؐ کے پس آئے حضرتؐ ایک شخص کے یہاں انصار میں سے کہ نام اُنکا ابوالہیثم تھا پس ناگہان وہ شخص نہ تھا اپنے گھر میں پس جب دیکھا حضرتؐ کو اُسکی عورت نے کہا مرحبا یعنی خوشوقت آئے اور اہل میں آئے یعنی اپنے لوگوں میں آئے پس فرمایا اسکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہاں ہیں فلانا یعنی خاوند تیرا کہا اُسنے کہ گیا ہی تا میٹھا پانی لاوے ہمارے لیے ناگہان آیا وہ شخص پس دیکھا طرف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور دونوں یاروں اُنکے کے یعنی حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے پھر کہا اُسنے الحمد للہ نہیں کوئی آج کے دن بزرگ تر باعتبار مہمانوں کے مجھ سے یعنی میرے مہمان آجکے دن بزرگ تر ہیں اور دن کے مہمانوں سے کہا راویؒ نے پس گیا وہ شخص یعنی لے گیا اُنکو اپنے باغ میں اور بچھا دیا بچھونا اُن کے لیے پھر گیا اپنے کھجور کے درخت کے پاس اور لایا اُنکے پاس خوشہ کھجوروں کا اُسمیں کھجوریں نیم پختہ بھی تھیں اور خشک بھی اور تر و تازہ بھی پس کہا اُسنے کھاؤ اسمیں سے اور لی اُسنے چھری یعنی بکری ذبح کرنیکے لیے پس فرمایا اُسکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بچ تو دودھ والی سے یعنی بکری دودھ دیتی ہوئی نہ ذبح کر پس ذبح کی اُسنے واسطے آنحضرتؐ کے اور یاروں اُنکے کے بکری پس پکی وہ بکری اور کھایا اُسمیں سے اور خوشہ میں سے اور پیا پانی پس جبکہ پیٹ بھر کھانے سے اور پانی سے فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے ابی بکرؓ و عمرؓ کے قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ میں ہے البتہ پوچھے جاؤگے تم اس نعمت سے دن قیامت کے نکالا تمکو تمھارے گھروں سے بھوک نے پھر نہ پھرے تم یہانتک کہ پہونچی تمکو یہ نعمت نقل کی یہ مسلم نے **ف** بھوک نے نکالا اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے اظہار الم و محنت کا جبکہ ہے درصورتیکہ بطریق شکوہ اور عدم رضا اور اظہار جزع کے نہو اور بھوک جبکہ بری لگے اور مانع ہو نشاط عبادت اور کمال تلذذ سے ساتھ عبادت کے اور باعث ہو مشغولی خاطر کی تو نکلنا اور علاج اسکے دفع کا کرنا ساتھ کسی سبب کے اسباب مباحہ سے ہی اور سعی کرنی اُسکے دفع میں جائز بلکہ لازم ہوتی ہی اور جانا بھی نزدیک دوستوں کے اور طلب کرنا طعام کا اُنسے وقت تیقن کے ساتھ قبول کرنے اُنکے کے بے تکلف اُسوقت میں مباح ہوتا ہی بلکہ باعث ازدیاد محبت کا ہے اور آیا ہے کہ جب صحابہؓ بھوکے ہوتے تھے حضرتؐ پاس حاضر ہوتے اور دیکھتے جمال باکمال کو رنج بھوک و غیرہ جاتا رہتا اور ساتھ نورانیت شہود کے سیر ہوتے اور اُنھو خطاب کیا ساتھ صیغہ جمع کے یا تو مجازاً یعنی دیا اکثر کو حکم کل کا یا اقل جمع دو ہیں اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جائز ہی سُننا کلام عورت اجنبیہ کا اور کلام کرنا اُس سے بنا بر ضرورت کے اور اذن دینا اُسکا مہمان کو بیچ داخل ہونے گھر زوج کے درصورتیکہ امن ہو آفت سے اور تیقن ہو سکا کہ خاوند راضی ہوگا اسکے آنیسے اور کہا الحمد للہ اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے شکر کرنا وقت ظہور نعمت کے اور مستحب ہے اظہار خوشی کا روبرو مہمان کے اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے کھانیسے پہلے لانا میوہ کا آگے مہمان کے اور جلدی سے لے آنا اُس چیز کا کہ موجود ہو اور پیٹ بھر الخ کہا نوویؒ نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ پیٹ بھر کر کھانا حضرتؐ کے زمانہ میں بھی تھا اور روا ہی اور جو کسی کراہتیں

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

جو کچھ آیا ہے تو وہ محمول ہے اسپر کہ عادت اور مداومت نکرے اسپر کہ موجب سنگدلی اور فراموشی کا ہے حال محتاجون سے اور پوچھے جاؤگے آخر یہ سوال بعضون کے حق مین بطریق توبیخ وسرزنش کے ہوگا اور بعضون سے واسطے احسان جتانے اور اظہار نعمت وکرامت کے بہر تقدیر ہر نعمت پر سوال وپرسش ہوگی کہ اداے حق شکر اسکے کا کیا یا نہین نسال اللہ العافیۃ ۱۲ ح ۱۲ ع وَذُکِرَ حَدِیْثُ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ کَانَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فِیْ بَابِ الْوَلِیْمَۃِ اور ذکر کیگئی حدیث ابی مسعود انصاری کی کہ اول مین اسکے یہ لفظ ہے کان رجل من الانصار باب ولیمہ مین کتاب النکاح کے گذرا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْکَرِبَ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَیُّمَا مُسْلِمٍ ضَافَ قَوْمًا فَاَصْبَحَ الضَّیْفُ مَحْرُوْمًا کَانَ حَقًّا عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ نَصْرُہٗ حَتّٰی یَاْخُذَ لَہٗ بِقِرَاہُ مِنْ مَالِہٖ وَزَرْعِہٖ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ وَاَیُّمَا رَجُلٍ ضَافَ قَوْمًا فَلَمْ یَقْرُوْہُ کَانَ لَہٗ اَنْ یُّعْقِبَہُمْ بِمِثْلِ قِرَاہُ روایت ہے مقدام بن معدیکرب سے کہ سنا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو مسلمان مہمان ہو لوگو کے یہان پس صبح کی مہمان نے محروم یعنی رات کو مہمانی اسکی نہ کی ہوگا حق اوپر ہر مسلمان کے مدد کرنے اسکی کا یہانتک کہ لیوے واسطے اسکے مثل مہمانی اسکی کے یعنی مقدار سیری اور کفایت مہمان کے مال اور زراعت اسکی سے یعنی جسکے یہان مہمان ہوا ہے نقل کی یہ دارمی اور ابو داؤد نے اور بیچ اور روایت ابو داؤد کی یون ہے جو شخص کہ مہمان ہوا ایک قوم کے یہان اور نہ مہمانی کی انہون نے اسکی پہنچتا ہے مہمان کو یہ کہ پیچھا کرے اور لیوے اموال انکے سے مقدار مہمانی اپنی کے ف ظاہر اس حدیث سے بھی وجوب ضیافت کا معلوم ہوتا ہے تاویل اور توجیہ اسکی بھی وہی ہے کہ مذکور ہوئی بیچ حدیث عقبہ بن عامر کے ۱۲ ح وَعَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ الْجُشَمِیِّ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ اِنْ مَرَرْتُ بِرَجُلٍ فَلَمْ یَقْرِنِیْ وَلَمْ یُضِفْنِیْ[ل] ثُمَّ مَرَّ بِیْ بَعْدَ ذٰلِکَ اَقْرِیْہِ اَمْ اَجْزِیْہِ قَالَ بَلْ اَقْرِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی الاحوص جشمی سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی مالک بن نضلہ سے کہ صحابی تھے کہا کہا مین نے یا رسول اللہ خبر دو تم کہ اگر گذرون مین کسی شخص پر پس نہ مہمانی کرے میری اور نہ ادا کرے حق ضیافت میری کا پھر گذرے وہ شخص مجھپر بعد اسکے کیا مہمانی کرون مین اسکی یا بدلہ لون مین اس سے یعنی مین بھی وہی معاملہ کرون جو اسنے کیا فرمایا بلکہ مہمانی کر اسکی روایت کی یہ ترمذی نے ف یعنی برائی کے بدلے مین برائی نہ کرنی چاہیے بلکہ نیکی کرنی چاہیے ف بدی را بدی سہل باشد جزا: اگر مردی احسن الی من اساء ۱۲ ح وَعَنْ اَنَسٍ اَوْ غَیْرِہٖ[ع] اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَاْذَنَ عَلٰی سَعْدِ بْنِ عُبَادَۃَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ فَقَالَ سَعْدٌ وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَلَمْ یُسْمِعِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی سَلَّمَ ثَلَاثًا وَرَدَّ عَلَیْہِ سَعْدٌ ثَلَاثًا وَلَمْ یُسْمِعْہُ فَرَجَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاتَّبَعَہٗ سَعْدٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ مَا سَلَّمْتَ تَسْلِیْمَۃً اِلَّا ہِیَ بِاُذُنِیْ وَلَقَدْ رَدَدْتُ عَلَیْکَ وَلَمْ اُسْمِعْکَ اَحْبَبْتُ اَنْ اَسْتَکْثِرَ مِنْ سَلَامِکَ وَمِنَ الْبَرَکَۃِ ثُمَّ دَخَلُوا الْبَیْتَ فَقَرَّبَ لَہٗ زَبِیْبًا فَاَکَلَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ اَکَلَ طَعَامَکُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَیْکُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَاَفْطَرَ عِنْدَکُمُ الصَّائِمُوْنَ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہے انس رضہ سے یا غیر انکے سے یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اذن چاہا واسطے آنے کے اوپر سعد بن عبادہ کے پس کہا سلام ہے تمپر اور رحمت اللہ کی یعنی آؤن مین گھر مین پس کہا سعد رضہ نے اور اوپر تمھارے بھی سلام اور رحمت خدا کی اور نہ سنایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنی یہ جواب یہانتک کہ سلام کیا حضرت نے تین بار اور جواب دیا سعد رضہ نے انکو تین بار اور نہ سنایا انکو یعنی یہ جواب سلام کا پکار کر بلند یا کہ حضرت سنتے پس پھرے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم طرف گھر اپنے کے اور پیچھے پیچھے حضرت کے آئے سعد رضہ اور کہا یا رسول اللہ قربان ہو باپ میرا اور مان میری تمھارے نہین سلام کیا آپنے کسی بار مگر کہ وہ تھا بیچ دونون کانون میرے کے یعنی مین سنتا تھا اور تحقیق جواب دیا مین نے تمکو ولیکن نہ سنایا مین نے آپکو دوست رکھا مین نے یہ کہ بہت حاصل کرون مین سلام تمھارے اور برکت یعنی بسبب سلام وکلام آپکے کے پھر آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور سعد رضہ اور جو کہ ساتھ حضرت کے تھے سعد رضہ کے گھر مین پس حاضر کیے سعد رضہ نے آگے حضرت کے انگور خشک پس کھائے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پس جب فارغ ہوے کہا کھاوین کھانا تمھارا نیک اور استغفار کرین تمھارے لیے فرشتے اور افطار کرین نزدیک تمھارے روزہ دار نقل کی یہ شرح السنہ مین ف یہ دعا کی آنحضرت نے انکے حق مین ۱۲ ح وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ وَمَثَلُ الْاِیْمَانِ کَمَثَلِ الْفَرَسِ فِیْ اٰخِیَّتِہٖ

ل قولہ ولم یضیفنی این تاکید لم یقرنی است ۱۲

ع یعنے کسی اور صحابی سے یہ شک کیا کسی راوی نے اور جزم کیا ہے غیر انکے نے کہ انس رضہ ہی سے ہے ۱۲ ع

س چون در خاطر سعد از ترک سلام بر جلوبان سو کرادی بارہ یافت واز زود بر نشست حضرت بن بعتبہ از نجا رفت دنبال حضرت آمد و عذر خواہی نمود ۱۲ ح

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

بحُول ثُمَّ یَرجِعُ اِلیٰ اٰخِیَّتِہٖ وَاِنَّ المُؤمِنَ یَسھُو ثُمَّ یَرجِعُ اِلَی الاِیمَانِ فَاَطعِمُوا طَعَامَکُمُ الاَتقِیَاءَ وَاَولُوا مَعرُوفَکُمُ المُؤمِنِینَ رَوَاہُ البَیھَقِیُّ فِی شُعَبِ
الاِیمَانِ وَاَبُو نُعَیمٍ فِی الحِلیَۃِ اور روایت ہی ابی سعیدؓ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا مثال مومن کی اور مثال ایمان کی مانند مثل گھوڑے کے ہی بیچ
رسی اپنی کے جولانی کرتا ہے پھر پھر یا تا ہے طرف رسی اپنی کے اور تحقیق مومن غفلت کرتا ہی پھر پھر یا تا ہے طرف ایمان کے پس کھلاؤ کھلانا اپنا متقیوں کو اور دو عطا
اپنی سب مسلمانوں کو نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں اور ابو نعیم نے کتاب حلیہ میں **ف** اخیہ کہتے ہیں اس لکڑی کو کہ دونوں سرے اسکے دیوار میں مضبوط
گاڑ دیتے ہیں اور بیچ میں رسی سے گھوڑے وغیرہ کو باندھ دیتے ہیں اور اسکے پاس گھاس وغیرہ ڈال دیتے ہیں پس فرمایا کہ حال مومن کا بہ نسبت ارتباط ایمان کے حال
اس گھوڑے کا سا ہے کہ اخیہ سے بندھا ہوا ادھر ادھر جولانی کرتا ہے پھر اپنے اخیہ کے پاس آکر کھڑا ہوتا ہے یعنی ایسے ہی مومن بحکم جبلت طبعی کے کبھی گرفتار گناہ میں
ہو جاتا ہے لیکن آخر کو نادم ہوتا ہے اور استغفار کرتا ہے اور تدارک عبادت فوت ہوئی کا کر کمال ایمان کا حاصل کرتا ہے اور یہی مراد ہے اس عبارت سے کہ
مومن غفلت کرتا ہی آخر اور پس کھلاؤ آخر یہ جزا شرط محذوف کی ہی یعنی جب حکم ایمان کا حکم اخیہ کا ہوا تو پس قوی کرو ان چیزوں کو کہ وسائل ہیں درمیان تمھارے
اور درمیان ایمان کے کہ عمدہ انکا کھانا کھلانا ہی اور تخصیص اسکی متقیوں کے لیے اسلیے کی کہ وہ کھا کر عبادت کرینگے اسکا ثواب تمکو بھی ہوگا اور دعا کرینگے تمھارے
حق میں قبول ہوگی پس تخصیص اتقیا کی ساتھ کھانا کھلانے کے اس سبب ہے اور مطلق احسان و اعانت سب مومن کی کرنی چاہیے جیسے کہ فرمایا دو عطا اپنی آخر
ح ۲/ ع **وعن** عَبدِ اللّٰہِ بنِ بُسرٍ قَالَ کَانَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَصعَۃٌ یَحمِلُھَا اَربَعَۃُ رِجَالٍ یُقَالُ لَھَا الغَرَّاءُ فَلَمَّا اَضحَوا وَسَجَدُوا الضُّحیٰ اُتِیَ
بِتِلکَ القَصعَۃِ وَقَد ثُرِدَ فِیھَا فَالتَفُّوا عَلَیھَا فَلَمَّا کَثُرُوا جَثٰی رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعرَابِیٌّ مَا ھٰذِہِ الجِلسَۃُ فَقَالَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ جَعَلَنِی عَبدًا کَرِیمًا وَلَم یَجعَلنِی جَبَّارًا عَنِیدًا ثُمَّ قَالَ کُلُوا مِن جَوَانِبِھَا وَدَعُوا ذِروَتَھَا یُبَارَکُ فِیھَا رَوَاہُ
اَبُو دَاؤدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن بسرؓ سے کہ کہا تھا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک کٹھرا اٹھاتے تھے اسکو چار شخص یعنے جب کھانا اسمین ڈالا
جاتا تو ایسا بھاری ہو جاتا کہ چار آدمی اٹھاتے یا بسبب بڑا ہونیکے خالی بھی ایسا بھاری تھا کہا جاتا تھا اسکو غرا پس جب وقت چاشت کا ہوتا اور پڑھتے
نماز چاشت کی لایا جاتا وہ کٹھرا اور تیار کیا جاتا ثرید اسمین پس جمع ہو بیٹھتے گرد اسکے لوگ پس جب بہت ہو جاتے لوگ گھٹنوں پر بیٹھتے پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم یعنی بسبب تنگی جگہ کے پس کہا ایک گنوار نے کیا ہے یہ بیٹھنا یعنی لائق آپکے رتبہ کے نہین پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی
نے گردانا مجکو بندہ تواضع کرنیوالا یعنی اور اس طرح بیٹھنا اقرب ہی طرف تواضع کے اور نہین گردانا مجکو سرکش ضدی پھر فرمایا کھاؤ اسکے کناروں سے اور چھوڑ دو
اسکی بلندی یعنی بیچ کا کھانا برکت دیجاویگی اسمین نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** غرا کے معنی ہین روشن یہ نام اسکا اسلیے رکھا گیا کہ بسبب بڑے ہونیکے ظاہر و
کشادہ تھا اور برکت دیجاویگی یعنی اس طرح کھانا سبب ہے کثرت برکت کا کٹھرے میں بخلاف اسکے کہ جب کھایا جاوے درمیان میں سے تو برکت منقطع ہو جاتی
ہے اسفل اسکے سے ح ۳/ ع **وعن** وَحشِیِّ بنِ حَربٍ عَن اَبِیہِ عَن جَدِّہٖ اَنَّ اَصحَابَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالُوا یَا رَسُولَ اللّٰہِ
اِنَّا نَاکُلُ وَلَا نَشبَعُ قَالَ فَلَعَلَّکُم تَفتَرِقُونَ قَالُوا نَعَم قَالَ فَاجتَمِعُوا عَلٰی طَعَامِکُم وَاذکُرُوا اسمَ اللّٰہِ یُبَارَک لَکُم فِیہِ رَوَاہُ اَبُو دَاؤدَ اور روایت
ہے وحشی بن حرب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے انھوں نے نقل کی وحشی کے دادا سے یہ کہ اصحاب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا یا رسول اللہ ہم کھاتے ہین یعنی بہت
اور پیٹ نہین بھرتا یعنی اور ہم ارادہ کرتے ہین قناعت کا اور قوت کا طاعت پر فرمایا شاید کہ تم جدا جدا کھاتے ہو عرض کیا انھوں نے کہ ہان فرمایا
پس جمع ہو کر کھاؤ تم اپنے طعام پر اور یاد کیا کرو نام اللہ کا برکت دیجاوے تمھارے لیے اسمین نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** وحشی کے دادا کا نام بھی وحشی
بن حرب تھا وہ قاتل تھا سید الشہدا حمزہ بن عبد المطلب چچا آنحضرتؐ کے کہ روز احد کے انکو قتل کیا تھا جب وہ کافر تھا پھر اسلام لایا بعد غزوہ طائف
کے اور مسلیمہ کذاب کو قتل کیا اسنے اور جمع ہونا طعام پر اور ذکر کرنا نام خدا تعالی کا ہر ایک باعث برکت ہی اور اگر دونوں جمع ہون برکت زیادہ ہوگی اور

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

باعث زیادتی ذکر کا ہو گا اور یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا محمول ہے رخصت پر یا واسطے دفع حرج اس شخص کے فرمایا کہ ہو اکیلا ۱۲ ح

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ** اَبِيْ عَسِيْبٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلًا فَمَرَّ بِيْ فَدَعَانِيْ فَخَرَجْتُ اِلَيْهِ ثُمَّ مَرَّ بِاَبِيْ بَكْرٍ فَدَعَاهُ فَخَرَجَ اِلَيْهِ ثُمَّ مَرَّ بِعُمَرَ فَدَعَاهُ فَخَرَجَ اِلَيْهِ فَانْطَلَقَ حَتّٰى دَخَلَ حَائِطًا لِبَعْضِ الْاَنْصَارِ فَقَالَ لِصَاحِبِ الْحَائِطِ اَطْعِمْنَا بُسْرًا فَجَاءَ بِعِذْقٍ فَوَضَعَهٗ فَاَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ بَارِدٍ فَشَرِبَ فَقَالَ لَتُسْئَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِيْمِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ فَاَخَذَ عُمَرُ الْعِذْقَ فَضَرَبَ بِهِ الْاَرْضَ حَتّٰى تَنَاثَرَ الْبُسْرُ قِبَلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَمَسْئُوْلُوْنَ عَنْ هٰذَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ نَعَمْ اِلَّا مِنْ ثَلٰثٍ خِرْقَةٍ كَفَّ بِهَا الرَّجُلُ عَوْرَتَهٗ اَوْ كِسْرَةٍ سَدَّ بِهَا جَوْعَتَهٗ اَوْ جُحْرٍ يَتَدَخَّلُ فِيْهِ مِنَ الْحَرِّ وَالْقُرِّ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ روایت ہے ابی عسیب سے کہ کہا نکلے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک رات گھر سے پس گذرے مجھ پر پس بلایا مجکو پس نکلا مین طرف انکی پھر گذرے ابی بکر صدیق پر پس بلایا انکو پس نکلے وہ طرف حضرت کے پھر گذرے عمرؓ پر پس بلایا انکو پس نکلے وہ طرف انکے پھر چلے آنحضرت یہانتک کہ آئے ایک باغ مین کہ تھا بعض انصار کا پس کہا باغ والے کو کھلا ہمکو کھجوریں پس لایا وہ خوشہ کھجوروں کا اور رکھا اسکو پس کھایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور انکے صحابہؓ نے پھر منگوایا پانی ٹھنڈا پس پیا یعنی آنحضرت نے اور صحابہؓ نے پھر فرمایا کہ البتہ سوال کیے جاؤ گے تم اس نعمت سے دن قیامت کے کہا راوی نے پس لیا حضرت عمرؓ نے خوشہ خرما اور مارا اسکو زمین پر یہانتک کہ بکھرین کھجورین آگے طرف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پھر کہا یا رسول اللہ تحقیق ہم البتہ سوال کیے جاوینگے اس سے دن قیامت کے فرمایا ہان یعنی پوچھے جاؤ گے ہر نعمت قلیل و کثیر سے مگر تین چیزون سے سوال نہوگا ایک کپڑا کہ ڈھانکے ساتھ اسکے آدمی ستر اپنا یا ٹکڑا روٹی کا کہ بند کرے ساتھ اسکے بھوک اپنی کو یا سوراخ کہ داخل ہو بیچ اسکے مارے گرمی اور سردی کے نقل کی یہ احمدؒ اور بیہقیؒ نے شعب الایمان مین

ف بعض انصار کا احتمال ہے کہ ہو وہ ابوالہیثم اور قصہ ہو متعدد اور یہ بھی احتمال ہے کہ کوئی اور ہو انصار مین سے اور مارا اسکو آلخ یہ واقعہ ہوا حضرت عمرؓ سے بسبب کمال خوف و ہیبت الٰہی کے بیچ سوال ہونے کے امور جزئیہ اور کلیہ سے اور لفظ جحر ساتھ پیش ح مہملہ کے بمعنی حجرہ کے اور ایک نسخہ صحیحہ مین ساتھ پیش جیم کے ہے بمعنی سوراخ کے یعنی چھوٹا سا مکان ہو مانند سوراخ چوہے کے کہ بہ تکلف داخل ہو اسمین بسبب گرمی اور سردی کے ۱۲ ع

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَتِ الْمَائِدَةُ فَلَا يَقُوْمُ رَجُلٌ حَتّٰى تُرْفَعَ الْمَائِدَةُ وَلَا يَرْفَعُ يَدَهٗ وَاِنْ شَبِعَ حَتّٰى يَفْرُغَ الْقَوْمُ وَلْيُعْذِرْ فَاِنَّ ذٰلِكَ يُخْجِلُ الْجَلِيْسَ فَيَقْبِضُ يَدَهٗ وَعَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ فِي الطَّعَامِ حَاجَةٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب وقت کہ بچھایا جاوے دسترخوان پس نہ اٹھ کھڑا ہو کوئی شخص یہانتک کہ اٹھایا جاوے دسترخوان اور نہ اٹھاوے ہاتھ اپنا اگرچہ پیٹ بھر گیا ہو یہانتک کہ فارغ ہو قوم اور چاہیے کہ عذر کرے یعنی اگر اٹھ کھڑا ہو یا ہاتھ کھانے سے کھینچے پہلے ہاتھ کھینچنے قوم کے تو چاہیے کہ عذر اپنا ظاہر کرے اسلیے کہ یہ شرمندہ کرتا ہے ہمنشین اسکے کو پس سمیٹ لیگا وہ ہاتھ اپنا اور شاید کہ ہو واسطے اسکے کھانیکی خواہش نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** اس سے نکالا ہے علمانے کہ ہاتھ کھانے سے نہ کھینچے پہلے ہمراہیون کے اگر وہ بعد ہاتھ کھینچنے اسکے کی ملاحظہ اور شرم کرین کھانے مین اور اگر کم خور ہو تو تھوڑا تھوڑا کھاوے تا آخر تک موافقت مہمانونکی کر سکے ۱۲ ح

وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ مَعَ قَوْمٍ كَانَ اٰخِرَهُمْ اَكْلًا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مُرْسَلًا اور روایت ہے امام جعفر صادق بن محمدؒ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی امام محمد باقرؒ سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب کھانے ساتھ لوگوں کے ہوتے آخر سب کے از روے کھانے کے نقل کی یہ بیہقیؒ نے شعب الایمان مین یعنی مرسل چنانچہ لفظ مرسل کا اصول معتمدہ اور نسخ صحیحہ مین ہے **ف** امام محمد باقرؒ تابعی ہین سماع ہے انکو اپنے والد بزرگوار امام زین العابدینؒ اور جابر بن عبداللہ سے پس یہ حدیث مرسل ہے اور آخر سب کے آلخ یعنی آخر تک کھاتے تھے حضرتؐ اور ہاتھ پہلے نہ کھینچتے تھے قوم سے یا اول مین نہ کھاتے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

یا کم کھاتے اور آخر مین کھاتے تا لوگ شرمندہ نہون اور ہاتھ کھانے سے نہ کھینچین ؎ ح ؎ ع وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ فَعُرِضَ عَلَيْنَا فَقُلْنَا لَا نَشْتَهِيْهِ فَقَالَ لَا تَجْمَعْنَ جُوْعًا وَكِذْبًا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے اسماءؓ بیٹی یزید کی سے کہ کھانا لایا گیا نزدیک پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے طعام پس روبرو لایا گیا ہمارے طعام پس کہا ہمنے نہین رغبت رکھتے ہم اسکی یعنی واقع مین بھوکے تھے لیکن بحسب عادت کے اسطرح کہدیا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ جمع کرو بھوک اور جھوٹ کو نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف یعنی بھوکے ہو اور بتکلف جھوٹ کہتے ہو کہ ہم بھوکے نہین پس دو ضرر حاصل کرتے ہو ایک دنیا کا کہ رنج بھوک کا ہے اور دوسرا دین کا کہ گناہ جھوٹ کا ہے ؎ ع ؎ ح وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوْا جَمِيْعًا وَلَا تَفَرَّقُوْا فَاِنَّ الْبَرَكَةَ مَعَ الْجَمَاعَةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عمر بن الخطابؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کھاؤ اکٹھے ہو کر اور مت کھاؤ جدا جدا اسلیے کہ برکت ہوتی ہے ساتھ جماعت کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ يَخْرُجَ الرَّجُلُ مَعَ ضَيْفِهٖ اِلٰى بَابِ الدَّارِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْهُ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَالَ فِيْ اِسْنَادِهٖ ضُعْفٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سنت ہے یہ کہ نکلے آدمی ساتھ مہمان اپنے کے دروازہ گھر تک یعنی واسطے اکرام مہمان کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ابو ہریرہؓ سے اور ابن عباسؓ سے اور کہا بیہقیؒ نے کہ اسکی سند مین ضعف ہے ف سنت سے ہے یعنی عادت قدیم اور فطرت سلیمہ سے ہے یہ بات یا میری سنت اور طریقہ سے ہے اور ضعف ہو لیکن قوت حاصل ہے بسبب تعدد اسناد کے معہذا فضائل اعمال مین حدیث ضعیف بھی مقبول ہے ؎ ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْخَيْرُ اَسْرَعُ اِلَى الْبَيْتِ الَّذِيْ يُؤْكَلُ فِيْهِ مِنَ الشَّفْرَةِ اِلٰى سَنَامِ الْبَعِيْرِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خیر یعنی روزی اور برکت اور بھلائی زیادہ سرایت کرتی ہے طرف اس گھر کے کہ کھایا جاوے اسمین طعام چھری سے طرف کوہان اونٹ کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف کوہان اونٹ کا پہلے سب اعضا سے کاٹتے ہین اور کھاتے ہین بسبب زیادہ لذیذ ہونے اسکے کے پس فرمایا کہ جیسے کوہان پر چھری جلد پہنچتی ہے اس سے زیادہ جلد خیر پہنچتی ہے اس گھر مین کہ جسمین کھانا کھلایا جاتا ہے مہمانونکو ؎ ع بَابٌ یہ باب متعلق پہلے باب کے ہے ف اور بعضے نسخے مین باب فی اکل المضطر ؎ ح وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الْاَوَّلِ اور یہ باب خالی ہے فصل اول سے ف اور بعضے نسخے مین لفظ والثالث کا بھی واقع ہوا ہے بعد لفظ الاول کے اسلیے کہ اس باب مین فصل ثالث بھی نہین لیکن نسخہ اول صحیح تر ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ مصنف درپے حال مصابیح کے ہے کہ فصل اول اس باب مین نہین رکھتی اور لانا تیسری فصل کا مصنف کے اختیار مین ہے اور خالی ہونا اسکا ہے احتیاج اسکے بیان کی نہین کہتا اور یہ بھی ہے کہ مصنف عادت اسکے بیان کی نہین رکھتا جیسے کہ باب تغطیة الاوانی کہ آگے آویگا فصل تیسری نہین رکھتا اور نہ کہا کہ یہ باب خالی ہے فصل تیسری سے ؎ ح

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری عَنِ الْفُجَيْعِ الْعَامِرِيِّ اَنَّهٗ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَحِلُّ لَنَا مِنَ الْمَيْتَةِ قَالَ مَا طَعَامُكُمْ قُلْنَا نَغْتَبِقُ وَنَصْطَبِحُ قَالَ اَبُوْ نُعَيْمٍ فَسَّرَهٗ لِيْ عُقْبَةُ قَدَحٌ غُدْوَةً وَقَدَحٌ عَشِيَّةً قَالَ ذَاكَ وَاَبِي الْجُوْعُ فَاَحَلَّ لَهُمُ الْمَيْتَةَ عَلٰى هٰذِهِ الْحَالِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ روایت ہے فجیع عامریؓ سے یہ کہ وہ آیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کیا حلال ہے واسطے ہمارے مردار سے فرمایا کیا ہے مقدار طعام تمھارے کی کہا ہمنے شام کو ایک پیالہ پیتے ہین دودھ کا اور صبح کو پیتے ہین ایک پیالہ کہا ابو نعیم نے کہ راوی اس حدیث کا ہے بیان کیا واسطے میرے عقبہ نے کہ شیخ ہے ابو نعیم کا ایک پیالہ دودھ کا صبح کو اور ایک پیالہ دودھ کا شام کو فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اسقدر طعام کہ مذکور ہوا قسم ہے باپ اپنے کی موجب بھوک کا ہے پس حلال کیا واسطے انکے مردار اس حالت مین نقل کی یہ ابو داؤد نے ف کیا حلال ہے آخر مقصود اسکا سوال کرنا حالت اضطرار سے ہے کہ اسمین مردار اور جو کچھ کہ حرام ہے کھانا اسکا حلال ہو جاتا ہے یعنی حد اضطرار کی کیا ہے اور بھوک کس قدر ہو کہ جسمین حرام مباح ہو اگرچہ ظاہر عبارت یہ ہے کہ کیا چیز اور کس مقدار حلال ہے ہمارے لیے مردار سے اور مقصود یہ نہین ہے اور نہ جواب اسکا ہے بلکہ مقصود وہ ہے کہ جو اول مذکور ہوا اور یہ لفظ ابو داؤد کے ہین اور کتاب طبرانی وغیرہ مین یون آیا ہے ما یحل لنا المیتة ساتھ پیش ی کے یعنی کونسی حالت ہے کہ حلال کرتی ہے ہمارے لیے مردار کے کھانے کو اور یہ عبارت ظاہر تر ہے بیچ دلالت مقصود کے کذا قال التورپشتی اور کیا ہے مقدار طعام تمھارے کی یعنی کسقدر طعام پاتے ہو

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

بیان کروتا حال تمھاری بھوک کا معلوم ہو کہ سر حد اضطرار کو پہنچتی ہے یا نہیں گویا کہ مخاطب جماعت کو کیا اگرچہ سائل وہی فجیع عامری تھا تا حکم عام ہو اور فجیع
جواب مین بھی صیغہ جمع کا لایا کہ کہا کھاتے ہیں ہم جواب اس سوال کے اور صبوح ساتھ زبر کے کہتے ہین صبح کے کھانے پینے کو اور غبوق ساتھ زبر کے کہتے ہین شام کے
کھانے پینے کو اور بیان تفسیر کی ساتھ پینے پیالہ دودہ کے جیسے کہ کہا ابو نعیم نے الخ پس یہ تفسیر راوی کی ساتھ سماع کے ہو یا واقع ہوئی ہو اور روایتو نمین حاصل یہ کہ یہ
تفسیر راوی کی معتبر ہے اور قسم باب اپنے کی الخ یہ قسم کھائی حضرت نے پہلے منع ہونے سے یعنی حکم غیر اللہ کے قسم کھانے کا پیچھے نازل ہوا ہو اور یا بے قصد حضرت
کی زبان سے بحسب عادت کے نکل گئی ہو اور اس حالت مین یعنی مردار کو کیا حلال اس حالت مین کہ ایک پیالہ دودھ کا صبحکو اور ایک پیالہ دودہ کا شام کو پاتے تھے گویا
کہ فرمایا کہ یہ کیا کفایت کرتا ہوگا جماعت مین تم سب بھوکے رہتے ہوگے یہ حالت اضطرار کی ہو کہ مردار جمین حلال ہوتا ہے ت ح وَعَنْ اَبِيْ وَاقِدِ اللَّيْثِيِّ اَنَّ رَجُلًا
قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَكُوْنُ بِاَرْضٍ فَتُصِيْبُنَا بِهَا الْمَخْمَصَةُ فَمَتٰى يَحِلُّ لَنَا الْمَيْتَةُ قَالَ مَا لَمْ تَصْطَبِحُوْا اَوْ تَغْتَبِقُوْا اَوْ تَحْتَفِئُوْا بِهَا بَقْلًا فَشَاْنُكُمْ بِهَا
مَعْنَاهُ اِذَا لَمْ تَجِدُوْا صَبُوْحًا اَوْ غَبُوْقًا وَلَمْ تَجِدُوْا بَقْلَةً تَاْكُلُوْنَهَا حَلَّتْ لَكُمُ الْمَيْتَةُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابی واقد لیثی سے یہ کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ
تحقیق ہم ہوتے ہین ایک زمین مین یعنی کبھی ایسی ایک جگہ مین پہنچتے ہین کہ کچھ کھانیکی قسم سے نہین پاتے ہین پس پہنچتی ہے ہمکو اوس زمین مین حالت مخمصہ کی
یعنی بھوک کی پس کب حلال ہوتا ہے ہمارے لیے مردار فرمایا جسوقت تک صبح کو نہ پاؤ یا شام کو نہ پاؤ یعنی قسم کھانے پینے کی چیز سے یا نہ پاؤ اوس زمین مین
قسم ترکاری سے یعنی کچھ تمکو میسر نہو پس حال تمھارا ساتھ مردار کے ہے یعنی کھاؤ مردار آب ادی حاصل معنی حدیث کے بیان کرتا ہے کہ معنی حدیث کے یہ ہین جسوقت
کہ نہ پاؤ تم کھانے پینے کی چیز نہ روز اور نہ شب مین اور اسی طرح نہ پاؤ ترکاری اور مانند اسکے قسم گھانس اور پتون درخت کے سے کہ کھاؤ اور ساتھ اسکے سد رمق
کرو حلال ہے واسطے تمھارے مردار نقل کی یہ دارمی نے ف جاننا چاہیے کہ ان دونون حدیثون مین ظاہر مین تعارض ہے اسلیے کہ پہلی حدیث مین باوجود قدرت
کے دودہ پینے پر صبح کو اور شام کو اثبات بھوک اور مخمصہ کا کیا اور کھانا مردار کا مباح کیا اور دوسری حدیث مین شرط کیا نہ پانا کھانے پینے کا صبح شام کو بلکہ اس سے
بھی زیادہ تنگی کی کہ وقت پانے گھانس و پتون کے بھی بھوک متحقق نہین ہوتی اور مردار مباح نہین ہوتا اور بسبب اختلاف ان دونون حدیثون کے اختلاف ہوا درمیان
علماے مذہب کے مذہب امام ابو حنیفہ کا یہ ہے کہ حلال نہین کھانا مردار کا مگر بیچ حالت خوف ہلاک کے واسطے سد رمق کے اور اسیقدر سد رمق کرے یعنی جان بچ رہے
اور ایک قول امام شافعی کا بھی ایسا ہی ہے اور یہ تنگ ہے اور ساتھ احتیاط و تقوی کے نزدیک تر اور مذہب امام مالک اور احمد کا اور ایک قول امام شافعی کا یہ ہے
کہ جب اس مقدار نہ پاوے کہ جس سے سیر ہو جاوے اور حاجت نفس کی منقضی ہو حلال ہے کھانا مردار کا یہانتک کہ روا کرے حاجت اپنے نفس کی یعنی قوت ہو اور سیری
حاصل ہو جاوے اور اس قول مین دائرہ مساہلت کا اور رخصت کا وسیع ہے حاصل یہ کہ معتبر نزدیک امام ابو حنیفہ کے سد رمق ہے اور نزدیک اور اماموں کے
حاصل کرنا قوت کا اور دلیل انکی حدیث اول ہے کہ باوجود ایک پیالہ دودہ کے روز مین اور ایک پیالہ کے رات مین کہ بے شک و شبہہ سد رمق اور اقامت نفس
اوس سے حاصل ہو جاتی ہے اگرچہ سیری حاصل نہو کھانا مردار کا حلال کیا پس معلوم ہوا کہ حد اضطرار کی کہ بسبب اسکے مردار مباح ہو نہ حاصل ہونا سیری کا ہے اور
کھانا مردار کا بقدر قوت کے درست ہے اور دلیل امام ابو حنیفہ کی دوسری حدیث ہے جیسے کہ تقریر کی مین نے اور یہ جواب دیتے ہین حدیث اول کا اور تطبیق دیتے ہین دونون حدیثون مین اسطرح کہ ایک
پیالہ دودہ کا صبح کو پینا اور ایک شام کو کہ حدیث اول مین آیا ہے بر سبیل اشتراک کے تھا قوم مین واسطے ہر ایک کے جدا جدا نہ تھا چنانچہ صیغہ جمع کا نطعم مین دلالت کرتا ہے اسپر
اور سوال فجیع عامری کا اپنے ہی نفس کے لیے نہ تھا بلکہ جانب قوم سے تھا کہ انکی طرف سے آنکر سوال کیا اور اسی لیے کہا ما یحل لنا اور اسمین شبہہ نہین کہ ہونا پیالہ کا
جماعت کثیرہ مین کفایت نہین کرتا سد رمق کے لیے اور ہرگز ذرا بھی بھوک کو نہین دفع کرتا ہاں اگر ہر ایک کے لیے ایک ایک پیالہ ہو کفایت کرے کذا قال التوربشتی
ع ت ح بَابُ الْاَشْرِبَةِ باب ہے بیچ بیان پینے کی چیزون کے اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلٰثًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ فِيْ رِوَايَةٍ وَيَقُوْلُ اِنَّهٗ اَرْوٰى وَاَبْرَاُ وَاَمْرَاُ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دم لیتے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

درمیان پانی پینے کے تین بار نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا مسلم نے ایک روایت مین اور فرماتے حضرت یہ کہ اسطرح پینا یعنی کئی دفع کر کر خوب سیراب کرتا ہے اور دفع کرتا ہی پیاس کو اور بہت صحت بخشتا ہے بدن کو اور خوب ہضم ہوتا ہے اور بہت سبک جاتا ہی معدے مین **ف** دم لیتے یعنی تین دم مین پیتے اور یہ باعتبار اکثر کے ہے اس لئے کہ بعضی روایتون مین دو دم مین بھی پینا آیا ہے حضرت کا اور تین دم یا دو دم مین جو پیتے تو ہر بار باسن منھ سے جدا کر لیتے ۱۲ ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس رض سے کہ کہا منع کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پینے سے مشک کے دہانہ سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** علت نہی کی یہ ہو کہ پانی کپڑون پر گرتا ہے اور دفعةً پینا معدہ کو مضر ہوتا ہے اور بطور مسنون نہین پیا جاتا ۱۲ ع **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ زَادَ فِي رِوَايَةٍ وَاخْتِنَاثُهَا أَنْ يُقْلَبَ رَأْسُهَا ثُمَّ يُشْرَبَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا منع کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منھ موڑنے مشک کے سے یعنی منھ موڑ کر پینے سے اور زیادہ کیا راوی نے ایک روایت مین یہ کہ منھ موڑنا مشک کا یہ کہ الٹے سر اسکا پھر پیوے اس سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ایک اور روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت نے مشک کے دہانہ سے پیا ہے چنانچہ وہ حدیث دوسری فصل مین آویگی اس سے جواز اسکا معلوم ہوتا ہی پس بعضون نے کہا کہ نہی بڑی مشک مین ہی کہ فراخ ہوتا ہے دہانہ اسکا اور پینا آنحضرت کا محمول ہی چھوٹی مشک پر اور بعضون نے کہا منع دوام اور عادت کرنیسے ہی تا دہانہ مشک مین رفتہ رفتہ بدبو نہ آنے لگے اور اگر کاہے ماہے ہو ممنوع نہین یا اباحت درصورت ضرورت و احتیاج کے ہی اور نہی درصورت عدم احتیاج و ضرورت کے تا مبادا مشک مین کوئی موذی جانور ہو جیسے کہ ایک روایت مین آیا ہے کہ ایک شخص نے پانی دہانہ سے پیا اسکے اندر سے ایک سانپ نکل آیا یا نہی ناسخ اباحت کی ہے واللہ اعلم ۱۲ ح **وَعَنْ** أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس رض سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ آپنے منع فرمایا اس سے کہ پیوے آدمی کھڑے ہو کر نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَشْرَبَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ قَائِمًا فَمَنْ نَسِيَ فَلْيَسْتَقِئْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ پیوے کوئی تم مین سے کھڑا ہو کر پس جو کوئی بھولے سے کھڑا ہو کر پیوے پس چاہیے کہ قے کر ڈالے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یہ امر استحباب کے لیے ہی پس مستحب ہے کھڑے ہو کر پینے والیکے لیے قے کر ڈالنا اسکا موجب اس حدیث صحیح صریح کے اور کہا قاضی نے کہ یہ نہی قبیلہ تادیب و ارشاد سے ہے طرف اولی کے نہ یہ کہ نہی تحریمی ہے کہ معارض ہو اسکے وہ کہ روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت نے کیا خلاف اسکے ایک بار یا دو بار ۱۲ ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا لایا مین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ڈول زمزم کے پانی کا پس پیا اس حال مین کہ تھے کھڑے نقل کی بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** عَلِيٍّ أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدَ فِي حَوَائِجِ النَّاسِ فِي رَحْبَةِ الْكُوفَةِ حَتّٰى حَضَرَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ ثُمَّ أُتِيَ بِمَاءٍ فَشَرِبَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَذَكَرَ رَأْسَهُ وَرِجْلَيْهِ ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضْلَهُ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ إِنَّ نَاسًا يَكْرَهُونَ الشُّرْبَ قَائِمًا وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی حضرت علی رض سے یہ کہ انھون نے نماز پڑھی ظہر کی پھر بیٹھے واسطے فیصلہ کرنے جھگڑے لوگون کے بیچ چبوترہ کوفہ کے یہانتک کہ آیا وقت نماز عصر کا پھر لایا گیا پانی پس پیا یعنی پہلے وضو سے دفع پیاس کے لئے اور دھویا منھ اپنا اور ہاتھ اپنے اور ذکر کیا راوی نے سر اپنا اور پانون اپنے پھر کھڑے ہوئے حضرت علی رض اور پیا پانی بچا ہوا اپنے وضو کا اس حالت مین کہ وہ کھڑے تھے پھر کہا کہ تحقیق بعضے لوگ مکروہ رکھتے ہین پینا کھڑے ہو کر یعنی جانتے ہین کہ ہر پینا کھڑے ہو کر مکروہ ہی اور تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا مانند اس چیز کے کہ کیا مین نے نقل کی یہ بخاری نے **ف** ذکر کیا راوی نے الخ یعنی بیچ کا راوی بھول گیا اس چیز کو کہ ذکر کیا اوپر کے راوی نے بیچ مقدمہ سر اور پانون کے ذکرہ الطیبی حاصل یہ کہ بیچ کا راوی بھول گیا تفصیل قول اوپر کے راوی کی کہ آیا اسنے کہا مسح کیا حضرت علی رض نے سر کو اور دھویا پانون اپنے کو چنانچہ ظاہر یہی ہی یا کہا کہ مسح کیا سر اور پانون اپنے کو جیسا کہ روایت کیا گیا ہے اسنے ایک روایت مین اور مراد ساتھ مسح پانون کے دھونا خفیف ہی یا موزے پہنے ہوئے تھے انپر مسح کیا اور اس حالت مین الخ یہ تاکید ہی تا توہم نکرین کہ بعد کھڑے ہونے کے بیٹھکر پیا ہو بلکہ اسطرح کھڑے

ہوئے پانی وضو کا پیا اور جاننا چاہیے کہ حدیثوں مین نہی آئی کھڑے ہو کر پانی پینے سے اور فعل آنحضرت کا اور صحابہؓ کا برخلاف اسکے ثابت ہوا مواہب لدنیہ مین جبیر بن مطعم سے آیا ہے کہ کہا اُنھون نے دیکھا مین نے ابو بکر صدیقؓ کو کہ پیتے تھے پانی کھڑے ہو کر اور امام مالک نے کہا کہ پونہچا مجکو کہ حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم پیتے تھے پانی کھڑے ہوے پس دفع تعارض انہین یون کیا جاوے کہ نہی واسطے تنزیہ کے ہے یا یون کہا جاوے کہ نہی اُس صورت مین ہی کہ عادت پکڑین لوگ کھڑے ہو کر پینے کی اور فعل حضرت کا واسطے بیان جواز کے تھا اور سوائے اسکے پانی زمزم کا اور بچا ہوا وضو کا مستثنے ہی نہی سے بلکہ اُنکو کھڑے ہو کر پینا مستحب ہے اسلیے بعضی روایات فقہیہ مین آیا ہے کہ پانی زمزم کا اور پانی وضو کا کھڑے ہو کر پیوین نہ اور پانی ؛ ع ؛ ح وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَمَعَهٗ صَاحِبٌ لَّهٗ فَسَلَّمَ فَرَدَّ الرَّجُلُ وَهُوَ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِي حَائِطٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِي شَنَّةٍ وَّاِلَّا كَرَعْنَا فَقَالَ عِنْدِيْ مَاءٌ بَاتَ فِي شَنٍّ فَانْطَلَقَ اِلَى الْعَرِيْشِ فَسَكَبَ فِي قَدَحٍ مَاءً ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ فَشَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَعَادَ فَشَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِيْ جَاءَ مَعَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی جابرؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوے ایک شخص پر انصار مین سے یعنی ابو الہیثم مذکور پر اور ساتھ حضرت کے تھے ایک یار اُنکے یعنی ابو بکر صدیقؓ پس سلام علیک کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس جواب دیا اُس شخص نے اور وہ پانی دے رہا تھا باغ مین پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر ہو تیرے پاس باسی پانی پُرانی مشک مین یعنی لاتا پیوین ہم اسکو اور اگر نہو تیرے پاس ایسا پانی تو ندی یا نہر سے پی لینگے منھ لگا کر پس کہا اُس شخص نے کہ میرے پاس ہے پانی باسی مشک مین پس گیا وہ طرف چھپر کے کہ تھا باغ مین پس ڈالا پیالہ مین پانی پھر دوہا اُس پانی پر بکری گھر کی پلی ہوئی کا پس پیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پھر لایا وہ ایک اور پیالہ پہلا سا پس پیا اُس شخص نے کہ آیا تھا ساتھ حضرت کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** کرعنا کے معنی ہین پی لینگے کرع سے اور کرع کہتے ہین اُس جگہ کو کہ جہان جمع ہو پانی مینھ کا یا چھوٹی سی نہر کو کہتے ہین یعنی پی لینگے نہر سے بغیر ہاتھ اور باسن کے یعنی مُنھ لگا کر اور بعضون نے کہا کہ کرع کہتے ہین پینے پانی کو ساتھ مُنھ کے بغیر باسن اور ہاتھ کے جیسے کہ پیتے ہین چارپائے کہ اکارع اپنے یعنی پانون پانی مین داخل کرتے ہین کہا سیوطی نے کہ وارد ہوئی نہی کرع سے بیچ حدیث ابن ماجہ کے پس وہ نہی تنزیہی ہے اور یہ پینا بیان جواز کے لیے تھا ؛ ع وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِيْ يَشْرَبُ فِيْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ اِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ اِنَّ الَّذِيْ يَاْكُلُ وَيَشْرَبُ فِيْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ اور روایت ہے اُم سلمہؓ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پیتا ہے باسن چاندی کے مین کوئی چیز پینے کی سوا اسکے نہین کہ ہلاوے گا یہ پینا اُسکے پیٹ مین آگ دوزخ کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یہ ہی کہ تحقیق وہ شخص کہ کھاوے اور پیوے بیچ باسن چاندی اور سونے کے یعنی اُسکا حال بھی یہی ہوتا ہی **ف** اجماع ہے سب اماموں کا اسپر کہ حرام ہی مرد اور عورت کو کھانا اور پینا چاندی اور سونے کے باسن مین اور اسیطرح حرام ہی استعمال مین لانا اُنکو مانند وضو کرنے کے اُنکے باسن مین اور عطر لگانے کے انہین سے اور حقہ پینے کے اُن مین وغیر ذالک اور اگر چاندی کے باسن مین کوئی چیز ہو تو اسکو نکالکر کسی اور باسن وغیرہ مین رکھ لے پھر کھاوے اور پیوے اور اگر تیل یا عطر وغیرہ ہو تو ہاتھ سے نکالکر بائین ہتھیلی پر رکھے پھر دائین ہاتھ سے لگاوے اور اگر چاندی کے برتن ہی سے ہتھیلی پر ڈالا اور ہتھیلی مین سے ملا تو یہ درست نہین اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ پانی پینا باسن مفضض مین جائز ہی وقتیکہ مُنھ لگانیکی جگہ چاندی نہ ہو اور اسیطرح باسن مصیبت سونے اور چاندی کے مین اس لیے کہ ضبا پیالہ پر استواری کے لیے ہوتا ہی نہ واسطے زینت کے ؛ ح ؛ ع وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ وَلَا الدِّيْبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوْا فِيْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَاْكُلُوْا فِيْ صِحَافِهَا فَاِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْاٰخِرَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حذیفہؓ سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے نہ پہنو ریشمی کپڑا اور نہ دیباج کہ ایک قسم ہے ریشمی کپڑے کی اور نہ پیو کوئی چیز پینے کی باسن سونے اور چاندی کے مین اور نہ کھاؤ بیچ رکابیون اور پیالون سونے اور چاندی کے اسلیے کہ یہ چیزین واسطے کافرون کے ہین دنیا مین اور یہ واسطے تمھارے ہین آخرت مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہ پہنو ریشمی الخ مستثنے ہی اس سے بقدر چار انگشت کے کپڑے کے کنارے مین یعنی چار انگشت کی چوڑی سنجاف ریشمی الخالق وغیرہ مین لگانی جائز ہے اور جس کپڑے کے تانے مین

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

رشیم ہو اور بانے مین سوت تو جائز ہے پہننا اسکا اور اگر سوت تانے مین ہو اور رشیم بانے مین تو نہین جائز مگر لڑائی مین سطرح کا کپڑا جائز ہے اور مباح ہے ریشمی کپڑا بیماری خارش مین اور کثرت جوئین مین ٭ ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ حُلِبَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ دَاجِنٌ وَشِيْبَ لَبَنُهَا بِمَاءٍ مِنَ الْبِئْرِ الَّتِيْ فِيْ دَارِ اَنَسٍ فَاُعْطِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدَحَ فَشَرِبَ وَعَلٰى يَسَارِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ عُمَرُ اَعْطِ اَبَا بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَعْطَى الْاَعْرَابِيَّ الَّذِيْ عَلٰى يَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَالَ الْاَيْمَنَ فَالْاَيْمَنَ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَلْاَيْمَنُوْنَ اَلَا فَيَمِّنُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس رض سے کہا دودھ دوہا گیا واسطے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک بکری گھر کی پلی ہوئی کا اور ملایا گیا دودھ اسکا ساتھ پانی کنوین کے کہ تھا انس رض کے گھر مین پس دیا گیا آنحضرت کو وہ پیالہ دودھ کا پس پیا آنحضرت نے کچھ دودھ اُمین سے اور بائین طرف آنحضرت کے بیٹھے ہوے تھے ابو بکر صدیق رض اور دائین طرف حضرت کے بیٹھا ہوا تھا ایک گنوار پس کہا حضرت عمر رض نے کہ دیجئے ابو بکر کو یا رسول اللہ یعنی دودھ بچا ہوا پس دیا آنحضرت نے اُس گنوار کو کہ تھا دائین طرف حضرت کے پھر فرمایا کہ مقدم ہے دایان پھر دایان اور ایک روایت مین ہے داہنی طرف کے حق ہین داہنی طرف کے احق ہین خبردار ہو پس داہنی طرف والون کو دیا کرو یعنی جب جانا تمنے کہ داہنی طرف کے لحق ہین تو تم بھی داہنی طرف والونکی رعایت کیا کرو کہ ابتدا اُنھین سے کیا کرو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف انس رض کے گھر مین ظاہر یہ تھا کہ کہتے ہمارے گھر مین تھا و لیکن یہ تفنن عبارت ہے اور اسکو علم عربیت مین وضع مظہر موضع مضمر کہتے ہین اور وہ بکری بھی انس رض کے گھر مین تھی کہ آنحضرت وہان تشریف لیگئے تھے اور دونون لفظ ایمن ساتھ پیش نون کے ہین یعنی مقدم ہے داہنا پھر داہنا یعنی اوّل اسکو دیا جاوے کہ داہنی طرف ہو پھر اسکو کہ اُسکے پہلو مین ہو اسی طرف اسی ترتیب سے دیتا جاوے تا آخر نوبت اسکی پہونچے کہ بائین طرف ہے اور ایک نسخہ مین ساتھ زبر نون کے ہے دونون لفظ یمن یعنی دو تم امین داہنے کو پھر داہنے کو اور مؤید ہے پیش کی روایت دوسری الایمنون فالایمنون اور اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے رعایت کرنی داہنی طرف کی کسی چیز کے دینے مین یعنی اگرچہ داہنی طرف والا کم رتبہ ہو بہ نسبت بائین طرف والے کے اسلیے کہ مقدم کیا حضرت نے اعرابی کو ابو بکر رض پر بسبب داہنی طرف ہونے اسکے کے اور یہمین دلیل ہے اوپر کمال عدل اور حق شناسی حضرت کے کہ باوجود فضل اور قرب حضرت ابو بکر رض کے اور شفاعت حضرت عمر رض کے رعایت اعرابی کے حق کی ترک نہ کی اور حضرت عمر رض نے جو عرض کیا یاد دلانے کیلیے عرض کیا کہ شاید حضرت کو یاد نہ رہا ہو ہونا ابو بکر رض کا ٭ ح ع وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ غُلَامٌ اَصْغَرُ الْقَوْمِ وَالْاَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهٖ فَقَالَ يَا غُلَامُ اَتَاْذَنُ اَنْ اُعْطِيَهُ الْاَشْيَاخَ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِاُوْثِرَ بِفَضْلٍ مِنْكَ اَحَدًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے سہل بن سعد رض سے کہ کہا لایا گیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالہ یعنی دودھ کا یا پانی کا پس پیا اُسمین سے اور داہنی طرف حضرت کے تھا ایک لڑکا سب سے چھوٹا یعنی ابن عباس رض اور بوڑھے بیٹھے تھے بائین طرف حضرت کے پس فرمایا حضرت نے اے لڑکے تو اذن دیتا ہے یہ کہ دون مین اسکو بوڑھون کو پس کہا اُس لڑکے نے کہ نہین ہون مین ترجیح دینا اپنے پر کسی کو ساتھ دینے بچے ہوے آپکے کے یا رسول اللہ پس دیا آنحضرت نے بچا ہوا اُس لڑکے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ اولی اور احق ساتھ ابتدا کرنے کے داہنا ہے اگرچہ چھوٹا اور حقیر ہو اور اگر مصلحت ہو اذن طلب کرے دائین طرف والے سے اگر وہ اذن دے تو بائین طرف والیکو دے رہا یہ کہ حضرت نے یہان اذن طلب کیا ابن عباس رض سے اور اعرابی سے کہ اوپر کی حدیث مین مذکور ہے اذن طلب کیا سبب یہ تھا کہ ابن عباس رض کے قرابتی تھے وہ بوڑھے قریش مین سے گمان تھا کہ ابن عباس رض کو ناگوار نہین ہونیکا اُنکا دینا اور اُنکی تالیف قلوب ہوگی اور محبت و اخلاص ابو بکر رض کا راسخ تھا اور اعرابی سے اگر اذن چاہتے تو شاید وہ متوحش ہوتا اسلیے کہ نیا اسلام لایا ہوا تھا پس تالیف قلب اُسکے کی نہ اذن چاہنے مین دیکھی اور فقہا اتفاق رکھتے ہین اسپر کہ ایثار طاعات مین جائز نہین پس فقہا تو یہ کہتے ہین اور ظاہر یہ ہے کہ اگر ایثار واجبات مین ہو تو حرام ہے اور اگر فضائل و مستحبات مین ہو تو مکروہ ہے مثلاً ایک شخص پانی وضو کا رکھتا تھا اسکو ایثار کیا یعنی کسیکو دیدیا اور آپ تیمم سے نماز پڑھی یا کپڑا کہ جس سے ستر ڈھانکتا کسی اور کو دیدیا اور آپ نماز ننگے پڑھی روا نہین حرام ہے اور اگر صف اول مین قریب امام کے بیٹھا تھا اپنی جگہ اور کو دی اور آپ پچھلی صف مین آنکر نماز پڑھی تو یہ اچھا نہین مگروہ ہے اور امور دنیویہ مین ایثار محمود ہے اور بعض

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

صوفیہ رضہ سے جو طاعات مین ایثار منقول ہی غالبًا وہ بسبب غلبۂ حال کے ہو واللہ اعلم ۞ ح وَحَدِيثُ أَبِي قَتَادَةَ سَنَذْكُرُهُ فِي بَابِ الْمُعْجِزَاتِ إِنْشَاءَ اللهُ تَعَالَى اور حدیث ابی قتادہ کی ذکر کرینگے ہم اسکو باب معجزات مین انشاء اللہ تعالی

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل دوسری عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَأْكُلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَمْشِي وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ روایت ہی ابن عمر رضہ سے کہ کہاتے تھے ہم کہاتے بیچ زمانہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اس حال مین کہ ہم چلتے تھے اور پیتے تھے اس حال مین کہ کھڑے ہوتے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ف کہا علمانے کہ کھانا چلتے مین اور پینا کھڑے ہوئے اصل جواز رکھتا ہی اور مختار اولی یہ ہو کہ کھانا چلنے مین اور سواء خلاف ادب کے ہی اور اسیطرح پینا کھڑے ہوئے جیسے کہ گذرا ۞ ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے نقل کی اپنے دادا سے کہا دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ پیتے تھے کھڑے ہوکر اور بیٹھے ہوئے نقل کی یہ ترمذی نے ف کھڑے ہوکر یعنی ایک بار یا دو بار بیان جواز کے لیے یا بنا بر ضرورت اور بیٹھے ہوئے تمام اوقات مین ۞ ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ أَوْ يُنْفَخَ فِيهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عباس رضہ سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ دم لیا جاوے باسن مین یعنے پیالہ وغیرہ مین وقت پینے پانی کے یا پھونک ماری جاوے اسمین نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ف اس سے منع اسلیے فرمایا کہ تا آب دہن پانی مین نہ گر پڑے اور دوسرا کراہت نہ کرے اور کبھی مُنہ ساتھ بدبو کے متغیر ہوتا ہی مبادا پانی کو بدبودار کرے اور اسلیے کہ دم لینا پانی مین چارپایون کا فعل ہی کہا بعضون نے کہ اگر ہو پھونکنا ٹھنڈا کرنیکے لیے تو صبر کرے یہانتک کہ ٹھنڈا ہو پھونکے نہین اور اگر پانی مین تنکا وغیرہ پڑا ہو تو تنکے سے نکالے اور نہ اُنگلی اور نہ پھونک سے اسلیے نفرت کرتی ہی طبیعت اس سے ۞ ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشْرَبُوا وَاحِدًا كَشُرْبِ الْبَعِيرِ وَلٰكِنِ اشْرَبُوا مَثْنَى وَثُلَاثَ وَسَمُّوا إِذَا أَنْتُمْ شَرِبْتُمْ وَاحْمَدُوا إِذَا أَنْتُمْ رَفَعْتُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عباس رضہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ پیو تم پانی ایک دم مین مانند پینے اونٹ کے ولیکن پیو دو دم مین اور تین دم مین اور بسم اللہ کہو جسوقت کہ تم پانی پینے لگو اور حمد کرو جسوقت کہ تم سر کاؤ باسن کو اپنے مُنہ سے یعنی ہر بار مین یا آخر مین نقل کی یہ ترمذی نے ف اولی ادر جہ دو دم مین پینا ہے کہ مشابہت اونٹ سے نکلجاوے ولیکن اسمین شبہ نہین کہ تین دم مین پینا بہتر اور گوارا تر ہے جیسے کہ اوپر گذرا اور عادت شریف بھی یہی تھی اکثر اوقات اور حمد کو آگے احیاء العلوم مین لکھا ہے کہ اول دم مین کہے الحمد للہ اور دوسرے دم مین رب العالمین زیادہ کرے اور تیسرے دم مین الرحمن الرحیم اور یہ دعا بھی منقول ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَهُ عَذْبًا فُرَاتًا بِرَحْمَتِهِ وَلَمْ يَجْعَلْهُ مِلْحًا أُجَاجًا بِذُنُوبِنَا ۞ ح وَعَنْ أَبِي سَعِيدِنِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ فَقَالَ رَجُلٌ الْقَذَاةُ أَرَاهَا فِي الْإِنَاءِ قَالَ أَهْرِقْهَا قَالَ فَإِنِّي لَا أَرْوَى مِنْ نَفَسٍ وَاحِدٍ قَالَ فَأَبِنِ الْقَدَحَ عَنْ فِيكَ ثُمَّ تَنَفَّسْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابی سعید خدری رضہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا پھونک مارنے سے پانی مین پس کہا ایک شخص نے کہ تنکے دیکھے پڑے ہوئے دیکھتا ہون مین پانی مین یعنی پس کیا کرون اگر پھونک نہ مارون تو وہ کیونکر نکلین فرمایا پھینکدے تو اسکو یعنی تھوڑا سا پانی پھینکدے تا وہ سب نکلجاوین اور چونکہ وہ شخص نہی پھونکنے کی سے پانی مین نہی دم لینے کی بھی سمجھا اور اس سے لازم آیا کہ پانی پینے مین دم نہ لے ایک ہی دم مین پیوے کہا اُسنے کہ پس تحقیق مین نہین سیراب ہوتا ایک دم پینے سے فرمایا پس جدا کر پیالہ منہ اپنے سے پھر دم لے یعنی باہر باسن کے پھر پی نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے ۞ وَعَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ ثُلْمَةِ الْقَدَحِ وَأَنْ يُنْفَخَ فِي الشَّرَابِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی سعید رضہ سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پانی پینے سے سوراخ پیالہ کے سے اور منع فرمایا پھونک مارنے سے پانی مین نقل کی یہ ابو داؤد نے ف سوراخ سے مراد جگہ ٹوٹی ہوئی باسن کی ہی اور منع اس سے اسلیے فرمایا کہ ہونٹون سے گرفت اسکی اچھی طرح نہین ہوتی اور پانی بدن اور کپڑون پر گرتا ہی اور باسن کے دھونیمین وہ جگہ اچھی طرح صاف نہین ہوتی مٹی وغیرہ لگی رہتی ہے اور یہ جو ذکر کیا گیا اس سے معلوم ہوا کہ مراد سوراخ سے ٹوٹے باسن کی نہین ہی بلکہ جگہ ٹوٹی ہوئی اُسکی مراد ہے ۞ ح وَعَنْ كَبْشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اللہ علیہ وسلم فشرب من فی قربۃ معلقۃ قائما فقمت الی فیھا فقطعتہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث حسن غریب صحیح
اور روایت ہے کبشہؓ سے کہ نام ہے ایک صحابیہ کا کہا آئے میرے پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس پیا پانی منھ مشک لٹکی ہوئی کے سے کھڑے ہوئے پس کھڑی ہوئی
مین طرف منھ مشک کے پس کاٹ لیا مین نے اسکو نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے **ف** یعنی جسقدر دہانہ مشک
پر دہن مبارک لگا تھا اتنا چمڑا کاٹ لیا واسطے تبرک کے یا واسطے ادب کے کہ منھ کسی کا اسکو نہ لگے جیسے کہ حدیث ام سلیمؓ کی مین بیچ مثل اسصورت کے صریح آیا ہے کہ کہا
کاٹا مین نے دہانہ مشک کا تاکو ئی اور بعد پینے آنحضرتؐ کے اس جگہ سے نہ پیوے **وعن** الزھری عن عروۃ عن عائشۃ قالت کان احب الشراب
الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحلو البارد رواہ الترمذی وقال والصحیح ما روی عن الزھری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسلا اور روایت ہے
زہریؒ سے کہ نقل کی عروہ سے انھون نے نقل کی حضرت عائشہؓ سے کہ کہا تھی محبوب ترین پینے مین چیزون کی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے میٹھی چیز ٹھنڈی نقل کی یہ ترمذی نے
اور کہا کہ صحیح وہ روایت ہے کہ روایت کیگئی زہری سے کہ نقل کی حضرتؐ سے بطریق ارسال کے **ف** میٹھی چیز پینے کی عام ہے خواہ پانی میٹھا ہو خواہ دودھ میٹھا خواہ شہد وغیرہ کا شربت
اس سے حاصل ہو جاتی ہے تطبیق اس حدیث مین اور حدیث ابن عباسؓ مین کان احب الشراب الیہ اللبن اور اس حدیث مین کان احب الشراب الیہ العسل اور صحیح وہ روایت ہے
الخ یعنے اس حدیث کو زہری نے دو طریق سے روایت کیا ہے ایک تو مسند کہ عن الزہری عن عروۃ عن عائشہؓ اور دوسری مرسل کہ اسمین ذکر حضرت عائشہؓ کا نہین اور ظاہر
عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ذکر عروہ کا بھی نہین اور زہری بھی تابعی ہے ولیکن تابعی صغیر اور رجال اس اسناد کے کہ بطریق ارسال کے ہے قوی تر اور ضابطہ تر ہین بخلاف اسناد
متصل کے کہ بعضے رجال اسکے ضعیف ہین **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل احدکم طعاما فلیقل اللھم
بارک لنا فیہ واطعمنا خیرا منہ واذا سقی لبنا فلیقل اللھم بارک لنا فیہ وزدنا منہ فانہ لیس شیء یجزیء من الطعام والشراب الا اللبن رواہ الترمذی
وابو داؤد اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ کھاوے ایک تمہارا طعام پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی برکت دے واسطے ہمارے
بیچ اس طعام کے اور کھلا ہمکو بہتر اس سے اور جسوقت کہ پلایا جاوے ایک تمہارا دودھ پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی برکت دے واسطے ہمارے اس دودھ مین اور زیادہ پہنچا
ہمکو اس سے یعنی اور نہ کہے کہ پہنچا بہتر اس سے اسلیے کہ دودھ سے بہتر کوئی چیز نہین ہے اور وجہ کہ نہین ہے کوئی چیز کہ کفایت کرے بدلے کھانے اور پینے کے سوائے دودھ کے
کہ سیر بھی کر دیتا ہے اور سیراب بھی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے **وعن** عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستعذب لہ الماء من السقیا قیل ھی عین
بینھا وبین المدینۃ یومان رواہ ابو داؤد اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم لایا جاتا تھا واسطے انکے میٹھا پانی سقیا سے کہا بعضون نے کہ
سقیا ایک چشمہ ہے کہ درمیان اسکے اور درمیان مدینہ کے فرق دو منزل کا ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** ابن عمر ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال من شرب فی اناء ذھب او فضۃ او اناء فیہ شیء من ذلک فانما یجرجر فی بطنہ نار جھنم رواہ الدارقطنی روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پیوے بیچ باسن سونے کے یا چاندی کے یا اس باسن مین کہ اسمین ہو کچھ سونے چاندی سے پس سوائے اسکے نہین کہ ہلا دیگا یہ پینا اسکے
پیٹ مین آگ دوزخ کی نقل کی یہ دارقطنی نے **ف** اسمین کچھ الخ یعنی میخین وغیرہ لگی ہون سونے یا چاندی کی اور طیبی نے نووی سے نقل کیا ہے کہ اگر میخین چھوٹی ہون بقدر حاجت حرام
و مکروہ نہین اور اگر بہت اور چوڑی ہون حرام ہین اور مذہب امام ابو حنیفہ مین جس باسن مین میخین وغیرہ چاندی سونے کی لگی ہون اسمین پانی پینا جائز ہے بشرطیکہ منھ کی جگہ چاندی و نا
نہ ہو چنانچہ بیان مفصل اسکا اوپر ہو چکا ہے انکی دلیل اور حدیثین ہونگی

باب النقیع والانبذۃ

باب ہے بیچ بیان نقیع اور نبیذون کے **ف** حضرتؐ کے پینے
کی چیزون مین سے ایک نقیع اور ایک نبیذ نقیع یہ ہے کہ انگور یا کھجورین پانی مین ڈالدے بغیر پکانے کے تا اسکی شیرینی پانی مین آجاوے یعنی شربت بنجاوے وہ نہایت لذیذ ہوتا ہے
اور نافع بدن کا نقیع خرما بیچ ہضم طعام کے نافع ہوتا ہے اور نقیع انگور بیچ دفع فضول حرارت کے اور نبیذ بھی اسیطرح بنتا ہے ولیکن اسکو رہنے دیتے ہین تا تیزی اور کچھ تغیر بھی ظاہر ہو
نہ تغیر فاحش کہ حد نشہ کو پہنچے اور اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکو بعد تین روز کے تناول نہ فرماتے تھے جیسے کہ آگے آویگا اور یہ بھی نافع ہے بدن کو بیچ زیادتی قوت اور

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اور حفظ صحت کے اور اگر حد نشہ کو پونہچے حرام ہے اور نبیذ سوائے انگور اور کھجور کے اور چیزون کی بھی بنتی ہی جیسے کہ نہایہ مین لکھا ہی کہ نبیذ بنتی ہی کھجور سے بھی اور انگور سے
اور شہد سے بھی اور گیہون سے بھی اور جو سے بھی وغیرہ ذلک چنانچہ اسی لیے مصنف انبذہ ساتھ صیغہ جمع کے لایا تا دلالت کرے اوپر تعداد انواع اسکے کے ۔ ع **الفصل الاول** فصل پہلی عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَقَدْ سَقَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحِیْ هٰذَا الشَّرَابَ كُلَّهُ الْعَسَلَ وَالنَّبِیْذَ وَالْمَاءَ وَاللَّبَنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
روایت ہی انس رض سے کہ کہا البتہ تحقیق پلائی مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ساتھ اس پیالہ اپنے کے پینے کی چیزین ساری شہد اور نبیذ اور پانی اور دودھ نقل کی یہ مسلم
نے **ف** پیالہ آنحضرت کا انس رض کے پاس تھا آیا ہے کہ اس پیالہ کو نضر بن انس رح نے میراث انس رض سے آٹھ لاکھ درہم کو خریدا اور بخاری نے وہ پیالہ بصرہ مین دیکھا
اور اسمین پانی پیا ہے طالع انکے ۔ ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سِقَاءٍ یُوْكَأُ اَعْلَاهُ وَلَهٗ عَزْلَاءُ نَنْبِذُهٗ غُدْوَةً فَیَشْرَبُهٗ
عِشَاءً وَنَنْبِذُهٗ عِشَاءً فَیَشْرَبُهٗ غُدْوَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ رض سے کہ کہا تھے ہم نبیذ بناتے واسطے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک مشک مین کہ بند کیجاتی
تھی اوپر کی جانب اسکی اور واسطے اسکے تھا دہانہ نیچے بھی کھجور وغیرہ ڈالتے تھے ہم مشک مین صبح کو پس پیتے حضرت اسکو رات کو اور ڈالتے ہم رات کو پس پیتے حضرت اسکو
صبح کو نقل کی یہ مسلم نے **ف** عزلا کہتے ہین توشہ دان کے دہانہ کو اور یہان مراد یہ ہے کہ اس مشک مین دہانہ نیچے کی جانب مین تھا جیسے کہ پکھال مین ہوتا ہے یعنی سر مشک
باندھتے تھے اور نیچے کے دہانہ مین سے نکالکر پیتے تھے اور اسطرح نبیذ بنانی غالبا ہوا ہے گرم مین ہوتی ہوگی کہ احتمال تغیر کا اسمین جلد ہوتا ہے اور کبھی زیادہ ایک
شب و روز سے حتی کہ تین رات دن تک بھگو رکھنا آیا ہے وہ جاڑے کی ہوا مین ہوگا ۔ ع **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُنْبَذُ
لَهٗ اَوَّلَ اللَّیْلِ فَیَشْرَبُهٗ اِذَا اَصْبَحَ یَوْمَهٗ ذٰلِكَ وَاللَّیْلَةَ الَّتِیْ تَجِیْءُ وَالْغَدَ وَاللَّیْلَةَ الْاُخْرٰی وَالْغَدَ اِلَی الْعَصْرِ فَاِنْ بَقِیَ شَیْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمَ اَوْ اَمَرَ بِهٖ فَصُبَّ رَوَاهُ
مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس رض سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ نبیذ ڈالی جاتی تھی واسطے انکے اول شب پس پیتے تھے اسکو جس وقت کہ صبح کرتے اسدن اور اس رات کو آتی
اور اگلے دن اور دوسری رات اور اس سے اگلے دن عصر تک پس اگر باقی رہتی کچھ پلاتے اسکو خادم کو یا حکم فرماتے پھینک دینے کا پس پھینکی جاتی نقل کی یہ مسلم نے **ف** حضرت
جو نہ پیتے اور خادم کو پلا دیتے سبب یہ تھا کہ تلچھٹ رہجاتی تھی نہ یہ کہ حد نشہ کو پونہچتی تھی اور اسکے پھینکنے کا حکم کرتے اگر پونہچتی حد نشہ کو پس او تنویع کے لیے ہے نہ
شک کے لیے اور کہا مظہر نے کہ دلالت کرتی ہی یہ حدیث اسپر کہ جائز ہے مالک کو یہ کہ کھاوے آپ اوپر کا کھانا اور اپنے مملوک کو کھلاوے نیچے کا کھانا ۔ ع **وَعَنْ**
جَابِرٍ قَالَ كَانَ یُنْبَذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سِقَاءٍ فَاِذَا لَمْ یَجِدُوْا سِقَاءً یُنْبَذُ لَهٗ فِیْ تَوْرٍ مِّنْ حِجَارَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر رض سے کہ کہا
نبیذ ڈالی جاتی واسطے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مشک مین پس جسوقت نہ پاتے مشک بنائی جاتی نبیذ حضرت کیلیے پتھر کے باسن مین نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنِ** ابْنِ
عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِیْرِ وَاَمَرَ اَنْ یُّنْبَذَ فِیْ اَسْقِیَةِ الْاَدَمِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر رض سے یہ کہ پیغمبر
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا نبیذ ڈالنے سے بیچ باسن کدو کے اور لاکھی باسن کے اور روغن دار رال کے اور لکڑی کے باسن کے اور حکم فرمایا کہ نبیذ ڈالی جاوے بیچ مشک
چمڑے کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** ان ظروف مین نبیذ بنانے سے ابتدائے اسلام مین منع فرمایا تھا بخوف اسکے کہ نشہ جلدی لے آوے اور نہ معلوم ہو حال اسکا
پس جب گذرا زمانہ دراز اور معلوم اور مشہور ہوئی حرمت نشہ کی مباح ہوئی نبیذ بنانی ہر باسن مین جیسے کہ حدیث آئندہ مین آتا ہے اور زیادہ تحقیق
اسکی کتاب الایمان مین گذر چکی ہے ۔ ع **وَعَنْ** بُرَیْدَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَیْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوْفِ فَاِنَّ الظُّرُوْفَ لَا تُحِلُّ
شَیْئًا وَلَا تُحَرِّمُهٗ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ نَهَیْتُكُمْ عَنِ الْاَشْرِبَةِ اِلَّا فِیْ ظُرُوْفِ الْاَدَمِ فَاشْرَبُوْا فِیْ كُلِّ وِعَاءٍ غَیْرَ اَنْ لَّا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی بریدہ رض سے یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منع کیا تھا مین نے تمکو نبیذ ڈالنے سے ظروف مذکورہ مین یعنی اور گمان کیا تھا تمنے کہ حل و حرمت دائر
ظروف پر ہے اور یون نہین ہی اسلیے کہ کوئی ظرف حلال نہین کرتا ہے اس چیز کو کہ حرام ہو اور حرام نہین کرتا اس چیز کو کہ حلال ہو اور حکم یہ ہے کہ جو چیز نشہ لاوے
حرام ہے یعنی جس ظرف مین ہووین اور جو چیز نشہ نکرے حلال ہی جس ظرف مین کہ ہو اور ایک اور روایت مین یون آیا ہو کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

منع کیا تھا مین نے تمکو پینے کی چیزون سے یعنی ظروف مذکورہ مین مگر بیچ ظروف چمڑے کے یعنی اوراب نسخ کیا مین نے اس حکم کو اور مباح کیا مین نے پینا سب ظروف مین پس پیو ہر ظرف مین لیکن نہ پیو چیز نشہ لانیوالی کو نقل کی یہ مسلم نے **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری عَنْ اَبِیْ مَالِکِ نِ الْاَشْعَرِیِّ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَیَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِیَ الْخَمْرَ یُسَمُّوْنَھَا بِغَیْرِ اِسْمِھَا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہو ابی مالک اشعری سے یہ کہ انھون نے سُنا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے البتہ پیوینگے بعضے لوگ میری اُمت مین سے شراب کو نام رکھین گے اس شراب کا ساتھ غیر نام اُسکے کے نقل کی یہ ابوداود اور ابن ماجہ نے ف یعنی بہانہ اور حیلہ کرینگے بیچ پینے شراب کے ساتھ نامون نبیذ و شربتوں مباحہ کے جیسے کہ ماءالعسل اور مانند اسکے کے اور گمان کرینگے کہ یہ حرام نہین ہے اسلیے کہ نہ انگور کی ہی اور نہ کھجور کی اور یہ مفید نہین ہوگا انکو انکی اباحت مین اسلیے کہ حکم یہ ہے کہ ہر نشہ کرنیوالی چیز حرام ہے کسی چیز سے بنی ہو کذا قال الشارح اور ظاہر عبارت یہ ہی کہ شراب پیوینگے ولیکن اسکا ایک نام اپنی طرف سے رکھ لین گے اور شراب نہین کہین کے تا لوگ نہ جانین کہ شراب پیتے ہین اور یہ نام رکھنا کچھ فائدہ نہین دیگا انکو معتبر مسمی ہو نہ اسم **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِیْذِ الْجَرِّ الْاَخْضَرِ قُلْتُ اَنَشْرَبُ فِی الْاَبْیَضِ قَالَ لَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نبیذ ٹھلیا سبز کی سے کہا مین نے کیا پیوین ہم ٹھلیا سفید مین فرمایا نہ نقل کی یہ بخاری نے ف ٹھلیا سبز سے کہ نام اسکا حنتم ہی اور چونکہ عبد اللہ بن ابی اوفی قید سبز سے اباحت نبیذ ٹھلیا غیر سبز کی سمجھے انھون نے کہا کہ پیوین ہم ٹھلیا سفید مین حضرت نے فرمایا سفید میں بھی نہ پیو یعنی ذکر سبز کا اتفاقی ہی اور بسبب اسکے کہ اکثر ٹھلیان کہ انمین نبیذ بناتے تھے اس زمانہ مین سبز ہوتی تھین ولیکن حکم سبز و سفید کا ایک ہی ہے اور یہ بھی منسوخ ہے جیسے کہ اوپر ذکر کیا گیا **بَابُ تَغْطِیَۃِ الْاَوَانِیْ وَغَیْرِھَا** یہ باب ہی بیچ بیان ڈھانکنے باسنون اور غیر باسنون کے ف یعنی اس باب مین وہ حدیثین ہین کہ وارد ہوئی ہین بیچ مقدمہ ڈھانکنے باسنون کے رات کو وقت سونیکے اور ایک نسخہ صحیحہ مین لفظ وغیرہا کا زیادہ آیا ہی یعنی یہ باب ہی بیچ بیان ڈھانکنے باسنون کے اور سوائے باسنون کے جیسے کہ بند کرنا دروازے کا اور بجھانا چراغون کا اور سوائے اسکے کا **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ جُنْحُ اللَّیْلِ اَوْ اَمْسَیْتُمْ فَکُفُّوْا صِبْیَانَکُمْ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْتَشِرُ حِیْنَئِذٍ فَاِذَا ذَھَبَ سَاعَۃٌ مِّنَ اللَّیْلِ فَخَلُّوْھُمْ وَاَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ وَاذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ لَا یَفْتَحُ بَابًا مُّغْلَقًا وَاَوْکُوْا قِرَبَکُمْ وَاذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ وَخَمِّرُوْا اٰنِیَتَکُمْ وَاذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ وَلَوْ اَنْ تَعْرُضُوْا عَلَیْہِ شَیْئًا وَاَطْفِئُوْا مَصَابِیْحَکُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلْبُخَارِیِّ قَالَ خَمِّرُوا الْاٰنِیَۃَ وَاَوْکُوا الْاَسْقِیَۃَ وَاَجِیْفُوا الْاَبْوَابَ وَاکْفِتُوْا صِبْیَانَکُمْ عِنْدَ الْمَسَاءِ فَاِنَّ لِلْجِنِّ انْتِشَارًا وَّخَطْفَۃً وَّاَطْفِئُوا الْمَصَابِیْحَ عِنْدَ الرُّقَادِ فَاِنَّ الْفُوَیْسِقَۃَ رُبَّمَا اجْتَرَّتِ الْفَتِیْلَۃَ فَاَحْرَقَتْ اَھْلَ الْبَیْتِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ غَطُّوا الْاِنَاءَ وَاَوْکُوا السِّقَاءَ وَاَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ وَاَطْفِئُوا السِّرَاجَ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ لَا یَحُلُّ سِقَاءً وَّلَا یَفْتَحُ بَابًا وَّلَا یَکْشِفُ اِنَاءً فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ اَحَدُکُمْ اِلَّا اَنْ یَّعْرُضَ عَلٰی اِنَائِہٖ عُوْدًا وَّیَذْکُرَ اسْمَ اللّٰہِ فَلْیَفْعَلْ فَاِنَّ الْفُوَیْسِقَۃَ تُضْرِمُ عَلٰی اَھْلِ الْبَیْتِ بَیْتَھُمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَّہٗ قَالَ لَا تُرْسِلُوْا مَوَاشِیَکُمْ وَصِبْیَانَکُمْ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰی تَذْھَبَ فَحْمَۃُ الْعِشَاءِ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ یَبْعَثُ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰی تَذْھَبَ فَحْمَۃُ الْعِشَاءِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَّہٗ قَالَ غَطُّوا الْاِنَاءَ وَاَوْکُوا السِّقَاءَ فَاِنَّ فِی السَّنَۃِ لَیْلَۃً یَّنْزِلُ فِیْھَا وَبَاءٌ لَّا یَمُرُّ بِاِنَاءٍ لَّیْسَ عَلَیْہِ غِطَاءٌ اَوْ سِقَاءٍ لَّیْسَ عَلَیْہِ وِکَاءٌ اِلَّا نَزَلَ فِیْہِ مِنْ ذٰلِکَ الْوَبَاءِ روایت ہی جابر رض سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ ہو اول شب یا فرمایا شام کرو تم پس بند رکھو تم اپنے لڑکون کو یعنی نکلنے گھر کے سے اور پھرنے کوچون کے سے اسلیے کہ شیطان یعنی جن پھیلتے ہین اسوقت پس جسوقت کہ گذرے ایک ساعت رات سے پس رہا ہے کہ چھوڑ دو لڑکون کو اور بند کرو دروازون کو اور ذکر کرو نام اللہ کا یعنی وقت بند کرنے دروازے کے اسلیے کہ شیطان نہین کھولتا دروازے بند کیے ہوئے کو یعنی ساتھ ذکر خدا کے اگرچہ جن و شیطان کو قدرت ہی کہ دروازون اور دیوارون مین پیٹھ جاوین ولیکن بسبب ذکر خدا کے مجال پیٹھنے کی نہین رکھتے اور باندھو دوہانے اپنی مشکون کے یعنی جسمین پانی ہوتا ہے کہ انمین کوئی کیڑا پتنگا وغیرہ نہ گر پڑے اور ذکر کرو نام خدا کا یعنے وقت باندھنے دہانے کے اور ڈھانکو اپنے باسن

اور یاد کرو نام اللہ کا یعنی وقت ڈھانکنے کے اگرچہ عرض مین رکھو باسن پر کوئی چیز یعنی اگرچہ صورت ڈھانکنے کی اسیقدر ہو کہ لکڑی وغیرہ چوڑاؤ پر باسن کے رکھدو تو خیر یہ بھی کافی ہے رفع کراہت اور نہ ہونے ضرر مین کہ ہوتا ہے بدون ڈھانکے مثل تصرف کرنے شیاطین کے اور مانند اسکے کے اور بجھادو اپنے چراغون کو یعنے سوتے وقت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے یعنی یہ الفاظ مشترک ہین درمیان بخاری اور مسلم کے اور جدا جدا ہر ایک کی روایت مین یہ مضمون ساتھ الفاظ مختلفہ کے بھی آیا ہے جیسے کہ کہا اور ایک روایت بخاری کی مین یون آیا ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے ڈھانکو باسنون کو اور بند کرو منھ مشکون کا اور بند کرو دروازے اور اپنے پاس بٹھا رکھو اپنے لڑکون کو شام کے وقت یعنی ادھر ادھر جانے نہ دو اسلیے کہ تحقیق واسطے جنون کے ہے پھیلنا اور اچک لینا اور بجھادو چراغونکو نزدیک سونے کے اس لیے کہ تحقیق چوہا اکثر یا بعضے وقت کھینچ لیجاتا ہے بتی کو پس جلادیتا ہے گھر کے لوگون کو اور ایک روایت مسلم کی مین یون آیا ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے ڈھانکو باسن کو اور بند رکھو مشک کو اور بند کرو دروازون کو اور گل کرو چراغون کو اسلیے کہ تحقیق شیطان نہین کھولتا مشک کو اور نہین کھولتا دروازے کو اور نہین کھولتا باسن کو یعنے بسبب لینے نام خدا کے پس اگر نہ پاوے ایک تمھارا یعنی کوئی چیز ڈھانکنے کو مگر اسیقدر کہ عرض مین رکھے باسن پر لکڑی اور یاد کرے نام اللہ کا اس باسن پر یعنی وقت رکھنے لکڑی کے پس چاہیے کہ کرے اسلیے کہ تحقیق چوہا بھڑکا دیتا ہے اوپر گھر کے لوگونکے گھر انکا اور ایک روایت مسلم کی مین یون ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے نہ چھوڑ دو اپنے مواشی کو اور نہ اپنے لڑکون کو جسوقت کہ غائب ہو آفتاب یہانتک کہ جاتی رہے اول تاریکی رات کی یعنی کچھ رات جاتی رہے اسلیے کہ تحقیق شیطان پراگندہ کیے جاتے ہین جسوقت کہ غروب ہوتا ہے آفتاب یہانتک کہ جاتا رہے اول وقت رات کا اور مسلم کی ایک روایت مین یون آیا ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے ڈھانکو باسن کو اور بند رکھو مشک کو اسلیے کہ تحقیق سال بھر مین ایک رات ہے کہ اترتی ہے اسمین وبا نہین گذرتی وہ وبا کسی باسن پر کہ نہ ہو اسپر ڈھکنا یا مشک پر کہ نہو اسپر سربند مگر کہ اترتی ہے اسمین اس وبا سے **ف** بعد روایت متفق علیہ کے جو بخاری کی روایت مین لفظ عند المسا کا آیا ہے احتمال رکھتا ہے کہ متعلق ہو ساتھ سب افعال کے پس مراد وقت ممتد ہوگا ابتدای شام سے وقت عشا تک کہ وقت بند کرنے دروازے اور ڈھانکنے باسن کا ہے اور اگر متعلق ہو ساتھ اکتفوا کے جیسے کہ دلالت کرتا ہے سیاق حدیث کا اسپر انسب ہے اور حاصل معنون کا یہ ہوگا کہ رات مین یہ سب کام کرو لڑکون کو اول شب مین نکلنے نہ دو کہ وقت پھیلنے جنات کا ہے اور جب ایک ساعت گذرے تو چھوڑ دو لڑکون کو اور کرو یہ کام ذکر کیے گئے اور اس توجیہ سے موافق ہوجاتی ہے یہ روایت ساتھ لفظ متفق علیہ کے اور اچک لینا لڑکونکو اور یہ بات ہوئی ہے اگرچہ قلیل الوقوع ہے یا مراد ہے لیجانا ہوش و عقل کا اور کھیل مین مصروف کرنا لڑکے کے تئین اور جن و شیاطین ایک ہین جنات مین جو فاسق و سرکش ہین انھین شیطان کہتے ہین کذا ذکرہ البعض اور کہا قرطبی نے کہ تمام اوامر اسباب کے قبیل ارشاد سے ہین طرف مصلحت کے اور احتمال ہے کہ ہون واسطے استحباب کے اور فحمہ کہتے ہین اس تاریکی کو کہ درمیان مغرب اور عشا کے ہوتی ہے اور جو تاریکی کہ درمیان صبح اور عشا کے ہوتی ہے اسکو عسعسہ کہتے ہین وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ اشارت اسیکی طرف ہے اور کہا نووی نے کہ اسمین بہت انواع خیر اور آداب جامعہ مذکور ہین اور فضل اسمین یہ ہے کہ نام لینا اللہ تعالیٰ کا ہر حرکت و سکون مین ہے تاکہ حاصل ہو سلامتی آفات دنیویہ اور اخرویہ سے

ہح ہع وَعَنْهُ قَالَ جَاءَ أَبُو حُمَيْدٍ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنَ النَّقِيعِ بِإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ أَنْ تَعْرُضَ عَلَيْهِ عُودًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا لایا ابو حمیدؓ کہ ایک شخص ہے انصار مین سے نقیع سے کہ نام ہے ایک جگہ کا باسن بھرا ہوا دودھ سے طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی کھلا ہوا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیون نہ ڈھانکا تو نے اسکو اگرچہ ڈھانکنا اتنا ہی ہوتا کہ عرض مین رکھ لیتا اسپر ایک لکڑی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہ چھوڑو تم آگ کو گھرون مین یعنی اس آگ کو کہ خوف ہو جلنے کا اس سے جسوقت کہ سونے لگو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** آگ شامل ہے چراغ اور غیر چراغ کو لیکن قندیلون لٹکی ہوئی سے اگر خوف جلنے کا نہ ہو تو نہین مضائقہ ہے انکے رکھنے کا اور اس نہی مین داخل نہین واسطے انتفاء علت کے کذا قال النووی کہتا ہے بندہ ضعیف کہ اگر آگ بھی گھر مین اس طرح رکھین کہ خوف جلنے کا اس سے نہو جیسے جاڑے مین

بقصد شب بیداری کے یا کسی اور مصلحت کے گھر مین دا ب رکھتے ہین اُمید ہے کہ اسی قیاس پر ممنوع نہو ۔ح وَعَنْ اَبِي مُوسٰی قَالَ احْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِيْنَةِ
عَلٰی اَهْلِهٖ مِنَ اللَّيْلِ فَحُدِّثَ بِشَأْنِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ النَّارَ اِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَّكُمْ فَاِذَا نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوْهَا عَنْكُمْ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی موسیٰ اشعری سے کہ کہا جل گیا ایک گھر مدینہ مین اسطرح کہ گر پڑا گھر والون پر ایک رات پس نقل کیا گیا حال اُسکا روبرو حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے فرمایا کہ تحقیق یہ آگ سوائے اسکے نہین کہ وہ دشمن ہے واسطے تمہارے کہ جلا دیتا ہے جان و مال کو پس جسوقت کہ سونے لگو تم پس بجھا دو اُسکو
اور دور کرو ضرر اُسکا اپنے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
اِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكِلَابِ وَنَهِيْقَ الْحَمِيْرِ مِنَ اللَّيْلِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ فَاِنَّهُنَّ يَرَيْنَ مَا لَا تَرَوْنَ وَاَقِلُّوا الْخُرُوْجَ اِذَا هَدَأَتِ
الْاَرْجُلُ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبُثُّ مِنْ خَلْقِهٖ فِيْ لَيْلَتِهٖ مَا يَشَاءُ وَاَجِيْفُوا الْاَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ لَا يَفْتَحُ بَابًا اِذَا اُجِيْفَ وَذُكِرَ اسْمُ
اللّٰهِ عَلَيْهِ وَغَطُّوا الْجِرَارَ وَاَكْفِئُوا الْاٰنِيَةَ وَاَوْكُوا الْقِرَبَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی جابر رض سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جسوقت کہ
سنو تم آواز کتون کی اور آواز گدھون کی رات کو پس پناہ مانگو ساتھ اللہ کے شیطان راندے ہوے سے اسلیے کہ تحقیق کتے اور گدھے دیکھتے ہین اُس چیز کو کہ نہین دیکھتے
تم یعنی شیطانکو اور لشکر اسکے کو دیکھتے ہین اور کم کرو نکلنا یعنی گھر سے جسوقت کہ تھم جاوین پاؤن چلنے پھرنے سے یعنی آمد و رفت لوگونکی جب بڑی رات گئے موقوف ہوتو
تم بھی کم نکلا کرو اسلیے کہ تحقیق اللہ عزت والا اور بزرگی والا پراگندہ کرتا ہے اپنی مخلوقات سے جو چاہتا ہے از قسم جنات اور شیاطین اور جانوران موذی وغیر
ذلک سے راتکو اور بند کرو دروازونکو اور ذکر کرو نام اللہ کا اُسپر اسلیے کہ شیطان نہین کھولتا دروازیکو جسوقت کہ بند کیا جاوے اور ذکر کیا جاوے نام اللہ
کا اُسپر اور ڈھانک دو باسن یعنی جنمین پانی ہو اور الٹا کر رکھو باسنون کو یعنی جسوقت کہ خالی ہون اور باندھ دو منھ مشکون کے نقل کی یہ حدیث محی السنہ
نے شرح السنہ مین وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتْ فَارَةٌ تَجُرُّ الْفَتِيْلَةَ فَاَلْقَتْهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُمْرَةِ الَّتِيْ كَانَ قَاعِدًا
عَلَيْهَا فَاَحْرَقَتْ مِنْهَا مِثْلَ مَوْضِعِ الدِّرْهَمِ فَقَالَ اِذَا نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوْا سُرُجَكُمْ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ يَدُلُّ مِثْلَ هٰذِهٖ عَلٰی هٰذَا فَيُحْرِقُكُمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت
ہے ابن عباس رض سے کہ کہا آیا ایک چوہا اس حال مین کہ کھینچ لایا ایک بتی پس ڈالدی بتی روبرو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اُس بوریے پر کہ بیٹھے تھے حضرت اُسپر پس
جلا دیا اسمین بقدر درہم کے پس فرمایا حضرت نے جسوقت کہ سوؤ تم پس گل کرو چراغ اسلیے کہ تحقیق شیطان راہ دکھاتا ہی مثل اس چوہے موذی کو اس فعل پر جلا دیتا
ہے شیطان اور باعث ہوتا ہے تمھارے جلنے پر یہ حیلہ نقل کی یہ ابوداؤد نے ف اس باب مین تیسری فصل مصنف نے نہین لکھی اور نہ کہا کہ یہ باب خالی ہے فصل تیسری
سے اور وجہ اُسکے بیان نہ کرنیکی اوپر ذکر کیگئی ہی ۔ح کِتَابُ اللِّبَاسِ کتاب ہے بیچ بیان لباس کے ف لباس مصدر ہے بمعنی ملبوس کے جیسے کہ کتاب بمعنی
مکتوب کے اور ماضی اور مضارع اسکے باب علم یعلم سے آتے ہین اور مصدر اسکا لبس بھی آیا ہے ساتھ پیش لام کے اور لبس ساتھ زیر لام کے بمعنی التباس و خلط کے ہی
اور وہ باب ضرب یضرب سے آیا ہے ۔ح اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَحَبُّ الثِّيَابِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ
يَّلْبَسَهَا الْحِبَرَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی انس رض سے کہ کہا تھی حبرہ محبوب ترین کپڑون کی طرف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے جو پہنتے تھے یعنی نہ واسطے اور مصلحتون کے
سوائے اسکے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حبرہ ساتھ زیر ب کے اوپر وزن عِنَبَةٌ کے ایک قسم افضل ہے چادرون مین کی سے
قسم یمنی اور پہچانے اور سوائے اسکے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے کہ اسی سبب سے حضرت اسکو دوست رکھتے تھے اور بعضون نے کہا دوست رکھتے تھے
کہ اُسپر خطوط سرخ ہوتے ہین اور کبھی سبز اور سوت کی بنی جاتی ہین لکھا ہی علمانے کہ اسی سبب سے حضرت اسکو دوست رکھتے تھے
اُسکو بسبب ہونے اُسکے کے سبز کہ سبز کپڑا اہل جنت کے کپڑونمین سے ہی اور وارد ہوا ہی اِنَّهٗ كَانَ اَحَبَّ الْاَلْوَانِ اِلَيْهِ الْخُضْرَةُ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ
وَابْنُ السُّنِّيِّ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الطِّبِّ اور بعضون نے کہا کہ دوست رکھتے تھے اسکو بسبب اسکے کہ خطوط سرخ ہوتے تھے یمن اور وہ میل خوردہ ہوتا ہے ۔ع ۔ح ۔ع
وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ جُبَّةً رُوْمِيَّةً ضَيِّقَةَ الْكُمَّيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

علیہ وسلم نے پہنا جبہ رومی تنگ آستینوں کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ایک اور روایت میں آیا ہے کہ آستینیں ایسی تنگ تھیں کہ جب وضو کرنے لگے تو آستینیں چڑھ نہ سکیں آستینوں کے نیچے سے ہاتھ نکالے دھونے کیلئے اور یہ بھی آیا ہے کہ یہ ماجرا سفر کا ہے اور کہا بعضوں نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہیں تنگ آستینیں بنانی سفر میں نہ حضر میں اسلیے کہ آستینیں صحابہ رضی اللہ عنہم کی فراخ تھیں اور کہا ابن حجر نے کہ قول ائمہ کا آئین یہ ہے کہ اقسام بدعات مذمومہ سے ہے فراخ کرنا آستینوں کا انتہی اور ممکن ہے یہ کہ حمل کیا جاوے قول ائمہ کا اوپر فراخی مفرط یعنی زائد از حد کے اور صحابہؓ سے جو منقول ہے وہ محمول ہے فراخی غیر مفرط پر اسلیے کہا ہے متقی میں کہ وہ کتب ائمہ ہمارے کے ہے کہ مستحب ہے فراخی آستین کی بقدر ایک بالشت کے ﴿ع﴾ **وَعَنْ** اَبِیْ بُرْدَةَ قَالَ اَخْرَجَتْ اِلَیْنَا عَائِشَةُ كِسَاءً مُلَبَّدًا وَّاِزَارًا غَلِيْظًا فَقَالَتْ قُبِضَ رُوْحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ هٰذَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی بردہؓ سے کہا نکالی طرف ہمارے حضرت عائشہ نے ایک چادر پیوند کی ہوئی اور ایک تہبند موٹا اور کہا قبض کی گئی روح مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان دو کپڑوں میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حضرتؐ نے جو دعا کی تھی اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِىْ مِسْكِيْنًا وَّاَمِتْنِىْ مِسْكِيْنًا یہ اسکا اثر تھا اور اس حدیث سے معلوم ہوئی بے رغبتی دنیا کی اور دنیا کے زرق برق سے پس لازم ہے امت کو پیروی کریں حضرتؐ کی ہر خصلت میں ﴿ع﴾ **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُ عَلَيْهِ اَدَمًا حَشْوُهٗ لِيْفٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھا بچھونا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ سوتے تھے اسپر چمڑے کا بھرا ہوا اُسکے اندر پوست کھجور کا یعنی روئی کی جگہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اور شمائل ترمذی میں آیا ہے حضرت حفصہؓ سے کہ تھا بچھونا حضرتؐ کا ٹاٹ کا ﴿ع﴾ **وَعَنْهَا** قَالَتْ كَانَ وِسَادُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِىْ يَتَّكِئُ عَلَيْهِ مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهٗ لِيْفٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھا تکیہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ تکیہ کرتے اسپر چمڑے کا بھرا اُسکا پوست خرما تھا نقل کی یہ مسلم نے ف تکیہ کرتے یعنی تکیہ لگا کر بیٹھتے یا سوتے وقت سر کے نیچے رکھتے اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے بنانا بچھونے کا اور تکیہ کا واسطے سونے اور آرام کے لیکن بطریق اسراف اور انہماک کے تنعم میں نہو اور آنحضرتؐ دوست رکھتے تھے تکیے کو اور تکیہ کرتے تھے اسپر اور فرمایا کہ اگر خوشبو اور تکیہ کوئی دے تو رد نہ کرے اور ان احادیث سے اور مانند انکی سے معلوم ہوا کہ طریقہ آنحضرتؐ کا یہ تھا کہ زہد کرتے تھے دنیا میں اور اعراض کرتے تھے متاع اور لذت دنیا سے اور لباس بھی موٹا اور پھٹا اور پرانا پہنتے اور آیا ہے کہ لباس جیسا میسر ہوتا پہنتے اور تکلف نہ کرتے اور کبھی بیان جواز کے لیے کپڑا نفیس و قیمتی بھی پہنا ہے لیکن فی الفور کسی کو بخشدیا اور قید رکھنی نفیس کپڑے کی اور عادت پکڑنی اسکی اور تکلف کرنا اسمیں خلاف سنت ہے اگرچہ اصل اباحت رکھتا ہے اور اگر کپڑا موٹا اور حقیر بسبب بخل اور خست کے یا واسطے اظہار زہد کے یا طمع اور سوال کے لوگوں سے بطریق ریا و سمعہ کے پہنے ہیچ ہے بلکہ اکثر اہل خیر وہ یا نت از بقدر ستر حال اور عفت اور اظہار غنا کے کپڑے نفیس پہنکر اپنے تئیں چشم اغیار سے چھپایا ہے اور حاصل یہ کہ اگر بطور اسراف و تکبر کے نہو تو نہیں مضائقہ اُس کا اور میانہ روی ہر جگہ محمود ہے ﴿ع﴾ ﴿ح﴾ **وَعَنْهَا** قَالَتْ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوْسٌ فِىْ بَيْتِنَا فِىْ حَرِّ الظَّهِيْرَةِ قَالَ قَائِلٌ لِاَبِىْ بَكْرٍ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا مُتَقَنِّعًا رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا اسوقت کہ تھے ہم بیٹھے ہوئے اپنے گھر میں بیچ گرمی دوپہر کے کہا کہنے والے نے واسطے ابوبکر صدیقؓ کے یہ ہیں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم آنیوالے ڈھانکے ہوئے سر اپنا چادر کے کونے سے نقل کی یہ بخاری نے ف ڈھانکنا سر کا تھا واسطے گرمی دھوپ کے یا اسواسطے کہ نہ پہچانے حضرت کو کوئی اور یہ حدیث ایک ٹکڑا ہے حدیث ہجرت کا کہ بعد از قضیہ بیعت العقبہ کے آنحضرتؐ منتظر تھے حکم ہجرت کے مکہ سے اور حضرت ابوبکرؓ التماس رفاقت کی اس سفر میں حضرتؐ سے رکھتے تھے اور آنحضرتؐ فرماتے تھے کہ اگر حکم ہجرت کا ہوگا تو ایسا ہی ہوگا ناگاہ حکم ہجرت کا ہوا پس آنحضرتؐ دوپہر کو حضرت ابوبکرؓ کے گھر میں رونق افزا ہوئے اور خبر دی کہ حکم ہجرت کا پہنچا اور حکم ہوا کہ نکلو نہیں اور تو رفیق ہوگا پس رات کو کھڑکی کی راہ سے کہ بیچ دیوار گھر ابوبکرؓ کے تھی طرف جبل ثور کے کہ بیچ جانب اسفل مکہ کے ہے نکلے اور غار ثور میں داخل ہوئے الی آخر القصة ﴿ح﴾ **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِامْرَاَتِهٖ وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انکو ایک بچھونا واسطے مرد کے اور دوسرا بچھونا واسطے عورت اسکی کے اور تیسرا واسطے مہمان کے اور چوتھا واسطے شیطان کے

نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی آدمی کیلیے تین بچھونے چاہیے اگر میسر ہون ایک تو اپنے لیے اور دوسرا اپنی بیوی کیلیے کہ شاید کسی وقت بسبب مرض کے یا کسلی و عذر کے تنہا سووے والا بیوی کے ساتھ سونا اولی ہے اور موافق تر ساتھ سُنت کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات کے ساتھ سویا کرتے تھے اور تیسرا مہمان کیلیے کہ آوے تو رات کو اسپر سووے یہ تین بچھونے کافی ہین اور زیادہ انسے اسراف ہے جیسے کہ فرمایا کہ چوتھا اگر ہو تو شیطان کیلیے نسبت شیطان کیطرف اس سبب سے کی کہ چونکہ زیادہ قدر حاجت سے ہے اور محل مفاخرت ہے مذموم ہے اور ہر مذموم منسوب اُسکی طرف ہے یا اسلیے شیطان کیطرف نسبت کیا چونکہ زائد ہے حاجت سے اسپر شیطان رات گذارتا ہے لیکن اگر کسی کی عادت کرم اور سخاوت کی ہو اور مہمان اُسکے یہان بہت آتے ہون تو ظاہر یہ ہے کہ کثرت فرش و اسباب کی مذموم نہو مذموم وہ ہے کہ واسطے مفاخرت و تکبر کے ہو ؛ح **وعن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ینظر اللہ یوم القیمۃ الی من جر ازارہ بطرا متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین دیکھے گا اللہ تعالی دن قیامت کے یعنی نظر رحمت سے طرف اُس شخص کے کہ دراز کرے یعنی ٹخنے سے نیچے کرے ازار اپنی ازراہ تکبر و اترانے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** تکبر کی قید سے معلوم ہوا کہ اگر بغیر تکبر کے ازار دراز کرے تو حرام نہین ولیکن مکروہ ہے ساتھ کراہت تنزیہی کے اور اگر بسبب کسی عذر کے دراز کرے مانند سردی یا بیماری کے تو مکروہ بھی نہین ؛ع **وعن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من جر ثوبہ خیلاء لم ینظر اللہ الیہ یوم القیمۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کہ جو شخص کہ دراز کرے کپڑا اپنا یہانتک کہ گھسٹتا جاے از راہ تکبر کے نہین دیکھیگا اللہ تعالی طرف اُسکے دن قیامت کے یعنے نظر رحمت و عنایت سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کپڑا عام ہے خواہ تہبند ہو یا جامہ یا کرتہ یا انگرکھا یا قبا یا غیر ذلک یا دوپٹہ یہ سب منع مین داخل ہین ؛ع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینما رجل یجر ازارہ من الخیلاء خسف بہ فھو یتجلجل فی الارض الی یوم القیمۃ رواہ البخاری اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسوقت کہ ایک شخص گھسیٹتا تھا ازار اپنی ازراہ تکبر کے دھسایا گیا زمین مین پس وہ چلا جاتا ہے زمین مین قیامت تک نقل کی یہ بخاری نے **ف** احتمال ہے کہ یہ شخص مذکور اس امت سے ہو کہ حضرتؐ نے خبر دی کہ کسی وقت مین یہ ہوگا اور تعبیر کیا اُسکو ساتھ ماضی کے بسبب تحقق وقوع اُسکے کے اور احتمال یہ بھی ہے کہ یہ شخص اگلی اُمتون مین سے ہو کہ اس حال مین گرفتار ہوا اور یہ قول صحیح تر ہے اسی لیے اس حدیث کو بخاری بیچ ذکر بنی اسرائیل کے لایا ہے اور بعضون نے کہا کہ مراد اس سے قارونؑ ہے ؛ح **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اسفل من الکعبین من الازار فی النار رواہ البخاری اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چیز نیچے ہو ٹخنے سے از قسم ازار کے وہ آگ مین ہے نقل کی یہ بخاری نے **ف** وہ آگ مین ہے یعنی ٹخنے سے نیچے جتنے ٹکڑے قدم پر ازار لٹکتی ہے وہ آگ دوزخ مین ڈالا جاویگا اور بعضون نے کہا معنی یہ ہین کہ یہ فعل مذموم ہے اور افعال اہل دوزخ سے ہے اور ذکر درازی کا اکثر بیچ حق ازار کے آیا ہے اور وعید شدید اُسمین آئی ہے حتی کہ ایک شخص نیچے پائینچے والا نماز پڑھتا تھا اُسکو حضرتؐ نے ساتھ اعادت وضو اور نماز کے حکم فرمایا چنانچہ یہ روایت اوائل کتاب مین مذکور ہے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ شعبان کی پندرھوین شب مین سب بخشے جاتے ہین مگر عاقؐ اور مدمن خمر اور مسبل ازار نہین بخشے جاتے اور تحقیق یہ ہے کہ درازی سب کپڑون مین جاری ہے یعنی جو کپڑا کہ زیادہ قدر حاجت اور سُنت سے ہو درازی ممنوع ہے اور تخصیص ازار کی بسبب کثرت وقوع اُسکے کے ہے کہ لباس اکثر لوگون کے عہد نبوت مین چادر و ازار تھے اور فصل دوسری مین ابن عمرؓ سے آیا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا الاسبال فی الازار والقمیص والعمامۃ من جر منھا شیئا خیلاء الحدیث اور حدیث اول مین بھی ابن عمرؓ سے کہ پہلے اس حدیث سے گذری مطلق کپڑا واقع ہوا اور عزیمت یعنی اولویت ازار مین نصف پنڈلی تک ہے اور ازار آنحضرتؐ کی ایسی ہی تھی اور رخصت ٹخنون کے اوپر تک ہے اور حکم دامن قبا و پیراہن کا بھی یہی ہے اور سُنت آستینون مین بند دست تک ہے اور اسبال عمامہ مین سلتھ چھوڑنے شملہ کے ہے زیادہ عادت کے عرض مین اور طول مین اور نہایت اُسکی نصف پشت تک ہے اور زیادہ اس سے بدعت اور داخل درازی ممنوع کی ہے اور یہ فراخی اور درازی کہ بعض شہرون عرب کے مین متعارف ہوئی ہے خلاف سنت ہے اور جو درازی کہ بطریق تکبر کے ہے حرام ہے اور جو کہ بطریق عرف و عادت کے شایع ہو مکروہ ہے اور درازی عورتون کے لیے بلکہ مستحب ہے بقدرت کے کذا جاء فی حدیث ام سلمۃؓ ؛ح تنبیہ کہتا ہے مؤلف بھی حرام ہے لیکن جائز ہے بقدر ایک بالشت کے یا دو بالشت کے زیادہ بہ نسبت مردون کے

اس کتاب کا کہ اسوقت اس عاجز کے خیال مین آیا کہ تو جو ہر حدیث مین ترجمہ کرتا ہے اس عبارت کا مثلاً عن ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بعد اتمام ترجمہ حدیث کے اس عبارت کا ترجمہ لکھتا ہے رواہ الترمذی مثلاً اس سے کتاب بہت دراز ہوئی جاتی ہے اوران عبارتون کا ترجمہ بارہا گذر چکا ہے پس اکتفا کر نفس حدیث کے ترجمہ پر اور باقی کا ترجمہ چھوڑ دے کہ جو ذرا بھی شعور رکھتا ہوگا وہ آپ سمجھ لیگا لیکن ہان جہان عبارت مشکل اور نئی وضع کی ہو اسکا ترجمہ کر چنانچہ حضرت شیخ عبد الحق رحؒ نے بھی ایسا ہی کیا ہے اور مولانا اسحق صاحب کہ مترجم اسکے ہین اُنھون نے بھی اسیطرح لکھوایا تھا اول نسخہ **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّاْكُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهٖ اَوْ يَمْشِيَ فِيْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ وَّاَنْ يَّشْتَمِلَ الصَّمَّآءَ اَوْ يَحْتَبِيَ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ كَاشِفًا عَنْ فَرْجِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ کھاوے آدمی بائین ہاتھ سے یا چلے ایک پاپوش مین اور یہ کہ لپیٹے بدن پر کپڑا کہ ہاتھ بھی اندر آجاوین یا گوٹ مار کر بیٹھے ایک کپڑے مین اس حالت مین کہ کھولے ہوئے ہو ستر اپنا **ف** نہی بائین ہاتھ سے کھانیکی تنزیہی ہے اور بعضون نے کہا تحریمی ہے اور ایک جوتے سے چلنے مین بدہیئتی اور خلاف وقار ہے اور اگر جوتا بلند ہوگا تو باعث لغزش قدم اور گر پڑنے کا زمین پر ہوگا اور لپیٹے بدن پر کپڑا یعنی چادر وغیرہ اسطرح اوڑھے کہ تمام بدن ڈھک جاوے کہ ہاتھ بھی اندر ہی رہین اور کوئی طرف کپڑے کی اُٹھا دے نہین کہ ہاتھ اُس سے نکال سکے اور نہی اس سے اسلیے ہے کہ اسطرح کا اوڑھنے والا ہو جاتا ہے مانند طوق پہنائے گئے کے اور اسطرح کے اوڑھنے کو عرب مین صما کہتے ہین اسلیے کہ بند کر دیتا ہے منافذ کو جیسے کہ صخرۂ صما کہتے ہین پتھر سخت کو کہ اُسمین پار یدگی و شگاف بالکل نہو اور ابن ہمامؒ نے شرح ہدایہ مین لکھا ہے کہ مکروہ ہے اشتمال صما نماز مین اور وہ یہ ہے کہ لپیٹ لیوے ساتھ ایک کپڑے کے سر اپنا اور تمام بدن اپنا اور نہ چھوڑے جگہ ہاتھ کے نکلنے کی اور امام محمدؒ کے نزدیک شرط ہے یہ کہ ازار نہ پہنے ہو اور اورون کے نزدیک یہ شرط نہین اور نووی نے شرح مسلم مین لکھا ہے کہ فقہا اشتمال صما اسکو کہتے ہین کہ لپیٹ لیوے بدن پر ایک کپڑا کہ اُسکے ساتھ دوسرا کپڑا نہو پھر ایک جانب اُسکی اُٹھا کر کندھے پر رکھ لیوے اور یہ حرام ہے بسبب اُسکے کہ کھلجاتا ہے بعض ستر انتہی اور حاصل یہ کہ اگر متحقق ہوا اُس سے کھلنا ستر کا تو وہ حرام ہے اور اگر احتمال ہو کھلنے ستر کا تو وہ مکروہ ہے اور گوٹ مار کر بیٹھنا اسکو کہتے ہین کہ دونون چوتڑون پر بیٹھے اور پنڈلیان کھڑی کرے اور دونون ہاتھ اُنپر لپیٹ لیوے یا کپڑا اپیٹھ اور دونون پنڈلیون پر لپیٹ لے پس اسطرح بیٹھنا اسصورت مین منع ہے کہ فقط چادر ہی اُسکے پاس ہو کہ اگر لپیٹے گا تو ستر کھلجاویگا ورنہ جائز ہے بلکہ مستحب ہے غیر حالت صلوٰۃ مین کہ آنحضرتؐ کعبہ کے سامنے گوٹ مار کر ساتھ چادر کے اور ساتھ ہاتھ کے بھی بیٹھے تھے اور اگر چادر وسیع ہو ایسی کہ اُسکے لپیٹنے سے ستر نہ کھلے جائز ہے **ع ح** **وَعَنْ** عُمَرَ وَاَنَسٍ وَّابْنِ الزُّبَيْرِ وَاَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عمرؓ اور انسؓ اور ابن الزبیرؓ اور ابی امامہؓ سے اُنھون نے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جس شخص نے پہنا ریشم یعنی غیر مشروع دنیا مین نہین پہنے گا اسکو آخرت مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ محمول ہے حلال جاننے والے پر یا زجر و تہدید پر یا ایک مدت پر پہلے داخل ہونے جنت کے اسلیے کہ اہل جنت کا لباس جنت مین حریر ہوگا اور کہا حافظ سیوطی نے کہ تاویل اسکی اکثرون کے نزدیک یہ ہے کہ نہین داخل ہوگا یہ جنت مین ساتھ سابقین فائزین کے اور مؤید ہے اسکی وہ روایت کہ نقل کی ہے احمد نے جویریہ سے مَنْ لَّبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا اَلْبَسَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثَوْبًا مِّنْ نَّارٍ **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سوا اسکے نہین کہ پہنتا ہے ریشم دنیا مین وہ شخص کہ نہین حصہ واسطے اسکے آخرت مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی نہین حصہ واسطے اُسکے اعتقاد آخرت سے یا نہین ہے حصہ پہننے حریر کے سے آخرت مین جیسے کہ اوپر کی حدیث مین فرمایا لم یلبسہ فی الآخرہ پس ہوگا کنایہ نہ داخل ہونیسے جنت مین بموجب قول اللہ تعالی کے وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ پس اسصورت مین کافر کے حق مین تو ظاہر ہے اور مومن کے حق مین بطریق تغلیظ کے ہے کہ نہین داخل ہوگا ابتداءً یا نہین داخل ہوگا بغیر اسکے کہ عذاب دیا جاویگا ساتھ کپڑے آگ کے بدکارون کے ساتھ **ع** **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّشْرَبَ فِيْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ وَاَنْ نَّاْكُلَ فِيْهَا وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَاَنْ نَّجْلِسَ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حذیفہؓ سے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

کہ کہا اُسنے منع کیا رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ پئین ہم بیچ باسن چاندی اور سونے کے اور یہ کہ کھاوین ہم اُسمین اور منع کیا پہننے
حریر اور دیبا کے سے کہ ایک قسم ہی ریشمی کپڑے کی اور یہ کہ بیٹھین ہم اُسپر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بیان استعمال کرنے ظروف وغیرہ چاندی
سونے کا اور حریر کا اوپر ہو چکا ہی اور فتاوے قاضیخان مین لکھا ہی کہ جیسے استعمال حریر کا بالغ کو حرام ہی ایسے ہی حرام ہی پہنانا اُسکا
لڑکونکو اور گناہ ہوتا ہی پہنانیوالیکو اور کہا امام ابو حنیفہؒ نے کہ نہین مضائقہ ہی حریر کے بچھانیکا اور سونیکا اُسپر اور اسیطرح اگر تکیے اور پردے
حریر کے ہون تو نہین مضائقہ اور کہا امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ نے کہ یہ سب مکروہ ہین اور حاصل یہ کہ نہی اس حدیث کی محمول ہی تحریم پر نزدیک
صاحبینؒ کے اور نزدیک امام صاحبؒ کے تنزیہ پر جیسے کہ اشارہ کیا طرف اسکے ساتھ قول لا باس کے اسلیے کہ پرہیزگار وہ شخص ہی کہ چھوڑ دے ما لا باس بہ کو بخوف
اسکے کہ ہو اُسمین باس اور یہی معنی ہین اس حدیث مشہور کے دع ما یریبک الی ما لا یریبک پس ابو حنیفہؒ کو نہین حاصل ہوئی دلیل قطعی اوپر ہونے اس نہی کے تحریمی اور نصوص
تحریم پہننے حریر کی نہین مشتمل اسکو اسلیے کہ بیٹھنے پر نہین اطلاق کیا جاتا ہی پہننا پس اسلیے حکم کیا ساتھ تنزیہ کے ۱۲ع وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ اُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةٌ سِيَرَاءُ فَبَعَثَ بِهَا اِلَيَّ فَلَبِسْتُهَا فَعَرَفْتُ الْغَضَبَ فِيْ وَجْهِهٖ فَقَالَ اِنِّيْ لَمْ اَبْعَثْ بِهَا اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا اِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتُشَقِّقَهَا خُمُرًا بَيْنَ النِّسَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی علیؓ سے کہ کہا بھیجا گیا واسطے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک جوڑا یعنی تہبند اور چادر ریشمی خطدار پس بھیجا اُسکو طرف میرے پس پہنا مینے
اُسکو پس پہچانا مینے غصہ بیچ چہرہ مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا کہ تحقیق مینے نہین بھیجا تھا اُسکو طرف تیری تا کہ پہنے تو سوا اسکے
نہین کہ بھیجا تھا مینے اُسکو طرف تیری تا کہ پھاڑکر اُسکو اوڑھنیان کرکر تقسیم کردے درمیان عورتون کے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف پہنا حضرت علیؓ نے
یہ سمجھ کر کہ حضرتؐ نے پہننے کیلیے بھیجا ہی اگر نہ جائز ہوتا پہننا اسکا تو حضرتؐ کاہیکو بھیجتے اور حضرتؐ اسلیے غصہ ہوے کہ اکثر یا کل اُسمین ریشم تھا یا اسلیے خفا ہوے کہ کیون
نہ سوچے وہ کہ یہ لباس متقیون کا نہین ہی یعنی اگرچہ ریشم اُسمین اسقدر تھا کہ جائز تھا پہننا اُسکا لیکن انکی شان سے بعید تھا پہننا اُسکا ۱۲ع وَعَنْ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ اِلَّا هٰكَذَا وَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِصْبَعَيْهِ الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةَ وَضَمَّهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ اَنَّهٗ
خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ اِلَّا مَوْضِعَ اِصْبَعَيْنِ اَوْ ثَلٰثٍ اَوْ اَرْبَعٍ اور روایت ہی عمرؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے منع فرمایا ریشم کے پہننے سے مگر اسقدر یعنی بقدر دو انگشت کے اور اُٹھائین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونون اُنگلیان اپنی بیچ کی اور شہادت کی اور ملایا
اُن دونونکو یعنی اسقدر حریر اگر لباس مین ہو مباح ہی نقل کی یہ بخاری و مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یہ ہی کہ خطبہ فرمایا حضرت عمرؓ نے بیچ جابیہ کے کہ نام ہی ایک
شہر کا شام مین پس کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پہننے ریشم کے سے مگر بقدر دو انگشت یا تین انگشت یا چار انگشت کے ف پہلی روایت سے مباح ہونا
حریر کا مقدار دو انگشت کے معلوم ہوا اور دوسری روایت سے معلوم ہوا کہ چار انگشت تک ہی معلوم ہوا کہ چار انگشت تک جائز ہی اور یہی مذہب ہے جمہور علما کا ۱۲ع
وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهَا اَخْرَجَتْ جُبَّةَ طَيَالِسَةٍ كِسْرَوَانِيَّةً لَهَا لِبْنَةُ دِيْبَاجٍ وَفَرْجَيْهَا مَكْفُوْفَيْنِ بِالدِّيْبَاجِ وَقَالَتْ هٰذِهٖ جُبَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُهَا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا وَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضٰى نَسْتَشْفِيْ بِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اسماؓ بیٹی ابو بکرؓ کی سے
یہ کہ اُنھون نے نکالا جبہ طیلسان کا کسروانی اُسمین ٹکڑا ریشمی لگا ہوا تھا گریبان پر یعنی بطور سنجاف کے اور دکھین مینے دونون کشادگیان اُسکی ٹکی ہوئین ساتھ ریشمی
کپڑے کے اور کہا اسماؓ نے کہ یہ ہی جبہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ تھا نزدیک عائشہؓ کے پس جبکہ وفات کی گئین حضرت عائشہؓ لیا مینے اُسکو یعنی مجکو پہنچا وہ
میراث مین اسلیے کہ یہ بہن تھین حضرت عائشہؓ کی اور تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہنتے اُسکو کبھی کبھی اور ہم دھوتے ہین اُسکو واسطے بیمارون کے طلب کرتے ہین شفا ساتھ اُسکے
نقل کی یہ مسلم نے ف طیالسہ ساتھ زبر لام کے جمع طیلسان مفتاح اللام کی ہی کہ وہ معرب تالسان کا ہی یعنی چادر کے کہ صوف سیاہ کی ہوتی ہی اور یہ جبہ سیاہ
مدور ہوتا ہی اور کسروانیہ نسبت ہی طرف کسریٰ کے ساتھ زیر کاف کے اور بعضون نے کہا ساتھ زبر کاف کے معرب خسرو کہ لقب ہے بادشاہ فارس کا اور دونون کشادگیان

لہ یعنی ظاہر ہوا اتنا سا موٹ ... اور بعضون نے کہا ... تھا ۱۲ ع

اُسکی کہ ایک آگے ہوتی ہو اور ایک پیچھے جیسیکہ بعضے جُبّو نمین معلوم ہو کہ آگے پیچھے دامن مین چاک کھُلے ہوتے ہین پس راوی کہتا ہو کہ دیکھا مین نے دونون چاکون کو کہ اُنپر سنجاف حریر کی ٹکی ہوئی تھی اور غرض اسماؓ کی نکالنے اس جُبّہ کے سوا اور دکھانے اُسکے سے لوگونکو ظاہر کرنا نعمت و برکت کا اور ہونا اُسکا نزدیک اُنکے تھا اور بیان کرنا اسکا کہ جُبّے پر اگر اسطرح ریشمی سنجاف ٹکی ہو تو جائز ہو پہننا اسکا اور حضرتؐ نے پہنا ہو اور اگر کوئی کہے کہ دوسری فصل مین عمران بن حصین رضؓ سے حدیث آئی ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہین پہنتا مین قمیص ریشمی سنجاف کا پس یہ حدیث منافی اسکے ہو جواب اس اشکال کا یہ ہو کہ حدیث عمران کی محمول ہو اسپر کہ قدر سنجاف ریشمی کی زیادہ چار انگشت سے ہو اور اس حدیث مین کم اس سے یا یہ کہ حدیث عمرانؓ کی مین بیان ورع کا ہو اور حدیث اسماؓ مین اصل جواز اور بعضون نے کہا کہ تجمل و ترفہ قمیص مین جُبّہ سے زیادہ ہوتا ہو جیسیکہ معمول ہے اور دھوتے ہم الخ یعنی ہلاتے پانی دھویا ہوا اُنکو اور طلب کرتے شفا ساتھ پانی اُسکے کے یا ساتھ نفس جُبّہ کے ساتھ رکھنے اسکے کے سر پر اور آنکھونپر اور ساتھ برکت حاصل کرنیکے ساتھ لگانے ہاتھ کے اور بوسہ دینے کے واللہ اعلم ۴ ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَیْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فِیْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ بِحِکَّۃٍ بِھِمَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ اِنَّھُمَا شَکَوَا الْقَمْلَ فَرَخَّصَ لَھُمَا فِیْ قُمُصِ الْحَرِیْرِ اور روایت ہے انسؓ سے کہ رخصت دی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے زبیرؓ اور عبدالرحمنؓ بن عوف کے بیچ پہننے ریشم کے واسطے کھجلی کے کہ تھی اُن دونونکو کھجلی بسبب جوؤن کے تھی جیسیکہ آگے کی روایت مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین یون ہو کہ کہا انسؓ نے یہ کہ اُن دونون نے شکایت کی جوؤن کی پس رخصت دی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو بیچ پہننے کرتے ریشمی کے **ف** موجز مین لکھا ہو کہ ریشم گرم اور مفرح ہو پہننا اسکا دفع کرتا ہے جوؤن کو ۴ ح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیَّ ثَوْبَیْنِ مُعَصْفَرَیْنِ فَقَالَ اِنَّ ھٰذِہٖ مِنْ ثِیَابِ الْکُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْھُمَا وَفِیْ رِوَایَۃٍ قُلْتُ اَغْسِلُھُمَا قَالَ بَلْ اَحْرِقْھُمَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے کہ کہا دیکھے مجھپر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دو کپڑے کسنبہ کے رنگے ہوئے پس فرمایا کہ تحقیق یہ کفار کے کپڑون سے ہین کہ نہین تمیز کرتے وہ حلال و حرام مین اور نہین فرق کرتے مین لباس مردون اور عورتون کے مین پس نہ پہن تو اُنکو اور ایک روایت مین ہو کہ کہا عبداللہ نے کہا مین نے دھو ڈالونمین اُنکو فرمایا حضرتؐ نے بلکہ جلادے اُنکو نقل کی یہ مسلم نے **ف** لکھا ہو شارحین نے کہ مراد آنحضرتؐ کی جلانے سے مبالغہ ہو بیچ نکالنے اُسکے کے ملک سے ساتھ بیع کے یا ہبہ کے غرضکہ جس طرح ہو اپنے سے جُدا کرنا چاہیئے اور حکم دھونے کا اس سبب سے نہ کیا کہ کپڑا کسنبہ اگرچہ مردون کو حرام و مکروہ ہو ولیکن عورتون کیلئے مکروہ نہین پس اُسکے دھونے مین ضائع کرنا مال کا ہو پس یا تو اپنی عورتون کو دیدے یا بیچ ڈالے یا اور عورتونکو دیدیوے کہ وہ اس سے فائدہ اُٹھاوین اور ایک روایت مین آیا ہو کہ عبداللہ بن عمرو نظر ظاہر مر کے گئے اور اُن کپڑون کو جلادیا جب دوسرے دن حضرتؐ کے پاس حاضر ہوے حقیقت حال سے خبر دی فرمایا کیون نہ پہنایا تو نے ان کپڑونکو اپنی عورتونکو اسلئے کہ روا ہے پہننا اُسکا عورتونکو اور بقرینہ اس روایت کے حمل کیا ہو شارحین نے جلانے کو اوپر خلاف ظاہر کے اور یہ جو بعضون نے کہا ہو کہ امر جلانے کا مبالغہ ہو بیچ کھو دینے اثر اسکے کے یہ خلاف روایت و درایت کے ہو تنبیہ بیچ پہننے کسنبی کے علما کو اختلاف ہے بعضے اُسکو مطلق حرام جانتے ہین اور بعضے مباح اور بعضے کہتے ہین کہ اگر بعد بُننے کے رنگا ہو حرام ہو اور اگر بعد رنگنے کے بُنا ہو مباح ہو اور بعضے کہتے ہین کہ اگر بو اُسکی زائل ہوئی ہو مباح ہو والا حرام اور بعضے کہتے ہین کہ پہننا اسکا مجالس مین مکروہ ہو اور اگر گھر مین پہنے درست ہے اور مختار مذہب حنفی مین کراہت تحریمی ہو اور نماز اُس سے مکروہ اور بیچ رنگ سُرخ کے سوا کسنبی کے بھی اختلاف ہے اور شیخ قاسم حنفیؒ نے کہ بڑے علما متاخرین مصر سے ہین اور استاد قسطلانی کے ہین فتوی دیا ہو کہ حرمت بسبب رنگ کے ہے پس ہر سُرخ رنگ حرام و مکروہ ہو واللہ اعلم ۴ ح **وَسَنَذْکُرُ** حَدِیْثَ عَائِشَۃَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاۃٍ فِیْ مَنَاقِبِ اَھْلِ بَیْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور ذکر کرینگے ہم حدیث حضرت عائشہؓ کی کہ سرا اُسکا یہ ہو خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات غداۃ بیچ مناقب اہل بیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ کَانَ اَحَبُّ الثِّیَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

صلی اللہ علیہ وسلم القمیص رواہ الترمذی وابوداؤد روایت ہے ام سلمہ رضی سے کہ کہا تھا بہت محبوب کپڑوں میں طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیراہن نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** اس لیے کہ اس سے اعضا خوب ڈھکتے ہیں اور سبک ہوتا ہے بدن پر اور پہننے والا اسکا بہت متواضع ہوتا ہے اور جو چیز محبوب ہے مرغوب حضرت کے نزدیک ہوگی البتہ اسمیں اسرار اور انوار ہونگے کہ غیر اسکے میں نہ ہونگے جیسے کہ حکم تمام مستحبات کا ہے **۲ح** وعن اسماء بنت یزید قالت کان کم قمیص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الرسغ رواہ الترمذی وابوداؤد وقال الترمذی ھذا حدیث حسن غریب اور روایت ہے اسماء بنتی یزید کی سے کہ کہا تھی آستین کرتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پہونچے تک نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے **ف** بعضی روایتوں میں انگشت تک کہی آستین حضرت کی آئی ہے اور آیا ہے کہ کرتا حضرت کا ٹخنے سے اونچا تھا **۳ح** وعن ابی ھریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا لبس قمیصا بدأ بمیامنہ رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ پہنتے قمیص شروع کرتے ساتھ داہنی طرف قمیص کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** میامن جمع میمنہ کی ہے بمعنی جانب یمین کے اور لفظ جمع کا لانا اس سبب سے ہے کہ جانب یمین یعنی داہنے قمیص کی شامل آستین کو ہے اور اس چیز کو کہ اسمیں ہے نیچے آستین یعنی گلے وغیرہ کو **۴ح** وعن ابی سعید الخدری قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ازرۃ المؤمن الی انصاف ساقیہ لا جناح علیہ فیما بینہ وبین الکعبین ما اسفل من ذلک ففی النار قال ذلک ثلث مرات ولا ینظر اللہ یوم القیمۃ الی من جر ازارہ بطرا رواہ ابوداؤد وابن ماجہ اور روایت ہے ابی سعید خدری رضی سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے حالت پسندیدہ بیچ تہبند باندھنے مومن کے آدھی پنڈلیوں تک ہے یعنی اولے تو یہ ہے اور نہیں گناہ مومن کامل پر بیچ تہبند کے درمیان آدھی پنڈلیوں اور درمیان ٹخنوں کے اور جو چیز کہ ہو نیچے اسکے پس بیچ آگ کے ہے کہا یہ تین بار اور نہیں دیکھیگا اللہ تعالے دن قیامت کے طرف اس شخص کے کہ دراز کرے تہبند اپنا مارے تکبر کے نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **۵ح** وعن سالم عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الاسبال فی الازار والقمیص والعمامۃ من جر منہا شیئا خیلاء لم ینظر اللہ الیہ یوم القیمۃ رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ اور روایت ہے سالم رضی سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی عبداللہ بن عمر رضی سے انہوں نے نقل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا درازی بیچ تہبند کے اور پیرہن کے اور پگڑی کے ہے جو شخص کہ لٹکا کر کھینچے انمیں سے کچھ ازراہ تکبر کے نہیں نظر کریگا اللہ طرف اس کے دن قیامت کے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی درازی کہ حرام و مکروہ ہے فقط ازار ہی میں نہیں جیسے کہ مشہور ہے بلکہ پیرہن و عمامہ میں بھی ہوتی ہے چنانچہ بیان ہر ایک کی درازی کا بیچ شرح حدیث ابی ہریرہ رضی کے پہلی فصل میں ہو چکا ہے **۶ح** وعن ابی کبشۃ قال کان کمام اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بطحا رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث منکر اور روایت ہے ابی کبشہ رضی سے کہ کہا اُنکے تھیں ٹوپیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکے صحابیوں کے سر سے لگی ہوئیں نہ بلند نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث منکر ہے **ف** کہا اکثر شارحین نے کمام ساتھ زیر کاف کے جمع اکمہ کی ہے ساتھ پیش کاف کے جیسے قباب جمع قبہ کی اور کمہ کہتے ہیں ٹوپی مدور کو کذا فی القاموس اور بطح ساتھ پیش ب کے اور جزم ط کے جمع بطحا کی ہے بمعنی زمین مستوی سنگستان کے یعنی تھیں ٹوپیاں انکی مدور اور مبسوط پھیلی ہوئی لگی ہوئی سر سے نہ دراز و بلند گئی ہوئی اوپر ہوا کی طرف کو اور بعضوں نے کہا کمام جمع کم کی ہے بمعنی آستین کے جیسے قفاف ساتھ زیر قاف کے جمع قف مضموم القاف کی ہے بمعنی زمین بلند کے اور بطحا کے معنی اس صورت میں فراخ و کشادہ کے ہونگے اسلیے کہ زمین بطحا کشادہ بھی ہوتی ہے یعنی آستین انکی نہیں تھیں رومی یا ہندی بلکہ تھیں چوڑی مقدار بالشت کے **۷ح** وعن ام سلمۃ قالت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین ذکر الازار فالمرأۃ یا رسول اللہ قال ترخی شبرا فقالت اذا تنکشف عنہا قال فذراعا لا تزید علیہ رواہ مالک وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ وفی روایۃ الترمذی والنسائی عن ابن عمر فقالت اذا تنکشف اقدامھن

قَالَ فَيُرْخِيْنَ ذِرَاعًا لَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ اور روایت ہے ام سلمہ رضی سے کہ کہا انہنے واسطے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوقت کہ بیان کیا آپنے حکم ازار کا کہ
دراز نہ کرنی چاہیے پس کیا کام کرے عورت اور کیا ہے حکم انکی ازار کا یعنی اگر دراز نہ کریں تو کھلنا ستر کا لازم آتا ہے فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
لٹکاوے اور دراز کرے عورت ازار اپنی ایک بالشت یعنی آدھی پنڈلیوں سے اور بعضوں نے کہا ٹخنوں سے پس کہا ام سلمہ رضی نے اسوقت کھلا رہیگا
اس سے یعنی اگر بالشت بھر ازار زیادہ رکھیگی تو بھی احتمال کھلنے ستر کا ہے بسبب درازی پنڈلی اسکی کے مثلاً فرمایا اگر کھلا رہے ستر اسکا اب بھی دراز کرے
ایک گز یعنی گز شرعی اور معنی یہ ہین کہ دراز کرے بقدر ایک بالشت یا ایک گز کے یونہیں یہ مقدار زمین تک تا کہ قدم ڈھکے رہین پھر مبالغہ کیا بیچ نہی کے
زیادتی سے قول ساتھ اپنے کے اور نہ زیادہ کریں عورت ایک گز پر نقل کی یہ مالک اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور بیچ ایک روایت ترمذی و نسائی کے ابن عمر رضی سے
یون آیا ہے پس کہا ام سلمہ رضی نے اسوقت کھلے رہین گے قدم انکے فرمایا پس لٹکاوین ہاتھ بھر نہ زیادہ کرین اسپر وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَهْطٍ مِنْ مُزَيْنَةَ فَبَايَعُوْهُ وَاِنَّهُ لَمُطْلَقُ الْاَزْرَارِ فَاَدْخَلْتُ يَدِيْ فِيْ جَيْبِ قَمِيْصِهٖ فَمَسِسْتُ الْخَاتَمَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ
اور روایت ہے معاویہ بن قرہ رضی سے اسنے نقل کی اپنے باپ سے کہا اسنے کہ آیا مین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ساتھ ایک جماعت کے قوم مزینہ سے یعنی
واسطے بیعت اسلام کے پس بیعت کی انھون نے حضرت سے اس حال مین کہ حضرت بیٹھے ہوئے تھے گھنڈیان کھلے ہوئے پس داخل کیا مین نے ہاتھ اپنا بیچ گریبان
قمیص حضرت کے پس ہاتھ پھیرا مین نے مہر نبوت پر نقل کی یہ ابوداؤد نے ف گریبان آنحضرت کے پیراہن کا سینہ مبارک پر تھا چنانچہ بہت حدیثین
دلالت کرتی ہین اسپر اور شیخ جلال الدین سیوطی نے کہا کہ بعضے لوگ کہ انکو علم سنت کا نہین گمان کرتے ہین کہ رکھنا گریبان پیراہن کا سینہ پر بدعت ہے
یہ قول انکا باطل ہے ح وَعَنْ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِلْبَسُوا الثِّيَابَ الْبِيْضَ فَاِنَّهَا اَطْهَرُ وَاَطْيَبُ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے سمرہ رضی سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہنو کپڑے سفید اسلیے کہ تحقیق وہ بہت پاک ہین اور بہت پاکیزہ اور
خوشتر ہوتے ہین اور کفن دو سفید اپنے مردونکو نقل کی یہ احمد اور ترمذی و نسائی اور ابن ماجہ نے ف بہت پاک ہوتے ہین بسبب اسکے کہ بہت دھوئے
جاتے ہین بسبب جلدی میلے ہونیکے بخلاف کپڑے رنگین کے کہ میل خوردہ ہوتا ہے اور اس سبب سے نہین دھویا جاتا ہے مگر بعد دیر کے اور بہت پاکیزہ ہوتا ہے
بسبب نہ ملنے کے اور رنگون مین اور خوشتر ہے بسبب میلان طبع سلیم کے طرف اسکے اور جہان کہ ضرورت ہوتی ہے جیسے کہ اختیار کیا ہے بعض صوفیہ نے
کپڑا نیلہ وغیرہ بسبب قلت محنت دھونے اسکے کے پس وہ خارج ہے اس حکم سے پھر جاننا چاہیے کہ سفید کپڑا افضل ہے کفن مین اسلیے کہ میت روبرو ہوتا ہے
ملائکہ سے جیسے کہ پہننا اسکا افضل ہے واسطے اسکے کہ حاضر ہو محافل مین اور داخل ہونیکے مسجد مین واسطے جمعہ اور جماعت کے اور ملاقات علما کے اور
اور بزرگون کے لیکن عیدین مین بعضون نے کہا کہ افضل ہے وہ کپڑا قیمتی زیادہ ہو نظر کرنے کر طرف اظہار مزید نعمت کے اور مؤید ہے اسکی وہ روایت کہ آنحضرت
اوڑھتے تھے چادر سرخ خطون کی عیدین مین اور جمعہ مین ح مع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اعْتَمَّ سَدَلَ عِمَامَتَهٗ بَيْنَ كَتِفَيْهِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ابن عمر رضی سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت پگڑی باندھتے
شملہ چھوڑتے پگڑی اپنی کا درمیان مونڈھون اپنے کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ عَمَّمَنِيْ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَدَلَهَا بَيْنَ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے عبدالرحمن ابن عوف سے کہ کہا پگڑی بندھوائی مجکو پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے پس شملہ لٹکا دیا آگے میرے اور پیچھے میرے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی دونون طرف شملہ چھوڑا سینہ پر اور پیٹھ پر جاننا چاہیے
کہ باندھنا عمامہ کا سنت ہے اور بہت حدیثین اسکی فضیلت مین آئی ہین اور آیا ہے کہ دو رکعتین عمامہ سے بہتر ہین ستر رکعتون بلا عمامہ سے اور
جاننا چاہیے کہ چھوڑنا شملہ کا عمامہ مین افضل ہے ولیکن دائمی نہین آنحضرت کبھی شملہ چھوڑتے تھے اور کبھی نہ چھوڑتے تھے اور کبھی گردن سے نیچا اور

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اور کبھی ایک سرا دستار کا دستار مین اُڑس لیتے اور چھوڑتے سرا دوسرا اور شملہ آنحضرتؐ کا اکثر پیٹھ پیچھے ہوتا تھا اور کبھی داہنی طرف اور کبھی دو شملہ ہوتے درمیان مونڈھون کے اور چھوڑنا شملہ کا بائین طرف بدعت ہے کذا قیل وارد ہے مقدار شملہ کی چار انگشت ہے اور اکثر ہاتھ بھر اور درازی اسکی زیادہ اس سے بدعت ہے اور داخل اسبال و اسراف ممنوع کے اور اگر بطریق تکبر کے ہو حرام ہو ورنہ مکروہ و خلاف سنت اور لکھا ہے محدثین نے کہ تخصیص چھوڑنے شملہ کی بوقت نماز کے بھی موافق سنت کے نہین اور صواب یہ ہے کہ چھوڑنا شملہ کا مستحب ہے اور سنن زوائد سے ہے بمقابلہ سنن ہدی کے اور اُسکے ترک مین گناہ برائی نہین اگرچہ اسکے فعل مین ثواب و فضیلت ہے اور بعضون نے جو سنت موکدہ کہا ہے خلاف تحقیق ہے اور کنز مین کہا مستحب ہے پہننا سیاہ کا اور چھوڑنا شملہ کا درمیان مونڈھون کے وہکذا فی غیرہ من کتب الحنفیۃ **ع** وَعَنْ رُكَانَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرْقُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَاِسْنَادُهُ لَيْسَ بِالْقَائِمِ اور روایت ہے رکانہ سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا فرق درمیان ہمارے اور درمیان مشرکین کے پگڑی باندھنی ہے ٹوپیون پر نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اسکے نہین درست **ف** اس حدیث کو ابو داؤد نے بھی روایت کیا ہے اور سکوت کیا اس سے اور شاید کہ اسناد اسکی درست ہو یا حاصل ہو درستی بسبب دونون کے اور عبارت حدیث کی دو احتمال رکھتی ہے ایک تو یہ کہ ہم دستار باندھتے ہین ٹوپی پر اور مشرک دستار باندھتے ہین بغیر ٹوپی کے اور دوسرا احتمال یہ ہے کہ ہم دستار باندھتے ہین ٹوپی پر اور وہ ٹوپی ہی فقط پہنتے ہین بغیر عمامہ کے اور لکھا ہے شارحین نے کہ مراد معنی اول ہین سلیے کہ دستار باندھنی مشرکون کی بتیقن معلوم ہے اور پہننا نری ٹوپی کا غیر واقع ہے **ع** وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُحِلَّ الذَّهَبُ وَالْحَرِيْرُ لِلْاِنَاثِ مِنْ اُمَّتِيْ وَحُرِّمَ عَلٰى ذُكُوْرِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے ابی موسیٰ اشعری سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال کیا گیا سونا اور ریشم واسطے عورتون کے میری امت سے اور حرام کیا گیا اوپر مردون امت میری کے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** لفظ مرد شامل ہے لڑکون کو بھی لیکن از بسکہ وہ مکلف نہین ہین حرام ہے پہنانا پہنانے والون پر اور مراد سونے سے زیور سونے کا ہے والا ظروف سونے کے اور چاندی کے حرام ہین مردون اور عورتون پر اور اسی طرح زیور چاندی کا مخصوص ساتھ عورتون کے مگر جسقدر کہ مستثنیٰ ہے مردون کیلیے قسم انگوٹھی وغیرہ سے **ع** وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ عِمَامَةً اَوْ قَمِيْصًا اَوْ رِدَاءً ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا كَسَوْتَنِيْهِ اَسْاَلُكَ خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب پہنتے کپڑا نیا نام لیتے اسکا ساتھ نام اسکے کے پگڑی یا کرتا یا چادر پھر کہتے یا الٰہی تیرے ہی لیے حمد ہے اوپر پہنانے تیرے کے مجکو اس قمیص کے تئین یا الٰہی مانگتا ہون تجھ سے بھلائی اس کپڑے کی کہ خیر ہے بدن پر ہے اور کوئی آفت اسکو نہ پہونچے اور مانگتا ہون بھلائی اس چیز کی کہ بنایا گیا ہے یہ کپڑا اسکے لیے یعنی اسکو پہنکر طاعت تیری کرون اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے برائی اسکے سے اور برائی اس چیز کی سے کہ بنایا گیا ہے یہ واسطے اسکے یعنی اسکو پہنکر گناہ نکرون نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے **ف** پہنتے نیا کپڑا ابن حبان اور خطیب اور بغوی نے روایت کیا ہے کہ جب آنحضرتؐ ارادہ کرتے نیا کپڑا پہننے کا تو پہنتے اسکو دن جمعہ کے اور پگڑی یا کرتا الخ یعنی نام لیتے اسکا برابر ہے کہ ہوتا کپڑا اگر پگڑی یا کرتا یا چادر یا اور کپڑا اور مقصود تعمیم ہے اور تخصیص بطریق تمثیل کے ہے اور نام اسطرح لیتے کہ کہتے رزقنی اللہ او عطانی اور کسانی ہذا العمامۃ و القمیص و رداء یا کہتے ہذا قمیص و رداء او عمامۃ اور اول ظاہر تر ہے **ع** وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَكَلَ طَعَامًا ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنِيْ هٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ اَبُوْ دَاؤُدَ وَمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ

من غیر حول منی ولا قوة غفر له ما تقدم من ذنبه وما تأخر — اور روایت ہے معاذ بن انس رض سے کہ تحقیق رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
شخص کہ کھاوے طعام پھر کہے سب تعریف ہے واسطے اُس اللہ کے کہ کھلایا مجکو یہ کھانا اور روزی پہنچایا مجکو یہ کھانا بغیر حیلہ اور بغیر قوت کے کہ میری جانب سے
ہو بخشے جاتے ہیں واسطے اسکے جو کچھ کہ پہلے کیے ہیں گناہ یعنی صغیرہ نقل کی یہ ترمذی نے اور زیادہ کیا ابوداؤد نے جو شخص کہ پہنے کپڑا پس کہے
سب تعریف ہے واسطے اُس اللہ کے کہ پہنایا مجکو یہ کپڑا اور دیا مجکو یہ بغیر حیلہ اور قوت کے میری جانب سے بخشے جاتے ہیں واسطے اسکے اگلے پچھلے گناہ وعن عائشة
قالت قال لی رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عائشة ان اردت اللحوق بي فليكفك من الدنيا كزاد الراكب واياك ومجالسة الاغنياء ولا تستخلقي
ثوبا حتى ترقعيه رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث صالح بن حسان وقال محمد بن اسمعيل صالح بن حسان
منكر الحديث — اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا فرمایا مجکو رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہ اگر چاہتی ہو تو ملنا ساتھ میرے
یعنی اتصال پیوستگی چاہتی ہو ساتھ میرے دنیا اور آخرت میں بس چاہیے کہ کفایت کرے تجکو دنیا سے مانند توشہ سوار کے اور بچتی رہو ہمنشینی دولتمندوں سے
اور نہ پرانا گن کپڑے کو اور نہ پھینکدے اسکو بسبب کہنگی کے یہانتک کہ پیوند کرے تو اسکو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے
ہم اسکو مگر یہ حدیث صالح بن حسان کی سے اور کہا محمد بن اسمٰعیل نے یعنی بخاری نے کہ صالح بن حسان منکر الحدیث ہی یعنی حدیث اسکی منکر ہی ف
مانند توشہ سوار کے رغبت دلائی حضرت نے اوپر قناعت کرنے کے تھوڑیسی چیز دنیا کی پر اور تخصیص سوار کی شاید اسلیے ہو کہ وہ تیز چلتا ہو منزل پر
جلد پونہچتا ہو پس اسکو تھوڑا سا توشہ کافی ہو بخلاف پیادہ کے کہ سفر میں دیر لگتی ہو اسکو پس اسکو توشہ بہت لینا پڑتا ہو اور بچتی رہ آخر اسلیے کہ
ہمنشینی انکی باعث ہوتی ہو محبت شہوات ولہوات کی اسی لیے فرمایا اللہ تعالے نے لا تمدن عینیک الایة اور ایک روایت میں آیا ہو کہ فرمایا حضرت نے
بچو ہمنشینی موتے کی سے کہا گیا کہ وہ کون ہیں یارسول اللہ فرمایا اغنیا اور پیوند کرے تو پھر پہنے اسکو ایکبار اسمیں رغبت دلائی اوپر کفایت کرنے کے
کپڑے حقیر پر چنانچہ حضرت عمر رض سے منقول ہو کہ ایام خلافت میں ایک روز خطبہ پڑھتے تھے بارہ پیوند کا تہبند باندھے ہوے ع ح وعن ابی امامة
اياس بن ثعلبة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا تسمعون الا تسمعون ان البذاذة من الايمان ان البذاذة من الايمان رواه ابو داود
اور روایت ہے ابی امامہ رض سے کہ نام اسکا ایاس بن ثعلبہ ہے کہ کہا اسنے فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نہیں سنتے تم کیا نہیں سنتے تم یعنی سنو کہ
تحقیق کہنگی کپڑونکی اور ترک کرنا زینت دنیا کا اخلاق ایمان سے ہے تحقیق کہنگی کپڑونکی اور ترک کرنا زینت دنیا کا اخلاق ایمان سے ہو نقل کی یہ ابوداؤد نے
ف یعنی تواضع لباس میں اور بچنا زینت دنیا سے اخلاق اہل ایمان سے ہے کہ ایمان لانا آخرت پر اور زینتوں آخرت کی پر باعث اسکا ہوا ہو
ع ح وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لبس ثوب شهرة في الدنيا البسه الله ثوب مذلة يوم القيمة رواه الترمذي واحمد و
ابو داود وابن ماجة — اور روایت ہے ابن عمر رض سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پہنے کپڑا شہرت کا دنیا میں پہناویگا اسکو اللہ تعالے
کپڑا ذلت کا دن قیامت کے نقل کی یہ ترمذی اور احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف کپڑا شہرت کا الخ یعنی کپڑا جو کوئی پہنے نفیس بقصد اظہار عزت و تکبر کے
کہ بسبب اسکے اپنے تئین لوگوں میں معزز و مشہور کرنا چاہے اسکو اللہ تعالے پہناویگا کپڑا ذلیل اور بڑا کہ ساتھ اسکے ذلیل اور بے عزت کریگا اسکو دن قیامت کے
اور اس سے یہ سمجھا گیا کہ جو کوئی اختیار کریگا کپڑا ذلت و تواضع کا اللہ تعالے کی خوشی کے لیے دنیا میں پہناویگا اسکو اللہ تعالے کپڑا عزت کا عقبے میں اور
بعضوں نے کہا کہ مراد شہرت کے کپڑے سے کپڑے حرام ہیں کہ مباح نہیں پہننا انکا اور بعضوں نے کہا کہ وہ کپڑا مراد ہو جو کہ بقصد تکبر کے اور خوار رکھنے فقرا کے
اور دل شکستہ کرنے انکے کے پہنے اور بعضوں نے کہا کہ وہ کپڑا مراد ہو کہ بقصد مسخرگی اور ہنسانے کے پہنے یا بقصد اظہار زہد و پارسائی کے پہنے اور بعضوں نے
کہا تاویل کیا ہو کپڑے کو ساتھ نفس اعمال کے کہ عمل کرے از راہ ریا کے اور اپنے تئین ساتھ اسکے مشہور کرے اور اسمیں شک نہیں کہ وجہ اول ظاہر ہو اور موافق تر

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

ساتھ ساق حدیث کے ✤ ع م ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے اسی ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہ مشابہت کرے ساتھ کسی قوم کے پس وہ انہین سے ہے نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نے ف یعنی جو کوئی مشابہت کرے اپنے تئین ساتھ کفار کے مثلاً لباس وغیرہ مین یا ساتھ فساق و فجار کے یا ساتھ اہل تصوف و صلحا کے پس وہ انہین سے ہے یعنی گناہ و خیر انکے سے لکھے جاتے ہین یہ کلمہ جامع ہے بہت سی باتونکو یعنی مشابہت عام ہے خواہ اخلاق مین ہو یا افعال مین ہو یا لباس مین ہو یا کوانے مین ہو یا پینے مین یا رہنے مین یا بولنے مین یا مکان بنانے مین و غیر ذالک ✤ ع وَعَنْ سُوَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَبْنَاءِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبِ جَمَالٍ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ تَوَاضُعًا كَسَاهُ اللّٰهُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ وَمَنْ تَزَوَّجَ لِلّٰهِ تَوَّجَهُ اللّٰهُ تَاجَ الْمُلْكِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ مِنْهُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ حَدِيْثَ اللِّبَاسِ ✤ اور روایت ہے سوید بن وہب سے کہ نقل کی ایک شخص سے کہ تھا اولاد اصحاب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سے کہ نقل کی اُسنے اپنے باپ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چھوڑدے کپڑا زیب و زینت کا پہننا اس حال مین کہ قادر ہو اُسپر اور ایک روایت مین لفظ تواضعا کا زیادہ آیا ہے یعنی چھوڑدے کپڑا زیب و زینت کا پہننا بسبب زہد اور تواضع اور کسر نفسی کے پہناویگا اُسکو اللہ تعالے جوڑا بزرگی کا یعنی بہشت کا جوڑا اُسکو دیگا کہ باعث رفعت و بزرگی کا ہوگا یا بزرگی اُسکو عطا فرماویگا دنیا اور آخرت مین بحکم مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ کے اور جو کوئی نکاح کرے واسطے خدا کے پہناویگا اُسکو اللہ تاج بادشاہت کا نقل کی یہ ابوداؤد نے اور نقل کی یہ ترمذی نے جملہ اس حدیث سے حدیث لباس کی معاذ بن انسؓ سے ف قادر ہو اُسپر یعنی اُس کپڑے کے پہننے پر اور ترک کیا ہو اللہ کے ڈر سے یا بامید ملنے مرتبہ آخرت کے یا واسطے حقیر جاننے زینت دنیا کے اور نکاح کرے واسطے خدا کے یعنی نکاح کرے کسی ایسی عورت سے کہ وہ نہ اُسکے برابر ہو کفوئیت مین اور نہ عزت مین اور نہ غنا مین محض اللہ کی رضا کیلئے یا واسطے محفوظ رکھنے نفس کے فتنے سے اور محافظت دین کی اور طلب نسل کی ہو اور تاج بادشاہت کا یعنی بہشت مین تاج بادشاہت عطا فرماویگا اُسکو یا یہ کنایہ ہے توقیر اُسکی سے دنیا اور آخرت مین اور حدیث لباس کی کہ کہا من ترک لباس جمال الخ نہ حدیث تزوج کی یعنی من تزوج للہ الخ ✤ ع م ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ يُرَى أَثَرُ نِعْمَتِهِ عَلَى عَبْدِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے اُنہوں نے نقل کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہ کہا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالے دوست رکھتا ہے یہ کہ دکھلایا جاوے اثر نعمت اُسکی کا اوپر بندہ اُسکے کے نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی جب دیوے اللہ تعالے بندے کو نعمت تو ظاہر کرے اُسکو یعنی کپڑے پہنے لائق حال اپنے کے بغیر مبالغہ اور اسراف کے بقصد اظہار نعمت شکر گذاری اُسکے کے اور تا محتاج واسطے طلب زکوٰۃ و صدقات کے اُسکی طرف رجوع کرین نہ بقصد تکبر اور اترانے کے اس سے معلوم ہوا کہ چھپانا نعمت کا روا نہیں اور گویا موجب کفران نعمت کا ہے اور اسیطرح جو نعمت کہ اللہ تعالے بندے کو دیوے مثل علم و فضل کے چاہیے کہ ظاہر کرے اُسکو تا لوگ فایدہ اُٹھاوین اُس سے اگر کوئی کہے اوپر کی حدیث مین رغبت دلائی ترک زینت پر اور یہان رغبت دلائی زینت کرنے پر پس دفع تعارض نہین کیونکر ہو جواب یہ ہے کہ رغبت دلائی ترک زینت پر تاکہ نہ اعراض کرے اُس سے وقت حاجت کے اور نہ تکلف کرے واسطے کپڑون مکلف کے جیسے کہ دیکھی جاتی ہے عادت لوگونکی یہانتک کہ علما و صوفیہ مین بھی پس جو شخص کہ پکڑے ترک زینت کو عادت باوجود قدرت کے نئے کپڑے پر اور نظافت پر پس نہین اچھا اسلیے کہ یہ خست ذات ہے ✤ ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ أَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرًا فَرَأَى رَجُلًا شَعِثًا قَدْ تَفَرَّقَ شَعْرُهُ فَقَالَ أَمَا كَانَ يَجِدُ هَذَا مَا يُسَكِّنُ بِهِ رَأْسَهُ وَرَأَى رَجُلًا عَلَيْهِ ثِيَابٌ وَسِخَةٌ فَقَالَ أَمَا كَانَ يَجِدُ هَذَا مَا يَغْسِلُ بِهِ ثَوْبَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا آئے ہمارے پاس پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ملاقات کو پس دیکھا ایک شخص پراگندہ بال کو کہ پراگندہ تھے بال اُسکے سر کے پس فرمایا کیا نہین پاتا یہ شخص اُس چیز کو کہ سمیٹے اور درست کرے ساتھ اُسکے بال سر اپنے کے اور دیکھا ایک اور شخص کو کہ تھے اُسکے بدن پر کپڑے میلے پس فرمایا کیا نہین پاتا یہ شخص اُس چیز کو کہ دھوئے ساتھ اُسکے کپڑے اپنے نقل کی یہ احمد اور نسائی نے ف یعنی صابون وغیرہ یا پانی اور اس سے معلوم ہوا

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اکہ اصلاح بدن اور ستھرائی کپڑون کی نزدیک آنحضرت کے محبوب تھی اور خلاف اسکا مکروہ اور یہ جو آیا ہی کہ البذاذۃ من الایمان تو مراد بذاذۃ سے قناعت
کرنی ہی کپڑے موٹے جھوٹے پر پس نہین منافی ہی وہ نظافت کے کہ جسکے حق مین آیا ہی اِنَّھَا مِنَ الدِّیْنِ اور نہین مستلزم ہی بذاذۃ مذلت کو نزدیک
اہل یقین کے واللہ اعلم ۱۲ع وَعَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیَّ ثَوْبٌ دُوْنٌ فَقَالَ لِیْ اَلَکَ مَالٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مِنْ اَیِّ
الْمَالِ قُلْتُ مِنْ کُلِّ الْمَالِ قَدْ اَعْطَانِیَ اللّٰہُ مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالْخَیْلِ وَالرَّقِیْقِ قَالَ فَاِذَا اٰتَاکَ اللّٰہُ مَالًا فَلْیُرَ اَثَرُ نِعْمَۃِ اللّٰہِ عَلَیْکَ وَکَرَامَتِہٖ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ
وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ بِلَفْظِ الْمَصَابِیْحِ اور روایت ہے ابی الاحوص رض سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا آیا مین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس
اس حال مین کہ میرے بدن پر تھے کپڑے ناکارہ پس فرمایا مجکو کیا ہے تیری پاس مال کہا مین نے کہ ہان فرمایا کس قسم کا مال ہی کہا مین نے ہر قسم کا مال ہے
تحقیق دیا ہی مجکو اللہ تعالے نے اونٹ اور گائین اور بکری اور گھوڑا اور غلام فرمایا پس جبکہ دیا ہی تجکو اللہ نے مال پس چاہیے کہ دکھیا جاوے تجپر اثر نعمت اللہ
کا اور اثر بزرگ کرنے اُسکے کا تجکو نقل کی یہ نسائی نے اور شرح السنہ مین روایت کی ہی ساتھ اون لفظون کے کہ مصابیح مین مذکور ہین یعنی عبارت مختلف ہے
اور مضمون دونونکا ایک ہے ف یعنی پہن کپڑا اچھا تاکہ جانین لوگ کہ تو غنی ہی اور اللہ نے دی ہین تجکو نعمتین اور شرح السنہ مین لکھا ہی کہ یہ بات حاصل
ہوتی ہی بیچ پہننے کپڑے اچھے اور ستھرے اور نئے کے بقدر مقدور کے بغیر اسکے کہ مبالغہ کرے نفاست مین اور باریک پہننے مین اور اوپر تلے پہننے مین اور منقول
ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ منع فرماتے تھے شہرتین سے باریک کپڑے سے اور موٹے سے اور نرم سے اور سخت سے اور دراز سے اور کوتاہ سے ولیکن بین بین ہو
اسکے کذا ذکر علی اور حضرت شیخ رح نے لکھا ہی کہ کہنگی کپڑے کی محمود ہی اور افعال ایمان سے ہے بشرطیکہ بقصد اختیار فقر و زہد کے دُنیا مین اور تواضع اور انکسار کے ہو اور
اگر بسبب بُخل و خست کے ہو باوجود قدرت کے تو قبیح و مذموم ہے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ رَجُلٌ وَعَلَیْہِ ثَوْبَانِ اَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو رض سے کہ کہا گذرا ایک شخص اس حال مین کہ اُسپر تھے دو کپڑے سُرخ پس سلام علیک
کی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پس نہ جواب دیا آپنے اُسکو سلام کا نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے ف یہ حدیث صریح دلالت کرتی ہی اسپر کہ سُرخ کپڑا
پہننا مرد کو حرام ہی اور دلالت کرتی ہی اسپر کہ جو شخص مرتکب ہو ممنوع چیز کا وقت سلام کرنیکے مستحق جواب نہین اور اکرام کرنیکا نہین ہوتا اور بیٹھنا ریشمی کپڑے
پر بھی مکروہ ہی مانند پہننے کے نزدیک صاحبین رح اور ائمہ ثلثہ کے اور امام اعظم رح کے نزدیک جائز ہی اور اسکا لحاف بھی اوڑھنا مکروہ ہی لیکن تکیہ کرنا حریر پر اور سونا
اُسپر جائز ہی نزدیک امام ابی حنیفہ رح کے اور مکروہ ہی نزدیک صاحبین کے ۱۲ع موح وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اَرْکَبُ
الْاُرْجُوَانَ وَلَا اَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ وَلَا اَلْبَسُ الْقَمِیْصَ الْمُکَفَّفَ بِالْحَرِیْرِ وَقَالَ اَلَا وَطِیْبُ الرِّجَالِ رِیْحٌ لَا لَوْنَ لَہٗ وَطِیْبُ النِّسَاءِ لَوْنٌ لَا رِیْحَ لَہٗ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے
عمران بن حصین رض سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین سوار ہوتا مین زین پوش ارغوانی پر یعنی سُرخ پر اور نہین پہنتا مین کسنبا اور نہین پہنتا مین پیراہن
کہ سنجاف لگا ہو ریشمی اور فرمایا خبردار ہو اور خوشبوی کہ مرد لگاوین چاہیے کہ بو رکھتی ہو نہ رنگ مانند گلاب و عطر وغیرہ کے تا زینت لازم نہ آوے اور خوشبوی
عورتونکی چاہیے کہ رنگ رکھتی ہو نہ بو یعنی مانند زعفران اور مہندی اور مانند انکے کے تا بو باہر نہ پہونچے اور سبب فتنہ اور ابتلاء مردونکی نہ ہو نقل کی یہ ابوداود
نے ف ارجوان ساتھ پیش ہمزہ کے اور جیم کے اور بیچ مین انکے رے ساکن ہی یعنی زین پوش ریشمی سُرخ کے اور معنی یہ ہین کہ نہین سوار ہوتا مین اُس جانور پر کہ اُسکے
زین پر ارجوان ہو کذا قالہ بعض الشراح من علمائنا اور نہایہ مین لکھا ہی کہ ارجوان معرب ارغوان کا ہی اور وہ ایک درخت ہے کہ اُسمین سُرخ پھول لگتے ہین اور جو رنگ
مشابہ اُسکے ہوتا ہی اُسکو بھی ارجوان کہتے ہین اور بعضونے کہا ارجوان ایک رنگ سُرخ ہی اور قاموس مین کہا کہ ارجوان سُرخ کو کہتے ہین کہتا ہون مین کہ ظاہر
یہ ہی کہ مُراد ارجوان سے حدیث مین سُرخ ہی برابر ہی کہ ریشمی ہو یا غیر اُسکا اور اُسمین بڑا مبالغہ ہی بیچ پرہیز کرنیکے سُرخ کے پہننے سے اسلیے کہ سوار ہونے پر باوجودیکہ
اطلاق پہننے کا نہین آتا اُس سے بچتے تھے تو پہننے سے بطریق اولے بچتے ہونگے اور نہین پہنتا مین پیراہن الخ یعنی سنجاف جسمین زیادہ ہو چار انگشت سے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

وہ نہین پہنتا یا حمل کیا جاوے ورع اور تقوائے پر اور رنگ رکھتی ہو نہ بو آنخ نہین جائز ہی عورت کو ایسی چیز لگانی کہ بوے خوش رکھتی ہو وقت نکلنے کے اپنے گھر سے اور جائز ہی جبکہ نہ نکلین آور حدیث خبر ہی بمعنی امر کے اور معنی یہ ہین کہ مو خوشبو مردونکی بدون رنگ کے اور خوشبو عورتونکی رنگ ہو نہ بو اور شمائل مین یون آیا ہی کہ طیب مردونکی وہ چیز ہے کہ ظاہر ہو بو اسکی اور پوشیدہ ہو رنگ اُسکا اور طیب عورتونکی رنگ ظاہر اور بو پوشیدہ اور ظاہرا یہان بھی وہی مراد ہی اسلیے کہ طیب بغیر بو کے نہ ہوگی پس اثبات بو اسکے لیے بیفائدہ ہوا اور نفی اُسکی غیر صحیح ﴿ع﴾ ﴿ح﴾ **وَعَنْ** اَبِیْ رَیْحَانَۃَ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ عَشْرٍ عَنِ الْوَشْرِ وَالْوَشْمِ وَالنَّتْفِ وَعَنْ مُکَامَعَۃِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ بِغَیْرِ شِعَارٍ وَعَنْ مُکَامَعَۃِ الْمَرْأَۃِ الْمَرْأَۃَ بِغَیْرِ شِعَارٍ وَاَنْ یَّجْعَلَ الرَّجُلُ فِیْ اَسْفَلِ ثِیَابِہٖ حَرِیْرًا مِثْلَ الْاَعَاجِمِ اَوْ یَجْعَلَ عَلٰی مَنْکِبَیْہِ حَرِیْرًا مِثْلَ الْاَعَاجِمِ وَعَنِ النُّھْبٰی وَعَنْ رُکُوْبِ النُّمُوْرِ وَلُبُوْسِ الْخَاتَمِ اِلَّا لِذِیْ سُلْطَانٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابی ریحانہ رضے سے کہ منع فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دس چیزونسے دانتونکی تیز کرنیسے اور گودنیسے اور بال اُکھاڑنیسے اور ہمخواب ہونے مرد کے سو ساتھ مرد کے بدون حائل ہونیکے کپڑے کے اور ہمخواب ہونے عورت کے سو ساتھ عورت کے بدون حائل ہونے کپڑے کے اور منع کیا اس سے کہ لگاوے مرد نیچے کپڑے کے ریشم یعنی استر ریشم کا مانند عجمیون کے یا لگاوے مونڈھونپر ریشمی کپڑا مانند عجمیون کے اور منع کیا لوٹنے سے اور سوار ہونیسے اوپر زین چیتے کے چمڑے کے اور منع کیا پہننے چھاپ کے سو مگر واسطے صاحب حکومت کے نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے **ف** دانتونکی تیز کرنیسے عرب مین عورتین بڑھیان دانتونکی سرے تیز کیا کرتی تھین اور باریک تا مشابہ جوانونکی ساتھ ہون اس سے حضرت نے منع فرمایا اور گودنیسے یعنی سوئی سے بدن گودکر نیل یا سرمہ بھرتی ہین اس سے بھی منع فرمایا اور بال اُکھاڑنیسے یعنی سفید بال داڑھی اور سر کے چُننے یا اُکھاڑنے بال داڑھی اور بھون کے واسطے زینت کے یا عورتین جو بال چہرے پر سے اُکھاڑین یعنی پیشانی کے بال چُنے اس سے بھی حضرت نے منع فرمایا اور سبب منع کا ان چیزون سے یہ ہی کہ لازم آتی ہی تغیر خلقت الٰہی کی اور ارتکاب ہوتا ہی تکلف مذموم کا اگرچہ عورتونکو زینت حلال ہے لیکن ان تکلفات سے منع فرمایا اور بعضون نے بالونکے اُکھیڑنے کو ساتھ اُکھیڑنے بالون سر اور داڑھی کے وقت مصیبت کے تفسیر کیا ہی اور ہمخواب ہونے مرد کے سے الخ یعنی دونون ایک کپڑے مین ننگے سووین اور ظاہر اطلاق ہی اور احتمال یہ بھی ہی کہ ہو نہی مقید ساتھ اس حال کے کہ نہ ہووے دونون ستر ڈھکے ہوئے اور ایسے ہی دونون احتمال عورتونکی حق مین ہین اگر خوف فتنہ اور فساد کا ہو خود ظاہر ہی اور بغیر اسکے بھی خالی ترک ادب اور بیحیائی سے نہین اور استر ریشم کا الخ یعنی ریشمی کپڑا پہننا حرام ہی مردونکو خواہ ابرہ ہو ریشمی خواہ استر روایت صحیح یہی ہی اور مونڈھونپر ریشمی کپڑے سے مراد علم حریر ہی زیادہ چار انگشت سے اور ہو سکتا ہی کہ مراد ڈالنا کپڑے حریر کا ہو مانند دوپٹے کے کندھے پر بطریق تکبر کے اور چیتے کے چمڑے پر سوار ہونیسے اسلیے منع فرمایا کہ مشابہت متکبرین کے ساتھ ہوتی ہی اور بعضے مشایخ نے لکھا ہی کہ بیٹھنا اوپر چمڑے چار پایون اور درندون کے موجب قساوت اور تفرقہ وقت کا ہی اور واسطے صاحب حکومت کے مانند بادشاہ اور قاضی اور امیر وغیرہ کے یعنی پہننا چھاپ کا بغیر احتیاج کے محض زینت کے لیے مکروہ تنزیہی ہی اور بعضون نے کہا کہ یہ منسوخ ہی بدلیل اسکے کہ صحابہ رض پہنتے تھے حضرت کے عصر مین اور خلفا کی وقت مین اور کوئی انکار نہین کرتا تھا ﴿ع﴾ ﴿ح﴾ **وَعَنْ** عَلِیٍّ قَالَ نَھَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّھَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّیِّ وَالْمِیَاثِرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِاَبِیْ دَاؤدَ قَالَ نَھٰی عَنْ مَیَاثِرِ الْاُرْجُوَانِ اور روایت ہے علی رض سے کہ کہا منع کیا مجکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پہننے چھاپ سونے کی سے اور پہننے قسی کپڑے سے اور استعمال میاثر کے سے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور بیچ ایک روایت ابو داؤد کے یون ہی کہ کہا حضرت علی رض نے کہ منع فرمایا آنحضرت نے میاثر ارغوانی سے یعنی سُرخ سے **ف** سونے کی چھاپ پہننی چارون علما کے نزدیک حرام ہی اور بعضے صحابہ رض سے مانند طلحہ رض اور سعد اور صہیب کے جو پہننا اسکا منقول ہی پہلے نہی سے ہوگا اور قسی ساتھ زبر قاف اور تشدید سین مکسورہ کے نسبت ہے طرف قس کے کہ نام ہی ایک شہر کا شہرون مصر سے وہانکے کپڑے کو قس کہتے ہین کہا بعض شراح نے کہ وہ ایک قسم کپڑے کی ہی کہ اسمین خطوط ریشمی ہوتے ہین انتہی پس نہی تنزیہہ کیلئے ہوگی بنا بر ورع کے اور کہا ابن ملک نے کہ نہی اُس سے جب ہے کہ ہو ریشمی یعنی کل ریشمی ہو یا بانا اُسکا ریشمی ہو پس نہی تحریم کے لیے ہوگی اور کہا طیبی نے کہ وہ کپڑا کتان کا ہوتا ہی ملا ہوا ساتھ ریشم کے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اور میاثر ساتھ زیر میم کے جمع میثرہ کی ہے ساتھ زیر میم کے زین پوش سرخ کو کہتے ہیں اور اکثر ریشمی ہوتا ہے اور نہی بھی اس صورت میں ہے کہ ریشمی ہو کذا ذکرہ بعض الشراح من علمائنا اور احتمال ہے یہ کہ ہو نہی اس صورت میں بھی کہ سوتی ہو اس صورت میں نہی تنزیہی ہو گی بسبب تشبہ و تنعم کے اور مشابہت کے ساتھ متکبران عجم کے ۔ (نوع) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْكَبُوا الْخَزَّ وَلَا النِّمَارَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے معاویہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ سوار ہو تم اوپر زین پوش خز کے اور نہ سوار ہو اوپر زین پوش چیتے کے چمڑے کے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف خز زمانہ سابق میں نام ایک کپڑے کا تھا کہ بنا جاتا تھا صوف و ریشم سے اور وہ مباح ہے اور صحابہ اور تابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اسکو پہنا ہے پس نہی اس سے بعلت تشبہ کے ساتھ عجمیوں کے ہو گی کہ بطریق تکبر کے اسکو زین پر ڈالتے تھے اور اگر مراد خز سے وہ ہو کہ اب معروف ہے کہ تمام ریشم کا ہوتا ہے وہ حرام ہے مطلقًا اور اسی معنی پر محمول ہے اس حدیث میں کہ آخر زمانہ میں ایک قوم پیدا ہو گی کہ حلال جانیں گے خز اور حریر کو اور لکھا ہے علمائے کہ یہ قسم زمان نبوت میں نہ تھی پس خبر دینی اسکی ساتھ غیب کے معجزہ آپکا ہے کذا قال الشیخ اور ملا علی رح نے لکھا ہے کہ بعض شراح نے علما ہمارے سے لکھا ہے کہ مراد خز سے وہ کپڑا ہے کہ تمام یا اکثر اسمیں ریشم ہو وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا زین پوش سرخ سے نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں وَعَنْ أَبِي رِمْثَةَ التَّيْمِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ وَلَهُ شَعْرٌ قَدْ عَلَاهُ الشَّيْبُ وَشَيْبُهُ أَحْمَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ وَهُوَ ذُو وَفْرَةٍ وَبِهَا رَدْعٌ مِنْ حِنَّاءٍ اور روایت ہے ابی رمثہ تیمی سے کہا آیا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں کہ حضرت پر دو کپڑے سبز تھے اور حضرت کے بال تھے تھوڑے سے یعنی سر اور داڑھی میں کہ غالب آیا تھا انپر بڑھاپا یعنی سفیدی اور بڑھاپا انکا سرخ تھا نقل کی یہ ترمذی نے اور ابوداؤد کی روایت میں یوں ہے کہ حضرت صاحب وفرہ تھے اور ان بالوں میں اثر تھا مہندی کا ف سبز تھے یعنی نرے سبز تھے یا خطوط سبز تھے انمیں اور بیچ عدد بالوں سفید حضرت کے کئی روایتیں آئی ہیں انس رض کہتے ہیں کہ نہ گنے میں نے بیچ سر اور داڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مگر چودہ بال سفید اور ابن عمر رض سے آیا ہے کہ بڑھاپا آنحضرت کا قریب بیس بالوں سفید کے تھا اور ایک روایت میں سترہ بھی آئے ہیں اور وفرہ ساتھ زبر واو اور جزم ف کے ان بالوں کو کہتے ہیں کہ کانوں کی لوؤں تک ہوں اور بڑھاپا انکا سرخ تھا یعنی وہ چند بال خضاب کیے ہوئے تھے ساتھ مہندی کے اور بعضوں نے کہا کہ مراد سرخی بڑھاپے سے یہ ہے کہ سفید خالص نہ تھی بلکہ مائل بسرخی تھے جیسے کہ معمول ہے کہ ابتدائے بڑھاپے میں اول بال بھورے ہوتے ہیں پھر سفید اور اختلاف ہے درمیان محدثین اور فقہا کے کہ آنحضرت صلعم نے خضاب کیا ہے یا نہیں اکثر محدثین اسپر ہیں کہ نہیں کیا اور بڑھاپا انکا حد خضاب کو نہیں پہنچا جیسے کہ حدیث میں آیا ہے اور ایسا حال تھا اگر تیل سر میں ڈالتے تو سفید بال چھپ جاتے والا معلوم ہوتے رہتے اور فقہا بجد ہیں اسکے اثبات میں اور اس حدیث میں یہ سمجھا جاتا ہے کہ نہیں چند بالوں سفید کو خضاب کرتے تھے اور احتمال یہ بھی ہے کہ قصدًا انکو خضاب نہ کرتے تھے بلکہ آنحضرت صلعم کبھی واسطے دھونے اور صاف کرنیکے مہندی سر میں ڈالتے تھے اور یہ بال بسبب اسکے رنگین ہو جاتے تھے اور یہ جو ایک حدیث میں آیا ہے کہ موئے مبارک انس رض کے پاس دیکھا خضاب کیا ہوا کہتے ہیں کہ نہ وہ خضاب تھا کہ آنحضرت صلعم نے کیا تھا بلکہ انس رض بسبب ادب اور تبرک کے اسکو خوشبو میں رکھتے تھے وہ مشابہ خضاب کے معلوم ہوتا تھا یا انس رض نے آپ اسکو خضاب کیا تھا واسطے تقویت اسکے کے واللہ اعلم اور یہ جو بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ آنحضرت خضاب کرتے تھے کبھی سرخ اور کبھی زرد مراد یہ ہے کہ دھوتے تھے داڑھی شریف کو ساتھ مہندی اور زعفران کے واسطے پاک و صاف کرنے کے اور موئے شریف خود سیاہ تھے ساتھ اسکے رنگین ہو جاتے تھے (نوع ح) وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ شَاكِيًا فَخَرَجَ يَتَوَكَّأُ عَلَى أُسَامَةَ وَعَلَيْهِ ثَوْبُ قِطْرٍ قَدْ تَوَشَّحَ بِهِ فَصَلَّى بِهِمْ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے انس رض سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے بیمار پس باہر تشریف لائے تکیہ کیے ہوئے اسامہ رض پر اور حضرت پر کپڑا تھا قطر کا کہ بطور بدھی کے ڈالا تھا اسکو پس نماز پڑھائی صحابہ رض کو نقل کی یہ بغوی نے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

شرح السنہ میں ف قطر ایک قسم ہے چادر کی کہ انمیں خط ہوتے ہیں سرخ اور کچھ کھردری ہوتی ہے اور بعضوں نے کہا کہ قطر ایک بستی ہے ضلع بحرین میں وہاں کا تھا وہ کپڑا اور یہ ذکر موت کا ہے اور یہ آخری نماز تھی کہ ابوبکرؓ امامت کرتے تھے پس آنحضرتؐ حجرہ شریف سے نکلے اور ابوبکرؓ کے پہلو میں بیٹھے اور امامت کی چنانچہ تفصیل سے بیان اسکا باب الامامت میں ہے ح وعن عائشۃ قالت کان علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثوبان قطریان غلیظان وکان اذا قعد فعرق ثقلا علیہ فقدم بز من الشام لفلان الیھودی فقلت لو بعثت الیہ فاشتریت منہ ثوبین الی المیسرۃ فارسل الیہ قال قد علمت ما ترید انما ترید ان تذھب بمالی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کذب قد علم انی من اتقاھم واداھم للامانۃ رواہ الترمذی والنسائی اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دو کپڑے قطری موٹے اور تھے حضرتؐ جب بیٹھتے یعنی بہت اور پسینا آتا آپکو تو بھاری ہو جاتے وہ کپڑے آپکے بدن مبارک پر یعنی اور مشقت کھینچتے اس سے پس آیا کپڑا شام سے واسطے فلانے یہودی کے کہ نام اسکا وہاں مذکور نہوا پس کہا میں نے اگر بھیجئے طرف اس یہودی کے کسی کو پس خرید لے اس سے دو کپڑے بوعدہ فراغت یعنی اس وعدہ پر کہ کہیں سے کچھ آویگا تو مول اسکا ادا کر دیگا تو مناسب ہے تا ایذا نہ کھینچئے ان کپڑوں سے پس بھیجا حضرتؐ نے کسی کو طرف اس یہودی کے یعنی کپڑا خرید کرنے کیلئے بوعدہ مذکور پس طلب کیا اسنے اس سے کپڑا بطور مذکور پس کہا یہودی نے کہ تحقیق میں جانتا ہوں اس چیز کو کہ ارادہ کرتے ہو تم سوا اسکے نہیں ارادہ کرتے ہو تم یہ کہ لیجاؤ تم مال میرا یعنی کپڑا وعدہ پر اور مول نہ دو اور بظاہر خطاب اسکو کیا کہ خریدنے گیا تھا اور حقیقت میں خطاب آنحضرتؐ کو تھا پس جب وہ شخص پھر کر آیا اور جواب اس یہودی کا عرض کیا تو فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جھوٹ کہا اس یہودی نے یعنی اور وہ آپ بھی جانتا ہے کہ جھوٹ کہتا ہے اسلیے کہ تحقیق جانتا ہے یعنی توریت سے کہ میں سب لوگوں سے متقی زیادہ ہوں اور بہت ادا کرنیوالا ہوں انمیں امانت کو نقل کی یہ ترمذی و نسائی نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ نے کپڑا موٹا پہنا اور مزاج شریف کو اس سے ایذا ہوئی اور واسطے ترفہ و راحت کے قصد خریدنے کپڑے کا بطریق قرض کے کیا اور شقاوت اس یہودی کی بھی معلوم ہوئی کہ کس مرتبہ میں تھی ح وعن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال رانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی ثوب مصبوغ بعصفر موردا فقال ما ھذا فعرفت ما کرہ فانطلقت فاحرقتہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما صنعت بثوبک قلت احرقتہ قال افلا کسوتہ بعض اھلک فانہ لا باس بہ للنساء رواہ ابوداؤد اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ سے کہ کہا دیکھا مجکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس حال میں کہ مجھ پر تھا کپڑا رنگا ہوا کسنب کا گلابی پس فرمایا کیا ہے یہ پس پہچانی میں نے کراہت آنحضرتؐ کی یعنی اس کپڑے کے پہننے سے پس گیا میں اور جلا دیا میں نے اس کپڑے کو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا تو نے ساتھ کپڑے اپنے کے کہا میں نے کہ جلا دیا میں نے اس کپڑے کو فرمایا کیوں نہ پہنایا تو نے اسکو اپنی بعضی عورتوں کو اسلیے کہ تحقیق نہیں مضائقہ ہے ساتھ پہننے اس کپڑے کے عورتوں کو نقل کی یہ ابوداؤد نے ف اس سے معلوم ہوا کہ کسنب کے رنگ کا کپڑا پہننا حرام ہے مرد کو ح وعن ھلال بن عامر عن ابیہ قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمنی یخطب علی بغلۃ وعلیہ برد احمر وعلی امامہ یعبر عنہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہے ہلال بن عامرؓ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا دیکھا میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ خطبہ فرماتے تھے خچر پر اس حال میں کہ اوپر تھی چادر سرخ یعنی سرخ خطوں کی اور حضرت علیؓ آگے کھڑے ہوئے تھے حضرتؐ کے بیان کرتے جاتے تھے حضرتؐ کے کلام و ہر لوگوں کو نقل کی یہ ابوداؤد نے ف بسبب کثرت خلائق کے آواز مبارک حضرتؐ کی دور والوں کو نہ پہنچتی تھی حضرت علیؓ آواز بلند سے کلام مبارک سمجھاتے جاتے تھے ح وعن عائشۃ قالت صنعت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم بردۃ سوداء فلبسھا فلما عرق فیھا وجد ریح الصوف فقذفھا رواہ ابوداؤد اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تیار کی گئی واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چادر سیاہ پس پہنا اسکو پس جب پسینا آیا اسمیں پائی اسمیں بو صوف کی پس پھینک دیا اسکو یعنی بسبب لطافت مزاج شریف کے نقل کی یہ ابوداؤد نے ح وعن جابر قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو محتب بشملۃ قد وقع ھدبھا علی قدمیہ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال مین کہ حضرت بیٹھے ہوے تھے گوٹ مارے ہوے ساتھ چادر کے
کہ پڑے تھے پھندنے اُسکے حضرتؐ کے قدمونپر نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** گوٹ مارے ہوے اس طرح کے بیٹھنے کو کہتے ہین کہ سرین زمین پر ٹیک کر دونون
گھٹنے کھڑے کر دیتے ہین اور دونون ہاتھ یا کوئی کپڑا گرد گھٹنے کے لپیٹ کر بیٹھتے ہین سہارے کیلئے **ع** **وَعَنْ** دِحْيَةَ بْنِ خَلِيفَةَ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِقَبَاطِيَّ فَاَعْطَانِي مِنْهَا قُبْطِيَّةً فَقَالَ اَصْدَعْهَا صَدْعَيْنِ فَاقْطَعْ اَحَدَهُمَا قَمِيصًا وَاَعْطِ الْاٰخَرَ امْرَاَتَكَ تَخْتَمِرُ بِهِ فَلَمَّا اَدْبَرَ قَالَ وَاْمُرِ امْرَاَتَكَ اَنْ تَجْعَلَ تَحْتَهُ ثَوْبًا لَا يَصِفُهَا
رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے دحیہ بن خلیفہ سے کہ کہا لائے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کپڑے قباطی پس دیا اُنمین سے مجکو ایک قبطی اور فرمایا پھاڑ اسکو دو ٹکڑے
پس بنا ایک کا اُنمین سے پیراہن اور دے دوسرا ٹکڑا اپنی عورت کو کہ اوڑھنی بنا دے پس جب پیٹھ پھیری دحیہؓ نے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکم کر اپنی عورت
کو یہ کہ لگائے نیچے اسکے ایک کپڑا تا ظاہر نہ ہون بال و بدن اُسکے یعنی بسبب باریک ہونے اُسکے کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** قباطی جمع قبطیہ کی ہے وہ ایک
قسم کپڑے کی ہے مصر کے کپڑونمین سے کہ باریک اور سفید ہوتا ہے **ع** **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَهِيَ تَخْتَمِرُ فَقَالَ لَيَّةً لَا لَيَّتَيْنِ
رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے ام سلمہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے اُنکے پاس اس حال مین کہ وہ اوڑھنی اوڑھے ہوے تھین پس فرمایا ایک پیچ دے سر پر
نہ دو پیچ نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنی سر پر اور گلے کے نیچے ایک پیچ نہ دو پیچ تا اسراف و مشابہت مردون کے ساتھ نہو کذا قال الطیبی اور ظاہر یہ ہے کہ مراد
سر پر کپڑا لپیٹنا ہو عادت ہے عرب کے عورتونکی کہ سر کو کپڑے سے ڈھانکتی ہین مانند عصابہ کے جیسے یہان حجابین کسا بہ باندھتی ہین پس حضرتؐ نے منع فرمایا
کہ ایک پیچ کافی ہے زیادہ نہ لپیٹے تا اسراف اور مشابہت نہ ہو ساتھ عمامہ مردون کے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتون کو مردونکا سا لباس پہننا
اور مشابہت کرنی اُنکے ساتھ درست نہین جیسے کہ عکس اسکا نہین درست **ع** **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَرْتُ بِرَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي اِزَارِي اسْتِرْخَاءٌ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ ارْفَعْ اِزَارَكَ فَرَفَعْتُهُ ثُمَّ قَالَ زِدْ فَزِدْتُ فَمَا زِلْتُ اَتَحَرَّاهَا بَعْدُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اِلٰى اَيْنَ فَقَالَ اِلٰى اَنْصَافِ
السَّاقَيْنِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا گذرا مین ساتھ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اس حال مین کہ بیچ تہبند میرے کے تھا لٹکنا پس فرمایا اے عبد اللہ بلند کر
تو تہبند اپنے کو پس بلند کیا مین نے اُسکو پھر فرمایا اور اُٹھا پس اور اُٹھایا مین نے پس کوشش و قصد کرتا ہون مین اس کلام کو کہ اُٹھانا تہبند کا ہے بعد حکم کرنے
حضرتؐ کے پس کہا بعضے لوگون نے کہ کہانتک اُٹھاتے ہو تم کہا آدھی پنڈلیون تک نقل کی یہ مسلم نے **ف** تحراہا کی ضمیر فعلہ کیطرف پھرتی ہے چنانچہ
ترجمہ اسی کے موافق ہے اور ظاہر یہ ہے کہ ضمیر پھرتی ہے طرف فعلہ اخیرہ کے یعنی ہمیشہ کوشش کرتا ہون اسپر کہ ہو بلندی ازار میری کی موافق اندازہ آنحضرتؐ کے **ع**
وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِزَارِي يَسْتَرْخِي اِلَّا اَنْ اَتَعَاهَدَهُ
فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ لَسْتَ مِمَّنْ يَفْعَلُهُ خُيَلَاءَ رَوَاہُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے اُسی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی دراز کرے کپڑا اپنا ازراہ تکبر کے نظر رحمت نہین کریگا اللہ طرف اُسکے دن قیامت کے پس کہا ابوبکرؓ نے یا رسول اللہ ازار میری
لٹکی آتی ہے یعنی آپسے بغیر اختیار میرے کے اور کبھی پہنچتی ہے ٹخنے اور قدم تک مگر یہ کہ ہر وقت خبرگیری کرتا رہون یعنی اور اکثر مجھسے خبرگیری ہو سکتی ہے
نہین بسبب مانع شرعی یا عرفی کے پس کیا حکم ہے اُسمین پس فرمایا واسطے ابی بکرؓ کے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق تو اُن لوگونمین سے نہین ہے کہ ازار لٹکاتے
ہین ازراہ تکبر کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی لٹکانا اُسکا بغیر قصد کے نہین ضرر کرتا خصوصاً اُس شخص کو کہ نہ ہو عادت اُسکی تکبر کی ولیکن افضل
متابعت ہی ہے اس سے معلوم ہوا کہ سبب حرمت کا ازار کے لٹکانے مین تکبر ہے **ع** **وَعَنْ** عِكْرِمَةَ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَاتَزِرُ فَيَضَعُ حَاشِيَةَ
اِزَارِهِ مِنْ مُقَدَّمِهِ عَلٰى ظَهْرِ قَدَمِهِ وَيَرْفَعُ مِنْ مُؤَخَّرِهِ قُلْتُ لِمَ تَاْتَزِرُ هٰذِهِ الْاِزْرَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاتَزِرُهَا
رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے عکرمہؓ سے کہ کہا دیکھا مین نے ابن عباسؓ کو تہبند باندھتے پس رکھتے کنارہ تہبند اپنے کا آگے کی جانب اُسکے سر پشت قدم

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اپنے پر اور اونچا رکھتے تھے پیچھے اُسکے سے کہا مین نے یعنی ابن عباس کو کیون تہبند باندھتے ہو تم اسطرح یعنی کبھی کبھی کہا ابن عباس رضی نے کہ دیکھا مین نے
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ تہبند باندھتے تھے اسطرح یعنی کبھی کبھی نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اونچا رکھنا ازار کا پیچھے سے کافی ہے عدم اسبال مین
ع **وعن** عبادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عليكم بالعمائم فانها سيماء الملئكة وارخوها خلف ظهوركم رواه البيهقي في شعب الايمان
اور روایت ہے عبادہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لازم رکھو تم پگڑیان باندھنی اسلیے کہ پگڑیان علامت ہین فرشتون کی یعنی روز بدر کے
آئے تھے دستار باندھے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے یمددکم ربکم بخمسة آلاف من الملئكة مسومين اور چھوڑو شملہ پیچھے پشت اپنی کے یعنی اسلیے کہ ملائکہ بھی آئے تھے اس ہیئت سے
نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین **وعن** عائشة ان اسماء بنت ابي بكر دخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم وعليها ثياب رقاق فاعرض عنها و
قال يا اسماء ان المرأة اذا بلغت المحيض لن يصلح ان يرى منها الا هذا وهذا واشار الى وجهه وكفيه رواه ابو داؤد اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ تحقیق اسماء بیٹی
ابی بکر کی آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال مین کہ اُنپر تھے کپڑے باریک پس منھ پھیر لیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنسے اور فرمایا
کہ اے اسما تحقیق عورت جسوقت کہ پہونچے ایام حیض کو یعنی بالغ ہو ہرگز نہین درست یہ کہ دیکھا جاوے اُس سے کوئی عضو مگر یہ اور یہ اور اشارہ کیا طرف
منھ اپنے کے اور ہاتھون اپنے کے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یہ ستر عورت ہے عورت کے لیے اور حجاب یہ ہے کہ گھر سے باہر نہ نکلے روبرو لوگون کے اگرچہ بدن ڈھکے ہو
اور یہ خواص ازواج مطہرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب بدن عورت کا باریک کپڑے مین سے معلوم ہوتا ہو تو حکم برہنہ کا رکھتا ہے
وعن ابي مطر قال ان عليا اشترى ثوبا بثلثة دراهم فلما لبسه قال الحمد لله الذي رزقني من الرياش ما اتجمل به في الناس واواري به عورتي ثم
قال هكذا سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول رواه احمد اور روایت ہے ابی مطر رض سے کہ کہا تحقیق علی رض نے خریدا ایک کپڑا تین
درہم کو پس جب پہنا اُسکو کہا سب تعریف ہے واسطے اللہ کے کہ جسنے نصیب کی مجکو کپڑون زینت کے سے وہ چیز کہ زینت کرتے ہین ہم ساتھ اُسکے لوگون مین
اور چھپاتے ہین ساتھ اُسکے ستر اپنا پھر کہا حضرت علی رض نے کہ اسیطرح سے سُنا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھتے تھے یہ یعنی بعد پہننے کپڑے کے نقل کی
یہ احمد نے **وعن** ابي امامة قال لبس عمر بن الخطاب ثوبا جديدا فقال الحمد لله الذي كساني ما اواري به عورتي واتجمل به في حياتي ثم قال سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من لبس ثوبا جديدا فقال الحمد لله الذي كساني ما اواري به عورتي واتجمل به في حياتي ثم عمد الى الثوب
الذي اخلق فتصدق به كان في كنف الله وفي حفظ الله وفي ستر الله حيا وميتا رواه احمد والترمذي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث غريب
اور روایت ہے ابی امامہ رض سے کہا اُسنے کہ پہنا حضرت عمر بن خطاب رض نے کپڑا نیا پھر کہا سب تعریف ہے واسطے اللہ کے کہ جسنے پہنایا مجکو وہ کپڑا کہ چھپاتا ہون مین
ساتھ اُسکے ستر اپنا اور زینت کرتا ہون مین ساتھ اُسکے بیچ زندگانی اپنی کے پھر کہا حضرت عمر رض نے کہ سُنا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص
پہنے کپڑا نیا پھر کہے سب تعریف ہے واسطے اللہ کے کہ جسنے پہنایا مجکو وہ کپڑا کہ چھپاتا ہون مین ساتھ اُسکے ستر اپنا اور زینت کرتا ہون مین ساتھ اُسکے بیچ زندگانی
اپنی کے پھر قصد کرے اُس کپڑے کا کہ پُرانا ہو لیوے پس دیدے اُسکو ہوگا بیچ پناہ اللہ کے اور بیچ محافظت خدا کے اور بیچ پردہ عفو و مغفرت اللہ کے جیتے اور مرے
یعنی دُنیا اور آخرت مین نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے **وعن** علقمة بن ابي علقمة عن امه قالت دخلت
حفصة بنت عبد الرحمن على عائشة وعليها خمار رقيق فشقته عائشة وكستها خمارا كثيفا رواه مالك اور روایت ہے علقمہ رض بن ابی علقمہ سے اُسنے نقل کی اپنی
ماں سے کہ کہا آئی حفصہ بیٹی عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رض کی پاس عائشہ رض کے اس حال مین کہ اُنپر اوڑھنی باریک تھی پس پھاڑی وہ اوڑھنی حضرت عائشہ رض نے
اور پہنائی اُسکو اوڑھنی موٹی نقل کی یہ مالک نے **ف** حفصہ بھتیجی تھین حضرت عائشہ رض کی وہ باریک اوڑھنی اوڑھے ہوئے دیکھ کر خفا ہوئین اور واسطے
تادیب کے اُنکی اوڑھنی کے دو ٹکڑے کر ڈالے اور اُسکے بدلے موٹی اوڑھنی اوڑھا دی ع **وعن** عبد الواحد بن ايمن عن ابيه قال دخلت على عائشة وعليها درع قطر

ثمن خمسة دراهم فقالت ارفع بصرك الى جاريتي انظر اليها فانها تزهى ان تلبسه في البيت وقد كان لي منهن درع على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فما كانت امرأة تقين بالمدينة الا ارسلت الي تستعيره رواه البخاري اور روایت ہے عبدالواحد بیٹے ایمن کے سے اُسنے نقل کی اپنے باپ سے کہا کہ گیا میں حضرت عائشہ رضی کے پاس اور اُنپر تھا کرتا قطری یعنی مصر کا پانچ درہم کی قیمت کا پس کہا حضرت عائشہ رضی نے اٹھا تو نگاہ اپنی طرف لونڈی میری کے دیکھ طرف اسکے پس تحقیق یہ تکبر کرتی ہے اور نہیں راضی ہوتی پہننے اس کپڑے سے گھر میں چہ جائے آنکہ اسکو پہنکر باہر نکلے اور تحقیق تھا واسطے میرے اسطرح کے کپڑوں میں سے ایک کرتا زمانہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے میں پس نہ تھی کوئی عورت کہ زینت کیجاتی مدینہ میں واسطے بیاہ یا اور شادی کے مگر بھیجتی طرف میری کسی کو عاریت مانگنے اُس کرتے کو نقل کی یہ بخاری نے ف حضرت عائشہ رضی نے بیان کیا حال فقر اور تنگی اور زہد اپنے کا آنحضرت کے زمانہ میں ع وعن جابر قال لبس رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما قباء ديباج اهدي له ثم اوشك ان نزعه فارسل به الى عمر فقيل قد اوشك ما انتزعته يا رسول الله فقال نهاني عنه جبرئيل فجاء عمر يبكي فقال يا رسول الله كرهت امرا واعطيتنيه فما لي فقال اني لم اعطكه تلبسه انما اعطيتكه تبيعه فباعه بالفي درهم رواه مسلم اور روایت ہے جابر رضی سے کہ کہا پہنی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایکدن قبا ریشمی کہ تحفہ بھیجی گئی تھی واسطے حضرت کے پھر جلدی سے اُتار ڈالی وہ قبا بدن مبارک سے اور بھیجا اُسکو طرف عمر رضی کے پس کہا صحابہ نے کہ تحقیق جلدی واقع ہوا اُتارنا آپکا اس قبا کو یا رسول اللہ پس فرمایا کہ منع کیا مجکو اسکے پہننے سے جبرئیل نے پس آئے حضرت عمر رضی روتے ہوئے یعنی یہ قصہ سُنکر اور کہا یا رسول اللہ ناخوش جانا آپنے ایک چیز کو یعنی اس قبا کی پہننے کو اور دی مجکو یعنی تاکہ پہنوں اسکو پس کیا حال ہوگا میرا پس فرمایا کہ تحقیق میں نے نہیں دی تجکو کہ پہنے تو اسکو سوائے اسکے نہیں کہ دی میں نے تجکو وہ تاکہ بیچے تو اُسکو پس بیچی وہ حضرت عمر رضی نے بدلے دو ہزار درہم کے نقل کی یہ مسلم نے وعن ابن عباس قال انما نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الثوب المصمت من الحرير فاما العلم وسدى الثوب فلا باس به رواه ابوداود اور روایت ہے ابن عباس رضی سے کہ کہا سوائے اسکے نہیں کہ منع کیا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پہننے اس کپڑے سے کہ نرا ریشم ہو پس ایسے علم یعنی بطور دھاری کے کہ ریشم کی ہو بقدر چار انگشت کے اور تانا کپڑے کا کہ ریشم کا ہو پس نہیں مضائقہ اسکا نقل کی یہ ابوداؤد نے ف جس کپڑے میں تانا اور بانا ریشم کا ہو حرام ہے پہننا اُسکا اور صاحبین کے نزدیک لڑائی میں مباح ہے اور جسمین تانا ریشم کا ہو اور بانا سوت وغیرہ کا مشروع ہے بالاتفاق اور عکس اسکا بھی مکروہ ہے مگر لڑائی میں صاحبین کے نزدیک نرا ریشمی بھی مباح ہے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک وہ کہ بانا حریر کا ہو اور تانا سوت وغیرہ کا اور جسمین تانا حریر کا ہو اور بانا اور چیز کا وہ مباح ہے مطلقا ح وعن ابي رجاء قال خرج علينا عمران بن حصين وعليه مطرف من خز وقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من انعم الله عليه نعمة فان الله يحب ان يرى اثر نعمته على عبده رواه احمد روایت ہے ابی رجاء رضی سے کہا کہ نکلے ہم پر عمران بن حصین رضی اس حال میں کہ اُنپر تھا مطرف خز کا اور کہا عمران نے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسکو دیوے اللہ تعالے نعمت پس اللہ تعالے دوست رکھتا ہے یہ کہ دیکھا جاوے اثر نعمت اُسکی کا اوپر بندے اُسکے کے نقل کی یہ احمد نے ف مطرف ایک کپڑا ہوتا ہے کہ دونوں طرف اُسکے کنارہ ہوتا ہے اور قاموس میں کہا کہ مطرف اور یوزن مکرم کے چادر خز کی مربع دھاری دار پس لفظ خز کا تاکید کیلئے ہوگا اور خز کہتے ہیں اُس کپڑے کو کہ نرا ریشم کا ہوتا ہے اور بعضوں نے کہا کہ وہ کپڑا اُنا جاتا ہے ریشم اور صوف سے وہ مباح ہے یہاں وہی مراد ہے ع وعن ابن عباس قال كل ما شئت والبس ما شئت ما اخطاتك اثنتان سرف ومخيلة رواه البخاري في ترجمة باب اور روایت ہے ابن عباس رضی سے کہ کہا کھا جو چیز کہ چاہے تو یعنی مباحات میں سے اور پہن جو چیز کہ چاہے تو جبتک نہ پہنچیں تجکو دو چیزیں اسراف اور تکبر یعنی مکروہ ہونا توسع کا طعام و لباس میں بعلت اسراف و تکبر کے ہے اور جبکہ نہوں تو مباح ہے نقل کی یہ بخاری نے بیچ ترجمہ باب کے ف اور انس سے روایت ہے بطریق مرفوع کہ ان من السرف ان تأكل كل ما اشتهيت اور قیاس اسپر یہ ہے کہ اسراف ہے یہ کہ پہنے تو جس چیز کو دل چاہے ع وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كلوا واشربوا وتصدقوا والبسوا

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

مَا لَمْ يُخَالِطْهُ إِسْرَافٌ وَلَا مَخِيلَةٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے اُسنے نقل کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کھاؤ اور پیو یعنی بقدر حاجت کے اور للہ دو یعنی جو کچھ کہ زیادہ ہو تمسے اور پہنو جبتک کہ ہنو اسراف و نہ تکبر نقل کی یہ احمد اور نسائی اور ابن ماجہ نے وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا زُرْتُمُ اللّٰهَ فِي قُبُورِكُمْ وَمَسَاجِدِكُمُ الْبَيَاضُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی درداؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین کپڑا کہ ملاقات کرو تم اللہ تعالے سے اُسمین بیچ قبروں اپنی کے اور مسجدوں اپنی کے سفید کپڑا ہے نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف مسجد بیت اللہ ہے وہاں عبادت کے لیے گیا تو گویا اللہ تعالے سے ملاقات کے لیے گیا پس وہاں سفید کپڑا پہنکر جانا بہتر ہے اور بعد مرنے کے ملاقات کرتا ہے اللہ تعالے سے پس سفید کفن بہتر ہے ع

بَابُ الْخَاتَمِ

باب ہے بیچ بیان پہننے چھاپ کے یعنی اور مانند اسکے کے قسم زیور سے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَفِي رِوَايَةٍ وَجَعَلَهُ فِي يَدِهِ الْيُمْنَى ثُمَّ أَلْقَاهُ ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ نُقِشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ وَقَالَ لَا يَنْقُشَنَّ أَحَدٌ عَلَى نَقْشِ خَاتَمِي هٰذَا وَكَانَ إِذَا لَبِسَهُ جَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي بَطْنَ كَفِّهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا اُسنے بنوائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چھاپ سونے کی اور ایک روایت میں یہ زیادہ آیا ہے اور پہنا اُسکو بیچ داہنے ہاتھ اپنے کے پھر پھینکدیا اُسکو پھر بنوائی چھاپ چاندی کی کھودا گیا اُسمین محمد رسول اللہ اور فرمایا کہ نہ کھودے کوئی مانند نقش چھاپ میری کے کہ یہ ہے اور تھے حضرت جب پہنتے چھاپ کرتے نگینہ اُسکا اپنی ہتھیلی کیطرف نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف سونے کی یعنی پہلے حرام ہونے سونے کے مردونپر کہا امام محمدؒ نے موطا مین کہ نہین جائز مردکو یہ کہ چھاپ پہنے سونے کی یا لوہے کی یا کانسی وغیرہ کی اور نہ چھاپ پہنے مگر چاندی کی اور عورتونکو جائز ہے انگوٹھی وغیرہ سونے کی پہنی بلکہ علمانے لکھا ہے کہ انگوٹھی چاندی کی عورتونکو پہننی مکروہ ہے اسلیے کہ یہ پہننا مردونکا ہے اور عورتونکو تشبہ ساتھ مردونکے مکروہ ہے پس اگر عورت چاندی کی انگوٹھی پہنے تو متغیر کرے اُسکے رنگ کو ساتھ ملمع وغیرہ کے اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ معتبر اُسمین حلقہ ہے نہ نگینہ اور پھینکدی یعنی بعد اُترنے وحی کے بیچ حرمت اُسکی کے اور سیوطی نے لکھا ہے کہ وارد ہوئی ہین حدیثین بیچ پہننے چھاپ کے دائین ہاتھ مین اور بائین ہاتھ مین پہننے کی بھی حدیثین آئی ہین اور عمل اسی پر ہے اور اول منسوخ ہے اور ابن عدی وغیرہ نے ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ حضرت دائین ہاتھ مین چھاپ پہنتے تھے پھر بائین مین پہننے لگے اور صاحب سفر السعادہ نے لکھا ہے کہ اسمین روایتین مختلف آئی ہین بعضی روایتون مین آیا ہے کہ داہنے ہاتھ مین پہنتے تھے اور بعضی مین یہ کہ بائین مین پہنتے تھے اور سب حدیثین صحیح ہین اور ظاہر یہ ہے کہ کبھی دائین مین پہنتے تھے اور کبھی بائین مین اور امام نووی نے کہا کہ اجماع ہے اوپر جائز ہونے پہننے چھاپ کے دائین ہاتھ مین اور بائین ہاتھ مین اور ہمارے مذہب مین دائین ہاتھ مین پہننا ہے اسلیے کہ وہ شرف سے بہت احق ہے ساتھ زینت و اکرام کے اور حضرت نے جو لوگونکو دیکھا کہ حریص ہین میرے اتباع پر مبادا مثل نقش مُہر میری کے کھودین پس اسسے منع فرمایا اور منع اسلیے فرمایا کہ حضرت وہ مُہر خطوں پر کرکر بادشاہوں وغیرہ کو بھیجتے تھے پس اگر کوئی اور بھی اسطرح کھودے تو مفسدہ واقع ہوگا اور کہا قاضی خان نے کہ مُہر چاندی کی مباح اُسکے لیے ہے کہ محتاج ہو مہر کرنیکا مانند قاضی وغیرہ کے اور جبکہ حاجت نہو تو ترک اُسکا افضل ہے اور جبکہ چھاپ پہنے تو لائق ہے یہ کہ ہو نگینہ ہتھیلی کیطرف بائین ہاتھ کی ع ح وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوعِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے علیؓ سے کہ کہا منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہننے قسی کے سے اور کسنبے کے سے اور پہننے انگوٹھی سونے کی سے یعنی مردونکو اور منع فرمایا پڑھنے قرآن کے سے رکوع مین نقل کی یہ مسلم نے ف تحقیق لفظ قسی کی بیچ حدیث حضرت علیؓ کے دوسری فصل کتاب اللباس کی مین گذر چکی ہے اور نہی پڑھنے قرآن کے سے رکوع مین اسکے دو معنی ہین ایک تو یہ کہ منع فرمایا اس سے کہ بجائے تسبیح کے رکوع مین قرآن پڑھی اور اسیطرح سجدہ مین اور دوسرے یہ کہ منع فرمایا اس سے کہ اضطراب کرے اور بغیر تمام کرنے قرات کے رکوع مین چلا جاوے کہ بعض قرات رکوع مین

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

واقع ہو۔ ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی خَاتَمًا مِّنْ ذَھَبٍ فِیْ یَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَہٗ وَطَرَحَہٗ فَقَالَ یَعْمِدُ اَحَدُکُمْ اِلٰی جَمْرَۃٍ مِّنْ نَّارٍ فَیَجْعَلُھَا فِیْ یَدِہٖ فَقِیْلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَھَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُذْ خَاتَمَکَ انْتَفِعْ بِہٖ قَالَ لَا وَاللّٰہِ لَا اٰخُذُہٗ اَبَدًا وَقَدْ طَرَحَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبداللہ بن عباس رض سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھی انگشتری سونے کی بیچ ہاتھ ایک شخص کے پس نکال لی آنحضرت نے انگشتری اُسکے ہاتھ سے اور پھینکدیا اُسکو پھر فرمایا کہ قصد کرتا ہے ایک تمہارا طرف انگارے کے آگ دوزخ سے پس پہنتا ہے اُسکو اپنے ہاتھ میں یعنی سونے کے پہننے سے آگ دوزخ سے ہاتھ جلایا جاویگا پس کہا گیا اُس شخص کو بعد تشریف لیجانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُٹھالے انگشتری اپنی اور فائدہ اُٹھا تو ساتھ اسکے یعنی بیچ ڈال یا دیدیا کسی عورت کو کہا اُس شخص نے قسم خدا کی نہیں لونگا میں اُسکو کبھی حال آنکہ تحقیق پھینکدیا اُسکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نقل کی یہ مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی قادر ہو خلاف شرع چیز کو ہاتھ سے بگاڑ دے جیسے کہ فرمایا حضرت نے اِذَا رَاٰی اَحَدٌ مِّنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ الخ ۔ ع وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرَادَ اَنْ یَّکْتُبَ اِلٰی کِسْرٰی وَقَیْصَرَ وَالنَّجَاشِیِّ فَقِیْلَ اِنَّھُمْ لَا یَقْبَلُوْنَ کِتَابًا اِلَّا بِخَاتَمٍ فَصَاغَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا حَلْقَۃٌ فِضَّۃٌ نُقِشَ فِیْہِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّلْبُخَارِیِّ کَانَ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلٰثَۃَ اَسْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَّرَسُوْلُ سَطْرٌ وَّاللّٰہِ سَطْرٌ اور روایت ہے انس رض سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا لکھنے خط کا طرف کسرے بادشاہ فارس کے اور قیصر بادشاہ روم کے اور نجاشی بادشاہ حبشہ کے پس عرض کیا گیا یہ کہ بادشاہ نہیں قبول کرتے یعنی خط کو بدون مُہر کے پس بنوائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انگشتری چاندی کے حلقہ کی نقش کیا گیا اسمین محمد رسول اللہ نقل کی یہ مسلم نے اور بخاری کی ایک روایت میں آیا ہے کہ تھا نقش انگشتری کا تین سطرین محمد ایک سطر یعنی نیچے کی سطر مین اسم مبارک تھا اور رسول ایک سطر مین یعنی بیچ کی اور اللہ ایک سطر مین یعنی اوپر کی سطر مین اسم پاک تھا ف اسمین ذکر نگینہ کا نہ کیا بسبب اسکے کہ حلقہ پہنا جاتا ہے ہاتھ میں محل استبعاد ذکر کیا اُسکو واسطے بیان جواز کے اور بعضی حدیثون میں آیا ہے کہ نگینہ بھی چاندی کا تھا اور بعضی میں آیا ہے کہ حبشی تھا چنانچہ بیان اسکا آگے آویگا اور شیخ محی الدین نووی نے کہا کہ سطر اول اللہ اور سطر دوسری رسول و سطر تیسری محمد بایں ہیئت تھے

اور بعضے حواشی میں یہ ہیئت لکھی ہے محمد رسول اللہ واللہ اعلم اور مُہر آنحضرت کی بعد آنحضرت کے ابوبکر رض کے ہاتھ مین تھی اور بعد اُنکے عمر فاروق کے ہاتھ مین اور بعد اُنکے حضرت عثمان رض کے ہاتھ مین تھی اور اخیر خلافت اُنکی میں ہاتھ معیقیب کے سے کہ خادم اُنکے تھے کنوین اریس مین گر پڑی اور ہر چند ڈھونڈھی نہ ملی لکھا ہے علما نے کہ باعث پریشانی اور فتنہ اور اختلاف کا کہ اُنکے عہد مین تھا اور بعد اُنکے ہوا گم ہونا اُس مُہر کا تھا کہ اسمین ایک برکت تھی کہ باعث انتظام و التیام کی تھی جیسے کہ مُہر حضرت سلیمان کی مین واللہ اعلم ح وَعَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ خَاتَمُہٗ مِنْ فِضَّۃٍ وَّکَانَ فَصُّہٗ مِنْہُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے اُسی انس رض سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم تھی انگوٹھی اُنکی چاندی کی اور تھا نگینہ انگوٹھی کا بھی چاندی کا نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَبِسَ خَاتَمَ فِضَّۃٍ فِیْ یَمِیْنِہٖ فِیْہِ فَصٌّ حَبَشِیٌّ کَانَ یَجْعَلُ فَصَّہٗ مِمَّا یَلِیْ کَفَّہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے انس رض سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پہنی انگشتری چاندی کی بیچ داہنے ہاتھ اپنے کے اسمین نگینہ تھا حبشی تھے حضرت کرتے نگینہ انگشتری کا اُس جانب کے متصل ہتھیلی کی ہے یعنی اندر کی جانب کرتے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حبشی یعنی منسوب بحبشہ باین معنی کہ عقیق کا تھا اسلیے کہ کان اسکی یمن اور حبشہ مین ہے یا اور قسم کا نگینہ تھا کہ حبشہ مین ہوتا ہے یا سیاہ تھا برنگ حبشیون کے یا حبشہ مین اسکو بنایا تھا یا بنانیوالا اُسکا حبشی تھا اور یہ منافات نہیں رکھتا ہے ساتھ ہونے اُسکے کے چاندی سے اور بر تقدیر معنی اول کے حمل و بر تعدد انگوٹھیون کے کرنا چاہیے م ح وَعَنْہُ قَالَ کَانَ خَاتَمُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ھٰذِہٖ وَاَشَارَ اِلَی الْخِنْصَرِ مِنْ یَّدِہِ الْیُسْرٰی رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اُسی انس رض سے کہ کہا تھی انگشتری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اسمین اور

[illegible]

اشارہ کیا انسؓ نے طرف چھنگلیا بائین ہاتھ کی نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَخَتَّمَ فِي إِصْبَعِي هٰذِهِ أَوْ هٰذِهِ قَالَ فَأَوْمَى إِلَى الْوُسْطٰى وَالَّتِي تَلِيهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے علیؓ سے کہ کہا حضرت علیؓ نے منع فرمایا مجکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ مُہر پہنون مین بیچ اُس انگلی اپنی کے یا اُسمین کہا راوی نے پس اشارہ کیا حضرتؓ نے طرف بیچ کی اُنگلی کے اور اس انگلی کے کہ متصل ہے اُسکے یعنی اُنگلی شہادت کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** انگوٹھے اور چھنگلیا کے پاس کی اُنگلی مین پہننا انگوٹھی کا ثابت نہین ہوا نہ حضرتؐ سے اور نہ صحابہ اور نہ تابعین سے پس ثابت ہوا استحباب پہننے انگوٹھی کا چھنگلیا مین اور اسیطرف میل کیا ہے شافعیہ اور حنفیہ نے اور یہ مردون کے حق مین ہے اور عورتونکو جائز ہے کہ پہنین سب انگلیون مین اور نووی نے کہا کہ مکروہ تنزیہی ہے مرد کو پہننا چھاپ کا بیچ کی اُنگلی مین اور شہادت کی اُنگلی مین نوع **اَلْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ عَنْ عَلِيٍّ روایت ہے عبداللہ بن جعفرؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مُہر پہنتے دائین ہاتھ اپنے مین نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور نقل کی ابو داؤد اور نسائی نے حضرت علیؓ سے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَتَّمُ فِي يَسَارِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے بیٹے عمرؓ کے سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہنتے انگشتری اپنے بائین ہاتھ مین نقل کی یہ ابو داؤد نے وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ حَرِيرًا فَجَعَلَهُ فِي يَمِينِهِ وَأَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِي شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُورِ أُمَّتِي رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لیا ریشمی کپڑا پس رکھا اُسکو اپنے دائین ہاتھ مین اور لیا سونا پس رکھا اُسکو اپنے بائین ہاتھ مین پھر فرمایا کہ تحقیق یہ دونون حرام ہین اوپر مردون اُمت میری کے نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے وَعَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ رُكُوبِ النُّمُورِ وَعَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ إِلَّا مُقَطَّعًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے معاویہؓ سے کہ تحقیق رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا سوار ہونیسے اوپر چمڑے چیتے کے اور منع فرمایا پہننے سونے کے سے یعنی مردونکو مگر بہت کم نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یہ اباحت تھوڑے سے سونے کی بھی منسوخ ہوئی مولانا ظاہر جواز تھوڑے سے سونیکا حنفیہ کے نزدیک محمول ہے اسپر کہ ملمع سونیکا کرنا یا میخ سونے کی نگینہ مین لگانی یا سنہرا کام بطور دھاریون کے یا سنجاف کپڑون پر کرنا کہ یہ جائز ہین اُنکے نزدیک مولف وَعَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ عَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ شَبَهٍ مَا لِي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ الْأَصْنَامِ فَطَرَحَهُ ثُمَّ جَاءَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ حَدِيدٍ فَقَالَ مَا لِي أَرٰى عَلَيْكَ حِلْيَةَ أَهْلِ النَّارِ فَطَرَحَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ أَتَّخِذُهُ قَالَ مِنْ وَرِقٍ وَلَا تُتِمَّهُ مِثْقَالًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ قَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ وَقَدْ صَحَّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِي الصَّدَاقِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ الْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ اور روایت ہے بریدہؓ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے ایک شخص کے کہ پہنے ہوے تھا انگشتری پتیل کی کیا ہے واسطے میرے کہ پاتا ہون مین تجھ سے بو بتون کی یعنی یہ اسلیے فرمایا کہ بُت پتیل کے بناتے تھے پس پھینکدیا اُسنے اُسکو پھر آیا وہ شخص اس حال مین کہ پہنے ہوے تھا انگشتری لوہے کی پس فرمایا حضرتؐ نے کیا ہے واسطے میرے کہ دیکھتا ہون تجھپر زیور دوزخیونکا پس پھینکدیا اُسنے اُسکو بھی پھر عرض کیا کہ یا رسول اللہ کس چیز کی بناؤن مین انگشتری فرمایا چاندی کی اور نہ پورا کر اُسکو مثقال بھر نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے کہا محی السنہؒ نے کہ تحقیق صحت کو پہنچا ہے اور حدیث صحیح مین آیا ہے سہل بن سعدؓ سے بیچ مقدمہ مُہر کے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے ایک شخص کے کہ ارادہ رکھتا تھا نکاح کا کہ تلاش کر یعنی مال واسطے مہر بیوی کے اگرچہ ہو انگشتری لوہے کی **ف** زیور دوزخیونکا یعنی بعضے کافر دنیا مین اسکا زیور پہنتے ہین یا دوزخ مین کفار کو طوق و زنجیر لوہے کی پہنائی جائینگی اور نہ پورا کر الخ یہ نہی ورع اور اولویت کے لیے ہے کہ اولے یہ ہے کہ ہو انگشتری کم مثقال سے اسلیے کہ اصل سونے اور چاندی مین کراہت ہے اور بس قدر ضرورت ہے زیادہ جائے اسلیے پہننا دو انگشتریونکا اور زیادہ اس سے مکروہ ہے لیکن بنانا انگشتریون متعدد کا مکروہ نہین ہے اگر نوبت بنوبت پہنے اور کہا قاضیخان نے مکروہ ہے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

پہننا لوہے پیتل کی انگوٹھی وغیرہ کا اور کہا محی السنہ الخ کا مطلب ہے کہ حضرت نے جو فرمایا کہ تلاش کر مال اگرچہ انگشتری لوہے کی ہو اس سے معلوم ہوا کہ نہی تحریم کے لیے نہیں ہے یعنی اگر نہی تحریم کیلئے ہوتی تو حضرت کاہے کو لوہے کی انگوٹھی تلاش کرواتے اور لکھا ہے علمانے کہ یہ مبالغہ ہے بیچ خرچ کرنے مال کے واسطے مہر کے اگرچہ تھوڑی سی چیز ہو یہ مانند اس قول آدمی کے ہے کہ دے مجکو اگرچہ ایک مٹھی خاک کی ہو اور لوہے کی انگوٹھی کے پہننے سے اگرچہ منع فرمایا لیکن باوجود اسکے اشیائے متقوم سے باہر نہیں اور احتمال ہے کہ نہی لوہے کی انگوٹھی کے پہننے سے بعد حدیث سہل کی ہو اسلیے کہ حدیث سہل رض کی تھی پہلے استقرار سنن اور استحکام شرائع کے اور حدیث بریدہ رض کی بعد اسکے پس وہ حدیث منسوخ ہو گئی اور حدیث سہل کی بیچ پہلی فصل باب المہر گذری ہے ترجمہ شرح وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ عَشْرَ خِلَالٍ اَلصُّفْرَةَ يَعْنِي الْخَلُوْقَ وَتَغْيِيْرَ الشَّيْبِ وَجَرَّ الْإِزَارِ وَالتَّخَتُّمَ بِالذَّهَبِ وَالتَّبَرُّجَ بِالزِّيْنَةِ لِغَيْرِ مَحِلِّهَا وَالضَّرْبَ بِالْكِعَابِ وَالرُّقٰى اِلَّا بِالْمُعَوِّذَاتِ وَعَقْدَ التَّمَائِمِ وَعَزْلَ الْمَاءِ لِغَيْرِ مَحِلِّهٖ وَفَسَادَ الصَّبِيِّ غَيْرَ مُحَرِّمِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابن مسعود رض سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ رکھتے دس چیزیں زردی یعنی استعمال کرنا خلوق کا اور مکروہ رکھتے تغیر کرنا بڑھاپے کا اور لٹکا کر تہبند کو کھینچتے چلنا یعنی ٹخنوں سے نیچے لٹکانا اور پہننا سونے کی انگوٹھی کا یعنی مردونکو اور ظاہر کرنا عورت کا زینت کو بے محل اور کھیلنا ساتھ نردون کے اور مکروہ رکھتے تھے منتر کرنے کو سوا معوذات کے اور باندھنا منکوں اور کوڑیونکا اور عورت کے ستر سے باہر گرانا منی کا بے محل اور فساد کرنا لڑکے کا در حالیکہ نہ حکم کرتے تھے حرام ہونے اُسکے کا نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف خلوق ایک خوشبو ہے مرکب کہ زعفران وغیرہ سے بنتی ہے اور یہ نہی خاص مردوں کے لیے ہے اور عورتونکو لگانا اُسکا درست ہے اور بعضی حدیثیں اسکی اباحت میں وارد ہوئی ہیں اور بعضی نہی میں اور حدیثیں نہی کی بہت ہیں اور ظاہر یہ ہے کہ وہ ناسخ اباحت کی ہیں اور مردونکو اسکے استعمال سے اسلیے منع فرمایا کہ وہ عورتونکی خوشبوئی ہے اور تغیر کرنا بڑھاپے کا خواہ ساتھ اکھاڑنے سفید بالونکے ہو خواہ ساتھ خضاب سیاہ کے بخلاف خضاب مہندی کے کہ وہ جائز ہے بالاتفاق بسبب وارد ہونے احادیث کے اسمیں اور سفید بالونکے اکھاڑنے میں مختار ہماری مذہب میں حرمت و کراہت ہے اور ظاہر کرنا عورت کا اپنی زینت و خوبی کا بغیر محل اپنے کے محل ساتھ زیر ح کے ہے بمعنی موضع حل کے یعنی وہ جگہ کہ حلال ہے عورت کو اظہار زینت کا وہاں کہ وہ زوج اُسکا ہے اور محارم مثل باپ بھائی وغیرہ کے جیسے کہ اللہ تعالے نے فرمایا وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَائِهِنَّ الآیہ لفظ محل ساتھ زبر ح کے بھی پڑھا ہے حلول سے اور کعاب ساتھ زیر کاف کے جمع کعب کی ہے بمعنی مہر دن نردوں کے کہ ساتھ انکے کھیلتے ہیں اور مانند قرعہ کے پھینکتے ہیں اور مراد نہی ہے کھیلنے سے ساتھ نرد کے اور حرام ہے نزدیک اکثر علمار صحابہ رض وغیرہم کے اور شطرنج کھیلنی بھی مکروہ تحریمی ہے ہمارے نزدیک اور رقی جمع رقیہ کی ہے بمعنی افسون کرنے کی اور معوذات یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور انھیں کے حکم میں ہیں دعائیں منقول حدیث سے اور تعوذ ساتھ اسمار الٰہی کے اور بعضوں کے نزدیک مراد معوذات سے وہ آیات قرآنی ہیں کہ مشتمل ہیں اوپر معنی استعاذہ کے خواہ یہ سورتیں ہوں خواہ غیر انکے حاصل یہ کہ رقیہ کرنا ساتھ قرآن اور اسمائے اللہ تعالے کے جائز ہے اور ساتھ غیر اُسکے کے حرام ہے خصوصًا ساتھ اُن الفاظ کے کہ معانی اُنکے معلوم نہ ہوں کہ وہاں خوف کفر کا ہے اور تمائم جمع تمیمہ کی ہے بمعنی منکوں اور ہڈیوں کے کہ واسطے دفع نظر کے لڑکونکے گلے میں ڈالتے تھے ایام جاہلیت میں اور دین اسلام میں اس سے ممانعت آئی اور بعضوں نے کہا کہ تمائم سے مطلق منتر جاہلیت کے مراد ہیں اور آیات قرآنی اور دعائیں اور اسمائے الٰہی لکھ کر گلے میں ڈالنے جائز ہیں جیسے کہ حدیث عبداللہ بن عمرو کی سے کہ حصن حصین میں مذکور ہے معلوم ہوتا ہے اور مکروہ رکھتے تھے گرانے منی کو باہر عورت کے ستر سے وقت انزال کے بخوف حمل کے غیر محل عزل میں کہ وہ عورت حرہ ہے بغیر اسکی رضا کے باہر گرانا منی کا جائز نہیں بخلاف لونڈی کے کہ وہ محل عزل ہے عزل اُس سے مکروہ نہیں اور مکروہ رکھتے تھے فساد لڑکے کو مراد اس سے صحبت کرنی اُس عورت سے کہ دودھ پلاتی ہو بچے کو پس حاملہ ہو جاتی ہے وہ اور بسبب اسکے

دودھ اُسکا فاسد یعنی خراب ہوجاتا ہی اور لڑکے کو خلل کرتا ہی کہ ضعف وغیرہ لاحق ہوجاتا ہی اور مجامعت عورت کی حالت دودھ پلانے مین
غیل کہتے ہین ساتھ زبر غین کے اور ذکر اُسکا باب المباشرت مین ہوچکا ہی اور در حالیکہ نہ حکم کرتے تھے حرام ہونے اُسکے کا یعنی مکروہ رکھتے تھے
فساد لڑکے کو اور جماع عورت کو حالت دودھ پلانے مین لیکن حرام نہین کرتے تھے اُسکو اسلیے کہ وطی عورت منکوحہ کی حلال ہی اور بمجرد احتمال
حمل کے کہ متضمن فساد مذکور کا ہی حرام نہین ہوتی ❁ع ❁ح وَعَنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ مَوْلَاةً لَهُمْ ذَهَبَتْ بِابْنَةِ الزُّبَيْرِ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِيْ رِجْلِهَا اَجْرَاسٌ
فَقَطَعَهَا عُمَرُ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَعَ كُلِّ جَرَسٍ شَيْطَانٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابن زبیرؓ سے یہ کہ لونڈی آزاد کی ہوئی
اُنکی لے گئی زبیرؓ کی بیٹی کو طرف عمر بن الخطابؓ کے اور لڑکی کے پانو مین گھنگرو تھے پس کاٹ ڈالا اُنکو حضرت عمرؓ نے اور کہا کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سے فرماتے تھے ساتھ ہر جرس کے شیطان ہی نقل کی یہ ابوداؤد نے ❁ف یعنی مزین کرتا ہی اُسکو شیطان نزدیک اہل اُسکے کے اور وہ مزمار شیطان ہے
جیسے کہ ایک حدیث مین آیا ہی الجرس مزامیر الشیطان ❁ع ❁ح وَعَنْ بُنَانَةَ مَوْلَاةِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَيَّانَ الْاَنْصَارِيِّ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ اِذْ دُخِلَتْ
عَلَيْهَا بِجَارِيَةٍ وَعَلَيْهَا جَلَاجِلُ يُصَوِّتْنَ فَقَالَتْ لَا تُدْخِلْنَهَا عَلَيَّ اِلَّا اَنْ تُقَطِّعْنَ جَلَاجِلَهَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَدْخُلُ
الْمَلٰئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ جَرَسٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے بنانہؓ سے کہ لونڈی آزاد کی ہوئی عبدالرحمنؓ بن حیان انصاری کی ہی کہ تھی
وہ نزدیک حضرت عائشہؓ کے ناگہان لائی گئی حضرت عائشہؓ کے پاس ایک لڑکی چھوٹی اور وہ پہنے ہوے تھی گھنگرو آواز کرتے تھے وہ پس کہا حضرت عائشہؓ نے یعنی اُس عورت کو
کہ لڑکی کو لائی تھی نہ لاوی اُس لڑکی کو میرے پاس مگر یہ کہ کاٹ ڈالے گھنگرو اسکے اسلیے کہ سنا ہی مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے نہین
داخل ہوتے فرشتے اُس گھر مین یعنی رحمت کے کہ جسمین گھنٹا ہوتا ہی نقل کی یہ ابوداؤد نے وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ طَرَفَةَ اَنَّ جَدَّهُ عَرْفَجَةَ بْنَ اَسْعَدَ
قُطِعَ اَنْفُهُ يَوْمَ الْكُلَابِ فَاتَّخَذَ اَنْفًا مِنْ وَرِقٍ فَاَنْتَنَ عَلَيْهِ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَّخِذَ اَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَ
النَّسَائِيُّ اور روایت ہے عبدالرحمنؓ بن طرفہ سے یہ کہ دادا اسکا عرفجہ بن سعدؓ کاٹی گئی ناک اُسکی دن کلاب کے پس بنائی اُسنے ناک چاندی کی پس بدبودار
ہوئی وہ ناک اُسپر پس حکم کیا اُسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ بناوے ناک سونے کی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے ❁ف کلاب نام
ایک جگہ کا ہی کہ وہان لڑائی واقع ہوئی تھی عرفجہؓ کی ناک وہان کٹ گئی تھی اور بسبب اس حدیث کے مباح رکھا ہی علما نے سونے کی ناک کا بنوانا اور
اسیطرح باندھنا دانتونکا چاندی کے تار سے لیکن امام محمدؒ کے نزدیک جائز ہی سونے کے تار سے بھی ❁ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُحَلِّقَ حَبِيْبَهُ حَلْقَةً مِنْ نَارٍ فَلْيُحَلِّقْهُ حَلْقَةً مِنْ ذَهَبٍ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُطَوِّقَ حَبِيْبَهُ طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَلْيُطَوِّقْهُ طَوْقًا مِنْ ذَهَبٍ وَمَنْ
اَحَبَّ اَنْ يُسَوِّرَ حَبِيْبَهُ سِوَارًا مِنْ نَارٍ فَلْيُسَوِّرْهُ سِوَارًا مِنْ ذَهَبٍ وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِالْفِضَّةِ فَالْعَبُوْا بِهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے
کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ دوست رکھے یہ کہ پہناوے اپنے دوست کو یعنی اپنی بی بی یا اولاد یا غیر اُنکے کو حلقہ آگ کا یعنی کان مین
یا ناک مین پس چاہیے کہ پہناوے اُسکو حلقہ سونے کا یعنی سونے کے حلقہ پہنانے کی سزا یہ ہی کہ پہنایا جاویگا اُسکو حلقہ آگ کا اور جو شخص دوست رکھے یہ کہ
پہناوے اپنے دوست کی گردن مین طوق آگ کا پس چاہیے کہ پہناوے اُسکے گلے مین طوق سونے کا اور جو شخص چاہے یہ کہ پہناوے اپنے دوست کو کڑا آگ کا
پس چاہیے کہ پہناوے کڑا سونے کا ولیکن لازم ہی تمپر استعمال چاندی کا پس تصرف کرو ساتھ اُسکے نقل کی یہ ابوداؤد نے ❁ف فالعبوا بہا یعنی لہو ولعب کرو
ساتھ چاندی کے اور بناؤ زیور اسکا اسمین اشارہ ہی اسپر کہ زیب زینت اور زیور دنیا داخل ہی لہو ولعب مین اگرچہ مباح ہو یا جب ساتھ عورتون
زیوردار کے لعب و بازی کرین تو گویا یہ لہو ولعب ساتھ زیور کے ہے اور کہا ابن ملک نے کہ لعب کرنا ساتھ ایک قسم کے تصرف کرنا ہی اسمین جسطرح کہ
چاہے یعنی کرو چاندی بیچ جس قسم کے چاہو تم اقسام زیور مین سے واسطے عورتونکے نہ مردونکے سوا مہر اور زیور تلوار اور ہتھیارون لڑائی کی ❁ح ❁ع وَعَنْ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اسماء بنت یزید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما امراۃ تقلدت قلادۃ من ذهب قلدت فی عنقها مثلها من النار یوم القیمۃ
وایما امراۃ جعلت فی اذنها خرصا من ذهب جعل اللہ فی اذنها مثلہ من النار یوم القیمۃ رواہ ابوداود والنسائی
اور روایت ہے اسماء بیٹی یزید کی سے کہ تحقیق رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت کہ پہنے ہار سونے کا پہنایا جاویگا اسکی گردن مین مانند اسکی آگ سے
دن قیامت کے اور جو عورت کہ ڈالے اپنے کان مین بالی یا بالا سونے کا ڈالیگا اللہ تعالے اسکے کان مین مانند اسکی آگ سے دن قیامت کے نقل کی یہ ابوداودونے
وعن اخت لحذیفۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا معشر النساء اما لکن فی الفضۃ ما تحلین بہ اما انہ لیس منکن امراۃ تحلی ذهبا تظهرہ
الا عذبت بہ رواہ ابوداود والنسائی اور روایت ہے بہن سے حذیفہ رض کی یہ کہ تحقیق رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جماعت عورتوں کی کیا نہیں ہے واسطے
تمہارے بیچ چاندی کے وہ چیز کہ زیور بناؤ تم ساتھ اسکے یعنی کافی ہے کہ زیور چاندی کا بناؤ خبردار ہو تحقیق نہیں تم مین سے کوئی عورت کہ زیور بناوے سونے کا
کہ ظاہر کرے اسکو یعنی بے جگہ مگر عذاب کیا جاویگی بسبب اسکے نقل کی یہ ابوداود اور نسائی نے ف ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ عورت کو بھی سونا خاص
پہننا منع ہے اور سبب ہے وعید کا اور چاندی پہننی مباح ہے حالآنکہ عورتونکو دونون مباح ہین پس ان حدیثون کی علمانے کئی توجیہ بیان کی ہین
بعضون نے کہا کہ اول یہی حکم تھا پیچھے منسوخ ہوا ساتھ اس حدیث کے کہ روایت کی گئی حضرت علی رض سے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حریر اور سونا
حرام ہے اوپر مردون امت میری کے یعنی سمجھا گیا اس حدیث سے کہ عورتونکو سونا اور حریر پہننا حرام نہیں اور بعضون نے کہا کہ وعید ان حدیثون مین
کہ مذکور ہے مراد اس سے یہ ہے کہ جو زکوٰۃ نہ ادا کرے اسکے حق مین یہ وعید ہے اور بعضون نے کہا وعید اس عورت کے حق مین ہے کہ سونا پہنکر اجنبی مرد کے روبرو
ظاہر کرے ع **الفصل الثالث** فصل تیسری عن عقبۃ بن عامر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یمنع اهل الحلیۃ والحریر ویقول ان
کنتم تحبون حلیۃ الجنۃ وحریرها فلا تلبسوها فی الدنیا رواہ النسائی اور روایت ہے عقبہ بن عامر رض سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم منع فرماتے تھے
زیور والون اور حریر والونکو یعنی پہننے انکے سے اور فرماتے کہ اگر تم دوست رکھتے ہو زیور جنت کو اور حریر جنت کو پس نہ پہنو انکو دنیا مین نقل کی یہ نسائی نے
وعن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتخذ خاتما فلبسہ قال شغلنی هذا عنکم منذ الیوم الیہ نظرۃ والیکم نظرۃ ثم القاہ رواہ النسائی
اور روایت ہے ابن عباس رض سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بنوائی ایک انگشتری پس پہنا اسکو فرمایا مشغول کیا مجکو اسنے تمسے آج کے دن طرف
اسکے دیکھنا ایکدفعہ اور طرف تمہاری دیکھنا ایکدفعہ پھر پھینکدیا اسکو نقل کی یہ نسائی نے ف ظاہر یہ ہے کہ یہ انگشتری سونے کی تھی ؛ مولانا و
عن مالک قال انا اکرہ ان یلبس الغلمان شیئا من الذهب لانہ بلغنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نهی عن التختم بالذهب فانا اکرہ للرجال الکبیر منهم
والصغیر رواہ فی الموطا اور روایت ہے مالک رح سے کہ کہا مین مکروہ رکھتا ہون یہ کہ پہنائی جاوین لڑکے کچھ بھی سونے سے اسواسطے کہ پہنچا ہے مجکو یہ کہ
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا استعمال کرنے انگشتری سونے کی سے یعنی جب انگشتری منع ہوئی تو اور چیز بطریق اولی منع ہوگی پس مین مکروہ
رکھتا ہون اسواسطے مردون کو بڑے ہون انمین سے یا چھوٹے نقل کی یہ مالک نے موطا مین ف سونے سے اور اسیطرح چاندی بھی نہین درست مگر
مہر جائز ہے اور حریر بھی انہین کے حکم مین ہے ع **باب النعال** باب ہے بیچ بیان پاپوشون کے ف نعال جمع نعل کی ہے اور نعل اسکو
کہتے ہین کہ بچایا جاوے پاؤن بسبب اسکے زمین سے اور وہ ساتھ عرف ہر قوم کے مختلف ہے اور مراد یہان بیان کرنا آنحضرت کی پاپوشونکی صفات کا ہے
کہ متعارف دیار عرب کی ہے اور وہ بھی کئی اقسام کی ہوتی ہے چنانچہ اسی لیے تھا صیغہ جمع کے لایا **الفصل الاول** فصل پہلی عن ابن عمر قال
رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلبس النعال التی لیس فیها شعر رواہ البخاری روایت ہے ابن عمر رض سے کہ کہا دیکھا مین نے رسولخدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو کہ پہنتے تھے ایسی پاپوش کہ نہ تھے اسمین بال نقل کی یہ بخاری نے وعن انس قال ان نعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لها قبالان رواہ البخاری

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اور روایت ہی انس رضہ سے کہ کہا تحقیق پاپوش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تھے واسطے اُسکے دو تسمے نقل کی یہ بخاری نی ف قبال ساتھ زیر قاف کی پاپوش کے
تسمے کو کہتے ہین کہ دو انگلیون کے بیچ مین پہنا جاتا ہے پس آنحضرت کی پاپوش مین دو تسمے تھی ایک تسمہ تو ہوتا تھا درمیان انگوٹھے کی اور اُس انگلی کی کہ پاس
اُسکے ہے اور ایک تسمہ ہوتا تھا درمیان بیچ کی انگلی کے اور اُس انگلی کی کہ متصل اُسکے ہی کہ اُسکو بنصر کہتے ہین زبان عربی مین اور یہ پاپوش عرب مین مثل چپل کے
ہوتی ہی کہ جسکو یہان پہنکر مسجد مین جاتے ہین ۞ ح ۞ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا يَقُولُ اسْتَكْثِرُوا مِنَ النِّعَالِ فَإِنَّ الرَّجُلَ
لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر رضہ سے کہ کہا سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک غزوے مین کہ غزوہ کیا اُسکو
یعنی وقت نکلنے کے ایک جہاد کیلیے یہ فرمایا بہت لیلو تم پاپوشین اسواسطے کہ مرد ہمیشہ مانند سوار کے ہی جبتک کہ پاپوش پہنے رہتا ہی نقل کی یہ مسلم نے
ف یعنی یہ مانند سوار کے ہے بیچ جلد چلنے کے اور سلامتی پاؤن کے آفات سے اور اسمین تعلیم ہے اسپر کہ اسباب سفر کہ حاجت پڑی ساتھ اُسکی ساتھ رکھے
ح وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيُمْنَى وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ لِتَكُنِ الْيُمْنَى أَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ
وَآخِرَهُمَا تُنْزَعُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ پہنے ایک تمہارا پاپوش پس چاہیے
کہ شروع کرے ساتھ داہنے پاؤن کے یعنی اول داہنا پاؤن ڈالے جوتے مین اور جسوقت کہ اُتارے پس چاہیے کہ شروع کرے ساتھ بائین طرف کی یعنی اول
بایان پاؤن نکالے جوتے سے چاہیے کہ ہو داہنا پاؤن پہلے پہنتے مین اور آخر ہو اُتارنے مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ضابطہ اسمین یہ ہے کہ جو
امر فضیلت رکھتا ہے ابتدا ساتھ داہنے کے کہ اسمین مستحب ہے اور جو کہ ایسا نہین ہی اسمین ابتدا ساتھ بائین کے پس پہننا جوتے کا وسیلہ ہے دخول مسجد
اور اور اعمال خیر کا بخلاف اُتارنے کے اور مسجد مین جاوے تو پہلے داہنا پاؤن رکھے اور نکلتے ہوے پہلے بایان نکالے اور پائخانہ مین جاوی تو بایان پاؤن
پہلے رکھے اور نکلے تو داہنا پہلے نکالے ۞ ح ۞ داہنے پاؤن کو بزرگی ہے بہ نسبت بائین کے پس اکرام کرے اُسکا اور اکرام اُسکا یہ ہے کہ جوتہ پہنے تو
پہلے اُسکو ڈالے اور نکالتے ہوے پیچھے اُسکو نکالے تا زیادہ رہے جوتہ مین اور یہ باعث ہے اُسکی عزت و حرمت کا اسیطرح مسجد وغیرہ کے جانے اور
نکلنے مین سمجھ لے ۞ مولانا ۞ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْشِي أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيُحْفِهِمَا جَمِيعًا أَوْ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيعًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ چلے ایک تمہارا ایک پاپوش مین چاہیے کہ ننگا کرے دونون پاؤن کو یا پاپوش
پہنے دونون مین یعنی پاؤن مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی پہنے تو دونون مین پہنے اور اُتارے تو دونون سے اُتارے ایک پاؤن مین پہننا اور
ایک ننگا رکھنا مکروہ تنزیہی ہے اسلیے کہ خلاف ادب و مروت کے ہے اور سبب لغزش پاؤن کا ہے خصوصًا جبکہ پاپوش بلند ہو اور زمین ناہموار ہو اور لاحق
کیا ہی بعضے علما نے ساتھ اُسکے ایک ہاتھ کے نکالنے کو آستین سے یعنی یہ بھی ایسا ہی ہے کہ ایک ہاتھ آستین مین رکھے اور ایک آستین نکال کر کندھی پر
ڈالے اور اور ویسے ہی ایک پاؤن مین جوتا پہننا اور ایک مین موزہ ۞ ح ۞ ع ۞ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِ أَحَدِكُمْ
فَلَا يَمْشِ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ حَتّٰى يُصْلِحَ شِسْعَهُ وَلَا يَمْشِ فِي خُفٍّ وَاحِدٍ وَلَا يَأْكُلْ بِشِمَالِهِ وَلَا يَحْتَبِي بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَا يَلْتَحِفِ الصَّمَّاءَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر رضہ سی
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت ٹوٹ جاوے تسمہ کسی کی پاپوش کا پس نہ چلے ایک پاپوش مین یہان تک کہ درست کری تسمہ اُسکا اور
نہ چلے ایک موزہ مین اور نہ کھاوے بائین ہاتھ سے اور نہ گوٹ مارے ساتھ ایک کپڑے کی یعنی جبکہ نہو اُسکے ستر پر کچھ اُس کپڑے مین سے اور نہ اوڑھے
کپڑے کو اسطرح سے کہ لپٹا ہوا ہو تمام بدن پر کہ ہاتھ بھی اندر لپٹ جاوین اور ہاتھ کے نکالنے سے ستر نظر آئی نقل کی یہ مسلم نے اَلْفَصْلُ الثَّانِي
فصل دوسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ مُثَنًّى شِرَاكُهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی ابن عباس رضہ سی
کہ کہا تھے واسطے پاپوش حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو قبال یعنی تسمے کہ اُنگلیون مین پہنے جاتی ہین دوہری تھے تسمے اُنکی یعنی تا جھبین نہین اور استوار ہون

له بیان اس امر کا کتاب اللباس مین تفصیل سے ہوچکا ہے ۱۲

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اور روایت ہے جابرؓ سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ پاپوش پہنے آدمی کھڑی ہوکر نقل کی یہ ابوداودؒ نے اور نقل کی یہ ترمذی نے اور ابن ماجہ نے ابی ہریرہؓ سے ف یہ اُس صورت مین ہے کہ کھڑے ہوکر پہننے مین مشقت ہو یعنی ایسا جوتا ہو کہ پیچ پہننے اور باندھنے تسمے کے ہاتھ کا محتاج ہو نہ مطلق جوتا مین ہو ح وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رُبَّمَا مَشَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهَا مَشَتْ بِنَعْلٍ وَّاحِدَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا اَصَحُّ اور روایت ہے قاسمؒ بن محمد سے اُسنے نقل کی حضرت عائشہؓ سے کہا بعضے وقت چلتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک پاپوش مین اور ایک روایت مین یون ہے کہ تحقیق حضرت عائشہؓ چلین ایک پاپوش مین نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ صحیح تر ہے یعنی از راہ اسناد کی یا معنون کے ف جن حدیثون مین کہ نہی آئی ہے ایک پاؤن مین جوتا پہنکر چلنے سے یہ حدیث مخالف اُنکے ہے اس حدیث کی صحت مین کلام کیا ہے علمائے اور لکھا ہے کہ بر تقدیر صحت کے یہ حال نادر تھا اور صحن گھر مین تھا نہ باہر یا واسطے ضرورت کی یا واسطے بیان جواز کی تا نہ جانین کہ حرام ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ جو چیز پیمبر مکروہ منہی ہے شارع سے کرنا اسکا واسطے بیان اصل جواز کے آیا ہے اور وہ فعل بہ نسبت شارع کے مکروہ نہین ہوتا اس لیے کہ بیان جواز واجب ہے اس پر چنانچہ بیچ مقدمہ کھڑے ہوکر پانی پینے آنحضرتؐ کے یہ نکتہ لکھا ہے مواہب لدنیہ مین ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ اَنْ يَّخْلَعَ نَعْلَيْهِ فَيَضَعَهُمَا بِجَنْبِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا تحقیق سُنت سے ہے جس وقت کہ بیٹھے آدمی یہ کہ اُتار ڈالے پاپوش اپنی اور رکھے اُنکو اپنے پہلو کی طرف نقل کی یہ ابوداود نے ف یعنی جوتے سمیت نہ بیٹھے بلکہ اُتار کر بیٹھے کہ ادب اسمین ہے اور رکھے اُسکو بائین پہلو کی طرف واسطے تعظیم داہین طرف کے اور سامنے بھی نہ رکھے واسطے تعظیم قبلہ کے اور نہ پیچھے رکھے واسطے خوف چورون کی ح وَعَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّجَاشِيَّ اَهْدٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ اَسْوَدَيْنِ سَاذَجَيْنِ فَلَبِسَهُمَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ اَبِيْ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا اور روایت ہے ابن بریدہؓ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یہ کہ نجاشی نے بطور تحفہ کے بھیجے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دو موزے سیاہ سادے یعنی غیر منقش پس پہنا حضرتؐ نے اُنکو یعنی طہارت سے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور روایت کی ترمذی نے ابی بریدہؓ سے ساتھ اضافت باپ کے طرف بریدہؓ کے اور اُسنے اپنے باپ سے اور زیادہ کی یہ عبارت کہ پھر وضو کیا آنحضرتؐ نے اور مسح کیا اُنپر ف نجاشی لقب ہے بادشاہ حبشہ کا اور حضرتؐ نے موزے پہنے بدون پوچھے اور تفتیش کرنے اس بات کے کہ یہ چمڑا دباغت دیا ہوا ہے یا نہین مردار کا ہے یا مذبوح کا ان چیزون کی کچھ تفتیش نہ کی اور عمل کیا ظاہر حال پر اور اس سے حکم معلوم ہوا کوتے کپڑے کا اور بوریون کا اور شطرنجی اور روش فروش اور سوا انکے اور چیزون کا بھی اگر ظاہر مین نجاست نہو حکم طہارت کا ہے ؛ سو لاتامل لشرح

بَابُ التَّرَجُّلِ

یہ باب ہے بیچ بیان کنگھی کرنے کے ف ترجل کہتے ہین عربی مین کنگھی کرنے کو عام ہے کہ سر مین ہو یا داڑھی مین لیکن اکثر استعمال ترجل کا سر کی کنگھی کرنے مین ہوتا ہے اور تسریح کا داڑھی مین ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُرَجِّلُ رَاْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا حَائِضٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھی مین کنگھی کرتی سر مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مین اس حال مین کہ مین حائضہ ہوتی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ بدن حائضہ کا پاک ہے مخالطت ساتھ اسکے جائز ہے ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ اَلْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْاِبْطِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فطرۃ پانچ چیزین ہین ختنہ کرنا اور استعمال کرنا لوہے کا یعنی بال زیر ناف کے لینا اور لبین لینی اور ترشوانا ناخونون کا اور اکھیڑنا بغلون کے بالون کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف فطرۃ الخ یعنی یہ پانچ چیزین سب انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کی شریعت مین سُنت ہین اور یہ حدیث فطرۃ کی بیچ ابتداء کتاب کے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

باب السواک مین گذر چکی ہے اور وہان دس چیزین فطرۃ سے کہی ہین اور یہان پانچ بیان کین اور دونون جگہ مقصود حصر نہین ہی بلکہ مراد یہ ہی کہ دس چیزین جملہ فطرۃ سے ہین اور یہان اُنمین سے پانچ بیان کین اور بیان مفصل اُنکا وہان ہو چکا ہے فانظر ثمہ ؛ ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَالِفُوا الْمُشْرِکِیْنَ اَوْفِرُوا اللُّحٰی وَاَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَفِیْ رِوَایَةٍ اَنْھِکُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللُّحٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مخالفت کرو مشرکون کی یعنی وہ بڑھاتے ہین مونچھین اور پست کرتے ہین داڑھیان تم مخالفت اُنکی کرو کہ بڑھاؤ داڑھیان اور پست کرو لبین اور ایک روایت مین ہے خوب پست کرو لبین اور چھوڑ دو داڑھیان نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ وُقِّتَ لَنَا فِیْ قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِیْمِ الْاَظْفَارِ وَنَتْفِ الْاِبِطِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ اَنْ لَّا نَتْرُکَ اَکْثَرَ مِنْ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا معین کیا گیا واسطے ہمارے بیچ کتروانے لبون کے اور ترشوانے ناخونون کے اور دور کرنے بال بغلون کے اور مونڈنے بال زیر ناف کے یہ کہ نہ چھوڑین ہم زیادہ چالیس دن سے[1] نقل کی یہ مسلم نے ف کہا ابن ملک نے کہ آیا ہے بعضی روایت مین ابی عمرؓ سے کہ حضرت ترشواتے تھے ناخون اور لبین اپنی ہر جمعہ مین اور مونڈتے بال زیر ناف کے بیس دن مین اور اکھیڑتے بال بغلون کے چالیس دن مین اور قنیہ مین لکھا ہی کہ افضل یہ ہی کہ ترشواوے ناخون اپنے اور کترواوے لبین اور بال زیر ناف کے مونڈے اور ستھرا کرے اپنے بدن کو ساتھ نہانے کے ہر ہفتہ مین ایکبار پس اگر نہ کرے یہ تو ہر پندرہ دن مین اور نہین ہی عذر بیچ ترک اُسکے کے زیادہ چالیس دن سے پس ہفتہ افضل ہے اور پندرہ روز اوسط ہین اور چالیس دن ابعد اور نہین عذر چالیس دن سے زیادہ مین اور مستحق ہوتا ہے وعید کا ہمارے نزدیک انتہی کہا مظہر نے کہ ابی عمرؓ اور ابی عبداللہ الاغر سے منقول ہے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کترتے لبین اور ناخون اپنے ہر جمعہ مین پہلے اس سے کہ نکلین طرف نماز جمعہ کے اور کہا بعضون نے کہ مونڈتے تھے بال زیر ناف کی اور اکھیڑتے تھے بال بغلون کے چالیس دن مین اور بعضون نے کہا ہر مہینے مین انتہی اور یہ اعدل الاقوال ہی ؛ ع وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی لَا یَصْبُغُوْنَ فَخَالِفُوْھُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق یہود و نصاری نہین خضاب کرتے ہین پس مخالفت کرو اُنکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی تم خضاب کیا کرو اور مراد خضاب سے خضاب غیر سیاہ ہے اور خضاب سیاہ حرام ہی اور کلام اسمین آگے آویگا اور صحابہؓ وغیرہم خضاب سرخ مہندی کا کرتے تھے اور کبھی زرد بھی کرتے تھے اور بیچ خضاب مہندی کے حدیثین وارد ہوئی ہین اور لکھا ہے علما نے کہ خضاب مہندی کا مومنون کی علامتون سے ہے اور سب علما کے نزدیک جائز ہے اور بعضے فقہا نے اسکو مستحب کہا ہے مردون کے لیے اور عورتون کے لیے اور اُسکی فضیلت مین حدیثین بھی لاتے ہین کہ نزدیک محدثین کے مطعون اور منسوب بضعف ہین اور مجمع البحار مین لکھا ہے کہ امر ساتھ خضاب کے اُسکے لیے ہے کہ بال اُسکے سفید محض ہون مانند بالون ابی قحافہؓ کے کہ حدیث آئندہ مین مذکور ہین نہ اُسکے لیے کہ کچڑے ہون بال اُسکے اور یہ بھی لکھا ہے کہ سلف اختلاف رکھتے ہین بیچ کرنے خضاب کی بحسب اختلاف احوال کے اور بعضون نے کہا یہ موقوف ہے عادت شہرون پر اس لیے کہ نکلنا عادت شہر والون سے موجب شہرت کا ہی اور مکروہ ہی اور بعضون نے کہا کہ جسکا بڑھاپا پاکیزہ اور نورانی اور خوشنما ہو اور زیبا بہ نسبت خضاب کرنے کے تو اُسکو نکرنا خضاب کا اولی اور احسن ہے اور جسکا بڑھاپا بدنما ہو اُسکو خضاب کرنا اور چھپانا عیب کا اولی ہی ؛ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اُتِیَ بِاَبِیْ قُحَافَةَ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّةَ وَرَاْسُهٗ وَلِحْیَتُهٗ کَالثَّغَامَةِ بَیَاضًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَیِّرُوْا ھٰذَا بِشَیْءٍ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا لائے گئے ابو قحافہؓ یعنی باپ ابوبکر صدیقؓ کے دن فتح مکہ کے اور اُسی روز مسلمان ہوئے اور سر اُنکا اور داڑھی اُنکی مانند ثغامہ کے تھی سفیدی مین پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تغیر کرو اُنکی سفیدی کو ساتھ کسی چیز کے اور بچو رنگ سیاہ سے یعنی خضاب سیاہ نہ کرو نقل کی یہ مسلم نے ف ثغامہ نام ایک گھانس کا ہی کہ سفید ہوتی ہین شگوفے اور پھل اس کے

[1] یعنی چالیس روز سے زیادہ نگذرین اور اگر اس سے کم مین کرے افضل ہی اور زیادہ چالیس دن سے چھوڑنا مکروہ ہے تحریمی مکروہ ہوتی ہی ۱۲ مولانا من الشرح العربی للشیخ عبدالحق رح ۱۲

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ خضاب سیاہ مکروہ وحرام ہے اور مطالب المؤمنین میں لکھا ہے کہ بعضے علما نے کہا ہے کہ خضاب سیاہ اگر غازی واسطے
ہیبت کے بیچ نظر دشمنوں دین کے کرے تو درست ہے اور جو کہ واسطے زینت نفس کی اور دوستداری عورتوں کے کرے مکروہ ہے نزدیک اکثر مشائخ کے
اور صحت کو پہنچا ہے کہ امیر المؤمنین ابو بکر خضاب کرتے تھے ساتھ مہندی اور وسمہ کے لیکن رنگ اسکا سیاہ نہیں ہوتا بلکہ سرخ مائل بسیاہی اور اور
بعضے صحابہ سے جو اسمیں نقل کیا گیا ہے اسی پر محمول ہے اور بیچ باب خضاب سیاہ کے وعید شدید آئی ہے چنانچہ دوسری فصل میں آتا ہے حاصل کہ
خضاب مہندی کا بالاتفاق جائز ہے اور سیاہ میں مختار حرمت وکراہت ہے ۔ ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ
أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ أَشْعَارَهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُءُوسَهُمْ فَسَدَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاصِيَتَهُ
ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے موافقت اہل کتاب کی بیچ اس چیز کے
کہ نہیں حکم کیے گئے اسمیں اور تھے اہل کتاب چھوڑتے اپنے بالوں کو یعنی بدون مانگ نکالنے کے یوں ہی پڑے رہتے تھے بال اور تھے مشرک مانگ نکالتے
اپنے سروں میں پس چھوڑتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بال اپنی پیشانی کے بطور اہل کتاب کے پھر مانگ نکالنے لگے پیچھے اسکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف سدل چھوڑنا سر کے بالوں کا گرد سر کے اور جمع نہ کرنا جو انسے لٹکے کو اور فرق یہ کہ آدھے بال ایک طرف جمع کرے آدھے ایک طرف اور قاموس میں
کہا کہ فرق راہ درمیان بالوں سر کے یعنی مانگ اور حضرت جب اول مدینہ میں تشریف لائے تو سدل کرتے تھے بال پیشانی کو بسبب موافقت اہل کتاب کے
کہ عادت انکی سدل کی تھی اور سدل اگرچہ چھوڑنا بالوں کا ہے گرد سر کے اور تخصیص ساتھ پیشانی کے نہیں لیکن اعتبار سدل کا فرق سے پیشانی میں ظاہر ہوتا ہے اس سبب سے
تخصیص کیا اور طیبی نے کہا کہ مراد سدل سے یہاں چھوڑنا بالوں کا ہے پیشانی پر اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عادت شریف اول میں سدل کی
تھی بعد ازاں فرق قرار پایا پس بعضے کہتے ہیں کہ سدل منسوخ ہے اس لیے کہ رجوع طرف فرق کی وحی سے تھی اسلیے کہ آنحضرت مامور تھے ساتھ موافقت اہل کتاب کے ان چیز
میں کہ مامور نہ تھے اسمیں پس مخالفت انکی تھی بسبب دوسرے امر کے ہوا اور اس حدیث سے دلیل پکڑتے ہیں بعضے اصولیین نے یہ کہ شرع انبیاء سابق کی شرع ہماری ہے
جبتک کہ مامور ہوویں ہم ساتھ خلاف اسکے کے لیکن اس چیز میں کہ تبدیل وتغیر انکی معلوم نہو اور ظاہر عبارت بیچ موافقتہم اسپر دلالت کرتا ہے کہ آنحضرت
مخیر تھے اسمیں اور اگر شریعت ہوتا تو واجب لازم ہوتا اور بعضی حدیثوں میں آیا ہے کہ اگر متفرق ہوتے بال حضرت کے تو مانگ نکال لیتے والا چھوڑ دیتے ان کو
بحال خود یعنی تکلف نہ کرتے سدل وفرق میں اور بحال خود رکھتے انکو پس سدل وفرق دونوں جائز ہیں لیکن فرق افضل ہے واللہ اعلم ۔ ع ۔ ح وَ
عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الْقَزَعِ قِيلَ لِنَافِعٍ مَا الْقَزَعُ قَالَ يُحْلَقُ بَعْضُ رَأْسِ الصَّبِيِّ وَيُتْرَكُ الْبَعْضُ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ وَأَلْحَقَ بَعْضُهُمُ التَّفْسِيرَ بِالْحَدِيثِ اور روایت ہے نافع سے اُسنے نقل کی ابن عمر سے کہا ابن عمرؓ نے سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو منع
فرماتے تھے قزع سے کہا گیا واسطے نافع کے کیا ہے قزع کہا مونڈا جاوے کچھ سر لڑکے کا اور چھوڑا جاوے کچھ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ملایا بعضے راویوں نے
تفسیر کو ساتھ حدیث کے یعنی معنی قزع کے حضرت ہی نے بیان فرمائے ف مونڈا جاوے کچھ سر آخر کہا نووی نے یا کہ قزع کہتے ہیں مونڈنے بعض سر کو مطلق
اور یہی صحیح ہے اسلیے کہ یہ معنی راوی نے بیان کیے ہیں اور ظاہر کے مخالف نہیں پس واجب ہوا عمل اسپر اور تخصیص لڑکے کی بسبب جاری ہونے عادت کے ہے والا مکروہ ہے
لڑکے کو بھی اور بڑے کو بھی چنانچہ اس لیے روایات فقہیہ میں مطلق لائے ہیں اور کراہت بسبب مشابہت کفار کے اور بدہیئتی کے ہے ۔ ع ۔ منح ۔ ح قزع کے
معنی جو راوی نے بیان کیے اور نووی نے اسکو صحیح کہا داخل ہیں اسمیں پٹے اور ببریاں اور زلفیں اور چوٹیاں کما لا یخفی ۔ مؤلف وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى صَبِيًّا قَدْ حُلِقَ بَعْضُ رَأْسِهِ وَتُرِكَ بَعْضُهُ فَنَهَاهُمْ عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ احْلِقُوا كُلَّهُ أَوِ اتْرُكُوا كُلَّهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن
عمرؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک لڑکے کو کہ تحقیق مونڈا گیا تھا بعض سر اسکا اور چھوڑا گیا تھا بعض سر اسکا پس منع فرمایا لڑکے کی پرورش کرنیوالوں کو

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اس سے اور فرمایا کہ مونڈو تمام سر یا چھوڑو تمام سر نقل کی یہ مسلم نے ف اِسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ سر منڈانا سواے حج و عمرے کے جائز ہے اور مرد کو
اختیار رکھتا ہے سر منڈانے کا اور سر مین بال رکھنے کا لیکن افضل یہ ہے کہ نہ منڈواوے سر سواے حج و عمرے کے جیسے کہ معمول تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور صحابہ
کرام رضی اللہ عنہم کا سواے حضرت علیؓ کے جیسے کہ ابتداے کتاب مین بیچ باب الجنابت کے بیان اسکا گذرا ۔ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ قَالَ اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ بُيُوْتِكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا لعنت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے مخنثون کو مردون مین سے اور لعنت کی اُن عورتون کو کہ مشابہ ہوتی ہین ساتھ مردون کے اور فرمایا کہ نکالو مخنثون کو اپنے گھرون سے نقل کی یہ
بخاری نے ف مخنث اُس مرد کو کہتے ہین کہ تشبہ کرے ساتھ عورتون کے لباس مین اور ہاتھ پاؤن رنگین کرنے مین ساتھ مہندی کے اور آواز مین اور
کلام کرنے مین اور حرکات و سکنات مین اور خُنث کے معنی لغت مین نرمی اور تکسّر کے ہین اور مخنث ساتھ زبر نون مشددہ اور زیر اسکے کے ہے اور اول
مشہور تر ہے اور مخنث دو طرح کے ہوتے ہین ایک تو خلقی کہ اصل خلقت اور جبلت مین اوپر اوضاع و اخلاق عورتون کے واقع ہوا اور دوسرا یہ کہ تکلف سے اپنے
تئین مشابہ عورتون کے کرتا ہو اور لعنت اور مذمت خاص اسکے حق مین ہے نہ اول کے کہ وہ معذور ہے اور لعنت کی اُن عورتون کو کہ مشابہ کرتی ہین
اپنے کو ساتھ مردون کے وضع مین اور لباس مین اور اطوار مین اور بیچ شرح شرعة الاسلام کے لکھا ہے کہ مہندی لگانی سنت ہے عورتون کو اور مکروہ ہے
مردون کو بغیر عذر کے بسبب مشابہت کے ساتھ عورتون کے انتہی اور اس سے یہ بھی سمجھا گیا کہ عورت کو بھی بالکل خالی رہنا مہندی سے مکروہ ہے بسبب
مشابہت کے ساتھ مردون کے ۔ح ۔ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ
النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی اللہ نے یا لعنت کرے مردون مشابہت
کرنیوالونکو ساتھ عورتون کے اور عورتون مشابہت کرنیوالیون کو ساتھ مردون کے نقل کی یہ بخاری نے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لعنت کی
اللہ تعالیٰ نے اُس عورت کو کہ ملاوے[1] بال اپنے ساتھ بالون اور عورت کے یعنی درازی کے لیے اور لعنت کی اُس عورت کو کہ ملواوے اپنے بالون کے ساتھ اور
کے بال اور لعنت کی گودنیوالی کو اور گدوانیوالی کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا نووی نے کہ حدیثون سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ حرام ہے ملانا بالونکا
مطلق اور یہی ظاہر و مختار ہے اور ہمارے علمانے یہ تفصیل بیان کی ہے کہ اگر ملاوے بال آدمی کے تو حرام ہے بلا خلاف اسلیے کہ حرام ہے نفع اُٹھانا آدمی کے
بالون سے اور تمام اجزا اُسکے سے بسبب بزرگی اُسکی کے اور سواے آدمی کے جانور کے پاک بال ہون تو اسکا یہ حکم ہے کہ اگر نہو عورت کا خاوند اور نہ سید یعنی
مالک تو اُسکو ملانا اُنکا بھی حرام ہے اور اگر ہو خاوند یا سید تو اسکی تین صورتین ہین اور صحیح تر اُنمین سے یہ ہے کہ اگر ملاوے ساتھ اذن خاوند کے یا سید کے تو جائز ہے
اور کہا مالک اور طبری اور اکثر علمانے کہ ملانا ہر چیز کا بالون مین ممنوع ہے خواہ بال ہون یا صوف یا چیتھڑے یا سوا اُنکے اور دلیل پکڑی ہے انھون نے
ساتھ حدیثون کے اور کہا لیث نے کہ نہی مختص ہے ساتھ بالون کے پس نہین مضائقہ ہے ساتھ ملانے صوف وغیرہ کے اور باندھنا بالونکا ساتھ ڈورون سرخ
کے کہ مشابہت ساتھ بالون کے نرکھین جائز ہے بلا کراہت کذا فی مجمع البحار اور گودنا یہ کہ سوئیان یا مانند اُنکے کے جلد مین چبھوئی جاتی ہین یہانتک کہ
خون بہنے لگتا ہے پھر اُسمین سرمہ یا نیل بھر دیتے ہین اور کہا نووی نے کہ گودنا اور گدوانا حرام ہے فاعل و مفعول بہا پر اور وہ جگہ کہ گودی جاتی ہے نجس ہو جاتی
ہے پس اگر ممکن ہو ازالہ اسکا ساتھ علاج کے تو واجب ہے ازالہ اسکا اور اگر نہ ممکن ہو بغیر جرح کے تو پس اگر خوف ہو اُسے تلف کا یا فوت ہونے عضو کا یا منفعت اسکے کا
یا خوف ہو عیب فاحش کا عضو ظاہر مین تو نہین واجب ازالہ اُسکا جبکہ توبہ کی نہین باقی رہیگا اُسپر گناہ اور اگر نہ خوف ہو کسی چیز کا اُنمین سے تو لازم ہے
ازالہ اُسکا اور گنہگار رہتا ہے بسبب تاخیر اُسکے کے ۔ح ۔ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ

کراہت بچون وغیرہ کی

[1] لڑکون کے حق مین جو نہی ہے یہ اُنکے پرورش کرنیوالون کو ہے ۱۲ [2] عام ہے کہ آپ ملاوے یا اور کو حکم کرے ملانے کا ۱۲ ع [3] یہ بھی قول نووی کا ہے ۱۲ [4] آدمی کے بال ملائے سر کے بالون مین حرام ہین اور صوف ملانے کا مضائقہ نہین ۱۲

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ لَعَنْتَ كَيْتَ وَكَيْتَ فَقَالَ مَالِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَمَنْ هُوَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَتْ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَمَا وَجَدْتُ فِيهِ مَا تَقُولُ قَالَ لَئِنْ كُنْتِ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ أَمَا قَرَأْتِ مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ
فَخُذُوهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَإِنَّهُ قَدْ نَهٰى عَنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود رض سے
کہ کہا لعنت کی اللہ تعالی نے گودنیوالیون کو اور گودوانیوالیون کو اور اُن عورتونکو کہ چنواوین بال مُنھ پر سے اور لعنت کی سوہن کرنیوالیونکو دانتونکے واسطے
حسن کے کہ تغیر کرنیوالی ہین اللہ کی پیدایش کو پس آئی ابن مسعود رض پاس ایک عورت اور کہا کہ تحقیق شان یہ ہی کہ پہونچی مجکو یہ بات کہ تم لعنت کرتے ہو یعنی عورتونکو
ایسی اور ایسی پس کہا ابن مسعود رض نے کہ کیا ہے مجکو کہ لعنت نہ کرون اُنکو کہ لعنت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اُنکو کہ وہ ملعون ہوئی بیچ کتاب اللہ کے پس
کہا اُس عورت نے کہ تحقیق پڑھا مین نے اس چیز کو کہ درمیان دو دفتیون کے ہے یعنی پڑھا مین نے سارا قرآن پس نہ پایا مین نے اسمین جو کہتے ہو یعنی
صریحًا کہا ابن مسعود رض نے اگر پڑھتی تو اسکو یعنی تامل سے اور سمجھ کر تو البتہ پاتی تو اس حکم کو کیا نہین پڑھی تو نے یہ آیت کہ جو دین تمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم پس لو اسکو اور عمل کرو اُسپر اور جس چیز سے کہ منع کرین تمکو پس باز رہو یعنی اُس سے کہا اُس عورت نے کہ ہان یہ آیت تو پڑھی ہی مین نے کہا ابن مسعود رض نے
پس تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اس سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف چنواوین بال آخر یہ مکروہ ہی مگر کہ داڑھی یا مونچھین نکلین
عورت کی تو اُنکا منڈوانا مکروہ نہین بلکہ مستحب ہے اور چننے والی کو نامصہ کہتے ہین اس روایت مین ذکر اسکا نہین فصل ثانی مین ہے اور سوہن کرنیوالیونکو
الخ یعنی بہ تکلف فرجہ اور فرق کرواتی ہین دانتونمین کہ عرب کے نزدیک فرق ہونا دانتونمین پسندیدہ ہی اور اکثر چھوٹی عمر کی عورتونکے دانت ایسے ہوتے ہین اور
جب بڑھیان ہوتی ہین اور دانت بڑے ہوتے ہین اور یہ فرق نہین رہتا تو بتکلف بنواتی ہین واسطے اظہار حسن و جوانی کے اور مشابہت کے ساتھ جوانون کے اور
لفظ المغیرات صفت ہے عورتون ذکر کی گئین کی یعنی یہ عورتین مذکورہ ایسی ہین کہ تغیر کرتی ہین پیدایش اللہ تعالی کی کو اور لفظ خلق اللہ مفعول ہی مغیرات کا اور جملہ مانند
تعلیل کے ہے واسطے وجوب لعنت کے اور علت بیچ حرمت مثلہ اور منڈوانے داڑھی وغیرہ کے بھی یہی ہی اور اس سے یہ لازم نہین آتا کہ ہر تغیر حرام ہو اس لیے کہ علت مستقل
نہین ہی علت حرمت کی نہی شارع کی ہے اور حکمت نہی مین یہ ہی پس حاصل یہ ہوا کہ شارع نے بعض تغیرات کو مباح کیا ہی اور بعضے کو حرام اور عورت مذکورہ
کے کلام کے یہ معنی ہین کہ خبر دی گئی ہو نمین یہ کہ تم خبر دیتے ہو لعنت خدا سے یا لعنت کرتے ہو اپنی طرف سے عورتون مذکورہ پر حالانکہ نہین ہی لعنت انکی
مذکور کتاب اللہ مین اور نہین جائز ہے لعنت کرنی اُنکو کہ نہ لعنت کرے اُنپر اللہ پس جب ابن مسعود رض دلیل لائے حدیث قرآن سے اور بیچ وجود حدیث کے شبہ
نہ تھا اور وجود اسکا قرآن مین بظاہر مستبعد معلوم ہوا اسکو اور آخیر جملہ حدیث کے یہ معنی ہین کہ جب ہمارے مامور ہوئے ساتھ باز رہنے اُس چیز کے کہ منع کیا
انکو رسول نے اور منع کیا رسول نے انکو اشیاے مذکورہ سے اس حدیث وغیرہ مین تو ہوئی تمام منہیات انکی ذکر کی گئی قرآن مین اور کہا طیبی نے کہ اسمین اشارہ
ہی طرف اسکے کہ لعنت کرنی آنحضرت کی واشمات وغیرہ کو مانند لعنت کرنے اللہ تعالی کے ہے پس واجب ہے یہ کہ عمل کیا جاوے اُسپر ۱۲ ح ۱۲ ع وَعَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَيْنُ حَقٌّ وَنَهٰى عَنِ الْوَشْمِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے تاثیر نظر یعنی ٹوک کی حق ہے اور منع کیا گودنے سے نقل کی یہ بخاری نے ف حق ہی یعنی ثابت ہی کہ اللہ تعالی نے خاصیت رکھی ہے
اسمین کہ اثر کرتی ہے آدمی وغیرہ مین مانند سحر کے ۱۲ ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُلَبِّدًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہے ابن عمر رض سے کہ کہا تحقیق دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ملبد نقل کی یہ بخاری نے ف یعنی اپنے سر کے بالونکو گوند سے جمادیا
تھا تا جوئین نہ پڑین اور غبار سے محفوظ رہین اور اسطرح حالت احرام مین اکثر کرتے ہین غرض مذکور کے یہ سبق بیان حالت احرام کا ہی یا کسی اور سفر کا ۱۲ ح
وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس رض سے کہ کہا منع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitized by eGangotri

اس سے کہ زعفران ملے مرد بدن کو یا کپڑے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اسلیے کہ یہ عادت عورتوں کی سے ہو اور بعضے صحابہ رضی سے جو منقول ہی استعمال خلوق کا کہ نام خوشبوے مرکب کا ہو زعفران وغیرہ سے وہ محمول ہی نہی سے پہلے پر ع ح **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَطْيَبِ مَا نَجِدُ حَتّٰى أَجِدَ وَبِيصَ الطِّيبِ فِي رَأْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ رضی سے کہ کہا تھی مین خوشبو لگاتی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ بہترین خوشبو کے کہ پاتی ہین یہانتک کہ پاتی ہین چمک خوشبو کی حضرت کے سر مین اور داڑھی مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث پر اشکال وارد کرتے ہین ساتھ اس حدیث کے کہ خوشبوئی مردون کی وہ چیز ہو کہ پوشیدہ ہو رنگ اسکا اور اس سے معلوم ہوا کہ رنگ ہوتا تھا حضرت کی خوشبوئی مین جب تو چمک آتی تھی اسکا جواب ہے کہ مراد رنگ سے اس حدیث مین وہ رنگ ہے کہ اسکے ظہور مین زینت و جمال ہو مانند سرخ و زرد رنگ کے اور جو رنگ ایسا نہو جیسے رنگ مشک و عنبر کا جائز ہو کذا قال الطیبی اور اس سے معلوم ہوا کہ مثل صندل کے بھی جائز ہے ح **وَعَنْ** نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا اسْتَجْمَرَ اسْتَجْمَرَ بِالْأُلُوَّةِ غَيْرَ مُطَرَّاةٍ وَبِكَافُورٍ يَطْرَحُهٗ مَعَ الْأُلُوَّةِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا كَانَ يَسْتَجْمِرُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو نافع سے کہ تھے ابن عمر رضی جس وقت کہ دھونی لیتے خوشبوئی کی دھونی لیتے اگر کی بغیر ملونے مشک وغیرہ کی یعنی کبھی نری اگر کی دھونی لیتے اور کبھی دھونی لیتے کافور کی کہ ڈالتے اسکو ساتھ اگر کے پھر کہا ابن عمر رضی نے کہ اسیطرح دھونی لیتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنی کبھی نری اگر کی اور کبھی کافور اسکے ساتھ ملا کر نقل کی یہ مسلم نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُصُّ أَوْ يَأْخُذُ مِنْ شَارِبِهٖ وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ الرَّحْمٰنِ يَفْعَلُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہو ابن عباس رضی سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کترتے یا لیتے لبین اپنی اور تھے حضرت ابراہیم دوست خدا کے کرتے یہ یعنی وہ بھی لبین کترتے تھے نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی کترنا لبونکا سنت قدیم ہو کہ حضرت ابراہیم کترتے تھے اور انبیا علیہم السلام بھی کرتے تھے چنانچہ بیچ شرح لفظ فطرۃ کے بیان اسکا اوپر ہو چکا ہو پس تخصیص حضرت ابراہیم کی بسبب تعظیم انکے ہو یا ابتدا اس شریعت کی حضرت ابراہیم سے ہے جیسے کہ فصل تیسری مین ایک حدیث آتی ہو کہ وہ دلالت کرتی ہو اسپر ح **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَأْخُذْ مِنْ شَارِبِهٖ فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہو زید بن ارقم رضی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ نہ لیوے لبین اپنی پس نہین ہم مین سے نقل کی ہے احمد اور ترمذی اور نسائی نے ف یعنی ہماری سنت و طریقہ پر نہین ہو اور ظاہر یہ ہو کہ معنی یہ ہین اسکے کہ نہین کامل ترین اہل طریقہ ہمارے سے یا یہ تہدید ہو واسطے تارک اس سنت کے یا ڈر دلا دیا اسکو مرنے پر بغیر اس ملت کے ح ع **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهٖ مِنْ عَرْضِهَا وَطُولِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے اسنے نقل کی اپنے باپ سے اسنے اپنے دادا سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے لیتے داڑھی اپنی سے عرض مین سے اور طول مین سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف یعنی داڑھی کو ہر طرف سے درست و برابر کرتے تھے بال بڑھے ہوئے کتر کر اور یہ منافی نہین ہے ساتھ اعفا اور توفیر داڑھی کے کہ حدیثون مین امر ساتھ اسکے واقع ہوا ہو اسلیے کہ نہی کوتاہ کرنی داڑھی سے ہے مانند عجمیون کے اور لینا بالونکا طول مین سے واسطے برابر کرنے اور اصلاح کے منافی اسکی نہین اسلیے کہ منقول ہی آنحضرت سے کہ وہ لیتے تھے داڑھی کے طول و عرض مین سے اور کہا ابن ملک نے کہ برابر کرنا داڑھی کے بالونکا سنت ہو اور احیا مین لکھا ہو کہ اختلاف کیا ہو علمانے داڑھی کے دراز کرنے مین پس بعضون نے تو کہا کہ اگر مٹھی مین پکڑے مرد داڑھی کو اور مٹھی کے نیچے سے کتر ڈالے تو نہین مضائقہ اسکا چنانچہ کہا ہے یہ ابن عمر رضی نے اور ایک جماعت نے تابعین میں سے اور اچھا جانا اسکو شعبی اور ابن سیرین نے اور مکروہ جانا اسکو حسن اور قتادہ نے اور تو ابع انکے نے اور کہا چھوڑنا اسکا اچھا ہو بموجب قول آنحضرت کے اعفوا اللحی انتہی ع **وَعَنْ** يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَيْهِ خَلُوقًا فَقَالَ أَلَكَ امْرَأَةٌ قَالَ لَا قَالَ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہو یعلی بن مرہ رضی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھی یعلی پر خلوق کہ نام ایک خوشبوئے مرکب کا ہو زعفران وغیرہ سے پس فرمایا کیا تیرے لیے بیوی ہو کہا نہین فرمایا پس دھو ڈال اسکو پھر دھو اسکو پھر دھو اسکو پھر نہ استعمال کرنا اسکو نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے ف کیا تیرے لیے بیوی ہے

لہ ابن ملک راوی است کہ بعض من شارب گفت یا اخذ من شارب ۱۲ ع لہ یعنی ملک حضرت شیخ ترجمہ میں ... ۱۲

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

بیوی کے ہونے سے سوال اس لیے کیا کہ اگر بیوی ہو اور اُسنے خلوق ملی ہو اور اُسکے بدن یا کپڑے سے مرد کے بدن یا کپڑے کو پونہچے تو معذور ہے اگر قصداً آپ استعمال کرے معذور نہوگا اور روا نہین اور دہونا چاہیے اُسکو جیسے کہ اُسکو فرمایا وجہ سوال کی بھی بیان کی ہو شارحین نے یہ کہ اگر واسطے خاطر عورت کے لے معذور ہے جیسے کہ ظاہر حدیث سے دہم جاتا ہو اور دہو ڈال الخ یعنی تین بار دہو حکم کیا تین بار دہونے کا واسطے مبالغہ کے اور ظاہر یہ ہو کہ اس لیے تین بار دھو نیکو فرمایا کہ رنگ اُسکا نہین چھوٹتا بغیر دہونے تین بار کے +ح +ع وَعَنْ اَبِي مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلٰوةَ رَجُلٍ فِي جَسَدِهٖ شَيْءٌ مِّنْ خَلُوْقٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہو ابی موسیٰ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین قبول کرتا اللہ تعالیٰ نماز اُس شخص کی کہ ہو اُسکے بدن مین کچھ خلوق سے نقل کی یہ ابوداؤد رح نے ف کہا سید نے کہ مراد نفی ثواب نماز کاملہ کی ہو واسطے مشابہت کے ساتھ عورتون کے اور کہا ابن ملک نے کہ اس مین تہدید و زجر ہے استعمال خلوق سے +ع وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى اَهْلِيْ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ تَشَقَّقَتْ يَدَايَ فَخَلَّقُوْنِيْ بِزَعْفَرَانٍ فَغَدَوْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ قَالَ اذْهَبْ فَاغْسِلْ هٰذَا عَنْكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہو عمار بن یاسر رض سے کہ کہا آیا مین اپنے گھر کے لوگون کے پاس سفر سے اس حال مین کہ پھٹ گئے تھے دونون ہاتھ میرے پس لیپ کیا گھر والون نے میرے ہاتھون پر خوشبوئی زعفران ملی ہوئی کا پس آیا مین صبح کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس سلام کیا مین نے حضرت کو پس نہ جواب دیا مجھکو اور فرمایا جا اور دہو ڈال اسکو اپنے بدن سے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف ظاہر یہ خفگی بسبب نہ معلوم ہونے عذر انکے کے تھی یا نہ پسند آیا حضرت کو نکلنا انکا ساتھ اس خوشبو کے +ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طِيْبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيْحُهٗ وَخَفِيَ لَوْنُهٗ وَطِيْبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهٗ وَخَفِيَ رِيْحُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہو ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشبوئی مرد کی وہ ہو کہ ظاہر ہو بو اُسکی اور پوشیدہ ہو رنگ اُسکا یعنی مانند مشک و عنبر اور عطر وغیرہ کے اور خوشبوئی عورت کی وہ ہو کہ ظاہر ہو رنگ اُسکا اور پوشیدہ ہو بو اُسکی یعنی مانند مہندی اور زعفران وغیرہ کے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے ف اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ مراد وہ رنگ ہے کہ اُسمین زینت و جمال ہو مانند سُرخ و زرد کے اور لکھا ہو علما نے کہ یہ اُس عورت کے حق مین ہے کہ گھر سے باہر نکلے اور اگر اپنے خاوند کے پاس استعمال کرے خوشبو تو جس طرح کی ہو روا ہو +ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكَّةٌ يَتَطَيَّبُ مِنْهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے انس رض سے کہ کہا تھی واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سکہ کہ نام ایک خوشبوئی مرکب کا ہے خوشبوئی لگاتے تھے اُسمین سے نقل کی یہ ابوداؤد نے وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ دُهْنَ رَاْسِهٖ وَتَسْرِيْحَ لِحْيَتِهٖ وَيُكْثِرُ الْقِنَاعَ كَاَنَّ ثَوْبَهٗ ثَوْبُ زَيَّاتٍ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہو اُسی انس رض سے کہ کہا تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت استعمال کرتے تیل اپنے سر مبارک پر اور بہت کرتے کنگھی اپنی داڑھی کو اور بہت رکھتے تھے کپڑا سر پر گویا وہ کپڑا حضرت کا کپڑا تھا تیلی کا نقل کی یہ شرح السنہ مین ف بہت کرتے تھے کنگھی الخ اور روایت مین آیا ہو کہ حضرت نے ہر روز کی کنگھی کرنے سے منع فرمایا وہ نہی تنزیہی ہو نہ تحریمی اور کثرت کنگھی سے یہ نہین لازم آتا کہ ہر روز کرتے تھے بلکہ کثرت کبھی صادق آتی ہے اُس چیز پر بھی کہ بہ حسب حاجت کے کرے اور کرنا کنگھی کا سنت ہو لیکن ہیچ جو بعد ہر وضو کے کیا کرتے ہین اسکی کچھ اصل صحیح سنت مین نہین اور مراد قناع سے وہ کپڑا ہو کہ ڈالتے تھے سر مبارک پر بعد لگانے تیل کے تا عمامہ میلا نہ ہو پس وہ کپڑا تیل سے مانند کپڑے تیلی کے ہو جاتا تھا نہ یہ کہ اور کپڑے حضرت کے تیلی کے سے ہوتے تھے اس لیے یہ معنی نظافت سے کہ حضرت کے مزاج مبارک مین تھی بعید ہین اور آنحضرت صلعم دوست رکھتے تھے کپڑے سفید کو +ع +ح وَعَنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا بِمَكَّةَ قَدْمَةً وَلَهٗ اَرْبَعُ غَدَائِرَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہو ام ہانی رض سے کہ کہا ام ہانی رض نے آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوپر ہمارے مکہ مین ایک دفعہ یعنی بروز فتح مکہ اور آنحضرت کے چار گیسو[1] تھے گندھے ہوے کہ دو دائین طرف تھے اور دو

[1] یعنی سارے سر کے بالون کو چار حصون [illegible] گوندھا تھا [illegible] بیان کے [illegible] کیسو [illegible] کہ [illegible] مین ۱۱ سنہ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

بائین طرف نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے وعن عائشۃ قالت اذا فرقت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راسہ صدعت فرقہ عن یافوخہ وارسلت ناصیتہ بین عینیہ رواہ ابو داؤد اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا جوقت کہ مانگ نکالتی مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے بالونمین چیرتی مین مانگ اُنکے تالو پر سے اور چھوڑتی مین بال حضرتؐ کی پیشانی کے درمیان دونون آنکھون اُنکی کے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف چیرتی مین مانگ الخ یافوخ کہتے ہین سر کے بیچ کو یعنی اُس جگہ کو کہ لڑکے کے سر پر لپکتی رہتی ہے یعنی تالو اور معنی اس جملہ کے یہ ہین کہ ایک طرف مانگ کی ہوتی تھی نزدیک تالو کے اور طرف دوسری نزدیک پیشانی کے محاذی مابین دونون آنکھون کے جیسے کہ کہا اور چھوڑتی مین الخ یعنی کرتی مین مانگ کو اس طرف کو کہ جانب پیشانی کے ہے محاذی مابین دونون آنکھون کے اسطرح کہ ہوتے تھے آدھے بال ناصیہ کے دائین طرف مانگ کے اور آدھے بائین طرف اُسکے اسیطرح بیان کیے ہین معنی اس حدیث کے طیبی نے ح وعن عبد اللہ بن مغفل قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الترجل الا غبا رواہ الترمذی وابو داؤد والنسائی اور روایت ہے عبد اللہ بن مغفلؓ سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کنگھی کرنے سے مگر ایک روز درمیان دیکر نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے ف کہا قاضی نے کہ غب یہ کہ کرے ایک دن اور ترک کرے ایک دن اور مراد نہی ہے مواظبت و اہتمام کرنیسے اُسپر اس لیے کہ اسمین مبالغہ اور تکلف ہے زینت کرنے مین اور لفظ غب ملاقات مین جیسے کہ وارد ہوا ہے طرق کثیرہ سے زر غبا تزدد حبا یعنی آنیکے ہر ہفتہ مین اور لفظ غب اتپ آنیمین ایک روز درمیان اور اسیطرح عیادت مریض مین اور گوشت کے کھانے مین اور نہی ہر روز کے کنگھی کرنیسے شامل ہے سر اور داڑھی کو پس بعضے لوگ جو بعد ہر وضو کے کنگھی کرتے ہین موافق سنت کے نہین اور احیا مین جو نقل کیا ہے کہ آنحضرتؐ تھا ہر روز دو بار داڑھی مین کنگھی کرتے تھے اس حدیث کی سند پائی نہین گئی اور سوائے امام غزالی کے احیا مین کسی اور نے نہین ذکر کی اور احیا مین بعضی حدیثین ایسی ذکر کی ہین کہ اُنکی کچھ اصل ثابت نہین کذا نقل عن الشیخ ولی الدین العراقی پھر ظاہر یہ ہے کہ نہی ہر روز کے کنگھی کرنے کی مخصوص ساتھ مردون کے ہو نہ عورتون کے اسلیے کہ اُنکو تجمل و تزئین مکروہ نہین اور بعضون نے کہا کہ نہی شامل ہے سبکو غایت یہ کہ عورتون کو اخف ہوا اسلیے کہ باب تزئین اُنکے لیے بہت وسیع ہے اور بہر تقدیر کراہت تنزیہی ہے نہ تحریمی ح وعن عبد اللہ بن بریدۃ قال قال رجل لفضالۃ بن عبید ما لی اراک شعثا قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان ینہانا عن کثیر من الارفاہ قال ما لی لا اری علیک حذاء قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرنا ان نحتفی احیانا رواہ ابو داؤد اور روایت ہے عبد اللہ بن بریدہؓ سے کہ کہا ایک شخص نے واسطے فضالہ بن عبیدؓ کے کیا ہے واسطے میرے کہ دیکھتا ہون مین تمکو پراگندہ بال بغیر کنگھی کیے کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے منع کرتے ہمکو بہت چین و عیش کی باتون سے کہ کثرت کنگھی کی اور تیل کی بھی اُسی مین سے ہے کہا اُس شخص نے فضالہؓ کو کہ کیا ہے مجکو کہ نہین دیکھتا تیرے پاؤنمین پاپوش کہا فضالہؓ نے کہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے ہمکو یہ کہ ننگے پاؤن پھرا کرین کبھی کبھی نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنی واسطے تواضع اور کسر نفس اور ریاضت اور قادر ہونے کے اُسپر وقت اضطرار کے اور اس سے معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ اگرچہ تیل لگاتے اور کنگھی کرتے اور اُسکو اچھا جانتے تھے اور ساتھ اُسکے حکم فرماتے اور رغبت دلاتے تھے ولیکن بعضے زاہدون اور اہل ریاضت کو اوپر خلاف اُسکے کے بھی رکھتے تھے اور تقریر فرماتے بلکہ امر کرتے اور حاصل یہ کہ کراہت بیچ افراط کے اور مبالغہ کے تنعم اور ترفہ مین اور منہمک رہنے مین بیچ تیل لگانے اور کنگھی کرنے اور تزئین کے ہے جیسے کہ عادت عجمیون اور اہل تنعم اور اتراف کی ہے اور امر ہے ساتھ رعایت توسط اور میانہ روی کے اسمین نہ ترک طہارت اور نظافت اور خوش ہیئتی کے اسلیے کہ نظافت دین سے ہے جیسے کہ حدیث آیندہ مین فرمایا ح وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان لہ شعر فلیکرمہ رواہ ابو داؤد اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ہون واسطے اُسکے بال پس چاہیے کہ اچھی طرح رکھے اُنکو یعنی دھویا کرے اور تیل لگایا کرے اور کنگھی کیا کرے اور متفرق نہ رکھے اُنکو اسلیے کہ ستھرائی اور خوش ہیئتی محبوب ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitized by eGangotri

وَسَلَّمَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا غُيِّرَ بِهِ الشَّيْبُ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابی ذر رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ تحقیق بہترین اُس چیز کی کہ تغیر کرے ساتھ اسکے بڑھاپا مہندی اور وسمہ ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے ف کتم ساتھ زبر کاف اور ت مخففہ کے اور
بعضون نے ساتھ تشدید ت کے بھی کہا ہے کہ نام ایک گھانس مشہور کا ہے کہ ملائی جاتی ہے ساتھ وسمہ کے اور رنگے جاتے ہین اُس سے بال اور بعضون نے کہا کہ کتم
بھی وسمہ ہے پھر مراد حدیث سے کیا ہے خضاب ساتھ مجموع مہندی اور کتم کے مراد ہے یا ساتھ ہر ایک کے تنہا یہ مین لکھا ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مراد استعمال
کتم کا ہے تنہا بغیر مہندی کے اس لیے کہ مہندی جب ملائی جاتی ہے ساتھ کتم کے تو خضاب سیاہ ہوتا ہے اور نہی خضاب سیاہ سے صحت کو پہونچ چکی ہے اور
کہا کہ شاید حدیث بالحناء والکتم ہے ساتھ لفظ او کے واسطے تخییر کے لیکن روایتین تعدد طرق سے ساتھ واؤ کے آئی ہین نہ ساتھ او کے انتہی اور شاید کہ واو
بمعنی او کے ہو واللہ اعلم اور بعضے حواشی مین لکھا ہے کہ خضاب نری مہندی کا سرخ ہوتا ہے اور نری کتم کا سبز اور بعضون کے کلام سے سمجھا جاتا ہے کہ خضاب
نرے کتم کا سیاہ خالص ہوتا ہے اور کتم کو کہ مہندی مین ملا کر کرے تو سرخ ہوتا ہے مائل بسیاہی کے نہ سیاہی خالص پس مراد خضاب ساتھ مجموع مہندی اور
کتم کے ہو کذا قیل اور حدیث ابن عباس رض کی کہ بعد حدیث ابن عمر رض کے آئی ہے اس سے ظاہر بلکہ صریح یہی بات معلوم ہوتی ہے واللہ اعلم کذا قال الشیخ اور ملا علی نے
لکھا ہے کہ ظاہر یہ ہے کہ خلط مختلف ہوتا ہے اگر غالب ہو کتم یا برابر ہون مہندی اور کتم تو خضاب سیاہ ہوتا ہے اور اگر مہندی غالب ہو سرخ ہوتا ہے وَ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُوْنُ قَوْمٌ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ يَخْضِبُوْنَ بِهٰذَا السَّوَادِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا يَجِدُوْنَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ رَوَاهُ
اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابن عباس رض سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ہوگی ایک قوم اخیر زمانہ مین کہ خضاب کرین گے ساتھ اس
سیاہی کے مانند پوٹون کبوتر کے کہ جیسے بعضے کبوتر کا پوٹا سیاہ خالص ہوتا ہے نہ پاوینگے بو جنت کی نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف ساتھ اس سیاہی کے
یعنی نری سیاہی کے تاکہ نکلجاوے سیاہ مائل بسرخی مانند کتم اور مہندی کے اور نہ پاوین گے بو جنت کی یہ مبالغہ ہے بیچ زجر و تہدید کے خضاب سیاہ پر یا محمول
ہے حلال جاننے والے پر اور بعضے حواشی مین لکھا ہے کہ اگرچہ داخل ہون گے بہشت مین ولیکن اُسکی بو سے محظوظ و بہرہ مند نہین ہونے کے اور بعضے کہتے ہین کہ
بوی خوش کہ بہشت سے موقف مین آوے گی اور مسلمان اُس سے محظوظ و مسرور ہونگے یہ خضاب کرنے والے اس سے محروم ہونگے اور اس سے معلوم ہوا کہ خضاب
سیاہ حرام ہے ع ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَيُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ
ذٰلِكَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابن عمر رض سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے پہنتے پاپوش چمڑے دباغت کیے ہوے اور بن بالون کی اور زرد رنگتے داڑھی
اپنی کو ساتھ ورس کے کہ نام ایک گھانس زرد کا ہے بیچ شہرون یمن کے اور رنگتے ساتھ زعفران کے اور تھے ابن عمر رض کرتے یہ یعنی جو ذکر کیا گیا یعنی پہنتے جوتی
مذکور کو اور کرتے خضاب مذکور نقل کی یہ نسائی نے ف اس سے خضاب کرنا حضرت کا معلوم ہوا اور حدیث انس رض سے کہ کتاب اللباس مین گذری معلوم
ہوا کہ حضرت نے خضاب نہین کیا وجہ تطبیق اُنکی کی وہان ذکر کیگئی ہے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ
فَقَالَ مَا اَحْسَنَ هٰذَا قَالَ فَمَرَّ اٰخَرُ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ فَقَالَ هٰذَا اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا ثُمَّ مَرَّ اٰخَرُ قَدْ خَضَبَ بِالصُّفْرَةِ فَقَالَ هٰذَا اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا كُلِّهِ
رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا گذرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک شخص کہ خضاب کیا تھا اُسنے ساتھ مہندی کے پس فرمایا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ کیا خوب ہے یہ کہا راوی نے پس گذرا ایک اور شخص کہ خضاب کیا تھا اُسنے ساتھ مہندی اور وسمہ کے یعنی نرا سیاہ نہ تھا وہ پس فرمایا حضرت نے یہ بہت
اچھا ہے پہلے سے پھر گذرا ایک اور شخص کہ خضاب کیے ہوے تھا ساتھ زردی کے پس فرمایا یہ بہت خوب ہے ان سب سے نقل کی یہ ابوداؤد نے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالزُّبَيْرِ اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تغییر کرو بڑھاپے کو یعنی خضاب سے اور نہ مشابہت کرو ساتھ یہود کے کہ وہ خضاب نہین کرتے نقل کی یہ ترمذی نے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اور نقل کی یہ نسائی رح نے ابن عمر رض سے اور زبیر رض سے اور بعضے نسخون مین ابن زبیر رض ہے ف احتمال ہو کہ یہ حکم خاص اہل جہاد کے لیے ہو واسطے اظہار قوت اور خوف دلانے دشمنون کے + ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْتِفُوا الشَّيْبَ فَإِنَّهُ نُورُ الْمُسْلِمِ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً وَكَفَّرَ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً وَرَفَعَهُ بِهَا دَرَجَةً رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہو عمرو بن شعیب سے کہ اُسنے نقل کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ چنو سفید بالون کو اسلیے کہ تحقیق بڑھاپا سبب نورانیت کا ہو مسلمانو نکو جو شخص کہ بوڑھا ہو بوڑھا ہونا یعنی ایک بال سفید ہو مسلمانی مین لکھتا ہے اللہ تعالی واسطے اُسکے بسبب اُسکے ایک نیکی اور دور کرتا ہو اُس سے بسبب اُسکے ایک خطا اور بلند کرتا ہو اُسکا بسبب اُسکے ایک درجہ نقل کی یہ ابو داؤد نے ف بڑھاپا سبب نورانیت کا ہو اسلیے کہ بڑھاپا وقار ہے جیسے کہ تیسری فصل مین آتا ہو کہ اول جو بوڑھے ہوئے نبی آدمین ابراہیم علیہ السلام تھے پس جب اُنھون نے بڑھاپا دیکھا داڑھی مین تو کہا کیا ہے یہ اے رب میرے جواب آیا کہ یہ وقار ہو عرض کیا کہ خداوند زیادہ کر وقار میرا اور وقار مانع آتا ہو آدمی کو فسق و معاصی سے اور باعث ہوتا ہے توبہ اور طاعات کا اور یہ سبب نور کا ہوتا ہو کہ دوڑتا ہوگا آگے مومن کے ظلمات حشر مین جیسے کہ مذکور ہے اس آیت مین يَسْعَىٰ نُورُهُم بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِم پس اِبن توجیہ نور سے مراد نور روز قیامت کا ہوا جیسے کہ ایک حدیث مین صریح آیا ہو اور اگر مراد نورانیت سے جمال و صورت اور صفائی باطن اور سیرت نیک ہو کہ بوڑھون کو اس عالم مین حاصل ہوتی ہین بعید نہو اور بحسب اس حدیث کے مکروہ ہو چننا سفید بال کا نزدیک اکثر علما کے + ح + ع وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے کعب بن مرہ رض سے اُسنے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ بوڑھا ہو بوڑھے ہونے کو اسلام مین ہوتا ہو بوڑھا ہونا واسطے اُسکے نور دن قیامت کے نقل کی ترمذی اور نسائی نے ف یہان ایک سوال و اشکال وارد ہوتا ہے کہ جب بڑھاپا سبب نورانیت کا ہے دنیا و آخرت مین تو اُسکا چھپانا اور تغیر کرنا خضاب سے کیون مشروع ہوا جواب یہ کہ مشروعیت خضاب کی بسبب اور مصلحت دینی کے ہے کہ وہ اظہار قوت کا ہے آگے دشمنون کے تا وہ ضعیف نہ جانین اور دلیر نہون پھر اگر کوئی کہے کہ اکھیڑنا بالونکا اس مصلحت کیلیے کیون جائز نہوا اسکا جواب یہ ہو کہ بال چننے مین اکھیڑنا سفید بالونکا جڑ سے ہوتا ہو اور آخر کو باعث بدہیئتی کا ہوتا ہے بخلاف خضاب کے کہ زیادتی ایک وصف کی ہو اُسپر پس فرق ہوا ہین اور اسمین + ح وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَكَانَ لَهُ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ وَدُونَ الْوَفْرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہو عائشہ رض سے کہ کہا تھی نہاتی مین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک باسن سے یعنی دہرا ہوتا تھا درمیان مین میرے اور حضرت کے اور تھے حضرت کے بال اوپر جمہ کے اور نیچے وفرہ سے نقل کی یہ ترمذی نے ف سر کے بالون کے تین نام ہین ایک تو جُمّہ ساتھ پیش جیم اور تشدید میم کے اور دوسرے وفرہ ساتھ زبر واو اور جزم فا کے اور تیسرے لِمّہ ساتھ زیر لام اور تشدید میم کے پس جمہ بال کندھون تک اور وفرہ لوون تک اور لمہ بین بین کانون اور کندھے کے یعنی کانون سے نیچے اور کندھے سے اوپر پس کہتی ہین حضرت عائشہ رض کہ بال حضرت کے اُسوقت مین اوپر جمہ سے اور نیچے وفرہ سے یعنی لو سے نیچے اور کندھون سے اونچے تھے کہ جنکو لمہ کہتے ہین اور کبھی جمہ بمعنی مطلق بالون کے آتا ہے جیسے شمائل مین آیا ہے تضرب جمته شحمة اذنیه + ح وَعَنِ ابْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ خُرَيْمٌ الْأَسَدِيُّ لَوْلَا طُولُ جُمَّتِهِ وَإِسْبَالُ إِزَارِهِ فَبَلَغَ ذَلِكَ خُرَيْمًا فَأَخَذَ شَفْرَةً فَقَطَعَ بِهَا جُمَّتَهُ إِلَى أُذُنَيْهِ وَرَفَعَ إِزَارَهُ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہو ابن حنظلیہ رض سے کہ ایک شخص ہو صحابیون مین سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھا شخص ہو خریم رض اسدی اگر نہوتے لنبے بال اُسکے اور درازی تہبند اُسکے کی پس پونہچی یہ خبر خریم رض کو پس لی اُسنے چھری پس کاٹ ڈالے ساتھ اُسکے بال اپنے کانون تک اور بلند کیا تہبند اپنا آدھی پنڈلی تک نقل کی یہ ابو داؤد نے ف خریم اسدی بھی حضرت کے صحابی تھے قبیلہ بنی اسد سے حضرت نے اُنکے حق مین کلام مذکور فرمایا اور درازی بالون کی اگرچہ مذموم و مکروہ نہین لیکن شاید کہ آنحضرت نے اُنمین بسبب درازی بالونکے تبختر معلوم کیا ہوگا

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اس سبب سے شکایت فرمائی اور اس سے معلوم ہوا کہ اگر بھائی مسلمان مین کوئی بات خلاف شرع ہو اور اُسکا ذکر غائبانہ کرے تو جائز ہی جبکہ یہ جانے کہ وہ
سنے گا تو باز رہیگا اُس سے + ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَتْ لِيْ ذُؤَابَةٌ فَقَالَتْ لِيْ اُمِّيْ لَا اَجُزُّهَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُدُّهَا وَيَاْخُذُهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ
اور روایت ہے انس رض سے کہ کہا تھے واسطے میرے گیسو پس کہا واسطے میرے ماں میری نے نہین کاٹون گی مین انکو تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھینچتے انکو اور
پکڑتے انکو نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی ازراہ پیار کے پس بسبب تبرک و تیمن کے ان اُنکی کترتی نہ تھین اور کراہت درازی بالون کی کہ مذکور ہوئی سبب نذر کورسے
تھی یہ منافی اسکے نہین + ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْهَلَ اٰلَ جَعْفَرٍ ثَلٰثًا ثُمَّ اَتَاهُمْ فَقَالَ لَا تَبْكُوْا عَلٰى اَخِيْ بَعْدَ الْيَوْمِ ثُمَّ قَالَ
اُدْعُوْا لِيْ بَنِيْ اَخِيْ فَجِيْءَ بِنَا كَاَنَّا اَفْرُخٌ فَقَالَ ادْعُوْا لِيَ الْحَلَّاقَ فَاَمَرَهُ فَحَلَقَ رُءُوْسَنَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہو عبداللہ بن جعفر رض سے کہ تحقیق
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مہلت دی اولاد جعفر طیار کو یعنی بعد پونہچنے خبر شہادت جعفر رض کے تین دن تک یعنی چھوڑے رکھا انکو کہ روتے تھے اور غم کرتے تھے جعفر رض پر
اور نہ آئے حضرت اُنکے پاس پھر آئے اُنکے پاس یعنی اُنکی تسلی کے لیے اور فرمایا مت روؤ اوپر بھائی میرے کے بعد آجکے دن کے پھر فرمایا بلاؤ میرے پاس میرے
بھتیجونکو یعنی عبداللہ اور عون رض اور محمد رض کو کہ بیٹے جعفر رض کے ہین پس لائے گئے ہم گویا کہ ہم چوزے تھے پھر فرمایا بلاؤ واسطے میرے نائی کو پس حکم کیا اُسکو مونڈنیکا پس
مونڈے سر ہمارے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف جعفر بیٹے ہین ابوطالب رض کے اور بھائی حضرت علی رض کے پس حضرت کے چچیرے بھائی ہوے اور مہلت دی آخر اسمین
دلالت ہی اسپر کہ رونا اور غمگین رہنا میت پر بغیر نوحہ کرنیکے جائز ہے تین دن تک اور بعد آجکے دن کے کہ نہایت ماتم داری کے تین دن ہین اس سے معلوم ہوا کہ تین دن سے
زیادہ رونا اور غم کر رکھنا میت پر اور تعزیت کرنی نہ چاہیے اور حضرت نے اُن لڑکون کے سر مونڈنیکا حکم کیا باوجودیکہ رکھنا بالونکا افضل ہے سواے بعد فراغ
حج یا عمرے کے اسلیے کہ انکی ماں اسما بنت عمیس مشغول مصیبت مین ہین کنگھی کرنی اور دھونا وغیرہ بالونکا اُنسے نہین ہونیکا جوئین وغیرہ پڑجاوین گی بالونمین ع
وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ الْاَنْصَارِيَّةِ اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ تَخْتِنُ بِالْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْهِكِيْ فَاِنَّ ذٰلِكَ اَحْظٰى لِلْمَرْاَةِ وَاَحَبُّ اِلَى الْبَعْلِ رَوَاهُ
اَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ هٰذَا الْحَدِيْثُ ضَعِيْفٌ وَرَاوِيْهِ مَجْهُوْلٌ ۔ اور روایت ہو ام عطیہ رض انصاری سے کہ تحقیق ایک عورت تھی ختنہ کرتی مدینہ مین
یعنی عورتون کا پس فرمایا اُسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ مبالغہ کر تو بیچ کاٹنے چمڑے کے اسلیے کہ نہ مبالغہ کرنا اسمین بہت لذت دیتا ہی عورت کو اور محبوب تر
ہے یعنی لذیذ تر ہے طرف خاوند کے یعنی اگر بیچ کاٹنے اس موضع کے مبالغہ کرے تو نہ خاوند لذت پاتا ہی اور نہ بیوی نقل کی یہ ابوداؤد نے اور کہا یہ حدیث ضعیف ہے
اور راوی اسکے مجہول ہین ف احتمال ہے کہ مراد راوی سے جنس راوی ہین یعنی راوی چنانچہ مؤید ہین اسکے یہ الفاظ جو ایک نسخہ صحیحہ مین آئے ہین
وَرُوَاتُهُ مَجْهُوْلَةٌ اور احتمال یہ بھی ہے کہ مراد یہ ہو کہ اَحَدُ رُوَاتِهٖ مَجْهُوْلٌ چنانچہ مؤید اسکے یہ الفاظ ہین جو ایک نسخہ مین آگئے ہین وَفِيْ رِوَايَتِهٖ مَجْهُوْلٌ اور
روایت کیا ہے اسکو طبرانی نے ساتھ سند صحیح کے اور حاکم نے اپنی مستدرک مین ضحاک بن قیس سے اور اسکے لفظ یہ ہین اخفضی ولا تنہکی فانہ انضر للوجہ
واحظی عند الزوج + ع وَعَنْ كَرِيْمَةَ بِنْتِ هَمَّامٍ اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ خِضَابِ الْحِنَّاءِ فَقَالَتْ لَا بَاْسَ وَلٰكِنِّيْ اَكْرَهُهٗ كَانَ حَبِيْبِيْ يَكْرَهُ
رِيْحَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی کریمہ رض بیٹی ہمام کی سے کہ تحقیق ایک عورت نے پوچھا عائشہ رض سے حکم خضاب کا نے مہندی کا یعنی سر مین پس کہا عائشہ رض نے
کچھ مضائقہ نہین ولیکن مین ناخوش رکھتی ہون اسکو تھے دوست میرے یعنی آنحضرت ص مکروہ رکھتے تھے بو اُسکی نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف ظاہر یہ ہے
کہ مکروہ رکھنا حضرت کا خضاب مہندی کو خاص بالون مین تھا اسلیے کہ آگے کی حدیث مین آتا ہی کہ بیعت نہ لی حضرت ص نے ہند سے بسبب خالی ہونے ہاتھون اُسکے
کے مہندی سے + ع وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ هِنْدَ بِنْتَ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بَايِعْنِيْ فَقَالَ لَا اُبَايِعُكِ حَتّٰى تُغَيِّرِيْ كَفَّيْكِ فَكَاَنَّهُمَا كَفَّا سَبُعٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ
اور روایت ہی عائشہ رض سے کہ تحقیق ہند بیٹی عتبہ رض کی نے کہا اے نبی اللہ کے بیعت لو مجھ سے پس فرمایا نہین بیعت لیتا مین تجھسے یعنی ساتھ زبان کے یہانتک کہ
تغیر کرے تو دونون ہاتھون اپنے کو یعنی مہندی لگاوے تو پس گویا کہ دونون ہاتھ تیرے درندے کے ہین نقل کی یہ ابوداؤد نے ف ہند بنت عتبہ رض بیوی ہین

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

ابو سفیانؓ کی اور ان معاویہؓ کی دن فتح مکہ کے اسلام لائی تھیں اور ظاہر یہ ہے کہ یہ بیعت غیر دن فتح مکہ کے ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو مہندی لگانی ہاتھوں میں مستحب ہے اور ترک اسکا مکروہ اور کراہت بسبب مشابہت مردوں کے ہے ح وَعَنْهَا قَالَتْ اَوْمَتِ امْرَاَةٌ مِنْ وَرَاءِ سِتْرٍ بِيَدِهَا كِتَابٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ فَقَالَ مَا اَدْرِيْ اَيَدُ رَجُلٍ اَوْ يَدُ امْرَاَةٍ قَالَتْ بَلْ امْرَاَةٌ قَالَ لَوْ كُنْتِ امْرَاَةً لَغَيَّرْتِ اَظْفَارَكِ يَعْنِيْ بِالْحِنَّاءِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا اشارہ کیا ایک عورت نے پس پردہ سے کہ اسکے ہاتھ میں ایک خط تھا کہ کسی نے بھیجا تھا طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کھینچ لیا حضرتؐ نے ہاتھ اپنا یعنی نہ لیا وہ خط پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ نہیں جانتا میں کہ آیا ہاتھ مرد کا ہے یا عورت کا کہا اس عورت نے بلکہ ہاتھ عورت کا ہے فرمایا حضرتؐ نے اگر ہوتی عورت یعنی رعایت کرنیوالی شعار عورتوں کی البتہ تغیر کرتی ناخن اپنے یعنی ساتھ مہندی کے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف اسمیں تاکید ہے استحباب مہندی لگانے کی عورتوں کو اور کمال تعلیم آداب کی ہے ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لُعِنَتِ الْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ وَالنَّامِصَةُ وَالْمُتَنَمِّصَةُ وَالْوَاشِمَةُ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ مِنْ غَيْرِ دَاءٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا لعنت کی گئی ملانیوالی اور ملوانیوالی یعنی بالوں کا جھلا ڈالنے والی اور ڈلوانیوالی اور چننے والی اور چنوانیوالی یعنی بالوں کو اور گودنیوالی اور گدوانیوالی بغیر بیماری کے نقل کی یہ ابوداؤدؒ نے ف شرح ان الفاظ کی پہلی فصل میں ذکر ہو چکی ہے اور بغیر بیماری کے یعنی اگر حاجت گودنے کی ہو جائز ہے اگرچہ باقی رہیں نشان ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْاَةِ وَالْمَرْاَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا لعنت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو کہ پہنے پہناوا عورت کا سا اور لعنت کی اس عورت کو کہ پہنے پہناوا مرد کا سا نقل کی یہ ابوداؤد نے وَعَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ قِيْلَ لِعَائِشَةَ اِنَّ امْرَاَةً تَلْبَسُ النَّعْلَ قَالَتْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَةَ مِنَ النِّسَاءِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے ابن ابی ملیکہؓ سے کہ کہا اسنے کہ کہا گیا واسطے عائشہؓ کے کہ تحقیق ایک عورت پہنتی ہے پاپوش مردوں کی سی کہا حضرت عائشہؓ نے کہ لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو کہ مشابہت کرے ساتھ مردوں کے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی لباس میں اور کلام میں اور عورت کو مشابہت کرنی ساتھ مردوں کے عقل میں اور علم میں غیر مذموم ہے چنانچہ آیا ہے کہ کانت عائشہؓ رجلة الرای یعنی عقل انکی مانند عقل مردوں کے تھی ع وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ كَانَ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِاِنْسَانٍ مِنْ اَهْلِهٖ فَاطِمَةَ وَاَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ عَلَيْهَا فَاطِمَةَ فَقَدِمَ مِنْ غَزَاةٍ وَقَدْ عَلَّقَتْ مِسْحًا اَوْ سِتْرًا عَلٰى بَابِهَا وَحَلَّتِ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ قُلْبَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ فَقَدِمَ فَلَمْ يَدْخُلْ فَظَنَّتْ اَنْ مَا مَنَعَهٗ اَنْ يَدْخُلَ مَا رَاٰى فَهَتَكَتِ السِّتْرَ وَفَكَّتِ الْقُلْبَيْنِ عَنِ الصَّبِيَّيْنِ وَقَطَعَتْهُ مِنْهُمَا فَانْطَلَقَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِيَانِ فَاَخَذَهٗ مِنْهُمَا فَقَالَ يَا ثَوْبَانُ اذْهَبْ بِهٰذَا اِلٰى اٰلِ فُلَانٍ اِنَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلِيْ اَكْرَهُ اَنْ يَّاْكُلُوْا طَيِّبَاتِهِمْ فِيْ حَيَاتِهِمُ الدُّنْيَا يَا ثَوْبَانُ اشْتَرِ لِفَاطِمَةَ قِلَادَةً مِنْ عَصَبٍ وَسِوَارَيْنِ مِنْ عَاجٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے ثوبانؓ سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سفر کرتے ہوتا آخر عہد انکا یعنی کلام اور وصیت اور کار انکا ساتھ لوگوں کے اہل انکے سے عہد حضرت فاطمہؓ یعنی سب کو رخصت کر کر اور سب سے فارغ ہو کر حضرت فاطمہؓ کے پاس تشریف لاتے اور جو کچھ کہنا ہوتا ان سے کہتے اور جو کچھ وصیت کرنی ہوتی انکو کرتے اور رخصت کرتے اور تھیں اول ان کے کہ آتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس وقت آنے کے سفر سے فاطمہؓ یعنی سفر سے آتے تو اول ان کے پاس آتے پس آئے آنحضرتؐ ایک جہاد سے اور حال آنکہ لٹکایا تھا حضرت فاطمہؓ نے ٹاٹ یا پردہ اپنے دروازہ پر یعنی زینت کے لیے اسلئے کہ اگر پردے کے لیے ہوتا تو حضرت کو ناگوار نہوتا اور پہنائے تھے حضرت حسنؓ اور حسینؓ کو دو کڑے چاندی کے یعنی ہر ایک صاحبزادے کو ایک ایک کڑا پہنایا تھا یا دو دو پس تشریف لائے آنحضرتؐ اور نہ داخل ہوئے یعنی حضرت فاطمہؓ کے گھر میں پس گمان کیا حضرت فاطمہؓ نے یہ کہ اس چیز نے منع کیا حضرت کو داخل ہونے سے وہ ہے کہ دیکھا یعنی لٹکانا پردے کا اور پہنانا کڑوں کا حضرت حسنؓ اور حسینؓ کو پس پھاڑ ڈالا حضرت فاطمہؓ نے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اور اُتار لیے دونون کرٹے دونون صاحبزادون کے ہاتھ سے اور توڑ ڈالا ہر ایک کرٹے کو ان دونون کے ہاتھ سے پس گئے دونون صاحبزادے حضرت کے
پاس روتے ہوے پس لیا حضرت نے زیور کو اُن دونون سے اور فرمایا اے ثوبان لیجا اس زیور کو طرف آل فلان کے یعنی اپنی قرابتیون کا کہ محتاج تھے نام لیا
اس لیے کہ یہ اہل بیت میرے ہین مکروہ رکھتا ہون مین یہ کہ کھاوین لذائذ اپنے بیچ زندگانی اپنی کے دنیا مین یعنی لذت حاصل کرین اچھے طعامون سے
اور پہنین لباس نفیس کو یا کھانا طیبات کا کنایہ ہو لذت حاصل کرنیسے اور چین کرنے سے بلکہ اختیار کرتا ہون مین انکے لیے فقر در یاضت تاکہ ہون درجے انکے بلند
اور نہ ہون مشابہ اُن لوگون کے کہ جنکے حق مین اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہو اَذۡهَبۡتُمۡ طَيِّبٰتِكُمۡ فِيۡ حَيَاتِكُمُ الدُّنۡيَا اور چونکہ آنحضرت نے شکستہ دلی حضرت فاطمہؓ
کی تصور کی بنظر شفقت و محبت کے فرمایا اے ثوبانؓ خرید کر واسطے فاطمہؓ کے ایک ہار عصب کا کہ دانت ہوتا ہو ایک جانور دریائی کا اُسکا ہار بناتے ہین اور خرید دو
کڑے ہاتھی دانت کے یعنی دونون صاحبزادون کے لیے نقل کی یہ احمد اور ابوداود نے وَعَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ اكۡتَحِلُوۡا بِالۡاِثۡمِدِ
فَاِنَّهٗ يَجۡلُو الۡبَصَرَ وَيُنۡبِتُ الشَّعۡرَ وَزَعَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ كَانَتۡ لَهٗ مُكۡحُلَةٌ يَكۡتَحِلُ بِهَا كُلَّ لَيۡلَةٍ ثَلٰثَةً فِيۡ هٰذِهٖ وَثَلٰثَةً فِيۡ هٰذِهٖ رَوَاهُ التِّرۡمِذِيُّ
اور روایت ہو ابن عباسؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سرمہ لگاؤ ساتھ سرمہ اصفہانی کے یعنی مداومت کرو اُسکی پس تحقیق وہ روشن کرتا ہو
بینائی کو اور اُگاتا ہو بالون کو یعنی پلکون کو کہ باعث زینت اور علامت صحت آنکھون کی ہین اور کہا ابن عباسؓ نے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
تھی سرمہ دانی لگاتے تھے اس سے ہر شب مین تین بار یعنی پے در پے اس آنکھ مین یعنی دہنی مین اور تین بار یعنی پے در پے اسمین یعنی بائین مین نقل کی
ترمذی نے ف کہا بعضون نے کہ اثمد اسی سرمہ کو کہتے ہین اور اظہر یہ ہو کہ اثمد ایک قسم خاص سرمہ کی ہو اور بعضون نے کہا کہ وہ سرمہ صفہانی ہو کہ خشک کرتا ہو آنسو کو
اور زخمون کو اور قوی کرتا ہے آنکھون کے پٹھون کو خصوصًا بڈھون کو اور لڑکون کو اور ایک روایت مین آیا ہو بالاثمد المروح اور وہ وہ سرمہ ہو کہ ملایا جاوے
اسمین مشک خالص اور ہر شب مین یعنی پہلے سونے کے جیسے کہ ایک روایت مین آیا ہو عند النوم اور حکمت اُسوقت کے لگانے مین یہ ہو کہ آنکھون مین رہتا
ہو اور طبقات آنکھ مین سرایت خوب طرح کرتا ہو + ع وَعَنۡهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يَكۡتَحِلُ قَبۡلَ اَنۡ يَّنَامَ بِالۡاِثۡمِدِ ثَلٰثًا فِيۡ كُلِّ عَيۡنٍ قَالَ
وَقَالَ اِنَّ خَيۡرَ مَا تَدَاوَيۡتُمۡ بِهِ اللَّدُوۡدُ وَالسَّعُوۡطُ وَالۡحِجَامَةُ وَالۡمَشِيُّ وَخَيۡرُ مَا اكۡتَحَلۡتُمۡ بِهِ الۡاِثۡمِدُ فَاِنَّهٗ يَجۡلُو الۡبَصَرَ وَيُنۡبِتُ الشَّعۡرَ وَاِنَّ خَيۡرَ
مَا تَحۡتَجِمُوۡنَ فِيۡهِ يَوۡمُ سَبۡعَ عَشۡرَةَ وَيَوۡمُ تِسۡعَ عَشۡرَةَ وَيَوۡمُ اِحۡدٰى وَعِشۡرِيۡنَ وَاِنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ حَيۡثُ عُرِجَ
بِهٖ مَا مَرَّ عَلٰى مَلَاٍ مِّنَ الۡمَلٰٓئِكَةِ اِلَّا قَالُوۡا عَلَيۡكَ بِالۡحِجَامَةِ رَوَاهُ التِّرۡمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيۡثٌ حَسَنٌ غَرِيۡبٌ روایت ہے اُسی
سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سرمہ لگاتے پہلے سونے کے ساتھ سرمہ اصفہانی کے تین تین دفعہ ہر آنکھ مین کہا ابن عباسؓ نے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ بہترین چیز کہ دوا کرو تم ساتھ اُسکے یہ چار چیزین ہین لدود اور سعوط اور حجامت اور مشی اور بہترین چیز کہ سرمہ لگاؤ تم ساتھ اُسکے سرمہ صفہانی ہو
پس تحقیق وہ روشن کرتا ہو بینائی کو اور جاتا ہے بالون کو اور تحقیق بہترین دنون کا کہ بھری ہوئی سینگی کھچواؤ اُس دن مین ستر۱۷ہوین اور انیسوین اور اکیسوین۲۱
ہین اور تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب معراج ہوئی نہین گذرے وہ کسی جماعت فرشتون سے مگر کہ کہا اُنھون نے حضرتؐ کو کہ لازم ہے تمکو بھری ہوئی
سینگی کھچوانی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے ف لدود ساتھ زبر لام کے کہتے ہین اُس دوا کو کہ ٹپکائی جاوے بیمار کے منھ مین ایک طرف
اور سعوط اُس دوا کو کہتے ہین کہ ٹپکائی جاوے ناک مین اور حجامت کہتے ہین بھری ہوئی سینگی کھینچنے کو اور مشی ساتھ زبر میم اور زیر شین اور تشدید ی کے
بروزن فعیل کے دواے مسہل کو کہتے ہین مشتق مشی سے ہے بمعنی چلنے کے چونکہ دوا مسہل سے باربار چلنا ہوتا ہو دست کے لیے اسلیے اسکو مشی کہتے ہین
اور خون بلکہ تمام رطوبات اوّل مہینے سے آدھے مہینے تک زیادتی اور غلبہ اور جوش مین ہوتا ہو اور اخیر مہینے مین بیچ نقصان اور سردی اور عدم جوشی کے ہوتا ہو
پس ایام اوسط مہینے کے مناسب ہین ساتھ اعتدال کے خصوصًا یہ تین مذکورہ اور تفصیل احکام حجامت کی کتاب الطب و الرقیٰ مین آویگی انشاء اللہ تعالیٰ + ح

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ عَنْ دُخُولِ الْحَمَّامَاتِ ثُمَّ رَخَّصَ الرِّجَالَ اَنْ يَدْخُلُوا بِالْمَيَازِرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ

اور روایت ہی عائشہ رضی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مردون اور عورتونکو داخل ہونے حامون کے سے پھر رخصت دی مردونکو داخل ہونیکی ساتھ تہبندون کے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے ف کہا مظہر نے کہ نہ اجازت دی حضرت نے عورتونکو حمام مین جانیکی اسلیے کہ تمام اعضا اُن کے ستر ہین اور کھولنا اُنکا نہین جائز ہی مگر وقت ضرورت کے کہ مثلاً بیمار ہو تو داخل ہو علاج کے لیے یا منقطع ہو نفاس تو داخل ہو طہارت کے لیے یا ہو جنبی اور جاڑا ہو بہت اور قادر ہو نہین پانی کے گرم کرنے پر اور ڈر ہو ضرر کا استعمال کرنے پانی ٹھنڈے کے سے اور نہین جائز مردونکو جانا حمام مین بغیر تہبند کے کہ گھٹنے تک ہو انتہی اور نہین پوشیدہ ہی کہ نہ ظاہر ہوا کلام سے حکم فرق کا درمیان مردون اور عورتونکے بیچ نہی کے اسلیے کہ عورتین ساتھ عورتون کے مانند مردون کے ہین ساتھ مردون کے بغیر فرق کے اور شاید کہ وجہ بیچ منع کرنے عورتون کے داخل ہونے حمام کے سے یہ ہی کہ اکثر حیا نہین کرتی ہین بعض انکی بعض سے اور ستر کھولدیتی ہین بعض انکی بعض کو حتی کہ جنبیون سے بھی پردہ نہین کرتین جیہ جاے اقارب سے کہ ماں بیٹی سے اور مانند اسکے سے تو بالکل پردہ کرتی ہی نہین حتی کہ گھر مین جیہ جاے کہ حمام مین اور نہ وہ تہبند باندھتی ہین مگر نادر پس گویا آنحضرت نے دیکھا نور نبوت سے حال انکا پس بند کیا اُنسے یہ دروازہ واللہ اعلم بالصواب + ع وَعَنْ اَبِي الْمَلِيحِ قَالَ قَدِمَ عَلٰى عَائِشَةَ نِسْوَةٌ مِنْ اَهْلِ حِمْصَ فَقَالَتْ مِنْ اَيْنَ اَنْتُنَّ قُلْنَ مِنَ الشَّامِ قَالَتْ فَلَعَلَّكُنَّ مِنَ الْكُوْرَةِ الَّتِي تَدْخُلُ نِسَاؤُهَا الْحَمَّامَاتِ قُلْنَ بَلٰى قَالَتْ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَخْلَعُ امْرَاَةٌ ثِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِ زَوْجِهَا اِلَّا هَتَكَتِ السِّتْرَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ رَبِّهَا وَفِي رِوَايَةٍ فِي غَيْرِ بَيْتِهَا اِلَّا هَتَكَتْ سِتْرَهَا فِيمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی ابی الملیح رضی سے کہ کہا اُسنے آئین حضرت عائشہ رضی کے پاس کتنی عورتین اہل حمص سے کہ ایک شہر ہی شام مین پس کہا حضرت عائشہ رضی نے کہ کہان کی ہو تم کہا ان عورتون نے کہ شام کی فرمایا حضرت عائشہ رضی نے کہ شاید تم اُس بستی کی ہو کہ داخل ہوتی ہین عورتین اُسکی حامون مین کہا اُنھون نے کہ ہان فرمایا حضرت عائشہ رضی نے پس تحقیق سنا ہے مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے نہین اُتارتی کوئی عورت کپڑے اپنے بیچ غیر گھر خاوند اپنے کے مگر کہ پھاڑا اُسنے پردہ درمیان اپنے اور درمیان پروردگار اپنے کے اور بیچ ایک روایت کے بیچ غیر گھر اپنے کے مگر پھاڑا اُسنے پردہ اپنا بیچ اس چیز کے کہ درمیان اسکے ہی اور درمیان اللہ کے کہ عزت والا اور بزرگی والا ہی یعنی اس روایت مین بجاے فی غیر بیت زوجہا آخر کے فی غیر بیتہا آخر ہی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے ف اسلیے کہ عورت حکم کی گئی ہی ساتھ پردہ کرنیکے اور محافظت کے اس سے کہ دیکھے اسکو اجنبی یہان تک کہ نہین لایق ہی واسطے اسکے یہ کہ کھولے ستر اپنا خلوت مین بھی مگر نزدیک خاوند اپنے کے پس جسوقت کہ کھولے اعضا اپنے حمام مین بغیر ضرورت کے پس پھاڑا وہ پردہ کہ حکم کیا تھا اسکو اللہ تعالی نے اسکا اور کہا طیبی نے کہ یہ اسلیے ہی کہ اللہ تعالی نے نازل کیا ہی لباس تاکہ ڈھانکے ساتھ اسکے ستر اپنا اور لباس تقوی کا ہی پس اگر نہ تقوی کیا اللہ تعالی سے اور کھولا ستر اپنا پھاڑا پردہ کہ درمیان اسکے اور درمیان اللہ تعالی کے ہے + ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتُفْتَحُ لَكُمْ اَرْضُ الْعَجَمِ وَسَتَجِدُوْنَ فِيهَا بُيُوتًا يُقَالُ لَهَا الْحَمَّامَاتُ فَلَا يَدْخُلَنَّهَا الرِّجَالُ اِلَّا بِالْاُزُرِ وَامْنَعُوْهَا النِّسَاءَ اِلَّا مَرِيضَةً اَوْ نُفَسَاءَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو رضی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فتح کیجاویگی واسطے تمھارے زمین عجم کی اور پاؤگے تم اُسمین گھر کہ کہا جاویگا واسطے اُنکے حمام پس نہ داخل ہون اُنمین مرد بدون تہبند کے اور منع کرو اُنمین داخل ہونے سے عورتونکو مگر بیمار ہو یا نفاس والی ہو نقل کی یہ ابوداؤد نے ف اور منع کرو آخر یعنی عورتونکو منع کرو مطلقاً خواہ تہبند باندھین ہون خواہ بن تہبند کے اسلیے کہ عورتین سر سے پاؤن تک ستر ہین اور مردونکو ڈھانکنے ستر مین کہ ناف سے زانون تک ہے باندھنا تہبند کا کافی ہی مگر جبکہ بیمار ہون عورتین تو واسطے علاج کے داخل ہون یعنی تنہا یا تہبند باندھکر یا جنبین تو واسطے غسل کے داخل ہون یا بسبب کسی اور عذر کے اور بغیر عذر کے عورتون کو حمام مین جانا جائز نہین + ح + ع وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَدْخُلِ الْحَمَّامَ بِغَيْرِ اِزَارٍ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُدْخِلْ حَلِيلَتَهُ الْحَمَّامَ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یَجْلِسْ عَلٰی مَائِدَۃٍ تُدَارُ عَلَیْھَا الْخَمْرُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ
کے اور دن آخرت کے پس نہ داخل ہو حمام مین بغیر تہبند کے اور جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور روز آخرت کے پس نہ داخل کرے اپنی عورت کو حمام مین اور جو شخص کہ
ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور روز آخرت کے پس نہ بیٹھے اُس دسترخوان پر کہ دَور کیجاتی ہو اُسپر شراب نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے ف نہ داخل کرے الخ یعنی
اذن نہ دے اپنی بیوی کو حمام مین جانیکا اور اسی کے حکم مین ہو ماں اور بیٹی اور بہن وغیرہا کہ جو اسکے تحت حکم ہین اور مکروہ ہو مرد کو یہ کہ دیوے اُسکو اُجرت حمام
کی اسلیے کہ ہوگا مددگار اُسکا مکروہ پر اور جانا حضرتؐ کا حمام مین بیچ بعضی کتابون فقہ کے لکھا ہو ولیکن اہل حدیث کے نزدیک صحیح نہین اور جو حدیث کہ وارد
ہوئی ہو اسمین منسوب بوضع ہو اور صحیح یہ ہو کہ آنحضرتؐ ہرگز حمام مین نہین گئے بلکہ حمام کو دیکھا بھی نہین اور مکہ معظمہ مین جو حمام النبی مشہور ہو شاید کہ جسجگہ آنحضرتؐ نے
ایک بار غسل کیا ہوگا وہان حمام بنا دیا ہو اور احتمال ہو کہ نام اسکا حمام النبی اس سبب سے زبان زد ہو کہ حضرتؐ کی پیدایش کی جگہ کیجانب اور نواحی اس جگہ کی
واقع ہو واللہ علم لیکن ذکر حمام کا حدیثون مین واقع ہوا ہو جیسے کہ مذکور ہوا اور نہ بیٹھے الخ یعنی نہ حاضر ہو اُس جگہ کہ دور شراب کا ہوتا ہو وہان یعنی پیتے ہون اُسکو شراب خوار
پس اگر یہ نہ بھی پیوے تو بھی واجب ہے اسپر منع کرنا اُنکا اُس سے اور جبکہ یہ بیٹھا اور نہ منع کیا اُنکو اور نہ اعراض کیا اُنسے اور نہ غصے ہوا اُنپر نہین ہوگا مومن کامل اھ ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ عَنْ خِضَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتٍ کُنَّ فِیْ رَأْسِہٖ فَعَلْتُ
قَالَ وَلَمْ یَخْتَضِبْ زَادَ فِیْ رِوَایَۃٍ وَقَدِ اخْتَضَبَ اَبُوْبَکْرٍ بِالْحِنَّاءِ وَالْکَتَمِ وَاخْتَضَبَ عُمَرُ بِالْحِنَّاءِ بَحْتًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
روایت ہے ثابتؓ سے کہا کہ پوچھے گئے انسؓ بن مالک خضاب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے یعنی کرنے نہ کرنے اُسکے سے پس کہا انسؓ نے کہ اگر چاہتا مین کہ شمار کرون مین
بال سفید کہ اُنکے سر مبارک مین تھے شمار کرتا مین یعنی آنحضرتؐ چند بال سفید رکھتے تھے خضاب کیون کرتے اور اسلیے کہا صریحاً کہ نہین خضاب کیا آنحضرتؐ نے زیادہ کیا
انس نے یا ثابت نے انسؓ سے ایک روایت مین اس عبارت کو کہ تحقیق خضاب کیا ابوبکرؓ نے ساتھ مہندی اور وسمہ کے اور خضاب کیا عمرؓ نے ساتھ نری مہندی کے
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نہین خضاب کیا یعنی سر مبارک مین پس نہین منافی ہو یہ خضاب کرنے داڑھی کے کہ جو روایت کیا گیا سابق اور آگے ابن عمرؓ سے
اور کلام بیچ خضاب کرنے مہندی اور وسمہ کے اور نری مہندی کے اوپر مذکور ہو چکا ہے اھ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ کَانَ یُصَفِّرُ لِحْیَتَہٗ بِالصُّفْرَۃِ حَتّٰی یَمْتَلِیَٔ
ثِیَابُہٗ مِنَ الصُّفْرَۃِ فَقِیْلَ لَہٗ لِمَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَۃِ قَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصْبُغُ بِھَا وَلَمْ یَکُنْ شَیْءٌ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْھَا وَقَدْ کَانَ
یَصْبُغُ بِھَا ثِیَابَہٗ کُلَّھَا حَتّٰی عِمَامَتَہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہو ابن عمرؓ سے یہ کہ وہ تھے رنگتے اپنی داڑھی ساتھ زردی کے یہانتک کہ بھر جاتے
کپڑے اُنکے زردی سے پس کہا گیا واسطے اُنکے کہ کیون رنگتے ہو زردی سے کہا تحقیق دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ رنگتے تھے ساتھ زردی کے
یعنی داڑھی اور نہ تھی کوئی چیز محبوب تر طرف حضرتؐ کے زردی سے یعنی خضاب داڑھی مین اور تحقیق تھے حضرتؐ رنگتے ساتھ زردی کے کپڑے اپنے سب یہانتک کہ
پگڑی بھی نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف ساتھ زردی کے یعنی ورس کے کہ نام ایک گھانس کا ہو مشابہ زعفران کے اور کبھی اسمین زعفران بھی ملائی جاتی تھی اور
ظاہر یہ ہو کہ مراد ابن عمرؓ کی یہ ہو کہ رنگتے تھے حضرتؐ اس سے داڑھی کو جیسے کہ اوپر ذکر کیا گیا اور سیوطی نے کہا کہ بعضون نے کہا کہ مراد اس حدیث مین رنگنا
بالون کا ہو اور بعضون نے کہا کہ رنگنا کپڑون کا مراد ہو کہا سیوطیؒ نے کہ یہ اشبہ ہو اس لیے کہ نہین نقل کیا گیا کہ حضرتؐ نے بال رنگے ہون کہتا ہو مین کہ ثابت ہوا ہو
کہ آنحضرتؐ نے انکار کیا اسپر کہ پہنے کسنبہ اور زعفرانی پس کیونکر حمل کیا جاوے اسپر اور صحیح وہ ہو کہ جو صاحب نہایہ نے ذکر کیا کہ مختار یہ ہو کہ حضرتؐ نے بال رنگے کبھی
اور اکثر ترک کیا پس خبر دی ہر ایک نے اُس چیز کی کہ دیکھی اور اسمین وہ سچا ہو اور یہ تاویل مانند متعین کے ہے واسطے تطبیق دینے کے درمیان حدیثون کے انتہی اور
نہایت مدعا ہو اور رنگے کپڑے الخ یعنی زرد ہو جاتے تھے بسبب اثر اس زردی کے نہ یہ کہ رنگتے تھے انکو ساتھ اسکے پھر پہنتے تھے اسلیے کہ نہی آئی ہو زرد کپڑے کے
پہننے سے واللہ اعلم اھ ع وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَوْھَبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی اُمِّ سَلَمَۃَ فَاَخْرَجَتْ اِلَیْنَا شَعْرًا مِّنْ شَعْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَخْضُوْبًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اور روایت ہی عثمان رضہ بن عبداللہ بن موہب سے کہ کہا گیا مین ام سلمہ رضہ کے پاس پس نکالا اُنھون نے طرف ہمارے ایک بال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بالونمین سے رنگین نقل کی یہ بخاری نے ف رنگین کہا میرک نے کہ زیادہ کیا ابن ماجہ نے اور احمد نے ساتھ منہدی اور وسمہ کے اور نقل کی یہ بخاری نے اور اسیطرح ترمذی نے نقل کی شمائل مین انس رضہ سے کہ کہا دیکھا مین نے بال آنحضرت کا رنگین اور انس رضہ سے یہ بھی گذرا ہی کہ آنحضرت نے خضاب نہین کیا شاید کہ مراد انکی ساتھ نفی کے اکثر احوال آنحضرت رضہ کا ہی اور ساتھ اثبات کے اقل احوال اور جائز ہی یہ کہ حمل کیا جاوے ایک ان دونو نکا حقیقت پر اور دوسرا مجاز پر یعنی بال کا رنگ متغیر تھا بسبب رکھنے منہدی کے سر پر واسطے دفع درد سر کے یا بسبب کثرت خوشبوئی کے اسکو رنگین کہا اور ظاہر تر نزدیک میرے یہ کہ نفی خضاب کی محمول ہی اوپر خضاب سر کے بسبب بڑھاپے کے اور اثبات یعنی کرنا اسکا اوپر بال بعض داڑھی کے بسبب سفیدی کے واللہ اعلم پھر دیکھی مینے روایت بخاری کی کہ کہا تھا پاس ام سلمہ رضہ کے بال آنحضرت کی داڑھی کا کہ اسمین اثر منہدی اور وسمہ کا تھا پس حمل کیجاوے اسپر وہ روایت کہ وارد ہوئی ہی مطلق جیسے کہ شمائل مین ہی کہ ابو ہریرہ رضہ سوال کیے گئے کہ آیا خضاب کیا تھا آنحضرت نے کہا ہان + ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمُخَنَّثٍ قَدْ خَضَبَ یَدَیْهِ وَرِجْلَیْهِ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هٰذَا قَالُوْا یَتَشَبَّهُ بِالنِّسَاءِ فَاَمَرَ بِهٖ فَنُفِیَ اِلَی النَّقِیْعِ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَقْتُلُهٗ فَقَالَ اِنِّیْ نُهِیْتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّیْنَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

اور روایت ہی ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا لایا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مخنث کہ تحقیق رنگے تھے اُسنے ہاتھ پاؤن اپنے ساتھ منہدی کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا حال ہی اسکا عرض کیا صحابہ رضہ نے کہ مشابہت کرتا ہی یہ ساتھ عورتونکے یعنی قول و فعل مین پس حکم کیا آنحضرت نے اسکے نکالدینے کا پس نکالا گیا وہ طرف نقیع کے کہ نام ایک جگہ کا ہی قریب مدینہ کے پس کہا گیا کہ یا رسول اللہ کیا نہ قتل کرین ہم اسکو یعنی اگر فرمائیے تو مار ڈالین اسکو کہ باعث فسق و فساد کا ہی پس فرمایا حضرت نے کہ تحقیق مین منع کیا گیا ہون قتل کرنے نمازیونکے سے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف ظاہر یہ کنایہ ہی اسلام سے اور بموجب اس قول کے کہ مسلمان اگر نماز نہ پڑھے تو واجب القتل ہی محمول اوپر ظاہر کے ہی ح وَعَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَکَّةَ جَعَلَ اَهْلُ مَکَّةَ یَاْتُوْنَهٗ بِصِبْیَانِهِمْ فَیَدْعُوْ لَهُمْ بِالْبَرَکَةِ وَیَمْسَحُ رُءُوْسَهُمْ فَجِیْءَ بِیْ اِلَیْهِ وَاَنَا مُخَلَّقٌ فَلَمْ یَمَسَّنِیْ مِنْ اَجْلِ الْخَلُوْقِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

اور روایت ہی ولید بن عقبہ سے کہ کہا اُسنے جب فتح کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ تو شروع کیا مکہ والون نے کہ لاتے تھے حضرت کے پاس اپنے لڑکے پس دعا مانگتے حضرت واسطے اُنکے ساتھ برکت کے اور ہاتھ پھیرتے اُنکے سرون پر یعنی از راہ شفقت کے پس لایا گیا مین بھی حضرت کے پاس اور مین تھا آلودہ ساتھ خلوق کے کہ نام ایک خوشبوئی کا ہی کہ مرکب ہوتی ہی ساتھ زعفران وغیرہ کے پس نہ ہاتھ لگایا حضرت نے مجکو بسبب آلودگی خلوق کے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف خلوق خوشبوئی عورتون کی ہی پس اسکے لگانے سے لازم آتی ہی مشابہت ساتھ عورتون کے اور یہ منع ہے مردون کو + ع وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِیْ جُمَّةً اَفَاُرَجِّلُهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَاَکْرِمْهَا قَالَ فَکَانَ اَبُوْ قَتَادَةَ رُبَّمَا دَهَنَهَا فِی الْیَوْمِ مَرَّتَیْنِ مِنْ اَجْلِ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَاَکْرِمْهَا رَوَاهُ مَالِکٌ اور روایت ہی ابی قتادہ رضہ سے کہ تحقیق اُسنے کہا واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تحقیق واسطے میرے ہین بال مونڈھون تک آیا پس کنگھی کرون مین انکو فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہان اور تعظیم کر انکی یعنی ساتھ تیل لگانے وغیرہ کے کہا راوی نے پس تھے ابو قتادہ رضہ کہ اکثر تیل لگاتے تھے بالون کو ایک دن مین دو بار بسبب فرمانے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ہان اور تعظیم کر انکی نقل کی یہ مالک نے مؤطا مین ف نا محمود ہونا مبالغہ کا بیچ تیل لگانے اور کنگھی کرنے کے بسبب انہماک تزئین اور تکلف کے ہے لیکن بملاحظہ امر اور اہتمام کے ساتھ بجا آوری حکم کے محمود ہو جیسے دراز کرنا انس رضہ کی ماں کا گیسو اُنکے کو بسبب کھینچنے اور پکڑنے آنحضرت کے جیسے کہ گذرا + ع وَعَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ حَسَّانَ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰی اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ فَحَدَّثَتْنِیْ اُخْتِی الْمُغِیْرَةُ قَالَتْ وَاَنْتَ یَوْمَئِذٍ غُلَامٌ وَلَکَ قَرْنَانِ اَوْ قُصَّتَانِ فَمَسَحَ رَاْسَکَ وَبَرَّکَ عَلَیْکَ وَقَالَ احْلِقُوْا هٰذَیْنِ اَوْ قُصُّوْهُمَا فَاِنَّ هٰذَا زِیُّ الْیَهُوْدِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی حجاج رضہ بن حسان سے کہ کہا داخل ہوے ہم یعنی مین اور اہل میرے پاس انس بن مالک کے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

مالک کے پس حدیث کی مجکو بہن میری نے کہ نام اُسکا معیرہ ہی یعنی مین یاد رکھتا ہون کہ لوگون کے ساتھ انس رضہ کے پاس گیا مین لیکن کیفیت دخول کی اور تفصیل
احوال کی یاد نہین رکھتا ہون مین پس بہن میری نے بیان کیا کہ کہا اور تو اُسدن لڑکا تھا اور تھے تیرے دو گیسو گندھے ہوے یا کہا تھے قصتان پس ہاتھ پھیرا
انس رضہ نے تیرے سر پر اور دعا برکت کی کی تیرے لیے اور فرمایا کہ منڈا ڈالوان دونون کو یا کترواڈالوان دونون کو اسلیے کہ بتحقیق ہئیت ہے یہود کی نقل کی یہ ابوداود
نے ف یا کہا تھے قصتان یعنی راوی کو شک ہوا ہی کہ لفظ قرنان کہا یا قصتان اور قصہ ساتھ پیش قاف اور صاد مہملہ کے کہتے ہین اُن بالون کو کہ سر سے آگے کی
جانب ہوتے ہین ؕ ع ؕ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْاَةُ رَاْسَهَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی حضرت علی رضہ سے کہ کہا
منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ منڈوا دے عورت سر اپنا نقل کی یہ نسائی نے ف عورت کے سر کے بال بمنزلہ ڈاڑھی کے ہین مرد کے لیے
پس مرد کو ڈاڑھی اور اسکو سر منڈانا حرام ہی ؕ ع ؕ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ ثَائِرُ الرَّاْسِ
وَاللِّحْيَةِ فَاَشَارَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ كَاَنَّهٗ يَاْمُرُهٗ بِاِصْلَاحِ شَعْرِهٖ وَلِحْيَتِهٖ فَفَعَلَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَيْسَ هٰذَا خَيْرًا مِّنْ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ ثَائِرُ الرَّاْسِ كَاَنَّهٗ شَيْطَانٌ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی عطاء رضہ بن یسار سے
کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین پس آیا ایک شخص پراگندہ بال سر کے اور ڈاڑھی کے پس اشارہ کیا طرف اسکے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
ساتھ ہاتھ اپنے کے یعنی اسطرح اشارہ کیا دست مبارک سے اپنی ڈاڑھی اور سر مبارک پر کہ اس سے سمجھا جاتا تھا کہ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے ہین
اُسکو ساتھ سنوارنے بالون اسکے اور ڈاڑھی اسکی کے پس سنوار اُسنے بالون کو پھر آیا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا نہین یہ بہتر اس سے کہ آوے
ایک تمہارا اس حالت مین کہ پراگندہ ہون بال اُسکے سر کے گویا کہ وہ شیطان ہی یعنی جن بدہئیت و پراگندہ بال ہی نقل کی یہ مالک نے وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ سَمِعَ
يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ يُّحِبُّ الطَّيِّبَ نَظِيْفٌ يُّحِبُّ النَّظَافَةَ كَرِيْمٌ يُّحِبُّ الْكَرَمَ جَوَادٌ يُّحِبُّ الْجُوْدَ فَنَظِّفُوْا اُرَاهُ قَالَ اَفْنِيَتَكُمْ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ
قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ فَقَالَ حَدَّثَنِيْهِ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ نَظِّفُوْا اَفْنِيَتَكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہے ابن مسیب تابعی سے کہ سنے گئے وہ کہ کہتے تھے تحقیق اللہ تعالی پاک ہے دوست رکھتا ہی پاکی کو اور نہایت ستھرا ہی دوست رکھتا ہی ستھرائی کو کرم کرنیوالا
ہی دوست رکھتا ہی کرم کو بخشش والا ہی دوست رکھتا ہی بخشش کو پس صاف رکھو کہا راوی نے کہ گمان کرتا ہون مین ابن مسیب کو کہ کہا اپنے صحنون کو اور نہ
مشابہت کرو ساتھ یہودیون کے کہ صحن گھرون کے کوڑے کرکٹ سے ناپاک و خراب رکھتے ہین کہا روایت کرنیوالے نے ابن مسیب سے کہ ذکر کیا مین نے
یہ قول ابن المسیب کا مہاجر بن مسمار تابعی کے آگے کہا اُنھون نے کہ حدیث کی مجکو یہ عامر بن سعد تابعی نے اپنے باپ سے یعنی سعد بن ابی وقاص صحابی سے کہ نقل
کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند قول ابن المسیب کے مگر یہ ہین تفاوت کہ کہا مہاجر نے ستھرے رکھو صحن اپنے گھرون کے یعنی انکی روایت مین لفظ افنیتکم صریح مذکور ہے
گمان کو اسمین دخل نہین جیسے کہ بیچ روایت ابن المسیب کے تھا نقل کی یہ ترمذی نے ف پاک ہے یعنی نقصانون اور عیبون سے اور لفظ طیب بیچ جملہ یحب الطیب کے ساتھ
زبر ط کے ہی یعنی دوست رکھتا ہی خوش حالی اور خوش مقالی کو یا بوے خوش کو یعنی دوست رکھتا ہی اسکے استعمال کو اپنے بندون سے اور راضی ہوتا ہی انسے ساتھ
اس فعل کے اور ایک نسخہ مین لفظ طیب ساتھ زبر ط کے اور زیر ی مشددہ کے ہی اور مراد اس سے وہ شخص ہی کہ وصف کیا جاوے ساتھ طیبات کے یعنی اچھے
عقیدون اور اقوال اور افعال اور اخلاق اور احوال کے اور نظافت کے معنی ہین طہارت ظاہری اور باطنی اور کہا طیبی نے کہ ستھرا رکھنا صحن گھر کا کنایہ ہی کرم اور
جود سے اسلیے کہ جب صحن گھر کا ستھرا ہوتا ہی تو لوگون کو اور مہمانون کو رغبت اُترنے کی اُسمین ہوتی ہے ؕ ع ؕ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ
يَقُوْلُ كَانَ اِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ اَوَّلَ النَّاسِ ضَيَّفَ الضَّيْفَ وَاَوَّلَ النَّاسِ اخْتَتَنَ وَاَوَّلَ النَّاسِ قَصَّ شَارِبَهٗ وَاَوَّلَ النَّاسِ رَاَى الشَّيْبَ فَقَالَ يَا رَبِّ مَا هٰذَا
قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَقَارٌ يَا اِبْرَاهِيْمُ قَالَ رَبِّ زِدْنِيْ وَقَارًا رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے یحیے بیٹے سعید رضہ کے سے کہ تحقیق یحیی بن سعید نے سنا سعید بن مسیب کہتے تھے کہ

حضرت ابراہیمؑ دوست رحمٰن کے اول آدمیون کے کہ مہمانی کی مہمان کی یعنی رسم مہمانی کی اول اُنسے شروع ہوئی اور اول لوگون کے کہ ختنہ کیا اور اول لوگون کے کہ کترین لبین اپنی اور اول لوگون کے کہ دیکھا بڑھاپا یعنی سفید بال پس کہا اے پروردگار میرے کیا ہی یہ فرمایا پروردگار بزرگ و برتر نے کہ یہ وقار ہی یعنی یہ بڑھاپا باعث علم و بوجھ و وقار کا ہی کہ بسکی لہو و لعب سے اور ارتکاب معاصی سے باز رکھتا ہی اے ابراہیم کہا حضرت ابراہیمؑ نے کہ اے رب میرے زیادہ کر مجکو موجب وقار کو کہ بڑھاپا ہی نقل کی یہ مالک نے ف اور ذکر کیا سیوطی نے بیچ حاشیہ موطا کے اور چیزین جو اول حضرت ابراہیمؑ سے شروع ہوئین ناخن لینے مانگ نکالنی استرا لینا پاجامہ پہننا خضاب کرنا ساتھ مہندی اور وسمہ کے خطبہ پڑھنا منبر پر جہاد کرنا راہ خدا مین مرتب کرنا لشکر کو جنگ مین میمنہ اور میسرہ اور مقدمہ اور قلب اور معانقہ کرنا ساتھ لوگون کے اور ثرید تیار کرنا

ع **بَابُ التَّصَاوِيْرِ** باب ہے بیچ بیان تصویرون کے ف تصاویر جمع ہے تصویر کی بمعنی صورت بنانے کے اور مراد یہان صورتین جاندارون کی ہین کہ کاڑھی ہون پردون وغیرہ پر

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ** اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا تَصَاوِيْرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی طلحہؓ سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین داخل ہوتے فرشتے اُس گھر مین کہ ہو اسمین کتا اور نہ اُس گھر مین کہ ہون اسمین تصویرین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف لکھا ہی علما نے کہ مراد وہ کتا اور صورتین کہ حرام ہی رکھنا انکا اور جو کہ ایسی نہین ہین جیسے کتا پاسبانی شکار کے لیے یا واسطے محافظت زراعت اور مواشی کے یا صورتین کہ خوار پامال ہون بچھونون وغیرہ مین ہونا انکا مانع دخول ملائکہ سے نہین اور یہ حکم استعمال صورت کا ہی اور بنانا صورت جاندار کا مطلق حرام ہی خواہ بچھونے پر ہو یا درہم پر یا اور چیز پر اور بنانا صورت جاندار کا اشد حرام ہی اور کبیرہ گناہ اور صورت درخت اور پہاڑ اور سواے اُنکے کی اور بن جاندار کی نہین حرام اور بعضون نے کہا کہ یہ حکم عام ہے یعنی کتا اور صورت جاندار کی گھر مین مانع دخول ملائکہ سے ہین مطلق اگرچہ ان صورتونمین ہون کہ رکھنا انکا حرام نہو اور مراد فرشتون سے غیر اعمال لکھنے والے ہین اور غیر محافظت کرنیوالے کہ جدا نہین ہوتے آدمی سے کسی حال مین +ح **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْبَحَ يَوْمًا وَاجِمًا وَقَالَ اِنَّ جِبْرَئِيْلَ كَانَ وَعَدَنِيْٓ اَنْ يَّلْقَانِيَ اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَلْقَنِيْ اَمَ وَاللّٰهِ مَا اَخْلَفَنِيْ ثُمَّ وَقَعَ فِيْ نَفْسِهٖ جِرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ فُسْطَاطٍ لَنَا فَاَمَرَ بِهٖ فَاُخْرِجَ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِهٖ مَآءً فَنَضَحَ مَكَانَهٗ فَلَمَّآ اَمْسٰى لَقِيَهٗ جِبْرَئِيْلُ فَقَالَ لَقَدْ كُنْتَ وَعَدْتَّنِيْٓ اَنْ تَلْقَانِيَ الْبَارِحَةَ قَالَ اَجَلْ وَلٰكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ فَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ فَاَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتّٰٓى اَنَّهٗ يَاْمُرُ بِقَتْلِ كَلْبِ الْحَآئِطِ الصَّغِيْرِ وَيَتْرُكُ كَلْبَ الْحَآئِطِ الْكَبِيْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سے اُسنے نقل کی میمونہؓ سے کہ تحقیق رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی ایک روز غمگین و خاموش اور فرمایا یعنی بیچ بیان سبب غمگینی کے حضرت میمونہؓ سے یا کسی اور بیوی سے یا اپنے دلمین آپ بطریق تعجب و تحیر کے فرمایا تحقیق جبرئیلؑ نے وعدہ کیا تھا مجھسے ملاقات کرنیکا آج کی رات پس نہ ملاقات کی مجھسے خبردار ہو قسم خدا کی نہین خلاف وعدہ کیا جبرئیلؑ نے مجھسے کبھی یعنی پہلے اسکے پھر آیا بیچ دل حضرتؐ کے کتے کا بچہ کہ پڑا تھا نیچے خیمہ حضرتؐ کے یعنی حضرتؐ کے دلمین آیا کہ جبرئیل بسبب اُس بچہ کتے کے نہین آئے پس حکم کیا حضرتؐ نے اس کتے کے بچہ کو نکالنے کا پس نکالا گیا وہ پھر لیا حضرتؐ نے اپنے ہاتھ مین پانی پس چھڑکا پانی اُسکے بیٹھنے کی جگہ پس جبکہ شام ہوئی ملے حضرتؐ سے جبرئیل پس فرمایا حضرتؐ نے کہ تحقیق تمنے وعدہ کیا تھا مجھ سے ملنے شب گذشتہ کا کہا کہ ہان لیکن ہم نہین داخل ہوتے اُس گھر مین کہ ہو اسمین کتا یا صورت پس صبح کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسدن پس حکم فرمایا ساتھ قتل کرنے کتون کے یہانتک کہ حکم کیا ساتھ مارنے کتے باغ چھوٹے کے کہ اسمین چندان احتیاج محافظت کی نہین ہوتی اور چھوڑ دیا بڑے باغون کے کتونکو کہ انمین احتیاج محافظت کی بہت ہوتی ہی نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَتْرُكُ فِيْ بَيْتِهٖ شَيْئًا فِيْهِ تَصَالِيْبُ اِلَّا نَقَضَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ چھوڑتے تھے اپنے گھر مین کسی چیز کو کہ جسمین تصویرین ہون مگر توڑ ڈالتے تھے اسکو نقل کی یہ بخاری نے ف تصالیب جمع تصلیب کی ہی بمعنی بنانے صورت صلیب کے یعنی سولی کی کہ جسکو نصاری پوجتے ہین بگمان اسکے کہ حضرت عیسیٰؑ کو یہود نے سولی پر کھینچا تھا یہ شکل

ایسی ہی کہ وہ اسطرح کی ہوتی ہی اور یہان مراد تصالیب سے مطلق تصویرین ہین +ع **وَعَنْهَا** اَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيْهَا تَصَاوِيْرُ فَلَمَّا رَاٰهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

صلی اللہ علیہ وسلم قام علی الباب فلم یدخل فعرفت فی وجہہ الکراہیۃ قالت فقلت یا رسول اللہ اتوب الی اللہ والی رسولہ ماذا اذنبت
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بال ہذہ النمرقۃ قالت قلت اشتریتہا لک لتقعد علیہا وتوسدہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان اصحاب ہذہ الصور یعذبون یوم القیمۃ ویقال لہم احیوا ما خلقتم وقال ان البیت الذی فیہ الصورۃ لا تدخلہ الملئکۃ متفق علیہ
اور روایت ہی اسی عائشہ رضی سے کہ تحقیق اُسنے خریدا ایک تکیہ کہ اُسمین تصویرین تھین پس جبکہ دیکھا اسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھیرے رہے دروازے پر اور نہ آئے
گھر مین پس پہچانی حضرت عائشہ رض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک مین ناخوشی یعنی بسبب اس تکیہ تصویردار کے کہا عائشہ رض نے پس کہا مینے یا رسول اللہ
پھرتی ہون مین مخالفت سے طرف رضا اللہ اور رسول اُسکے کے کیا گناہ کیا مین نے کہ آپ گھر مین نہین آتے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا حال ہی اس تکیہ کا
اور کہان سے لائی تو اسکو کہا عائشہ رض نے کہ کہا مین نے خریدا مین نے اسکو آپ کے لیے تاکہ بیٹھیے آپ اسپر یعنی کبھی اور تکیہ لگائیے اسپر یعنی کبھی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کہ تحقیق صورت بنانیوالے عذاب کیے جاوینگے دن قیامت کے اور کہا جائیگا انکو کہ زندہ کرو اُس چیز کو کہ بنایا تھا تمنے اور فرمایا کہ تحقیق وہ گھر کہ اسمین
صورت ہے نہین داخل ہوتے اسمین فرشتے یعنی اور اسی طرح نہین داخل ہوتے اسمین انبیا اور اولیا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعنہا** انہا کانت قد اتخذت
علی سہوۃ لہا سترا فیہ تماثیل فہتکہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتخذت منہ نمرقتین فکانتا فی البیت یجلس علیہما متفق علیہ اور روایت ہے
حضرت عائشہ رض سے کہ تحقیق انھون نے ڈالا اپنے شہ نشین پر پردہ کہ اسمین تصویرین تھین پس پھاڑ ڈالا اسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس بنائے حضرت عائشہ رض نے
اسکے دو تکیے پس تھے وہ دونون گھر مین بیٹھتے تھے اسپر تکیہ لگاکر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ حدیث ظاہر مین منافات رکھتی ہی ساتھ حدیث پہلی کے اسلیے
کہ پہلی حدیث سے معلوم ہوا کہ تصویر تکیہ پر کی مانع ہی دخول ملائکہ سے اگرچہ حرام نہین رکھنا ان دونون تکیونکا گھر مین کیونکر ہوا جواب اسکا یہ ہی کہ یہ تصویرین
حرام جاندار کی نہ تھین اور پھاڑنا پردہ کا بسبب اسکے تھا کہ حدیث مابعد مین آتا ہی کہ خدا تعالی نے نہین فرمایا ہی کہ پتھر اور مٹی کو کپڑے سے ڈھانکین ہم اور اگر فرضا
صورتین حرام بھی تھین تو سر اُن کے تکیے کے بننے مین کٹ گئے تھے اور بعضون نے کہا کہ معنی ہتک کے قطع اور مٹا ڈالنا اُن صورتون کا ہے کہ تھین اُسمین + ح
وعنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج فی غزاۃ فاخذت نمطا فسترتہ علی الباب فلما قدم فرای النمط فجذبہ حتی ہتکہ ثم قال
ان اللہ لم یامرنا ان نکسو الحجارۃ والطین متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ رض سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ایک جہاد مین پس لیا مین نے
ایک کپڑا یعنی بعد تشریف لیجانے حضرت کے پس پردہ کیا مین نے اُسکا دروازے پر پس جب آئے حضرت یعنی سفر سے پس دیکھا پردہ پڑا ہوا پس کھینچا اسکو یہانتک کہ پھاڑ
ڈالا اُسکو پھر فرمایا کہ تحقیق اللہ نے نہین حکم کیا ہمکو کہ پہناوین ہم کپڑے پتھر اور مٹی کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نمط ساتھ زبر نون اور میم کے ایک قسم
لطیف ہے فرش کی کہ ریشے باریک ہوتے ہین اسمین اور اسکو ہودج پر بھی ڈالتے ہین اور پردہ بھی اسکا بناتے ہین اور شاید کہ وہ معرب نمد کا ہی اور حضرت عائشہ رض
نے شاید کہ لٹکایا تھا اسکو زینت کے لیے نہ پردہ کے لیے اسی لیے عتاب ہوا اور پھاڑا اُسکو بعضون نے لکھا ہے کہ اس نمط مین صورتین گھوڑونکی تھین پس حضرت نے
تلف کیا اور محو کیا ان صورتونکو لیکن سیاق حدیث یہ چاہتا ہی کہ منع کرنا اور پھاڑنا اسکا بسبب صورتون کے نہ تھا بلکہ بسبب کراہت ڈھانکنے در و دیوار
کے تھا ساتھ کپڑے کے جیسے کہ کہا کہ پھر فرمایا الخ اور طیبی نے کہا کہ کراہت تنزیہی ہے نہ تحریمی اسلیے کہ نہونا امر الہی کا ساتھ اسکے دلالت نہی پر نہین کرتا اور
حضرت نے جو پھاڑا اور غصہ کیا بسبب عظیم شان اہلبیت کے اور تورع اور تقوی ان کے کے تھا اور دلالت کرتی ہے یہ حدیث اسپر کہ منع کیا جاوے
ڈھانکنے دیوارون وغیرہ سے اور دلالت کرتی ہی اسپر کہ تغیر کرے بری چیز کو ہاتھ سے اور غصہ کرے وقت دیکھنے اسکے کے + ع + ح **وعنہا** عن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اشد الناس یوم القیمۃ الذین یضاہون بخلق اللہ متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ رض سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ فرمایا بہت سخت لوگون مین از روے عذاب کے دن قیامت کے وہ لوگ ہون گے کہ مشابہت کرتے ہین ساتھ پیدایش خدا تعالے کے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی مشابہت کرتے ہین اپنے فعل کو ساتھ فعل الٰہی کے صورت بنانیمین یا تقدیر کلام یہ ہو کہ بناتے ہین وہ چیز کہ مشابہ ہوتی
ہو مخلوق الٰہی کے یعنی تصویر کہا ابن ملک نے کہ اگر اعتقاد کرے اسکا تو وہ کافر ہو زیادہ کرتا ہو اللہ عذاب کو بسبب زیادتی قبح کفر اس کے کے والا یہ حدیث محمول
ہو تہدید پر + ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ یَخْلُقُ کَخَلْقِیْ فَلْیَخْلُقُوْا ذَرَّةً
اَوْ لِیَخْلُقُوْا حَبَّةً اَوْ شَعِیْرَةً مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہو ابی ہریرہؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور کون
ظالم تر ہو اُس شخص سے کہ پیدا کرے مانند پیدا کرنے میرے کے یعنی صورت بناوے مانند صورت بنانے میرے کے اور یہ حقیقت مین پیدا کرنا نہین ہے
اُسی مواد سے کہ پیدا کیا ہوا خدا کا ہو صورت بناتا ہو اور گمان کرتا ہو کہ مین نے بنایا ہو اگر یہان دعوی پیدا کرنیکا رکھین تو بس چاہیے کہ پیدا کرین ایک چیونٹی
یا ایک دانہ یا جو یعنی یہ تخصیص بعد تعمیم ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَشَدُّ النَّاسِ
عَذَابًا عِنْدَ اللّٰهِ الْمُصَوِّرُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہو عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے سخت تر لوگون سے از روے عذاب کے
نزدیک اللہ کے مصور ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی جن لوگون پر کہ عذاب سخت ہوگا منجملہ انکے یہ بھی ہین بعضے علما نے لکھا ہو کہ یہ وعید سکے حق مین ہے
کہ صورتین بتون کی بناتے ہین تا عبادت کیے جاوین اور یہ شخص کافر ہو پس اگر عذاب سخت ہو دور نہو اور بعضون نے کہا جو بقصد مشابہت کے ساتھ خدا تعالےٰ
کے صورت بناوے وہ بھی کافر ہو اور عذاب اسپر سخت ہے اور جو کہ بغیر اس قصد کے بناوے فاسق ہو نہ کافر اور حکم اسکا حکم مرتکب تمام معاصی کا ہو اور
اتفاق ہو اسپر کہ مراد تصویر حیوانات کی ہو نہ درختون اور مانند انکے کی اور عرف مین اطلاق مصور کا اول پر ہوتا ہو اور دوسرے کو نقاش کہتے ہین اور
مجاہد نے تصویر درخت باردار کو بھی مکروہ رکھا ہو اور محققین کے نزدیک تمام یہ باب خالی کراہت سے نہین اور داخل لہو و لعب اور مالایعنی کے ہے + ع
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کُلُّ مُصَوِّرٍ فِی النَّارِ یُجْعَلُ لَهٗ بِکُلِّ صُوْرَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسًا فَیُعَذِّبُهٗ فِیْ جَهَنَّمَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
فَاِنْ کُنْتَ لَابُدَّ فَاعِلًا فَاصْنَعِ الشَّجَرَ وَمَا لَا رُوْحَ فِیْهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا انسے کہ سنا مین نے رسولخدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ہر صورت کھینچنے والا بیچ آگ دوزخ کے ہے پیدا کیا جاویگا واسطے اُسکے بدلے ہر صورت کے کہ بنایا ہو اُسکو ایک شخص پس عذاب
کریگا وہ شخص مصور کو دوزخ مین کہا ابن عباس نے پس اگر ہو تو ضرور بنانیوالا صورت کا پس بنا صورت درختون کی اور ان چیزون کی کہ نہین روح
اُنہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بیچ صورت بنانے گڑیون کے واسطے لڑکیون کے یعنی گڑیان رخصت ہے لیکن امام مالک نے مکروہ رکھا ہے خریدنا
اُنکا مرد و نکو اور بعضون نے کہا اباحت اسکی منسوخ ہو + ح وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلْمٍ لَمْ یَرَهٗ کُلِّفَ
اَنْ یَعْقِدَ بَیْنَ شَعِیْرَتَیْنِ وَلَنْ یَفْعَلَ وَمَنِ اسْتَمَعَ اِلٰی حَدِیْثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهٗ کَارِهُوْنَ اَوْ یَفِرُّوْنَ مِنْهُ صُبَّ فِیْ اُذُنَیْهِ الْاٰنُکُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَ
مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً عُذِّبَ وَکُلِّفَ اَنْ یَنْفُخَ فِیْهَا وَلَیْسَ بِنَافِخٍ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے اسی سے کہ کہا سنا مین نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے
جو شخص کہ دعوی کرے اس خواب کا کہ نہین دیکھا یعنی جھوٹ بنالیوے تکلیف دیا جاویگا یہ کہ گرہ لگادے درمیان دو جو کے اور ہر گز نہ کر سکے گا یہ اور جو شخص
کہ کان لگادے طرف بات ایک قوم کے حال آنکہ وہ قوم اس شخص کے سننے کو ناخوش رکھتے ہین یا بھاگتے ہون وہ اس سے ڈالا جاویگا اُس کے کان مین سیسہ روز
قیامت کے اور جو شخص کہ بناوے کوئی تصویر عذاب کیا جاویگا اور تکلیف دیا جاویگا یہ کہ پھونکے روح اُسمین اور نہین پھونک سکنے کا وہ روح نقل کی یہ
بخاری نے ف ہر گز نہ کر سکے گا یعنی اسکو عذاب کرین گے اور کہین گے کہ دو جوون کو آپسمین جوڑے اور ایک کردے اور جب نہ کر سکے گا تو پھر عذاب کرینگے
پس اسیطرح عذاب مین رہیگا اور مناسبت درمیان فعل اسکے کے کہ جھوٹا خواب بناتا ہو اور درمیان دو جوؤن کے گرہ دینے کے یہ ہو کہ جیسے باتین خواب کی جھوٹی
جوڑلین دو جو بھی جوڑے اور جھوٹا خواب بھی بنانا اگرچہ ایک قسم جھوٹ کی ہو ولیکن شدت عذاب اسپر اس سبب سے ہے کہ وہ متعلق ساتھ عالم غیب کے ہے

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

اور خواب سچا ایک جز ہے اجزائے نبوت سے اور حکم وحی کا رکھتا ہے پس گویا حق تعالیٰ پر جھوٹ باندھتا ہے اور نہیں شبہ نہیں کہ یہ اشد ہے اقسام جھوٹ میں اور بعضوں نے
کہا کہ یہ وعید اس شخص کے حق میں ہے کہ دعوی نبوت یا ولایت کا کرے جیسے بعضے مدعی کاذب کرتے ہیں یعنی کہا کہ مینے خواب میں دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجکو نبی کیا
اور خبر دی مجکو کہ فلانا مغفور ہے یا ملعون ہے وغیرہ ذلک یا حکم کیا مجکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا اور ایسا حال آنکہ نہ دیکھا تھا کچھ اور ڈالا جاویگا
سیسہ اُسکے کان میں یہ وعید اُسکے حق میں ہے کہ سُنے واسطے چغلخوری کے اور فساد پھیلانے کے بخلاف اسکے کہ سُنے بات کسیکی اسلیے کہ منع کرے انکو فساد سے
یا بچے اُنکے شر سے ﴿ح﴾ ﴿ع﴾ وَعَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيرِ فَكَأَنَّمَا صَبَغَ يَدَهُ فِي لَحْمِ خِنْزِيرٍ وَدَمِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے بریدہ رضہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ کھیلے ساتھ نردشیر کے پس گویا کہ رنگا ہاتھ اپنا بیچ گوشت سور اور لہو اسکے کے
نقل کی یہ مسلم نے ف نردشیر نام ایک کھیل کا ہے نکالا ہوا شاپور بن اردشیر بن بابک کا کہ بادشاہوں فارس سے ہے اور رنگا ہاتھ اپنا یعنی داخل کیا
ہاتھ اپنا نہین از بسکہ لہو اور گوشت سور کے نجس ہیں خاصکر انکو ذکر کیا تاکہ بہت بیزار ہو اس کھیل سے اور کھیلنا مطلق نرد سے خواہ چوسر ہو یا تختہ نرد
یا اور کچھ حرام ہے سب علما کے نزدیک **الفصل الثاني** دوسری فصل عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي جِبْرِيلُ قَالَ أَتَيْتُكَ
الْبَارِحَةَ فَلَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَكُونَ دَخَلْتُ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ عَلَى الْبَابِ تَمَاثِيلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ قِرَامُ سِتْرٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ فَمُرْ بِرَأْسِ التِّمْثَالِ الَّذِي
عَلَى بَابِ الْبَيْتِ فَيُقْطَعُ فَيَصِيرُ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ وَمُرْ بِالسِّتْرِ فَلْيُقْطَعْ فَلْيُجْعَلْ وِسَادَتَيْنِ مَنْبُوذَتَيْنِ تُوطَآنِ وَمُرْ بِالْكَلْبِ فَلْيُخْرَجْ فَفَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آئے میرے پاس جبرئیل علیہ السلام
کہا کہ آیا تھا میں آپکے پاس شب گذشتہ پس نہین منع کیا مجکو گھر مین آنیسے کسی چیز نے مگر اسنے کہ تھین دروازے پر تصویریں[لہ] اور تھا گھر مین کپڑا رنگین منقش
کہ اُس کا پردہ بنایا تھا تھین اسمین تصویرین اور تھا گھر مین کتا پس حکم کرو ساتھ کاٹنے سر تصویرونکے کہ دروازے پر ہین یعنی دروازے کے پردے پر پس
کاٹے جاوین سر ان صورتونکے اور ہو جاوین مانند صورت درخت کے یعنی ہیبت و شکل ان صورتونکی نر ہے اور حکم کرو تا کاٹا جاوے پردہ پس بنائے جاوین دو تکیے
ڈالے گئے یعنی واسطے بیٹھنے اور تکیہ کرنیکے روندوں مین آوین اور حکم کرو تا نکالا جاوے کتا گھر مین سے پس کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنی جو کچھ کہ جبرئیل نے
کہا نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے ف فتاوٰی قاضیخان مین لکھا ہے کہ مکروہ ہے یہ کہ نماز پڑھے اس حال مین کہ ہون آگے مصلے کے یا اوپر سر اسکے کے یا دہنے
یا بائین یا اسکے کپڑے پر تصویرین اور بچھونے مین دو روایتین ہین اور صحیح یہ ہے کہ مکروہ نہین بچھونے پر جبکہ نہ سجدہ کرے تصویرونپر اور یہ اس صورت مین ہے
کہ ہو صورت بڑی کہ ظاہر ہون واسطے دیکھنے والونکے بغیر تکلف کے پس اگر چھوٹی ہون یا سر انکا مٹا ہو نہین مضائقہ ﴿ع﴾ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهَا عَيْنَانِ تُبْصِرَانِ وَأُذُنَانِ تَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ يَنْطِقُ يَقُولُ إِنِّي وُكِّلْتُ بِثَلَاثَةٍ بِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ وَكُلِّ
مَنْ دَعَا مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ وَبِالْمُصَوِّرِينَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نکلیگی
ایک گردن دوزخ مین سے دن قیامت کے یعنی ایک ٹکڑا آگ کا بصورت گردن دراز کے نکلیگا کہ اسکے دو آنکھیں ہونگی دیکھنے والی اور دو کان ہونگے سننے والے
اور زبان بولنے والی کہیگی کہ تحقیق مین متعین کیگئی ہون واسطے تین شخصونکے یعنی متعین کیا ہے اللہ تعالیٰ نے مجکو اسپر کہ داخل کرون انکو دوزخ مین اور عذاب کرون انکو
ساتھ فضیحت کے روبرو لوگونکے واسطے تکبر کرنیوالے اعناد کرنیوالے کے حق سے کہ حق کو قبول نہ کرے اور واسطے ہر شخص کے کہ پکارے ساتھ اللہ کے اور معبود کو اور واسطے تصویر کھینچنے
والونکے نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ الْخَمْرَ وَالْمَيْسِرَ وَالْكُوبَةَ وَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ
قِيلَ الْكُوبَةُ الطَّبْلُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے ابن عباس سے انسے نقل کی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے حرام کی یعنی آنحضرت کی
زبانی شراب اور جوا اور کوبہ یعنی بجانا اسکا اور فرمایا جو نشے کی چیز ہے حرام ہے کہا گیا کوبہ طبل ہے نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں

[لہ] اور یہ بھی کلام جبرئیل کا ہے ۱۲ ع

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitized by eGangotri

ف کوبہ کے معنون مین تین قول ہین علما کے نزد یا بربط یا طبل جیسے کہ مصنف نے بعضے راویون حدیث کے سے نقل کیا اور طبل کے دوسرے ہوتے ہین مانند ڈھولکی
اور ڈھول وغیرہ کے اور یہان طبل سے وہ طبل مراد ہی کہ لہو ولعب کیلیے ہو نہ طبل غازیون کا ح وعن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الخمر والمیسر
والکوبۃ والغبیراء والغبیراء شراب تعملہ الحبشۃ من الذرۃ یقال لہ السکرکۃ رواہ ابوداود اور روایت ہی ابن عمر رض سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا
شراب سے اور جوئے سے اور کوبہ سے اور غبیرا سے اور غبیرا ایک قسم شراب کی ہی کہ بناتے ہین اسکو حبشی جینیہ سے کہا جاتا ہی اسکو سکرک نقل کی یہ ابوداود نے
ف کہا جاتا ہے الخ یہ تفسیر ابن عمر رض سے منقول ہی یا کسی اور بیچ کے راوی سے ع وعن ابی موسی الاشعری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من لعب
بالنرد فقد عصی اللہ ورسولہ رواہ احمد وابوداود اور روایت ہی ابی موسی اشعری سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ کھیلے
ساتھ نرد کے پس تحقیق نافرمانی کی اوسنے اللہ کی اور رسول اسکے کی نقل کی یہ احمد اور ابوداود نے ف اسلیے کہ نرد سے کھیلنا قمار ہی حقیقۃ یا صورۃ اور اوپر گذر ہی چکا ہے
کہ مطلق نرد سے کھیلنا حرام ہی ع وعن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا یتبع حمامۃ فقال شیطان یتبع شیطانۃ
رواہ احمد وابوداود وابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک
شخص کو کہ پیچھے پڑ رہا ہی کبوترون کے کہ کھیل مین اور اڑانے مین مشغول ہو رہا ہی پس فرمایا کہ یہ شیطان ہی پیچھے پڑ رہا ہی شیطان کے نقل کی یہ احمد اور ابوداود اور ابن ماجہ
اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف اس شخص کو شیطان فرمایا بسبب دور ہونے اسکے کے حق سے اور مشغول ہونے اسکے کے لایعنی مین اور کبوتر کو شیطان اس لیے
فرمایا کہ باعث بازی اور لہو ولعب کے ہوئے اور ذکر خدا اور کار دین ودنیا سے باز رکھا اس سے معلوم ہوا کہ کبوتر بازی حرام ہی اور کہا نووی نے کہ پالنا کبوترونکا واسطے
انڈے بچے لینے کے یا واسطے دل بہلانے کے یا خط لیجانے کے جائز ہی بلا کراہت اور اڑانا انکا مکروہ ہی ح ع

الفصل الثالث فصل تیسری

عن سعید بن ابی الحسن قال کنت عند ابن عباس اذ جاءہ رجل فقال یا ابن عباس انی رجل انما معیشتی من صنعۃ یدی وانی اصنع ھذہ
التصاویر فقال ابن عباس لا احدثک الا ما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمعتہ یقول من صور صورۃ فان اللہ معذبہ
حتی ینفخ فیہ الروح ولیس بنافخ فیھا ابدا فربی الرجل ربوۃ شدیدۃ واصفر وجھہ فقال ویحک ان ابیت الا ان تصنع فعلیک
بھذا الشجر وکل شیء لیس فیہ روح رواہ البخاری اور روایت ہی سعید بن ابی الحسن تابعی سے کہ کہا تھا مین پاس ابن عباس رض کے ناگہان آیا اُنکے پاس
ایک شخص اور کہا کہ اے ابن عباس رض مین ایک شخص ہون کہ نہین زندگانی میری مگر پیشہ ہاتھ میرے سے اور تحقیق مین بناتا ہون یہ تصویرین یعنی کیا کرون شارع نے
اس پیشہ کو حرام کیا اور مین سوائے اسکے کوئی پیشہ جانتا نہین آیا مجکو بحکم ضرورت یہ پیشہ جائز ہی یا نہین پس ابن عباس رض نے جب دیکھا کہ تعلق اسکا ساتھ اس
کام کے سخت ہی اور شاید منع کرنے سے باز نہ آوے روایت کی حدیث حضرت صلعم کی پس کہا ابن عباس رض نے نہین حدیث کرتا مین تجھسے مگر وہ چیز کہ سنی مین نے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ بناوے صورت پس بیشک اللہ عذاب کرنیوالا ہی اسکو یہان تک کہ پھونکے اسمین
روح اور نہین پھونک سکے گا وہ روح اسمین ہرگز پس سانس لیا اس شخص نے سانس بڑا اور زرد ہوا چہرہ اسکا یعنی بسبب سننے اس وعید کے پس کہا ابن عباس رض نے
وائے ہی تجکو اگر انکار کرتا ہی تو سب پیشون سے مگر یہ کہ پیشہ کرے تو مصوری کا پس لازم ہی تجپر تصویر کھینچنی ان درختون کی اور اس چیز کی کہ نہین اسمین روح نقل کی یہ بخاری نے
ف نہین پھونک سکے گا الخ یعنی پس لازم آیا کہ ہو عذاب اسکو ہمیشہ اور یہ محمول ہی وعید شدید یا بر تقدیر حلال جاننے کے اور لفظ ویح بولا جاتا ہی از راہ رحم کے اس
شخص کے لیے کہ پڑے ہلاکت مین کہ نہ مستحق ہو اسکا جیسے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ویح عمار تقتلہ الفئۃ الباغیۃ بخلاف لفظ ویل کے کہ وہ کہا جاتا ہے اُسکے
لیے کہ مستحق ہو ہلاکت کا جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے ویل للمطففین الخ ع وعن عائشۃ قالت لما اشتکی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذکر بعض نسائہ
کنیسۃ یقال لھا ماریۃ وکانت ام سلمۃ وام حبیبۃ اتتا ارض الحبشۃ فذکرتا من حسنھا وتصاویر فیھا فرفع راسہ فقال اولئک اذا مات فیھم الرجل الصالح بنوا علی

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

قَبْرِهٖ مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوْا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ اُولٰٓئِكَ شِرَارُ خَلْقِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ رض سے کہ کہا جبکہ بیمار ہوئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ذکر کیا بعضی بیویون حضرت کی نے کنیسہ کا کہ عبادت خانہ یہود و نصاری کو کہتے ہین معرب کنشت نام اس کنیسہ کا ماریہ تھا یعنی حضرت کی بیماری مین کہ بیویان باتین واسطے مشغولی خاطر آپکی کے کرتی تھین بعضی بیویون نے کہ ام سلمہ رض اور ام حبیبہ رض ہین ذکر کنیسہ کا کہ بیچ زمین حبشہ کے دیکھا تھا کیا جیسے کہ کہا اور تھین ام سلمہ رض اور ام حبیبہ رض گئی تھین زمین حبشہ کی مین یعنی اور وہان لوگ دین نصاری پر تھے پس ذکر کین ان دونون نے خوبیان کنیسہ کی اور تصویرین کہ اسمین تھین پس اٹھایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اپنا اور فرمایا وہ لوگ یعنی اہل حبشہ یا نصاری ہین جبکہ مرتا ہو انمین سے کوئی مرد نیکبخت بناتے ہین اسکی قبر پر مسجد پھر بناتے ہین اوپر سر قبر اسکی کے منبجار یعنی عبادتخانہ کہ جسکو کنیسہ کہتے ہین پھر تصویرین بناتے ہین اس مسجد مین یہ تصویرین یعنی صلحا کی وہ لوگ بدترین خلق اللہ کے ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی بسبب بنانے مسجد کے قبر پر اور کھینچنے تصویرون کے اور نماز پڑھنے کے طرف قبر کے جیسے کہ اور حدیثون مین آیا ہی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ قَتَلَ نَبِيًّا اَوْ قَتَلَهٗ نَبِيٌّ اَوْ قَتَلَ اَحَدَ وَالِدَيْهِ وَالْمُصَوِّرُوْنَ وَعَالِمٌ لَمْ يَنْتَفِعْ بِعِلْمِهٖ اور روایت ہی ابن عباس رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق سخت ترین لوگون کا از روے عذاب کے دن قیامت کے وہ ہی کہ قتل کرے نبی کو یا قتل کرے اسکو نبی یا قتل کرے ایک کو ماں باپ اپنے مین سے اور مصور اور عالم کہ نہ منتفع ہو ساتھ علم اپنے کے یعنی موافق علم اپنے کے عمل نہ کیا ف یا قتل کرے اسکو نبی یعنی جہاد مین چنانچہ ایک روایت مین صریح آیا ہی اشتد غضب اللہ علی رجل یقتلہ رسول اللہ فی سبیل اللہ اسلیے کہ وہ ارادہ رکھتا تھا قتل نبی کا اور فی سبیل اللہ کی قید سے احتراز ہی اس قتل سے کہ از راہ حد و قصاص کے ہو ع وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اَلشِّطْرَنْجُ هُوَ مَيْسِرُ الْاَعَاجِمِ اور روایت ہی علی رض سے کہ تحقیق وہ کہتے تھے کہ شطرنج جوا ہی عجمیون کا ف جوا ہی انکا حقیقۃً یا صورۃً اور تشبہ ساتھ انکے ممنوع ہی ع وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ قَالَ لَا يَلْعَبُ بِالشِّطْرَنْجِ اِلَّا خَاطِئٌ اور روایت ہی ابن شہاب سے کہ تحقیق ابو موسی اشعری نے کہا کہ نہین کھیلتا ساتھ شطرنج کے مگر خطاکار وَعَنْهُ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ لَعِبِ الشِّطْرَنْجِ فَقَالَ هِيَ مِنَ الْبَاطِلِ لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْبَاطِلَ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الْاَرْبَعَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی اسی ابن شہاب سے یہ کہ وہ پوچھے گئے کھیلنے شطرنج کے سے پس کہا کہ یہ کھیلنا ہی باطل مین سے اور نہین دوست رکھتا اللہ باطل کو نقل کین یہ بیہقی نے چارون حدیثین شعب الایمان مین ف ہدایہ مین لکھا ہی کہ مکروہ تحریمی ہی کھیلنا نرد کا اور شطرنج کا بموجب فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جو کوئی کھیلے شطرنج یا نردشیر پس گویا کہ ڈبویا ہاتھ اپنا سور کے لہو مین انتہی اور جامع صغیر مین حدیث نقل کی گئی ہی کہ ملعون ہی وہ شخص کہ کھیلے شطرنج اور دیکھنے والا طرف شطرنج کے مانند کھانیوالے گوشت سور کے ہی اور بعضی کتابون مین جو امام شافعی رح سے جائز ہونا شطرنج کا ساتھ کتنی ایک شرطون کے نقل کیا گیا ہی تو نصاب الاحتساب مین امام غزالی رح سے نقل کیا ہی کہ امام شافعی رح کے نزدیک بھی یہ مکروہ ہی پس معلوم ہوا کہ قول جواز کا امام شافعی رح سے اول ہوگا پھر رجوع کی انھون نے اس سے اور در مختار وغیرہ مین لکھا ہے کہ مکروہ ہین سب کھیل + مولف وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْ دَارَ قَوْمٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَدُوْنَهُمْ دَارٌ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَاْتِيْ دَارَ فُلَانٍ وَلَا تَاْتِيْ دَارَنَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّ فِيْ دَارِكُمْ كَلْبًا قَالُوْا اِنَّ فِيْ دَارِهِمْ سِنَّوْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّنَّوْرُ سَبُعٌ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آتے گھر ایک قوم کے انصار مین سے حال آنکہ نزدیک انکے گھر اورون کے تھے یعنی وہان نجاتے پس گران ہوا انپر آنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انکے گھر اور نہ آنا انکے گھر پس عرض کیا انھون نے یا رسول اللہ تشریف لاتے ہو فلانے کے گھر مین اور نہین تشریف لاتے ہو ہمارے گھر یعنی پس کیا تقصیر کی ہی ہمنے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین تمھارے گھر مین اسلیے نہین آتا کہ تمھارے گھر مین کتا ہی کہا انھون نے کہ تحقیق انکے گھر مین بلی ہی یعنی اور وہ بھی درندہ ہی مانند کتے کے پس کیا فرق ہی کتے اور بلی مین پس فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلی درندہ ہی نقل کی یہ دارقطنی نے ف یعنی البتہ بلی درندہ ہی لیکن نجاست اور شیطنت نہین رکھتی کہ مانع آنے فرشتون کے سے ہو بخلاف کتے کے کہ نجس ہی اور اسمین شیطنت ہے کہ ضد ساتھ ملکیت کے رکھتی ہی اور اسی طرح انبیا اور بر طبیعت ملائکہ کے ہین فقط الحمد للہ رب العالمین کہ تمام ہوا ربع تیسرا کتاب مظاہر حق کا وصلی اللہ علی رسولہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitized by eGangotri

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri

CC-0 Ayaz Rasool Nazki Collection. Digitzed by eGangotri